ماہنامہ
دیوبند
طلسماتی دنیا
جنوری، فروری ۲۰۱۸ء
خاص الخاص نمبر
تبلیغی جماعت، قرآن حکیم اور دارالعلوم دیوبند
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH
بے جا عصبیت سے کنارہ کش ہو کر احتسابِ آخرت کی فکر کرتے ہوئے اس نمبر کا مطالعہ کریں
یہودی کہاوت، جھوٹ بولو، جھوٹی باتوں کو اتنا پھیلاؤ اور اس انداز سے پھیلاؤ کہ مسلمان جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ سمجھنے لگیں
عاطف ہاشمی
RS.60/=

پاکستان سے
زرِتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
2300 سو روپے انڈین

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۱، ۲
جنوری، فروری ۲۰۱۸
سالانہ زرِتعاون ۳۵۰ روپے سادہ
ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے
اس شمارے کی قیمت -/60 روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

آفس ہاشمی روحانی مرکز
فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

پوسٹنگ منیجر
ابوسفیان عثمانی
موبائل 09756726786

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

.........❖.........

یہ مضمون - بادلِ نخواستہ

مرکز نظام الدین (بنگلہ والی مسجد) میں تبلیغی جماعت کا موجودہ اختلاف لاریب اقتدار پرستی کا اختلاف ہے۔ اس اختلاف میں دو جماعتیں ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ ایک جماعت سعد صاحب کی ہے جو محض امارت پر یقین رکھتی ہے۔ اس جماعت کے نزدیک کسی بھی امیر کو کسی بھی جماعت کے سلسلہ میں مکمل طور پر من مانیاں کرنے کا حق حاصل ہے جب کہ دوسری جماعت شوریٰ پر اظہار اعتماد کرتی ہے اور اُن حضرات کی طرف اپنا رجحان رکھتی ہے جو حضرات ایک طویل عرصہ سے اس جماعت کے نظم ونسق کو چلاتے رہے ہیں اور جنہیں اکابرین کی سرپرستی کی سعادت حاصل تھی لیکن یہ جماعت جس میں مولانا ابراہیم دیولا صاحب اور مولانا احمد لاٹ صاحب جیسے لوگ موجود ہیں، کسی بھی امیر کی سرپرستی سے محروم ہے حالاں کہ کوئی بھی شوریٰ اس وقت معتبر ہے جب اس کا کوئی امیر ہو، جس شوریٰ کا کوئی امیر ہی نہ ہو وہ شوریٰ قابل اعتبار کیسے ہو سکتی ہے؟ اس سلسلے میں جب ہم اسلامی تاریخ اور سیرت رسول ﷺ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ خلافت کے نظام میں اصل حیثیت امیر جماعت ہی کو حاصل تھی، لیکن امیر جماعت اپنی جماعت یعنی مجلس شوریٰ سے مشورے کرنے کا پابند تھا۔ اسی بات کی وضاحت ہمیں قرآن کریم میں بھی ملتی ہے۔ فرمایا گیا: وَ شَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ اے محمد ﷺ! تم ارباب رائے سے مشورہ کرو اور جب کسی بات پر جم جاؤ تو پھر صرف اللہ پر بھروسہ کرو۔ اس آیت قرآنی سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ امیر جماعت شوریٰ کے مشوروں پر چلنے کا پابند نہیں ہے، البتہ وہ اس بات کا پابند ہے کہ اپنی شوریٰ سے مختلف امور میں مشورے ضرور کرے اور ان مشوروں کے بعد جس بات پر اس کا دل ٹھکے اس کام کو کر گذرے اور اسلامی روایات کے مطابق شوریٰ کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ مشوروں کے بعد امیر کے ہر فیصلے کا خیر مقدم کرے اور امیر جماعت کی نیت پر شک نہ کرے۔

تبلیغی جماعت کا موجودہ اختلاف اسلامی روایات سے بے پرواہ ہو کر چل رہا ہے، اس میں کسی بھی جانب اخلاص نظر نہیں آتا، یہ محض اقتدار کا اختلاف ہے اور اس اختلاف کی اصل وجہ یہ ہے کہ اب یہ جماعت علماء حق کی سرپرستی سے محروم ہوتی جارہی ہے اور اِکا دُکا کچھ مولوی اور مفتی جو اس جماعت کے ساتھ لگے ہوئے ہیں وہ اس کی سرپرستی نہیں کر رہے ہیں بلکہ اس جماعت کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کی ماتحتی میں کام کر رہے ہیں۔

زبان وبیان کے سلسلہ میں مولانا سعد صاحب کی بے اعتدالیاں

جہاں تک مولانا سعد صاحب کی اُن بے اعتدالیوں کا معاملہ ہے جن کے بارے میں مادر علمی دارالعلوم دیوبند کو بھی اپنی زبان کھولنی پڑی اور اپنے اُس موقف کو ظاہر کرنا پڑا جس موقف کی سرپرستی پندرہ سو سال سے اہل حق کرتے رہے ہیں اور جو یقیناً دو اور دو چار کی طرح واضح تھا۔ مولانا سعد صاحب بعض امور میں کھلم کھلا تفسیر بالرائے کا مظاہرہ کر رہے تھے اور ان کے حواریین ان کی ہر بات پر اس طرح آمنّا وصدّقنا کہہ رہے تھے جیسے ان کی ہر بات الہامی ہو اور اس کا انکار کرنا منجملہ کفر ہو۔ لیکن یہاں یہ بات مان لینی ضروری ہے کہ زبان وبیان اور سوچ وفکر کی بے اعتدالیاں صرف مولوی سعد صاحب تک محدود نہیں ہیں بلکہ اس ضمن میں حسب ظرف سبھی نے بے اعتدالیوں اور تشدد اور تشتت کا مظاہرہ کیا اور یہ سوچ وفکر تو سبھی حضرات کی ہے کہ صرف ہم ہی دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں اور صرف ہمارا ہی طریق کار معتبر ہے، اپنی جماعت کو ''کشتی نوح'' بتانا پھر یہ یقین کرنا کہ جو اس کشتی میں سوار ہو جائے گا بس اسی کی نجات ممکن ہے، باقی وہ تمام حضرات جو دوسرے طریقوں سے دین کی خدمت کر رہے ہیں وہ سب ناقابل اعتبار ہیں اور ان کی مغفرت ممکن نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سوچ وفکر ایک باطل سوچ وفکر ہے اور جو ایک معتبر اور مستند جماعت کو دین اسلام کا حریف بنا کر کھڑا کر رہی ہے۔

اس مفروضہ "کشتی نوح" میں بے شمار اکابرین جان بوجھ کر سوار نہیں ہوئے، ان میں سے چند اکابرین کے نام یہ ہیں: شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ، محدث کبیر حضرت مولانا سید انور شاہ کشمیریؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب وغیرہ تو کیا یہ لوگ نجات اور مغفرت کے قابل نہیں ہیں؟

زعم اور گھمنڈ انسان کو تباہ کردیتا ہے، اس طرح کی باتوں سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت کے اکثر لوگ اس زعم اور گھمنڈ کا شکار ہوگئے ہیں جو انسان کی دنیا اور آخرت دونوں کو تباہ کرکے رکھ دیتا ہے اور قرآن حکیم میں جس کی پُرزور مذمت کی گئی ہے۔

تبلیغی جماعت کی حقانیت

شروع ہی سے بعض اکابرین اس جماعت سے متفق نہیں تھے، انہیں اسی بات کا خدشہ تھا کہ یہ جماعت آگے چل کر علماء حق کے بالمقابل کھڑی ہوجائے گی اور صرف اپنی ہی سوچ وفکر اور صرف اپنی ہی کارکردگی کو برحق سمجھنے لگے گی کیوں کہ ان کی اکثریت علم معتبر سے محروم تھی۔ ہم یہ تسلیم کرتے ہیں اور ایک ہم ہی کیا ساری دنیا یہ تسلیم کرتی ہے کہ تبلیغی جماعت کی انتھک محنت کی وجہ سے مسجدیں نمازیوں سے بھریں، لوگوں کی وضع قطع میں تبدیلی آئی اور اُن گاؤں اور دیہاتوں میں بھی جماعت نے اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کیا جہاں پہنچنا ہر کس وناکس کے بس کی بات نہیں تھی لیکن آہستہ آہستہ تبلیغی جماعت کی روش بدلنے لگی، عاجزی کی جگہ زعم آگیا اور خاموشی کی جگہ دعوے اُبلنے لگے۔ ابتداء میں جماعت کے کارکنان کہا کرتے تھے کہ ہماری چلت پھرت دین سیکھنے کے لئے ہے، اس لئے یہ لوگ سڑکوں پر سر جھکا کر چلتے تھے، اب نوبت یہ ہے کہ دین دوسروں کو سکھانے کے دعوے کئے جارہے ہیں اور علماء پر بھی انگلیاں اٹھائی جارہی ہیں، اب دین سیکھنے کی نہیں بلکہ دین سکھانے کے دعوے چل رہے ہیں اور بعض علماء کا بھی یہی حال ہے کہ جو پہلے کبھی اس جماعت کی سرپرستی کیا کرتے تھے اب وہ اس جماعت کے ماتحت ہوکر اپنی زندگی گزار رہے ہیں اور بلاشبہ یہ روش بانی تبلیغ جماعت کی روش نہیں ہے۔

مسجدوں کے منبر ومحراب پر علماء ہی کا حق تھا اور اسلام کے مختلف موضوعات پر جو لاکھوں اور کروڑوں مسائل پر مشتمل ہے اسی کا چرچا ہوا کرتا تھا، مسجد کے امام صاحب یا تو خود وعظ فرمایا کرتے تھے یا یہ خدمت کسی فارغ مدرسہ کو یا کسی بزرگ کو سونپی جاتی تھی اور آج کی صورت حال یہ ہے کہ مسجد کے منبر ومحراب پر بھی صرف چھ باتوں کا شوروغل ہے اور منبر پر بیٹھ کر صرف اس شخص کو تقریر کرنے کا حق حاصل ہے جو جماعت سے وابستہ ہو یا اس نے ایک سال جماعت میں لگایا ہو یا کم سے کم سال میں ایک چلہ لگانے کا پابند ہو خواہ وہ علم کے نام پر الف، ب سے بھی واقف نہ ہو اور مسائل کے نام پر جو بالکل ہی کورا ہو، جماعت والوں کے نزدیک وہی اہل ہوگا اور وہی امامت کرنے کا حق دار ہوگا۔

اس طرح کی افراط اور تشدد نے تبلیغی جماعت کی حقانیت کو خطرے میں ڈال دیا ہے اور ظاہر ہے کہ کوئی بھی جماعت علماء کی توہین کرکے اور صلحاء کو اپنے ماتحت کرکے زیادہ دنوں تک مسجد کے منبر ومحراب پر اپنا قبضہ قائم نہیں رکھ سکتی۔

کل تو یہ تھا کہ تبلیغی جماعت کے خلاف ایک حرف ناروا اپنی زبان سے نکالنے کی جسارت نہیں کرسکتا تھا آج یہ ہے کہ لوگ اس جماعت کے خلاف بولنے لگے ہیں، اس جماعت کے خلاف تبصروں کا بازار گرم ہے۔ کل یہ ہوگا کہ اگر جماعت کے ذمہ داروں نے اپنی روش نہیں بدلی تو لوگ انہیں برداشت نہیں کرسکیں گے یا پھر مسجدوں میں خانہ جنگی کے آثار شروع ہوجائیں گے اور جہاں پر عافیتیں بٹا کرتی تھیں وہاں سے فتنے تقسیم ہونے لگیں گے۔

علماء کی غلطی

تبلیغی جماعت یقیناً ایک قیمتی جماعت تھی، اس کی کارکردگی یقیناً قابل اعتبار تھی، مسلمانوں میں اصلاح کا کام وہ بحسن وخوبی انجام دے رہی تھی، شیطان لعین جو ازل سے ہمارا اور انسانیت کا دشمن ہے اس کو یہ بات کھلی اور اس نے اس جماعت کے لوگوں کو اسی جماعت کی کارکردگی

سے بہکانے اور راہِ حق سے ہٹانے کی جدوجہد شروع کردی، آہستہ آہستہ جماعت کے افراد راہِ اعتدال سے راہِ تشدد پر آنے لگے، رفتہ رفتہ ان کی روش اور سوچ وفکر بدلنے لگی، شدہ شدہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ تبلیغی جماعت کے لوگوں نے یہ دعوے شروع کردیئے کہ بس ہم ہی اہل حق ہیں اور بس ہم ہی دین کی خدمت انجام دے رہے ہیں، انہوں نے یہ مثال بھی گھڑلی کہ ہماری جماعت نوح کی کشتی کی طرح ہے جواس میں بیٹھ جائے گا بس نجات اسی کو مل سکے گی، جواس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کی مغفرت ممکن نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی بات اگر کوئی نبی یا پیغمبر کہے تو قابل قبول ہوتی ہے، کسی اور کی زبان سے نکلی ہوئی یہ بات محض ایک خوش فہمی ہے اور ایسی ایسے خوش فہمیاں تو کافروں اور مشرکوں کے پلے سے بھی بندھی ہوئی ہیں۔ اس بارے میں علماء کی غلطی یہ رہی کہ وہ انہیں ہٹ دھرمیوں سے نہیں بچاسکے بلکہ جو نام نہاد علماء ان کے ساتھ جڑے وہ ان ہی کے رنگ میں رنگ گئے اور ان ہی کی بولنی بولنے لگے۔ نتیجہ یہ نکلا کہ بے چاری اس جماعت کو آئینہ دیکھنے کی بھی توفیق نہ ہوسکی اور اب صورتِ حال یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب تمام علماءِ حق کی سوچ وفکر کے خلاف باتیں گھڑ رہے ہیں۔ قرآن کریم کی من گھڑت تفسیریں بیان کررہے ہیں اور جماعت تبلیغ میں شدید قسم کا اختلاف پیدا ہونے کے باوجود کسی بھی طرح سے ٹس سے مس ہونے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ دراصل عرصہ سے جماعت کے لوگ جس طرح کی سوچ میں مبتلا ہیں اس طرح کی سوچ سے یہی نتائج برآمد ہوتے ہیں کہ انسان یہ دعویٰ کرنے پر مجبور سا ہوجاتا ہے کہ انا ولا غیری۔

سین اور شین کا اختلاف

سین سے مراد مولانا سعد صاحب اور شین سے مراد شورائی نظام کے متوالے۔ اس اختلاف میں جو اپنی حدوں سے بہت آگے جاچکا ہے اور پوری دنیا میں پھیل چکا ہے یہ بات قابل حیرت ہے کہ شوریٰ کو اہمیت دینے والے جو لوگ مولانا سعد سے اظہارِ اختلاف کررہے ہیں وہ بھی مولانا سعد کے مرکز میں تسلط اور اجارہ داری کے مخالف ہیں۔ وہ ان باتوں کا کوئی برا نہیں مانتے جن کے خلاف علماء دیوبند نے ایک جنگ چھیڑ رکھی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سب کی سوچ ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ ہم سب نوح کی کشتی میں سوار ہیں اور صرف ہم ہی ناجی ہیں، باقی مسلمانوں کے دوسرے طبقات اللہ کی رحمت ومغفرت کے مستحق نہیں ہیں، العیاذ باللہ۔ یہ سوچ یہ ثابت کرتی ہے کہ تبلیغی جماعت بزعمِ خود دین اسلام کی ایک حریف بنتی جارہی ہے، جسے فرقۂ باطلہ سمجھتے ہوئے ہمارا پورا جسم کانپ جاتا ہے۔

سین شین کا اختلاف اتنا بڑھ چکا ہے کہ یوپی میں کئی مسجدوں کے صحن میں دیواریں کھڑی ہوگئی ہیں اور تبلیغی جماعت کے جلسوں میں یہ اختلاف اور زیادہ کھل کر سامنے آرہا ہے۔ ایک دوسرے کی غیبتیں اور ایک دوسرے پر تہمتیں اچھالنے کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوچکا ہے۔ ایسی صورتِ حال میں علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس قیمتی جماعت کو، اس قابل قدر جماعت کو صحیح راستے پر لانے کی ہر ممکن کوشش کریں، ورنہ خطرہ اس بات کا پیدا ہوگیا ہے کہ علماء دیوبند کے جسم کا ایک بڑا حصہ ان سے مطلقاً الگ ہوجائے گا اور اس کے بعد علماءِ دیوبند میں بھی خانہ جنگی شروع ہوجائے گی۔ کیوں کہ کچھ ایسے نادان قسم کے مولوی اور مفتی تبلیغی جماعت میں گھسے ہوئے ہیں جو اس جماعت کے ہر قول وفعل پر آمنا وصدّقنا کہنے کا وطیرہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کو نہ دارالعلوم دیوبند کی عظمت کا احساس ہے اور نہ دینِ اسلام کی حقانیت کا۔

کچھ اور باتیں

دین اسلام کے دوسرے اجزاء کی طرح جہاد بھی دین اسلام کا ایک جزو ہے۔ قادیانی جو ختم نبوت کے قائل نہ ہونے کی وجہ سے یقیناً دین اسلام سے خارج ہیں ان کی سوچ یہ ہے کہ اب جہاد کی کوئی ضرورت نہیں ہے، لہٰذا اب ماضی کے جہاد اور غزوات نبوی کا بھی کوئی ذکر نہیں ہونا چاہئے۔ غزوۂ بدر، غزوۂ احد، غزوۂ خندق، جنگ یرموک وغیرہ سب ماضی کے افسانے ہیں، اب ان کا تذکرہ فضول ہے۔ ظاہر ہے کہ ایسی باتیں

کرنے والا اسلام سے خارج ہے اور وہ ایک اعتبار سے غلام احمد قادیانی کا بگل بجا رہا ہے اور یہی سوچ اب جماعت کے اکثر افراد کی بھی بنتی جا رہی ہے جو ایک خطرے کی نشانی ہے گویا کہ ہم ایسی باتیں کر کے اُن لوگوں کو کمک پہنچا رہے ہیں جو یقیناً کافر ہیں۔ تبلیغی جماعت حنفیوں کی جماعت ہے اور احناف کے نزدیک عورتوں کا فرض نماز ادا کرنے کے لئے بھی مسجدوں میں آنا احتیاط کے خلاف ہے لیکن اب تبلیغی جماعت میں دعوت دین کا فرض ادا کرنے کے لئے عورتیں بھی چلّے میں جانے لگیں، آگے چل کر یہ چلت پھرت بغیر محرم کے بھی چلنے لگی، جو بڑے بڑے فتنوں کا موجب بنے گی، جب کہ دعوت فرض عین نہیں فرضِ کفایہ ہے، جو احناف فرض عین کو مسجدوں میں ادا کرنے کی عورتوں کو اجازت نہیں دیتے وہ فرض کفایہ ادا کرنے کی اجازت کیوں کر دیں گے؟ یہ دور جو فتنوں سے بھرا دور ہے اس دور میں عورتوں کا چلوں کے لئے گھر سے نکلنا خطرات سے خالی نہیں ہے۔ چند سال پہلے مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے مفتیان کرام نے یہ فتویٰ دیا تھا کہ عورتوں کا تبلیغ کے لئے نکلنا درست نہیں ہے لیکن جماعت والوں نے دارالعلوم دیوبند کے اس فتوے کو نظر انداز کر دیا اور عورتوں کا برائے چلا گھروں سے نکلنا ابھی تک بند نہیں ہوا اور اب بند ہوگا بھی نہیں۔ جو جماعت ہر ہر معاملے میں خود کو خود کفیل سمجھنے لگی ہے وہ کسی مفتی اور کسی مصلح کی بات کیوں مان لے گی؟ جب کہ اس کی ہاں میں ہاں ملانے والے درجنوں مفتی اور مولوی اس کے اغل بغل میں بیٹھے ہوئے ہیں اور خود کو دین کا ٹھیکیدار سمجھنے کے خبط میں بری طرح مبتلا ہیں۔

علماءِ حق سے گذارش

اس میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ تبلیغی جماعت ہماری اپنی جماعت ہے اور ہمارے اپنے بزرگوں کی قائم کردہ ہے۔ بدنصیبی کی بات ہے کہ یہ جماعت جو دین سیکھنے اور سکھانے کے لئے بنی تھی اور جو اکرامِ مسلم کے ساتھ ساتھ علماءِ حق کی قدردانیوں سے پوری طرح لیس تھی اور جس کے انگ انگ سے عاجزی اور انکساری ہویدا ہوا کرتی تھی اب اسی جماعت میں ایسے لوگ گھس گئے ہیں جو گھمنڈ اور زعم کی باتیں کرنے لگے ہیں اور قرآن کریم کی من مانی تفسیر کرنے کی غلطیوں مرتکب بھی ہو رہے ہیں، نیز علماء کی ناقدری اور ان کی توہین وتذلیل کرنے سے بھی باز نہیں آ رہے ہیں۔

اور بھی کئی خرابیاں ایسی پیدا ہوگئی ہیں جن سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ جماعت راہِ راست سے اِدھر اُدھر ہوگئی ہے۔ مجموعی حیثیت سے یہ جماعت ایک برحق جماعت ہے اور اخلاص واہلیت کے ساتھ اس کی تخلیق ہوئی ہے، اس کو بھٹکنے سے بچانا اور اس کی اصلاح کرنا تمام علماء کا فرض ہے۔

تمام علماء سے اس بات کی گذارش ہے کہ وہ مولوی سعد اور شوریٰ کے اختلاف سے بالاتر ہو کر جماعت کو اُس تشدد، اس غلو اور اس افراط و تفریط سے بچانے کے لئے ہر ممکن کوشش کریں۔ اگر یہ جماعت خدانخواستہ کہیں دور نکل گئی اور اس کی گھر واپسی ممکن نہ ہوئی تو آخرت میں ہم سب سے باز پرس ہوگی اور ہم سب کو اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

آخر میں ایک گذارش مولانا ابراہیم دیولا صاحب اور مولانا احمد لاٹ صاحب سے بھی

نہایت ادب واحترام کے ساتھ ہم آپ سے یہ گذارش کرتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب کی غلطیوں کے ساتھ ساتھ آپ اُن کوتاہیوں اور اُن خامیوں پر بھی نظر ڈالیں جو پوری جماعت میں پھیلی ہوئی ہیں اور ان باتوں سے افراط بھی ہے اور تشدد بھی، ان باتوں سے پرہیز کرنا بے حد ضروری ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے ہزاروں لاکھوں لوگوں کی گمراہی کا خطرہ ہے اور قادیانیوں اور یہودیوں کی سوچ وفکر کا امتِ مسلمہ میں پھیل جانے کا قوی اندیشہ ہے۔ آپ کو بطورِ خاص ان خامیوں کی طرف توجہ دینی چاہیے تاکہ ایک قیمتی جماعت گمراہی کی کسی دلدل میں پھنس کر نہ رہ جائے۔ محاسبۂ آخرت کی فکر کیجئے اور ان لوگوں کی حفاظت کے لئے کوئی قدم اٹھایئے جو راہِ اعتدال سے اِدھر اُدھر ہو کر بانی جماعت حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کی روح کو تکلیف پہنچانے کا سبب بن رہے ہیں۔

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ توجہ دیں گے اور اگر آپ جیسے اکابرین بھی توجہ نہیں دیں گے تو پھر اس قافلے کا اور اس کشتیٔ نوح کا خدا ہی حافظ ہے۔

صدائے حق

تبلیغی جماعت کا مبارک کام الحمدللہ پورے زوروشور اور اخلاص کے ساتھ جاری ہے اور ہر آئے دن اس میں ترقی ہو رہی ہے جو بہت خوش آئند بات ہے اور اس پر جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے، لیکن بعض چیزیں ایسی ہیں جن پر اگر قابو نہ پایا گیا اور ابھی سے ان کا راستہ نہ روکا گیا تو اس عظیم کام کی قوت اور افادیت شدید متاثر ہوگی اور یہ کام داخلی اختلافات اور بے اصولی کا شکار ہو جائے گا۔ اور اگر خدانخواستہ ایسا ہوا تو یہ امت مسلمہ کے لئے بڑی محرومی اور بدقسمتی کی بات ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے آمین) سب سے بڑا خطرہ جو تبلیغی جماعت کو لاحق ہے وہ ہے ان بنیادی اصولوں سے انحراف کا آغاز جن پر اس کام کی بنیاد رکھی گئی تھی۔ مثال کے طور پر تبلیغی جماعت شروع سے اس اصول پر کاربند ہے کہ مسلمانوں میں سے کسی کی خوامخواہ مخالفت نہ کی جائے بلکہ اگر کوئی مخالفت کرے تو اسے بھی جواب نہ دیا جائے۔ تبلیغی جماعت کے بزرگوں کا کہنا ہے کہ تبلیغ کا یہ کام خالص دینی خیرخواہی پر مبنی ہے اور اس میں تصادم کی کوئی گنجائش نہیں ہے، چنانچہ تبلیغی جماعت اس زریں اصول کو مضبوطی سے تھامے رکھا۔ لوگوں نے انہیں گالیاں دیں ان کے بستر مساجد سے نکال کر باہر پھینک دیئے، بعض جگہوں پر انھیں جسمانی ایذا بھی پہنچائی گئی، ان کے خلاف سخت کتابیں لکھیں مگر جماعت کے احباب ہر ستم کو مسکرا کر سہتے رہے اور انھوں نے ان لوگوں کے ساتھ بھی خیرخواہی کی جو ان کے خلاف یہ سب کچھ کر رہے تھے۔ الحمدللہ تبلیغی جماعت کا یہ صبر کام آیا اور ان کے مخالفین یا تو خود معدوم ہو گئے یا انہیں ذلیل ہونا پڑا جبکہ تبلیغی احباب اپنا وقت ضائع کئے بغیر آگے بڑھتے چلے گئے مگر اب دیکھنے میں آرہا ہے کہ تبلیغی جماعت کے بعض افراد اپنی بڑھتی ہوئی قوت یا پھیلتے ہوئے کام سے متاثر ہو کر اس اصول کو چھوڑتے چلے جا رہے ہیں بیانات میں اب عاجزی کی بجائے جارحانہ انداز آتا جا رہا ہے۔ جہاد اور مجاہد کی کھل کر مخالفت کی جاتی ہے جن مساجد میں جماعت کو قوت حاصل ہے وہاں علماء کرام کے درس بند کرا دیئے جاتے ہیں اور بعض اوقات تو مدارس اور خانقاہوں کے خلاف بھی زبان چلائی جاتی ہے۔ یہ سب کچھ حیرت ناک بھی ہے اور افسوسناک بھی۔ معلوم نہیں کس ظالم نے اس مبارک کام میں سب وشتم اور تبرابازی کی رسم مذموم شروع کی ہے یقیناً یہ ایک بڑی غلطی ہے بلکہ خودکشی کی طرف پہلا قدم ہے پھر اس غلطی کے پیچھے سے ایک اور غلطی جنم لے رہی ہے اور وہ یہ ہے کہ تبلیغ والے صرف فضائل بیان کرتے تھے چنانچہ سالہا سال کی محنت نے انہیں بے شک فضائل سمجھانے کا بہترین اہل بنا دیا ہے اور دلائل میں نہ پڑنے کی وجہ سے وہ اختلافات سے محفوظ رہتے ہیں۔ تبلیغ والوں کا شروع سے یہ اصول رہا ہے کہ ہم فضائل بتاتے ہیں مسائل علماء کرام سے پوچھئے مگر جب سے تبلیغ والوں نے جارحانہ انداز اختیار کیا ہے اور دین کے بعض شعبوں کی مخالفت شروع کر دی ہے اس وقت سے وہ دلائل میں بھی الجھ گئے ہیں حالانکہ دلائل میں ان کی حالت بہت پتلی ہے چنانچہ وہ کمزور دلائل سے بات کرتے ہیں جس سے مخالفین کو ان پر گرفت کرنے کا موقع مل جاتا ہے۔ آج تبلیغی جماعت کے خیرخواہ دردمندی کے ساتھ پوچھ رہے ہیں کہ آخر آپ لوگوں کو مخالفت اور دلائل میں پڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ کیا آپ لوگ حضرت مولانا الیاسؒ اور حضرت مولانا یوسفؒ سے بڑھ کر تبلیغ کے کام کو سمجھتے ہیں؟ کیا فضائل کے بیان سے لوگ دین پر نہیں آرہے تھے؟ کیا جہاد کی مخالفت کئے بغیر یہ کام آگے نہیں بڑھ رہا تھا؟ یقیناً یہی جواب ملے گا کہ مخالفت کئے بغیر ہی تو کام اس مقام پر پہنچا ہے۔ تو جب مخالفت کے بغیر کام تیزی سے بڑھ رہا تھا تو اب اچانک علمیت دکھانے کی ضرورت کیوں پیش آگئی؟۔ اسی لئے کل تک انہیں مسجدوں سے نکالا جاتا تھا اب وہ دوسروں کو نکال رہے ہیں، کل تک ان کی مخالفت کی جارہی تھی، آج وہ دوسروں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ کل وہ علماء کا احترام کرتے تھے آج وہ علماء سے یہ سوال کرتے نظر آرہے ہیں، آپ نے وقت کتنا لگایا۔؟ اس طرح کی حرکتوں کی وجہ سے جماعت بے اثر ہوتی جارہی ہے۔ اور اب تو حال یہ ہو گیا کہ علماء سے جاہل کھڑے باقاعدہ الجھ رہے ہیں اور خود کو علماء سے بہتر سمجھ رہے ہیں۔ الٰہی خیر ہو اس کارروان دعوت کی۔

حدیث قدسی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے حاصل کیے ہوئے کھانے سے بہتر کھانا کسی نے نہیں کھایا۔ اللہ کے نبی حضرت داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ سے کام کر کے کھاتے تھے۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کونسا کام زیادہ اچھا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا، اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا۔ اگر وہ اس کو چھوڑ کر مرا تو وہ جہنم کے سفر میں اس کا زادِ راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں بلکہ برے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا ہے، خبیث، خبیث کو نہیں مٹا سکتا۔

ارشادات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

☆ مجھ سے زیادہ مشابہ وہ ہے جو زیادہ اخلاق والا ہے، بہت سے باعزت اپنی بداخلاقی کی وجہ سے ذلیل ہو جاتے ہیں اور بہت سے حقیر اپنی خوش اخلاقی سے باعزت بن جاتے ہیں۔

☆ جب تمہیں نیکی کر کے خوشی ہو اور برائی کر کے پچھتاوا تو تم مومن ہو۔

☆ جو شخص جھوٹی قسم کھائے اپنا ٹھکانہ جہنم بنائے۔

☆ سب سے زیادہ نیکی اپنے دوستوں اور ہم نشینوں کی عزت کرنا ہے۔

☆ علم بغیر عمل کے وبال ہے اور عمل بغیر علم کے گمراہی ہے۔

☆ بلند ہمتی ایمان کی علامت ہے۔

☆ یہ نہ دیکھو کون کہہ رہا ہے یہ دیکھو کیا کہہ رہا ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا فرمان

☆ دنیا کی عزت مال سے ہے اور آخرت کی اعمال سے۔

☆ بڑھاپے سے پہلے جوانی اور موت سے پہلے بڑھاپے کو غنیمت جان۔

☆ قوت فی العمل یہ ہے کہ آج کا کام کل پر نہ چھوڑا جائے۔

☆ ایمان اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے، زبان سے اس کا اقرار کرے اور حکم شرع پر عمل کرے۔

☆ کسی کے لئے یہ زیبا نہیں کہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہے اور دعا کرے کہ اے خدا رزق دے، خدا آسمان سے سیم وزر کی بارش نہیں کرتا۔

☆ فتح امید سے نہیں، علم اور خدا پر اعتماد سے حاصل ہوتی ہے۔

☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

☆ ہر شئے کا ایک حسن ہوتا ہے اور نیکی کا حسن یہ ہے کہ فوراً کی جائے۔

☆ کسی پر لعن طعن نہ کیجئے، ایسا کرنے سے آپ کے اندر اجتماعی خرابیاں پیدا ہو جائیں گی۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چغلی کھانے اور خود غیبت کرنے سے منع فرمایا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

☆ اعلیٰ درجے کا معاف کرنے والا ہو ہے جو انتقام پر قدرت رکھتے ہوئے عفوودرگزر سے کام لے۔

☆ جس کام کی انجام دہی تمہارے لئے دشوار ہو، تم اس پر قادر نہ ہو، اس کی ذمہ داری اپنے سر نہ لو۔

☆ دولت کا بہترین مصرف یہ ہے کہ اس سے غیرت و آبرو کو برقرار رکھ!

حضرت امام جعفرؒ صادق کے ارشادات

☆ چار چیزیں ایسی ہیں جن کی قلت کو کثرت سمجھنا چاہئے۔ ایک آگ، دوسری دشمنی، تیسری فقیر اور چوتھا مرض۔

جن چیزوں سے عزت میں اضافہ ہوتا ہے ان میں تین یہ ہیں۔ اول، ظلم سے بدلہ نہ لے۔

دوم: مخالف پر کرم گستری کرے، سوم: جو اس کا ہمدرد نہ ہو اس کے ساتھ ہمدردی کرے۔

☆ توبہ کرنا آسان ہے لیکن گناہ چھوڑنا مشکل ہے۔

☆ جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی، حاسد میں خوشی نہیں ہوتی، غمگین میں بھائی چارہ نہیں اور بدخلق کو سرداری نہیں ملتی۔

☆ ایک گناہ بہت ہے اور ہزار اطاعت قلیل۔

☆ جو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتا ہے اس کو لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔

☆ پانچ لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔

(۱) جھوٹے سے، کیوں کہ اس کی صحبت دھوکہ میں مبتلا کردیتی ہے۔ (۲) بے وقوف سے، کیوں کہ وہ جس قدر تمہارا فائدہ چاہے گا اسی قدر نقصان پہنچے گا (۳) کنجوس سے، کیوں کہ اس کی صحبت سے بہترین وقت ضائع ہوجاتا ہے (۴) فاسق سے، کیوں کہ وہ ایک نوالے کے لالچ میں کنارہ کش ہوکر مصیبت میں مبتلا کردیتا ہے۔

☆ بے حد اعتقاد، بربادی اور نکتہ چینی، بدنصیبی ہے۔

☆ مصیبتوں کا نزول ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ امتحان کے لئے ہوتا ہے۔

☆ مومن کی تعریف یہ ہے کہ نفس کی سرکشی کا مقابلہ کرتا رہے اور عارف کی تعریف ہے کہ جو اپنے پروردگار کی اطاعت میں ہمہ تن مشغول رہے۔

معاملے کی صفائی

ایک پڑوسن سے دوسری پڑوسن۔
بہن مجھے سو روپے ادھار دینا۔
مگر میرے پاس تو صرف اسی روپے ہیں۔
کوئی بات نہیں، آپ اسی روپے ہی دیدیجئے، ۲۰ روپے آپ کی طرف ادھار رہے، پھر کبھی دیدینا۔

واقعی بات دل کو لگتی ہے

☆ دعا دینے والی نظر کبھی نہیں لگتی۔

☆ پرہیزگاری یہ ہے کہ جن چیزوں کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے اس پر عمل کیا جائے اور جن سے منع فرمایا ہے اس سے باز رہا جائے۔

☆ دشمن سے زیادہ خطرناک وہ ہے جو دوست بن کر دھوکہ دے۔
☆ مسکراتے رہیے اس پر کچھ خرچ نہیں آتا کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہوتا۔
☆ مسکراہٹ نہ صرف چہرے کو رنگ ورعنائی کے نور میں نہلا دیتی ہے بلکہ آنکھوں کو روشنی اور دل ودماغ کو مسرور وکیف سے بھی ہمکنار کردیتی ہے۔
☆ اکثر خواہشیں دکھوں کا سبب بنتی ہیں۔
☆ اگر تم چاہتے ہو تکہ تمہارے مرنے کے بعد لوگ تمہیں یاد رکھیں تو کچھ ایسی باتیں لکھو جو پڑھی جائیں یا پھر ایسا کام کرو جو لکھنے کے قابل ہو۔
☆ مصیبت ہلاکت کے لئے نہیں بلکہ آزمائش کے لئے ہے۔
☆ دل میں سچائی ہو تو کردار میں حسن پیدا ہوتا ہے کہ کردار حسین ہو تو گھر کا اور باہر کا ماحول خوشگوار ہوگا۔

برداشت

☆ تحمل ظاہر کرنا دلیل سرداری اور بہترین نیکوکاری ہے۔ (سہل)
☆ کسی نے کہا وہ شخص جو آرہا ہے آپ کو گالیاں دے رہا ہے، فرمایا اگر اس میں اس کا کچھ فائدہ ہے تو منع نہ کرنا چاہئے۔ (سہل)
☆ جواب دینے میں جلدی نہ کر، تاکہ آخر میں خفت وشرمندگی نہ اٹھانی پڑے اور برداشت سے کام لے۔ (ارسطو)
☆ جب دو آدمی کسی مسئلے پر بحث کے بغیر متفق ہوجائیں تو ثابت ہوتا ہے کہ دونوں بے وقوف ہیں۔ (برناڈشا)
☆ چاپلوس اس لئے آپ کی چاپلوسی کرتا ہے کیوں کہ وہ آپ کو بے وقوف سمجھتا ہے لیکن آپ اس کے منہ سے ایسی تعریف سن کر بہت خوش ہوتے ہیں۔ (ٹالسٹائی)
☆ خاموشی اختیار کرکے دوسروں کی نگاہ میں بے وقوف بننا مہر خاموشی توڑ کر بے وقوفی کا ثبوت دینے سے بہتر ہے۔ (آسکر وائلڈ)
☆ خاموشی دانشمندی کی علامت ہے تو سہی لیکن کبھی کبھی اس سے بے وقوفی کا ثبوت بھی ملتا ہے۔

آرزوئیں

☆ کچھ آرزوئیں ایسی ہوتی ہیں جو خود تو پوری نہیں ہوتیں مگر انسان کی زندگی کو حسرت میں تبدیل کرکے گہرے زخم کا تحفہ دیدیتی ہیں۔ انسان کی زندگی میں دکھ صرف آرزو کی عدم تکمیل کے باعث ہی آتے ہیں۔
کچھ لوگ مسکراہٹ سمیٹنے کے لئے زندگی کے خوبصورت لمحے ضائع کردیتے ہیں مگر دل کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں کیوں کہ دل ایک ایسی شئے ہے جو کہنے سننے میں نہیں آتا بلکہ اپنی بات منوانا چاہتا ہے۔ انسان یہ نہیں جانتا کہ آرزوئیں ہمیشہ آرزوئیں ہی رہتی ہیں جو کبھی پوری نہیں ہوا کرتیں۔

زاویۂ نگاہ

☆ ایک چھوٹی سے نیکی ایک بہت بڑے نیک ارادے سے بہتر ہوتی ہے۔
☆ تکبر سے بلند ہوتی ہوئی گردن دشمن کا نشانہ اور وسیع کردیتی ہے۔
☆ نفرت ایک ایسا نیزہ ہے جس کی نوک خود نفرت کرنے والے کے بدن میں شگاف ڈال دیتی ہے۔
☆ پرائی آگ سینکنے سے بہتر ہے کہ انسان خود اپنے اندر انا کی گرمی پیدا کرے۔
☆ دماغ کی بات کو رد کیا جاسکتا ہے لیکن دل کے فیصلے کو نہیں۔
☆ انسان کو باد صبا کی طرح ہونا چاہئے کہ ہر کوئی اس کے آنے کا انتظار کرے۔
☆ بارش چیتے کی جگہ بھگو سکتی ہے مگر اس کے نشانات نہیں مٹا سکتی۔
☆ دنیا دریا ہے اور آخرت کنارہ، کشتی تقویٰ ہے اور لوگ مسافر۔
☆ دعا وہ چیز ہے جو وقت کو بدل دیتی ہے۔
☆ مسکراہٹ ایک ایسی چابی ہے جو دل کے طویل عرصہ سے بند دروازے کھول دیتی ہے۔
☆ غموں کو پی لو کیوں کہ لوگ مسکراہٹ کے بدلے مسکراہٹ مانگتے ہیں آنسو نہیں۔
☆ ایک لمبی زبان، عزت کو چھوٹا کردیتی ہے۔
☆ چاہت نہ ہو تو ایک ذرّہ بھی گراں گزرتا ہے، اگر ہو تو ایک کوہ کا

بوجھ بھی لذت سے سہا جاتا ہے۔

☆ پہاڑوں کی چوٹیاں بنو، جو ہر وقت ایک دوسرے کو دیکھتی ہیں، گڑھے نہ بنو جو ایک دوسرے کو دیکھ بھی نہ سکیں۔

☆ بہادری کا پتہ دن کی روشنی سے زیادہ رات کی تاریکی میں چلتا ہے۔

☆ خطرات کے باوجود زندگی وقت سے پہلے ختم نہیں ہو سکتی اور احتیاط کے باوجود زندگی وقت کے بعد قائم نہیں رہ سکتی۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ جب دو شخصوں میں ربط وضبط ہو تو ان کے درمیان ضرور کوئی قدر مشترک ہوتی ہے۔

☆ حکم الٰہی سن اور خاموش ہو جا، اگر تو حق کی زبان نہیں تو کان بن جا۔

☆ بے غرضی ایک جاہل مطلق کو بھی عالم بنا دیتی ہے اور خود غرضی علم کو بھی دلوں سے دور کر دیتی ہے۔

☆ جو دل اللہ کے نور سے محروم ہے، وہ قبر کی مانند ہے۔

☆ نام کو چھوڑ اور صفت میں غور کرتا کہ صفات تجھے ذات حق کی طرف پہنچنے کا راستہ دکھائیں۔

☆ نادان کی محبت کو ریچھ کی دوستی سمجھو۔

بخل

☆ بخل چونکہ بدترین خلق ہے اس لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پناہ مانگا کرتے تھے اور پوری انسانیت کو اس سے بچنے کی تاکید کیا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا بخیل وہ ہے جو میرے ذکر پر درود نہ پڑھے۔

بخل کے نقصانات:

☆ بخل اسلام کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔

☆ بہت سارے برے اخلاق کی بنیاد بخل پر ہے۔

☆ بخل اللہ کے بارے میں بدگمانی کی علامت ہے۔

☆ بخل کی وجہ سے مالک اور سردار بھی ذلیل ہو جاتا ہے۔

منتخب اشعار

ہاتھوں میں خواہشات کے کاسے لئے ہوئے
مجھ کو سکونِ دل سے کبھی ہر بشر ملا

☆

اتنی ارزاں نہ تھی درد کی دولت پہلے
جس طرف جایئے زخموں کے گلے میں انبار

☆

غم سے نڈھال خالی شکم مفلسی کا بوجھ
ایسے میں کوئی بچہ شرارت کرے بھی کیا

☆

ہم نیند کے شوقین زیادہ تو نہیں لیکن
گر خواب نہ دیکھیں تو گزارہ نہیں ہوتا

☆

ایک لمحہ کے لئے چاند کی خواہش کی تھی
عمر بھر یہ مرے قہر کا سلسلہ چمکا

☆

میں پربتوں سے لڑتا رہا اور کچھ لوگ
گیلی زمین کھود کر فرہاد بن گئے

☆

سن کر تمام رات میری داستان غم
وہ مسکرا کے بولے بہت بولتے ہو تم

کچھ اہم

☆ اگر خوشی کا ایک در بند ہو جائے تو اللہ تعالیٰ ایک اور در کھول دیتا ہے مگر ہم نہیں دیکھ پاتے وہ کھلا در کیوں کہ ہم بند دروازے کے سامنے رو رہے ہوتے ہیں۔

☆ ہر چیز ہمارے لئے تب تک اہمیت رکھتی ہے، ایک حاصل ہونے سے پہلے دوسرا کھونے کے بعد۔

☆ دوسروں کے احساسات سے بہت کھیلو کیوں کہ اگر وہ کھیل تم جیت بھی جاؤ تو یقیناً اس شخص کو ہمیشہ کے لئے کھو دو گے۔

دعوت دین کی حقیقت

از قلم: مولانا طارق جمیل

پانی زندگی کو خوبصورت بناتا ہے، دعوت کا کام اسلام کو خوبصورت بناتا ہے۔ اب اس بات کو ہی جوڑ کر بتاتا ہوں قُلْ هٰذِهٖ سَبِيْلِىْ۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہہ دو یہی ہے میرا راستہ۔

اس سے یہ بات نکلتی ہے کہ یہی کام اچھا ہے اور یہی کام حق ہے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ باقی دوسرے کام غلط ہیں، دین کے سارے کام حق ہیں۔ یہ بات غلط ہے کہ اور یہ کہے کہ دعوت کے علاوہ دوسرے سارے کام اہم نہیں ہیں اور دنیاوی ضرورتوں کو پورا کرنا بھی ضروری ہے، ہر انسان کو اپنا کاروبار بھی کرنا ہے، اپنی معیشت کو بھی مضبوط کرنا ہے اور اگر وہ نوکری کرتا ہے تو اس کو اپنی ڈیوٹی کو بھی انجام دینا ضروری ہے، اسی کے ساتھ ساتھ اس کو دعوت کی ذمہ داری بھی نبھانی ہے، اس کام کو بھی اہمیت دینی ہے لیکن یہ سوچ کہ بس یہی کام حق ہے باقی دوسرے کام ناحق ہیں یہ تو جہالت ہے اور یہ تو گمراہی ہے، دعوت میں لگنے کا مطلب ہرگز ہرگز یہ نہیں ہے ہم دوسرے کاموں کی نفی کردیں۔

ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر ایک فاحشہ عورت جنت کی مستحق بن گئی تھی۔

میرے نبیؐ نے کہا تھا مسجد میں اذان دینے والے سب سے اونچے مقام پر ہوں گے، ان کو قبر کی مٹی نہیں کھا سکتی، قبر کے کیڑے نہیں کھا سکتے۔ قیامت کے دن اللہ کی طرف سے اعلان ہوگا، این الفقہا، فقہا کہاں ہیں؟ این الائمہ؟ این المؤذنین؟ اور امتوں میں اذانیں نہیں تھیں، امت محمد یہ کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس کو دولت اذان سے سرفراز کیا گیا اور اذان کی بدولت اس امت کو مؤذنوں کی جماعت سے سرفراز کیا گیا۔ اگر کوئی مؤذن پنج وقتہ اپنی ذمہ داری نبھانے کی وجہ سے دعوت کے کام کے لئے سفر نہیں کرسکتا تو وہ پھر بھی بہت بڑا کام کر رہا ہے اور وہ دعوت کی ذمہ داریاں ادا کرنے سے زیادہ ثواب اپنے دامن میں سمیٹ رہا ہے، اسی طرح امامت کا فریضہ انجام دینے والے ائمہ اور درس حدیث دینے والے علماء اگر اپنے اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں تو وہ بھی اس قدر ثواب لوٹ رہے ہیں جس قدر ثواب دین کی دعوت دینے والوں کے حصے میں آتا ہے۔ لہٰذا دعوت والوں کا یہ کہنا صرف ہمارا ہی کام صحیح ہے باقی سب کام غیر ضروری ہیں غلط ہے اور جہالت اور گمراہی کی بات ہے۔

امام اور مؤذن کا احترام کرنا نہایت ضروری ہے، وہ جس حق کام میں لگے ہوئے ہیں اس کی حقانیت کو نہ سمجھنا کوری جہالت کی بات ہے، ان لوگوں کا حال یہ ہے کہ یہ بے چارے اتنی کم تنخواہ میں اپنی ڈیوٹی ادا کرتے ہیں کہ جس تنخواہ میں دنیادار لوگ کہیں کام نہیں کرسکتے، ان کا احترام کرنا چاہئے، ان کی زکوٰۃ و صدقات سے مدد کرنے کے بجائے ان کی مدد ہدایا دے کر اور تحفے دے کر کرنی چاہئے اور ان کی ضرورتیں اپنی حلال کمائی سے پوری کرنی چاہئے اور ان کو اس طرح دینا چاہئے کہ ان کی غیرت وخودداری پامال نہ ہو۔

قیامت کے دن اماموں کو بھی آواز دی جائے گی، اس سے پہلے کی امتوں میں نماز تو تھی لیکن نماز باجماعت نہیں تھی اس لئے ان امتوں میں ائمہ بھی نہیں تھے، اماموں کی بھی بہت اہمیت ہے، اماموں کی قدر کرنی چاہئے، ان کا احترام کرنا چاہئے، ان کو خود سے کمتر سمجھنا گمراہی ہے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا افضل ترین بات ہے۔

یہ بات بھی نوٹ کر لیجئے کہ قیامت کے دن چونکہ لوگ اپنی اپنی قبروں سے برہنہ اٹھیں گے تو سب سے پہلے ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کپڑے پہنائے جائیں گے، اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے جائیں گے، پھر درجہ بدرجہ تمام انبیاء کو کپڑے پہنائے جائیں گے، پھر مؤذنوں کو کپڑے پہنائے جائیں گے۔ اندازہ کیجئے کہ ان مؤذنوں کا کتنا بڑا مقام ہے جس مقام پر رشک کرنا چاہئے نہ کہ ان کو اپنے سے کم سمجھنا چاہئے، نہ ان کی تحقیر کرنی چاہئے۔

قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اماموں اور مؤذنوں سے کہے گا کہ تم لوگ منبروں پر بیٹھ کر آرام کرو، میں اپنے بندوں کا حساب لوں گا، سوچئے کہ اماموں نے دعوت میں کوئی وقت نہیں لگایا لیکن وہ امامت کی ذمہ داریوں سے نہایت پابندی کے ساتھ ادا کرتا رہا۔ اور اس نے وہ اجر

ثواب حاصل کرلیا جو دوسروں کے حصے میں نہیں آتا۔ اگر یہ کہا جائے کہ مؤذن اور امام قابل رشک ہیں تو ہرگز غلط نہیں ہوگا۔

ہمارے ہندوستان میں اماموں کی تنخواہ اتنی کم ہے کہ اگر انہیں نزلہ ہوجائے تو وہ اس کا علاج نہیں کراسکتے، وہ دووقت سے ڈھنگ کی روٹی نہیں کھاسکتے، ان کے گھر میں گوشت نہیں پک سکتا، وہ اپنی بیٹی کی شادی کا انتظام نہیں کرسکتے۔ بھائیوں ان اماموں کا خیال کرنا چاہئے، ان کو اہمیت دینی چاہئے، ان کی ضرورتوں کا خیال رکھنا چاہئے اور ان کی خواہشوں کو اپنی خواہشات پر فوقیت دینی چاہئے اور یہ یقین رکھنا چاہئے کہ ان کا مقام خدا کے یہاں ہمارے مقام سے افضل ہے، ان کو کسی بھی اعتبار سے اپنے سے کم سمجھنا جہالت ہے اور یہ جہالت قیامت کے دن ہمارے گلے کا طوق بن سکتی ہے۔

برصغیر کے علماء اور ائمہ کو میں سلام پیش کرتا ہوں کہ وہ مسجدوں اور مدرسوں کی میناروں سے سل کررہ گئے، میں نے پوری دنیا میں ان سے زیادہ قربانی دینے والے جیسے نظر نہیں آئے، یہ وہ لوگ ہیں جو دین کی حفاظت کررہے ہیں، ان کا اکرام کرنا اور ان کو عزت دینا ہم سب کے لئے ضروری ہے۔ جب قیامت کے دن ان علماء کی عزت دیکھو گے تو بہت شرمندگی ہوگی اور بہت دکھ ہوگا کہ کاش ہم دنیا میں ان کی عزت کرتے اور ان کے مقام کو پہچانتے۔

مامون رشید سے کسی نے پوچھا کہ تم بھی امیر المؤمنین ہو اور عمر فاروق بھی امیر المومنین تھے اور تم میں اور عمر فاروق میں بہت فرق ہے۔ مامون رشید نے کہا کہ عمر فاروق کی رعایا ابوہریرہ جیسے تھے اور میری رعایات میں تم ہو، تم خود بدل لو تو میں بھی خود کو بدل دوں گا۔ آج کل لوگ جو صاحب اقتدار اور صاحب علم ہیں ان پر انگلی اٹھاتا ہے اور ان میں تبدیلی چاہتاہے اور خود اپنی طرف نہیں دیکھتا کہ اس کی اپنی اوقات کیا ہے، چند دن جماعت میں نکل جانے کے بعد علماء پر انگلی اٹھانا اور ائمہ کی پکڑ کرنا ایسے ہی لوگوں کا کام ہے جو دین کی اور دعوت کی حقیقت کو نہیں سمجھتے، بہت سے لوگ صاحب علم ہوتے ہیں اور بہت سے لوگ صاحب نسبت۔ ایک مرتبہ زید ابن حارثہ جو عام انسان تھے ایک گھوڑے پر سوار ہورہے تھے ان کا پاؤں رکاب میں الجھ گیا تو عبداللہ ابن عباسؓ نے ان کا پیر پکڑ کر نکال دیا، زید ابن حارثہ بولے یہ تم کیا کررہے ہو تم اہل بیت میں سے ہو، تمہارا مرتبہ بڑا ہے، عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا کہ تم اہل علم میں سے ہو اور اہل علم کی عزت کرنا اہل بیت کی شان ہے۔ آج کے چھٹ بھیا علماء سے پوچھتے ہیں کہ تم نے دعوت میں کتنا وقت لگایا، کتنے سال لگائے۔ افسوس یہ سوال ان علماء سے کیا جارہا ہے جن کی زندگی کا بڑا حصہ سبقوں میں اور چٹائیوں میں گزر گیا، جنہوں نے قال اللہ اور قال الرسول کے سائے میں علم حاصل کیا، علم ہی امت کا اصل سرمایہ ہے۔ اللہ نے اپنی آخری کتاب میں صاف صاف فرمادیا ہے کہ اہل علم اور وہ لوگ جو علم نہیں رکھتے کبھی برابر نہیں ہوسکتے۔ اہل علم ہی وہ ہیں جو صحیح معنوں میں اللہ سے ڈرتے ہیں، ان سے یہ پوچھنا کہ تم نے دعوت میں کتنا وقت لگایا ایک طرح کی بے ہودگی ہے اور یہ بے ہودگی یقیناً رعونت اور تکبر کی کوکھ سے پیدا ہوتی ہے۔ دعوت میں لگ کر دوسروں کو خود سے چھوٹا سمجھنا بالخصوص علماء کو، ایک شیطان کی سازش ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ آج کل بہت سے لوگ اس سازش کا شکار ہورہے ہیں۔

ایک بات یاد رکھیں کہ دعوت کا کام بہت اہم ہے اور بہت ضروری بھی ہے لیکن یہ سمجھنا کہ بس یہی کام ضروری ہے باقی دوسرے کام اور دوسری ذمہ داریاں فضول اور بیکار ہیں، اس طرح کی سوچ وفکر غلط ہے اور دعوت دین کو نقصان پہنچارہی ہے۔ اس طرح کی سوچ وفکر سے خود کو بچانا چاہئے اور دین کے تمام شعبدوں کی اہمیت کو سمجھنا چاہئے اور ان کی سلامتی کی دعائیں کرنی چاہئیں۔

چلئے علماء تو علماء ہی ہیں لیکن ہمیں تو ان عوام سے اپنی نگاہیں نہیں پھیرنی چاہئے جو اپنی معیشت میں لگے ہوئے ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے دعوت کے لئے وقت نہیں دے پارہے ہیں۔ ہمیں دعوت دین کے ساتھ ساتھ ان کی ضرورتوں کو پورا کرنا چاہئے کیوں کہ اس میں بھی رضاءِ الٰہی مضمر ہے۔ ایک بار سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میری امت کی ضروریات کا خیال نہیں رکھتا وہ ہم میں سے نہیں ہے، کتنی بڑی بات ہے اور کتنی گہری سوچ ہے، ذرا سوچیں؟ اور اس سلسلے میں دیکھیں کہ دین کی دعوت کے ساتھ ساتھ اس بارے میں آپ نے کیا ذمہ داری نبھائی ہے۔

☆☆☆

نظر بد

صنم خانہ عملیات

نظر بد کی تاثیر پر قرآنی دلائل

سورۂ یوسف کی آیات ۶۷ تا ۶۸ کا ترجمہ ملاحظہ کریں۔

''اور (یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے بچو! تم سب ایک دروازے سے مت جانا بلکہ کئی جدا جدا دروازوں سے داخل ہونا۔ میں اللہ کی طرف سے آنے والی چیز سے تم کو ٹال نہیں سکتا۔ حکم صرف اللہ ہی کا چلتا ہے، میرا کامل بھروسہ اسی پر ہے اور ہر ایک بھروسہ کرنے والے کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہئے اور جب وہ انہیں راستوں سے جس کا حکم ان کے والد نے انہیں دیا تھا گئے کچھ نہ تھا کہ اللہ نے جو بات مقرر رکھی ہے وہ اس سے انہیں ذرا بھی بچالے مگر (یعقوب علیہ السلام) کے دل میں ایک خیال پیدا ہوا جسے اس نے پورا کرلیا، بلاشبہ وہ ہمارے سکھلائے ہوئے علم کا عالم تھا لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

حافظ ابن کثیر ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ یعقوب علیہ السلام کے بارے میں بتا رہا ہے جب ''بنیامین'' سمیت اپنے بیٹوں کو مصر جانے کے لئے تیار کیا تو انہیں تلقین کی کہ وہ سب ایک دروازے سے داخل ہونے کے بجائے مختلف دروازوں سے داخل ہوں کیوں کہ انہیں جس طرح کہ ابن عباسؓ محمد ابن کعبؓ، مجاہد الضحاکؒ، قتادہؒ اور السدیؒ وغیرہ کا کہنا ہے کہ اس بات کا خدشہ تھا کہ چوں کہ ان کے بیٹے خوبصورت شکل وصورت والے ہیں کہیں نظر بد کا شکار نہ ہوجائیں اور نظر کا لگ جانا حق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۳، ص ۴۸۵)

فرمانِ الٰہی: وَاِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْن.وَمَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ.

ترجمہ : اور قریب ہے کہ کافر اپنی تیز نگاہوں سے آپ کو پھسلا دیں جب کبھی قرآن سنتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں یہ تو ضرور دیوانہ ہے۔ (سورۃ القلم: آیت ۵۱)

حافظ ابن کثیر کا کہنا ہے کہ: ''یعنی اگر تیرے لئے اللہ کی حفاظت وحمایت نہ ہوتی تو ان کافروں کی حاسدانہ نظروں سے تو نظر بد کا شکار ہوجاتا ہے اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نظر کا لگ جانا اور اس کا دوسروں پر (اللہ کے حکم سے) اثر انداز ہونا حق ہے اور یہ بات متعدد احادیث سے بھی ثابت ہے۔ (تفسیر ابن کثیر، ج۴، ص ۴۱۰)

نظرِ بد کی تاثیر پر حدیث نبوی سے چند دلائل

ہم احادیث کا صرف ترجمہ پیش کررہے ہیں۔

(۱) ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ نظرِ بد کا لگ جانا حق ہے۔ (بخاری ومسلم)

(۲) نظر بد سے اللہ کی پناہ طلب کرو کیوں کہ نظر کا لگنا حق ہے۔ (سنن ابن ماجہ)

(۳) نظر بد حق ہے۔ اگر تقدیر سے کوئی چیز سبقت لے جاتی ہے تو وہ نظر بد ہی ہے اور جب تم میں سے کسی ایک سے غسل کرنے کا مطالبہ کیا جائے (تاکہ غسل کے پانی سے وہ شخص غسل کرسکے جسے تمہاری نظر بد لگ گئی ہو) تو غسل کرلیا کرو۔ (مسلم)

(۴) اسماء بنت عمیس نے آپؐ سے گذارش کی کہ بنو جعفر کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا وہ ان پر دم کرسکتی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں اور اگر تقدیر سے کوئی چیز سبق لے جانے ہوتی تو وہ نظر ہے۔

(۵) بے شک نظر بد انسان پر اثر انداز ہوتی ہے حتیٰ کہ اگر وہ ایک اونچی جگہ پر ہو تو نظر بد کی وجہ سے نیچے گرسکتا ہے۔

(۶) نظر بد کا لگنا صحیح ہے اور یہ انسان کو اونچے پہاڑ سے نیچے گرا سکتی ہے۔ (ایضاً)

(۷) نظرِ بد انسان کو موت تک اور اونٹ کو ہانڈی تک پہنچا سکتی ہے۔

(۸) اللہ کی قضا و تقدیر کے بعد سب سے زیادہ نظرِ بد کی وجہ سے میری امت میں اموات ہوں گی۔ (صحیح الجامع)

(۹) حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نظر بد کی وجہ سے دم کرنے کا حکم دیتے تھے۔ (بخاری)

(۱۰) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نے نظر بد اور بچھو وغیرہ کے ڈسنے سے اور پہلو میں پھوڑوں پھنسیوں کی وجہ سے دم کرنے کی اجازت دی ہے۔ (مسلم)

(۱۱) حضرت اُم سلمہؓ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکی کے چہرے پر کالے اور پیلے نشان دیکھے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کو نظر لگ گئی ہے، اس پر دم کرو۔ (بخاری و مسلم)

(۱۲) حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آل حزم کو سانپ کے ڈسنے کی وجہ سے دم کرنے کی رخصت دی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسماء بنت عمیس سے پوچھا: کیا وجہ ہے کہ میرے بھتیجے کمزور ہیں، کیا فقر و فاقہ کا شکار ہیں؟ انہوں نے کہا نہیں۔ انہیں نظر بد بہت لگتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان پر دم کر دیا کرو۔ (مسلم)

نظرِ بد کی حقیقت کے بارے میں علماء کے اقوال

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں: نظر بد کا اللہ کے حکم سے لگ جانا اور اثر انداز ہونا حق ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: نظر بد کی حقیقت کچھ یوں ہے کہ ایک خبیث الطبع انسان اپنی حاسدانہ نظر جس شخص پر ڈال دے اس کو نقصان پہنچ جائے۔ (فتح الباری)

امام ابن الاثیرؒ فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ فلاں آدمی کو نظر لگ گئی تو یہ اس وقت ہوتا ہے جب دشمن یا حسد کرنے والا انسان اس کی طرف دیکھے اور اس کی نظریں اس پر اثر انداز ہو جائیں اور وہ ان کی وجہ سے بیمار ہو جائے۔ (بدایۃ النہایہ)

حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں: کچھ کم علم والے لوگوں نے نظرِ بد کی تاثیر کو باطل قرار دیا ہے، ان کا کہنا ہے کہ یہ محض توہم پرستی ہے اور اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ لوگ جاہل ہیں، ارواح کی صفات اور ان کی تاثیر سے ناواقف ہیں اور ان کی عقلوں پر پردہ پڑا ہوا ہے جب کہ تمام امتوں کے عقلا باوجود اختلاف مذاہب کے نظر بد سے انکار نہیں کرتے اگر چہ نظرِ بد کے سبب اور ان کی جہت تاثیر کے سلسلہ میں ان میں اختلاف موجود ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں: اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسموں اور روحوں میں مختلف طاقتیں اور طبیعتیں پیدا کر دی ہیں اور ان میں کئی خواص اور اثر انداز ہونے والی متعدد کیفیات ودیعت کی ہیں اور کسی عقل مندی کے لئے ممکن نہیں کہ وہ جسموں میں روحوں کی تاثیر سے انکار کرے کیوں کہ یہ چیز خود دیکھی اور محسوس کی جاسکتی ہے اور آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص کا چہرہ اس وقت انتہائی سرخ ہو جاتا ہے جب اس کی طرف وہ انسان دیکھتا ہے جس کا وہ احترام کرتا ہے اور اس سے شرماتا ہو اور اس وقت وہ پیلا پڑ جاتا ہے جب اس کی طرف ایک ایسا آدمی دیکھتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے اور لوگوں نے کئی ایسے اشخاص دیکھے ہیں جو محض کسی کے دیکھنے سے کمزور پڑ جاتے ہیں تو یہ سب کچھ روحوں کی تاثیر کے بہ سبب ہوتا ہے اور چوں کہ اس کا تعلق نظر سے ہوتا ہے اس لئے نظر بد کی نسبت آنکھوں نظر کی طرف کی جاتی ہے حالاں کہ وہ آنکھ کا دیکھنا کچھ نہیں کرتا یہ تو روح کی تاثیر ہوتی ہے اور روحیں اپنی طبیعتوں، طاقتوں، کیفیتوں اور اپنے خواص کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہیں۔ حسد کرنے والے انسان کی روح واضح طور پر اس شخص کو اذیت پہنچاتی ہے جس سے حسد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے تو حاسد کی تاثیر ایک ایسی چیز ہے کہ جس سے وہی شخص انکار کر سکتا ہے جو حقیقت میں انسانیت سے نابلد ہو۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ نظر بد تین مراحل سے گذر کر کسی پر اثر انداز ہوتی ہے، سب سے پہلے دیکھنے والے شخص میں کسی چیز کے متعلق حیرت ہوتی ہے اور اس کے ناپاک نفس میں جذبات پیدا ہوتے ہیں اور پھر اس حاسدانہ نظر کی بنا پر سامنے والا متاثر ہو جاتا ہے۔ (زاد المعاد)

نظر بد اور حسد میں فرق

ہر نظر لگانے والا شخص حاسد ہوتا ہے لیکن ہر حاسد نظر لگانے والا نہیں ہوتا، اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۂ فلق میں حاسد کے شر سے پناہ طلب کرنے کا حکم دیا ہے سو کوئی بھی مسلمان جب حاسد سے پناہ طلب کرے گا تو اس میں نظر لگانے والا انسان بھی خود بخود آ جائے گا اور یہ قرآن حکیم کی بلوغت، شمولیت اور جامعیت ہے۔

حسد، بغض اور کینہ پروری کی وجہ سے ہوتا ہے اور اس میں یہ خواہش پائی جاتی ہے کہ جو نعمت دوسرے انسان کو ملی ہوئی ہے وہ اس سے چھن جائے اور حاسد کو مل جائے جب کہ نظر بد کا سبب حیرت، پسندیدگی اور کسی چیز کو اہم سمجھنا ہوتا ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ دونوں کی تاثیر ایک ہوتی ہے اور سبب الگ الگ۔ نظر بد سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمان جب کسی چیز کو دیکھے اور اسے وہ چیز پسند آ جائے تو اپنی زبان سے ''ماشاء اللہ''، ''سبحان اللہ''، ''بارک اللہ'' جیسے کلمات ادا کرے تا کہ سامنے والا نظر بد کا شکار نہ ہو اور اس کی نعمتیں ضائع نہ ہوں۔

جن کی نظر بد بھی انسان کو لگ سکتی ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جنات اور انسانوں کی نظر بد سے پناہ طلب کیا کرتے تھے، پھر جب معوذتین وسورۂ الفلق اور سورۂ الناس نازل ہوئیں تو پھر ان سورتوں کے پڑھنے پر اکتفا کرنے لگے اور آپ نے دوسری دعائیں ترک کر دیں۔ (ترمذی، بحوالہ قرآن مجید کی مدد سے آسیبی قوتوں کا علاج)

ان تمام حوالوں سے یہ تو ثابت ہو جاتا ہے کہ نظر کا لگ جانا حق ہے اور احادیثِ رسول سے اور قرآن حکیم کی آیات سے نظر کا لگ جانا اور اس سے نقصان پہنچنے کی تصدیق ہوتی ہے اور نظر صرف انسانوں کی نہیں بلکہ جنات کی بھی لگ جاتی ہے۔ ہم جنات کو دیکھ نہیں سکتے لیکن جنات تو انسانوں کو دیکھتے ہیں۔ اس کے بعض مردوں اور عورتوں کو جنات کی نظر لگ جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک یہ بھی بات یاد رکھنی چاہئے کہ نظر صرف دشمن کی یا حاسد ہی کی نہیں لگتی بلکہ نظر محبت کرنے والے اپنے لوگوں کی بھی لگ جاتی ہے اور اسی وجہ سے ہمارے اکابرین نے یہ فرمایا ہے کہ اگر ماں باپ اپنے بچوں کو محبت کی نظر سے دیکھیں تو اس وقت ''سلامٌ قولاً من رب الرحیم'' پڑھ لیں تا کہ بچے ان کی نظر کا شکار نہ ہو، گویا کہ صرف بری نظر سے ہی نہیں اچھی نظر سے بھی انسان متاثر ہو سکتے ہیں۔ کئی بار ہم دیکھتے ہیں کہ گھر میں کوئی آیا گیا نہیں لیکن بچوں کو نظر لگ گئی، ایسی صورت میں ماں باپ کی یا گھر میں بچوں کو چاہنے والے دوسرے افراد کی نظر لگ جاتی ہے اس لئے کہ جب ہم کسی کو گہری نظر سے شدتِ چاہت کے ساتھ دیکھتے ہیں تو نظر جب بھی لگ جاتی ہے، بہر کیف نظر اچھی ہو یا بری اس کا لگنا حق ہے۔ تجربات سے ثابت ہے، اس کو نہ ماننا چاند اور سورج کے وجود کو نہ ماننے کے برابر ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے بزرگوں نے نظر بد سے نجات پانے کے لئے بہت سے طریقے بتائے ہیں ''صنم خانہ عملیات'' کے قارئین کے لئے ہم اُن طریقوں کو نقل کر رہے ہیں اس امید کے ساتھ کہ پڑھنے والے ان طریقوں سے خود بھی فائدہ اٹھائیں گے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچانے کی کوشش کریں گے۔

طریقہ (۱): نظر اتارنے کا یہ طریقہ اس وقت ممکن ہے جب یہ معلوم ہو جائے کہ مریض کو نظر کسی شخص کی لگی ہے۔ نظر اتارنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے سامنے ایک طشت رکھ دیا جائے، اس میں سب سے پہلے وہ شخص جس کی نظر لگی ہو خواہ نظر اچھی ہو یا بری اس طشت میں کلی کرے اور یہ خیال رکھے کہ پانی طشت ہی میں گرے، اس کے بعد وہ شخص اپنا چہرہ دھوئے، پھر بائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنے دائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی بہائے، پھر دائیں ہاتھ کے ذریعہ اپنے بائیں ہاتھ کی ہتھیلی پر پانی گرائے، پھر اپنی دائیں کہنی پر، پھر بائیں کہنی پر پانی بہائے۔ پھر بائیں ہاتھ سے اپنا دایاں ہاتھ دھوئے، پھر دائیں ہاتھ سے اپنا بایاں ہاتھ دھوئے، پھر اپنی قمیص یا پاجامہ کو الٹا کر کے دھوئے اور اس کا پانی اسی طشت میں نچوڑے۔ اس پورے طریقہ میں اس بات کا دھیان رکھے کہ پانی طشت میں گرے اِدھر اُدھر نہ گرے، پھر اس پانی سے اس کو نہلا دیا جائے جو نظر کا شکار ہو۔ انشاء اللہ ایک بار غسل کرنے سے ہی نظر اتر جائے گی اور مریض بھلا چنگا ہو جائے گا۔

طریقہ (۲) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھی جائے: بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْكَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْكَ وَمِنْ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنٍ حَاسِدِ اللّٰہُ یَشْفِیْكَ بسم اللّٰہ ارقیك.

طریقہ (۳) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: بِسْمِ اللّٰہِ یُبْرِیْكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ یَشْفِیْكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ عَیْنٍ.

طریقہ (۴) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَاسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَا یُغَادِرُ سَقَمًا.

طریقہ (۵) : مریض کے سر پر ہاتھ رکھ کر قرآن کریم کی آخری ۳ سورتیں سورۂ اخلاص اور معوذتین تین بار پڑھیں اور مریض پر دم بھی کردیں، انشاء اللہ نظر اتر جائے گی۔

طریقہ (۶) : یہ دعا ۷ مرتبہ پڑھ کر مریض پہ دم کردیں، انشاء اللہ نظر سے نجات ملے گی: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.

طریقہ (۷) : ان کلمات کو صرف ایک بار پڑھ کر مریض پر دم کردیں اور ان ہی کلمات کو پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض کو پلادیں: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ و ذراء و براء ۃ مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْھَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا یطرق بخیر یا رحمن.

طریقہ (۸) : ان کلمات کو ۳ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کردیں: اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰہِ مِنْ غَضَبِہٖ وَ عِقَابِہٖ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِہٖ وَمِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیٰطِیْنِ وَ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ.

طریقہ (۹) : ان کلمات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کریں: اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَ كَلِمَاتِكَ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ تَكْشِفُ الْمَاثِمِ وَالْمَغْرِمِ اَللّٰھُمَّ اِنَّہٗ لَا یُھْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا یَخْلُفُ وَعْدُكَ سُبْحٰنَكَ وَ بِحَمْدِكَ.

طریقہ (۱۰) : اس دعا کو بھی صرف ایک بار پڑھ کر دم کردیں: اَعُوْذُ بِوَجْہِ الْعَظِیْمِ لِلَّذِیْ لَا شَیْءَ اَعْظَمُ مِنْہُ وَبِكَلِمَاتِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ وَ اَسْمَاءِ اللّٰہِ الْحُسْنٰی مَا عَلِمتُ مِنْھَا وَمَالَمْ اَعْلَمُ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ ذراء وَ براء وَ مِنْ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ لَا اُطِیْقُ شَرَّہٗ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِیْ شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

طریقہ (۱۱) : کیسی بھی سخت نظر ہو، ان کلمات کو ایک بار پڑھ کر نظر زدہ پر دم کردیا جائے، انشاء اللہ نظر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَ اَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ اللّٰہُ كَانَ وَمَالَمْ یَشَأْ لَمْ یَكُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَ اَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَ اَحْصٰی كُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَ شِرْكِہٖ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ.

طریقہ (۱۲) : اس دعا کے بارے میں اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اگر روزانہ اس دعا کو نماز فجر کے بعد پڑھ لیا جائے تو سارا دن پڑھنے والا ہر طرح کی نظر بد سے محفوظ رہتا ہے اور اگر کوئی نظر بد کا شکار ہو جائے تو اس دعا کو پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلے یا کوئی دوسرا پڑھ کر اس پر دم کردے تو نظر بد سے نجات مل جاتی ہے۔

دعا یہ ہے:

تَحَصَّنْتُ بِاللّٰہِ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اِلٰھِیْ وَ اِلٰہُ كُلِّ شَیْءٍ وَاعْتَصَمْتُ بِرَبِّیْ وَ رَبِّ كُلِّ شَیْءٍ و تَوَكَّلْتُ عَلَی الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَاسْتَدْفَعْتُ الشَّرَّ بِلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ حَسْبِیَ اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَكِیْلُ حَسْبِیَ الرَّبُّ مِنَ الْعِبَادِ حَسْبِیَ الْخَالِقُ مِنَ الْمَخْلُوْقِ حَسْبِیَ الرَّزَّاقُ مِنَ الْمَرْزُوْقِ حَسْبِیَ اللّٰہُ ھُوَ حَسْبِیَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ وَھُوَ

بُجِیْرُ وَلَا یُجَارُ عَلَیْهِ حَسْبِیَ اللّٰهُ وَ کَفٰی سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ دُعَا کَیْلَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمِیٰ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَیْهِ تَوَکَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ.

طریقہ (۱۳) : نظرِ بد سے حفاظت اور نظرِ بد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ تیار کر کے گلے میں ڈالیں، نظرِ بد سے حفاظت رہے گی اور اگر نظر لگ گئی ہوگی تو اس سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو بطورِ خاص باوضو ہو کر لکھنا چاہئے، بہت جلد اس کے اثرات ظاہر ہوں گے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بسم اللہ	بسم اللہ	الرحمٰن	الحمد للہ	رب العالمین
الرحمٰن الرحیم	مالک	یوم الدین	ایاک نعبد	وایاک نستعین
اھدنا الصراط	المستقیم	صراط الذین	انعمت	علیھم
غیر المغضوب	علیھم	ولا	الضالین	آمین

طریقہ (۱۴) : کیسی بھی نظر ہو یا عورت یا کمزور ہو اس کو اتارنے کے لئے سورہ فاتحہ تین مرتبہ پڑھیں، اول و آخر تین بار درود شریف پڑھیں اور سر سے پیروں کی طرف تین بار پھونک ماریں، انشاء اللہ نظر اتر جائے گی اور اس کے اثراتِ بد سے نجات مل جائے گی۔

طریقہ (۱۵) : اگر کسی بچے کو نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں اور دن میں صبح شام اور رات کو "یا سلام" سات مرتبہ پڑھ کر بچے پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے

۷۸۶

۲۵	۳۹	۳۵	۳۲
۳۶	۳۱	۲۶	۳۸
۳۰	۳۳	۴۱	۲۷
۴۰	۲۸	۲۹	۳۴

طریقہ (۱۶) : اگر کسی مرد کو نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے تعویذ بنا کر گلے میں ڈالیں اور سو مرتبہ "یا موخر" پڑھ کر اس پر دم کر دیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۰۴	۲۱۷	۲۱۴	۲۱۸
۲۱۵	۲۱۰	۲۰۵	۲۱۶
۲۰۹	۲۱۲	۲۱۹	۲۰۶
۲۱۸	۲۰۷	۲۰۸	۲۱۳

طریقہ (۱۷) : اگر کسی عورت کو نظر لگ جائے تو یہ نقش کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور سو بار "یا حفیظ" پڑھ کر اس عورت پر دم کر دیں، انشاء اللہ نظر بد سے نجات ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۴۲	۲۵۵	۲۵۲	۲۴۹
۲۵۳	۲۴۸	۲۴۳	۲۵۴
۲۴۷	۲۵۰	۲۵۷	۲۴۴
۲۵۶	۲۴۵	۲۴۶	۲۵۱

طریقہ (۱۸) : کسی بھی بچے کو یا کسی بھی عورت مرد کو یا کسی بھی سامانِ تجارت یا اسباب خانہ کو نظر لگ جائے تو اس آیت کو لکھ کر گلے میں ڈال دیں یا تعویذ بنا کر گھر میں لٹکا دیں یا کھلا فریم میں آویزاں کریں یا بغیر فریم کے لکھ کر گھر کی کسی دیوار پر چسپاں کر دیں، انشاء اللہ نظر بد سے نجات ملے گی۔ آیت یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰی سَمْعِهِمْ وَعَلٰی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ.

طریقہ (۱۹) : کتنی بھی خطرناک نظر ہو اس نقش کو گلے میں ڈالنے سے اتر جاتی ہے۔ یہ نقش بچوں پر، بڑوں پر اور جانوروں پر یکساں موثر ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرنا چاہئے۔

۷۸۶

۶۱۲۶۹	۶۱۲۸۳	۶۱۲۸۰	۶۱۲۷۶
۶۱۲۸۱	۶۱۲۷۵	۶۱۲۷۰	۶۱۸۲۸۲
۶۱۲۷۴	۶۱۲۷۸	۶۱۲۸۵	۶۱۲۷۱
۶۱۲۸۴	۶۱۲۷۲	۶۱۲۷۳	۶۱۲۷۹

طریقہ (۲۰) : اگر ماں باپ یہ چاہیں کہ ان کے بچے نظر بد سے محفوظ رہیں تو اس نقش کو اپنے بچوں کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ بچے اچھی بری نظر سے محفوظ رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲۱۰	۷۲۱۴	۷۲۱۷	۷۲۰۳
۷۲۱۶	۷۲۰۴	۲۲۰۹	۷۲۱۵
۷۲۰۵	۷۲۱۹	۷۲۱۲	۷۲۰۸
۷۲۱۳	۷۲۰۷	۷۲۰۶	۷۲۱۸

طریقہ (۲۱) : شادی کے بعد اگر دولہا دلہن کو نظر بد سے محفوظ رکھنے کی خواہش ہو اور نظرِ بد کا اندیشہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، یہی نقش نئے کاروبار، نئے آفس، نئی فیکٹری کی شروعات میں کالے کپڑے میں پیک کر کے لٹکا دینا چاہئے۔ نئے مکان میں رہائش کے وقت اگر اس نقش کو لکھ کر گھر کے کسی کمرے میں لٹکا دیں تو پورا گھر نظر بد سے محفوظ رہتا ہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۲۳	۲۳۲۶	۲۳۲۹	۲۳۱۵
۲۳۲۸	۲۳۱۶	۲۳۲۲	۲۳۲۷
۲۳۱۷	۲۳۳۱	۲۳۲۴	۲۳۲۱
۲۳۲۵	۲۳۲۰	۲۳۱۸	۲۳۳۰

طریقہ (۲۲) : یہ نقش ہر طرح کی نظر بد کو ختم کرنے کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو لکھ کر کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر مریض کے گلے میں ڈالیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۱۷۳	۱۱۷۶	۱۱۷۹	۱۱۶۶
۱۱۷۸	۱۱۶۷	۱۱۷۲	۱۱۷۷
۱۱۶۸	۱۱۸۱	۱۱۷۴	۱۱۷۱
۱۱۷۵	۱۱۷۰	۱۱۶۹	۱۱۸۰

طریقہ (۲۳) : نظر بد کو ختم کرنے کے لئے یہ عمل نہایت آسان بھی ہے اور بے حد موثر بھی، ایک مٹی کا بڑا سا پیالہ لے کر دونوں پیروں کی ایڑیاں اس میں رکھ دیں اور اس میں پانی بھر دیں، اس کے بعد عامل درج ذیل عمل ۴۱ مرتبہ پڑھے اور مریض سے یہ تاکید کر دیں کہ میں جیسے ہی تم پر دم کروں اسی وقت تم پیروں پر زور دے کر پیالے کو توڑ دینا، انشاءاللہ اسی وقت نظر بد ختم ہو جائے گی۔
عمل یہ ہے: بسم اللّٰہ یاشافی شفا دے نظر بد ہٹا دے بحق بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

طریقہ (۲۴) : اگر کوئی شخص نظر بد کا شکار ہو اور کسی بھی عمل سے نظر کٹ نہیں رہی ہو تو مریض کے پہنے ہوئے کپڑے پر اس نقش کو لکھ کر پھر اس کپڑے کو کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیں اور ۷ دن تک روزانہ عصر کے بعد اس نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر مریض کو پلائیں، انشاءاللہ نظر کٹ جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

الحق	۷۸۶	قولہ
ح ح ح		ح ح ح
ب ب ب		ب ب ب
	اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم	
الملک		ولہ

طریقہ (۲۵) : نظر بد سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں اور اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ۳ دن تک دن میں ۲ مرتبہ صبح شام مریض کو پلائیں، انشاءاللہ نظر بد سے نجات مل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الوکیل	ونعم	اللہ	حسبنا
مغنی	محیط	سابق	عزیز
عالم	ملک	واحد	مانع
باقی	معبود	ممیت	محیی

☆☆☆

قسط نمبر:۱۵

عکسِ سلیمانی

حسن الھاشمی

برائے استخارہ

عشاء کے بعد دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور اپنے مقصد کو اپنے ذہن میں رکھیں، اس کے بعد اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں رہنمائی ہوگی۔ اکثر خواب میں پہلی ہی شب میں رہنمائی مل جاتی ہے، لیکن پہلی رات میں رہنمائی حاصل نہ ہونے پر لگاتار ۳ر راتوں تک یہ عمل کریں، انشاء اللہ تیسری رات میں رہنمائی یقینی طور پر حاصل ہو جاتی ہے۔ اس عمل کے لئے بستر پاک صاف ہونا چاہئے اور عامل کو باوضو ہو کر سونا چاہئے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٨	١١	٨٨٣	١
٨٨٢	٢	٧	١٢
٣	٨٨٥	٩	٦
١٠	٥	٤	٨٨٤

جان و مال کی حفاظت کے لئے

جو شخص آیت الکرسی کے اس نقش کو اس طرح لکھ کر اپنے گلے میں ڈالے گا یا اپنے دائیں بازو پر باندھے گا وہ ہر طرح کی آفت و مصیبت سے محفوظ رہے گا۔ اگر اس نقش کو لکھ کر گھر میں لٹکا دیں تو گھر چور چکاری سے اور اثرات بد سے اور دوسری ارضی اور سماوی آفات سے محفوظ رہے گا۔ یہ نقش اگر کسی گاڑی میں رکھ دیا جائے تو گاڑی حادثوں سے اور ایکسیڈنٹ سے محفوظ رہے اور سفر خیر و عافیت کے ساتھ تمام ہو۔ اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے استعمال میں لانا چاہئے۔ یہ نقش نہایت موثر ثابت ہوتا ہے اور اس نقش کے اور بھی بے شمار فوائد ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

٣ ٥١٦	٣ ٥١٩	٣ ٥٢٢	٣ ٥٠٩
٣ ٥٢١	٣ ٥١٠	٣ ٥١٥	٣ ٥٢٠
٣ ٥١١	٣ ٥٢٤	٣ ٥١٧	٣ ٥١٤
٣ ٥١٨	٣ ٥١٣	٣ ٥١٢	٣ ٥٢٣

سحر مدفونہ کو نکالنے کے لئے

اگر کسی گھر میں سحر کا پتلا وغیرہ دبایا گیا ہو تو اس جگہ کو معلوم کرنے کے لئے عشاء کی نماز کے بعد گیارہ مرتبہ سورۂ کوثر کی تلاوت کریں، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں اور اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ کر سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں الہام ہوگا اور اُس جگہ کی نشاندہی ہوگی جہاں جادو دفن ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۵۷۴	۹۵۷۷	۹۵۸۱	۹۵۶۷
۹۵۸۰	۹۵۶۸	۹۵۷۳	۹۵۷۸
۹۵۶۹	۹۵۸۳	۹۵۷۵	۹۵۷۲
۹۵۷۶	۹۵۷۱	۹۵۷۰	۹۵۸۲

آسیب سے نجات کا آسان طریقہ

سورۂ ناس کو سات مرتبہ پڑھ کر سرسوں کے تیل پر دم کردیں، پھر اس تیل میں دونوں ہاتھ کی شہادت کی انگلیاں اس تیل میں تر کر کے مریض کے دونوں کانوں میں داخل کریں اور ایک منٹ تک انگلیاں اندر ہی رکھیں، اس کے بعد ہاتھ پیروں کے بیسوں ناخنوں پر یہ تیل لگادیں، بھنوؤں پر بھی لگادیں اور پیشانی پر بھی یہ تیل لگادیں، ناک کے دونوں سوراخوں میں بھی تیل لگادیں اور ذیل کا نقش مریض کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیب سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۲۵	۱۲۲۸	۱۲۳۱	۱۲۱۷
۱۲۳۰	۱۲۱۸	۱۲۲۴	۱۲۲۹
۱۲۱۹	۱۲۳۳	۱۲۲۶	۱۲۲۳
۱۲۲۷	۱۲۲۲	۱۲۲۰	۱۲۳۲

اس عمل کے بعد یہ نقش گلاب و زعفران سے گیارہ عدد لکھ لیں اور گیارہ دن تک روزانہ ایک نقش عصر کے بعد مریض کو پلادیں اور اس نقش کو ایک گھنٹے پہلے پانی میں گھول دیا کریں۔

۱۸۶
بحق باللہ العلی العظیم
۱۱ ۱۱ ھ
آسیب ومسان دفع شود

حمل قرار پانے کے لئے

جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو تو اس کے گلے میں یہ کلمات لکھ کر ڈال دیں، ان کلمات کو لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے اُس دن ڈالیں جب عورت نے ایام حیض سے فارغ ہو کر سر دھویا ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ھوھوھوھوھوھواللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ حی حی حی حی حی حی قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد وعلیٰ آلہ واصحابہٖ اجمعین۔

برائے حفاظتِ حمل

اگر کسی عورت کے حمل ٹھہرنے کے بعد حمل اس نقش کو سرخ پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور جب نواں مہینہ لگ جائے تو اس نقش کو اتروادیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

حفاظت حمل کا دوسرا نقش

اور اس نقش کو حاملہ کی پشت پر باندھ دیں، اس کو بھی نواں مہینہ لگتے ہی اتروادیں، یہ نقش خاکی چال سے لکھا جائے گا۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۸۱	۲۷۴
۲۷۵	۲۷۷	۲۷۹
۲۸۰	۲۷۳	۲۷۸

برائے الفت ومحبت

مندرجہ ذیل نقش کو گلاب وزعفران سے دوعدد لکھیں، ایک نقش کو پانی میں پکالیں اور پانی میں پکاتے وقت پانی میں تھوڑی سی شکر ڈال لیں، پھر اس پانی میں آٹا گوندھ کر اس سے ایک روٹی بنالیں اور یہ روٹی کتے کو کھلا دیں۔

دوسرا نقش آٹے میں گولا بنا کر اس کو کسی دریا، نہر یا کسی تالاب میں ڈال دیں۔ اگر لڑکی کی محبت حاصل کرنی ہو تو روٹی کتیا کو کھلائیں اور اگر مرد کی محبت حاصل کرنی ہو تو روٹی کتے کو کھلائیں۔ اس نقش کو جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اگر نوچندی جمعہ کو لکھیں یا عروج ماہ میں جمعہ کو لکھیں تو افضل ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱	۱۱	۱۶	۶
۴	۱۸	۹	۳
۱۰	۰	۷	۱۷
۱۹	ع	۴	۹

لا اع بہ ع لاع قسم حامل

الحب فلاں ابن فلاں علی حب فلاں ابن فلاں

فلاں ابن فلاں کی جگہ طالب ومطلوب کا نام مع والدہ لکھیں۔

محبت میں بے قرار کرنے کے لئے

اس نقش کو محبت میں بے قرار کرنے کے لئے بکری کے شانہ پر لکھیں اور اس کو آگ میں ڈال دیں، مطلوب بے قرار ہوگا اور ملاقات کے لئے بے تاب رہے گا۔ اگر مرد کو بے قرار کرنا ہو تو بکرے کے شانہ پر لکھیں۔ اس نقش کو جمعہ کے دن ساعت زہرہ میں لکھیں، نقش کو بعینہٖ اسی طرح لکھیں۔

۷۸۶

۲	۷	۶
۹	۵	۱
ع	۳	۸

میاں بیوی کی محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں بات بات پر جھگڑا ہوتا ہو اور دونوں کے درمیان محبت کی کمی ہو تو یہ نقش لکھ کر گلے میں ڈال دیں۔ اگر شوہر ناراض رہتا ہو تو نقش بیوی کے گلے میں ڈالیں اور اگر بیوی ناراض رہتی ہو تو نقش شوہر کے گلے میں ڈالیں۔ انشاء اللہ دونوں کے درمیان محبت قائم ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۰۲	۶۰۱۶	۶۰۱۳	۶۰۰۹
۶۰۱۴	۶۰۰۸	۶۰۰۳	۶۰۱۵
۶۰۰۷	۶۰۱۱	۶۰۱۸	۶۰۰۴
۶۰۱۷	۶۰۰۵	۶۰۰۶	۶۰۱۲

الحب فلاں ابن فلاں علیٰ حب فلاں ابن فلاں

برائے تسخیر خلائق

قطب رو کھڑے ہو کر اپنا دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر سفید رنگ کی موٹھ کے گیارہ دانوں پر، ایک دانے پر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھیں وَبِالْحَقِّ اَنْزَلْنٰهُ وَبِالْحَقِّ نَزَلَ ان دانوں کو مٹی کی چھوٹی ہانڈی یا مٹی کی کلیا میں رکھ کر اپنے مکان میں دبا دے اور اس کے بعد سوا لاکھ مرتبہ اس آیت کو پڑھ کر اس کا ثواب سرکار دو عالم ﷺ کو اور اہل بیت کو پہنچا دے، انشاء اللہ لوگوں کا ہجوم رہے گا، دولت بھی خوب آئے گی لیکن واضح رہے کہ اللہ کی مخلوق کی خدمت میں کبھی کوتاہی نہ کرے اور ہمیشہ غریبوں کی دل کھول کر مدد کرتا رہے تاکہ تمام عمر اس عمل کی برکتوں سے مستفیض ہو۔

تسخیر خلائق کا ایک اور عمل

ایک شخص نہایت فاضل نام اس کا سلیمان تھا، لیکن بہت گمنامی کی زندگی گذار رہا تھا، لوگ اس سے معاملات کرتے ہوئے کتراتے تھے اور اس کو عزت نہیں دیتے تھے۔ اس نے ابن عربیؒ سے اس کی شکایت کی اور کوئی روحانی مدد مانگی۔ اللہ نے اس کو یہ نقش دیا اور اس سے کہا کہ اس کو اپنی ٹوپی میں رکھ لو یا اس کو اپنے دائیں بازو پر باندھ لو۔ اس کے بعد سلیمان کی اس قدر پذیرائی ہوئی کہ وہ خود حیرت میں پڑ گیا۔ جب وہ گھر سے نکلتا تو لوگوں کا ایک ہجوم اس کے آگے پیچھے ہوتا تھا۔ اس کے بعد وقت کے سلطان اور بادشاہ بھی اس کی عزت و تکریم کرنے پر مجبور ہوتے تھے۔ اس کے گھر میں لوگوں کا تانتا بندھ گیا اور افسران اس سے ڈرنے لگے کہ کہیں یہ ہماری سلطنت نہ چھین لے۔

ماہرین عملیات نے فرمایا ہے کہ اس نقش کو شرف زہرہ کے اوقات میں لکھیں یا نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھیں یا پھر عروج ماہ

میں جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں تو اس کی برکتیں جلد ظاہر ہوں گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

اللہ اللہ اللہ

۱۰۰۵	۱۰۱۰	۱۰۰۳
۱۰۰۴	۱۰۰۶	۱۰۰۸
۱۰۰۹	۱۰۰۲	۱۰۰۷

اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ

اللہ اللہ اللہ

قضاءِ حاجت کے لئے

اسم ذات الٰہی ہر قسم کی حاجت روائی میں اکسیر کی حیثیت رکھتا ہے، اس اسم الٰہی کو روزانہ چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ مرتبہ لگاتار ۶۶ دن تک پڑھیں اور روزانہ اس اسم الٰہی کے چھیاسٹھ نقش لکھ کر آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالیں، انشاء اللہ حاجت کیسی بھی ہوگی بشرطیکہ جائز ہو، انشاء اللہ ۶۶ دن میں پوری ہوجائے گی۔
اسم الٰہی کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳	۱۸	۲۵
۲۴	۲۲	۲۰
۱۹	۲۶	۲۱

دورانِ عمل اپنی خواہش اور حاجت کو اپنے ذہن میں رکھیں، عمل ہمیشہ باوضو کریں اور نقش بھی روزانہ باوضو لکھیں۔

آگ بجھانے کے لئے

اگر کسی جگہ آگ لگ جائے تو مٹی کے کورے ٹھیکرے پر اصحاب کہف کے نام اس طرح لکھ کر اُس ٹھیکرے کو آگ میں ڈال دیں، انشاء اللہ چند ہی منٹ میں آگ بجھ جائے گی اور اگر ان میں اس کو اسی طرح لکھ کر اُس دریا میں پھینک دیں جہاں طوفان آرہا ہے تو چند ہی منٹ میں طوفان تھم جائے گا۔ اصحاب کہف کے نام یہ ہیں:

الٰھی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر و علی اللّٰه قصد السبیل و منھا جائر ولو شاء لھدٰکم اجمعین. برحمتك یا ارحم الراحمین۔

حفاظت مکان کے لئے

اگر کسی مکان میں پتھر آتے ہوں یا بار بار آگ لگتی ہو یا خون کی چھینٹیں آتی ہوں یا بال یا گوشت آتا ہو یا اور کسی طرح جنات پریشان کرتے ہوں یا کوئی جادو وغیرہ کے ذریعہ دکھ پہنچاتا ہو تو ان سب چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے یہ نقش کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر لٹکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں پکا کر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں اور در و دیوار پر لٹکا دیں اور مندرجہ ذیل نقش کو پانی میں پکا کر اس پانی کو گھر کے تمام کونوں اور دیواروں پر چھڑک دیں۔ انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا اور جادو اور جنات کی کاروائیوں سے پوری طرح حفاظت ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

مستجاب الدعوات بننے کے لئے

اکابرین سے منقول ہے کہ اگر کوئی صاحب ایمان یہ چاہتا ہو کہ اس کی ہر جائز دعا قبول ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ ۴۰ روز تک روزانہ ۲۱ مرتبہ سورۂ یٰسین اور ۲۷ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس دوران اپنی زبان کی بطور خاص حفاظت کرے۔ جھوٹ، غیبت، لعن طعن وغیرہ سے پرہیز رکھے اور رزقِ حلال کا اہتمام کرے۔ انشاء اللہ اس کے بعد اپنے لئے یا دوسروں کے لئے جو دعا کرے گا قبول ہوگی۔

بواسیر کے چھلّے اور بلڈ پریشر کا عمل

چاندی یا کسی بھی طرح کی دھات کے چھلے تیار کرنے کا طریقہ۔ یہ چھلے بواسیر سے نجات کے لئے اور بلڈ پریشر کو کنٹرول میں رکھنے کے لئے باذن اللہ موثر ثابت ہوتے ہیں، ان کو تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ۱۴ شعبان کو گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد ۱۴ مرتبہ سورۂ یٰسین، پانچ مرتبہ سورۂ رحمٰن، سات مرتبہ سورہ مزمل، ۷ مرتبہ سورہ فاتحہ اور اخیر میں پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر دیں، پھر اس پانی میں چھلے ڈال دیں، ایک گھنٹے تک چھلے پانی میں پڑے رہنے دیں۔ اس کے بعد انہیں نکال کر رکھ لیں اور مریض کو دیتے وقت یہ ہدایت کر دیں کہ ۳ مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد وہ اپنے دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہن لے۔ اگر ضرورت مند غیر مسلم ہو تو اس کو ہدایت کریں، وہ ۳ مرتبہ ''یا کافی یا شافی'' پڑھ کر چھلّے کو انگلی میں ڈالے۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے،ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے،ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا،اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے،اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے،دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

بنگلہ والی مسجد کی کہانی

اپنوں کی زبانی

ازقلم: (چودھری) امانت اللہ
رکن مجلس عاملہ مدرسہ کاشف العلوم (بنگلہ والی مسجد)

تبلیغی مرکز حضرت نظام الدین دہلی

کچھ حقائق، کچھ واقعات

ہم سے پوچھ کوئی افسانۂ گل
ہم نے جھیلے ہیں خزاں کے صدمے

حامداً ومصلیاً ومسلِمًا۔

بنگلہ والی مسجد بستی حضرت نظام الدینؒ دہلی میں واقع تبلیغی مرکز جو درحقیقت دارالاسلام کا جیتا جاگتا نمونہ بنا تھا جس دعوت وتبلیغ کے بے مثال نظام نے دنیا کے کونے کونے میں بسنے والی امت کے ہر طبقے میں اپنے مثبت اثرات قائم کئے تھے اور جس کے ذریعہ امت کا درد رکھنے والے دلوں میں ایک امید جاگی تھی کہ اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا زمانہ قریب آچکا ہے۔ بے نفسی، خداترسی، ایثار وہمدردی اور اعلاء کلمۃ اللہ کی لگن کے اس ماحول میں جس کسی نے بھی کبھی تھوڑا وقت گزرا ہوگا اس کے وہم وگمان میں بھی کبھی یہ خیال تک نہ آیا ہوگا کہ یہاں کبھی ایسا وقت بھی آسکتا ہے جہاں روز روز کے جھگڑے، بدگمانیاں، مارپیٹ اور کھلی داداگیری کا ایسا سلسلہ قائم ہوگا کہ اس کے وہ مخلص کارکن اور اکابرین جنہوں نے پوری زندگی اس کام کے لئے وقف کردی تھی، وہ اس مرکز کو ''الوداع'' کہنے پر مجبور ہوں گے۔

جو لوگ یہاں کے حالات سے کچھ واقفیت رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ نے (اللہ تعالیٰ ان کے درجات کو بلند تر فرمائے) اپنے وصال سے قبل خلفائے راشدین کے اسوۂ حسنہ کو اپناتے ہوئے اپنے صاحبزادے مولانا زبیر الحسن صاحب کو امیر بنانے کے بجائے ایک عالمی شوریٰ قائم فرمائی جس میں تینوں ملکوں کے دس ذمہ دار شامل تھے، کام وسعت اور اس میں شامل ہونے والے اکثر ملکوں میں رہنے والے مختلف طبقوں اور مختلف مزاج اور مختلف مسلکوں کے افراد کے پیش نظر یہی مناسب سمجھا گیا کہ اس عظیم ذمہ داری سے عہدہ برآں ہونے کے لئے آزمودہ حضرات کی ایک جماعت کا ہونا بہت ضروری ہے جو باہمی مشاورت سے کام کی نگرانی اور رہنمائی کرے، حالانکہ مولانا زبیر الحسن صاحبؒ جید حافظ، مستند عالم، حضرت شیخ مولانا زکریا صاحبؒ کے مجاز اور اپنے والد صاحبؒ سے اجازت پانے کے ساتھ ساتھ دعوت وتبلیغ کے ہر پہلو سے خوب واقف تھے، کیوں کہ تقریباً ۳۵ سال تک مسلسل سفر وحضر میں اپنے والد صاحب کے شریک کار رہے تھے۔ جون ۱۹۹۵ء میں حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے انتقال کے بعد اس عالمی شوریٰ نے مرکز نظام الدین کے لئے پانچ افراد (مولانا اظہار الحسن صاحبؒ، مولانا محمد عمر صاحبؒ پالنپوری، میاں جی محراب صاحب، مولانا زبیر الحسن صاحبؒ اور صاحبزادہ محمد سعد سلمہ) پر مشتمل ایک شوریٰ قائم کی جس کا ہر رکن باری باری فیصل بنتا رہا، اس فیصلہ پر مولانا زبیر الحسنؒ کے حامیوں نے اپنا شدید ردعمل بھی ظاہر کیا، لیکن مولانا موصوف نے امیر نہ بنائے جانے پر نہ کوئی شکایت کی نہ کسی ناراضگی کا اظہار کیا، بڑوں نے مشورہ جو نظام طے کردیا اسی کے مطابق وہ اپنی ذمہ داریاں نبھاتے رہے، یہ بات قابل غور ہے کہ اس پانچ رکنی شوریٰ میں صاحبزادہ محمد سعد سلمہ (عمر تقریباً تیس سال) کو بھی شامل کرلیا گیا جب کہ انہوں نے نہ کوئی باقاعدہ علمی سند حاصل کی، نہ کسی بزرگ سے اصلاحی تعلق قائم کیا، نہ کبھی جماعت میں وقت لگایا، نہ ذمہ دار بننے کے بعد جماعت میں وقت لگانا ضروری سمجھا جب کہ یہ مسلم امر ہے کہ اس کام کی معرفت اللہ کے راستے میں نکل کر اصولوں کے مطابق وقت لگائے بغیر حاصل نہیں ہوتی، اس کے باوجود شوریٰ میں شامل ہونے کے بعد انہوں نے اس بات کا مطالبہ شروع کردیا کہ اجتماعات اور دوسرے اہم موقعوں پر دعا کرانے اور مجمع سے مصافحہ کا ان کو بھی موقع دیا جائے۔

حالانکہ یہ مطالبہ کام کے مزاج سے قطعاً میل نہیں کھاتا تھا کیوں کہ

یہاں تو ایثار اور کسر نفسی کی تعلیم دی جاتی ہے اور دعا تو بذات خود ایک ایسا عمل جس میں مانگنے والے کے اندر عجز وانکساری کا غلبہ ہونا ایک ضروری امر ہے مگر ذمہ داروں کے سامنے نہ جانے کونسی مجبوریاں، مصلحتیں تھیں جس کی بنا پر یہ خطرناک مطالبہ مان لیا گیا اور دعا مصافحہ کے عمل کو مولانا زبیر الحسن اور صاحبزادے سلمہ کے درمیان نصف بانٹ دیا گیا، آگے چل کر یہی مسئلہ آپسی رقابت کی بنیاد بنا۔

اگست ۱۹۹۶ء میں مولانا اظہار الحسن صاحب کا انتقال ہو گیا وہ سب کے بڑے بھی تھے اور پانچ رکنی شوریٰ کے اہم ترین رکن، مسجد کے امام، مدرسہ کے شیخ الحدیث اور مرکز کے ناظم تھے، ان کے انتقال پر صاحبزادہ سلمہ کو مرکز کا ناظم بنایا گیا تو انہوں نے جملہ امور کو اپنے ہاتھ میں لینے کے ساتھ ساتھ مرکز کا خزانہ بھی اپنے ساتھ لے لیا جب کہ اس سے پہلے خزانچی ناظم کے علاوہ دوسرے ہوا کرتے تھے، غضب در غضب یہ ہوا کہ مرکز سے متعلق آمد ورفت کا باقاعدہ حساب بھی نہیں بنتا، یہاں تک مجلس عاملہ کے سامنے بھی اس کی تفصیلات نہیں آتیں۔

اس کے بعد صاحبزادہ سلمہ نے یہ کہہ کر ان کو مولانا یوسف صاحبؒ کی کتابیں دیکھنی ہیں حضرت کے قدیم حجرہ کی ایک چابی لے لی، کیوں کہ یہ کمرہ اکثر بند رہتا تھا، صرف صبح کو مشورہ کے لئے کھلتا تھا، اس حجرہ کی دوچھتی میں حضرت مولانا یوسفؒ کا کتب خانہ تھا پھر آہستہ آہستہ وہاں نشست وبرخاست شروع کردی اور آخر میں اس کو اپنے قبضہ میں لے لیا، حالانکہ ان کو ایک کمرہ نئی بلڈنگ میں پہلے سے ملا ہوا تھا، یہی وہ حجرہ ہے جس کو حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی حیات میں بنگلہ والی مسجد کی توسیع کے وقت مسجد میں شامل کرنے کا فیصلہ ہوا تھا لیکن صاحبزادہ سلمہ نے کچھ میواتیوں اور کچھ بستی نظام الدین کے نوجوانوں کے ذریعہ مرکز میں ہنگامہ کرا کے اس فیصلہ کو ملتوی کر دیا تھا۔

کچھ عرصہ کے بعد مرکز کے حضرات کے رہائشی مکان کے اس حصہ پر جو مسجد اور مذکورہ بالا حجرہ سے ملحق ہے اور جس میں مولانا زبیر الحسن صاحبؒ اور ان کے اہل وعیال ایک لمبے عرصہ سے رہتے تھے، جب کہ صاحبزادہ سلمہ اور ان کے اہل وعیال اسی مکان کے شمالی حصہ میں رہتے تھے، صاحبزادہ سلمہ نے اپنا دعویٰ ٹھوک دیا کہ وہ حصہ ان کو ملنا چاہئے اور اس قضیہ کو پڑوس کے ذمہ داروں کے سامنے لایا گیا، ان حضرات نے اس معاملے کو خاندان کے بڑوں کے حوالے کر دیا اور نتیجتاً بغیر کسی جواز کے مولانا زبیر الحسن صاحب کو وہ حصہ خالی کرنا پڑا۔

حضرت جی علیہ الرحمہ کے جون ۱۹۹۵ء میں ہوئے وصال کے چودہ (۱۴) ماہ بعد حضرت مولانا اظہار الحسن صاحبؒ (اگست ۱۹۹۶ء) اور ان کے نو (۹) ماہ بعد حضرت مولانا محمد عمر صاحب پالن پوریؒ (مئی ۱۹۹۷ء) اور ان کے سوا سال کے بعد میاں جی محراب صاحبؒ (اگست ۱۹۹۸ء) اس دار فانی سے رخصت ہوگئے، یہ تینوں حضرات اپنے اپنے دائرہ میں منفرد حیثیت کے حامل تھے اور دعوت تبلیغ کے کام کے تعلق سے اپنی اپنی ذمہ داریوں کو آخری سانس تک نبھاتے رہے (اللہ تعالیٰ ساری امت کی طرف سے ان حضرات کو اپنی شایان شان جزاء خیر عطا فرمائے آمین) غور طلب بات یہ ہے کہ مرکز کی پانچ رکنی شوریٰ تین سال کے بعد مختصر عرصہ میں ہی دو رکنی ہو کر رہ گئی لیکن اس کی خالی جگہوں کو پر نہیں کیا گیا بلکہ مولانا زبیر الحسن صاحب کی توجہ دلانے پر صاحبزادہ سلمہ نے فرمایا کہ مجمع تمہاری اور میری وجہ سے آتا ہے کیا ضرورت ہے کسی کو بلاوجہ اہمیت دینے کی، اس پر مولانا زبیر الحسنؒ نے خاموشی اختیار کر لی کیوں کہ اس عرصہ میں بہت سی ایسی باتیں ہوئی تھیں (جن میں سے بعض کا ذکر اوپر آچکا ہے) جن کی وجہ سے وہ کوئی ٹکراؤ نہیں چاہتے تھے تاکہ یہ عالی کام کسی انتشار کا شکار نہ ہو جائے۔

شوریٰ کی تکمیل نہ ہونے کے عمل سے ایک نقصان یہ بھی ہوا کہ مرکز میں مقیم صف اول کے ذمہ داروں کو یہ پیغام دیا گیا کہ اس عالی کام کے اصل وارث خاندان کاندھلہ کے اصل افراد ہی ہیں، باقی افراد کی حیثیت صرف معاونین کی ہی ہے اس لئے وہ اپنی حد سے تجاوز نہ کریں ساتھ ہی صاحبزادہ سلمہ نے مرکز کے معاملات پر اپنی گرفت مضبوط سے مضبوط کرنے کے لئے کچھ نہایت نامناسب حربے استعمال کرنا شروع کئے مثلاً۔

(الف) موصوف نے اٹھتے بیٹھتے یہ کہنا شروع کر دیا کہ پچھلے تیس سال میں (یعنی حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے دور میں) دعوت کو بالکل نظر انداز کر دیا گیا اور یہ مرکز ایک خانقاہ بن کر رہ گیا بعض خیر خواہوں نے موصوف کو سمجھانے کی کوشش بھی کی اپنے پہلوں کے کام میں نقص نکالنا سیاسی لوگوں کا طریقہ ہے اور دین داروں

طریقہ اپنے سے پہلوں کی کوششوں کا سراہنا اور ان کا احسان مند ہونا ہے لیکن موصوف نے یہ باتیں ان سنی کر دیں۔

(ب) جہاں اکرام مسلم کا سبق دیا جاتا تھا اب وہاں چھوٹی چھوٹی باتوں کو اپنے سے بڑی عمر اور بڑے مرتبے والوں کو بھی برسر عام موصوف کی ڈانٹ پھٹکار کو سننا روز کا معمول بن گیا۔

(ج) اپنی ہاں میں ہاں ملانے والوں کو ذمہ داریاں سونپنا، مشورہ میں شامل کرنا، بیانات اور سفر کا موقع دینا اس کے برخلاف ان کی ایجاد کردہ باتوں سے اختلاف کرنے والوں کو نظر انداز ہی نہیں بلکہ ذلیل کرنا انہوں نے برملا اختیار کر لیا، جس پر انگلی اٹھانے کی نوبت نہیں آئی۔

اسی طرح میدان ہموار کر لینے کے بعد اصل کام اصلاح اور تجدید کا نماز سے شروع کیا گیا، حالانکہ اسی مسجد اور اس کے مصلے پر ان کے پردادا، دادا، والد نیز نانا نے جس طرح نماز پڑھی اور پڑھائی تھی اس میں نمایاں تبدیلی یہ کی گئی کہ قومہ اور جلسہ میں وہ مسنون دعا پڑھنے لگے جو حنفیہ کے نزدیک فرضوں میں نہیں، بلکہ نفلوں میں پڑھی جاتی ہے اس تبدیلی سے پوری جماعت متاثر ہوتی رہی، لیکن کسی نے اُف تک نہیں کیا، ایک صاحب نے جب اس کی وجہ دریافت کی تو جواب ملا کہ میں محمدی ہوں، سنت کو اختیار کرتا ہوں۔

اس کے بعد دعوت وتبلیغ کے کام کا پورا نقشہ ہی بدل دیا گیا۔ ''دعوت تعلیم استقبال'' کے ذریعہ مقامی محنت سکڑ کر اس پر آ گئی کہ مسجد کے اطراف میں جو فارغ لوگ ملیں انہیں گھیر کر مسجد میں لانا اور انہیں دعوت تعلیم میں بٹھانا اس ایک عمل کو مسجد کی آبادی کا ذریعہ بتایا گیا جس کی وجہ سے نہ صرف کام کرنے والوں میں ذاتی معمولات کا اہتمام ختم ہو گیا بلکہ ڈھائی گھنٹے والی ترتیب میں لوگوں کی سہولت کا خیال رکھتے ہوئے ان کے گھروں اور کام کرنے کی جگہوں پر جا کر جو دنیا و آخرت میں دین پر چلنے کے منافع اور نہ چلنے پر اس کے نقصان نیز اللہ کے راستے میں نکلنے کی ضرورت کو سمجھایا جاتا تھا وہ سب ختم ہو گیا۔

اسی طرح فضائل کی کتابوں کی تعلیم کی جگہ منتخب حدیث کو اہمیت دی جانے لگی جب کہ کسی شوریٰ نے کبھی اس کو جماعت کے طے شدہ نصاب میں شامل نہیں کیا، مزید یہ کہ اس کتاب کو حضرت مولانا یوسف کا انتخاب بتایا جاتا ہے بلکہ وہ قلمی مسودہ جو حضرت والا نے تیار کیا تھا آج تک کسی نے نہیں دیکھا کیوں کہ ایسا کوئی باقاعدہ انتخاب مولانا یوسف کا ہے ہی نہیں، نہ انہوں نے اس کا ذکر بھی کسی سے کیا، تبلیغی حلقے میں متعارف اور مشہور ہونے کا صاحبزادہ نے اس کو ایک ذریعہ بنایا اور خود کو اس کتاب کا مؤلف ظاہر کیا جب کہ ''منتخب حدیث'' کی تیاری پڑوسی ملکوں کے عالموں کی ایک جماعت نے کی اور اس ''خیر'' کے کام کو صاحبزادہ سلمہ نے اس رازداری کے ساتھ کرایا کہ وہاں کے ذمہ داروں کو بھی خبر نہ ہونے دی، اس لئے وہ حضرات آج تک اس کتاب کو جماعت کے تعلیمی نصاب میں شامل کرنے کو تیار نہیں ہیں، ہمارے اپنے علاقہ کے جو ذمہ دار اس کی حقیقت سے واقف ہیں ان علاقوں میں یہ کتاب جماعت کی تعلیم میں نہیں پڑھی جاتی۔

نیز جماعتوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ ہر چھوٹا بڑا اپنی بات کو چھ نمبر کے دائرے میں محدود رہ کر کرے، حالات حاضرہ، مسلکی اختلافات، فقہی مسائل، تقابل، تنقیص، تردید کی باتوں کو اپنے بیان میں نہ لائے۔ جن حضرات نے دینی تعلیم باقاعدہ حاصل نہیں وہ اپنے بیانوں میں قرآن وحدیث کی تشریح کرنے کے مجاز نہیں صرف مفہوم بیان کر دیں اور علماء حضرات بھی قرآن وحدیث کی تفسیر وتشریح کرتے وقت اسلاف کے ذریعہ کی گئی تفسیر وتشریح کے پابند رہیں، مگر صاحبزادہ سلمہ نے ان سنہرے اصولوں کو ہوا میں اڑا دیا اور ایسی باتیں کہی جانے لگیں جو بعض انبیاء کرام اور بعض صحابہ کرام کی شان میں گستاخی کے مترادف ہیں، ان سے سننے والوں نے جن میں اکثریت علم سے عاری لوگوں کی ہے، ان باتوں کو علاقوں میں کہنا شروع کیا تو مسجدوں کے ائمہ اور دوسرے اہل علم حضرات اس مشکل میں مبتلا ہو گئے کہ اگر غلط باتوں پر ٹوکیں تو تبلیغ کے مخالف کہلا کر ہر طرح کی طعن وتشنیع سنیں اور نہ ٹوکنے پر نہی عن المنکر کے گنہگار بنیں۔

اس سے بھی بڑی جسارت صاحبزادہ سلمہ نے بیعت کے تعلق سے کی، حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے انتقال کے بعد شوریٰ نے طے کیا کہ بنگلہ والی مسجد میں سردست بیعت موقوف رہے گی، شوریٰ کے اس فیصلہ میں صاحبزادہ سلمہ پیش پیش تھے کیوں کہ اس وقت مرکز میں صرف مولانا زبیر الحسن صاحب ہی کی ذات تھی جن سے لوگوں کے بیعت ہونے کا امکان تھا کیوں کہ وہ حضرت شیخ اور حضرت جی رحمہم اللہ

کے مجاز تھے اوران کے یہاں روزانہ ذکر کا حلقہ بھی ہوتا تھا اس زمانہ میں صاحبزادہ سلمہ کام کرنے والوں کا کسی شیخ سے بیعت ہونا غیر ضروری ہی نہیں بلکہ نقصان دہ بتاتے تھے لیکن جیسے ہی مولانا زبیر الحسن صاحبؒ کا انتقال ہوا صاحبزادہ سلمہ نے سفر کے دوران بیعت کرنا شروع کر دیا اور جب ان کے سمجھ میں یہ بات آگئی کہ صرف بیعت ہی کے ذریعہ لوگوں کو اپنی اطاعت کا پابند بنایا جاسکتا ہے تو موصوف نے مرکز میں اس دھڑلے سے روزانہ بعد مغرب لوگوں کو بیعت کرنا شروع کیا کہ ایک بھیڑ ان کے حجرے کے باہر جمع ہونے لگی کیوں کہ دن بھر کچھ لوگ اسی کام پر لگے رہتے ہیں کہ آنے والوں کو بیعت کے لئے تیار کریں، جب تک بیعت کا سلسلہ پورا ہوتا ہے، بنگلہ والی مسجد میں مختلف زبانوں کے حلقے ٹھنڈے رہتے ہیں، اس سلسلہ میں بھی موصوف نے اپنے نرالے اجتہاد کا اظہار کیا ہے وہ بیعت کرنے والوں سے یہ عہد لیتے ہیں۔

''بیعت کی میں نے مولانا الیاسؒ کے ہاتھ پر سعد کے واسطے''

غور کیجئے یہاں موصوف نے ان کے دادا حضرت مولانا یوسف صاحبؒ بھی یاد نہیں رہے جن کا اکثر حوالہ وہ اپنے بیانوں میں اس طرح دیتے ہیں جیسے حضرت والا کی باتیں انہوں نے خود سنی ہیں۔ علماء کرام کا کہنا ہے کہ جو کسی بزرگ کا اجازت یافتہ نہ ہو اس کو ان بزرگ کا نام لے کر بیعت کرانا سلوک کی لائن سے بہت بڑی خیانت ہے اور یہ سب کو معلوم ہے کہ موصوف کو نہ بڑے حضرت کا زمانہ ملا نہ بڑے حضرتؒ کے کسی خلیفہ سے بیعت واجازت حاصل ہوئی۔

جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دعا اور مصافحہ میں باہمی شراکت کا سلسلہ صاحبزادہ سلمہ نے مطالبہ پر جاری ہوا تھا جو برابر کشمکش کا ذریعہ بنا رہا ہے، مارچ ۲۰۱۴ء میں مولانا زبیر الحسنؒ کے انتقال کے بعد مرحوم کے حامیوں کا مطالبہ تھا کہ ان کی جگہ ان کے بیٹے مولانا زہیر الحسن صاحب کو دعا اور مصافحہ میں پرانے دستور کے مطابق شریک کیا جائے لیکن صاحبزادہ سلمہ کو یہ بات منظور نہیں تھی اس لئے دعا اور مصافحہ پر ہلکی پھلکی کشمکش چلتی رہی، اس کا بھرپور مظاہرہ دسمبر ۲۰۱۴ء کے بھوپال کے اجتماع کے اختتام پر ہوا، جب مولانا زہیر الحسن صاحب کے ساتھیوں نے ان کو مصافحہ کے لئے لاکر اسٹیج پر بٹھا دیا تو صاحبزادہ سلمہ ناراض ہوکر اسٹیج چھوڑ کر چلے گئے اور اپنے حمایتیوں کو کچھ ایسی ہدایت دیں کہ پورے میوات میں ہلچل مچ گئی، ایک درجن سے زیادہ مقامات پر برادری کی پنچایتیں ہوئیں جن میں ہزاروں لوگ جمع ہوئے علاقے کے علماء اور چودھریوں کے جوشیلے بیانات ہوئے مثلاً۔

ہمارے امیر مولانا محمد سعد ہیں اور ان کے بعد بھی ہمارا امیر ان کی اولاد میں سے ہوگا چاہے نابالغ بچہ ہی کیوں نہ ہو ہم کسی دوسرے کو امیر نہیں مانیں گے، مرکز کی ذمہ داری ہم میوات والے سنبھالیں گے دوسرے علاقے اور دوسرے ملک والوں کو نہیں سنبھالنے دیں گے، مجمع کو کئی ذمہ داروں نے بتایا۔'' کہ مولوی سعد صاحب نے ان سے کہا کہ رمضان سے اب تک جتنی تکلیف پہنچائی ہے میں بتا نہیں سکتا صرف میرا مرنا باقی ہے۔'' تکلیف پہنچانے والے تمہاری قوم کے لوگ ہیں تم اپنوں کو اپنی زبان میں اچھی طرح سمجھا سکتے ہو۔'' مولوی سعد صاحب کا اشارہ ایک تو اپنے اس خادم کی طرف تھا جس نے کئی سال پہلے ان کی خدمت میں رہنے سے صاف انکار کر دیا تھا لیکن پھر بھی مرکز میں رہ رہا تھا اور مولانا کے دسترخوان پر کھانا کھاتا تھا اور روزانہ مشورہ میں شامل ہوتا تھا اور مولانا اس کے خلاف کچھ نہیں کر پا رہے تھے، دوسرے صاحب پہلے حضرت جیؒ کی خدمت میں رہے پھر مولانا زبیر الحسن صاحب کی خدمت میں رہے اور اب مولانا زہیر الحسن صاحب کے ساتھ تھے، بھوپال کے اجتماع کے ختم پر مولانا زہیر الحسن صاحب کو مصافحہ کے لئے انہوں نے ہی اسٹیج پر بٹھایا تھا، یہ دونوں حضرات مولوی ہیں اور میوات کے رہنے والے ہیں۔

مذکورہ بالا پنچایتوں میں تجویز پاس ہوئی کہ ان دونوں کو فوراً مرکز چھوڑ دینا چاہئے ورنہ قوم ان کو گھسیٹ کر مرکز سے لے آئے گی اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی۔ ان پنچایتوں کے اختتام پر میواتیوں کا ایک بڑا مجمع مذکورہ بالا تجویز پر عمل درآمد کے لئے مرکز پہنچ گیا لیکن ان پنچایتوں میں کھلے عام ہوئی جوشیلی تقریروں اور جارحانہ تجویزوں نے ہریانہ پولیس کو چوکنا کر دیا تھا اس لئے اس نے مرکز کے چاروں طرف اپنی فورس کو تعینات کر دیا جس کو دیکھ کر آنے والوں کے کچھ ہوش مند ذمہ دار بغیر کسی واردات کے اپنے مجمع کو واپس لے گئے، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دن مرکز ایک برے سانحہ سے محفوظ رہا۔

پھر ۱۸ راگست ۲۰۱۵ء کو مرکز کی بالائی منزل میں یوپی والوں کے

جوڑ کے اختتام پر لوگوں کو مولانا زہیر الحسن صاحب سے مصافحہ نہ کرنے دینے کے لئے صاحبزادہ سلمہ کے حمایتیوں نے خوب شور شرابہ اور دھکا مکی کی اس شرمناک واقعہ کا چرچا پورے شہر میں ہوا اور ۲۰ راگست جمعرات کو مرکز ہی میں دہلی کے ذمہ داروں کے درمیان خوب گرما گرمی بھی ہوئی، ۲۳ راگست بستی حضرت نظام الدین میں رہنے والے کچھ ساتھی جو کام سے تعلق رکھتے ہیں ان افسوسناک حالات پر اپنی تشویش کا اظہار کرنے اور اس کا حل نکالنے کی درخواست لے کر مرکز کے ذمہ داروں کے سامنے مشورہ کے وقت حاضر ہوئے، ایک صاحب نے جب اپنی بات شروع کی تو فوراً ڈانٹ پڑگئی۔ ''بغیر اجازت آگئے اور بلاوجہ مداخلت کرتے ہیں، چپ رہو، اس پر گرما گرم بحث ہونے لگی تو صاحبزادہ سلمہ نے فرمایا، ''میں امیر ہوں خدا کی قسم میں پوری امت کا امیر ہوں'' جواب میں کہا گیا آپ کو کس نے امیر بنایا ہے؟ اس پر خاموش رہے تو کہنے والے نے کہا۔ ''ہم آپ کو امیر نہیں مانتے'' تو تڑخ کر بولے'' تم سب جاؤ جہنم میں'' اس پر وہ لوگ اٹھ کر چلے گئے، جب حالات کے سدھرنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آیا تو ان میں سے کچھ لوگ پڑوس میں ہونے والے اجتماع میں پہنچ کر وہاں کے ذمہ داروں سے بگڑتے حالات کو سنبھالنے کا خواہاں ہوئے۔

تو نومبر ۲۰۱۵ء میں اجتماعات کے موقع پر جمع ہوئے مختلف ملک کے ذمہ داروں نے تمام حالات پر غور وغوض کرنے کے بعد طے کیا کہ حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی قائم کردہ شوریٰ کی تکمیل کی جائے (جس کے دس میں سے آٹھ اراکین کا انتقال ہو چکا ہے) اور اسی طرح مرکز نظام الدین کی پانچ رکنی شوریٰ کو پورا کیا جائے جس کے صرف ایک رکن باقی ہیں، صاحبزادہ سلمہ نے دونوں تجویزوں کو ماننے سے انکار کردیا، مرکز نظام الدین کی شوریٰ کے بارے میں کہا کہ وہاں شوریٰ موجود ہے، جب ان سے شوریٰ کی تفصیل معلوم کی گئی تو فرمانے لگے کہ اب جا کر بنالیں گے اسی مجلس میں جب ان سے معلوم کیا گیا کہ انہوں نے پوری امت کا امیر ہونے کا دعویٰ کیا ہے تو پہلے صاف انکار کیا، ان سے کہا گیا کہ اس کا آڈیو ریکارڈ موجود ہے تو کہنے لگے کہ جب لوگ میرے اوپر چڑھ چڑھ کر آئیں اور مشورہ میں شور مچائیں تو میں کچھ کہوں گا بھی نہیں، صاحبزادہ سلمہ کے اس کردار کا کہ پہلے ایک بات کا صاف انکار کرنا پھر اسی بات کا اعتراف کر لینے سے حاضرین مجلس نے بہت برا اثر لیا اور ان کے اختلاف کو نظر انداز کرتے ہوئے عالمی شوریٰ کے لئے گیارہ اور مرکز نظام الدین شوریٰ کے لئے پانچ نام طے کرکے اس کی دستخط شدہ تحریر بھی جاری کردی۔

صاحبزادہ سلمہ حسرت اور افسوس کی حالت میں دہلی لوٹ آئے اور دوسرے ہی دن دہلی سے اپنے حمایتیوں کو بلا کر انہیں کچھ ہدایتیں دی گئیں مثلاً۔

وہاں پر کوئی شوریٰ نہیں بنی ہے، وہاں پر میری بہت اہانت کی گئی ہے جس میں دہلی کے کچھ ارکان بھی شامل تھے آپ کو ان لوگوں اور ان کے ہمنواؤں کا بائیکاٹ کرنا ہے، نیز اپنے غصہ کا اظہار کرنے کے لئے کچھ دنوں تک مجمع کو مرکز بھی نہیں لانا ہے، تبلیغ کی تاریخ میں یہ ہڑتال پہلی بار ہوئی لہٰذا ان کے کارندوں نے محلہ محلہ اور مسجد مسجد میں جاکر لوگوں کو مرکز آنے سے بھی روکا اور نامزد ساتھیوں کے خلاف خوب اشتعال انگیزی بھی کی، لہٰذا نومبر کے آخر اور دسمبر کے شروع کی جمعراتوں میں شہر کے کام کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد مرکز نہیں آئی۔

عجیب طرفہ تماشہ ہے کہ پہلے تو شوریٰ کی تشکیل ہونے کا بڑے زور وشور سے انکار کیا گیا لیکن ایک مہینہ بھی نہ گزرا تھا کہ دسمبر ۲۰۱۵ء کے پہلے ہفتہ میں اس شوریٰ کے پانچ اراکین میں مزید چار افراد کا اضافہ کرکے ایک خط ان ہی ذمہ داروں کی خدمت میں بھیج دیا جن کے فیصلوں کو ماننے سے انکار کرکے مرکز واپس آگئے تھے، ان حضرات نے جواب میں اضافہ کو غیر ضروری اور نامناسب کہہ کر اس بات کو دہرایا کہ تشکیل شدہ شوریٰ کے تحت ہی باری باری فیصل بدلتے ہوئے کام کیا جائے لیکن اس پر کوئی عمل نہیں ہوا حالانکہ پانچوں اراکین مرکز میں مستقبل قیام پذیر تھے۔

ادھر دہلی شہر میں کام کے حالات ایسے دگرگوں ہوئے کہ کوئی چیز بھی اپنی اصلی حالت پر نہیں رہی، شہر کے کام کے ذمہ داروں کو ہر طرح کی مذمت کا نشانہ بنالیا گیا لیکن ساتھ ہی ساتھ دوسرے ذمہ دار ساتھی بھی جو یکسوئی کے ساتھ کام کو لے کر چل رہے تھے اس کشمکش کا شکار ہوگئے، صاحبزادہ سلمہ کے معتمد کچھ نئے لوگ قائد بن گئے جنہوں نے برسوں سے جس مسجد میں شہر کا ماہانہ مشورہ ہوا کرتا تھا اس کو منسوخ کردیا، دعوت

وتبلیغ تو صرف جڑنے کا عنوان بن کر رہ گیا، عوام کو گمراہ کرنے کے لئے سارے قضیہ کا سبب مولانا زبیر الحسنؒ صاحب مرحوم کے بیٹے مولانا زہیر الحسن صاحب کا امارت کا دعویٰ اور ان کے حمایتیوں کی غلط حرکتوں کو بتایا گیا، حالانکہ یہ سراسر جھوٹ اور سنگین بہتان ہے، کیوں کہ امارت کا دعویٰ تو مولانا زبیر الحسن صاحبؒ نے بھی کبھی نہیں کیا حالانکہ وہ اس کے مستحق تھے وہ تو انیس سال تک اپنے چھوٹے کا چھوٹا بن کر گزار گئے، آج حال یہ ہے کہ اس کام میں لگنے والوں کی اکثریت خدا سے بے خوف ہو کر جھوٹ اور غیبت میں مبتلا رہنے لگے، ان ناعاقبت اندیشوں کے ذریعہ جو اپنے حلقوں میں امیر صاحب کہلاتے ہیں، پرجوش اور علم سے عاری نوجوانوں کی ایک ایسی کھیپ تیار ہوگئی جو کسی کی بات سننے کو تیار نہیں ہوتے بس اپنے امیر کے لئے مرمٹنا اپنی معراج سمجھتے ہیں، علاقہ جمنا پار دہلی اور میوات سے ایسے ہی لوگوں کی دو دو مہینوں کی تشکیل کی جانے لگی جو مرکز میں رہ کر صرف حفاظتی دستہ کا کام کریں ان لوگوں کی ڈیوٹی مرکز میں مختلف مقامات پر لگائی جاتی ہے، نیز ان کی تعداد ایک اندازے کے مطابق ہمیشہ ۱۰۰ کے لگ بھگ رہتی ہے ان ہی کے ذریعہ کئی بار مرکز میں مار پیٹ اور دھکا مکی کی نوبت آئی اور گزشتہ رمضان شریف میں تو جارحیت اور غنڈہ گردی کی ساری حدیں پار کردی گئیں، جب افطار کے بعد مرکز کے گیٹ بند کردیئے اور مخالفوں کو چن چن کر پیٹا گیا، پندرہ بیس افراد مولانا زہیر الحسن صاحب کے کمرہ کے برابر والے ہال میں ہاتھوں میں ڈنڈے اور اسٹکیں لئے مسلط ہوگئے اور ان کے دروازے پر ڈنڈے پیٹے گئے، ان میں سے کچھ لوگ نئی عمارت کی پہلی منزل پر پہنچ گئے جہاں مولانا محمد یعقوب صاحب اور مولانا ابراہیم دیولہ کے کمرے ہیں وہاں دو کمرے کے تالوں کو توڑ کر ان کا سامان غائب کردیا، ان میں سے ایک کمرہ مولانا احمد لاٹ صاحب کے مہمانوں کے استعمال میں رہتا تھا، اس دہشت ناک ماحول میں مولانا زہیر الحسن صاحب اپنی قیام گاہ سے نکل کر تراویح میں قرآن شریف سنانے کے لئے مسجد قریش تک بھی نہیں جاسکے، ان کے گھر والوں نے ساری رات دہشت اور خوف میں گزاری، سحری کا انتظام بھی نہ ہوسکا، اس کھلی بربریت کا حال جب مولانا احمد لاٹ صاحب کو معلوم ہوا تو دوسرے ہی دن وہ مرکز کو چھوڑ کر اپنے وطن چلے گئے، صاحبزادہ سلمہ نے ان بلوائیوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کے بجائے بستی میں رہنے والے کچھ مخالفوں کے خلاف پولیس میں شکایتیں درج کرادیں۔ دراصل یہ آپریشن ان دو میواتی مولویوں (جن کا ذکر اوپر آچکا ہے) کے اخراج کے لئے کیا گیا جنھوں نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مرکز میں رہ کر حضرات کی خدمت گاری میں گزارا تھا، وہ لوگ کسی طرح اپنی جان بچا کر مرکز سے نکل گئے، نہ جانے کس خدا کے دشمن کے مشورے پر یہ قدم اٹھایا گیا تھا جس نے مرکز کے لئے پوری دنیا میں رہنے والوں کے دلوں میں جو احترام تھا وہ پل بھر میں مٹا دیا۔

(۱) ان خطرناک حالات کو دیکھ کر اس عالی کام میں عمر بھر سے لگے پہلی صف کے کارکنوں کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوگیا، یہ حضرات پہلے سے صاحبزادہ سلمہ کی کارگزاریوں سے نالاں تھے اور موصوف کو سمجھانے کی کوشش رازدانہ طور پر کرتے رہے تھے، ان حضرات نے آپس میں جمع ہوکر کئی خط بھی موصوف کو لکھے تھے اور کئی بار اکٹھے ہوکر اپنے خیالات اور خدشات سے موصوف کو آگاہ بھی کیا تھا لیکن موصوف نے ان کی باتوں کو ہتک آمیز انداز میں مسترد کردیا۔ ان کے ایک خط مؤرخہ ۱۰ ستمبر ۲۰۱۵ء کی نقل آئندہ صفحہ ۱۵ تا ۲۱ پر دیکھی جاسکتی ہے۔

(۲) رمضان میں ہوئے مار پیٹ کے واقعہ نے ان حضرات کی ساری امیدوں پر پانی پھیر دیا اس لئے جولائی ۲۰۱۶ء مرکز میں ملک کے سہ ماہی جوڑ میں شامل ہونے سے معذرت کرتے ہوئے ان حضرات نے جو خط بھیجا تھا اس کو صفحہ ۲۲ تا ۲۳ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

(۳) اپنے ساتھیوں کے مرکز سے علیحدہ ہونے کے باوجود مولانا ابراہیم دیولہ حالات کی درستگی کی امید میں برابر مرکز سے وابستہ رہے لیکن آخر کار ان کو بھی مرکز کو چھوڑنا پڑا، ان کا خط مؤرخہ ۱۵ راگست ۲۰۱۵ء صفحہ ۲۴ تا ۲۶ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

(۴) دعوت وتبلیغ کے اس عالمی کام میں پڑوسی ملک کا بھی برابر کا حصہ ہے بلکہ عالمی سطح پر وہ سب سے آگے ہیں، صاحبزادہ سلمہ کے رویہ اور مرکز کے حالات سے دل برداشتہ ہوکر اس سال حج کے موقع پر انہوں نے طے کیا کہ حجاز مقدس میں ان کا قافلہ مرکز کے قافلہ سے علیحدہ قیام کرکے حاجیوں میں کام کرے گا، ان کا خط مؤرخہ ۲۳ رجولائی ۲۰۱۵ء صفحہ ۲۷ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

(۵) بچاس سال سے دعوت وتبلیغ میں ہمہ تن مصروف اور مدرسہ

کاشف العلوم کے سب سے معمر استاذ مولانا محمد یعقوب صاحب نے جن شاگردوں میں صاحبزادہ سلمہ اور ان کے والد مولانا ہارون صاحب بھی شامل ہیں، موجودہ حالات پر اپنے تاثرات کو اپنے خط مؤرخہ ۲۸ راگست ۲۰۱۶ء میں بیان کیا ہے۔ جس کو صفحہ ۲۸ تا ۳۰ پر دیکھا جاسکتا ہے۔

نمونہ کے طور پر یہ چند خطوط پیش کیے جارہے ہیں ورنہ خطوط کا انبار ہے۔ جس میں علماء کرام اور اہل حق نے اس عالی کام پر جو ابتلا آئی ہے اس پر اپنے دلی رنج کا اظہار کیا ہے اس لئے اس کام سے تعلق رکھنے والے ہر شخص کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہوش سے کام لے اور اس کام کی حفاظت کے لئے حتی الوسع کوشش بھی کرے اور دعاؤں کا خصوصی اہتمام بھی کرے۔

فقط والسلام

عاصی، امان اللہ عفی عنہ

پرانے کام کرنے والوں کی گزارشات

مکرم ومحترم جناب مولانا سعد صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خیریت مزاج گرامی۔

گزشتہ خط مؤرخہ ۱۰ ارستمبر ۲۰۱۵ء میں چند معروضات پیش کی گئیں تھیں لیکن اس کے بعد بھی آپ کا کام اور کام کرنے والوں کے ساتھ رویہ نہیں بدلا ہے اس لئے حقائق تک رسائی اور غلط فہمیوں سے نکلنے کے لئے چند باتیں تحریر کی جاتی ہیں۔

(۱) اس مرتبہ سہ ماہی مشورہ میں آپ نے فرمایا تھا کہ جو لوگ نہج کے بدلنے کی بات کررہے ہیں وہ شیطانی وساوس میں مبتلا ہیں، حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ نہج بدل رہا ہے، ہمارا کام یہ تھا کہ ہر فرد امت کے پاس جاکر جہاں ملے مسجد ہو یا ہوائی جہاز، ٹرین ہو یا ٹیکسی اسٹینڈ، گھر ہو یا کھیت، کیرم اڈہ ہو یا شراب خانہ، اس کا دینی ذہن بناکر آخرت کی یاد دلاکر اور دعوت کی ذمہ داری سمجھا کر چار ماہ سے لے کر مقامی کسی ایک عمل پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم والی محنت کے لئے تیار کرنا، جب وہ تیار ہوگا تو اسے ہر حال میں مسجد میں آنا ہے اس لئے کہ ہمارا پورا کام مسجد ہی سے متعلق ہے، محنت کا یہ رخ شروع ہی سے چل رہا تھا اور اس کے نتیجے میں لاکھوں افراد اور گھرانے دیندار اور دین کی محنت پر آئے اور ہزاروں نئی مسجدیں بنیں، بند مسجدیں کھلیں، تنگ مسجدیں وسیع ہوئیں اور غیر آباد مسجدیں اعمال نبوت سے آباد ہوئیں اور اس طرح کام کرنے والے دن دونی رات چوگنی ترقی کررہے تھے کہ حضرت جی کا انتقال ہوگیا اور کام کی ذمہ داری بعد والوں پر آئی، اسی ذمہ داری کے ماتحت آپ کے اہم اہم مواقع پر بیانات بڑے بڑے مجمعوں میں ہونے لگے۔

تھوڑے ہی عرصہ میں بیانات میں کام کا نیا رخ سامنے آنا شروع ہوا کہ اللہ کے تعلق سے ملنے کی جگہ صرف مسجد ہے اور ہمارے سارے گشت لوگوں کو مسجد میں لانے کے لئے ہیں اور صحابہ صحابہ پر گشت کرکے ان کو مسجد میں ایمان کی مجلس میں جوڑتے تھے، یہی طریقہ جہد صحابہ کا ہے اس کے علاوہ کے سارے طریقے، تنظیمیں اور رواجی ہیں، مجاہدہ نہیں، خلاف سنت ہیں، سیرت صحابہ نہیں، ان طریقوں سے رواج تو پھیل سکتا ہے دین کبھی بھی نہیں پھیل سکتا اس کو ثابت کرنے کے لئے ایک تو صحابہ پر صحابہ کا گشت کرنا بیان کیا، حالانکہ یہ مقام صحابہ سے گری ہوئی بات ہے، ہمارا گشت ہے، بے طلب بندوں میں بے غرض ہوکر پھرنا، اگر بے طلبی کفر کی وجہ سے ہے تو ایمان کی دعوت ہے اور اگر بے طلبی ضعف ایمان کی وجہ سے ہے تو قوت ایمان کی دعوت ہے اور صحابہ کی شان اس سے بہت بلند ہے اور دوسرا اس نظریہ کو ثابت کرنے کے لئے عبداللہ بن رابہؓ، معاذ بن جبلؓ، عمر بن الخطابؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ کے واقعات کو استدلال میں پیش کیا گیا حالانکہ ان واقعات میں مسجد کی کوئی قید نہیں سوائے ابوہریرہؓ کے واقعے کے اور وہ بھی صرف ایک مرتبہ اور اس میں بھی صرف مسجد میں عمل کی اطلاع ہے لانا نہیں اور نہ مسجد میں استقبال کی کوئی شکل، ان واقعات سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ صحابہ جہاں ملتے تھے ایمان کا مذاکرہ کرتے تھے اور ایمان کی مجلسوں سے ایمان بڑھتا ہے، باقی جتنی باتیں ہیں وہ بے اصل ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کی آبادی کی شکل دعوت، عبادت، تعلیم اور خدمت ہے جس میں صحابہ کا بغیر گشت حسب موقع وضرورت اور استعداد لگنا ہوتا تھا جس سے مسجد اکثر آباد رہتی تھی، باقی مسجد کی آبادی کی یہ شکل یعنی دعوت، تعلیم، استقبال کو مسجد نبویؐ کے ساتھ جوڑنا اور یہ دعویٰ کرنا کہ جس مسجد میں دعوت، تعلیم، استقبال نہیں ہے وہ مسجد نبوی کے نہج پر نہیں ہے بیجا

جسارت اور آپ کا اجتہاد ہے۔

کام کے اس رخ کو چلانے کے لئے پوری قوت لگائی گئی اور جو لوگ تقریروں کو ہی کام سمجھتے ہیں انہوں نے اندرون و بیرون ملک پوری طاقت لگائی، یہاں تک کہ جماعتوں کو بھی اسی کام پر لگادیا کہ تین چار دن رہ کر دعوت، تعلیم، استقبال مسجد میں قائم کرنا ہے، جماعتیں نکلیں یا نہیں نکلیں کوئی حرج کی بات نہیں اور مرکز نظام الدین میں بھی کام کی فہمائش کی ساری مجلسیں اسی کی نذر ہوگئیں، جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ پورا مجمع محنت کے جس رخ پر تھا وہ ختم ہوگیا یا کمزور ہوگیا اور مسجد کی آبادی کے نام پر مسجد میں بیٹھ گیا اور محنت کا دائرہ محدود ہوگیا جس کے زبردست اثرات کام پر اور کام کرنے والوں پر پڑے جس کی وجہ سے اصل محنت ختم ہوگئی جو خاکہ آپ کے ذہن میں تھا وہ وجود میں آیا نہیں، نہ ادھر کے رہے نہ اُدھر کے رہے، جو لوگ میدان عمل میں ہیں وہ لوگ خوب اچھی طرح اس کو جانتے ہیں، رہی کارگزاریاں جس میں ساتھی آپ کو خوش کرنے کے لئے کہتے ہیں کہ بہت فائدہ ہورہا ہے، یہ صرف مبالغہ اور رسمیت پر مبنی ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ہے، اس خط کے ساتھ ہم حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت منسلک کررہے ہیں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہر جمعرات کو عوام کے سامنے وعظ فرمایا کرتے تھے ان سے روزانہ وعظ کا مطالبہ کیا گیا تو فرمایا روزانہ وعظ کے ذریعہ میں تمہیں اور اکتاہٹ میں نہیں ڈالنا چاہتا، جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری تنگی اور اکتاہٹ کے خدشے کا لحاظ رکھتے ہوئے ہماری نگہبانی اور محافظت کرتے تھے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ روزانہ کا ''دعوت، تعلیم، استقبال'' آپ کا اجتہاد ہے سنت اور صحابہ کے نہج کے خلاف ہے اور ہمارے بزرگوں نے ہفتہ کے دوگشت فرمائے تھے، ایک اپنے محلے میں اور دوسرا دوسرے محلے میں، یہ ترتیب عین سنت کے مطابق اور صحابہ کے نہج پر ہے، اب تو ہفتوں کے دوگشتوں کے بجائے روزانہ ایک ہی محلہ میں کئی کئی گشت ہوگئے جس سے محلہ والوں کی تنگی، اکتاہٹ، اور توحش پیدا ہورہا ہے، آپ کارگزاری میں سوال کرتے ہیں کہ روزانہ کتنی شفٹوں میں یہ عمل مسجد میں ہورہا ہے، یہ چیز اپنے اکابر کی طرز پر اور نہج سے بالکل ہٹی ہوئی ہے۔

(۲) دوسری بات منتخب احادیث کے تعلق سے ہے، جب اس کتاب کا مسودہ ہاتھ لگا تو چاہئے تھا کہ ساتھیوں سے چھپوانے کا مشورہ ہوتا لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ بغیر مشورہ کے چھپوادیا، پھر منظر عام پر آنے کے بعد تعلیم کے نصاب میں داخل کرنے کے لئے مشورے کے راستے سے کوشش ہوئی لیکن کسی وجہ سے مشورہ پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکا، اب چاہئے یہ تھا کہ انتظار اور صبر کیا جاتا اور اللہ تعالیٰ سے کہا جاتا اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں کسی عمل کا حق ہونا ہوتا ہے تو اللہ اپنے ارادے سے بحسن وخوبی چلادیتے ہیں لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ ضد میں آکر مطالعہ کے ذریعہ سے استفادہ کی بات مجمع میں کہنا شروع کی تھوڑے عرصہ بعد بات آگے بڑھی کہ ''مطالعے سے استفادہ مکمل نہیں ہوتا اس کو تعلیم میں لانا چاہئے پھر آگے کہنا شروع کیا کہ ایک دن فضائل کی تعلیم اور ایک دن منتخب کی تعلیم گھر میں بھی اور مسجد میں بھی کریں، پھر بات آگے بڑھی کہ ہر فرد جماعت میں کتاب ضرور ساتھ رکھیں پھر مرکز نظام الدین میں بھی صبح کی تعلیم شروع کرادی جہاں صبح وشام جہاد کو بولا اور پڑھا جاتا ہے، موجودہ حالات میں کتنا مناسب ہے، غور طلب بات ہے۔

پھر بات آگے بڑھی کہ خروج کے زمانہ میں صبح کی تعلیم منتخب کی کریں اور ظہر کے بعد تعلیم فضائل کی کریں، حالانکہ ظہر کے بعد کی تعلیم ساری جماعتوں کی کتنی دیر کی ہوتی ہے اور کیسے ہوتی ہے، یہ تحقیق کرنے کی ضرورت ہے، دلیل یہ دی گئی کہ فضائل کی کتابوں پر اعتراضات بہت ہیں اور منتخب معترضین کا منہ بند کرنے والی اور مسکت ہے حالانکہ کسی کے اعتراض اور سکوت سے نہ ہمارا کوئی فائدہ نہ کوئی نقصان، حالانکہ صرف منتخب سے امت کی دینی ضرورت پوری نہیں ہوسکتی اس لئے حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے پوری امت کی دینی ضرورت کے لئے حضرت شیخ زکریاؒ سے فضائل کی ساری کتابیں لکھوائیں ہیں اور مولانا یوسف صاحبؒ جن سے منتخب احادیث کو منسوب کیا ہے۔ انہوں نے بھی ہدایات میں یہ بات فرمائی ہے کہ ہماری تعلیم میں صرف حضرت شیخ کی ہی کتابیں پڑھی جائیں گی جو الفرقان حضرت جی نمبر میں چھپی ہوئی ہیں۔

(۳) تیسری بات مستورات کے تعلق سے ہے جس میں تجوید کا حلقہ بھی ہے، تجوید بہت ضروری ہے اس سے کسی کو انکار نہیں اس کے چلانیکا طریقہ یہ تھا کہ ساتھیوں کے درمیان مذاکرہ اور مشورہ ہوتا اور کوئی ایسی شکل قائم ہوجاتی کہ کسی کو اشکال باقی نہ رہتا اور کوئی ملک والا اس بات کو لینے میں تردد نہ کرتا جب کہ کئی ملک والوں نے کہا کہ یہ باتیں

ہمارے یہاں نہ چلاؤ۔

(۴) بیانات میں بے احتیاطی اور دعوت کے موقف اور اپنے تمام اکابر کے نہج سے ہٹا ہوا انداز شروع سے ہے، جس کو اس خیال سے کہ ابھی نوعمری ہے اور دعوت کے عملی میدان سے نہ گزرنے کی وجہ سے یہ باتیں ہیں، وقت کے ساتھ سنبھل جائیں گی، اس لئے زبان نہیں کھولی، لیکن جب دیکھا کہ اب ان باتوں کی طرف توجہ دلانا وقت کی بہت بڑی ضرورت ہے اس کے لئے خیرخواہانہ کوشش ہوئی لیکن اس کوشش کو ممبئی کے جوڑ کے وقت سیکڑوں کے مجمع میں آپ نے مناظرہ کا نام دیا کہ کچھ لوگ مجھ سے مناظرہ کرنے کے لئے آئے تھے اور بزرگوں کی طرف سے ملے ہوئے طریقہ کار کو اور موقف کو تجربہ نامہ دیدیا اور آپ نے یوں کہا کہ مجھے آکر تجربہ سنا رہے ہیں حالانکہ یہ کام تجربے کا نہیں سیرت کا ہے اور مجھے کہتے ہیں کہ مشورہ نہیں کرتا، مشورہ میں کس سے کروں کوئی کام کرنا ہی نہیں چاہتا۔

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے حکیمانہ طرز عمل کی وجہ سے سارے اہل حق کام کے معاون مؤید اور دعا گو تھے لیکن آپ کے بیانات کی بے احتیاطی کی وجہ سے اس میں زبردست خلا پیدا ہوا ہے اور مزید بڑھ رہا ہے، یہاں تک کہ اہل حق کی زبانوں پر یہ بات آنے لگی کہ مولانا الیاسؒ والی تبلیغ ختم ہوگئی اب تو کام میں مضرت کے پہلو پیدا ہو رہے ہیں، حالانکہ ہمیں ان کی تائید، دعا اور تعاون کی ہر وقت ضرورت ہے، بیانات میں مختلف طبقات پر تنقید جو ہمارے اکابر کا طرز نہیں تھا، مثلاً اسباب کو شرک بتلانا، علماء کی دینی خدمات پر معاوضہ کو ناجائز کہنا، سائنس کو شرک کہنا، بے دھڑک حرام، شرک، ناجائز اور بدعت کہنا یہ ہمارے اکابر کا طرز نہیں تھا، اصولی بات یہ کہی جاتی تھی کہ مسائل کو علماء سے تحقیق کرنے کی طرف متوجہ کیا جائے۔

(۵) اس کام کی تین بڑی خصوصیات جو روز اول سے دیکھنے میں آرہی تھیں وہ اجتماعیت قلوب، اتحاد فکر اور وحدت کلمہ ہیں، اب یہ تینوں ٹوٹ رہی ہیں، رائے ونڈ والے اپنی ڈگر پر ہیں جو مولانا یوسف صاحبؒ کے زمانہ سے ہے، آپ نے مذکورہ بالا چیزیں اپنے اجتہاد سے چلادی ہیں جو کہ نئی ہیں، تمام دنیا میں دونوں ملکوں سے جماعتیں جاتی ہیں، نظام الدین سے جانے والی جماعتیں آپ کی باتیں چلاتی ہیں کیوں کہ آپ خود روانگی کے وقت ان باتوں کو چلانے کی ہدایت دیتے ہیں، واپسی پر کارگزاری والے بھی یہی باتیں پوچھتے ہیں کہ ان باتوں کو چلایا یا نہیں، چنانچہ جماعتیں محاسبہ کے خوف سے انہیں چلاتی ہیں واپسی پر پکڑ ہوگی، بات نہ چل پائی ہو تب بھی اپنا دامن چھڑانے کے لئے کہتے ہیں کہ خوب چلی ہے یعنی پورا دعوت کا کام سمٹ کر اب منتخب احادیث اور دعوت، تعلیم، استقبال پر رہ گیا ہے، بلکہ پاکستانی جماعتیں ان کا نام بھی نہیں لیتیں۔ دنیا میں دونوں جگہ کے لوگ ہیں اور دونوں جگہ سے متاثر لوگ ہیں، ہندوستان والے اور نظام الدین سے متاثر لوگ کہتے ہیں کہ نظام الدین سے جو بات چلائی جارہی ہے اسے چلاؤ، اس کا نہ چلانا خیانت ہے اور جو رائے ونڈ سے متاثر ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ نئی چیزیں ہیں جو پچھلے بزرگوں کے دور میں نہیں تھیں نہ ان کا اب تک کوئی مشورہ ہوا ہے، لہٰذا اس کا چلانا خیانت ہے، اب یہ اختلاف مسجد مسجد اور گھر گھر پہنچ گیا ہے، وحدت کلمہ جو ہماری خصوصیت تھی وہ ٹوٹ گئی ہے، اجتماعات قلوب اور اتحاد فکر ختم ہوگیا ہے، ان کی جگہ اب انتشار ہی انتشار ہے، ہر جگہ اختلاف، جھگڑے لڑائیاں ان سب کے اکیلے آپ ہی ذمہ دار ہیں، آپ اپنے بیانات میں کہتے ہیں کہ کام کو صحابہ کی نہج پر لاؤ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اب تک کام صحابہ کی نہج پر نہیں تھا اور اب آپ صحابہ کی نہج پر لانے کی کوشش کررہے ہیں، یہ اپنے اکابر پر بہت بڑا الزام ہے کہ نہ انہوں نے صحابہ کا نہج سمجھا نہ اس پر کام کو چلایا، لہٰذا اب آپ اس کی تجدید کرنا چاہتے ہیں۔

(۶) آج کل اپنے بیانات میں آپ اطاعت پر بہت زور دیتے ہیں، پچھلے پرانوں کے جوڑ میں آپ نے فرمایا کہ مولوی ابراہیم اور مولوی یعقوب سب کے بیانات سنتا ہوں کہ کون کیا کہہ رہا ہے جو انشراح کی بات کرتا ہے اور کہتا ہے کہ مشورہ نہیں ہوا وہ جاہل ہے آپ اپنے اساتذہ کو جاہل کہہ رہے ہیں، اسی وقت مجمع میں چند ساتھی آپ کو ٹوکنا چاہ رہے تھے، آئندہ ایسا ہوسکتا ہے، آپ جسارت اور بے ادبی کو دیکھ کر دوسرے لوگ بھی اس کی نقل کرنے لگے ہیں، فرق مراتب ختم ہوگیا ہے، پرانوں سے سنا ہے کہ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ اکثر یہ فرمایا کرتے تھے کہ ''گر فرق مراتب نہ کنی زندیقی'' کیا آپ چاہتے ہیں کہ پچھلے اکابر اور بزرگوں کے نہج کے خلاف آپ کی باتوں کی اطاعت کی جائے؟ آپ گاڑی اس طرح چلارہے ہیں کہ نہ ہارن ہے نہ بریک ہے اور ٹکر لگ کر

خود بھی زخمی ہورہے ہیں اور دوسروں کو بھی زخمی کررہے ہیں۔ نظام الدین کے بعض پرانوں کو آپ نے دھمکایا ہے کہ میری بات نہیں چلاتے تو یہاں رہ سکتے، ہر جگہ پرانے اور نئے دو دھڑوں میں بٹ چکے ہیں، نئے کہتے ہیں کہ پرانے نظام الدین کی بات نہیں چلاتے اور اب ان پرانوں کو ہٹا کر ہم نظام الدین کی بات چلائیں گے، یہ انتشار ہر جگہ شروع ہو چکا ہے، اندیشہ بلکہ اب تو مشاہدہ میں آرہا ہے کہ یہ عالمی خیر کا کام اور عالمی محنت اپنی پٹری سے اتر رہی ہے اور سرکنا شروع ہوگئی ہے تمام مخلصین کام کرنے والے پرانے فکرمند ہیں اور پریشان ہیں کہ یہ کیا ہورہا ہے اور آپ کے تعلق سے بھی لوگوں میں ایسی باتیں ہونے لگی ہیں کہ جن کو تحریر میں لانا مشکل ہے، لیکن "نقل کفر کفر نہ باشد" کی بنا پر لکھی جارہی ہیں کہ "یہ آدمی مسحور ہے" کہ سحر میں بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔ "یا دانستہ یا نادانستہ" کسی کا آلۂ کار ہے" یا پھر "بک گیا ہے" یا "عقل کی کمی ہے کہ اپنے باپ دادا کا لگایا ہوا باغ برباد کرنے پر تلا ہے" "مدرسے کا زینہ توڑ کر مدرسہ کے حصہ کو اپنے گھر میں داخل کرلیا ہے" "یہ غاصب ہے" وغیرہ۔

(۷) حضرت جی کی بنائی ہوئی عالمی شوریٰ نے جس کے ایک رکن آپ بھی ہیں، حضرتؒ کے وصال کے بعد دو باتیں طے کی تھیں ایک یہ کہ نظام الدین کے کوئی بھی صاحب بیعت نہیں کریں گے اور نظام الدین میں بیعت نہیں ہوگی، چنانچہ مولانا زبیر الحسن صاحبؒ نے پوری زندگی کسی کو بیعت نہیں فرمایا اگرچہ اصرار ہوتا تھا مگر وہ ہمیشہ یہ جواب دیا کرتے تھے کہ مشورہ میں منع کیا گیا ہے، ان کے انتقال کے بعد آپ نے فوراً بیعت کرنا شروع کردیا اور مولانا الیاس صاحبؒ کے ہاتھ پر آپ بیعت لے رہے ہیں (جن کے آپ مجاز نہیں ہیں) روزانہ مغرب کے بعد ایک بھیڑ کمرے کے سامنے بیعت کرنے والوں کی اکٹھی ہوتی ہے اور ساری مسجد دیکھتی رہتی ہے کہ یہ کیا ہورہا ہے۔

دوسری بات یہ ہوئی تھی کہ نظام الدین، رائے ونڈ اور ٹنگریل میں کسی بھی بات کے چلانے سے پہلے عالمی شوریٰ کا اس پر متفق ہونا ضروری ہے اور آپ نے تمام مذکورہ بالا باتیں شوریٰ کے مشورے کے بغیر چلائی ہیں جو تمام انتشار کا سبب بنا ہوا ہے۔

ان ساری بے اصولیوں کی وجہ مشورہ نہ کرنا اور عملی تجربے کی کمی ہے اس لئے کہ عمومی محنت سے گزرنا نہیں ہوا اور صحبت بھی میسر نہیں ہوئی اور دوسری وجہ امارت کا زعم ہے کہ میں امیر ہوں، مجھے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہیں حالانکہ کوئی امیر بنتا نہیں ہے بلکہ اہل الرائے کی طرف سے بنایا جاتا ہے اس لئے ان ساری الجھنوں سے نکلنے کے لئے اور کام کرنے والوں کو صحیح ڈگر پر باقی رکھنے کے لئے ایک ہی حل ہے کہ اپنی غلطی پر اصرار کو عزیمت کا نام دینے کے بجائے اور عمل کو متہم کرنے کے بجائے امارت کے زعم سے نکل کر امارت کا فتنہ کرنے والوں کو منع کر کے اپنی غلطی سے اپنے عملے کے سامنے رجوع کیا جائے اور اپنے آپ کو عملاً ایک فرد سمجھ کر اپنی ذات اور کام کو شوریٰ اور مشورہ کے تابع کیا جائے، آپ کے تنہا اسفار پر لوگ انگلیاں اٹھا رہے ہیں اور کاندھلہ کے بنگلہ میں قیام کے زمانہ میں مشکوک لوگوں کی آمد و رفت کی لوگ بات کررہے ہیں اس لئے کام کی اور کام کرنے والوں کی اور آپ کی حفاظت اور ترقی اپنے آپ کو شوریٰ اور مشورہ کے تابع کرنے میں ہے۔

پچھلے خط میں آپ کے سامنے جو شوریٰ کے نام پیش کئے گئے تھے یعنی مولانا سعد صاحب، مولانا ابراہیم صاحب، مولانا یعقوب صاحب اور مولانا احمد لاٹ صاحب، ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ اس پر عمل درآمد شروع کردیا جائے، یعنی نظام الدین میں یہ چاروں حضرات نوبت بہ نوبت ایک ایک ہفتہ فیصل رہا کریں۔

اللہ تعالیٰ ہماری اور پوری امت مسلمہ کی صلاحیتوں کو دین کے فروغ کے لئے قبول فرمائے اور کمزوریوں کو محض اپنے فضل سے دور فرمائے اور اس عالی اور مبارک محنت کی اور اکابر کے چلائے ہوئے نہج کی حفاظت فرمائے اور امت کو قیامت تک اس خیر سے نفع پہنچائے آمین۔

فقط والسلام

منجانب

فاروق احمد بنگلور، ڈاکٹر خالد صدیقی علی گڑھ

مولوی محمد اسماعیل گودھرا، پروفیسر عبدالرحمٰن

مولوی عبدالرحمٰن رومائی، پروفیسر ثناء اللہ خاں علیگ

محترم و مکرم مولانا سعد صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما یحب و یرضیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ تحریر خالصۃً لوجہ اللہ دعوت کی عظیم محنت اور امت کی خیر خواہی میں لکھی جارہی ہے، گزشتہ چند مہینوں سے جو احوال مرکز نظام الدین میں

پیش آرہے ہیں ان سے تمام کام کرنے والے احباب اور امت کا درد رکھنے والے تمام مسلمان بے چین وغم زدہ ہیں، مضطرب اور دعا گو ہیں، ان احوال سے کام کا اور نظام الدین کا سو سال کا تقدس پامال ہوا ہے۔

اس سارے فساد کو یہ رخ دیا جارہا ہے کہ یہ دو افراد اور ان کے حامیوں کے درمیان قیادت کی لڑائی ہے جب کہ حقیقت یہ ہے کہ یہ نہج اور موقف کے اختلاف کا مسئلہ ہے، جس کو ایک عرصہ سے حل کرنے کی کئی کوششیں ہم نے کیں مگر اب آپ کے حمایتیوں نے اس مسئلہ کو ان لوگوں کے ہاتھوں میں دیدیا ہے جو شدت اور طاقت کے استعمال سے اپنی بات منوانا چاہتے ہیں اور دھمکیاں دے رہے ہیں کہ جو نہیں مانیں گے تو انہیں ماریں گے، بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ مولانا محمد یوسفؒ اور مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے زمانہ کے پرانے یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح شوریٰ کے تحت کام چل رہا تھا اسی طرح کام چلے اور آپ کے حمایتی چاہتے ہیں کہ آپ کی امارت قائم ہو۔

مولانا الیاس صاحبؒ کا ایک خط مکاتب میں سے ہم ساتھ رکھ رہے ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ مولانا الیاس صاحبؒ چاہتے تھے کہ آئندہ یہ کام شوریٰ کی ماتحتی میں چلے کسی فرد کے ذریعہ کام چلنے پر اطمینان نہیں تھا، کوئی بھی فرد کمزوریوں سے خالی نہیں ہے اور انحطاط کے زمانہ کے ساتھ یہ کمزوریاں بڑھتی جارہی ہیں، اس کا حل مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے نزدیک ایک جماعت کا وجود ہے جس کی رہبری و قیادت میں یہ کام چلے، ہم سب کا اور ملک کے مختلف صوبوں کے پرانوں کا اور اسی طرح ممالک کے پرانوں کا یہی ذہن ہے۔

آپ نے چند باتیں ایسی شروع کی ہیں جو ہمارے پچھلے حضرات کے دور میں نہیں تھیں اور جن کی طرف آپ کو بار بار متوجہ کیا جاچکا ہے اس کی بنا پر ہمارا وحدت کلمہ متاثر ہورہا ہے اور کام دوسرے رخ پر جارہا ہے، ہر صوبے میں اختلاف ہے اور مسجد مسجد میں اختلاف کے آثار شروع ہوچکے ہیں، خدانخواستہ آئندہ وہ خطرہ نہ پیش آئے جس سے مولانا الیاس صاحبؒ متنبہ کرگئے تھے کہ اگر اس کام میں بے اصولی کی گئی تو جو فتنے صدیوں میں آنے والے ہیں وہ دنوں میں آجائیں گے جس کے آثار شروع ہوچکے ہیں۔

دوسرے آپ بیانات میں ایسی بہت سی باتیں کرتے ہیں جو سلف اور جمہور کے مسلک کے خلاف ہوتی ہیں اور آپ کے ساتھی بھی ان باتوں کو نقل کرتے ہیں، اس پر علما کو تشویش ہے کہ یہ کام کس رخ پر جارہا ہے، حالانکہ ہمیں مسلک اور مسائل میں جمہور علماء کے تابع ہونا چاہئے، دینی شعور اور دینی شخصیات پر آپ کے بیانات میں تنقید ہوتی ہے، حالانکہ ہمارے کام میں کسی کی تنقید اور تردد سے حضرات نے منع فرمایا ہے، ہمارے حضرات سب کو ساتھ لے کر چلے ہیں، اہل حق کا تعاون، تائید اور دعا کی ہمیں ہمیشہ ضرورت ہے۔ط

آخر میں ہماری عرض یہ ہے کہ مولانا محمد الیاسؒ پر اللہ نے کام کا القا فرمایا، مولانا محمد یوسفؒ صاحب نے اس کام کے ہر ہر جزو کی قرآن وحدیث اور واقعات صحابہ سے تشریح فرمائی، مولانا انعام الحسن صاحبؒ نے اسی کو مرتب اور منضبط فرمایا ہم چاہتے ہیں کہ کام اسی نہج پر لکیر کے فقیر بن کر کرتے رہیں اور اگر کسی اضافہ کی ضرورت ہو تو تینوں ملکوں کی مشترکہ شوریٰ کے اجماع سے ہو، ہم اپنی عمر کی آخری منزل میں ہیں، ہم اس بات کو واضح کردینا چاہتے ہیں کہ موجودہ صورت حال سے ہم راضی نہیں ہیں، اس لئے ہم اس سہ ماہی مشورہ میں حاضر نہیں ہورہے ہیں جس طرح کام شوریٰ کے تحت چل رہا تھا اسی طرز پر کام کو رکھنا چاہتے ہیں ورنہ ہم اور ملک کے پرانے آپ کے ساتھ نہیں چل سکیں گے، اپنے علاقوں میں کام کرتے رہیں گے، دعوت ہماری زندگی کا مقصد ہے اور تبلیغ ہماری زندگی بھر کا کام ہے اور نظام الدین ہمارا گھر ہے جب صورت حال ٹھیک ہوجائے گی تو انشاء اللہ ہم حاضر ہوجائیں گے۔

اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پوری دنیا میں عموماً اور ہمارے ملک میں خصوصاً ہر جگہ کام کرنے والے کام کی فکر چھوڑ کر اپنی ہر مجلس میں نظام الدین کے احوال پر مذاکرے کررہے ہیں، ہر مجلس کا موضوع گفتگو نظام الدین بنا ہوا ہے، اللہ پاک ہمیں اس الجھن سے نجات فرماکر کام کرنے کی فکروں کے رخ پر واپس ڈال دے آمین۔

فقط والسلام

(۱) مولانا اسماعیل گودھرا (۲) مولانا عبدالرحمٰن ممبئی (۳) مولانا عثمان کاکوسی (۴) جناب محسن عثمانی (۵) جناب فاروق احمد بنگلور (۶) جناب ثناء اللہ خاں علیگ (۷) جناب پروفیسر عبدالرحمٰن مدراس

مورخہ ۱۲ر شوال ۱۴۳۷ھ مطابق ۱۷ر جولائی ۲۰۱۶ء

۱۲، ۸، ۱۶، ۲۰ کی شام بندے کی بنگلہ والی مسجد مرکز نظام الدین سے گجرات واپسی کے سلسلہ میں اس وقت مختلف خبریں گشت کر رہی ہیں جو سراسر جھوٹی اور خلاف واقعہ ہیں، اس لئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اصل حقیقت کی خود ہی وضاحت کردوں۔

(۱) امسال ۲۰۱۶ء ماہ رمضان المبارک سے اب تک بنگلہ والی مسجد مرکز نظام الدین میں جو واقعے پیش آرہے ہیں اور چند دن قبل خود میری موجودگی میں جو واقعہ پیش آیا ان نامناسب واقعات سے اس مبارک کام کی شبیہ بگڑتی جارہی ہے اور کام کا برسوں کا تقدس پامال ہوتا نظر آرہا ہے جس کی وجہ سے سارے عالم کے کام کرنے والے ساتھی علمائے ربانیین اور مشائخ عظما بہت مغموم اور پریشان ہیں، موجودہ صورت حال کی وجہ سے کام کی اجتماعیت حد درجہ متاثر ہوتی ہے، دوسری طرف بنگلہ والی مسجد میں ایک ایسے طبقے نے حصار قائم کیا ہوا ہے جو غلط باتوں کو بھی صحیح باور کرانے کی کوشش کر رہا ہے اور اصلاح کی کسی بھی مفید کوشش کے لئے رکاوٹ بنا ہوا ہے، کام کے لئے ایک خطرناک اور سنگین صورت حال ہے جس کو سنجیدگی کے ساتھ حل کرنے کی ضرورت ہے، جو لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ اس وقت مرکز میں کوئی مسئلہ نہیں ہے اور کام اپنے معمول پر چل رہا ہے، یہ بات سراسر غلط ہے اور حقیقت کے خلاف ہے۔

(۲) امسال عید الفطر کے بعد بندے نے طبیعت کی گھٹن کے باوجود بنگلہ والی مسجد جانے کا فیصلہ کیا، جانے سے پہلے طبیعت میں یہ خیال تھا کہ انشاء اللہ جلد ہی باہمی مفاہمت کے ذریعہ مسائل حل ہوجائیں گے، چنانچہ بندے نے موجودہ حالات کے حوالے سے متعدد بار مولوی سعد صاحب سے براہ راست گفتگو کی لیکن افسوس کہ کوئی مفید نتیجہ نہیں نکل سکا، بلکہ میرے نظام الدین میں قیام اور روزانہ کے مشورے میں حاضر ہونے کی وجہ سے یہ بات چلائی جانے لگی کہ میں کام کی موجودہ ترتیب اور نہج کا حامی ہوں، ایسی صورت حال میں میرے لئے موجودہ وقت میں اس کام کے حوالے سے اپنے موقف اور نظریات کا اظہار نہ کرنا دین میں مداہنت سمجھی جائے گی اس لئے ذیل میں ساری دنیا کے کام کرنے والوں کے لئے میں اپنے موقف کی صاف لفظوں میں وضاحت کرتا ہوں۔

اس وقت دعوت کی اس مبارک محنت کا دائرہ ساری دنیا میں وسیع ہوگیا ہے، لاکھوں لوگ اس کام میں جڑے ہوئے ہیں، مختلف المزاج اور مختلف المسالک کے لوگ اس محنت سے وابستہ ہیں، ظاہر ہے کہ اتنے وسیع اور پھیلے ہوئے کام کا بوجھ سنبھالنے کے لئے پرانے بزرگوں کی صحبت یافتہ ایک مستند جماعت کا ہونا ضروری ہے، جو تقویٰ وامانت داری، کام کے لئے خلوص وللّٰہیت اور محنت اور مجاہدے کے حوالے سے کام کرنے والوں کے درمیان متفق علیہ ہو، یہ جماعت باہمی مشورہ اور اجتماعیت کے ساتھ کام کو لے کر چلے، اس کے بغیر کام کو صحیح رخ پر رکھنا مشکل ہے اور ساری دنیا کے کام کرنے والوں میں اجتماعیت دشوار ہے۔

اسی لئے حضرت مولانا زبیر الحسن صاحبؒ کی حیات ہی میں بعض اہم مسائل کے پیش آنے کے موقع پر میں نے متعدد بار حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ کی بنائی ہوئی شوریٰ میں عالمی سطح پر کچھ افراد کے بڑھانے کی بات رکھی تھی اور یہ درخواست پیش کی تھی کہ پیش آمدہ مسائل کا حل اسی میں ہے، آخری عمر میں حضرت مرحوم اس کے لئے تیار بھی ہوگئے تھے لیکن اچانک ان کے وصال کا وقت آگیا، غفر اللہ لہ وادخلہ الجنۃ، نیز حضرت مرحوم کے وصال کے بعد ہم نے پرانے کام کرنے والوں کے مشورے سے ایک تفصیلی مکتوب مولانا سعد صاحب کو پیش کیا تھا جس میں کام کی موجودہ ترتیب اور نہج کے حوالے سے اپنی تشویش کا اظہار کیا تھا اور مسائل کے حل کرنے کے لئے شوریٰ کے قیام کی بات رکھی تھی، افسوس کہ کوئی نتیجہ نہیں نکل سکا اور کام کی صورت حال بگڑتی ہی چلی گئی، پھر گزشتہ سال نومبر ۲۰۱۵ء میں دنیا کے پرانوں کی موجودگی میں شوریٰ کی تکمیل کے بعد میں نے دوبارہ خود مولانا صاحب سے گفتگو کی کہ آپ اس شوریٰ کو تسلیم کرلیں انشاء اللہ سارے مسائل حل ہوجائیں گے لیکن انہوں نے تسلیم کرنے سے انکار کردیا جس کی وجہ سے ساری دنیا کا کام منتشر ہوگیا اور صورت حال نہایت سنگین ہوگئی، اب بھی میرے نزدیک مسئلہ کا حل یہ ہے کہ اس شوریٰ کو تسلیم کرلیا جائے اور کام کے تقاضے شوریٰ کی اجتماعیت سے پورے کئے جائیں۔

کام کی ترتیب اور نہج کے حوالے سے پچھلے تین ادوار میں جو طے شدہ امور ہیں، ان کو اپنی اصل حالت پر باقی رکھا جائے اور اگر ان میں کسی ترمیم یا اضافہ کی ضرورت ہو تو شوریٰ کی اجتماعیت کے بعد ہی اسے چلایا جائے، فی الوقت اجتماعیت کے متاثر ہونے کی سب سے بڑی وجہ نئی

باتوں اورنئی ترتیبوں کوشوریٰ اور پرانوں کے مشورے اور اعتماد کے بغیر چلانا ہے۔

دین وشریعت کی تشریح اور توضیح سے متعلق یہ جماعت جمہور اہل السنہ والجماعت کے مسلک کی پابند ہے، قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر میں جمہور مفسرین، حدیث کی تشریح میں جمہور محدثین اور سیرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم سے استنباط اور استخراج میں جمہور فقہاء کی رائے کی تابع ہے، جیسے پرانے تین ادوار میں ہمارے اکابر اس کے پابند تھے، اس لئے کہ اس کے بغیر دین میں تحریف کا دروازہ کھل جائے گا۔

اس کام میں بیانات سے متعلق شروع ہی سے محتاط طریقہ اپنایا گیا ہے، غیر مستند باتوں، اجتہادات اور غلط استدلات سے حد درجہ بچنے کی کوشش کی گئی ہے اسی لئے چھ صفات کے دائرے میں رہ کر بیان کرنے کا مکلف بنایا گیا ہے، کسی بھی آیت اور حدیث کی تشریح میں وقت کے مستند علماء سے استفادے کا پابند بنایا گیا ہے، تردید، تنقیص، تقابل، عقائد ومسائل اور حالات حاضرہ کے تذکروں سے ہمارے پرانے حضرات بچتے رہے ہیں اور کسی بھی دینی جماعت یا فرد پر تنقید اور تبصرہ سے بچنا اس کام کا اہم اصول ہے، لیکن موجودہ وقت میں بہت سے کام کرنے والے اہم ذمہ داران بیانات میں پرانے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں، خصوصاً سیرت صحابہ سے غلط استدلال، دینی جماعتوں کی تنقید وتنقیص کثرت سے سننے میں آرہی ہے، ان باتوں سے بندہ پہلے ہی دن سے راضی نہیں ہے اور متعدد بار اس سلسلہ میں توجہ بھی دلاتا رہا ہے اور اپنے بیانات میں بھی مثبت انداز میں متنبہ کرنے کی کوشش کرتا رہا، لیکن جب معاملہ حد سے تجاوز کر گیا اور میرے بنگلہ والی مسجد کے قیام کا لوگ غلط مطلب لینے لگے کہ بندہ کام کی موجودہ ترتیب اور روش سے راضی ہے، نیز بنگلہ والی مسجد کے موجودہ ماحول کی وجہ سے بندہ سخت گھٹن محسوس کرنے لگا تو کئی دنوں کے استخارے کے بعد بندے نے یہ فیصلہ کیا کہ کام کرنے والوں کے سامنے اپنے موقف کا صاف اظہار کردوں، جب حالات سازگار ہوجائیں گے تو بندہ کو دوبارہ حاضر ہونے میں ادنیٰ تامل نہیں رہے گا۔ میری گجرات واپسی فریق بن کر نہیں ہوئی ہے، بلکہ کام کی حفاظت اور مداہنت سے بچنے کے لئے ہوئی ہے، مجھے بھی اللہ کے یہاں جواب دینا ہے، اللہ تعالیٰ کام کی اور کام کرنے والوں کی حفاظت فرمائے۔

بندہ ابراہیم دیولہ

مقیم حال، دیولہ ضلع بھروچ (گجرات)

۱۵راگست ۲۰۱۲ء بروز دوشنبہ

رائے ونڈ

۱۸رشوال المکرم ۱۴۳۷ھ مطابق ۲۳رجولائی ۲۰۱۶ء

محترمین بندہ جناب مولوی محمد یعقوب صاحب، مولوی محمد ابراہیم صاحب، مولوی احمد لاٹ صاحب، مولوی سعد سلمہ و مولوی زہیر الحسن سلمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیر وعافیت سے ہوں گے اور اجتماعیت کے ساتھ ایک دوسرے کی محبت دل میں رکھتے ہوئے دین کی سربزی اور اعلاء کلمۃ اللہ کی محنت میں شب وروز کوشاں ہوں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کی مساعی جمیلہ کو قبول فرما کر ساری دنیا کی ہدایت کا فیصلہ فرمادے آمین، امسال حج کے سفر کے سلسلہ میں کچھ حالات کی بنا پر تینوں ملکوں کا یکجا قیام دشوار ہے اس بنا پر ہمارے ہاں کے ساتھیوں نے باہمی مشورہ واتفاق رائے سے طے کیا ہے کہ جو احباب ہمیں حج پر لے جارہے ہیں یعنی پاکستانی حجاج کو حج پر لے جانے والے ہمارا قیام وطعام منیٰ وعرفات کا قیام سب انہی کے ساتھ ہو، ملکی قوانین کا بھی کچھ یہی تقاضہ ہے اور آپ حضرات کا اپنے ملک والوں کے ساتھ! باقی محنت تمام ملک سے آئے ہوئے حجاج کرام میں سبھی کریں ان کو اپنے پاس بھی بلائیں خود بھی ان کے پاس جائیں اس لئے کہ ہر ہر فرد پر پوری امت کی ذمہ داری ہے اور پوری ہی امت پر ہر ہر فرد کی ذمہ داری ہے، انشاء اللہ طرفین کے لئے اس میں خیر ہوگی۔

احباب کی خدمت میں سلام مسنون۔

فقط والسلام

بندہ محمد عبدالوہاب عفی عنہ

دعوت کا کام کرنے والے احباب کے نام

نظام الدین میں بندہ تقریباً ۱۵ سال حضرت مولانا محمد یوسفؒ کے ساتھ رہا ان کے بعد تقریباً ۳۰ سال مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے ساتھ

رہا، تقریباً ۵۰ سال کے اس طویل عرصہ میں ان دونوں حضرات کو قریب سے دیکھنے اور سفر وحضر میں ساتھ رہنے کا موقع اللہ پاک نے نصیب فرمایا، ان دونوں حضرات کی ہدایت، رہبری اور نگرانی میں اس عالی اور مبارک کام کے کرنے کی اللہ رب العزت نے سعادت نصیب فرمائی، اس کی روشنی میں بندہ پوری دیانت داری سے یہ عرض کرتا ہے کہ کام اپنے نہج سے جس پر یہ حضرات ڈال کر گئے تھے، ہٹ چکا ہے اور پٹری سے اتر چکا ہے۔

ہمارے یہ دونوں اگرچہ سب کے نزدیک متفقہ امیر تھے مگر کبھی انہوں نے امارت کا دعویٰ نہیں کیا، کبھی حکم کے انداز سے بات نہیں کی اور کبھی بھی اپنی نہیں چلائی، ہمیشہ اپنے کو مشورہ کے تابع رکھا، آج بات الٹ چکی ہے، امارت کا دعویٰ ہے اور جو نہ مانیں اسے منوانے کی ترکیبیں کی جاتی ہیں جس کے نتیجے میں نظام الدین میں وہ انتشار برپا ہے جو گالی گلوچ اور مار پیٹ کی حد تک پہنچ چکا ہے۔

نظام الدین جو امت کی فکر، اپنی اصلاح اور آخرت بنانے کی جگہ تھی جہاں آکر ہر ایک ان صفات سے متصف ہوتا تھا وہ ماحول مرکز نظام الدین میں ختم ہوکر غیبت سوء ظن اور بہتان طرازی اور کام کو صحیح نہج پر لانے والوں کو زیر کرنے کی ترکیبیں بنانے کا ماحول بن چکا ہے، جس میں آکر آدمی سدھرنے کے بجائے بگاڑ کی طرف جارہا ہے، جس سے کام کی روح نکل گئی ہے، یہ ذہن بنایا جارہا ہے کہ اطاعت کرو تو نجات ہے (چاہے اس کے بعد جو کچھ کرو کوئی حرج نہیں) اور اگر اطاعت نہ کرو، کسی بھی بات سے اختلاف کرو تو نجات نہیں ہوسکتی ہے چاہے کتنے ہی مخلص ہو، کتنی ہی قربانی دو اپنی اصلاح کی فکر کرو، آخرت بنانے کی فکر امور دین اور امت کا غم حاصل ہونے کا جو ماحول نظام الدین میں تھا وہ ختم ہو چکا ہے، اس کی جگہ اپنی چلانا، من مانی دنیا طلبی اور جی حاجی کا ماحول قائم ہو چکا ہے۔ اسی مقصد کے لئے عمومی بیعت کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اگرچہ حضرت جیؒ کی شوریٰ نے متفقہ طور پر بیعت کرنے سے منع کیا تھا جس کی تحریر حضرت جی کی شوریٰ کے دستخط کے ساتھ موجود ہے۔

نئی نئی باتیں جو پچھلے دنوں حضرات کے دور میں نہیں تھیں وہ بغیر مشورے کے چلائی گئیں ہیں۔

ایک دعوت، تعلیم، استقبال ہے، یہ ایک اصطلاح گڑھی گئی ہے جو ہمارے حضرات کے دور میں نہیں تھی اگرچہ اس کا نام اب بدل کر تعمیر مسجد رکھ دیا گیا ہے مگر کام وہی ہے اس سے روزانہ کی گھر گھر کی محنت اور عمومی گشت کی اہمیت ختم ہوکر رہ گئی ہے۔

دوسرا خواص اور دیگر طبقاتی محنت کو روکنا، حالانکہ یہ کام دونوں حضرات کے دور میں ہوتا رہا خواص اور دیگر طبقات پھر عمومی محنت کے ساتھ جڑ جاتے تھے اور اس طرح اس کا نفع اظہر من الشمس ہے، طبقاتی کام کو روکنے کے لئے اور تعمیر مسجد کے عمل کو نافذ کرنے کے لئے نصوص سے غلط استدلال کیا گیا۔ تیسرے منتخب احادیث ہے کبھی مولانا محمد یوسف صاحبؒ نے اشارۃً کنایۃً بھی اس کی تعلیم کا ذکر نہیں کیا، کیا فضائل اعمال کو آہستہ آہستہ ختم کرکے اس کی جگہ پر منتخب احادیث کو لانے کی کوشش ہو رہی ہے۔

چوتھے مستورات کے پانچ کام، اس طرح روزانہ نئے نئے شوشے چھوڑ کر کام کرنے والوں کے ذہن الجھائے جاتے ہیں۔

جو ان باتوں کو نہ چلائے اور جن علاقوں میں یہ باتیں نہ چلائی جائیں، یہ کہا جاتا ہے کہ وہاں نظام الدین کی ترتیب نہیں ہے، حالانکہ یہ صرف ایک فرد مولوی محمد سعد سلمہ کی چلائی ہوئی ترتیبیں ہیں۔

نظام الدین کی ساری مجلسیں انہیں باتوں کی نذر ہوکر رہ گئی ہیں، ایک نیا ایسا عملہ جو ہمارے حضرات کا صحبت یافتہ نہیں ہے، نظام الدین میں قابض ہو چکا ہے، جو آنے والوں کا ذہن روزانہ الجھاتا رہتا ہے کہ صوبہ کے ذمہ داروں کی مت مانوں اس لئے کہ وہ نظام الدین کی ترتیب نہیں چلاتے، جماعتوں کو بھی ہدایت دے کر روانہ کیا جاتا ہے کہ انہیں نئی ترتیبوں کو چلانا ہے، اس لئے روانگی کی ہدایات نظام الدین میں اور اجتماعات میں انہی کی طے کی جاتی ہیں جو ان باتوں کو بیان کریں، اس سے ہر صوبہ میں اختلاف اور دو ذہن بن رہے ہیں، نئے یہ سمجھتے ہیں کہ پرانے ساتھی نظام الدین کی نہیں مانتے اور پرانے احباب اس الجھن میں ہیں کہ یہ نئی نئی باتیں کیسے چلا رہے ہیں؟ جو نہ صرف یہ کہ مشورہ سے طے شدہ نہیں ہیں بلکہ ان سے بنیادوں سے ہٹتا ہے اور نہج بدلتا ہے، ہر جگہ اختلاف، انتشار اور خلفشار ہے، آخرت کا فکر، دین کا اور امت کا غم اور اپنی اصلاح اور ترتیب کا پہلو جو اس کام کی روح تھی وہ مفقود ہو گئی ہے۔

مولوی سعد سلمہ اس وقت ایک ایسے عملہ کے گھیرے میں ہیں جس

نے حضرات اکابر کی صحبت نہیں پائی ہے جو اپنے مفاد کے لئے ان کی ہر بات کو سراہتا ہے اور انہیں اس غلط فہمی میں ڈالے ہوئے ہے کہ کام کو جتنا انہوں نے سمجھا ہے اتنا اگلوں میں سے کسی نے سمجھا تھا نہ موجودہ لوگوں میں کوئی سمجھتا ہے، جب اپنی باتوں کو بیان کرتے ہیں تو وہ اس وقت یہ کہتے ہیں کہ میں قرآن وحدیث اور سیرت سے تمہیں سمجھا رہا ہوں اور کام کو قرآن وحدیث اور سیرت پر لانا چاہتا ہوں تو کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے اکابر نے جو کام کیا وہ قرآن وحدیث اور سیرت سے مستنبط نہیں تھا۔

بیانات میں بے دھڑک نکتہ چینی، تنقید، تحقیر، تحکمانہ انداز؟ اجتہاد اور نئی نئی تشریحات یہ سب چیزیں ہمارے اکابر کے نہج کے خلاف ہو رہی ہیں، روزانہ کوئی نہ کوئی نیا شوشہ چھوڑا جاتا ہے، علماء مشائخ حیران اور فکرمند ہیں کہ یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ اگر یہی رخ رہا تو وہ وقت دور نہیں کہ علماء اس کام کے خلاف ہو جائیں اور امت کا سنجیدہ طبقہ بھی اس کام سے دور ہو جائے گا۔

کام کی اہمیت اور اس کے نہج کی حفاظت کے لئے گزشتہ نومبر ۲۰۱۵ء کو دنیا کے تمام پرانوں کی موجودگی میں حضرت جی کی شوریٰ کی تکمیل کی گئی جس میں خود میں بھی موجود تھا مگر حیرت ہے کہ مولوی سعد سلمہ نے اسے ماننے سے انکار کر دیا اور اس انکار کی کوئی وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔

دنیا میں کوئی بھی دینی تعلیمی یا ملی ادارہ، امت کا کوئی اجتماعی کام شوریٰ کی سرپرستی نگرانی اور رہبری کے بغیر نہیں چل سکتا ہے، امت کے اتنے بڑے کام کو کسی ایک فرد کے حوالے سے کر دینا اور اس فرد کا اس عالی کام کو اپنی مرضی کے مطابق چلانا ایک سنگین اور خطرناک صورت حال ہے، کوئی بھی فرد اپنی فطری کمزوریوں اور نفس کی آلائشوں سے مبرا نہیں ہے۔

(وَمَآ اُبَرِّئُ نَفۡسِیۡ اِنَّ النَّفۡسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوۡٓءِ) غالباً اسی بات کو سامنے رکھتے ہوئے مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے فرمایا تھا کہ آئندہ یہ کام ایک شوریٰ کی نگرانی میں چلے گا۔

(دیکھئے آخری مکتوب مکاتیب مولانا الیاس صاحبؒ، از: مولانا ابوالحسن علی ندویؒ)

میں یہ تحریر عنداللہ مؤلیت اور احتساب کے ڈر سے لکھ رہا ہوں، اللہ رب العزت ہمیں اپنے اکابر کے نہج پر کام کرتے رہنے کی اور نئی نئی باتوں کے داخل کرنے سے بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے آمین۔

اہل تبلیغ سے مخلصانہ اپیل

عزیز دوستو! دعوت وتبلیغ کا کام جس قدر عظیم ہے اس پر ابتلا بھی اتنی ہی بڑی آئی ہے کہ ہمارا پورا نظام پوری دنیا میں متزلزل ہو کر رہ گیا، ملکوں، علاقوں، شہروں بلکہ محلوں میں بھی ساتھی دو متقابل گروہوں میں بٹ گئے جو کل تک بھائی بھائی بنے ہوئے تھے وہ آج ایک دوسرے کے حریف بن گئے، ہماری جان، مال، وقت اکثر اسی میں لگنے لگا، جب کہ دشمنوں نے جو اختلاف کا بیج بویا ہے اس میں ہمارا کوئی رول نہیں ہے، یہ سب بڑوں سے متعلق ہے، اللہ تعالیٰ کے یہاں بھی جواب دہی انہیں کو کرنا ہوگی اور اس کا حل بھی وہی نکال سکتے ہیں۔

ہم عام لوگوں کا کام اس مشکل حالات میں یہ ہے کہ ہر ایک اپنا محاسبہ کرے کہ کیا اس کے دن رات بزرگوں کے بتائے طریقہ پر گزر رہے ہیں؟ جتنی کوتاہی نظر آئے اس پر استغفار کیا جائے اور آئندہ ذاتی معلومات نمازوں، ذکر، تلاوت دعا کا اہتمام کرتے ہوئے روزانہ دو تعلیم، ہفتہ واری دو گشت، ماہانہ تین دن، سالانہ چلّہ یا تین چلّے کی پابندی کا خود اپنی ذات سے اہتمام کرتے ہوئے دوسروں کو اس کے لئے تیار کرنے کی محنت کا اہتمام کریں، امت کی بے کسی، بے حسی جس کی وجہ دین سے دوری ہے اس کا درد اپنے اندر پیدا کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور مناجات کی مقدار بڑھائیں اور اللہ تعالیٰ شانہ جس نے ہمارے بڑوں کے مجاہدے اور گریہ وزاری کو بنیاد بنا کر ظاہرہ حالات کے خلاف محض اپنی قدرت سے اس کام کو ساری دنیا میں جاری فرمایا تھا اور اس میں غیر معمولی تاثیر اور قبولیت پیدا کر دی تھی، اگر ہماری اکثیر اس کام کے تمام اجزا کو پورا کرنے میں مشغول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ اپنے اس کام کی تاثیر اور افادیت کو پھر اسی طرح ظاہر فرمائے گا انشاء اللہ۔

☆☆☆☆

☆ پتھری کی صورت میں گردہ مثانہ سے ریت آنے کی حالت میں مولی کا استعمال کیا جاتا ہے، اگر اسے مسلسل استعمال کیا جائے تو پتھری ریزہ ریزہ ہو کر ہمیشہ کے لئے جسم سے خارج ہو جاتی ہے۔

ممبئی کی مشہور و معروف مٹھائی ساز فرم

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks
محمد اجمل انصاری
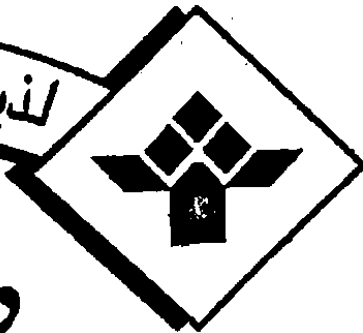
جماعت تبلیغی

سوال از: حافظ علی خان ــــــــ راولپنڈی

(۱) محلہ وبستی میں گشت کرکے لوگوں کو جو مکان میں یا راستہ وغیرہ میں مل جائیں، مسجد میں نماز کے لئے لایا جاتا ہے، چاہے کوئی اپنے کپڑوں اور جسم وغیرہ کے عدم طہارت کی وجہ سے مسجد میں آنے کے ناقابل ہو اور وہ عذر ہی پیش کرے، ایک مولوی صاحب سے دریافت کیا گیا کہ ایسے لوگوں کو مسجد میں لانے سے کیا فائدہ جو شرائط نماز کے مطابق نہ ہوں تو کہنے لگے کہ ہر شخص کے لئے الگ شرطیں ہیں اور پھر جب مسجد میں آنے لگے گا تو شرطیں بھی پوری ہو جائیں گی۔

مسجد میں لوگوں کو جمع کرکے وعظ ونصیحت کی جاتی ہے، نماز کے فضائل بتلائے جاتے ہیں اور اس طریق کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم وصحابہ کرام بتلایا جاتا ہے۔

(۲) کہا جاتا ہے کہ ہر شخص پر تبلیغ دین فرض ہے کیوں کہ اب کوئی نبی نہیں آنا، اس لئے نبی کا کام امت پر فرض کردیا گیا ہے اور اس کام کا طریقہ یہ ہے کہ ہر شخص اپنی عمر میں چار ماہ اور ایک سال میں ۴۰ یوم، ایک ماہ میں تین یوم اپنا وقت دے اور جماعت کے ساتھ تبلیغ کے لئے نکلے اور اپنا نام لکھاوے اور اس پر بہت زیادہ اصرار کیا جاتا ہے، بار بار ہر شخص سے پوچھا جاتا ہے اور کہتے ہیں جو شخص دین کے لئے نکلتا ہے اس کو ایک ایک قدم پر سات لاکھ نیکی کا ثواب ملتا ہے اور ایک روپیہ خرچ کرنے پر سات لاکھ روپے تک خرچ کرنے کا ثواب ملتا ہے، اس طریقہ کو بھی انبیاء کی سنت بتلایا جاتا ہے۔

تبلیغ دین کے لئے تو کسی کو کوئی انکار یا عذر ہو ہی نہیں سکتا، دریافت طلب یہ امر ہے کہ کیا یہی طریقہ "انبیاء" کا ہے؟ اور اسی طریقہ سے تبلیغ دین ضروری ہے؟ اور جو لوگ تبلیغی جماعت میں شامل نہ ہوں اور باہر نہ جائیں کیا وہ گنہگار ہوں گے؟ کیوں کہ تبلیغی جماعت والے قرآن کریم کی یہ آیت انفروا خِفَافًا وَّثِقَالًا (۱) پیش کرکے یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کا حکم دیا ہے۔()

آیت مذکورہ جہاد فی القتال کے موقع کے لئے ہے یا کہ اس موقع کے لئے جیسا کہ یہ حضرات بتلاتے ہیں؟

جواب

جماعت تبلیغی کے طریقہ کار کے بارے میں ہماری رائے ڈھکی چھپی نہیں، متعدد بار ارشادتاً اور صراحتاً اسے ظاہر کرچکے ہیں، تبلیغ کا یہ طریقہ جس کا آپ نے مختصر ذکر فرمایا اور جو ہمارے بھی علم میں پہلے سے ہے نہ طریق انبیاء ہے نہ اس سے اجتماعی پیمانے پر کسی قابل لحاظ اصلاح کی امید ہے، ہاں کچھ افراد ضرور ایک شغل نیک میں لگ سکتے ہیں۔

آیات وروایات کا بے جا استعمال، یعنی مصداق اور شان نزول سے ہٹا کر اپنے موقف کی تائید میں زبردستی استعمال اتنا زیادہ رواج پا گیا ہے کہ اب جماعت تبلیغی ہی کو کیا الزام دیں؟ پھر اس میں تو غالب اکثریت ہی ان نیک بندوں کی ہے جن کی نیکی علم وعقل کے جھنجھٹ میں پڑنا نہیں جانتی، تب کیسی بحث اور کس کا نقد۔

ویسے آیت انفروا خِفَافًا وَّثِقَالًا کی حقیقت اور مصداق صحیح دیکھنا چاہیں تو "سورۂ توبہ" کسی مترجم قرآن میں پڑھ ڈالے، بلا ادنیٰ تامل پتہ چل جائیگا کہ اسے جماعت تبلیغی کی امن پسندانہ نفیر اور صلح مندانہ

(۱) نکلو اللہ کی راہ میں ہلکے ہو یا بوجھل

قریہ نوردی اور گشت کی دلیل بنا کر پیش کرنا قرآن کے ساتھ ایک جاہلانہ مذاق سے زیادہ کچھ نہیں، نعوذ باللہ من ذلک۔

سوال کے تمام گوشوں کا جواب اسی روشنی میں خود سوچ ڈالئے۔

(تجلی، دیوبند، ستمبر ۱۹۵۹ء)

فضائل ذکر

سوال از: ازابن وکیل ــــــــ اعظم گڑھ

آج کل مولانا زکریا صاحب شیخ الحدیث دامت برکاتہم کی کتاب "فضائل ذکر" زیر مطالعہ ہے۔ "تبلیغی جماعت" کے تبلیغی نصاب میں اس کتاب کو خاص مقام حاصل ہے۔ اس کتاب کے ذریعہ خود تبلیغی جماعت نیز تمام مسلمانوں کی دینی تعلیم و تربیت کا کام لیا جاتا ہے، اس کتاب کو پڑھنے سے عام طور پر تاثر یہ بنتا ہے کہ غالباً دین اسلام کی صحیح ترجمانی اس کتاب کے ذریعہ نہیں ہورہی ہے، لیکن شبہے کی بنا پر میں کوئی رائے قائم نہیں کرسکتا، میں ایک کم علم آدمی ہوں، اس لئے کسی صاحب علم کی طرف رجوع کرنا ضروری معلوم ہوا، اس کتاب میں عجائبات تو بہت ہیں، میں کیا کیا چیزیں نقل کروں، بس چند مثالیں درج کرتا ہوں (اس کے بعد سائل نے متعدد اقتباسات نقل کئے ہیں، جنہیں بہ خوف طوالت حذف کیا جاتا ہے)

جواب

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی بعض کتابیں ہم نے بھی دیکھی ہیں، ان کے علم فضل، زہد و ورع اور تعلق باللہ کے کیا کہنے، وہ سلف صالحین کی یادگار اور اپنے خاص رنگ کے امام ہیں، ہم جیسے بے بضاعتوں کا منصب نہیں کہ ان کے بارے میں زبان نقد دراز کریں۔

لیکن اس فریضہ جواب دہی کی خاطر جسے ہم نے اپنے ذمے لے رکھا ہے، بس اتنا ہی عرض کرسکیں گے کہ ممدوح محترم تبلیغی جماعت سے وابستہ ہیں اور اس جماعت کا طرز فکر، طریق کار اور نصب العین جس نوع کا مزاج و ذہن تیار کرتا ہے اس کے لئے ممدوح کی کتابیں کارآمد اور مؤثر ثابت ہورہی ہیں۔

آپ نے سنا ہوگا محدثین نے ہزاروں نہیں لاکھوں روایات میں فقط چند ہزار روایتیں اپنے مصنفات میں جمع کیں اور باقی کو اس لئے چھوڑ دیا کہ وہ قابل اعتبار نہیں تھیں، اب اتنا بڑا اتلاف تو ذخیرہ ہوا نہیں تو تحلیل نہیں ہوسکتا، لامحالہ دوسرے لوگوں نے اپنے اپنے ظرف اور ضرورت کے مطابق اسے استعمال کیا اور مسلمانوں میں صحیح و ثقہ روایات کے ساتھ کمزور اور موضوع روایتیں بھی حدیث کے نام سے خراج قبول حاصل کرتی رہیں، سوچنے کا ڈھنگ بعض اچھے اچھے بزرگوں تک کا یہ بن گیا کہ جس طرح وعظ و پند کے لئے طبع زاد قصے بھی نشر کرنا کچھ بری بات نہیں، اسی طرح ایسی حدیثیں بھی نشر کرنا کچھ بری بات نہیں جو علم و فن کی کسوٹی پر چاہے رانگ ہی رانگ ہوں لیکن سننے والا انہیں سن کر نیکی کی طرف مائل ہوجائے، چنانچہ بے شمار ناقابل اعتماد روایتیں ایسے ہی بزرگوں کی پھیلائی ہوئی ہیں جن کے اخلاص و تقویٰ کی قسم کھائی جاسکتی ہے اور جو واقعتاً اخلاق و عبادات کے زندہ پیکر تھے۔

شیخ الحدیث مدظلہ علم الحدیث کے بھی شناور ہیں، انہیں رجال کے فن اور جرح و تعدیل کی نزاکتوں پر پورا عبور حاصل ہے، اس کے باوجود ان کی تحریروں میں اگر ضعیف، موضوع اور بے بنیاد روایتیں فراوانی کے ساتھ ملتی ہیں تو اس کی وجہ وہی طرز فکر ہے جس کا ہم نے ذکر کیا، وہ دینداری، صالحیت اور خدا پرستی کا جو تصور رکھتے ہیں اس کے لئے ایسی تمام روایات اکسیر سے کم نہیں جن میں کشف و کرامات کے چرچے ہوں، خواب اور کرشمے جلوہ طراز ہوں اور ذکر و شغل کی پرامن راہ سے فردوس کی منزل تک پہنچایا گیا ہو۔

حاصل جواب یہ سمجھئے کہ اسلام کا جو تصور خود آپ کی نگاہ میں صحیح تر ہے، آپ اسی کے مطابق جہد و عمل کئے جائیں، ٹکرانے سے کچھ حاصل نہیں، دلوں میں اگر اخلاص پیدا ہوجائے تو گوناگوں اختلافات کے باوجود ایک مقصد اعلیٰ کے لئے ہم سب کچھ نہ کچھ ضرور کرسکتے ہیں۔ واللہ الموفق۔

(تجلی، دیوبند، (ڈاک نمبر) نومبر، دسمبر ۱۹۶۳)

تبلیغی جماعت

سوال از: محمد ابراہیم توکلی ــــــــ ظہیر آباد (آندھرا پردیش)

یہ بات بہت ہی پریشان کررہی ہے کہ کیا تبلیغی جماعت ایک گمراہ

کن جماعت ہے؟ ایک صاحب کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت ایک گمراہ جماعت ہے اور یہ جماعت کچھ دنوں کے بعد ایک مکمل فرقہ کی شکل میں نمودار ہو جائے گی، اس بات کی دلیل میں ان صاحب نے ایک حدیث پیش کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ ''حضور صلی اللہ علیہ وسلم'' فرماتے ہیں کہ میری امت میں ایک فرقہ ایسا بھی ہوگا جو لمبے لمبے کرتے اور بڑی بڑی داڑھیاں اور ناپ تول کا لباس رکھنے والا ہوگا جو سب ناری ہوں گے۔'' اور وہ کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت وہی فرقہ ہے اور وہ کہتے ہیں کہ کیا ایسی تبلیغ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں کی جاتی تھی اس کے ثبوت میں کوئی حدیث نہیں ہے، لہٰذا یہ تبلیغ بدعت ہے اور حدیث کی رو سے ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی کا انجام دوزخ ہے اور وہ صاحب کہتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کے افراد قرآن کریم سے افضل ''تبلیغی نصاب'' مرتبہ مولانا زکریا صاحب کو بتاتے ہیں نعوذ باللہ من ذالک۔ قرآن سے افضل بھی کوئی کتاب ہوسکتی ہے؟ قرآن تو کجا یہ کتاب ائمہ اربعہ کی مرتب کردہ کتابوں سے بھی افضل نہیں ہوسکتی۔ ''تبلیغی جماعت'' والے درس قرآن نہیں دیتے اور نہ درس حدیث دیتے اور نہ درس مسائل، بس ایک نئی رٹ لگا کر بیٹھتے ہیں مولانا زکریا کی کتاب پر۔ بڑے افسوس کی بات ہے، کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں مسجدوں کے اندر مسلمانوں سے وعدے لئے جاتے تھے ایک چلّہ چار مہینے وغیرہ کے لئے اللہ کی راہ میں باہر نکلنا کیا اس کے ثبوت میں کوئی حدیث ہے؟ اگر نہیں تو یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔

اس طرح سے وہ صاحب ''تبلیغی جماعت'' کی متعدد غلطیاں نکال کر بتلاتے ہیں کیا واقعی تبلیغی جماعت میں اس قسم کی غلطیاں ہی ہیں؟ میں تو فیصلہ نہیں کرسکتا کہ تبلیغی جماعت گمراہ کن ہے اور یہ صاحب تبلیغی جماعت کے خلاف لوگوں کو بھڑکا رہے ہیں، کیا ان کا بھڑکانا ٹھیک ہے یا گناہ؟

جواب

بعض لوگوں کے دماغ کی ساخت ہی کچھ ایسی ہوتی ہے کہ فضول گوئی کے بغیر انہیں زندگی کا لطف ہی نہیں آتا، جن صاحب کا آپ نے ذکر کیا وہ بھی ایسی ہی مخلوق معلوم ہوتے ہیں۔

''جماعت تبلیغی'' جو کام کر رہی ہے وہ دین وملت ہی کا کام ہے جو مقصد اس کے پیش نظر ہے وہ بھی پاکیزہ ہی ہے، یہ تو ممکن ہے کہ ہمیں یا بعض اور لوگوں کو اس کے طریق کار یا بعض مشاغل سے اختلاف ہو لیکن اسے گمراہ یا گمراہ کن کہنا اور ہولناک حدیثوں کو اس پر چسپاں کرنا کسی خدا ترس اور سلیم العقل آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔

یہ درست ہے کہ اپنی چند جماعتی کتابوں کے بارے میں اس جماعت کے اکثر وبیشتر افراد کا انداز فکر اور تصور غلو آمیز ہے، لیکن یہ درست نہیں کہ اس غلو کا مطلب قرآن وحدیث سے بیزاری ہے، رہا ''چلے'' کا معاملہ تو اگرچہ ہم اس سے پوری طرح متفق نہیں ہیں لیکن اسے بدعت کہنا بھی غلط سمجھتے ہیں۔

خلاصہ جواب کا یہ ہے کہ تبلیغی جماعت نہ گمراہ ہے نہ گمراہ کن، اس کی بعض خامیاں لازمی نتیجہ ہیں مسلمانوں کی عام جہالت کا اور بعض خامیاں ثمرہ ہیں ان فکری لغزشوں کا جن سے ہم اور آپ اور کوئی بھی جماعت بالاتر نہیں ہے، ہمیں چاہئے کہ اگر تبلیغی جماعت کا طریق کار ہمیں پسند نہیں ہے تو اس سے تعاون نہ کریں اور جس جماعت کو پسند کرتے ہوں اس سے تعاون کریں یا پھر اپنے ہی طور پر دین وملت کی کوئی خدمت انجام دیں، دین وملت کی نہ سہی اپنی ہی ذات کی خیر خبر لیں، اپنے ہی اعمال وعقائد کی اصلاح کریں، اپنی ہی خامیوں سے کشتی لڑیں، یہ بات بے ہودگی کی حد تک غلط ہے کہ بیٹھے بٹھائے ایک ایسی جماعت کو جہنمی قرار دینے کی ناپاک کوشش میں لگ جائیں جو اپنی سمجھ کے مطابق مسلمانوں کی اصلاح میں سرگرم اور منہمک ہے، ہم سب کو دعا کرنی چاہئے کہ اے اللہ ''جماعت تبلیغی'' کے طریق کار اور فکر وعقیدے میں اگر کچھ خامیاں ہیں تو ان کو دور فرما، ان کے خراب نتائج سے دین وملت کو محفوظ رکھ اور جو خوبیاں اس جماعت کے کام میں ہیں ان کا زیادہ سے زیادہ نفع دین وملت کو پہنچا۔

(تجلی، دیوبند، جنوری، فروری ۱۹۶۸ء)

درود اور چلّے!

سوال از: سید خادم علی ــــــــــ آکوٹ

گزارش خدمت میں یہ ہے کہ پچھلے دنوں یہاں ایک ''تبلیغی جماعت'' آئی ہوئی تھی، اس کی امارت ایک مفتی صاحب کر رہے تھے،

بیان کے بعد جماعت کی تشکیل کی گئی، مفتی صاحب نے ایک شخص سے کہا کہ آپ بھی کچھ دنوں کے لئے چلئے، انہوں نے صاف جواب دیدیا کہ میں نہیں چل سکتا، ان کے اس جواب پر مفتی صاحب نے کہا۔

"خدا جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے گمراہ کرتا ہے۔"

کیا یہ جملہ کسی مسلمان کے لئے جماعت کے ساتھ نہ چلنے پر استعمال کیا جاسکتا ہے؟

اس کے بعد مفتی صاحب نے دعا کی، دعا میں ساتھ نہ دینے والوں کے لئے بددعا کی۔

جب ان سے کہا گیا کہ آپ مسلمانوں کے لئے بددعا نہیں کرسکتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کافروں کے لئے بھی بددعا نہیں کی۔

تو مفتی صاحب نے یہ جواب دیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بددعا کی ہے۔ "جب میرا نام آئے اور کوئی مسلمان مجھ پر درود وسلام" نہ بھیجے وہ ہلاک ہو" کیا یہ بددعا نہیں؟ یہ بددعا کافر کے لئے نہیں مسلمانوں کے لئے ہے اس لئے ہم برابر بددعا کریں گے۔"

مزید فرمایا:

"ہم آپ سے زیادہ جانتے ہیں، یہ بھی جانتے ہیں کہ غلط بددعا کی گئی تو وہی بددعا اسی پر لوٹ آتی ہے۔"

مفتی صاحب کے اس طرز عمل پر تبصرہ "تجلی" میں فرماکر عام لوگوں کو آگاہ کریں۔

جواب

آپ جانتے ہی ہوں گے نادان دوست سے دانا دشمن بہتر سمجھا گیا ہے، یہ تبلیغی جماعت والے بلاشبہ خدمت دین ہی کی نیت رکھتے ہیں اور قصد ونیت کی حد تک مسلمانوں کے دوست بھی ہیں لیکن ان کی نادانیاں بہتیرے مواقع پر دین وملت کے حق میں بے حد مضر ثابت ہوتی ہیں۔

یہ جن مفتی صاحب کا آپ نے ذکر کیا بے چارے کم عقل بھی معلوم ہوتے ہیں اور جاہل بھی، پھر جہل جب جہل مرکب کی نوعیت کا ہو تو اسے کریلا اور نیم چڑھا کہا جاتا ہے۔

تبلیغی جماعت کے "گشت" یا "چلے" میں نکلنا فی نفسہ خواہ کوئی افادیت رکھتا ہو یا مضرت، لیکن اسے "ہدایت" سے تعبیر کرنا اور نہ نکلنے والوں کو "گمراہ" سمجھنا سادہ لوحی کی وہ شاندار قسم ہے جس کی داد شاید اطفال مکتب بھی نہ دے سکیں۔

رہا بددعا کے سلسلہ میں ان کا ارشاد، تو خدا انہیں معاف کرے۔ انہوں نے ختمی مرتبت صادق ومصدوق صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان گھڑا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے مجھ پر جھوٹ گھڑا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے، یہ اپنے آپ کو ہدایت یافتہ اور دوسروں کو گمراہ سمجھنے والے مفتی صاحب ثابت نہیں کرسکتے ہیں کہ جس بددعا کی نسبت انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کی ہے وہ کسی معتبر روایت سے ثابت ہو۔

روایت کی بحث بھی ہم کریں، سامنے کی بات یہ ہے کہ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وعادت سے واقفیت رکھنے والا کوئی بھی مسلمان خواہ وہ حدیث وقرآن کا عالم نہ ہو، صرف عقل ووجدان ہی سے اس یقین واذعان تک پہنچ سکتا ہے کہ پتھر مارنے والے کفار اور گالیاں دینے والے مشرکین تک کے لئے ہدایت ہی کی دعا کرنے والا رحمت ورافت کا مجسمہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شفقت ودرگزر کا پیکر کسی صغیرہ یا کبیرہ گناہ پر مسلمانوں کو بددعا اور وہ بھی ہلاکت کی بددعا ہرگز نہیں دے سکتا، ایسی غلط بات وہی سوچ سکتا ہے جس کے دماغ کا گودا خشک ہوگیا ہو۔

روایات کا معاملہ یہ ہے کہ درود کی فضیلت کے سلسلہ میں بہتیری روایتیں آئی ہیں، ان میں جو روایات تارکین درود کی مذمت میں آئی ہیں ان میں سے ایک تو یہ ہے:

البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصلی علی.

(ترمذی واحد)

بڑا بخیل ہے وہ آدمی جس کے آگے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ دوسری یہ ہے:

رغم انف رجل ذکر عندہ فلم یصل علی.

خاک آلود ہو "ناک" اس شخص کی جس کے سامنے میرا تذکرہ آیا اور اس نے مجھ پر درود نہ بھیجا۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ مذکورہ مفتی صاحب نے "رغم انف" ہی کا

مطلب دعائے ہلاکت سمجھا ہے یا کسی جاہل استاد نے انہیں ایسا سمجھایا ہے۔ اسی روایت کے حوالے سے ایک بریلوی مکتبہ فکر کے بزرگوار نے بھی کسی وعظ میں یہ گل افشانی فرمائی کہ دیوبندی لوگ کافر و زندیق ہیں، کیوں کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہیں بھیجتے، اس کا حال ایک اور سالنامے میں ہمیں لکھا گیا ہے۔

دیوبندیوں پر درود نہ بھیجنے کا الزام جیسا کچھ سفید جھوٹ ہے اس پر تو بحث کیا کیجئے، دیوبندی حضرات اس شخص کو تارک واجب اور نہایت بدنصیب خیال کرتے ہیں جو ختمی مرتبت صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف سن کر صلی اللہ علیہ وسلم کہنے کی بھی توفیق نہ پائے، ہاں وہ یہ ضروری نہیں سمجھتے کہ آدمی نمائش بھی کرے اور شور بھی مچائے۔

تھوڑی تحقیق ہم "رغم انف" کی پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ جو لوگ از راہ بے علمی اس محاوراتی لفظ سے کفر و زندقہ یا دعائے ہلاکت کھود لاتے ہیں، ان کی بے بصیرتی کا حدود اربعہ واضح ہو جائے، اس تحقیق سے ان بریلوی واعظ صاحب کی لاطائل منطق کا جواب بھی ہو جائے گا جسے ایک صاحب نے اپنے سوال میں نقل کیا ہے۔

رغم کے لغوی معنی ہیں: ذلیل ہونا، خفا ہونا، زبردستی کرنا، خلاف مرضی کام کرنا، مجبوراً تابعداری کرنا، ناپسندیدہ سمجھنا، اسے جب باب افعال (ارغام) میں استعمال کیا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہوتا ہے اشتعال دلانا، ذلیل کرنا، مفہوم کے تھوڑے تھوڑے فرق سے یہ بات تفعل (ترغم) اور باب مفاعلہ (مراغمۃ) میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

یہ تو ہوئے اس خاص لفظ کے معنی اور جب اسے انف (ناک) کے ساتھ ملا کر بولا جاتا ہے تو مفہوم کوئی نیا پیدا نہیں ہوتا، بلکہ مراد یہ ہوتی ہے کہ جس شخص کی طرف "انف" کی اضافت کی گئی ہے اسے فلاں کام، فلاں حکم، فلاں واقعہ پسند نہیں آیا، مثال کے طور پر ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے لاالہ الااللہ کہا اور اسی پر قائم رہتے ہوئے اس کی موت آگئی، وہ آخر کار جنت میں داخل ہوگا، اس پر حضرت ابوذر صحابی نے پوچھا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! چاہے وہ شخص زانی اور سارق ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں چاہے زانی اور سارق ہو، ابوذرؓ نے دوبارہ تعجب کے ساتھ یہی سوال دہرایا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر وہی جواب ارشاد فرمایا اور اب کی ان الفاظ کا بھی اضافہ فرمایا۔ علی رغم انف ابی ذر۔ یعنی خدا کی وحدانیت پر ایمان رکھنے والا اگرچہ "زناکار" یا "چور" ہی کیوں نہ ہو بالآخر جنت میں داخل کیا جائے گا، خواہ ابوذر کو یہ بات کتنی ہی ناپسند ہو۔ (بخاری و مسلم)

اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار یہ بھی فرمایا وان رغم انف ابی الدرداء (اگرچہ ابی درداءؓ کی ناک خاک آلودہ ہو یعنی وہ یہ بات پسند نہ کرے)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد رغم انفی لامر اللہ (مری ناک اللہ کے حکم پر خاک آلود ہوئی، یعنی میں نے اس کی اطاعت کی، حکم بجالایا)

ایک حدیث میں ہے السقط یراغم ربہ (ننھا بچہ اپنے رب سے بحث کرے گا کہ میرے والدین کو بخشا کیوں نہیں جاتا)

ایک حدیث میں ہے۔ بعثت مرغمۃ (میں اہل کفر و شرک کو ذلیل کرنے کے لئے مبعوث ہوا ہوں)

سجود کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کانتا ترغیماً للشیطان (یہ دونوں سجدے شیطان کو نادم و ذلیل کرنے والے ہیں) محاورتاً بھی بولتے ہیں۔ رغم اللہ بانفک (خدا تجھے ذلیل و رسوا کرے) ارغام مٹی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے فاصلح رغامھا (وہاں کی مٹی ٹھیک ٹھاک کی)

ان چند مثالوں سے واضح ہوا کہ نہ تو کسی تبلیغی مجاہد کے لئے رغم انف کے الفاظ سے دعائے ہلاکت نکالنے کی ادنیٰ گنجائش ہے نہ کسی بریلوی عالم کے لئے اس سے کفر و زندقہ پیدا کرنے کا امکان ہے، خود اسی حدیث میں جس کا ٹکڑا ہم نے نقل کیا آگے ہے۔

رغم انف رجل دخل علیہ رمضان ثم انسلخ قبل ان یغفرلہ ورغم انف رجل ادرک عندہ ابواہ الکبرا واحدھما فلم یدخلاہ الجنۃ (ترمذی)

خاک آلود ہو "ناک" اس شخص کی جس پر رمضان آیا اور اس سے پہلے گزر گیا کہ اس کی بخشش ہوگئی ہو اور خاک آلود ہو "ناک" اس شخص کی اس نے بوڑھے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو پایا اور یہ اسے بخشوانے کا ذریعہ نہ بن سکے۔

اب ہمیں کوئی بتائے کہ وہ لوگ جہلاء و سفہاء کے سوا کیا کہلائیں گے

جو اس روایت سے دعائے ہلاکت یا کفر وضلالت کے معنی پیدا کرتے ہیں، بریلوی واعظ صاحب نے تو متعین طور پر ہی لفظ "رغم انف" کا حوالہ دے کر خانہ زاد علم وتحقیق کے موتی بکھیرے لیکن مذکورہ تبلیغی مفتی صاحب نے کسی روایت کا حوالہ نہیں دیا اگر وہ اس روایت کے علاوہ کوئی دوسری روایت اپنی جھولی میں ایسی رکھتے ہیں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائے ہلاکت والے دعوتے کا ثبوت بن سکے تو اسے ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔ ہمیں معلوم ہے کہ تبلیغی جماعت کے حلقوں میں ضعیف روایات کا بہت رواج ہے، ہوسکتا ہے ایسی بھی کوئی گری پڑی روایت ان کے ہاتھ لگ ہی گئی ہو جس میں کسی غیر ذمہ دار روای نے دعائے ہلاکت کی نسبت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف کردی ہو، یہ ہمارے علم میں لائی جائے تب، ہم بتائیں گے کہ اس کا علمی وفنی پایہ کیا ہے؟

یہ تو تھی لسانی ولغوی تحقیق، اب ایک اور طرح غور کیجئے، مفروضے کے طور پر ایک منٹ کو مانے ہی لیتے ہیں کہ "تارک درود" کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعائے ہلاکت فرمادی ہو، گویہ ایک منٹ بھی قلب وذہن کے لئے قیامت سے کم نہ ہوگا، کہاں وہ پیکر علم ورافت، وہ کوہ صبر وتحمل، وہ ماں باپ سے بڑھ کر امت کے لئے شفیق وغمخوار اور کہاں ایک مسلمان کے لئے فقط ایک واجب کے ترک پر دعائے ہلاکت مگر افہام وتفہیم کا ایک طرز یہ بھی ہے۔ تسلیم کرلیا کہ ترک درود پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہلاکت کی بددعا دی، مگر یہ تو پوری امت کے متفق علیہ عقیدے کا معاملہ ہوا، یعنی تمام امت اس پر متفق ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر شریف آئے تو جہراً یا سرّاً صلی اللہ علیہ وسلم کہنا واجب ہے، اس کے برخلاف تبلیغی جماعت کے "مصطلحہ چلّے" پر نکلنا بھی کیا ایسا ہی متفق علیہ واجب ہے؟ ہوسکتا ہے خود تبلیغی جماعت کے فقہاء نے اسے اصلاحی واجب یا فرض یا اس سے بھی بڑھ کر کچھ قرار دے لیا ہو، لیکن دنیا بھر کے علماء وفقہاء تو اسے واجب ماننے کو تیار نہیں، واجب تو درکنار اس کا استحباب بھی متفق علیہ نہیں۔ "استحباب" ہی کیا بہتیرے علماء وافاضل تو اسے کارلاحاصل کہتے ہیں اور بعض اسے مفید کے بجائے مضر سمجھتے ہیں، یہاں خود ہماری رائے سے بحث نہیں، دیکھنا فقط اس امر کا واقعہ ہے کہ مفتی مذکور "چلہ" دینے سے انکار کو ترک درود پر کیسے قیاس کررہے ہیں۔ "درود" واجب غیر مختلف فیہ "چلہ" نہ واجب نہ مسنون نہ بالاتفاق مستحب۔ "درود وسلام" کے چند الفاظ ادا کرنے میں نہ وقت خرچ ہوتا ہے، نہ پیسہ، نہ محنت، لہٰذا جو مسلمان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر درود وسلام کی توفیق بھی نہ پاسکے، اس کا بخیل اور ناکارہ ہونا ظاہر و باہر، مگر تبلیغی چلّوں پر نکلنے کے لئے تو وقت بھی چاہئے، خرچ بھی اور جسمانی مشقت بھی، اس نوع کی عملی اور ذہنی رکاوٹیں کسی بھی شخص کو درپیش ہوسکتی ہیں، کوئی ہی ہوگا جو ایسے معاملے میں دعائے توفیق کے عوض بددعائے ہلاکت کی جسارت کرے گا۔

ڈاکٹر اقبال علیہ الرحمہ نے کہا تھا:

کسے خبر کہ سفینے ڈبو چکی کتنے
فقیہ وصوفی وملا کی ناخوش اندیشی

مگر اب یہ نئی قسم کی تبلیغی مجاہدوں کی نکلی ہے، دیکھئے یہ علم ومعرفت کے کیسے کیسے گل کھلائے!

(تجلی دیوبند، اپریل ۱۹۶۹ء)

تبلیغی جماعت کا طریق کار

سوال از: زبیر ہدایت اللہ خاں ———— حیدرآباد

(۱) "حیدرآباد" میں معظم پورہ کی مسجد میں ہمیشہ ہر اتوار کو تبلیغی جماعت کا اجتماع ہوتا ہے، دور دور سے لوگ آتے ہیں اور یہاں سے بھی لوگ جاتے ہیں، کون کتنے "چلّے" اور کہاں کے "چلّے" دیں گے، نام نوٹ کرلیئے جاتے ہیں اور جب یہ حضرات روانگی کے لئے تیار ہوجاتے ہیں اس وقت اگر فرض نماز کی جماعت تیار ہے اور امام صاحب نماز کے لئے کھڑے بھی ہوں گے تو فرض نماز کو اور جماعت تک کو بالائے طاق رکھ کر نکل جاتے ہیں، یہ کہاں تک درست ہے؟

(۲) عموماً یہ حضرات دوروں پر یعنی چلّوں کے لئے نکلتے ہیں تو بیوی بچوں کے کھانے پینے کا انتظام بھی نہیں کرتے، اگر بعض حضرات کرتے بھی ہیں تو اس قدر کم کہ ان کی واپسی تک کے لئے کفایت نہیں کرتا، جس کی وجہ سے بیوی بچے تکلیف برداشت کرتے ہیں، اپنی اس بے پروائی کا قصور بیویوں پر ڈال کر جھگڑے فساد پیدا کرتے ہیں اور بعض اوقات "طلاق" اور "خلع" کی نوبت تک لاتے ہیں، اسی محلے میں اس قسم کے دو تین مقدمات "طلاق" کی نوبت پر زیر تصفیہ ہیں، اس خصوص

میں اگر جماعت والوں سے افہام وتفہیم کے لئے کہاجائے تو جواب دیتے ہیں کہ بھائی ان کا یہ خانگی معاملہ ہے ہم کچھ نہیں کہہ سکتے۔

(۳) یہ کہ انہیں کے جماعت کے والے اگر ملیں تو فراخ دلی سے معانقہ کرتے ہیں اور گلے مل لیتے ہیں اور ایک دوسرے کی خیریت دریافت کرتے ہیں، اگر کوئی دوسرا مسلمان خواہ وہ پابند صوم وصلوٰۃ ہی کیوں نہ ہو اس سے سلام کلام میں بار محسوس کرتے ہیں۔

(۴) عام مسلمانوں کو صرف وہ بھی مخصوص طریقے پر ''چلے'' اور ''دوروں'' کی ترغیب دیتے ہیں، قوم کی، پڑوس اور عزیزوں کی مدد کرنے، مظلوموں کی اعانت کرنے، واجب الرحم لوگوں کی خبر گیری کو بھی عار سمجھتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ یہ سیاست ہے اس سے ہم کو کوئی واسطہ نہیں ہے، ان کی اس جزوی تحریک اور واضح غفلت سے قوم کو کیا سبق مل سکتا ہے اور کیا رہبری ہوسکتی ہے، مجھے اس تحریک سے انتہا درجہ ہمدردی ہے اور میں شریک ہونا چاہتا ہوں لیکن عوام کو نماز کی طرف مائل کرنے کی جس قدر خوشی ہوتی ہے، اسلام کے پورے تقاضوں کی عدم تکمیل اور ان کی طرف سے بے توجہی دیکھ کر اسی قدر مایوسی بھی ہوتی ہے، اسی لئے مایوس ہونا پڑتا ہے۔

(۵) قوم کا لاکھوں روپیہ ان کے دوروں اور چلوں پر ضائع ہوتا ہے، کیا یہ مصرف صحیح ہے، باوجود اس قدر صرف کے مکمل اسلامی طریقے کیا پورے ہوسکتے ہیں؟

(۶) کیا اسلام صرف ''رہبانیت'' کی تعلیم دیتا ہے اور فرائض اور ذمہ داریوں سے غفلت برتنا سکھاتا ہے؟ اور مولانا الیاسؒ بانی جماعت کے کیا یہی اغراض ومقاصد تھے کہ صرف ''دوروں'' اور ''چلوں'' پر جانا باقی کچھ نہیں۔

(۷) تبلیغ اور سیاست کے لغوی معنی کیا ہیں؟

جواب

(۱) ہم یقین نہیں کرسکتے کہ ایسا ہوتا ہو اگر کبھی ہوا ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ یہ حضرات پہلے ہی اپنی نماز ادا کرچکے ہوں گے، یہ کیسے ممکن ہے کہ جماعت تو سامنے ہورہی ہو اور تبلیغی حضرات اس میں شرکت نہ کریں، ہمارا خیال ہے آپ کو مغالطہ ہوا۔

(۲) اس شکایت میں کچھ نہ کچھ واقعیت ہے، ہمارا خیال ہے کہ زیر کفالت افراد کی روزی کا مناسب انتظام کئے بغیر کسی کو بھی ''چلے'' پر نہیں نکلنا چاہئے، وہ زمانہ گیا جب صالحین کے اہل وعیال بھی کسی نہ کسی درجے میں صالحیت کے قدردان اور اوصاف حمیدہ سے متصف تھے، اب تو معاملہ الٹ گیا ہے، لہٰذا یہ بات قابل اعتراض ہی ٹھہرے گی کہ انہیں بے آسرا چھوڑ کر ''چلے'' کی راہ میں قدم زنی کی جائے۔

(۳) اس الزام کی حقیقت ہمیں نہیں معلوم اگر ایسا ہے تو بہت برا ہے۔

(۴) یہ بھی بہت برا ہے، بشرطیکہ سچ ہو۔

(۵) یہ اعتراض خواہ مخواہ کا ہے، قوم جس چڑیا کا نام ہے وہ کب جماعت تبلیغی پر خزانے لٹارہی ہیں، یہ لوگ اپنا خرچ کرکے سفر میں جاتے ہیں، اپنا ہی کھاتے ہیں، کسی پر بار نہیں بنتے، پھر قوم یہاں کہاں سے آئی، قوم کی دولت وہ کہلاتی ہے جو افراد واشخاص کی ذاتی ملکیت میں نہ ہو بلکہ ساری قوم کا اس پر یکساں حق ہو، جیسے ہمارا قومی خزانہ یا جیسے لال قلعہ، تاج محل، قطب مینار وغیرہ۔ ہم اور آپ ہر روز پان سگریٹ، چائے، لیمن، کھیل تفریح میں بے شمار پیسہ خرچ کرتے ہیں، ظاہر ہے یہ قوم کا پیسہ ضائع کیا جارہا ہے، اب اگر تبلیغی جماعت والے اپنے تبلیغی اسفار میں جنہیں اصطلاحاً ''چلہ'' کہا جاتا ہے خود اپنی جیب کا پیسہ خرچ کرتے ہیں تو قومی دولت کا اس سے کیا واسطہ؟

رہا ضائع ہونے کا مسئلہ تو حق یہ ہے کہ چاہے آپ کو اور ہمیں چلوں وغیرہ سے نظریاتی اختلاف ہی کیوں نہ ہو مگر خرچ کا یہ مصرف چائے، پان، سگریٹ، حقہ، سیر وتفریح، کھیل تماشے کے مصارف سے بہرحال بہتر ہے اور عین ممکن ہے کہ آخرت میں اس کا اجر بھی کچھ ملے، آپ سوچئے کہ تنہا چائے، پان میں ہر مہینے پوری قوم جتنی دولت صرف کرتی ہے وہ بالیقین اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی یہ بے چارے تبلیغی جماعت والے اپنے ''چلوں'' میں خرچ کرتے ہیں، ان پر اعتراض سے پہلے قرآن کی یہ آیت ضرور تازہ کرلیجئے۔ لَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓی اَنْ لَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰی. (کسی قوم کی دشمنی میں انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے، انصاف کرو کہ وہی تقویٰ سے قریب تر ہے)

(۶) یہ ایک لمبی بحث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ تبلیغی جماعت

کے مجموعی طریق کار سے خود ہمیں بھی کامل اتفاق نہیں لیکن اتفاق نہ ہونے کا مطلب یہ نہیں کہ بات کا بتنگڑ بنایا جائے۔انہیں اپنا کام کرنے دیجئے اور دعا کیجئے کہ ان کے کام میں عنداللہ جو نقائص ہوں وہ دور ہوجائیں اور دین وملت کو ان سے بیش از بیش فائدہ پہنچے۔

(۷) تبلیغ اور سیاست کے لغوی معنی جو کچھ بھی ہوں آج کی صحبت میں اس پر گفتگو کیا ضروری ہے؟ وہ لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ ابلاغ وتبلیغ بات پہنچانے کے لئے بولا جاتا ہے اور سیاست تدبیر کو کہتے ہیں، باقی پھر کبھی۔(تجلی، دیوبند، جولائی ۱۹۶۹ء)

تبلیغی جماعت کے سات چلّے

سوال از: محمد حارث ـــــــــــ دہلی نمبر۶

جناب والا سے یہ امر قابل استفسار ہے کہ ''میوات'' میں ایک تبلیغی اجتماع ہوا جس میں بہت سے لوگ شریک تھے، جب نماز کا وقت آیا تو اعلان ہوا کہ اس مجمع کی امامت وہ کرے گا جو''سات چلّے'' دیئے ہو ہو۔اس مجمع میں چھ سات عالم بھی تھے مگر وہ اس شرط پر پورے نہ اترتے تھے اس لئے ایک عام آدمی نے امامت کی جو''چلّہ'' دیئے ہوئے تھا۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہی شخص امامت کا واقعی مستحق تھا یا یہ کہ ان علماء میں سے کوئی، امید کہ تفصیلی جواب سے نوازیں گے۔

جواب

''تبلیغی جماعت'' کا ایک خاص مزاج اور طرز فکر ہے، آپ کہاں تک اس کی خصوصیات پر استفسارات کرتے پھریں گے۔

جس طرح خام کار صوفیوں نے اصل مقصد کو طاق نسیاں میں رکھ کر صرف وسائل ووسائط کو سب کچھ سمجھ لیا اور اشغال واعمال کی ظاہری شکل وصورت کو روح عمل پر فوقیت دیدی، اسی طرح ''تبلیغی جماعت'' بھی کتنے ہی امور میں مغز کو چھوڑ کر چھلکوں کی تجارت کررہی ہے، ان حضرات کا اخلاص اپنی جگہ مسلم مگر اخلاص جب تک علم وتحقیق اور عقل سلیم سے ہم آہنگ نہ ہو اس سے ہرگز صحیح نتائج واثرات برآمد نہیں ہوسکتے۔

امامت کے لئے کون زیادہ موزوں ہے اس کی تمام تفصیلات فقہائے کرام بتاچکے ہیں جو کتابوں میں محفوظ ہیں، مسلمانوں کی کوئی بھی جماعت ہو اسے کم سے کم عبادت کے معاملے میں فقہاء کی تصریحات وتفریعات کو مشعل راہ بنانا چاہئے، یہ سات چلّوں کی بات کج فکری کا شاخسانہ ہے۔(تجلی، دیوبند، اکتوبر، نومبر ۱۹۷۲ء)

چلّہ لگانا بہت ضروری ہے

سوال از: نذیر احمد ـــــــــــ یوپوڑی

ہمارے یہاں ایک صاحب ''پونہ'' سے آتے ہیں جو مقامی اردو اسکول میں ہیڈ ماسٹر اور ''تبلیغی جماعت'' کے امیر ہیں، یہ صاحب ہر جمعرات کو محلوں میں گشت کرکے بعد نماز مغرب لوگوں کا اجتماع کراتے ہیں جس میں گشت وچلّوں کی فضیلت بیان کرکے لوگوں کو''پونہ'' کی ایک مسجد میں جہاں ہر سنیچر کو''تبلیغی جماعت'' کا بڑا اجتماع ہوتا ہے اور جہاں سے چلّوں میں جماعتیں روانہ کی جاتی ہیں، آنے کی دعوت دیتے ہیں۔

کچھ دنوں کے بعد یہاں ایک دوسرے صاحب آئے جو شرک وبدعت سے سخت نفرت کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی حتی الامکان بچانے کی کوشش کرتے ہیں۔انہوں نے یہاں ایک دینی مدرسہ جاری کردیا ہے جہاں روزانہ مغرب سے عشاء تک چوں کہ دینی تعلیم دیتے ہیں اور بعد نماز عشاء ڈیڑھ گھنٹہ بڑوں کو قرآن وحدیث کی تعلیم اور طہارت ونماز کے مسائل کا درس دیتے ہیں، اللہ کے فضل سے لوگوں میں بھی تعلیم حاصل کرنے کا شوق پیدا ہوگیا اور کام زوروں پر چل پڑا۔

اول الذکر صاحب ان صاحب کو بھی بار بار چلّہ لگوانے کی دعوت دیا کرتے تھے، ایک روز ان امیر صاحب نے ان صاحب سے سخت اصرار کیا اور نہایت تحکمانہ انداز میں کہا کہ آپ کو بھی سنیچر کے اجتماع میں شریک ہوکر''چلّہ'' لگوانا چاہئے، جب تک آپ جماعت میں''چلّہ'' نہیں لگواؤ گے درس وتدریس میں جان نہیں آئے گی۔آپ اس گاؤں میں بہ حیثیت انجن ہو، آپ کی وجہ سے لوگ جماعتوں میں نہیں نکل رہے ہیں، آپ لوگوں کی گمراہی کا باعث بنے ہوئے ہو، انجن ہی پٹری سے باہر رہا تو ڈبے دین کی پٹری پر کیسے قائم رہ سکتے ہیں۔

جس پر انہوں نے جواب دیا کہ دیکھئے امیر صاحب میں کسی شخص کو نہیں روکتا، آپ اپنی کوشش جاری رکھئے مجھے اپنا کام کرنے دیجئے، ہر شخص کو قبر میں اپنا اپنا حساب دینا ہے، اللہ کی توفیق سے میں جو کچھ ٹوٹا پھوٹا کام کررہا ہوں وہ صحیح ہے یا غلط اس کا جواب مجھے ہی دینا ہے، لہٰذا

میں یہ کام ترک کرکے آپ کی دعوت قبول کرنے سے مجبور ہوں، جس پر امیر صاحب سخت برہم ہوئے، کہنے لگے تمہیں جماعت میں آنا پڑے گا ضرور آنا پڑے گا اور اگر نہیں آؤ گے تو اللہ تمہیں دین سے ہٹادے گا، مولانا یوسف اور حضرت جی کی بددعا ہے کہ ''تبلیغی جماعت'' کا کام سمجھ کر جو شخص جماعت میں آنے سے انکار کرے اللہ اسے دین سے ہٹادے گا۔

یہ بددعا دے کر وہ نہایت غیظ وغضب میں وہاں سے نکل گئے۔

دوسرے روز گاؤں میں یہ خبر پھیل گئی کہ مدرسہ چلانے والے صاحب ''جماعت اسلامی'' کے آدمی ہیں اور انہیں ہر ماہ ''جماعت اسلامی'' کی جانب سے برابر تنخواہ ملتی رہتی ہے، دین کے نام پر یہ صاحب لوگوں میں گمراہی پھیلا رہے ہیں، مقامی مولویوں سے اس بارے میں گفتگو ہوئی تو وہ بھی ''جماعت اسلامی'' کا نام سن کر چونک پڑے اور انہوں نے بھی یہ مشورہ دیا کہ ''چلّہ'' لگانا بہت ضروری ہے۔

اب ہم گاؤں والے بڑے شش وپنج میں پڑے ہوئے ہیں کہ کیا کریں؟ بہتیرے لوگ مدرسہ میں بچوں کو بھیجنے سے ہچکچا رہے ہیں اور خود بھی درس میں شامل ہونے سے پرہیز کررہے ہیں، آپ کی خدمت میں التجا ہے کہ براہ کرم ہم انجانوں کی رہنمائی فرمائیں اور ''تجلی'' کی قریبی اشاعت میں مندرجہ ذیل سوالات کے نمبر دار جوابات عنایت فرمائیں تاکہ ہم دین کی صحیح حقیقت سے واقف ہوکر کسی ایک راستے پر گامزن ہوسکیں، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے آمین۔

سوال نمبر ایک: کیا واقعی ''جماعت اسلامی'' نے تنخواہ پر ایسے اشخاص مقرر کئے ہیں جو لوگوں میں گمراہی پھیلا دیں؟

سوال نمبر۲: کیا چلّہ لگانا واقعی دین کا اتنا اہم فریضہ ہے کہ جس کے بغیر دین کی تکمیل ہی نہ ہو؟

سوال نمبر۳: ایک مسلمان کو دین سے ہٹانے کی بددعا دینا ازروئے شرع کیسا ہے؟

سوال نمبر۴: بعد نماز مغرب مسجد میں اسی جگہ جہاں نماز ادا کی جاتی ہے، حلقہ بنا کر بلاناغہ روزانہ پابندی سے ''تبلیغی نصاب'' پڑھنا کیسا ہے؟

ایک روز گاؤں میں ایک میت ہوگئی تھی اس کے کفن ودفن کے سلسلہ میں کچھ لوگوں نے حلقے میں سے اٹھنا چاہا تو مذکورہ امیر صاحب نے یہ کہہ کر روک دیا کہ نصاب کی تعلیم سے بغیر حلقے میں سے اٹھنا دین سے محرومی کا باعث ہے، کیا واقعی صحیح ہے؟

سوال نمبر۵: ہم گھر بار وکام اسباب چھوڑ کر چلّوں میں نکل پڑیں یا مذکورہ صاحب کے پاس روزانہ رات میں گھنٹہ دو گھنٹہ دینی معلومات حاصل کریں، ثواب کی حیثیت سے ہمارے لئے کیا بہتر رہے گا؟

جواب

ہم ''جماعت اسلامی'' کی دعوت اقامت دین کے حامی ہیں یہ بات محتاج بیان نہیں لیکن ہم ''جماعت تبلیغی'' کے بھی مخالف نہیں ہیں کیوں کہ اصل مقصد دین وملت کی خدمت اور معبود برحق کی اطاعت ہے، جو بھی جماعت اس مقصد کے لئے سرگرم ہوگی اس سے مخالفت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، البتہ طریق کار یا بعض افکار ونظریات میں اختلاف ہوسکتا ہے تو قارئین ''تجلی'' جانتے ہی ہیں کہ اپنے اعتراض واختلاف کو ہم مدلل طور پر پیش کرنے کے عادی ہیں اور یہ ایک معروف علمی طریق ہے جس کے لازمی معنی مخالفت کے نہیں ہوتے۔

اس تمہید کے بعد عرض کریں گے کہ ''جماعت تبلیغی'' نے ''چلّہ'' کے عنوان سے جو طریق کار اختیار کیا ہے اس کے فائدے اور مضرات سے قطع نظر کوئی بھی سوجھ بوجھ رکھنے والا منصف مزاج یہ پسند نہیں کرسکتا کہ اس طریقے کو جبراً دوسروں پر ٹھونسا جائے، دین وشریعت جنہیں اللہ نے نازل فرمایا ان تک کے بارے میں اعلان کردیا گیا کہ لااکراہ، کوئی زبردستی نہیں ہے، پھر بھلا ایسے کسی طریقے کو دوسروں پر مسلط کرنے کا کیا جواز ہوسکتا ہے جو کسی فرد یا جماعت نے اپنے فہم سے وضع کیا ہو؟ یہاں ہم اس سے بحث نہیں کریں گے کہ ''چلّہ'' کا معروف طریقہ واقعتاً سراپا خیر ہے یا اس میں نقصان کے بھی کچھ پہلو ہیں؟ فرض کرلیجئے کہ یہ بحیثیت غالب مفید ہی ہو، تب بھی اس کا درجہ ''منصوص احکام'' کا تو نہیں، اسے عام کرنے میں ''جماعت تبلیغی'' کے افراد کو حکیمانہ وعظ وپند اور دانشورانہ ترغیب وتلقین کی روش اختیار کرتے ہوئے ہر اس روش سے بچنا چاہئے جو یہ شک پیدا کرتی ہو کہ یہ کام جبر، دھونس، دباؤ اور زبردستی کے انداز میں کیا جارہا ہے یا جس سے یہ خیال پیدا ہوتا ہو کہ صرف یہی واحد طریقہ خدمت دین وملت کا ہے اور جو لوگ اس طریقے سے متفق نہیں ہیں یا اس پر عمل نہیں کررہے ہیں وہ بددین ہیں، دشمن اسلام ہیں، ضال ومضل ہیں، کوئی بھی ایسا طریق کار جسے ایک جماعت اپنے طور پر

وضع کرے وحی الٰہی کا مرتبہ حاصل نہیں کر لیتا، اسے صراحتاً یا کنایۃً یا عملاً ایسا درجہ دیدینا گویا یہ واحد طریقہ صواب ہے اور اس سے اختلاف یا گریز گناہ سے انصاف اور حکمت عملی مومنانہ سے کوئی مطابقت نہیں رکھتا۔

آپ نے جو احوال سپرد قلم فرمائے ہمارے پاس ان کے تصدیق یا تکذیب کا کوئی ذریعہ نہیں، نہ ہم یہ پتہ چلا سکتے ہیں کہ آپ کی اطلاعات من وعن درست ہیں یا ان میں مبالغے اور غلط فہمی کی بھی آمیزش ہے، اگر ان میں بیان کی کوئی غلطی ہے تو وہ آپ جانیں ہم بہرحال انہیں درست تصور کرتے ہوئے جواب عرض کرتے ہیں۔

علم ہی وہ جڑ ہے جس سے عمل کے برگ وبار پیدا ہوتے ہیں، علم نہ ہو تو عمل کہاں سے آئے، علم کی فضیلت سے قرآن وحدیث معمور ہیں، زاہد پر عالم کی فضیلت مشہور حقیقت علمی ہے جسے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کھول کر بیان کیا ہے، لہٰذا یہ ضروری ہے کہ کسی بھی ملک اور زمانہ میں افراد ملت خدمت دین وملت کا جو بھی طریقہ اختیار کریں اس میں اس کا لحاظ لازماً رکھیں کہ تعلیم دین میں رخنہ نہ پڑے، حتی کہ جہاد کے زمانہ میں بھی یہ حکم نہیں ہے کہ تمام چھوٹے مدرسوں میں قفل ڈال کر ہر معلم اور متعلم میدان جہاد میں جا کودے۔

جو صاحب مدرسہ جاری کر کے بچوں اور بڑوں کو تعلیم دے رہے ہیں انہیں ''الف'' تصور کر لیجئے صاف ظاہر ہے کہ 'الف'' کا یہ کام بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور اسے نہ صرف جاری رکھنا بلکہ ترقی دینا ہر اس مسلمان کا فریضہ ہے جسے دین وشریعت کی بے لوث محبت ہو، جو ہر دوسری شئے سے زیادہ اسلام کی ترقی اور خدمت اور بقا کو محبوب رکھتا ہو، پھر جب یہ بھی آپ نے واضح کر دیا کہ ''الف'' شرک وبدعت سے متنفر ہے تو اس تعلیم کی اہمیت اور بھی بڑھ گئی کیوں کہ ہمارے دردناً مسعود میں بہتیرے معلمین واساتذہ ازراہ کم فہمی شرک وبدعت کے جال میں پھنس گئے ہیں اور ان کی تعلیم دوسروں کے لئے جہاں کئی اعتبار سے مفید ہوتی ہے، وہیں اس میں ایک زہر بھی سرایت کئے ہوئے ہوتا ہے جو اس کے مجموعی مزاج کو فاسد کر دیتا ہے، ایسے حالات میں وہ معلمین تو نعمت غیر مترقبہ ہیں جن کے اندر توحید ورسالت کا غلبہ ہو اور شرک وبدعت سے تنفر۔

جن امیر صاحب کا آپ نے ذکر فرمایا ہے انہیں بے شک یہ تو کرنا چاہئے تھا کہ جس 'چلہ'' کو وہ مفید سمجھتے ہیں اس کی ترغیب ''الف'' کو دیں اور دل نشین دلائل کے ساتھ اس کے فوائد سمجھائیں اس کے نتیجے میں اگر ''الف'' خود ہی آمادہ ہو جائے تو پھر نزاع واختلاف کا مسئلہ ہی پیدا نہ ہو لیکن اگر ''الف'' آمادہ نہ ہو سکا تو اس کے جواب میں امیر صاحب کا وہ طرز عمل اختیار کرنا جس کی آپ نے اطلاع دی ہے بے دانشی اور دھاندلی کے سوا کچھ نہیں کہلایا جا سکتا، یہ محض چرب زبانی ہے کہ جب تک 'چلہ'' نہیں لگواؤ گے، درس وتدریس میں جان نہیں آئے گی، ایسی ہی چرب زبانیاں لوگوں میں ضد پیدا کرتی ہیں اور اصلاح کی جگہ فساد جنم لیتا ہے، ان امیر صاحب سے کوئی پوچھے کہ دور رسالت سے آج تک جو لاکھوں مدرسین ومتعلمین گزرے ہیں اور آج بھی ملک کے کونے کونے میں موجود ہیں کیا وہ بھی 'چلہ'' کا التزام کرتے رہے ہیں یا کر رہے ہیں؟

اور امیر صاحب کا یہ کہنا کہ:

''تمہیں جماعت میں آنا پڑے گا ضرور آنا پڑے گا اور اگر نہیں آؤ گے تو اللہ تمہیں دین سے ہٹا دے گا۔''

اور واقعی انہوں نے یہ کہا ہے کہ تو ہم بس اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ان کی دماغی حالت درست نہیں ہے۔ استغفر اللہ ثم استغفر اللہ خود فریبی اور انتہا پسندی کا یہی وہ سنگم ہے جہاں فتنے پرورش پاتے ہیں اور فسادات جنم لیتے ہیں۔ 'چلہ'' نہ ہوا گویا کلمہ طیبہ ہو گیا کہ جو اس پر ایمان نہ لائے وہ جہنم میں جائے۔

پھر یہ ارشاد کہ:

''مولانا یوسف اور حضرت جی کی بددعا ہے کہ ''تبلیغی جماعت'' کا کام سمجھ کر جو شخص جماعت میں آنے سے انکار کرے اللہ اسے دین سے ہٹا دے۔''

تو ہمارا حسن ظن یہ ہے کہ ان صاحب نے دونوں بزرگوں کی طرف غلط بات منسوب کی، یہ دونوں بزرگ کسی مومن کے لئے دین سے ہٹ جانے کی بددعا نہیں کر سکتے، ان بزرگوں سے اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی کھلی خلاف ورزی کیسے متوقع ہو سکتی ہے، پھر بھی اگر کسی کو یہ اصرار ہو کہ ان بزرگوں کی طرف یہ بات ٹھیک منسوب کی گئی ہے تو ہم ہرحال میں اس سے خدا کی پناہ مانگیں گے، مصلحین کا کام بددعائیں

دینا نہیں بلکہ اس نبی امیؐ کی پیروی کرنا ہے جس کا عالم یہ تھا کہ گالیاں کھا کر، چوٹیں سہہ کر، طعنے سن کر، تمسخر کا ہدف بن کر اور تکذیب کے زہریلے تیر دل وجگر میں پیوست پا کر بھی دعائیں دیتا رہا، گڑگڑاتا رہا کہ اے اللہ! انہیں ہدایت دے، ان پر عذاب مت بھیج، انہیں سمجھ عطا فرما۔

گاؤں میں دفعتاً یہ ذکر شروع ہوتا کہ ''الف'' ''جماعت اسلامی'' کا آدمی ہے، اس کے سوا اور کیا معنی رکھتا ہے کہ ان ہی امیر صاحب نے یہ شوشہ چھوڑا ہے؟ ظاہر ہے کہ یہ ایک شیطنت ہے، بدنما لوگ ہی ایسے اوچھے حربے استعمال کرتے ہیں، یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے بریلوی مکتب فکر کے اکثر افراد اپنے حریف پر فوراً ''وہابیت'' اور ''دیوبندیت'' کی پھبتی چست کرنے کے عادی ہیں جس کے بعد علم وتحقیق، صواب وحق اور عدل اور شرافت کا سوال ہی ختم ہو جاتا ہے، شیطان نے عوام وخواص میں ''جماعت اسلامی'' کے لئے بغض وعناد اور اندھی دشمنی کا بیج بونے میں جو کامیابی حاصل کی ہے وہ محتاج بیان نہیں اب اگر ''جماعت تبلیغی'' کا بھی کوئی فرد اس بیج کے پھل کھا کر اپنی عاقبت برباد کر لینا چاہتا ہے تو کون کسی کو جہنم سے روک سکتا ہے، انتہائی ظلم ہے کہ کسی شریف آدمی کو پریشانی میں بتلا کر کے خوش ہوں، ظاہر ہے کہ جب شیطانی علم کلام نے ''جماعت اسلامی'' کو اکثر حلقوں میں ''ہوّا'' بنا کر رکھ دیا ہے تو ''الف'' کو اس جماعت کی طرف منسوب کر دینا قصداً ایک شرارت کا ارتکاب ہے، الف ''جماعت اسلامی'' کا رکن نہیں تو یہ شرارت کذب وافترا سے بھی ملوث ہے اور اگر بالفرض وہ رکن ہو بھی تو امیر صاحب کی طرف سے اس کا پروپیگنڈہ ایسی حرکت ہے جس کا تصور بھی ایک شریف مومن نہیں کر سکتا۔

بہرحال اسلام کے ایک نادان دوست نے فتنہ اٹھا ہی دیا ہے تو اس کا علاج ہم کیا کر سکتے ہیں؟ رہے آپ کے سوالات تو ان کا جواب فی الجملہ اوپر آگیا تاہم الگ الگ ترتیب وار بھی سن لیجئے۔

(۱) ''جماعت اسلامی'' ایک غریب جماعت ہے، وہ بہت ہی ضروری جگہوں پر بہ مشکل تھوڑے سے افراد دین کی تبلیغ وتعلیم کے لئے بھیج سکتی ہے اور انہیں اس قدر کم تنخواہ دیتی ہے کہ اگر خود یہ لوگ رضائے آخرت کے لئے تنگی ترشی سے گزارہ کرنا پسند نہ کریں تو یہ ایک مہینہ بھی ملازمت نہیں کر سکتے، رہا گمراہی کا پھیلانا تو جس طرح روس وغیرہ میں مذہب کا نام لینے والوں کو گمراہی اور بغاوت پھیلانے والا قرار دیا جاتا ہے اسی طرح ہندوپاک میں شیطان کی عنایت سے علماء وصوفیا کے ایک طبقے نے سادہ لوح عوام میں یہ خیال عام کر دیا ہے کہ ''جماعت اسلامی'' گمراہی پھیلاتی ہے کہ حتیٰ کہ جماعت اسلامی سے منسوب کوئی شخص عین قرآن وحدیث بھی پیش کرے تو اس کی تحقیر وتنقیص اور بیخ کنی میں کسر نہیں چھوڑی جاتی۔

(۲) ''چلہ'' ایک طریق کار ہے جو ''تبلیغی جماعت'' نے اختیار کیا ہے جو لوگ اسے مفید سمجھیں انہیں حق ہے کہ اس پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس کے فائدے سمجھائیں لیکن اس طریقے کو ایسی اہمیت بالکل نہیں ہے کہ فرض یا واجب یا سنت یا مستحب کی اصطلاحات اس پر صادق آسکیں۔

(۳) یہ سوال خود اپنا جواب ہے، ہر مسلمان چاہتا ہے کہ بزرگ لوگ ایسی بددعائیں نہیں دیا کرتے۔

(۴) اس سوال میں دو پہلو ہیں، ایک یہ کہ نماز کے بعد حلقہ بنا کر کتاب خوانی کیسی ہے؟ دوسرے یہ کہ خاص طور پر ''تبلیغی نصاب'' کا پڑھنا پڑھانا کیسا ہے۔

اول الذکر کا جواب یہ ہے کہ اصولاً تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں کہ اصلاح پسند حضرات مساجد میں عامۃ المسلمین کو دین کی تعلیم دینے کا سلسلہ جاری رکھیں بلکہ تعلیم دین کو عام کرنا بہت اچھا مشغلہ ہے اور اس کے مفید ہونے میں دو رائے کی گنجائش نہیں لیکن یہ بھی ظاہر ہے کہ تعلیم بجائے خود مقصد نہیں ہے بلکہ وہ وسیلہ اور ذریعہ ہے عمل کا، علم صحیح نہ ہو تو عمل صحیح عمل کہاں سے آئے؟ اسی لئے ہم بہ اطمینان کہہ سکتے ہیں کہ مساجد میں وعظ، خطبہ یا کتاب کے ذریعہ لوگوں کو اچھی باتوں کی تعلیم دینا فی نفسہٖ بڑا مفید کام ہے جسے جاری رہنا چاہئے لیکن اسی کے ساتھ چند شرائط بھی سمجھ لینی ضروری ہیں۔

پہلی شرط یہ ہے کہ کوئی خاص فرد یا گروہ اس کار خیر کا اجارہ دار بن کر نہ بیٹھ جائے، مسلمانوں میں متعدد مذہبی جماعتیں ہیں، ہر جماعت کو مساجد پر یکساں حق ہے، کسی بھی جماعت کے لئے یہ جائز نہیں کہ اپنے سوا دوسری جماعتوں کو درس وتدریس یا ''وعظ وتبلیغ'' سے روکے، یا ایسے حالات پیدا کرے کہ دوسروں کے لئے درس ووعظ کا

کام مشکل بن جائے۔

دوسری شرط یہ ہے کہ "وسیلے" کو وسیلے ہی کے درجے میں رکھا جائے اور مقصد نہ بنالیا جائے، یہ وہ فتنہ ہے، جس نے ہر دور میں بڑی خرابیاں پیدا کی ہیں، "تصوف" کا بگاڑ بھی بڑی حد تک اسی غلطی کا نتیجہ ہے کہ جو اعمال واشغال اور مجاہدات وغیرہ تزکیۂ نفس اور اصلاح باطن کے لئے محض ایک وسیلے اور ذریعے کا درجہ رکھتے ہیں انہیں اکثر حلقوں میں ان کے درجے سے بڑھا کر مقصد قرار دے لیا گیا اور اس کا ثمرہ یہ نکلا کہ اللہ کے جو بندے ان اعمال واشغال سے وابستہ ہوئے بغیر کسی اور ذریعہ سے صفائے باطن حاصل کررہے تھے یا کر چکے تھے انہیں اچھی نظروں سے نہیں دیکھا گیا، ان کی صالحیت غیر معتبر رہی، ان پر غیر عارف ہونے کا شبہ کیا گیا۔

تیسری شرط یہ ہے۔ "تعلیم وتدریس" کے در پردہ ایسے نظریات وعقائد لوگوں پر نہ ٹھونسے جائیں جو کسی خاص فرد یا جماعت سے مخصوص ہوں اور قرآن وسنت سے ان کا جوڑ مشتبہ ہو۔

ہم دیکھتے ہیں کہ مساجد میں "تبلیغی نصاب" کی تعلیم کا سلسلہ ان شرائط سے بے نیاز ہو کر چل رہا ہے، جن مساجد میں کسی بھی نماز کے بعد "تبلیغی نصاب" کی خواندگی ہوتی ہے وہاں کسی بھی اور جماعت کا آدمی اگر کسی اور نماز کے بعد "درس قرآن وحدیث" شروع کردے تو اسے برداشت نہیں کیا جاتا، اس کی مخالفت ومزاحمت کی جاتی ہے، اسے بند کرانے کے لئے طرح طرح کے حربے استعمال ہوتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ اصل مقصد تعلیم دین نہیں، ورنہ قرآن وحدیث سے بڑھ کر دین کن کتابوں میں ہوگا؟

علاوہ ازیں "تبلیغی جماعت" کی طرف سے عوام کو یہ تأثر دیا گیا ہے کہ "تبلیغی نصاب" میں ایک خاص نورانیت ہے، اس کا پڑھنا پڑھانا بجائے خود کار ثواب ہے، اس کی جگہ کوئی اور کتاب پڑھی گئی تو وہ فائدہ اور ثواب حاصل نہ ہوگا، یہ تأثر دراصل یہ معنی رکھتا ہے کہ "تبلیغی نصاب" کا پڑھنا پڑھانا صرف وسیلہ نہیں مقصد ہے، جس طرح قرآن کی تلاوت بجائے خود موجب ثواب ہے خواہ تلاوت کرنے والا معنی ومطلب بالکل نہ سمجھتا ہو اسی طرح "تبلیغی نصاب" کا حلقہ درس بھی فی نفسہ ایک کار ثواب اور عبادت ہے۔

آنجناب نے میت کے تعلق سے جو واقعہ بیان کیا وہ بھی صریح طور پر اس بات کا ثبوت ہے کہ تبلیغی نصاب کے حلقہ درس کو عین دین اور عین عبادت تصور کرانے کی سعی برابر جاری ہے، جو قول آپ نے امیر صاحب کی طرف منسوب کیا اگر واقعی انہوں نے ایسا ہی فرمایا تھا تو اندازہ فرمالیجئے کہ غلو کا پارہ کہاں تک جا پہنچا ہے، میت کے کفن دفن کا اہتمام کوئی کھیل کود نہیں ایک "شرعی فریضہ" ہے "دینی حکم" ہے اس کی تعمیل میں اگر کچھ لوگ تبلیغی نصاب کے حلقۂ درس سے اٹھتے ہیں تو اس سے روکنا اور وہ بات کہنا جس کی آپ نے اطلاع دی کسی ایسے مسلمان کا کام تو نہیں ہوسکتا جو دین وشریعت کا کچھ بھی فہم رکھتا ہو وہ کون سا دین ہے جس سے محرومی کی بشارت امیر صاحب دے رہے ہیں؟ اگر وہ اسلام ہی ہے تو اسلام تو صاف صاف ہدایت دیتا ہے کہ میت کی تکفین وتدفین میں عجلت کرو، اس ہدایت کی تعمیل کرنے کا نام "دین سے محرومی" رکھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ امیر صاحب کے دماغ میں کسی اور ہی اسلام کا نقشہ ہے جو قرآن وسنت کے علاوہ کسی دوسرے مصدر اور سرچشمے سے رنگ وروغن حاصل کرتا ہے۔

حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ کچھ لوگ مسجد میں جمع تھے اور ذکر وتسبیح کا شغل جاری تھا، کسی نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع دی، وہ جھپٹتے ہوئے آئے اور ان لوگوں کو جھڑکا کہ یہ کیا "بدعت" تم نے جاری کی ہے؟ یہ لوگ سادہ لوحی میں یہ سمجھ رہے تھے کہ ذکر وشغل تو بہرحال نیک ہی کام ہے اس میں کیا مضائقہ ہوسکتا ہے لیکن ابن مسعودؓ جیسے ذی علم صحابی نے اسے "بدعت" قرار دے کر انھیں آئندہ اس حرکت سے باز رکھا تب یہ بات سمجھ دار لوگوں نے سمجھی کہ مساجد میں متعینہ عبادات کے سوا کوئی اور عبادت نکالنا بدعت ہے۔

تبلیغی نصاب کے حلقے کی حیثیت اگر صرف وسیلے کی رہتی تو اس میں اسی طرح کوئی قباحت نہیں تھی جس طرح وعظ اور تقریر میں قباحت نہیں، لیکن جب کہ اس مشغلے کو عبادت کا درجہ دے دیا گیا ہے اور اس کی مجلس کے دوران میں ضرورت شرعی کے لئے اٹھنا بھی "دین سے محرومی" قرار دیا جارہا ہے تو کیا شک ہے اس کے "بدعت بن جانے میں" بدعت اگر یہ بھی نہیں تو پھر دنیا میں کسی "بدعت" کا وجود ہی نہیں۔

یہ جواب سوال کے پہلو نمبر ایک کا ہو یعنی انسان کی تصنیف کردہ

کوئی بھی کتاب ہو اس کی مجلس خواندگی کو درجۂ عبادت دے دینا "بدعت" ہے، رہا دوسرا پہلو کہ خاص "تبلیغی نصاب" کی خواندگی کیا حکم رکھتی ہے؟ تو یہاں ہم اس پر مفصل بحث نہ کرسکیں گے، اجمالاً اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس نصاب میں کثیر روایتیں ضعیف وغیر مستند ہیں اور بہتری روایتیں جوقوی ومستند ہیں انہیں بھی حضرت مصنف نے ایک ایسے ذہن کی تشکیل کے لئے استعمال فرمایا ہے جوان کے نزدیک اسلام کا مطلوبہ ذہن ہوتو ہو مگر بعض مفکرین اسلام اسے متوازن تسلیم نہیں کرتے، یہ دقیق علمی مسئلہ ہے جس پر طویل گفتگو کئے بغیر اظہار مدعا نہیں ہوسکتا، لہٰذا اس مختصر جواب میں اسے نظر انداز کرتے ہیں۔

(۵) "تقدیر" اور "تدبیر" کے باہمی تعلق اور تناسب وتوازن کا جو معیار اسلام نے قائم کیا ہے اس میں ذرا بھی افراط وتفریط کی جائے تو ثمرات ومضرات میں عظیم الشان فرق واقع ہوجاتا ہے۔ حدیث میں بتایا گیا ہے کہ اونٹ کو یوں ہی چھوڑ دینا "توکل" نہیں بلکہ اس کی رسی کھونٹے سے باندھ کر چھوڑنا "توکل" ہے، یہ ایک تمثیل ہے جس کے ذریعہ اللہ کے سچے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھایا ہے کہ "تقدیر" اپنی جگہ اٹل سہی لیکن دنیا دارالاسباب ہے یہاں "تدبیر" کی بھی اہمیت ہے، تم حصول رزق کی تدبیر کرو اور یہ بھروسہ کرکے مت بیٹھ رہو کہ اللہ رزاق ہے وہ ہر حال میں رزق دے گا، اللہ کی رزاقی اس شخص کے منہ میں ایک بھی لقمہ نہیں پہنچائے گا جو ہاتھ پیر نہ چلائے اور امید لگا کر بیٹھ رہے کہ لقمے خود اڑ اڑ کر اس کے منہ میں پہنچیں گے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم "غزوۂ خندق" کے موقع پر صحابہ کرامؓ کے ساتھ خود بھی "خندق" کھودنے میں مشغول ہوتے ہیں اور اس کام کو اتنی بڑی اہمیت عطا کی جاتی ہے کہ چند وقت کی نماز بھی آپ قضا کردیتے ہیں، اللہ اکبر، اللہ کا آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور نمازیں قضا کرنا! کتنی عجیب بات، مگر یہ عجیب بات اتفاقاً واقع نہیں ہوگئی بلکہ اللہ کی حکمت کاملہ نے ہم بندوں کی تعلیم کے لئے اسے واقع کیا، اس سے سبق ملا کہ "تدبیر" کی اہمیت کس درجہ ہے، تقدیر تو بہر حال فیصلہ کرچکی تھی کہ "غزوۂ خندق" کا کیا انجام ہونا ہے لیکن وہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جس نے "تقدیر" کے اٹل ہونے کی اطلاع دی تھی یہ سوچ کر گھر کے کونے میں نہیں بیٹھ رہا کہ ہم کیوں "تدبیر" کریں، ہونا تو وہی ہے جو مقدر ہوچکا، اس نے یہ نہیں سوچا کہ گھر میں یا مسجد میں مصلے پر بیٹھ کر تسبیحات پڑھو، دعائیں کرو، اللہ اس کے بدلے اور اس تدبیر کو اس درجہ اہم سمجھا کہ اس کی مشغولیت میں کئی نمازیں بھی موخر کردیں، کیا اس سے بڑھ کر بھی تدبیر کی اہمیت ثابت کرنے کے لئے کسی دلیل وشہادت کی احتیاج ہے؟

اس تقریر سے ظاہر ہے کہ خواہ "چلّہ" ہو یا کسی اور قسم کا سفر، آدمی کو ہر حال میں اپنے حالات اور حقوق وفرائض اور تدبیر وانتظام کا لحاظ رکھنا چاہئے، ہم نے چلہ کی دعوت دینے والے بعض بزرگوں کو یہ کہتے اپنے کانوں سے سنا ہے کہ تم اللہ کے کام میں نکلو اللہ خود تمہارے کام ٹھیک کردے گا، یہ ارشاد تلقین بعض شرائط کے ساتھ تو صحیح ہے لیکن علی الاطلاق بالکل غلط "تبلیغی جماعت" کے صالحین یہ تلقین عموماً علی الاطلاق ہی کرتے ہیں، ہم بلاجھجک کہہ سکتے ہیں کہ یہ طرز عمل حکمت اسلامی کی رو سے غیر حکیمانہ ہے اور اس میں تقدیر وتدبیر کا صحیح توازن موجود نہیں ہے۔ اپنی ذات پر تکلیف اٹھا کر اللہ کی راہ میں نکلنا بلاشبہ نیکی ہے مگر جب دوسروں کے حقوق متاثر ہوتے ہوں تو یہ دیکھنا پڑے گا کہ اس نیکی کو دوسروں کی حق تلفی کئے بغیر کیسے حاصل کیا جائے؟ مثلاً آپ کے بیوی بچے ہیں، ان کا رزق آپ کسی صاحب کا ایک چھوٹا سا کارخانہ چلا کر حاصل کرتے ہیں، اس کارخانہ میں دو تین ملازم ہیں اور نظم ونسق کا سارا مدار آپ پر ہے، اب آپ سے فرمائش کی جاتی ہے کہ چالیس دن کا چلّہ دیجئے تو یہ فرض کرلینے کے بعد بھی کہ "چلّہ" کی افادیت آپ کی سمجھ میں آگئی ہے، شریعت یہ اجازت آپ کو ہرگز نہ دے گی کہ کارخانہ کا متبادل انتظام کئے بغیر بس یوں ہی آپ نکل کھڑے ہوں اور اس ظاہر فریب تلقین کو شمع راہ بنالیں کہ تم اللہ کے کام کے لئے نکلو اللہ تمہارے کام خود کردے گا، یہ تو نہ توکل ہے، نہ نیکی بلکہ اسے سادہ لوحی اور فریب خوردگی قرار دیں گے، اسے تمثیل کی زبان میں اونٹ کو بغیر کھونٹے سے باندھے چھوڑ دینے کا عنوان ٹھیک حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں دیا جائے اور حماقت کے سوا اسے کسی خانہ میں نہیں رکھیں گے۔

دور رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ اٹھا کر دیکھئے، متعدد واقعات ملیں گے جن میں بعض صحابہ کرامؓ دوسرے فرائض کی بنا پر "جہاد" تک سے روک دیئے گئے ہیں، یہاں تمثیلاً "غزوۂ بدر" کا ذکر کافی ہوگا، کیا غزوہ تھا، موت وحیات کی جنگ وہ فیصلہ کن معرکے جس کے بارے

میں خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ التماس بارگاہ خداوندی میں ثبت تاریخ ہے کہ اے اللہ! اگر آج مسلمان شکست کھا گئے تو پھر روئے زمین پر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا، اس ''غزوے'' میں خود اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم شریک ہے، زار و قطار رو رو کر فتح و نصرت کی دعائیں مانگ رہا ہے، تعداد حریف کے مقابلے میں بہت کم ہے، مگر حضرت عثمانؓ اور حضرت اسامہؓ بن زید کو شرکت کی اجازت نہیں دی جاتی، کیوں؟ فقط اس لئے زوجہ عثمان حضرت رقیہؓ بیمار ہیں، ان کی دیکھ بھال اور معالجے کے لئے آدمی چاہئے۔

تو ہر ذی فہم مسلمان خود سوچ لے کہ کہاں ''غزوۂ بدر'' اور کہاں ''چلہ'' یا ''تبلیغی سفر'' جب ''غزوۂ بدر'' کی شرکت پر خود اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مومنوں کے لئے گھر رہ کر ایک خاتون کی تیمارداری اور دیکھ بھال کو ترجیح دی، تو کسی ''چلّے'' کے لئے آنکھیں بند کر کے نکل کھڑے ہونا اور یہ نہ دیکھنا کہ اس کاروبار کا کیا بنے گا جس پر اہل و عیال کے حقوق کا انحصار ہے، آخر کیوں کر معقول ہو سکتا ہے، کس شریعت میں اس عقل سوز توکل اور کم فہمانہ ''خدمت دین'' کا حکم دیا گیا ہے۔

ہم یہاں اس سے بحث نہیں کرتے کہ ''چلہ'' یا ''تبلیغی اسفار'' کی افادیت کا میزانیہ ہمارے نزدیک کیا ہے؟

ہم صرف یہ بتا رہے ہیں کہ جو لوگ اس طریق کار سے متفق ہوں ان کے لئے بھی ضروری ہے کہ اگر آگا پیچھا دیکھ کر کام کریں، ''تقدیر'' کے ایسے اندھے مرید نہ بنیں کہ تدبیر کی واجبی اہمیت نظر انداز ہو جائے، مقدس الفاظ کی سطحی حیثیت سے گزر کر حکمت دینی کو مشعل راہ بنائیں۔

جو لوگ دین کا ضروری علم نہیں رکھتے ان کے لئے تو ہر چلّے اور ہر نفل عبادت سے بڑھ کر یہ ضروری ہے کہ وہ دین کا علم سیکھیں اور دین کا علم ''تبلیغی نصاب'' میں محدود نہیں ہے جہاں سے بھی اسے حاصل کیا جا سکے ضرور کیا جائے اور علم صحیح ہر شئے پر مقدم ہے، فقط ''تبلیغی نصاب'' سے حاصل ہونے والی معلومات کو کل دین تصور کر لینا ایسا ہی ہے جیسے فقط ''ہندوستان'' یا فقط ''ایشیا'' کو کل دنیا سمجھ لیا جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم اور توفیق نیک عطا فرمائے۔

(ماہنامہ تجلی، دیوبند، جنوری، فروری ۱۹۷۳ء)

تبلیغی جماعت اور فاضل دیوبند

سوال از: محمد شفیق قدوائی ــــــــــ اکولہ

گزارش یہ ہے کہ ہمارے شہر میں دین کے نام پر مختلف جماعتیں کام کر رہی ہیں، جس میں سرفہرست نام ''جماعت اسلامی'' کا ہے، اس کے بعد ''تبلیغی جماعت'' کا ہے، اس کے علاوہ اور بھی کئی جماعتیں مصروف عمل ہیں، جس میں سے ایک جماعت کی سرپرستی حضرت مولانا شمیم احمد قدوائی فاضل دیوبند فرما رہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ ''تبلیغی جماعت'' سے جتنا دین کو نقصان پہنچا ہے کسی جماعت سے نہیں پہنچا، حتی کہ رضا خانیوں سے بھی نہیں پہنچا، لہٰذا اسی جذبے کے تحت اظہار خیال فرماتے ہوئے وہ عرض کرتے ہیں کہ میں اب تمام پارٹیوں کو حتی کہ ''رضا خانیوں'' کو بھی اپنے ساتھ متفق کر کے ان تبلیغی جماعت والوں کے واسطے مساجد کے دروازے بند کرا دوں گا، دریافت طلب بات یہ ہے کہ ان کا یہ اقدام کہاں تک صحیح ہوگا اور اگر غلط ہے تو اس شخص کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہئے۔

جواب

ہم ''جماعت اسلامی'' کے رکن نہیں ہیں لیکن جماعت اسلامی کے نقطہ نظر اور طریقہ کار سے ہمیں کامل اور مکمل اتفاق ہے اور ہمیں یہ کہنے میں کوئی باک محسوس نہیں ہوتا کہ موجودہ زمانہ میں جماعت اسلامی ہی وہ واحد جماعت ہے جو تمام نشیب و فراز کو سامنے رکھتے ہوئے خدمت دین اور تبلیغ اسلام کا فریضہ انجام دے رہی ہے، ''تبلیغی جماعت'' کے طریق کار سے ہم متفق نہیں اور نہ اس کے طریق کار کو ہم نقائص اور مفاسد سے مبرا تصور کرتے ہیں، ''تبلیغی جماعت'' سے یقیناً دین اسلام کو کچھ نقصانات بھی ہوئے ہیں اور یہ نقصانات اس درجہ ظاہر و باہر ہیں کہ انہیں مصرح کرنے اور حاشیہ آرائی کے دائروں میں لا کر باور کرانے کی بھی چنداں ضرورت نہیں۔

لیکن ہم ''تبلیغی جماعت'' کو دائرہ حق سے خارج تصور نہیں کرتے، ''تبلیغی جماعت'' بھی جماعت اسلامی کی طرح ایک برحق جماعت ہے، وہ بھی دین کی خدمت اور اسلام کی اشاعت میں سرگرم عمل ہے، وہ بھی اس لائق ہے کہ اسے سراہا جائے۔

فاضل دیوبند صاحب کا یہ فرمانا کہ جتنا نقصان تبلیغی جماعت سے پہنچا ہے اتنا نقصان رضاخانیوں سے بھی نہیں پہنچا، انتہائی کم علمی، نادانی اور بدشعوری کی بات ہے، اسے بغض اور تعصب پر بھی محمول کیا جاسکتا ہے۔

ہم مولانا شمیم صاحب کو یہ رائے دیں گے کہ وہ تبلیغی جماعت کی ان خامیوں کی اصلاح کریں جو جہالت اور کم علمی کی وجہ سے اس میں پائی جاتی ہیں، تبلیغی جماعت ہو یا جماعت اسلامی، اہل حدیث ہوں یا حضرات دیوبندی، سب کو بغض اور عناد سے پہلوتہی کرنی چاہئے اور اپنے دماغوں میں توسیع اور فراخی پیدا کرنی چاہئے۔

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ جب ہم اصولی طور پر ایک ہی دین کی پیروی کرتے ہیں، ایک ہی رسول کی امت ہیں، ایک ہی منزل کے راہی ہیں، پھر آپس میں اس درجہ منافرت اور رسہ کشی کیوں ہے؟ مسجد خدا کا گھر ہے، گھر کا ویٹنگ روم نہیں ہے کہ اس کے دروازے کسی کے لئے کھول دیئے اور کسی کے لئے بند کردیئے جائیں، مولانا موصوف کا یہ فرمانا کہ میں تبلیغی جماعت والوں کے لئے مساجد کے دروازے بند کرادوں گا، کوئی اچھا اور قابل تعریف فیصلہ نہیں ہے۔

مساجد کے دروازے تو ان حضرات کے لئے بھی مقفل نہیں ہونے چاہئیں جن کی سرکشیاں اور شرارتیں بے مثال ہوکر رہ گئی ہیں اور جنہیں بریلوی مکتب فکر سے منسوب کیا جاتا ہے۔

"تبلیغی جماعت" سے اختلاف ہونا کوئی گناہ کی بات نہیں، تبلیغی جماعت کی مخالفت کیجئے، ڈٹ کر کیجئے لیکن یہ مخالفت برائے مخالفت اور متجملہ تعصب نہیں ہونی چاہئے بلکہ مخالفت برائے اصلاح ہونی چاہئے، تبلیغی جماعت والوں کی توجہ ان حقائق کی طرف مبذول کرائیے جن سے وہ یکسر غافل ہیں، وہ نہ مانیں تو معاملہ خدا کے حوالے کیجئے، ہم لوگ نصیحت کرسکتے ہیں بس یہی ہماری ڈیوٹی ہے، محاسبہ خدا کرے گا۔

ایک ضروری بات یاد رکھئے

خدا اور آخرت کو بھول کر سنجیدگی اور متانت کا گلا گھونٹ کر جو مخالفت رونما ہوتی ہے اس پر ہٹ دھرمی تمرد اور سرکشی کا اطلاق ہوتا ہے، ایسے اختلاف سے اصلاح جنم نہیں لیتی، دشمنی وضد اور تعصب سر ابھارتے ہیں۔

ہماری اپنی رائے یہ ہے کہ آپ فاضل دیوبند صاحب کو سمجھایئے کہ خدارا امت مسلمہ پر رحم کرو، پچھلے اختلافات اور گروہ بندیاں کچھ کم نہیں ہیں کہ اب اور نئے محاذ قائم کئے جائیں، وہ عالم دین ہیں، یقیناً بات ان کی سمجھ میں آجائے گی۔

لیکن اگر انہوں نے آپ کے سمجھانے کے باوجود بھی ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کیا تو پھر آپ یقین کرلیجئے کہ دنیا کوئی طاقت انہیں سیدھے راستے پر نہیں لاسکتی، اس لئے کہ جب کسی مولوی کا ذہن بگڑ جاتا ہے تو پھر وہ بہت سڑی ہوئی چیز ہوکر رہ جاتا ہے اور اس کی اصلاح کی کوئی صورت ممکن نہیں ہوتی۔ (تجلی دیوبند، مئی، جون ۱۹۷۵ء)

☆☆☆☆

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

۱۔ **سوال** : شیخ احمد مدراس

اگر ایک عالم دین (ممکن ہے اپنے علم کے غرور کی وجہ سے) صرف دوسروں کے سلام کا منتظر ہو اور خود کسی کو سلام نہ کرتا ہو کیا ایسے آدمی کو سلام کر سکتے ہیں۔

جواب : کسی بھی شخص کی یہ حرکت نہایت متکبرانہ اور خود پسندانہ ہے کہ وہ ہمیشہ دوسروں سے سلام لینے کا منتظر رہا کرے۔ سلام کرنا آج ہماری غلط فکر ونظر سے خواہ چھوٹے پن کی علامت بن گیا ہو لیکن اسلام میں اس کی حیثیت مساویانہ ہے۔ حتیٰ کہ خود آنحضور ﷺ بار ہا لوگوں کو سلام کرنے میں مسابقت اور پہل فرمایا کرتے تھے۔

مبینہ عالم دین کا یہ طرز عمل کسی طرح مناسب نہیں ہے۔ مگر اس کے انتقام میں آپ کا عزم ترک سلام بھی کچھ کم نامناسب نہیں ہے۔ ہر شخص آخرت میں اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا۔ عالم دین اگر ......؟ کا شکار ہو کر اسیر خطا ہو گئے ہیں تو ان کی خطا آپ کے لئے گناہ کا جواز نہیں بن سکتی۔

آپ ان کے طرز عمل سے آنکھیں بند کر کے اپنا فرض ادا کرتے رہیں یعنی جب ملیں تو سلام کر ڈالئے۔ حقیقت یہ ہے کہ معمولی باتوں میں ضد اور جنگ پر اتر آنا عموماً شر انگیز ہوتا ہے۔ اور عفو و درگزر عموماً بہتر نتائج پیدا کرتا ہے۔

۲۔ **سوال** : محمد سلیم الدین صدیقی دہلی

اہل بدعت اور اکثر لوگوں کا کہنا ہے کہ بدعت حسنہ اور بدعت سیئہ دو قسم کی بدعت ہے۔ جس میں سے بدعت حسنہ کا کرنا درست وجائز ہے۔ لوگوں کا یہ کہنا اور اس پر عمل کہاں تک مناسب ہے۔؟

جواب : بدعت کی دو قسمیں صرف افہام وتفہیم اور مسائل کی تشخیص کے طور پر کردی گئی ہیں۔ ورنہ بدعت شرعی مفہوم میں بلا تفصیل ناجائز ہے۔ جیسے بدعت حسنہ کہا جاتا ہے وہ حقیقت میں شرعی مفہوم میں ہی نہیں ہے بلکہ صوری مشابہت کے باعث بدعت کہلائی جاتی ہے۔ احادیث میں بدعت کو مطلقاً بلا تقسیم مردود ٹھہرایا گیا ہے لہٰذا اصطلاع شرع میں بدعت بلا استثناء مذموم ہے۔

۳۔ **سوال** : منیر الدین پورنیہ

قبرستان کا پھل کھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور قبرستان میں درخت میوے جات یا پھول وغیرہ اگانا کیسا ہے۔

جواب : جو قبرستان وقف نہیں کیے گئے بلکہ کسی کی ذاتی ملکیت ہیں ان کے احکام مملوکہ زمین کے ہیں۔

جو قبرستان وقف ہیں ان میں تجارتی نفع اندوزی کا کسی کو اختیار نہیں سوائے اس کے کہ دیکھ بھال کرنے والے ملازمین کو بطور اجرت محافظت وخدمت درخت لگانے یا کھیتی کرنے کی اجازت دے دی جائے۔ اگر وقف کرنے والا وقت کرتے ہوئے یہ شرط لگادے کہ میں اس زمین سے جب چاہے نفع اٹھانے کا حق دار ہوں تو بیشک اس کا حق قائم رہے گا۔

قبرستان میں خود اُگ آنے والے پھل دار درختوں کے پھل کھالینے ہر ایک کے لئے جائز ہیں بشرطیکہ متولی کو اس میں اعتراض نہ ہو۔ متوالی چاہے تو انہیں وہاں کے خدمتگاروں کے لئے خاص کر سکتا ہے۔ لیکن یہ جائز نہیں کہ اوروں کو تو منع کرے اور خود سارے پھل گھر منگالے۔

۴۔ **سوال** : کیا بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا جائز؟۔

جواب : بغیر ٹوپی کے نماز پڑھنا جائز ہے۔ البتہ خلاف ادب ہے۔

☆☆☆☆ ☆☆☆☆ ☆☆☆☆

دینی مدارس کی اہمیت اور موجودہ تبلیغی جماعت

از قلم: مولانا فاروق صاحب مظاہری

جو شخص اپنے وطن اور شہر کو چھوڑ کر عزیز و اقارب سے جدا ہو کر عیش و آرام پر لات مار کر ماں باپ کی محبتوں اور شفقتوں سے منہ پھیر کر غرضیکہ گھر بار کی سب راحتیں ترک کر کے ساری ضرورتوں کو قربان کر کے حصول علم کے جذبہ سے سرشار ہو کر باہر نکلتا ہے اور تلاش علم میں راہ غربت و مسافر پر گامزن ہوتا ہے تو وہ طالب علم ضرور مجاہد فی سبیل اللہ کا مرتبہ حاصل کرتا ہے جو ثواب خدا کی راہ میں جہاد کرنے والے کا ہوتا ہے، وہ ثواب اس طالب علم کو ملتا ہے اس لئے کہ جس طرح ایک مجاہد سر سے کفن باندھ کر محض اس جذبہ سے میدان جنگ میں جاتا ہے کہ وہ خدا کے دین کو سربلند کرے، خدا اور خدا کے رسولؐ کے نام کا بول بالا کرے۔

اسی طرح طالب علم محض اس مقصد کے لئے علم دین حاصل کرنے کے واسطے گھر سے نکلتا ہے کہ وہ اپنے نفس کی تمام خواہشات کو ختم کر کے اور کسر نفسی اختیار کر کے علم الٰہی کی مقدس روشنی سے ظلم و جہل کی تمام تاریکیوں کو دور کر دے، خدا کے دین کو سربلند کرے، خدا کے دین کو تمام عالم میں پھیلائے اور رب العالمین جل شانہ اور سید المرسلین خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی امانت کی حفاظت میں تن من دھن کو لگائے اور شیطان و ذریات شیطان کے مکر و فریب کا پردہ چاک کر کے لوگوں کو اس سے محفوظ رکھ کر اعداء اللہ کو ذلیل و خوار کرے۔

لہٰذا جب تک علم حاصل کر کے گھر واپس نہیں آجاتا برابر میدان جہاد کا ثواب حاصل کرتا رہتا ہے اور جب علم حاصل کر کے گھر واپس آتا ہے تو بھی دنیا میں علم و معرفت کی روشنی پھیلانے لوگوں کو تعلیم دینے اور انسانی زندگی کو علم و عمل سے کامل کرنے کے لئے ایک معلم اور مصلح کی حیثیت میں آتا ہے جس کی وجہ سے وہ وارث انبیاء کے معزز و مقدس لقب سے نوازا جاتا ہے اور تحصیل علم کے زمانہ میں اس کی اس ریاضت و مشقت، جان کاہی و پریشانی کی وجہ سے ایسی ایسی بشارتوں اور انعامات سے خدائے قدوس کی جانب سے نواز اور سرفراز کیا جاتا ہے کہ سبحان اللہ۔

فرشتے طالب علم کی رضامندی کے لئے اپنے پروں کو بچھاتے ہیں اس کے گزرے ہوئے سارے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں بحالت طالب علمی موت آجانے پر شہادت کا مرتبہ پاتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

اسی طرح جو لوگ مساجد اور مدارس یا کسی اور جگہ تدارس علم میں منہمک ہوتے ہیں اور قرآن و حدیث کے علوم و معارف سے استفادہ کرنے اور دوسروں کو علوم دینیہ شرعیہ کے پڑھانے اور سکھانے میں مشغول ہوتے ہیں، ان پر خدائے ذوالجلال والاکرام کی جانب سے بے پایاں رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں ان پر اللہ جل شانہ کی جانب سے سکینہ کا نزول ہوتا ہے ان کے اندر خاص جمعی اور دل بستگی ودیعت فرمائی جاتی ہے جس کی وجہ سے ان کے قلوب دنیا کے عیش و عشرت راحت و آرام اور غیر اللہ کے خوف اور ڈر سے پاک و صاف ہو جاتے ہیں اور وہ ہر وقت اپنے خدا سے لو لگائے رہتے ہیں۔ اس کا نتیجہ اور اثر یہ ہوتا ہے کہ ان کے قلوب نور الٰہی کی مقدس روشنی سے جگمگا اٹھتے ہیں، فرشتے ان کی عزت اور توقیر کرتے ہیں اور فرط عقیدت و مسرت سے ان کو گھیر لیتے ہیں، رحمت الٰہی ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ہر وہ چیز جو آسمانوں کے اندر یا زمین کے اوپر ہے یعنی جن و انس، ملائکہ حتی کے اپنے سوراخوں میں چیونٹیاں دریا اور سمندر میں رہنے والی مچھلیاں ان کے لئے دعا اور استغفار کرتی ہیں، عالم کو عابد پر ایسی فضیلت دی جاتی ہے جیسی چودھویں کے چاند کو ستاروں پر اور سرور کائنات سردار دو عالم نبی مکرم جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ایک ادنیٰ پر، وراثت انبیاء کے جلیل القدر منصب پر فائز ہوتا ہے۔ خداوند قدوس اس جماعت کا تذکرہ جو درس و تدریس میں مشغول ہوتی ہے ان فرشتوں کے درمیان کرتا ہے جو اس کے پاس ہوتے ہیں، عالم کی موت ایک عالَم کی موت قرار دی جاتی ہے۔ اس کی پڑھنے پڑھانے کی مشغولی نفل نماز سے بہتر! ایک گھڑی کی مشغولی پوری رات عبادت سے بہتر ہوتی ہے۔

(ہذا استفادمن مظاہر حق وغیرہ)

اللہ اللہ! کیا ٹھکانہ ہے عظمت و فضیلت کا اس جماعت کی جو تعلیم

وتربیت اور تعلم وتادب میں مشغول ہوتی ہے اور کیا انتہا ہے عظمت وفضیلت کی اس طاہر ونظیف جگہ اور مقام کی، یعنی مدرسہ اور خانقاہ کی جہاں یہ مبارک اور مقدس مشاغل اختیار کئے جاتے ہیں۔

اور کیسی اہمیت وعزت ہے رب العزت کے دربار میں، مدرسین اور مدارس علم صلاح کی، جنگی حمایت وحفاظت وصیانت کا قانون فطرت بھی تقاضہ کرتا ہے اور پروردگار عالم جل جلالہ وعز شانہ بھی حکم دیتا ہے۔

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا ۚ وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا اللَّهُ ۗ وَلَوْلَا دَفْعُ اللَّهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللَّهِ كَثِيرًا ۗ وَلَيَنْصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝

حکم ہوا ان لوگوں کو جن سے کافر لڑتے ہیں اس واسطے کہ ان پر ظلم ہوا اور اللہ تعالیٰ ان کی مدد کرنے پر قادر ہے وہ لوگ جن کو نکالا ان کے گھروں سے اور دعویٰ کچھ نہیں سوائے اس کے کہ وہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے اور اگر نہ ہٹایا کرتا اللہ ان لوگوں کو ایک کو دوسروں سے تو ڈھائے جاتے تکیے اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں جن میں نام پڑھا جاتا ہے اللہ کا بہت اور اللہ مقرر مدد کرے گا اس کی جو مدد کرے گا اس کی، بے شک اللہ زبردست ہے زور والا ہے۔

(ترجمہ شیخ الہند، وشاہ عبدالقادر دہلوی)

اس پر تفسیری حاشیہ ہے۔

یعنی اگر کسی وقت اور کسی حالت میں بھی ایک جماعت کو دوسری سے لڑنے بھڑنے کی اجازت نہ ہوتو یہ اللہ تعالیٰ کے قانون فطرت کی خلاف ورزی ہوگی۔اس نے دنیا کا نظام ہی ایسا رکھا ہے کہ ہر چیز یا ہر شخص یا ہر جماعت دوسری چیز یا شخص یا جماعت کے مقابلہ میں اپنی ہستی برقرار رکھنے کے لئے جنگ کرتی رہے، اگر ایسا نہ ہوتا اور نیکی کو اللہ تعالیٰ اپنی حمایت میں لے کر بدی کے مقابلے میں کھڑا نہ کرتا تو نیکی کا نشان زمین پر باقی نہ رہتا۔ بددین اور شریر لوگ جن کی ہر زمانہ میں کثرت رہی ہے تمام مقدس مقامات اور یادگاریں ہمیشہ کے لئے صفحۂ ہستی سے مٹا دیتے کوئی عبادت گاہ، تکیہ، خانقاہ، مسجد مدرسہ محفوظ نہ رہ سکتا بناء علیہ ضروری ہوا کہ بدی کی طاقتیں خواہ کتنی ہی مجتمع ہو جائیں قدرت کی طرف سے ایک وقت آئے جب نیکی کے مقدس ہاتھوں سے بدی کے حملوں کی مدافعت کرائی اور حق تعالیٰ اپنے دین کی مدد کرنے والوں کی خود مدد فرما کر ان کو دشمنان حق وصداقت پر غالب کرے، بلاشبہ وہ ایسا قوی زبردست ہے کہ اس کی اعانت وامداد کے بعد ضعیف سے ضعیف چیز بڑی بڑی طاقتور ہستیوں کو شکست دے سکتی ہے۔

بہرحال اس وقت مسلمانوں کو ظالم کافروں کے مقابلے میں جہاد وقتال کی اجازت دینا اسی قانون قدرت کے تحت تھا۔

حضرت مولانا حکیم جمیل الدین بجنوری فرماتے ہیں۔

حق تعالیٰ پہلی آیت میں مسلمانوں کو قتال کی اجازت دیتا ہے جس میں مان ومال دونوں کا خرچ ہے اس کے بعد قتال کے منافع بیان فرماتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قتال میں یہ منفعت ہے کہ اس کی وجہ سے عبادت گاہیں اور مدارس دینیہ ڈھا دینے سے محفوظ ہو جاتے ہیں، اس سے یہ بات واضح طور سے ثابت ہوتی ہے کہ حق تعالیٰ کے نزدیک مساجد ومعابد کی طرح مدارس دینیہ بھی نہایت ضروری الوجود اور مہتم بالشان ہیں جن کے حفظ وبقاء کے لئے جان ومال لٹا دینا ذروۂ سنام اسلام ہے اور جب مدارس دینیہ کا ڈھا دینا شعار کفر اور عنداللہ ایسا سنگین جرم ہے جس کی روک تھام کے لئے قتال فرض کیا جاتا ہے تو ان کا سنگ بنیاد رکھنا بالبداہت شعار اسلام اور مقتضائے ایمان وباعث رضائے رحمٰن جل وعلا شانہ ہوگا، گویا حق تعالیٰ اپنے دست قدرت سے مدارس دینیہ کا سنگ بنیاد رکھتا اور اس کو کانہ بنیان مرصوص بتاتا ہے۔

اسی طرح آیت مذکورہ سے یہ بات بھی بخوبی واضح ہے کہ درس حدیث کے لئے مکان کو مخصوص کر لینا جس کو مدرسہ کہتے ہیں امور دینیہ اور شعار اسلام میں داخل ہے جیسے صوامع اور صلوٰۃ، پھر اس کے بعد حق تعالیٰ فرماتے ہیں۔

اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَاَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ

یعنی اگر ان مسلمانوں کو ہم زمین میں قوت اور حکومت دیدیں گے تو یہ لوگ قائم کریں گے اور زکوٰۃ دیں گے اور امر بالمعروف کریں گے اور نہی عن المنکر کریں گے۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں

''نہی متناول است جہاد را زیرا کہ اشد منکر کفر است، واشد نہی قتال ومتناول است اقامت حدود را ودفع مظالم را، وامر بمعروف متناول است احیاء علوم دینیہ را''

یعنی نہی متناول ہے جہاد کو کیوں کہ سب سے شدید منکر کفر ہے اور سب سے شدید نہی قتال ہے نیز نہی متناول ہے اقامت حدود کو اور مظالم کے دفع کو اور امر بالمعروف متناول ہے احیائے علوم دینیہ کو۔

پس اے حضرات علوم دینیہ کی درس وتدریس فرض ہے اس کے لئے کتب سماویہ نازل ہوئیں، ہزاروں انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے جہاد وقتال کا اذن وحکم دیا گیا، کفار اس معاملے میں سنگ راہ ہوئے، قتل کیا، آگ میں ڈالا، جلایا، ایذائیں دیں، سخت سخت تکلیفیں پہنچائیں فقر وفاقہ کا سامنا کرنا پڑا، عیش وعشرت کو خیرباد کہنا پڑا مگر وہ دین حق کے متوالے خدا کے سچے بندے تعلیم سے نہ رکے پر نہ رکے اور فرض تبلیغ وتعلیم ہمت وجوش وخروش سے ادا کرتے رہے، بس ایسے ضروری اور مہتم بالشان اور فرض قطعی کی مداومت ہر زمانہ میں اور ہر جگہ بطریق فرض کفایہ ہر شخص پر اشد ضروری ہے۔ ''وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ'' (الآیہ) تدریس وتعلیم کو فرض فرماتی ہے ''فَلَوْلَا نَفَرَ'' (الآیہ) تعلم کو فرض کرتی ہے ''يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ'' (الآیہ) بَلِّغُوْا عَنِّي وَلَوْ آيَه'' ''الا فليبلغ الشاهد الغائب'' ''طلب العلم فريضة على كل مُسلم'' انما شفاء العی السوال'' وغیرہ وغیرہ قرآن وحدیث اس مضمون سے مالا مال ہیں۔

بالجملہ درس وتدریس کے سلسلہ کو جاری رکھنا ہر زمانہ میں مسلمانوں پر واجب ہے، جن خوش نصیب مسلمانوں کو ایسی حکومت میسر ہو جائے جو سلسلہ تعلیم تعلم کے ابقاء کی خود متکفل ہو۔ ''فطوبیٰ لهم ثم طوبیٰ لهم'' اور جہاں حکومت کو اس کی طرف التفات نہ ہو وہاں بطور خود مسلمانوں کو اس سلسلہ کے باقی رکھنے کا انتظام واجب ہے اور یہ موقوف ہے تعاون وتناصر پر تو یہ بھی بمقتضائے ''تعاونوا على البر والتقوىٰ'' واجب اور ضروری ہے دواما اور اس تعاون کا ظہور اس طرح ہوتا ہے کہ ایک پڑھاتا ہے ایک چندہ دیتا ہے، ایک وصول کرتا ہے ایک جمع کرکے صحیح مصرف میں خرچ کرتا ہے۔ ''وهلم جرا الی خدمات المدارس الاسلامیه وفقنا الله وایاکم''

حضرت قاضی ثناء اللہ صاحبؒ پانی پتی اپنی تفسیر مظہری میں آیت ''كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ'' (سورۃ البقرہ:۲۱۶) کے تحت فرماتے ہیں۔

جہاد کی فضیلت تمام نیکیوں میں اس وجہ سے ہے کہ وہ اشاعت اسلام اور ہدایت خلق کا سبب ہے پس جو شخص ان کی کوشش سے ہدایت پائے گا اس کی حسنات بھی ان مجاہدین کی حسنات میں داخل ہوں گی اور اس سے زائد افضل علوم ظاہرہ اور علوم باطنہ کی تعلیم ہے (جن کا ذریعہ مدارس اور خانقاہ ہیں)

اس لئے کہ اس میں حقیقت اسلام کی اشاعت زیادہ ہے۔ ظاہر ہے کہ علوم ظاہرہ وباطنہ کی تعلیم مدارس اور خانقاہ میں ہوتی ہے، پس مدارس اور خانقاہ تمام نیکیوں حتی کہ جہاد فی سبیل اللہ سے بھی افضل ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب دامت برکاتہم نے اپنی کتاب ''تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات'' کے صفحہ نمبر ۱۳ پر لکھا ہے کہ:

جب مظاہر علوم کے دار الطلبہ قدیم کی تعمیر کا سلسلہ چل رہا تھا تو مدرسہ کے چندہ کی اپیل جو مظاہر علوم کے ۱۳۲۸ھ کی روداد میں حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی لکھی ہوئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔

میں اس اشتہار کے مضمون میں موافق ہوں، دار الطلبہ اس وقت باقیات صالحات کے افضل افراد سے ہے، حدیث صحیح میں باقیات صالحات سے جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ یہ ارشاد فرمایا ہے کہ او بیتا لابن السبیل بناہ، اور ظاہر ہے کہ طلبہ ابن السبیل یقیناً ہیں بلکہ سب ابناء السبیل سے افضل ہیں کیوں کہ یہ لوگ سبیل اللہ میں ہیں، جب مطلق سبیل والوں کی اعانت میں یہ فضیلت ہے تو

سبیل اللہ والوں کی خدمت میں کیا کچھ فضیلت ہوگی، پھر غور کرنا چاہئے کہ سبیل اللہ کے سب افراد میں مطلقاً بھی اور خصوص اس وقت میں علوم دینیہ کی سخت ضرورت ہے اوراس کی سے سخت مضرتیں واقع ہیں، خاص اس سبیل اللہ یعنی تحصیل وتکمیل علوم دینیہ میں سب سے زیادہ فضیلت ہے، پس بالضرور دارالطلبہ بنانا اس وقت اس خاص حیثیت سے سب باقیات صالحات سے افضل ہے، امید ہے کہ اہل اسلام اپنی اپنی استطاعت کے موافق اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیں گے اور بلالحاظ قلیل وکثیر کے امداد فرمائیں گے۔والسلام علیٰ من التبع الھدیٰ۔

العبد اشرف علی تھانوی

بے شک حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ سلمہ نے جو کچھ تحریر فرمایا ہے نہایت مناسب اور ضروری ہے۔العبد عبدالرحیم عفی عنہ

مولانا اشرف علی تھانویؒ نے جو تحریر فرمایا ہے حق اور صواب ہے۔

العبد محمود عفی عنہ

اور تسہیل قصد السبیل صفحہ ۲۹ پر فرماتے ہیں کہ: بعد حاصل ہونے نسبت باطنی کے، پڑھانے، وعظ کہنے، کتابیں تصنیف کرنے میں کچھ حرج نہیں، بلکہ علم دین کی خدمت کرنا سب عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔

حقوق العلم صفحہ نمبر ۱۵ پر فرماتے ہیں۔

اس میں تو ذرا شبہ نہیں کہ اس وقت مدارس علوم دینیہ کا وجود مسلمانوں کے لئے ایک ایسی بڑی نعمت ہے کہ اس سے فوق متصور نہیں، دنیا میں اگر اس وقت اسلام کے بقا کی کوئی صورت ہے تو یہ مدارس ہیں۔

حضرت مولانا مسیح اللہ صاحب دامت برکاتہم اصول تبلیغ صفحہ ۴۹ پر فرماتے ہیں کہ تبلیغ اور امر بالمعروف میں ہمارے لئے ثمرہ مقصود نہیں، اصل مقصود رضائے حق ہے جس کا طریق عمل اور سعی ہے اور جس کو اس آیت میں حق تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے۔

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ. (الآیہ، سورۃ النحل ۱۲۵)

جس کے تین طریق ہیں حکمت کے ساتھ دعوت دینا یعنی حق کے اثبات میں دلائل پیش کرنا دوسرے خصم کے باطل دعویٰ کا مجادلہ حسنہ کے ساتھ ابطال کرنا جس کے لئے خاصے علوم کی ضرورت ہوتی ہے اور ان علوم کی تحصیل کا طریق اور ان کا محل مدارس دینیہ ہیں کہ بدوں ان تعلیمات برہانی کے یہ طریق حکمت جس کا حکم "اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ" میں ہے تبلیغ ہوسکتی ہے، وامر بالمعروف اس لئے مدارس کا وجود اور ان کا بقا نہایت ضروری ہے کہ وہ تمام شعبہ ہائے تبلیغ کا اصل ہے اور فرض کی اعانت فرض ہوتی ہے۔"تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ" (الآیہ) اس کی دلیل ہے، اس لئے مدارس عربیہ کی اعانت کہ وہ تبلیغ کا اہم شعبہ ہے حسب قدرت فرض اس میں اپنے وہ بچے جو ذہین اور سمجھ داروں ان کی تعلیم دین میں لگانا بھی بہ نیت اشاعت دین فرض وضروری ہے اور یہ بھی منجملہ تبلیغ ہے اور والدین کے حق میں صدقہ جاریہ ہے۔ دوسرا طریق تبلیغ وامر بالمعروف موعظت حسنہ ہے اور وہ خطاب عام علماء ہی کا حق ہے اور عالم ہونا بدوں درس وتدریس فی زمانناعادت ممکن نہیں، اس لئے بھی اس حق تبلیغ کو ادا کرنے کے لئے مدارس کا قیام ان کی ترقی بالوجہ الاتم فرض ہے، غرض یہ کہ مدارس عربیہ سے کسی وقت بھی عدم اعتناء واستغناء نہیں ہوسکتا۔

پس علماء کی ایک جماعت کثیرہ ایسی ہو کہ جو بہ خلوص نیت تبلیغ درس وتدریس میں جم کر مشغول رہیں، جس پر دلیل "فَلَوْلَا نَفَرَ" (الآیہ) اور "لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ ضَرْبًا فِی الْاَرْضِ" ہے۔

اور صفحہ نمبر ۳۷ پر فرماتے ہیں۔

ایک جماعت کثیر کا مذہب اسلام کا علم بہ ذریعہ درس وتدریس بزبان عربی تعلق وتبحر کے ساتھ حاصل کرتے رہنا ضروری ہے، کیوں کہ پورا علم مدلل ومبرہن مذہب اسلام عربی ہی کے اندر ہے اور تبلیغ کے لئے متردین اہل فلسفہ واہل سائنس اور مبتلائے اغلاط مسلمانان نیز مخالفین ومنکرین اسلام کفار ومشرکین کے لئے اپنے مذہب سے پوری واقفیت بدلائل نقلاً وعقلاً جواب تحقیقی کے لئے

ضروری ہے، بدوں اس طرح واقفیت کے تبلیغ ناقص بلکہ ضعیف اور غیروں میں محال ہوگی اور بدوں اس نظام موجودہ بصورت مدارس عربیہ اس طرح علم کا حاصل ہونا عادتاً ناممکن ہے، لہٰذا مدارس عربیہ کا بقاواستحکام اس بنا پر مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے، واجب اور ضروری ہوگا اور ان کی اعانت لازم اور اعراض سخت مضر اور معصیت کبیرہ کا ارتکاب ہوگا۔

دلیل، پ،۱۴، آخر اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ بِالْحِکْمَۃِ وَالْمَوْعِظَۃِ الْحَسَنَۃِ وَجَادِلْھُمْ بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ" (النحل: ۱۲۵) (ترجمان بیان القرآن) یعنی اپنے رب کی راہ (یعنی دین) کی طرف لوگوں کو علم کی باتوں کے ذریعہ سے (جن سے مقصود اثبات مدعا ہے) اور اچھی اچھی نصیحتوں کے ذریعہ (جن سے مقصود ترغیب وترہیب کہ ترقیق قلب ہوتا ہے) بلایئے (اگر بحث آپڑے تو) (ان کے ساتھ اچھے طریقے سے) (کہ جس میں شدت وخشونت نہ ہو) بحث کیجئے، بس اتنا کام آپ کا ہے، تبلیغ کے بعد اصرار نہیں۔

حکمت سے مراد یہ ہے کہ اپنے مقصد کا اثبات عقلاً ونقلاً ہو اور مجادلہ احسن سے مراد یہ ہے کہ مخالف کے دعویٰ کا ابطال خوش اسلوبی کے ساتھ ہو کہ مخالف کو رنج اور کلفت نہ ہو اور یہ طریق بدوں مدارس عربیہ میں تفصیلی منقولات معقولات پڑھے حاصل نہیں ہوسکتا اور حق کا اثبات اور باطل کا ابطال اشاعت اسلام وتبلیغ حق کے لئے لازم ہے۔

لہٰذا مدارس عربیہ کا وجود وبقا اور استحکام لازم، کہ لازم کا لازم لازم ہوتا ہے، پس مدارس عربیہ میں مسلمان لڑکوں کا تعلیم حاصل کرنا فرض اور ان کی مالی اعانت بھی لازم اور ان سے اعراض وغفلت تبلیغ کے بہت بڑے اہم فریضہ سے غفلت اور گناہ کبیرہ کا ارتکاب ہوگا۔

اور حضرت مولانا الیاس صاحبؒ فرماتے ہیں کہ:

قافلوں یعنی وفود تبلیغ کو نصیحت کی جائے، کہ اگر حضرات علماء توجہ میں کمی کریں تو ان کے دلوں میں اعتراض نہ آنے پائے بلکہ یہ سمجھ لیں کہ علماء ہم سے بھی زیادہ اہم کام میں مشغول ہیں، وہ راتوں کو بھی خدمت علم میں مشغول رہتے ہیں جب کہ دوسرے آرام کی نیند سوتے ہیں اور ان کی عدم توجہ کو اپنی کوتاہی پر محمول کریں کہ ہم نے ان کے پاس آمد ورفت میں کمی کی ہے اس لئے وہ ہم سے زیادہ ان لوگوں پر متوجہ ہیں جو سالہا سال کے لئے ان کے پاس آپڑے ہیں۔ (ملفوظات صفحہ ۵۵ ملفوظ ۵۴)

بہر حال اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور علماء ربانی کے ارشادات اور تاریخ اور مشاہدہ سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ مدارس وخوانق انسانی زندگی کے علمی وعملی، انفرادی واجتماعی، ظاہری وباطنی، خصوصی وعمومی تمام شعبوں کی مکمل اصلاح کے لئے ضروری اور اس کے ضامن اور ذریعہ ہیں۔

ہر قسم کی خدمات اسلامیہ ودینیہ وکارکردگی کے اعتبار سے ارفع بھی ہیں اور انفع بھی اہم بھی ہیں اور اتم بھی ہیں اور اعظم بھی اور اعلیٰ بھی ہیں افضل بھی اور برتقدیر صحت تبلیغی جماعت کا فائدہ حد درجہ ناقص اور قاصر اور بالکل نامکمل اور صرف جزوی عمومی ہونے کی وجہ سے ان اہم اور اتم اور افضل خدمات اسلامیہ سے افضل ہونا تو دور رہا، ہم پلہ بھی ہونا مشکل ہے اور کسی طریقہ تبلیغ کے بدعت ثابت ہوجانے کے بعد تو پھر اس کا ذکر ہی عبث ہے۔ پس یہ کہنا کیوں کر درست ہے کہ:

اس حیثیت سے کہ تبلیغ کا فائدہ عمومی ہے اور مدارس وخوانق کا فائدہ خصوصی ہے، لہٰذا اس کا (مروجہ تبلیغ کا) فائدہ ان دونوں سے زیادہ اہم اور اتم ہے۔ (اعتراضات وجوابات صفحہ نمبر ۵۱)

اور یہ عمومی اور ضروری کام (مروجہ تبلیغ کا کام) بعض وجہ سے (یعنی عمومی) ہونے کی وجہ سے ۱۲ ناقل) مدارس اور خانقاہوں سے افضل ہے۔ (تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات صفحہ ۵)

اور یہ کہنا کیوں غلط نہیں کہ:

بغیر مدرسہ وکتاب کے (بطرز مروج جزوی اور نامکمل ۱۲ ناقل) زبانی دین سیکھنے اور سکھانے کی کوشش کرنا اور اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کردینا یہی نبیوں والا کام ہے (یعنی سنت ہے، ناقل ۱۲) باقی کام (یعنی مدرسہ اور کتاب

مجالس وعظ وارشاد اور تصنیف وتالیف وغیرہ، ناقل ۱۲) ضمناً وطبعاً (تبعاً) عمل میں آیا مگر دین سیکھنے کے (یہ مذکورہ) جو دوسرے طریقے ہیں ان کو ناجائز کہنا جائز نہیں۔

(یعنی مباح ہیں، ناقل ۱۲)

(کیا تبلیغی کام ضروری ہے)

اور اہم اور اتم مشاغل وخدمات دینیہ میں مشغول حضرات علمائے کرام کو جو اس جماعت تبلیغیہ مروجہ میں شریک نہیں، منافقین کی شان میں نازل شدہ آیت قرآنیہ کا مصداق قرار دینا اور جہنمی بتانا کہاں تک صحیح ہے، جیسا کہ کتاب، کیا تبلیغی کام ضروری ہے کہ صفحہ نمبر ۴۷،۹ پر ہے کہ:

اب تک علماء نے اس تحریک میں پورے طور پر حصہ نہیں لیا، میرے خیال میں یہ اس قسم کی غلطی ہے جس کی قرآن نے نشاندہی کی ہے۔

وَاِذَا قِیْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ.

پوری آیت یہ ہے۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ اَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْاِثْمِ فَحَسْبُهٗ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ (سورۃ البقرہ: ۲۰۶)

جس کا ترجمہ مع تفسیر یہ ہے۔

(اور اس مخالفت وایذا رسانی کے ساتھ مغرور اس درجہ ہے کہ) جب اس سے کوئی کہتا ہے کہ خدا کا تو خوف کر (تو اس سے نخوت کرتا ہے اور وہ) نخوت اس کو اس گناہ پر (دونا) آمادہ کر دیتی ہے سو ایسے شخص کی کافی سزا جہنم ہے اور وہ بری آرام گاہ ہے۔ (بیان القرآن)

اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ:

اس دور میں سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق زندگی گزارنے کا واحد ذریعہ یہی تبلیغ ہے۔

(اعتراضات کے جوابات، صفحہ ۸۹)

اور یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ:

ایک تبلیغی سفر کا وہ فائدہ ہے جو مدارس اور خانقاہوں کے مہینوں کے قیام میں نہیں (کیا تبلیغی کام ضروری ہے، صفحہ ۱۵، حصہ سوم)

اور یہ کہنا کہاں تک روا ہے کہ:

یہ (تبلیغی جماعت) ایسا ادب اور سلیقہ پیدا کر دیتی ہے جو دینی مدارس کے طلباء اور خانقاہوں کے اہل ارادت میں کم دیکھا جاتا ہے۔

(کیا تبلیغی کام ضروری ہے، صفحہ ۱۵، حصہ سوم)

اور یہ کہنا کہاں تک صحیح ہے کہ:

دین کی فکر اور آخرت کی رغبت دلوں میں پیدا کرنے کے لئے تبلیغی جماعت سے بہتر کام کا اور کوئی طریقہ نہیں۔ (ص ۷،۸، حصہ اول)

اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ:

اگر غور سے دیکھا جائے تو ہماری موجودہ ضرورت کے لئے یہ ادارے (مدارس اور خانقاہیں) کافی نہیں (کیا تبلیغی کام ضروری ہے)

اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ:

یہ جماعت ہدایت کے لئے ایک ایسا معجون مرکب ہے کہ اس کے بعد پھر کسی اور چیز کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ (ص ۳۴)

اور عام لوگوں کے لئے اصلاح نفس کا اس سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں ہو سکتا اور یہ کہنا کہاں تک مناسب ہے کہ:

دین پھیلانے کی کوشش (جماعت تبلیغی کے تحت) کے دوران ذکر کا ثواب گھر بیٹھنے یا خانقاہ میں ذکر کرنے سے کہیں زیادہ ہے۔ (ص ۹۸)

میں تبلیغ (مروجہ) کو اتنا ہی ضروری سمجھتا ہوں جتنا اصلاح نفس۔

(اعتراضات کے جوابات، ص ۱۲۳)

اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ:

جب انگریز سو سال پہلے آئے تو انہوں نے اپنی تمام تدبیروں سے اسلام اور اسلام کے قوانین کو مٹانے کی کوشش کی، اللہ تعالیٰ نے اس وقت کے اعتبار سے دل میں یہ بات ڈالی کہ مدارس قائم کئے جائیں، چنانچہ اس وقت اکابر نے مدرسہ کے قائم کرنے پر اتنا زور لگایا کہ ہر ہر مقام اور ہر ہر جگہ پر مدارس قائم کئے۔ دارالعلوم دیوبند اور سہارنپور میں مظاہر العلوم، امروہہ میں مدرسہ شاہی اور دہلی کے آس پاس میں یہ تمام مدارس اسی زمانہ کے قائم کردہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مدد تھی کہ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دین میں پوری پوری کامیابی دی ورنہ چونکہ وہ دور انگریزی حکومت کا تھا اس لئے وہ دین کو پورا ڈبونے کی فکر اور کوشش میں تھے لیکن پوری طرح وہ کامیاب نہ ہوسکے چونکہ ان کے پاس حکومت تھی، مال ودولت تھی اس لئے اگرچہ بزرگان دین کی محنت کی وجہ سے

پوری طرح قابو نہ پاسکے لیکن سوسال کے بعد نوجوانوں کے مزاجوں کو مسخ ضرور کردی، رفتہ رفتہ ہمارے نوجوان اور جاہل سب متأثر ہوگئے جس کے اثرات آج بھی نظر آرہے ہیں اور یہ اثرات دن بدہ دن بڑھتے ہی جارہے ہیں اور حالات بدلتے جارہے ہیں، اس مرض کا علاج اب سوسال بعد اللہ تعالیٰ نے اس تبلیغ (تبلیغی جماعت) سے کیا ہے۔ اللہ جل شانہ کے اس علاج کی قدردانی یہ ہے کہ ہم اس علاج کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجائیں۔ (کیا تبلیغی کام ضروری ہے، صفحہ ۱۳۹)

مقام غور ہے کہ انگریز ہندوستان میں سوسال تک حاکم رہے اور ۵۷ھ میں انگریزوں کے مکمل اقتدار کے ٹھیک دس سال بعد انگریزوں کے اسلام اور قوانین اسلام کو مٹانے کے عزائم کو ناکام بنانے کے لئے دارالعلوم دیوبند اور مظاہر علوم سہارنپور ودیگر مدارس کی بنیاد پڑی اور اس وقت کے اعتبار سے نہیں بلکہ ہر وقت کے اعتبار سے، کیوں کہ خیر القرون سے لے کر آج تک مدارس ہی اسلام کی بقا وتحفظ کے ضامن رہے ہیں جیسا کہ اوپر مدارس کے تسلسل وتوارث کا ذکر کیا گیا ہے۔ حکومت انگریزی کے متوازی مدارس بھی اپنا کام کرتے رہے، سوسال بعد انگریز چلے بھی گئے لیکن مدارس باقی ہیں، نہ صرف مدارس مذکورہ بلکہ ان کے فیض وبرکت سے ملک ہندوستان میں مدارس کا جال بچھ گیا ہے اور یوماً فیوماً ان کی تعداد بڑھتی جارہی ہے۔ گو اس مضمون میں اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ ''یہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی مدد تھی کہ جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے دین میں پوری کامیابی دی'' مگر کہا یہ جارہا ہے کہ انگریزوں نے سو سال بعد نوجوانوں کے مزاجوں کو مسخ ضرور کردیا اور نوجوان اور جاہل سب متأثر ہوگئے اور یہ اثرات دن بہ دن بڑھتے جارہے ہیں، پھر معلوم نہیں کامیابی کا ذکر طفل تسلی کے لئے ہے یا واقعی پوری کامیابی ہوئی، لیکن وہ صرف چند گھنٹوں یا دنوں تک رہی، اس لئے کہ آگے ارشاد ہے کہ اب اس مرض کا علاج سوسال بعد اللہ تعالیٰ نے اس تبلیغی جماعت سے کیا ہے۔ اللہ جل شانہ کے اس علاج کی قدردانی یہ ہے کہ اس علاج کی طرف ہمہ تن متوجہ ہوجائیں، اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ مدارس اب اس کے علاج میں کامیابی حاصل نہیں کرسکتے، لہٰذا وہ بیکار، بے فیض، بے اثر اور غیر مفید ہیں۔ اب ہمہ تن تبلیغی جماعت کی طرف متوجہ ہوجانا چاہئے۔

اس کے بعد اب مشاہدہ اور تاریخ ''خصوصاً تاریخ دیوبند'' خصوص در خصوص دارالعلوم کی زندگی کی صد سالہ اس رپورٹ کی کیا حقیقت رہ جاتی ہے کہ دارالعلوم اور اس کے فیض سے جاری ہونے والے ہزاروں مدارس اور بزرگان دین کی محنتوں سے انگریزوں کی لائی ہوئی لامذہبیت اور دہریت اور ہر قسم کی جہالتوں اور گمراہیوں کا خاتمہ ہوا اور ملک ہندوستان نور علم ودین سے جگمگا اٹھا۔

اور یہ کہنا کہاں تک درست ہے کہ:

کیا یہ بات (یعنی اجتماع) ان کے (تبلیغی جماعت) کے دینی درد اور فکر کی نشاندہی بھی نہیں کرتی، آرام دہ کمرے میں بیٹھ کر علم واستدلال کی زبان میں گفتگو کرلینا یا کوئی تحقیقی یا تنقیدی، تعمیری یا تخریبی مضمون مرتب کرلینا اور بات ہے اور آرام وآسائش کو دین کے نام پر خیرباد کہہ کر گاؤں گاؤں، قریہ قریہ مارے مارے پھرنا اور بات ہے۔ (ماہنامہ نظام جدید کانپور، فروری ۷۹ء)

اور حقائق سے اغماض اور ہدایت کا انکار کرتے ہوئے یہ اشتعال انگیز بات کہنا کہاں تک سچ ہے کہ آج صلحاء موجود تھے، علماء موجود تھے، اصلاح کے لئے بزرگان دین موجود تھے، جن مسائل کی ضرورت سامنے آتی ان مسائل کو بتلانے کے لئے مفتیان دین بھی موجود تھے۔ دینی علوم کے حاصل کرنے کے لئے مدارس عربیہ بھی موجود تھے لیکن اگر کوئی چیز نہیں تھی تو وہ یہی تھی کہ عوام کا ان حضرات سے تعلق نہ تھا۔ مدارس کی کمی نہ تھی لیکن عوام اپنے بچوں کو مدارس میں بھیج کر ملا بنانے کے لئے تیار نہیں تھے۔ صلحاء موجود تھے، لیکن کوئی علماء کی قدر ومنزلت کرنے والے نہ تھے، مفتیان دین بھی موجود تھے لیکن کوئی بھی اپنی زندگی میں ضروری آنے والے مسائل کو پوچھنے کے لئے تیار نہ تھے، سب اپنے آپ کو آزاد سمجھتے تھے اور سب دین کے اعتبار سے آزاد تھے، خدائے پاک اور رسول اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کی پابندی سے بالکل آزاد تھے، ہر جگہ آزادی اور مغربی ذہنیت نے ان کو اپنا غلام بنا رکھا تھا۔ اگر مذہب اسلام اور خدا اور رسول کی پابندی کا شوق کسی نے پیدا کیا ہے تو وہ یہی تبلیغی جماعت ہے، اس تبلیغی جماعت کی وجہ سے آج مدارس کی پوچھ ہوئی، صلحا کی ضرورت محسوس کی گئی، اپنی زندگیوں کو پابندی سے گزارنے کے لئے مسائل کی ضرورت محسوس کی گئی اور اسی جماعت کی بدولت علماء کی بھی قدر ومنزلت ہوئی اور عوام نے اپنے بچوں کو بجائے دنیاوی علوم پڑھانے کے مدارس اسلامیہ میں پڑھا کر ملا بنانے میں بڑا فخر محسوس کیا۔ (کیا تبلیغی کام ضروری ہے، صفحہ ۴۵)

اے یارو! ذرا انصاف کرو، کیا یہ سچ ہے؟ کیا بداہت اور مشاہدہ کا انکار نہیں ہے؟ کیا یہ تاریخ کے ساتھ خیانت نہیں ہے؟ کیا دیوبند کا دارالعلوم، سہارنپور کا مظاہر علوم، مرادآباد کا مدرسہ قاسمیہ شاہی، امروہہ کا مدرسہ جامعہ عربیہ، دہلی کا مدرسہ امینیہ وفتحپوری، کانپور کا جامع العلوم، لکھنؤ کا دارالعلوم ندوۃ العلماء اور دارالمبلغین، مئوناتھ بھنجن ضلع اعظم گڑھ کے دارالعلوم اور مفتاح العلوم، مبارک پور ضلع اعظم گڑھ کا احیاء العلوم ودیگر سینکڑوں بڑے بڑے اور ہزاروں چھوٹے چھوٹے ملک میں پھیلے ہوئے مدرسے خالی پڑے ہوئے تھے؟

صرف ان کی دیواریں کھڑی تھیں، اندر ہو کا عالم تھا؟ جب تبلیغی جماعت آئی ہے تب ان مدرسوں میں طلباء آئے ہیں، مفتیان عظام ایسے ہی ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے تھے، کوئی فتویٰ پوچھنے والا نہ تھا، جب تبلیغی جماعت آئی ہے تب فتویٰ دینے کی نوبت آئی ہے، خانقاہیں بالکل ویران اور سنسان پڑی تھیں، جب تبلیغی جماعت آئی ہے تب مرید لوگ آئے ہیں۔

مقدس بزرگان ملت وربانی وحقانی حضرات علماء دین کا خلوص کچھ کام نہ آیا، ان کی للہیت ودلسوزی، محنت ومشقت، شبانہ روز کی خدمات ومساعی کا کچھ اثر نہ ہوا۔

دارالعلوم دیوبند کے ۶۵ ہزار مستفیدین میں سے ۷۴۱۷ فضلاء ۵۳۶ مشائخ طریقت ۱۱۶۴ مصنفین، ۱۷۸۴ مفتی، ۱۵۴۰ مناظر، ۴۲۸۸ خطیب ومبلغ اور ۲۶۹۲۱۵ فتاویٰ کا اجراء اسی طرح مظاہر علوم کے چھتیس ہزار مستفیدین میں تین ہزار آٹھ سو کتالیس فضلاء اور اٹھہتر ہزار چوراسی فتاووں کا اجراء افسانہ اور غلط دعاوی ہیں۔ ان مدرسوں کی کارکردگی کی صد سالہ رپورٹ کی تفصیل جھوٹ کا پلندہ ہے یا پھر ان کا وجود اور عدم برابر تھا، سب بے چارے کس مپرسی اور بے بسی کے عالم میں اتنی طویل مدت تک پڑے رہے نہ ان سے کوئی پڑھنے والا تھا، نہ فتویٰ پوچھنے والا نہ کوئی ان کا وعظ سننے والا تھا یا صرف چند گھنٹوں تک ان کا اثر محدود رہا اور ہوا کر ختم ہو گیا۔

ان کی پوچھ کچھ تبلیغی جماعت کی بدولت ہوئی اور مولانا الیاس صاحبؒ جو مدرسہ اور علم کی طرف آئے وہ بھی اسی جماعت کی وجہ سے شیخ الحدیث آئے تو اسی جماعت کی وجہ سے، ان کے شیخ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب اور حضرت مولانا گنگوہی حضرت حاجی صاحب اور مولانا تھانوی اسی طرح اس زمانہ کے اور ان حضرات کے پہلے اور بعد کے ہزاروں علماء ومشائخ مدرسوں میں سب اسی جماعت کی وجہ سے آئے، یہ سب کام صرف ایک نوزائیدہ جماعت تبلیغی کی چند دنوں کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ بھلا اس جھوٹ کی کوئی حد ہے؟ کیا یہ ناواقف اور سادہ لوح عوام کی آنکھ میں دھول جھونکنا نہیں ہے؟

تنہا حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے پورے ملک کے لاکھوں مستفید ہونا سینکڑوں کا خلفا ہونا، دور ونزدیک پہنچ کر اپنے مواعظ حسنہ سے عوام وخواص کو مستفید کرنا، اسی طرح حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوریؒ کا فیض عام ہونا، حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا بہت سے مریدوں اور خلفاء کا چھوڑنا ابھی کل کی بات ہے۔ حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ خلیفہ حضرت رائے پوری اور حضرت تھانویؒ کے خلفاء حضرت مولانا شاہ عبدالغنی صاحب پھولپوریؒ اور حضرت مولانا شاہ وصی اللہ صاحب فتحپوری ثم الہ آبادی اور حضرت مولانا احمد حسن صاحب امرتسریؒ وغیرہ پھر ان کے خلفا کے فیوض وبرکات سے مجموعی طور پر لاکھوں لاکھ کا مستفیض ہونا تو آج ہی کی بات ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے مستقبل، بیسیوں مبلغین اور مناظرین اور غیر مستقل مناظرین مثلاً رئیس المناظرین حضرت مولانا مرتضیٰ حسن صاحبؒ چاند پوری، امام المناظرین حضرت امام اہل سنت مولانا عبدالشکور صاحبؒ لکھنوی، سلطان المناظرین حضرت مولانا محمد منظور صاحبؒ نعمانی مدظلہ کا

وجادلھم بالتی ھی احسن کا چربہ اور نمونہ بن کر مناظرہ کرنا اور بہت سے واعظین ومقررین کا شہر شہر قصبہ قصبہ گاؤں گاؤں پہنچ کر وعظ وتقریر کرنا اور پورے ملک میں جلسوں کا ہونا کسی سے مخفی ہے؟ جس کے نتیجے میں کروڑوں عوام کی علمی وعملی اصلاح ہونا شرک وبدعت سے تائب ہونا، تعزیہ داری وغیرہ کو ترک کر دینا، نمازیوں اور روزہ داروں کی تعداد کا بڑھ جانا، بکثرت مسجدوں کا بن جانا بالکل ظاہر نہیں ہے، جس کی تفصیل اوپر کی جاچکی ہے اور محتاج بیان نہیں۔

تو یہ کیسے مان لیا جائے کہ مدرسین اور مدارس اور خانقاہوں اور علماء ومشائخ نے کچھ نہیں کیا، بس جو کچھ کیا تبلیغی جماعت نے کیا۔

کیا یہ مدارس اور خانقاہوں اور علماء ومشائخ کی کوششوں کو حرف غلط کی طرح مٹانے کی کوشش نہیں ہے اور علماء اور علماء کی کوششوں کی تنقیص وتحقیر، تنفر وتحفیر اور ان کی کوششوں کو بے وقعت کر کے دلوں سے عظمت نکال دینے کی باتیں نہیں ہیں۔

عوام کے معتمد علیہ (جماعت کے افراد نہیں) ذمہ داروں کی تصنیفات میں جب علماء اور علماء کی کوششوں اور مدارس اور خانقاہوں کے بے وقعت اور حقیر بنا دینے اور اس کے مقابلے میں تبلیغی جماعت کی افضلیت اور برتی باور کرانے کی باتیں لوگ پڑھیں گے اور انہیں کتابوں میں ان کو محدود کر دیا جائے گا اور مدت دراز تک اسی کی تبلیغ کی جائے گی اور اس قسم کی باتوں کے سننے اور سنانے کی مشق کرائی جائے گی تو کیا عوام کے دلوں میں علماء اور اور علماء کی کوششوں، مدارس اور خانقاہوں کی وقعت اور عظمت باقی رہ جائے گی؟

چنانچہ اس کا جو نتیجہ ہونا چاہئے تھا وہ ہوا، اور عوام اور جہلاء عام طور پر علماء اور مدارس اور خانقاہوں پر آزادی کے ساتھ تنقید اور اعتراض کرنے لگے، تنقیص وتحقیر کے کلمات ان کی زبانوں پر آنے لگے۔ مختلف انداز سے علماء کرام اور مدارس کا استخفاف کرنے لگے خود علماء کی فتویٰ تقریریں سننے سے اعراض اور ان کی تقریروں کا سبکی کے ساتھ ذکر کرنے لگے، ان کے مواعظ وتذکرہ سے گریز اور مخالفانہ رویہ اختیار کرنے لگے۔

اور حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کی دلی تمنا اور اہم مقصد کے خلاف باوجود حضرت کی بہت زیادہ تاکید وتنبیہ کے جو کہ حضرت موصوف کے ملفوظات سے ظاہر ہے علماء مشائخ سے بے تعلق اور کٹ کٹ کر علیحدہ ہونے لگے گویا جماعت میں شرکت علماء ومشائخ سے رفض کے ہم معنی ہوگئی۔

ہر کو مرید سید گیسو دراز شد
واللہ خلاف نیست کہ او عشق باز شد

خود حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم نے اعتراف فرمایا کہ:

یہ اعتراض بھی بہت کثرت سے آرہا ہے کہ تبلیغ والے علماء کی اہانت کرتے ہیں۔ (اعتراضات وجوابات، ص ۲۳)

جماعت کے جاہل مقررین اور حامی اپنی اجتماعی تقریروں اور نجی مجلسوں میں اور عام گفتگوؤں میں کہنے لگے کہ علماء ذہنی عیاشی میں مبتلا ہیں، یا اللہ ان مدرسوں اور خانقاہوں کو تباہ کر دے جیسے انہوں نے دین کو تباہ کیا ہے، خدا برا کرے ان لوگوں کا جنہوں نے دین کو مدرسوں اور خانقاہوں میں محدود کر دیا ہے، ہمیں کہنے دیجئے کہ علماء قصور کر رہے ہیں، یہ دین کے کام کے لئے نہیں نکلتے، ملازمتوں کا بہانہ بناتے ہیں، ان کو خدا پر بھروسہ نہیں، جب ان علماء کو باہر نکلنے کی دعوت دی جاتی ہے تو ان کو حقوق یاد آنے لگتے ہیں، یہ علماء ومشائخ لوگوں کو رہبانیت کی تعلیم دے رہے ہیں، ان علماء سے مدرسہ میں بیٹھے پڑھ والو، فتوے حاصل کر لو، تقریریں رات بھر کرا لو، مگر انبیاء علیہم السلام کا جو کام ہے گھر چھوڑ کر چلے لگانا تو یہ ان کے بس کا روگ ہی نہیں، کام ہم کر رہے ہیں، ہم امیر ہوتے ہیں، علماء ہمارے بستر ڈھوتے ہیں، علماء تبلیغی جماعت کی ترقی دیکھ کر حسد میں مرے جا رہے ہیں، علماء درحقیقت اپنی پوجا کرانا چاہتے ہیں، علماء بس پیٹ پال رہے ہیں، انڈے اور پراٹھے میں مست ہیں، ان کا کام یہ ہے صدقہ، خیرات، زکوٰۃ چندہ مانگ مانگ کر مدرسوں میں بیٹھ کر حرام کمائیں۔ علماء سوچتے ہیں کہ اگر جماعت کامیاب ہوگئی اور عوام لوگ اس

میں شریک ہوگئے تو ہماری خدمت کرنے والے کم ہوجائیں گے، علماء سے تو تبلیغی جماعت ہزار درجہ بہتر ہے اپنا کھاتے ہیں، ان کی ناز برداری کیجئے۔ تبلیغی جماعت درحقیقت علماء و مبلغین کے منہ پر طمانچہ ہے جو تبلیغ دین کے لئے فرسٹ کلاس سے کم پر سفر نہیں کرتے (یہ تعریض حضرت مولانا سید ارشاد احمد صاحب مبلغ دارالعلوم دیوبند پر ہے) خانقاہوں میں کچھ نہیں رہ گیا ہے، خانقاہیں ویران ہیں، ان میں کتّے لوٹ رہے ہیں، ان میں باہم اختلاف ہے وغیرہ وغیرہ۔

غوث الاعظم حضرت سید عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ کے زمانہ میں غالباً کچھ اسی قسم کی صورتیں رونما ہوئی ہوں گی، جن کی وجہ سے متأثر اور منفعل ہوکر سیدنا غوث الاعظم نے حضرات علماء کا دفاع فرماتے ہوئے نہایت جلال آمیز انداز میں مدرسہ معمورہ میں یوم جمعہ ۷/ ذی القعدہ ۵۴۵ھ میں بوقت صبح جلسۂ وعظ میں فرمایا۔

یامنافق طهر الله عز وجل الارض منک اما یکفیک نفاقک حتی تغتاب العلماء والاولیاء والصالحین تاکل لحومهم. انت واخوانک المنافقون مثلک عن قریب یاکل الدیدان السنتکم ولحومکم وتقطعکم وتمزقکم والارض تضمکم فتسحقکم وتقلبکم لافلاح لمن لایحسن ظنه لله عز وجل وبعباده الصالحین ویتواضع لهملم لاتتواضع لهم وهم الروساء والامراء من انت بالا ضافة الیهم. الحق عزوجل قد سلم الحل والربط الیهم. بهم تمطر السماء وتنبت الارض کل الخلق رعیتهم. کل واحد کالجبل لاتزعزعه ولاتحرکه ریاح الافات والمصائب لایتزعزعون من امکنة توحید هم ورضاهم عن مولاهم عز وجل طالبین لانفسهم ولغیرهم، توبوا الی الله عز وجل واعتذراو الیه واعترفوا بذُنُوبِکُم بینکم وبینه وتضرعوا بین یدیه ایش بین ایدیکم لو عرفتم لکنتم علی غیر ماانتم علیه تادبوا بین یدی لحق عز وجل کما کان یتأدب من سبقکم انتم مخانیث ونساء بالاضافه الیهم شجاعتکم عند ما تامر کم به نفوسکم واهو یتکم وطباعکم الشجاعة فی الدین تکون فی قضاء حقوق الحق عز وجل لاتهینو بکلمات الحکماء والعلماء فان کلامهم دواء وکلماتهم ثمرة وحی الله عز وجل لیس بینکم نبی موجود بصورة حتی تتبعوه فاذا اتبعتم المتبعین للنبّی صلی الله علیه وسلم المحققین فی اتباعه فکانما قد اتبعتموه واذا رأیتموهم فکانکم قد رأیتموه اصحبوا العلماء المتقین فان صحبتکم لهم برکة علیکم ولاتصحبوا العلماء الذین لا یعملون یعلمهم فان صحبتکم لهم شئوم علیکم اذا صحبت من هو اکبر منک فی التقویٰ والعلم کانت صحبتک له برکة علیه واذا صحبت من هو اکبر منک فی السن لاتقویٰ له ولاعلم له کانت صحبتک له شئوماً علیکل اعمل للّٰه عز وجل ولاتعمل لغیره اترک له ولاتترک لغیره لان العمل لغیره کفر والترک لغیره ریاء من لا یعرف هذا ویعمل غیر هذا فهو فی هوس، عنقریب یاتی الموت ویقطع هوسک. (۱)

اے منافق! اللہ جل جلالہ زمین کو تجھ سے پاک کرے کیا تجھ کو تیرا نفاق کافی نہیں ہوتا کہ علماء صلحاء اور اولیاء کی غیبت کرکے ان کا گوشت کھاتا ہے تو اور تجھ جیسے تیرے منافق بھائی عنقریب کیڑوں کی غذا بنیں گے جو تمہاری زبانوں اور گوشت کو کھالیں گے اور تم سب کو ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کردیں گے اور زمین تم کو بھینچے گی پس تم کو پیس دے گی اور الٹ پلٹ کرے گی جو شخص اللہ جل جلالہ اور اس کے نیک بندوں کے ساتھ اچھا گمان نہیں رکھتا اور ان کے سامنے جھکتا نہیں اس کو فلاح نصیب نہیں ہوتی تو ان کے سامنے تواضع کیوں نہیں کرتا حالانکہ وہ تمام اہل دنیا کے سردار اور لشکر رعیت کے امیر ہیں تجھ کو ان سے نسبت ہی کیا، حق تعالیٰ نے باندھنا اور کھولنا ان کے حوالے کیا ہے، ان کی بدولت آسمان بارش برساتا ہے اور زمین روئیدگی لاتی ہے اور ساری مخلوق ان کی رعایا ہے، ان میں ہر شخص استقلال واستقامت میں پہاڑ کی طرح ہے کہ اس کو آفات و مصائب کی آندھیاں نہ ہلاسکتی ہیں، نہ جنبش دے سکتی ہیں، وہ اپنی توحید کے مقام سے ہلتے بھی نہیں اور نہ اپنے اور

دوسروں کے لئے اپنے مولیٰ کی خوشنودی کے طلب گار بننے سے ہٹتے ہیں، توبہ کرو اللہ کی جناب میں اور معذرت کرو اور اقرار کرو اپنے گناہوں کا اپنے اور اس کے درمیان خلوت میں اور اس کے حضور میں گڑگڑاؤ، دیکھو تمہارے سامنے کیا ہے اگر تم کو معرفت ہوتی تو ضرور تم اس کے خلاف دوسری حالت پر ہوتے جس پر آج ہو، باادب بنو، حق تعالیٰ کے سامنے جیسا کہ تمہارے اسلاف باادب رہتے تھے تم ان کے مقابلے میں ہیجڑے اور عورتیں ہو، پس تمہاری بہادری انہیں باتوں میں ہے جن کا تمہارے نفس اور تمہاری خواہشات نفسانیہ اور تمہاری طبیعتیں تم کو حکم دیتی ہیں، حالانکہ شجاعت دین میں اور حقوق اللہ کی ادائیگی میں ہوا کرتی ہے، حکماء اور علماء کے کلام کو حقیر مت سمجھو کہ ان کا کلام دوا ہے۔ اور ان کے کلمات حق تعالیٰ کی وحی کا ثمرہ ہیں۔ آج تمہارے درمیان صورت نبی موجود نہیں ہیں کہ تم ان کا اتباع کرو مگر جب تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کرنے والوں اور آپ کے حقیقی فرمانبرداروں کا اتباع کروگے تو گویا تم نے نبی ہی کا اتباع کیا اور جب ان کو دیکھا تو گویا نبی ہی کو دیکھ لیا۔ پرہیزگار علماء کی صحبت اختیار کرو کہ تمہارا ان کی صحبت اختیار کرنا تمہارے لئے برکت ہے اور ان علماء کی صحبت مت اختیار کرو جو اپنے علم پر عمل نہیں کرتے کہ تمہارا ان کی صحبت اختیار کرنا تم پر نحوست ہے جب تو اس کی صحبت اختیار کرے گا جو تجھ سے تقویٰ اور علم میں بڑا ہے تو یہ صحبت تیرے لئے برکت ہوگی اور جب تو ایسے کی صحبت اختیار کرے گا جو تجھ سے عمر میں بڑا ہے مگر نہ اس کے پاس تقویٰ ہے نہ علم تو یہ صحبت تیرے لئے منحوس ہوگی، عمل کر اللہ جل جلالہ کے لئے اور نہ عمل کر غیر اللہ کے لئے اللہ ہی کے لئے ترک کر، غیر اللہ کے لئے ترک نہ کر کیوں کہ غیر اللہ کے لئے کوئی نیک عمل کرنا کفر ہے اور غیر اللہ کے لئے کسی گناہ کا ترک کرنا ریاء ہے، جو شخص اس سے واقف نہ ہو اور اس کے سوا دوسری صورت کرے وہ مبتلائے ہوس ہے اور عنقریب موت آئے گی اور تیری ہوس کو کاٹ ڈالے گی۔

اللہ کی شان ہے چند دن چلّہ لگا کر پندار میں مبتلا عامی اور کندۂ ناتراش جاہل اور دین کی کامل و مکمل خدمت انجام دینے والے ربانی علماء کو عیب لگا دیں اور ان کو قصوروار بتادیں۔

لقد عیر الطائی بالبخل مادر
وعیر قیسا ن الفہامۃ باقل

مادر (بخیل) حاتم جیسے سخی کو بخل کا عیب لگائے اور مشہور زمانہ زیرک ودانا قیس (فصیح) کو باقل (ناقص البیان) عیب لگائے۔

وطاولت الارض السماءَ سفاهةً
وفاخرت الشهبَ الحصى الجنادلُ

اور زمین ازراہ بے وقوفی آسمان کے مقابلے میں زبان درازی کرتے ہوئے اپنے کو بڑا سمجھے اور جنگل کی ٹھیکریاں اور سنگریزے شہاب پر بڑائی چاہیں۔

قال السها لشمس انت خفيّةٌ
وقال الدجى لونک حائل

آسمان کا ایک بہت چھوٹا اور بہت مدھم روشنی والا استارہ سہا سورج سے کہنے لگے کہ تو چھپا ہوا ہے اور کم روشنی رکھتا ہے۔

اور تاریکی شب سفیدۂ صبح سے کہنا شروع کرے کہ تیرا رنگ بہت سیاہ ہے۔

فیاموت زران الحیوۃ ذمیمۃ
ویانفس جدی ان دھرک ھازل

تو اے موت! تو اب زیارت کر (آجا) کیوں کہ زندگی بری ہوگئی ہے اور اے نفس سخاوت کر (مرجا) کیوں کہ زمانہ مسخرہ پن کر رہا ہے۔

فی الواقع جس زمانہ میں

بے خردے چندز خود بے خبر
خردہ گرفتند براہل ہنر

کا معاملہ ہونے لگے، ناکس اور بے ہنر لوگ اہل کرم اور ہنرمندوں پر بڑائی چاہنے لگیں اور دون اور کم ظرف، بلند اور عالی ظرفوں پر تفوق ظاہر کرنے لگیں تو ایسے زمانہ میں آدمی زندگی سے موت کو بہتر سمجھنے لگتا ہے، سچ کہا شاعر نے۔

اذا التحق الاسافل بالا عالی
فقد طابت منادمۃ المنایا

جیسا کہ حدیث جبریل میں علامات قیامت کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد رسول "یتطاولون فی البنیان" یعنی اہل بادیہ فاقہ مست بکری چرانے والے بلند بلند عمارتیں بنانے لگیں گے کے تحت ملاعلی قاری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

فهو اشارة الى تغلب الاراذل وتذلل الاشراف وتولى الرياسة من لا يستحقها والمعنى ان اهل البادية يتكبرون على العباد والزهاد وحاصل الكلام ان انقلاب الدنيا من النظام يوذن فلاعيش الاعيش الأخرة عند العقلاء الكرام.

(ج،ا،ص:۵۶ دار حیاء)

یہ اشارہ ہے اس طرف کہ اراذل غالب ہوجائیں گے اور اشراف ذلیل ہوجائیں گے اور ریاست کے متولی وہ ہوجائیں گے جو اس کے مستحق نہ ہوں گے معنی یہ کہ یہ جاہل دیہاتی اور جنگلی عباد وزہاد پر تکبر اور فخر کریں گے اور حاصل کلام یہ کہ نظام دنیا کا یہ انقلاب بہ بانگ بلند یہ اعلان کرے گا کہ یہ دنیا اب عقلاء کرام کے نزدیک رہنے کے لائق نہیں ہے، بس آخرت ہی کی زندگی زندگی ہے۔

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ جن بزرگوں کی ذوات مقدسہ مجسم تبلیغ ہوں، اتباع سنت کی سچی تصویر ہوں، شریعت مطہرہ کے چربہ و نمونہ ہوں۔ جن کی خواب و بیداری، محیا و ممات نشست و برخاست، رفتار و گفتار، وضع قطع، غرضیکہ، جملہ حرکات وسکنات قدوہ اور نمونہ بنانے کے قابل ہوں، جن کی پوری زندگی چلہ تبلیغ میں گزری ہو، یہ تین دن کے مروجہ چلہ لگانے والے جاہل ان بڑے بزرگوں کو قصوروار ٹھہرائیں۔

چنانچہ ایک ایسے ہی صاحب نے بڑے پرجوش وخروش اور غصے سے کہا کہ مولانا وصی اللہ صاحب الہ آبادی اور مولانا محمد احمد صاحب پرتاپ گڑھی سے قیامت کے دن سخت بازپرس ہوگی۔

پوچھا گیا کہ کس جرم کے پاداش میں؟

تو کہنے لگے کہ

اس لئے کہ ان لوگوں نے جماعت کے ساتھ ایک چلہ بھی نہیں دیا۔

ایک مسجد میں جماعت والوں نے کئی مدرسوں کے چھوٹے چھوٹے بچوں کو لاکر اجتماع کیا اور بعد نماز فجر ان بچوں کو التحیات اور دعائے قنوت وغیرہ سنا سنایا اور مشق کرایا اس کے بعد نعرہ بازی شروع ہوئی۔

التحیات کہاں سے سیکھا؟ لڑکے بولتے کہ چلت پھرت کی زندگی سے وہ کہتے قنوت کہاں سے سیکھا؟ لڑکے بولتے چلت پھرت کی زندگی سے اس طرح ہر ہر دعا کے بارے میں وہ پوچھتے اور لڑکے جواب دیتے چلت پھرت کی زندگی سے۔

اس کے پوچھتے کہ:

فلاں چیز مدرسے میں سیکھا؟ لڑکے بولتے، بالکل نہیں بالکل نہیں اور ہرگز نہیں ہرگز نہیں۔

اے صاحبو یہ سب کیا ہے، یہ کیسا دین ہے اور کیسی سمجھ ہے کہ جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی کی جڑ کاٹ رہے ہیں، یکے برسر شاخ و بن می برید کے مصداق ہو رہے ہیں، کیا کوئی منظم سازش اور سوچا سمجھا منصوبہ ہے کہ جس طرح اغیار اول اسلام کے بنیادی امور اور اولین رواۃ پر تنقید یں کرکے اسلام کی ان بنیادوں کو مشکوک۔ اور مجروح کرکے عوام کے دلوں میں شک وریب، استخفاف وبے وقعتی اور توحش ونفرت پیدا کرتے ہیں، پھر اپنے خود ساختہ معتقدات کے فضائل وفوائد مبالغہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور اس طرح متاثر کرکے نہایت آسانی سے شکار کرلیتے ہیں اسی طرح یہ جماعت تبلیغی کبھی اور کہیں، اپنی تبلیغی تقریروں اور سفروں میں نہ صرف یہ کہ عوام کو تلقین نہیں کرتے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ میں بھیجو اور تعلیم دلاؤ اور خود اپنے مقامی یا دوسرے علمائے حقانی سے ملو اور فیض حاصل کرو اور مشائخ سے رابطہ پیدا کرو، بلکہ اپنی جماعت مدارس وخوانق کی مدمقابل بنا کر چلتا پھرتا مدرسہ اور چلتی پھرتی خانقاہ سے تعبیر کرکے اسلام کے بنیادی ارکان یعنی علماء اور مشائخ پر تنقید کرتے، معائب اور نقائص بیان کرتے اور ان سے دعوت الی اللہ کی بالکل نفی کرتے اور صرف اپنی ہی جماعت کے داعی الی اللہ ہونے کا دعویٰ کرکے چلتا پھرتا مدرسہ اور چلتی پھرتی خانقاہ اور کرا کر اس میں شمولیت کی دعوت دیتے ہیں۔

پھر اس کی فضیلت بیان کرنے کا نمبر آتا ہے تو اگر یہ جماعت ان کے نزدیک اچھی تھی تو اس کی فضیلت بیان کرے، اس کی خوبی اور اس کا فائدہ بیان کرتے نہیں بلکہ اس کی فضیلت بیان کرنے میں مدارس اور خانقاہوں سے تقابل بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے ساتھ ساتھ مدرسوں اور خانقاہوں کے نقائص بیان کرنے کو ضروری خیال کرتے ہیں، ان کے ناقص وغیر مکمل باور کرانے کے بعد جماعت کے اہم واتم افضل اور اکمل بیان کرانے کا نمبر آتا ہے تو جہاد، وقتال کی آیات واحادیث کو اس پر چسپاں کیا جاتا ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ تبلیغ میں گشت کرنے والوں کو ایک نماز کا ثواب

ستر لاکھ نمازوں کے برابر ہے وغیرہ اور ساری دنیا کی خوبی تبلیغی جماعت کی بدولت ہے۔

مدرسوں کی آبادی دارالافتاء کی رونق اور خانقاہوں کی ہماہمی سب تبلیغی جماعت ہی کی وجہ سے ہے جماعت میں شامل بہت بڑی تعداد جو پہلے سے دیندار ہو، کسی مدرسے یا عالم سے تعلق ہو، لیکن جب وہ اس جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں تو ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ ان کی دینداری جماعت کی وجہ سے ہے، دیکھو ہماری جماعت نے کتنا بڑا کام ہے کہ اتنے لوگوں کو دیندار بنایا ہے، عوام بے چارے ناواقف ہوتے ہیں، سن سن کر متاثر ہوتے ہیں۔

یا پھر سلف صالحین کے طریق کار کے متوازی جماعت کے قائم کرنے کا لازمی وفطری نتیجہ ہی یہ ہے کہ جو لاشعوی طور پر متخالف طریق کار مدارس وخوانق کی ذہنوں پر چڑھی ہوئی گہری چھاپ کو محو کئے بغیر یہ متوازی تبلیغی جماعت تکثیر سواد میں کامیاب نہیں ہوسکتی۔

شاید یہی وجہ ہو اس کی کہ حضرت مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ بہت زیادہ علماء کی عزت کرنے اور ان کی تنقیص نہ کرنے کی تلقین وتاکید فرماتے تھے کیوں کہ حضرت کے قلب صافی پر اس تحریک کے طریق کار کے لازمی وفطری نتیجہ واثر اور انجام کا انعکاس ہورہا تھا، لازمی بات ہے کہ کسی تحریک میں جب کوئی بنیادی خامی اور کمزوری ہوتی ہے اور اس کا قدم ذرا بھی جادۂ حق سے ہٹا ہوتا ہے تو اس کا مفاسد اور مضار پر منتج ہونا یقینی ہوتا ہے۔

اسی حقیقت کی نشاندہی کرتے ہوئے حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ ارشاد فرماتے ہیں۔

> کوئی کام خواہ کتنا ہی اہم اور ضروری کیوں نہ ہو اگر حدود شرعیہ سے بالاتر ہوکر عمل میں لایا جائے گا تو ضرور بالضرور اس میں خرابیاں اور مفاسد پیدا ہوں گے۔
>
> (کتاب تبلیغی جماعت پر اعتراضات وجوابات ص ۷۵)

لہٰذا یہ کہہ کر جرم کو ہلکا نہیں کیا جاسکتا کہ یہ افراد کی غلطی ہے، اسباب ومحرکات پر بھی غور کرنا ضروری ہے اور برتقدیر صحت یہ جماعتیں اور جماعتوں کے امراء جو ملکوں ملکوں، شہروں شہروں اور گاؤں گاؤں پھرتے رہتے ہیں کیا ان کی حیثیت جماعت کے نمائندہ ہونے کی نہیں ہے ایسی صورت میں جماعت ہی ذمہ دار گردانی جائے گی، پس یہ کہنا کہ یہ افراد کی غلطی ہے یہ اپنی ذمہ داری سے فرار ہے۔

ذمہ دار، نمائندگان اسلام، علمائے کرام مامور ہیں کہ احکام اسلام کی خلاف ورزی کرنے والوں سے تبریہ، اظہار بیزاری اور اس پر نکیر کریں، زجر وتوبیخ سے کام لیں، اہل کفر وفسق اور اہل بدعت وضلالت کی برملا تکفیر، تفسیق اور تضلیل کریں، نہی عن المنکر سے دریغ نہ کریں، مداہنت کو ہرگز راہ نہ دیں، سکوت کرنے والوں کو لسان نبوت سے شیطان اخرس (گونگا شیطان) کہا گیا کتمان علم پر "الجم بلجام من نار" قیامت کے دن آگ کی لگام پہنائے جانے کے اور باوجود قدرت کے ترک نہی عن المنکر پر مجرمین، مرتکبین کے ساتھ عذاب وعقاب میں گرفتار ہونے اور مستحق لعنت ہونے کی وعید سنائی گئی، فساق وفجار کی تعریف وتوصیف اور توقیر سے بہ شدت روکا گیا۔ مثلاً ارشاد ہوا۔

اذا مُدح الفاسق اهتز عرش الرحمن، من وقر صاحب البدعة فقد اعان علی هدم الاسلام.

جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے تو عرش الٰہی کانپ جاتا ہے، جس نے بدعتی کی توقیر کی تو اس نے دین کو ڈھادینے میں مدد کی۔

حدود اللہ کے ترک پر ہلاکت اور تباہی سے ڈراتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ **انما اهلک الذین قبلکم انهم کانوا اذا سرق فیهم الشریف ترکوه و اذا سرق فیهم الضعیف اقاموا علیه الحد**

(مشکوٰۃ، ج ۲، ص ۳۲۴)

جزایں نیست کہ تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک کردیئے گئے کہ جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے تھے۔

اگر اہل اسلام کے افراد میں مفاسد کا صدور وظہور ہو تو ان کے انسداد واستیصال نیز ذمہ داری عہدہ برآں ہونے کے لئے حکیمانہ اصول بیان کئے گئے، چنانچہ عمل واجب میں فساد کی شمولیت کی صورت میں بجائے اس واجب کے ترک کرنے کے فساد کی اصلاح کو ضروری قرار دیا گیا اور وہ اصلاح خواہ قتل سے ہو یا حبس (جیل خانہ) سے ضرب (کوڑے لگوانے) سے ہو یا نفی وتعزیر (یعنی شہر بدر کرنے) سے وغیرہ۔

اور بعض علماء تو اس عمل واجب ہی کے ترک کردینے کے قائل

ہیں، جیسا کہ براہین قاطعہ پر بحوالہ الطریقۃ المحمدیہ مذکورہ ہے کہ:

ثم اعلم ان فعل البدعة اشد ضرر امن ترک السنة بدليل ان الفقها قالو اذا تردد فی شئی بين كونه سنة وبدعة فتركه لازم. واما ترک الواجب هل هو اشد من فعل البدعة ام على العكس ففيه اشتباه حيث صرحوا فيمن تردد بين كونه بدعة وواجاب انه يفعله وفی الخلاصة مسئلة تدل على خلاف الخ. (براہین قاطعہ، ص،۱۴۱ کتب خانہ امدادیہ، دیوبند)

پھر یہ بات جانو کہ بدعت میں زیادہ ضرر ہے بہ نسبت ترک سنت کے، اس دلیل سے فقہانے فرمایا ہے کہ جس امر میں دو وجہ پائی جائیں۔ ایک سنت ہونے کی، ایک بدعت ہونے کی تو اس امر کا ترک واجب ہے اور جس امر میں واجب اور بدعت ہونے کا تردد ہے تو اس کے ترک میں اشتباہ ہے، کیوں کہ فقہاء نے تصریح کی ہے کہ اس کو ترک نہ کرے اور خلاصہ میں ایک مسئلہ اس کے خلاف پر دلالت کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ اگر عمل واجب نہیں، گو مسنون و مندوب ہی کیوں نہ ہو، فساد کی شمولیت کی صورت میں اس عمل ہی کو سرے سے ترک کرنے کو لازم وواجب قرار دیا گیا، جائز عمل میں ناجائز امر کی شمولیت کی صورت میں سارا عمل ناجائز قرار دیا گیا۔

"اذا اجتمع الحلال والحرام فقد غلب الحرام" (الاشباہ والنظائر، القاعدۃ الثانیہ، ص، ۱۰۷، الادارۃ النشر والاشاعت دارالعلوم دیوبند) جب حلال وحرام مجتمع ہو جائیں تو حرام ہی ہوگا۔

عوام کو گمراہی اور فساد عقیدہ سے بچانے کا منجانب شارع یہی خاص طریقہ معین کیا گیا ہے کہ جس مباح یا مندوب کو وہ عملاً یا اعتقاداً ضروری سمجھنے لگیں یا کسی قسم کے فساد اور گمراہی میں مبتلا ہونے لگیں تو اس عمل کو قطعاً ترک کر دیا جائے اور اگر عمل ضروری ہو تو جو بھی طریقہ اصلاح کے لئے ضروری ہو اختیار کیا جائے گا اور یہ حفظ عقیدۂ عوام قول بلا عمل سے کبھی نہیں ہوا کرتا۔

اصلاح عوام کا تو یہی حکیمانہ طریقہ امت کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول وعمل سے سکھایا ہے۔

غرض جس طرح بن پڑے فساد کی اصلاح اور عوام کو گمراہی سے بچانے کی پوری پوری کوشش کی جائے گی۔ علماء یہ کہہ کر چھٹکارا نہیں حاصل کر سکتے کہ یہ افراد کی غلطی ہے۔

بہر حال یہ جماعتیں جو تبلیغی جماعت کے نام سے گاؤں گاؤں گشت کرتی ہیں قطع نظر اس سے کہ ان کا تعلق کسی مرکز سے ہے یا نہیں اور قطع نظر اس سے کہ اس غلطی کے ذمہ دار افراد ہیں یا مرکز اور قطع نظر اس سے کہ یہ غلطی شعوری طور پر ہوتی ہے یا لاشعوری طور پر، اعتراض انہیں جماعتوں پر ہے، یہ فتنہ فتنۂ عظمی اور داہیہ داہیۃ الکبریٰ ہے۔

للہ حضرات علماء اس کے انسداد کی طرف توجہ فرمائیں

جیسا کہ کتاب "معروضات ومکتوبات" کے صفحہ ۱۲ پر کہا گیا ہے کہ:

اس تحریک کو واجب اور فرض بتا کر علماء اور اس خروج میں شامل نہ ہونے والے لوگوں کو اگر بدعمل کہا گیا اور علماء کو بدنام کیا گیا، عوام کو ان سے بدظن کیا گیا اور (قوم کی توجہ ان کی تصانیف اور دیگر خدمات سے ہٹائی گئی) تو جماعت تبلیغی کی تمام تر پونجی وچند اعمال کے فضائل تک محدود ہے، وہ کیا تمام ارکانِ اسلام کی تبلیغ کی متکفل ہو جائے گی اور خدانخواستہ خاکم بدہن اگر ان لوگوں کی سازش کامیاب ہوتی ہے تو کیا حضرات علماء امت کی خدمات اور مکمل تبلیغ اسلام کے نصاب سے قوم محروم نہ ہو جائے گی، یہ سازش تو اتنا بڑا جرم ہے کہ جس کا ارتکاب اب تک اہل بدعت اور طرق باطلہ ہی کیا کرتے تھے۔ "اللّٰھُمَّ احْفَظْنَا" ضرورت ہے کہ اکابر جماعت فوراً اس طرف متوجہ ہوں اور اس سازش کو مٹانے کی انتہائی کوشش کریں، ورنہ نقصان اپنی ہی جماعت کے افراد سے امتاز بردست ہوگا کہ اس کی مکافات مشکل ہو جائے گی۔

پس اے لوگو! علماء باللہ، اولیاء اللہ و بیوت اللہ کی تنقیص وتحقیر کر کے عذاب الٰہی اور تباہی وبربادی کو دعوت مت دو، عوام مسلمانوں کو اصلاح وہدایت کے سرچشمہ سے الگ اور بیگانہ مت کرو۔

دینی علمی وعملی خدمات جو مدارس اور خانقاہوں کے فیض یافتہ علمائے ربانی وفضلائے حقانی انجام دے رہے ہیں اس کے آثار کالشمس فی نصف النہار روشن اور نمایاں ہیں۔

تدریسی، تصنیفی، تحریری وزبانی تبلیغ غرض کہ ہر خدمت دین ان حضرات کو نصیب ہوئیں سینکڑوں ہزاروں اداوے مدرسے وغیرہ

ہندوستان وبیرون ہند کے اس مقدس فریضہ کی انجام دہی میں لگے ہوئے ہیں، لاکھوں کروڑوں انسان ان مدارس اور علماء کے فیض سے بہرہ مند ہوئے اور ہورہے ہیں، یہ علامت ان کی مقبولیت کی ہے۔

سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کا اور زندگی بسر کرنے کا واحد ذریعہ انہیں حضرات کے اتباع میں منحصر ہے۔ اسلاف کرام کا سچا نمونہ بن کر قوت علیہ، عملیہ میں باکمال ہوکر بالکل انہیں کے طرز پر ان بزرگوں نے جو کتاب وسنت اور دین الٰہی کی خدمت کی ہے وہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے، دین کے فروغ دینے اور سنت کو زندہ رکھنے کے لئے ان کی خدمات کو زندہ رکھنا اور سراہنا، انہیں کے طور طریقوں کو اختیار کرنا جو اس وقت مدارس وخوانق کی صورت میں موجود ہیں۔ انہیں کے اتباع کی ترغیب دینا، ان کے متبعین کی حوصلہ افزائی کرنا ان کے ساتھ ہر قسم کا تعاون کرنا اس وقت ہر کام کرنے والے مسلمان پر واجب ہے۔

ومن کان حق لہ مادح

فحق علی الناس ان یمدحوہ

ان کے طرز کے خلاف دوسرا طریقہ ایجاد کرنا، ان کے کاموں ان کے طور طریقوں پر تنقید کرنا اور اس کی تحقیر کرنا، ان کی اہمیت کو کم کرنا نہ صرف یہ کہ جائز نہیں بلکہ گناہ عظیم اور بدترین جرم ہے۔

الحاد ودہریت اور بددینی کو مغلوب کرنا نہیں بلکہ ان کو ترقی اور فروغ دینا ہے، چونکہ مقدمہ واجب کا واجب ہوتا ہے لہٰذا ان کا وجود ضروری اور واجب ہے۔ البتہ علماء ومشائخ، مدارس اور خوانق کی قوت علمیہ وعملیہ میں جو افراط وتفریط، ضعف وسستی، غفلت اور کوتاہیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کی اصلاح بھی واجب ہے، لیکن کوتاہیوں کی وجہ سے ان کو توڑا نہ جائے گا نہ ترک جائز ہوگا، ہاں ان کو تنبیہ وتبلیغ میں کوئی مضائقہ نہیں، مگر تشقیق کے ساتھ علی الاطلاق نہیں، اپنے اپنے زمانہ میں محققین ومصلحین نے اس سے غفلت بھی نہیں برتی اور اس فریضہ کو انجام دیا ہے، مثلاً حضرت امام غزالیؒ، مجدد الف ثانیؒ، شیخ ولی اللہ دہلویؒ، حکیم الامت مجدد تھانویؒ رحمہم اللہ علیہم اجمعین۔

علماء سوء کے بارے میں تشدیدات وتہدیات عظیمہ قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں، بہرحال مطلقاً نہیں، تشقیق وتعیین کے ساتھ تنقیدات وتبصرے کئے جاسکتے ہیں مگر جہلا کو اس کا موقع نہیں دیا جاسکتا۔

(عالمگیری ۵/۳۵۴، دارالکتب دیوبند) میں ہے۔

لایجوز للرجل من العوام ان مر بالمعروف للقاضی والمفتی والعالم الذی اشتھر لانہ اسائۃ فی الادب.

غرضیکہ کوتاہیوں کی تلافی کی کوشش کی جائے، یہ کونسی عقلمندی ہے کہ ان کے متوازی کوئی دوسرا طریقہ ایجاد کرکے اس انبیائی کام ہی کو سرے سے ختم کردیا جائے یا دوسرا گھڑا ہوا بدعی طریقہ ایجاد کیا جائے یا کسی دوسرے صحیح قاصر طریقہ کی قولاً وفعلاً اہمیت وفضیلت باور کرا کر اس آزمودہ ومجرب اور عین کتاب وسنت کے مطابق کام کی اہمیت کو کم کیا جائے اور اس کی طرف سے عوام کی توجہ وہمت کو موڑ کر دوسری طرف لگادیا جائے، غور فرمایئے کیساز بردست اور کیسا عظیم فتنہ ہے۔

اور حقیقت تو یہ ہے کہ تبلیغ کی عمومی جدوجہد حدود شرعیہ کی رعایت کے ساتھ منجملہ ثمرات وبرکات مدارس وخوانق ہی سے ہے اور انہیں کا ایک حصہ ہے اور ان کی فضیلت وعظمت میں شریک ہے لیکن اس عمومی کوشش کو مدارس وخوانق سے کاٹ کر اور علیحدہ قرار دے کر ان کا مدمقابل باور کرانے اور مستقل پارٹی کی شکل دے کر حدود شرعیہ سے متجاوز کیوں نہ ہو، تشخص وامتیاز کو برقرار رکھنے پر اصرار کرنا اور اس کی بے پناہ تشہیر کرنا مدارس وخوانق کی تنقیص وتحقیر کرنا اور ان پر ان متشخص ومتعین، مخصوص وممتاز پارٹی کی تفصیل غرض شریعت کے مدمقابل کسی دوسری ہی غرض ومصلحت پر مبنی معلوم ہوتی ہے۔

"بقول حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب دہلوی دامت برکاتہم میں تو اس سے سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک اس کی حیثیت متعین نہیں۔" کیف ما اتفق "اس کو افضل قرار دینے کی دھن ہے اور تحت الشعور یہ بات دبی ہوئی ہے کہ جب یہ کام افضل ثابت ہوگا تو ہماری افضلیت خود بخود ثابت ہوجائے گی۔

"اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِکَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا" اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَارْزُقْنَا اِتِّبَاعَهٗ وَاَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلاً وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَهٗ" وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. (ماخوذ الکلام البلیغ، مطبوعہ مکتبہ مدنیہ دیوبند) ☆☆

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوایئے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھایئے ——
پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے

خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

چند اکابر علماء و مشائخ کے ارشاداتِ عالیہ

اصول شرعیہ کی روشنی میں

از قلم: حضرت مولانا محمد فاروق صاحب مظاہری نور اللہ مرقدہٗ

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: یعنی جو شخص مواظبت کرے ایسے فعل پر جس کو شارع علیہ السلام نے نہ کیا ہو تو وہ مبتدع (بدعتی) ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ: مذکر یعنی نصیحت کرنے والے اور واعظ کے لئے ضروری ہے کہ مکلف ہو، نیک بات کی تحسین کرے اور امر قبیح کی برائی کھول کھول کر بیان کرے، معروف کا امر بھی کرے اور منکر سے نہی بھی کرے اور دورکابی ہرجائی مذہب نہ ہو کہ جس محفل میں جائے ان کی خواہش نفسانی کے موافق وعظ کہے اور کام کرے۔

حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانویؒ: اور علم کی شرط ہونے سے معلوم ہوگیا ہوا کہ آج کل جو اکثر جاہل یا کالجاہل وعظ کہتے پھرتے ہیں اور بے دھڑک روایات اور احکام بلاتحقیق بیان کرتے ہیں سخت گناہگار ہوتے ہیں اور سامعین کو بھی ان کا وعظ سننا جائز نہیں۔

(۲) دوسرے جس طرح علماء کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ ان گمراہوں کے گھر پہنچ کر ہدایت واصلاح کریں، خود ان گمراہوں کو یہ رائے کیوں نہیں دی جاتی کہ فلاں جگہ علماء موجود ہیں تم ان سے اپنی اصلاح کرلو۔

(۳) اگر کسی امر خلاف شروع کرنے سے کچھ فائدے اور مصلحتیں بھی ہوں جن کا حاصل کرنا شرعاً ضروری نہ ہو یا اس کے حاصل کرنے کے اور طریقے بھی ہوں اور ایسے فائدوں کے حاصل کرنے کی نیت سے وہ فعل کیا جائے یا ان فائدوں کو دیکھ کر عوام کو ان سے نہ روکا جائے، یہ بھی جائز نہیں۔

(۴) نیک نیت سے مباح عبادت تو بن جاتا ہے اور معصیت مباح نہیں ہوتی خواہ اس میں ہزار مصلحتیں اور منفعتیں ہوں نہ اس کا ارتکاب جائز نہ اس پر سکوت کرنا جائز اور یہ قاعدہ بہت ہی بدیہی ہے۔

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ: تو خود اندھا ہے لوگوں کی آنکھوں کا علاج کیوں کریگا تو گونگا ہے پھر لوگوں کو کس طرح تعلیم دے گا تو جاہل ہے پھر دین کو کس طرح درست کر سکے گا، جو شخص دربان نہ ہو وہ لوگوں کو شاہی دروازہ تک کیوں کر پیش کر سکتا ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ

وعظ درحقیقت عالموں کا کام ہے، جاہلوں کو وعظ کہنا جائز نہیں اس لئے عالم ہونا بہت ضروری ہے۔

عام لوگوں کو وعظ کی صورت سے تبلیغ نہ کرنا چاہئے کہ یہ منصب اہل علم کا ہے، جاہل جب وعظ کہنا شروع کرتا ہے تو غلط صحیح جو زبان پر آتا ہے کہہ جاتا ہے اس لئے عوام کو وعظ نہ کہنا چاہئے، بلکہ گفت وشنید اور نصیحت کے طور پر ایک دوسرے کو احکام سے مطلع کرنا چاہئے۔

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند

جاہل محض اور شرعی ذوق سے بے بہرہ حقیقی داعی یا منصب دعوت کا اہل نہیں ہوسکتا اور خواہ مخواہ داعی بن بیٹھا تو لوگوں کے لئے گمراہی کا سبب اور خطرہ ایمان بنے گا جیسے نیم حکیم خطرۂ جان ہوتا ہے اور پھر اس کی روک تھام یا مشکل ہوگی یا فتنہ کا سبب بن جائے گی، جیسا کہ آج اس کا

مشاہدہ ہورہا ہے بہت سے لستان مگر جاہل واعظ تبلیغی اسٹیجوں پر اچھلتے کودتے نظر آتے ہیں جو اپنے ذہنی تخیلات کو بہ رنگ شریعت پیش کرکے مخلوق خدا کو گمراہ کررہے ہیں۔

صاحب براهین قاطعه حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سهارنپوریؒ مهاجر مدنی

(۱) اور دوام بلا اعتقاد وجوب کے بھی مکروہ ہے، جہلا کے واجب گمان کرنے کی وجہ سے۔

(۲) مطلق کو مطلق، مقید کو مقید، ضروری کو ضروری، مباح کو مباح، اپنے حالات مشروعہ پر رکھنا واجب ہے، ورنہ تعدی حدود اللہ اور احداث بدعت میں گرفتار ہوجائے گا۔

حضرت مولانا عاشق الٰهی میرٹهیؒ

جو شخص عابد وزاہد ہے، مگر معصیت دیکھ کر کبھی اس کی تیوری پر بل نہیں آتا یہ علامت ہے وہ معصیت سے خوش ہے۔

امام ربانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی رحمة الله علیه

التزام مالا یلزم بدوں اعتقاد وجوب بھی ممنوع ہے اگر باصرار ہو اور اگر امر مندوب پر دوام ہو بلا اصرار وہ جائز ہے اور مستحب ہے، بشرطیکہ عوام کو ضرر نہ کرے اور اگر عوام کے اعتقاد میں خلل ڈالے تو وہ بھی مکروہ ہے۔

صاحب تقویة الایمان حضرت مولانا شاه اسماعیل شهید دهلوی نوّر الله مرقدهٗ

اور اوراد اذکار کا متعین کرنا مختلف قسم کی ریاضتیں اور خلوتیں، چلّے، نوافل عبادتیں، اذکار، مختلف وضعیں اور ترکیبیں، ذکر بالجہر وذکر خفی، ضربیں لگانا، تعداد مقرر کرنا، برزخی، مراقبے، جہر یا خفی ذکر کا التزام، طاعات شاقہ کا التزام اگر طالب ان کو اصل کمال شرعی یا مکملات میں سے جانتا ہے تو یہ سب بدعت حقیقہ کی قبیل سے ہے۔

مصلح الامّت حضرت مولانا شاه وصی الله صاحب الله آبادی رحمة الله علیه

ہر عالم کو تبلیغ کا اختیار ہے کسی کی طرف منسوب کرنے کے کیا معنی؟

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحبؒ

مهتمم دارالعلوم دیوبند

اگر (ساری) دنیا بھی اسلام یا مسلمانوں کی مخالف بن جائے تب بھی (صحابہؓ) کسی ایک حد شرعی کو چھوڑنا یا اسلامی قانون کو بدلنا گوارہ نہ کرتے تھے۔

مسیح الامّت حضرت مولانا شاه محمد مسیح الله خان صاحبؒ شیروانی جلال آبادی

تبلیغ اور امر بالمعروف میں ہمارے لئے ثمرہ مقصود نہیں اصل مقصود رضائے حق ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی رحمة الله علیه

کوئی کام خواہ کتنا ہی اہم اور ضروری کیوں نہ ہو اگر حدود شرعیہ سے بالاتر ہوکر عمل میں لایا جائے تو ضرور بالضرور اس میں خرابیاں اور مفاسد پیدا ہوں گے۔

موجودہ تبلیغی جماعت اکابر علماء کے ارشادات وفرمودات کی روشنی میں

حکیم الامّت حضرت مولانا شاه اشرف علی صاحب تهانویؒ

حکیم الامّت حضرت مولانا شاه اشرف علی صاحب تهانویؒ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا امر ہے کہ ہر کام کو اس کے اہل کے سپرد کرنا چاہئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اذا وسد الامر الٰی غیر اهله فانتظر الساعه.

(بخاری)

کہ جب کام نااہلوں کے سپرد کئے جانے لگیں تو قیامت کے منتظر رہو، گویا نااہل کو کوئی کام سپرد کرنا اتنی سخت بات ہے کہ اس کا ظہور قیامت کی علامات سے ہے اور یہ امر مصرح اور ثابت ہے کہ جو فعل اختیاری علامات قیامت سے ہوں وہ معصیت اور مذموم ہے۔

حضرت مولانا منظور احمد نعمانی رحمة الله علیه

رحمة الله علیه: (۱) الغرض یہاں تبلیغ سے مراد یہی خاص عملی پروگرام ہے اور اس لئے ہر مسلمان کو خواہ اس کے علم وعمل میں کتنی ہی کمی ہو اس کو دعوت دی جاتی ہے بلکہ جہاں تک بس چلتا ہے کھینچنے کی کوشش کی

جاتی ہے۔(۲) جہاں تک اس کے خاص بزرگوں کا تعلق ہے جن کو تحریک کا روح رواں کہا جاسکتا ہے، سوان کا حال تو یہ ہے کہ اپنی اس دعوت کے سوا اوراس کے لئے دیوانہ وار جدوجہد کے سواوہ کسی دوسرے اجتماعی کام سے خواہ وہ سیاسی ہو یا غیر سیاسی ہو کوئی تعلق اور دلچسپی نہیں رکھتے۔

مصلح الامت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ وصی اللہ رحمۃ اللہ علیہ : ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرمایا" آپ جو پڑھا رہے ہیں کیا یہ تبلیغ نہیں ہے۔"

حضرت مولانا تقی امینی صاحب رحمۃ اللہ علیہ : میرے نزدیک مولانا محترم کی مدافعت خود غلو کا نتیجہ ہے جس کی توقع مولانا جیسے قاطع بدعت سے نہ تھی، میری مخلصانہ رائے ہے کہ بہ حیثیت مجموعی تبلیغی جماعت کا جو مزاج بنتا جارہا ہے اس سے علی میاں ندوی اور مولانا منظور نعمانی صاحبان بری نہیں قرار دیئے جاسکتے۔

مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی میاں ندوی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) لیکن اگر ہفتہ کا اجتماع ہمارے شہر لکھنؤ کی نوچندی جمعرات کی طرح ایک رسم بن جائے، رات کا قیام رت جگا کی طرح رسمی ہوجائے اور دین کے کام کے لئے چلنا ایک رسم بن جائے تو یہ ایک مذہب بن جائے گا اور ایک بدعت قائم ہوجائے گی اور اس وقت کے ربانی مصلحین کا فرض ہوگا کہ ان کے خلاف جدوجہد کریں اور ان رسومات کو مٹائیں۔

(۲) فرمایا کہ مولانا تھانویؒ کو ایک بے اطمینانی یہ تھی کہ علم کے بغیر یہ لوگ فریضہ تبلیغ کیسے انجام دے سکیں گے۔

حضرت مولانا اخلاق حسین صاحب قاسمیؒ : آخرت میں سب سے پہلے ہم سے اپنے ماحول اور اپنی بستی کے سدھار کی جواب طلبی ہوگی۔

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحبؒ دیوبندی شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ کشمیری گیٹ دھلی

تعجب ہے تبلیغی جماعت کا نام لینے والے معلمین کس طرح ایسے چلّہ کا جواز نکالتے ہیں، جس سے ان بچوں کی تعلیم برباد ہوتی ہے جن کی تعلیم وتربیت ان کے حق میں مذکورہ بالا نصوص کے علاوہ اس عہد وپیمان کے لحاظ سے بھی ضروری ہے جو ملازمت کے وقت عملاً یا عرفاً کیا جاتا ہے۔

حضرت مولانا صوفی احمد حسین مراد آبادی : (۱) آج کل اس تحریک (یعنی تبلیغی جماعت) میں ایسی کمزوریاں پیدا ہوگئی ہیں، جیسا کہ پہلے بھی دین انبیاء میں چند روز کے بعد تحریفات ہوجایا کرتی تھیں اور اصل دین بجائے دینی نفع کے بد دینی کا پیش خیمہ نہ بن جائے۔(۲) یہ بات صحیح ہے کہ تبلیغ انبیاء علیہم السلام کا کام ہے مگر یہ بتلایا جائے کہ جو طرز عمل اس کے لئے اختیار کیا جارہا ہے وہ کہاں سے ثابت ہے۔

حضرت مولانا احتشام الحق صاحب کاندھلوی : نظام الدین کی موجودہ تبلیغ میرے علم وفہم کے مطابق نہ قرآن وحدیث کے موافق ہے اور نہ حضرت مجدد الفؒ ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ اور علماء حق کے مسلک کے مطابق ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی نور اللہ مرقدہٗ

میں نے حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کو سمجھایا کہ اس کام کو عوامی سطح پر لانے میں لا اعتدالیاں بھی سرزد ہوں گی۔ لیکن مرحوم کی سمجھ میں نہیں آیا، میری تحریریں اور اس جماعت کے متعلق حمایتیں نہ ہوتیں تو میں اس طرز کی مخالفت کرتا۔

حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب سنبھلیؒ : ہدم دین کرتے ہوئے اقامت دین کا خواب یوں بھی ایک دیوانے کا خواب ہے اور اللہ اس سے بے نیاز بھی ہے کہ اس کے نام کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے اس کے قائم کردہ اصول پس پشت ڈال دیئے جائیں، اس طریق کار کے نتیجے میں اس جماعت کا اقتدار تو قائم ہوسکتا ہے جو دین کا نام لے کر برسرپیکار ہو، لیکن دین بھی اپنے صحیح معنوں میں قائم ہوجائے یہ نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوسکتا ہے۔

حضرت مولانا امین احسن اصلاحی صاحب

ایک تحریک کے لئے تبلیغ اور شہادت کے معصوم ذریعہ بالکل بیکار

ہیں اس لئے اہل سیاست کا سارا اعتماد اپنے مقصد کی کامیابی کی راہ میں پروپیگنڈے پر ہوتا ہے، پروپیگنڈہ اور تبلیغ میں صرف انگریزی اور عربی ہی کا فرق نہیں ہے، بلکہ روح اور جوہر کا بھی فرق ہے۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندویؒ

کام کا طریق حضرت (تھانوی) کے مذاق ومعیار سے مختلف تھا، حضرت کا خاص مذاق ہر چھوٹے بڑے کام میں قدم قدم پر توازن وتوسط، حدود واعتدال کا غایت اہتمام تھا، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کا رنگ بڑا عاشقانہ تھا، احقر کو جب جب زیارت ہوئی اسی کا تجربہ ہوا لیکن بڑوں کی ہر بات نقل واتباع کی نہیں ہوتی۔ ''عشاق میں جو چیز جوشش عشق است نے وترک ادب'' ہوتی ہے اس کی نقالی بارہا ''زشت باشد روئے نازیبا وناز'' ہو جاتی ہے۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کاندھلوی بانی تبلیغی جماعت: میری ایک پرانی تمنا ہے کہ خاص اصولوں کے ساتھ مشائخ طریقت کے یہاں یہ جماعتیں آداب خانقاہ کی بجا آوری کرتے ہوئے خانقاہوں میں فیض اندوز ہوں اور جس میں باضابطہ خاص وقتوں میں حوالی کے گاؤں میں تبلیغ بھی جاری رہے۔

اس بارے میں ان آنے والوں سے مشاورت کرکے کوئی طرز مقرر فرمارکھیں۔

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ

رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ: رئیس التبلیغ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بذریعہ خط استفسار کیا کہ کیا مولانا تھانویؒ اس سے (تبلیغی جماعت سے) ناخوش تھے؟ مولانا نے جواب لکھا کہ حضرتؒ کے دور تک کام کی بنیاد ڈالی جارہی تھی ابھی نتائج کا ظہور نہیں ہوا تھا۔

حضرت مولانا عبدالکریم صاحب گمتھلویؒ خلیفہ حضرت حکیم الامتؒ

حال: مگر کوئی صحیح طور سے بتانے والا نہ ملا کہ حضرت حکیم الامتؒ واقعی خوش نہیں تھے بلکہ اکثریت اسی طرف رہی کہ حضرتؒ نے دعا فرمائی اور مبارک باد دی۔

(جواب) اس سے صرف نفس عمل مقصود تھا۔

حال: اور اس طرز کو پسند فرمایا وغیرہ وغیرہ۔

(جواب) یہ کسی راوی نے اپنے فہم سے سمجھ لیا۔

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب تھانویؒ

بعض حضرات نے تبلیغ کے چھ اصولوں ہی میں سارے دین کو منحصر سمجھ رکھا ہے، اگر کسی دوسرے دینی کام کے لئے ان کو بلایا جاتا ہے تو صاف کہہ دیتے ہیں یہ کام ہمارے چھ اصولوں سے خارج ہے، ہم اس میں شریک نہیں ہوسکتے، یہ بھی غلو اور افراط میں داخل ہے (اور اسی کو بدعت کہتے ہیں۔۱۲ ناقل)

حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحبؒ

میں تو اس سے سمجھتا ہوں کہ کسی کے نزدیک اس کی حیثیت متعین نہیں ''کیف ما اتفق'' اس کو افضل قرار دینے کی دھن ہے اور تحت الشعور یہ بات دبی ہوئی ہے کہ جب یہ کام افضل ثابت ہوگا تو ہماری افضلیت خود بخود ثابت ہو جائے گی۔

دوسرے دینی اداروں اور تحریکوں کے بارے میں ہمارا طرز عمل

از قلم: مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی نور اللہ مرقدہٗ

صورت حال یہ ہے کہ جہاں ہمارے رفقائے کار دعوت اصلاح تبلیغ کا کام کرتے ہیں وہاں پہلے سے کچھ دینی ادارے موجود ہوتے ہیں اور اکثر جگہ کوئی دینی تحریک بھی ہوتی ہے، لہٰذا ہمارے لئے غور وفکر کرنے اور ایک اصول طے کر لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا رویہ عام دینی اداروں اور تحریکوں کے ساتھ کیا ہو۔

سب سے پہلے ایک اصول بیان کیا جاتا ہے جس سے ایسے مواقع پر ہمیں رہنمائی حاصل ہوگی اور وہ ایک مستقل معیار کا کام دے گی جس سے ہم اپنا طرز عمل اور رویہ معین کر سکیں گے۔

دین کا جو حصہ ہم تک پہنچا ہے اس کی دو قسمیں کی جا سکتی ہیں، ایک تو وہ حصہ ہے جو اپنی خاص ہیئت وشکل کے ساتھ ہم تک پہنچا ہے اور اس کی ہیئت وشکل مطلوب ہے اس کو ہم ''منصوص بالوضع'' کہہ سکتے ہیں، دوسرے الفاظ میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ دینی امور میں جو اپنی خاص ہیئت وصورت کے ساتھ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے (مثلاً) ارکانِ دین اور بہت سے ایسے فرائض جن کو نہ صرف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان مبارک سے بنایا بلکہ ان کی شکلیں زبانی بھی بتائیں اور خود کر کے بھی دکھلائیں (مثلاً) نماز، حج، وضو وغیرہ۔

دین کا دوسرا حصہ وہ ہے کہ اس میں نفسی شئی مطلوب ہے لیکن بہت سی حکمتوں اور مصلحتوں کی بنا پر (زمانہ کی تعریف اور راحت کے لئے وسعت اور سہولت کا خیال کر کے) آپ نے ان کی شکلیں متعین نہیں کیں، صرف شئے بتلادی کہ یہ مقصود ہے یہ چیزیں جو خود منصوص ہیں لیکن ان کی کوئی خاص وضع مخصوص نہیں (مثلاً) جہاد فی سبیل اللہ، دعوت الی اللہ، علم ودین کے سلسلہ کو چلانا اور احکام شرعیہ کا امت تک پہنچانا، یہ سب امت سے مطلوب ہے اگر امت ان کو چھوڑ دے اور بالکل ترک کر دے تو وہ گناہگار ہوگی۔

صرف یہ اعمال مقصود ہیں، ان کی کوئی خاص شکل اور طریقہ متعین نہیں کیا گیا بلکہ اس بارے میں امت کی عقل پر اعتماد کیا گیا ہے اور ان فرائض کی ادائیگی کو اس کی صلاحیتوں پر چھوڑ دیا گیا ہے، مثلاً دعوت منصوص ہے ملکیت اس کی کوئی خاص ہیئت منصوص نہیں۔

غیر منصوص بالوضع کی واضح مثال لباس کا مسئلہ ہے، لباس نہ ہو تو کوئی حرام وناجائز، مثلاً مردوں کے لئے ریشم نہ ہو، پس لباس بھی منصوص اور اس کی یہ شرائط بھی منصوص ہیں۔ لیکن لباس کی شکل، لباس کا رنگ اور اس کی قطع وغیرہ غیر منصوص ہیں، اس امت کے لئے بہت سی سہولتیں ہیں، اس کو امت کی تمیزدار عقل عام پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

دوسری مثال مساجد کی ہے، مساجد بھی مطلوب ہیں اور مساجد کی نظامت بھی مطلوب ہے کہ ان میں ذکر اللہ ہو اور وہ دوسرے مقامات سے ممتاز ہوں، مگر ان کا کوئی خاص طریقہ مطلوب نہیں، اسی کا نتیجہ ہے کہ عالم اسلام میں مساجد مختلف وضع کی پائی جاتی ہیں، یہاں تک کہ مینارے مساجد کے لئے شرائط نہیں تھیں، ہندوستان کی مسجدوں میں دو میناروں کا رواج ہے، الجزائر ومراکش کی مساجد میں ایک مینار ہوتا ہے اور دنیا کی سب سے بڑی اور پہلی مسجد (بیت اللہ) کا کوئی مینار نہیں۔

اب دعوت الی اللہ کی مثال لیجئے، اللہ کی طرف بندوں کو بلانا فرض ہے، انفرادی ہو یا اجتماعی تقریر سے ہو یا تحریر سے، علانیہ ہو یا خلوت میں، اس میں کوئی شکل معین نہیں۔ نوح علیہ السلام کی زبان سے قرآن پاک میں واضح کر دیا گیا کہ دعوت کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں۔ قَالَ رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلاً وَّنَهَارًا. حضرت نوح علیہ السلام نے (حق اللہ کی بارگاہ میں) کہ اے میرے رب میں نے اپنی قوم کے سامنے رات میں بھی دین کی اور توحید کی دعوت رکھی اور دن میں بھی۔ ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ

لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا. پھر میں نے بہ اعلان بھی آپ کا پیغام ان کو پہنچایا اور چھپ چھپ کر تنہائیوں میں بھی ان سے آپ کی بات کہی، لہٰذا دعوت دین کا کام کرنے والے ہر فرد و جماعت کو اختیار ہے کہ وہ اپنے لئے جو طریقہ صحیح جانے وہ مقرر کرے اور اپنی تحریک کا جو طرز مناسب سمجھے وہ اختیار کرے اس میں کسی کو جائز اور ناجائز لکھنے یا کوئی روک ٹوک لگانے کا حق حاصل نہیں ہے۔

اس وقت عام طور پر دین کے ان دونوں حصوں کو خلط ملط کیا جاتا ہے، منصوص کو غیر منصوص کا درجہ دیا جاتا ہے اور غیر منصوص کو منصوص کے مقام پر پہنچا دیا جاتا ہے، اس کے نتیجہ میں مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں اور مختلف اداروں اور تحریکوں میں اکثر تنازعہ کی شکل پیدا ہو گئی، اگر ہم ان چیزوں میں فرق سمجھ لیں تو بہت سی مشکلات حل ہو جائیں گی، سینکڑوں تنازعوں کا سدباب ہو جائے گا اور بہت سی الجھنیں ختم ہو جائیں گی۔

چیزوں کی اصلی ہیئت سمجھنے اور ان کو ان کے صحیح مقام پر رکھنے کا یہ پیمانہ ہمارے ہاتھ آ گیا، اس کے بعد صحیح اصول پر چلنے والی اور مخلصانہ دینی تحریکوں، دینی اداروں کے درمیان تقابل، تصادم اور اختلاف کا کوئی موقع باقی نہیں رہتا، فرق جو رہ جاتا ہے وہ صرف اپنے اپنے تجربوں اور حالات کے مطالعہ کا ہے کہ کام کی کونسی شکل اور طریقہ زیادہ مؤثر اور نتیجہ خیز ہے اور کس سے وہ نتائج و مقاصد ظاہر ہوتے ہیں جو اس کام سے مطلوب ہیں، دعوت الی اللہ کی شکل اور طرز میں ہر جماعت اور آوارہ آزاد ہو اس کو کسی خاص شکل یا طرز پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے جیسے کسی کو اپنے تجربہ اور مطالعہ کا پابند نہیں کیا جا سکتا ہے، کوئی جماعت اگر کسی خاص طریقہ کار کو اختیار کرتی ہے (بشرطیکہ وہ دین کے اصول و آداب کے مخالف نہ ہوں) تو وہ اپنے فیصلہ میں حق بجانب ہے، ہم اپنے مخصوص طرز کار کو بہتر اور احیاء دین کے لئے مفید سمجھتے ہیں تو یہ اپنی جگہ ٹھیک ہے، ہم اپنی طرز کار کو دوسری تحریکوں اور اداروں کے داعیوں کے سامنے بہتر طریقہ سے پیش کر سکتے ہیں لیکن اگر صرف طرز کار کے فرق کی وجہ سے ہم ان کو غلط کار اور کسی گناہ کا مرتکب سمجھیں تو ہم غلطی پر ہیں، ہم صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ ان سے دوبارہ غور کرنے اور نتائج کو دیکھنے اور ان کا موازنہ نہ کرنے کی درخواست کریں لیکن ان کے ساتھ ایک گمراہ فرقہ کا سا معاملہ نہ کرنا، ان کو جاہل اور گمراہ سمجھنا غلط اور لغو ہے۔

ہماری اس دینی تحریک "دعوت اصلاح و تبلیغ" کا ایک خاص طرز ہے، اس میں تبلیغی گشت ہے، اجتماعات ہیں، ذکر اللہ پر، اکرام مسلم پر اور ترک لایعنی پر زور ہے اور دین کے لئے گھر سے نکلنے اور وقت اور عادات و مالوفات کی قربانی کی ترغیب ہے وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بعض چیزیں وہ ہیں جن کی ہمیں شریعت نے سختی کے ساتھ تاکید کی ہے۔ مثلاً اکرام مسلم، ذکر اللہ کی کثرت، ترک مالا یعنی وغیرہ لیکن بعض چیزیں مثلاً گشت اجتماعات وغیرہ ہیں جو انتظامی امور ہیں، یہ حدیث و قرآن سے استنباط کئے جا سکتے ہیں جو اصولی طور سے صحابہ کرامؓ کی زندگی میں ملیں گی لیکن خاص اس ہیئت میں ہی ملیں گی، یہ سب چیزیں اجتماعی اور تجربی ہیں، ان چیزوں پر یا ان خاص شکلوں پر ہر جگہ اور ہر شخص سے منصوص چیزوں کی طرح اصرار کرنا صحیح نہیں ہے۔

سب سے مشکل چیز اعتدال ہے، انبیاء علیہم السلام میں اعتدال بدرجہ اتم ہوتا ہے۔ ہم صاف کہتے ہیں کہ یہ بالکل امکان ہے کہ پچیس برس کے بعد اللہ کے کچھ بندے پیدا ہوں جو صاحب نظر بھی ہوں اور اللہ کے ساتھ ان کا تعلق اور ہمارے اس طریقہ میں زمانہ کی ضرورت اور تقاضے کے لحاظ سے تبدیلیاں کریں، اس وقت اگر اگر ایک جامد طبقہ اس کی مخالفت ہمارا نام لے کر محض اس بنا پر کرے کہ ہمارے بزرگ ایسا کرتے تھے تو اس کا رویہ غلط ہوگا اس کا اصرار ہٹ دھرمی ہوگا، کبھی کبھی ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ہماری اس تحریک میں بھی ایک طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ یہی طریقہ کار اور یہی طرز دین کی خدمت اور احیاء کے لئے ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ کے لئے ضروری ہے اور اس کے علاوہ سب غلط ہے، جب تک اس منصوص طریقہ پر تقریر نہ ہو اسی خاص ڈھنگ پر ان ہی ساری پابندیوں پر گشت نہ ہو اور اجتماعات میں مقررہ طریقہ سے دعوت نہ دی جائے تو وہ سمجھتے ہیں کہ ساری جدوجہد رائیگاں گئی اور جو کچھ ہوا سب فضول ہوا، یہ بے اعتدالی ہے اور یہ رویہ خطرناک ہے اس لئے کہ اسی طرز عمل کی وجہ سے مختلف مذاہب اور فرقے امت میں پیدا ہوئے ہیں۔ اصل حقیقت صرف اتنی ہے کہ اب تک غور اور تجربوں نے ہمیں یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ ہر تقریر کے بعد جہد و عمل کی دعوت ضرور دی جائے۔ ہر بستی میں ایک مرکزی اجتماع ضرور ہو، رات کو مساجد میں قیام ہو وغیرہ وغیرہ۔ پس جب تک یہ چیزیں فائدہ مند معلوم ہوتی ہیں ہمیں اس وقت تک ان کو جاری رکھنا چاہئے، رات کا قیام رت جگا کی طرح رسمی ہو جائے اور دین کے کام کے لئے

چلنا ایک رسم بن جائے تو یہ ایک مذہب بن جائے گا اور ایک بدعت قائم ہوجائے گی اور اس وقت کی ربانی مصلحین کا فرض ہوگا کہ ان کے خلاف جدوجہد کریں اور ان رسومات کو مٹائیں، بہت سی چیزیں صحیح مقاصد اور دینی مصلحتوں سے شروع ہوتی ہیں لیکن آگے چل کر غلط صورت اختیار کرلیتی ہے، ایسے مواقع پر حقیقت ورسم، سنت وبدعت، فرض ومباح میں تمیز کرنا تفقہ فی الدین ہے اور کہنے والے نے کہا ہے۔ ع

اگر حفظ مراتب نہ کنی زندیقی

اگر ہماری تحریک کی ہمعصر دینی تحریکیں یا ادارے منصوص چیزوں کو مقصد بنائے ہوئے اور اپنی مخلصانہ صوابدید کے مطابق کسی طرز پر کام کررہے ہیں تو ہمارا ان سے کوئی اختلاف نہیں ہونا چاہئے بلکہ ہمیں ان کے کام کا اعتراف کرنا چاہئے، ان کو کامیابی کی دعائیں دینی چاہئیں اور ان سے تعلقات بڑھانا چاہئے اس لئے کہ وہ دین کے بعض اہم شعبوں کو سنبھالے ہوئے ہیں اور اس طرح انہوں نے ہم کو یہ موقع دیا ہے کہ ان دوسرے کاموں سے مطمئن ہوکر اپنا کام کریں، حضرت مولانا الیاس صاحبؒ مدارس کے لئے دعائیں کیا کرتے تھے اور اپنے خاص محبین کو ان کی اعانت کرنے کی طرف توجہ دلاتے تھے، بہت سے مدارس کی آمدنیاں اس تبلیغی تحریک کی وجہ سے بڑھ گئی تھیں۔ مولانا اپنے اہل تعلق کو اس کی طرف بھی متوجہ کرتے تھے کہ علماء کی ملاقات کیلئے جایا جائے اور ان سے تعلقات بڑھائے جائیں اور ان کے حقوق واکرام ومحبت اور تعاون ادا کئے جائیں۔

یہاں ایک بات سمجھ لیں وہ یہ ہے کہ ایک نبی ہوتا ہے اور ایک مجدد اور مصلح ہوتا ہے۔ نبی کی شان یہ ہوتی ہے کہ اس کے بتائے ہوئے طریقے کے اتباع کے بغیر نجات ہی نہیں ہوسکتی اور اس کی ہدایت حاصل کئے بغیر اللہ کی رضا اور کامیابی حاصل نہیں ہوسکتی اس میں کسی قسم کی مدارات یا تساہل کی گنجائش نہیں ہے لیکن مجددین اور مصلحین کا معاملہ یہ نہیں ہے ہر مجدد اور ہر ربانی مصلح کے طریقے سے قربانی کے جذبات بڑھتے ہیں لہٰذا اس کے طریقہ کی پیروی سے قربانی کے جذبات بڑھیں گے اور ایک دوسرے مجدد کے طریقہ سے انفاق فی سبیل اللہ کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، لہٰذا اس کے اثر سے انفاق وایاثر کے جذبات پیدا ہوں گے، ایک دوسرے مجدد کے طریقہ سے مثلاً صفائی معاملات میں پختگی آتی ہے تو صفائی معاملات کے سلسلہ میں اس سے تعلق اور استفادہ خاص طور پر مؤثر ہوگا۔

بہرحال نبی کے طریقہ پر تو نجات کا انحصار ہوتا ہے اور بالکل اسی طریقہ پر چلنا لازم ہوتا ہے لیکن کسی مجدد اور مصلح کا معاملہ یہ نہیں ہے، خاص خاص ترقیاں تو ان کے اتباع اور ان کے ساتھ وابستگی سے ہوتی ہیں لیکن نجات اس پر منحصر نہیں ہوتی، ایک بات یہ بھی ہونی چاہئے کہ امت میں طبقات کا اتنا اختلاف ہے۔ اذان کا اتنا تفاوت ہے اور حالات ایسے مختلف ہیں کہ کوئی تحریک یہ دعویٰ نہیں کرسکتی کہ وہ تمام طبقات کو متاثر کرسکتی ہے اور ان کی تسکین کا سامان کرسکتی ہے اور ان کی استعداد کے مطابق دینی غذا فراہم کرسکتی ہے، کوئی ذہن تقریر سے متاثر ہوتا ہے، کسی پر لٹریچر اثر انداز ہوتا ہے اور کوئی کسی دوسرے ذریعہ سے متاثر کیا جاسکتا ہے، اسی طرح ایک واحد طریقہ کار سے ہر جگہ، ہر ماحول میں اور ہر حالت میں کامیابی مشکل ہے، اس حقیقت کو سمجھنے اور اس کے مطابق چلنے سے لوگوں کو بڑی غلطیاں ہوتی ہیں۔ بہت سے لوگ قابل قدر اور بڑے مخلص ہیں لیکن ان لوگوں کا اس وقت تک دل خوش نہیں ہوتا، جب تک ہر شخص انہیں مخصوص طرز کا کام نہ کرے اور سب ایک ہی کام کرنے لگیں حالانکہ عمومی وانقلابی تحریکوں کا معاملہ یہ نہیں ہوتا، وہاں ہر چیز اس کے صحیح مقام پر رکھی جاتی ہے اور ٹھیک چوکھٹے پر بٹھائی جاتی ہے، ہر شخص سے وہی کام لیا جاتا ہے جس کا وہ زیادہ اہل ہے اور اس میں وہ زیادہ اہل ہے اور اس میں وہ دوسروں سے ممتاز ہے اور جس کو وہ دوسروں کے مقابلہ میں بہتر طریقہ پر انجام دے سکتا ہے۔

ہم کو تو دوسری دینی کوششیں اور ان کے ذمہ داروں کا شکر گزار ہونا چاہئے کہ انہوں نے بہت سے لوگوں کو سنبھال رکھا ہے جو ہماری گرفت میں نہیں آسکتے تھے، یہ اللہ کی طرف سے انتظام سمجھنا چاہئے کہ جو کچھ لوگ اس راستہ سے دین تک آجائیں اور کچھ اسی راستہ سے آجائیں اور اپنے طریقہ کار کو مناسب طریقے سے ان کے سامنے اکثر پیشتر پیش کرتے رہنا چاہئے لیکن اس طرح نہیں کہ وہ سمجھیں کہ یہ ہمارے درپے ہیں اور ہاتھ دھوکر ہمارے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں، نہ ان کے سامنے آپ اپنی دینداری کا اظہار کریں، اس طرح آپس کے تنازعات ختم ہوجائیں گے۔ ایک دوسرے کی طرف دل صاف ہوجائیں گے اور امت کے مختلف طبقات اور جماعتوں میں تعاون علی البر والتقویٰ کرنے کی اور خداترسی پر ایک

دوسرے کی امداد کی استعداد پیدا ہو جائیں گی جو عرصہ سے مفقود ہو چکی ہے اور جس کی اس زمانہ میں جب کہ باطل مختلف شکلوں اور حربوں کے ساتھ حملہ آور ہے اور اہل باطل من کل حدب ینسلون ۔ ہر ٹیلے اور ٹاپو سے (اُبلے چلے آرہے ہیں) کا مصداق ہیں، سخت ضرورت ہے۔

(بحوالہ ماہنامہ الفرقان لکھنؤ، جمادی الاول ۱۴۳۷ھ)

دعوت الی اللہ کے پیغمبرانہ آداب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت وتبلیغ اور وعظ ونصیحت میں اس کا بڑا لحاظ رہتا تھا کہ مخاطب پر بار نہ ہونے پائے، آپ کی باتیں سننے سے اکتا جائیں گے، ان کے لئے بھی آپ کی عادت مبارکہ یہ تھی کہ وعظ ونصیحت روزانہ نہیں بلکہ ہفتہ کے بعض دنوں میں فرماتے تھے تاکہ لوگوں کے کاروبار کا حرج اور ان کی طبیعت پر بار نہ ہو۔

صحیح بخاری میں حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہفتہ کے بعض ایام ہی میں وعظ فرماتے تھے، تاکہ ہم اکتا نہ جائیں اور دوسروں کو بھی آپ کی طرف سے یہی ہدایت تھی، آپ کا ارشاد گرامی ہے۔ یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا وَبَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. لوگوں پر آسانی کرو دشواری نہ پیدا کرو اور ان کو اللہ کی رحمت کی خوشخبری سناؤ مایوس یا متنفر نہ کرو۔ (صحیح بخاری کتاب العلم)

آج کل جو وعظ وتبلیغ کا اثر بہت کم ہوتا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ عموماً اس کام کے کرنے والے ان اصول وآداب کی رعایت نہیں کرتے، لمبی لمبی تقریریں، وقت بے وقت نصیحت، مخاطب کے حالات کو معلوم کئے بغیر اس کو کسی کام پر مجبور کرنا ان کی عادت بن گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دعوت واصلاح کے کام میں اس کا بھی بڑا اہتمام تھا، کہ مخاطب کی سبکی یا رسوائی نہ ہو، اسی لئے جب کسی شخص کو دیکھتے کہ کسی غلط اور برے کام میں مبتلا ہے تو اس کو براہ راست خطاب کرنے کے بجائے مجمع کو خطاب کر کے فرماتے تھے۔ مَا بَالُ اَقْوامٍ یفعلون کذا. لوگوں کو کیا ہو گیا کہ فلاں کام کرتے ہیں، اس عام خطاب میں جسکو سنانا اصل مقصود ہوتا وہ بھی سن لیتا اور دل میں شرمندہ ہو کر اس کے چھوڑنے کی فکر میں لگ جاتا تھا، انبیاء علیہم السلام کی عام عادت یہی تھی کہ مخاطب کو شرمندگی نہ دلاتے تھے اسی لئے بعض اوقات جو کام مخاطب سے سرزد ہوا ہے اس کو اپنی طرف منسوب کر کے اصلاح کی کوشش فرماتے۔ سورۂ یٰسین میں ہے۔ وَمَالِیَ لَا اَعْبُدُ الَّذِیْ فَطَرَنِیْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْن. یعنی مجھے کیا ہو گیا کہ میں اپنے پیدا کرنے والے کی عبادت نہ کروں۔ قاصد رسول تو ہر وقت عبادت میں مشغول تھے، سنانا اس مخاطب کو تھا جو عبادت میں مشغول نہیں ہے مگر اس کام کو اپنی طرف منسوب فرمایا۔

آج کل اول تو دعوت واصلاح اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی طرف دھیان ہی نہ رہا اور جو اس میں مشغول بھی ہیں انہوں نے صرف بحث ومباحثہ اور مخاطب پر الزام تراشی، فقرے کسنے اور اس کی توہین وتحقیر کرنے کو دعوت وتبلیغ سمجھ لیا ہے جو خلاف سنت ہونے کی وجہ سے کبھی مؤثر ومفید نہیں ہوتا، وہ سمجھتے رہتے ہیں کہ ہم نے اسلام کی بڑی خدمت کی اور حقیقت میں وہ لوگوں کو متنفر کرنے کا سبب بن رہے ہیں۔

تبلیغ احکام کے لئے دستور العمل

(الف) جن کو کلمہ نہ معلوم ہو ان کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه مُحَمَّد رَسُوْلُ اللّٰه سکھلایا جائے اور اس کے معنی سمجھائے جائیں۔

(ب) جن کو کلمہ معلوم ہو ان کو اس کے معنی سمجھائے جائیں اور کہا جائے کہ رات دن میں کم از سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه اور اس کے ساتھ کبھی کبھی محمد رسول اللہ ضرور پڑھ لیا کریں۔ حدیث میں ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہہ کر اپنا ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔

(ج) جو لوگ نماز نہیں پڑھتے ہیں ان کو پابندی نماز کی اور مردوں کو مسجد میں باجماعت نماز کی تاکید کی جائے جن کو نماز کا طریقہ نہ معلوم ہو ان کو سکھلایا جائے اور ممکن ہو تو پوری نماز کا ترجمہ بھی یاد کرایا جائے (یعنی سبحانک اللّٰھم سے لے کر التحیات اور درود شریف دعا تک) اور وضو، پاکی ناپاکی کے مسائل سے وقتاً فوقتاً آگاہ کیا جائے۔

(د) جن پر زکوٰۃ فرض ہے ان کو زکوٰۃ ادا کرنے کی تاکید کی جائے، جن پر قربانی واجب ہے ان کو قربانی کی ترغیب دیں۔

(ہ) رمضان شریف کے روزے کی تاکید کی جائے۔

(و) جن پر حج فرض ہے ان کو حج کی تاکید کی جائے۔

(ز) ہر بستی میں تعلیم قرآن شریف کے مکاتب ضرور ہونے چاہئیں جن میں تعلیم قرآن کے ساتھ اردو، رسائل، بہشتی گوہر، راہ نجات وغیرہ بھی پڑھائی جائیں تاکہ بچوں کو ضروری احکام کی اطلاع ہو۔

(ح) سب مسلمانوں کو باہم اتفاق واتحاد سے رہنے اور گالی

گلوچ، لڑائی جھگڑا بند کرنے کی تاکید کی جائے۔

(ط) بستی کے کسی بااثر دین دار کو یا چند بااثر دین داروں کی جماعت کو اپنا بڑا بنالیا جائے جن کا کام یہ ہو کہ لوگوں میں اتحاد و اتفاق قائم رکھیں اور امور مذکور بالا کو رواج دیں اور جب کسی معاملہ میں نزاع ہو اس کا شریعت کے موافق علماء سے پوچھ کر فیصلہ کردیں اور سب فیصلہ کی تائید کریں۔

(ی) جھوٹ، غیبت، حسد و کینہ، دشمنی، کسی کی بیجا طرف داری، چغل خوری کرنا، بدنگاہی، بے پردگی، شراب نوشی، لڑکوں سے ناجائز تعلقات، سودی لین دین، بیکاری، آوارہ گردی کا انسداد کریں، سچ بولنے باہم تواضع و محبت کا برتاؤ کرنے، انصاف و عدل پر مضبوطی کے ساتھ جمے رہنے اور جائز ذرائع معاش میں لگے رہنے، کفایت شعاری اور آمدنی سے زیادہ خرچ نہ کرنے کی بہت تاکید کریں، تنگی برداشت کریں، مگر حتی المقدور زیادہ خرچ نہ کریں، تقریبات اور روزمرہ کے خرچہ میں کفایت کرنے والے پر طعن و تشنیع نہ کریں بلکہ اس کی ترغیب دیتے اور حوصلہ افزائی کرتے رہیں، کسی جائز پیشہ کو کبھی عار نہ سمجھیں، بیکاری اور سوال کی ذلت (خواہ قرض ہی کا سوال ہو) کے مقابلہ میں گھاس کھودنے کو ترجیح دیں اور نیک عمل اختیار کرنے کی خود بھی کوشش کریں اور دوسروں کو بھی تاکید کرتے رہیں۔

(ک) حیات المسلمین، تبلیغ دین، تعلیم دین، محاسن الاسلام، بہشتی زیور کو مطالعہ میں رکھیں اور وقتاً فوقتاً ان کے مضامین دوستوں، ملنے والوں اور سب بندگان خدا کو پہنچاتے رہیں۔

(ل) جو علماء کسی دینی خدمت، درس و تدریس، تالیف و تصنیف وغیرہ میں مشغول ہیں وہ بھی اپنے ملنے جلنے میں بندگان خدا کو احکام پہنچانے میں سستی نہ کریں اور فرصت کے اوقات جیسے جمعہ کی تعطیل، طویل رخصت کا زمانہ ہے اس میں وعظ و نصیحت کے ذریعہ بندگان خدا کو احکام پہنچانا اپنا فریضہ جانیں۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب ندوی رحمۃ اللہ علیہ اس دستور العمل کی خصوصیت وافادیت ونافعیت کا تذکرہ فرماتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ ''تبلیغ کے اس دستور العمل کی بڑی خصوصیت وہی ہے کہ کلمہ اور ارکان اسلام کی اقدمیت واہمیت کے باوجود حضرت جامع المجددین کے پیش نظر جامع وکامل دین کی جامع وکامل تجدید واصلاح ہے اور اس کی تفصیل میں ایمان وعمل معاش ومعاملت اخلاق ومعاشرت کی موٹی باتوں کا ایک سہل قابل عمل نظام العمل تجویز فرمادیا گیا ہے، جس میں اس کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے کہ جو کچھ ہو مضبوط و مؤثر بنیادوں پر ہو، اگر اس کو مسلمان اب بھی مضبوطی کے ساتھ تھام لیں تو انشاء اللہ کسی سے مقابلہ ومقاتلہ کے بغیر ہندوستان وپاکستان بلکہ سارے اسلامی ممالک کی دس سال کے اندر کایا پلٹ جانا یقینی ہے۔ (تجدید تعلیم وتبلیغ)

حضرت مولانا مرحوم ندویؒ مزید فرماتے ہیں کہ نفس تبلیغ عام کی جس درجہ اہمیت حضرت جامع المجددین علیہ الرحمہ کی نظر میں تھی اس کا اندازہ اس مختصر مضمون سے کیا جاتا ہے جن میں تفہیم المسلمین کے عنوان سے حضرت نے اس کی ضرورت واہمیت کی طرف سارے مسلمانوں کو توجہ دلائی ہے اور اپنے کفش برداروں کو خصوصاً تاکید فرمائی ہے البتہ جیسا کہ معلوم ہو چکا ہے، حضرت علیہ الرحمہ کے پیش نظر کامل دین کی کامل اصلاح وتجدید تھی اس لئے اس تبلیغ عام میں بھی خالی کلمہ طیبہ اور نماز، روزہ، وحج ہی کی نہیں بلکہ دیگر احکام کی تبلیغ کو بھی شریک فرمایا گیا ہے۔
(تجدید تعلیم وتبلیغ)

اس کے ساتھ ہی تبلیغ کے شرائط اور آداب پر بھی پوری طرح توجہ دلائی گئی ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانویؒ کے مواعظ کے علاوہ ملفوظات میں بھی جابجا ان شروط وآداب کی تعلیم دی گئی ہے، چند ملفوظات کے اقتباسات ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ (ملفوظ ۵۰۲)

ایک مولوی صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ تبلیغ وہاں فرض ہے جہاں تبلیغ نہ ہوئی ہو اور جہاں تبلیغ ہو چکی ہو وہاں اس میں استحباب کا درجہ ہے جیسے ایک شخص کو معلوم نہیں کہ سنکھیا مضر اور سبب ہلاکت کا ہے اس کو بتلانا فرض ہے اور جس کو معلوم ہو اس کو بتلانا فرض نہیں، ویسے اگر اس کو کھاتے دیکھے اور بتلائے تو تبرع اور احسان ہے۔
(ملفوظ ۶۹۳) (افاضات الیومیہ جلد نمبر ۵، صفحہ نمبر ۳۰۸)

معلوم ہوتا ہے کہ یہ اپنے خیالات کی تبلیغ کرتے ہوں گے اس میں تشدد کا لہجہ ہوگا، تبلیغ بھی ہر شخص کا کام نہیں لیکن اگر پھر بھی قصداً ایسا کرتے ہو تو پھر تیار ہو جاؤ جو کچھ بھی سر پر پڑے اس کو برداشت کرو اور اگر ہمت وقوت وبرداشت کی نہیں تو کہنا سننا چھوڑ دو کیوں کہ جس شخص کو

احکام پہنچ چکے ہوں اس کو تبلیغ کرنا کوئی فرض نہیں واجب نہیں محض ایک مستحب فعل کی وجہ سے اپنے کو خطرہ میں ڈالنا ہے جس کی ضرورت نہیں، ناصح اگر عالم نہ ہوگا اور نصیحت کرے گا تو اس میں بھی تکبر ہوگا کیوں کہ وہ اس خیال سے نصیحت کرے گا کہ میں اس سے اچھا ہوں تو اس کا اثر برا ہوگا، مناسب طریق سے نصیحت کرنا یہ عالم ہی کا کام ہے، دوسرے فطری طور پر مخاطب کے قلب میں اس کی عظمت ومحبت ہوتی ہے، اس لئے اس کی سختی بھی گوارہ کرلی جاتی ہے، غرض اہل علم کی عظمت ایک امر فطری ہے، عوام پر اس کا اثر ہوتا ہے، اس لئے عالم کی کسی قدر سختی کو بھی جھیل لیتے ہیں، مگر بے علم کو ایسا کرنا نہیں چاہئے کہ وہ تبلیغ میں تشدد کرے۔

(صفحہ ۹۲، ۹۳، ۳۹۴)

ملفوظ ۱۴۳: فرمایا کہ آج کل غیر اہل فن بھی فن میں دخل دیتے ہیں، میں نے ایک صاحب سے ان کے بے محل دوسرے شخص کو نصیحت کرنے پر باز پرس کی تھی تو وہ مجھ سے کہنے لگے کہ امر بالمعروف بھی تو عبادت ہے اور عبادت ہی کے واسطے یہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا کہ عبادت کے کچھ شرائط اور حدود بھی ہوتے ہیں یا نہیں مثلاً نماز بھی تو عبادت ہے، اگر کوئی بے وضو ٹرخانے لگے تو کیا صحیح ہوجائے گی، اسی طرح امر بالمعروف کے بھی شرائط ہیں، انہیں سے ایک یہ بھی ہے کہ عین امر بالمعروف کے وقت ناصح اپنے کو مخاطب سے کمتر اور بدتر سمجھے، ایسا شخص امر بالمعروف کرسکتا ہے، کیا تمہاری اس وقت یہ حالت تھی؟ کہنے لگے نہیں، میں نے کہا کہ جب شرط نہ پائی گئی تو پھر عبادت کہاں ہوئی۔

(افاضات الیومیہ، جلد نمبر ۲، ص ۸۳)

مدارس اور خانقاہوں کی افادیت اور ضرورت

اس تحریک تبلیغ کے بانی اور سرپرست حضرات سب ہی مدارس دینیہ اور خانقاہی طرز سے مستفید اور ان کے فیض یافتہ ہیں اور انہی مدارس اور خانقاہوں کا یہ فیض ہے جو کم سے کم اس برصغیر میں اسلامی علوم قرآن وسنت کی تعلیم باطنی تزکیہ وتصفیہ کا کام انجام پارہا ہے جس سے مستفیض ومستفید ہوکر ایک ایک عالم دین اور شیخ طریقت سینکڑوں ہزاروں مسلمانوں کے دین وایمان کے تحفظ کا ذریعہ بنا ہوا ہے اور اپنے اپنے علاقوں میں ہدایت کی شمع روشن کئے ہوئے ہے اور واسطہ واسطہ لاکھوں مسلمانوں کو ان حضرات سے علمی اور روحانی فیض پہنچ رہا ہے۔ اگر ان مدارس وخانقاہوں میں کمی واقع ہویا اس طریقہ کو ثانوی درجہ دیدیا جائے تو علوم قرآن وسنت اور تزکیہ نفوس تحصیل نسبت باطنہ کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہے گا اور موجودہ علماء اور مشائخ کے بعد آگے ان کے جانشین اور وارث پیدا ہونے کی کوئی صورت باقی نہیں رہے گی، عمومی دعوت وتبلیغ اور عام مسلمانوں میں ابتدائی ضروری دینی معلومات حاصل کرنے کی یہ مروجہ صورت علوم دینیہ میں تبحر اور تفقہ پیدا کرنے اور علوم قرآن وسنت میں مہارت حاصل کرنے کے کسی طرح بھی کافی نہیں اور نہ ہی یہ طریقہ اس کے لئے وضع کیا گیا ہے بلکہ حسب تصریح مولانا محمد الیاس صاحبؒ اس طریقہ سے دین کی الف، ب، ت سکھائی جاتی ہے اور مولانا محمد یوسف صاحب جانشین حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ ''ہم مدرسہ میں بخاری پڑھانے والوں کے لئے یہ نہیں چاہتے کہ ان کو التحیات پڑھانے پر لگادیں۔''

(تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات صفحہ ۴۲)

مولانا مرحوم نے دینی مدارس کے درس وتدریس کو اصل بنیادی کام قرار دیا ہے اور اس پر وہ خود بھی عمل پیرا رہے ہیں، چنانچہ مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحبؒ بجنوری کے اس سوال پر کہ مدرسہ کا درس وتدریس چھوڑ کر کچھ دنوں کے لئے تبلیغی چلوں میں جانا چاہتا ہوں۔ مولانا محمد یوسفؒ نے مفتی صاحب موصوف کو پڑھانے کے کام کو چھوڑ کر تبلیغ میں جانے سے سختی کے ساتھ منع فرمادیا اور فرمایا کہ آپ اسی کام کو کرتے رہیں، ہم درس وتدریس کے کام کو بنیادی کام سمجھتے ہیں۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کے الفاظ میں

اس واقعہ کا تذکرہ خود مفتی صاحب کی زبانی سنئے، حضرت شیخ الحدیث ارقام فرماتے ہیں، مفتی عزیز الرحمٰن سوانح حضرت جی میں لکھتے ہیں۔

''میں نے مولانا صاحب سے اپنی درسی مصروفیات کی شکایت کی اور عرض کیا کہ میں اپنے پڑھانے سے اس قدر تھک گیا ہوں کہ جی چاہتا ہے کہ تھوڑے دنوں کے لئے کوئی آدمی مل جائے تو درسی ذمہ داری اس کے سپرد کرکے کچھ دن تبلیغ میں لگالوں تو فرمایا ''ہرگز نہیں تبلیغ سے پہلے بھی یہی کام کرنا ہے اور تبلیغ کے بعد بھی یہی کام کرنا ہے، لوگ ہمیں کہتے ہیں کہ ہم مدرسوں کے مخالف ہیں حالانکہ یہ غلط ہے، ہم پڑھانے کو بنیادی کام سمجھتے ہیں اور حد یہ ہے کہ خود پڑھاتے ہیں، ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ پڑھانے کے کام کے ساتھ تبلیغ کو بھی لگائے رکھو۔

شیخ العرب والعجم حضرت اقدس مولانا حکیم اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کے خیالات

تبلیغی جماعت کے بارے میں

(سوانح یوسفی، تبلیغی جماعت پر اعتراضات کے جوابات ص، ۳۰)

پس جو لوگ خود کو علماء سے دور رکھتے ہیں اور تبلیغی جماعت کے جلسوں میں بہت بڑا مجمع دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ حق پر ہمارے سوا کوئی بھی نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں مثلاً بنگلہ دیش میں دس کروڑ مسلمان ہیں اگر ان میں سے ایک کروڑ مسلمان جماعت میں لگے ہوئے ہوں تو ۹ کروڑ مسلمانوں کو دین کون پہنچائے گا۔

یہ علماء جو مساجد میں ائمہ ہیں، مدارس میں پڑھاتے ہیں، خانقاہوں میں تزکیہ واصلاح کا کام کررہے ہیں، سوچئے کہ اگر تمام ڈاکٹر اور اطبا بوریہ بستر لے کر گاؤں گاؤں اور قریہ قریہ نکل جائیں اور بیمار لوگ جب ان کے کلینک میں پہنچیں تو انہیں معلوم ہوا کہ وہ گشتی شفاخانہ لے کر تین چلّے لگانے گئے ہیں تاکہ گھر گھر جاکر علاج کرسکیں تو ان مریضوں کا کیا ہوگا جو ان کے مطب تک پہنچیں گے اور شدید امراض کا شکار ہوں گے، لہٰذا تم لوگ جب ان ڈاکٹروں کی قدر کرتے ہو جو اپنے کلینک میں بیٹھ کر خدمت خلق انجام دے رہے ہیں تو ان علماء اور حفاظ کی بھی قدر کرو، جو مساجد اور مدارس میں درس حدیث اور درس قرآن کی خدمت انجام دے رہے ہیں، نورانی قاعدہ پڑھانے والے کی بھی عزت کرو اور بخاری پڑھانے والے کی بھی عزت کرو، جو شخص جس طرح بھی دین کی خدمت میں مصروف ہے اسے فریق مت سمجھو بلکہ اس کو اپنا رفیق مانو اور اس کی قدر کرو، دین کا ہر شعبہ اہم ہے، خواہ وہ تعلیم کا شعبہ ہو، خواہ تدریس کا شعبہ ہو، خواہ تبلیغ کا شعبہ ہو، ہروقت اس زعم میں مبتلا رہنا کہ ہم جیسوں کی چلت پھرت سے جاپان میں اتنے لوگوں کی اصلاح ہوگئی اور امریکہ میں اتنے لوگ دعوت میں لگ گئے اور ان علماء سے کوئی بات نہیں بن رہی ہے یہ زعم اور یہ دعویٰ اور یہ سوچ دین اسلام میں تفرقہ ڈالنے والی ہے، حالانکہ تمام علماء فرض ادا کررہے ہیں اور تم نفل ادا کررہے ہو۔ تم علماء کے پیروں کی خاک کے برابر بھی نہیں ہوسکتے۔ ایک دن جب فیصلے کی گھڑی آئے گی تمہیں خود اندازہ ہوجائے گا کہ صحیح کیا تھا اور غلط کیا۔

دعوت کا کام مستحب ہے اور دین کی حفاظت کرنا فرض عین ہے اور تعلیم قرآن وحدیث سے فرض ادا ہوتا ہے اور صحیح معنوں میں دین کی حفاظت ہوتی ہے۔ ایک بادشاہ جو پورے ملک کے نظام پر نظر رکھتا ہے، جو اپنے کمرے میں بیٹھ کر فرمان جاری کرتا ہے کیا اس کی توہین کرنا ان لوگوں کے مقابلے میں جو ہزاروں کی تعداد سڑکوں پر پرٹھیلہ کھینچ رہے ہیں یا مزدوری کررہے ہیں جائز ہوگا؟

کچھ لوگ کہتے ہیں کہ صاحب ہم نے تو جنگلوں میں، دریاؤں میں اپنے پسینے گرائے ہیں اور مولوی حضرات پنکھوں کے نیچے بیٹھ کر بخاری اور مسلم پڑھا رہے ہیں اور یہ مولوی لوگ ہمارے برابر کیسے ہوسکتے ہیں؟ اب پسینے کی قیمت بھی سن لو، ہر شخص کے پسینے کی قیمت اس کے علم وعقل اور اس کے دین وفہم کے اعتبار سے ہوتی ہے کیا ساری امت کا پسینہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک قطرۂ پسینہ کے برابر ہوسکتا ہے؟

مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا خطاب

اے مسلمانو! کیا تم سنتے ہو؟ مغرب کی درسگاہوں، تحقیقاتی اداروں اور علمی مرکزوں سے مسلسل ایک آواز ہم سے مخاطب ہے، مگر افسوس کوئی اس پر توجہ نہیں دیتا، کسی کا خون جوش نہیں مارتا، کسی کی غیرت نہیں جاگتی، سنو یہ آواز کہتی ہے۔

اے مسلمانو! اے ہمارے غلاموں سنو! تمہارے اقبال کے دن گزر گئے، تمہارے علم کے کنوئیں سوکھ گئے، تمہارے اقتدار کا سورج ڈوب گیا، اب تمہیں حکمرانوں اور سلطان سے کیا واسطہ، اب تمہارے بازو شل ہوگئے، دیکھو! ہم نے تمہیں کس طرح سے سر سے پاؤں تک غلامی کے سانچہ میں ڈھالا ہے، ہمارا لباس پہن کر ہماری زبان بول کر اور ہمارے طور طریقے اختیار کرکے تمہارے سر فخر سے اٹھ جاتے ہیں، تمہارے چھوٹے چھوٹے معصوم بچے جب ہمارا قومی نشان اور ہمارا مذہبی شعار ٹائی لگاکر اسکول جاتے ہیں، اس لباس کو دیکھ کر کیسا تمہارا دل خوش

ہوتا ہے، ہم بے وقوف نہیں تھے ہم تمہارے دل ودماغ کو اپنا غلام بنا چکے تھے، تم ہماری آنکھوں سے دیکھتے ہو، ہمارے کانوں سے سنتے ہو اور ہمارے دماغ سے سوچتے ہو، تمہارا وجود تمہارا اپنا کچھ نہیں، تمہارا ہر شعبۂ زندگی ہمارا محتاج ہے، تمہارے گھروں میں ہمارے طور طریقے رائج ہیں، تمہارے دماغوں میں ہمارے افکار گھسے ہوئے ہیں، تمہارے اسکولوں اور مدرسوں میں ہمارا مرتب کردہ نصاب ہے، تمہارے بازاروں میں ہمارا سامان بک رہا ہے اور تمہاری جیبوں میں ہمارا سکہ ہے، تمہارے سکّے کو ہم مٹی کر چکے ہیں، تم اپنے سکّے کے مقابلے میں خود بھی اپنے سکّے کو چھوٹا اور کم قیمت سمجھتے ہو تو پھر تم کیسے ہمارے حکم سے سرتابی کرو گے؟ تم اربوں اور کھربوں روپے کے ہمارے قرض دار ہو، تمہاری معیشت ہمارے قبضہ میں ہے، تمہاری منڈیاں ہمارے رحم وکرم پر ہیں اور تمہاری ساری تجارتیں اور تمام تجارتی ادارے ہر صبح اٹھتے ہی ہمارے سکّے کو سلام کرتے ہیں، تمہیں اپنے جوانوں پر ناز تھا تم کہتے تھے

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

تو سنو! اس زرخیز زمین کو ہم نے ہیروئن، سگریٹ، شراب، شہوت انگیز تصویروں، ہیجان انگیز فلموں، زناکاری کی دعوت دینے والے ٹی وی ڈراموں اور ہوس زر کا آبِ شور شامل کر کے اب بنجر بنا دیا ہے، تمہیں اپنی فوج پر بڑا گھمنڈ تھا، اب جاؤ اپنی فوج کے اسلحہ خانوں کو دیکھو، اگر ہم اسلحہ دینا بند کر دیں تو تمہاری فوجی ٹھکانے یتیم ویسیر ہو کر رہ جائیں۔ مان لو کہ اب تم ہمارے غلام ہو اور غلاموں کو روئے زمین پر سر اٹھا کر چلنے کا حق نہیں ہوتا۔

ایک زبردست پیشین گوئی

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسا فتنہ سر ابھارے گا کہ اس وقت مال کی فراوانی ہوگی اور اس وقت قرآن جائے گا اور ہر کس وناکس قرآن کو تختۂ مشق بنالے گا اور قرآن کی آیتوں کا صحیح اور غلط بیان کرے گا (شرائط تفسیر سے آزاد ہو کر) کیا مومن اور کیا منافق، کیا جھوٹا، کیا بڑا کیا مرد اور کیا عورت ہر طرح کے لوگ اس قرآن میں ہرزہ سرائی کرنے لگیں گے، اسی تقابلی جذبے میں ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا یا میں نے تو قرآن پڑھا اس کا مطلب بیان کیا، مگر کیا بات ہے لوگ میری طرف متوجہ نہیں ہو رہے ہیں، میرے پیچھے نہیں چل رہے ہیں، چلو ایک بار مجمع میں کوشش کر کے دیکھوں شاید مجمع اور بڑھ جائے اور لوگ کثرت سے میری طرف متوجہ ہوں مگر افسوس مجمع متوجہ نہیں ہوگا، عقیدت مندوں میں خاطر خواہ اضافہ نہیں ہوگا، پھر اس کے دماغ میں ایک اسکیم ابھرے گی اپنی ذاتی زمین میں ایک لکیر بنائیگا اور اس کو مسجد قرار دے گا، پھر اس میں بیٹھ کر دہ تعمیری شگوفے چھوڑیگا، جس کا تعلق نہ قرآن حکیم سے ہوگا، نہ حدیث رسول سے۔ تم اس کے پیچھے مت جانا کیوں کہ اس کی باتیں تمہیں دھوکہ میں ڈال دیں گی اور اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر شگوفہ ایک گمراہی ہوگا۔

(سنن ابوداؤد، ناقل مفتی سعید قاسمی دھولیہ)

دوستو! کسی کے گمراہ ہونے یا ہدایت ہونے کا اندازہ اس کے عمل سے لگایا جاتا ہے نہ کہ اس کی نسل سے۔ مولانا سعد کی عالمی رسوائی کا منظر دیکھ کر کچھ لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ مولوی سعد تو کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے کیوں کہ وہ صدیقی ہیں اور صدیقی کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے۔

وضاحت: یہ دعویٰ غلط ہے کہ جو صدیقی ہوں وہ کبھی گمراہ نہیں ہو سکتے، مولوی سعد کا جو شجرہ ہے وہی ان حضرات کا بھی ہے۔

مولانا طلحہ صاحب کاندھلوی، مولانا افتخار الحسن صاحب کاندھلوی، مولانا زبیر الحسن کاندھلوی۔ نظام الدین کے نسل پرستوں نے جب دیکھا کہ علماء دیوبند نے ان کے بے جان اور جھوٹے خوابوں کا جھوٹے دلائل کا، میتیوں کا جھوٹے الزامات، جھوٹے بہتان کا دندان شکن رد فرما کر باطل کی ساری اسکیموں کو رد کر دیا تو ان حضرات کو اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خاندان یاد آیا، کیا مولانا یوسف صاحب، مولانا انعام الحسن صاحب، مولانا زبیر الحسن صاحب کو اپنی زندگی میں کسی موقع پر اپنے نسب اور اپنے صدیقی ہونے کا سہارا لینے کی ضرورت پڑی؟ نہیں، کیوں کہ ان کے پاس ان کا کردار تھا، ان کا تقویٰ تھا، انہیں نسل ونسب کے سہارے کی ضرورت نہیں تھی۔

حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جب کنعان گمراہ ہو سکتا ہے اور راندۂ درگاہ ہو سکتا ہے تو پھر کسی بھی خاندان میں گمراہ کیوں نہیں پیدا ہو سکتا، کیا صحابہ کرام یا اولیاء انبیاء سے بڑے ہیں؟

مولانا سعد کاندھلوی کی تقاریر اپنے افکار وخیالات کی روشنی میں

حضرت مولانا سعد صاحب دامت براکاتہم کی لہرپوری سیتاپور ۱۴۳۵ھ اجتماع کے موقع پر کی گئی تقریروں کے چند اقتباسات کا مختصر جائزہ

جدید آلات اور رواجی چیزوں کے ذریعہ تبلیغ

تمہید: تمام اسلاف متقدمین ومتاخرین، فقہاء ومحدثین یہ لکھتے چلے آرہے ہیں، مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ایک مضمون میں اس کی وضاحت فرمائی ہے کہ شریعت میں دو چیزیں ہیں وسائل اور مقاصد، مقاصد میں جن امور میں شریعت نے خاص طریقہ متعین کر دیا ہے ان میں تغیر وتبدل کی گنجائش نہیں، جیسے نمازوں کی کمیت وکیفیت، رکعتوں کی تعداد وغیرہ جن کو فقہانے امر تعبدی سے تعبیر کیا ہے، اور شریعت کے بہت سے احکام ایسے ہیں کہ ان میں کسی خاص طریقہ کا شریعت نے پابند نہیں کیا، بلکہ اس کے حدود وقیود مقرر کر دیئے ہیں، مثلاً لباس کی وضع قطع کہ اس میں شریعت نے اختیار دیا ہے البتہ کچھ حدود مقرر کئے ہیں مثلاً پاجامہ ٹخنوں سے نیچا نہ ہو، گھٹنوں سے اونچا نہ ہو وغیرہ وغیرہ، وسائل اور اسباب کے متعلق شریعت نے لوگوں کو زمانہ اور حالات کے اعتبار سے اختیار دے رکھا ہے، اور قدیم صالح کے ساتھ جدید نافع کے اختیار کرنے کی نہ صرف اجازت بلکہ سیرت نبوی سے عملی ترغیب بھی معلوم ہوتی ہے، شرعی ضرورت کے وقت بسا اوقات جدید نافع کو اختیار کرنا ضروری بھی ہوجائے گا۔

فقہائے اسلام اور حضرت مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی تصریح کے مطابق جہاد اور اس کے جملہ انواع، اسی طرح دعوت وتبلیغ، امر بالمعروف ونہی عن المنکر، تعلیم وتبلیغ اور تزکیہ، سب اسی دائرہ میں آتے ہیں کہ لوگوں کے حالات کے لحاظ سے طریقوں میں تغیر وتبدل سب ممکن ہے، کسی خاص حالت اور طریقہ کی پابندی امرِ اول کی طرح لازم نہیں، اور جدید رواجی طریقوں اور جدید آلات کو اختیار کرنا مذموم نہیں، رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں جہاد تیر وکمان کے ذریعہ ہوتا تھا اور اب دیگر آلاتِ حرب کے ذریعہ ہی ممکن ہے اور یہی ضروری ہے، اسی طرح تعلیم وتبلیغ وتزکیہ میں بھی شریعت نے حدود وقیود اور آداب تو بتائے ہیں باقی ضرورت کے تحت حالات کے پیش نظر جدید آلات اور رواجی طریقہ کو اختیار کرنے کی بالکل اجازت دی ہے۔

اور ندوۃ العلماء کے مسلک کی تو بنیاد ہی قدیم صالح اور جدید نافع پر ہے، یہ تو ہے شرعی ضابطہ کی بات، جس کے دلائل کتبِ شرعیہ میں مفصلاً مذکور ہیں۔ حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں:

''اللہ کی طرف اور اس کے دین کی طرف بندوں کو بلانا فرض ہے، انفرادی ہو یا اجتماعی، تقریر سے ہو یا تحریر سے، علانیہ ہو یا خلوت میں، اس کی کوئی شکل متعین نہیں، دعوتِ دین کا کام کرنے والے ہر فرد جماعت کو اختیار ہے کہ وہ جس ماحول میں اپنے لئے جو طریقہ صحیح جانے وہ مقرر کرلے اور اپنی سعی وجہد کا جو طرز مناسب اور مفید سمجھے وہ اختیار کرلے اس میں کسی کو جائز اور ناجائز کہنے کا، کوئی روک ٹوک لگانے کا حق حاصل نہیں ہے، جب تک کہ اس میں ایسا کوئی عنصر شامل نہ

ہوجائے جوشرعی طور پر منکر یا مقاصد، دینیہ کے لئے مضر ہو، یہ سب چیزیں اجتہادی اور تجرباتی ہیں، ان چیزوں پر یا ان خاص شکلوں پر ہر جگہ اور ہر شخص سے منصوص چیزوں کی طرح اصرار کرنا صحیح نہیں ہے۔

کبھی کبھی ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ایک طبقہ یہ سمجھنے لگا ہے کہ یہی طریقہ اور یہی طرز۔ دین کے خدمت اور احیاء کے لئے ہمیشہ کے واسطے اور ہر جگہ کے لئے ضروری ہے اور اس کے علاوہ سب غلط ہے، جب تک اس مخصوص طریقہ پر کام نہ ہو تو سمجھا جاتا ہے کہ ساری جدو جہد رائیگاں گئی اور جو کچھ ہوا سب فضول ہوا، یہ بے اعتدالی ہے اور یہ رویہ خطرناک ہے، اسی طرز فکر کے نتیجہ میں مختلف مذاہب اور فرقے امت میں پیدا ہوئے، اصل حقیقت صرف اتنی ہے کہ اب تک اور تجربوں نے ہمیں یہاں تک پہنچایا اور ہم نے اس کو مفید پایا ہے، پس جب تک یہ چیزیں فائدہ مند معلوم ہوتی ہیں اس وقت تک ان کو جاری رکھنا چاہئے، لیکن اگر کوئی خاص طریقہ ایک رسم بن جائے تو یہ ایک مذہب بن جائے گا اور ایک بدعت قائم ہوجائے گی، اور اس وقت کے ربانی مصلحین کا فرض ہوگا کہ اس کی اصلاح کے لئے جدو جہد کریں اور ان رسومات کو مٹائیں، بہت سی چیزیں صحیح مقاصد اور دینی مصلحتوں سے شروع ہوتی ہیں لیکن آگے چل کر غلط صورت اختیار کرلیتی ہیں ایسے موقع پر حقیقت و رسم، سنت و بدعت، فرض و مباح میں تمیز کرنا تفقہ فی الدین ہے۔

(تبلیغ دین کے لئے ایک اصول، ملحقہ خطبات علی میاں ندوی: ۴۴۲/۵ تا ۴۴۴)

یہ تو ہوئی مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی وضاحت جو ٹھیک کتاب وسنت کے مطابق ہے۔

اب دیکھئے! حضرت مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم لاکھوں کے مجمع میں کیا بیان فرماتے ہیں، انہیں کے الفاظ میں ملاحظہ ہو!

فرماتے ہیں:

بات کو پہنچادینا یہ تبلیغ نہیں ہے، بلکہ خود دعوت کو لے کر جانا، دل میں اتارنا یہ دعوت ہے، نشر واشاعت کے ذریعہ، آلات کے ذریعہ دعوت کا پہنچادینا اتمام حجت کے لئے کافی نہیں، ہر طریقہ ابلاغ دعوت نہیں ہے، دعوت صرف اسی طریقہ پر ہوتی ہے جس کو صحابہ کرامؓ کرتے تھے، انفرادی دعوت اصل دعوت ہے اور غیبی نصرت وہدایت کا سبب ہے، کسی ذریعہ سے دعوت کا پہنچادینا اتمام حجت کے لئے ہرگز کافی نہیں، آج ہم نے رواجی طریقوں کو کافی سمجھ لیا ہے یہ نہ اپنی ہدایت کے لئے کافی ہے نہ دوسروں کے لئے، دعوت تو صرف اس کو کہتے ہیں جو صحابہ کے طریقہ کے مطابق ہو، اس زمانہ کے رواجی طریقے صحابہ کے دور میں نہ تھے کہ موقع آیا تو اخبار میں ایک کالم لکھ دیا، رواجی طریقوں سے دین کا پہنچادینا رواج کی ترقی کا ذریعہ ہوگا، دین کی ترقی کا ذریعہ نہ ہوگا، دعوت صرف محمد ﷺ اور صحابہ کرام کے طریقہ کو کہتے ہیں، صحابہ کرام کے طریقہ محنت کو دعوت کہتے ہیں، سب سے پہلے امت سے سنت دعوت ختم ہوجائے گی، رواجی طریقوں اور نشر واشاعت کے ذریعہ دعوت دینے کو کافی سمجھ لیا یہ ہرگز کافی نہیں، اب تو ساری دین کی اشاعت آلات پر ہے اور اس کو ترقی سمجھتے ہیں، دعوت خط وکتابت سے نہیں ہوتی ہے دعوت جماعت سے ہے، رواجی طریقے اللہ کے واسطے سب چھوڑ دو اور دین کی دعوت خود لے کر پہنچو، رسول اللہ ﷺ نے حکام کو خطوط لکھے ڈاک سے نہیں بھیجے صحابہ کی جماعت بھیجی۔

جتنا رواجی چیزوں سے بچوگے اللہ تعالیٰ طریقہ الہام کریں گے، اور جتنا رواجی چیزوں کو اختیار کروگے سنتِ دعوت سے دور ہوتے چلے جاؤگے، امورِ دعوت اس شخص کو الہام ہوں گے جو رواجی چیزوں سے پرہیز کرے گا۔

(اذان کی ابتداء اور اس کی مشروعیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:) صحابہ نے مشورے دئے آپ نے فرمایا دیا یہ یہودیوں کا طریقہ ہے، اذان الہام ہوئی، دعوت تامہ الہام ہوئی ہے، رواجی طریقوں کے چھوڑنے کی وجہ سے۔

اسی سیاق میں یہ بھی فرمایا کہ:

''سب سے زیادہ نقصان موبائل سے پہنچا ہے کہ موبائل کے ذریعہ مشورہ دینے اور دعوت دینے کو کافی سمجھ لیا، خود جاکر دعوت دو''۔

مرکز کے دوسرے صاحب نے ایک بیان میں فرمایا:

''پہلے دعوت ہے بعد میں عبادت، دیکھو اذان پہلے ہے جس سے شیطان بھاگتا ہے نماز بعد میں ہے، شیطان پھر آکر نماز میں بہکانے لگتا ہے، پہلے دعوت، بعد میں عبادت''۔

مذکورہ بالا مضمون میں محترم مولانا سعد صاحب نے اپنے مغرب کے بعد کے بیان میں تین مرتبہ پوری قوت سے بیان فرمایا جس کو احقر نے سنا اور بروقت ضبط کیا، حضرت والا سمجھ سکتے ہیں کہ ان کی ان مذکورہ باتوں سے لاکھوں کے مجمع پر کیا اثر پڑا ہوگا۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تذکیر وتبلیغ میں ترغیب وترہیب اور ذہن سازی تربیت کے لئے ایک حد تک غلو کو بھی گوارہ کرلیا جاتا ہے، اور مؤثر شخصیت کے اقوال کی توجیہ وتاویل بھی گوارہ کی جاتی ہے، یہاں بھی کھینچ تان کر ہم تاویلات کرسکتے ہیں، لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کا یہ منفی انداز بیان، یا ان کے بیان کے منفی اثرات امت کے لاکھوں افراد پر کیا پڑرہے ہیں؟ کیا جدید آلات اور مختلف ذرائع ابلاغ نیز تصنیف وتالیف اور خط وکتابت کے ذریعہ تبلیغ تبلیغ نہیں ہے؟ نشر واشاعت کیا تبلیغ کا مؤثر اور پائیدار طریقہ نہیں ہے؟ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ میں مَآ اُنْزِلَ کا دائرہ کس قدر وسیع ہے کیا اس وسعت کے ساتھ دین کے سارے امور کی تبلیغ تصنیف وتالیف کے بغیر آج کل ممکن ہے؟ اِنْ عَلَيْكَ اِلَّا الْبَلَاغ فرمانِ خداوندی کے تحت کیا بہت سے موقعوں میں محض ابلاغ سے حق تبلیغ ادا نہیں ہوگا؟ عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے مکاتب اور مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ کے خطوط جو انہوں نے حکام کو ارسال کئے اور حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے عرب وعجم کے حکام کو جو دعوتی خطوط لکھے کیا وہ تبلیغ نہیں ہیں؟ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ ریڈیو اسٹیشن پاکستان کے ذریعہ درسِ قرآن دیا کرتے تھے اور آج بھی عرب وعجم کے مختلف ممالک میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں اہل علم جدید آلات ذرائع ابلاغ ومواصلات جن کو رواجی چیز کہا جاتا ہے، جن کے ذریعہ دین وشریعت کی مؤثر خدمات انجام دے رہے ہیں اور ان کے ذریعہ تبلیغ دین کررہے ہیں کیا یہ سب رواج کی ترقی کا ذریعہ ہیں؟ اور دین کی ترقی اور تبلیغ ان سے نہیں ہورہی ہے؟ کیا ان سب طریقوں سے سنت سے دوری ہوئی اور سنت دعوت ختم ہوگئی۔

غور طلب بات یہ ہے کہ سامعین جو لاکھوں کی تعداد میں تھے کیا ان کے قلوب میں یہ بات راسخ نہیں ہوئی کہ تصنیف وتالیف ودیگر ابلاغ کے ذریعہ علماء جو خدمات انجام دے رہے ہیں وہ تبلیغ نہیں ہے! اصل تبلیغ یہ ہے جو خود جاکر بالمشافہ ہم دے رہے ہیں، اسلاف دعاۃ اور علماء سے دوری اور بدگمانی کی راہ رفتہ رفتہ ہموار ہورہی ہے کہ اصل دعوت تو بس یہی ہے جو ہم کررہے ہیں، باقی رواجی طریقے سب بے کار ہیں۔

لاکھوں سامعین کا مجمع تو یہ سمجھ رہا ہے کہ مولانا سعد صاحب جو بیان فرمارہے ہیں یہ سب اللہ کی طرف سے الہام کیا ہوا ہے گویا منزل من السماء ہے کیونکہ انہوں نے رواجی چیزوں کو چھوڑ دیا ہے، جس طرح رواجی چیزوں کے چھوڑنے سے اذان جیسی دعوتِ تامہ کا الہام ہوا، اسی طرح اس زمانہ میں ان طریقوں کا الہام ہوا، اس خاص طریقہ تبلیغ پر اصرار اور دوسرے طرق جو دیگر ذرائع ابلاغ کے واسطے سے ہو اس کی نفی کا ذہن بن رہا ہے، شریعت نے جن چیزوں میں اپنے بندوں کو اختیار دیا تھا (یعنی طرق دعوت) ان کے بیان سے نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس اختیار کو سلب کرکے خاص ایک طریقہ کی پابندی لازم اور ضروری ہے، بعد میں چند جملوں میں یہ بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ دوسرے شعبے مدرسے وغیرہ بھی ضروری ہیں۔ لیکن اصل پختہ ذہن وہی بنتا ہے۔

رواجی چیزوں کو چھوڑنے سے اذان جیسی دعوت کے ملہم ہونے کی بات بھی محل غور ہے، یہ دقیق علمی غلطی ہے، کیا اذان اس معنی کر دعوت ہے جس معنی کر وہ ثابت کرنا چاہتے ہیں؟ دعوتِ تامہ اذان کا ایک لقب ہے۔

دعوت وتبلیغ میں تو ہم مختار ہیں، طریقہ میں تغیر وتبدل اور کیت میں کمی بیشی اور ہیئت میں تبدیلی سب کرسکتے ہیں، کیا اذان میں مثلاً ضرورت کے وقت فجر کی اذان میں لوگوں کے غلبہ نیند کے وقت الصلاۃ خیر من النوم بجائے دو کے چار بار کہہ سکتے ہیں؟ گویا لوگوں کی غفلت کے وقت حی علی الصلاۃ کا مزید تکرار واعادہ کرسکتے ہیں؟ واقعہ یہ ہے کہ اس معنی کر اذان دعوت نہیں بلکہ امر تعبدی اور خالص عبادت ہے اسی وجہ سے اس میں کمی بیشی اور تغیر وتبدل کا حق نہیں۔ جب تک اس امر تعبدی کا حکم اور اس کی مشروعیت نہ ہوئی تھی تو اس مقصد کے لئے مشورہ بھی ہوا، اب مشورہ سے بھی اس میں تبدیلی نہیں ہوسکتی۔

نماز پر اذان کی تقدیم کی وجہ سے یہی کہنا کیسے درست ہوا کہ پہلے دعوت بعد میں عبادت، مشروعیت کے لحاظ سے تو پہلے نماز ہے بعد میں اذان، اور اذان سے پہلے تعلیم اذان ہے تو ان صاحب کو یہ کہنا چاہئے کہ پہلے تعلیم بعد میں دعوت۔ آخر ایسے نکتے کیوں بیان کئے

جائیں جو علمی اعتبار سے بھی غلط ہوں اور خواہ مخواہ موضوع بحث بنیں، رواجی اور جدید آلات سے احتراز اور پرہیز ضروری ہے کیونکہ صحابہ کے زمانہ میں بقول ان کے یہ سب طریقے نہیں تھے، فلکس نہیں تھا موبائل نہیں تھا تو پھر رواجی طریقوں اور چیزوں اور جدید آلات میں لاؤڈ اسپیکر بھی ہے، ان کی بیان کردہ ہدایت وتاکید کے مطابق جلسوں میں اور بڑے بڑے اجتماعات میں اس کا بھی استعمال نہ ہونا چاہئے کیونکہ صحابہ کے زمانہ میں لاؤڈ اسپیکر نہیں تھا اس کو استعمال کرنے سے سنت دعوت سے دوری ہوگی اور دین کی ترقی نہیں بلکہ رواجی چیزوں کی ترقی ہوگی۔ ان کی باتوں کو سن کر لاکھوں کا ذہن کیا بنا اور اس سے کیا نتائج نکلے اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

کیا موبائل میں کلام پاک سننا اور پڑھنا قرآن کی توہین اور اس کی تصاویر قطعی حرام ہیں؟

حضرت مولانا سعد صاحب نے لہرپور کے اجتماع میں مغرب کے بعد بیان میں ارشاد فرمایا:

''موبائل سے تصویر لینا قطعی حرام ہے، اس کی حرمت میں کوئی دو رائے نہیں، شکل بدلنے سے حکم نہیں بدلتا مجھے اس سے بہت نفرت ہے، خدا نہ کرے مجھ سے بددعاء نکل جائے، یہ سب شیطان کے مشورے ہیں کہ حرام کو حلال کردے، شکل بدلنے سے حکم نہیں بدلتا، جس کے موبائل میں تصویر ہو اس کو نکال دے ورنہ وہ نقصان اٹھائے گا، جس موبائل میں تصویر ہوگی وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آئیں گے۔

اسی طرح موبائل میں قرآن پاک سننا اور پڑھنا یہ قرآن پاک کی توہین ہے۔ (بطور دلیل کے بیان فرمایا) وحی کا اتنا بوجھ تھا (لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآن) اگر قرآن پہاڑ پر نازل کیا جاتا تو پہاڑ ریزے ریزے ہو جاتا۔ اس قرآن پاک کو موبائل میں سنیں، کیسے طبیعت گوارا کرتی ہے؟''

اس میں شبہ نہیں کہ مولانا کے اس بیان سے لوگوں نے اس کا بہت اثر لیا، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حقیقت یہی ہے اور شرعی حکم بھی یہی ہے جس کو مولانا نے لاکھوں کے سامنے بیان کیا اور بطور شرعی مسئلہ کے لوگوں نے سمجھ بھی لیا؟ کیا قرآن پاک کا موبائل یا کسی جدید آلہ میں دیکھنا، سننا، پڑھنا قرآن پاک کی توہین کو مستلزم ہے؟ موبائل کی تصویر قطعی حرام ہے، اس میں کوئی دوسری رائے نہیں؟ کیمرے اور کاغذ کی تصویر کی بابت تو کہا جا سکتا ہے کہ علماء مصر کے علاوہ عرب وعجم کے معتمد علماء اس کے عدم جواز پر متفق ہیں، لیکن موبائل، سی ڈی، کمپیوٹر وغیرہ آلات میں نمودار ہونے والی تصاویر جس میں کاغذ وغیرہ کی طرح کا انضباط وتحفظ نہیں ہوتا اور اس معنی کر نہ وہ پائیدار ہے نہ مرئی، بلکہ اس آلہ کا کمال ہے کہ وہ بروقت سابقہ واقعہ کی منظر کشی پورے طور پر کر دیتا ہے ورنہ خود اس آلہ کے اندر کوئی تصویر نہیں، یہ بعض علماء کی رائے ہے وہ حضرات ایسی تصاویر کو جائز کہتے ہیں، البتہ عرب اور عجم کے علماء کی ایک جماعت اس کو بھی ناجائز کہتی ہے۔

الغرض اہل حق علماء کا اختلاف بھی ہے پھر اس کو قطعی حرام اور کہ اس میں کوئی دو رائے نہیں کیسے کہا جا سکتا ہے؟ یہ محض لفظی گرفت نہیں بلکہ عوام نے یہ اثر لیا کہ بڑا طبقہ اس کو بالکل ناجائز سمجھنے لگا، اب اگر کوئی عالم، دین دار اس میں مبتلا نظر آئے وہ اس سے بدگمان ہو جاتے ہیں کہ یہ حرام میں مبتلا ہیں۔ اگر کوئی موبائل میں قرآن پاک سن رہا ہے یا دیکھ کر پڑھ رہا ہے تو وہ قرآن کی توہین کر رہا ہے، چنانچہ دوسرے ہی دن سے فون آنے شروع ہو گئے کہ کیا موبائل میں قرآن سننا، پڑھنا کسی وجہ سے توہین کو مستلزم اور حرام ہے؟ کیا اس وجہ سے کہ یہ جدید آلہ ہے؟ یا اس وجہ سے کہ اس کا استعمال بکثرت فحش اور بے حیائیوں میں بھی ہوتا ہے، تو پھر چاہئے کہ لاؤڈ اسپیکر وغیرہ کا استعمال بھی ترک کر دیا جائے، اس میں بھی قرآن پاک سننا توہین سمجھا جائے، ہم نے تو اپنے بعض بڑوں کو حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ کو بڑے اہتمام سے رمضان شریف میں بعد عصر ٹیپ رکارڈ کے ذریعہ پابندی سے قرآن پاک سنتے دیکھا ہے، اس میں کوئی توہین کی بات نہیں، ہم مولانا نے جو دلیل دی ہے لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ الخ اہل علم سمجھ سکتے ہیں کہ اس کو اس سے کیا مس! یہ ان کا اجتہاد اور استنباط ہے یا ان کا طبعی وذوقی چیز ہے، ذوقی چیز کو شرعی مسئلہ بنا کر امت کو کیوں پابند کر رہے ہیں، پھر اس قدر تنفر کہ بددعا کرنے کو جی چاہ رہا ہے۔

(۴) قبولیت توبہ کی چوتھی شرط لوگ بھول گئے

اسی تقریر میں مولانا نے بیان فرمایا:

"نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لئے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں...... چوتھی شرط نہیں جانتے بھول گئے وہ کیا ہے خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلا دیا، بطور دلیل کے مولانا نے بنی اسرائیل کا قصہ بیان فرمایا کہ ایک آدمی نے ۹۹ رقتل کئے تھے...... (پورا قصہ) پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب اس کو کہتے ہیں جو امت سے کٹ کر خلوت میں عبادت کرے...... پھر عالم سے ملاقات ہوئی، عالم نے کہا تم خروج کرو، اس قاتل نے خروج کیا اللہ نے اس کی توبہ قبول کی، معلوم ہوا کہ توبہ کے لئے خروج ضروری ہے۔

مولانا دامت برکاتہم نے بنی اسرئیل کے ۹۹ رلوگوں کے قاتل کا قصہ بہت تفصیل سے بیان فرمایا اور پوری قوت سے اس بات کو ثابت کیا کہ وہ ۹۹ رلوگوں کا قاتل راہب کے پاس گیا تو اس کی توبہ قبول نہیں ہوئی جب اس نے دوسری بستی کے لئے خروج کیا تب جا کر اس کی توبہ قبول ہوئی، معلوم ہوا کہ توبہ کے لئے اللہ کے راستہ میں خروج ضروری ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں چوتھی یعنی خروج بھول جاتے ہیں۔

سوال یہ ہے کہ کہ مولانا نے توبہ کی قبولیت کی چوتھی شرط خروج فی سبیل اللہ جو بیان کی جس کو علماء سلف وخلف اور فقہاء ومحدثین بیان کرنا بھول گئے، یہ شرط کہاں سے ماخوذ ہے؟ قرآن پاک کی کس آیت یا کس حدیث سے یہ شرط مستفاد ہوتی ہے؟ کتاب وسنت سے تو اس کے خلاف معلوم ہوتا ہے۔

(۱) ترمذی شریف کی روایت ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا: جو شخص چھوٹا بڑا کسی قسم کا کوئی بھی گناہ کرے پھر اٹھ کر وضو کرے، نماز پڑھے (یعنی صلوٰۃ التوبہ پڑھے) پھر استغفار کرے اللہ تعالیٰ اس کو بالکل معاف فرما دیتا ہے۔روایت کے الفاظ یہ ہیں: مامن رجل یلنب ذنباً ثم یقول فیتطھر ثم یصلی ث، یستغفر اللہ الا غفر اللہ لہ ...... رواہ الترمذی. (المرقاۃ: ۳/ ۳۶۸، باب التطوع)

(۲) قرآن پاک سے بھی یہی بات معلوم ہوتی ہے، ارشاد خداوندی ہے:

وَمَنْ يَعْمَلْ سُوْءًا اَوْ يَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ يَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ يَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا۝ (سورۃ نساء، پ:۵)

ترجمہ: جو شخص کوئی برا کام کرے یا اپنی جان پر ظلم کرے پھر اللہ سے معافی مانگ لے تو وہ اللہ تعالیٰ کو بہت معاف کرنے والا اور مہربان پائے گا۔

اس آیت وحدیث میں مغفرت اور توبہ کی قبولیت کے لیے خروج کا اشارہ تک نہیں ہے۔

(۳) چھٹی صدی کے محقق بزرگ علامہ ابن قدامہ المقدسی رحمہ اللہ (المتوفی ۶۲۰ھ) نے اپنی کتاب "کتاب التوابین" میں نقل فرمایا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں قحط پڑا، بارش رک گئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بہت دعا کی بارش نہ ہوئی اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ آپ کی جماعت اور مجمع میں ایک عاصی اور گناہ گار بندہ ہے جو چالیس سال سے گناہ میں مبتلا ہے کہ اس کی وجہ سے بارش رکی ہوئی ہے جب تک وہ رہے گا اس کے ہوتے ہوئے بارش نہ ہوگی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا جو ایسا نافرمان گناہ گار بندہ ہو مجمع سے چلا جائے تا کہ بارش ہو جائے، اس کی وجہ سے پوری قوم کو تکلیف ہو رہی ہے، مجمع سے کوئی اٹھا بھی نہیں اور بارش بھی ہوگئی، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بارگاہ خداوندی میں عرض کیا یا رب العالمین آپ نے فرمایا تھا کہ ایک ایسا نافرمان بندہ موجود ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے بارش نہ ہوگی، مجمع سے کوئی اٹھا بھی نہیں اور بارش ہوگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ میرا نافرمان بندہ تھا اس کے بعد اس نے فوراً تمام گناہوں سے توبہ کرلی اب وہ میرا نافرمان بندہ نہیں رہا، فرماں بردار اور محبوب بندہ بن گیا، اس لئے بارش ہوگئی، فاوحی اللہ الیہ ولکن فیکم عبدی بارزنی منذاً ربعین سنۃ بالمعاصی فنادی فی الناس حتی یخرج من بین اظھر کم، فیہ منعتکم ...... فقال فی نفسہ ان انا خرجت من بین ھذا الخلق فتضحت علیٰ رلو وس بنی اسرائیل، وان قعدت معھم منعوا الجلی فادخل راسہ فی ثیا بہ ناد ما علیٰ افعالہ وقال : الٰھی وسیدی عصیتک اربعین سنۃ وامھلتنی وقد اتیتک طائعا فاقبلنی فلم یستمم الکلام حتیٰ ارتفعت

سحابة بيضاء فامطرت كافواه القرب...... كتاب التوابين: ۲۶، مطبوعه بيروت، لبنان)

دیکھئے یہاں مجمع سے نہ وضو اور خروج کچھ بھی نہیں ہوا بلکہ مجمع کے اندر ہی بیٹھے بیٹھے کپڑے کے اندر سر کو داخل کر کے اس نے توبہ کی اور توبہ قبول ہوگئی اس لئے سچی بات یہ ہے کہ توبہ کی قبولیت کے لئے خروج شرط قرار دینا بالکل غلط اور باطل ہے۔

(۴) حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مشکوٰۃ میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالہ سے توبہ کا افضل اعلیٰ طریقہ نقل کیا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ جب توبہ کا ارادہ ہو غسل کر و اچھے کپڑے پہنوں، صلوٰۃ التوبہ پڑھو، ایسی خلوت اور تنہائی کی جگہ میں کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی تم کو دیکھنے والا نہ ہو...... وقال الغزالي في المنهاج اذا اردت التوبة تغتسل واغسل ثيابك وصل ما كتب الله لك ثم ضع وجهك على الارض في مكان خال لايراك الا الله سبحانهٗ وتعالىٰ الخ. (مرقاة: ۳/ ۳۶۹، باب التوع)

دیکھئے حضرت امام غزالی رحمہ اللہ علیہ اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ تو توبہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ بتا رہے ہیں کہ بالکل تنہائی میں، خلوت میں ہو کر صدق دل سے توبہ کرو، اللہ کے سوا کوئی تم کو دیکھنے والا نہ ہو، گھر کے کسی گوشہ اور اندر کے کمرہ میں بیٹھ کر توبہ کریں گے تو بھی توبہ قبول ہو جائے گی، ہمارے اسلاف فقہاء و محدثین اور مفسرین میں سے کسی نے بھی توبہ کی قبولیت کے لئے خروج شرط قرار نہیں دیا۔

توبہ کے لئے تین چیزیں ہونا ضروری ہیں، ایک گزشتہ گناہوں پر نادم ہونا، دوسرے جن گناہوں میں مبتلا ہو اس کو اسی وقت چھوڑ دینا اور تیسرے آئندہ کے لئے گناہ سے بچنے کا پختہ ارادہ کرنا، البتہ جن گناہوں کا تعلق حقوق العباد سے ہے ان کو ان ہی سے معاف کرانا یا حقوق ادا کرنا بھی توبہ کی شرط ہے۔ (معارف القرآن: ۲/ ۵۴۳، سورہ نساء، پ: ۵)

توبہ کے متعلق حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا ہے تمام شراحِ حدیث اور مفسرین بھی صدیوں سے یہی لکھتے چلے آرہے ہیں، چنانچہ حضرت ملا علی قاریؒ شرح مشکوٰۃ میں تحریر فرماتے ہیں: والتوبة في الشرع ترك الذنب لقبحه، والندم على ما فرط منه، والعزيمة على ترك المعادة، وتدارك ما أمكنه أن يتدارك، من الأعمال بالاعادة...... وزاد النووي وقال: ان كان الذنب متعلقا ببني آدم فلها شرط آخر وهو رد المظلمة الى صاحبها أو تحصيل البراءة منه (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ: ۵/ ۲۳۱، باب: الاستغفار والتوبۃ)

شراح حدیث کی تصریح کے مطابق توبہ کی حقیقت اور اس کی شرائط وہی ہیں جن کو حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے یعنی چودہ سو سال سے اب تک تمام اسلاف و اکابر یہی لکھتے چلے آرہے ہیں اور اب محدثین و مفسرین کی تصریحات کے خلاف اتنی جسارت سے یہ کہنا کہ توبہ کے تحقیق کی تین شرطیں لوگ بیان کرتے ہیں چوتھی جانتے نہیں بھول گئے، اس دعویٰ میں مفسرین و محدثین اور تمام اسلاف و اکابر سے کس قدر بے اعتمادی اور ان پر کتنا سخت الزام ہے کہ توبہ کی چوتھی شرط سے سب لوگ غافل ہیں۔

مولانا کا یہ اجتہاد و استنباط نا قابل قبول ہے کہ توبہ کے لئے چوتھی شرط یعنی خروج کو انہوں نے لازم قرار دیا، اور ساتھ ہی اس کی دلیل میں بنی اسرائیل کے ۹۹ رلوگوں کے قاتل والا قصہ ذکر فرمایا کہ بستی کی طرف جب اس نے خروج کیا تھا تو اللہ تعالیٰ نے توبہ قبول فرمائی۔

شرّاح حدیث اور محققین کی تحقیقات و تصریحات کے خلاف اپنی فہم پر اتنا اعتماد؟ بالفرض اگر مولانا کے اس استدلال کو مدنظر رکھا جائے تو اس میں تو مسلم شریف کی حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں انطلق الى ارض كذا وكذا فان بها اناسا يعبدون الله فاعبد الله معهم ولاترجع الى ارضك. (مرقاۃ: ۵/ ۲۳۹)

کہ خروج کے بعد عابدوں کے پاس رہ کر قیام کر کے عبادت کرو، اس سے اصلاً خروج نہیں بلکہ عابدوں کے پاس رہ کر قیام کر کے عبادت کرو، اس سے اصلاً خروج نہیں بلکہ عابدوں، زاہدوں کی صحبت میں رہ کر خانقاہوں میں جا کر رہنے کا ثبوت ہوتا ہے، بالفرض اگر شرط کہا جائے تو اس کو شرط کہنا چاہئے یعنی عابدوں کی معیت کو نہ کہ نفسِ خروج کو، واللہ اعلم۔

واقعہ یہ ہے کہ قرآن کی کسی آیت اور کسی حدیث سے بھی توبہ کی قبولیت کے لئے خروج فی سبیل اللہ کی شرط نہیں معلوم ہوتی، یہ شرط باطل، قرآن وحدیث کے خلاف ہے، اس شرط کی وجہ سے اللہ کے

بندوں پر اللہ کی رحمت کو تنگ کرنے کا وبال اور اس کا گناہ لازم آتا ہے۔

ابوداؤد شریف کی کتاب الادب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت موجود ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ بنی اسرائیل میں دو شخص تھے ایک گناہ گار، دوسرا مجتہد فی العبادۃ تاصح، یعنی بہت عبادت کرنے والا جو بار بار اس گناہگار کو نصیحت کرتا تھا، ایک دن اس نے کہا: واللہ لا یغفر اللہ لک اولا ید خلک اللہ الجنہ: یعنی بخدا اللہ تیری مغفرت نہ کرے گا، تجھ کو جنت میں داخل نہ کرے گا، دونوں کا انتقال ہوا، اللہ نے دونوں کی روحوں کو جمع فرمایا اور عبادت گزار سے کہا: اکنت بی عالماً او کنت علی مافی یدی قادراً؟ یعنی کیا تم مجھ کو جانتے تھے کہ میں اس کی مغفرت نہ کروں گا، جو چیز میرے قبضہ وقدرت کی ہے یعنی مغفرت ومعافی کیا تم اس پر قادر اور اس کے ٹھیکیدار تھے؟ اس کے بعد اللہ نے حکم دیا کہ اس گناہ گار کو جنت میں داخل کردو اور دوسرے کے بارے میں فرمایا اس کو دوزخ میں بھیج دو۔

حدیث کو نقل کرنے کے بعد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قسم اس پاک ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے تکلم بکلمۃ او بقت دنیاہ و آخرتہ اس عبادت گزار شخص نے اپنی زبان سے ایسی بات کہی جس کی وجہ سے اس نے اپنی دنیا وآخرت دونوں کو برباد کرلیا۔ (ابو دائود، کتاب الادب، باب النھی عن البغی، بذل المجھود: ۲۵۹/۵)

واقعی بڑی قابلِ غور اور بہت ڈرنے کی بات ہے، توبہ کی قبولیت کے لئے خروج فی سبیل اللہ کی شرط لگانا درحقیقت یہ کہنا ہے کہ جب تک تم اللہ کے راستے میں نہ نکلو گے اللہ تمہاری مغفرت نہ کرے گا، تمہاری توبہ قبول نہ کرے گا جیسا کہ بنی اسرائیل کے اس عابد نے گناہ گار سے کہا تھا کہ اللہ تیری مغفرت نہ کرے گا، ٹھیک اسی کے مشابہ یہ بات بھی ہے کہ خروج کے بغیر اللہ تعالیٰ توبہ قبول نہ کرے گا، معاف نہ کریگا، فرق صرف اتنا ہے کہ بنی اسرائیل کے قصہ میں ایک مجتہد عابد نے صرف ایک فرد سے کہا تھا کہ اللہ تیری مغفرت نہ کرے گا، اور یہاں مولانا نے لاکھوں سے کہا کہ خروج کے بغیر اللہ توبہ قبول نہ کرے گا، نہیں کہا جا سکتا کہ بلا دلیل ایسی شرط لگانا اللہ تعالیٰ کو کس قدر ناپسند ہوگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

واقعہ یہ ہے کہ قبولیت توبہ کے تعلق سے چوتھی شرط خروج کے ضروری ہونے کا دعویٰ کر کے مولانا نے خطرناک غلطی کی ہے، مزید برآں تمام اسلاف واکابر علماء کے متعلق یہ کہہ دینا کہ اس چوتھی شرط کو لوگ بھول گئے اس میں کتنا بڑا الزام اور کیسی گستاخی ہے اکابر واسلاف کی شان میں، اور کتنا بڑا دعویٰ ہے اپنی علمی قابلیت کا، جبکہ ان کا یہ دعویٰ کتاب وسنت اور محدثین کی تصریحات کے بالکل برخلاف ہے۔

ہم سمجھتے ہیں کہ اس سلسلہ میں مولانا سے ایسی بڑی غلطی ہوئی ہے کہ اس کی وجہ سے اولاً تو ان کو اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرنی چاہئے، دوسرے لاکھوں کے مجمع میں قرآن وحدیث کے خلاف جس طرح یہ مضمون بیان کیا ہے اسی طرح لاکھوں کے مجمع میں اپنی اس غلطی کو واضح کر کے اس سے رجوع کرتے ہوئے صحیح بات کو تفصیل سے بیان کریں، جس طرح سے حضرت تھانوی نور اللہ مرقدہٗ نے ایک عام مجمع میں وعظ میں ارشاد فرمایا کہ فلاں مسئلہ میں مجھ سے غلطی اور چوک ہوگئی تھی پھر اس کی وضاحت فرمائی، تدارک کے طور پر مولانا پر بھی واجب ہے کہ ایسا ہی کریں اور آئندہ ایسے اجتہاد اور ایسے مضامین بیان کرنے سے اللہ کے واسطے احتیاط برتیں۔

(۶) خارجی لقمہ نہیں لیا جائے گا

مولانا نے لہرپور کے اجتماع میں لاکھوں کی مجمع میں فرمایا:

(۱) ''خارجی لقمہ نہیں لیا جائے گا، حنفی مسلک میں خارجی لقمہ نہیں لیا جاتا ورنہ سب کی نماز فاسد ہوجائے گی، لقمہ اسی کا لیا جاتا ہے جو جماعت میں شریک ہو، وقت لگاتے نہیں، نہ گشت میں شرکت، نہ تعلیم میں شرکت، رائے دینے چل دیئے، تمہیں رائے دینی ہو تو جماعت میں شریک ہو جاؤ، خارجی لقمہ نہیں لیا جاتا، اسی طرح تمہارے کام میں شریک نہیں اس کی رائے قبول نہیں کی جائے گی''۔

(۲) ''امت کی مثال ماءِ جاری کی سی ہے کہ پانی جب تک جاری ہے تو پاکی وناپاکی کا کوئی مسئلہ نہیں وہ تو ناپاکی کو بھی پاک کردے گا بہا کر لے جائے گا، پاکی ناپاکی کے سارے مسئلے رکے ہوئے پانی میں ہوتے ہیں، علماء کی مثال کنویں اور دو چشمہ سے دینا غلط ہے، حدیث

پاک میں علماء کی مثال بادل کی سی آئی ہے جو گشت کر کے برستا ہے''۔

(۳)''قابل غور بات ہے کہ اس طرح کی تمثیلات اور اس طرح کے بیانات سے عمومی انداز میں امت کا ذہن کیا بنے گا، خارجی لقمہ نہیں لیا جائے گا، اس جملہ کا مطلب امت کیا سمجھے گی؟ یہی کہ جو علماء بھی اس کام سے عملی طور پر منسلک نہیں، وقت نہیں دیتے اگر وہ مسئلہ بھی بتلائیں، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر بھی کریں، کتنے ہی خلوص سے نیک مشورہ دیں تو ان کا لقمہ مت قبول کرو، کیونکہ وہ اصل کام سے نہیں جڑے، علماء سے دوری اور بدگمانی پیدا کرنے اور توڑ پیدا کرنے والی بات مولانا نے بڑی جسارت سے فرمائی ہے، چنانچہ ان کے انہیں بیانات کے نتیجہ میں بہت سے عوام الناس ایسے علماء سے بالکل بے زاری اور دور ہو گئے جو عملی طور پر اس کام سے منسلک نہیں، پھر نہ ان کی تقریر سنتے، نہ ان کے درسِ قرآن میں شریک ہوتے، نہ ان سے مسائل پوچھتے ہیں، کیوں کہ خارجی لقمہ سے نماز فاسد ہو جائے گی (اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ) مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''کاروان زندگی'' میں اسی بات کا شکوہ کیا ہے کہ مولانا اس دعوت وتبلیغ سے متعلق کچھ ضروری مشورے اور ہدایات دینا چاہتے تھے، لیکن خارجی لقمہ سمجھ کر ان کے مشوروں کو اہمیت نہیں دی گئی مولانا نے اس کا شکوہ کیا ہے۔ (کاروانِ زندگی:۳۱۶/۲)

افسوس محترم مولانا سعد صاحب لاکھوں کے مجمع میں اسی کی نصیحت فرما رہے ہیں۔ دوسرے اصولی حیثیت سے اگر دیکھا جائے تو بھی مولانا کا یہ قیاس بھی درست بھی نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ خارجِ صلوٰۃ شخص کا لقمہ لینا تو واقعی درست نہیں اس سے نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن کیا ان کو مقیس علیہ بنا کر دعوت وتبلیغ اور امر بالمعرف ونہی عن المنکر کے باب میں قیاس کرنا درست ہے جیسا کہ مولانا نے بیان کیا؟ حاشا وکلا، کیونکہ قیاس تو وہاں ہوتا ہے جہاں نص موجود نہ ہو، نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا بہت بڑی غلطی ہے، یہاں دعوت وتبلیغ کے اصول وضوابط حدود وقیود اور آداب سے متعلق کتاب وسنت میں واضح نصوص موجود ہیں تو پھر قیاس کی کیا ضرورت نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنے کو تمام فقہاء واصولین نے سختی سے منع کیا ہے۔

دوسرے قیاس کرنے میں مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان مماثلت کا ہونا ضروری ہے وہ بھی یہاں مفقود ہے، نماز عبادت لعینہٖ اور مقصود بالذات ہے جب کہ دعوت وتبلیغ عبادت لغیرہٖ ہے اہل علم دونوں کا فرق اچھی طرح سمجھتے ہیں، دونوں کے احکام بھی جداگانہ ہیں، مثلاً نماز کے لئے طہارت شرط ہے، دعوت وتبلیغ کے لئے نہیں، نماز کی حالت میں قبلہ رو ہونا ضروری ہے دعوت وتبلیغ میں نہیں، نماز کی حالت میں کسی سے گفتگو کرنے اور مخاطب بنانے کی اجازت نہیں ورنہ نماز فاسد ہو جائے گی، اور دعوت وتبلیغ میں گفتگو اور مخاطب بنائے بغیر دعوت وتبلیغ کو انجام ہی نہیں دیا جا سکتا، وھکذا، الغرض نماز اور دعوت وتبلیغ کے احکام میں بھی فرق ہے جب کہ قیاس کرنے میں مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان مماثلت ومشارکت فی العلۃ ضروری ہے، کیونکہ قیاس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ نص نہ ہونے کی صورت میں اشتراکِ علت کی بنا پر حکم کا تعدیہ کیا جائے، آخر یہاں مقیس اور مقیس علیہ کے درمیان کون سی علتِ جامعہ ہے جس کی بنا پر مولانا نے دعوت وتبلیغ کو نماز پر قیاس کر کے خارجی لقمہ قبول نہ کرنے کی تاکید فرمائی؟

مولانا کا یہ قیاس نصوص کے بالکل خلاف ہے، کیونکہ قرآن وحدیث میں پورے اطلاق وعموم کے ساتھ نصوص موجود ہیں۔ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ) "بَلِّغُوْا عَنِّيْ وَلَوْ آيَة" الا فليبلغ الشاهد الغائب" من راى منكم منكرا فليغيره بيده......"وغیرہ۔ ذٰلِکَ نصوص سے واضح طور پر معلوم ہوتا ہے کہ شرعی ضابطہ پر معلوم ہوتا ہے کہ شرعی ضابطہ کے دائرہ میں رہتے ہوئے ہر شخص دوسرے کو مخاطب بنا کر امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر سکتا ہے، اس میں داخلی اور خارجی کا کوئی مسئلہ ہی نہیں، قرآن وحدیث میں دعوت وتبلیغ کا حکم اطلاق کے ساتھ دیا گیا ہے، قرآن کے مطلق حکم کو شرعی دلیل کے بغیر مقید اور خاص کرنا اصولاً صحیح نہیں، اور دعوت وتبلیغ کے مسئلہ کو نماز کے مسئلہ سے مربوط کرنا اور اس کو مقیس علیہ بنا کر قیاس کرنا دنیا کے کسی فقیہ کے نزدیک درست نہیں اور نہ ہی آج تک بظاہر کسی نے یہ غلطی کی ہے، یہ تو نہایت غیر عاقلانہ بات ہے جس کو مولانا نے بیان کیا کہ، دعوت وتبلیغ میں خارجی لقمہ قبول نہیں کیا جائے گا'' جس کا عقل وشریعت سے کوئی واسطہ نہیں اللہ تعالیٰ امت کی حفاظت فرمائے۔

(۲) جو علماء ومشائخ تصنیفی وتالیفی، تدریسی یا تزکیۂ نفوس کی خدمت انجام دے رہے ہیں وہ ماءِ جاری نہیں بلکہ ماءِ راکد ہیں سب خطرے میں ہیں ناپاکی کے دہانے پر ہیں، ماءِ جاری بنیں تو ناپاکی بھی پاک ہوجائے گی، خواہ وہ ماءِ جائے کتنا ہی متغیر ومتعفن ہوجائے، اوصاف ثلاثہ بھی بدل جائیں لیکن چونکہ وہ جاری ہے، لہٰذا پاک ہے...... ایسی تمثیلات وبیانات سے مولانا علماء مدارس اور مصلحین امت سے لوگوں کو کیوں کاٹ رہے ہیں، کیونکہ بدگمانی کے گناہ میں لوگوں کو مبتلا کررہے ہیں۔

علماء کی مثال ضرورت وحالات کے لحاظ سے کنویں کی سی بھی ہے اور بادل کی سی بھی، متعدد احادیث میں عالم کی مثال چودھویں رات کے چاند کی آئی ہے جو بظاہر ایک مقام پر مستقر ہوتا ہے، لیکن آثار وفوائد اور انوار کے لحاظ سے نیز مخفی ومعنوی اور باطنی طور پر ایسے طریقہ سے گشت کرتا ہے کہ نظر بھی نہیں آتا اور اس طرح سارے عالم کو منور کرتا ہے، ان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلۃ البدر علی الکواکب"۔ (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ کتاب العلم: ۳۴)

عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چودھویں کے چاند کی ستاروں پر۔

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نصیحت فرمائی تھی کہ لوگ تمہارے پاس دور دراز سے علم حاصل کرنے آئیں گے ان کا خیال کرنا گویا آپ نے ان کو کنویں کے مشابہ قرار دیا جس پر آ آکر سیراب ہوں گے "انّ رجالاً یاتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا آتو کم فاستو صوابھم خیراً" (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ: ۳۴)

نیز ایسے عالم کی جو اپنے مقام پر رہ کر فرائض سے فارغ ہوکر لوگوں کو دین سکھانے میں مشغول ہوجاتا ہے نوافل بھی نہیں پڑھتا بہت فضیلت بیان فرمائی ہے "فضل ھذا العالم یصلی المکتوبۃ فیعلم الناس الخیر" (مشکوٰۃ: ۳۶، دارمی)

بہت سے محدثین نے ارباب حدیث اور ان کے افادہ وافاضہ کو کنویں اور جاری چشمہ سے تشبیہ دی ہے، غلط باتوں اور غلط مضامین کے ذریعہ فیض پہنچانے کو کڑوے اور کھارے چشمے سے تشبیہ دی ہے "حماد بن زید یقول: لو جل بعد ما جلس مھدی بن ھلال بایام ما ھذہ العین المالحۃ" (مسلم: ۱/۱۸) معلوم ہوا کہ علماء کو کنویں اور چشمہ سے تشبیہ دینے کا احادیث سے ثبوت ہے اور محدثین کا معمول بھی رہا ہے، لیکن مولانا اس کو غلط کہتے ہیں اور علماء کو گشت کرنے والا بادل بنانے پر مصر ہیں۔

چند متفرق باتیں

اسی سفر میں مولانا نے ندوہ کی مسجد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:

میرے نزدیک علم وذکر ایک ہی ہے، جو علم ہے وہ ذکر ہے، علم ہی ذکر ہے، دلیل میں (فَسْئَلُوْٓا اَھْلَ الذِّکْرِ......) آیت پڑھی، مولانا کا یہ دعویٰ اور استدلال ایک نہیں بہت سی آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ اور مفسرین ومحدثین کی تصریحات کے بالکل خلاف ہے، تفصیل کے لئے ایک پورے مقالہ کی ضرورت ہے۔

مولانا نے اسی تقریر میں سارے طلباء پر زور دیا اور ذہن بنایا کہ تجارت، دعوت، تدریس تینوں کام ایک ساتھ کرو، تدلیس بغیر اجرت کے ہو، بلا تنخواہ کے پڑھاؤ، معاش کے لئے تجارت کرو، مولانا کی یہ بات بھی قلت مطالعہ، قلتِ تجربہ اور اکابر کے دینی رجحانات اور ان کی فکر سے بے خبری پر مبنی ہے۔

تنخواہ لے کر پڑھانا نہ مکروہ ہے نہ خلاف افضل واولیٰ، نہ ہی دیانت اور خلوص کے منافی، ہمارے اکابر کی تحقیق وہدایت تو یہی ہے کہ تنخواہ لے کر ہی پڑھاؤ، ضرورت نہ ہو تب بھی تنخواہ لو بعد میں رسید کٹوادو، بغیر تنخواہ کے پڑھاؤ گے تو نفس وشیطان کا شکار ہوجاؤ گے، آئے دن ناغہ کروگے، پڑھانے میں کوتاہی کروگے، بغیر مطالعہ کے پڑھاؤ گے، نصاب پورا نہیں کروگے، اور نفس پٹی پڑھائے گا کہ فی سبیل اللہ پڑھاتا ہوں، لوگ بھی چشم پوشی کریں گے اور یہ شخص کوتاہی کرنے کے ساتھ عجب وکبر میں مبتلا ہوسکتا ہے، یہ ہمارے اکابر کی رائے ہے، لیکن مولانا کے پیش نظر یہ ساری باتیں نہیں ہیں اس لئے سارے طلباء کا ذہن یہی بنا رہے ہیں کہ بغیر تنخواہ کے پڑھاؤ اور پڑھانے کے ساتھ تجارت کرو، اور ان کے معتقدین سمجھتے ہیں کہ یہ ہے الہامی بیان، ہم لوگ اب تک غافل تھے کسی نے توجہ دلائی۔

غور کرنے کی بات ہے کہ علمی وتحقیقی اور تدریسی کام کے ساتھ کیا

تجارت ہوسکتی ہے؟ یا تجارت کے ساتھ یکسوئی کے ساتھ تدریسی کام انجام پاسکتا ہے؟ تقسیم کار کا نقطہ نظر تو خود قرآن نے بیان کیا ہے، معارف القرآن میں مولانا مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفصیل سے تحریر فرمایا ہے، ملاحظہ ہو معارف القرآن سورۂ توبہ پارہ ۱۱، آیت (فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ......) اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تدریسی کام کرنے والوں کو مستقلاً عملی طور پر تجارت کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے، اور اس کے نقصانات بتلائے ہیں، لیکن مولانا اسی کی ہدایت اور تاکید فرمارہے ہیں۔

مولانا نے اسی تقریر میں نوافل کے مقابلہ میں علمی اشتغال وانہماک کی فضیلت کا قوت سے انکار کیا، حالانکہ حدیث پاک میں ایسے عالم کی جو فرائض پر اکتفاء کرتے ہوئے ہروقت تعلیم وتعلم میں لگا رہے ایسے عابد، شب بیدار کے مقابلہ میں ایسی فضیلت آئی ہے جیسے جیسے رسول اللہ ﷺ کی فضیلت تمام صحابہ رضی اللہ عنہ پر۔ (دارمی، مشکوۃ شریف: ۳۶)

(۱۰) اکابرین امت کی خدمت میں مؤدبانہ گزارش

حضرت اقدس مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم کے احقر نے صرف تین بیان ہی سنے ہیں ان میں جو باتیں احقر کو محل غور اور قابلِ اصلاح معلوم ہوئیں، اور یہ احساس ہوا کہ (ان کے بیانات سے امت کو دینی فوائد پہنچنے کے ساتھ) دین کی صحیح ترجمانی اور امت کی صحیح رہنمائی کے بجائے غلط ترجمانی، غلط رہنمائی، اور غلط ذہن سازی بھی ہو رہی ہے، جس سے دین کو اور امت کو سخت نقصان پہنچ رہا ہے، عوام کا علماء ومشائخ سے اور تبلیغ کا مدارس وخانقاہوں سے رشتہ کمزور ہورہا ہے، وہ اپنے بیانات میں غلط تفسیری، معنوی تحریف اور مسائل میں غلط بیانی نیز انبیاء وصحابہ رضی اللہ عنہم کی شان میں بے اعتدالی کی باتیں بھی فرماتے ہیں، اس کی حفاظت وسد باب اور کچھ ہو چکا اس کا تدارک تمام علماء کرام کے ذمہ مجموعی طور پر فرض کفایہ ہے، اس سے قبل اسی نوع کی بعض باتیں احقر نے حضرت مولانا سعد صاحب دام برکاتہم کی خدمت میں اٹھارہ صفحات پر مشتمل عریضہ کی شکل میں پیش کی تھیں، لیکن پورا کام اکابرین امت کی توجہ ونگرانی کا محتاج ہے۔

ضرورت کے پیش نظر اہل علم کے لئے بطور نمونہ کے احقر نے صرف چند باتیں عرض کی ہیں جو احقر نے خود ان کے بیان میں سنیں، ان کے دیگر بیانات جو مختلف بڑے اجتماعات میں ہوتے رہتے ہیں، اگر ان سب کا جائزہ لیا جائے تو نہ معلوم کتنی باتیں افراط وتفریط کی راہ حق اور اعتدال سے ہٹی ہوئی سامنے آئیں گی، خدانخواستہ کسی کی ذات پر حملہ نہیں، کسی شخصیت سے ذاتی بغض وعناد اور حسد نہیں بلکہ مسئلہ صرف دین کی اور امت کی حفاظت کا ہے، اس کے لئے اکابرین امت ارباب حل وعقد کی خدمت میں احقر کی ناقص رائے کے مطابق ضروری معلوم ہوتا ہے کہ امت میں انتشار اور تبلیغی کام کو نقصان سے بچانے کے ساتھ ساتھ کوئی مناسب تدبیر اختیار کی جائے، مثلاً اربابِ حل وعقد اور اکابرین امت کے زیر نگرانی معتمد علماء کرام ان کے بیانات کا پوری دیانت داری کے ساتھ جائزہ لیں اور قابلِ اصلاح باتوں کو مرتب کرکے اکابرین امت کے واسطہ سے موصوف کی خدمت میں اہتمام سے بھیج دیا کریں تا کہ آئندہ وہ ایسی باتوں اور ایسے بیانات سے احتیاط کریں، اور جو کچھ بیان کر چکے ہیں اس کے تدارک کی فکر کریں، علماء محققین مثلاً حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا مطالعہ کریں تا کہ آئندہ ایسی غلطیوں سے محفوظ رہیں، اور اگر اس بار کو اٹھانے کی برداشت نہ ہو اور ایسی ہمت نہ کرسکیں اور اس امانت کی حفاظت کماحقہٗ ان کے قابو سے باہر ہو تو جو اس امانت کی حفاظت کے اہل ہوں ان کی نگرانی میں اور ان کے مشورہ ہی سے کام کریں۔

الغرض اس کام کی حفاظت کی طرف توجہ کی شدید ضرورت ہے، ایسا نہ کرنے کے نتیجہ میں ڈرلگتا ہے کہ وسیع پیمانہ پر جب ایسی بے اعتدالی کی باتیں (جن کا اوپر تذکرہ ہوا) لاکھوں کے مجمع میں بیان ہوں گی اور وہ رائج بھی ہوں گی تو خدانخواستہ یہ مفید جماعت اور اس کا عظیم الشان کام جو ہمارے لئے نعمت ہے، ناقدری اور بے توجہی اور حفاظت نہ کرنے کے نتیجہ میں کہیں مصیبت وابتلاء کا شکار نہ ہوجائے، اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے۔

نوٹ: اللہ نے توفیق دی تو مزید باتیں اسی نوعیت کی ان شاء اللہ آئندہ عرض کی جائیں گی۔

والسلام

محمد زید مظاہری ندوی، استاذ حدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ

۱۱؍جمادی الثانی ۱۴۳۹ھ

بہ شکریہ مکتبہ مدنیہ دیوبند

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ:

دعوت کا معنی

دعوت اور تبلیغ عربی کے دو لفظ ہیں، دعوت کا معنی ہیں بلانا، اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ اور اس کے دین پر چلو، اور دین کی طرف بلانے کا مطلب یہ ہے کہ دین پر آجاؤ اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرلو۔

تبلیغ کا معنی

دوسرا لفظ ہے تبلیغ، تبلیغ کا معنی ہے پہنچانا یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ پر جو دین بھیجا ہے اس کو دوسروں تک پہنچانا، چاہے پورا دین یا اس کا کوئی خاص پہلو، ظاہر ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق پہنچائے گا، ایک عالم دین دعوت وتبلیغ کا کام کرے گا تو وہ جتنی چیزوں کی طرف لوگوں کو بلا سکے گا اور جتنی چیزیں لوگوں تک پہنچا سکے گا، ایک عام آدمی اتنا نہیں کر سکے گا۔

دعوت وتبلیغ کا کام ہر دور میں ہوتا رہا ہے

دعوت وتبلیغ کے مختلف طریقے ہیں، اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے سے لے کر ہمارے زمانے تک چودہ (۱۴۰۰) سال سے زیادہ کا عرصہ میں کوئی زمانہ ایسا نہیں ہے جس میں دعوت وتبلیغ کا کام نہیں ہوا ہو، اگر کوئی کہے کہ ایک زمانہ ایسا گزرا ہے جس میں دعوت وتبلیغ کا کام نہیں ہو رہا تھا تو یہ بہت بڑی خیانت ہے اور ان علمائے کرام پر بہت بڑی تہمت ہے جنہوں نے اپنے اپنے دور میں دعوت وتبلیغ کے کام کا فریضہ بحسن وجوہ ادا کیا تھا، اس لئے یہ کہنا کہ اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے میں دعوت اور تبلیغ کا کام رہا، حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں رہا، حضرت عمرؓ کے زمانے میں رہا، صحابہ کرامؓ کے دور میں رہا، ہوسکتا ہے کہ تابعین اور تبع تابعین کے دور میں بھی ہو رہا ہو، لیکن پھر ایک زمانہ آیا کہ امت نے دعوت وتبلیغ کا کام چھوڑ دیا اور ایک طویل عرصہ گذرنے کے بعد اسے دوبارہ شروع کیا گیا، تاریخ کی حقیقت سے اپنا منہ پھیرنا ہے اور ایک طویل تاریخ کا انکار کرنا ہے۔

حضرت مولانا ابوالحسن علی الندویؒ نے ایک ضخیم کتاب "تاریخ دعوت وعظیمت" کے نام سے کئی جلدوں میں لکھی ہے، اس کتاب میں آپ نے اسلامی تاریخ کے ہر دور میں جن جن علماء نے، جن جن مشائخ نے، جن جن بزرگوں نے دعوت الی اللہ کا فریضہ بہترین طریقے سے انجام دیا ہے ان کی تفصیل لکھی ہے (تاریخ دعوت وعزیمت: ۱۳/۱) اگر کوئی غور سے اس کتاب کو پڑھے اور حضرت نے جن ادوار اور جن زمانوں کے خدام دین کا تذکرہ کیا ہے ان کا غور سے جائزہ لے تو اسے ماننا ہی پڑے گا کہ کوئی زمانہ ایسا نہیں گزرا ہے جس میں دعوت الی اللہ اور تبلیغ کا کام نہ ہوا ہو۔

دعوت وتبلیغ کی محنت کے انداز بدلتے رہے

دعوت الی اللہ اور تبلیغ کا کام اگر کسی زمانے میں رک جاتا تو دین زندہ کیسے رہتا؟ دین زندہ اسی لئے رہا کہ ہر دور کے لوگوں نے آگے والوں تک دین پہنچایا، یہ پہنچاتے بھی رہے، اور لوگوں کو دین کی طرف بلاتے بھی رہے کہ دین پر آجاؤ، تو پہلی بات یہ ہے کہ اسلامی تاریخ کا کوئی دور ایسا نہیں ہے جو تبلیغ سے خالی رہا ہو، جو بھی انصاف کے ساتھ اسلامی تاریخ کو دیکھے گا، اسے ماننا ہی پڑے گا کہ ہر دور میں دعوت وتبلیغ کا کام تسلسل کے ساتھ ہوتا رہا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ جس دور میں، جس جس جگہ پر دعوت وتبلیغ کے جس طریقے کی ضرورت پڑی اللہ تعالیٰ نے وہاں کے علمائے کرام کے دلوں میں وہ طریقہ ڈالا اور انہوں نے اس طریقے کو اختیار کیا اور لوگوں کو دین کی طرف بلایا، اور یہ بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں یا ایک ہی

کہنے میں دعوت کے ایک سے زائد طریقے رائج رہے۔

شریعت نے دعوت کا کوئی خاص طریقہ متعین نہیں کیا

قرآن اور احادیث میں دعوت الی اللہ کا حکم ہوا ہے کہ تم اللہ کے دین کی طرف لوگوں کو بلاؤ، اسی طرح تبلیغ کا حکم ہوا کہ تم اللہ تعالیٰ کے دین کو دوسروں تک پہنچاؤ، ساتھ ساتھ قرآن اور احادیث میں دعوت کے اصول اور آداب بیان ہوئے کہ دعوت الیٰ اللہ میں حکمت کی ضرورت ہوگی، موعظۂ حسنہ کی ضرورت پڑے گی، صبر کی ضرورت پڑے گی، دعا کی ضرورت ہوگی، ذکر کی ضرورت ہوگی، داعی کو خود عملی نمونہ بننا پڑے گا، اصول وآداب بیان ہوئے، مگر طریقہ بیان نہیں ہوا کہ بھائی، ہفتہ میں ایک مرتبہ ہی بیان کرنا پڑے گا، دن میں صبح وشام بیان کرنا ہی پڑے گا، رمضان میں روزانہ بیان کرنا ہی پڑے گا، ہر بیان کم از کم پندرہ منٹ کا ہو چاہئے، ہر بیان میں اتنی حدیثیں ہوں گی، اتنی مثالیں بیان کرنی پڑیں گی، کھڑے ہوکر یا بیٹھ کر بیان کرنا پڑے گا، کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جانتے تھے کہ زمانے کے ساتھ ساتھ لوگوں کی طبیعتوں اور مزاجوں کے بدلنے سے انداز بھی بدلنے پڑیں گے۔

نماز وغیرہ احکام کے شریعت نے خاص طریقے متعین کئے ہیں

دعوت کا طریقہ قرآن نے یا حدیث نے Fix (متعین) نہیں کیا، نماز کا حکم آیا کہ نماز پڑھو اور پھر نماز کا طریقہ ساری تفصیلات کے ساتھ بیان ہو، دن میں پانچ وقت کی نمازیں ہیں، اور نماز کے اوقات یہ ہیں، ان اوقات میں نماز پڑھی جائے گی اور ان میں نہیں، نماز کی رکعتیں اتنی ہیں، ہر رکعت میں قیام ہوگا، اس کے بعد رکوع ہوگا، اس کے بعد قومہ ہوگا، اس کے بعد دو سجدے ہوں گے، اب اسی طریقے پڑھنے پڑے گی، صحابۂ کرامؓ کے دور میں نماز کا طریقہ تھا ہمارے دور میں بھی نماز اسی طریقہ سے پڑھی جائے گی۔

اسی طرح زکوٰۃ کا حکم آیا، تو اس کی Detail (تفصیل) آ گئی کہ چاندی ہو تو اس کی زکوٰۃ اس طریقے سے ادا کرو، سونا ہو تو اس طریقہ سے، پیسے ہوں تو اس طریقہ سے، زمین کی پیداوار ہو تو اس طریقہ سے، زکوٰۃ کا جو طریقہ چودہ سو سال پہلے تھا آج بھی بعینہ اسی تفصیل کے ساتھ زکوٰۃ ادا کی جارہی ہے اور قیامت تک انشاء اللہ اسی طرح ادا ہوتی رہے گی۔

دعوت الی اللہ کئی کے طریقے

لیکن دعوت الی اللہ طریقہ شریعت نے متعین نہیں کیا، گزشتہ چودہ سو سال میں دعوت الی اللہ کے بہت سارے طریقے ہیں، جتنے بھی علماء کرام جمعہ سے پہلے بیان کرتے ہیں، یا مسجدوں میں درس قرآن اور درس حدیث کا اہتمام کرتے ہیں، یہ سب دعوت الی اللہ کا کام کررہے ہیں، ایسا نہیں سمجھنا چاہئے کہ یہ کام دعوت الیٰ اللہ نہیں ہے، ایک شخص جو لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف اللہ کی کتاب کے ذریعے بلاتا ہے، اس کے بارے میں کوئی کیسے کہہ سکتا ہے کہ یہ دعوت الیٰ اللہ کا کام نہیں کررہا ہے؟ درسِ قرآن اور درس حدیث بھی دعوت الیٰ اللہ کے کام ہیں، دعوت کے ہر طریقے کا الگ نام ہے، کسی کو درسِ قرآن کہتے ہیں، کسی کو تعلیم وتعلم، کسی کو تصنیف وتالیف، کسی کو تربیت وتزکیہ، نام الگ الگ ہیں مگر کام سارے دعوت الیٰ اللہ کے ہیں، ہوسکتا ہے کہ ان میں سے کسی کی اہمیت یا افادیت دوسرے سے زیادہ ہو، اسی طرح کوئی کمیت (quantity) کے اعتبار سے زیادہ مفید ہوگا تو کوئی کیفیت (quality) کے اعتبار سے، اور اہمیت، افادیت، کمیت اور کیفیت، ان سب کا حال صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں، غرض یہ کہ یہ سارے کام دعوت الی اللہ کے ہیں۔

علماء کرام بھی دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ اپنے طریقے سے انجام دے رہے ہیں۔

ہماری مروجہ تبلیغ جماعت کا جو طریقہ ہے کہ زندگی کے چار مہینے، سال کے چالیس دن، مہینہ کے تین دن، ہفتے کے دوگشت وغیرہ، یہ بھی دعوت الی اللہ کا کام ہے، اسی طرح علماء بھی اپنے اپنے طریقو دعوت الیٰ اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں، ان کا اپنا ایک نظام ہے کہ منبر سے دین کی بات کہہ کر یا درسِ حدیث اور دروس قرآن کے ذریعہ بندوں کو اللہ کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ انفرادی طور پر مختلف شہروں اور ملکوں کے دورے کرتے ہیں، ان کے مختلف ملکوں میں شہروں میں، علاقوں میں، مسجدوں میں پروگرام ہوتے ہیں، یہ بھی

دعوت الی اللہ اور تبلیغ ہے۔

مدارس میں مدرسین کا کام بھی دعوت الیٰ اللہ ہے

اس طرح مدارس میں جو حضرات پڑھاتے ہیں، یہ سارے دعوت الیٰ اللہ کا کام کررہے ہیں، یہ تعلیم کی شکل میں بچوں کو سکھاتے ہیں کہ یہ جائز ہے یہ ناجائز ہے، یہ کام کرسکتے ہیں، یہ نہیں کرسکتے، یہ حرام ہے اس لئے اس سے بچنا ہے، اگر یہ دعوت الیٰ اللہ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ تبلیغ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ یہ علم جو اللہ کے نبی ﷺ چھوڑ کر گئے تھے اسے پہنچایا ہی تو جارہا ہے۔

ایک غلط فہمی اور اس کا ازالہ

اس مجمع میں علماء کی بہت اچھی تعداد ہے اور اچھے مفتیانِ کرام بھی بیٹھے ہوئے ہیں، تفسیر، حدیث پڑھانے والے اساتذہ بھی موجود ہیں، ان سب کی موجودگی میں یہ بات کررہا ہوں، اور یہ ضرورت اس لئے پیش آئی کہ اس سلسلے میں بہت سے لوگ غلط فہمی میں مبتلاء ہوجاتے ہیں، اس لئے اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے کہ دعوت الی اللہ کے کئی طریقے ہیں، دعوت الی اللہ کی کئی شکلیں ہیں، ان سے جو شکل ہمیں suit (مناسب معلوم) ہوتی ہو اس شکل سے وابستہ ہوکر زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا چاہئے، اور دوسری شکلوں سے جو لوگ دعوت الی اللہ کا کام کررہے ہیں انہیں apprecilte کرنا چاہئے، ان کی قدر کرنی چاہئے، انہیں complement کرنی چاہئے، ان کو داد دینی چاہئے، ان کی حوصلہ افزائی کرنی چاہئے، ان کا تعاون کرنا چاہئے اور انہیں اپنا رفیق اور اپنے کام کے لئے معاون سمجھنا چاہئے، دل میں یہ خیال لانا چاہئے کہ جس مقصد کو حاصل کرنے کی ہم کوشش کررہے ہیں یہ لوگ بھی اسی کام میں لگے ہوئے ہیں، یہ طریقہ الگ ہے لیکن مقصد ایک ہی ہے اور وہ ہے بندوں کو اللہ تعالیٰ سے جوڑنا۔

دعوت وتبلیغ کا وسیع مفہوم

اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسول ﷺ کی نظر میں تبلیغ کا معنی یہی ہے وہ جو باتیں آپ ﷺ پر اتاری گئی ہیں، وہ باتیں یا ان میں سے کچھ باتیں ایک شخص دوسرے شخص کو سکھادے، بتلادے، پہنچادے، یہ تبلیغ، اور اللہ تعالیٰ نے زندگی گزارنے کا جو طریقہ بھیجا ہے اس کی طرف لوگوں کو بلانا کہ ان باتوں پر عمل کرو، یہ ہے دعوت، چاہے وہ ممبر پر بیٹھ کر کرے، چاہے وہ کسی classroom (درسگاہ) میں بیٹھ کر کرے، چاہے وہ تبلیغ جماعت کے ساتھ نکل کر کرے، چاہے وہ کسی park (سیرگاہ) میں دو چار آدمیوں کو جمع کرکے کرے، چاہے وہ trein (ریل گاڑی) یا aeroplane (ہوائی جہاز) میں اپنے ہم سفر پڑوسی کو سمجھا کر کرے، یہ سب تبلیغ اور دعوت اللہ کے کام ہیں۔

دعوت وتبلیغ کے تین طریقے

دعوت وتبلیغ کا کام زبان سے بھی ہوتا ہے، تحریر سے بھی اور عمل کے ذریعہ بھی، بہت سارے حضرات رسائل کی صورت میں دعوت وتبلیغ کا کام کرتے ہیں جیسا کہ "بینات" ہے "البلاغ" ہے تعمیر حیات ہے ہمارے یہاں سے بھی ایک رسالہ "ریاض الجنۃ" کے نام سے شائع ہوتا ہے، اسی طرح کتابوں کو لکھنا، ان کو چھاپنا اور امت تک پہنچانا، یہ بھی دعوت وتبلیغ کا کام ہے، اس کے ذریعہ سے لوگوں تک دین پہنچایا جاتا ہے اور ان سے کہا جاتا ہے کہ جو کچھ اس رسالے میں یا اس کتاب میں لکھا ہے اس کی طرف آؤ۔

تبلیغ کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ

تو تبلیغ تقریر کے ذریعے بھی ہوتی ہے، تحریر کے ذریعے بھی ہوتی ہے، اور عمل کے ذریعے بھی، لیکن دعوت وتبلیغ کا سب سے زیادہ مؤثر طریقہ عملی تبلیغ کا ہے، آپ Bank (بینک) چلے گئے اور آپ نے cheque (چیک) cash (کیش) کرایا، آپ کو ملنا چاہئے تھا ڈیڑھ سو (۱۵۰) پاؤنڈ اور غلطی سے کام کرنے والے نے دوسو دے دیئے، آپ نے گھر آکر رقم گنی تو پتہ چلا کہ دوسو ہیں اب آپ واپس گئے اور کہا کہ میرا cheque (چیک) ڈیڑھ سو کا تھا، آپ نے غلطی سے دوسو روپے دے دئے ہیں اس لئے پچاس پاؤنڈ واپس کرنے آیا ہوں یہ عملی تبلیغ ہے۔

امت کے اکابر دعوت وتبلیغ جیسے اہم کام کیسے چھوڑ سکتے ہیں

بعض حضرات صرف ایک خاص طریقے ہی کو تبلیغ سمجھتے ہیں، اور اس کی وجہ سے بسا اوقات بڑے بڑے اکابر کے بارے میں بدگمانی میں مبتلا رہتے ہیں کہ انہوں نے دعوت وتبلیغ کے اہم فریضہ کو چھوڑ رکھا

ہے، اس غلط خیالی کی وجہ سے اکابر کو حقارت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، اگر ہماری سوچ اس سلسلے میں صحیح نہیں ہوگی تو ہم خود اپنا بہت بڑا دینی نقصان کر رہے ہیں۔

امام بخاریؒ کی عظیم الشان تبلیغ

دعوت وتبلیغ کی اہمیت کا کون انکار کرسکتا ہے؟ دعوت وتبلیغ کی اسی اہمیت کی وجہ سے میں کہہ رہا ہوں کہ امت کے علماء بالخصوص اکابر اس کام کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں؟ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے بارے میں ہم سوچ بھی کیسے سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ شیخ جنید بغدادیؒ کے بارے میں ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ شیخ معین الدین اجمیری کے بارے میں ہم کیسے سوچ سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ حضرت حسن بصریؒ کے بارے میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ یہ اور ایسے سینکڑوں افراد ہیں جن کے بارے میں ہم تصور بھی نہیں کر سکتے کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا ہوگا۔ امام بخاریؒ کے بارے میں ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے دعوت کا کام نہیں کیا تھا؟ اسلامی ممالک کے ایک ہزار اسی (۱۰۸۰) محدثین (ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری (ص: ۲۷۰) کی خدمت میں جا کر چھ لاکھ حدیثوں کو اکٹھا کیا (ھدی الساری، مقدمۃ فتح الباری، ص: ۶۸۳) یہ آسان کام نہیں ان میں ایک لاکھ (۱۰۰۰۰۰) صحیح حدیثیں تھی۔ (الکنز المتواری: ۱/۱۳۷) ان ایک لاکھ) صحیح حدیثوں میں تقریباً سات ہزار احادیث کو خوب چھان بین کے بعد امت تک پہنچایا (ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، ص: ۶۵۴) اپنی زندگی میں تیئس سال تک آپ نے خود بخاری شریف پڑھائی اور اسے امت تک پہنچائی (کشف الباری: ۱/۱۵۶) کتنے آدمیوں تک؟ نوے ہزار حضرات تک، امام بخاریؒ نے براہ راست بغیر کسی واسطے کے بخاری شریف پہنچائی (ھدی الساری، مقدمہ فتح الباری، ص/۶۸۶) یہ کتنی بڑی تبلیغ ہے! بخاری شریف کے وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسی شیخ الحدیث نے نوے ہزار افراد کو بخاری شریف نہیں پڑھائی ہوگی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دین کی خدمت میں اور علم کی تبلیغ میں اتنی برکت دی۔

دعوت وتبلیغ کے مختلف طریقے: اللہ کی رحمت کا مظہر

میرے بھائیوں! امت کے جتنے افراد دوسروں کو دین پہنچانے میں لگے ہیں، لوگوں کو دین سے جوڑنے میں لگے ہوئے ہیں، چاہے وہ تصنیف وتالیف کی لائن سے ہو یا ہماری مروجہ دعوت کی لائن سے ہو، یا مدارس کی لائن سے ہو یا خانقاہوں کی لائن سے ہو، ان سب کو اپنے Caom (گروہ) کے لوگ سمجھو، یہ سب ہمارا ہی کام کر رہے ہیں اور ہمارے ہی کام میں لگے ہوئے ہیں۔ میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ بڑے رحیم ہیں، مجھے جب blood pressure (بلڈ پریشر) ہوگیا تو ہمارے ڈاکٹر اشتیاق صاحب نے میرے لئے ایک دوا تجویز کی، اس کے چند دنوں کے بعد شدید کھانسی کی شکایت ہو گئی اور میں بہت پریشان ہوگیا، بالکل خشک کھانسی، سبق کیسے پڑھائیں؟ دین کی بات کیسے کریں؟ ڈاکٹر صاحب سے رابطہ کیا، انہوں نے کہا کہ یہ اسی دوا کا اثر ہے، میں سوچنے لگا کہ دوا لیتے ہیں تو بلڈ پریشر کنٹرول میں رہتا ہے مگر کھانسی کنٹرول سے باہر ہو جاتی ہے، اگر دو چھوڑیں گے تو کھانسی قابو میں آجائے گی مگر بلڈ پریشر قابو میں نہیں رہے گا، ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ فکر نہ کیجئے، آج شام دوسری دوا دوں گا، دیکھو اللہ تعالیٰ کتنے کریم ہیں شفا دینے کے لئے مختلف افراد کو research (تحقیق) میں لگا دیا جنہوں نے الگ الگ دوا بنائی، کوئی دوا مجھے موافق آتی ہے تو دوسری آپ کو، ہوسکتا ہے کہ جس دوا سے مجھے کھانسی ہو رہی تھی وہ دوا آپ کے لئے بالکل ٹھیک ہو، اور جو مجھے موافق ہوگی وہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے لئے موافق نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ہماری طبیعتوں کو جانتے ہیں کہ کسی کو سموسے پسند ہیں تو کسی کو پکوڑے، کسی کو بریانی پسند ہے تو کسی کو روٹی سالن، کسی کو جبہ پسند ہے تو کسی کو کرتہ، کسی کو یہ تو کسی کو وہ، اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے انسانوں کی طبیعتیں ایک جیسی نہیں ہیں، اگر دعوت الی اللہ کا ایک ہی rigid (سخت غیر لچکدار) نظام ہوگا تو میرے بہت سارے بندے دین پر نہیں آسکیں گے، اس لئے اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے دعوت وتبلیغ کے طریقے کو کھلا چھوڑ دیا، اور ہر دور میں ہر زمانے کے جیسے لوگ، جیسی طبیعتیں اور جیسا ماحول ویسا طریقہ اللہ

جل شانہ اس زمانہ کے دین کی فکر رکھنے والوں کے سینوں پر القاء فرمادیتے ہیں اور وہ اس طریقے سے کام شروع کرتے ہیں اور امت کو بے دینی سے بچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے جوڑتے ہیں، میرے بھائیوں! یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا کرم ہے کہ ہم سب الگ الگ طریقوں سے ایک ہی کام اور ایک ہی مقصد میں لگے ہوئے ہیں۔

ایک دوسرے کے کام سے خوشی محسوس ہونی چاہئے

اگر ہم نے دل سے اس حقیقت کو قبول کرلیا تو ہمیں ایک دوسرے کے کام کو دیکھ کر خوشی محسوس ہوگی، اگر اکیڈمی والوں کو پتہ چلے گا کہ فلاں مدرسے میں بھی جلسہ ہورہا ہے تو کہیں گے کہ ہم جو کام کررہے ہیں اسی کام کو وہ حضرات بھی کررہے ہیں، الحمد اللہ، اور جیسے اپنے لئے دعا کریں گے ان کے لئے بھی کریں گے، پتا چلے گا کہ فلاں جگہ کوئی youthconfernce (نوجوانوں کی کانفرنس) ہورہی ہے تو ہمیں خوشی ہوگی کہ ماشاءاللہ، بہت اچھا ہوا کہ جس مقصد کے لئے ہم کررہے تھے یہ حضرات بھی اسی مقصد کے لئے کررہے ہیں، بلکہ دل میں یہ تقاضا پیدا ہوگا کہ اللہ کرے کہ انگلینڈ کی ہر بستی اور ہر علاقے میں youthconference (نوجواں کی کانفرنس) ہوتا کہ پورے ملک کے yoth (نوجوان) قابو میں آجائیں، جب پتا چلے گا کہ فلاں جگہ پر دعوت وتبلیغ کا اجتماع ہورہا ہے تو خوشی ہوگی کہ الحمد اللہ چلو شاید ہمارا طریقہ کسی کو پسند نہ آئے، ہوسکتا ہے یہ طریقہ اس کے لئے کشش کا سبب بنے اور وہ فائدہ حاصل کرلے، پتا چلا کہ فلاں جگہ پر کوئی شیخ تزکیہ کا پروگرام کررہے ہیں تو خوشی ہوگی کہ چلو بھائی، ہوسکتا ہے کہ کسی کو دعوت وتبلیغ سے اور ہماری کانفرنس سے مناسبت نہ ہوتو وہ ان بزرگ کی صحبت میں رہ کر دین کے ساتھ وابستہ ہوجائے، پتا چلا کہ فلاں بزرگ آرہے ہیں خوشی ہوگی، فلاں جگہ انگریزی میں بیان ہے، خوشی ہوگی، فلاں جگہ اردو میں بیان ہے خوشی ہوگی، الحمد للہ بندوں کو اللہ سے جوڑنے کے لئے چاروں طرف محنتیں ہورہی ہیں۔

صحیح عقیدہ وصحیح نظریہ کے تمام حاملین کو اپنا سمجھو

میرے بھائیوں! دین کے جتنے کام ہورہے ہیں ان کے بارے میں صرف یہ دیکھو کہ عقیدہ صحیح ہے یانہیں؟ نظریہ صحیح ہے یانہیں؟ اور کام شریعت مطہرہ کے مطابق ہے یانہیں؟ عقیدہ صحیح نظریہ صحیح اور کام شریعت مطہرہ کی تعلیمات کے مطابق ہے تو چاہے کام ایک فرد کررہا ہو یا جماعت، ادارہ کررہا ہو یا مدرسہ، جو بھی ہو اس کو اپنا سمجھو۔ میرے بھائیوں! جب اپنا سمجھیں گے تو لڑائی ختم ہوجائے گی، جھگڑے ختم ہو جائیں گے، اختلاف نہیں رہے گا بلکہ دل میں خوشی ہوگی، اور اخلاص کا معیار اور تھرمامیٹر (thrmometer) بھی یہی ہے، اگر کسی کی دینی خدمت سے خوشی ہورہی ہے تو اخلاص ہے اور اگر تکلیف ہورہی ہے تو اپنے اخلاص کی خبر لینے کی ضرورت ہے۔

اسلامک دعوہ اکیڈمی کا قیام

۱۹۹۱ء میں اللہ کی توفیق اور فضل سے اسلام دعوہ اکیڈمی قائم ہوئی اور ایک نئے انداز سے اللہ تعالیٰ شانہ نے کام شروع کروایا، پورے ملک میں اس وقت اس کی مثال نہیں تھی، بلکہ یہ کہوں کہ تو انشاء اللہ غلط نہ ہوگا کہ پوری دنیا میں اس کی مثال نہیں تھی، یہ طریقہ ہمیں کس نے بتایا؟ ہم نے کہاں جاکر دیکھا کہ کام اس طرح ہوگا؟ اللہ جل جلالہ عم نوالہ کو علم تھا کہ اس وقت اس ملک میں آنے والی نسل کے دین کو بچانے کے لئے اس طریقے کی ضرورت ہے تو اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ideas (منصوبہ بندی، تجویز) ذہن میں ڈالیں، اس کے مطابق ہم نے بزرگوں کی دعائیں لے کر کام شروع کیا، ہمیں الحمد اللہ کامیابی ہوئی، دوسرے علماء کرام کو بھی وہ کامیابی نظر آئی اور دھیرے دھیرے پورے ملک میں دوسر مما مک میں نقل شروع ہوئی جگہ جگہ annual confrennce youth (نوجوانوں کی سالانہ کانفرنس monthly (ماہنا) پروگرام لٹریچر کی تقسیم وغیرہ کے کام شروع ہوئے۔

کسی بھی کام میں اخلاص پہچاننے کا آسان طریقہ

اب ایک کام یہاں شروع ہوا، اس کے بعد کسی اور جگہ کے بارے میں جب پتا چلے کہ وہ بھی ہمارے یہاں شروع کررہے ہیں تو اگر ہمیں دل میں خوشی محسوس ہو تو سمجھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے کررہے ہیں اور اگر ہمیں تنگی محسوس ہو کہ دوسری اکیڈمی کیوں وجود میں آرہی ہے یا اور لوگ ہمارے جیسا کام کیوں کررہے ہیں تو یہ دلیل ہے اس بات کی ہم اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں کررہے ہیں، اور اگر ناراض گی ہو

تو سمجھنا چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے لئے نہیں بلکہ اپنے لئے کر رہے ہیں، اپنی شہرت کے لئے کر رہے ہیں، اپنی واہ واہی کے لئے کر رہے ہیں، اسی وجہ سے اور کسی کو ہم برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

حضرت مولانا ابرارالحق صاحب کی ایک بہت مفید بات

حضرت مولانا ابرارالحق صاحب ہردوئی مجلس دعوۃ الحق لیسٹر میں تشریف لائے ہوئے تھے، وہاں حضرت مولانا کا علماء کرام میں پروگرام ہوا، حضرت نے وعظ ونصیحت کرتے ہوئے علماء سے ایک سوال پوچھا، فرمایا کہ فرض کرو کہ انڈیا کے کسی بھاری جسم والے شخص کا انتقال ہو گیا، جون جولائی کی گرمی ہے، قبرستان گاؤں سے کئی کلومیٹر کے فاصلے پر ہے اور جنازہ اٹھانے والے صرف چار آدمی ہیں، یہ چار آدمی جنازے کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر لے جا رہے ہیں کہ راستے میں ایک مسافر نظر آیا، اس نے اپنا سامان ایک جانب رکھا اور ان کے ساتھ شریک ہو گیا، حضرت نے یہ بات کہہ کر علماء کرام سے پوچھا کہ ان چار آدمیوں کو اس پانچویں کے کندھا دینے سے خوشی ہوگی یا تکلیف؟ وہاں بیٹھے سب علماء کرام نے کہا کہ خوشی ہوگی، حضرت نے فرمایا کہ یہ پانچوں تھوڑے آگے بڑھے تو ان کو ایک اور مسافر آتا ہوا نظر آیا، اس نے بھی اپنا بستہ ایک طرف رکھ دیا اور ان لوگوں کے ساتھ جنازے کو کندھا دینے میں شریک ہو گیا، اب یہ چھ ہو گئے پہلے پانچ کو اس چھٹے کی شرکت پر خوشی ہوگی یا تکلیف؟ سب نے کہا خوشی ہوگی، یہ چھ تھوڑا اور آگے بڑھے تو کچھ اور لوگ ملے اور جنازے کو کندھا دینے میں پہلے چھ کے ساتھ شریک ہو گئے، ان لوگوں کے شریک ہونے کی وجہ سے پہلے چھ کو تکلیف ہوگی یا خوشی؟ سب نے کہا کہ خوشی، اس پر حضرت مولانا ابرارالحق صاحبؒ نے فرمایا کہ اس وقت ہم سب بھی دین کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر اٹھا کر چل رہے ہیں، دین کی خدمت کر رہے ہیں، دین کی خدمت کی ذمہ داری ہم نے اپنے کندھوں پر لے رکھی ہے، جب یہ بات ہے تو ایک دوسرے کے کام کو دیکھ کر خوشی ہونی چاہئے اس لئے کہ ہم سب ایک ہی مقصد میں شریک ہیں اور ایک دوسرے کے معاون ہیں۔

شعبے الگ الگ ہیں مگر فکر سب کی ایک

یہ جتنے شعبے اور جتنے کام ہیں ان سب کی ایک ہی فکر ہے کہ دنیا سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ختم ہو، اللہ تعالیٰ کی فرماں برداری عام ہو، اللہ تعالیٰ کے بندے بداخلاقی اور برائیوں سے باز آجائیں، اچھے اخلاق والے بن جائیں، جو اللہ تعالیٰ سے دور ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے جڑ جائیں، اللہ والے بن جائیں، جو بے دین ہیں وہ دین دار بن جائیں، ہر شعبے میں کام کرنے والوں کی یہی چاہت ہے، اب ظاہر ہے کہ کسی ایک فرد یک ادارے کے لئے پوری امت کی ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے کر چلنا اگر ناممکن نہیں تو مشکل کام ضرور ہے، ظاہر ہے کہ یہ کام کسی ایک شخص یا ایک جماعت یا انجمن کا نہیں ہے، اس لئے ہر فرد اور ہر جماعت کو دوسروں کی دینی کاوشوں سے خوشی ہونی چاہئے۔

میرے بھائیو! اگر اسلامک دعوہ اکیڈمی کو پتا چلے کہ مسجد الفلاح میں نوجوانوں کے لئے کوئی جلسہ ہو رہا ہے یا دعوت وتبلیغ کا کوئی اجتماع مرکز میں ہو رہا ہے تو خوشی ہونی چاہئے یا تکلیف؟ یقیناً خوشی ہونی چاہئے اس لئے کہ ہم جس بوجھ کو اٹھا کر چل رہے تھے اس بوجھ کو اٹھانے میں اور دوسرے ادارے ہمارے ساتھ شریک ہو گئے۔

اخلاص کا تھرمامیٹر

حضرت مولانا ابرارالحق صاحبؒ نے اس کے بعد فرمایا کہ اگر کیفیت خوشی کی ہے تو سمجھو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے لئے کام کر رہے ہیں، اگر تکلیف یا تنگی محسوس ہو رہی ہے تو سمجھنا چاہئے کہ آپ اللہ کے لئے نہیں کر رہے ہیں۔

میرے بھائیو! ہم جس کام کو کر رہے ہیں اگر وہی کام اور کوئی ادارہ یا اور کوئی جماعت کرے، مثال کے طور پر کسی مسجد میں کوئی دینی پروگرام ہو رہا ہے اور ہمارے ذہن میں یہ خیال آئے کہ اس مسجد میں یہ پروگرام کیوں ہو رہا ہے؟ تو سمجھ لینا چاہئے کہ نیت میں گڑبڑ ہے، یہ تکلیف اسی لئے ہو رہی ہے کہ ہمیں یہ فکر ہے کہ ہماری وحدہ لاشریک لہ کی جو ایک حیثیت تھی کہ دین کا کام ہم ہی کر رہے ہیں وہ نہیں رہے گی، اب لوگوں کا ذہن دوسروں کی طرف بھی جائے گا کہ یہ لوگ بھی دین کا کام کر رہے ہیں اب صرف ہمارا نام نہیں رہے گا، صرف ہماری مقبولیت نہیں رہے گی، ہم تو یہ چاہتے تھے کہ ہمارا ہی سکہ رہے کہ دین کا وجود دین کی حفاظت دین کی اشاعت ہم ہی لوگوں کے ذریعے ہو رہی ہے، ظاہر ہے کہ یہ شیطانی اور نفسانی خیالات ہیں، اللہ تعالیٰ ہماری حفاظت فرمائے۔

دین کی خدمت کے مختلف شعبے

دین کی خدمت کے کئی شعبے ہیں، تصنیف وتالیف ایک شعبہ ہے، خانقاہ ایک شعبہ ہے، مساجد کا قیام اور انتظام ایک شعبہ ہے، ان کے علاوہ اور بھی شعبے ہیں، کچھ لوگ غیر مسلموں کو اسلام کی طرف بلاتے ہیں اور انہیں اسلام کی تعلیمات سمجھاتے ہیں، یہ بھی دعوت کا کام ہے اور بہت اونچا کام ہے، مروجہ دعوت وتبلیغ بھی دین سے لوگوں کو جوڑنے کا ایک موثر طریقہ ہے، اللہ تعالیٰ نے حضرت جی مولانا الیاسؒ کے قلب پر یہ طریقہ القا فرمایا اور الحمد اللہ بہت مقبول ہوا۔

شیطان کی چال

ان سارے کاموں کو اللہ کی نصرت سے محروم کرنے کے لئے شیطان ہمیں آپس میں لڑا دیتا ہے، ایک دوسرے کے بارے میں برے خیالات پیدا کرتا ہے، شب وروز دینی خدمت کے نتیجے میں جو جنت یقینی ہوتی جاتی ہے، شیطان ہمیں اس سے محروم کرنا چاہتا ہے، بغض پیدا کرتا ہے اور پھر بدگمانیاں، غیبتیں، تہمتیں شروع ہو جاتی ہیں، جس کے نتیجے میں ہمارا کیا کرایا سب برباد ہو جاتا ہے، میرے بھائیوں! شیطان کب چاہتا ہے کہ ہم کامیاب ہوں؟

سارے شعبے ایک دوسرے کے رفیق ہوتے تو دنیا کا نقشہ کچھ اور ہی ہوتا

دین کے جتنے شعبے ہیں وہ سارے آپس میں ایک دوسرے کے لئے معاون بنتے تو کتنا اچھا ہوتا؟ ایک شعبے لوگوں پر اپنی لائن کی محنت کرتے اور کہتے کہ تم ہمارے پاس آیا کرو اس لئے کہ تمہاری فلاح دینی ضرورت ہمارے پاس پوری ہوگی، مگر تمہاری دوسری بھی دینی ضرورتیں ہیں، ان کے لئے فلاں جگہ جاؤ، اس طرح امت کے ہر فرد کو کتنا نفع ہوگا؟ ان کی دینی ترقی کتنی ہوتی؟ اور دین کتنا عام ہوتا؟ مگر شیطان ہمیں اتفاق اور محبت کے ساتھ کام نہیں کرنے دیتا، اس لئے کہ وہ جانتا ہے کہ اگر یہ آپس میں مل جل کر کام کریں گے تو صحابہ کرامؓ کے زمانے میں جس طرح کامل مسلمان تیار ہوتے تھے اس وقت بھی ایسے افراد تیار ہونے لگیں گے، دین عام ہوگا اور دنیا سے گمراہی ختم ہوگی۔

آپ ﷺ تمام شعبوں کو لے کر چلے

آپ ﷺ کے زمانے میں الگ الگ شعبے نہیں تھے، اللہ کے نبی ﷺ اکیلے تن تنہا سارے شعبوں کو بیک وقت سنبھالے ہوئے تھے، اس زمانے میں تقسیم نہیں تھی، آپ ﷺ تزکیہ کا کام بھی خود کررہے تھے، کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بھی خود دیتے تھے اور دعوت وتبلیغ کا کام بھی آپ ﷺ خود کرتے تھے، چونکہ آپ ﷺ اکیلے ہی سارے کاموں کو سنبھالے ہوئے تھے اس وجہ سے وہاں departments (شعبے) نہیں تھے، اللہ کے نبی ﷺ میں یہ ability (صلاحیت) تھی کہ بیک وقت اکیلے سارے کاموں کو انجام دے سکیں اور آپ ﷺ کے وقت میں برکت بہت تھی۔

اللہ کے رسول ﷺ ہمارے زمانے میں آتے تو اکیلے تمام کاموں کو کرتے

حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کے خطوط چھپے ہیں، ایک خط میں ایک صاحب نے استفسار کیا کہ اللہ کے نبی ﷺ ہمارے زمانے میں اگر تشریف لے آتے تو دین کا کونسا کام کرتے؟ خانقاہ کا کام کرتے، درس وتدریس کا کام کرتے، دعوت وتبلیغ کا کام کرتے یا تصنیف وتالیف کا کام کرتے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمہ اللہ نے جواب تحریر فرمایا کہ اللہ نبی ﷺ کی ذات پاک جامع تھی، ہمارے زمانے میں تشریف لے آتے تو آپ ﷺ بیک وقت اکیلے تمام کاموں کو کرلیتے (مکتوبات تصوف ﷺ ف:۱/۷)

یہ الگ الگ departments (شعبوں) کی ضرورت ہی نہ پڑتی جیسے آپ ﷺ کے زمانے میں ضرورت پیش نہیں آئی، آپ ﷺ میں adility (صلاحت) تھی کہ اکیلے ہی آپ ﷺ تمام کاموں کو انجام دیتے تھے، الگ الگ departments (شعبے) بعد میں جا کر اس لئے بنے تا کہ ہر کام کو سنبھالا جا سکے، ہمارے پاس یہ adility (صلاحیت) نہیں ہے کہ ایک شخص یا چند افراد تمام کاموں کو سنبھالیں۔

آپ جامع الکمالات تھے

آپ ﷺ کے زمانے یہ نہیں ہوتا تھا کہ تفسیر کی ضرورت پڑے تو

ان مولوی صاحب کو پوچھو اور حدیث کی ضرورت پڑے تو فلاں شیخ الحدیث کو پوچھو اور کسی فقہی مسئلہ کی ضرورت پڑے تو ان مفتی صاحب کے پاس جاؤ، آپ ﷺ جامع الکمالات تھے، نبوی دور میں الگ الگ (شعبے) departments نہیں تھے، بعد میں جیسے جیسے آپ کے زمانے سے دوری ہوتی چلی گئی تو لوگوں میں adility (صلاحیت، استعداد یں) کم ہوتی چلی گئیں جس کی وجہ سے شعبے بنتے چلے گئے، محدثین کی جماعت وجود میں آئی، فقہاء کی جماعت وجود میں آئی، مفسرین کی جماعت وجود میں آئی، ائمہ جرح وتعدیل کی جماعت وجود میں آئی، متکلمین کی جماعت وجود میں آئی، اللہ کے نبی ﷺ کے زمانہ میں آپ ﷺ تن تنہا سب شعبوں کو سنبھالے ہوئے تھے۔

تبلیغ سے شوق، علماء سے علم اور مشائخ سے کمال حاصل ہوتا ہے

میرے بھائیو! ان الگ الگ کاموں کو اجنبی مت سمجھو، دعوت تبلیغ، تعلیم، تزکیہ، یہ سب کام ہمارے ہیں، ان کو جب ساتھ مل کر کریں گے تب جا کر کامل مسلمان وجود میں آئیں گے، دعوت وتبلیغ سے دین پر چلنے کو شوق بڑھے گا، علماء سے علم ملے گا اور مشائخ کی تربیت اس علم پر عمل کی توفیق نصیب ہوگی، حضرت مولانا مسیح اللہ خان صاحبؒ کا ارشاد ہے کہ تبلیغ سے تشویق ہوتی ہے، علماء اور مدارس سے تعلیم ملتی اور مشائخ اور خانقاہوں سے تکمیل ہوتی ہے (ملفوظات مسیح الامت، ص:۲۹)

تصنیف وتالیف بھی تبلیغ دین کا اہم شعبہ ہے

تصنیف وتالیف بھی دین کی خدمت دین کی تبلیغ، دین کی دعوت کا ایک اہم شعبہ ہے، نبی ﷺ کے زمانے میں یہ شعبہ وجود میں آچکا تھا، آپ ﷺ کے جانشین حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی قرآن مجید کو تحریر کے ذریعہ ایک جگہ جمع کرایا، اس کے بعد حضرت عثمانؓ نے اپنے زمانے میں اس کی متعدد نقل بنوا کر پوری دنیا میں بھیجنے کا اہتمام فرمایا، صحابہ کرامؓ نے بھی باقاعدہ حدیث کے مجموعے تیار کئے، پھر تابعین نے بھی حدیث کی کتب لکھیں اور باقاعدہ احادیث کو جمع کیا، عمر بن عبد العزیزؒ کے زمانے میں تو باقاعدہ اس کی تدوین ہوئی جس کے بعد امت کے بڑے بڑے علماء کرام اس کام میں لگ گئے اور حدیث کی بڑی بڑی کتابیں وجود میں آئیں، اگر علماء کرام لکھنے کا کام نہ کرتے، تصنیف وتالیف کا کام نہ کرتے تو آج کتب خانوں میں جو ہزاروں، لاکھوں کتابیں ہیں وہ کہاں سے آتیں؟ اگر یہ حضرات تصنیف وتالیف میں مشغول نہ رہتے تو امت تک علم کیسے پہنچتا؟ اور امت بغیر علم کے دین پر کیسے عمل کرتی؟

اللہ کے نبی ﷺ نے قرآن کریم کو لکھوانے کا باقاعدہ اہتمام فرمایا

اللہ کے نبی ﷺ پر وحی نازل ہوتی تھی، آپ ﷺ حضرت زید بن ثابتؓ اور دیگر وحی لکھنے والے صحابہ کرام کو بلاتے اور نازل شدہ وحی کا املاء کرواتے تھے، قرآن کی ایسی کوئی آیت نہیں ہے جس کو لکھوایا نہ گیا ہو، لکھنے والے پھر اس وحی کو پڑھ کر سناتے تھے اور آپ ﷺ سن کر تصدیق کرتے تھے یا ضرورت ہوتی تو اصلاح فرماتے تھے، قرآن کی ایسی کوئی آیت نازل نہیں ہو جو آپ ﷺ کو یاد نہ تھی، صحابہ کرامؓ کی ایک بہت بڑی تعداد نے بھی قرآن کو یاد کرنے کا اہتمام کیا تھا، مگر آپ ﷺ نے صرف یاد نہیں کروایا تھا سب آیتوں کو لکھوانے کا بھی اہتمام فرمایا (المعجم الاوسط، باب اسمہ احمد، ح(۱۹۱۳) علوم القرآن، ص:۱۷۷،۱۷۸)

دور صدیقی میں قرآن کریم کو لکھوانے کا اہتمام

آپ ﷺ کے انتقال کے وقت تقریباً دس ہزار صحابہ کرام کے سینوں میں قرآن محفوظ تھا، جنگ یمامہ میں سات سو (۷۰۰) صحابہ شہید ہو گئے، (کشف الباری، کتاب فضائل اعمال، ص:۴۱) حضرت عمرؓ کو خطرہ محسوس ہوا کہ جنگیں تو ہوتی رہیں گی اور اگر حفاظ اسی طرح شہید ہوتے رہے تو کہیں ایسا نہ ہو کہ تمام حفاظ شہید ہو جائیں اور قرآن باقی نہ رہے، انہوں نے اس خطرے کا اظہار حضرت ابو بکرؓ کے سامنے کیا اور ان پر زور ڈالا کہ قرآن کو تحریراً ایک جگہ جمع کر کے کم از کم ایک نسخہ تیار کر لینا چاہئے تا کہ خدانخواستہ دنیا سے اگر سارے حفاظ اٹھ بھی جائیں اور ایک بھی حافظ باقی نہ رہے تو قرآن تحریری شکل میں تو ہمارے پاس موجود رہے گا۔

حضرت ابوبکر کے اتفاق کے بعد قرآن کریم کو باقاعدہ تحریری شکل میں لانے کا کام شروع ہوا، حضرت زید بن ثابت کو اس کام کا ذمہ دار بنایا گیا، حضرت زید بن ثابت اور ان کے رفقاء کار حفاظ تھے اور ان کو پورا قرآن یاد تھا، لیکن ان پر قرآن کو ایک جگہ جمع کرنے کے سلسلہ میں چند شرائط مقرر کی گئیں، ان شرائط میں سے ایک یہ تھی کہ آپ حضرات قرآن کی ہر آیت کو توثیق وتصدیق (verification) کے بعد لکھیں گے، اور verification (توثیق وتصدیق) کے لئے ضروری ہے کہ وہ آیت کسی نہ کسی صحابی کے پاس اس طرح لکھی ہوئی ملے کہ اس نے براہِ راست اللہ کے رسول ﷺ سے سن کر اسے لکھا ہو، جہاں کئی حفاظ موجود تھے وہاں کچھ جید حفاظ کو بلا کر کہہ دیا جاتا کہ آپ حضرات قرآن کو ایک جگہ جمع کرلو اور اس کی ایک copy بنالو، مگر نہیں، حضرت صدیق اکبرؓ کے دل میں یہ بات اللہ تعالیٰ نے ڈالی کہ ہر آیت کی verification (توثیق وتصدیق) ہونی چاہئے اور اس کے لئے یہ شرط ہے، کتنی سخت شرط ہے؟ اللہ کے نبی ﷺ دنیا سے چلے گئے ہیں اور صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی تعداد شہادت حاصل کر چکی ہے، اس کے باوجود یہ شرط کہ verification (توثیق وتصدیق) کے لئے کم از کم ایک صحابیؓ کے پاس مذکورہ طریقے سے لکھا ہوا ملنا ضروری ہے اور اس پر دو گواہ بھی ہوں۔ (الاتقان فی علوم القرآن، ص:۹۱)

یہ ماشاء اللہ لکھتے چلے گئے، اور گواہوں کے ساتھ تصدیق بھی ملتی چلی گئی، بس دو آیتیں ایسی تھی، جو کسی کے پاس لکھی ہوئی نہیں ملیں: لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَئُوْفٌ رَحِيْمٌ ○ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ○

یاد تو سب کو تھیں، مگر مقررہ شرط کے مطابق کسی صحابی کے پاس لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھیں، تتبع اور تلاش کے بعد یہ بھی حضرت ابوخزیمہ الانصاریؓ کے پاس مل گئیں اور کام مکمل ہو گیا، یہ نسخہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس محفوظ رہا، آپ کی وفات کے بعد حضرت عمرؓ کے پاس منتقل ہوا، حضرت عمرؓ کی وفات ہوئی تو آپ کی بیٹی حضرت حفصہؓ کی تحویل میں آیا اور ان کے پاس رہا۔ (صحیح بخاری، باب جمع القرآن، ح(۴۹۸۶)

حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں قرآن کریم کے نسخے

حضرت ابوبکرؓ کا دور ختم ہو گیا جو تقریباً ڈھائی سال رہا، اس کے بعد دور آیا، حضرت عمر فاروق کا جو تقریباً گیارہ سال رہا، تقریباً چودہ سال کے بعد دور آیا حضرت عثمان غنیؓ کا، حضرت عمر کے زمانے میں اسلامی مملکت بہت پھیل چکی تھی، پھر حضرت عثمانؓ کے دور میں اس میں مزید اضافہ ہوا، حضرت عثمانؓ نے حضرت حفصہؓ سے قرآن کی وہ نقل مانگ کر حکم دیا کہ ان کی مزید copies (نقلیں) بنائی جائیں اور مملکت کے ہر علاقے میں ایک ایک نسخہ پہنچا دیا جائے (صحیح بخاری، باب قوله" لَقَدْ جَآئَكُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَئُوْفٌ رَحِيْمٌ من الرأفة، ح(٤٩٨٧)

حضرت زید بن ثابت کا دوسری مرتبہ انتخاب

یہ کام بھی حضرت زید بن ثابتؓ کے سپرد ہوا، چونکہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قرآن کریم کو جمع کرنے کا کام حضرت زید بن ثابتؓ ہی نے کیا تھا اس لئے آپ ہر آیت کی verification (توثیق وتصدیق) کر چکے تھے، مگر حضرت عثمان غنیؓ نے بھی حکم فرمایا کہ دو بار ہر آیت کی verification (توثیق وتصدیق) کرو، اور یہ شرط دوبارہ لگائی گئی کہ کسی نہ کسی کے پاس ہر آیت اس طرح لکھی ہوئی ملنی چاہئے کہ براہِ راست اللہ کے نبی ﷺ سے سن کر لکھی گئی ہو (علوم القرآن، ص:۱۹۱) ممکن تھا کہ اس مرتبہ کچھ حصہ اس طرح نہ ملتا اس لئے کہ آپ ﷺ کے وصال کو کافی سال ہو چکے تھے اور اس مدت میں بہت سے صحابہؓ دنیا سے رخصت ہو چکے تھے، مگر اللہ تعالیٰ نے عجیب طریقے سے اس کتاب کی حفاظت فرمائی، یہ شرط لگوائی اور پھر پوری کروائی، حضرت زید بن ثابت قرآن کریم کی آیتیں دوبارہ شرط کے مطابق جمع کرتے گئے اور لکھتے گئے، آتیں ملتی گئیں، یعنی اتنے سالوں کے بعد بھی شرط کے مطابق آیات ملتی گئیں، اس مرتبہ بھی ایک آیت مذکورہ طریقے سے نہیں ملی: مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوْا تَبْدِيْلًا○ الاحزاب:۲۳)

تلاش اور جستجو کے بعد یہ آیت بھی ایک اور صحابی حضرت خذیمہ الانصاریؓ کے پاس مل گئی (صحیح بخاری،) باب قولہ" لَقَدْ جَآئَکُمْ رَسُوْلٌ مِنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَئُوْفٌ رَحِیْمٌ من الرأفة، ح(۴۹۸۷)

غیر مسلموں کا ایک اعتراض اور اس کا جواب

غیر مسلم یہاں پر ایک ایک daudt (شبہ) پیدا کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ پہلی مرتبہ سورۂ توبہ کی دو آیتیں اور دوسری مرتبہ سورۂ احزاب کی ایک آیت ایک آدمی کے پاس ملیں، معلوم ہوا کہ پورا قرآن سینوں میں محفوظ نہیں تھا، اگر صحابہ کی ایک بڑی تعداد نے حفاظ کی ہوتی تو یہ آیتیں صرف ایک صحابی کے پاس کیوں ملتیں؟ آپ کو تفصیل سے معلوم ہو چکا ہے کہ یہ آیات بھی یاد تو سب کو تھیں، مگر مقررہ شرط کے مطابق آپ ﷺ سے براہِ راست سن کر لکھی ہوئی کسی کے پاس نہیں ملیں، حضرت زید بن ثابت خود فرماتے ہیں کہ ایک ایسی آیت نہیں مل رہی تھی جسے میں اللہ کے رسول ﷺ کو تلاوت کرتے ہوئے سنا کرتا تھا، اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے یاد تو تھی مگر لکھی ہوئی تلاش کر رہا تھا، یہ نہیں کہ ہم میں سے ایک صحابیؓ کے علاوہ کسی کو بھی یاد نہیں تھی، سب کو یاد تھی، سب کہہ رہے تھے کہ یہ قرآن کا حصہ ہے مگر لکھی ہوئی نہیں مل رہی تھی، پہلی والی دو آیتیں ابوخزیمہ الانصاریؓ کے پاس ملیں اور یہ آیت حضرت خزیمہؓ کے پاس ملی۔

تدوین حدیث کی ابتداء اور حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ

اب آیا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا دور، انہوں نے محسوس کیا کہ اب ہم اللہ کے نبی ﷺ کے زمانے سے دور جا چکے ہیں، بڑے حضرات ایک ایک کر کے اٹھتے چلے جا رہے ہیں، کہیں احادیث ضائع نہ ہو جائیں، احادیث کی حفاظت کا کام اللہ تعالیٰ نے ان سے کروایا، آپ نے اپنے زمانے کے جو بڑے بڑے علماء کرام تھے ان کو پیغام بھیجا: انظر واحدیث رسول الله ﷺ اکتبوه فانی قد خفت دروس العلم وذهاب اهل (سنن الدارمی، المقدمة، باب من رخص فی اکتابة العلم، ح (۵۔۵)

اللہ کے نبی ﷺ کی احادیث کو تلاش کرو اور انہیں لکھ لو اس لئے کہ مجھے علم اور عمل والوں کے مٹ جانے کا ڈر ہے۔

آپ نے علماء کو حکم کیا کہ حدیثوں کو باقاعدہ کتابی شکل میں لکھو، اس وقت تمہارے سینوں محفوظ ہیں، تمہاری اپنی notes (یادداشت) بھی ہیں مگر یہ کافی نہیں، publik (عوام) کے لئے باقاعدہ کتابی شکل میں available (دستیاب) کرو، کام شروع ہوا، ابن شہاب الزہری، ابن حزم اور عامر بن شراحلؒ یہ تین حضرات سب سے پہلے ہیں جنہوں نے اس کام کی طرف قدم اٹھایا او حدیث کو باقاعدہ مدون کیا۔ (الدار المنصود: ۱/۱۵،۱۶)

تحریر کے ذریعہ دعوت و تبلیغ کا کام نبی ﷺ کے زمانے سے چل رہا ہے

تو دیکھئے کہ تحریر کے ذریعے بھی تبلیغ کا کام ہوا ہے، تبلیغ کا یہ طریقہ اللہ کے نبی ﷺ کے دور سے شروع ہوا ہے، آپ ﷺ نے اپنے زمانے کے بادشاہوں کو خطوط لکھے اور انہیں اسلام کا پیغام پہنچایا اور اللہ کی طرف دعوت دی، صحابۂ کرامؓ نے قرآن کو بھی لکھا اور احادیث کو بھی، اگر یہ تحریری خدمت جسے آج کل تصنیف و تالیف کہتے ہیں نہ ہوتی تو قرآن و احادیث کا ذخیرہ ہم تک کیسے پہنچتا؟

میرے بھائیوں! ان سب کاموں کو دعوت سے الگ مت سمجھو یہ سارے کام بھی دعوت ہی ہیں، یہ سارے کام تبلیغ ہی ہیں، یہ الگ الگ شعبے اور الگ الگ طریقے ہیں، جب ایک شخص ان سب سے استفادہ کرتا ہے تب جا کر کامل مسلمان بنتا ہے۔

اختلافات پیدا کر کے شیطان ہماری محنت کو رائیگاں کرتا ہے

ہوتا یہ ہے کہ شیطان ان الگ الگ شعبوں میں کام کرنے والوں میں اختلاف پیدا کر دیتا ہے، خانقاہ والوں اور دعوت و تبلیغ سے اختلاف پیدا کر دیتا ہے، مدارس والوں اور خانقاہ والوں میں اختلاف پیدا کر دیتا ہے، مدارس والوں اور تصنیف و تالیف والوں میں اختلاف پیدا کر دیتا ہے، یہ کام اصل ہے، وہ اصل نہیں، دین کا یہی کام ہے، باقی سب فضول یا کم سے کم مفضول، پھر شیطان اور زور لگاتا ہے اور ایک شعبے کے لوگوں میں بھی جھگڑے شروع ہو جاتے ہیں، پہلے تو ایک شعبے کے

دوسرے شعبے والوں سے لڑتے ہیں، پھر ہر ایک شعبے میں بھی الگ الگ جماعتیں ہو جاتی ہیں، یہ کیوں ہوتا ہے؟ اس لئے ہوتا ہے کہ شیطان ہماری محنتوں کو رائیگاں کرنا چاہتا ہے، بیکار کرنا چاہتا ہے، کبھی ایک ہی مسجد میں تبلیغ کے ساتھیوں کی دو جماعتیں ہیں، کبھی ایک مدرسے میں دو فریق ہو جاتے ہیں، کبھی دو مدرسے آپس میں ٹکرا جاتے ہیں، کبھی دو خانقاہوں میں آپس میں ٹکر ہو جاتی ہیں، کبھی ایک شیخ کے مرید آپس میں ٹکرا جاتے ہیں، اس طرح شیطان پھوٹ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے کام میں برکت نہیں رہتی اور امت اور دین کو نقصان پہنچانے کے ساتھ ساتھ کام کرنے والے بھی سب کچھ کھو دیتے ہیں۔

حضرت رائے پوری کا ایک عجیب واقعہ

میرے بھائیو بہت احتیاط کی ضرورت ہے، بہت بیدار اور چوکنا رہنے کی ضرورت ہے، اس لئے کہ ہم بہت نازک دور سے گزر رہے ہیں، ہم فتنوں کے دور سے گزر رہے ہیں، حضرت جی مولانا انعام الحسن صاحبؒ جب آخری مرتبہ برطانیہ تشریف لائے تھے، اس وقت میں نے خود اپنے کانوں سے حضرت جی کو فرماتے ہوئے سنا تھا کہ حضرت رائے پوریؒ نے یہ بات فرمائی تھی کہ امت پر ایک دور ایسا آنے والا ہے کہ وہ جگہیں جہاں امت فتنوں سے پناہ لینے جایا کرتی ہے وہ جگہیں فتنوں کے مرکز ہو جائیں گی۔

جب یہ بات سنی تھی تو بہت تعجب ہوا تھا اس لئے کہ اس وقت کے حالات ابھی کے حالات سے بہت الگ تھے، مگر مان لیا تھا اس لئے کہ بڑے شخص کی بات تھی، اب اس بات کی روشنی میں ہمارے زمانے کو دیکھئے! پہلے آدمی جب گھر میں پریشان ہوتا تھا تو مسجد آتا تھا اور سکون پاتا تھا، اب بہت سی مسجدوں میں لوگ نماز پڑھ کر جلدی چلے جانے میں اپنی سلامتی سمجھتے ہیں، ڈرتے ہیں کہ کہیں لڑائی نہ ہو جائے، کہیں جھگڑا نہ ہو جائے، واقعی جو جگہیں فتنوں سے بچنے کی تھیں وہ جگہیں آج فتنوں کی جگہ بن گئیں، لڑائی جھگڑے اور ایک دوسرے کی مخالفت سب کچھ وہیں، بلکہ میں یوں کہوں تو غلط نہیں ہوگا کہ یہ جو فتنوں سے بچنے کی جگہیں تھیں وہاں کچھ لوگ فتنے کی غرض ہی سے آتے ہیں، باہر کوئی نہیں لڑتا، کسی کے انتقال پر سب جمع ہوتے ہیں اور وہاں کوئی لڑائی نہیں، شادی بیاہ میں جمع ہوتے ہیں، وہاں کوئی لڑائی نہیں، لیکن مسجد میں لڑائی ہے، اس قسم کے لوگوں کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ مسجد کا بھلا ہو یا برا، مسجد کا ماحول اچھا رہے یا بگڑے، نفس کی چاہت کی تکمیل ہونی چاہئے، چاہے اس کے لئے کسی کو بھی برباد کرنا پڑے، چاہے دین کو بھی برباد کرنا پڑے۔

دل کی صدا

میرے بھائیو! دین کے جتنے بھی شعبے ہیں، الگ الگ طریقوں سے دین کی خدمت کرنے والے جتنے لوگ ہیں، میں ان تمام سے ہاتھ جوڑ کر درخواست کرتا ہوں کہ شیطان کی کوششوں کو ناکام کرنے کے لئے آپس میں متفق ہو جاؤ، ایک دوسرے سے ہاتھ ملاؤ، ایک دوسرے کو سینے سے لگاؤ، سر جوڑ کر بیٹھو، ہر ایک کو اپنا سمجھو، ہر کام کو اپنا کام سمجھو، ہر کام سے اپنے دل میں خوشی محسوس کرو اس لئے کہ جس شعبے اور جس لائن سے بھی کام ہو رہا ہے، وہ ہمارا ہی کام ہے، اس سے دین ہی کو فائدہ پہنچ رہا ہے اور وہ کام بندوں کو اللہ تعالیٰ ہی سے جوڑ رہا ہے۔

میرے عزیزو! اس وقت لوگ دین سے بہت دور ہیں، چاروں طرف سے فسق و فجور کی یلغار ہے، خدارا! غور و فکر سے کام لو اور اہل حق میں گروہ بندی اور افتراق و انتشار پیدا کرنے کے بجائے اجتماعیت کا اور سب کو جوڑ کر چلنے اور چلانے کا فیصلہ کرو، میرے بھائیو! اگر امت کی فکر ہے، دین کی فکر ہے، اس کی اشاعت کی اور تبلیغ کی چاہت ہے تو دل بڑا کر کے حوصلہ بڑا رکھ کر دین کے ہر خادم کو بلکہ ادنی کارکن کو اپنا سمجھ کر احترام و محبت کی نظر سے دیکھو، اس کے کام کو سراہو اور اس کی کامیابی اور ترقی کے لئے دعا کرو۔

حضرت جی مولانا الیاس صاحبؒ مدرسہ خانقاہ اور تبلیغ تینوں کے جامع تھے

میرے بھائیو! میں کہتا ہوں کہ اس میں اختلاف کی کون سی بات ہے؟ حضرت جی مولانا الیاس صاحبؒ کے بارے میں تھوڑا سوچو! آپ ان کو بانی تبلیغ بھی کہہ سکتے ہیں، اسی طرح آپ خانقاہ والے بھی تھے اس لئے کہ آپ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ سے بیعت تھے اور حضرت کی خانقاہ میں تقریباً دس برس گزارے، (مولانا

الیاس اور ان کی دینی دعوت، ص/۴۴) حضرت کے انتقال کے بعد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ سے اپنی اصلاح کی تکمیل کرائی اور آپ کی نگرانی میں سلوک کے منازل طے کئے اور حضرت سہارنپوریؒ کی طرف سے آپ کو خلافت بھی ملی (مولانا الیاسؒ اور ان کی دینی دعوت، ص: ۴۷) پھر پوری زندگی آپ نے لوگوں کو بیعت کیا اور لوگوں کو ذکر و شغل سکھایا، آپ لوگوں کی اصلاح بھی کرتے تھے اور اعتکاف بھی کرتے تھے، تو آپ بانی تبلیغ بھی ہیں اور خانقاہ والے بھی ہیں، جہاں تک تعلیم و تعلم کا تعلق ہے تو آپ نے خود مدرسے میں پڑھا اور پھر پڑھایا۔

آپ نے مدرسے میں پڑھا اور خانقاہ میں اصلاح کرائی، ظاہری علم ایک ہاتھ میں اور روحانی اور باطنی علم دوسرے ہاتھ میں، اب آپ تیار ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے آپ سے تبلیغ کا ہمہ گیر کام لیا، ایک ہی شخص میں ہمیں تینوں چیزیں ملتی ہیں، آگے تصنیف و تالیف کا کام بھی کیا، فضائل کی جو کتابیں ہیں ان میں سے بعض کو حضرت شیخ الحدیثؒ نے حضرت جی کے فرمانے پر لکھا (آپ بیتی، ص: ۱۴۰، ایضاً: فضائل صدقات مع فضائل حج، فضائلِ حج، ص: ۸) خود حضرت جی مولانا یوسف صاحبؒ نے بھی کتابیں تصنیف کی ہیں، طحاوی شریف کی شرح، "امانی الاحبار شرح معانی الآثار" اور حیاۃ الصحابہؓ" یہ دونوں کتابیں اہل علم کے یہاں بہت مقبول ہوئیں۔

ایک بنو، نیک بنو اور شیر و شکر ہو جاؤ

عرض کرنے کا منشا یہ ہے کہ یہ تو باتیں شیطان کی طرف سے پیدا ہوتی ہیں، اور خواہ مخواہ یہ حدیں بنجاتی ہے، آپس میں تفریق اور دوری ہو جاتی ہے، ہمیں ایک بن کر رہنا چاہئے، ایک بنو نیک بنو اور شیر و شکر ہو جاؤ، اگر ہم ایک اور نیک بن کر رہیں گے تو ہمیں بھی بہت فائدہ ہوگا اور دین کی بھی ترقی ہوگی، شیطان کو قریب بھی نہیں آنے دینا چاہئے، ہمارے بڑوں کے یہاں یہ تفریق نہیں تھی۔

صرف عنوان الگ ہے

تو ایک بات ذہن میں بٹھانی ہے کہ یہ جتنے الگ الگ شعبے ہیں یہ سارے ہی دین کے کام ہیں، اور ان میں جو مشغول ہیں وہ سب کے سب دعوت و تبلیغ کا کام کر رہے ہیں، کاموں کے عنوان الگ الگ ہیں، کوئی دعوت و تبلیغ کے عنوان سے کوئی تعلیم، کوئی تزکیہ و اصلاح اور کوئی تصنیف و تالیف کے عنوان سے کام کر رہا ہے، عنوان الگ الگ ہیں، مگر کام سب حفاظت دین کا کر رہے ہیں، دعوت الی اللہ کا کام کر رہے ہیں اور تبلیغ دین کا کر رہے ہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک ہسپتال (hospital) میں علاج کا کام ہو رہا ہے، صرف ایک ڈاکٹر (doctor) سے کام نہیں چلے گا، الگ الگ بیماری کے الگ الگ ماہرین ہوتے ہیں، ساتھ ساتھ نرسوں (nurses) کی بھی ضرورت ہوتی ہے، امبولینس (ambulance) والے کی بھی ضروری ہوتے ہیں، یہ پورا عملہ مل کر مریض کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی صحت کے لئے کوشش کرتا ہے۔

حضرت جی مولانا الیاس صاحبؒ کا ارشاد

اسی طرح دین کے لئے بھی صرف ایک مخصوص طبقے یا ایک مخصوص شعبے کا کام کافی نہیں ہے، اس میں تعلیم کی بھی ضرورت ہوتی ہے، تزکیہ کی بھی ضرورت ہوتی ہے، لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے جب لوگوں کو بلائیں گے اور لوگ لبیک کہہ کر اچھے مسلمان بننے کی کوشش کریں گے تو ان کی تعلیم اور تربیت کا انتظام کون کرے گا؟ ایک شخص آگیا مسجد میں اب اسے علم کون سکھائے گا؟ ظاہر ہے علماء کی ضرورت کی اسی طرح باطن کی درستگی کی بھی ضرورت ہوگی، اس کے لئے کسی کامل شیخ سے وابستہ ہونا پڑے گا۔

ہماری تحریک کا مقصد

حضرت مولانا الیاس صاحب فرماتے ہیں کہ ہماری تحریک کا مقصد ہے مسلمانوں کو پورا دین سکھانا اور اس سے ان کو وابستہ کرنا، جماعتوں کا یہ چلنا پھرنا اس مقصد کے لئے ابتدائی ذریعہ ہے، یہ کلمہ اور نماز کی تلقین اس مقصد کی الف، با، تا، ہے، ظاہر ہے کہ ہماری جماعتیں یہ پورا کام انجام نہیں دے سکتیں، یہ تو اتنا ہی کر سکتی ہیں کہ جگہ جگہ جا کر اپنی محنت اور کوشش سے غافل لوگوں میں بیداری پیدا کر دیں، ان کو مقامی علماء سے وابستہ کرنے کی کوشش کریں، علماء اور صلحاء کو بھی عوام کی اصلاح کی طرف متوجہ کرنے کی سعی کریں، عوام کو زیادہ فائدہ مقامی علماء اور صلحاء سے استفادہ کرنے میں ہوگا۔ (ملفوظات مولانا الیاس

صاحب"،ص:۴۹)

علم والے اور خانقاہ والے تبلیغ میں نکلنے والوں کی ہمت افزائی کریں

اہل علم اور خانقاہ والے اگر اپنی مشغولی کی وجہ خود مروجہ دعوت وتبلیغ میں حصہ نہیں لے سکتے تو انہیں چاہئے کہ دوسروں کو encourage (ہمت افزائی) کریں، جو کام میں لگے ہوئے ہیں ان کی ہمت افزائی کریں اور ان کو شاباشی دیں، یہ سارے کام ہمارے ہیں، مل جل کر ہم ہی کو ان سب کاموں کو انجام دینا ہے، ظاہر ہے کہ ایک شخص تو ان تمام کاموں کو نہیں انجام دے سکتا۔

علماء اور بزرگ سے دعا کرائیں

میرے بھائیوں! دعوت وتبلیغ میں علماء اور مشائخ کا بہت احترام سکھایا جاتا ہے، میں بھی جب جاتا تھا تو مجھے یاد ہے کہ جیسے ہی کسی بستی میں پہنچتے تھے تو وہاں مذاکرہ ہوتا تھا، پھر چند ساتھیوں کو مقرر کیا جاتا تھا کہ وہ امام صاحب کے پاس جا کر ملاقات کریں اور ان سے کہیں کہ آپ کے علاقے میں جماعت آئی ہوئی ہے، ہم آپ سے دعاؤں کی درخواست کے لئے حاضر ہوئے ہیں، دعوت وتبلیغ میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ جس علاقے میں آپ جاؤ وہاں کے علماء کرام سے ملاقات کرو، وہاں کے مشائخ سے ملاقات کرو اور ان سے دعائیں لو۔

صرف ملاقات اور زیارت کی غرض سے حاضر ہوا تھا

ایک مرتبہ حضرت جی مولانا احمد لاٹ صاحب دامت برکاتہم ہمارے یہاں اسلامک دعوہ اکیڈمی میں تشریف لائے، الحمد اللہ ہمارے یہاں تمام شعبوں سے تعلق رکھنے والے اکابر آتے ہیں، اور سب شفقت فرماتے ہیں اور خوش بھی بہت ہوتے ہیں، جب مولانا تشریف لائے تو طلبہ اور اساتذہ سب ایک ہال میں جمع تھے، ہمارے لیسٹر کے دعوت وتبلیغ کے بھی کچھ ساتھی جمع ہو گئے تھے، ہال میں آگے کرسی رکھی ہوئی تھی، حضرت داخل ہوئے تو میری طرف دیکھا، چہرے پر سوالیہ نشان تھا، میں نے کہا کہ حضرت کچھ باتیں ارشاد فرمادیں، ہم طالب علموں کو کچھ نصیحتیں فرمائیں، اس پر حضرت مولانا نے فرمایا کہ میں تو صرف ملاقات اور زیارت کی نیت سے حاضر ہوا تھا، حضرت مولانا احمد لاٹ صاحب مجھ سے تو بہت بڑے ہیں، میں تو ان کی جوتی کی خاک کے برابر بھی نہیں، پھر بھی آپ یہ فرمارہے ہیں، اس کے بعد فرمایا کہ حضرت مولانا الیاس صاحبؒ کے ملفوظات میں یہ ہے کہ جہاں جاؤ وہاں کے علماء کی خدمت میں حاضری دو اور صرف دعا اور استفادے کی غرض سے، دوسری کوئی غرض نہ ہو، اور آگے فرمایا کہ ملفوظات میں ایک جگہ تو یہ ہے کہ علماء کی زیارت کو عبادت اور اعتقاد کا درجہ دو۔

مدارس دین کے قلعے

مدارس اور اہل علم کا یہ احترام اس لئے سکھایا جاتا ہے کہ یہ مدارس حفاظت دین کے مراکز ہیں اور تبلیغ کیسے ہوگی؟ اس لئے مدرسے کو دین کا قلعہ کہا جاتا ہے، ایک شخص خانقاہ میں اپنے شیخ کے پاس جاتا ہے، عمل کا جذبہ لے کر آتا ہے، حج عمرہ کے لئے جاتا ہے، عمل کا جذبہ لے کر آتا ہے، مگر ایسی جگہیں ہی نہ ہوں جہاں سے پتہ چلے کہ کیا کرنا ہے اور کیا نہیں کرنا ہے تو اس جذبے کا کیا فائدہ؟ اس جذبے سے تب ہی فائدہ اٹھا سکے گا جب جائز اور ناجائز، اچھا اور برا، صحیح اور غلط، حلال اور حرام، نیکی اور بدی، مکروہ تنزیہی اور مکروہ تحریمی، سنت مستحب، اور نفل بتانے والے موجود ہیں، امت کے علماء کرام مدرسے کی چہار دیواری میں بیٹھ کر یہی کام کرتے ہیں۔

عمل کا جذبہ بغیر علم کے اور علم بغیر جذبہ عمل کے بے سود ہے

علم کا جذبہ بڑھتا ہے لیکن اگر علم نہیں ہے تو عمل میں ترقی نہیں ہوگی، مثال کے طور پر ایک شخص میں نماز پڑھنے کا جذبہ بڑھا مگر علم صرف پانچ وقت کی نماز کا ہے تو وہ باقی اوقات میں نماز پڑھ کر فائدہ نہیں اٹھا سکے گا، لیکن عمل کے اس جذبے کے ساتھ اگر علم بھی بڑھے گا تو عمل بھی ضرور بڑھے گا، وہ فرض نمازوں کے علاوہ تہجد، اشراق، چاشت، اور اوابین اور دوسرے نوافل کا بھی اہتمام کرے گا، میرے بھائیوں! عمل کا جذبہ ہے مگر علم نہیں تو جذبہ صرف ابلتا رہے گا اور علم تو ہے مگر جذبہ نہیں تو علم بے سود ہوگا، لیکن عمل کا جذبہ بھی ہے اور علم بھی ہے تو عمل میں خوب ترقی ہوگی۔

دین کے تمام کاموں کا تعاون کرو

میں یہ عرض کر رہوں کہ تمام شعبے والوں کو ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہئے، دعوت کا معنی ہے اللہ کی طرف بلانا، دین کی طرف بلانا، اس وقت ہم جو کام کر رہے ہیں وہ کیا ہے؟ آپ کیا سمجھ رہے ہیں؟ آپ کو دین سمجھا رہے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی طرف اور دین کی طرف بلا نا ہی تو ہے، جو بھی دین کی بات کہتا ہے، عالم، غیر عالم، دعوت وتبلیغ میں نکل کر، گھر رہ کر، خانقاہ کی شکل میں، تدریس کی شکل میں، افتاء کی شکل میں، کتاب پڑھ کر، چاہے فضائل اعمال ہو یا دوسرے کوئی کتاب، درس حدیث اور درسِ قرآن کی شکل میں، تزکیہ واصلاح کی مجالس کی شکل میں، تصنیف وتالیف کی شکل میں magazines (رسالوں) اور لٹریچر کی شکل میں، کانفرنسوں، اجتماعات اور سیمناروں کی شکل میں، جس شکل میں بھی ہو، شرط یہ ہے کہ عقیدہ صحیح ہو اور فکر ونظر صحیح ہو، تو دعوت الی اللہ ہی ہے اور تبلیغ دین ہی ہے، ان میں سے ہر ایک کے لئے دل میں اچھی تمنا رکھو اور جس طرح ہو سکے support (تعاون) کرو اور حصہ دار بنو۔ اللہ تعالیٰ شانہ جل مجدہ آپ کو آخرت کی فکر نصیب کریں اور دین کی باتوں پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين
وصلى الله على نبينا محمد وعلىٰ آله واصحابه اجمعين.

اقوال زرّیں

☆حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ جب لاغر کے بعد حاکم موٹا ہو جائے تو جان لو کہ وہ رعیت اور اپنے رب کی خیانت کرتا ہے۔

☆میمونؒ بن مہران فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک عمر بن عبدالعزیزؒ سے بڑھ کر کوئی پیارا نہ تھا لیکن مجھے ان کے حاکم ہونے کی حالت میں دیکھنے سے ان کو مردہ دیکھنا زیادہ پسند ہے۔

☆علم پڑھنا اور اس کا بڑھنا بے فائدہ ہے جب تک کہ اطاعت وخوف بھی ساتھ ساتھ نہ بڑھے۔

☆میمون بن مہران فرماتے ہیں کہ بغیر باطن کے صرف ظاہر اچھا ہونا اس پاخانہ کی طرح ہے جس کی بیرونی طرف خواب آراستہ ہو اور اس کی اندرونی طرف بدبو اور پلیدی ہو۔

از قلم حضرت مولانا ابو الحسن زید فاروقی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کیا فرماتے ہیں علماء دین ایسے افراد کے متعلق جو تبلیغی جماعت میں مندجہ ذیل بیانات کرتے ہیں۔

۱۔ قرآن وحدیث اور پورا دین ہمارے اس تبلیغ کے مقابلے میں ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ جبکہ ہمارا یہ تبلیغ عمل سمندر ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لئے نہیں پیدا کیا، امت مسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ لہٰذا جو فرد امت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہوگا۔

۳۔ ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا ہے کہ جہاد کا حکم اب منسوخ ہو چکا ہے اب امت کی اصلاح صرف اب اس رائے ونڈ والے عمل سے ہوگی۔

۴۔ تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچے گا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوگا۔

۵۔ اور جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن وسنت کے درس تصنیف وتالیف تحریر وتقریر وعظ واصلاح کے ذریعے جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں ان کے اس کام کی کوئی وقت نہیں جب تک کہ وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقے پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

۶۔ قرآن حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

۷۔ قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

۸۔ جو ائمہ کرام مشائخ محدثین گزرے ہیں اور انہوں نے اپنی ساری زندگی قرآن وحدیث کے درس فقہ ودیگر علوم میں صرف کی لیکن بستر سر پر اٹھا کر در بدر سفر نہیں کیا ان کی نجات نہیں ہوگی۔

۹۔ آپ صرف لوگوں کو نماز کی دعوت دیں اور چھ نمبروں کا بیان کریں کسی کو برائی سے منع نہ کریں برائی خود بخود ختم ہو جائے گی۔

۱۰۔ روانہ ہونے والی ملکی وغیر ملکی جماعتوں کو ہدایت دی جاتی ہے کہ آپ صرف مسلمان کو دعوت دیں گے کسی کافر کو دعوت نہ دینا، جب پوچھا گیا کہ کافر کو دعوت کیوں نہ دیں تو جواب دیا گیا کہ ہم موجودہ مسلمانوں کو نہیں سنبھال سکتے اگر مزید لوگ مسلمان ہو گئے تو ان کو کون سنبھالیں گے۔

۱۱۔ حضور ﷺ عدالتیں قائم کرنے، لوگوں کے درمیان فیصلے کرانے، مسئلے مسائل بیان کرنے درس دینے، حکومت قائم کرنے کافروں سے جنگ کرنے نہیں آئے تھے بلکہ صرف پیغمبر علیہ السلام کی بعثت کا صرف ایک مقصد تھا تبلیغ۔

۱۲۔ اسلام نہ کتاب نہ تقریر نہ تلوار (جہاد) سے پھیلا ہے اسلام صرف تبلیغ کے عمل سے پھیلا ہے۔

۱۳۔ اللہ کا راستہ صرف یہ ہے دوسرا نہیں۔

۱۴۔ جو علماء ومشائخ یا کوئی اور حضرات ساری دنیا میں تبلیغ کے لئے دورہ کریں جب تک کہ وہ رائے ونڈ کے راستے سے نہ ہو وہ عند اللہ مقبول نہیں۔

۱۵۔ یورپ کے کفار اللہ کے محبوب ہیں اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں کہ وہ مسلمان ہو جائیں لیکن ہمارے بس عمل کے محتاج ہیں۔

۱۶۔ گھر کے سب افراد کو خدا کے آسرے پر چھوڑ کر ایک سال کے لئے نکل جائیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ایک سال کے لئے تبلیغ کے لئے جانا ماں باپ سے اجازت لئے بغیر یا بال بچوں کے نفقہ وغیرہ کا انتظام کئے بغیر صحیح نہیں وہ ظالم ہے۔

۱۷۔ جو شخص پہلے مرحلے میں چار مہینے اور پھر ہر سال ایک چلہ مہینے میں تین دن اور ہر جمعہ مرکز میں حاضر نہیں ہوتا وہ ظالم ہے اس کی نجات نہیں ہوگی۔

۱۸۔ نیز گذارش ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے متعلق بتایا جائے کہ یہ انسان کے ساتھ ہمہ وقت لازم ہے یا یہ صرف چلے کے ایام میں تبلیغ کرے گا وہ بھی صرف دعوت نماز اور چھ نمبر کی۔

۱۹۔ کتابوں میں دین نہیں ہے نہ کتابوں سے دین حاصل ہوتا ہے۔ حضرت جی مولانا محمد یوسف صاحب مرحوم سے کسی نے ایک عالم دین کے متعلق ذکر کیا بڑی مفید اور بے شمار کتابیں انھوں نے تحریر کیں ہیں۔ تو حضرت جی نے فرمایا، کہ اس دور میں دین کے متعلق تصنیفات کرنا دین کی توہین ہے۔ کیونکہ پھر کہتے ہیں کہ ان کی کتابوں میں جو ہے ان پر ان کا عمل نہیں۔

۲۰ علماء اور اہل مدارس والوں کے پاس صرف ایک فیصد لوگ فیض حاصل کرتے ہیں۔ اور ۹۹ فیصد لوگوں کو ہم ہدایت دیتے ہیں۔

۲۲۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں تین جگہ پرانے پیغمبر کو فرمایا ہے کہ نکلو۔ پھر یہ آیات پڑھی۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ ٥

آیت کے پہلے حصے کا معنی ہے کہ نکلو اور پھر علم وذکر بعد کی چیزیں ہیں جس کا ذکر یُزَكِّيهِمْ میں کیا گیا ہے اور یہ بھی موجودہ طرق اربعہ والا ذکر نہیں۔

کیا آیات کے پہلے حصے والحکمۃ تک یہ معنی ہے کہ نکلو، کیا یہ تحریف نہیں۔

۲۳۔ ایک ذمہ دار نے رائے ونڈ میں کہا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ مجھ جیسا ایک طالب علم بھی اس کے پاس بیٹھا ہوا ہے علماء کا دور، دبدبہ ختم کردیا گیا ہے صرف درس وتدریس کا دبدبہ رہ گیا ہے یہ تدریس بھی عنقریب ختم کردیا جائے گا۔ احقر نے پوچھا کہ ذرا مجھے بتادیں کہ کیسے آپ نے علماء کا دبدبہ ختم کردیا ہے اور اس کا تدریس بھی کیسے ختم کردیں گے؟ میرے سوال پر ذرا پریشان ہوئے اور پھر جواب میں کہا کہ اب وقت نہیں وقت آنے پر بتادوں گا۔ میں نے عرض کیا کہ وہ وقت کب ہوگا؟ اس کا جواب نہیں دیا۔ (یہ مشت نمونہ خروار ہے)

برائے کرم للہ اس سلسلہ میں قرآن وسنت کی روشنی میں فتویٰ صادر فرمائیں کہ کیا ایسے بیانات کرنا جائز ہے۔ اگر جائز نہیں تو پھر ایسا بیان کرنیوالوں کے لئے شرعاً کیا سزا ہے۔

(ابوالحسن۔ جامع اشرفیہ پشاور) استاذالحدیث۔

بالترتیب جوابات بہ صورت تبصرہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ.

عاجز ابوالحسن زید فاروقی عرض کرتا ہے کہ مولانا ابوالحسن استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ واقع عیدگاہ روڈ پشاور نے رائے ونڈ کے سر پر بستر پھرانے والوں کے اقوال جمع کئے ہیں۔ عاجز نے آٹھ اقوال پر تبصرہ لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

تبصرہ: نہ ہر قولے مسرت کیز باشد
نہ ہر فعلے طرب انگیز باشد
بے گفتار خرزی وعار گردد
بے کردار حملش بار گردد

کسی بدنصیب نے یہ کفریہ بات کہی اور جاہلوں نے اظہار مسرت کردیا وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ (اور آپ معلوم کرلیں گے ظلم کرنیوالے کس کروٹ الٹتے ہیں) یہ سب جھوٹ ہے۔

اس بات کے کہنے والے نے رائے ونڈ کے بوریا بستر کے اہل کاروں کی تائید میں کلام اللہ اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کیا ہے۔ العیاذ باللہ۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا٥ (اے رسول ﷺ کہہ دو اگر سمندر سیاہی ہو کہ لکھے مرے رب کی باتیں، بیشک سمندر ختم ہوجائے گا اس سے پہلے کہ ختم ہوجائیں میرے رب کی باتیں، اگر چہ ہم اس سمندر کی مدد کے لئے ایک اور سمندر اسی جیسا لے آئیں۔

احادیث مبارکہ میں وحی الٰہی ہے۔ ان کا ہر لفظ حقائق اور معارف کا خزانہ ہے۔ اس بات کا کہنے والا کلام الٰہی اور احادیث مبارکہ کا استخفاف کررہا ہے۔ سچ ہے مسلمان در گور مسلمانی در کتاب۔ کیا حضرات ائمہ دین کے زمانہ میں کوئی اس قسم کی باتیں کرسکتا تھا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بے دینوں کے فتنے سے مسلمانوں کو بچائے۔

دوسرا قول: اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا امت مسلمہ کو صرف اس مقام کے لئے پیدا کیا

ہے۔ لہٰذا جو فرد امت بھی یہ کام نہیں کرے گا وہ ظالم ہوگا۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (ہم نے جن اور انس کو صرف عبادت کرنے کے واسطے پیدا کیا ہے) یہ بدبخت جاہل انکار کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اللہ نے انسان کو اپنے ذکر یا علم حاصل کرنے کے واسطے نہیں پیدا کیا ہے۔ یہ اللہ کے قول کو رد کرکے کافر ہو رہا ہے۔ العیاذ باللہ ثم العیاذ باللہ۔

تیسرا قول: ایک بزرگ نے خواب میں دیکھا کہ جہاد کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اب امت کی اصلاح صرف اس رائے ونڈ والے عمل سے ہوگی۔

تبصرہ:　چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم
نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ نے اپنے لطف و کرم سے آنکھوں کو وہ نور بخشا ہے کہ شرک اور کفر کی تاریکی کا پتہ چلاتا ہے۔ بوریا بستر سر پر گھمانے والے نے ظلمتی خوب دیکھنے والے کا نام نہیں لکھا ہے۔ اس خواب کو دیکھنے والے بزرگ کا بڑا بزرگ غلام احمد قادیانی ہوا ہے اس پر الہام ہوا تھا کہ اب جہاد منسوخ ہو گیا ہے۔ ہمارے سامنے سردار دو عالم ﷺ کا یہ ارشاد گرامی ہے۔ الجہاد ماض الیٰ یوم القیامۃ کہ قیامت تک جہاد قائم رہے گا۔ والحمد اللہ علیٰ ذٰلک۔

چوتھا قول: تبلیغی جماعت کا یہ عمل کشتی نوح کی طرح ہے جو اس میں سوار ہوا وہ بچا اور جو اس میں شامل نہ ہوا تو اس کا انجام خراب ہوا۔

تبصرہ: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ (تم کو بھلی تھی سیکھنی رسول اللہ کی چال) آنحضرت ﷺ نے کبھی سر پر بستر نہیں رکھا ہے اور نہ آپ کے اہل بیت اطہار اور صحابۂ اخیار نے یہ عمل کیا ہے۔ اہل رائے ونڈ نے غلط روش اختیار کی ہے اور اس کو کشتی نوح سمجھ لیا ہے۔ ذٰلِکَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْعَظِيْمُ۔ یہی ہے عظیم آفت۔ اللہ ان کی گمراہی سے بچائے۔

پانچواں قول: اور جو علماء اور مشائخ اپنے مقامات کو قرآن وسنت کے درس وتصنیف وتالیف وتحریر وتقریر وعظ واصلاح کے ذریعہ جو کام کر رہے ہیں وہ ظالم ہیں، ان کے اس کام کی کوئی وقت نہیں جب تک کہ وہ بستر سر پر اٹھا کر رائے ونڈ کے طریقہ پر تبلیغ میں عمل انجام نہ دیں۔

تبصرہ:　خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بہ منزل نہ خواہد رسید

ائمۂ اعلام اور مشائخ عظام نے دین متین کی خدمت میں عمریں بسر کی ہیں۔ وہ شایان صد ستائش ہیں، ان کے کام کو بے وقعت قرار دینا گمراہی ہے۔ غیر مسنون عمل سے اجتناب لازم ہے۔ رائے ونڈ والوں کا عمل بدعت ہے۔ اس سے اجتناب لازم ہے۔

چھٹا قول: قرآن حکیم انفرادی عمل ہے اور تبلیغی نصاب اجتماعی عمل ہے۔

تبصرہ: جو عمل قرآن وحدیث کے مسلک پر نہیں وہ گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (مضبوط پکڑ و اللہ کی رسی کو تم سب اور پھوٹ نہ ڈالو) سر پر بستر پھرانے والے امت محمدیہ میں پھوٹ ڈال رہے ہیں اور اللہ کی بتائی ہوئی راہ کے خلاف جا رہے ہیں، ان سے بچو۔

جامی ابنائے زماں از قول حق صمٌ اند و بکمٌ
نام ایشاں نیست عنداللہ بجز شرُّ الدّواب
در لباسِ دوستی سازند کار دشمنی
ہم ذیاب فی ثیات و وراثیاب فی ذیاب

ساتواں قول: قرآن حکیم مشکل کتاب ہے، اسی طرح حدیث بھی مشکل ہے۔ قرآن وحدیث کے درسوں میں شرکت سے فائدہ نہیں ہوتا، فائدہ تبلیغی نصاب میں ہے۔

تبصرہ: رائے ونڈ والے کہتے ہیں قرآن حکیم مشکل کتاب ہے اور حدیث اور اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْآنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ○ (اور ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن سمجھنے کو کیا کوئی سوچنے والا ہے۔) اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (تم میں اچھا وہ ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے جو لوگ قرآن مجید پڑھنے پڑھانے سے روکتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو سنیں۔ وَمَنْ يَّعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهٗ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهٗ قَرِيْنٌ ○ وَإِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ أَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ ○ حَتّٰى إِذَا جَآءَنَا قَالَ يَا لَيْتَ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ فَبِئْسَ الْقَرِيْنُ ○

(اور جو کوئی آنکھیں چرائے رحمان کی یاد سے ہم اس پر ایک شیطان معین کرتے ہیں اور وہ اس کا ساتھ رہتا ہے اور وہ ان کو روکتے ہیں راہ سے اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم راہ پر ہیں، یہاں تک کہ جب آوے ہمارے پاس کہے کس طرح مجھ میں اور تجھ میں دوری ہو مشرق اور مغرب جیسا کہ برا ساتھی ہے وہ۔

یہ بہکانے والا ساتھی کبھی جنی ہوتا ہے اور کبھی انسی ہوتا ہے۔ سورۂ

والناس میں اس کو خناس سے ذکر کیا ہے۔ اللہ اس کے شر سے محفوظ رکھے۔

تبصرہ: یہ گمراہ کن غلط قول ملعون خناس نے گھڑا ہے۔ بخاری اور مسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک دن اچانک ایک شخص جو سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا اور اس کے بال کالے تھے اور اس پر سفر کرنے کا کوئی اثر نہیں تھا اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا نہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اپنے گھٹنے رسول اللہ ﷺ کے گھٹنوں سے لگا کر بیٹھا اور اپنی دونوں ہتھیلیاں آنحضرت ﷺ کے رانوں پر رکھیں اور کہا اے محمد ﷺ مجھ کو اسلام کی خبر دو۔ آپ نے فرمایا۔ اسلام یہ ہے کہ تم گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اور تم نماز پڑھو، زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو اور بیت اللہ کا حج کرو اگر استطاعت ہو۔ اس شخص نے کہا، آپ نے سچ کہا۔ یہ سن کر ہم کو تعجب ہوا کہ وہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھتا ہے اور پھر تصدیق کرتا ہے۔ پھر اس نے کہا، مجھ کو ایمان کی خبر دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کے رسولوں پر اور یوم آخرت پر اور تقدیر کی بھلائی برائی پر۔ یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ کہا، اور پھر کہا۔ آپ مجھ کو احسان کے متعلق بتائیں۔ آپ نے فرمایا: احسان یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کرنے والا یہ جانے کہ وہ اللہ کو دیکھ رہا ہے اور اگر یہ نہیں ہے تو یہ سمجھ کہ اللہ اس کو دیکھ رہا ہے (مفہوماً) یہ مبارک حدیث نہایت صحیح اور بہت بابرکت ہے۔ ایک روایت میں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ پوچھنے والا کون تھا۔ حضرت عمر نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا یہ جبرئیل تھے تم کو اسلام، ایمان اور احسان کے مسائل بتانے آئے تھے۔

ان مسائل میں کہیں بھی سر پر بستر اٹھا کر در بہ در پھرنے کا ذکر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو اس فتنہ سے محفوظ رکھے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَوَّلاً وَّ آخِراً وَّالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

پنجشنبہ ۲۹ ربیع الآخر ۱۴۱۲ھ ۷ نومبر ۱۹۹۱ء

بشکریہ: ماہنامہ صدائے اسلام، پشاور

نوٹ: صلائے عام ہے، یاران نکتہ داں کے لئے۔ اس سلسلہ میں مخالفت اور موافقت میں جو بھی تحریر موصول ہوگی طلسماتی دنیا اسے چھاپ کر قارئین تک پہنچائے گا۔

تبلیغ دین کے بارے میں چند سوالات

کیا تبلیغ فرض ہے؟

تبلیغ دین ہرزمانہ میں فرض رہی ہے اوراس زمانہ میں بھی فرض ہے۔لیکن فرض کفایہ ہے۔فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ جہاں جتنی ضرورت ہووہاں تبلیغ کی اتنی ہی اہمیت ہوگی اور جس میں جتنی اہلیت ہو اس کواتنی ہی ذمہ داری سونپی جائے گی۔اور تبلیغ کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کوامر بالمعروف کی تلقین کی جائے اور نہی عن المنکر کو بھی ملحوظ رکھا جائے، کیونکہ برائیوں اور گناہوں کو مٹانا اتنا ہی ضروری ہے جتنا اچھی باتوں کو پھیلانا۔قرآن حکیم میں اس بات کی صراحت ہے کہ امر بالمعروف عین ایمان اور نہی عن المنکر کفر۔

مومن اس بات کا مکلف ہے کہ اپنی حیثیت اور بساط کے مطابق خدائے پاک کے نازل فرمائے ہوئے دین کو حضرت رسول مقبول ﷺ کی ہدایت کے موافق پہنچاتا رہے۔　(فتاویٰ محمودیہ)

فتاویٰ حقانیہ میں مذکور ہے۔

تبلیغ دین فرض کفایہ ہے۔خلق خدا کو اوامر کی دعوت دینا اور نواہی سے منع کرنا شرعاً فرض کفایہ ہے۔جوکہ بعض کے انجام دینے سے کل کی طرف سے ادا ہو جاتی ہے۔جولوگ تبلیغ دین کو فرض عین سمجھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔تاہم خود کو رذائل سے محفوظ رکھنا فرض عین ہے۔
(فتاویٰ رحیمیہ)

کفایت المفتی میں مذکورہ ہے۔

تبلیغ فرض کفایہ ہے فرضِ عین نہیں۔لیکن فرض کفایہ میں کوئی شک نہیں۔(کفایت المفتی)

ان تمام عبارتوں سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تبلیغ دین فرض کفایہ ہے اورفرض کفایہ کا حکم یہ ہے کہ اگر بعض لوگ کرلیں تو سب کی طرف سے یہ فرض ادا ہوجائے گا اور اگر کوئی بھی نہ کرے تو سب گناہ گار ہوں گے۔جس طرح ماہِ مبارک میں مسجد میں اعتکاف کرنا فرض کفایہ ہے کہ اگر ایک شخص بھی اعتکاف کرلے تو پورے محلے کی طرف سے ادا ہو جائے گا اور اگر ایک فرد واحد بھی اعتکاف میں نہ بیٹھے تو پھر پورا محلہ گناہ گار ہوگا۔

جولوگ اس کام میں لگے ہوے ہیں وہ توخوش نصیب ہیں ان کی وجہ سے یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جاتا ہے لیکن جولوگ دین کے دوسرے شعبوں سے منسلک ہوکر دین کی دوسری ذمہ داریاں ادا کررہے ہیں وہ بھی عظیم الشان ذمہ داریوں میں مصروف ہیں ان کو کم تر سمجھنا غلط ہے۔اگر فارغ اوقات میں وہ حضرات بھی اس کام میں لگ جائیں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔اللہ تعالیٰ نیک اعمال کی توفیق سبھی کو عطا فرمائے۔
(فتاویٰ دارالعلوم)

بعض لوگوں کی طرف سے یہ بات پھیلائی گئی ہے کہ مولوی سعد کے خلاف دارالعلوم دیوبند سے جوفتویٰ آیا وہ پیسے لیکر دیا گیا ہے۔کہا یہ صحیح ہے۔

نہیں یہ سراسر الزام ہے۔الحمدللہ دارالعلوم دیوبند کے اکابرین کا دامن پیسے لے کرفتویٰ دینے سے محفوظ ہے۔دارالعلوم دیوبند کے دارالفتاء کو دنیاوی عدالتوں کی طرح سمجھنا اور میڈیا کی باتوں میں آجانا جوحقائق کے خلاف خبریں پھیلاتا ہے غلط ہے یہ بات یادرکھئے کہ چاند پرتھوکا اپنے منہ پر آتا ہے۔اپنا منہ داغدار ہو جاتا ہے چاند کا کچھ نہیں بگڑتا
(دارالفتاء دارالعلوم دیوبند)

سوال: میرا سوال یہ ہے کہ کیا مفتی سعید احمد پالن پوری تبلیغ کے خلاف ہیں یا نہیں؟ کیونکہ وہاں پرسب ان کی رائے یعنی فتویٰ آیا ہے کہ تبلیغی جماعت ایک فرقہ کا روپ لے رہی ہے۔اگر ایسا ہے تو کیا میں جماعت تبلیغ کے کام میں لگنا یا جماعت میں جانا چھوڑدوں؟ میں ایک ماہ سے فکرمند ہوں کہ کیا صحیح ہے اور کیا غلط میری توراتوں کی نیند اڑگئی ہے اپنا مقصد سمجھ میں نہیں آتا۔آپ ہی بتائیں مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ میں ہلاک نہ ہوجاؤں۔

جواب: مفتی سعید پالن پوری صاحب یا دار العلوم کا کوئی ذمہ دار تبلیغ کا مخالف نہیں ہے ہاں کچھ تبلیغ والے اعتدال سے ہٹ کر جو غلو کی باتیں کرتے ہیں، اور بہت سی الٹی سیدھی پھیلاتے ہیں۔ مثلاً

(۱) خالص جہاد سے متعلق آیات قرآنی کو تبلیغ پر فٹ کرتے ہیں، اور یہ قرآن میں ایک طرح کی تحریف ہے۔

(۲) علماء نے اب تک کیا کیا انھوں نے کچھ نہیں کیا، جو کچھ بھی دین پھیلا ہے وہ علمانے نہیں پھیلایا، بلکہ تبلیغی جماعت نے پھیلایا ہے۔ دینی کام کام سوفی صد جماعت والوں نے کیا ہے اور جو کچھ علماء نے کیا ہے وہ بھی اللہ کے واسطے نہیں کیا بلکہ تنخواہ لیکر کیا ہے۔

(۳) جو ائمہ مساجد اس کام سے نہیں جڑتے ان کو امامت سے ہٹا دیا جاتا ہے۔ اور ان کی سرزنش کی جاتی ہے۔

(۴) اگر مسجد میں کوئی عالم دین قرآن حکیم کی تفسیر بیان کرتا ہے تو اس کو روک دیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ مسجد میں صرف فضائل اعمال پڑھی جائے گی۔ اور کتاب نہیں پڑھی جائے گی۔

(۵) تقویٰ اور تزکیہ نفس کی کوئی ضرورت نہیں جماعت میں نکلنے سے سب کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

(۶) امام مسجد سال میں ایک چلہ نہ لگائے اسے امامت سے ہٹا دیتے ہیں اور حد تو یہ ہے کہ جس نے اپنی زندگی میں ایک چلہ نہ لگایا ہو اس کو اپنی لڑکی نہیں دیتے؟

(۷) علماء دین کو حقیر سمجھتے ہیں ان سے آئے دن بحث کرتے ہیں۔

(۸) جو شخص چلہ نہ لگائے اس کو دین دار تو کیا اس کو مسلمان بھی نہیں سمجھتے۔ (۹) جو شخص مرجہ نظام الدین والی تبلیغ میں نہ لگے خواہ وہ کتنا بھی دین دار ہو خواہ دین اسلام کی کتنی بھی ذمہ داریاں نبھا رہا ہو اس کو قطعاً کوئی اہمیت نہیں دیتے۔

ان باتوں سے صاف طور پر یہ ظاہر ہوتا ہے کہ تبلیغی جماعت آہستہ آہستہ ایک فرقہ بنتی جا رہی ہے یہ جماعت قرآن وحدیث کی تعلیمات کو چھوڑ کر جس تشدد اور جس افراط وتفریط کا شکار ہو گئی ہے اس سے علماء دار العلوم دیوبند کو تشویش ہے۔ اپنی غلطیوں کی معافی نہ مانگنا اپنی غلطیوں کی اصلاح کی فکر نہ کرنا اور علماء پر الزام تراشیاں کرنا محض ایک جہالت ہے اور گمراہی ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

(دار الافتاء، دار العلوم دیوبند)

علماء دین اور حفاظت

یہ حقیقت ہے کہ گزشتہ ڈیڑھ صدی سے امت مسلمہ کی رہنمائی اور رہبری کرنے والوں کو راہِ اعتدال کا راستہ دکھانے کا کام علماء دیوبند نے کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی دین اسلام کی حفاظت کے لئے علماء دیوبند کو آہنی دیوار بنا کر کھڑا کر دیا ہے۔ اور دین کے نام پر جہاں جہاں غلط اجتہادات اور بے بنیاد باتوں کی نشان دہی کر کے وقت کے سامنے خالص حق کو واضح کرنے کا ذریعہ بنایا۔

جماعت کے سلسلہ میں بھی اکابرین دیوبند نے جو فیصلہ لیا وہ حق بجانب ہے اور اس میں افراط وتفریط کا کوئی پہلو نہیں ہے۔ اس موقف سے مادر علمی حلقوں میں اس کا وقار بڑھا اور جو فضلائے دار العلوم کسی خوش فہمی اور غلط فہمی کا شکار تھے وہ بھی دار العلوم دیوبند کی مومنانہ فراست کے قائل ہو گئے ہیں اور ان کے اعتبار اور اعتماد میں زبردست اضافہ ہوا۔

اللھم ارن الحق حق وارزقنا اتباعه، وارنا الباطل باطلاوازقنا اجتنابه.

کشتی نوح کی حقیقت

تبلیغی جماعت کے لوگ اس خوش فہمی میں مبتلاء ہیں کہ جماعت کشتی نوح کی مانند ہے اور نجات کے لئے ضروری ہے کہ انسان کو اس کشتی میں سوار ہو جانا چاہئے۔ جو اس کشتی میں سوار نہیں ہوا اس کی مغفرت نہیں ہوگی، کیا ایسی سوچ شرعاً جائز ہے۔

یہ جماعت اس طرح کی سوچ رکھتی ہے۔ قادیانی ہوں یا رافضی یا اہل بدعت سب ہی اس خوش فہمی میں مبتلاء ہیں کہ بس وہی حق پر ہیں باقی سب گمراہ ہیں اور مغفرت کے قابل نہیں ہیں۔ اب یہ بات تو یوم انصاف ہی پتہ چلے گی اس طرح کے دعووں میں کون حق پر تھا اور کتنے لوگ شیخ چلی کی طرح اچھل کود کر رہے ہیں۔ اگر اس دعوے کو سچ سمجھ لیا جائے تو پھر مولانا حسین احمد مدنی، اور مولانا اشرف علی تھانویؒ، مولانا انور شاہ کشمیریؒ، مولانا شبیر احمد عثمانیؒ جیسے اکابرین جو کشتی نوح میں یقیناً سوار نہیں ہوئے تھے ان کیا بنے گا۔ کیا ان کی مغفرت نہیں ہوگی۔؟

اکثر علماء حق نے اور اکابرین دیوبند نے اور ان حضرات نے جو تبلیغی جماعت میں شامل تھے، ان لوگوں کی بے شمار خطرناک قسم کی غلطیوں پر پکڑ کی۔ لیکن انھوں نے اپنی روش نہیں بدلی۔ گویا کہ مرض بڑھتا گیا۔ جوں جوں دوا کی۔

علماء کی تحریروں کے بے شمار حوالے ہیں، ان میں تقریباً سو ۱۰۰ ر حوالے یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔

ان حوالوں کے ذریعہ کتابیں اور مضامین نکال کر ان کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ حق اور ناحق کی تحقیق ہو سکے۔

نمبر شمار	کتاب کا نام	مصنف کا نام
۱	الکلام البلیغ فی احکام التبلیغ	مولانا فاروق اترانوی مظاہری (نور اللہ مرقدہ)
۲	اُصول دعوت وتبلیغ	حضرت مولانا عبدالرحیم شاہ دہلوی (نور اللہ مرقدہ)
۳	تبلیغی جماعت حق سے انحراف کی راہوں پر	حضرت مولانا الطاف الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
۴	دعوت وتبلیغ کی شرعی حیثیت	مفتی سید عبدالشکور (ترمذی) (نور اللہ مرقدہ)
۵	غلو فی الدین	مفتی محمد شعیب اللہ خان مفتاحی صاحب (درمت برکاتہم) صفحہ نمبر ۲۰، ۱۹۔
۶	تحقیق فی سبیل اللہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد (دامت برکاتہم) (صفحہ نمبر ۴۷)
۷	توضیحات	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (جلد ۷ صفحہ نمبر ۴۱)
۸	دعوت جہاد	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۴۱)
۹	فتوحات شام	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۲۸۵)
۱۰	فتوحات مصر	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۲۶۰)
۱۱	محمد رسول اللہ ﷺ جنگ کے میدان میں	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۱۵)
۱۲	مجاہد کی اذان	حضرت مولانا مسعود صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۹۳)
۱۳	آزادی مکمل یا ادھوری	حضرت مولانا مسعود صاحب دامت برکاتہم (صفحہ نمبر ۸۸)
۱۴	جہاد فی سبیل اللہ اور اعتراضات کا علمی جائزہ	مناظر اسلام، حضرت مولانا محمد الیاس گھمن صاحب (دامت برکاتہم)

۱۵	محاسبہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
۱۶	سوال رحمٰن سے۔۔۔جواب قرآن سے	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
۱۷	پیغام قرآن	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
۱۸	ہم داعی کس کے؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب (دامت برکاتہم)
۱۹	تبلیغی جماعت کی نشو ونما وعروج	یوگندر سکندر (ترجمہ) سعود الحسن خان روہیلہ
۲۰	اظہار حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم
۲۱	شاہراہ تبلیغ	حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نورشہروی (نوراللہ مرقدہ)
۲۲	علوم وافکار	حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ (صفحہ۱۹۹تا۲۰۲)
۲۳	مولانا سرفراز خان صفدر کا خط	طارق جمیل کے نام
۲۴	مسلح جہاد کے بغیر تبلیغ ممکن نہیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوراللہ مرقدہٗ)
۲۵	وعظ: دینی جماعتیں	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب نوراللہ مرقدہٗ (صفحہ نمبر۵۳)
۲۶	آپ کے مسائل اور ان کا حل	حضرت مولانا یوسف لدھیانوی شہیدؒ (جلد نمبر۱۰صفحہ نمبر۲۱)
۲۷	تبلیغی جماعت کی بعض خرافات	شیخ الحدیث حضرت مولانا امان اللہ صاحب دامت برکاتہم (جامعہ مدینہ جدید رئیونڈ لاہور)
۲۸	علماء کراچی ومفتی تقی عثمانی صاحب کا خط	اکابر جماعت تبلیغ کے نام
۲۹	کلمۃ الہادی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عیسیٰ دامت برکاتہم، جامعہ فتاح العلوم گوجرانوالہ
۳۰	تفسیر عثمانی	حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ (صفحہ نمبر۵۲ حاشیہ نمبر۲)
۳۱	تقریر ترمذی	شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب، جلد۲صفحہ نمبر۲۰۷، جلد۲صفحہ۲۱۰
۳۲	قرآن اور تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم
۳۳	انچاس کروڑ کا ثواب	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (نوراللہ مرقدہ)
۳۴	دجالی فتنوں کا حل	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
۳۵	تبلیغی جماعت اور علماء دیوبند	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم سرگودھا
۳۶	اسلام مغلوب اور مسلمان مظلوم کیوں؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
۳۷	مدنی دعوت وتبلیغ کا نقشہ	حضرت مولانا محمد معصوم افغانی
۳۸	فی سبیل اللہ	حضرت مولانا ضیاء الحق سابق امام تبلیغی مرکز مدنی مسجد مانسہرہ
۳۹	انکشاف حقیقت	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی،
۴۰	دعوت حق	حضرت مولانا عبدالغفار غور غشی صاحب دامت برکاتہم

۴۱	کشف الغطاء	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت برکاتہم، فاضل دارالعلوم کورنگی کراچی
۴۲	بندگی کی صراط مستقیم	حضرت مولانا احتشام الحسن صاحب اپریل ۱۹۶۶ء انڈیا
۴۳	تسلسل ایمان فروشوں کا	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم
۴۴	کیا تبلیغی جماعت نہج رسالت پر کام کر رہی ہے؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب دامت برکاتہم
۴۵	اصلاح خلق کا الٰہی نظام	حضرت مولانا مفتی محمد اسماعیل صاحب دامت برکاتہم، احمد پور شرقیہ
۴۶	سیف المجاہدین	مولانا سیف اللہ بلوچستان مستونگ
۴۷	سانحہ رونڈ	مفتی عبدالرحمٰن جدہ سعودی عربیہ
۴۸	سنگین فتنہ	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
۴۹	فتاویٰ عثمانیہ	شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانی صاحب (جلد نمبر ا صفحہ نمبر ۲۴۲)
۵۰	تبلیغی جماعت منافقین کا ٹولہ	حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب دامت صاحب دامت برکاتہم
۵۱	تعلیم جہاد	حضرت مولانا محمد مسعود صاحب (دامت برکاتہم) (صفحہ نمبر ۳)
۵۲	دارالعلوم دیوبند کے فتویٰ کی تشریح	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب) دامت برکاتہم
۵۳	توضیح الکلام	حضرت مولانا عرفان الحق مظاہری صاحب (دامت برکاتہم)
۵۴	الدین النصیحہ	حضرت مولانا زبیر احمد صدیقی صاحب (دامت برکاتہم)
۵۵	چونسٹھ کھمبے کے الہامی نبی	حضرت مولانا مفتی عبدالمتین قدوائی صاحب (دامت برکاتہم)
۵۶	تبلیغی جماعت کا تحقیقی جائزہ	عبدالرحمٰن محمدی صاحب
۵۷	تبلیغی جماعت عقائد، افکار ونظریات کے آئینہ میں	ابوالوفاء محمد طارق خان صاحب
۵۸	تبلیغی نصاب کا جائزہ قرآن وحدیث کی نظر میں	محمد منیر صاحب
۵۹	تبلیغی جماعت علماء عرب کی نظر میں	محمد بن ناصر العرینی صاحب
۶۰	جاہل اور نابالغ مقتداء	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
۶۱	ابلیس کے قلی	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
۶۲	گمراہ کن نظریات	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
۶۳	دین کے داعی یا دین کے دشمن	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب
۶۴	بھیڑ کی شکل میں بھیڑیا	حضرت مولانا محمد صالح عاجز صاحب
۶۵	جدید قادیانیت	مفتی احسن علی حیدرآبادی صاحب

۶۶	تبلیغی جماعت کا تاریخی پس منظر بدعات اور کفریات کی شکل میں	حضرت مولانا عبدالمتین قدوائی
۶۷	مکتوبات بنام مولانا سعد کاندھلوی	حضرت مولانا مفتی زیدی مظاہری صاحب دامت برکاتہم۔ استاذ الحدیث دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ
۶۸	فتح الجواد	حضرت مولانا مسعود صاحب دامت برکاتہم
۶۹	دارالعلوم کا پہلا فتویٰ	دارالعلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی پر فتویٰ
۷۰	دارالعلوم کا دوسرا فتویٰ	دارالعلوم دیوبند کا مولانا سعد کی گمراہی دوسرا پر فتویٰ
۷۱	عورتوں کی تبلیغی جماعت ناجائز	فتویٰ دارالعلوم دیوبند
۷۲	مرجہ تبلیغی کی شرعی حیثیت	حضرت مولانا فاروقی اترانوی (نوراللہ مرقدہ)
۷۳	کفایت المفتی	مفتی کفایت اللہ دہلوی (نوراللہ مرقدہٗ) جلد۲ صفحہ نمبر ۱۱۲
۷۴	بیان القرآن	حکیم الامت مونا اشرف علی تھانوی (نوراللہ مرقدہٗ) صفحہ نمبر ۱۲۸
۷۵	معارف القرآن	مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع (نوراللہ مرقدہٗ) جلد۴ صفحہ نمبر ۱۳۸
۷۶	تبلیغی جماعت یا دیوبند کشی؟	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب) دامت برکاتہم)
۷۷	خطبات رشید	عالم کبیر حضرت مولانا مفتی رشید صاحب (نوراللہ مرقدہٗ)
۷۸	دعوت وتبلیغ کا مدنی نقشہ	شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد دامت برکاتہم
۷۹	علماء کی بددعا جماعت	شیخ الحدیث حضرت مولانا شیر علی شاہ (نوراللہ مرقدہٗ)
۸۰	گشتی بدعت	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۱	دجالی فتنوں سے بچاؤ	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۲	ابلیس بزرگوں کی شکل میں	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۳	تبلیغی جماعت اپنے گھر میں	
۸۴	تحریک کے داعی اور تبلیغ کے دشمن کون؟	حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب دامت برکاتہم
۸۵	تبلیغی جماعت قادیانیوں کے راستہ پر	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۶	گستاخ طارق جمیل	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۷	گستاخ جنید جمشید فراز	مفتی احسن علی حیدرآبادی
۸۸	تبلیغی جماعت کے علماء پر مظالم	مولانا عبدالحنان صاحب ہنڈہ گجھ ہزارہ
۸۹	تبلیغ کی ابتداء اور بنیادی اصول	منشی عیسیٰ (صفحہ نمبر ۱۲، ۱۳)
۹۰	مسٹر بھاول پوری کی گمراہ کن تقریر	مولانا زاہد الرشدی، روزنامہ اسلام ۱۳ نومبر ۲۰۰۷

۹۱	طارق جمیل کی بیوی پر طلاق	ماہنامہ الاحسن (گلشن اقبال) صفحہ نمبر ۴ ذی الحجہ ۱۴۳۳ء
۹۲	پہلی جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی	میاں محمد شفیع (صفحہ ۳۰۰) موضوع انگریز کے خادم، مرزا الٰہی بخش (غدار ملت) جس کو الیاسی دینی دعوت میں بہت بڑا بزرگ بتایا گیا ہے۔
۹۳	منتشر مضامین	بریگیڈیئر طارق محمود چکوال
۹۴	نقش حیات	حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ (صفحہ نمبر ۴، ۵)
۹۵	راہ اعتدال	مولانا عبدالقیوم راج کوٹی
۹۶	تاریخ دمشق لابن عساکر	جلد ۴ صفحہ نمبر ۹ (حضرت امام مالکؒ سنت کشتی نوح کی طرح)
۹۷	مکتوبابت	صفحہ نمبر ۳۷ (مولانا الیاس: یہ طریقہ تبلیغ کشتی نوح کی طرح ہے)
۹۸	سنگین فتنہ کون؟	مفتی سعید احمد
۹۹	ماہنامہ خدام الدین	احمد علی لاہوریؒ
۱۰۰	علمائے دیوبند اور مروجہ تبلیغی جماعت	حضرت مولانا قاری فتح محمد صاحب (دامت برکاتہم)
۱۰۱	تبلیغی جدوجہد	ابراہیم یوسف باب تبلیغی (خادم: امدادیہ دارالتبلیغ، برطانیہ)
۱۰۲	سیف الابرار أنوف الاشرار	سید احمد علی شاہ نقشبندی (فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پشاور)
۱۰۳	میڈان رائیونڈ	عبدالمعز حقمل صاحب (دامت برکاتہم)
۱۰۴	تحفۃ الالمعی شرح سنن الترمذی	شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند، مفتی سعید احمد پالنپوری صاحب (دامت برکاتہم) جلد نمبر ۷ صفحہ ۱۰۷

یہ تمام حولہ جات ۱۰۰ سے زیائد کتابوں میں سے کچھ حوالے کتاب "سنگین فتنہ" میں موجود ہیں اور اس کے علاوہ اکابرین تبلیغ جماعت کے امیر مولانا سعد، مولانا طارق جمیل، مولانا محمد احمد بھاولپوری اور مولانا محمد عمر پان پوری کے خلاف شریعت بیانات اور علماء حق شیخ الحدیث حضرت مولانا فضل محمد صاحب، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا مفتی زرولی خان صاحب، شیخ الحدیث حضرت مولانا شمس الہدیٰ صاحب، مناظر اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب، حضرت مولانا پیرذ والفقار نقشبندی صاحب، اور حضرت مولانا انظر شاہ قاسمی صاحب کے تاریخی جوابات کی ریکارڈنگ اور ۷ مئی ۲۰۱۵ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف پرتاب گرھ انڈیا میں جلسہ میں بے شمار علماء کرام کے بیانات کی ریکارڈنگ فیس بک آئی ڈی "سنگین فتنہ" میں ضرور سنیں۔

کتاب سنگین فتنہ اور بہت سی کتابیں اس ویب سائٹ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

www.facebook.comsamgeenfitnablogepwt.com

نوٹ: ان تمام کتابوں کے نام اور ان کے اندر جو تفصیلات درج ہیں ان سب سے ادراہ طلسماتی دنیا کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے، لیکن ہمارے قارئین سے یہی گزارش ہے کہ وہ جماعتی اور مسلکی عصبیتوں سے بلند ہو کر تمام تحریروں کو ایمانداری سے پڑھیں۔ اور اگر کسی بھی بات کو اسلام اور قرآن کے خلاف سمجھیں تو دل سے اس کا رد کریں۔ اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P

MUSKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Mancherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Sundarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Sabzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jamal Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Company Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Road, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj.

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K S

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No 2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj.

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra, Gugor
Distt. Baran, Raj. 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kherndiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o Motihari,
Distt East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

حضرت مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع

رجوع کے بعد کیے گئے بعض بیانات کا علمی جائزہ

مفتی خضر محمود قاسمی، موبائل نمبر: 9538740400

رجوع کے بعد چند بیانات ایک نظر میں

☆خروج اللہ کا ایسا امر ہے، جس کا کوئی متبادل نہیں ہے، اصل میں خروج ہی دعوت ہے، جس نے خروج کو نہیں سمجھا، اس نے دعوت کا صاف انکار کر دیا۔ کسی ذریعہ سے پیغام پہنچانا دعوت نہیں ہے، دعوت صرف چل کر دین کی بات پہنچانے کا نام ہے۔

☆جو نفر میں مامور ہیں، وہ امت میں وہ حضرات ہیں، جن پر کوئی امت کی دینی ذمہ داری ہے۔ حضرت ابی بن کعبؓ کا ایک سال کا خروج چھوٹا، تو وہ زندگی بھر پشیمان رہے۔

☆صالحین صوفی تھے، دین کے مددگار نہیں تھے، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہو سکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہو سکتی۔ صالحین کرامت والے ہیں، محنت والے نہیں ہے۔

☆دعوت ہی صرف دین کی نصرت ہے، مالی امداد اسلام کی نصرت نہیں ہے۔

☆صحابہ مدینہ منورہ سے اپنے علاقے میں واپس جانے کو بھی ارتداد سمجھتے تھے، تم اصل میں پڑھتے نہیں ہو، نظام الدین آنے سے انکار کرنا معمولی بات نہیں ہے۔

☆میرے نزدیک مشورہ چھوڑ کر چلے جانا تولی یوم الزحف (میدان چھوڑ کر بھاگنے) سے زیادہ سخت ہے۔

☆دعوت کو سیرت صحابہ سے براہ راست سمجھنا چاہئے، ماضی یا حال کی شخصیات سے استفادہ اور ان کا تذکرہ بلند سطح سے نیچے اترنا ہے۔

☆مشورہ نماز کی طرح ضروری ہے، بلکہ مشورہ نماز سے اہم ہے۔ جیسے نماز کے لئے مسجد آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے مسجد آنا ضروری ہے۔

☆حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی مرکزیت ختم کی، یہی وجہ تھی مدینہ سے خلافت ختم ہونے کی۔

☆اس طرح کی بہت سی باتیں ہیں جو دارالعلوم دیوبند جوابات بھیجنے کے بعد اس مجمع کے سامنے بیان کی گئی ہیں، جو اپنے اپنے صوبوں کے ترجمان کی حیثیت سے نظام الدین ہر تین ماہ میں آتے ہیں، ان بیانات کی تاریخ اور ضروری سیاق وسباق اور ان کا علمی جائزہ، نیز عوام میں ان بیانات کو سن کر پیدا ہونے تاثرات ملاحظہ کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين، وعلىٰ آله وصحبه اجمعين، امابعد:

سوشل میڈیا پر ایک کلپ چلائی جارہی ہے، جس میں حضرت مولانا محمد سعد صاحب حضرت موسیٰ علی السلام کے واقعہ سے رجوع کر رہے ہیں۔

یہاں چند باتیں قابل غور ہیں:

دارالعلوم دیوبند نے ایک سال پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے علی الاعلان رجوع کا مطالبہ کیا تھا، لیکن بجائے رجوع کے مولانا کی طرف سے بیانات میں اشارۃً اور کنایۃً اور ان کے ہمنوا اور

معتقدین کی طرف سے صراحتاً تردید اور جوابی تحریریں شائع ہوتی رہیں ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران اور مفتیان کرام پر غیر اخلاقی اور رکیک الزامات بھی سوشل میڈیا پر نشر ہوتے رہے، مولانا محمد سعد صاحب اور ان کے کسی بھی معتقد کی طرف سے اس کی تردید نہیں کی گئی، بلکہ نہایت غیر مناسب رویہ سامنے آتا رہا، واقعات کی تفصیل پیش کرنا مناسب نہیں، بس اتنا عرض ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے خلاف بے اعتمادی کی گویا ایک مہم چلائی گئی، ماضی کے اختلافات کو اچھال کر موجودہ اکابر پر طنز و تشنیع بھی کی جاتی رہی، دارالعلوم دیوبند سے صادر ہونے والے تازہ فتاویٰ پر بے بنیاد تبصروں کا سلسلہ شروع کر کے عوام میں بے اعتمادی پیدا کرنے کی کوشش ہوتی رہی اور اب بھی ہو رہی ہے، ایک فاضل دارالعلوم جو اکثر نظام الدین میں مقیم رہتے ہیں (ابو عبداللہ نور) کے فرضی نام سے دارالعلوم دیوبند کے تازہ اور پرانے فتوؤں پر بے بنیاد تبصرہ کر کے سوشل میڈیا پر چلا رہے ہیں۔ بہر حال! اب جبکہ بنگلہ دیش کی شرط سامنے آئی، تو بعض فضلاء نے حسب سابق دوسرا رخ اختیار کرتے ہوئے مولانا کو رجوع کے لئے تیار کر لیا۔

رجوع ایک ایسی چیز ہے، جس کے بارے میں ہم کو حسن ظن ہی کے پہلو کو ترجیح دینی چاہئے، رجوع کو کسی خاص مفاد سے جوڑنے کی حتی الامکان تردید کرنی چاہئے، اس لئے کہ غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے، ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ حضرت مولانا اس رجوع پر قائم ودائم رہیں اور رجوع کے بعد ماضی کی طرح مزید بے اعتمادی پیدا ہونے کی نوبت نہ آنے دیں۔

لیکن یہ بات اپنی جگہ قابل غور ہے کہ دارالعلوم دیوبند کا اصل اختلاف اصولی ہے، جیسا کہ اس کے فتوئی سے ظاہر ہے، صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے سے رجوع کر لینا ہرگز علمائے حق کے اعتماد کے لئے کافی نہیں ہو سکتا، چوتھا رجوع نامہ بھیجنے کے بعد پچھلے ایک سال سے مولانا کے جو بیانات سامنے آئے، ان سے علمائے حق کی تشویش مسلسل بڑھتی جا رہی ہے، وہی آزادانہ اجتہاد، مرجوع اقوال، تفسیر بالرائے، دعویٰ و دلیل کا انداز، صحابہ کے واقعات سے غلط نتائج اخذ کرنا، جماعت کے کام کی اہمیت بیان کرنے میں حد سے تجاوز کرنا، اپنی رائے کے مخالفین پر رد و انکار اور اس قسم کے باتیں وقتاً فوقتاً سامنے آتی رہیں اور اب بھی آ رہی ہیں، ۲۶ دسمبر ۲۰۱۷ء کے رجوع کے دو تین دن بعد ہی قطر میں مولانا نے جو بیان کیا ہے، اس کو سن کر ان کی فکر کو سمجھا جا سکتا ہے۔

اگر مولانا کے ہر بیان کو سن کر علمی جائزہ لیا جائے، تو مرجوح اور غلط باتیں سیکڑوں سے متجاوز ہو سکتی ہیں۔ بندے نے صرف چند بیانات سنے، جن میں سے اکثر دسمبر ۲۰۱۷ء کے سہ ماہی ملکی مشورے میں کئے گئے ہیں، ان کے اقتباسات سے اہل علم حقیقت حال کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔

اصل مسئلہ اس فکر کی اصلاح کا ہے، جس کے نتیجے میں یہ باتیں پیش آ رہی ہیں، اس طرح کے فکری انحرافات کی اصلاح اسی وقت ممکن ہے جبکہ ایک زمانے تک اہل حق علماء کا مقلد بن کر چلا جائے، بیانات میں تبلیغ کے اکابر ثلاثہ کے نہج کے مطابق چھ صفات کے دائرے کا پابند بنا جائے، نئی نئی باتیں، نئے نکتے، اور دعویٰ و دلیل سے احتراز کیا جائے، آزادانہ استدلالات بند کئے جائیں، علمی نکتے، استدلال، استنباط اور جماعت کے خاص طریقہ کار کو مقصود لعینہ سمجھ کر قرآن وحدیث اور سیرت صحابہ میں غور کرنے سے اجتناب کیا جائے۔ تبلیغی جماعت کا جو دائرہ کار برسوں سے چلا آ رہا ہے، اسی میں منحصر رہا جائے۔

جماعت کے کام کی ترویج و اشاعت اور امت کو دعوت پر مجتمع کرنے اور کام کو سیرت صحابہ پر لانے کے عنوان سے مولانا کے بیانات میں موجودہ رخ سخت نقصان دہ ہے۔ اس سے امت میں سوائے خلفشار اور انتشار کے کچھ ہاتھ نہیں آئے گا، علمائے حق کے درمیان مولانا محمد سعد صاحب اور ان کے متبعین کا جو کچھ اعتماد باقی ہے، وہ بھی ختم ہو جائیگا۔

نوٹ: اس مضمون کا بقیہ انشاء اللہ آپ اگلے شمارہ میں پڑھیں گے۔

انتباہ

کچھ لوگ جو ضدی اور ہٹ دھرم ہیں۔ وہ یہ سب کچھ پڑھ کر بھی ٹس سے مس ہونے کے لئے تیار نہیں۔ کاش وہ اسلام سے محبت کرتے کچھ نا عاقبت اندیش مالداروں نے مدارس کو چندہ دینا بھی بند کر دیا ہے۔ انہیں اللہ کی پکڑ سے ڈرنا چاہئے اگر وہ اپنا ہاتھ روک لے گا تو کسی امیر کو فقیر بننے میں دیر نہیں لگے گی۔

جنگ آزادی میں مسلم خواتین کا کردار

برصغیر ہندوپاکستان کی تقسیم پر آج تک جتنا کچھ لکھا گیا وہ اکثر مردوں کے ہاتھوں سے لکھا گیا، شاید اسی وجہ سے جنگ آزادی میں خواتین کا کردار پس پردہ ہی رہا، ویسے اس کی دیگر چند وجوہات بھی ہیں جبکہ کانگریس ہو یا مسلم لیگ ہر جگہ عورتوں نے مختلف خدمات سرانجام دیں۔ انہوں نے پرچم بنائے لیڈروں کی خاطرداری کی۔ جہاد آزادی میں شریک اپنے باپ بھائی بیٹے اور شوہر کی راحت رسانی کا کام کیا۔ اسی پر بس نہیں بلکہ انہوں نے عملی جدوجہد میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور عوتیں بطور رضا کار مہم میں شامل ہوئیں اسی لئے اس مضمون میں ہم چند ایسی مسلم خواتین کا ذکر کریں گے جنہوں نے اپنے رشتہ داروں کو جنگ آزادی میں حوصلہ دینے کے ساتھ ساتھ بذات خود بھی اس میدان میں کارہائے نمایاں انجام دیئے یہ بھی واضح کردیں کے مضمون کی طوالت کے مدنظر ہم نے چند کے ذکر پر اکتفا کیا ہے۔

بیگم حضرت محل زوجہ واجد علی: بیگم حضرت محل کا نام زبان پر آتے ہی جنگ آزادی کا تصور ذہن میں ابھر آتا ہے، وہ جنگ آزادی کی اولین سرگرم عمل خاتون رہنما تھیں۔ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی میں صوبہ اودھ سے حضرت محل کی ناقابل فراموش جدوجہد تاریخ کے صفحات میں ہمیشہ سنہرے الفاظ میں درج رہے گی کہ کس طرح ایک عورت ہوتے ہوئے انہوں نے برطانوی سامراج ویسٹ انڈیا کمپنی سے لوہا لیا اور آخر وقت یعنی اپنی موت (۱۸۷۹ء) تک تقریباً بیس سالہ زندگی انگریز حکومت کی مخالفت میں بسر کی۔ جب ۱۸۵۶ء میں برطانوی حکومت نے نواب واجد علی شاہ کو جلاوطن کرکے کلکتہ بھیج دیا، اس وقت حضرت محل نے زمام حکومت سنبھالی اور وہ ایک نئے اوتار میں سامنے آئیں۔ انہوں نے محل میں بیٹھ کر صرف پالیسیاں نہیں بنائیں بلکہ جنگ کے میدان میں اتر کر اپنے جوہر بھی دکھائے اور وہ اپنی غیر معمولی صلاحیتوں کے سبب جنگ آزادی میں ایک عظیم قائد بن کر ابھریں بیگم حضرت محل نے لکھنؤ میں چھوڑنے کے بعد نیپال میں پناہ لی اور وہیں ۱۸۸۹ء میں ان کی وفات ہوئی۔ اور کاٹھمنڈو کی جامع مسجد کے قبرستان میں گمنام طور پر دفن کردیا گیا ہے۔

بی اماں ولدہ علی برادران: بی اماں یعنی عابدی بیگم زوجہ عبدالعلی خاں ہندستان کی تحریک آزادی میں شریک رہیں اور کارہائے نمایاں انجام دئے۔ ان کی ایک بیٹی اور پانچ بیٹے تھے جن میں سے دو محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی تحریک آزادی کے علمبردار ہوئے ۱۹۱۷ء میں کے آل انڈیا مسلم لیگ کے اجلاس میں بی اماں کی تقریر نے سامعین کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا جس وقت ان کے دونوں بیٹے محمد علی اور شوکت علی جیل میں تھے اس دوران بھی اماں نے تحریک خلافت کے لئے پوری ملک کا دورہ کیا اور اس تحریک کو جلا بخشی ان کا نعرہ تھا۔ بولی محمد علی اماں بیٹا خلافت کے لئے جان دے دو: دسمبر ۱۹۲۱ کو انگریز سپاہیوں کے ذریعہ گرفتار کئے جانے کی خبر ان کی والدہ کو ملی تو قطعاً پریشان نہیں ہوئیں بلکہ صبر واستقامت پر برقرار رکھا۔ اسی لئے گاندھی جی نے کہا تھا کہ گرچہ وہ ایک بزرگ خاتون تھیں لیکن ان کا حوصلہ جوان تھا۔ جب خلافت تحریک ختم ہوگئی اس کے بعد مختصر علالت کے چلتے ۱۳ر نومبر ۱۹۲۴ء کو ان کا انتقال ہوا۔ مولانا محمد علی جوہر کی بیگم جن کا اصل نام امجدی بانو تھا ۵ فروری ۱۹۰۲ء کو ان کا نکاح مولانا محمد علی جوہر سے ہوا، ۱۹۱۹ء میں جب مولانا کو خلافت تحریک کے سلسلہ میں جیل بھیج دیا گیا، اس وقت امجدی بیگم نے عملی سیاست میں قدم رکھا اور پھر اسی برس انہیں خود بھی قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں۔ رہائی کے بعد وہ مزید فعال ہوگئیں اور ۱۹۳۱ء میں مولانا محمد علی جوہر کی وفات کے بعد سیاسی میدان میں ان کی نیابت کرنے لگیں۔ وہ مولانا کی فلسفیانہ اور سیاسی اصولوں کی معتقد تھیں اور ان کے تمام سفروں عوامی جلسوں اور سرگرمیوں میں شامل رہتی تھیں۔ انھوں نے ستیہ گرہ اور خلافت فنڈ کے لئے روپیہ بھی جمع کیا ان کا انتقال ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء میں ہوا۔

زلیخا بیگم زوجہ مولانا آزاد: زلیخا بیگم یعنی مولانا ابوالکلام آزاد کی زوجہ محترمہ بھی باحوصلہ خاتون تھیں تمام مصائب برداشت کرنے کے باوجود اپنے شوہر کا دست وبازو بنی رہیں اور انھیں خانگی مسائل سے ہمیشہ بے فکر رکھا ان حضرات کے نزدیک اپنے مشن میں تکلیفیں برداشت کرنا کتنا سہل تھا اس کا اندازہ اس خط سے ہوتا ہے جو ۱۹۴۲ء میں جب مولانا کو ایک سال کی سزا ہوئی تو انہوں نے مہاتما گاندھی کو لکھا تھا وہ لکھتی ہیں میرے شوہر کو محض ایک سال کی سزا ہوئی ہے جو ہماری امیدوں سے بہت کم ہے اگر ملک وقوم سے محبت کے نتیجہ میں یہ سزا ہے تو اس کو انصاف نہیں کہا جائے گا یہ ان کی اہلیت کے لئے بہت کم ہے آج سے بنگال خلافت کمیٹی کا پورا کام دیکھوں گی۔

قرآنی احکامات کے خلاف تفسیر بالرائے اور تحریف معنوی کی تبلیغ اوران کے جوابات

از قلم : مفتی محمد سعید صاحب

(کیا فرماتے ہیں علمائے دین) بہترین امت کا لقب ہمیں کس کام پر ملا ہے۔ نیک کام کا حکم کرنے اور برائی سے روکنے پر۔ یا قرآن وحدیث کے خلاف تبلیغ کرنے پر؟ اور درج ذیل قرآنی احکامات کے خلاف پھیلائی باتیں۔ تفسیر بالرائے اور تحریف معنوی ہیں کہ نہیں؟ اگر ہیں تو شرعاً کیا حکم لگتا ہے ان کے پھیلانے والوں کے بارے میں۔

۱	قرآن کا حکم	اے نبی آپ لڑیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔۔۔۔	(النساء۸۴)
	تبلیغی جماعت	ہمارے نبی لڑنے بھڑنے والے نہیں تھے۔۔۔۔۔۔	
۲	القرآن	بہت سے نبی لڑیں ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔۔	(ال عمران ۱۴۶)
	تبلیغی جماعت	لڑنا بھڑنا نبیوں کا کام نہیں۔	
۳	قرآن کا حکم	محمد اللہ کے رسول ہیں اور آپ کے ساتھ والے سخت ہیں کافروں پر۔	(الفتح ۲۸)
	تبلیغی جماعت	ہمارے نبی کی محبت سے صحابہ کافروں کے لئے بڑی ہی نرم دل بن گئے تھے۔ کہ راتوں کو ان کے لئے ہدایت کی دعائیں مانگتے اور دن کو ان پر محبت کرتے تھے۔	
۴	القرآن	اے نبی (جہنم میں جانے والے لوگوں) کے بارے میں آپ سے کچھ باز پرس نہیں ہوگی۔	(البقرہ ۱۱۹)

نمبر	ماخذ	متن	حوالہ
	تبلیغی جماعت	ایک ایک کافر جو بھی جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں پوری امت سے پوچھ ہوگی۔	
۵	القرآن	لڑوان لوگوں سے جو ایمان نہیں لاتے اللہ پر نہ آخرت پر۔۔	(التوبہ)
	تبلیغی جماعت	ہمارے نبی نے کبھی اقدامی لڑائی نہیں لڑی۔	
۶	قرآن کا حکم	اے نبی کافروں اور منافقوں سے لڑو اور ان پر سختی کرو۔	(التحریم)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی نے کبھی طاقت کا استعمال نہیں کیا۔	
۷	قرآن کا حکم	بدلہ لینا تم پر فرض کر دیا ہے۔۔۔۔	(البقرہ ۱۷۸)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہمارے نبی بدلہ لینے والے نہیں تھے۔	
۸	القرآن	کافر تمہارے کھلے دشمن ہیں۔۔	(النساء ۱۰۱)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	یہ نفس اور شیطان ہی ہمارے، دشمن ہیں اور کوئی دشمن نہیں۔ (نوٹ: یعنی کافر دشمن نہیں)	
۹	القرآن	کافروں کی دلی خواہش ہے کہ تم اسلحہ اور اسباب سے غافل ہو جاؤ پھر تم پر حملہ کر دیں گے سب۔۔۔۔	(النساء ۱۰۱)
	تبلیغی جماعت	اسلحہ و اسباب سے کچھ نہیں ہوتا اس کا خیال ہی دل سے نکال دو ہمارے لئے صرف اللہ ہی کافی ہے۔	

۱۰	قرآن کا حکم	مارو کافروں کی گردنوں پر۔۔۔	(الانفال ۱۲)
	تبلیغی جماعت	کافروں کو مارنے سے تو وہ بے چارے جہنم میں چلے جائیں گے۔ لفظ بے چارہ پر غور کریں۔	
۱۱	قرآن کا حکم	اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو قتل کر ڈالو یہی ہے سزا کافروں کی۔	(البقرہ ۱۹۱)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اگر یہ کافر تم سے لڑیں تو کلمہ والی گولی سے علاج کرو تا کہ وہ بھی جنت میں جائیں اور تم بھی۔	
۱۲	قرآن کا حکم	تمہیں کیا ہوا کہ تم لڑتے نہیں اللہ کے راستے میں ان مظلوموں کی خاطر جن پر ظلم کرتے ہیں کافر۔	(النساء ۷۵)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ہم کیوں لڑیں ان کی خاطر جن پر اللہ کا عذاب آیا ہے ان کے گناہوں کی وجہ سے۔	
۱۳	قرآن کا حکم	لڑو اب اللہ ان (کافروں) کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے گا	(التوبہ ۱۴)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ جب چاہے گا کافروں کو اپنی قدرت سے عذاب دے گا ہمیں اس کے کام میں مداخلت نہیں کرنی۔	
۱۴	القرآن	اگر (تم جہاد کیلئے) نہیں نکلو گے، تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔	(التوبہ ۳۹)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اگر ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کے لئے نہیں نکلو گے تو اللہ تمہیں دردناک عذاب دے گا۔	
۱۵	القرآن	ایمان والے تو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔	(النساء ۷۶)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	جہاد سے پہلے ایمان بنانا ہونا ہے۔ اور یہ ایمان بنانے کی محنت کا کام ہم نے ڈرتے ڈرتے کرنا ہے اور کرتے کرتے مرنا ہے	

۱۶	القرآن	جب اللہ کی آیتیں ان کے سامنے پڑھی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے۔۔۔	(الانفال ۲)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	ایمان صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے سے ہی بڑھتا ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں بڑھتا (معاذ اللہ یعنی قرآن سے بھی نہیں)	
۱۷	القرآن	جنہوں نے روکا دوسروں کو اللہ کے راستے سے ان کے اعمال تباہ ہو گئے۔ اللہ محبت کرتا ہے ان سے جو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔	(محمد ۱) (الصف ۴)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ ۷۰ مرتبہ پہلے رحمت کی نظر سے جسے دیکھتا ہے اسے ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کے لئے قبول کرتا ہے۔ (نوٹ: کیا اللہ تعالیٰ قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کرنے والوں کو پہلے ستر مرتبہ رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے پھر قبول کرتا ہے۔ معاذ اللہ)	
۱۸	القرآن	برابر نہیں بیٹھنے والے اور لڑنے والے اللہ نے بلند کیا درجہ اور اجرِ عظیم ان مجاہدوں کا جو لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔۔۔	(النساء ۹۵)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	یہ سب سے اونچا اور سب سے اعلیٰ دین کی محنت کا کام جو ہم کر رہے ہیں اس میں ثواب سمندر کی طرح ملتا ہے اور اس کے مقابلہ میں دین کے تمام کاموں کو جمع کریں جہاد کو بھی شامل کر کے تو ان میں ثواب قطرے کی طرح ملتا ہے۔ نوٹ: کیا بہترین امت کا لقب ہمیں مسلمانوں کو نمازی بنا کر ذکر کرتے ہوئے قرآنی احکامات کے خلاف پروپیگنڈہ پھیلانے والی دعوت کے کام پر ملا ہے۔	

۱۹	القرآن	وہی تو ہے (اللہ) جس نے بھیجا رسول دین حق کے ساتھ سچا دین کے ساتھ سچا دین دے کرتا کہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر خواہ مشرکوں کو برا کیوں نہ لگے۔۔۔۔۔	(التوبہ ۳۳)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ نے نبی کو دنیا میں صرف اور صرف دعوت والا کام دے کر ہی بھیجا ہے۔ اور کسی مقصد کے لئے نہیں بھیجا۔ (معاذ اللہ یعنی غلبہ اسلام کے لئے بھی نہیں بھیجا)	
۲۰	القرآن	لڑو ان سے یہاں تک کہ باقی نہ رہے کوئی فتنہ اور دین ہو جائے سارا ایک اللہ کا۔۔۔	(البقرہ ۱۹۳)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	لڑنے سے تو فتنے پیدا ہوتے ہیں دین تو دنیا میں صرف اسی دعوت کی محنت سے ہی آئے گا جو ہم کر رہے ہیں اور کسی محنت سے نہیں۔ (معاذ اللہ)	
۲۱	القرآن	بلاشبہ اللہ نے خریدا ہے مسلمانوں کی جان اور مال کو اس قیمت پر کہ ان کے لئے جنت ہے۔ وہ لڑتے ہیں اللہ کے راستے میں۔۔ قتل کرتے ہیں اور قتل کئے جاتے ہیں اس پر وعدہ ہے۔۔۔	(التوبہ ۱۱۱)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	اللہ نے ہماری جان و مال کو صرف ان باتوں کی دعوت کو پھیلانے کے لئے ہی خریدا ہے اور کسی کام کے لئے نہیں خریدا (یعنی لڑنے کے لئے نہیں خریدا، معاذ اللہ)	
۲۲	قرآنی فتویٰ	اس سے بڑا ظالم کون ہوگا جو جھوٹ باندھے اللہ پر سن! لو ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے جو روکتے ہیں دوسروں کو اللہ کے راستے سے۔۔	(ہود ۱۹۔۱۸)

نمبر	عنوان	متن	حوالہ
۲۳	قرآنی فتویٰ	جو لوگ چھپاتے ہیں اس کو جس کو نازل کیا ہے ہم نے ان پر لعنت کرتا ہے اللہ اور لعنت کرتے ہیں ان پر لعنت کرنے والے۔۔	(البقرہ ۱۵۹)
۲۴	القرآن	یہی لوگ ہیں کہ لعنت کی اللہ نے ان پر اور کردیا ان کو بہرہ اور اندھی کردیں ان کی آنکھیں۔ کیا دھیان نہیں کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگ چکے ہیں۔۔۔۔۔	(محمد ۲۴)
		باغ بان جب چور ہو پھر کون رکھوالی کرے باغ ویراں کیوں نہ ہو مالی جو پامالی کرے	
۲۵	القرآن	ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔۔	(الحجر ۹)
۲۶	قرآن کا حکم	لڑنا تم پر فرض کردیا ہے اور وہ تمہیں ناگوار لگتا ہے ایک چیز جس کو تم ناپسند کرتے ہو اس میں خیر ہے۔ نوٹ: اللہ تعالیٰ لڑنے والے کام میں خیر بتاتا ہے اور نادان نہ لڑنے میں۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہم پر لڑنا فرض فرمایا ہے یہاں جہاد نہیں فرمایا۔	(البقرہ ۲۱۶)
	تبلیغی جماعت	کیا تم نے جہاد کا مطلب لڑنا ہی سمجھ لیا ہے جہاد کا مقصد تو دین کے لئے جدو جہد کرنا ہے اور وہ ہم بڑا جہاد کر رہے ہیں۔	
۲۷	قرآن کا حکم	حکم ہوا ان لوگوں کو لڑنے کا جن سے کافر لڑتے ہیں۔۔۔	(الحج ۳۹)
	قرآن کے خلاف تبلیغ	جب تک ہمارے بڑے اجازت نہیں دیں گے، ہم نہیں لڑیں گے۔	
۲۸	قرآن کا حکم	اے ایمان والوں حکم مانوں اللہ کا اور اس کے رسول کا تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔	(ال عمران ۳۲)

	قرآن کے خلاف تبلیغ	جتنا دین کو بہتر ہمارے بڑے، سمجھتے ہیں اتنا کوئی نہیں سمجھتا جیسا وہ کہیں گے ہم وہی کریں گے۔	
۲۹	القرآن	وارث الانبیاء علماء حق کے سمجھانے کے باوجود خلاف شریعت باتوں کی تبلیغ کرنے والے چھوٹوں اور بڑوں کا انجام۔ قیامت کے دن سب لوگ اللہ کے سامنے کھڑے ہوں گے اور ضعیف (چھوٹے اپنے بڑوں سے) متکبرین سے کہیں کہ ہم تو تمہارے تابع تھے (کہ دین ہی جو راہ تم نے دکھائی ہم اسی پر چلے) کیا تم اللہ کا عذاب ہم پر سے کچھ ہٹا سکتے ہو تو وہ کہیں گے کہ اگر اللہ ہمیں ہدایت کرتا تو ہم تمہیں بھی ہدایت کرتے اب ہم گھبرائیں یا صبر کریں ہمارے حق میں برابر ہے۔ کوئی جگہ ہماری رہائی کے لئے نہیں ہے۔	(ابراہیم ۲۱)
۳۰	القرآن	کیا ان کو معلوم نہیں کہ جو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے اس کے لئے جہنم کی آگ تیار ہے۔۔۔۔۔۔۔	(التوبہ ۶۳)

قرآنی احکامات کے خلاف تبلیغ کے نام سے پروپیگنڈہ پھیلانے والا یہ دعوتی کام اللہ کے راستے میں ہے یا شیطان کے راستے میں؟ قرآن حکیم کی سینکڑوں آیتوں کی تحریف کرنے والوں کا کیا ایمان باقی رہ سکتا ہے۔؟

دیتے ہیں اپنی عقل سے حکم خدا میں دخل۔۔ رہزن بھی ہیں وہ رہنمائی کے ساتھ ساتھ

اچھائی کر رہے ہیں برائی کے ساتھ ساتھ۔۔ کھلا رہے ہیں زہر بھی دوائی کے ساتھ ساتھ

یہ تمام باتیں ہمیں غور وفکر کی دعوت دیتی ہیں۔ ایک اچھی اور قابلِ قدر جماعت کو ان قابلِ گرفت باتوں سے بچانا ہر صاحب ایمان کی ذمہ داری ہے۔ ہم مذکورہ تمام باتوں کی تصدیق نہیں کرتے لیکن اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو ان باتوں سے اور اس تحریفات قرآنی سے ہزار بار اللہ کی پناہ۔۔

کمالات جفر زہرہ ومشتری تثلیث

تسخیر ورجوع خلائق .... حکیم سرفراز احمد زاھد

حسب منشاء شادی

اس بات سے اہل دانش بخوبی آگاہ ہیں کہ کسی انسان کے دل کو اپنے لئے مسخر کرنا کتنا مشکل کام ہے، خاص کر عاملین کو اس سے کافی تعلق ہے۔ ہر کتاب میں ہر رسالہ میں حُب اور حاضر مطلوب کے سریع الاثر اعمال لکھے ہوتے ہیں، تا کہ جس کو دل قبول کرے اور جس پر آسانی سے حاصل ہو سکے۔ اسی عمل کو اپنے عمل میں لاکر مقصد حاصل کیا جاسکے، لیکن اساتذہ کرام بھی اس نقطہ سے باین ہمہ متفق ہیں کہ بعض اصول ایسے ہیں جو پوشیدہ رکھے جاتے ہیں جن کی قوت تاثیر سے صاحب جفر اچھی طرح واقف ہوتا ہے، بعض دلوں میں چھپا کر رکھتے ہیں بعض تحریر میں مخفی کر دیتے ہیں، عملیات کا کام بہت نازک ہے، جتنا اسے آسان سمجھا جاتا ہے اتنا ہے نہیں، کیوں کہ ایک عمل کو مکمل قواعد عملیات پر عمل کرتے ہوئے تیار کیا جائے تو کام کرتا ہے اور بلکہ بعض اوقات تو تیر کی طرح کام کرتا ہے، جس سے حیران رہ جاتا ہوں اور کئی دفعہ مکمل شرائط کے ساتھ تیار کرنے کے باوجود وہی عمل ایسا ناکام ہوتا ہے کہ مطلق اثر نہیں کرتا، باوجود اس کے کہ میں باریکیوں سے کچھ نہ کچھ واقف ہوں، پھر ناکامی کا سبب کیا ہے، جب ایک عمل میں اثر ہے، طاقت ہے، پھر ناکام ہونے سے کیا مراد ہے، جہاں تک میں نے سوچا ہے میرا ایمان ہے کہ ”وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰى اَمْرِهٖ“ یعنی اللہ کا حکم ہر امر پر غالب ہے، اس کا کلام ہے اور وہ مؤثر حقیقی ہے، ذرہ ذرہ اس کے حکم کا پابند ہے، میں اور میرا علم اسی کا محتاج ہے۔

عملیات جفر میں وقت ایک بہت ضروری حصہ ہے، صحیح وقت کا استخراج ماہر جفر کے لئے اتنا ہی ضروری ہے جتنا کہ علم جفر سے واقفیت، عملیات میں علم نجوم سے شُد بد نہ ہونا اکثر ناکامی کا سبب بنتا ہے، درست وقت ایک بہت بڑی طاقت ہے اور اس کا حصول کامیابی کی پہلی سیڑھی ہے۔ چنانچہ کہا جاسکتا ہے کہ عمل کتنا ہی طاقت ور ہو اگر مناسب وقت پر نہیں کیا گیا تو اس کی پوشیدہ روحانی قوتیں متحرک ہونے میں ناکام رہتی ہیں، اکثر عملیات حب وتالیف ورجوع قلب شرف زہرہ یا کسی اور شرف میں کرنا ضروری ہوتے ہیں، اگر یہ اوقات میسر نہ ہوں تو نظرات سے کام لیا جاتا ہے، یہ نظرات سعد بعض اوقات شرف سے زیادہ مؤثر ہوتی ہیں، آنے والے مہینوں میں کئی اچھی نظرات حاصل ہوں گی، ان میں حصول مقصد کے لئے کام کیا جاسکتا ہے۔ سعد نظر میں تسخیر محبوب شادی، نکاح، تسخیر افسران، حصول مال ودولت، استحکام جائیداد، ازدواجی تعلقات، کاروبار، مقدمہ، امتحان، غرض ہر نیک کام کے علاوہ تباہی دشمنان، زبان بندی، ناجائز تعلقات کا خاتمہ اور طلاق، عداوت بغض کے اعمال تیار کئے جاسکتے ہیں، یہ سعد نظرات زہرہ ومشتری تثلیث وتسدیس وقران وغیرہ ہیں۔

یاد رکھئے اعمال حب صرف عشق ومحبت پر ہی منحصر نہیں ہیں، بلکہ انسانی زندگی میں جتنے مسائل درپیش ہوتے ہیں، ان سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے ان اعمال کی روحانیت سے کام لیا جاتا ہے، اگر ہمارا نظریہ ہو کہ دیئے گئے اور تعریف شدہ اعمال صرف جنس مخالفت ومونث کو تسخیر کرنے کے لئے ہیں تو یہ ہماری خام خیالی اور محدود سوچ وعلم کی غمازی ہے، اگر بالفرض ہم اس بات کو پختہ کرلیں، تو زندگی کے دوسرے مسائل مثلاً رزق، بیماری، مقدمہ، قرض، بیرون ملک کا سفر، خاندانی جھگڑے، اور مسائل زمین جائیداد، پیدائش اور جنس کے لئے الگ اعمال اور وظائف تخلیق کرنے پڑیں گے، ایسا نہیں ہے کہ صرف

ایک عمل ہی تصرفات کا درجہ رکھتا ہے اور یہ کرنے والے کی صوابدید اور ذہنی صلاحیت پر منحصر ہے کہ اس کی سوچ اور ادراک کتنا وسیع ہے تاکہ وہ باہم اس عمل کو نئے مسائل کے مطابق تبدیل کرسکیں۔

اس سال کی سب سے طاقت ور ترین نظر زہرہ و مشتری کی تثلیث یکم جون بروز جمعہ شام ۷ بجکر ۵۸ منٹ پر زہرہ و مشتری کی تثلیث ہوگی۔ اور یہ سعید وقت نہایت قیمتی مانا گیا ہے۔ بالخصوص ان لوگوں کے لئے جو ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں اور ایک دوسرے کا قرب چاہتے ہیں۔

(۱) طالب مع والدہ، شاہد حسن بن رفیقہ، اعداد ۸۲۳
طلوب مع والدہ، زیب النساء بنت قمر النساء ۶۴۳
جاذب ۷۰۶
مجذوب ۷۵۱
حبیب ۲۲
مطیع ۱۲۹

(۲) طالب = ۸۲۳ + عدد جاذب = ۷۰۶ = ۱۵۲ + عدد حبیب = ۳۳۶۳۸۔
مطلوب + ۶۴۳ + عدد مجذوب = ۷۵۱ = ۱۳۹۴ + عدد مطیع ۱۲۹ = ۱۷۹۸۲۶۔
عدد آیات مبارکہ وَاَلْقَیْتُ عَلَیْکَ تا عَلٰی عَیْنِیْ (سورۃ طٰہٰ ۶۹) = ۲۱۲۳۔
تینوں اعداد کو جمع کیا۔ ۳۳۶۳۸ + ۱۷۹۸۲۶ + ۲۱۲۳ = ۲۱۵۵۸۷ عدد نمبر ایک۔

(۳) عدد لفظ محبت = ۴۵۰+۱۹ ۴۷۷۰
عدد لفظ شدید = ۳۱۸+۱۹ ۴۷۷۰
مجموعہ ۱۳۳۲۰ عدد نمبر دو۔

اب عدد نمبر ایک سے عدد نمبر دو کو تفریق کریں گے اور ۴ پر تقسیم کریں گے۔

۲۱۵۵۸۷ _ ۱۳۲۰ = ۲۰۲۲۶۷ (مربع پر کرنے کے لئے ۴ پر تقسیم کریں گے) اب نقش پر کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دو خانوں میں عدد محبت جمع ہوں گے، دوسرے خانوں میں عدد شدید جمع ہوں گے، اسی حساب سے تمام نقش مکمل ہوگا اور اس کا وفق عدد نمبر ایک کے برابر ہوگا تو نقش درست ہے ورنہ غلط۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں۔

(۲۰۲۲۶۷ ÷ ۴ = ۵۰۵۶۶ باقی ۳) خانہ نمبر ۵ میں اضافہ ہوگا۔

خانہ اول ۵۰۵۶۶
عدد محبت ۴۵۰
۵۱۰۱۶ خانہ اول میں درج ہوگا
عدد محبت ۴۵۰
۵۱۴۶۶ خانہ دوم
عدد شدید ۳۱۸
۵۱۷۸۴ عدد خانہ سوم
عدد شدید ۳۱۸
۵۲۱۰۲ خانہ سوم
عدد محبت ۴۵۰
۵۲۵۵۳ خانہ پنجم
عدد محبت ۴۵۰
۵۳۰۰۳ خانہ ششم
عدد شدید ۳۱۸
۵۳۳۲۱ خانہ ہفتم
عدد شدید ۳۱۸
۵۳۶۳۹ خانہ ہشتم
عدد محبت ۴۵۰
۵۴۰۸۹ خانہ نہم
عدد محبت ۴۵۰
۵۴۵۳۹ خانہ دہم
عدد شدید ۳۱۸
۵۴۸۵۷ خانہ گیارہواں
عدد شدید ۳۱۸
۵۵۱۷۵ خانہ بارہواں
عدد محبت ۴۵۰
۵۵۶۲۵ خانہ تیرہواں
عدد محبت ۴۵۰
۵۶۰۷۵ خانہ چودھواں

عددشدید　۳۱۸

۵۶۳۹۳　خانہ پندرھواں

عددشدید　۳۱۸

۵۶۷۱۱　خانہ سولہواں

۷۸۶

جبرائیل

۵۲۱۰۲	۵۶۳۹۳	۵۴۵۳۹	۵۲۵۵۳
۵۴۰۸۹	۵۳۰۰۳	۵۱۷۸۴	۵۶۷۱۱
۵۳۳۲۱	۵۵۱۷۵	۵۵۶۲۵	۵۱۴۶۶
۵۶۰۷۵	۵۱۰۱۶	۵۳۶۳۹	۸۴۸۵۷

عزرائیل　　اسرافیل

الحب زیب النساء بنت قمر النساء
علی حب وعشق شاہد حسن بن رفیقہ
مسخر ومہربان گردد
العجل الساعہ الساعہ

چال نقش

۷۸۶

۴	۱۵	۱۰	۵
۹	۶	۳	۱۶
۹	۶	۱۳	۲
۱۴	۱	۸	۱۱

اس کا وفق ہر طرف سے عدد نمبر ۲۱۵۵۸۷ کے برابر ہے۔ اس کے نیچے عزیمت لکھیں۔

طریقہ استعمال یہ ہے کہ نقش مکمل اضلاع اور مقرب فرشتوں کے ساتھ لکھا جائے، یہ نقش ساعت زہرہ میں مشک وزعفران سے لکھیں، عرج ماہ ہو، شرف زہرہ میں بھی لکھا جا سکتا ہے، پانچ تعویذ لکھیں، عناصر کے مطابق استعمال کریں اور پانچواں سبز کپڑے میں سلائی کر کے طالب پاس رکھے یا بازو پر باندھے اور روزانا تصور سے آیت پاک کا ورد کرے، انشاءاللہ جلد اثرات ظاہر ہوں گے۔

جمعہ : تمام دنوں کا سردار ہے۔ مبارک ہے واسطے ترویج

جدول ایام ہفتہ سعد ونحس

اور نکاح کے نماز جمعہ سے قبل سفر کرنا مکروہ ہے۔ ساعت اول میں بعد فجر (۲۵۶) مرتبہ یـا نـور پڑھے۔ تو چشم خلائق میں عزیز ہوگا۔ اگر کوئی چیز گم ہوجائے تو بوقت شب دو رکعت نماز پڑھے تو ممکن ہے خواب میں معلوم ہوجائے کہ چور کون ہے

شنبہ : (ہفتہ) سب کاموں کے واسطے خوب ہے۔ خصوصاً سفر کے لئے بعد نماز صبح ۱۰۶۰ یا غنی پڑھے تو بارگاہ خداوندی سے بے حد مال عطا ہوگا۔

یکشنبہ : (اتوار) عمارت بنانے اور شادی کرنے کے لئے خوب ہے اکثر کاموں کے لئے میانہ ہے۔ بعد نماز صبح ساعت اول میں یا فتاح ۴۸۹ بار پڑھے تو فتح ونصرت حاصل ہوگی۔

دوشنبہ : (سوموار) نحس ترین دن ہے کسی کام کے لئے مبارک نہیں ہے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر ۱۲۹ بار یـا لطیف پڑھے تو باری تعالیٰ اپنی رحمت سے مال عطا فرمائے گا۔

سہ شنبہ : (منگل) میانہ ہے اکثر کاموں کے واسطے، سفر کے لئے خوب ہے اس روز نیا لباس پہننا خوب ہے۔ طلب حاجت کے لئے خوب ہے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز صبح ۹۰۳ بار یـا قـابض پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز عطا کرے گا جس کی خواہش ہوگی۔

چھار شنبہ : (بدھ) اکثر کاموں کے واسطے نیک نہیں تعمیر مکان کے لئے نیک ہے۔ بعد نماز صبح ساعت اول میں یـا متعال ۵۴۱ بار پڑھنے سے عزت دنیا وآخرت حاصل ہو۔

پنجشنبہ: (جمعرات) مبارک ہے سب کاموں کے لئے خوب ہے، خصوصاً طلب حاجت اور سفر کے واسطے۔ اگر ساعت اول میں بعد نماز فجر یا رزاق ۳۰۸ مرتبہ پڑھے تو اللہ تعالیٰ بے حد مال عطا فرمائے گا۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہے۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جنوری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جنوری	قمروزحل	مقابلہ	۵۵-۱۵
کیم جنوری	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۷-۴
کیم جنوری	قمروشمس	مقابلہ	۵۳-۷
۲جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۱۰-۱۳
۴جنوری	قمرومشتری	تربیع	۴-۱۵
۵جنوری	قمروزحل	تثلیث	۵۴-۱۶
۶جنوری	قمرومریخ	تسدیس	۵۲-۱۹
۶جنوری	قمرومشتری	تسدیس	۱۳-۲۰
۷جنوری	قمروعطارد	تربیع	۲۱-۸
۸جنوری	شمس ومشتری	تسدیس	۳۶-۱۷
۹جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۴۳-۲۱
۱۰جنوری	زہرہ ومریخ	تسدیس	۴۷-۲
۱۰جنوری	شمس ومریخ	تسدیس	۶-۱۱
۱۱جنوری	قمرومشتری	قران	۵۱-۱۳
۱۲جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	[illegible]-۲۰
۱۵جنوری	قمروزحل	قران	[illegible]
۱۶جنوری	قمرومشتری	[illegible]	[illegible]
۱۷جنوری	قمروشمس	قران	[illegible]
۱۸جنوری	قمرومشتری	تربیع	[illegible]
۱۹جنوری	قمرومریخ	تربیع	[illegible]
۲۰جنوری	قمروزحل	تسدیس	[illegible]-۸
۲۱جنوری	قمروعطارد	تسدیس	۴۹-۴
۲۲جنوری	قمروزہرہ	تسدیس	۵۶-۲۲
۲۳جنوری	قمروعطارد	تربیع	۵۷-۲۰
۲۵جنوری	قمروزحل	تثلیث	۴۳-۲
۲۵جنوری	عطاردوزحل	تسدیس	۵۷-۱۶
۲۶جنوری	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹-۷
۲۷جنوری	قمروشمس	تثلیث	۱۳-۱۱
۳۰جنوری	قمرومشتری	تثلیث	۷-۱۰
۳۱جنوری	قمرومریخ	تثلیث	۴۳-۴

فروری

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم فروری	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۷-۴
۲رفروری	قمروزحل	تثلیث	۵۱-۸
۳رفروری	قمرومشتری	تسدیس	۳۷-۱۲
۴رفروری	زہرہ ومشتری	تربیع	۲۰-۱۲
۵رفروری	قمروزہرہ	تثلیث	۳-۲۱
۶رفروری	قمروزحل	تسدیس	۳۵-۱۹
۷رفروری	قمروعطارد	تربیع	۱۵-۵
۸رفروری	قمرومشتری	قران	۲۷-۳
۸رفروری	قمروزہرہ	تربیع	۴۶-۱۲
۹رفروری	قمرومریخ	قران	۹-۱۲
۱۰رفروری	قمروشمس	تسدیس	۴۳-۱۴
۱۱رفروری	شمس ومشتری	تربیع	۵۰-۴
۱۱رفروری	قمروزحل	قران	۴۶-۱۹
۱۳رفروری	قمرومشتری	تسدیس	۱۱-۵
۱۴رفروری	عطاردومشتری	تربیع	۸-۴
۱۴رفروری	قمرومریخ	تسدیس	۵۸-۱۹
۱۵رفروری	قمروعطارد	قران	۳۵-۲۳
۱۶رفروری	قمروزہرہ	قران	۴-۲۲
۱۷رفروری	شمس وعطارد	قران	۵۶-۱۷
۱۸رفروری	قمرومشتری	تثلیث	۴۲-۳
۱۹رفروری	قمرومریخ	تثلیث	۴۷-۲۰
۲۱رفروری	قمروعطارد	تسدیس	۴۱-۱۰
۲۲رفروری	عطاردوزحل	تسدیس	۵۱-۰۰
۲۳رفروری	قمروعطارد	تربیع	۱۹-۲۳
۲۴رفروری	قمروزہرہ	تربیع	۵۴-۹
۲۵رفروری	عطاردومریخ	تربیع	۳۱-۱۷
۲۶رفروری	قمروعطارد	تثلیث	۱۸-۹
۲۶رفروری	قمروزہرہ	تثلیث	۴۳-۱۶
۲۸رفروری	قمرومریخ	تثلیث	۵۸-۱۸
۲۸رفروری	قمرومشتری	تربیع	۶-۰۰

مارچ

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مارچ	عطاردومریخ	تربیع	۱۵-۵
کیم مارچ	زہرہ ومشتری	تثلیث	۵۱-۱۶
۲رمارچ	عطاردومشتری	تثلیث	۵۶-۲۱
۳رمارچ	قمرومشتری	تسدیس	۱۰-۲
۳رمارچ	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۸-۳
۴رمارچ	قمرومریخ	تسدیس	۵۰-۲
۶رمارچ	قمروزحل	تسدیس	۱-۹
۷رمارچ	قمرومشتری	قران	۱۵-۱۴
۸رمارچ	قمروعطارد	تثلیث	۲۵-۹
۹رمارچ	قمروشمس	تربیع	۴۹-۱۶
۱۰رمارچ	قمرومریخ	قران	۴۳-۶
۱۱رمارچ	قمروزہرہ	تربیع	۰۰-۱
۱۱رمارچ	عطاردوزحل	تربیع	۳۲-۱۲
۱۲رمارچ	قمروشمس	تسدیس	۱۳-۱۱
۱۳رمارچ	زہرہ ومشتری	تربیع	۸-۱۸
۱۴رمارچ	شمس ومشتری	تثلیث	۲۵-۱
۱۵رمارچ	قمرومشتری	تربیع	۲۱-۲
۱۶رمارچ	قمرومشتری	تسدیس	۳۹-۷
۱۷رمارچ	قمروشمس	قران	۴۱-۱۸
۱۸رمارچ	قمروزحل	تربیع	۴۹-۱۵
۱۹رمارچ	قمروعطارد	قران	۱۹-۵
۲۰رمارچ	قمرومریخ	تثلیث	۴-۹
۲۱رمارچ	قمرومشتری	مقابلہ	۵۰-۲۴
۲۲رمارچ	قمروشمس	تسدیس	۵۰-۱۳
۲۳رمارچ	قمروعطارد	تسدیس	۰۰-۱۶
۲۴رمارچ	قمروشمس	تربیع	۴-۲۱
۲۵رمارچ	قمروزہرہ	تربیع	۲۳-۱۸
۲۷رمارچ	قمروعطارد	تثلیث	۳۹-۹
۲۹رمارچ	شمس وزحل	تربیع	۳۵-۱۹
۳۱رمارچ	قمروعطارد	مقابلہ	۳۵-۲۱

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

جنوری، فروری، مارچ

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲/فروری	تربیع عطارد و مشتری	شروع	۲۷_۳
۲/فروری	تربیع عطارد و مشتری	مکمل	۴۵_۲۰
۳/فروری	تربیع عطارد و مشتری	ختم	۵۲_۱۳
۹/فروری	تسدیس عطارد و زہرہ	شروع	۳۷_۲۲
۱۰/فروری	تثلیث شمس و مشتری	شروع	۳۲_۲۱
۱۱/فروری	تسدیس عطارد و زہرہ	مکمل	۴۸_۲
۱۱/فروری	تثلیث شمس و مشتری	مکمل	۵۵_۲۰
۱۲/فروری	تسدیس عطارد و زہرہ	ختم	۴۳_۵
۱۲/فروری	تثلیث شمس و مشتری	ختم	۱۴_۲۰
۱۳/فروری	تسدیس شمس و زحل	شروع	۴۳_۹
۱۴/فروری	تسدیس شمس و زحل	مکمل	۲۷_۱۱
۱۵/فروری	تسدیس شمس و زحل	ختم	۱۰_۱۳
۱۵/فروری	تسدیس عطارد و مریخ	شروع	۹_۲۰
۱۶/فروری	تسدیس عطارد و مریخ	مکمل	۴۴_۲۳
۱۸/فروری	تسدیس عطارد و مریخ	ختم	۴۷_۲
۱۹/فروری	مقابلہ مریخ و مشتری	شروع	۹_۱۸
۲۱/فروری	تثلیث عطارد و مشتری	شروع	۶_۱۰
۲۱/فروری	تثلیث عطارد و مشتری	مکمل	۵۷_۲۳
۲۲/فروری	تثلیث عطارد و مشتری	ختم	۴۲_۱۳
۲۳/فروری	تسدیس عطارد و زحل	شروع	۴۵_۱۲
۲۳/فروری	تسدیس عطارد و زحل	مکمل	۱۴_۳
۲۴/فروری	تسدیس عطارد و زحل	ختم	۳۹_۱۷
۲۸/فروری	مقابلہ مریخ و مشتری	مکمل	۵۴_۱۹
یکم مارچ	مقابلہ مریخ و مشتری	ختم	۸_۲

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۴/مارچ	تثلیث مریخ و زحل	شروع	۴۰_۱۴
۶/مارچ	تثلیث مریخ و زحل	مکمل	۱۵_۲
۶/مارچ	قران شمس و عطارد	شروع	۱۸_۳
۷/مارچ	قران شمس و عطارد	مکمل	۵۸_۵
۷/مارچ	تثلیث مریخ و زحل	ختم	۴۷_۱۳
۸/مارچ	قران شمس و عطارد	ختم	۸_۸
۱۲/مارچ	تربیع عطارد و زحل	شروع	۱۲_۵
۱۲/مارچ	تربیع عطارد و زحل	مکمل	۳۹_۱۷
۱۳/مارچ	تربیع عطارد و زحل	ختم	۵_۶
۱۷/مارچ	تربیع شمس و زحل	شروع	۲۱_۲
۱۸/مارچ	تربیع شمس و زحل	مکمل	۱۷_۳
۱۸/مارچ	قران عطارد و زہرہ	شروع	۱۳_۸
۱۸/مارچ	قران عطارد و زہرہ	مکمل	۵۶_۱۷
۱۹/مارچ	قران عطارد و زہرہ	ختم	۳۹_۳
۱۹/مارچ	تربیع شمس و زحل	ختم	۱۱_۴
۲۳/مارچ	مقابلہ عطارد و مشتری	شروع	۵۱_۲
۲۴/مارچ	مقابلہ عطارد و مشتری	مکمل	۵۹_۱۷
۲۵/مارچ	قران شمس و زہرہ	شروع	۵۸_۰۰
۲۵/مارچ	مقابلہ عطارد و مشتری	ختم	۱۰_۸
۲۵/مارچ	قران شمس و زہرہ	مکمل	۴۷_۱۵
۲۶/مارچ	قران شمس و زہرہ	ختم	۳۶_۶
۲۹/مارچ	تثلیث عطارد و زحل	شروع	۵۰_۴
۲۹/مارچ	تثلیث عطارد و زحل	مکمل	۳۶_۲۳
۳۰/مارچ	تثلیث عطارد و زحل	ختم	۵۷_۱۹

شرف قمر

۲۱رفروری رات ۴بج کر ۷امنٹ سے شروع ہوکر ۲۱رفروری صبح ۶ بج کر ۵منٹ تک۔

۲۰ر مارچ صبح ۱۰بج کر ۹منٹ سے ۲۰ر مارچ دن ۱۱بج کر ۵۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، مثبت کام کرنے کا مؤثر ترین وقت۔ عاملین ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں گے، انشاء اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۶رفروری دوپہر ایک بج کر ۱۱منٹ سے ۶رفروری سہ پہر ۳بج کر ۴ منٹ تک۔

۵ر مارچ رات ۱۰بج کر ۳۲منٹ سے ۵ر مارچ رات ۱۲بج کر ۲۳ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ منفی کام کرنے کا مؤثر ترین وقت عاملین اس وقت سے فائدہ اٹھائیں، انشاء اللہ نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوں گے۔

قمر در عقرب

۶رفروری صبح ۹بج کر ۲۶منٹ سے ۸رفروری شام ۶بج کر ۲۳ منٹ تک۔ ۵ر مارچ صبح ۶بج کر ۵۳منٹ سے ۸ر مارچ رات ۳بج کر ۳۳ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں سفر، منگنی، شادی، دکان وآفس کا افتتاح کرنے سے پرہیز رکھیں۔ یہ اوقات غیر مبارک ہوتے ہیں، ان اوقات میں اہم کام کرنا مناسب نہیں ہوتا۔

تحویل آفتاب

۱۹رفروری آفتاب رات ۸بج کر ۳۹منٹ پر برج حوت میں داخل ہوگا۔

۲۰ر مارچ رات ۱۰بج کر ۳۵منٹ پر آفتاب برج حمل میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں۔ ان اوقات میں اپنی خاص ضرورتیں اور خواہشیں اللہ کے حضور رکھیں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

شرف زہرہ

۴ر مارچ صبح ۴بج کر ۴۹منٹ سے شام ۷بج کر ۲۵منٹ تک زہرہ حالت شرف میں رہے گا۔

محبت، تسخیر اور التفات کے نقوش تیار کرنے کا مؤثر ترین وقت۔ یہ وقت پیغام نکاح اور شادی کے عملیات کرنے کے لئے بھی سعید اور مبارک مانا گیا ہے، اس وقت سے فائدہ اٹھانا دوراندیشی ہے۔

ہبوط عطارد

۲۵رفروری رات ۱۰بج کر ۱۰منٹ سے ۲۶رفروری دن ۱۰بج کر ۵۰منٹ تک عطارد حالت ہبوط میں رہے گا۔

کسی ٹیچر، طالب علم، وکیل اور جج کو اہم منصب اور مقبولیت سے ہٹانے کا منفی اہم ترین وقت۔ لیکن کسی کو خواہ مخواہ نقصان پہنچانے سے گریز کریں۔

کاروبار اور لین دین کرنے کی مبارک تاریخیں

فروری: ۳،۴،۱۳،۱۸،۲۶۔ **مارچ:** ۱،۲،۳،۴،۷،۱۲،۱۷،۲۶،۳۰۔

منزل شرطین

۱۸رفروری شام ۶بج کر ۴منٹ پر۔ ۲۲ر مارچ دن ۱۱بج کر ۵۵ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا۔ حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے طلبہ متوجہ ہوں۔

رجعت وسیارگان

عطارد: ۷رفروری دن ۳بج کر ۶منٹ پر برج دلو میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۲۶رفروری صبح ۴بج کر ۳۸منٹ پر برج حوت میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۱۴ر مارچ رات ۲بج کر ۳۸منٹ پر برج حمل میں حالت استقامت میں ہوگا۔

عطارد: ۳۱ر مارچ رات ۱۱بج کر ۲منٹ برج ثور میں حالت استقامت میں ہوگا۔ ☆☆

حقائق نامہ

یعنی اپنی علمی کمیوں اور کوتاہیوں پر
مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے رجوع نامے
اور اکابر دار العلوم دیوبند کا فتویٰ اور موقف

● حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب راستاذ حدیث دار العلوم دیوبند ●

مستحسن قدم

دعوت وتبلیغ کے نام پر افواہوں کا بازار گرم ہے کہ دار العلوم اور مرکز کے درمیان علمی اور فکری ٹکراؤ ہو رہا ہے، امت مسلمہ حیران و پریشان ہے کہ خدارا! اب کیا ہوگا؟ ایک طرف عالم اسلام میں حنفی مسلک کی سب سے بڑی مرکزی درسگاہ دار العلوم دیوبند کے ذمہ داران ہیں، دوسری طرف مولانا محمد الیاس صاحب کاندھلویؒ سے منسوب دعوت وتبلیغ سے متعلق جماعت کے ذمہ دار ہیں، دونوں ہی اپنی رائے پر قائم ہیں، فرق اتنا ہے کہ ایک طرف علماء ومحدثین کی جماعت ہے، ان میں بعض تو بانی تبلیغ جماعت کے ہم عصر، شیخ الہندؒ کے چہیتے شاگرد حضرت شیخ الاسلام کے شاگرد ہیں۔ بہر حال خط وکتابت کا سلسلہ طویل ضرور ہوا لیکن بات اپنے آخری مرحلہ تک پہنچ گئی، نبیرۂ بانی تبلیغی جماعت، مولانا محمد ہارون صاحب کے ہوش مند بیٹے مولانا محمد سعد صاحب نے سعادت مندی کا ثبوت دیا، بلا قید وبند ان کا آخری رجوع نامہ ''دہلی کے اردو اخبارات'' میں پڑھنے کو ملا، خدا کرے اکابر دار العلوم دیوبند کی منشاء کے مطابق ہو۔ باری تعالیٰ موصوف کو رجوع نامہ پر عمل کرنے اور آئندہ وعدہ کے مطابق ایسے بیانات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دوسری جانب اکابر دار العلوم دیوبند مبارکباد کے مستحق ہیں جن کی دوررس نگاہوں نے ایک مہلک بیماری کو بھانپا اور بروقت علاج فرما کر امت مسلمہ کو بچالیا۔ جزاك الله خير الجزاء.

کاش! اکابر دار العلوم دیوبند، ذمہ داران مرکز کی ایک دیرینہ پریشانی کا علاج فرمادیتے۔ اہل مرکز اکثر یہ شکوہ کرتے ہوئے دیکھے گئے کہ ہمارے پاس اہل علم نہیں ہیں جو جماعتوں کی نگہبانی کرسکیں، رہبری کرسکیں۔ بہر کیف مطالبہ اور شکوہ جائز ہے اگر اکابر دار العلوم اس موڑ پر دار العلوم سے نکلنے والی، ہفتہ واری، چالیس دن یا چار ماہ والی جماعتوں کے لئے ایسا ہدایات نامہ جاری فرمادیں جس سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر دونوں پر کام آسان ہو، اصلاح عقائد ونماز کے ساتھ حقوق العباد کی فکر بھی ہو، چوں کہ یہ علماء کی جماعتیں ہیں، اگر آج یہ ان امور پر نظر نہیں رکھیں گے تو کل امت کو منکرات سے کیسے بچاپائیں گے۔

اسی طرح جماعتی ذمہ دار اپنے جماعتی بھائیوں کے ذہنوں میں علماء کی ناقدری اور مدارس کے خلاف جو فضا بنی ہوئی ہے اس کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ سنا گیا ہے کہ جماعتی احباب اپنی زیر سایہ مساجد میں بغیر سال لگائے عالم دین کو امامت وخطابت کی اجازت تک نہیں دیتے۔ عزیزو! یہ باتیں امت کو منجدھار میں پھنسانے والی، محبت کے بجائے نفرت کا بڑھاوا دینے والی، علماء اور امت کے درمیان خلیج پیدا کرنے والی ہیں۔ مدارس اور یہ اصلاحی نظام دونوں صرف ضروری ہی نہیں بلکہ دونوں کا آپس میں شیر وشکر ہونا بھی ضروری ہے۔

مدارس سے دین کی سمجھ آئے گی اور جماعت سے عمل کی بیداری پیدا ہوگی۔ اللہ عمل کی توفیق دے۔

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

ضروری وضاحت

جناب مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے بعض غلط نظریات و افکار اور قابلِ اشکال بیانات کے سلسلے میں ملک و بیرونِ ملک سے آمدہ خطوط وسوالات کے پیشِ نظر "دارالعلوم دیوبند کے اکابر اساتذہ کرام اور جملہ مفتیانِ کرام کے دستخط سے ایک متفقہ موقف قائم کیا گیا تھا، لیکن اس تحریر کے اجراء سے قبل یہ اطلاع ملی کہ مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ایک وفد گفتگو کے لئے "دارالعلوم" آنا چاہتا ہے، چنانچہ وفد آیا اور اس نے مولانا محمد سعد صاحب کا یہ پیغام پہنچایا کہ وہ رجوع کے لئے تیار تیار ہیں، چنانچہ متفقہ موقف کی کاپی وفد کے ہمراہ مولانا محمد سعد صاحب کی خدمت میں ارسال کردی گئی، پھر اُن کی طرف سے اس کا جواب بھی موصول ہوا، لیکن مجموعی طور پر "دارالعلوم دیوبند" ان کی تحریر سے مطمئن نہیں ہوا، جس کی سردست کچھ تفصیل مولانا محمد سعد صاحب کے پاس خط کے ذریعے ارسال کردی گئی ہے۔

دارالعلوم دیوبند اکابر کی قائم کردہ تبلیغ کے مبارک کام کو غلط نظریات اور افکار کی آمیزش سے بچانے اور اکابر کے مسلک و مشرب پر قائم رکھنے، نیز جماعت کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لئے اپنا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کرنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس مبارک جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ہم سب کو مسلکاً وعملاً راہِ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے۔ آمین

دارالعلوم دیوبند

Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء المرسلين، محمد و آله و اصحابه اجمعين، اما بعد

اس وقت دنیا کے بہت سے علمائے حق اور مشائخ وغیرہ کی طرف سے یہ تقاضا کیا جارہا ہے کہ جناب مولانا سعد صاحب کاندھلوی کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں "دارالعلوم دیوبند" اپنا موقف واضح کرے، حال ہی میں بنگلہ دیش کے معتمد علماء اور پڑوسی ملک کے بھی بعض علماء کی طرف سے خطوط موصول ہوئے ہیں اور اندرونِ ملک سے بھی "دارالافتاء دارالعلوم دیوبند" میں کئی استفسارات آئے ہوئے ہیں، ہم جماعت کے داخلی انتشار و اختلاف اور نظم وانتظام سے قطع نظر یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ گذشتہ کئی سالوں سے استفتاءات اور خطوط کی شکل میں مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی سے متعلق جو نظریات و افکار دارالعلوم دیوبند کو موصول ہورہے ہیں تحقیق کے بعد اب یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن وحدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے۔ بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف کے دائرے سے باہر نکل رہے ہیں۔

بعض فقہی مسائل میں بھی وہ معتبر دارالافتاؤں کے متفقہ فتوئی کے برخلاف بے بنیاد نئی رائے قائم کرکے عوام کے سامنے شدت کے ساتھ بیان کررہے ہیں، نیز تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا ردّ و انکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر و اسلاف کی عظمت میں کمی، بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے، ان کا یہ رویہ جماعت تبلیغ کے سابقہ ذمہ داران: حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات کے جو اقتباسات ہم تک موصول ہوئے ہیں، جن کی نسبت ان کی طرف ثابت ہوچکی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

''حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم اور جماعت کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کی مناجات کے لئے خلوت وعزلت میں چلے گئے، جس سے بنی اسرائیل کے پانچ لاکھ اٹھاسی ہزار افراد گمراہ ہو گئے، اصل تو موسیٰ علیہ السلام تھے، وہی ذمہ دار تھے، اصل کو رہنا چاہئے، ہارون علیہ السلام تو معاون اور شریک تھے۔''

''نقل وحرکت توبہ کی تکمیل وتزکیہ کے لئے ہے، توبہ کی تین شرطیں تو لوگ جانتے ہیں، چوتھی شرط نہیں جانتے، بھول گئے وہ کیا ہے، خروج، اس شرط کو لوگوں نے بھلا دیا، ۹۹ قتل کرنے والے کی پہلی ملاقات راہب سے ہوئی، راہب نے اس کو مایوس کر دیا، پھر اس کی ملاقات ایک عالم سے ہوئی، عالم نے کہا کہ تم فلاں بستی کیطرف خروج کرو، اس قاتل نے خروج کیا، تو اللہ تعالیٰ نے اس کی توبہ قبول کرلی۔ اس سے معلوم ہوا کہ توبہ کے لئے خروج شرط ہے، اس کے بغیر توبہ قبول نہیں ہوتی، یہ شرط لوگ بھول گئے، توبہ کی تین شرطیں بیان کرتے ہیں، چوتھی شرط خروج بھول گئے۔''

''ہدایت ملنے کی جگہ مسجد کے علاوہ کوئی نہیں، وہ دینی شعبے جہاں دین ہی پڑھایا جاتا ہے، اگر ان کا بھی تعلق مسجد سے نہیں تو خدا کی قسم اس میں بھی دین نہیں ہوگا، ہاں دین کی تعلیم ہوگی دین نہیں ہوگا۔'' (اس اقتباس میں مسجد کے تعلق سے ان کا منشاء مسجد میں جاکر نماز پڑھنا نہیں ہے، اس لئے کہ انہوں نے مسجد کی اہمیت اور دین کی بات مسجد ہی میں لاکر کرنے کے سلسلے میں اپنے مخصوص نظریے کو بیان کرتے وقت کہی ہے، جس کی تفصیل آڈیو میں موجود ہے، ان کا نظریہ یہ بن چکا ہے کہ دین کی بات مسجد سے باہر کرنا خلاف سنت ہے، انبیاء اور صحابہ کے طریقے کے خلاف ہے۔'')

''اجرت لے کر دین کی تعلیم دینا دین کو بیچنا ہے، زنا کار لوگ تعلیم قرآن پر اجرت لینے والوں سے پہلے جنت میں جائیں گے۔''

''میرے نزدیک کیمرے والا موبائل جیب میں رکھ کر نماز نہیں ہوتی، تم علماء سے جتنے چاہے فتوے لے لو، کیمرے والے موبائل سے قرآن کا پڑھنا اور سننا قرآن کی توہین کرنا ہے، اس میں گناہ ملے گا، کوئی ثواب نہیں ملے گا، اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ قرآن پر عمل کرنے سے محروم کردیں گے، جو علماء اس سلسلے میں جواز کا فتویٰ دے رہے ہیں، میرے نزدیک وہ علماء سوء ہیں، علماء سوء ہیں، ان کے دل ودماغ یہود ونصاریٰ سے متاثر ہیں، وہ بالکل جاہل علماء ہیں، میرے نزدیک جو عالم اس کے جواز کا فتویٰ دے، خدا کی قسم اس کا دل اللہ کے کلام کی عظمت سے خالی ہے، یہ بات میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ مجھ سے ایک بڑے عالم نے کہا کہ اس میں کیا حرج ہے؟ میں نے کہا کہ اصل میں اس عالم کا دل اللہ کی عظمت سے خالی ہے، چاہے اس کو بخاری یاد ہو، بخاری تو غیر مسلم کو بھی یاد ہو سکتی ہے۔''

''ہر مسلمان پر قرآن کو سمجھ کر پڑھنا واجب ہے، واجب ہے، واجب ہے، جو اس واجب کو ترک کرے گا، اس کو ترک واجب کا گناہ ملے گا۔''

''مجھے حیرت ہے کہ پوچھا جائے کہ تمہارا اصلاحی تعلق کس سے ہے؟ کیوں نہیں کہتے کہ میرا اصلاحی تعلق اس کام سے ہے، میرا اصلاحی تعلق دعوت سے ہے، اس بات پر یقین کرو کہ اعمال دعوت وتربیت کے لئے کافی نہیں بلکہ ضامن ہیں، میں نے تو خوب غور کرلیا، کام کرنے والوں کے پیر اکھڑنے کی اصل وجہ یہ ہے کہ مجھے تو غم ہے کہ ان لوگوں کا جو یہاں بیٹھ کر کہتے ہیں کہ چھ نمبر پورا دین نہیں ہے، خود اپنی دہی کو کھٹی کہنے والا کبھی تجارت نہیں کرسکتا، مجھے سخت حیرت ہوئی کہ ہمارے ایک ساتھی نے آکر مجھ سے کہا کہ مجھے ایک مہینے کی چھٹی چاہئے، مجھے فلاں شیخ کی خدمت میں اعتکاف کے لئے جانا ہے، میں نے کہا کہ اب تک تم لوگوں نے دعوت وعبادت کو جمع نہیں کیا، تمہیں کم از کم چالیس سال تبلیغ میں ہو گئے، چالیس سال تبلیغ میں چلنے کے بعد ایک آدمی یوں کہے کہ مجھے چھٹی چاہئے، کیوں کہ میں ایک مہینہ اعتکاف کے لئے جانا چاہتا ہوں، میں نے کہا کہ جو آدمی دعوت سے چھٹی مانگ رہا ہے عبادت کے لئے، وہ دعوت کے بغیر عبادت میں ترقی کیسے کرسکتا ہے؟ میں صاف صاف بات کہہ رہا ہوں کہ ہم صرف دین سیکھنے کی تشکیل پر نہیں نکال رہے ہیں، اس لئے کہ دین سیکھنے کے تو اور بھی راستے ہیں، بس تبلیغ میں نکلنا ہی کیوں ضروری ہے، دین ہی تو سیکھنا ہے، مدرسہ سے سیکھ لو، خانقاہوں سے سیکھ لو۔''

ان کے بیانات کے بعض ایسے اقتباس بھی موصول ہوئے ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی

کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقۂ جہد سے تعبیر کر رہے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہٖ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالاں کہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت تبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زبانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء محدثین، مشائخ اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے لئے مختلف طریقے اختیار کئے۔ ہم نے اختصار کی وجہ سے یہ چند باتیں ہی عرض کی ہیں، ان کے علاوہ بھی بہت سی ایسی باتیں موصول ہورہی ہیں جو جمہور علماء سے ہٹ کر ایک نئے مخصوص نظریہ کی غماز ہیں، ان باتوں کا غلط ہونا بالکل واضح ہے، اس لئے اس پر تفصیلی کلام کی یہاں پر ضرورت ہے۔

اس سے پہلے دارالعلوم دیوبند کی طرف سے کئی بار خطوط کے ذریعے اور دارالعلوم میں تبلیغی اجتماع کے موقع پر "بنگلہ والی مسجد" کے وفد کے سامنے بھی اس پر توجہ دلائی گئی لیکن خطوط کا اب تک کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔

جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً ومسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث و آثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ اسی قسم کے نظریات بعد میں پوری جماعت کو راہ حق سے منحرف کردیتے ہیں، جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔

اس لئے ہم ان معروضات کی روشنی میں امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولوی محمد سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن و حدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے ہٹتے جارہے ہیں، جو بلاشبہ گمراہی کا راستہ ہے، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں، لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں پھیلتی جارہی ہیں۔

جماعت کے حلقہ میں اثر ورسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ اکابر ذمہ داران کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں اور مولوی محمد سعد صاحب کے جو غلط افکار ونظریات عوام الناس میں پھیل چکے ہیں، ان کی اصلاح کی پوری کوشش کریں، اگر ان پر فوری قدغن نہ لگائی گئی تو خطرہ ہے کہ آگے چل کر جماعت سے وابستہ امت کا ایک بڑا طبقہ گمراہی کا شکار ہوکر فرقہ ضالہ کی شکل اختیار کرلے۔

ہم سب دعا گو ہیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ جماعت کی حفاظت فرمائے اور اکابر کے طریقہ پر اخلاص کے ساتھ جماعت تبلیغ کو زندہ جاوید اور پھلتا پھولتا رکھے، آمین ثم آمین

دستخط اکابر علمائے دارالعلوم دیوبند

نوٹ: پہلے اس طرح کی نامناسب باتیں تبلیغی جماعت میں شامل بعض افراد کی طرف سے ہوئی تھیں تو اس دور کے علمائے دین مثلاً: حضرت شیخ الاسلامؒ وغیرہ نے ان کو متنبہ کیا، تو ان حضرات نے اس کا تدارک کیا، مگر اب خود ذمہ دار ہی اس طرح کی باتیں بلکہ اس سے بڑھ کر جیسا اقتباسات سے واضح ہے کہ کر رہے ہیں اور ان کو توجہ دلائی گئی مگر وہ متوجہ نہیں ہورہے ہیں، جس کی بنا پر لوگوں کو گمراہی سے بچانے کے لئے اس فیصلہ اور فتویٰ کی تصدیق کی جاتی ہے۔

(مولانا) نعمت اللہ غفرلہٗ (صاحب)

حبیب الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی دارالعلوم دیوبند

دارالعلوم دیوبند
Darul-Uloom, Deoband. U.P. India

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کی وضاحتی تحریر

دارالعلوم کا جوابی خط

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے دارالعلوم دیوبند کے متفقہ موقف کے جواب میں جو وضاحتی تحریر موصول ہوئی تھی دارالعلوم دیوبند نے اس پر عدم اطمینان کا اظہار کرتے ہوئے متفقہ موقف جاری کرنے کا فیصلہ کیا تھا اور اس کی اطلاع مولانا محمد سعد صاحب کو بھی بذریعہ خط دی گئی تھی۔ وضاحتی تحریر اور خط کی اشاعت مناسب نہیں سمجھی گئی، لیکن اب جب کہ نظام الدین کے بعض ذمہ داران کی طرف سے ایک تمہید کے ساتھ وضاحتی تحریر عام کردی گئی تو اس خط کی اشاعت بھی ہوگئی جس میں دارالعلوم دیوبند نے اپنی بے اطمینانی کی سردست کچھ تفصیل درج کی تھی تاکہ لوگوں کو یہ معلوم ہوسکے کہ دارالعلوم دیوبند کی بے اطمینانی کی بنیاد کیا تھی اور مولانا کے رجوع کی کیا حیثیت تھی؟

ذیل میں مولانا محمد سعد صاحب کی وضاحتی تحریر اور دارالعلوم کا خط شائع کیا جارہا ہے۔ اگر ضرورت محسوس ہوئی تو مزید تفصیل بعد میں شائع کی جائے گی۔

والسلام

ابوالقاسم نعمانی غفرلہ

مہتمم دارالعلوم دیوبند

۱۴۳۸/۳/۸ھ

مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کی وضاحتی تحریر

(مندرجہ ذیل تحریر ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے)

باسمہ سبحانہٗ وتعالیٰ

مکرم ومحترم حضرت مولانا مفتی ابوالقاسم صاحب ودیگر حضرات اکابر علماء کرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ حضرات کی تحریر گرامی موصول ہوئی، جس میں احقر کے نظریات اور افکار کے سلسلے میں احقر کے بعض بیانات سے قرآن و حدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات تفسیر بالرائے انبیاء کرام کی شان میں بے ادبی یا متفقہ فتاویٰ کے خلاف اپنی رائے یا جمہور علماء سے ہٹ کر کسی مخصوص نظریہ کی طرف نعوذ باللہ میلان کی شکایات آپ کے یہاں دارالافتاء میں استفتاء کی شکل میں موصول ہونے کا حال تحریر فرمایا گیا۔

(۱) اس سلسلہ میں اولاً احقر بغیر کسی تردد اور تأمل کے صاف لفظوں میں اپنا موقف واضح کرنا ضروری سمجھتا ہے کہ احقر الحمدللہ اپنے تمام اکابر ومشائخ علماء دیوبند ومظاہر علوم سہارنپور کے موقف اور اپنی جماعت کے اکابر حضرت مولانا محمد یوسف اور حضرت مولانا انعام الحسن کے مسلک ومشرب پر قائم ہے اور اس سے ایک ذرہ انحراف کو بھی پسند نہیں کرتا۔

اس سلسلہ میں جن سابقہ قدیم بیانات کا حوالہ تحریر گرامی میں دیا گیا ہے احقر اس کو اپنا ایک دینی فریضہ سمجھتے ہوئے اپنی جانب سے واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے عفوومغفرت کا طالب ہے، یہ ہمارے اسلاف ومشائخ کی سنت ہے کہ جب کسی موقع پر اپنی غلطی کا ان کو علم ہوا، انہوں نے اس سے رجوع فرمایا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور کوتاہیوں ولغزشوں سے حفاظت فرمائے۔

(۲) اس سلسلے میں ثانیاً یہ بات بھی عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ دورِ حاضر میں جن حضرات کو ہمارے دعوت والے مبارک عمل سے مناسبت نہیں ہے یا خدانہ خواستہ مخالفت کا مزاج ہے ان کی تمام تر کوششیں یہ رہتی ہیں کہ مدارس کے علماء حضرات اور دعوت وتبلیغ کے خدام کے درمیان منافرت وبعد پیدا کیا جائے اور ان کی غلطی اور چوک سے فائدہ اٹھا کر امت میں خلفشار وانتشار پیدا کیا جائے اور ایک دوسرے سے بدظن کیا جائے، اس لئے احقر کا معمول اس طرح کے فتنوں اور بدگمانیوں کے مواقع سے بچنے کے لئے کئی سال سے یہ ہے کہ اپنے اسلاف واکابر اور جمہور علماء امت اور ان کے موقوف ومسلک اور مدارس ومراکز کا ذکر وتذکرہ اور ان کی طرف تمام امور میں رجوع اور اپنے تمام مسائل میں علماء سے رابطہ رکھنے کے لئے اپنے بیانات میں غیر معمولی اہتمام کرتا ہے تاکہ بدگمانیوں کا کوئی موقع کسی کے ہاتھ نہ آئے، میرے

اس طرح کے بیانات روزانہ مرکز میں جماعتوں کے سیکڑوں افراد کو روانہ کرتے وقت روزانہ ہوتے ہیں، جس کا جی چاہے جب چاہے سن لے ملک اور بیرونِ ملک کے بڑے اجتماعات میں جہاں کا مجمع لاکھوں سے متجاوز ہوتا ہے وہاں بھی اہتمام کرتا ہوں، سال گزشتہ رائے ونڈ کے اجتماع میں بڑی تفصیل سے احقر نے عوام کے لاکھوں کے مجمع کو علم دین اور علماء دین کی طرف متوجہ کیا۔ حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب کی زیرنگرانی ان کے جامعہ فاروقیہ سے نکلنے والے ماہنامہ ''الفاروق'' ماہ ذی قعدہ ۳۶ھ مطابق ماہ اگست ۱۵ء کے شمارے میں جو چار زبانوں میں شائع ہوتا ہے اس بیان کو عوام الناس کو بدگمانی کے گناہ سے بچانے کے لئے اہتمام سے شائع کرا کر اپنی اور اپنے مدرسے کی شرعی ذمہ داری کو ثبوت پیش فرمایا حالاں کہ احقر کا بیان اپنی ذات حیثیت سے کوئی قابل اشاعت چیز نہیں ہے لیکن انہوں نے اس بیان کے اہم اجزاء سرخی عنوان کے ساتھ مصلحۃً شائع فرمائے، مثلاً علم اور علماء اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی امانت ہیں، ان کی زیارت عبادت ہے، علماء کی مجالس ان کی صحبت سے استفادہ قدم قدم قدم پر زندگی میں علماء سے پوچھ پوچھ کر چلنا ہماری محنت اور دعوت کا مقصد، جہالت کو ختم کرنا اور حصول علم کی طلب پیدا کرنا، دین کے کسی شعبہ کا انکار حضرت محمد ﷺ کے احکامات کا انکار ہے وغیرہ وغیرہ دو سال قبل ہمارے ملک میں سیتاپور کے عالمی اجتماع میں اور اس ماہ بھوپال کے عالمی اجتماع میں احقر نے ان تمام نازک امور کا پورا خیال رکھا ہے۔

بھوپال کے گزشتہ ہفتہ کے لاکھوں کے مجمع میں احقر کے بیان کو تمام ذرائع ابلاغ وہاٹس ایپ، فیس بک، یوٹیوب نے خصوصی اہتمام سے شائع کیا، جس میں کہا گیا کہ علماء کی مجلس اور مساجد میں قرآنی تفاسیر کے حلقے یہ ایسی چیز ہیں جن کی امت کو سخت ضرورت ہے۔ اگر ان کو ہلکا سمجھا گیا تو یہ بڑا فتنہ اور بڑی محرومی کا سبب ہے۔

نیز یاد رکھیں کہ ہم کوئی جماعت نہیں ہیں، ہمارا کوئی مذہب اور کوئی الگ طریقہ نہیں ہے، ہم اہل سنت والجماعت میں اور ہم سب کے لئے جو چلنے کا راستہ ہے اور ہمارا منشور اور طریقہ ہے اور دینی و دنیاوی امور میں اور علمی استفادے میں جو ہمارا مرکز ہے وہ یہ دینی مدارس ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اس ملک میں اور خاص طور پر یوپی کے علاقہ میں مرکزی حیثیت عطا فرمائی ہے، علماء دیوبند کا جو مسلک ہے وہی ہمارا مسلک ہے تبلیغی کام کرنے والوں کا اپنی کوئی رائے قائم کرنا انتہائی گمراہی اور فتنہ کا سبب ہے۔ یہ بات دل سے نکال دینا کہ ہمارا ان مراکز کے علاوہ کوئی اور مرجع ہے اس کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ انتہی

بھوپال کے اس ہی اجتماع کے ختم ہونے سے پہلے وہاں کے دعوت کے ذمہ دار احباب کو امریکہ، کناڈا، برطانیہ اور یورپ کے علماء کرام اور دعوت کے احباب نے احقر کو اس بیان کے خیر مقدم کی اطلاع بھوپال ہی میں دی جس کا تذکرہ احباب نے مجھ سے کیا اور یہ مذکورہ بالا جملہ بیانات ہزاروں کی تعداد میں اول سے آخیر تک میرے الفاظ کے ساتھ محفوظ ہیں، آج کل کے حیرت ناک عجیب وغریب ذرائع ابلاغ کی وجہ سے ایک ایک بات پورے عالم میں اسی وقت پہنچ جاتی ہے جس وقت وہ اسٹیج سے کہی جارہی ہے، پوری دنیا میں مذکورہ بالا بیانات کی اس قدر غیر معمولی اشاعت کے بالمقابل قدیم بیانات میں کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام حکمتوں اور مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہارِ خیال میں جو کوتاہی ہوئی اس سے آپ جیسے عالمی دینی مرکز کے اہم ذمہ دار حضرات کو احقر و اس کے ساتھیوں کے افکار و خیالات موقف و مسلک میں کسی قسم کی جو بدگمانی ہوئی ہے، احقر اس کو نہایت افسوس ناک اور دعوت و تبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون سمجھتا ہے۔ فالی اللہ المشتکی و إلیہ المستعان.

نوٹ : ہمارے یہاں مرکز میں لیٹر پیڈ اور مہر وغیرہ کے استعمال کا معمول نہیں ہے، نیز احقر کے بیانات پر جو اعتراض ہیں ان کے متعلق احقر کی کم علمی کے باوجود جو معلومات اور ان کے علمی مراجع وغیرہ ہیں آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد،

نظام الدین، دہلی

۲۹ رصفر المظفر ۱۴۳۸ھ

مطابق ۳۰ رنومبر ۲۰۱۶ء، بروز چہارشنبہ

جناب مولانا محمد سعد صاحب کی وضاحتی تحریر

پردار العلوم کا جوابی خط

جناب مولانا محمد سعد صاحب وفقنا اللہ وایاکم لما تحبہ وترضاہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

خیریت خواہ بحمدہ وتعالیٰ بعافیت ہے۔

تحریر طلب امر یہ ہے کہ آں جناب کا مرسلہ مکتوب پڑھ کر مسرت ہوئی کیوں کہ ہماری سعادت مندی کا تقاضا یہی ہے کہ اگر ہم سے اللہ رب العزت کے پسندیدہ دین کے احکام میں یا اُن کے منتخب و برگزیدہ شخصیات علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان میں بھول چوک سے کوئی خطا سرزد ہوجائے تو تنبہ پر بغیر کسی تاخیر کے اس سے رجوع اور اُس کے ناگوار اثرات کے تدارک کی مخلصانہ کوشش کی جائے، آپ کے مراسلہ گرامی نامہ کے ابتدائی حصہ سے بظاہر یہی تاثر ہوتا ہے جو کہ بلاشبہ قابل قدر ہے لیکن خط کے آخری حصہ سے یہ تاثر ختم ہوجاتا ہے۔

کیوں کہ خط کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ ''امور سطور بالا'' کے بالمقابل قدیم بیانات میں احقر کی کسی چوک یا زبان کی بے احتیاطی یا بیان کے وقت تمام حکمتوں یا مصلحتوں کے احاطہ نہ ہونے کی وجہ سے اظہار خیال میں جو کوتاہی ہوئی، اس سے آپ جیسے عالمی، دینی، مرکز کے اہم ذمہ داری حضرات کو احقر واس کے ساتھیوں کے افکار وخیالات، موقف ومسلک میں کسی قسم کی جو بدگمانی ہوئی ہے، احقر اس کو نہایت افسوس ناک اور دعوت وتبلیغ والے مبارک عمل اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون سمجھتا ہے۔'' (بلفظہ)

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اولاً تو دار العلوم کے موقف کی بنیاد آپ کے صرف پرانے بیانات نہیں ہیں بلکہ ماضی قریب کے بیانات بھی ہیں، بلکہ ایک اقتباس کے کچھ اجزاء کو چھوڑ کر باقی تمام اقتباسات قریبی وقت کے ہیں۔

ثانیاً آپ کے حالیہ بیانات میں مدارس، علماء اہل اللہ سے قربت کی ترغیب تو دی گئی ہے لیکن قابل اشکال باتوں سے رجوع یا ان کی تردید کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

تیسری بات یہ ہے کہ آپ کے مراسلہ کا آخری حصہ صاف بتارہا ہے کہ آپ کے نزدیک دار العلوم دیوبند کا یہ فتویٰ (جس کے پیش نظر یہ طویل مکتوب ارسال کیا گیا ہے) بدگمانی اور دعوت تبلیغ کے کام اور اس کے مرکز کے ساتھ عدم تعاون کے جذبے سے مرتب کیا گیا ہے، آں جناب کا یہ وہم اور خیال یکسر نادرست اور غلط ہے، فتاویٰ بدگمانی کی بنیاد پر نہیں بلکہ بیان شریعت کے لئے جاری کئے جاتے ہیں، پھر آں جناب کو یہ ضرور معلوم ہوگا کہ ''سوءِ ظن اور بدگمانی'' علمی اور شرعی اعتبار سے اس ظن وگمان کو کہا جاتا ہے جو قرائن وامارات وعلامات کے بغیر قائم کیا جاتا ہے، جس ظن وگمان کی بنیاد قرینہ وامارت وعلامت پر ہو، اسے سوءِ ظنی اور بدگمانی سے تعبیر نہیں کیا جاسکتا ہے، علاوہ ازیں دار العلوم دیوبند کا یہ فتویٰ اور موقف تو آپ کی صریح اور غیر محتمل عبارتوں پر مبنی ہے، تو اسے بدگمانی پر محمول کرنا بجائے خود ایک گونہ بدظنی ہے۔

بایں ہمہ چوں کہ آپ ملک کے ایک نہایت معروف علمی ودینی خاندان کے فرد ہیں، پھر دعوت وتبلیغ کی آپ سے پشتینی وابستگی ہے، اس کے پیش نظر اس فتویٰ میں آں جناب کے ساتھ حسن ظن کے پہلو کو راجح رکھا گیا ہے مگر وائے افسوس کہ آپ اسے بھی بدگمانی پر محمول کررہے ہیں، رہا دار العلوم دیوبند کا جماعت تبلیغ کے ساتھ بے لوث خیر خواہی کا تعلق اور اپنی تعلیمی وتدریسی مشاغل کی رعایت کے ساتھ تعاون، تو یہ عالم آشکارا ہے، اس پر کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

مزید یہ ہے خط کے آخر میں نوٹ کے عنوان سے آپ نے لکھا ہے کہ ''احقر کے بیانات پر جو اعتراضات ہیں، ان کے متعلق احقر کی کم علمی کے باوجود معلومات ان کے علمی مراجع وغیرہ آئندہ ارسال کرنے کی کوشش کی جائے گی، اس سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ اپنی آراء اور افکار ونظریات کو صحیح سمجھتے ہیں اور ان کے دلائل فراہم کرنا چاہتے ہیں۔

آں جناب کے نام اس مراسلہ کے بعد مراسلت کے سلسلے کو درازی سے بچانے کی غرض سے یہ خیال ہورہا ہے کہ اب دار العلوم دیوبند کا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کردیا جائے تاکہ جماعت کا یہ مبارک کام غلط نظریات وافکار کی آمیزش سے بچ سکے اور اس کی افادیت اور علماء حق کے درمیان اس کا اعتماد قائم رہے۔

ابو القاسم نعمانی ۱۴۳۸/۳/۵ھ

مولانا محمد سعد صاحب کا رجوع نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گرامی قدر رمکرم حضرت مولانا ابوالقاسم نعمانی صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آں جناب نے بندے کے چند مختلف بیانات کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے جو تحریر مرتب فرمائی تھی جسے عوام میں فتویٰ کا نام دیا گیا، بندے نے اس کے بارے میں ایک رجوع نامہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا جس میں اپنے اکابر سلف اہل سنت والجماعت کے عقائد سے سرمو انحراف سے براءت کا اظہار کر کے جو باتیں ان کے مخالف بندہ سے سرزد ہوئی ہوں، ان سے رجوع کا اعلان کیا تھا، لیکن اس رجوع نامے کے آخر میں کچھ ایسے جملے آگئے تھے جن کو رجوع کی روح کے منافی سمجھتے ہوئے اس سے متعارض قرار دیا گیا، اس لئے وہ رجوع نامہ قابل قبول نہیں سمجھا گیا، حقیقت یہ ہے کہ بندہ اپنا مافی الضمیر اس وقت پوری طرح واضح نہیں کرسکا۔ درحقیقت بات یہ تھی کہ آپ کی تحریر میں بندے کی کچھ باتیں تو ایسی تھیں جن سے بندہ نے غیر مشروط کا اظہار کیا تھا اور کچھ باتیں ایسی تھیں جو درحقیقت سلف کے مفسرین کے ایسے کلام سے ماخوذ تھیں جو شاید معترض حضرات کی نظر سے نہیں گذرا، جس کی وجہ سے انہیں قطعی بے اصل اور محض تفسیر بالرائے قرار دیا گیا، حالاں کہ وہ سلف سے منقول ہیں اور ان کی بناء پر کسی بات کو باطل محض یا گمراہی نہیں قرار دیا جاسکتا، زیادہ سے زیادہ انہیں مرجوح کہہ سکتے ہیں، ان منقولات کے مراجع آں جناب کی خدمت میں بھیجنے کا ارادہ اس غرض سے ظاہر نہیں کیا گیا تھا، رجوع سے رجوع مقصود تھا، بلکہ یہ نقول آں جناب کی خدمت میں لانے کا منشاء یہ تھا کہ ان پر غور فرمالیا جائے تاکہ ہر قسم کی غلطی کو ایک ہی صف میں شمار نہ کیا جائے کیوں کہ بعض جگہ مضمون کی غلطی ہوگئی، بعض جگہ ترجیح کی غلطی ہوگی اور بعض جگہ تعبیر کی کوتاہی اور بعض باتیں ایسی ہوں گی جن کا حاصل نزاع لفظی ہوگا، رجوع نامہ میں میں نے تمام امور کا اجمالی جواب دینا چاہا جو ان سب قسموں کو شامل ہوجائے، اس سے تعارض کا شبہ پیدا ہوا، اس لئے بندہ نے اول تو وہ موہم فقرے رجوع نامے سے نکال کر جناب کے پاس بھیجے اور اب اس تحریر کے ذریعہ مفصل طور پر ایک ایک اعتراض کے بارے میں اپنا موقف اور رجوع کی نوعیت واضح کرنا چاہتا ہوں، جن سے انشاء اللہ تعارض کا اشتباہ رفع ہوجائے گا، آپ کی تحریر میں میرے بیانات کو قابل اعتراض قرار دیا گیا ہے، اب میں ان میں سے ہر ایک کے بارے میں اپنا موقف عرض کرتا ہوں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا واقعہ

اس واقعہ میں بندہ نے جو کچھ بیان کیا، وہ ان متعدد مفسرین کے قول کی بنیاد پر بیان کیا تھا جنہوں نے جلدی چلے آنے پر باری تعالیٰ کے سوال کو فی الجملہ نکیر پر محمول کیا اور اسے بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب قرار دیا ہے، ان مفسرین کی عبارتیں درج ذیل ہیں:

والاستفهام للانكار و يتضمن كما في الكشف انكار السبب الحامل لوجود مانع في البين وهو ايهام اغفال القوم و عدم الاعتداء بهم مع كونه عليه السلام مامورا باستصحابهم و احضارهم معه و انكار اصل الفعل لأن العجلة نقيصة في نفسها فكيف من أولى العزم اللائق بهم مزيد الحزم (روح المعانی، ج۱۶، ص۲۴۱)

اسی بات کو معارف القرآن میں بھی ایک قول کے طور پر نقل فرمایا ہے، جس کی عبارت یہ ہے:

''آپ کے منصب رسالت کا تقاضہ یہ تھا کہ قوم کے ساتھ رہتے، ان کو اپنی نظر میں رکھتے اور ساتھ لاتے، آپ کی عجلت کا نتیجہ ہوا کہ قوم کو سامری نے گمراہ کردیا۔'' (معارف القرآن، ج۶، ص:۱۲۲)

لہٰذا جو بات کہی گئی وہ تفسیر بالرائے نہیں تھی، اس کی بنیاد سلف کے کلام میں موجود تھی، اس لئے اگر کوئی اس تفسیر کو اختیار کرے تو اسے اہل سنت سے خارج نہیں کیا جاسکتا، البتہ بندہ یہ اعتراف کرتا ہے کہ اس کے مقابل دوسری تفسیر جو علامہ قرطبیؒ نے فرمائی ہے، بے غبار ہے اس کو اختیار کرنا اس لحاظ سے راجح ہے کہ اس سے کسی نبی کی طرف سے کسی اجتہادی غلطی کی نسبت کی بھی ضرورت نہیں ہوتی، نیز جس انداز اور تفصیل سے بندہ نے وہ بات عوام کے مجمع میں کہی، اس سے مزید غلط فہمیاں بھی پیدا ہوسکتی ہیں جو مقصود نہیں تھیں، اس لئے میں اپنے ایسے

بیانات سے رجوع کرتا ہوں، اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی اور اس کے بیان میں بھی قصور ہوا جس سے حضرت موسیٰ کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا، بندہ حضرات انبیاء علیہم السلام کے بارے میں کسی ادنیٰ بے ادبی سے بھی اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہے۔

اجرت لے کر تعلیم دینا

دراصل بندہ یہ سمجھتا ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے مسلک میں طاعات پر اجرت لینا جائز نہیں ہے لیکن متاخرین نے جو اجازت دی ہے وہ جس وقت کی تاویل سے دی ہے، لہٰذا اس کو تعلیم پر اجرت نہیں کہا جا سکتا، لیکن بندہ سے اس مفہوم کے ادا کرنے میں قصور ہوا اور بات ایسے انداز سے کہہ دی گئی کہ جس سے علم دین کے مدرسین کے بارے میں یہ عمومی تاثر پیدا ہوگا کہ ان کا اجرت لینا جائز نہیں ہے، اس تاثر سے بھی بندہ واضح الفاظ میں رجوع کرتا ہے۔

موبائل سے قرآن کریم پڑھنا اور سننا

واقعہ یہ ہے کہ ہمارے زمانے میں موبائل جس قسم کی خلاف شرع باتوں بلکہ عریانی اور فحاشی میں استعمال ہو رہا ہے اس کی وجہ سے یہ بندے کی رائے ہے کہ اس میں قرآن کریم کو محفوظ کر کے اس میں تلاوت کرنا قرآن کی بے ادبی ہے، یہ میری اور بعض دوسرے علماء کی بھی رائے ہے۔ دوسرے اہل علم اس سے اختلاف کر سکتے ہیں، لیکن اس کو بیان کرنے میں بندے سے ایک تو چوک ہوئی کہ ایک مجتہد فیہ مسئلے میں مخالف رائے کو بالکل باطل قرار دینا اس کے قائلین پر نکیر کرنا اور انہیں علماء سوء قرار دینا حدود سے متجاوز تھا جو عوام کو اجتناب کی تلقین کرنے کے سیاق میں سرزد ہوا، دوسرے کیمرے والے موبائل کو جیب میں رکھ کر نماز نہ ہونے کا حکم بھی اسی پر متفرع کیا گیا، تیسرے اس قسم کے مسائل کو جن میں علماء کرام کی دو رائے ہو سکتی ہیں تبلیغی اجتماعات میں بیان کرنے کا معمول نہیں رہا ہے، اس مسئلے کا بیان اس معمول کے خلاف ہوا۔

اپنی غلطی کے اس اعتراف کے ساتھ یہ گذارش بھی کرنا چاہتا ہوں کہ جس معاملے میں علماء معاصرین کی آراء مختلف ہوں، جس طرح انہیں عوام کے مجمع میں اس شدت کے ساتھ بیان کرنا درست طرز عمل نہیں جس شدت کے ساتھ بندے نے بیان کیا، اسی طرح اگر کوئی اس معاملہ میں محتاط رائے رکھتا ہو، تو ایسی بات نہیں کہ اس کی بنا پر اسے گمراہ یا اہل سنت سے خارج قرار دیا جائے۔

اصلاحی تعلق اور دین کے دوسرے شعبے

بندہ اپنے رجوع نامے کے شروع میں اپنا نقطۂ نظر واضح کر چکا ہے کہ بندے کے نزدیک تبلیغ کے علاوہ تعلیم دین اور تزکیہ کے لئے علماء اور اہل اللہ کی صحبت دین کا اہم شعبہ ہے اور بندہ اپنے بیانات میں اس پر زور دیتا رہتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی اس پہلو کو زیادہ زیادہ اہمیت کے ساتھ واضح کرنے کی پوری کوشش کرے گا۔

لیکن جب کوئی شخص دین کے کسی ایک شعبے سے وابستہ ہوتا ہے تو وہ اپنے احباب کو اس شعبے کی اہمیت بتانے اور انہیں کام پر آمادہ کرنے کے لئے اس پر زیادہ زور دیتا ہے، بندہ چوں کہ تبلیغ کے کام سے وابستہ ہے تو اپنے احباب کے سامنے اسی کی اہمیت زیادہ اہتمام کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ بعض ایسے مقامات پر اس کام کی اہمیت ظاہر کرنے کے لئے بیان کا کچھ ایسا انداز ہو گیا ہے جس سے معاذ اللہ دین کے دوسرے شعبوں کی اہمیت کا کم ہونا سمجھا گیا ہے، جو حقیقت یہ ہے کہ مقصود نہیں تھا اور جس کے مقصود نہ ہونے پر بندے کے دوسرے بیانات شاہد ہیں، لہٰذا بندے کا کوئی بھی ایسا بیان جس سے تبلیغ کے علاوہ دین کے دوسرے شعبوں کی ناقدری سمجھ میں آتی ہو یا جس سے تبلیغ کے شرعی حکم کو کسی ایک خاص طریقے کے ساتھ محدود قرار دینا لازم آتا ہو، بندہ اس سے رجوع اور براءت کا واضح اعلان کرتا ہے اور انشاء اللہ آئندہ اس بات کا پورا خیال رکھے گا کہ اس قسم کا کوئی تاثر پیدا نہ ہو۔

امید ہے کہ ان گزارشات کے بعد بندے کے رجوع نامے کے بارے میں پیدا شدہ اشتباہ انشاء اللہ تعالیٰ رفع ہو جائے گا۔

والسلام مع الاکرام

بندہ محمد سعد

بنگلہ والی مسجد، حضرت نظام الدین، دہلی

۱۰ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ

مطابق ۹ رجنوری ۲۰۱۷ء

دارالعلوم دیوبند کا جواب

باسمہٖ تعالیٰ

الحمد لله رب العالمين و الصلاة و السلام على سيد الانبياء و المرسلين، سيدنا و مولانا محمد و علىٰ آله و اصحابه اجمعين. امابعد.

جناب مولانا سعد صاحب کاندھلوی کے بعض بیانات کی روشنی میں ان کے افکار اور نظریات کے سلسلے میں دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واضح کیا تھا، جس میں کہا گیا تھا کہ تحقیق کے بعد اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ ان کے بیانات میں قرآن و حدیث کی غلط یا مرجوح تشریحات، غلط استدلالات اور تفسیر بالرائے پائی جارہی ہے۔ بعض باتوں میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی شان اقدس میں بے ادبی ظاہر ہوتی ہے، جب کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جن میں موصوف جمہور امت اور اجماع سلف سے باہر نکل رہے ہیں، چوں کہ یہ متفقہ موقف اب عام ہو چکا ہے، اس لئے اس کے مکمل اعادہ کی ضرورت نہیں ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے رجوع کے نام سے ایک تحریر بھی موصول ہوئی جس پر اطمینان نہیں ہوسکا تھا۔

اب مولانا محمد سعد صاحب کی طرف سے ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ کو رجوع نامہ کے سلسلے میں ایک نئی تحریر موصول ہوئی ہے، جس کے تمام مشمولات اور تفصیلات سے اگرچہ اتفاق نہیں کیا جاسکتا، لیکن اس تحریر میں مولانا نے فی الجملہ اپنے بیانات سے رجوع کیا ہے جن کا ذکر دارالعلوم دیوبند کے موقف میں کیا گیا تھا اور آئندہ ان کا اعادہ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

اب اس موقع پر اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے مولانا محمد سعد صاحب کی جن قابل اشکال باتوں کے سلسلے میں اپنا متفقہ موقف ظاہر کیا تھا وہ موقف اپنی جگہ پر قائم ہے۔ دارالعلوم دیوبند نے اپنا متفقہ موقف واپس نہیں لیا ہے اور ان افکار و نظریات کو جن کا ذکر متفقہ موقف میں کیا گیا ہے، دارالعلوم دیوبند بہرحال غلط اور ناقابل قبول سمجھتا ہے اور ان تمام غلط باتوں پر جن کی نشان دہی متفقہ موقف میں کی گئی ہے، جماعت کی ہر سطح پر قدغن لگانا ضروری سمجھتا ہے،

لیکن مولانا نے اپنی تحریر میں چوں کہ فی الجملہ رجوع کرتے ہوئے آئندہ ان باتوں سے پرہیز کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے، اس لئے اس پر اعتماد کرتے ہوئے ہم توقع کرتے ہیں کہ مولانا آئندہ ایسی باتوں سے مکمل احتیاط برتیں گے جو علمائے راسخین کے نزدیک قابل گرفت ہوسکتی ہوں، اسی کے ساتھ مولانا محمد سعد صاحب کو بطور خاص اس امر کی طرف متوجہ کرانا چاہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کے سلسلے میں ان کے بیانات صرف مرجوح حیثیت کی تفسیر نہیں رکھتے بلکہ وہ یقینی طور پر غلط ہیں اور جلیل القدر پیغمبر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شانِ اقدس کے منافی ہیں، اس لئے اس مسئلہ میں مولانا کو اپنے تمام بیانات کی بلاتاویل تردید کرنی چاہئے، خواہ حضرت موسیٰ علیہم الصلوٰۃ والسلام کی عجلت کو بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب قرار دینے کا مسئلہ ہو یا چالیس رات دعوت ترک کر کے عبادت میں مشغول رہنے کا الزام ہو، اس مسئلہ کی مختصر وضاحت کے لئے مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائی جائے، نیز تفصیلی دلائل کے لئے حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی کا مضمون "وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" کی صحیح و معتبر تفسیر بغور دیکھنی چاہئے، جو اس تحریر کے ہمراہ ارسال ہے اور دارالعلوم دیوبند کی ویب سائٹ پر بھی شائع ہوچکی ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب حضرت موسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو بیان کرتے ہیں اس کے بارے میں قابل توجہ امور:

(۱) مولانا اپنی تحریر مورخہ ۱۰ ربیع الثانی ۱۴۳۸ھ مطابق ۹ رجنوری ۲۰۱۷ء میں لکھتے ہیں: ''میں اپنے ایسے بیانات سے رجوع کرتا ہوں اس لئے نہیں کہ وہ تفسیر بالرائے تھی، بلکہ اس لئے کہ وہ مرجوح تھی، الخ''

اس سلسلے میں عرض ہے کہ یہ مرجوح ہی نہیں بلکہ غلط اور باطل ہے سلف میں سے کسی کا یہ قول نہیں ہے اور نہ کوئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ایسی بات کہہ سکتا ہے۔ روح المعانی سے جو عبارت مولانا نے نقل کی ہے اس عبارت کا مولانا کی اس بات سے ''موسیٰ علیہ السلام چالیس رات دعوت کے عمل کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوگئے، اسی وجہ سے بنی اسرائیل کی اکثریت گمراہ ہوگئی'' کوئی ربط و تعلق نہیں ہے۔

(۲) خدائے عالم الغیب والشہادۃ نے قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا

لَوْمَكَ الْآيَة میں واضح الفاظ میں قوم موسیٰ کی گمراہی کا حقیقی ومجازی سبب بیان فرمادیا ہے۔اس سے حضرت موسیٰ کا دور دور تک کوئی تعلق نہیں ہے۔

صاحب مظہریؒ کے جس تفسیری قول کو مولانا اپنی دلیل کے طور پر پیش کرتے ہیں، اولاً تو خود قاضی صاحب نے اس کو بصیغۂ تمریض بیان کیا ہے، پھر اس کا جو جواب نقل کیا ہے اُسے لفظ ''لعل'' سے بیان کیا ہے۔معلوم ہوا کہ اس پر خود انہیں بھی، جزم یقین نہیں ہے، علاوہ ازیں اس جواب میں علمی خدشات بھی ہیں، پھر اس کا مولانا کی بات سے کوئی ربط نہیں ہے، ان وجوہ سے اس مسئلہ میں اسے دلیل سمجھنا بڑی بھول ہے، نیز روح المعانی سے جو عبارت نقل کی گئی ہے اس کا بھی مولانا کی بات سے ادنیٰ تعلق نہیں ہے بلکہ اس کے سیاق وسباق کے پیش نظر رکھ کر دیکھیں تو وہ فی الجملہ مولانا کے دعویٰ کے خلاف ہوگی۔

قرآن کریم کی ایک آیت کو پڑھئے، حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باری تعالیٰ کے سوال ''مَـا اَعْـجَلَكَ'' کا جو جواب دیا ہے اس پر کسی نوع کا کوئی انکار مذکور نہیں، جس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے جواب کو قبول فرمالیا۔

آگے مولانا لکھتے ہیں کہ:''اس کے بیان میں بھی قصور ہوا، جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بے ادبی کا شبہ پیدا ہوا۔''

ذرا اپنے اس جملہ پر غور کریں ''موسیٰ علیہ السلام نے صرف چالیس رات دعوت کا عمل نہیں کیا'' مولانا صریح لفظوں میں کہہ رہے ہیں کہ ''موسیٰ نے دعوت وتبلیغ جو ان کا فرض منصبی ہے وہ ترک کردیا'' حالاں کہ حضرت موسیٰ نے اپنے بھائی حضرت ہارونؑ کو جو بنص قرآنی کار نبوت ورسالت میں ان کے شریک تھے، اپنا نائب وقائم مقام بنادیا تھا اور قرآن بیان کرتا ہے کہ انہوں نے دعوت تبلیغ کی یہ خدمت انجام بھی دی، پھر بھی مولانا حضرت موسیٰ کو ترک دعوت کا مورد قرار دے رہے ہیں، کیا یہ ان کی شان رسالت میں صریح تنقیص نہیں ہے؟ اس لئے مولانا نیر جوع سے پہلے جو باتیں لکھیں ہیں وہ نہ درست ہیں نہ مولانا کے منصب کے مطابق ہیں۔لہٰذا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں مولانا محمد سعد صاحب اپنے تمام بیانات سے بلا تاویل وتوجیہ رجوع کریں اور اس کا اعلان کریں۔

عکس تحریر: دستخط حضرت علمائے ربانیین ومہر دار الافتاء دار العلوم دیوبند

مولانا سعد صاحب کا آخری رجوع نامہ

بتاریخ ۱۸رفروری ۲۰۱۷ء مطابق ۲۰رجمادی الاول ۱۴۳۸ھ بروز ہفتہ اردو کے اکثر و بیشتر اخبارات میں شائع ہوا، جس میں دو تحریر درج تھیں۔ ایک تحریر میں انتظامی امور کا تذکرہ تھا، دوسری تحریر رجوع نامہ پر مبنی تھی۔ عکس تحریر پیش ہے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بخدمت جناب مفتی ابوالقاسم صاحب دامت برکاتہم

امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہوں گے۔

آں جناب کا خط موصول ہوا، جس میں آں جناب نے بندہ کو بلا تاویل وتوجیہ رجوع کرنے کا حکم دیا ہے۔ بندہ کو علماء دارالعلوم دیوبند پر مکمل اعتماد ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر تشریف لے جانے والے واقعہ میں بندہ اپنے تمام بیانات سے بلا تاویل وتوجیہ رجوع کرتا ہے اور آئندہ اس کو بیان کرنے سے انشاء اللہ مکمل اجتناب کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا حفظ وامان عطا فرمائے۔ آمین

۴رجمادی الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۲رفروری ۲۰۱۷ء

فقط والسلام

بندہ محمد سعد عفی عنہ ربنگلہ والی مسجد، حضرت نظام الدین، دہلی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بخدمت جناب مفتی ابوالقاسم صاحب دامت برکاتہم
امید ہے کہ مزاج عالی بخیر ہونگے
آنجناب کا خط موصول ہوا جس میں آنجناب نے
بندہ کو بلا تاویل و توجیہ رجوع کرنے کا حکم دیا ہے

بندہ کو حضرات علماء دارالعلوم دیوبند پر مکمل اعتماد ہے
اور حضرت موسی علیہ السلام کے کوہ طور پر تشریف
لے جانے والے واقعہ میں بندہ اپنے تمام بیانات سے
بلا تاویل و توجیہ رجوع کرتا ہے
اور آئندہ اس کے بیان کرنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ
مکمل اجتناب کرنے کا پختہ ارادہ کرتا ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ اپنا حفظ و امان عطا فرمائے۔ آمین

۴/ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ
مطابق ۲/ فروری ۲۰۱۷ء

فقط والسلام
بندہ محمد سعد
بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی

(مطالعہ تفاسیر)

وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی (طٰہٰ:۸۸) کی صحیح ومعتبر تفسیر

از حضرت مولانا حبیب الرحمٰن قاسمی اعظمی

استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند

پیش لفظ

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین وعلٰی آلہٖ واصحابہٖ اجمعین. امابعد!

سوشل میڈیا اور انٹرنیٹ پر ہفتوں سے ایک استفتاء بنام مولانا عبدالسلام قاسمی غازی آباد جاری ہے، جس میں مولانا سعد صاحب کاندھلوی کی ایک تقریر جوانہوں نے ۱۳ رربیع الاول ۱۴۳۸ھ ر۱۳ردسمبر ۲۰۱۶ء کو بعد نماز فجر مرکز نظام الدین میں کی تھی درج ہے، جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ ''حضرت کے ملفوظات سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت الی اللہ تمام فرائض اور تمام سنتوں اور تمام اللہ کے احکام میں سب سے اونچا حکم رکھتا ہے کیوں کہ دین کے سارے شعبوں کا احیاء دعوت کے فریضہ کے ادا کرنے پر موقوف ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ دین کے سارے شعبوں کا احیاء دعوت الی اللہ کی ادائیگی پر موقوف ہے، دعوت کا چھوٹ جانا امت کی گمراہی کا یقینی سبب ہے بلکہ یہاں تک لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر اللہ کی رضا اور اس کو خوش کرنے کے لئے تنہا عبادت میں مشغول ہو گئے اور قوم پیچھے رہ گئی، اللہ نے پوچھا ''مَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ یٰمُوْسٰی'' موسیٰ نے عرض کیا کہ وہ لوگ پیچھے رہ گئے ہیں، آپ کو راضی کرنے کے لئے آگے بڑھ گیا (وہاں سے سنناپات کو) اللہ نے فرمایا اے موسیٰ! ہم نے تمہارے پیچھے تمہاری قوم کو فتنہ اور آزمائش میں ڈال دیا، علماء نے لکھا ہے کہ وجہ یہ ہوئی کہ موسیٰ علیہ السلام بجائے قوم کو ساتھ لے کر آنے کے قوم کو چھوڑ کر آگئے۔ چالیس رات موسیٰ نے عبادت میں گذار دی، اللہ کی شان کہ چھ لاکھ بنی اسرائیل

جوسب کے سب ہدایت پر تھے ان میں سے پانچ لاکھ اٹھاسی ہزار چالیس رات کی چھوٹی سی مدت میں گمراہ ہوگئے۔

صرف ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کا کام نہیں کیا (میں یہ سمجھ کر کہہ رہا ہوں) صرف ۴۰ رات موسیٰ علیہا السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا، ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مشغول رہے اور چالیس رات کے عرصہ میں ۵ لاکھ ۸۸ ہزار بنی اسرائیل سب کے سب بچھڑے کی عبادت پر جمع ہو گئے الخ۔''

مولانا سعد صاحب یہ تقریر پہلے بھی کر چکے تھے، جس پر بعض علماء نے کہا کہ ان کی تقریر کے خط کشیدہ جملہ سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اور خود امر الٰہی کی تنقیص ہو رہی ہے کیوں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام خود سے نہیں بلکہ اللہ کے حکم سے اور اللہ کی طرف سے مقرر کردہ میقات میں گئے تھے، اس لئے یہ کہنا کہ موسیٰ علیہ السلام کے ترک دعوت اور مشغول عبادت ہونے کے سبب قوم گمراہ ہوگئی، ایک اولوالعزم پیغمبر کی شان میں بلاشبہ بے ادبی ہے اور حضرات انبیاء کی شان میں اس قسم کی بے ادبی انتہائی خطرناک ہے۔

اب اسی سلسلے میں بنام مولانا عبدالسلام قاسمی غازی آبادی کا ایک استفتاء اور اس کے ساتھ مولانا محمد سعد صاحب کے حق میں تفسیری نقول پیش کئے گئے ہیں، اس زیر نظر تحریر میں اصل واقعہ کو سورۂ اعراف اور سورۂ طٰہٰ کی متعلقہ آیات کی مستند و معتبر تفسیروں سے واضح کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی مستفتی مولانا عبدالسلام غازی آبادی نے مولانا سعد کے حق میں جو دلائل پیش کئے ہیں، ان کا جائزہ بھی لیا گیا ہے۔ امید ہے کہ یہ تحریر ایک طالب حق کے لئے رہنمائی کا ذریعہ ثابت ہوگی۔ واللہ ہوالموفق

ملحوظات

(۱) **معصیت کی حقیقت**: اپنے قصد واختیار سے حکم خداوندی کی خلاف ورزی کرنا۔

(۲) حضرات انبیاء گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں، یہی اہل سنت کا اجماعی عقیدہ ہے، راجح قول کے لحاظ سے یہ عصمت گناہ صغیرہ سے بھی ہے، علمائے دیوبند کے مقتدا حجۃ الاسلام مولانا محمد قاسم نانوتویؒ نے اپنی بعض تصانیف میں بدلائل اس راجح قول کو بیان کیا ہے۔

(۳) حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی توقیر و تعظیم اور ان کی عزت و حرمت کی پاسداری باجماع اہل سنت والجماعت واجب ہے، تفسیری اقوال یا اسرائیلی روایات کی بنیاد پر ان کی جانب ایسے امور کی نسبت جس سے فی الجملہ ان کی تنقیص ہوتی ہو، جائز نہیں ہے۔

(۴) تفسیر کی سب کتابیں باب عقائد واحکام میں لائق استناد نہیں ہیں، بلکہ ان میں طبقات ہیں:

(الف) اس باب میں صرف علماء حق کی مستند و معتبر کتابیں ہی مفید ہیں۔

(ب) پھر علمائے حق کی جن تفاسیر میں اسرائیلیات اور ضعیف روایتوں سے جس قدر زیادہ احتراز کیا گیا ہے، استناد میں اسی لحاظ سے ان کا درجہ بلند ہوگا۔

(۵) اہل حق حضرات صوفیاء کی تفاسیر جنہیں علمی اصطلاح میں ''تفسیری اشاری'' کہا جاتا ہے، ان اشاری تفسیروں سے بھی باب عقائد واحکام فقہی میں استدلال واستناد نہیں کیا جائے گا، کیوں کہ ان کا موضوع باطنی معانی سے متعلق ہے، جب کہ عقیدہ وعمل کا ثبوت قرآن وحدیث کے ظاہری نصوص سے ہوتا ہے۔

(۶) اہل بدعت واہواء، جیسے معتزلہ، روافض وغیرہ کی تفسیروں سے بھی بالخصوص باب عقیدہ میں احتجاج واستدلال درست نہیں ہے۔

(۷) عصر حاضر میں ایک ایسا فرقہ موجود ہے جو اگر چہ اپنی نسبت اہل سنت والجماعت کی جانب کرتا ہے لیکن اہل سنت کے بہت سے اصول سے منحرف ہے۔ یہ فرقہ اپنی عقل وفہم کو اس درجہ اہمیت دیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں حقائق شرعیہ میں بھی تاویل وتحریف کر دیتا ہے۔ بخاری ومسلم کی احادیث تک کو (جب کہ اہل علم کے اجماع کے مطابق یہ اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہیں) ضعیف وموضوع ٹھہرا دیتا ہے، اجماع کا منکر ہے، معجزات کا بھی منکر ہے، ہندوستان میں اس فرقہ کے اولین رہنما سرسید احمد خاں اور مصر میں شیخ مفتی محمد عبدہ ہیں جن کے اہم ترین تلامذہ میں سید محمد رشید رضا مصری اور شیخ محمد مصطفی مراغی ہیں، اس فرقہ کی تفسیری کتابیں بھی لائق اعتماد نہیں، اس لئے باب دین میں ان پر اعتماد سے احتراز لازم ہے۔

نوٹ: مطالعہ تفسیر میں انشاء اللہ یہ ملحوظات مفید ہوں گے۔

تفسیر آیات سورۃ الاعراف

بنی اسرائیل کی مصر سے واپسی

بنی اسرائیل جب سلامتی کے ساتھ بحرقلزم پار کر گئے اور اپنی آنکھوں سے فرعون اور اس کے سارے لشکر کو غرق ہوتے اور پھر ان کی نعشوں کو ساحل سمندر پر تیرتے ہوئے دیکھ لیا، تو انہیں اس کی طرف سے مکمل اطمینان ہوگیا۔

اس کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں لے کر وادیٔ سینا کی طرف روانہ ہوگئے، راستہ میں ان کا گزر ایک ایسی قوم پر ہوا جو بتوں کی پوجا میں لگی ہوئی تھی اور بتصریح مفسرین یہ بت گائے کی شکل میں تھے، تو بنی اسرائیل حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کرنے لگے "اِجْعَلْ لَّنَا اِلٰهًا كَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ"

اس فکری پستی کا مظاہرہ کیوں؟

بنی اسرائیل اگرچہ نبیوں کی اولاد تھے اور ان میں ابھی تک وہ اثرات کسی قدر باقی تھے جو انہیں اپنے آباء واجداد سے ورثہ میں ملے تھے لیکن صدیوں کی غلامی اور مصری بت پرستوں کے حاکمانہ اقتدار میں رہنے کی وجہ سے اخلاقی پستی، عزائم کی کمزوری، احسان فراموشی، سرکشی، فساد انگیزی وغیرہ جیسے رذائل ان کا قومی مزاج بن گئے تھے، اپنے اسی مزاج کی بناء پر وہ سارے دلائل ومعجزات جنہیں وہ اب تک حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ دیکھ چکے تھے، سب کو نظر انداز کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے یہ مطالبہ کر بیٹھے کہ ہمارے لئے بھی ایسا ہی معبود بنا دیجئے جیسے ان کے معبود ہیں۔

بہرحال حضرت موسیٰ علیہ السلام انہیں لے کر اس لق ودق بیابان میں پہنچ گئے جسے توریت میں بیابان شور، سین اور سینا کے ناموں سے ذکر کیا گیا ہے، اسی بیابان کے ایک سرے پر کوہِ طور واقع ہے۔

اس بیابان شور میں ان کے کھانے پینے کا معجزاتی انتظام بھی کر دیا گیا کہ بحکم الٰہی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک پتھر پر اپنے عصا کو مارا تو پانی کے بارہ چشمے پھوٹ پڑے اور کھانے کے لئے روزانہ من وسلویٰ کا نزول ہوجایا کرتا تھا، پھر دھوپ کی تپش کی شکایت پر بادلوں کا سائبان ان پر تان دیا گیا۔ ان سب خدائی انتظامات کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود اللہ رب العزت کے وعدہ اور حکم کے مطابق رب کائنات سے براہِ راست مناجات اور بنی اسرائیل کے لئے دستور شریعت یعنی تورات حاصل کرنے کی غرض سے کوہِ طور پر جانے کا قصد کیا، تو حضرت ہارون علیہ السلام کو بنی اسرائیل کی اصلاح اور نگرانی کے لئے اپنے قائم مقام بنا کر اپنے کچھ منتخب اصحاب کے ہمراہ کوہِ طور کے لئے روانہ ہوگئے۔

قرآن حکیم ناطق ہے:

(۱) وَوٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّاَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ فَتَمَّ مِيْقَاتُ رَبِّهٖٓ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً. وَقَالَ مُوْسٰى لِاَخِيْهِ هٰرُوْنَ اخْلُفْنِيْ فِيْ قَوْمِيْ وَاَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيْلَ الْمُفْسِدِيْنَ. وَلَمَّا جَآءَ مُوْسٰى لِمِيْقَاتِنَا وَكَلَّمَهٗ رَبُّهٗ. (الاعراف: ۱۴۲، ۱۴۳)

لِمِيْقَاتِنَا کی تفسیر میں امام قرطبی لکھتے ہیں: أی الوقت الموعود اسی بات کو امام بغوی نے ان الفاظ میں بیان کیا ہے: أی الوقت الذی ضربنا له اور صاحب مظہری کے یہ الفاظ ہیں: أی وقتنا الذی وقتنا لهٗ أن أكلمه فيه."

یہ آیت پاک صاف طور پر بتا رہی ہے کہ موسیٰ علیہ السلام خود اپنے طور پر قبل از وقت کوہِ طور پر نہیں پہنچ گئے تھے، بلکہ اللہ تعالیٰ کے عہد وامر پر منجانب اللہ مقررہ وقت پر وہاں گئے کہ اس مقررہ مدت میں بحکم خدا عبادت وریاضت میں مشغول رہیں گے، ان چالیس دنوں میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تنہائی میں عبادت میں مشغول رہنا اللہ کے حکم کی تعمیل وتکمیل میں تھا۔ پھر قوم سے اس غیوبت کے زمانہ میں ایک نبی کو اپنا قائم مقام بنائے گئے تھے کہ قوم میں اصلاح ودعوت کا سلسلہ جاری رہے، اگرچہ قوم بنی اسرائیل کے اصل ہادی اور رہنما حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی تھے مگر جب موسیٰ علیہ السلام نے اس عرصہ کے لئے حضرت ہارون کو جو خود بھی اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی ہیں، اپنا نائب اور قائم مقام بنا دیا تو ان کی حیثیت اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام ہی جیسی ہے اور قرآن پاک ناطق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی یہ خدمت انجام دی۔ سورۂ طٰہٰ میں ہے:

وَلَقَدْ قَالَ لَهُمْ هٰرُوْنُ مِنْ قَبْلُ يٰقَوْمِ اِنَّمَا فُتِنْتُمْ بِهٖ وَ اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ فَاتَّبِعُوْنِيْ وَ اَطِيْعُوْا اَمْرِيْ. (طٰہٰ:۹۰)

اس لئے یہ کہنا کیسے درست ہوسکتا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام قوم کو چھوڑ کر عبادت میں مصروف ہوگئے اور دعوت کا عمل نہیں کیا، اس لئے وہ قوم جو سب کی سب ہدایت پر تھی اس کی اکثریت گمراہ ہوگئی۔ "تدبرو تفکو"

(۲) حضرت موسیٰ علیہ السلام حسب وعدۂ الٰہی طور پر گئے اور چالیس دنوں کے صیام واعتکاف وغیرہ کے بعد جب بغیر کسی واسطہ کے اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی سے شرف یاب ہوئے تو فرط شوق میں سوال کر بیٹھے "رَبِّ اَرِنِيْٓ اَنْظُرْ اِلَيْكَ" الآیۃ۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے اس سوال اور اللہ تعالیٰ کی جانب سے جواب کی تفصیلات وغیرہ کا ذکر کرنے کے بعد انہیں تورات عطا ہوئی۔

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: قَالَ يٰمُوْسٰٓى اِنِّي اصْطَفَيْتُكَ عَلَى النَّاسِ بِرِسٰلٰتِيْ وَبِكَلَامِيْ فَخُذْ مَآ اٰتَيْتُكَ وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ. وَكَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً وَّتَفْصِيْلًا لِّكُلِّ شَيْءٍ. (اعراف:۱۴۴،۱۴۵)

اس موقع پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے جو اکرامات وانعامات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ہوئے اور اس وقت جو کتاب ہدایت (تورات) انہیں ملی، اس کی افادیت واہمیت اس آیت میں بیان کی گئی ہے۔

ذرا ٹھہر کر سوچئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قوم کو حضرت ہارون علیہ السلام کے حوالہ کرکے چالیس دن تک طور پر تنہا عبادت میں مشغول رہے، ان کا یہ عمل اگر بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب ہوتا تو کیا وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انعامات واکرامات سے ہم کنار ہوسکتے تھے، جن کا اس آیت میں بیان ہے۔

اس شرف ہم کلامی اور عطائے توریت کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ کو خبردی: وَاتَّخَذَ قَوْمُ مُوْسٰى مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ حُلِيِّهِمْ عِجْلًا جَسَدًا لَّهٗ خُوَارٌ. (الاعراف:۱۴۸)

حافظ ابن کثیرؒ اس آیت کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

يخبر تعالىٰ عن ضلال من ضل من بني اسرائيل في عبادتهم العجل الذي اتخذه السامري. و كان هذا منهم بعد ذهاب موسىٰ لميقات ربه تعالىٰ و أعلمه الله تعالىٰ بذلك وهو على الطور حيث يقول تعالىٰ اخبارا عن نفسه الكريمة: (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ الخ) (تفسیر ابن کثیر، ج۲،ص:۲۵۳، سورۃ الاعراف)

اس آیت پاک کے کسی ایک حرف سے اشارۃً بھی یہ بات نہیں معلوم ہوتی کہ قوم بنی اسرائیل کی اس گمراہی کا سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اکیلے طور کے لئے جانا ہے بلکہ حافظ ابن کثیرؒ نے اپنے تفسیری کلمات سے یہ واضح کردیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس موقع پر بنی اسرائیل کا امتحان لیا جس میں وہ ناکام ہوکر سامری کے دام فریب میں الجھ گئے، جس کی اطلاع اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر ہی دیدی۔

(۴) اوپر مذکور آیت میں یہ الفاظ گذر چکے ہیں:

وَ وٰعَدْنَا مُوْسٰى ثَلٰثِيْنَ لَيْلَةً وَّ اَتْمَمْنٰهَا بِعَشْرٍ.

ان الفاظ سے صاف معلوم ہورہا ہے کہ ابتداء میں طور پر عبادت کی مدت تیس راتیں مقرر ہوئی تھیں، اس پر دس دن کا اضافہ کرکے اسے پورے چالیس کردیا گیا، اللہ تعالیٰ نے کس حکمت سے یہ اضافہ کیا؟ قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے وقت قوم سے یہی کہہ گئے تھے کہ میں تیس دنوں کے بعد واپس آجاؤں گا، لیکن جب تیس دن گذرنے کے بعد اس میں دس دن کا اور اضافہ ہوگیا تو موسیٰ علیہ السلام کی واپسی میں دس دنوں کی تاخیر ہوگئی، اسی مدت تاخیر یعنی آخری عشرہ میں سامری نے اپنی فریب کاریوں اور طلسمہ سازیوں سے بنی اسرائیل کو گئوسالہ پرستی میں مبتلا کردیا، جس کی طرف وہ اپنی پستی فطرت کی وجہ سے پہلے ہی مائل تھے۔

باقی مارچ ۲۰۱۸ء کے شمارے میں پڑھیں، ان شاء اللہ

غم اور مشکل کا علاج

حدیث پاک میں ہے کہ جو آدمی ہمیشہ استغفار پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر مشکل آسان کردیتا ہے اور ہر غم دور کردیتا ہے اور ایسی جگہ سے روزی دیتا ہے کہ اس کو گمان بھی نہیں ہوتا۔ (ابوداؤد)

آپ سب استغفار کی تسبیح صبح شام پڑھا کریں۔

بھوپال کا عالمی تبلیغی اجتماع

ارشاد احمد اعظمی ندوی مدنی

مدھیہ پردیش کی راجدھانی بھوپال میں عرصہ دراز سے ہر سال تبلیغی جماعت کا اجتماع ہوتا ہے، جس میں جماعت پوری دنیا سے لوگوں کو سمیٹ کر لاتی ہے اور اپنی قوت کا مظاہرہ کرتی ہے۔

پہلے یہ اجتماع شہر کے اندر تاج المساجد میں ہوا کرتا تھا اور مولانا عمران خان اس کی قیادت کرتے تھے، جس سے تاج المساجد اور اس سے ملحق دارالعلوم کی شہرت اور مادی فائدے ملتے تھے، یہ چیز بھوپال میں موجود دوسرے دینی اداروں کے لئے جلن کا باعث بنتی تھی، ساتھ ہی اجتماع کے ایام میں بھیڑ بڑھجانے کی وجہ سے حکومت بھی کوشاں تھی کہ کسی طرح یہ مصیبت ٹلے، بالآخر ایسے حالات پیدا کئے گئے کہ اجتماع شہر سے دور اینٹ کھیڑی گاؤں لے جایا گیا۔

بھوپال کے اجتماع کے دو نمایاں کردار تھے، ایک عالم دین مولانا عمران خان ندوی ازہری، دوسرے شہر کے مشہور کاروباری نواب میاں دونوں انتقال کر گئے۔ مولانا عمران خان کی رحلت کے بعد ان کا گھرانہ اختلافات کا شکار ہو کر کمزور پڑ گیا۔ دوسری طرف نواب میاں اور ان کے اہل خانہ نے اینٹ کھیڑی میں بہت بڑی پراپرٹی بنائی جس کے تحفظ کا مسئلہ تھا، مقام اجتماع اینٹ کھیڑی بن جانے سے ان کی یہ فکر دور ہوگئی۔ اجتماع انہیں کے فارم میں ہوتا ہے، نواب میاں کے خاندان والوں نے اپنے سیاسی روابط بھی بنا رکھے ہیں، ان کا ایک قریبی رشتہ دار بی جے پی کا سرگرم رکن ہے اور ان کے وارث سکندر میاں وزیر اعلیٰ شیوراج سنگھ چوہان کی بدھنی میں انتخابی مہم چلاتے ہیں، ان کے کاروبار کا سلسلہ بھی بہت دور تک پھیلا ہوا ہے۔

تبلیغی جماعت اپنے اس اجتماع کے لئے پوری طاقت لگا دیتی ہے، مہینوں پہلے اجتماع کی تاریخ لینے کے لئے ایک وفد حضرت نظام الدین دلی آتا ہے، اس وفد میں شرکت کو اہل مدارس اور اعیان علاقہ باعث شرف اور کار ثواب سمجھتے ہیں، تاریخیں عام طور پر نومبر اور دسمبر کی رکھی جاتی ہیں اور پھر اجتماع کے لئے حرکت شروع ہو جاتی ہے۔

تبلیغی جماعت والے جماعت میں وقت لگانے والوں کو جوڑے رکھنے کی انتھک کوشش کرتے ہیں، ان کے لئے وقفہ وقفہ سے پروگرام رکھتے ہیں، جن کو 'جوڑ' کہتے ہیں۔ اگر شہر کے آخری کونے میں بھی ان کا کوئی شخص مشکل میں پڑ گیا تو اس کے پاس پہنچ جاتے ہیں، اپنے پروگراموں میں انہیں کو آگے بڑھاتے ہیں جو جماعت میں نکل چکا ہو اور دوسروں سے صرف بقدر ضرورت تعلق رکھتے ہیں۔ بھوپال کی کوئی مسجد ایسی نہیں جس پر ان کا تسلط نہ ہو۔ اگر کسی امام نے ان کی مرضی کے خلاف کام کیا تو اس کے لئے مشکلات کھڑی کر دیتے ہیں۔ بعض دفعہ طاقت کے استعمال سے بھی گریز نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اب مسجدوں میں ننانوے فیصد انہیں کا پروگرام چلتا ہے اور بھوپال کے علماء و مفتیان نے مطلب برآری کے لئے تبلیغی جماعت کی خوشامد و چاپلوسی کو اپنا شعار بنالیا ہے۔ میں بھوپال کی ایک قدیم ترین جامع مسجد میں جمعہ کی امامت وخطابت کے فرائض انجام دیتا تھا، تبلیغی جماعت والے مجھ سے محض اس لئے ناراض رہتے تھے کیوں کہ انہوں نے جب بھی مجھ سے اپنے آدمی کے لئے خطاب کو کہا، میں نے ان سے درخواست کی کہ میرا بیان ہوتا ہے، بہتر ہوگا اگر آپ لوگ میرا بیان سنیں۔ میرے اس رویہ کی وجہ سے مجھے تبلیغی جماعت والوں سے بے انتہا پریشانی اٹھانی پڑی، کسی نہ کسی طرح وہ مجھے دق کرتے ہی رہتے تھے حالاں کہ بارہا ان کے لئے میں نے عرب جماعتوں کے بیانات کی ترجمانی کی اور جماعت کے لئے اپنی خدمات پیش کیں۔

بھوپال کا ماحول اس وقت ایسا ہے کہ ہر دینی مدرسہ تبلیغی جماعت کی خوشنودی میں لگا ہوا ہے، تبلیغیوں کو مدارس کی مجالس عاملہ اور شوریٰ میں اہتمام کے ساتھ شامل کیا جاتا ہے، ان کے لوگوں کو کام پر رکھا جاتا ہے، تبلیغی جماعت کے پروگرام کے لئے آئے دن تعلیم موقوف کر کے اساتذہ وطلبہ کو ان کی خدمت کے میں حاضر کر دیا جاتا ہے، باہر سے آنے والی جماعتوں کی مدرسہ کی طرف سے پرتکلف دعوتوں کا بندوبست ہوتا

ہے اور وہ بکرے ذبح ہوتے ہیں جو بچوں کے لئے صدقات میں آتے ہیں اور مدرسہ والے موقع کا فائدہ اٹھاتے ہوئے غیر ملکی اسفار کا انتظام کرلیتے ہیں۔

ہمارے ملک میں بڑی تعداد ایسے لوگوں کی ہے جو خود کو مسلمان کہتے ہیں، لیکن نہ انہیں کلمہ معلوم ہے، نہ نماز کا پتہ ہے اور نہ قرآن کا علم ہے، ساتھ ہی طرح طرح کی خرافات میں مبتلا ہیں، ہمارے علماء کے پاس نہ وقت ہے اور نہ ہی دلچسپی کہ وہ وہاں جائیں اور ان کو اس دلدل سے نکالیں۔ تبلیغی جماعت والے ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہر جگہ پہنچتے ہیں اور اپنی استطاعت کے مطابق ان کو نماز، روزہ اور قرآن کی طرف راغب کرتے ہیں، تبلیغیوں کی یہ کوشش قابل تعریف ہے۔ اللہ ان کو جزائے خیر دے، انہوں نے ہمارا بھی بوجھ اتار دیا۔

لیکن جو جماعت میں پرانے ہوجاتے ہیں، دیکھنے میں آیا ہے کہ ان کے اخلاق وافکار بدل جاتے ہیں، بھوپال میں تبلیغیوں کے پیش نظر اجتماع کی ظاہری کامیابی ہوتی ہے، تقریباً ستر سالوں سے مسلسل اجتماع ہورہا ہے لیکن اس کے نتائج الٹے نظر آتے ہیں۔

بھوپال میں اجتماع سے بہت پہلے ایک خاص ماحول بنانا شروع کردیا جاتا ہے، بھوپالیوں کے ذہن میں یہ بات بٹھائی جاتی ہے کہ یہی دین ہے اور اسی کامیابی میں ہماری کامیابی ہے۔ اجتماع میں باہر سے آنے والے مہاجرین ہیں اور ہماری حیثیت انصار کی ہے، ہمیں اپنے مہاجر بھائیوں کے لئے ہمہ وقت ہر قربانی کے لئے تیار رہنا چاہئے اور اس کے لئے اللہ کی طرف سے بڑے بڑے وعدے کئے جاتے ہیں۔

حالت یہ ہوتی ہے کہ اجتماع گاہ کی صفائی کے لئے روزانہ رضاکاروں کے جتھے نکلتے ہیں، ٹینٹ ہاؤس والے خود اپنے سامان پہنچا کر لگواتے ہیں، اسٹیج، مائک، بجلی اور ٹیلی فون والے اپنی خدمات پیش کرتے ہیں، اکابرین اور بیرون ملک سے آنے والی جماعتوں کی ضیافت کا اعلیٰ ترین انتظام ہوتا ہے، مقامی لوگ الگ الگ اوقات میں اجتماع گاہ کی زیارت کرتے ہیں۔ دوسرے دن عصر کے بعد سینکڑوں شادیاں ہوتی ہیں، تیسرا دن دعا کا ہوتا ہے، جس میں اتنا بڑا مجمع اکٹھا ہوتا ہے کہ بارہ بجے دن میں دعا کے اختتام کے بعد آدھی رات تک لوٹنے والوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے۔ لیکن افسوس زندگیوں میں کوئی سدھار نظر نہیں آتا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

دارالعلوم دیوبند علماء اور مفتیان پر الزام تراشی سے دیوبند میں غم و غصہ

دیوبند (۱۵ دسمبر ایس ٹی بیورو) دارالعلوم دیوبند علماء کرام اور مفتیان کرام پر بہتان تراشی اور بے بنیاد الزامات سے دیوبند کے علماء کرام اور مفتیان عظام اساتذہ اور طلباء اور دیوبند کی سماجی اور ادبی اور دیگر خدمت گار تنظیموں کے ذمہ داران میں سخت غم و غصہ ہے۔ان کا کہنا ہے کہ عالم اسلام کے اس عظیم دینی اور مذہبی ادارے اور اس کے خدمت گاروں پر بہتان تراشی فتنہ پرور قسم کی سوچ ہے اور یہ خدشہ ہے کہ یہ لوگ دشمنان اسلام کا آلہ کار بن چکے ہیں۔

مجاہد جنگ آزادی دارالعلوم دیوبند کے شیخ الحدیث شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی کے شاگرد خاص اور جمعیۃ علماء کے خازن مولانا حسیب صدیقی نے مولوی ابوالحسن ارشد کاندھلوی کی جانب سے دارالعلوم دیوبند اس کے اساتذہ اور مفتیان کرام پر عائد کردہ بے بنیاد اور بے ہودہ الزامات کو یکسر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہیں ہرگز یہ امید نہیں تھی کہ مشہور عالم دین کے خانوادے میں پیدا ہو کر وہ اس قدر گھٹیا اور نازیبا حرکات پر اتر آئیں گے انھوں نے کہا کہ مولوی ارشد کاندھلوی کی جانب سے جو الزامات عائد کئے گئے ہیں انہیں سچ ثابت کرنے کے لئے ثبوت اور دلائل پیش کرنے ہوں گے۔مولانا حسیب صدیقی نے کہا کہ مولوی ارشد کاندھلوی نے دارالعلوم اور اس کے مفتیان کرام پر ہیرا پھیری اور فتووں پر سودے بازی کے الزامات عائد کر کے علماء کی کردارکشی کی جو ناکام اور بے ہودہ کوشش کی ہے۔وہ قابل مذمت ہے اور اس کی کوئی بنیاد نہیں ہے، حسیب صدیقی نے کہا کہ ابوالحسن ارشد خدارا یہ بتائیں کہ فی الوقت وہ کس اسلام دشمن ایک کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں اور اس قسم کی بیان بازی اور علماء پر الزام تراشی کرنے کے لئے انھیں کتنی رقم ملی ہے۔مولانا حسیب صدیقی نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند از ہرالھند ہے جس کی آبیاری حضرت مولانا قاسم نانوتوی، شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اور حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب جیسے جید اور شہرہ آفاق علماء نے کی ہے۔اس لئے یہاں سے جاری فتوے اور شرعی مسائل مذہبی اعتبار سے مکمل اور مدلل ہوتے ہیں۔جن میں کسی بھی طرح کا لالچ اور ذرہ کے برابر بھی کوئی ترمیم نہیں کرائی جاسکتی۔مولانا حسیب صدیقی نے کہا کہ اپنے خاندان کے ایک بگڑے ہوئے شخص کے باغیانہ تیور رکھنے والے فرد کو بچانے کے لئے دارالعلوم دیوبند پر اور علماء دیوبند پر تہمتیں اچھالنا انسانیت سوز حرکت ہے۔جو بالیقین قابل مذمت ہے۔

جامعہ قاسمیہ کے مہتمم مولانا ابراہیم نے کہا مولوی ارشد کاندھلوی کی جانب سے علماء دیوبند پر جو کیچڑ اچھالی گئی ہے وہ بہت افسوس ناک ہے۔مولانا ابراہیم نے کہا کہ مولوی ارشد کاندھلوی جیسے لوگوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مرکز نظام الدین کو آج جو بھی شہرت حاصل ہے، علماء دیوبند کی تائید و توثیق کی مرہون منت ہے، لیکن اب اس کی شہرت اور قبولیت کو گھن لگتا جارہا ہے۔اور محسوس ہوتا ہے کہ مرکز کے بھی لوگ اور جماعت تبلیغ کے چند ناپختہ افراد اپنی غلط سوچ اور غلط روش سے اپنی الگ تھلگ راہ بنانے میں مصروف ہیں اور ان کی یہ راہ تمام علماء اور تمام اہل حق سے بالکل جداگانہ ہے اور یہ بات مرکز کے مستقبل کے لئے سخت خطرہ ہے اور مرکز کے لئے یہ روش نہایت نقصان دہ ہے۔مولانا ابراہیم نے کہا مولوی سعد اس وقت ایسی روش پر گامزن ہیں اور ایسی ہٹ دھرمی کی راہ چل رہے ہیں جس کا انجام صرف ضلالت ہے۔مولانا نے مزید کہا کہ مولوی سعد کے گمرہ کن بیانات اور خیالات پر دارالعلوم دیوبند کے جاری کردہ تحریر اور فتووں پر کچھ لوگ بہت زیادہ چراغ پا ہو رہے ہیں۔یہ وہ گروپ ہیں جو تبلیغی جماعت کے خیر خواہ ہیں اسلام کے عین خیر خواہ نہیں۔

TILISMATI DUNYA (MONTHLY)
ABULMALI, DEOBAND 247554 (U.P.)

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20

ISSUE January,Feburary 2018

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	کمالاتِ اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786

محسنِ ملت استاذ العاملین ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ العالی کا شاگرد بننے کیلئے مندرجہ ذیل معلومات اور چیزیں نیچے دیئے ہوئے پتے پر بھیجیں۔

(1) اپنا نام (2) اپنے والد کا نام (3) اپنی والدہ کا نام (4) تاریخ پیدائش یا عمر
(5) مکمل پتہ (6) اپنا موبائل نمبر (7) گھر کا موبائل نمبر یا فون نمبر
(8) تعلیمی لیاقت کی وضاحت (9) 4 عدد پاسپورٹ سائز فوٹو
(10) HASHMI ROOHANI MARKAZ کے نام =/1000 روپے کا ڈرافٹ

مطلوبہ معلومات اور چیزیں بھیجنے کا پتہ

HASHMI ROOHANI MARKAZ , NEAR ALI MASJID

MOHALLA ABULMALI , DEOBAND , U.P.

PIN CODE NO. 247554

مزید معلومات کیلئے مندرجہ ذیل موبائل نمبروں پر رابطہ کریں !

مولانا حسن الہاشمی:- 9358002992

حسان عثمانی:- 9634011163 ، وقاص (مولانا کے بیٹے):- 9557554338

اپنے مسائل اور پریشانیوں کا حل بذریعہ ای میل

HRMARKAZ19.@gmail.com

ماہنامہ
دیوبند

طلسماتی دُنیا

مارچ ۲۰۱۸ء

۲۰۱۸ء علم الاعداد کی روشنی میں

مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع

دنیا کو مسخر کرنے کا راز

تکلف برطرف سچ سے نفرت ہے تو آپ کی مرضی

عاطف ہاشمی

RS.30/=

POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ
ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غدار وں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کاروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI-DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

..........❖..........

دعوت کو بدنام کرنے والے لوگ

مہاراشٹر کے ایک علاقہ کی اختری مسجد میں تبلیغی جماعت کے مقامی امیر عبدالقادر بھنگار والے نے دارالعلوم دیوبند کے ایک سفیر کے ساتھ نازیبا حرکت کی اور اس کے ساتھیوں نے دارالعلوم دیوبند کی امانت چھیننے کی کوشش بھی کی، جو ایک تکلیف دہ حرکت ہے۔ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو عظمت ملنے والی نہیں ہے بلکہ اس طرح کی حرکتوں سے مولانا سعد کو رسوائی کے مزید صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور دعوت کا کام بھی یقیناً متاثر ہوگا۔

دنیا بھر کے علماء اور صلحاء نے یہ بات تسلیم کی ہے کہ مولانا سعد کے بعض بیانات راہِ اعتدال سے ہٹے ہوئے ہیں اور بعض جملے اس قدر غلط ہیں کہ ان سے ایمان بھی خطرے میں پڑ جاتا ہے، اکثر لوگوں کی رائے یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند نے مولانا سعد کے خلاف جتنا سخت قدم اٹھانا چاہئے تھا اتنا سخت قدم نہیں اٹھایا۔ دارالعلوم دیوبند کا موقف بہت نرم ہے اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کرلیا ہے جب کہ مولانا سعد برابر بول رہے ہیں اور برابر علمی غلطیاں کر رہے ہیں اور یہ غلطیاں دین وشریعت کے نقطۂ نظر سے قابلِ گرفت ہیں۔

ہم مانتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب ایک بزرگ کے بیٹے ہیں اور تحریکِ دعوت کے روحِ رواں ہیں، لیکن غلطی تو غلطی ہی ہوتی ہے، وہ عام آدمی کرے یا کوئی خاص آدمی کرے۔ مولانا سعد صاحب سے اپنی تقریروں میں جو کچھ بھول چوک ہوگئی اس پر مولانا کو اظہار شرمندگی کرنا چاہئے اور اس کا صحیح طریقہ یہ تھا کہ کسی بڑے اجتماع میں اس بات کا اعتراف کرتے کہ مجھ سے یہ غلطی ہوگئی ہے اور میں اس سے رجوع کرتا ہوں اور آئندہ کے لئے یہ عہد کرتا ہوں کہ میں اس طرح کی غلطیوں کا ارتکاب نہیں کروں گا۔ اگر مولانا سعد صاحب ایسا کرتے تو وہ جتنے بڑے ہیں اس سے بھی زیادہ بڑے اور عظیم ہوجاتے اور تمام علماء بھی یہ کہنے پر مجبور ہوتے کہ صبح کا بھولا اگر شام کو گھر واپس آجائے تو وہ بھولا ہوا نہیں کہلاتا لیکن ہوا یہ ہے کہ مولانا سعد صاحب کی طرف سے بار بار رجوع کا بھی اعلان ہوتا رہا اور بار بار وہ ان ہی غلطیوں کو اپنے بیانات میں دہراتے رہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر کسی بھی طرح کا الزام اور قرآن حکیم کی آیات کی من مانی تفسیر، اصحاب کہف کے کتے کو شیر کہنے کی غلطی، جہاد سے متعلق آیتوں میں خلط ملط وغیرہ وہ غلطیاں ہیں جنہیں نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ اگر دارالعلوم دیوبند نے ان غلطیوں پر مولانا سعد صاحب کی گرفت کی ہے تو کیا برا کیا؟ دارالعلوم دیوبند نے تو ان پر احسان کیا ہے کہ وہ اس طرح کی غلطیوں سے تائب ہوکر اپنی عاقبت کو سنوار لیں اور اس کے بعد دارالعلوم دیوبند نے سکوت اختیار کرلیا اور طلباء کی چلت پھرت پر اس لئے دارالعلوم دیوبند کی انتظامیہ نے پابندی لگادی کہ آپس میں سر پھٹول ہونے کا اندیشہ تھا۔ دعوت کا کام کرنے والوں کو جس "کشتی نوح" پر ناز تھا اس کا پتوار اب دو ہاتھوں میں ہے اور جس کشتی کا پتوار دو ملاحوں کے ہاتھوں میں ہو وہ منزلِ مقصود تک کیسے پہنچ سکتی ہے؟ اس اختلاف کی وجہ سے مسجدوں کے درمیان بھی دیواریں کھڑی ہوگئیں، اندیشہ تھا کہ دارالعلوم دیوبند میں بھی کوئی دیوار نہ کھڑی ہوجائے اس لئے انتظامیہ نے طلبہ کے لئے جماعتوں میں آنے جانے پر پابندی لگادی۔ جو لوگ مختلف علاقوں میں دارالعلوم دیوبند کے خلاف غل غپاڑہ مچارہے ہیں اور دارالعلوم کے سفیروں کے ساتھ ظالمانہ حرکتیں کر رہے ہیں وہ یقیناً اپنی آخرت برباد کر رہے ہیں۔ دعوت کا کام کرنے والے لوگ بھی اگر اس طرح کی نازیبا حرکتیں کریں گے تو وہ عذابِ الٰہی سے کیسے محفوظ رہیں گے اور ان کی خدمات مقبولِ بارگاہِ الٰہی کیسے ہوسکیں گی؟ ہم مولانا سعد صاحب سے یہ درخواست کریں گے کہ وہ ایسے لوگوں کو امارت سے ہٹادیں، اس طرح کے لوگ مولانا سعد کے نادان دوست ہیں اور ان کی دوستی مولانا سعد کو فائدہ کے بجائے نقصان پہنچائے گی اور تحریکِ دعوتِ دین فرقہ پرستی سی بن کر رہ جائے گی جو دینِ اسلام کے لئے نت نئے صدمات کا باعث بنے گی۔ ☆

مختلف پھول

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جب کوئی عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے کچھ خیرات کرے بشرطیکہ خرابی کرنے کی نیت نہ ہوتو عورت کو بھی خیرات کرنے کا ثواب ملے گا، جیسے خاوند کو اس مال کے کمانے کی وجہ سے اور خزانچی کو بھی اتنا ہی اور کسی کا ثواب دوسرے ثواب کو کم نہیں کرے گا۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆ تم دوست سے ایسا رویہ اپناؤ جیسے کہ تم اس کے غلام ہو لیکن یاد رکھنا، یہ رویہ اس سے رکھو جو اس کے لائق ہو۔

☆ جو شخص کسی کی مدد کرنے سے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے تو اس کی اپنی مدد کے لئے بڑھنے والے ستر ہاتھ رک جاتے ہیں۔

☆ زندگی کے ہر موڑ پر صلح کرنا سیکھو کیوں کہ جھکتا وہی ہے جس میں جان ہو، اکڑنا تو مردے کی پہچان ہے۔

پانچ عادتیں

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔"مجھے بچوں کی پانچ عادتیں بہت پسند ہیں۔"

☆ وہ مٹی سے کھیلتے ہیں یعنی تکبر اور غرور کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

☆ وہ رو کر مانگتے ہیں اور اپنی بات منوا لیتے ہیں۔

☆ جھگڑتے ہیں پھر صلح کر لیتے ہیں، یعنی دل میں حسد، بغض اور کینہ نہیں رکھتے۔

☆ جو مل جائے کھا لیتے ہیں، جمع کرنے اور ذخیرہ کرنے کی حرص نہیں کرتے۔

☆ مٹی کے گھر بناتے ہیں اور کھیل کر گرا دیتے ہیں، یعنی بتاتے ہیں کہ دنیا مقام بقا نہیں بلکہ مقام فنا ہے۔

انمول موتی

☆ ذہانت ایک ایسا انمول پودا ہے جو محنت کے بغیر نہیں پھلتا پھولتا۔

☆ اعتماد روح کی طرح ہے جو ایک بار چلا جائے واپس نہیں آتا۔

☆ جو انسان خواہ مخواہ خود کو محتاج بناتا ہے وہ ہمیشہ محتاج رہتا ہے۔

☆ بلاوجہ بحث دوست کو بھی جدا کر سکتی ہے۔

☆ دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو اپنا کام پورا کر کے سوتے ہیں۔

☆ رینگنے کی ساری عمر سے پرواز کا ایک لمحہ بہتر ہے۔

☆ بہترین تجربہ وہ ہے کہ جس سے آپ نصیحت حاصل کریں۔

☆ انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے، اتنی محنت سے خامی دور کی جا سکتی ہے۔

☆ عقل مند سوچ کر بولتا ہے، جب کہ بے وقوف بول کر سوچتا ہے۔

☆ اچھا مشورہ دینے والا ہی مخلص ہوتا ہے۔

☆ دوست نما دشمن سب سے زیادہ خطرناک ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا

☆صبح کی نیند انسان کے ارادوں کو کمزور کرتی ہے۔

☆منزلوں کو حاصل کرنے والے کبھی دیر تک سویا نہیں کرتے۔

دو چیزیں

☆اگر زندگی میں خوش رہنا چاہتے ہو تو دو چیزیں بھول جاؤ، ایک وہ جو برا سلوک کسی نے تمہارے ساتھ کیا اور دوسرا وہ اچھا عمل جو تم نے کسی کے ساتھ کیا۔

اللہ کا شکر

☆جب انسان اللہ کی شکر گزاری سے کتراتا ہے تو تب وہ کہیں کا نہیں رہتا۔

وقت وقت کی بات ہے

عربی کا ایک مقولہ ہے۔ ''لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں۔'' جیسا حکمراں ہوتا ہے ویسی ہی عموماً اس کی رعایا ہوتی ہے۔

اب دیکھیں ذرا کس خلیفہ کے دور میں کیا ہوتا رہا ہے۔

حجاج بن یوسف کا دور قتل وغارت اور فتنہ فساد کا دور تھا، کتنے ہی لوگ جیلوں میں ٹھونسے گئے، کتنے ہی قتل کردیئے گئے صبح سویرے لوگوں میں اس قسم کی گفتگو ہوتی۔

''کل کس کو قتل کیا گیا، کون سولی پر چڑھایا گیا اور کس کو کوڑے مارے گئے؟''

اموی خلیفہ بن عبدالملک عمارتیں بنانے اور کارخانے لگانے کا شوقین تھا، لوگ اس کے دور میں ایک دوسرے سے بلڈنگیں بنانے، کارخانے لگانے، نہریں کھودنے اور شجرکاری کے بارے میں گفتگو کیا کرتے تھے۔

اس کے بعد سلیمان بن عبدالملک کا دور آیا، وہ کھانے پینے کا شوقین تھا، گانے بجانے سے بھی دل لبھالیتا تھا، لوگ قسم قسم کے کھانوں کی باتیں کرتے، مغنیات اور لونڈیوں کا ذکر ہوتا اور مجالس میں شادی بیاہ اور تقریبات کے حوالے سے گفتگو ہوتی۔

اور جب حضرت عمرؓ بن عبدالعزیز کا مبارک دور آیا تو لوگ ایک دوسرے سے پوچھتے۔

''تم نے کتنے نوافل پڑھے ہیں، اس ماہ میں کتنے روزے رکھے ہیں؟ فلاں نے کتنا قرآن حفظ کرلیا ہے اور فلاں کا قرآن کب ختم ہوگا؟''

قیمت

ایک دیہاتی کو میں نے بصرہ کے جوہری بازار میں دیکھا، اس نے بتایا کہ ایک دن میں جنگل میں راستہ بھول گیا اور میرے پاس کھانے کی کوئی چیز نہیں تھی اور مجھے اپنی موت کا یقین ہوگیا کہ اچانک میں نے ایک تھیلی دیکھی جو موتیوں سے بھری ہوئی تھی، میں ہرگز اس خوشی کو نہیں بھول سکتا کہ میں نے سمجھا اس میں بھنے ہوئے گندم ہیں، پھر میں اس ناامیدی کو نہیں بھول سکتا، جب مجھے معلوم ہوا کہ اس میں تو موتی ہیں۔

آئینہ خیال

☆زندگی وہ واحد چیز ہے جو ہمیں مکمل گارنٹی کے ساتھ ملتی ہے، مگر یہ نہیں بتایا جاتا کہ یہ گارنٹی کب، کیسے، کس لئے ختم ہوتی ہے؟

☆آپ فرشتہ یا دیوتا نہیں بلکہ انسان ہیں اور مشکلات انسانوں کو

ہی پیش آتی ہیں۔

☆ تنگ نظر وہ ہے جسے برائیوں میں سے ایک کو منتخب کرنا پڑتا ہے تو وہ دونوں کو اختیار کر لیتا ہے۔

☆ میں نے دو طرح کے لوگوں سے دھوکا کھایا ہے، ایک وہ جو میرے اپنے نہیں تھے اور ایک وہ جو میرے، بہت اپنے تھے۔

☆ جب دعا سے بات نہ بنے تو فیصلہ اللہ پر چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے بارے میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔

☆ سراب دراصل وہ خوبصورت دھوکہ ہے جو جو دکھائی تو کچھ دیتا ہے اور ہوتا کچھ اور ہے۔

☆ گناہ کی معافی پر انسان تائب ہو کر پرسکون بھی ہو جاتا ہے مگر کچھ گناہ گار اسے انعام سمجھتے ہوئے مزید گناہ کرتے ہیں۔

☆ زندگی کے سال تو یکساں گزارے جاسکتے ہیں، مگر حالات اور تقدیر کی مہربانیاں ہر صورت میں مختلف ہوں گی۔

جواہر پارے

☆ احسان ہر کسی کے ساتھ بہتر ہے لیکن ہمسائے کے ساتھ بہترین ہے۔ (حضرت مجدد الف ثانیؒ)

☆ کسی سے بدلہ لینے میں جلدی نہ کرو اور کسی کے ساتھ نیکی کرنے میں تاخیر نہ کرو۔ (حضرت شفیق بلخیؒ)

☆ زندگی میں تین چیزیں نہایت سخت ہیں۔
(۱) خوف موت (۲) شدت مرض (۳) ذلت قرض (بوعلی سینا)

☆ علم ایسا پھول ہے جو جتنا کھلتا ہے، اتنی ہی خوشبو دیتا ہے۔
(حضرت امام شافعیؒ)

اچھی باتیں

☆ تیز ہواؤں کی سازشوں سے کھلے ہوئے دروازے اس بات کی علامت نہیں کہ کوئی بھی کسی بھی گھر میں داخل ہو جائے۔

☆ کیا انسان اتنا گر سکتا ہے کہ انسانیت بھی اس پر شرمندگی محسوس کرنے لگے۔

☆ کڑواہٹ انسان کے اندر سے بیماری کے جراثیم ختم کر دیتی ہے۔

☆ جس کا کوئی نہ ہو اس کا خدا ہوتا ہے۔

☆ رشتہ کہہ دینے سے رشتہ تو رہتا ہے لیکن رشتوں کے ساتھ جڑی ہوئی ذمہ داریاں اور احساس جذبات کو بھی نبھانا پڑتا ہے۔

☆ انسانیت کو بلند رکھنا ہی اصل عبادت ہے۔

☆ جو احسان کرتا ہے وہ ہمیشہ خاموش رہتا ہے اور جس پر احسان کیا جائے اس کو بولنا چاہئے۔

☆ خدا جس سے محبت کرتا ہے اسے امتحان میں ضرور ڈالتا ہے۔

انمول ہیرے

☆ انسان ایک دوکان ہے اور زبان اس کا تالہ، تالہ کھلتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ دوکان سونے کی ہے یا کوئلے کی۔

☆ انسان بزدل اتنا ہے کہ سوتے ہوئے خواب میں بھی ڈر جاتا ہے اور بے وقوف اتنا ہے کہ جاگتے ہوئے بھی اپنے رب سے نہیں ڈرتا۔

☆ دنیا نصیب سے ملتی ہے اور آخرت محنت سے، جب کہ آج ہماری ساری محنت دنیا کے لئے ہے اور آخرت کو ہم نے نصیب پر چھوڑ دیا ہے۔

☆ زندگی ایک بار ملتی ہے اسے نیک کام کر کے آخرت کے لئے سنواریں، ایسا نہ ہو کہ وقت چلا جائے اور اعمال میں کچھ بھی نہ ہو۔

☆ دل ٹوٹنا کیا ہوتا ہے، اس چڑیا سے پوچھو جس کا ایک ایک تنکے سے بنا ہوا گھونسلہ کسی سنگ دل نے اس کی آنکھوں کے سامنے توڑ دیا ہو یا پھر اس ماں سے پوچھو جس کا جوان بیٹا کسی حادثہ میں چل بسے۔

خلیل جبران کہتا ہے ”آسمانوں سے محبت ہمارے دل پر اترتی ہے اور سب کچھ بدل کر رکھ دیتی ہے، ہمارے لئے ہر منظر، ہر موسم اور کیفیت کے معنی بدل دیتی ہے، ایک نیا احساس جگاتی ہے، پھول سے خوش رنگ، اپنی خوشبو سے کچھ اور سوا، سبزہ اور بھی تراوٹ بخش ہو جاتا ہے، ساون کی رت کی ٹھنڈی پون اور جھومتی گھٹا، جذبات میں آگ لگا دیتی ہے اور پھر بارش بالکل پاگل کر دیتی ہے، خوش گمانی کی حسین پریاں، ہمیں اپنی نرم و گداز بانہوں میں سمیٹ لیتی ہیں اور کبھی ایک نظر عمر بھر کے لئے زندگی بن جائے لیکن اس کے باوجود اسی کا نام محبت ہے۔

محبت ایک طلسمی کوہ ہے جس میں اگر انسان پھنس جائے تو پھر ساری زندگی رہائی کے لئے تڑپتا رہے اور شہر دل کے موسم بھی بڑے عجیب ہوتے ہیں، کبھی تو برسوں نہیں بدلتے اور کبھی لمحوں میں دل کی دنیا بدل دیتے ہیں۔ محبت ایسی ہی ہوتی ہے، عنبر کی طرح دل پر چھا جاتی ہے۔

اقوال مفکرین

☆ غصہ کبھی کبھی قابل سے قابل انسان کو بھی بے وقوف بنادیتا ہے۔ (بقراط)

☆ جو شخص اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتا وہ بہت سے لوگوں کو کیا قابو میں رکھ سکے گا۔ (اقلیدس)

☆ کسی آدمی کو جب اس کی بساط سے زیادہ دنیا مل جاتی ہے تو لوگوں کے ساتھ اس کا برتاؤ برا ہوجاتا ہے۔ (اقلیدس)

☆ علم سے آدمی کی وحشت اور دیوانگی دور ہوجاتی ہے۔ (بیکن)

☆ تمام اعضائے جسمانی میں زبان سب سے زیادہ نافرمان ہے۔ (فیثاغورث)

☆ زندگی میں دو باتیں بڑی تکلیف دیتی ہیں ایک جس کی خواہش ہو اس کا نہ ملنا اور دوسری اس کی خواہش نہ اس کا مل جانا۔ (برنارڈشا)

☆ لوگ اپنی ضروریات پر غور کرتے ہیں اپنی قابلیت پر نہیں۔ (نپولین)

مہکتی کلیاں

☆ سچ بتادینے سے ذہن کو خلفشاری سے نجات مل جاتی ہے۔

☆ کچھ لوگوں کی شکل خوفناک ہوتی ہے مگر کچھ لوگوں کا دل اور دماغ خوفناک ہوتا ہے۔

☆ غم کتنا ہی سنگین ہو، نیند سے پہلے تک ہوتا ہے۔

☆ جو شخص ناممکن کے پیچھے بھاگتا ہے وہ ممکن سے بھی محروم رہ جاتا ہے۔

☆ رات کو بھوکا سوجانا، صبح قرض دار بن کر جاگنے سے بہتر ہے۔

☆ ہر جملہ خوب صورت ہے اگر وہ ہماری امید ولسک کے مطابق ہو۔

☆ کتاب ہی وہ چیز ہے جو ہمیشہ زندہ رہتی ہے اور مردوں کو زندگی بخشتی ہے۔

منتخب اشعار

ایک مدت سے میری ماں نہیں سوئی تابش
میں نے ایک بار کہا تھا مجھے ڈر لگتا ہے

☆

تمام عمر گزاری خیال میں جس کے
تمام عمر اسی کی طرف نہیں دیکھا

☆

اب میں سمجھا ترے رخسار پہ تل کا مطلب
دولت حسن پہ دربان بٹھا رکھا ہے

☆

حسن کردار سے ملتی ہے حیات جاوید
جسم کی بات نہ کر جسم تو مرجاتا ہے

☆

اپنی ہر سوچ کی تحدید سے باہر نکلا
ہم جسے قطرہ سمجھتے تھے سمندر نکلا

☆

وہ سجدہ روح زمین جس سے کانپ جاتی تھی
اسی کو آج ترستے ہیں منبر ومحراب

☆

فضا اداس دل مضمحل ہے میں چپ ہوں
جو ہوسکے تو چلا آ کسی کی خاطر تو

پیاری باتیں

☆ سچائی ایک ایسی دوا ہے جس کی لذت کڑوی اور تاثیر شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہے۔

☆ محبت روح کا وہ گلاب جو گناہ کی دھوپ سے مرجھا جاتا ہے۔

☆ امن چاہتے ہو تو کان اور آنکھ استعمال کرو مگر زبان بند رکھو۔

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا بھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

قسط نمبر:۱۲

اسم اعظم

حسن الہاشمی

علماء کرام کی ایک بڑی جماعت کا خیال یہ ہے کہ "رب" ہی اسم اعظم ہے۔ یہ حضرات علماء بطور دلیل یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ امام حاکم نے حضرت ابن عباسؓ اور حضرت ابودرداؓ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ سب سے بڑا نام حق تعالیٰ کا رب ہے۔ جامع صغیر کی شرح میں علامہ عزیزیؒ اسم اعظم کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "بارھواں قول یہ ہے کہ اسم اعظم "رب" ہی ہے۔ قرآن حکیم میں اس "رب" کا استعمال مختلف انداز سے بے شمار جگہ استعمال ہوا ہے اور "رب العالمین" تو زبان زد ہے اور اسم الٰہی کو پکارنے سے ایک عجیب طرح کا سکون اور اطمینان قلب حاصل ہوتا ہے۔ امام ابن ابی الدنیاؒ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ایک قول نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ یارب یارب کہتا ہے، یعنی کہ اے پروردگار اے پروردگار تو حق تعالیٰ کی طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ اے میرے بندے میں حاضر ہوں، تو مانگ تجھ کو عطا کیا جائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مکمل تنہائی میں کامل یکسوئی کے ساتھ اور رقت قلب کے ساتھ ان گنت مرتبہ "یاربی یاربی یاربی" کہتا رہے اور اپنے مسائل اور مصائب کو پیش نظر رکھے اور جب تک طبیعت میں انشراح رہے اس وظیفے کو جاری رکھے تو اس کے تمام مسائل حل ہوجاتے ہیں اور اس کو مصائب اور دکھوں سے نجات حاصل ہوجاتی ہے۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اس وظیفے کو کم سے کم تین دن تک اور زیادہ سے زیادہ سے گیارہ دنوں تک جاری رکھنا چاہئے اور ایک ٹائم مقرر کرکے یعنی ۱۵ منٹ نصف گھنٹے یا ۴۵ منٹ تک اس اسم الٰہی کا ورد کرنا چاہئے، گن کر کسی مخصوص تعداد کے ساتھ ورد نہیں کرنا چاہئے۔ اکثر بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص رزق کی تنگی کا شکار ہیں اس کا ذریعہ آمدنی محدود ہو اور اس کے مسائل بہت زیادہ ہوں جس کی وجہ سے اس کو مشکلوں اور دقتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہو، آئے دن طرح طرح کی ذلتیں اٹھانی پڑتی ہوں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد دو سو دو (۲۰۲) مرتبہ "یارب" پڑھ کر سجدے میں چلا جائے اور اللہ تعالیٰ سے اپنے مسائل کے لئے دعا کرے۔ بعض بزرگان دین نے یہ فرمایا ہے کہ "یارب" اشراق کے وقت تک پڑھتا رہے اور جب سورج طلوع ہوجائے تو دو نفل بہ نیت قضاء حاجت پڑھ کر پھر سجدے میں جا کر اپنے مسائل کے لئے دعا کرے اور اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے لیکن شرط یہ ہے کہ دن بھر روزانہ اپنی جدوجہد کو جاری رکھے، انشاء اللہ رزق کے لئے ایسی ایسی جگہ راستے کھلیں گے کہ اس سے پہلے ان راستوں کا وہم وگمان بھی نہیں ہوگا۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص کو وساوس کی بیماری ہو اور اس کو برے خیالات اور شیطانی وساوس پریشان کرتے ہوں اور اس کی خواہش ہو کہ اس کو ان خیالات سے اور ان وسوسوں سے چھٹکارا مل جائے تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد (۲۰۲) مرتبہ "یارب" پڑھ لیا کرے۔ اس سلسلہ کو ایک ماہ تک جاری رکھے، انشاء اللہ برے خیالات سے اور بے ہودہ قسم کے وسوسوں سے نجات مل جائے گی اور قلب آئینے کی طرح اُجلا ہوجائے گا۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد "یارب" دو سو دو مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے اور اپنے رب سے دشمنوں کے شر سے نجات کی دعا بھی کرتا رہے، انشاء اللہ دشمنوں کے شر سے بھی نجات ملے گی اور اس وقت دنیا میں جو بھی فتنے پھیلے ہوئے ہوں گے ان سب فتنوں سے بھی حفاظت رہے گی۔

راقم الحروف کا تجربہ ہے کہ اگر دل کسی وجہ سے پریشان اور طمانیت سے محروم ہو تو ہر فرض نماز کے بعد ۲۲ مرتبہ "یارب" پڑھنے کا معمول بنالے اور اس وظیفے کو اسی تعداد میں ہمیشہ جاری رکھے، انشاء اللہ قلب اور روح سکینت وطمانیت سے بہرہ ور ہوجائیں گے اور اطمینان قلب کی ایسی دولت عطا ہوگی جو دنیا بھر کے خزانے لٹا کر بھی حاصل نہیں کی جاسکتی، مذکورہ تمام صورتوں میں اول وآخر کم سے کم ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام ضرور کرنا چاہئے کیوں کہ درود ہی ہماری دعاؤں اور وظیفوں کو قبولیت کے قابل بناتا ہے۔

☆☆☆

اس اسم کا ذاکر خوش اخلاق ہوتا ہے

کریم کے لغوی معنی ایسی ذات کے ہیں جو مانگنے پر دے اور بار بار مانگنے پر بھی ناراض نہ ہو بلکہ عطا کرتا رہے۔ اس معنوں میں اگر کوئی ہستی پورا اترتی ہے تو وہ اللہ جل شانہ کی ذات ہے کہ وہ نہایت کریم ہے۔ اس سے جو کوئی مانگتا ہے، وہ عطا کردیتا ہے۔ مانگنے سے بھی دیتا ہے اور بلا مانگے پر بھی دیتا ہے۔ بلا امتیاز اور ہر وقت دیتا ہے، اس ذات نے وعدہ کیا ہے کہ کسی کو بھی اس کے فطری حق سے محروم نہیں رکھے گا۔ اس کے دینے کے طریقے میں کوئی الجھاؤ نہیں کہ مسلمان مانگے تو دے اور غیر مسلم مانگے تو نہ دے، وہ رب العالمین ہے، رب المسلمین نہیں۔ اس کی عطا کے خزانے بھرپور ہیں اور کبھی ختم نہیں ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اگر تمام جن وانس اور فرشتے اپنی اپنی ضروریات اور حاجات سے زیادہ بھی مانگ لیں اور میں ان کو عطا بھی کردوں تو میرے خزانوں میں رائی برابر فرق نہیں پڑتا۔ جو اس ذات پر بھروسہ کرے اور صدق دل سے مانگے وہ خالی نہیں لوٹتا، بار بار مانگنے سے نہ وہ اکتاتا ہے اور نہ ہی خالی لوٹا دیتا ہے۔ اپنی مخلوق کی کوتاہیوں کو جانتے ہوئے بھی درگزر فرماتا ہے اور کرم کرتا ہے اس کے کرم کی کوئی حد، کوئی حساب نہیں وہ یہ نہیں دیکھتا کہ مانگنے والا کس قدر گنہگار ہے یا کس قدر اس کے احکامات کی خلاف ورزی کرتا ہے بلکہ وہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ مانگنے والا اس کے در پر اپنا سر نیچے کئے التجا کررہا ہے۔ وہ اس کے کھلے ہوئے سر اور پھیلائی ہوئی جھولی کی لاج رکھتا ہے اور اپنی شان کے مطابق کرم فرماتا ہے۔ جو شخص اس پاک ''یاکریم'' کو کثرت سے پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ جل شانہٗ اسے کریم النفس، نیک اخلاق اور خوش مزاج کردیتا ہے۔ یہ اسم جمالی ہے اور اس کے اعداد ۲۷۰ ہیں۔

اس کے مقرب فرشتے کا نام ہضمائیل ہے جو چار سردار فرشتوں کا حاکم ہے اور ان چاروں سردار فرشتوں کے پاس ۲۷۰ صفیں ہیں اور ہر صف میں ۲۷۰ فرشتے ہیں۔ اس کے فوائد وخواص احاطہ بیان میں نہیں آسکتے۔ انتہائی ڈرتے ہوئے چند فوائد وخواص تحریر کررہا ہوں۔

ہر دعا کی قبولیت کے لئے

انسان کو جہاں بہت سے فوائد پہنچائے ہیں وہیں سب سے بڑا نقصان یہ پہنچا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل شانہ سے دور ہوتا چلا جارہا ہے۔ منطقی زاویہ نگاہ نے انسان کے عقیدہ اور ایمان پر کاری ضرب لگائی ہے اور اس قیل وقال کے چکر میں وہ اپنے پروردگار کو فراموش کرچکا ہے اور شکایت یہ ہے کہ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں جب کہ قرآن پاک میں اللہ کے برگزیدہ پیغمبر نے ایک دعویٰ کیا جو سورۃ ابراہیم میں ہے۔ ایسا شخص جو خیال کرتا ہو کہ عوام الناس اس کی عزت نہیں کرتے یا عزیز واقارب اس سے اچھا سلوک نہیں کرتے تو وہ ہر نماز کے بعد اول وآخر ۵ مرتبہ درود پاک ساتھ اسم پاک ''یاکریم'' کو ۲۷۰ مرتبہ پڑھنا شروع کردے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کو دوسروں کی نظر میں باعزت کردیتا ہے اور جو شخص اس کی بے عزتی کرے گا وہ خود ذلیل وخوار ہوگا۔

گناہوں کی معافی کے لئے

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف فرمادے تو وہ اسم پاک یاکریم کو اول وآخر ۲۱ مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۷۷۷ مرتبہ ۱۰۵ دن بلاناغہ پڑھے یقیناً اس کی آخرت میں نجات ہوگی اور عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔

قسط نمبر:۱۶

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ کا قول

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ نے ایک عجیب بات لکھی فرماتے ہیں کہ جو عورت نماز پڑھے لیکن نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا نہ مانگے اس کی نماز اللہ رب العزت کی بارگاہ میں قبولیت نہیں پاتی، لکھنے والے فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ فرماتے ہیں اس کی نماز قبولیت نہیں پاتی یا دوسرے لفظوں میں وہ یوں کہنا چاہتے تھے پریشان نہ ہوں کہ جو عورت نماز پڑھے گی اور اس نماز میں اپنے خاوند کے لئے دعا مانگے گی اللہ تعالیٰ اس کی نماز کو قبول فرمالیں گے، تو دیکھئے گھر میں محبت اور پیار کی زندگی گزارنے پر اتنا اجر اور یہی نہیں کہ یہ کام فقط عورت کو ہی کرنے ہیں، مردوں کے لئے بھی ان کے کرنے کی فضیلت ہے۔

آج کل کے صوفی

آج کل کے صوفیوں میں ایک عجیب بیماری دیکھی گئی کہ ذرا ذکر واذکار کرنا شروع کیا تو گھر کے کاموں سے جان چھڑاتے ہیں اور اسے توکل کے خلاف سمجھتے ہیں اور سمجھتے ہیں یہ تو کام ٹھیک ہی نہیں ہے، یہ بہت بڑی غلط فہمی ہے۔

خدمت کی ایک بڑی مثال

دیکھئے حضرت موسیٰ علیہ السلام اللہ رب العزت کے پیغمبر ہیں اور ان کی اہلیہ امید سے ہیں اور وہ ان کے لئے آگ ڈھونڈنے کے لئے نکلے اور اپنی اہلیہ سے فرماتے ہیں (اٰتِیْکُمْ مِّنْهَا بِقَبَسٍ اَوْ اَجِدُ عَلَی النَّارِ هُدًی) تو وقت کے نبی علیہ السلام بھی اپنی بیوی کے لئے آگ تلاش کرتے پھرتے ہیں، معلوم ہوا کہ کام کرنا یہ مرد کی ذمہ داری ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے اجر ملتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا گھر کے کام کاج کرنا

اسی لئے نبی علیہ السلام گھر کے کاموں میں شریک ہوا کرتے تھے، کبھی بکری کا دودھ دوہ لیا، کبھی آٹا گوندھ لیا ایسے کام ہمارے محبوبؐ نے خود کئے تو یہ مرد کی بھی ذمہ داری کہ وہ گھر میں محبت و پیار کی ذمہ داری گزارے بلکہ ایک حدیث پاک میں آتا ہے کہ جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی چیز خریدتا ہے جیسے سبزی خریدی، گھر کا سامان خریدا کوئی ضرورت کی چیز خریدی جو مرد اپنے اہل خانہ کے لئے کوئی مال خریدتا ہے، سامان خریدتا ہے ضرورت کا اور لاکر اپنے گھر کے اندر رکھتا ہے، رکھتے ہی اللہ تعالیٰ اس کے ستر سال کے گناہوں کو معاف فرمادیتے ہیں تو نفلوں پر تو وہ عبادت اجر نہیں ملے گا جو یہاں ملے گا، اسی لئے شریعت وسنتوں سے ہمیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کو جو راستہ جاتا ہے وہ جنگلوں اور زاروں سے ہوکر نہیں جاتا ان گلی کوچوں بازاروں سے ہوکر جاتا ہے۔

مشائخ نے ہمیں کیا بتلایا

ہم نے کسی کو ذکر واذکار کرا کے لولے لنگڑے نہیں بنانا ہوتا کہ نہ ہاتھ کام کرتے ہیں، نہ پاؤں کام کرتے ہیں۔ ہمارے مشائخ نے اللہ رب العزت ان کو ہماری طرف سے جزا عطا فرمائے، ایسا اعتدال کا راستہ دکھایا کہ جو افراط وتفریط سے بچ کر سیدھا اللہ رب العزت تک پہنچنے والا تھا۔

تو گناہوں سے بچنا ہمارے اوپر لازم اور ذکر کا کرنا بھی ہمارے اوپر لازم آج ہم الٹے کام کررہے ہوتے ہیں جو کام کرنا ہے ذکر وہ تو کرتے نہیں ہیں اور جو کام نہیں کرنا چاہئے وہ کررہے ہوتے ہیں، ہماری مثال اس بیمار کی سی ہے جو دوائی تو کھاتا نہیں اور نزلے زکام کا مریض ہوکر اچار کھاتا ہے، اب اس کا نزلہ کیسے ٹھیک ہوگا کرنے کا کام کر نہیں رہے اور نا کرنے کا کام کرتے پھر رہے ہیں اور اوراد وظائف کیجئے گناہوں سے اپنے آپ کو بچائیے پھر دیکھئے اللہ رب العزت کی رحمت کیسے جوش مارے گی۔

ایک علمی نکتہ

اب ایک اور علمی نکتہ ذہن میں رکھئے کہ قرآن پاک میں تین لفظ استعمال ہوئے۔ ایک تو ظلوم کا لفظ استعمال ہوا، ایک ظالم کا لفظ استعمال

ہوا اور ایک ظلام کا لفظ استعمال ہوا۔

اور ان تینوں کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کے تین نام ہیں۔ ظالم کے مقابلے میں غافر، ظلوم کے مقابلے میں غفور، اور ظلام کے مقابلے میں غفار، تو معلوم ہوا کہ ہم ظلم کی کسی بھی حیثیت میں ہیں ظالم ہیں، ظلام ہیں، ظلوم ہیں، کسی بھی حالت میں ہیں، ہمارے گناہ اللہ رب العزت کی رحمت سے زیادہ نہیں ہیں، پروردگار کی رحمت زیادہ ہے، اس نے ہر ہر درجہ کے مقابلے میں نام بتادیا اور میرے بندے تو ظالم ہے۔

میں غافر ہوں، تو ظلوم ہے میں غفور ہوں، تو ظلام ہے تو میں غفار ہوں، آ کر توبہ کر لے میں تیرے گناہوں کو معاف فرمادوں گا۔

رابعہ بصریہؒ کی کیفیت

رابعہ بصریہ اللہ کی نیک بندی ایک مرتبہ کہیں بیٹھی تھی کہ ایک آدمی بھنا ہوا مرغ کھا رہا تھا، انہوں نے جب دیکھا تو رونا شروع کر دیا وہ آدمی سمجھا کہ بھوک لگی ہے اور یہ چاہتی ہیں کہ مجھے بھی کھانا دیا جائے تو اس نے پوچھا جی آپ کھانا چاہیں گی فرمانے لگی نہیں میں اس لئے نہیں رو رہی کسی اور بات پر رو رہی ہوں۔ انہوں نے پوچھا کہ وہ بات کیا ہے فرمانے لگی میں اس بات پر رو رہی ہوں کہ جانور جب آگ پر بھنتے ہیں تو ان کو پہلے مار دیا جاتا ہے، مرے ہوئے جانور کو بھونتے ہیں میں قیامت کے دن کو سوچ رہی ہوں جب زندہ انسانوں کو آگ میں ڈال کر بھون دیا جائے گا میں نے بھنے ہوئے مرغ کو دیکھا مجھے قیامت کا دن یاد آ گیا، مجھے وہ رات یاد آ گئی کہ جس کی صبح کو قیامت ہوگی کہ اے بندے تو بھنے ہوئے مرغ کھانے کا عادی ذرا کھاتے ہوئے سوچا کریں، مزے مزے سے کھاتے ہیں سوچا کریں کہ ہم اس گوشت کو جو بھون کر کھا رہے ہیں تو ہم نے اسے مار کر بھونا اور ہم اگر گناہ کریں گے تو فرشتے ہم زندوں کو بھونیں گے، زندوں کو اوندھے منہ ڈالیں گے، زندوں کو بھون دیا جائے گا اس لئے گناہوں سے بچنا ہمارے لئے ضروری اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ کہ جو اپنے رب سے ڈر گیا اس کے سامنے کھڑا ہونے سے، اس کے لئے دو جنتیں اب وہ دو جنتوں کی بڑی تفسیر دیکھئے اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کا ایک گھر جنت میں بنایا اور ایک گھر جہنم میں بنایا چاہے مسلمان ہو چاہے کافر لیکن مسلمان ہوگا تو وہ جنت والے گھر میں جائے گا اور کافر ہوگا تو جہنم والے گھر میں جائے گا، اسی لئے کافر کو موت کے وقت جنت کا گھر دکھاتے ہیں اگر تو ایمان والا ہوتا تو تیرے لئے یہ گھر تھا لیکن اب تجھے یہ نہیں دیا جائے گا پھر اسے جہنم کا گھر دکھاتے ہیں تو معلوم ہوا کہ ہر انسان کے دو گھر بنے ہوئے ہیں کون کون سے ایک جنت میں اور ایک جہنم میں، ایمان والوں کو گھر ملیں گے جنت میں اور کافروں کو چونکہ جہنم میں ملیں گے لہٰذا ان کے جو جنت کے مکان بچیں گے اللہ تعالیٰ کفار کے ان مکانوں کو ایمان والوں میں تقسیم فرمادیں گے، ہر ہر مومن کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ دو مکان عطا فرمائیں گے۔ وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ دو جنتیں ہوں گی دو دو مکان ہوں گے، دنیا میں دو کوٹھیاں ہوتی ہیں تو بندہ خوش ہوتا ہے جی میری فلاں جگہ بھی کوٹھی ہے، فلاں جگہ بھی کوٹھی ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندوں کو دو دو مکان عطا فرمائیں گے۔

اللہ کے دو پیارے نام

اللہ تعالیٰ کے دو نام ہیں، ایک ہے "حنان" اور ایک ہے "منان" ذرا ان کے ترجمہ پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

ایک نام ہے "حنان"

اور دوسرا نام ہے "منان"

"حنان" کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی سے اعراض کرے تو وہ اعراض کرنے والے کو اپنی طرف متوجہ کرے، جیسے ماں حنانہ ہوتی ہے کہ بیٹا اس سے روٹھ جاتا ہے تو اسے ماں مناتی پھرتی ہے، چھوٹا بیٹا روٹھ گیا ماں مناتی ہے تو حنان کا کیا مطلب؟ کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس بندے کو اپنی طرف متوجہ کرے کہ بھئی آؤ اب دیکھئے ماں سے بچہ روٹھتا ہے تو ماں کہتی ہے چل تجھے فلاں چیز دوں گی اب یہ اسے اپنی طرف متوجہ کر رہی ہے، اچھا کئی دفعہ پیار سے متوجہ کرنا ہوتا ہے، کئی دفعہ ڈرا ڈرا کر متوجہ کرنا ہوتا ہے، کہتی ہے اچھا تو ذرا گھر سے باہر قدم رکھ میں تجھے تھپڑ لگاؤں گی، اب بچہ پھر ماں کے پاس رہتا ہے، اصل میں محبت تھی کہ دور نہ جائے باہر کسی دوسرے کے ہاتھ میں نہ آجائے، دھمکا دیا کہ تھپڑ لگے گا اگر باہر نکلو گے اصل مقصد تھا قریب آنا، اللہ تعالیٰ بھی حنان ہیں، اپنے بندوں کو قریب کرنا چاہتے ہیں اور یہ قریب کرنے کے دو طریقے

ہیں کبھی کبھی تو اپنی رحمتیں دیدیتے ہیں، نعمتیں دیدیتے ہیں اپنی طرف سے اس کو خوشیاں دیتے ہیں تو ان خوشیوں کی وجہ سے وہ بندہ اپنے رب کا شکر گزار بن جاتا ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کھینچنے کا طریقہ ہے۔

اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بندے کو اگر مال دیدیا جاتا یہ بندہ اور زیادہ باغی ہوجاتا۔ وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ بندوں کے رزق کو وسیع کردیتے یہ زمین کے اندر باغی تاغی بن جاتے تو باغی کے لئے رزق کی فراوانی ٹھیک نہیں ہوتی اللہ تعالیٰ ان کو رنج دیتے ہیں، پریشانی دیتے ہیں، کوئی ان کا دشمن بنادیتے ہیں جو پریشان رکھتا ہے تاکہ وہ پریشان ہوکر میری بارگاہ کی طرف متوجہ ہو تو یہ پریشانیاں اس لئے بھیجی جاتی ہیں، اے میرے بندے تو بھول گیا تو اپنے رب کی طرف متوجہ ہو قربان ہوجائیں اس پروردگار کی رحمت پر کہ جو اپنے بندوں کو پریشانیوں کی زنجیروں میں باندھ باندھ کر اپنی جناب کی طرف کھینچ رہا ہوتا ہے تو حنان کہتے ہیں کہ اگر اس سے کوئی اعراض کرے تو وہ اس کو اپنی طرف متوجہ کرے۔

اور منان کہتے ہیں اس کو جو سوال کرنے سے پہلے بندے کو عطا کردے یہ منان ہوا۔ ''من'' کا مطلب احسان، اب مانگا اور دیا تو یہ کونسا احسان ہوا یہ تو دنیاداروں کا احسان ہے کہ مانگنے پر دیا اور احسان تو وہ ہوتا ہے کہ بن مانگے دے تو منان کہتے ہیں، جو سوال سے پہلے بندے کے ارادے کو دیکھ کر اس کو عطا کردے، زبان سے کہلواتے ہی نہیں تو اللہ تعالیٰ حنان بھی ہیں، منان بھی ہیں۔ یعنی اگر بندہ گنہ گار ہے گا اللہ تعالیٰ اپنی طرف متوجہ بھی کریں گے اور اگر توبہ کی نیت کرے گا تو زبان سے الفاظ کہنے سے پہلے گناہوں کی مغفرت فرمادیں گے۔ اس لئے جب کوئی انسان یا حنان یا منان کہہ کر دعا کرتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرشتوں سے پوچھتے ہیں، اے میرے فرشتو! یہ بندہ کس کو پکار رہا ہے وہ کہتے ہیں اے اللہ یہ حنان اور منان کو پکار رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ پھر پوچھتے ہیں اے فرشتو! میرے علاوہ بھی کوئی حنان اور منان ہے، فرشتے کہتے ہیں پروردگار تیرے سوا نہ کوئی حنان ہے نہ کوئی منان ہے، یہ فقط تیری ہی صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جب اس نے میرے وہ نام لئے جو صفت کسی غیر میں نہیں اور مجھے پکارا میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے بندے کی توبہ کو قبول فرمادیا تو ہم حنان اور منان کے لفظوں سے اللہ سے معافی مانگیں گے، پروردگار ہماری توبہ کو قبول فرمالیں گے، رب کریم بڑے رحیم ہیں ان کو تو حیا آتی ہے اپنے بندوں کو عذاب دیتے ہوئے۔

ایک حدیث جو بخشش کا ذریعہ بنی

یحییٰ بن اکثم کا مشہور خواب ہے کہ ان کو کسی نے خواب میں دیکھا، ان کا واقعہ ہے، پوچھا حضرت آگے کیا بنا فرمایا کہ اللہ رب العزت کے حضور میری پیشی ہوئی اور مجھ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یحییٰ تم میرے پاس کیا لائے ہو، میں نے کہا کہ یا اللہ میرے پاس ذخیرہ تو کچھ نہیں لیکن ایک حدیث میں نے سنی ہوئی ہے۔ پوچھا کونسی حدیث کہ اللہ میں نے اپنے فلاں استاد سے معمر سے سنا، انہوں نے ظہری سے سنا، انہوں نے عروہ سے سنا اور انہوں نے سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے سنا اور جبرائیل علیہ السلام نے آپ سے سنا کہ آپ نے فرمایا جب کوئی میرا بندہ کلمہ گو ہو حتیٰ کہ اس کے بال سفید ہوجائیں اور اس حال میں میرے سامنے اسے پیش کردیا جائے اس کے سفید بالوں کو دیکھ کر مجھے حیا آتی ہے اور میں ایسے بندے کو عذاب نہیں دیا کرتا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے بھی ٹھیک سنا، فلاں نے بھی ٹھیک کہا اور ہم نے بھی سچ کہا مجھے حیا آتی ہے۔ یحییٰ تیرے سفید بالوں کو دیکھ کر میں نے جہنم کی آگ کو تیرے اوپر حرام کردیا تو جو پروردگار اتنا کریم ہو، سفید بالوں پر حیا فرماتا ہو، حنان بھی ہو، منان بھی ہو، پھر ہم کیوں نا اپنے گناہوں کی معافی مانگیں اور اپنے پروردگار سے اپنے گناہوں کے اس بوجھ کو دور کروائیں۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

☆ اگر آپ کے بدن میں یا گھر کے افراد میں ہر وقت بیماری رہتی ہے اور اس بیماری کی وجہ سے آپ کا بہت وقت بھی خراب ہوتاہے اور مالی نقصان بھی ہوتا ہے تو ہر روز ظہر کی نماز کے بعد ۸۱ مرتبہ اَلْلّٰہُ الْغَفُوْرُ الشَّکُوْرُ پڑھیں۔

☆ اگر شوہر اور بیوی ایک دوسرے کو چاہتے ہیں تو بہت ہیں لیکن پھر بھی گھر میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑا رہتاہے، گھر میں بے سکونی کی فضا رہتی ہے تو دونوں ہر نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ اَلْلّٰہُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ پڑھیں۔

قسط نمبر ۲۰

دنیا کے عجائب و غرائب

حضرت امام غزالیؒ

ارشاد خداوندی ہے۔

اَمَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ لَكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ حَدَآئِقَ ذَاتَ بَهْجَةٍ مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُنْۢبِتُوْا شَجَرَهَا ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ بَلْ هُمْ قَوْمٌ يَّعْدِلُوْنَ۝

"یعنی کیا وہ ذات بہتر نہیں ہے جس نے آسمان وزمین کو بنایا اور اس نے آسمان سے پانی برسایا، پھر اس پانی کے ذریعہ ہم نے رونق دار باغ اگائے ورنہ تم سے ممکن نہ تھا کہ تم ان باغوں کے درختوں کو اُگا سکو، اب بتلاؤ کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کیا اور کوئی معبود ہے بلکہ یہ ایسے لوگ ہیں کہ اوروں کو خدا کے برابر ٹھہراتے ہیں۔"

زمین پر اگنے والی نباتات کو دیکھئے، اول تو ان کا خوش کن دلپذیر دلربا منظر اور ان کی خوشنمائی وتروتازگی کیا کچھ کم ہے جس کی نظیر دنیا کی کوئی شئے پیش نہیں کرسکتی۔

پھر غور کیجئے کہ جناب باری نے ان میں کیا کیا منافع رکھے ہیں؟ کیا کیا مزے ان کو عطا کئے ہیں، کیا کیا خوشبوئیں ان کو مرحمت فرمائی ہیں اور دوسرے نہ معلوم کیا کیا مقاصد ان سے حل فرمائے ہیں، جن کا کوئی شمار نہیں، پھر نباتات کی بقا کے لئے بیج اور گٹھلی پیدا کی، درختوں میں پھل لگائے جن میں انسان کے لئے غذائیت بھی رکھی اور لذت بھی، ان ہی سے جانوروں کے لئے چارہ نکالا۔ جلانے کے لئے لکڑی پیدا کی، عمارتیں بنانے کے لئے بڑے شہتیر دیئے اور کشتیاں بنانے کے لئے بھی لکڑی انہی درختوں سے حاصل کی گئی، نیز درختوں کے پتوں پھولوں ،جڑوں، تنوں، شاخوں، ٹہنیوں اور گوندوں میں بے شمار مصلحتیں ہیں اور ان گنت ان سے کام نکلتے ہیں۔

سوچئے اگر آپ کو پھل یوں ہی زمین پر مل جاتے اور درختوں پر نہ لگتے تو ہماری زندگی کے کتنے کاموں میں رخنہ پڑ جاتا، نہ عمارت کی لکڑی ملتی نہ جلانے کا ایندھن دستیاب ہوتا نہ جانوروں کو چارہ نصیب ہوتا، بس پھلوں سے غذائیت ہی ملتی اور ہم بہت سے مقاصد کھو بیٹھتے، پھر دیکھئے کہ قدرت نے بیج میں کیا برکت رکھی ہے کہ ایک دانہ سے سو اور اس سے بھی زائد دانے پیدا ہوتے ہیں اور اس زیادتی اور برکت میں حکمت یہ ہے کہ پیدا شدہ غلہ کو اپنی غذا بھی بنائیں اور جو بیج بچ رہے ضروری امور کے لئے اس کو ذخیرہ کریں، نیز آئندہ کاشت کے لئے اس کو جمع رکھیں۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ مثلاً کوئی بادشاہ ایک شہر آباد کرے اور اہل شہر کو غلہ دے کہ وہ کچھ اس میں سے بوئیں اور کچھ کو غذا میں استعمال کریں، یہاں تک کہ کاشت تیار ہو، بس یہی مصلحت اللہ تعالیٰ نے اپنے سارے بندوں کے ساتھ ملحوظ فرمائی اور ان کے حالات کی درستی کی، یہی حال درخت اور کھجور کا ہے کہ یہ ایک گٹھلی سے لگتے ہیں اور ان کے پھلوں میں سیکڑوں گٹھلیاں لگتی ہیں۔ اسی مقصد کے تحت کہ بندگان خدا کچھ کھائیں کچھ دیگر مقاصد کے لئے رکھ چھوڑیں اور اس سے بھی فاضل جو رہے اس سے اور درخت اور کھجور اگائیں تاکہ پیداوار کا سلسلہ نہ ٹوٹ جائے اور درختوں کی انواع نہ ختم ہوجائیں۔ اگر درختوں کی پود کا سلسلہ اس طرح نہ چلے تو خشک سالی کی طرح درختوں کے بدل ملنا بند ہوجائیں۔

غور کیجئے غلہ کے دانے پیدا ہوتے وقت کیسے تھیلیوں میں بند نکلتے ہیں، یہ اس غرض سے کہ پکنے کے وقت تک یہ جانوروں اور پرندوں کی دستبرد سے محفوظ رہیں، بالکل جس طرح بچہ تھیلی میں بند پیدا ہوتا ہے اور بعض غلے ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کے سروں پر سخت قسم کے چھلکے برچھے نما لگے ہوتے ہیں تاکہ ان کے ذریعہ پرندوں کی نقصان رسانی سے حفاظت ہوسکے، ملاحظہ کیجئے کہ قدرت نے غلوں اور پھلوں کی کیسی حفاظت فرمائی تاکہ حیوانات اور پرندوں کو کھانے یا ان کو خراب کرنے کا موقع نہ مل سکے حالانکہ پیداوار میں ان جانوروں کا بھی حق ہے لیکن

انسان کی حاجت چونکہ ان کی حاجت سے مقدم ہے اس لئے انسان کے ہاتھ میں پہنچنے تک قدرت ہر چیز سے حفاظت کرتی ہے۔

درختوں کی پیدائش بھی پرازحکمت ہے، یہ چونکہ حیوانات کی طرح برابر اور ہمیشہ غذا کے محتاج رہتے ہیں اور حرکت کی ان میں طاقت نہیں کہ چل پھر کر یہ اپنی روزی حاصل کریں، نہ ایسے کوئی آلات ہیں کہ غذا خود بخود ان تک پہنچ جائے، لہٰذا ان کی جڑیں زمین میں گڑی ہوئی پیدا ہوئیں تاکہ زمین سے پانی جڑوں کو بھی پہنچے اور اوپر تنے شاخوں، ڈالیوں، پتوں اور پھلوں کو بھی۔ یوں زمین گویا ان درختوں کے لئے ایک شفیق ماں کی طرح ہوئی جو جڑوں کے منہ میں ہر وقت غذا کا لقمہ پہنچاتی رہتی ہے اور یہ جڑیں حیوانات کے بچہ کے مانند زمین سے پانی کی غذا چوستی ہی رہتی ہیں۔ خیموں اور ڈیروں کو دیکھئے کہ اردگرد کی رسیوں سے کیسے ٹھہرے ہوئے ہیں اور کسی طرف بھی نہیں جھکتے۔

بس اسی طرح درختوں کی جڑیں زمین میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں جو ان کو گرنے یا جھکنے سے روکے ہوئے ہیں، اگر یہ جڑیں نہ ہوں تو بلند درختوں کا زمین پر کھڑا رہنا غیرممکن ہو جائے، خصوصاً آندھیوں میں اللہ تعالیٰ کی حکمت کو دیکھئے کہ پہلے ایک مصلحت کی بنیاد ڈالی، پھر لوگوں نے بھی اپنے کاروبار میں قدرت کی پیروی کی اور خیموں میں وہی درختوں کی شکل قائم کی۔

پتوں کو ملاحظہ کیجئے کیسی حیران کن بناوٹ ہے، رگوں کی طرح ایک جال اس میں پھیلا ہوا ہے، بعض نسیں موٹی لمبی اور چوڑی ہیں اور بعض بہت باریک ہیں جو انہی موٹی نسوں کے ساتھ بناوٹ میں آگئی ہیں۔ اگر یہ کاریگری انسان کے ہاتھ سے وجود میں آتی تو شاید ایک پتہ بنانے کے لئے مدت چاہئے تھے اور پھر اس کے لئے بہت سے آلات اور جدوکد درکار ہوتی، لیکن قدرت کی طاقت کو دیکھئے کہ تھوڑی سی مدت میں نرم اور پہاڑی زمین غرض زمین کے چپہ چپہ کو بغیر کسی آلہ یا اوزار کے پتوں سے بھر دیا، پتے میں یہ جو باریک باریک نسیں ہیں یہ پتے میں غذا پہنچانے کا کام کرتی ہیں، جس طرح انسان کے بدن میں رگیں ادھر اُدھر خون دوڑاتی ہیں اور یوں انسانی وجود کو قائم رکھتی ہیں اور جو موٹی نسیں ہیں وہ پتے کو مضبوط اور سخت رکھتی ہیں اور اس کو ٹوٹنے تڑکنے سے بچاتی ہیں۔

پھر گٹھلی کے فلسفہ کو سمجھئے!

وہ اس لئے پیدا کی گئی ہے کہ اگر درخت اُگانے کے لئے کوئی گٹھلیاں نہ رہی ہوں یا اگر وہ بوئی گئی ہوں مگر کسی آفت سے وہ تلف ہوگئی ہوں تو ان تازہ گٹھلیوں کو کام میں لایا جائے لہٰذا یہ گٹھلیاں قیمتی اشیاء کی طرح جگہ جگہ بکثرت جمع کردی گئی ہیں۔ اس مصلحت سے کہ اگر ایک جگہ گٹھلیاں کسی آفت سے خراب ہو جائیں تو دوسری جگہ دستیاب ہوسکیں۔

گٹھلی میں یہ بھی مصلحت ہے کہ وہ پھل کی نرمی کو تھامے رکھتی ہے اور اس کو آزار سے بچاتی ہے۔ اگر گٹھلی پھل میں نہ ہوتی تو پھل میں آفت جلد اثر کرتی اور پکنے سے پہلے ہی وہ کسی آزار کا شکار ہو جاتا، نیز بعض پھلوں کی گٹھلیاں کھائی بھی جاتی ہیں اور ان سے تیل بھی نکالا جاتا ہے اور دوسرے کاموں میں بھی لائی جاتی ہیں اور ان کے اوپر جو گودا بالذت ومزہ اور نفع پیدا ہوا ہے وہ تو پھر بے بدل ہے اور سراسر عنایت پروردگار ہے۔

ملاحظہ کیجئے کہ جس طرح نطفہ میں قدرت نے انسان کی پیدائش کا مادّہ رکھا ہے اسی گٹھلی میں درخت کی پیدائش کی صلاحیت ودیعت فرمائی ہے مگر یہ معلوم کرنا کہ وہ کیسے اور کہاں پوشیدہ ہے اس کا علم بس اللہ تعالیٰ ہی کی ذات کاملہ کو ہے۔

قدرت نے گٹھلی کی حفاظت دو طریقے سے فرمائی، ایک یہ کہ اس کو سخت پیدا کیا، دوسرے یہ کہ اس پر مزید احتیاط کے لئے ایک جھلی لپیٹی کہ اگر وہ زمین پر گرد میں گر بھی جائے تو یک بیک خراب نہ ہونے پائے اور اگر اس کو آئندہ کاشت تک رکھا جائے تو بوسیدہ نہ ہو، کیوں سمجھئے کہ گٹھلی کے باہر کا چھلکا گٹھلی کے لئے ایک صندوق ہے اور یہ اس میں ایک قیمتی شئے کی طرح رکھی ہوئی ہے، گٹھلی جب زمین میں ڈالی جاتی ہے اور اس کو پانی ملتا ہے تو گٹھلی میں جڑ پیدا ہوتی ہے اور اس میں ایک شاخ لگتی ہے، جیسے جیسے یہ شاخ بڑھتی ہے اسی قدر جڑ قوت پکڑتی جاتی ہے تاکہ درخت کو مضبوطی پہنچتی جائے اور جڑ ہی کے ذریعہ غذا شاخ تک پہنچتی ہے، یہاں تک کہ شاخ اپنی گوری شکل اختیار کرلیتی ہے، اس طرح شاخیں بڑھ بھی جاتی ہیں اور خود اپنی جڑوں کو ٹھہرا بھی سکتی ہیں۔

اس نظام سے جب درخت کی غذا اس کے بالائی حصوں تک پہنچتی ہے تو قدرت نہایت انصاف اور مناسبت سے اس کو ہر حصہ درخت پر تقسیم کردیتی ہے، پتوں کو ان کے مطلب کی غذا ملتی ہے اور انہی نسوں کا

جو جال بچھا ہوا ہے اس میں سے ہر نس اپنے مناسب غذا لے لیتی ہے، پھل اپنے مناسب غذا پالیتے ہیں اور اسی طرح چھلکے کھیلے اور پھول وغیرہ، غرض ہر ایک چیز اپنے لائق غذا حاصل کر لیتی ہے، یہاں تک کہ پھل بڑھتے ہیں، مزے دار اور خوشبودار ہوتے ہیں، رنگ بھی ان کا جدا جدا اور مٹھاس اور لطافت بھی ان کی الگ الگ ہوتی ہے۔

پھر غور کیجئے کہ قدرت نے پھلوں سے پہلے پتے اُگائے اس مصلحت سے کہ پھل شروع میں بہت کمزور اور نازک ہوتا ہے، وہ سورج کی گرمی اور ہوا کے جھونکے برداشت نہیں کر سکتا لہٰذا پتے پیدا ہو کر پھل کو اپنے اندر چھپالیتے ہیں لیکن بالکل نہیں چھپاتے بلکہ دھوپ اور ہوا کے لئے فاصلے چھوڑتے ہیں کیوں کہ پھل کو دھوپ اور ہوا کے بغیر چارہ بھی نہیں کیوں کہ اسی دھوپ اور ہوا سے تو پھل گلنے سڑنے بوسیدہ اور خراب ہونے سے بچتا ہے۔

نیز دیکھئے کہ خالق عالم نے درختوں، پھلوں اور پھولوں کو رنگ شکل مزے اور بو میں کیسا مختلف رکھا کہ یہ کسی صفت میں بھی ایک دوسرے سے نہیں ملتے یہ شکل میں لمبے بھی ہیں اور چھوٹے بھی، زبردست بھی ہیں اور کمزور و نازک بھی، رنگ میں یہ سرخ و سفید بھی ہیں اور زرد و سبز بھی اور رنگ زیادتی اور کمی میں بھی مختلف ہیں، بعض گہرے رنگ کے بعض ہلکے رنگ کے اور کچھ درمیانی، مزے میں یہ میٹھے اور کھٹے بھی اور کھٹے میٹھے اور کڑوے بھی، اسی طرح ان کی خوشبوئیں رنگ برنگ اور قسم قسم کی ہیں۔ قرآن پاک میں ان سب صفات کا بیان بڑے پاکیزہ پیرایہ میں آیا ہے کہ اس سے دلوں کو سرور ملتا ہے اور یہ نکتہ سنج کے لئے پوشیدہ راز کھولتا ہے۔

خود غور کیجئے قدرت کی ان گل کاریوں پر جب انسان کی نظر پڑتی ہے تو ایک ہی نگاہ دلوں کے زنگ دھودیتی ہے اور دلوں کو بے پناہ فرحت بخشتی ہے اور ایک خوشکن منظر سے روح میں تازگی پیدا کرتی ہے پھر نہ معلوم قدرت نے ان میں اور کیا کیا نفع اور فائدے پوشیدہ فرمائے ہیں جن کی کوئی حد و شمار نہیں۔

بعض پھل پھول ایسے ہیں کہ ان سے دلوں کو تقویت پہنچتی ہے، بدن کو غذا پہنچا کر زندگی کو قائم رکھتے ہیں، پھر کھاتے وقت جو لذت اور چٹخارہ ملتا ہے وہ تو ہے ہی، پھل میں بیج اور گٹھلی پیدا ہوئی کہ اگر پھل سوکھ جائے اور اپنی تازگی کو بیٹھے تو بیج دوسرا درخت لگانے کے کام میں آئیں، فرمان الٰہی ہے۔

وَشَجَرَةً تَخْرُجُ مِنْ طُوْرِ سَيْنَآءَ تَنْبُتُ بِالدُّهْنِ وَصِبْغٍ لِّلْاٰكِلِيْنَ ۝

''اور درخت جو کہ طور سینا میں بکثرت پیدا ہوتا ہے، اُگتا ہے تیل لئے ہوئے اور کھانے والوں کے لئے سالن لئے ہوئے۔''

خداوند قدوس نے پتھر اور پانی کے درمیان صاف لذیذ اور نفع بخش تیل پیدا کیا، جس طرح دودھ کو گوبر اور خون کے درمیان سے نکالا اور شہد کی مکھی سے شہد مختلف رنگ کا اور لوگوں کے لئے شفا بخش فرمائی، نہروں کی گزرگاہوں پر جا کر کھڑے ہو جایئے، کیا گل گلزار لگا ہے، یہ سب بندوں کے نفع کے لئے پیدا کیا ہے، عقل مند کے لئے ان سب میں کیسی کیسی عبرتیں اور نصیحتیں ہیں، کھجور کے درخت کو بھی ذرا نظر عبرت سے دیکھئے، پانی پہلے اس کی جڑ کو مضبوط کرتا ہے جو پورے درخت کو تھامے رکھتی ہے، پھر جب اوپر کی جانب چڑھتا ہے تو قدرت اس کو نہایت موزوں طریقے سے تقسیم کرتی اور پورے درخت کو غذا پہنچاتی ہے۔ (باقی آئندہ)

☆☆

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

باموکل عمل کی اجازت

سوال از: عبدالحئی ـــــــــــــــ تمکور

حضرت میں ''طلبائے روحانیت'' کے پورے اعمال اور شرائط کے ساتھ پورا کر چکا ہوں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں۔ حضرت میں اب سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اجازت اور رہنمائی چاہتا ہوں، اجازت آپ نے بوقت ملاقات دی ہے اب رہنمائی چاہتا ہوں۔ حضرت میں نے بہت کوشش کی روحانی تقویم سے مدد لی مگر اتوار اور مثبت مہینہ میں تثلیث نہیں ملی، شاید مجھے صحیح اندازہ نہیں ہو رہا ہے اس لئے حضرت میں آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ میں جو مذکورہ عمل کرنا چاہتا ہوں۔ آپ سے التجا ہے کہ مثبت مہینے اور اتوار، تثلیث کی رہنمائی اور نشاندہی فرمادیں اور خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

جو عمل میں کرنا چاہتا ہوں وہ بھجوا رہا ہوں اس کو دیکھ لیں اور اجازت مرحمت فرمادیں۔

ترکیب یہ ہے کہ اتوار کے دن سے روزے شروع کر کے چالیس روزے پوری شرائط ریاضت سے رکھے اور روزانہ آیت مذکورہ ۲۳۲ بار پڑھے، رات کو کم سوئے اور ایسی خلوت ہو کہ کسی کی آواز تک نہ آئے اور شب و روز بوقت عمل عود اور لوبان جلائے، کپڑے سفید اور پاک ہوں اور کم از کم تیسرے دن غسل کرے اور خوشبو لگائے، اس قسم کو نماز صبح اور چاشت اور مغرب کے بعد ایک ایک مرتبہ پڑھے، جب بیس دن گزر جائیں تو ایک موکل آکر تجھ سے کہے گا اے شخص تجھ کو بیس دن ایسی سخت مشقت اٹھاتے گزر گئے اب تو اپنے آپ کو آرام دے اور اس قدر مال مجھ سے لے لے، اس کے کہنے کی طرف توجہ نہ کرنا چاہئے کتنا ہی وہ کہے مگر ہرگز قبول نہ کرے اور ذکر جاری رکھے، جب چالیس دن پورے ہوں تو تیرا خلوت خانہ نور سے معمور نظر آئے گا اور در و دیوار پر تجھ کو آیت سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم لکھی ہوئی دکھائی دے گی۔

اس عرصہ میں اکثر اچھے اچھے خواب بھی دکھائی دیں گے اور ایک بادشاہ گھوڑے پر سوار جس کے گرداگرد خلق کثیر ہوگی، تیرے سامنے آئے گا، وہ بادشاہ السلام علیکم کہے گا، تجھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہئے، اس کے سلام کا جواب دے کر کہو جس طرح تم نے مجھ کو بزرگی دی ہے اللہ تم کو بزرگی دے، اے بادشاہ میں تم سے ایک نشانی مانگتا ہوں جس سے میں تم کو بہ وقت ضرورت بلا سکوں وہ تجھ سے عہد و پیمان لے کر ایک نشانی دے گا اور عہد اس طرح کے ہوں گے، جھوٹ نہ بولنا، گناہ نہ کرنا وغیرہ پھر جو تیری حاجت ہوگی اس کو وہ پورا کرے گا، عام اس سے وہ کیسی ہی مشکل اور دور دراز کا معاملہ ہو قسم محولہ بالا یہ ہے۔ اس کو روزانہ تین مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ لَیْسَ فِی السَّمٰوٰتِ ذَوَاتٌ وَّلاَ فِی الْاَرْضِ غَمَرَاتٌ وَّلاَ فِی الْجِبَالِ مَدَرَاتٌ وَّلاَ فِی الْبِحَارِ قَطَرَاتٌ وَّلاَ فِی الْعُیُوْنِ لَحَظَاتٌ وَّلاَ فِی النُّفُوْسِ خَطَرَاتٌ اِلاَّ وَھِیَ بِکَ وَالِاٰتٌ وَلَکَ شَاھِدَاتٌ وَفِیْ مُلْکِکَ مُتَحَیِّرَاتٌ اَسْئَلُکَ بِتَسْخِیْرِکَ لِکُلِّ شَیْءٍ اَنْ تُوَفِّقَنِیْ لِمَا یُرْضِیْکَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمْ۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ آپ نے کتابچے کی تمام ریاضتیں پوری کرلیں اوراس سے بھی زیادہ خوشی کی بات یہ ہے کہ آپ اکل حلال اور صدق مقال کا بھی اہتمام کررہے ہیں جو دورِ حاضر میں ایک کرامت کی حیثیت رکھتا ہے۔ ہماری رائے یہ تھی کہ اب آپ دوسرے کتابچے ”قلب قرآن“ کے وظائف پر بھی دھیان دیں، ان وظائف سے آپ کی روحانیت میں اضافہ ہوگا اور آپ کو روشن ضمیری کی دولت میسر آئے گی نیز آپ کوفن کی کتاب تحفۃ العاملین کا بھی مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ آپ کو اس لائن کی تمام باریکیوں سے واقفیت ہوسکے، کیوں کہ روحانی عملیات کا سفر تہہ کرتے ہوئے علم نجوم، علم ساعات، علم الاعداد اور علم الحروف وغیرہ کا جاننا بھی ایک حد میں نہایت ضروری ہے۔

آپ نے ۲۰۱۷ء کی روحانی تقویم کا بغور مطالعہ نہیں کیا، اسی لئے آپ مثبت مہینوں میں اتوار کے دن ستاروں کی نظر تثلیث پکڑنے میں ناکام رہے، اب اس سلسلہ میں آپ ۲۰۱۸ء کی روحانی تقویم کا مطالعہ کریں تو اس سلسلہ کی بے شمار دولتیں آپ کے ہاتھ لگ جائیں گی۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے ہجری مہینوں میں چار مہینے مثبت مانے جاتے ہیں، ان مہینوں کو ثابت بھی کہتے ہیں، ثابت مہینے یہ ہیں، صفر، جمادی الاول، شعبان، ذی قعدہ۔

غالباً آپ کو نظر تثلیث کسی بھی ثابت مہینے میں اتوار کے دن درکار ہے، اگر آپ کی منشاء یہی ہے تو ۲۰۱۸ء میں ۲۲ رشعبان کو بروز اتوار صبح ۶ بج کر ۲۵ منٹ پر قمر و مشتری کی تثلیث ہے، اس کے بعد ۲۹ رشعبان کو بروز اتوار سہ پہر ۳ بج کر ۳۳ منٹ پر شمس وزحل کی تثلیث ہے، اس کے بعد ۲۹ رذی قعدہ بروز اتوار کو دن ۲ بج کر ۲۱ منٹ پر قمر وزحل کی تثلیث ہے۔ اس کے بعد ۱۷رصفر بروز اتوار کو شمس وزحل کی تثلیث صبح ۸ بج کر ۲۱ منٹ پر ہوگی۔ آپ ان اوقات اوران تاریخوں کو اپنی ڈائری میں نوٹ کرلیں اوران سے حسب منشاء فائدہ اٹھائیں۔

آپ نے سَلاَمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کے عمل کی اجازت طلب کی ہے، ہماری طرف سے اجازت ہے لیکن آپ اس عمل کو اور طریقہ عمل کو بغور پڑھیں، اس عمل کی تمام شرائط کا لحاظ رکھیں، پرہیز کو بھی نظر انداز نہ کریں، وقت اور جگہ کی پابندی کو بھی ملحوظ رکھیں، بخورات کا بھی اہتمام کریں اور کامل یکسوئی اور یقین کے ساتھ اس عمل کو مقررہ دنوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ آپ کامیابی سے سرفراز ہوں گے۔

یہ بات یاد رکھیں عمل کوئی سا بھی ہو اگر وہ باموکل ہے تو ہر روز رجال الغیب کا خیال رکھیں، کسی بھی دن رجال الغیب کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے، آپ کو اس بات کی کوشش کرنی ہے کہ رجال الغیب کی طرف ہمیشہ آپ کی پشت رہے وہ آپ کے روبرو نہ ہوں۔ تحفۃ العاملین میں رجال الغیب کی تاریخوں کا چارٹ دیا گیا ہے کہ کس تاریخ میں رجال الغیب کس سمت میں ہوتے ہیں، اس چارٹ کو روزانہ اپنے پیش نظر رکھیں ورنہ ناکامی یا رجعت کا خطرہ رہے گا۔ ”سَلاَمٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم“ کا عمل بھی نقل کردیا ہے تاکہ دوسرے شائقین بھی مکمل شرائط اور تمام قیود کے ساتھ اگر کرنا چاہیں تو کرسکتے ہیں۔ ہم کسی کو بھی اجازت دینے میں کبھی بخل سے کام نہیں لیتے لیکن سب کی صلاحیتیں اور سب کی قسمتیں ایک جیسی نہیں ہوتیں، ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو اور دیگر جدوجہد کرنے والے حضرات کو کامیابیوں سے ہمکنار کرے آمین۔

سگے بھائی کا غم

سوال از: انوار عالم ادیب ــــــ آسنسول (مغربی بنگال)

آپ کی ہدایت کے مطابق ۱۷/۱۷/۸ سے ”حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل“ روزانہ ۴۵۰ مرتبہ مع اول وآخر درود شریف ورد کررہا ہوں۔

میرے موجودہ حالات یہ ہیں۔

۶۰ سالہ مجرد بھائی چند ماہ ساتھ کھانے کے بعد الگ ہوٹل میں کھانے لگ گیا ہے، سبھوں (اس کے اصحاب کو بھی) اس پر تعجب ہے، پتہ نہیں اس کے دماغ میں کیا چل رہا ہے، اپنے حصہ کے مکان پر قابض ہونے کے باوجود خرچ میں کسی طرح کی کوئی مدد نہیں کررہا ہے (مثلاً بجلی کا بل، اور میونسپل ٹیکس وغیرہ) سے اسے کوئی دلچسپی نہیں، شرپسند دوستوں کے بہکانے پر میرے خلاف ایک محاذ کھول رکھا ہے۔ اس عمر میں یہ سب بہت تکلیف دہ ہے، آپ کے مشورے کا انتظار ہے، دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پریشانی سے نجات دے۔

جواب

اگر آپ کا بھائی مکان کے اپنے حصے پر قابض ہے تو اس کو آپ اپنے حصہ میں دخل اندازی مت کرنے دیجئے، اگر وہ ہوٹل میں کھانا کھا رہا ہے تو آپ اس کی خوشامد نہ کیجئے ورنہ وہ آپ کو کمزور اور بزدل سمجھنے لگے گا، جب کوئی بھی انسان خواہ وہ اپنا سگا بھائی کیوں نہ ہو کم ظرفی پر اتر آئے تو پھر اس کے ساتھ نرم رویہ رکھنا اور اس کے ساتھ حسن سلوک کرنا قطعاً غلط ہے اور اس کو اور زیادہ خراب کرنے کی سبیل ہے۔ آپ کو اپنے مکان کی جو آپ کے حصہ میں آچکا ہے باقاعدہ حد بندی کر لینی چاہئے تا کہ آپ آگے کے خطرات سے اور بھائی کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہیں۔ بھائیوں کے ساتھ رعایت اور محبت اسی وقت تک درست ہے جب وہ اس کی قدر کر رہے ہوں، اگر بھائی لوگ کم ظرفی اور ناانصافی پر اتر آئیں یا الٹی سیدھی حرکتیں کرنے لگیں تو پھر ان کے ساتھ محبت اور شرافت کا معاملہ ایک حماقت ہے یا پھر وہ شرافت ہے جو بزدلی کی کوکھ سے جنم لیتی ہے۔ اگر آپ چاہیں تو کچھ دنوں اور ان سے محبت اور نرمی کا برتاؤ کر سکتے ہیں لیکن اگر ان کے دل ودماغ میں کوئی سازش چل رہی ہے اور کچھ غلط قسم کے لوگ ان کی کمر تھپتھپانے میں مشغول ہیں تو پھر آپ کی نرمی اور محبت آپ کے بھائی پر منفی اثرات مرتب کرے گی اور وہ خود تیس مار خاں سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جائے گا۔

آپ ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' کا وظیفہ جاری رکھیں اور اس کے ساتھ آیت کریمہ کا ورد روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ اس وظیفہ کی برکت سے آپ کو بھائی اور اس کے یار دوستوں کی سازشوں سے چھٹکارا نصیب ہوگا اور وہ اپنے غلط ارادوں میں ناکام ہو جائیں گے، لیکن کوئی موقع ملتے ہی آپ اپنے گھر کی حفاظت کریں، بھائی کے ساتھ حتی الامکان شرافت کا معاملہ رکھیں لیکن اپنی آنکھیں کھولے رکھیں، یاد رکھئے کہ شریف ہونا خوش نصیبی ہے لیکن زیادہ شریف بننا بے وقوفی ہے۔

باتیں طالب علمانہ

سوال از: محمد ارشاد ——— فتح پور

میرا نام محمد ارشاد ابن محمد ادریس ہے، میرا ئی نمبر ۱۲۹۰، ۲۰۱۴ء میں آپ سے وابستہ ہوکر روحانی سفر شروع کیا۔ حضور والا چند باتیں آپ کی خدمت عالی میں عرض گزار ہیں، یہ بتائیے کہ کیا دوران ریاضت پرہیز کرنا بھی ضروری ہے حالانکہ کوئی پرہیز درج نہیں کیا گیا اور کیا بیوی سے صحبت بھی ترک کرنی پڑے گی۔

ریاضت نمبر ۴ شروع کیا ہے اس کے بعد حروف تہجی کی زکوٰۃ کا ارادہ رکھتے ہیں، یہ بتا دیجئے کہ منزل قمری کب سے شروع ہوگی اور کس دن سے حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنا شروع کروں اور اپنا کوئی خاص فون نمبر یا موبائل نمبر عنایت کریں، جلد آپ سے بات نہیں ہو پاتی ہے اگر واٹس اپ چلاتے ہو وہ بھی نمبر عطا ہو اور کیا ہر نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں شروعات کرنا پڑے گا۔ برائے مہربانی جواب عنایت ہو۔

میں ماہنامہ طلسماتی دنیا کا رسالہ ہر مہینہ پڑھتا ہوں اس کے لئے رقم روانہ کر رہا ہوں۔ کیا ہر عمل میں جگہ کی پابندی ضروری ہے اس لئے کہ میں مدرسہ میں پڑھاتا ہوں تو ہر ہفتے میں گھر بھی جانا پڑتا ہے اس لئے جگہ کی پابندی بہت مشکل ہے، فی الحال ہم نے اپنے مصلے کو جگہ قرار دے کر جہاں جاتے ہیں، مصلے کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں اور وقت آنے پر جہاں عمل کا وقت ہو گیا وہیں پر مصلّے بچھا کر عمل پڑھ لیتا ہوں تو کیا یہ میرا طریقہ صحیح ہے یا نہیں۔

جواب

بنیادی ریاضتوں کے دوران کسی طرح کے پرہیز کی ضرورت نہیں ہوتی، البتہ زبان کی حفاظت کرنی چاہئے اور زبان سے متعلق جتنی بھی خطائیں ہوں ان کو ترک کر دینا چاہئے، جیسے جھوٹ، غیبت، چغل خوری، لعن طعن اور تہمت وغیرہ، اس کے ساتھ ساتھ صغیرہ اور کبیرہ گناہوں سے

بھی پرہیز کرنا چاہئے، کسی بھی انسان کی زبان وعمل میں تاثیر اسی وقت پیدا ہوتی ہے جب وہ اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے، شوگر کا مریض کتنی بھی دوا کھالے اگر وہ پرہیز نہیں کرے گا تو شوگر کنٹرول نہیں رہے گی، اسی طرح کوئی بھی مسلمان کتنی بھی عبادت کرلے اگر وہ گناہوں سے نہیں بچے گا تو اس کے اندر روحانیت پیدا نہیں ہوگی اور اس کا ایمان مضمحل رہے گا، معلوم ہوا کہ کسی بھی ریاضت اور چلہ کشی کو موثر بنانے کے لئے ضروری ہے کہ انسان گناہوں اور اللہ کی نافرمانیوں سے دور رہے۔ دوران چلہ کشی بیوی سے صحبت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اور آگے چل کر آپ جب دوسرے روحانی عملیات کا اہتمام کریں گے اس میں ہوسکتا ہے کہ آپ کو بہت سے پرہیز کرنے پڑیں، ان کا ابھی سے ذکر بے سود ہے۔

حروف تہجی کی زکوٰۃ اس وقت شروع کرنی چاہئے جب چاند منزل شرطین میں ہو اور چاند جب برج حمل میں ہوتا ہے تب وہ منزل شرطین میں ہوتا ہے۔ حروف تہجی کل ۲۸ ہیں اور چاند کی منزلیں بھی ۲۸ ہیں، پہلی منزل شرطین ہے اور آخری منزل رشا ہے، آپ کی آسانی کے لئے بعد میں آنے والی ان تاریخوں کی وضاحت کی جاتی ہے، جب چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا آپ ان تاریخوں کو اور ان اوقات کو نوٹ کرلیں۔

۱۴/اپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ، ۱۱/مئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ، ۸/جون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ۔ جس دن زکوٰۃ کی شروعات کریں صحیح وقت پر کریں اس کے بعد کچھ آگے پیچھے ہوجائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ نقوش کی زکوٰۃ کو عروج ماہ میں ادا کرنا ضروری نہیں ہے لیکن اگر اس کا اہتمام کرلیں تو سونے پر سہاگہ ہے۔

جگہ اور وقت کی پابندی کرنے سے عمل میں قوت پیدا ہوتی ہے اس لئے حتی الامکان جگہ اور وقت کی پابندی کرنی چاہئے، مصلی جگہ کے قائم مقام نہیں ہوسکتا اس لئے مصلے کو جگہ سمجھنے کی خوش فہمی کو ترک کردیں، اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے آمین۔

کیا پتھروں کا پہننا ناجائز ہے؟

سوال از: ولی ______ گجرات

حضرت ہمارے قریبی دارالافتاء میں طلسماتی دنیا کی وہ کٹنگ جو راشی کے پتھر کے متعلق ہے آیا ہے اور سوال پوچھا گیا ہے کہ یہ صحیح ہے؟

میری مفتی صاحب سے زبانی بات ہوئی، انہوں نے ہی بتایا کہ اس طرح کا سوال آیا ہے، مفتی صاحب نے بتایا کہ مجھے دو ضعیف روایات ملی، عقیق پتھر کے فوائد کے متعلق، جواب تو میں نے پڑھا نہیں ہے لیکن مفتی صاحب بتارہے تھے کہ اگر پتھر کو موثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے لیکن کرنے والی ذات اللہ کی ہے یہ مان کر پہننے میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے بچنا چاہئے کیوں کہ عموماً لوگ کارساز پتھر کو ہی سمجھ کر پہنتے ہیں۔

میں نے کہا مفتی صاحب دوا کے بارے میں کیا خیال ہے، عموماً لوگ اسے ہی کارساز سمجھتے ہیں۔

تو ہنس کر فرمانے لگے پتھر میں عقیدہ زیادہ بگڑتا ہے۔

یہ زبانی بات ہوئی، اس کا خلاصہ ہے کہ مجھے شرح صدر نہ ہوا، پتھر اور دوا میں کیا فرق ہے؟ کیسے عقیدہ خراب ہوتا ہے۔

جواب

ایک زمانہ وہ ہوا کرتا تھا جب مفتی صاحب بہت سوچ سمجھ کر اپنی زبان کھولا کرتے تھے لیکن یہ زمانہ وہ تھا جب مفتی بننے کے لئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے تھے۔ دارالعلوم دیوبند میں دو چار ایسے طالب علموں کو افتاء میں داخلہ ملتا تھا جو دورۂ حدیث میں اعلیٰ نمبروں سے پاس ہوئے ہوں لیکن آج کی تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ افتاء کی دوکانیں گلی گلی کھل گئی ہیں اور ہر سال سیکڑوں علماء مفتی بن کر پورے ملک میں پھیل رہے ہیں، یہ بے چارے اُس سوجھ بوجھ سے قطعی محروم ہوتے ہیں جو کسی دور میں مفتی حضرات میں ہوا کرتی تھی، ایسے لوگوں سے اگر آپ کچھ پوچھیں گے تو اسی طرح کے جوابات دیں گے جو شرعی اور عقلی طور پر کمزور ہوں گے اور جن سے جہالت اور کم علمی کی بو آتی ہوگی۔ دور اندیش اور صاحب تدبر مفتی وہ ہوتا ہے کہ جس کا مطالعہ صرف درسی کتابوں تک محدود نہ ہو بلکہ اس نے ان تمام کتابوں کا مطالعہ کرنے کی بھی زحمت گوارہ کی ہو جو دین اسلام کے ان موضوعات سے تعلق بھی رکھتی ہوں، جو موضوع مدرسوں میں نہیں پڑھائے جاتے لیکن وہ موضوع انسان کی زندگی سے اور دین وشریعت سے تعلق رکھتے ہیں، کسی مفتی کا یہ کہہ کر بات ٹال دینا کہ مجھے دو ضعیف روایات عقیق پتھر سے متعلق ملیں اور اس کی روشنی میں انہوں نے

یہ فیصلہ صادر فرمادیا کہ اگر پتھر کو مؤثر حقیقی مان کر پہنا جائے تو صحیح نہیں ہے، کاش مفتی صاحب کو اس بات کی خبر ہوتی کہ دنیا کی کسی بھی چیز کو مؤثر حقیقی مان کر استعمال کرنا شرک ہے، خواہ وہ دوا ہو یا غذا، پتھر ہو یا تعویذ۔ اگر کوئی صاحب یہ سمجھتے ہوں کہ مجھے فلاں ڈاکٹر کا علاج ہی راس آتا ہے یا مجھے فلاں حکیم کی دوا ہی سے شفا نصیب ہوتی ہے تو یہ بھی شرک ہی ہے کیوں کہ ہر حالت میں اور ہر صورت میں شفا اللہ ہی دیتا ہے، شفا نہ کسی دوا سے ملتی ہے اور نہ کسی غذا سے۔ مفتی صاحب کی زبردستی دیکھئے کہ وہ اس بات کو مان کر بھی کہ اللہ تعالیٰ کو کرنے والی ذات مان کر اور یہ سمجھ کر کہ شفا اللہ ہی دیتا ہے اور فائدہ پہنچانے والی ذات اسی کی ہے، اس یقین کے ساتھ اگر کوئی پتھر پہن لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن پتھر پہننے سے احتراز ہی کرنا چاہئے۔ مفتیوں کی اس طرح کی سوچ و فکر اللہ کے بندوں کو بھٹکاتی ہے اور انہیں گمراہ کردیتی ہے، یہ توحید پرستی نہیں ہے بلکہ توحید و سنت کے ساتھ اچھا خاصا ایک مذاق ہے، جن لوگوں نے انبیاء کی سیرتوں کا مطالعہ کیا ہو وہ بخوبی اس بات سے واقف ہیں کہ عقیق کی انگوٹھی قریباً قریباً ہر نبی نے استعمال کی ہے۔ سورۂ رحمٰن میں یاقوت اور مرجان کا ذکر کرکے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تم اپنے رب کی کس کس نعمت کی ناقدری کروگے اور کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے۔

اسلام تو تجربات زمانہ کو بھی اہمیت دیتا ہے اور ان غذاؤں اور دواؤں کو بھی جائز مانتا ہے جن کا ذکر قرآن و حدیث میں موجود نہ ہو لیکن ایک دنیا ان کی افادیت پر شاہد ہو تو اسلام اس کے استعمال پر کوئی پابندی نہیں لگاتا، شراب کا محل بھی حرام ہے اور جزو بھی حرام لیکن انگریزی تمام دوائیں الکحل میں ڈبوکر انسانوں تک پہنچتی ہیں اور حد سے زیادہ تقوے اور پرہیزگاری کا ڈھونگ مچانے والے لوگ نہایت بے تکلفی کے ساتھ ان دواؤں کو کھاتے ہیں اور ذرا بھی نہیں جھجکتے۔ خود مفتی حضرات بھی ان دواؤں کو بے تکلف استعمال کرتے ہیں جب کہ امراض سے نجات پانے کے لئے اور بھی دوائیں دنیا میں موجود ہیں جو ذرات شراب سے پوری طرح محفوظ ہیں لیکن بات دراصل یہ ہے کہ ان مفتیوں کو جو چیز خود کو بھلی لگتی ہے اس کی وہ کوئی نہ کوئی تاویل کرلیتے ہیں اور جو چیز خود کو بھلی نہیں لگتی اس کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑ پڑتے ہیں، اسی طرح کی باتوں نے مفتی حضرات کی شخصیت کو بری طرح گھائل کیا ہے اور ان کے شرعی جوابات کا وہ اعتبار نہیں رہا ہے جو کبھی ہوا کرتا تھا۔ ہم بھی دارالعلوم دیوبند کے فارغ ہیں اور ہمیں شرح صدر ہے کہ کسی بھی نگینہ اور پتھر کا استعمال اس یقین کے ساتھ کہ بحکم خداوندی یہ ہمیں فائدہ پہنچائے گا جس طرح بحکم خداوندی جشونده، خمیره، مروارید، خمیرہ ابریشم، شہد، کلونجی، زیتون، کھجور اور اصلی روغن وغیرہ بحکم خداوندی ہمیں فائدہ پہنچاتے ہیں، قطعاً جائز ہے۔ اللہ کی پیدا کردہ بے شمار نعمتیں ایسی بھی ہیں کہ جن کا ذکر نہ قرآن میں ہے اور نہ احادیث میں لیکن ان میں اللہ نے کچھ نہ کچھ افادیت رکھی ہے اور ان کی افادیت میں کسی بھی صاحب عقل اور کسی بھی صاحب ایمان کو کوئی شک نہیں ہے، کسی بھی چیز کے بارے میں یہ سوچنا کہ اس سے ایمان کے بگڑنے کا خطرہ ہے، پرہیزگاری نہیں ہے بلکہ جاہلانہ قسم کا وہم ہے اور اس وہم سے اور اس طرح کی ریاکارانہ سوچ و فکر سے ہزار بار اللہ کی پناہ۔

بندش کا طریقہ

سوال از: (ایضاً)

گھر کے حصار کا بہتر طریقہ تفصیل سے بتادیجئے کہ کیا پہلے جن آسیب کو گھر سے نکالنا ہوتا ہے، اس کا کیا طریقہ ہے۔

کہتے ہیں کہ نکالے بغیر حصار کردیا جاتا ہے تو آسیب جن اندر ہی رہ جاتے ہیں نکل نہیں پاتے۔ ایک بار حصار کرنے کے بعد کب تک وہ مکان حصار میں رہتا ہے، کیا پھر کبھی حصار کروانا پڑتا ہے۔ کیا ایک گھر کے لئے دو تین مرتبہ حصار کرنا ہوتا ہے۔ آپ حضرات نے ایک سائل کے جواب میں فرمایا تھا، گھر کے حصار کے لئے دو تین مرتبہ آنا پڑے گا جو آپ کو مہنگا پڑسکتا ہے، اس قسم کا مضمون تھا۔

جواب

گھر کی جو بندش کی جاتی ہے اس کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ پہلے کسی بھی عمل سے جنات کو گھر سے نکالا جائے اس کے بعد گھر کی بندش کی جائے۔ اگر جنات کو نکالے بغیر کسی گھر کی بندش کردی جائے تو پھر جنات گھر میں مقید ہی رہیں گے اور زیادہ نقصان پہنچائیں گے لیکن یہ عمل وہی عامل کرسکتا ہے جو اس سلسلہ کی پوری مہارت رکھتا ہو لیکن عملیات کی دنیا میں زیادہ تر نٹ پونجیے قسم کے لوگ کام کررہے ہیں اور ستر فی صد اس لائن میں دھوکہ ہے، ایک سے ایک بڑا اناڑی خود کو تیس مار خاں ثابت کرتے

ہوئے گھروں کی بندش کر دیتا ہے اور گھر والوں سے رقم اینٹھ لیتا ہے، اس کے بعد بھی جنات جوں کے توں اس گھر میں رہتے ہیں اور گھر والوں کو اذیت پہنچاتے رہتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ گھروں کی بندش کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ سورۂ طارق کی آخری تین آیات ۴ میخوں پر ۲۱ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے انہیں گھر کے چاروں کونوں میں ٹھوک دیا جائے لیکن یہ عمل مؤثر تب ہی ثابت ہوگا جب عامل نے مذکورہ آیات کی زکوۃ ادا کر رکھی ہو اور قرآن حکیم کی کسی بھی آیت کی زکوۃ ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آیت کو تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ پڑھ کر ۴۰ دن میں زکوۃ ادا کی جائے۔ ۴۰ دن میں پڑھنے کی تعداد سوا لاکھ مرتبہ ہوگی، اس کے بعد پھر میخوں پر اکیس اکیس مرتبہ پڑھ کر گھر کے چاروں کونوں میں گاڑ دیں اور اس سے پہلے جنات کو گھر سے نکالنے کا کوئی عمل بھی کریں، جنات کو گھر سے نکالنے کے لئے متعدد طریقے عاملین نے تحریر کئے ہیں جو اجوائن، رائی اور سرسوں وغیرہ پر پڑھے جاتے ہیں اور تین دن پہلے انہیں گھر کے چاروں کونوں اور چاروں دیواروں کے نیچے بکھیرے جاتے ہیں، جن کی قوت عمل سے جنات گھر چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک مشکل ترین کام ہے جو ہر عامل کے بس کا نہیں ہے، لہٰذا جب اس طرح کا کوئی کام کرانا ہو تو کسی معتبر عامل کو تلاش کریں اور معتبر عامل کا ملنا کوئی مشکل بات نہیں ہے، تلاش کرنے سے جب خدا بھی مل جاتا ہے تو معتبر عامل کیوں نہیں مل سکتا، لوگ اس سلسلہ میں ہمیں بھی بلاتے ہیں لیکن مصروفیت کی وجہ سے ہم بار بار سفر کرنے سے قاصر رہتے ہیں، لہٰذا ہم یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے علاقہ کے کسی عامل سے یہ خدمت لے لیں، یوں بھی دور دراز سے کسی کو بھی مدعو کرنا پھر اس کا خرچ اٹھانا دقت طلب بات ہے، اس لئے ہم ہمیشہ یہی مشورہ دیتے ہیں کہ اس طرح کی خدمات کے لئے مقامی عاملین ہی کو ترجیح دیں اور دور دراز سے عاملین کو مدعو کرنے کی زحمت نہ کریں، اس میں بہت ساری دقتیں بھی برداشت کرنی پڑتی ہیں اور اچھے خاصے مصارف بھی۔

تعویذ خراب ہونے کا مسئلہ

سوال از: عبدالرشید نوری ـــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ گلے میں نقش تعویذات ڈلے ہوئے ہیں انہیں پہن کر بیت الخلا، موت، میت کے گھر، قبرستان اور شمشان میں جا سکتے ہیں۔ تعویذات خراب تو نہیں ہو جائیں گے۔

جواب

تعویذ پر موم جامہ یا مضبوط قسم کی پلاسٹک چڑھانے کے بعد جب کپڑا چڑھا لیا جاتا ہے تو پھر بے ادبی کا احتمال نہیں رہتا، لیکن بعض محتاط قسم کے علماء نے یہ فرمایا ہے کہ جو تعویذات قرآن حکیم کے حروف پر مشتمل ہوتے ہیں ان کو ناپاکی کی جگہ پہن کر نہیں جانا چاہئے لیکن جو تعویذات اعداد پر مبنی ہوں، ان کا کوئی پرہیز نہیں ہوتا، انہیں پہن کر کہیں بھی جا سکتے ہیں، البتہ بعض تعویذ ایسی جگہوں میں پہنچ کر بے اثر ہو جاتے ہیں اس لئے عاملین اپنے مریضوں کو احتیاط کرنے کی تاکید کرتے ہیں اور یہ تاکید کرتے ہیں کہ ایسی جگہوں پر جانے سے پہلے تعویذ اتار دیں اور واپس آنے کے بعد غسل کریں، پھر دوبارہ تعویذ گلے میں ڈالیں یا بازو پر باندھیں۔

سورۂ الم نشرح کی افادیت

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ سورۂ الم نشرح شریف کے فضائل وفوائد کیا ہیں، اس سورت کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے، کم سے کم تعداد کیا ہے اور زیادہ سے زیادہ تعداد کیا ہے، التجا ہے مکمل فضائل وفوائد اور طریقہ سے باخبر کریں۔

جواب

سورۂ الم نشرح کے بے شمار فوائد ہیں، اس سورت کے ورد کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس سورت کو روزانہ چالیس مرتبہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو اس کو شرح صدر کی دولت حاصل ہوتی ہے اور اس کا سینہ کشادہ ہو جاتا ہے اور ایک طویل مدت تک پڑھنے کے بعد کشف والہام کی بارشیں بھی قلب واذہان پر برسنے لگتی ہیں۔ اگر بارش کے پانی پر ۲۱ مرتبہ سورۂ الم نشرح پڑھ کر دم کر کے اس مریض کو پلائیں جس کے گردوں میں پتھری ہو، یہ پانی ۲۱ دن تک نہار منہ پلائیں تو اللہ کے فضل وکرم سے پتھری بھی پیشاب کے راستے باہر آ جاتی ہے اور یہ پانی گردے کی دیگر بیماریوں میں مفید ثابت ہوتا ہے۔ اگر ۲۱ مرتبہ عام پانی پر

پڑھ کر دم کر کے کند ذہن بچوں کو صبح شام پلائیں تو ان کی کند ذہنی دور ہوجاتی ہے اور ان کی قوت حافظہ میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر ہر فرض نماز کے بعد سورۂ الم نشرح سات مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیا جائے تو قرض کی لعنت سے نجات ملتی ہے اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں اور مال ودولت میں خوب خیر وبرکت بھی ہوتی ہے اور وسائل میں وسعت پیدا ہوتی ہے۔ سورۂ الم نشرح کا نقش بھی حصول مال ودولت کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے اس لئے نقش نو چندی اتوار کو پہلی ساعت میں بنا کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں تو حصول دولت کے لئے موثر ترین ثابت ہوگا اور حصول روزگار کے لئے بھی تیر کی طرح کام کرے گا۔ اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں یا ہری پینسل سے لکھیں، باوضو اور قبلہ رو ہو کر لکھیں تا کہ اس کی افادیت بڑھ جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۳۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

شیطانی وسوسہ

سوال از: گلشن بی ______ بھوپال

میرا نام گلشن بی ہے اور ماں کا نام نصیبا بی ہے۔ میں روزانہ قرآن پاک کی تلاوت کرتی ہوں، ذکر اذکار پڑھتی ہوں، سورۂ یٰسین شریف، حزب شریف، سورۂ ملک، سورۂ واقعہ، درود شریف پڑھتی ہوں، پڑھ کر روزانہ بزرگوں اور امت محمدیہ اور اپنی بچی کو بخش دیتی ہوں، کبھی پڑھنے میں ناغہ بھی ہوجاتا ہے۔

میرے شوہر جن کا نام یعقوب خاں ہے وہ کہتے ہیں کہ پڑھنا بند کردو، اس پڑھنے سے ہی تو پریشانی اور بیماریاں آرہی ہیں، میں نے ان کے کہنے پر ایک ہفتہ پڑھائی بند کردی، مجھے گھبراہٹ محسوس ہونے لگی اور ایسا محسوس ہوا کہ میرے روزانہ کئی جوتے سر پر پڑ رہے ہیں، کھویا کھویا سا محسوس کررہی ہوں۔ براہ کرم بتائیں پڑھنا بند رکھوں یا پھر روزانہ پڑھنا اور بخشنا شروع کردوں، خط کا جواب ضرور عطا ہو۔

جواب

یہ سوچ کہ قرآن حکیم پڑھنے سے یا اللہ کا ذکر کرنے سے گھر میں پریشانیاں آتی ہیں، ایک شیطانی وسوسہ ہے، شیطان ہمارا سب سے بڑا اور سب سے طاقت ور دشمن ہے، یہ آسانی سے ہمیں گمراہ کردیتا ہے اور ہمیں صراط مستقیم سے ہٹادیتا ہے۔ ایک بات یاد رکھئے کہ جس گھر میں قرآن نہیں پڑھا جاتا اور جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا تو وہ گھر اہل آسمان کو بالکل ویرانوں کی طرح محسوس ہوتا ہے، اور وہ گھر ایسے روشن دکھائی دیتے ہیں جیسے چاندنی رات میں چاند ستارے چمکتے نظر آتے ہیں جن میں قرآن حکیم کی تلاوت ہوتی ہے اور جن گھروں میں اللہ کا ذکر فکر ہوتا ہے۔ آپ کے شوہر کو جو یہ وہم ہوگیا ہے کہ پڑھنے پڑھانے سے ہماری تکلیفیں بڑھ رہی ہیں اور العیاذ باللہ قرآن حکیم کی تلاوت سے گھر میں بربادی آرہی ہے، محض ایک وسوسہ ہے اللہ کی پناہ ہزار بار اللہ کی پناہ۔

اپنے شوہر کو سمجھایئے کہ اس طرح کی گندی سوچ کی وجہ سے ایمان کے غارت ہوجانے کا خطرہ ہے، ان کو اس بات کی تاکید کریں کہ روزانہ ۲۱ بار صبح شام لَاحَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم پڑھا کریں، انشاء اللہ شیطانی وسوسوں سے اور الٹے سیدھے توہمات سے نجات مل جائے گی۔ یہ نقش کسی نمازی سے لکھوا کر کالے کپڑے میں پیک کرا کے اپنے گھر میں لٹکا دیں تو آپ کے اور شوہر کے حق میں بہتر ہوگا۔

۷۸۶

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷۶
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸۶

اس نقش کو اس رفتار سے پر کریں۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

تبلیغی جماعت

سوال از: جمشید خاں ــــــــــــ ناگپور

آج کل تبلیغی جماعت میں جو اختلاف چل رہا ہے اور یہ اختلاف ایک فتنہ کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے، کیا یہ اختلاف ختم نہیں ہوسکتا، اگر علماء اور صلحا اس سلسلہ میں کوشش کریں اور دونوں گروپ کو ایک وہ جو مولانا سعد کا معتقد ہے اور دوسرا وہ جو شورائی نظام کا ہموا ہے کیا انہیں سمجھایا نہیں جاسکتا، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر سب لوگ مل کر کوشش کریں تو یہ اختلاف ختم ہوسکتا ہے کیوں کہ یہ اختلاف اتنا بڑا نہیں ہے کہ یہ ختم نہ ہوسکے۔ اب تو حال یہ ہوچکا ہے جو جماعتیں مسجدوں میں آرہی ہیں ان سے یہ پوچھا جاتا ہے کہ تم مولانا سعد والے ہو یا شورئی والے، اس طرح کی باتوں سے عوام میں بہت بدگمانیاں پھیل رہی ہیں اور تبلیغی جماعت کا اثر آہستہ آہستہ ختم ہورہا ہے جو بہت تشویشناک بات ہے۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس موضوع پر قلم اٹھائیں اور آپ ہماری رہنمائی بھی کریں اور اس اختلاف کو جو ایک فتنہ بنتا جارہا ہے ختم کرنے کی جدوجہد کریں، اللہ ہم سب کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہم کو کسی بڑے فتنے سے محفوظ رکھے، آمین۔

جواب

بے شک یہ بات بہت افسوسناک ہے کہ مسلمانوں میں جو اختلاف ایک بار شروع ہوجاتا ہے وہ پھر کبھی ختم نہیں ہوتا اور دوسری افسوسناک کی بات یہ ہے کہ مسلمانوں میں تقسیم در تقسیم کا سلسلہ جاری ہے جو مسلمانوں کی تکثیر کو بے اثر کررہا ہے اور ہندوستان میں بلکہ پورے عالم میں ان کی بڑھتی ہوئی تعداد بھی بے معنی ہوکر رہ گئی ہے۔ آج ہندوستان میں مسلمانوں کی تعداد چالیس کروڑ کے قریب ہے، لیکن یہ اتنے حصوں میں بٹ گئی ہے کہ ہم ایک بڑی دہائی ہوتے ہوئے بھی ایک چھوٹی سی اکائی سے بھی کم ہوکر رہ گئے ہیں۔ پندرہ سو برس پہلے حسین ویزید کا اختلاف مسلمانوں میں شروع ہوا تھا، اہل بیت کو میدان کربلا میں بے دریغ قتل کیا گیا تھا، خاندان رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کھلم کھلا تذلیل کی گئی تھی، یہ اختلاف جو ایک بڑے ظلم وستم پر مبنی تھا اور جس میں حق وباطل دونوں بالکل واضح تھے، یہ اختلاف ہنوز ختم نہیں ہوا ہے۔ آج بھی یزید کے چاہنے والے ہمارے اردگرد موجود ہیں جو سیدنا امام حسینؓ کی شبیہ کو مشکوک کرنے کی مذموم کوششوں میں مشغول ہیں۔ رافضی، خارجی، شیعہ، سنی جو فرقے دور صحابہ میں وجود پاچکے تھے وہ سب کے سب موجود ہیں اور دن بدن صحت مند ہوتے جارہے ہیں اور اب تو صورت حال یہ ہے کہ اقتدار پسندی اور اغراض پرستی نے اچھے خاصے اہل تقویٰ کو بھی پوری طرح بگاڑ کے رکھ دیا ہے، وہ لوگ کہ دنیا جنہیں تقوے کا امام سمجھتی ہے وہ بھی اقتدار اور خود پسندی کے نشے میں چور ہیں اور دین کی رسوائی اور ملت کی بدنامی کا انہیں کوئی احساس نہیں ہے، دین وملت کی خاطر قربانی دینے کی رسم کا تو ملیامیٹ ہوکر رہ گیا ہے، اس غلط سوچ نے کہ بس ہم ہی راہ حق پر ہیں لوگوں کا دماغ خراب کردیا ہے اور شیطان لعین نے ان فرشتہ نما انسانوں سے بھی ایسے ایسے کارنامے انجام دلوادیے ہیں کہ جن کی توقع پاگل خانوں میں زندگی گزارنے والے پاگلوں سے بھی نہیں کی جاسکتی۔ صحابہ کرام نیکیاں کرکے بھی شرمندہ شرمندہ رہتے تھے، آج کے دور کے اہل تقویٰ کا حال یہ ہے کہ وہ فحش قسم کی غلطیاں کرنے کے بعد بھی نہ نادم ہوتے ہیں نہ شرمسار، ایسی صورت حال میں کون کسے جھکانے پر مجبور کرسکتا ہے۔ آج کے انسانوں کا حال یہ ہے کہ وہ اپنی غلطی کو غلطی ہی نہیں سمجھتے اور عمومی طور پر اس ڈگر پر چل رہے ہیں جس ڈگر پر چل کر شیطان راندۂ درگاہ ہوا تھا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اللہ کی نظروں سے گرگیا تھا اور قیامت تک ذلیل وخوار ہی رہے گا۔

۱۹۸۲ء جب دارالعلوم دیوبند تقسیم کے مرحلے سے گزرا تھا، اس وقت بعض تبلیغی جماعت کے لوگوں کو ہم نے یہ کہتے ہوئے سنا تھا کہ یہ مولوی حضرات اقتدار کی خاطر ایک دوسرے کی پگڑیاں اُچھال رہے ہیں تبلیغیوں کی یہ سوچ ارباب دل کے نزدیک بہت افسوسناک تھی۔

مادر علمی دو حصوں میں بٹنے جارہی تھی، وہ وقت مذاق اڑانے کا نہیں تھا، وہ ماتم کرنے کا وقت تھا اور یہ دعا کرنے کا وقت تھا کہ علماء دیوبند ایک رہیں اور ان کا شیرازہ منتشر ہونے سے محفوظ رہے لیکن تبلیغی جماعت کے بعض عاقبت نااندیش لوگ اس زعم میں مبتلا تھے کہ علماء اقتدار پرست ہیں اور زر پسند ہیں اس لئے آپس میں گتھم گتھا ہورہے ہیں اور دنیا میں بس ایک ہماری جماعت ہی ایسی ہے جسے نہ کرسی کی چاہت ہے اور نہ مال ودولت کی اور نہ ہمارے یہاں کوئی عہدہ ہے اور نہ کوئی

منصب، وہ شیطان جو ہم سب کا خطرناک دشمن ہے جس نے اچھے اچھوں کو نہیں بخشا وہ تبلیغی جماعت کے ان عاقبت نااندیش لوگوں کو کیسے چھوڑ دیتا؟

دارالعلوم دیوبند کی تقسیم کے بعد مظاہر العلوم دو حصوں میں بٹا، اس کے بعد جمیعۃ علماء ہند کے ٹکڑے ہوئے اور اب تبلیغی جماعت بھی دو حصوں میں بٹ گئی، کوئی مانے یا نہ مانے لیکن مسلم پرسنل لاء بورڈ کئی حصوں میں تقسیم ہو چکا ہے اور اس ایک متحدہ پلیٹ فارم پر اپنی اپنی کائیں کائیں کرنے والے اچھے خاصی تعداد میں موجود ہیں جو مسلم پرسنل لاء بورڈ کا صدر بننے کے خواب دیکھ رہے ہیں اور اس خواب کی تعبیر پانے کے لئے وہ ہر جائز اور ناجائز راستوں سے بے تکلف گزر جانے میں مصروف ہیں اور اس طرح کے کرتب بازوں کی وجہ سے مسلم پرسنل لاء بورڈ اپنی معنویت کھو بیٹھا ہے اور آج سرکار کی نظروں میں اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔

اور اب تبلیغی جماعت بھی دو ٹکڑوں میں بٹ گئی ہے جسے اپنے تئیں یہ گمان تھا کہ ہمیں اقتدار سے اور مال وزر سے کوئی سروکار نہیں ہے، آج ان کے یہاں جوتوں میں دال بٹ رہی ہے اور امارت اور شوریٰ کے نام پر سر پھٹول ہو رہی ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ دونوں گروہ ایک دوسرے پر الزام تراشی کر رہے ہیں اور دونوں ہی ایک دوسرے کو قصوروار ثابت کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں، بڑے بڑے اجلاس آج بھی ہو رہے ہیں، اللہ کے وہ کثیر بندے جن کی اکثریت دین کی سوجھ بوجھ سے محروم ہے اپنا گھربار چھوڑ کر اپنا کاروبار چھوڑ کر اور اپنا آرام تج کر کے ان جلسوں میں شرکت کر رہی ہے جہاں بہت کچھ ہے، بہت سی لن ترانیاں ہیں، بہت سے وعدے ہیں، لیکن خوف خدا اور شرم دنیا نام کی چیزوں سے یہ بے نیاز ہو چکے ہیں۔ بنگلہ دیش کے ہونے والے عالمی اجتماع میں مولانا سعد صاحب کی جو توہین اور بے عزتی کی گئی ہے وہ تبلیغی جماعت والوں کو زیبا نہیں دیتی۔ مولانا سعد کی غلطیاں اپنی جگہ لیکن عوامی طور پر کھلم کھلا ان کی تذلیل کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا ایک افسوسناک طرز عمل تھا، جن کی توقع ان لوگوں سے نہیں کی جا سکتی جو ہر وقت دعوت دین کرنے کا شور وغل مچاتے ہیں اور خود کو صحابہ کرام کے پیروکار سمجھنے کی خوش فہمی میں مبتلا ہوں۔

مولانا سعد کے خلاف ہم نے ویڈیو پر جو مناظر دیکھے ہیں وہ یقیناً افسوسناک ہیں، ان مناظر سے نہ صرف تبلیغی جماعت بدنام ہوتی ہے نہ صرف ملت بدنام ہوتی ہے بلکہ رسوائی کے جھٹکے مذہب اسلام کو بھی سہنے پڑتے ہیں جو یقیناً اعتدال کا مذہب ہے اور جس کے اندر افراط وتفریط کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ جب مولانا سعد صاحب بنگلہ دیش پہنچ گئے تھے تو انہیں جلسہ گاہ ہی میں گھیرا جاتا اور انہیں روبرو ان کی غلطیوں کا احساس دلایا جاتا، ان کے خلاف ہنگامہ کرنا اور ان کے خلاف نعرے لگانا اور انہیں جلسہ گاہ تک نہ پہنچنے دینا اس بات کی علامت ہے کہ مولانا سعد کے مدمقابل گروہ بھی تربیت اور تقوے سے محروم ہے۔

تبلیغی جماعت کی کافی باتیں قابل گرفت ہیں، سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ اس جماعت کے ساتھ علماء کی دعائیں تو رہیں لیکن یہ جماعت علماء کی سرپرستی سے محروم رہی۔ دارالعلوم دیوبند کے جو فارغین اس جماعت میں گھسے رہے وہ سرپرست بن کر نہیں بلکہ اس جماعت کے ماتحت ہو کر کسی مفاد کی خاطر خوشامدیوں کی طرح ہر بات میں ہاں ہاں ملانے والوں کی طرح اپنی چلت چلت پھرت درج کراتے رہے۔ انہوں نے اس قابل تعریف جماعت کو بھٹکنے سے بچانے کی کوشش نہیں کی، ورنہ صورت حال یہ نہ ہوتی جو اس وقت ہے۔

دارالعلوم دیوبند نے جب عورتوں کی جماعت کے بارے میں اپنا فتویٰ پیش کیا کہ عورتوں کا چلّے میں نکلنا احتیاط کے خلاف ہے اور اس سے فتنے پھیلنے کا اندیشہ ہے تو کئی نام نہاد مفتیوں نے دارالعلوم دیوبند کے فتوے کے خلاف اپنی آواز بلند کی، حالانکہ مادر علمی کی آبرو کی خاطر یہ ضروری تھا کہ دارالعلوم دیوبند کا ہر فارغ دارالعلوم دیوبند کے فتوے کو اہمیت دیتا اور تبلیغی جماعت کو یہ بات سمجھانے کی کوشش کرتا کہ فی زمانہ عورتوں کا برائے دعوت گھروں سے نکلنا حزم واحتیاط کے خلاف ہے اور دارالعلوم دیوبند کا موقف ۱۶ آنے درست ہے، لیکن رشتے داریوں کی وجہ سے اپنے دوستانہ تعلقات کی وجہ سے یا پھر محض خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے جس کے تانے بانے کسی نہ کسی غرض سے جڑے ہوئے ہیں، کچھ مولویوں اور مفتیوں کا ہاں میں ہاں ملانا تبلیغی جماعت کے حق میں بہتر نہیں ہے۔ ہر معاملہ میں بے جا کر تھپتھپانے سے دارالعلوم دیوبند کا تو کچھ بگڑنے والا نہیں ہے لیکن تبلیغی جماعت راہ حق سے بھٹک جائے گی اور بھٹک گئی ہے اور شیطان

اس جماعت کو اور اس پر یقین رکھنے والوں کو گمراہ کردے گا، وہ اور گمراہ کررہا ہے اور یہ جماعت اپنے جم غفیر کے ساتھ اپنے اصلی مقصد سے دور اور بہت دور ہوجائے گی اور ہوچکی ہے جو یقیناً ایک دردناک بات ہے۔

افسوس کی بات ہے کہ کچھ نام نہاد علماء کے ہوتے ہوئے یہ سب کچھ ہوتا رہا کہ جس عالم دین نے پورا ایک سال جماعت میں نہ لگایا ہو، خواہ کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہ ہو، خواہ اس کی پرہیزگاری کتنی ہی مستند کیوں نہ ہو اسے حیات صحابہ پڑھنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ جس عالم نے پورا ایک سال جماعت میں ایک چلّہ نہ دیا ہو اس کو امامت کرنے کا کوئی حق نہیں ہے اور جو امام سال میں ایک چلّہ نہ دے اور جماعت کے مشورے وغیرہ میں نہ بیٹھے اس کو امام بنے رہنے کا کوئی حق نہیں ہے، بڑے بڑے جید قسم کے علماء سے اور ان حضرات صلحا سے کہ جن کے تقوے سے اور جن کی پرہیزگاریاں ضرب المثل ہیں، جماعت کے ان افراد کا کہ جو دین وشریعت کے معاملات میں قطعاً نابالغ ہیں۔ یہ پوچھنا کہ آپ نے کتنا وقت لگایا ہے؟ ایک بے ہودہ سوال ہے جس کے تانے بانے غرور، تکبر اور گھمنڈ سے ملے ہوئے ہیں اور غرور وتکبر اور گھمنڈ کرنے والے لوگ خواہ وہ کیسے بھی کارنامے انجام دے رہے ہوں اللہ کی نظروں سے گرجاتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کی حقانیت میں کوئی شبہ نہیں لیکن اس کو "کشتی نوح" بتانا اور یہ دعویٰ کرنا کہ جو اس کشتی میں سوار نہیں ہوگا اس کی بخشش نہیں ہوگی، ایک غلط بات ہے۔ اور ایسی خوش فہمی ہے جس پر صرف ہنسا جاسکتا ہے، آج بھی ہزاروں علماء اور ہزاروں صلحاء ایسے ہیں جو تبلیغی جماعت سے متفق نہیں ہیں ان میں وہ لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے دین وشریعت کو عام کرنے کے لئے بے شمار کارنامے انجام دیئے ہیں، ڈھیروں کتابیں لکھی ہیں، ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قال اللہ اور قال الرسول کی پناہ گاہوں میں بسر ہوا ہے اور ان میں بے شمار ایسے لوگ بھی شامل ہیں کہ جنہوں نے خدمت خلق میں اپنی قیمتی زندگی گزاری ہے اور خدمت خلق کے دوران انہوں نے اپنی راحتوں اور اپنی ضرورتوں کو قربان کیا ہے وغیرہ ایسے معتبر اور قابل رشک لوگوں کو محض اس لئے نظر انداز کرنا اور انہیں کوئی اہمیت نہ دینا کہ وہ اس کشتی نوح میں سوار نہیں ہوئے ایک غلط بات ہے اور ایک غلط پروپیگنڈہ ہے جس کی روک تھام ان علماء کو کرنی چاہئے تھی جو اس جماعت میں گھسے ہوئے تھے، سچ تو یہ ہے کہ بے جا طرفداری نے مسلمانوں کی کئی اچھی جماعتوں کو گمراہ کردیا اور انہیں خوش فہمیوں کی اُن منزلوں تک پہنچادیا ہے کہ جہاں سے ان کی واپسی اب ممکن نہیں ہے، سوچئے جب میدان حشر میں ذرّے ذرّے کا حساب ہوگا، جب وَانْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا کا منظر ہوگا تو کیا صرف مولانا سعد ہی وہاں شرمندہ ہوں گے، کیا وہاں وہ حضرات اللہ کی پکڑ سے بچ جائیں گے جو بے شمار دعوے دن رات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے اور اپنے کانوں سے سنتے ہوئے بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنے ہوئے تھے اور ان کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی تھی۔

سوچئے بار بار سوچئے اور ہمیں نہیں اپنے ضمیر کو جواب دیجئے اور حاسبو قبل انْ تحاسبو کی زندہ تفسیر بن کر زندگی گزاریئے، ورنہ یاد رکھئے کہ محض خوش فہمیوں سے نہ کسی گروہ کا انجام بخیر ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔ حسن خاتمہ کے لئے ہمیں فعل وعمل کی گھاٹیوں سے گزرنا پڑے گا اور میٹھا میٹھا ہپ ہپ اور کڑوا کڑوا تھو تھو والی غلط پالیسیوں سے نجات حاصل کرنی پڑے گی۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ عبادت جب عادت بن جاتی ہے تو اس کے اثرات انسان پر واضح نہیں ہوتے، وہ نماز جس کے بارے میں قرآن حکیم کا دعویٰ یہ ہے کہ وہ انسان کو برائیوں سے روکتی ہے اور خطاؤں سے باز رکھتی ہے، وہ آج کے دور کے نمازیوں پر اثر انداز نہیں ہورہی ہے کیوں؟ کہ نماز محض ایک عادت ایک رسم بن کررہ گئی ہے اور جو لوگ نماز واقعتاً عبادت کی طرح ادا کررہے ہیں وہ برائیوں سے بھی بچ رہے ہیں اور ان کی نماز انہیں اللہ کی نافرمانیوں سے بھی بچا رہی ہے۔ تبلیغی جماعت کے چلّے جو کبھی انسانوں کی اصلاح کا ذریعہ بنتے تھے وہ اب محض ایک رسم بن کررہ گئے ہیں۔ ہم ایسے بے شمار لوگوں سے واقف ہیں کہ جو چلّے میں جانے سے پہلے جیسے تھے وہ چلّے سے واپسی کے بعد بھی ویسے کے ویسے ہی نظر آئے، ان کے ظاہر میں تو بہت سی تبدیلیاں آجاتی ہیں، مثلاً ان کی وضع قطع درست ہوجاتی ہے، ان کا لباس بدل جاتا ہے اور چہرے پر داڑھی کا اہتمام ہوجاتا ہے لیکن ان کے باطن میں کوئی انقلاب نہیں آتا، جو جھوٹا ہے وہ جھوٹا ہی رہتا ہے جو بدمعاملہ ہے وہ بدمعاملہ ہی رہتا ہے جو

اپنے بیوی کے ساتھ برا ہے وہ برا ہی رہتا ہے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ عوام ان کی غلطیوں اور بے اعتدالیوں کی اُن حضرات کو کوئی توفیق نہیں ہوتی، جو چوٹی کے لوگ ہیں اور انہیں نہ یہ جائزہ لینے کی فکر ہوتی ہے کہ عوام کی چلت پھرت ان پر اثر انداز کیوں نہیں ہورہی ہے۔ ہم نے ایسے بہت سے لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ وہ جماعت کے رنگ میں پوری طرح رنگنے کے بعد وہ دیکھنے میں تو اچھے لگے لیکن برتنے میں اچھے نہیں ثابت ہوئے۔ اکثر لوگوں کا حال یہ ہوجاتا ہے کہ وہ خود کو مرنے سے پہلے ہی ناجی سمجھنے لگتے ہیں۔ علماء کو بے حیثیت سمجھنے لگتے ہیں، جو لوگ جماعت سے جڑے ہوئے نہیں ہوتے خواہ وہ معاشرے میں کتنے ہی اہم کیوں نہ ہوں انہیں حقیر گرداننے لگتے ہیں اور انہیں سلام تک کرنا گوارہ نہیں کرتے یہ برائیاں صاف طور پر ثابت کرتی ہیں کہ کچھ لوگوں نے تبلیغی جماعت کو اسلام کے سوا دوسرا مذہب سمجھ لیا ہے جو ان کی اپنی نظروں میں دین اسلام سے مختلف ہے اور اس طرح کی سوچ وفکر نے تبلیغی جماعت کو بہت بھاری نقصان پہنچایا ہے۔

جماعت کے کچھ لوگوں کی یہ سوچ کہ ہمارے مفسرین بھی اپنے ہوں گے، ہمارے علماء بھی اپنے ہوں گے، ہمارے مفتی بھی اپنے ہوں گے، یہ سوچ یہ ثابت کرتی ہے کہ جماعت کے لوگ اپنی الگ تھلگ آئیڈیالوجی تیار کررہے ہیں تو پھر وہ اس بات کی توقع کیوں رکھتے ہیں کہ مدارس ان کا ساتھ دیں اور تمام مسلمان ان کی ہاں میں ملائیں۔ جہاں عام مسلمانوں کا اکرام نہ رہا ہو، جہاں علماء کی تکریم ختم ہوچکی ہو، جہاں صرف اپنے طور طریقوں کی گھن گرج ہو اور جہاں صرف اپنی قائم کردہ مذہبی رسومات کی فکر اور پابندی ہو وہ جماعت زیادہ دنوں تک کیسے زندہ رہ سکتی ہے؟

دین اسلام جو دنیا کا سب سے زیادہ معتبر مذہب ہے وہ آج تک اس لئے زندہ ہے اور قیامت تک زندہ رہے گا کہ اس میں کوئی سختی نہیں ہے بلکہ اس میں ایسی لچک ہے جو دنیا کے کسی مذہب میں نہیں ہے۔ اسلام خود یہ دعویٰ کرتا ہے کہ ''لااکراہ فی الدین'' دین میں کوئی زور زبردستی نہیں ہے پھر کوئی بھی جماعت خواہ وہ محسوس کرنے میں کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو اگر دین اسلام کے اصولوں سے بے نیاز ہوجائے گی تو اس کو زبردست نقصان برداشت کرنا پڑے گا اور وہ زیادہ دنوں تک زندہ نہیں رہ

سکے گی۔ جو علماء تبلیغی جماعت میں گھسے ہوئے ہیں ان کا فرض ہے کہ وہ تبلیغی جماعت کو ان سختیوں سے بچائیں جو سختیاں کسی کو زیادہ دنوں تک پنپنے نہیں دیتیں، جب تک تبلیغی جماعت نے خود کو دارالعلوم دیوبند کی اولاد سمجھا وہ مقبول رہی اور جب سے یہ جماعت مادر علمی سے اور دیگر دینی مدارس سے بے نیاز ہوئے تب سے یہ جماعت خود انتشار کا شکار ہوگئی، جماعت کے ذمہ داروں کو چاہئے کہ وہ مسجد کے منبر ومحراب پر صرف علماء کو براجمان رہنے دیں، تقریریں اسی انداز سے کریں کہ جیسے دین سیکھنے کے ارادے سے بات کررہے ہوں اور علماء کے وقت لگانے کو اپنے وقت لگانے سے زیادہ اہمیت دیں اور اپنی چلت پھرت کو صحابہ کرام کے مجاہدوں سے کمتر سمجھیں، جو اہمیت جہاد کی ہے جس میں اپنی جان سے بھی ہاتھ دھونے پڑجاتے ہیں وہ اہمیت چلّوں کی نہیں ہوسکتی، جو اہمیت ہجرت کی ہے وہ تبلیغی جماعت کے خروج کی نہیں ہوسکتی، ہر نیکی کو اگر ہم اس کی صحیح جگہ پر رکھیں گے تب ہی وہ بارگاہ خداوندی میں قبول ہوگی ورنہ منہ پر ماردی جائے گی اور ساری چلت پھرت زحمتِ خواہ مخواہ ہوکر رہ جائے گی۔

''کشتی نوح'' کا اپنا ایک وجود سہی، لیکن ''سفینہ محمد'' کا بھی اپنا ایک مقام ہے اور اب جو دنیا کے حالات بن رہے ہیں اس میں خود غور وفکر کرنا چاہئے کہ اب کشتی نوح کی زیادہ اہمیت ہے یا ''سفینہ محمد'' کی اور جب تک دونوں گروپ میں یہ اختلاف موجود رہے گا تو پھر عوام کونسی کشتی میں سوار ہوں اور کسے برحق جانیں، کیوں کہ اب اس کشتی کی پتوار دو ہاتھوں میں ہیں اور دونوں کے سفر کی سمتیں یقیناً ایک دوسرے سے الگ الگ ہیں۔

آپ نے صحیح کہا ہے کہ اکثر مسجدوں میں اختلاف پیدا ہوگیا ہے، جہاں غلبہ مولانا سعد صاحب کا ہے وہاں ان کی باتوں کو اہمیت دی جارہی ہے چاہے وہ گمراہ کن ہوں اور جہاں شوریٰ والوں کی اجارہ داری ہے وہاں ان ہی کو برحق سمجھا جارہا ہے۔ ضلع بجنور کے ایک علاقہ میں ایک مسجد میں باقاعدہ دیواریں کھنچ گئی ہیں اور اللہ کا گھر دو حصوں میں بٹ گیا ہے۔ خود کو ''حضرت'' کہلانے کا نشہ بہت خطرناک ہوتا ہے جب کسی کو یہ لفظ سننے کی عادت سی پڑجاتی ہے تو پھر وہ اس سے کم عزت پر تیار نہیں ہوتا اور دوسروں کو اہمیت نہیں دیتا، وہ اس ناجائز قسم کی خوش فہمی میں مبتلا ہوجاتا ہے کہ میں ہی سب سے بڑا ہوں اور باقی سب مجھ سے چھوٹے

ہیں اور میری رعیت میں ہیں۔

آپ کے خط کا جواب دیتے ہوئے ہم مولانا ابراہیم اور مولانا لاٹ صاحب سے یہ گزارش کریں گے کہ تبلیغی جماعت میں پھیلی ہوئی برائیوں کی اصلاح کے لئے کمربستہ ہوجائیں اور مسجدوں میں اماموں کے ساتھ اور علماء کے ساتھ جو زیادتیاں ہورہی ہیں اس کے خلاف باقاعدہ ایک مہم شروع کریں اور جو لوگ غلو کا شکار ہیں ان کا باقاعدہ بائیکاٹ کریں، یہ باطل تصور کہ تبلیغی جماعت اسلام کے علاوہ کوئی دوسرا مذہب ہے اگر ختم نہیں ہوا اور عوام کو اس سے خلاصی حاصل نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت کو تو نقصان پہنچے گا ہی لیکن دین اسلام کو بھی بہت سے صدمات برداشت کرنے پڑیں گے اور امت مسلمہ بھی رسوائیوں اور پراگندیوں سے دوچار ہوگی۔ ہم تاکیداً عرض کریں گے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے بات نہیں بنے گی، مولانا سعد صاحب کے بھٹکنے کی جو اصل وجہ ہے، جو بھٹکنے کے بنیادی اسباب ہیں ان پر غور کرنا چاہئے، اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے اور اسی میں تبلیغی جماعت کی فلاح ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہماری ان کھری کھری باتوں سے جو ہم نے آپ کے سوالوں کے جواب میں کہہ دی ہیں بے شمار لوگ ہمارے مخالف ہوجائیں گے اور تبلیغی جماعت کے بے شمار اندھے معتقد جو بڑے بڑے علماء کو بھی نظر میں نہیں لاتے ہمارے خلاف محاذ آرائی شروع کردیں گے لیکن ہمیں پرواہ نہیں، ہم ہمیشہ سے اس بات کے قائل ہیں

اپنے بھی خفا مجھ سے ہیں بے گانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند
کہتا ہوں وہی بات سمجھتا ہوں جسے حق
نہ مُلّائے مسجد ہوں نہ تہذیب کا فرزند

آہ! تبلیغی جماعت

سوال از: (ایضاً)

تبلیغی جماعت میں جو حالات پیدا ہوگئے ہیں وہ تو ہیں ہی افسوسناک لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ عوام کو اور طلباء مدارس کو کس کا ساتھ دینا چاہئے، مولانا سعد کا یا ان لوگوں کا جو شورائی نظام کے قائل ہیں۔ سنا ہے کہ گجرات میں کوئی دوسرا مرکز بھی قائم کرنے کی تیاری ہے، اگر یہ بات صحیح ہے تو اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟

جواب

تبلیغی جماعت میں جو اختلاف ہے وہ اقتدار کا اختلاف ہے، ایک طویل عرصہ سے ایک ہی خاندان ایک مخصوص عہدے پر فائز تھا، اب دوسرے خاندان نے یہ اقتدار چھین لیا ہے اور حضرت نظام الدین والے مرکز میں اب دوسرا خاندان براجمان ہوگیا ہے۔ مولانا سعد دوسرے خاندان کے فرد ہیں جو شورائی نظام سے یکسر بے نیاز ہیں اور ایسی امارت کے قائل ہیں جس پر کوئی پوچھ گچھ کرنے والا نہ ہو، اس اختلاف میں یہ بات بھی یقینی ہے کہ جب ایک خاندان پوری شدت کے ساتھ مرکز میں اپنا تسلط جمانے میں کامیاب ہوا تھا تو اس خاندان نے میواتیوں کو حاشئے پر لگادیا تھا اور گجراتی لوگ پوری طرح مرکز پر چھاگئے تھے، اب صورت حال دگرگوں ہوگئی ہے، اب گجراتی لوگ حاشئے پر ہیں اور میواتی لوگوں کی اجارہ داری قائم ہوگئی ہے۔ ہماری دعا ہے کہ رب العالمین اس اختلاف کو ختم کردے جس کی وجہ سے دین اسلام کی بھی رسوائی ہورہی ہے، علماء بھی بدنام ہورہے ہیں اور وہ تبلیغی جماعت بھی رسوا ہورہی ہے جسے فرشتوں کی جماعت سمجھا جاتا تھا اس سلسلہ میں بڑی ذمہ داری مولانا ابراہیم، مولانا احمد لاٹ صاحب، مولانا طارق جمیل جیسے افراد پر عائد ہوتی ہے کہ وہ اس جماعت کی صحیح رہنمائی کریں اور اس کی اصلاح کرنے میں اس دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں کو اہمیت دیں جن کا موقف بہرحال درست ہے اور جس کی پیروی کرنی چاہئے، لیکن ہمیں اس بات کی امید نہیں ہے کہ مذکورہ حضرات سنجیدگی سے اس جانب توجہ دیں گے، حقیقت یہ ہے کہ صرف مولانا سعد صاحب کے پیچھے لاٹھی لے کر دوڑنے سے فائدہ نہیں ہوگا، جن غلط سلط باتوں کی وجہ سے مولانا سعد صاحب راہ حق سے اِدھر اُدھر ہوئے ہیں اُن باتوں سے سبھی کو تائب ہونا چاہئے، اگر اُن باتوں کی اصلاح نہیں ہوئی تو تبلیغی جماعت میں ایک نہیں درجنوں مولوی سعد پیدا ہوسکتے ہیں اور دارالعلوم دیوبند جیسے معتبر مدرسوں سے کھلم کھلا ٹکرا سکتے ہیں، جہالت جب سرچڑھ کر بولنے لگتی ہے تو "علم" بے چارہ لاوارث سا بن کر رہ جاتا ہے۔

☆☆☆☆

قسط نمبر:۱۶

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

دفع آسیب کے لئے

اگر کسی مکان میں یا کسی آفس و دوکان میں آسیب کا خطرہ ہو وہاں اینٹیں اور پتھر آتے ہوں، خون کی چھینٹیں آتی ہوں، گوشت کی بوٹیاں آتی ہوں یا بال وغیرہ گرتے ہوں تو ان چیزوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو وہاں لٹکا دیں۔ یہ نقش انشاء اللہ پورے گھر اور آفس وغیرہ کو کنٹرول کرے گا اور آسیبی شرارتوں سے نجات مل جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۹۹۱۶	۹۹۱۹	۹۹۲۲	۹۹۰۹
۹۹۲۱	۹۹۱۰	۹۹۱۵	۹۹۲۰
۹۹۱۱	۹۹۲۴	۹۹۱۷	۹۹۱۴
۹۹۱۸	۹۹۱۳	۹۹۱۲	۹۹۲۳

اثراتِ آسیب سے حفاظت

اگر کوئی شخص آسیبی اثرات کا شکار ہو تو اس کے گلے میں اصحابِ کہف کے نام درج ذیل طریقہ سے لکھ کر ڈال دیں اور اس کے ساتھ یابدوح کا نقش بھی گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اگر اس نقش کو چینی کی پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں، لگاتار ے دن تک تو مریض کو مکمل شفا نصیب ہو جاتی ہے اور اثرات سے کلی طور پر اس کو نجات مل جاتی ہے۔

اصحاب کہف کے نام یہ ہیں:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم الٰھی بحرمة یملیخا مکسلمینا کشفوطط اذرفطیونس کشافطیونس تبیونس یوانس بوس و کلبھم قطمیر و علی اللّٰہ قصد السبیل و منھا جائر ولو شاء لھدٰکم اجمعین. و صلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه مُحَمَّدٍ وَّ آلِهٖ واصحابه اجمعین. برحمتك یا ارحم الراحمین۔

یابدوح کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۲	۴	۶	۸
۶	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

جنات اور جادو سے حفاظت

جنات کے حملوں اور جادو سے نجات پانے کے لئے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے سرکار دو عالم ﷺ کو یہ دعا پڑھنے کی تلقین کی:
اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَ بَرَاَ و ذراء مِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ کُل طَارِقٍ اِلَّا طارقاً یطرُقُ بخیر یارحمن.
ایک بار ایک جن آپ ﷺ پر حملہ کرنا چاہتا تھا اور آگ کا ایک انگارہ آپ ﷺ کی طرف اُچھالنا چاہتا تھا، آپ نے یہ دعا پڑھی تو وہ جن اپنے برے ارادے میں ناکام رہا اور سرکار دو عالم ﷺ محفوظ رہے۔
اگر کسی جگہ جنات کی شرارتوں کا اندیشہ ہو تو بہ آواز بلند تعوذ وتسمیہ کے بعد ایک بار آیت الکرسی اور ایک بار یہ دعا پڑھی جائے تو جنات کو کوئی شرارت کرنے کا موقع نہیں ملے گا اور حق تعالیٰ کی طرف سے بطور خاص حفاظت ہوگی۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے اور یہ عمل اللہ کے فضل وکرم سے کبھی خطا نہیں کرتا۔

ام الصبیان سے نجات

اگر کوئی بچہ ام الصبیان کا شکار ہو تو مٹی کے چار ٹھیکروں پر یا مٹی کی چار پلیٹوں پر یہ نقش لکھ کر اُن کو آگ میں ڈال دیں، پھر ان پلیٹوں کو نکال کر اُس پلنگ کے چاروں پاؤں کے پاس رکھ دیں جہاں بچہ سوتا ہے، انشاء اللہ چند ہی دنوں میں ام الصبیان سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھنا ہے۔ نقش ہے۔

۷۸۶

۱۰۳۰	۱۰۲۴	۱۰۱۰	۱۰۳۶
۱۰۱۲	۱۰۳۴	۱۰۳۲	۱۰۶۲
۱۰۴۰	۱۰۱۴	۱۰۲۰	۱۰۲۲
۱۰۱۸	۱۰۲۸	۱۰۳۸	۱۰۱۶

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۱۱	۸	۱	۱۴
۲	۱۳	۱۲	۷
۱۶	۳	۶	۹
۵	۱۰	۱۵	۴

اگر بچہ ڈرتا ہو

اگر کوئی بچہ سوتے ہوئے ڈرتا ہو تو یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ نیند میں چونکنے اور ڈر سے محفوظ رہے گا۔

۷۸۶

۱۸	۲۱	۲۴	۱۱
۲۳	۱۲	۱۷	۲۲
۱۳	۲۶	۱۹	۱۶
۲۰	۱۵	۱۴	۲۵

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ لوگوں کے قلوب میں اس کی محبت پیدا ہو جائے اور لوگ اس کو دیکھ کر اس پر مہربان ہو جائیں تو اس کو چاہئے کہ قرآن کریم کی یہ آیات لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم .وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِیْ بِهٖۤ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِیْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْیَوْمَ لَدَیْنَا مَكِیْنٌ اَمِیْنٌ. اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ. وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا. فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِیْنَ. وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰی عَیْنِیْ. یُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا مَّاۤ اَلَّفْتَ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَیْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ.

آیت قطب کا کمال

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص آیت قطب کو روزانہ ایک ہزار مرتبہ پڑھے گا اس کو غیب سے رزق عطا ہوگا اور ایسی ایسی جگہ سے رزقِ حلال عطا ہوگا کہ جہاں سے رزق ملنے کی کوئی امید نہیں ہوگی۔ اس کے علاوہ بے شمار امور میں زبردست کامیابی ملے گی۔ سربلندی

عطا ہوگی، تمام خواہشات پوری ہوں گی، تمام ضرورتیں پوری ہوں گی، تسخیر حکام کی دولت عطا ہوگی، آسیب وسحر سے نجات ملے گی اور حفاظت بھی رہے گی، مقدمات اور جنگ وجدل میں فتح نصیب ہوگی، دشمنوں پر غلبہ حاصل ہوگا، مجلسوں میں اکرام ہوگا، دیکھنے والے محبت کرنے پر مجبور ہوں گے، قوت، رعب، دبدبہ اور سرخ روئی نصیب ہوگی، بزدلی اور احساسِ کمتری قریب نہیں پھٹکے گی اور بھی بے شمار معاملوں میں اعتبار اور استحکام عطا ہوگا۔

آیت قطب یہ ہے: بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم. ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشٰى طَآئِفَةً مِنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُوْنَ فِيْ اَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ.

اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا چاہئے، انشاء اللہ اس قدر فائدے ہوں گے کہ ان فائدوں کو زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔

ہر مصیبت کا علاج

اگر کوئی محرم کی دس تاریخ کو یہ آیت درج ذیل طریقہ سے چاندی پر کندہ کرا کے چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہن لے تو ہر مشکل اور ہر مصیبت سے نجات ملے گی۔ ڈسنے والے جانوروں اور پھاڑنے والے جانوروں کی شرارت سے حفاظت رہے گی، علاوہ ازیں ہر طرح کے خوف اور ڈر سے نجات ملے گی اور قدم قدم پر فتوحات نصیب ہوں گی۔ اس آیت کو اگر خود کندہ کرنا ممکن نہ ہو تو کسی پرہیزگار شخص سے یا کسی خدا ترس عامل سے کندہ کرائیں۔

آیت کریمہ اس طرح کندہ کرائیں۔

۷۸۶
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ
عَبْدَهٗ
۷۸۶

مہلک امراض سے حفاظت کے لئے

اگر کوئی شخص پابندی کے ساتھ مغرب کی نماز کے بعد روزانہ ایک تسبیح "يَـا مَـلِكُ يَـا قُدُّوْس" کی پڑھنے کا معمول بنالے تو وہ تمام مہلک اور بڑی بیماریوں سے محفوظ رہے گا، مثلاً: کینسر، ٹی بی، شوگر، گردہ یا مثانہ کی پتھری، بواسیر، ناسور وغیرہ اور اگر خدانخواستہ کوئی اس طرح کی کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو وہ اس نقش کو گلے میں ڈالے اور مذکورہ تسبیح کو مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد پڑھے، انشاء اللہ وہ

ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور بیماری سے نجات ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۲	۷۶	۷۳	۶۹
۷۴	۶۸	۶۳	۷۵
۶۷	۷۱	۷۸	۶۴
۷۷	۶۵	۶۶	۷۲

اسم اللہ کے ذریعہ دل کی بیماریوں کا علاج

اگر کوئی صاحبِ ایمان اسم ''اللہ کو نہایت جلی قلم سے کسی کاغذ پر لکھ کر یا کسی سے لکھوا کر اپنے سامنے رکھے اور دن رات میں کم سے کم تین بار باوضو ہو کر نہایت اخلاص اور یقین کے ساتھ اس اسم کی طرف دیکھے اور دل میں یہ خیال رکھے کہ یہ مبارک نام جس طرح اس کاغذ پر لکھا ہوا ہے اسی طرح خوش خط اور خوبصورت انداز سے میرے دل پر لکھا ہوا ہے اور پھر آنکھیں بند کر کے دس منٹ تک اس تصور کو جمائے اور اسی خیال و تصور میں غرق رہے۔ ہر روز کوئی بھی وقت متعین کر کے تین بار اس عمل کو کرے، انشاء اللہ ہولِ دل سے، اختلاجِ قلب سے، دھڑکن کی کمی اور زیادتی سے، اضطرابِ قلب سے محفوظ رہے گا اور دل کی کوئی بھی بیماری کبھی دل کے قریب نہیں پھٹکے گی۔ ہارٹ اٹیک سے بھی حفاظت رہے گی اور دل کی رگیں بند ہونے کی شکایت بھی کبھی نہیں ہوگی، غرضیکہ دل کی جتنی بھی بیماریاں ہوتی ہے ان سے پوری طرح محفوظ رہے گا۔

اسم ''اللہ'' کی عجیب تاثیر

اس اسم الٰہی کی عجیب و غریب تاثیر ہے، اس کی ایک ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ اس اسم کا ذکر کرے گا، باوضو اور قبلہ رو ہو کر اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف کے ساتھ لگاتار ۴۰ راتوں تک تو اس کے قلب پر کشف والہام کی بارشیں ہونے لگیں گی، اس کا ضمیر روشن ہو جائے گا اور اس کو عبادت و ریاضت میں ایک عجیب کیف محسوس ہونے لگے گا۔ دورانِ عمل اس کو رسولِ اکرم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوگی، اس کی ملاقاتیں غیبی مخلوقات سے ہوں گی اور اس کو بار بار فرشتوں کا دیدار نصیب ہوگا۔ چالیس دن گذرنے کے بعد عشاء کی نماز کے بعد صرف ۶۶ بار ''یا اللہ'' پڑھنے کا معمول تا عمر رکھے تاکہ اس اسم الٰہی کی تاثیر باقی رہے۔ چلہ پورا ہونے کے بعد اگر ایک بوتل پانی پر ۶۶ مرتبہ ''یا اللہ'' پڑھ کر دم کرے گا تو وہ پانی ہر ایک مرض کو دفع کرنے کا ذریعہ بنے گا۔

اسم ذات ''یا اللہ'' کا ایک اور کامیاب طریقہ

اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کریں۔ روزانہ ۱۴۸ کاغذ کے ٹکڑوں پر ۶۶ مرتبہ لکھیں اور ان کی ۱۴۸ آٹے کی گولیاں بنالیں

اور روزانہ انہیں عصر کے بعد دریا یا نہر میں ڈال دیں، بڑے تالاب میں بھی ڈال سکتے ہیں۔اگر ڈالنے میں ناغہ ہوجائے تو دو یا تین دن کی اکٹھی بھی ڈال سکتے ہیں لیکن روزانہ ۱۴۸ بار لکھنا اور گولیاں بنانا ضروری ہے۔اس عمل میں نیت زکوٰۃ کی رکھیں، انشاء اللہ ۴۰ دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی۔

۴۰ دن کے بعد روزانہ ''یا اللہ'' ۶۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں۔۴۰ دن گذرنے کے بعد یا اللہ کا نقش جس کو بھی دیں گے خواہ کسی بھی مقصد کے لئے دیں انشاء اللہ اس کو فائدہ ہوگا اور اس کی ضرورت پوری ہوگی اور اس کو ہر بیماری سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶	۱۹	۲۲	۹
۲۱	۱۰	۱۵	۲۰
۱۱	۲۴	۱۷	۱۴
۱۸	۱۳	۱۲	۲۳

بحق یا اللہ

زبردست کامیابی حاصل کرنے کے لئے

کوئی بھی مہم یا ضرورت درپیش ہو یا کسی مقدمہ میں یا کسی مقابلہ میں جیت کی خواہش ہو یا کسی بھی معاملے میں اپنی برتری مطلوب ہو یا کسی کے دل میں اپنی محبت پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ''یالطیف'' کا عمل کریں۔اس کا طریقہ یہ ہے کہ ''یالطیف'' ۱۲۹ مرتبہ پڑھیں، یہ ایک تسبیح ہوئی اور ایک ہی نشست میں یالطیف کی ۱۲۹ تسبیحیں پڑھیں، اول و آخر ہر تسبیح شروع کرنے سے پہلے اور ختم پر ایک بار درود شریف پڑھیں۔کل تعداد سولہ ہزار چھ سو اکتالیس ہوگی، اس کے بعد سجدے میں جاکر ۷ مرتبہ سبحان ربی الاعلیٰ پڑھ کر اپنی خواہش اور ضرورت یا جو بھی مقصد ہو اس کے لئے دعا کریں۔انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔اس عمل کو عروج ماہ میں کریں۔انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔اگر نوچندی جمعرات، نوچندی جمعہ یا نوچندی اتوار کو کریں تو اور بھی بہتر ہے۔

لڑکی کی شادی کے لئے

اگر کسی لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو تو اس کے ماں باپ میں سے کوئی یہ عمل کرے۔لڑکی بھی یہ عمل کرسکتی ہے۔نوچندی جمعرات کو عشاء کے بعد سے عمل شروع ہوگا، بدھ کا دن گذار کر نوچندی جمعرات مغرب کے بعد سے شروع ہوجائے گا، عشاء کے بعد گیارہ ہزار مرتبہ ''یا مغنی'' پڑھنا ہے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ہے۔اس عمل کو لگاتار ۱۱ دن تک کریں، انشاء اللہ بہت جلد رشتہ طے ہوجائے گا اور اچھا پیغام موصول ہوگا۔

مرنے کے بعد کسی کو خواب میں دیکھنا

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہے کہ کسی کو مرنے کے بعد خواب میں دیکھے تو اس کا طریقہ یہ کہ پاک صاف کپڑے پہن کر، عشاء کی نماز کے بعد سونے سے پہلے سورۂ شمس، سورۂ واللیل، سورۂ والتین اور سورۂ اخلاص پڑھے، اول وآخر ایک بار درود شریف پڑھے اور اللہ سے دعا کرے کہ دونوں شخص سے خواب میں ملاقات کرادے۔ اس عمل کو اگر پہلی رات میں کامیابی نہ ملے تو لگا تار ۳ راتوں تک کرے، انشاء اللہ تیسری رات تک ضرور کامیابی مل جائے گی۔ اس نقش کو اپنے تکیہ میں رکھ لے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۷۴۰۱	۷۴۰۴	۷۴۰۸	۷۳۹۴
۷۴۰۷	۷۳۹۵	۷۴۰۰	۷۴۰۵
۷۳۹٦	۷۴۱۰	۷۴۰۲	۷۳۹۹
۷۴۰۳	۷۳۹۸	۷۳۹۷	۷۴۰۹

ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کے ناجائز تعلقات کرانے کے لئے جن کی وجہ سے سماج میں بگاڑ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو اور سبھی کی خواہش ہو کہ یہ ناجائز تعلقات ختم ہوں تو کسی مرنے والے شخص کا بچا ہوا کفن کا کپڑا جو ایک چادر کی شکل میں ہوتا ہے حاصل کرلیں اور یہ نقش زحل یا مریخ کی ساعت میں اُن دنوں میں بنائے، جب زوالِ ماہ کا عرصہ چل رہا ہو یا پھر اُس وقت بنائیں جب چاند برج عقرب میں ہو۔ اس نقش کو کفن کے بچے ہوئے کپڑے پر کالی روشنائی سے کیکر یا نیم کی شاخ کا قلم بنا کر اس سے لکھیں، پھر اس نقش کو اسی مرحوم کی قبر میں دبادیں جس کے کفن کا کپڑا لیا گیا تھا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸٦

والبغضاء	العداوة	بينهم	والقينا
الی	والبغضاء	العداوة	بينهم
يوم	الی	والبغضاء	العداوة
القيامة	يوم	الی	والبغضاء

البغض فلاں ابن فلاں علیٰ بغض فلاں ابن فلاں

اس کے بعد اس نقش کو کالے کپڑے میں لپیٹ کے اُسی مردے کی قبر میں دفن کردیں، جس کا کفن تھا اور اس کے بعد ۳ دن تک اس قبر کے پاس بیٹھ کر تین سو تیرہ مرتبہ آیت شریفہ اس طرح پڑھیں وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فلاں ابن فلاں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ

بحق عزرائیل آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں، انشاء اللہ دونوں کے تعلقات ختم ہوجائیں گے لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ اگر کسی کے جائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے یہ عمل کیا جائے گا تو دونوں جہاں کی بربادی عامل کے حصے میں آئے گی۔

ظالم افسر کی زبان بندی

اگر کسی وجہ سے کسی ظالم افسر سے ملاقات کرنی ہو تو یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھ کر اور اپنے سینے پر دم کر کے اس کے پاس جائے تو انشاء اللہ افسر کی زبان بند رہے گی، وہ فضول بکواس نہیں کرے گا اور کوئی ظالمانہ فیصلہ صادر نہیں کرے گا۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرحمٰن الرحیم. لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْم یَا اِلٰہَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ. ہر مار اہد گو یہ زبان بند شود وَ ضَرَبْتَ عَلَیْھِمْ عَصَا مُوْسٰی بر جگر اودارا حضرت زکریا بر تن اودکرم او وقہر خدا بہ آں مقہور وَاللّٰہُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰی مَا تَصِفُوْنَ بحق یا اللہ یا اللہ یا اللہ۔ اگر پڑھنا ممکن نہ ہو تو ان کلمات کو کسی سے لکھوا کر اپنے پاس رکھے اور حاکم سے ملاقات کرے، انشاء اللہ حاکم کے ظلم وستم سے محفوظ رہے گا۔

دشمن کو ذلیل کرنے کے لئے

سہ شنبہ کے روز دوپہر کے وقت بعد غسل برہنہ کر کے تنہائی میں اپنا رخ جنوب کی طرف کر کے ۴۱ رائی کے دانوں پر ۴۱ مرتبہ سورۂ کوثر پڑھے جب ھُوَ الْاَبْتَر پر پہنچے تو اپنی طرف تھوک کر کہے فلاں اَبْتَر۔ پھر یہ اکتالیس رائی کے دانے دشمن کے گھر میں پھینک دے، باذن اللہ دشمن ذلیل وخوار ہوگا۔

دشمنوں میں عداوت پیدا کرنے کے لئے

کچی اینٹ پر کالی سیاہی سے سورۃ القارعہ لکھے، اس کے بعد لکھے البغض فلاں ابن فلاں علی بغض فلاں ابن فلاں پھر اس اینٹ کو کسی دریا میں ڈال دے، بحکم خداوندی دونوں میں پھوٹ پڑ جائے گی اور ایک دوسرے کے جانی دشمن بن جائیں گے۔

قرض کی ادائیگی

اگر کوئی شخص قرض میں مبتلا ہو اور کسی بھی طرح قرض سے نجات نہ مل پا رہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ بہت جلد قرض ادا ہو جائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۶۳	۱۳۶۷	۱۳۷۰	۱۳۵۷
۱۳۶۹	۱۳۵۸	۱۳۶۳	۱۳۶۸
۱۳۵۹	۱۳۷۲	۱۳۶۵	۱۳۶۴
۱۳۶۶	۱۳۶۱	۱۳۶۰	۱۳۷۱

آفتوں اور مصیبتوں سے حفاظت

یہ نقش جس گلے میں یا بازو پر رہے گا وہ ہر آفت اور مصیبت سے بحکم خداوندی محفوظ رہے گا۔ یہ نقش ناگہانی موت اور ایکسیڈینٹ وغیرہ سے بھی بچاتا ہے۔ اکابرین کی رائے کے مطابق یہ نقش ہر اس شخص کے پاس ضرور رہنا چاہئے جو سفر پا جارہا ہو۔ انشاء اللہ یہ نقش راستوں کے حادثوں سے محفوظ رکھے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸	۴۶۷۴	۴۶۷۸	۱
۴۶۷۷	۲	۷	۴۶۷۵
۳	۴۶۸۰	۴۶۷۲	۶
۴۶۷۳	۵	۴	۴۶۷۹

سرکارِ دوعالم ﷺ کی زیارت کا عمل

مندرجہ ذیل نقش ذوالکتابت مثلث کا نقش ہے، یہ نقش ۳ ادوار پر مشتمل ہے اور اس کے ہر دور کے خانوں میں ۱۹ کا اضافہ ہوتا ہے، اس کا ایک دور ختم ہونے کے بعد دوسرا دور نئے اسم سے شروع ہوتا ہے، پھر ۱۹ کا اضافہ کرنے کے بعد چال چلی جاتی ہے، اس طرح فن کے اعتبار سے نقش مکمل ہوجاتا ہے اور ہر سطر کی میزان ۳۲۳ برآمد ہوتی ہے۔ اس نقش کو ساعتِ سعید میں لکھ کر رات کو تکیہ کے اندر رکھ کر سوجائیں، بستر پاک صاف اور عطر سے معطر ہونا چاہئے، خصوصاً تکیہ کو عطر سے معطر رکھیں، بستر پر لیٹنے کے بعد جب تک آنکھ نہ لگ جائے اس وقت تک یہ عزیمت پڑھتے رہیں: یا مکملُ الکاملُ العلمُ الکافیُ الباسطُ السالمُ الحمد الاحمد الله. نقش یہ ہے۔

۷۸۶

علیم ۱۵۰	کامل ۸۱	محمد ۹۲
احمد ۵۳	کافی ۱۱۱	قیوم احد ۱۶۹
مکمل ۱۳۰	سالم ۱۳۱	باسط ۷۲

اس نقش کی رفتار یہ ہے۔

۸	۳	۴
۱	۵	۹
۶	۷	۲

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

۱۔ **سوال**: سید شوکت نسیم حیدرآباد (نکاح)

ایک مسلمان عیسائی عورت سے نکاح کرتا ہے۔ لیکن عورت عیسائیت پر ہی بدستور قائم رہے تو کیا نکاح جائز ہوگا؟ اور اگر جائز ہے تو اس کی اولاد کا کیا مذہب سمجھنا چاہئے۔؟

جواب: نصرانی اہل کتاب ہیں اور اہل کتاب کی عورتوں سے مسلمان کا نکاح درست ہے خواہ عورت تمام عمر اپنے مذہب پر قائم رہے۔ اور اولاد باعتبار فطرت مسلمان ہوگی کیوں کہ حضورﷺ کا قول مبارک ہے کل مولود یولد علی فطرالاسلام لیکن اس پیدائشی مذہب سے کیا ہوتا ہے۔ مذہب تو حقیقت میں وہ ہے جو شعور کے بعد اولاد اختیار کرے گی۔ کسی خدا رسیدہ مسلمان کی اولاد شوہر کے بعد کفر اختیار کر لے یا کسی کٹر کافر کی اولاد اسلام لے آئے تو دونوں کے دنیوی اور دینی احکام ان کے اختیار کردہ مذہب کے مطابق ہوں گے نہ کہ پیدائش کے۔ مذہب وراثتی چیز نہیں بلکہ شعوری اور اختیاری شئے ہے۔ اسی لئے صحابہ کرام کو باوجود ان کے کفر ابتدائی کے ہم ان تمام مسلمانوں سے افضل سمجھتے ہیں جو بعد میں ہوئے خواہ وہ اور ان کے باپ دادا کیسے ہی پکے مسلمان ہوں۔

۲۔ **سوال**: از سراج الحسن رائچور (دکن) (بلوغیت کی مدت)

یہ تو مسلم ہے کہ زکوٰۃ عاقل بالغ پر فرض ہے۔ تشریح طلب یہ چیز ہے کہ شرعاً لڑکا کس عمر میں بالغ کہا جاسکتا ہے اور لڑکی کس عمر میں بالغ کہی جاسکتی ہے۔ اگر لڑکے کا محتلم ہونا اور لڑکی کا حائضہ ہونا ہی اس کے بلوغیت کی مدت سمجھی جائے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ۹۔۱۰۔۱۱ سال میں ہی لڑکیاں حائضہ ہونے لگتی ہیں اور ۱۴۔۱۵ سال میں ہی لڑکا محتلم ہونے لگتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ شرعاً اعتبار کس چیز کا ہے یعنی شریعت نے بلوغیت کے لئے عمر کی قید لگائی ہے یا علامات ہی بلوغیت کی دلیل ہیں۔ اور زکوٰۃ ان پر کب فرض ہوگی؟۔

جواب: اصل چیز بلوغ ہے نہ کہ عمر۔ اگر کسی کے اندر دسویں سال میں بلوغ کی یقینی علامات میں سے کوئی علامت پائی جائے تو وہ بالغ ہے اور تمام احکام شرعیہ کا بالیقین مکلف ہوگا، جس صورت میں کوئی علامت ظاہر نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغ سمجھا جائے گا۔ اسلامی حکومت میں ارباب حل وعقد اپنے زمانہ کے عمومی سنِ بلوغ کا لحاظ کر کے پندرہ سے کم بھی مدت مقرر کر سکتے ہیں۔

۳۔ **سوال**: محمد محبوب علی (جنازہ)

ادھر ایک رواج ہے کہ جنازہ کی نماز ختم ہوتے ہی تمام حاضرین میت پر پھول چڑھاتے ہیں۔ پھر اس کے بعد فاتحہ پڑھی جاتی ہے۔ جب نماز میں دعا پڑھی جاتی ہے تو بعد فارغ ہونے نماز کے پھر فاتحہ یا دعا سنت ہے کیا؟ اور بعد دفن کرنے میت کے قبر سے چالیس قدم دور ہٹ کر کچھ فاتحہ پڑھی جاتی ہے کیا یہ طریقہ جائز ہے؟ چالیس قدم قبر سے دور ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی اصل حقیقت کیا ہے؟۔

جواب: پھول چڑھانا بدعت ہے۔ نماز جنازہ خود دعا ہے اس کے بعد دعا زوائد میں سے ہے۔ چالیس قدم ہٹ کر فاتحہ یا دعا پڑھنے کی کوئی مضبوط دلیل ہمیں قرآن وسنت میں نہیں ملی۔ جو اس کے دعویدار ہیں وہ دلیل لائیں۔

۴۔ **سوال**: زید ریل سے سفر کر رہا تھا اتفاقاً وہ ریل میں کچل کر مر گیا، کیا اس کو شہادت کا درجہ ملا؟۔

جواب: یقیناً اس کو شہادت کا درجہ ملا۔

۵۔ **سوال**: ایس ایم سلطان احمد مارواڑ (بیوگی)

مسلمان بیوہ عورت کو اپنی زندگی میں زیور اور اچھا رنگین کپڑا ریشم وغیرہ پہننا جائز ہے یا ناجائز؟۔

جواب: ایک محدود دائرہ شرم وحیا میں رہ کر وہ ہر جائز لباس اور زیور استعمال کر سکتی ہے بشرطیکہ ان کی زینت اور آرائش کسی جنسی فساد کا ذریعہ نہ بنے۔

حقائق نامہ

یعنی اپنی علمی کمیوں اور کوتاہیوں پر
مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کے رجوع نامے
اور اکابر دارالعلوم دیوبند کا فتویٰ اور موقف

● حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب / استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند ●

دوسری قسط

امام قرطبیؒ لکھتے ہیں: و کان موسیٰ وعد قومه ثلاثین یوماً، فلما أبطأ فی العشر الزائد و مضت ثلاثون لیلة، قال (السامری) لبنی اسرائیل و کان مطاعاً فیهم إن معکم حُلیا من حُلیّ آل فرعون و کان السامری سمع قولهم اجعل لنا الٰهاً کما لهم آلهة و کانت تلك الآلهة علی مثال البقر، فصاغ لهم عجلاً جسداً الخ (الجامع لأحکام القرآن، ج ۴، ص ۲۸۳،۲۸۴)

سورۃ الاعراف کی ان مذکورہ آیات کو بار بار پڑھئے اور غور کیجئے، کیا ان کے کسی حرف میں بھی اس بات کا اشارہ ہے کہ بنی اسرائیل کی یہ گمراہی حضرت موسیٰ کے ترک دعوت اور کوہ طور پر تنہا بغرض عبادت آنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

سورۂ طٰہٰ میں مذکور واقعہ کی تفسیر

سورۂ اعراف کی اوپر مذکور آیات میں قوم موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ گمراہی کی تفصیلات مستند تفاسیر کی روشنی میں معلوم ہوجانے کے بعد آیئے، اب ذیل میں منقول سورۂ طٰہٰ کی آیات سے متعلق علمائے اہل سنت والجماعت کی اہم ترین اور مستند ترین تفاسیر پر نظر ڈالیں کہ ان مفسرین عظام نے ان پاک آیات کی تفسیروں میں واقعہ کی کیا تفصیل بیان کی ہے؟

وَمَآ اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى. قَالَ هُمْ اُولَاۤءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى. قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْۢ بَعْدِكَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ. (طٰہٰ: ۸۵-۸۳)

ایک ضروری وضاحت

ان آیات کے بارے میں ائمہ تفسیر کے تشریحی وتفسیری نقول سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر یہ ضروری وضاحت کردی جائے کہ کلام الٰہی قرآن کریم کا یہ خاص اسلوب ہے کہ باستثناء حضرت یوسف علیہ السلام کے انبیائے سابقین علیہم السلام اور ان کی امتوں کے حالات وواقعات کا جب تذکرہ کرتا ہے تو کسی شخصیت یا قوم سے متعلق سارے واقعات کو مرتب طور پر ایک ہی جگہ بیان نہیں کرتا بلکہ موقع ومحل کی مناسبت سے ان واقعات کو جستہ جستہ الگ الگ سورتوں میں ذکر کرتا ہے، اسی طرح کسی قوم وفرد کے ایک ہی واقعہ کو مکرر ذکر کرتا ہے تو اس میں بھی واقعہ کے ایک حصہ کو ایک جگہ اور اسی واقعہ کے بقیہ اجزاء کو دوسری جگہ بیان کرتا ہے جیسا کہ خود سورۂ اعراف اور سورۂ طٰہٰ کی زیر مطالعہ آیتوں سے بھی ظاہر ہے۔ چوں کہ قرآن میں ان واقعات کے ذکر کرنے کا ایک اہم ترین مقصد ان سے عبرت وموعظت کا حصول ہے اور عبرت پذیری میں یہ انداز سب سے زیادہ مفید وموثر ہے، اسی لئے اس اسلوب کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔

اب ظاہر ہے کہ کسی قوم یا فرد سے متعلق قرآن مجید میں مذکور سارے اجزاء کو پیش نظر رکھ کر ہی اس کے بارے میں صحیح نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کیوں کہ صرف کسی ایک مقام پر مذکورہ واقعہ کی بنیاد پر اخذ نتیجہ اور فیصلہ صحیح نہیں ہوگا بلکہ اس طرز عمل سے خود قرآن کی مخالفت کا بھی اندیشہ ہے۔

اس ضروری وضاحت کے بعد آیات مذکورہ بالا کی تفسیر ملاحظہ کیجئے۔

(۱) امام مجتہد حافظ ابن جریر طبی المتوفی ۳۱۰ھ کی تفسیر

یقول تعالٰی ذکره: (وما اَعْجَلَكَ): و ای شیء اعجلك (عَنْ قَومِكَ يٰمُوْسٰى) فتقدمتهم و خلفتهم وراءك، ولم تکن معهم؟ (قَالَ هُمْ اُولَاۤءِ عَلٰٓى اَثَرِىْ) یقول: قومی

علی أثری یلحقون بی (وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی) یقول: و عجلت أنا فسبقتُهم ربّ کما ترضٰی عنّی.

و انما قال اللّٰه تعالٰی ذکرہ لموسی (وَمَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ) لانه جلّ ثناؤہ فیما بلغنا، حین نجاہ و بنی اسرائیل من فرعون و قومه و قطع بهم البحر، و عدهم جانب الطور الأیمن، فتعجّل موسٰی الی ربه و أقام هارون فی بنی اسرائیل یسیر بهم علی أثری (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ مِنْ بَعْدِکَ الخ) یقول اللّٰه تعالٰی ذکرہ قال اللّٰه لموسٰی : فإنا یا موسٰی قد ابتلینا قومك من بعدك بعبادة العجل، و ذلك کان فتنتهم من بعد موسٰی و یعنی بقوله (من بعدك) من بعد فراقك إیاهم، یقول اللّٰه تبارك و تعالٰی (و أضلهم السامری) و کان إضلال السماری إیاهم دعائه إیاهم إلی عبادة العجل (جامع البیان عن تاویل آی القرآن، ج۹،ص۲۴۴-۲۴۳)

(۲)امام بغوی متوفی ۵۱۶ھ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَکَ) ای: وما حملك علی العجلة (عَنْ قَوْمِکَ) و ذلك أن موسٰی اختار من قومه سبعین رجلا حتی یذهبوا معه إلی الطور لیاخذوا التوراة فسار بهم، ثم عجل موسیٰ من بینهم شوقاً إلی ربه عز و جل و خلف الشبعین، و امرهم ان یتبعوہ إلی الجبل فقال تعالٰی له: (وَمَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی)، (قَالَ) مجیباً لربه تعالٰی (هُمْ اُولَآءِ عَلٰی اَثَرِیْ) یعنی : هم بالقرب منی یأتون من بعدی (وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی) لتزداد رضاً (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ مِنْ بَعْدِکَ)، أی : ابتلینا الذین خلفتهم مع هارون و کانوا ست مائة الف فافتنوا بالعجل غیر اثنی عشر الفاً من بعدك، ای: من بعد ان طلاقك إلی الجبل (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ)، أی: دعاهم و صرفهم إلی عبادة العجل و أضافه إلی السامری، لأنهم ضلوا بسببه. (معالم التنزیل، ج۲، ص۲۷۱)

(۳)امام ابوعبداللہ قرطبی متوفی ۶۷۱ھ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوسٰی) ای ما حملك علی ان تسبقهم؟ قیل: عنی بالقوم جمیع بنی اسرائیل، فعلی هذا قیل: استخلف هارون علی بنی اسرائیل، و خرج معه سبعون رجلاً للمیقات، فقوله: (هُمْ اُولَآءِ عَلٰی اَثَرِیْ) لیس یرید أنهم یسیرون خلفه متوجهین الیه، بل أراد أنهم بالقرب منی ینتظرون عودی إلیهم، و قیل لا، بل کان أمر هارون أن یتبع فی بنی اسرائیل أثرہ و یلتحقوا به.

و قال قوم: أراد بالقوم السبعین الذین اختارهم، و کان موسٰی لما قرب من الطور سبقهم شوقاً الی سماع کلام اللّٰه فلما وقف فی مقامه قال اللّٰه تبارك و تعالٰی (مَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی) فبقی صلی اللّٰه علیه وسلم متحیّراً عن الجواب لهذا الکلمة لما استقبله من صدق الشوق فاعرض عن الجواب و کنی عنه بقوله: (هُمْ اُولَآءِ عَلٰی اَثَرِیْ)، و انما سأله عن السبب الذی أعجله بقوله "ما" فاخبر عن مجیئهم بالأثر، ثم قال: (وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی) فکنی عن ذکری الشوق و صلقه إلی ابتغاء الرضا. و قال ابن عباس: کان اللّٰه عالماً ولکن قال: "مَا اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ" رحمة لموسٰی و اکراماً له بهذا القول و تسکیناً لقلبه و رقة علیه (المراد بالرقة هنا التعطف) فـ(قَالَ) مجیباً لربه (هُمْ اُولَآءِ عَلٰی اَثَرِیْ)...... (وَعَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی)، ای عجلت إلی المواضع الذی أمرتنی بالمصیر إلیه لترضیٰ...... قوله تعالٰی: (فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قومَکَ مِنْ بَعْدِکَ)، ای : اختبرناهم و امتحناهم بان یستدلوا علی اللّٰه عز و جل (وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ)، أی دعاهم الی الضلالة أو هو سببها، و قیل: (فَتَنَّاهُمْ) ألقیناهم فی الفتنة ای: زینا لهم عبادة العجل، ولهذا قال موسٰی : (اِنْ هِیَ اِلاَّ فِتْنَتُکَ) (الجامع لأحکام القرآن، ج۱۱، ص۲۳۳، ۲۳۲)

(۴)امام ابن کثیر متوفی ۷۷۴ھ کی تفسیر

لما سار موسیٰ علیه السلام ببنی اسرائیل بعد هلاك

فرعون و (فَاَتَوْا عَلٰی قَوْمٍ یَّعْکُفُوْنَ عَلٰی اَصْنَامٍ لَّهُمْ قَالُوْا یٰمُوْسَی اجْعَلْ لَّنَآ اِلٰهًا کَمَا لَهُمْ اٰلِهَةٌ قَالَ اِنَّکُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُوْنَ. اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِیْهِ وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوْا یَعْمَلُوْنَ) و واعده ربه ثلاثين ليلة ثم أتبعها له عشراً فتمت أربعين ليلة، أى: يصوم ليلاً و نهاراً. فسار موسىٰ عليه السلام مبادراً الى الطور واستخلف على بنى اسرائيل أخاه هارون، ولهذا قال تعالىٰ (وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ) اى: قادمون ينزلون قريبا من الطور (وَ عَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لِتَرْضٰی) اى لتزداد عنى رضا (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ مِنْ بَعْدِکَ وَاَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ) أخبر تعالىٰ نبيه موسى بما كان بعده من الحديث فى بنى اسرائيل و عبادتهم العجل الذى عمله لهم ذلك السامرى.

امام ابن جریر طبری، امام بغوی، امام قرطبی اور امام ابن کثیر جو صرف تفسیر ہی کے امام نہیں ہیں بلکہ حدیث وفقہ وغیرہ علوم شرعیہ میں بھی امامت کے درجہ پر فائز ہیں، ان چاروں ائمہ کی زیر بحث آیت کی تفسیروں کو بغور پڑھا جائے، کیا ان تفسیروں سے اشارۃً بھی یہ پتہ چلتا ہے کہ بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعوت کو چھوڑ کر عبادت کے لئے کوہ طور پر چلا جانا تھا۔

یہ ائمہ کبار "مَآ اَعْجَلَکَ" میں "مَا" کو استفہام انکاری کے بجائے استفہام عن سبب العجلۃ ہی کے معنی میں لے رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ علام الغیوب والشہادۃ کی طرف سے یہ سوال طلب معرفت کے لئے نہیں بلکہ تعریف غیر کے لئے ہے، جیسے حضرات ابراہیم علیہ السلام نے جب باری تعالیٰ سے سوال کیا تھا کہ "اَرِنِیْ کَیْفَ تُحْیِ الْمَوْتٰی" تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے سوال ہوا تھا "اَوَلَمْ تُؤْمِنْ"

اسی طرح سے (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا) میں سب نے فا کو تعقیب ذکری کے ہی معنی میں لیا ہے، یعنی اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے بلاواسطہ کلام کرنے اور عطائے توریت کے بعد انہیں یہ اطلاع دی کہ میں نے آپ کی قوم کو امتحان و آزمائش میں ڈالا جس میں وہ ناکام ہوگئی اور سامری کے دام ضلالت میں پھنس گئی ہے۔

(۵) علامہ قاضی بیضاوی متوفی ۶۹۱ھ اور ۶۸۵ کی تفسیر

(وَمَآ اَعْجَلَکَ عَنْ قَوْمِکَ یٰمُوْسٰی) سوال عن سبب العجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة فى نفسها انضم اليها إغفال القوم و إيهام التعظم عليهم فلذلك أجاب موسىٰ عن الأمرين و قدم جواب الانكار لأنه أهم (قَالَ هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ) ما تقدمتهم الا بخطى يسيرة لا يعتد بها عادة، وليس بينى و بينهم الا مسافة قريبة يتقدم الرفقة بها بعضهم بعضا (وَ عَجِلْتُ اِلَیْکَ رَبِّ لترضىٰ) فان المسارعة إلى امتثال أمرك والوفاء بعهدك يوجب مرضاتك.

شیخ زادہ اپنے حاشیہ علیٰ تفسیر بیضاوی میں قاضی صاحب کی عبارت کی وضاحت میں لکھتے ہیں:

والجواب بقوله (هُمْ اُولَآءِ عَلٰٓی اَثَرِیْ) لا يطابقه ظاهراً اشار الى الجواب عنه بقوله: سؤال عن سبب العجلة يتضمن انكارها يعنى أنه لما تضمن الانكار قدم العذر عما انكر عليه فابتدأ به لكون الاعتذار عنه أهم بالنسبة الى بيان السبب (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَکَ من بعدِکَ": ابتليناهم بعبادة العجل بعد خروجك من بينهم وهم الذين خلفهم مع هارون و كانوا ست مأة الف ما نجا من عبادة العجل منهم الا اثنا عشر الفا) فى حاشية شيخ زاده "ابتليناهم بعبادة العجل"، يعنى أن المراد بالفتنة المحنة التى فيها شدائد والبلايا، والمعنى ألقينا قومك الذين خلفتهم مع هارون فى محنة و فتنة بعبادة العجل، و خلقنا فيهم الكفر والضلال لسوء اختيارهم و ميلهم إلى جانب التقليد والهوى، و عدم اتباعهم الدلائل القاطعة التى أقامها صاحب المعجزات القاهرة (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ) باتخاذ العجل والدعاء الى عبادته (حاشية شيخ زاده: و أسند الإضلال إلى السامرى لأنه كان سبب ضلالهم حيث اتخذ لهم العجل و دعاهم

الی عبادته، و قال: هذا إلهكم و اله موسیٰ، و إلا لم يملك أحد إضلال أحد، و أسند الفتن إلی نفسه، لأنه خالق الأعيان والأعراض بأسرها) (تفسير القاضی البيضاوی مع حاشية شيخ زاده، ج۳، ص۳۲۸)

شیخ زادہ کی خط کشیدہ عبارت کو پڑھیے اور بتائیے کہ قوم بنی اسرائیل اپنی پستی عزیمت کی بناء پر کفر وگمراہی میں مبتلا ہوئی تھی یا حضرت موسیٰ کے دعوت کے کام کو چھوڑ کر عبادت میں مشغول ہوجانے کی وجہ سے یہ گمراہی ان کے گلے کا طوق بنی تھی؟

(۶) مفتی دیارروم ابوسعود عمادی متوفی ۹۸۲ھ کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى) حكاية لما جرى بينه تعالیٰ و بين موسى عليه الصلاة والسلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات بموجب المواعدة المذكورة، اي: و قلنا له: اي شيء أعجلك منفرداً عن قومك، و هذا كما ترى سؤال عن سبب تقدمه على النقباء مسوق لإنكار انفراده عنهم لما فی ذلك بحسب الظاهر من مخايل إغفالهم و عدم الاعتداد بهم مع كونه مأموراً باستصحابهم و إحضارهم معه لا لإنكار نفس العجلة الصادرة عنه عليه الصلاة والسلام لكونها نقيصة منافية للحزم اللائق بأولی العزم، ولذلك أجاب عليه الصلاة والسلام بنفی الانفراد المنافی للاستصحاب والمعية حيث.

(قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلٰى أَثَرِیْ) يعنی انهم معی، و إنما سبقتهم بخطا يسيرة ظننتُ أنها لا تخل بالمعية ولا تقدح فی الاستصحاب فإن ذلك مما لا يعتد به فيما بين الرفقة اصلاً و بعد ما ذكر عليه الصلاة والسلام أن تقدمه ذلك ليس لأمر منكر ذكر أنه لأمر مرضی حيث قال: (وَعَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى) عنی بمسارعتی الی الامتثال بأمرك و اعتنائی بالوفاء بعهدك و زيادة (ربّ) لمزيد الضراعة والابتهال رغبة فی قبول العذر. قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ (۸۵)

(قَالَ) استئناف مبنی علی سؤال من حكاية اعتذاره و عليه الصلاة والسلام وهو السر فی وروده علی صيغة الغائب لا أنه التفات من التكلم إلی الغيبة لما أن المقدر فيما سبق من الموضعين علی صيغة التكلم كانه قيل من وجه السامعين: فما ذا قال له ربه حينئذ؟ فقيل قال (فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ)، ای: ابتليناهم بعبادة العجل من بعد ذهابك من بينهم وهم الذين خلفهم مع هارون عليه الصلاة والسلام و كانوا ست مأة ألف ما نجا منهم من عبادة العجل إلا اثنا عشر ألفا و الفاء لترتيب الاخبار بما ذكر من الابتلاء علی إخبار مبنی عليه الصلاة والسلام بعجلته لكن لا لأن الإخبار بها سبب موجب للإخبار به بل لما بينهما من المناسبة المصحّحة للانتقال من أحدهما إلی الآخر من حيث إن مدار الابتلاء المذكور عجلة القوم فانه روی أنهم أقاموا علی ما وصّی به موسی عليه الصلاة والسلام عشرين ليلة بعد ذهابه فحسبوها مع أيامها أربعين و قالوا أكملنا العدة وليس من موسی عليه الصلاة والسلام عن ولا أثر، (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِیُّ) حيث كان هو المدبر فی الفتنة، فقال لهم: إنما أخلف موسی عليه الصلاة والسلام ميعادكم لما معكم من حلیّ القوم وهو حرام عليكم فكان من أمر العجل ما كان، فإخباره تعالی بوقوع هذه الفتنة عند قدومه عليه الصلاة والسلام إما باعتبار تحققها فی علمه تعالی و مشيئته و إما بطريق التعبير عن المتوقع بالواقع الخ (تفسير ابی السعود: ۶/۳۳)

اس کے بعد نصاب درس میں شامل معروف ومتداول تفسیر جلالین جلد ثانی مؤلفہ جلال الدین محمد بن احمد محلی متوفی ۸۶۴ھ کی زیر بحث آیت پاک کی تفسیر مع تعلیقات نقل کر کے مطالعہ تفسیر کے اس باب کو بغرض اختصار بند کیا جارہا ہے۔

(۷) جلالین کی تفسیر

(وَمَا اَعْجَلَكَ الخ): فی الخطيب ولما امر الله تعالیٰ موسیٰ بحضور الميقات مع قوم مخصوصين وهم السبعون الذين اختارهم الله تعالیٰ من جملة بنی اسرائيل ليذهبوا

معه الى الطور لاجل أن ياخذوا التوراة فسار بهم موسیٰ ثم عجل من بينهم شوقاً إلى ربه و خلفهم ورائه و أمرهم أن يتبعوه إلى الجبل، فقال تعالیٰ له مَا اَعْجَلَكَ الخ قَالَ هُمْ أُولَاءِ عَلٰى أَثَرِيْ اى: بالقرب منى ياتون "علیٰ اثری "وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى" عنى أى: زيادة على رضاك، و قبل الجواب أتى الاعتذار بحسب ظنه و تخلف المظنون و قوله: "و بحسب ظنه"، أى: ظن أن الكل لحقوه و تبعوه و جاء وا على أثرى، و قوله: "وتخلف المظنون": وهو أنهم لم يخرجوا ولم يتبعوه، فقوله "هم اولاءِ علٰى اَثَرِى" أى: بحسب ظنه، وفى الواقع ليس كذلك، و قوله "كما قال" علة لقوله: "و تخلف المظنون' وما مصدرية، اى: و دليل تخلف المظنون، من الجمل، "فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ"، الظاهر من صنع المسفر أن المراد من قومك اللاحق هم الذين عنى بما قبله من أصل أن المعرفة إذا أعيدت كانت عين الأولى و أنهم تخلفوا كلهم و شغلهم الفتنة من المجيء الى الطور، ولكن الثابت عند غيره أن المعنمى بالأول هم النقباء، والمراد بالثانى هم المختلفون، و قوله 'فإنا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" استيناف كلام و قصة اخرىٰ فلذا أعاد (قَالَ) والفاء للتعقيب، اى: أقول لك عقب ما ذكرنا "اِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" و قيل : إنها للتعليل، أى: لا ينبغى البعد من قومك، اى النقباء السبعين فان القوم الذين خلفتهم مع أخيك (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِىّ) فكيف تأمن على هؤلاء. (جلالين، ج۲، ص ۲۶۵، مع تعليقات جديده)

مستفتی

عبدالسلام قاسمی غازی آبادی کے دلائل پر ایک نظر

استفتاء کی عبارت

کیا فرماتے ہیں حضرت مفتی صاحب مسئلہ ذیل کے بارے میں کہ حضرت مولانا سعد صاحب دامت برکاتہم نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے ذیل میں یہ بیان فرمایا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی قوم کی گمراہی کی وجہ یہ ہوئی کہ کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام بجائے قوم کو ساتھ لے کر جانے کے اکیلے چلے گئے۔ ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے عبادت میں گزاری جس کی وجہ سے چھ لاکھ بنی اسرائیل جو سب کے سب ہدایت پر تھے ان میں سے ۵ لاکھ ۸۸ ہزار چالیس رات کی چھوٹی مدت میں گمراہ ہو گئے۔

نظر

مولانا سعد صاحب کاندھلوی نے ۱۳ ربیع الاول ۱۴۳۸ھ مطابق ۱۳ دسمبر ۲۰۱۶ء کو بعد نماز فجر بنگلہ والی مسجد حضرت نظام الدین دہلی میں جو تقریر کی تھی، اس میں یہ الفاظ بھی ہیں "صرف ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا" مولانا عبدالسلام قاسمی نے یہ الفاظ کیوں استفتاء سے حذف کردیئے؟ اس کی وجہ وہ جانتے ہوں گے، جب کہ مستفتی کی دیانت کا تقاضا ہے کہ وہ مفتی کے سامنے مسئلہ دریافت طلب کی مکمل صورت بیان کرے، مولانا عبدالسلام ماشاءاللہ قاسمی ہیں، وہ مستفتی کی ذمہ داریوں کو خوب جانتے اور سمجھتے ہوں گے۔

استفتاء کے بعد خود غازی آبادی صاحب نے مولانا محمد سعد صاحب کے مذکورہ بالا قول کو شرعاً درست باور کرانے کے لئے درج ذیل دلائل نقل کئے ہیں:

(۱) "قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" والمراد بالفتن إما الابتلاء، أو الإضلال، يعنى ابتليناهم باظهار العجل، هل يعبدونه أم لا؟ أو أضللناهم بعبادة العجل.

فان قيل "فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا" مرتب على قوله "عَجِلْتُ اِلَيْكَ" والتقدير "إذا عجلتَ الىَّ فإنا قد فتنَّا قومك"، و هذا الكلام يقتضى كون العجلة سبباً للفتنة، إذ الفاء للسببية فما وجه هذه السببية؟ قلت لعل وجه ذلك أن الانبياء عليهم السلام أرسلوا الهداية الخلق بوجهين : ظاهراً، بدعوتهم إلى الإسلام، و تعليمهم الأحكام، و باطناً بجذبهم إلى الله عما سواه و إفاضة نور الإيمان والمعرفة فى قلوبهم حتى ينشرح صدورهم للإيمان، و يروا الحق حقاً والباطل باطلاً، و لا يتم ذلك إلا عند كمال توجههم إلى الخلق بشرا شرهم، ولما كان عجلة موسىٰ عليه السلام الى الله تعالى مبنياً على غلبة المحبة والشوق و سكر ذلك، القطع عند

ذلك توجه باطنه عن الأمة، فحينئذ وقع أمة في الفتنة والضلال" (مظہری، ۱۵۶-۶/۱۵۵)

(۱) اس دلیل پر نظر

(الف) مولانا عبدالسلام قاسمی بفضلہ تعالیٰ عالم ہیں اور نام کے ساتھ قاسمی کا لاحقہ بتارہا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے فضلاء میں سے ہیں، اس لئے وہ ضرور جانتے ہوں گے کہ وہی دلیل، دلیل کہلانے کی مستحق اور لائق قبول ہوتی ہے جو اپنے دعویٰ کے مطابق ہوتی ہے۔ دعویٰ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے ۴۰ راتیں دعوت کا عمل نہیں کیا اور اپنی قوم کو پیچھے چھوڑ کر تنہا کوہ طور پر عبادت میں مشغول رہے، اس وجہ سے قوم کی اکثریت گمراہ ہوگئی اور حضرت قاضی صاحب کی عبارت سے ثابت ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت وشوق کا ان پر اس قدر غلبہ ہوا کہ ان پر سکر اور بے خودی کی کیفیت طاری ہوگئی، جس کی وجہ سے ان کی توجہ باطنی امت سے منقطع ہوگئی اور اسی توجہ باطنی کے انقطاع سے امت فتنہ وضلالت میں واقع ہوگئی۔ مولانا غازی آبادی صاحب ہی انصاف سے بتائیں کہ کیا ان کی یہ دلیل ان کے دعویٰ کے مطابق ہے؟

دعویٰ : دعوت کا عمل ترک کرکے امت سے الگ عبادت میں مشغول ہوگئے اس وجہ سے ہدایت یافتہ قوم گمراہ ہوگئی۔

دلیل : محبتِ الٰہی اور اس کے شوق کا اس قدر غلبہ ہوا کہ اس سے سکر کی کیفیت ہوگئی جس سے امت کی طرف توجہ باطنی منقطع ہوگئی اس وجہ سے امت گمراہ ہوگئی۔

معمولی پڑھا لکھا شخص بھی دعویٰ دلیل کو ایک نظر دیکھ کر یہی کہے گا کہ دونوں میں مطابقت نہیں ہے، لہٰذا اسے دلیل کہنا بجائے خود دلیل کا مذاق اڑانا ہے۔

(ب) حضرت قاضی صاحب علیہ الرحمہ نے یہ جواب لفظ: لَعَلَّ سے شروع کیا ہے جو توقع، تعلیل اور بقول کوفیوں کے استفہام کے معانی میں استعمال ہوتا ہے، ظاہر ہے کہ یہاں توقع ہی کے معنی میں ہے، اردو میں توقع کا ترجمہ "شاید"، "امید ہے" اور "ممکن ہے" سے کیا جاتا ہے اور یہ سب معانی جزم ویقین سے خالی ہیں، جب مجیب ہی کو اس جواب کی صحت پر جزم ویقین حاصل نہیں ہے تو پھر یہ کسی امر پر دلیل وحجت کیسے بن سکتا ہے؟ کیوں کہ رسول خدا ﷺ جب اپنی بشری حیثیت سے بطور ظن وگمان کے کوئی بات کہیں تو بغیر باری تعالیٰ کی تقریر کے یہ بات امت کے حق میں حجت نہیں ہوتی، تو قاضی صاحب کا یہ غیر یقینی جواب کیسے دلیل وحجت بنے گا۔

(ج) حضرت قاضی صاحب نے اپنے اس جواب میں فرمایا ہے کہ حضرات انبیاء دوطور پر خلق خدا کی ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں:

(۱) ایک ہدایت ظاہری جو دعوت الی الاسلام اور تعلیم احکام کے ذریعہ انجام پاتی ہے۔

(۲) دوسرے باطنی ہدایت جو انبیاء کی توجہ باطنی کے ذریعہ انجام پذیر ہوتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہدایت ظاہری یعنی دعوت وتعلیم پر قاضی صاحب نے سکوت فرمایا ہے، گویا ان کے نزدیک دعوت وتعلیم کے کام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بخیر وخوبی پورا کیا۔ دوسری یعنی ہدایت باطنی جس میں بوجہ غلبۂ محبت الٰہی سکر وبے خودی طاری ہوجانے کے سبب خلل واقع ہوا، جس سے ان کی قوم گمراہ ہوگئی، اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دلیل صرف دعویٰ کے موافق نہیں بلکہ اس کے ایک جزء میں مخالف ہے کیوں کہ دعویٰ کا پہلا جزء یہ ہے کہ "۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ کا کام نہیں کیا" جب کہ حضرت قاضی صاحب کا اس نوع کی ہدایت پر سکوت بتارہا ہے کہ یہ کام پورے طور پر انجام دیا گیا۔

(د) حضرت قاضی صاحب علوم دینیہ بالخصوص حدیث وفقہ اور کلام وتصوف میں اپنے عہد کے فرد فرید تھے، بایں ہمہ ان کا یہ صوفیانہ کلام "ولما كانت عجلة موسى عليه السلام الى الله معاً على غلبة المحبة والشوق و سُكر ذلك" یعنی بقول حضرت قاضی صاحب توجہ باطنی بھی کار نبوت ورسالت کا ایک حصہ ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام پر غلبہ محبت الٰہی نے سکر کی حالت طاری کردی، جس کی وجہ سے وہ رسالت کے اس حصہ کو انجام نہ دے سکے، ہم جیسے باطنی حقائق سے نابلدوں کو یہ بات کھٹک رہی ہے کہ رسول پر بزمانہ رسالت کیا ایسی حالت پیش آسکتی ہے، جس سے وہ رسالت کے کام کو انجام دینے سے قاصر ہوجائیں؛ کیوں کہ حضرات انبیاء کرام ایسے عوارضات سے جو تبلیغ رسالت میں خلل انداز ہوں، محفوظ ہوتے ہیں۔

(ہ) اس دلیل کے نقل کرنے میں تلاشِ حق سے بے اعتنائی برتی گئی ہے۔ قاضی صاحب نے زیر بحث واقعہ سے متعلق آیت کی تفسیر کی

ابتداً اور اختصار مختصر لفظوں میں ایسی تفسیر بیان کی ہے جو واقعہ کی صحیح تصویر پیش کرتی ہے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایانِ شان بھی ہے، اگر چہ غازی آبادی صاحب نے اسے چھوڑ دیا ہے، لیکن ہم نقل کر رہے ہیں۔

"وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" خطاب لموسى معطوف على الخطاب لبنى اسرائيل "قَدْ اَنْجَيْنٰكُمْ الخ"، "وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى"، قال البغوى : اى ما حملك على العجلة عن قومك، و ذلك أن موسٰى اختار من قومه سبعين رجلاً حتى يذهبوا معه إلى الطور ليأخذوا التوراة فسار بهم ثم عجل موسٰى من بينهم شوقاً إلى ربه، و خلف السبين و أمرهم أن يتبعوه إلى الجبل، فقال الله تعالى "وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى" قلت: و هذا سوال تقرير كما يسئل المحبوب من المحب حين يراه فى غاية المحبة والشوق كى يذكر شوقه، لكن فيه مظنه انكار بما فيه من ترك موافقة الرفقة، فأجاب موسٰى عن الأمرين و قدم جواب الانكار لكونه أهم، (قَالَ) موسى (هُم اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ)، يعنى : ماتقدمتهم الا بخطى يسيره لا يعتد بها عادة وليس بينى و بينهم إلا مسافة قريبة يتقدم بها الرفقة بعضهم بعضا، "و عَجِلْتُ" معطوف على قوله "هُم اولاءِ"، أو حال بتقدير قد، "اِلَيْكَ" اى : الى مقام كرامتك والمكان الذى وعدتنى لتجلياتك علىّ و كلامك منى... "لترضٰى"، قيل: يعنى : لأن المسارعة الى امتثال أمرك والوفاء بعهدك أوجب لازدياد مرضاتك، قلت: بل معنى "لترضٰى" لغاية محبتك و اشتغال الشوق الى لقائك واستماع كلامك كما هو مقتضى اقتراب وقت لقاء المحبوب، و ذلك الشوق والمحبة يقتضى مرضاتك، "قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ"... و جاز ان يكون الكلام فى الآية انه قال الله تعالىٰ بعد ما انجز وعده و أعطاه التوراة ارجع الى قومه (قومك) فإنا قد فتنا قومك. (تفسیر مظہری، جلد ۶ ص ۱۵۵-۱۵۶)

"قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ" اور و جاز ان يكون الخ کے درمیان وہ عبارت ہے جو اوپر غازی آبادی صاحب نے بطور دلیل پیش کی اور جو تفسیری عبارت لائق توجہ اور نقل کرنے کی مستحق تھی اسے نظر انداز کر دیا۔ واللہ المستعان

(۲) (وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى) سوال عن سبب العجلة يتضمن انكارها من حيث انها نقيصة فى نفسها انضم اليها اغفال القوم" (تفسیر بیضاوی ۴/۳۵)

آں موصوف اس دوسری دلیل سے بھی یہی بتانا چاہتے ہیں کہ مولانا محمد سعد کاندھلوی نے جو بات حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کہی ہے، وہ درست ہے اور اس کے ثبوت میں تفسیر بیضاوی کا یہ حوالہ درج کیا ہے۔

مولانا محمد سعد صاحب نے دعوت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ "دعوت کا چھوٹ جانا یہ امت کی گمراہی کا یقینی سبب ہے" (بلفظہٖ) اپنی بات کو مدلل کرنے کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا یہ واقعہ ذکر کیا تھا، مولانا صاحب کی بات کے دو جزء ہیں:

(۱) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام نے دعوت کا عمل نہیں کیا۔

(۲) ۴۰ رات موسیٰ علیہ السلام عبادت میں مشغول رہے، یہی دونوں امر بنی اسرائیل کی گمراہی کا سبب بنے۔

اب بتایا جاجائے کہ قاضی بیضاوی رحمہ اللہ کی اس تفسیری عبارت سے موسیٰ علیہ السلام کے ان دونوں کاموں اور اس کے نتیجے میں قوم کی گمراہی آخر کون سی بات ثابت ہو رہی ہے جو بطور پیش کی جارہی ہے؟ ہم نے گذشتہ سطور میں آیت زیر تحقیق سے متعلق قاضی صاحب کی مکمل عبارت مع حاشیہ شیخ زادہ نقل کر دی ہے، اسے ایک بار پھر بغور دیکھ لیجئے، حقیقت پوری طرح سمجھ میں آجائے گی۔

(۳) اپنی تیسری دلیل میں تفسیر مراغی کی ایک عبارت نقل کی ہے، دلیل بھی پہلی دونوں دلیلوں کی طرح دعویٰ کے مطابق نہیں ہے۔

(۴) عصر جدید کے معروف مصری محقق شیخ ابوزہرہؒ کی تفسیر سے اس حوالے میں تو آں موصوف نے کمال ہی کر دیا ہے کہ ان کی عبارت کے سیاق وسباق کو حذف کر کے بیچ سے ایک جملہ لے لیا اور خود مفسر کے معنی و مراد کے برخلاف اپنے فکر و نظر کے مطابق ایک مفہوم کشید کر لیا جس سے نہ جاننے والوں کو یہ جتانا چاہتے ہیں کہ شیخ ابوزہرہؒ پہلے ہی سے ان کے ہم زبان و ہم فکر ہیں، ہم شیخ کی مکمل عبارت نقل کر رہے ہیں جس سے اہل علم و دانش پر صبح روشن کی طرح واضح ہو جائے گا کہ جناب غازی

آبادی صاحب نے علمی امانت و دیانت کی کہاں تک رعایت کی ہے، ملاحظہ ہو اصل عبارت:

اول صدمة لموسى الكليم فتنة العجل، ذهب موسى الى جانب الطور الأيمن كما وعده ربه ليتلقى التوراة، و ذهب فرحا عجلاً، لانه على شوق لمخاطبه ربه، ولأن المسارعة الى وعد الحبيب ترضيه و ترضي نفسه، و في غيبة موسى عن قومه لميكن وقتا طويلا، فتن بنو اسرائيل بعباده العجل، و ربما يكون موضع عتب بهذه المسارعة لما اقترن بغيبة، و كل شيء باراده الله ولكن على المرشد الهادى أن يراقب النفوس و موضع ضعفها، و موضع الضعف عن الاسرائيليين هو معاشرتهم لأهل فرعون، هو اتباعهم طريق هؤلاء في أوهامهم و عاداتهم و تقاليدهم.

قال الله تعالى لكليمه، وقد جاء مسارعا اليه في موعده.

(وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى، قَالَ هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِى وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى.

"الواو" وصلت ما بعدها بما قبلها لكمال السياق، ولبيان أن الفتنة جاء ت بعد الانعام بالانجاء و تنزيل المن والسلوى والمواعدة على خطاب الله تعالى لموسى، و هذا فيه تقريب لما يقع منهم من بعد، اذ ارنوا تلك النعم السامية بالكفر لا بالشك، وبذلك يتصور القارئ ما سيكون منهم.

كان موسى عليه السلام قد خرج من قومه بمن يمثلونهم، وهم السبعون المختارون الذين يمثلون أسباطهم، ولكنه ككل رئيس قد يسبق من منعه يتعرف أمر اللقاء ولأنه في شوق للأنس بكلام ربه ولأنه يرى أن الله تعالى سيخاطبه بشرائع قد بعث بها.

سبقهم الى الموعد، ولكن الله تعالى قدر ميقاتا محددا الابتداء والانتهاء لمصلحة قدرها ولم يكن تقديره لغيره أمر قدره سبحانه ، و ان لبث موسى في قومه قد قدر الله فيه دفع ضرر، والله لا يخلف الميعاد، و كل شيء بقضاء الله و بتقديره و في علمه المكنون، فهو سبحانه و تعالى يعلم ما كان و ما سيكون.

عتب الله تعالى على كليمه المختار تعجله في ذاته، و عتب عليه أن سبق قومه و تركهم، وهم يحتاجون الى رعايته و مراقبة خواطرهم ببصيرتهى، وهم قريبوا عهد بمعاشرة الفاسقين.

عتب الله تعالى على كليمه هذا، و كان على موسى أن يعتذر عما كان منه، والله عليم بذات الصدور، قال : (هُمْ اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) أشار اليهم، ولم يأت بـ"كاف" الخطاب تأدبا مع الله (1)، ولأنه سبحانه العليم، فلا يحتاج الى تنبيه بها، اذ هو يخاطب العليم الخبرى، و معنى (اُولَاءِ عَلٰى اَثَرِىْ) انهم على مقربة منى، ولا يضلون الطريق؛ لأنهم ورائى، ثم قال معتذراً عن تعجله: (وَ عَجِلْتُ اِلَيْكَ رَبِّ لِتَرْضٰى)، أى كان الدافع على عجلى إليك محاولتى إرضاءك حاسباً أن المسارعة إليك ترضيك، و قال كلمتين تقرباً إليه سبحانه و مشيرا بهما إلى رغبة في ذلك التعجيل وهو أنسا بكلامه معه.

الكلمة الأولى هى (اِلَيْكَ) اى عجلتى كانت إليك، و أنت القريب إلى نفسى آنس بكلامك، والكلمة الثانية هى (رَبِّ) أى القائم على نفسى، ومن صنعتنى على عينك؛ فانى أسارع الى من صنعتنى على عينه جل جلاله.

و قد نبهه سبحانه إلى مغبّة تعجله، فقال عز من قائل: (قَالَ فَاِنَّا قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِىُّ)

فاعل (قَالَ) هو الضمير العائد على الله جلت قدرته، والفاء للسببية، اى بسبب غيبتك و عدم قيامك بحق الرقابة النفسية عليهم التى مكناك منها، (قَدْ فَتَنَّا قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) اى اختبرناهم لتتبين مقدار اراداتهم و عقولهم و مداركهم، و اضاف الاختبار الذى سماه "فتنة" إلى نفسه، وهو العليم بكل شيء قبل وقوعه، و بعد وقوعه فلأزمان تكون بالنسبة للناس لا بالنسبة للذات العلية.

و عبر سبحانه فقال (قَوْمَكَ مِنْ بَعْدِكَ) اضاف القوم إليه استحثاثا لهمته، و قوة في عتابه، اى أنهم قومه الذى جاء لاخراجهم من طغواء فرعون، ولكن لم يزل الأثر المسمى فى عقولهم، طغى بتعاليمه عليهم نفسيا و إن خلعوا الربقة و أزالوارق الأجساد، فلم يزيلوا ارق النفوس، ولقد قال تعالى: (وَ اَضَلَّهُمُ السَّامِرِيُّ)، اى اوقعهم فى الضلال، والسمارى شخص انتقل معهم من مصر، كان يجيد النحت والتصوير، ولم ينص على أنه من الاسرائيليين. أو أهل مصر الأصليين، و يغلب على الظن أنه إسرائيلى اندمج مع المصريين و عرف صناعاتهم، و قيل: إنه كان هنديا يعبد البقر، ثم اعتنق ديانة بنى اسرائيل.(زهرة التفاسير، تفسير سورة طٰهٰ: ص: ۴۷۶۵،۴۷۶۶)

(۵) یہ پانچویں دلیل تفسیر القاسمی سے ماخوذ ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ ”وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى“ اس سوال کے ذریعہ خدائے عالم الغیب نے درحقیقت آداب سفر کی موسیٰ علیہ السلام کو تعلیم دی ہے، یہ تفسیر امام ابن المنیر مالکی کی تفسیر الانتصاف سے ماخوذ ہے۔ علامہ آلوسی نے روح المعانی میں اسے نقل کرکے اس پر تبصرہ کیا ہے کہ یہ واقع حال کے مطابق نہیں ہے۔ بہرحال زیر بحث مسئلہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔

یہی حال مولانا غازی آبادی کی پیش کردہ دلیل (۶) ودلیل (۷) کا بھی ہے، جو علی الترتیب تفسیر طبری اور تفسیر رازی کے حوالہ سے نقل کی گئی ہیں۔ ان دونوں تفسیروں کی عبارت سے ہی ثابت ہورہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا کہ قوم سے آگے بڑھ کر کیوں آگئے؟ ظاہر ہے کہ اتنی بات سے مولانا سعد صاحب کے قول کی صحت تو ثابت نہیں ہوسکتی۔

(۸) اس دلیل میں امام محی الدین ابن عربی کی جانب منسوب تفسیر القرآن کی ایک طویل عبارت نقل کی ہے، مولانا غازی آبادی جانتے ہیں کہ ابن عربی کی شخصیت بڑی مختلف فیہ ہے، علاوہ ازیں اس تفسیر کی نسبت ان کی جانب محل بحث ہے۔ ڈاکٹر محمد حسین ذہبی نے التفسیر والمفسرون میں متعدد قابل قبول دلائل سے ثابت کیا ہے کہ یہ تفسیر شیخ ابن عربی کی نہیں ہے بلکہ عبدالرزاق قاشانی صوفی کی تالیف ہے، کتاب کو رواج دینے کے لئے ابن عربی کی جانب اس کی نسبت کردی گئی ہے اور قاشانی کے بارے میں سید رشید رضا نے لکھا ہے کہ یہ فرقۂ باطنیہ سے تعلق رکھتے ہیں مگر ڈاکٹر محمد حسین ذہبی اسے صحیح نہیں سمجھتے ہیں، بہرصورت یہ تفسیر خالص حضرات صوفیا کی تفسیر اشاری پر مشتمل ہے اور عقائد واحکام پر تفسیری اشاری سے استدلال واستشہاد نہیں کیا جاتا کیوں کہ اس تفسیر کا مدار الفاظ کے باطنی معنی ومفہوم پر ہوتا ہے جب کہ اسلامی عقائد و احکام قرآن وحدیث کے ظاہری نصوص سے ماخوذ ہیں، کاش کہ مولانا غازی آبادی زیر بحث موضوع میں اس کتاب کا حوالہ نہ دیتے تو ان کے حق میں بہتر ہوگا، مگر اسے کیا کیجئے کہ انہیں قدیم ائمہ تفسیر کی مستند کتابوں کے مقابلہ میں تفسیر القرآن منسوب بنام ابن عربی اور ابن عاشور، مراغی، قاسمی وغیرہ عہد جدید کے مفسرین کی کتابیں ہی پسند ہیں۔

اس کے بعد آں موصوف لکھتے ہیں کہ مذکورہ واقعہ سے متعلق اردو کتب تفسیر سے دلائل، پھر اردو تفسیر سے پہلی دلیل میں تفسیر مظہری عربی کی جو عبارت اپنی اولین دلیل میں نقل کی تھی، اسی کا اردو ترجمہ نقل کردیا ہے۔ آج معلوم ہوا کہ کسی کتاب کے ترجمہ کی حیثیت الگ مستقل کتاب کی ہوتی ہے، اس جدید انکشاف پر ہم مولانا کے مشکور ہیں۔

اس ترجمہ کو نقل کرلینے کے بعد لکھتے ہیں: یہی تفسیر روح المعانی ۱۶/۲۴۱ وغیرہ میں بھی ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ علامہ آلوسی تفسیر روح المعانی میں آیات کی ظاہری اعتبار سے تفسیر مکمل کرلینے کے بعد ”التفسیر من ادب الاشارۃ“ کے عنوان سے کثرت سے اشاری تفسیر بھی بیان کرتے ہیں، یہ تفسیر جو آں موصوف نے تفسیر مظہری اردو کے حوالہ سے درج کی ہے اس کا روح المعانی میں وجود ہی نہیں، یہ حوالہ انہوں نے شاید روح المعانی کو دیکھے بغیر دیدیا ہے۔ علمی مباحث میں اس قسم کا رویہ آدمی کو غیر معتمد بنادیتا ہے۔

اردو تفسیروں سے دلائل کے ذیل میں معارف القرآن سے ایک عبارت (جس کو حضرت مفتی صاحبؒ نے بحوالہ روح المعانی درج کیا ہے) نقل کی ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ معارف القرآن مؤلفہ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ کثرت سے دستیاب ہے، آپ ان کی پوری تحریر پڑھ سکتے ہیں، البتہ روح المعانی تک سب کی رسائی نہیں ہے، اس لئے ہم افادہ کی غرض سے روح المعانی کی اصل عبارت نقل کررہے ہیں۔

”وَمَا اَعْجَلَكَ الخ“ حكاية لما جرى بينه تعالىٰ و بين موسىٰ عليه السلام من الكلام عند ابتداء موافاته الميقات

بموجب المواعدة المذكورة سابقا، اى: و قلنا له: اى شىء عجل بك عن قومك فتقدمت عليهم، المراد بهم هنا عند كثيرة ومنهم الزمخشرى النقباء السبعون، والمراد بالتعجيل تقدمه عليهم لا الاتيان قبل تمام الميعاد المضروب خالافا لبعضهم، والاستفهام للانكار و يتضمن كما فى الكشف انكار السبب الحمال لوجود مانع فى البين وهو ايهام اغفال القوم و عدم الاعتداد بهم مع كونه عليه السلام مامورا باستصحابهم و إحضارهم معه، و إنكار أصل الفعل؛ لان العجل نقيصة فى نفسها فكيف من اولى العزم الاللتق بهم مزيد الحزم. (روح المعانی، ج۱۶، ص۲۴۱:)

روح المعانی کی عبارت میں جو الکشف کی عبارت آئی ہے اس عبارت کو اور حضرت مفتی صاحب نے جو لکھا ہے، اس کے مقابلہ سے معلوم ہو جائے گا کہ معارف القرآن کی عبارت کا کچھ حصہ اوپر منقول الکشف کی عبارت سے زائد ہے، یہ زیادتی حضرت مفتی صاحب نے کہاں سے نقل کی ہے؟ واللہ اعلم بالصواب، نیز واضح ہو کہ الکشف، یہ امام ثعلبی کی الکشف والبیان ہے جو اسرائیلیات اور موضوعات کا سب سے بڑا خزانہ ہے۔

اس کے بعد آخر میں مولانا عبدالسلام قاسمی غازی آبادی سے عرض ہے کہ اردو کی اپنے اکابر کی تفسیروں میں بیان القرآن از حضرت تھانویؒ، معارف القرآن از مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ اور فوائد عثمانی بر ترجمہ حضرت شیخ الہندؒ کے ساتھ مولانا محمد جوناگڑھی کا ترجمہ و حواشی: احسن البیان وغیرہ کا بھی مطالعہ کرلیں، ان کے حق میں یہ مطالعہ نہایت مفید ہوگا۔ موصوف کی سہولت کے لئے معارف القرآن ادریسی کی واقعہ سے متعلق تفسیر نقل کی جارہی ہے، کم از کم اسی کو ملاحظہ کرلیں۔

معارف القرآن (ادریسی) کی عبارت

موسیٰ علیہ السلام کی کوہِ طور سے واپسی اور گوسالہ پرستی کا واقعہ

قَالَ اللّٰہ تعالٰی وَمَا اَعْجَلَكَ عَنْ قَوْمِكَ يٰمُوْسٰى الى وَسِعَ كُلَّ شَىْءٍ عِلْمًا.

القصہ جب فرعون غرق ہوگیا تو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے یہ استدعا کی کہ ہمارے لئے کوئی دستور ہدایت اور قانون شریعت چاہئے کہ ہم اس پر چلیں۔ موسیٰ علیہ السلام نے اس بارے میں حق تعالیٰ سے درخواست کی، حق تعالیٰ نے توریت عطا کرنے کا وعدہ فرمایا کہ ہم تم کو ایسی کتاب عطا کریں گے جس میں احکام شریعت جمع ہوں گے اور یہ حکم دیا کہ ستر علماء اپنے ہمراہ لے کر کوہِ طور پر آئیں تاکہ وہ اس کرامت کا جلوہ دیکھیں، چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے اپنی جگہ پر ہارون علیہ السلام کو چھوڑا اور ستر علماء کو لے کر کوہِ طور کی طرف متوجہ ہوئے، جب وہ کوہِ طور کے قریب پہنچے تو موسیٰ علیہ السلام شدتِ شوق سے بے تاب ہوگئے اور ان سب سے پہلے سبقت کرکے آگے پہنچ گئے اور ان کو یہ سمجھا گئے کہ تم پہاڑ پر آجانا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہا السلام سے یہ سوال کیا۔

اور اے موسیٰ جلدی کرکے اپنی قوم سے پہلے آجانے پر تم کو کس چیز نے آمادہ کیا تو عرض کیا کہ اے میرے پروردگار! وہ میرے پیچھے ہی پیچھے آرہے ہیں، کچھ زیادہ دور نہیں اور اے میرے پروردگار میں نے تیری طرف آنے میں اس لئے جلدی کی کہ تو مجھ سے اور زیادہ خوش ہوجائے۔ اس لئے میں نے بصد شوق و رغبت تیری طرف عجلت اور مسارعت کی تاکہ مزید تیرے قرب اور رضا اور کرامت کا سبب بنے، اس عجلت اور سبقت سے میرا مقصود اپنی بڑائی نہیں بلکہ تیری مزید خوشنودی مقصود ہے اور نہ یہ عجلت قوم سے غفلت اور بے اعتنائی کی بنا پر ہے، وہ سب میرے پیچھے پیچھے میرے نشان قدم پر چلے آرہے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! یہ خاص گروہ اگرچہ تمہارے پیچھے پیچھے تمہارے نشانِ قدم پر چلا آرہا ہے مگر تمہاری وہ قوم جن پر تم ہارون علیہ السلام کو اپنا خلیفہ مقرر کرکے چھوڑ آئے ہو، وہ تمہارے نشانِ قدم سے منحرف ہوگئی۔ حق جل شانہ کا اس سوال مَا اَعْجَلَكَ سے مقصود ہی یہ تھا کہ موسیٰ علیہ السلام کو اس فتنہ کی خبر دیں، جو ان کی مفارقت کے بعد پیش آیا، چنانچہ فرماتے ہیں:

پس تحقیق ہم نے تمہاری قوم کو تمہارے چلے آنے کے بعد فتنہ اور آزمائش میں ڈال دیا ہے اور ظاہر اسباب میں سامری نے ان کو گمراہ کیا ہے۔ یعنی اصل فتنہ اور ابتلاء تو من جانب اللہ ہے اور گمراہی کا ظاہر سبب اور واسطہ سامری ہے کہ اس نے گوسالہ ایجاد کیا اور بنی اسرائیل کو اس کی عبادت پر آمادہ کیا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام طور پر جاتے وقت اپنے بھائی ہارون علیہ

السلام کو اپنا جانشین کر گئے تھے اور یہ ہدایت فرما گئے تھے کہ ان کو توحید اور ہدایت پر قائم رکھنا۔

''سامری'' موسیٰ علیہ السلام کی امت کا ایک منافق تھا، ہر وقت مسلمانوں کو گمراہ کرنے کی کوشش میں لگا رہتا تھا۔ موسیٰ علیہ السلام کے چلے جانے کے بعد اس نے چاندی سونے کا ایک بچھڑا ڈھال لیا اور بنی اسرائیل سے کہا کہ یہ تمہارا معبود ہے، بنی اسرائیل اس کو پوجنے لگے اور آزمائش میں پورے نہ اترے سوائے بارہ ہزار کے سب گوسالہ پرستی میں مبتلا ہوگئے۔

سامری کا نام موسیٰ بن ظفر تھا اور بعض کہتے ہیں اس کا نام ہارون تھا۔

موسیٰ علیہ السلام کے جاتے ہی سارے بنی اسرائیل کے گمراہ کرنے کی فکر میں پڑ گیا، بالآخر اس نے یہ فتنہ کھڑا کیا، جس پر بنی اسرائیل مفتون ہوگئے۔ انتہی

اوپر مذکوران تفصیلات سے یہ امر بخوبی ثابت ہوجاتا ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کاندھلوی کا یہ قول اللہ کے رسول: حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شایانِ شان نہیں ہے؛ بلکہ مولانا محمد سعد صاحب کا یہ قول بالکل غلط ہے، بایں ہمہ مولانا موصوف کا اس پر اصرار مسئلہ کی نزاکت کو خطرناک حد تک بڑھا دیتا ہے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین، اللّٰھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و أرنا الباطل باطلاً وارزقنا اجتنابه و صلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ نبینا و سائر الانبیاء وسلم.

به شکریه (محمد طیب قاسمی)

اداره پیغام محمود، دیوبند

☆میزانِ عمل میں سب سے زیادہ بھاری عمل حسن خلق ہے۔ (حدیث)

☆خوش خلق جنت میں اعلیٰ مراتب پائے گا، اگرچہ عبادت کم رکھتا ہو۔ (حدیث)

☆خوئے بد عبادت کو اس طرح تباہ کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو۔ (حدیث)

☆عالم بدخو کی دوستی سے فاسقِ خوش خو کی دوستی مجھے زیادہ پسند ہے۔ (حضرت جنید بغدادیؒ)

قسط نمبر: ۶۰

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

اللہ کے ساتھ کسی کو عبادت میں شریک کرنا گناہ کبیرہ ہے، عبادت کے لائق صرف اللہ ذوالجلال والاکرام ہے، کسی اور کو سجدہ کرنا، کسی کے نام پر جانور چھوڑنا، کسی کے نام کی منت کرنا، کسی کے نام کا پیسہ باندھنا یا فقیر بنانا، کاروبار عالم کو ستاروں کی تاثیر سمجھنا، اچھی بری تاریخ یا دن کا پوچھنا، کسی مہینہ کو منحوس سمجھنا، کسی کے نام کی قسم کھانا وغیرہ خلاف شرع کام ہیں، لہٰذا بڑی احتیاط برتنی چاہئے، عام طور پر لوگ اللہ کی ذات میں اس کی صفات میں اور اس کے حقوق میں شرک کرنے کی غلطی کرتے ہیں، مخلوق میں سے کسی کو اس کا بیٹا یا بیٹی قرار دینا اللہ کی ذات میں شرک ہے۔

نصاریٰ کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور یہود کا حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہنا اس کی مثال ہے، قرآن مجید میں ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ○

کہہ دو کہ اللہ ایک ہے وہ بے نیاز ہے، اسے نہ کسی نے جنا ہے اور نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور کوئی اس کا ہمسر نہیں۔ (۱۱۲)

ذات واحد کے ساتھ کسی اور کو شریک ٹھہرانا ذات الٰہی کی طرح کسی دوسرے کو ابدی اور ازلی سمجھنا شرک فی الذات ہے، شرک فی الصفات یہ ہے کہ اس کے علم و حکمت، اس کی قدرت و اختیار، اس کی تخلیق و تدبیر میں کسی کو شریک کرنا، ایران کے مجوسیوں کی طرح خیر و شر کے الگ الگ خالق کو ماننا، اللہ کے سوا کسی کو سمیع و بصیر، اول و آخر، قادر و مقتدر، دائم و باقی تصور کرنا، شرک فی الخلوق یہ ہے اللہ جل شانہ کی بندگی و عبادات میں کسی کو شامل و شریک جاننا اور اس کی اطاعت کرنا، دراصل خدا ہی سب کا مالک و رب ہے اور وہی اس لائق ہے کہ اس کے حضور رکوع و سجود کئے جائیں۔ بعض لوگوں نے فرشتوں کے بارے میں، بعضوں نے سیاروں، ستاروں، جانوروں اور درختوں تک کے بارے میں ربوبیت کا تصور قائم کر رکھا ہے جو سراسر بے بنیاد ہے اور غلط ہے۔ خداوند کریم کے اختیارات میں کسی کے شریک کرنے کو شرک فی الاختیارات کہتے ہیں، مثلاً جنت میں داخلہ، گناہوں کی مغفرت، دوزخ سے چھٹکارا، تمام سزا و جزا کے اختیارات صرف اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہیں، اس کے برخلاف کسی غیر کے حق میں ایسا عقیدہ رکھنا شرک فی الاختیارات ہے۔

حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم کو قتل کردے یا آگ میں جھونک دے تب بھی تم شرک نہ کرنا۔ (بخاری)

خدائے تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کردیتا ہے لیکن شرک کو نہیں، ہاں اگر کوئی مشرک توبہ کر کے شرک سے باز آجائے تو اس کی توبہ قبول ہوجاتی ہے۔

شریعت

عبادت کے طریقے، معاشرت کے اصول، آپس کے معاملات، باہمی تعلقات کے قوانین، جائز و ناجائز، حرام و حلال کی حد بندی وغیرہ احکامات کے مجموعہ کو شریعت کہتے ہیں۔ قرآن مجید کے احکام احادیث نبویؐ، فقہ اور اجماع امت سے جو قانون مرتب کیا گیا ہے اسے علم شریعت کہتے ہیں۔

شعارۃ

شعارۃ سے مراد ہے نشانی اور شعائر اس کی جمع ہے، شعائر اللہ سے مراد وہ چیزیں ہیں جن سے اللہ کی عظمت کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں جیسے خانہ کعبہ، مساجد وغیرہ۔ اِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ.

صفا اور مروہ اللہ تعالیٰ کی نشانیاں ہیں۔ (۱۵۸:۲)

شعب: شاخیں، جماعتیں، گھاٹی، شعب ابی طالب، ابوطالب کی گھاٹی۔

شعبان

اسلامی قمری سال کا آٹھواں مہینہ۔ شعب کے معنی ہیں متفرق ہونا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے چونکہ اس میں روزہ دار کے لئے نیکیاں شاخ در شاخ ہوتی ہیں اس لئے اسے شعبان کہا گیا، شعبان کی پندرہویں تاریخ جسے برات کہتے ہیں، عبادات الٰہی کے لئے خاص اہمیت رکھتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کو اپنا مہینہ کہا، آپ ماہ رمضان کے علاوہ دوسرے جس مہینہ میں زیادہ عبادت کرتے تھے وہ شعبان کا مہینہ تھا۔

شعر

بال، انسانی بالوں کی خرید وفروخت اسلام میں منع ہے، چونکہ بال انسانی جسم کا ایک حصہ ہیں اس لئے اس کی عزت کو برقرار رکھنا ضروری سمجھا گیا۔

شعر

موزوں ومقفی کلام، جمع اشعار، اگر شعر کا مقصد حق وصداقت کی حمایت اور کفر وباطل کی مخالفت ہو تو شعر کہنا نہ صرف جائز ہے، بلکہ اجر کا باعث ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسان بن ثابتؓ سے فرمایا، پڑھو روح القدس تمہارے ساتھ ہے اور کعب بن مالکؓ سے فرمایا کافروں کی ہجو کرو، خدا کی قسم یہ ان کے لئے تیروں سے زیادہ سخت ہیں۔ (انوار التنزیل)

اللہ جل شانہ نے اس بات کو پسند نہیں کیا کہ پیغمبر کی حقیقت طرازی کو شاعروں کی خیال نکتہ آفرینی اور دماغی بلند پروازی پر محمول کر دیا جائے اس لئے پیغمبر کو شاعر نہیں بنایا۔ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ.
ہم نے اس کو شعر نہیں سکھایا اور یہ اس کے لائق نہیں۔ (۶۹:۳۶)

چنانچہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی دعوے کے ساتھ شعر نہیں کہا، البتہ کبھی کوئی مقفی عبارت نکل بھی گئی تو اسے شعر نہیں کہا گیا۔ اور نہ شعر کہنا آپؐ کو زیبا تھا، مگر آپ شاعرانہ کلام بڑی دلچسپی سے سنا کرتے تھے۔ شعراء کی حوصلہ افزائی کے لئے مناسب داد اور انعام عطا فرماتے تھے، کبھی کبھی زبان مبارک سے ایسے کلمات ادا ہوتے تھے جو شعر سے مشابہ ہوتے تھے۔ ایک مرتبہ پتھر کی چوٹ سے آپؐ کی ایک انگلی زخمی ہوگئی اور خون بہہ نکلا تو فرمایا۔

ھل انت الا اصبع دمیت وفی سبیل اللّٰہ ما لقیت

(تو تو انگلی ہے خون میں بھری ہوئی اور جو تو نے دیکھا راہ خدا میں دیکھا ہے)

فتح مکہ کے بعد سن ۸ھ میں بنی ہوازن جن کا تیراندازی میں کوئی ثانی نہ تھا، مسلمانوں کے خلاف صف آراء ہوئے، جب مسلمانوں کے پاؤں اکھڑنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور فرمایا۔

انا النبی لا کذب انا ابن عبدالمطلب

(میں نبی ہوں اس میں جھوٹ نہیں ہے، میں فرزند عبدالمطلب ہوں) تو مسلمانوں کو جوش آیا کہ نبی برحق ساتھ میں ہیں تو پھر خوف کیسا، غرض لڑائی کا نقشہ ہی بدل گیا۔

جس وقت مسجد نبوی کی تعمیر کا کام شروع ہوا تو حضور مقبول صلی اللہ علیہ وسلم بھی مزدوروں کے ساتھ شامل تھے اور رجز پڑھتے جاتے تھے۔

اللّٰھمّ لاخیر الا خیر الاٰخرہ فاغفر الانصار والمھاجرہ

(اے خدا، کامیابی صرف آخرت کی کامیابی ہے، اے خدا مہاجرین اور انصار کو بخش دے) (صحیح البخاری، باب المساجد)

شعریٰ

آسمان کا روشن ترین ستارا جسے مرزم اجوار الکلب الاکبر وغیرہ بھی کہتے ہیں۔ اس کا انگریزی نام Sirius اور MajorisCanis ہے، یہ زمین سے آٹھ نوری سال سے بھی زیادہ فاصلہ پر ہے اور سورج سے ۲۳ گنا زیادہ روشن ہے۔ اہل مصر اس کی پرستش کرتے تھے کیوں کہ اس کے طلوع کے زمانہ میں نیکی کا فیضان شروع ہوتا ہے۔ اہل عرب کا خیال تھا کہ یہ ستارہ لوگوں کی قسمتوں پر اپنا اثر ڈالتا ہے اور قبیلہ خزاعہ کے لوگ اس کے پرستار تھے۔

شعیب علیہ السلام

ایک مشہور پیغمبر شعیب علیہ السلام بن صفور بن ثابت بن عنقا بن مدین بن ابراہیم۔ مدین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ۶ بیٹوں میں سے

ایک ہیں۔ حضرت ابوذر سے مروی ہے کہ چار پیغمبر عرب سے ہیں، ہود علیہ السلام، صالح علیہ السلام، شعیب علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضرت شعیب علیہ السلام مدین کی طرف بھیجے گئے، مدین بن ابراہیم علیہ السلام کی نسل کا قبیلہ وہاں آباد تھا اس لئے اس بستی کا نام بھی مدین پڑ گیا۔ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ یہ بستی حجاز اور شام کے درمیانی راستہ میں معان کے قریب تھی، حضرت شعیب علیہ السلام نے اہل مدین کے مشرکانہ طور طریقوں کی اصلاح اور ان کی اجتماعی برائیوں کے خاتمہ کی پوری کوشش کی مگر انہوں نے ان کے پند ونصائح اور دعوت تبلیغ کا کوئی اثر نہیں لیا تو آسمان سے بجلیوں کے شعلے برسے، زمین میں زلزلہ آیا اور وہ تباہ ہو کر رہ گئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب فرعون کے مظالم سے بچنے کے لئے مصر سے مدین تشریف لائے تو حضرت شعیب علیہ السلام نے انہیں پناہ دی اور اپنی ایک صاحب زادی سے ان کا بیاہ بھی کر دیا۔

وَاِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا ط فَقَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَارْجُوا الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَلَا تَعْثَوْا فِی الْاَرْضِ مُفْسِدِیْنَ ۝ فَکَذَّبُوْہُ فَاَخَذَتْھُمُ الرَّجْفَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ ۝

اور مدین کی طرف ان کے بھائی شعیبؑ کو بھیجا تو انہوں نے کہا: بھائیو خدا کی عبادت کرو اور پچھلے دن (کے آنے) کی امید رکھو اور ملک میں فساد نہ مچاؤ مگر انہوں نے ان کو جھوٹا سمجھا تو انہیں زلزلے (کے عذاب) نے پکڑا اور وہ اپنے گھروں میں اوندھے پڑے رہ گئے۔

(۲۹:۳۷)

☆☆

"مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع"

اور پھر وہی ڈگر اور وہی روش

دار العلوم دیوبند

کے جوابات بھیجنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعے کے علاوہ

مولانا سعد صاحب کے چند بیانات

قسط:۲

یہ اقتباسات صرف پانچ بیانات کے ہیں، جن کی آڈیوز موجود ہیں، ان اقتباسات میں ضروری سیاق وسباق کا بھی ذکر ہے۔

رجوع کے بعد کے کئے چند بیانات اوران کا علمی جائزہ اہل علم کی خدمت میں پیش ہے، میری گزارش ہے کہ ان بیانات کو گہرائی سے پڑھا جائے اور اندازہ لگایا جائے کہ بات کہاں تک پہنچ چکی ہے۔

پہلے دار العلوم دیوبند کے موقف کے تین اقتباسات پیش کئے جارہے ہیں، جن سے کئی مرتبہ رجوع کی بات مشہور کی جاچکی ہے۔ آگے درج کئے جانے والے بیانات کا ان اقتباسات سے موازنہ کرلیا جائے، انشاءاللہ رجوع کی حقیقت اور مولانا کی اصل فکر واضح ہوجائے گی۔

(۱) ہم امت مسلمہ بالخصوص عام تبلیغی احباب کو اس بات سے آگاہ کرنا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں کہ مولانا سعد صاحب کم علمی کی بنا پر اپنے افکار ونظریات اور قرآن حدیث کی تشریحات میں جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے راستہ سے ہٹتے جارہے ہیں، اس لئے ان باتوں پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ یہ نظریات اگرچہ ایک فرد کے ہیں، لیکن یہ چیزیں اب عوام الناس میں تیزی سے پھیلتی جارہی ہیں"۔

(۲) "ان کے بیانات کے بعض ایسے اقتباسات بھی موصول ہوئے ہیں، جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا سعد صاحب کے نزدیک دعوت کے وسیع مفہوم میں صرف تبلیغی جماعت کی موجودہ ترتیب ہی داخل ہے، صرف اسی کو وہ انبیاء اور صحابہ کے طریقہ جہد سے تعبیر کرتے ہیں اور اسی خاص ترتیب کو سنت اور بعینہ انبیاء کی محنت کا مصداق قرار دیتے ہیں، حالانکہ جمہور امت کا متفقہ مسلک ہے کہ دعوت وتبلیغ ایک امر کلی ہے، جس کی شریعت میں کوئی ایسی خاص ترتیب لازم نہیں کی گئی کہ جس کے چھوڑنے سے سنت کا ترک لازم آئے، مختلف زمانوں میں دعوت وتبلیغ کی شکلیں مختلف رہی ہیں، کسی بھی دور میں دعوت کے فریضے سے بے اعتنائی نہیں برتی گئی، صحابہ کے بعد تابعین، تبع تابعین، ائمہ مجتہدین، فقہاء محدثین، مشائخ، اولیاء اللہ اور قریبی عہد کے ہمارے اکابر نے عالمی سطح پر دین کو زندہ کرنے کے مختلف طریقے اختیار کئے۔" کتب خانوں میں بکھرا ہوا دینی لٹریچر اس بات کا بین ثبوت ہے کہ دعوت کا کام بذریعہ تحریر بھی برابر ہوتا رہا ہے۔

(۳) "تبلیغی جماعت کے کام کی اہمیت وہ اس طرز پر بیان کررہے ہیں کہ جس سے دین کے دیگر شعبوں پر سخت تنقید اوران کا استخفاف ہورہا ہے اور سلف کی پرانی دعوتی ترتیبوں کا رد وانکار لازم آرہا ہے، نیز اس کی وجہ سے اکابر واسلاف کی عظمت میں کمی، بلکہ استخفاف پیدا ہورہا ہے، ان کا یہ رویہ جماعت تبلیغ کے سابقہ ذمہ دار:

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا یوسف صاحبؒ اور حضرت مولانا انعام الحسن صاحبؒ کے یکسر خلاف ہے‘‘۔ (فتویٰ دار العلوم دیوبند بابت مولانا سعد صاحب)

اب مولانا سعد صاحب کے رجوع کے بعد کے بیانات ملاحظہ فرمائیں:

بیان

بتاریخ: ۱۷ دسمبر، ۲۰۱۷، بعد نماز فجر

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چار میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان تنصر و الله ینصر کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہوسکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہوسکتی‘‘۔

اس لئے جتنی غیبی نصرتیں ہیں، اس کی اصل وجہ دعوت ہے، جو دعوت خود جاکر پہنچاتا ہے، اگر اس کے مقابلے میں باطل آجاتا ہے، تو اللہ اس کے مقابلے میں خود آجاتے ہیں، لہٰذا دعوت کو سمجھنا چاہئے، اس کام میں اور تحریکوں میں یہی فرق ہے، ہمارے یہاں دوسری تحریکوں سے مشابہت نہیں ہے، بلکہ صحابہ کی سیرت سے ہے‘‘۔

دعوت صحابہ کرام کا طریقہ محنت ہے، جس کی سب سے بنیادی چیز نقل وحرکت ہے، کیونکہ خروج اللہ کا ایسا امر ہے، جس کا کوئی متبادل نہیں ہے، اصل میں خروج ہی دعوت ہے، جس نے خروج کو نہیں سمجھا، اس نے دعوت کا صاف انکار کردیا‘‘۔

یہ ناقص بیانات ملک کے ان اہم ذمہ داروں کی مجلس میں کیے گئے ہیں، جو اپنے اپنے صوبوں کی ترجمان کی حیثیت سے نظام الدین میں ہر تین مہینے کے بعد ہدایات لینے آتے ہیں۔

ان بیانات میں دو باتیں قابل غور ہیں:

وَمَنْ يُطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ۝ کی تفسیر کرتے ہوئے فرمارہے ہیں:

وہ چار قسم ہے جن پر اللہ کا انعام ہوا ہے، ان چاروں میں اکثریت محنت کرنے والوں کی ہے: نبی، صدیق، شہداء، ایک قسم ہے صالحین کی، تیسری قسم ہے محنت کرنے والوں کی، اور ایک قسم ہے کرامت والوں کی، نصرت والی قسم وہ ہے، جو دعوت پر قائم ہے، صحابہ کے ساتھ غیبی نصرتیں دعوت کی شرط کے ساتھ ہیں، ان تنصر اللہ، ینصر کم، صوفی صرف دین پر چلنے والا دیندار ہے، لیکن نصرت کرنے والا نہیں ہے، ان کی محنت پر کرامت ظاہر ہوسکتی ہے، نصرت ظاہر نہیں ہوسکتی ہے‘‘

اس طرح کے بیانات سے حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی، بانی دار العلوم دیوبند حضرت مولانا قاسم نانوتوی، اور بعد کے بزرگوں میں پیر ذوالفقار علی نقشبندی جیسے اکابرین اور ان کی دینی، تبلیغی اور دعوتی جدوجہد کی زبردست تردید ہوگی، جو بہت بڑی ناقدری ہے اور نہایت قابل افسوس بات ہے۔ اور اس سے انا ولا غیری کی بو آتی ہے۔

مولانا نصرت کو دعوت کے ساتھ مشروط قرار دیتے ہیں اور دعوت کے مفہوم کو خود چل کر دعوت دینے میں منحصر کررہے ہیں، پھر اسی پر متفرع کرتے ہوئے قرآن کریم کی آیت کی تفسیر کررہے ہیں، اسی کا نام تفسیر بالرائے ہے کہ ذہن میں پہلے ایک مفروضہ متعین کرلیا جائے اور اس کو آیت سے ثابت کرنے کی کوشش کی جائے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے درمیان محنت اور دین کی نصرت کے تعلق سے تفریق کرنا کیا کسی مفسر نے لکھا ہے؟ صالحین اور دوسرے تین طبقوں میں محنت اور نصرت کا فرق کرکے صالحین کو دین کی نصرت کرنے والوں سے خارج کرنا اور بطور طنز کے یہ کہنا کہ وہ کرامت والے ہیں، سخت ترین غلطی ہے، نصرت، دعوت، خروج اور نفر کی یہ حقیقت کس دلیل سے ثابت ہے؟ کیا اس تشریح اور تفسیر پر کوئی دلیل پیش کی جاسکتی ہے کہ دعوت کا مصداق صرف خود چل کر دعوت دینا ہے؟

کیا یہ تشریح جمہور اہل سنت والجماعۃ کے خلاف نہیں ہے، کیا یہ ایک خطرناک فکر نہیں ہے، جس سے نصوص میں تحریف کا دروازہ کھل جاتا ہے؟ مولانا اور ان کے ہم نوا افراد کا یہ خاص نظریہ بن چکا ہے کہ:

’’دعوت کی یہ مخصوص شکل ہی اعمال نبوت ہے، اسی وجہ سے وہ کہتے ہیں کہ اعمال نبوت اور اعمال ولایت میں فرق ہے، اولیاء دین

کے داعی نہیں تھے، صحابہ کرام کے بعد دعوت کو ترک کر دیا گیا“۔
اسی نظریہ کو وہ مختلف اسلوب اور انداز سے بیان کرتے رہتے ہیں اور یہ بات تو بہت ہی خطرناک ہے کہ مولانا نے ایک موقع پر فرمایا کہ دعوت وتبلیغ کا موجودہ اختلاف اصل میں دعوت وتصوف کا اختلاف ہے، (اس کی بھی آڈیو موجود ہے)
دارالعلوم دیوبند کے موقف میں اس نظریہ کو صراحتاً باطل قرار دیا گیا تھا؛ لیکن آج اس کو ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی من مانی تفسیر بھی شروع ہو چکی ہے۔ اس کی مزید تفصیل بندے کے پہلے رسالے میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

(یہ بیان بھی جواب نامے بھیجنے کے کئی مہینے بعد کا ہے)

”سننا دھیان سے یہ میں نے آج اپنی ترتیب سے ہٹ کر کتاب اس لئے پڑھی ہے کہ جو صحابہ فتنے میں پڑ گئے، کیونکہ یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سننا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس درجے عملہ مجتمع تھا، اتنا اس درجہ عملہ مجتمع تھا کہ صحابہ مدینہ منورہ سے اپنے علاقے میں واپس جانے کو بھی ارتداد سمجھتے تھے، تم اصل میں پڑھتے نہیں ہو، نظام الدین آنے سے انکار کرنا معمولی بات نہیں ہے۔ میں صبح سے اسی سوچ میں ہوں، چنانچہ قبیلہ اسلم جو مدینہ آکر بیمار ہو گئے، آپ نے ان سے فرمایا: ابدو، تم بیمار ہو گئے ہو یہاں آکر، یہاں کی آب وہوا تمہیں موافق نہیں آئی، لہٰذا اپنی صحت کے لئے آب وہوا کی تبدیلی کے لئے کچھ دنوں کے لئے دیہات واپس چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ یہ نہیں ہوسکتا کہ ہم مرتد ہو جائیں۔۔۔ آپ نے فرمایا کہ یہ مرتد ہونا نہیں ہے، ہم تو تمہیں اس لئے بھیج رہے ہیں کہ تمہارا وہاں علاج ہو جائے“۔

اس اقتباس پر تبصرے سے پہلے حیاۃ الصحابہ کی اصل عبارت جس سے استنباط کر کے مولانا نے مذکورہ باتیں کہی ہیں ملاحظہ ہو فرمائیں:

اخرج ابو نعيم عن اياس بن سلمة بن الاكوع رضى الله عنه قال : اصاب اسلم وجع فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اسلم ابادوا، قالوا: يا رسول الله نكره ان نرتد، ونرجع على اعقابنا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انتم باديتنا ونحن حاضرتكم، اذا دعتمونا اجبناكم واذا دعونا كم اجبتمونا، انتم المهاجرون حيث كنتم كذا في كنز العمال (حياة الصحابه: ۴۴۳/۱، هجرة بنى سليم، الباب الرابع، باب الهجرة)

ترجمہ: حضرت ایاس بن سلمہؓ فرماتے ہیں کہ قبیلہ بنو سلم بیمار ہو گئے، آپ ﷺ نے ان سے فرمایا کہ تم دیہات چلے جاؤ، انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم واپس جانا پسند نہیں کرتے، آپ نے فرمایا کہ تم ہمارے دیہاتی ہو اور ہم تمہارے شہری ہیں، جب تم ہمیں بلاؤ گے ہم آجائیں گے اور جب ہم تمہیں بلائیں تم آجانا، جہا بھی رہو گے، مہاجر سمجھے جاؤ گے۔

اس واقعے میں مولانا نے لفظِ ترتد کا ترجمہ مرتد ہونے سے کر دیا اور اس پر یہ اصول مستنبط کر لیا کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، سب توجہ سے سننا بات، یہ تو اس زمانے میں سمجھا جاتا ہے کہ ارتداد اسلام سے پھرنے کو کہتے ہیں، ورنہ دور صحابہ میں مدینہ منورہ سے پلٹ کر اپنے علاقے میں جانے کو صحابہ ارتداد سمجھتے تھے۔
ہائے افسوس! واپس جانے کے ترجمہ کو بدل کر مرتد ہونا کر دیا اور پھر ایک نتیجہ بھی نکال لیا، یہاں ارتداد کی کوئی بات ہی نہیں ہے، اس استنباط سے مولانا کی علمی اہلیت کا اندازہ بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ جو بات مولانا نے فرمائی ہے، اسی طرح کی بات مودودی صاحب سے بھی منقول ہے، انھوں نے اپنی جماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا تھا کہ:
یہ وہ راستہ نہیں جس میں آگے بڑھنا اور پیچھے ہٹنا یکساں ہو، یہاں پیچھے کے معنی ارتداد کے ہیں، خدا کی طرف سے پیٹھ موڑنے ہیں۔ (جماعت اسلامی کا پہلا اجتماع، شعبان ۱۳۶۰ھ، ص: ۹)

بیان

بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

حضرت عمرؓ فرماتے: کوئی مسئلہ آئے، مدینہ میں لاؤ، حضرت

پرانوں کو اپنے پاس رکھتے تھے، مرکزیت کو باقی رکھنے کے لئے کہ پرانے ملکوں میں جائیں گے، تو لوگ ان سے پوچھنے لگیں گے اور مدینہ کی مرکزیت ختم ہو جائے گی، حضرت عمرؓ کی پابندی سے لوگ اکتائے ہوئے تھے، حضرت عثمانؓ نے پابندی ختم کردی، یہ وجہ ہوئی مدینے سے خلافت ختم ہونے کی۔

مولانا کا مقصد اگر چہ حضرت عثمانؓ پر تنقید کرنا اور ان کی شان میں گستاخی کرنا نہیں ہوگا، لیکن آزادانہ فکر اور کم علمی کا یہ نتیجہ ہے کہ اپنے دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے ایک جلیل القدر خلیفہ راشد کی شان اقدس میں تنقید کررہے ہیں۔ اللھم احفظنا منه.

حضرت مجدد سرہندی فرماتے ہیں:

''صحابہ کرام کے متعلق کوئی ایسا تذکرہ ایسے انداز میں کہ جس سے ذرا بھی ایہام بے وقعتی ہو یا ان کی جلالت شان کے منافی ہو، حضور ﷺ کی رسالت کے فائدہ کو کم کرنے والا ہے، خبردار احتیاط کرو۔

بیان

بتاریخ: ۱۷ر دسمبر، ۲۰۱۷، بعد نماز فجر

''لوگ دین کے کام میں مالی امداد کرتے ہیں، مالی امداد مسلمان کی مدد ہے، اسلام کی مدد نہیں ہے، ایسی مالی امداد جس سے صرف اسلام کو فائدہ پہنچے، وہ مسلمان کی مدد ہے، مالی تعاون دعوت نہیں ہے اور اسلام کی نصرت نہیں ہے، وہ تو ایک مسلمان کا تعاون اور امداد ہے، اگر ساری دنیا کا مال ایک شخص کو دیدیا جائے اور وہ سارا مال اللہ کی رضا کے کاموں میں خرچ کردے، تو یہ آدھے دن اللہ کے راستے میں نکلنے کے برابر کبھی نہیں ہوسکتا۔ نصرت اصل دعوت الی اللہ ہے اور دعوت خود جا کر پہنچانے کا نام ہے۔

کیا صحابہ کے خیر کے کاموں میں مالی تعاون کو اسلام کی مدد نہیں کہیں گے؟۔

حدیث میں جہاد کے بارے میں یہاں تک موجود ہے: من جهز غازيا، فقد غزا، جس نے کسی مجاہد کا مالی تعاون کیا، وہ ایسا ہے جیسے اس نے خود جہاد کیا، حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت عبدالرحمن بن عوف وغیرہ رضی اللہ عنہم کے مالی تعاون کے واقعات سیرت کی کتابوں میں بھرے ہوئے ہیں، انھوں نے غزوات کے موقع پر کس طرح اپنا مالی تعاون پیش کیا، یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ خوش ہوکر فرمانے لگے کہ عثمان اب کچھ بھی کریں، ان کے لئے مضر نہیں، کیا دنیا کا کوئی ادنی علم رکھنے والا یہ کہہ سکتا ہے کہ نعوذ باللہ، یہ اسلام کی مدد نہیں ہے؟ کیا دنیا میں پریشان حال مسلمانوں کی مالی امدادیں کی جارہی ہیں، ان کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ وہ اسلام کی نصرت نہیں ہے؟ اسلام اور مسلمانوں کی نصرت کے درمیان یہ فرق بے بنیاد اور نصوص کے خلاف ہے۔ اس طرح کے دعوے اور اس طرح کے ربط و یابس صاف طور پر یہ ثابت کرتی ہیں کہ انسان علم صحیح سے محروم ہے اور جس طرح کے زعم میں مبتلاء رہے وہ زعم انسان کو راہ حق سے دور کردیتا ہے۔ اللہ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔

بیان

بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

مشورہ چھوڑ کر چلے جانا یہ میدان کو چھوڑ کر بھاگنے سے زیادہ سخت ہے، میدان سے آدمی بھاگتا ہے جان بچانے کے لئے اور مشورے سے آدمی بھاگتا ہے ذمہ داری سے جان چھڑانے کے لئے، شجاعت ایک طبعی چیز ہے، میرے نزدیک مشورہ چھوڑ کر چلے جانا تو لی یوم الزحف سے زیادہ سخت ہے۔

جہاد کے موقع پر میدان جنگ سے بھاگنا گناہ کبیرہ ہے، احادیث میں اس پر سخت وعید آئی ہے، مولانا فرمارہے ہیں کہ مشورہ چھوڑ کر چلے جانا اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔ حیرت اور تعجب ہے اس فرضی اجتہاد پر، عوام کو اس طرح کی فرضی وعیدیں سنانے کا کیا مقصد ہے؟ ایسی بے بنیاد وعیدوں کے ذریعے عوام کا جو ذہن بنے گا، بس اللہ تعالیٰ ہی حفاظت فرمائے۔ اس طرح کی باتوں کی گرفت ہونی چاہئے اور علماء کو چاہئے کہ وہ اس طرح کی گمراہ کن باتوں کو ہلکے میں نہ لیں۔ یہ باتیں کسی بھی مسلمان کو گم کردہ راہ کرنے کے لئے کافی ہیں۔

بیان

بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

''اللہ پر ایمان لانے والوں کا ایک سب سے بڑا اجتماعی عمل نماز

ہے، دوسرا سب سے بڑا عمل مشورہ ہے، قرآن میں نماز اور مشورے کو ایک ساتھ نقل کیا ہے سمجھانے کے لئے، دعوت کے عمل کے لئے مشورہ ہے، چند چیزیں سمجھانے کے لئے: مشورہ نماز کی طرح اجتماعی عمل ہے، جیسے ساری چیزوں چھوڑ کر نماز کے لئے اس کی ادائے گی کی جگہ مسجد میں آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے آنا نماز کی طرح اہم اور ضروری ہے۔ جس طرح الگ نماز نہیں، الگ مشورہ نہیں، جیسے ایک مسجد میں ایک نماز (ہے) دو نماز نہیں ہو سکتی، ایک ہی نماز میں شرکت کرنا ہی نماز کی اہمیت ہے، یہی سنت مؤکدہ ہے، اسی طرح اپنے مشورہ کو سیرت پر اور سنت پر لاؤ۔''

مشورہ ایک استحبابی عمل ہے، اس کی اہمیت اپنی جگہ مسلم ہے، لیکن قرآن کریم میں ایک جگہ نماز کے ساتھ مشورہ کا ذکر ہونے کی وجہ سے نماز کے تمام احکامات وآداب کو مشورہ کے ساتھ جوڑنا اور یہ کہنا کہ جس طرح نماز کے لئے مسجد آنا ضروری ہے، اسی طرح مشورہ کے لئے مسجد میں آنا ضروری ہے، اور جس طرح مسجد میں دو جماعتیں نہیں ہوسکتیں اسی طرح مسجد میں دو مشورے نہیں ہو سکتے، کتنی بڑی نادانی ہے، قرآن کریم میں تو نماز کے ساتھ زکات کا ذکر سیکڑوں جگہ کیا گیا ہے، لیکن کیا مفسرین نے نماز کے آداب واحکامات کو زکات کے لئے بھی بیان کیا ہے، یہ سب تفسیر بالرائے ہے، مفسرین کی تفسیر میں ایسا کچھ نہیں ملتا۔ آخر مشورہ سے متعلق ان نکتوں کو بیان کرنے میں قرآن کریم کی آیت سے استدلال کی کیا ضرورت ہے؟ ہم مستند تفسیر کے پابند ہیں اپنی طرف سے نکتے پیدا کرنا سخت ترین لغزش ہے، جس کی کوئی حد اور انتہا نہیں۔ یہ تمام بیانات گمراہ کن ہیں، اور خبط کی بھی علامت ہیں یہ دعوت نہیں ہے، بلکہ یہ دین اسلام کے ساتھ عداوت کے مترادف ہے۔

باقی اپریل ۲۰۱۸ء کے طلسماتی دنیا میں پڑھیں۔

☆ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ستر ہزار درہم صدقہ کیا اور آپ کا کرتہ پیوند دار تھا۔ ☆ حضرت مسلم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جب درہم ودینار پر مہر لگائی جاتی ہے تو شیطان اس کو بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے جو تجھ سے محبت کرے وہ میرا سچا غلام ہے۔ ☆ یحیٰ بن معاذ رحمہ اللہ فرماتے ہیں درہم ودینار بچھو وسانپ ہیں، جو ان کا منترا چھی طرح نہ پڑھے گا اس کو ان کا زہر ہلاک کر ڈالے گا، لوگوں نے پوچھا، اس کا منتر کیا ہے؟ فرمایا ان کو حلال طریقہ سے حاصل کرے اور برمحل خرچ کرے۔ ☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ درہم کو ہاتھ میں لیتے اور فرماتے، افسوس تو میرے پاس سے گئے بغیر مجھ کو نفع نہیں دے سکتا۔ ☆ جو فقیر اپنے پر تکبر کرتا ہے، وہ تکبر میں دولت مند سے بھی بڑھ جاتا ہے۔

https://www.facebook.com/groups/freeamliyatbooks/ محمد اجمل انصاری
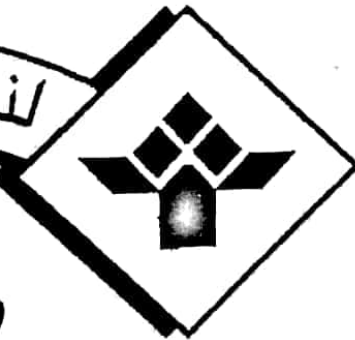
ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

نام: محمد مسعود علی

نام والدین: عابدہ تبسم، محمد صادق علی

تاریخ پیدائش: ۲؍مارچ ۱۹۵۸ء

نام شریک حیات: سلیمہ بیگم

قابلیت: میٹرک پاس

آپ کا نام ۱۲حروف پر مشتمل ہے، ان میں ایک حرف نقطے والا ہے باقی ۱۱حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۶حروف خاکی، ۳حروف آتشی، ۲حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار تعداد و اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴ مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۳۸۲ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے اور اس عدد کا حامل باتیں بنانے میں ماہر ہوتا ہے، یہ اتنی خوش کن اور پیچ در پیچ باتیں کرتا ہے کہ اس کے بارے میں ایک دو ملاقاتوں کے بعد کوئی حتمی رائے قائم نہیں کی جا سکتی البتہ اس کی شخصیت پرکشش ہوتی ہے، تندرستی بھی اچھی ہوتی ہے، اس کے ساتھ یار دوستوں کا جو وقت گزرتا ہے وہ پرلطف ہوتا ہے اور اس کی صحبتوں سے لوگ مطمئن اور شاداں رہتے ہیں اور ملنے والے کسی طرح کی بوریت محسوس نہیں کرتے، لیکن ۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا ایک خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھتا ہے اور ہر کسی پر تنقید کرنا اس کی ذات کا ایک حصہ ہوتا ہے، بحث و مباحثہ سے اس کو بہت دلچسپی ہوتی ہے اور ہر وقت کی بحث و مباحثہ کی بنا پر یہ کئی اچھے دوستوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

۴ عدد کا حامل دورانِ گفتگو اور دوران بحث ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں لیکن خوشنما باتوں سے انسانوں کے ذہن تو مطمئن ہو جاتے ہیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں ہو پاتے اس لئے بسا اوقات بحث و مباحثہ کی وجہ سے یا پھر اپنی بات کی اُپج کی وجہ سے کئی اچھے اور پرخلوص دوستی کرنے والے اس سے دور ہو جاتے ہیں، ہر وقت کی بحث اور ہر وقت کی مدلل گفتگو کی وجہ سے اس کے دوستوں کی تعداد کم اور دشمنوں کی تعداد زیادہ ہونے لگتی ہے اور جو لوگ اس کی قربت کے متمنی رہا کرتے تھے وہ اس سے بیزار ہو جاتے ہیں اور اس کو دیکھ کر راہ فرار اختیار کر لیتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا مزاج کسی کو ستانے یا دل دکھانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ سب لوگ اس کی سوچ وفکر کے قائل ہو جائیں اور اس کے طرز عمل کو اپنا لیں لیکن اس کی باتوں کی وجہ سے لوگ کافی حد تک مطمئن ہونے کے باوجود بھی اس کے طرز فکر کو اور طرز عمل کو اہمیت نہیں دیتے جو اس شخص کے لئے تکلیف دہ بنتا ہے۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خامی یا خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مروجہ خواتین اور برسر اقتدار پارٹی کے خلاف بھی اپنی دبی زبان چلانے سے باز نہیں آتا اور ایسا کر کے اس کے حصہ میں صرف نقصان آتا ہے، نقصان نہ بھی ہو لیکن اسے ایسا کرنے سے کوئی منفعت حاصل نہیں ہوتی لیکن یہ ایک سچ ہے کہ مخالفتیں اور تنقیدیں جو ۴ عدد کے حامل کی زبان پر آتی ہیں وہ مبنی بر خلوص ہوتی ہیں، ان میں نیک نیتی ہوتی ہے کہ کسی لالچ اور کسی غرض کی وجہ سے وہ لوگوں کی مخالفت یا لوگوں پر تنقید نہیں کرتا لیکن ساری دنیا یہ بات جانتی ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے اور سچ بولنے والوں کے حصہ میں کم سے کم اس دنیا کی حد تک محرومی کے سوا کچھ بھی ہاتھ نہیں آتا اور سلامیاں جھوٹ بولنے والوں ہی کو ملتی ہیں۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل بنیں یا جج بنیں یا پروفیسر بنیں تو پھر یہ زبردست مقبولیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں اور ہر موقع پر سرخرو رہتے ہیں۔ ۴ عدد والے لوگ بے جا رسومات کے زبردست

مخالف ہوتے ہیں، جو دقیانوسیت کے بھی قائل نہیں ہوتے اور یہ مال ودولت میں بھی کوئی دلچسپی نہیں رکھتے، ان کا رجحان ہمیشہ حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور یہ لوگ چڑھتے سورج کی پوجا کرنے کے ہرگز ہرگز قائل نہیں ہوتے۔ ۴ عدد کا شخص اگرچہ صبر وتحمل کا پہاڑ ہوتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی اور زہر کو تریاق کہنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے، یہ سفید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم مانتے ہیں اور ان سے دور بھاگتے ہیں۔

۴ عدد کا شخص خوش گفتار ہوتا ہے اور اپنی خوش گفتاری سے لوگوں کے دل جیتنے میں کامیاب رہتا ہے۔ ۴ عدد کے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا، یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتا اور آنکھیں بند کرکے کسی پر بھروسہ نہیں کرتا۔ ۴ عدد کے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے، یہ کسی سے بغض وحسد نہیں رکھتے اور کبھی کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے، یہ جس مجلس میں کسی سے بحث کرتے ہیں اسی مجلس میں اس بحث کو ختم کردیتے ہیں، یہ پیٹھ پیچھے کسی کی غیبت کرنے کے عادی نہیں ہوتے لیکن دنیا والوں کا عمومی مزاج یہ ہوتا ہے کہ وہ سامنے ہاں میں ہاں ملاتے ہیں اور پیٹھ پیچھے صرف برا کہتے ہیں۔ ۴ عدد والا شخص جس پر بھی تنقید کرتا ہے اس کے سامنے کرتا ہے اور اس کی تمام بحثیں منہ درمنہ ہوتی ہیں اس لئے لوگ اس سے خفا ہوجاتے ہیں اور اس سے بھی دور بھاگتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد ۴ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دور اندیش ہیں، صلح کو پسند کرتے ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، آپ میں بحث ومباحثہ کا مزاج تو ہے ہی لیکن آپ میں ایک خامی یہ بھی ہے کہ آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی کی وجہ سے آپ کئی خوشیوں سے محروم رہ جاتے ہیں، کیوں کہ انتہا پسندی کا نقصان اکثر انسانوں کو خود ہی اٹھانا پڑتا ہے، آپ شاہ خرچ بھی ہیں اور شاہ خرچی کی وجہ سے آپ اکثر تنگ دست بھی ہوجاتے ہوں گے اور مقروض بھی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں۔ ان تاریخوں میں آپ اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک، ۲ اور ۸ عدد والے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی۔ ۲، ۷، اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے۔ ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ کوئی قابل ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے حق میں اچھے برے ثابت ہوں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان عددوں کی چیزوں سے اگر آپ حتی الامکان دور رہیں تو بہتر ہے۔ آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور آپ کو کسی دلدل میں بھی پہنچا سکتا ہے، اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے۔ اس عدد کی خوبی یہ ہے کہ اگر اس کا حامل لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرے اور ان کے مسائل حل کرنے کی کوشش کرے تو یہ عدد اپنے حامل کی زبردست مدد کرتا ہے اور اپنے حامل کو آخری عروج تک پہنچا دیتا ہے اگر آپ اس عدد کا بھرپور تعاون چاہتے ہیں تو اللہ کے بندوں کی خدمت اور مدد شروع کردیں تاکہ اس عدد کے تعاون سے آپ پوری طرح بہرہ ور ہوسکیں۔

آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ۱۹ بن کر ۱۰ اور آپ کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک ہے اور ایک آپ کا لکی عدد ہے، اس لئے امید کی جاتی ہے کہ آپ کی زندگی خوش حالیوں سے وابستہ رہے گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۱۳، ۱۴، اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

یہاں قابل غور بات یہ ہے کہ ۱۳ تاریخ آپ کی مبارک تاریخ ہے اور غیر مبارک بھی، نام کے مفرد عدد کے حساب سے یہ تاریخ مبارک ہے اور تاریخ پیدائش کے اعتبار سے یہی تاریخ آپ کے لئے غیر مبارک ہے، بہتر یہ ہوگا کہ آپ ۱۳ تاریخ میں کوئی اہم کام کی شروعات نہ کریں، اہم کاموں کے لئے ۴، ۲۲ اور ۳۱ تاریخ ہی کو اہمیت دیں۔

آپ کی بیوی کے نام کا مفرد عدد ایک ہے، ایک عدد کی خواتین خوددار، غیرت مند لیکن اپنی ضد کی پکی ہوتی ہیں، چونکہ آپ کا لکی عدد ایک اور ایک عدد کی چیزیں اور شخصیات آپ کو بطور خاص راس آتی ہیں اس لئے آپ کی بیوی کے ساتھ آپ کی زندگی سکون وراحت کے ساتھ

گزرے گی، بشرطیکہ آپ نے ان کے مزاج کی کیفیات کو مدنظر رکھا، ورنہ بار بار کے اختلاف کا بھی اندیشہ ہے۔

آپ کا برج حوت اور ستارہ مشتری ہے۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اتوار، پیر اور منگل کو بھی آپ اہمیت دے سکتے ہیں کیوں کہ یہ دن بھی آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے۔ عطارد و زہرہ آپ کے دشمن ستارے ہیں ان کی حکومت بدھ اور جمعہ کو ہوتی ہے، اس لئے بدھ اور جمعہ کو اپنے اہم کام کرنے سے پرہیز کریں۔ زحل یعنی ہفتہ آپ کے لئے مساوی ہے، نہ برا نہ اچھا۔

پکھراج، نیلم اور پنا آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آسکتا ہے، کوئی سا بھی پتھر ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر دائیں ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں اور یقین رکھیں کہ باذن اللہ اس میں تاثیر پیدا ہوگی اور انشاء اللہ آپ کی زندگی میں خوشیاں آئیں گی۔

جنوری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں، عمر کے کسی بھی حصہ میں آپ کو پیروں کی انگلیوں، آنکھوں کی بیماریوں، پھیپھڑوں کی تکالیف، جگر اور آنتوں کی تکالیف اور اعصابی تناؤ کی شکایت ہوسکتی ہے، اگر ان بیماریوں میں سے کوئی بھی بیماری مذکورہ مہینوں میں شروع ہو تو ان کے علاج سے غفلت نہ برتیں، آپ کے لئے ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ مفید ثابت ہوں گی اور تیز مصالحے اور کھٹی چیزیں آپ کے لئے مضر ثابت ہوں گی۔

آپ کے نام میں ۱۱ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۲۷۲ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ٦٦ بھی شامل کرلئے جائیں گے تو ان کی مجموعی تعداد ۴۳۸ ہو جاتی ہے، ان اعداد کا نقش مربع آپ کو بہر صورت فائدہ پہنچائے گا۔ نقش مربع اس طرح بنے گا۔

٧٨٦

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۲
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰٦	۱۰۵	۱۱٦

آپ کے مبارک حروف د اور ج ہیں، ان حرفوں سے شروع ہونے والی چیزیں اور مقامات آپ کو خوب راس آئیں گے، مثلاً دہلی، دہرہ دون، دھنباد وغیرہ اور جیسے جامن، جاگیر، جدّہ وغیرہ۔

آپ کے مبارک رنگ نیلا، سبز اور سفید ہیں، ان رنگوں کو ہمیشہ اہمیت دیں، گھر میں پردے ان ہی رنگوں کے رکھیں اور لباس وغیرہ میں بھی ان رنگوں کو فوقیت دیں، انشاء اللہ آپ سکون اور راحت محسوس کریں گے۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادّہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور طناطنی سے دور رہنا پسند کرتے ہیں اور اگر چار لوگوں کے درمیان نفرت چل رہی ہو تو آپ انہیں سمجھانے کی اور انہیں ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش ضرور کرتے ہیں، صلح صفائی آپ کا فطری جذبہ ہے، آپ مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو اچھا اور مفید مشورہ دیتے ہیں، یہ الگ بات ہے کہ لوگ آپ کے مشوروں کو اہمیت نہ دیتے ہوں۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: صبر وتحمل، صبر وضبط، اعتماد، احتیاط، ایجادات، حق پرستی، صلح جوئی، بہتر سوچ اور کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: جذباتیت، انتہا پسندی، جلد غصہ میں آجانا، ہٹ دھرمی اور بحث ومباحثہ وغیرہ۔ اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے اپنی خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور اپنی خامیوں سے چھٹکارا حاصل کرنے کی جدوجہد کریں جو آپ کی شخصیت کو مجروح کرتی ہیں اور جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، اگر آپ اس کا اہتمام کریں تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور لوگ آپ کے گرویدہ ہو جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

٣		٩
٢	٥	٨
١		

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں، آپ گفتگو کرنے کے ماہر ہیں، لیکن کتنا اچھا ہوا گر آپ

دوران گفتگو اس بات کو ملحوظ رکھیں کہ آپ کی کسی بات سے کسی کی دل شکنی نہ ہو۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قوت ادراک سے کوئی خاص فائدہ نہیں اٹھاپاتے۔

۳ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کی اختراعی قوتیں بہت بڑھی ہوئی ہیں اور بوقت ضرورت آپ اپنے دوستوں کی علمی مدد بھی کرتے ہیں، دراصل ۳ کے عدد میں ایک ایسی قوت پوشیدہ ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور جو انسان کی باطنی طاقتوں کی غماز ہوتی ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ علمی کاموں میں کبھی کبھی لاپرواہی برت لیتے ہیں جب کہ آپ دوسرے معاملات میں کافی بیدار رہتے ہیں لیکن کبھی کبھی علمی کاموں سے لاپرواہی آپ کو کافی نقصان پہنچادیتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے عزائم پختہ ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا استحکام اور استقلال موجود ہے۔

۶ کی غیر موجودگی گھریلو ذمہ داریوں سے بیزاری کی طرف اشارہ کرتی ہے، اندازہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کبھی کبھی حالات سے سمجھوتہ کرنے کے بجائے حالات سے راہِ فرار اختیار کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو ایک طرح کی پست ہمتی کی علامت ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ خود پر انحصار کرنے سے کتراتے ہیں، آپ کو تنہائی سے بھی وحشت ہوتی ہے، آپ کسی بھی وقت کسی بھی وہم میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ گندگی اور غلاظت کو پسند نہیں کرتے، آپ کو کوڑے کباڑ سے وحشت ہوتی ہے، آپ صفائی ستھرائی کو اہمیت دیتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی صاف ستھرے نظر آئیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کی فطرت کے استحکام اور آپ کے خیالات کی پختگی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں۔ پہلی لائن مکمل ہے جو اس بات کی غمازی کرتی ہے کہ آپ بہتر انداز میں سوچ سکتے ہیں، آپ کاروباری سوجھ بوجھ رکھتے ہیں، آپ دوسروں کے ساتھ گھل مل کر کام کرنے کا مزاج رکھتے ہیں، آپ کے ظاہر و باطن میں ایک طرح کی کشش موجود ہے جو دیکھنے والوں کو اپنا گرویدہ بنالیتی ہے، دوسری اور تیسری لائن ادھوری ہے جو اس بات کی علامت ہے، آپ جو بھی خواہش رکھتے ہیں اور جو بھی خواب دیکھتے ہیں آپ ان ہی روشنی میں قدم اٹھاتے ہیں، دوسروں کے جذبات و احساسات کی پرواہ نہیں کرتے، آپ کو ہر حال میں اور ہر صورت میں صرف اپنے مقصد سے غرض ہوتی ہے اور یہ ادا بڑے پن کی علامت نہیں ہے، اس سے گریز کرنا بہتر ہے، آپ کی زندگی میں ہمیشہ ایک ہلچل موجود رہے گی، جسے کہتے ہیں سکون اس سے آپ خدانہ کرے، ہمیشہ محروم ہی رہیں گے۔

☆☆☆

از قلم: محمد کامران خاں

علم الاعداد کی روشنی میں سال ۲۰۱۸

آپ کا ذاتی عدد کیا ہے؟

ذاتی عدد معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

اول: تاریخ پیدائش کو آپس میں جمع کر کے مفرد عدد حاصل کریں: مثلاً ۵راپریل ۲۰۰۹ء

۵+اپریل+۰۹+۲۰

۵+۴+۲۰۰۹=۲۰=۲

۲ مفرد عدد برآمد ہوا

دوم: اپنے نام کا عدد معلوم کریں۔ نام کا عدد حاصل کرنے کے لئے ''عددی جدول'' کی مدد لیں۔

مثلاً ہما: ھ۔م۔ا

۵+۴+۱=۱۰=۱+۰=۱

عددی جدول

۱	ا، ی، ق، غ	۲	ب، ک، ر
۳	ج، چ، ل، ش،	۴	د، ڈ، م، ت، ٹ
۵	ھ، ن، ث	٦	و، س، خ
۷	ز، ژ، ع، ذ	۸	ح، ف، ض
۹	ط، ص، ظ		

عدد (۱)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے مزاج میں سستی کے اثرات نمایاں طور پر ظاہر ہوں گے۔ رات کو دیر سے نیند آیا کرے گی اور صبح دیر سے اٹھا کریں گے۔ ایسے افراد جو نوکری پیشہ ہیں انہیں خاص طور پر طبیعت کی اس بے چینی پر قابو پانا ہوگا۔ صبح جلدی اٹھنا ہوگا دوسری صورت میں خدانخواستہ نوکری سے ہاتھ دھونے پڑ سکتے ہیں کاروباری افراد اپنے کام پر توجہ نہ دے سکیں گے۔ البتہ مزاج میں جہاں سستی پیدا ہوگی وہاں دماغی صلاحتیں بڑھیں گی۔ دماغ میں کام کے حوالے سے نئی نئی اسکیمیں پیدا ہوں گی اور ایسے ایسے عمدہ خیالات ذہن میں آئیں گے کہ آپ خود بھی حیران ہوں گے۔ کوشش کریں کہ وہ عمدہ خیالات ضائع نہ ہونے پائیں۔ ان خیالات کو کاپی پر اتار لیں کبھی نہ کبھی یہ ضرورت کام آئیں گے۔ ایسے افراد جو ابھی ابھی یعنی اسی سال کسی دوسرے شہر سے آئے ہیں انہیں واپسی سفر کرنے میں محتاط رہنا ہوگا کہ وہ اپنا سامان گاڑی میں بھول سکتے ہیں یا خدانخواستہ ان کا کوئی نہ کوئی بیگ چوری ہو سکتا ہے۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج اپنے مزاج میں بے چینی محسوس کریں گی بات بات پر چڑچڑی ہو جایا کریں گی۔ طبیعت چاہے گی کہ بس سارا وقت آرام کیا جائے۔ اچھی باتیں کرنا اور سننا اچھا لگے گا۔ ایسی کتابیں اچھی لگیں گی جن کا تعلق شاعری اور تاریخ سے ہوگا۔ زیادہ توجہ والدہ کے رشتہ داروں کی طرف رہے گی۔ ممکن ہے کہ کچھ دنوں کے لئے بڑی خالہ یا بڑے ماموں کی طرف چلی جائیں۔ شادی شدہ خواتین کی زیادہ توجہ روپیہ پیسہ کمانے کی طرف ہوگی۔ بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ ان کے پاس روپے آئیں گے۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہوئے ٦ سال گذر چکے ہیں ان کو برتن دھوتے وقت محتاط رہنا ہوگا خاص طور پر شیشے کے برتن کیونکہ برتن دھوتے ہوئے شیشہ کانچ کا ٹکڑا ہاتھ پر لگ سکتا ہے۔ خواتین گھر کے ایسے کام جن میں ہتھوڑی استعمال ہوتی ہو خود نہ کریں۔ ہاتھ پیر خاص طور پر انگوٹھے پر چوٹ لگ سکتی ہے۔

عدد (۲)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔

حلقہ احباب وسیع ہوگا اور لوگوں سے اچھے تعلقات قائم ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ذاتی کاروبار ہے ان کا کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے وہ اس میں خاص طور پر ترقی کریں گے۔ روپیہ آئے گا اور کچھ نئی میڈیسن بھی اسٹور میں آئیں گی بیروزگار افراد کا نور کری کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ اور نوکری جہاں ملے گی وہاں کا باس قابل اور ذہین ہوگا ایسے افراد جو خاندان میں سب سے بڑے ہیں اور وہ ذاتی کاروبار کرتے ہیں انہیں کاروبار میں شراکت داری کی آفر آئے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۹، ۲۳، ۴۰ سال ہے اور وہ ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں تو ان کی اس ماہ میں منگنی ہوسکتی ہے۔ اچانک نکاح بھی ہوسکتا ہے۔ رشتہ خاندان سے باہر ہونا زیادہ متوقع ہے۔ ایسے افراد جو اکثر بیمار رہتے ہیں وہ صحت مند ہوں گے۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ لوگوں کے رویے پر دیں گی۔ اور ان کی قوت مشاہدہ میں اضافہ ہوگا۔ انہیں آسانی سے پتہ چل جایا کرے گا کہ سامنے والا شخص کیا کہہ رہا ہے اور در حقیقت کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ ایسے افراد جن کا نام۔ د۔ سے شروع ہوتا ہے ان کے ساتھ خواتین کا جھگڑا متوقع ہے۔ خواتین اس ماہ کوشش کریں گی کہ وہ ذاتی روپے کو سنبھال کر رکھیں اور انہیں زیادہ خرچہ نہ کرنا پڑے۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے بڑی ہیں انہیں کبھی کبھار سر درد کی شکایت ہوگی۔ دماغی تھکن بھی محسوس ہوگی۔ والدہ کے ساتھ گھریلو معاملات کے حوالہ سے قدرے تلخ کلامی کی نوبت آئیگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں ان کی شادی شدہ زندگی اتار چڑاؤ کا شکار ہوگی۔ ایسی خواتین جو خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں اور ابھی تک غیر شادی شدہ ہیں ان کی شادی کی بات اس سال میں واضح طور پر چلنے کی علامات ملتی ہیں۔ ایسی خواتین جو خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں۔ ان میں روحانیت پروان چڑھے گی ان کا زیادہ تر وقت اللہ کی یاد میں گزرے گا۔

عدد (۳)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ خاندانی معاملات پر رہے گی۔ پرانے خاندانی مسائل اس ماہ میں حل ہو جائیں گے۔ اور بہت ممکن ہے کہ آپ اپنے گھر میں عزیز رشتے داروں کی دعوت کریں۔ اس ماہ میں آپ یہ بھی چاہیں گے کہ آپ کو زیادہ محنت نہ کرنی پڑے اور اچانک کہیں نہ کہیں سے روپے آجائیں۔ اس دوران ایسے افراد جو لاٹری کے شوقین ہیں وہ زیادہ وقت نمبروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے میں صرف کریں گے کہ کونسا نمبر قرعہ اندازی میں لگے گا۔ مزاج میں قدرے تیزی کے عناصر پیدا ہوں گے۔ لوگوں کے ساتھ رویہ قدرے سخت ہوگا کسی پرانے دوست کے ساتھ معمولی باتوں پر تلخ کلامی ہوسکتی ہے۔ ایسے افراد جن کی عمر ۱۸، ۲۳، ۲۷، ۳۲ رہے انہیں سفر کرنے کا موقع ملے گا۔ نئی سواری کا حصول بھی ممکن ہے۔ پرانے دوستوں سے ملاقات ہوگی غیر شادی شدہ افراد کی شادی کی خبر ملے گی۔ ایسے افراد جن کی عمر ۲۲، ۲۵، ۳۱ سال ہے انہیں دوران سفر محتاط رہنا ہوگا۔ ان کا بٹوہ گر سکتا ہے۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں خود اعتمادی کو محسوس کریں گی۔ ذاتی انا سر اٹھائے گی۔ لوگوں کی معمولی باتیں بھی ناگوار گزریں گی۔ زیادہ تر اپنے بارے میں قدرے خوش فہمی کا شکار ہو جائیں گی۔ جھوٹی تعریف سننا اچھا لگے گا اور جو شخص سچائی کی بات کرے گا وہ برا لگے گا۔ والدہ کے ساتھ روپوں کے معاملات پر جھگڑا ہوسکتا ہے۔ ایسی خواتین جن کا سب سے چھوٹا بھائی ہے اور وہ بھائی والدہ سے زیادہ قریب ہے اسے بالکل تنگ نہ کریں کیونکہ اس کی وجہ سے ماں بیٹی میں تلخ کلامی ہوگی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۲۲، ۲۶، ۳۱، ۴۰ سال ہے انہیں اپنے مزاج کی اس بدلتی کیفیت پر قابو پانا ہوگا۔ دوسری صورت میں دماغی ٹینشن بڑھے گی اور رات کو نیند بھی دیر سے آیا کرے گی۔ خواتین کو چاہئے کہ وہ اس ماہ میں پانی زیادہ استعمال کریں زیادہ پانی پینے سے نہ صرف صحت اچھی ہوگی بلکہ دماغ بھی پرسکون رہے گا۔ جن خواتین کے ہاں اولاد متوقع ہے ان کے ہاں انشاءاللہ بیٹا پیدا ہوگا۔

عدد (۴)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی طبیعت قدرے سستی کا شکار رہے گی۔ اور دل یہ چاہے گا کہ تمام کام خود بخود ہو جائیں۔ دماغ جنس مخالف کے بارے میں زیادہ سوچے گا اور اس سلسلے میں اخراجات

میں بھی اضافہ ہوگا۔ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی۔ دوست احباب کے ساتھ کسی دوسرے شہر میں جانے کا موقع بھی ملے گا اور دوست کی شادی میں خاص طور پر کچھ نئے لوگوں سے ملاقات ہوگی جو کہ مستقبل میں مضبوط دوستی میں بدل جائے گی۔ ایسے افراد جن کا تعلق خوراک اور مصالحہ جات جیسے کاروبار سے ہے وہ اس ماہ میں زیادہ کامیابی حاصل کریں گے۔ شیئرز کے کاموں میں فائدہ ملے گا۔ مگر عقل اور حاضر دماغی کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔ ایسے افراد جن کا میڈیکل اسٹور ہے ان کے پاس اس ماہ میں خواتین کا زیادہ رش رہے گا اور کام بھی چلے گا۔

خواتین کی اس سال میں بہت ساری خواہشیں خود بخود پوری ہوجائیں گی۔ انہیں کسی دوسرے شہر میں سفر کرنے کا موقع ملے گا اور سفر میں ان کی ملاقات کسی ناواقف شخص سے ہوگی جس کے ساتھ ممکن ہے کہ کوئی پرانا خاندانی تعلق نکل آئے۔ اکثر خواتین اس ماہ میں زیادہ وقت بیوٹی پارلر میں گزاریں گی اور ذاتی شخصیت کو نکھارنے پر توجہ دیں گی۔ ایسی خواتین جو اپنے خاندان میں سب سے چھوٹی ہیں ان کی توجہ البتہ اپنی والدہ کی طرف زیادہ ہوگی۔ والدہ کی طرف سے انہیں جیب خرچ بھی ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ کہیں بھی بازار سے میرے لئے ایک سوٹ خرید کر لاؤ اور ساتھ اپنا بھی لے آؤ۔ ایسی خواتین جن کے پاؤں میں تکلیف ہے انہیں خاص طور پر محتاط رہنا ہوگا۔ تکلیف بے احتیاطی کی وجہ سے بڑھ سکتی ہے۔ جن خواتین کو رات کو دیر سے سونے کی عادت ہے وہ اس ماہ میں جلدی سوجایا کریں گی۔

عدد (۵)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کے کام کی رفتار میں اضافہ ہوگا۔ آپ خود بھی اپنے کام پر توجہ دیں گے اور کوشش کریں گے کہ خوامخواہ وقت ضائع نہ ہو۔ دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات بہتر ہوں گے۔ دوستوں کا تعاون حاصل ہوگا۔ اور اکثر سرراہ پرانے دوست مل جایا کریں گے۔ کوئی پرانا دوست کام کاروباری شراکت داری کی آفر کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مشورہ یہی ہے کہ یہ شراکت داری زیادہ عرصہ کے لئے نہ کریں کیونکہ یہ زیادہ عرصہ چلتی نظر نہیں آتی۔ ایسے افراد جن کے بھائی ہیں ان کو اس میں اپنے بھائیوں سے فائدہ ملے گا۔ خاص طور پر بڑا بھائی فائدے مند ثابت ہوگا۔ ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں اس ماہ میں نوکری کا حصول ہوگا۔ اور تنخواہ بھی اچھی ہوگی۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں دوسرے نمبر پر ہیں یا پھر سب سے چھوٹے ہیں انہیں نوکری کے حوالے سے خاطر خواہ کامیابی ملے گی۔ اکثر افراد اس ماہ میں گھریلو امور پر بھی توجہ دیں گے ایسے افراد جو خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں اور غیر شادی شدہ ہیں ان کی منگنی ہوجائے گی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں تیزی محسوس کریں گی۔ طبیعت میں قدرے بے چینی محسوس ہوگی مگر جلد ہی پرسکون ہوجایا کریں گی۔ گھر کے ماحول میں دل لگے گا اور گھر میں مہمانوں کی آمد ورفت کا سلسلہ بھی چلے گا۔ بہت ممکن ہے کہ چھوٹی خالہ یا چھوٹے ماموں کچھ دنوں کے لئے گھر میں آکر ٹھہریں۔ مجموعی طور پر نئے لوگوں سے تعارف حاصل ہوگا اور یہ تعارف مستقل دوستی میں تبدیل ہوجائے گا۔ ایسی خواتین جو ایک عرصے سے بے اولاد ہیں انہیں اس سال میں اولاد کی خوشی ملے گی اور انشاء اللہ صحت مند بیٹا پیدا ہوگا۔ ایسی خواتین جن کی ذاتی سواری ہے وہ گاڑی احتیاط سے چلائیں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیونکہ کسی نہ کسی غلط حرکت کی وجہ سے ان کی گاڑی کا چالان ہوجائے گا۔ جلدی میں اشارہ بھی کاٹ سکتی ہیں۔

عدد (۶)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ پراپرٹی کے کاموں کی طرف رہے گی اور خاص طور پر ایسے افراد جو پراپرٹی سے متعلق کاموں سے منسلک ہیں انہیں اس ماہ میں فائدہ ملے گا۔ ایسے افراد جنہیں ذاتی کاروبار کرتے ہوئے ۴ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ ان کی کام کی جگہ یعنی آفس کی جگہ تبدیل ہوجائے گی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اپ نے کاروبار کی وسعت کے لئے کسی دوسری جگہ پر کمپنی کا ایک اور دفتر کھول لیں اور خود وہاں چلے جائیں۔ ایسے افراد جو اپنی پرانی گاڑی کو بیچ کر نئی گاڑی خریدنے کا پروگرام بنا رہے ہیں ان کے لئے یہ وقت مناسب ہے۔ نئی گاڑی یقیناً لیں گے اور بہت ممکن ہے کہ سفید رنگ کی گاڑی خریدیں۔ بے روزگار افراد اگر نوکری حاصل کرنے کے لئے اپنی جائے پیدائش کے قریب کوئی نوکری تلاش کریں تو انہیں حیرانی ہوگی جب انہیں نوکری مل جائے گی۔ ایسے افراد جن کو سردرد کی شکایت رہتی ہے

ان کی یہ تکلیف اس ماہ میں ختم ہو جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ گھریلو کام کاج پر دیں گی۔ گھر کے کاموں کو کر کے انہیں خوشی حاصل ہوگی۔ گھر کے جالے اتارے جائیں گے اور ممکن ہے کہ پورا گھر دوبارہ سے صاف کروایا جائے اور گھر میں نیا رنگ وروغن ہو جائے۔ ایسی خواتین جن کے بڑے بھائی خاندان سے الگ رہتے ہیں ان کو دیکھ کر خوشی ہوگی کہ ان کے بھائی اس ماہ میں زیادہ وقت ان کے ساتھ گزاریں گے۔ ایسے خاندانی معاملات جو کافی عرصے سے التواء میں چلے آرہے ہیں ان کو اس ماہ میں حل کر لیا جائے گا۔ اور اس سلسلے میں والدہ اہم رول ادا کریں گی۔ ایسی خواتین شیئرز اچھے داموں پر فروخت کر سکیں گی۔ بہت ساری خواتین کے بینک بیلنس میں اضافہ ہوگا اور تبدیلی آب وہوا کا موقع بھی ملے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی منگنی ہو جائے گی اور جس سے منگنی ہو گی وہ والدہ کے رشتہ داروں میں ہوگا۔

عدد (۷)

آپ کے مزاج میں ضد پیدا ہو جائے گی۔ دوسروں کی باتوں کو تنقیدی انداز سے لیں گے اور معمولی سی بات کو بھی ذاتی انا کا مسئلہ بنالیں گے۔ جس کی وجہ سے دوسروں کے ساتھ تلخ کلامی ہوگی۔ طبیعت سفر کی طرف سے بھی راغب ہوگی اور دوسرے شہروں میں جانے کا موقع ملے گا۔ ایسے افراد جن کی نئی نئی شادی ہوئی ہے وہ اپنی بیوی کی ساتھ سفر کریں گے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ والدہ بھی کسی جگہ ساتھ جانے کی ضد کریں۔ ایسی صورت میں انہیں پیار سے سمجھادیں سختی کی صورت میں معاملہ زیادہ خراب ہوگا۔

ایسے افراد جو ذاتی کاروبار شروع کر رہے ہیں انہیں چاہئے کہ وہ اپنے کاروبار کی بہتری کے حوالے سے کسی شخص کا مشورہ قبول نہ کریں بلکہ ذاتی عقل اور سمجھ بوجھ سے فیصلہ کریں انشاء اللہ آنے والے دنوں میں کامیابی ملے گی اور کاروبار ترقی کرے گا۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان کے بڑے ہیں انہیں اپنے چھوٹے بہن بھائیوں کا تعاون حاصل رہے گا مگر ساتھ ساتھ بہن بھائیوں کی وجہ سے اخراجات میں اضافہ ہوگا۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ روپے جوڑنے پر رکھیں گی مالی معاملات کے حوالے سے بہت زیادہ متحرک ہو جائیں گی اور چھوٹے چھوٹے اخراجات کے اوپر نظر رکھیں گی۔ ایسی خواتین جن کی عمر ۳۰۔۳۶ راور ۴۴ سال ہے انہیں مالی لحاظ سے فائدہ حاصل ہوگا اور روپے کی آمد کا سلسلہ چلے گا۔ ایسی خواتین جو ذاتی کار خریدنے کا ارادہ رکھتی ہیں ان کے لئے یہ وقت نہایت مناسب ہے۔ کار نہ صرف اچھی مل جائے گی بلکہ قدرے سستی بھی مل جائے گی۔ بہت ساری خواتین کی توجہ روحانیت کی طرف ہو جائے گی۔ سفر کرنے کا موقع ملے گا اور یہ بھی ممکن ہے کہ اچانک عمرہ ادا کرنے چلی جائیں۔ قضا نمازیں پڑھنے کا موقع ملے گا اور طبیعت خیرات کرنے کی طرف بھی رہے گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کے لئے مناسب وقت ہے مگر جلد بازی ٹھیک نہیں رہے گی۔

عدد (۸)

مجموعی طور پر اس سال میں آپ کی توجہ مالی معاملات کی بہتری کی طرف زیادہ رہے گی اور آپ کی کوشش ہوگی کہ بینک بیلنس بڑھایا جائے۔ اس سلسلے میں آپ کو کافی کامیابی بھی ملے گی۔ اس سلسلے میں ایسے افراد جن کا نام ا۔ل۔ع۔ن سے شروع ہوتا ہے وہ آپ کے لئے فائدہ مند ثابت ہوں گے۔ ایسے افراد جن کا ارادہ ہے کہ وہ کام کی بہتری کے لئے دوسرے شہروں کا رخ کریں وہ اس ماہ کی سعادت سے ضرور فائدہ اٹھائیں اور سفر کریں۔ انشاء اللہ سفر وسیلہ ظفر ثابت ہوگا۔ مگر کسی بھی کام میں جلد بازی کرنے سے گریز کرنا ہے۔ ایسے افراد جو رات کو تکیہ اونچا کر کے سونے کے عادی ہیں انہیں اپنی گردن کا خیال رکھنا ہوگا۔ خدانخواستہ گردن پر بل پڑ سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ رات کو سوتے وقت کوئی زیادہ اونچا تکیہ استعمال نہ ہو۔

ایسے افراد جو بے روزگار ہیں انہیں نوکری کے لئے کسی بزرگ کی سفارش تلاش کرنا ہوگی۔ نوکری مل جائے گی۔

خواتین اس سال میں زیادہ توجہ اپنے کزن کی طرف رکھیں گی۔ اور ممکن ہے کہ کسی کزن کے ساتھ گھریلو معاملات کی بہتری کے لئے کسی دوسرے شہر میں کسی عزیز کو ملنے کا موقع ملے۔ ایسی خواتین جن کی شادی ہوئے ۴ سال گزر چکے ہیں انہیں سفر کرنے کا زیادہ موقع ملے گا۔ ایسی خواتین جو تعلیمی سلسلے کو بہتر بنانے کے لئے کسی اچھے ادارے میں داخلہ لینے کا سوچ رہی ہیں انہیں اس سلسلے میں ضرور کوششیں کرنی

چاہئے انشاء اللہ داخلہ مل جائے گا۔ غیر شادی شدہ خواتین کی شادی کی بات چلے گی۔ اکثر خواتین کی شادی کی بات ان کے کزن کے ساتھ چلے گی ممکن ہے وہ خاندان میں سب سے چھوٹا ہو اور بینک میں نوکری کرتا ہو۔ بے اولاد خواتین جنہیں جوڑوں کے درد کا مسئلہ رہتا ہے انہیں درد سے افاقہ ملے گا۔ اور رات کو گہری نیند سو سکیں گی۔

عدد(۹)

اس سال مجموعی طور پر آپ کی توجہ بیرون ملک جانے کی طرف رہے گی ایسے افراد جو اکثر دوبئی جاتے رہتے ہیں وہ اس ماہ میں متعدد بار دوبئی کا سفر کریں گے اور اس کوشش میں کامیاب بھی ہو جائیں۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں چوتھے نمبر پر ہیں وہ اس سلسلے میں خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں ایسے افراد جن کی شادی ایک عرصے سے رکی ہوئی ہے ان کی شادی اس ماہ میں ہو جائے گی اور جس خاتون کے ساتھ شادی ہوگی اس کی تین بہنیں ضرور ہوگی۔ یہ بھی ممکن ہے کہ بڑی بہن فوت ہو چکی ہو۔ کاروباری افراد اس ماہ میں اپنے کاروبار میں بہتری دیکھیں گے۔ اور کاروبار کی بہتری کے لئے عمدہ معاملات پر عمل کریں گے۔ ایسے افراد جو اپنے خاندان میں تیسرے نمبر پر ہیں انہیں اخراجات پر نظر رکھنا ہوگی۔

خواتین اس سال میں اپنے مزاج میں سکون محسوس کریں گی۔ لوگوں کی طرف سے عزت اور احترم ملے گا۔ اور لوگ عمدہ بات کی تعریف بھی کریں گے۔ ایسی شادی شدہ خواتین جو ایک عرصے عمرہ کرنے کے لئے سعودیہ جانے کا پروگرام بنا رہی تھیں وہ اس ماہ میں اپنی اس خواہش کی تکمیل ہوتا دیکھیں گی۔ غیر شادی شدہ خواتین کے رشتہ کی بات ایسی جگہ پر چلے گی جس کا تعلق بیرون ملک سے ہوگا۔ بہت ممکن ہے کہ جس لڑکے سے شادی کی بات چلے اس کا بھائیوں میں تیسرا نمبر ہو۔ بہر حال یہ بات سچ ہے کہ رشتہ اچھی جگہ پر ہوگا۔ البتہ سسر یا تو فوت ہو چکا ہوگا یا وہ شدید ترین بیمار ہوگا۔ بیروزگار خواتین دوران سفر اپنے بیگ پر نظر رکھیں خدانخواستہ کوئی چھین سکتا ہے۔ یا بیگ وہ خود بھی رکھ کر کہیں بھول سکتی ہیں۔ روپے بھی چوری ہو سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۲

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1204	شیخ اعجاز الحق	(9-5-5/57-H) مسجد قبا، احمد نگر کالونی، گوڈوال، محبوب نگر، اے پی	T/1254/15
1205	محمد مجاہد	(9-10-68/A/138/A/C/1) ریشم باغ، گول کونڈہ، کاروان، حیدرآباد	T/1255/15
1206	قطب احمد ہاشمی	(4-10-44/A/35) جلال بابا نگر، بہادر پورہ، حیدرآباد	T/1256/15
1207	عبدالقدوس عمری	(H No. 144) بی ڈی او آفس کے پیچھے، باگے پلی، ضلع چکابلارپور، کرناٹک	T/1257/15
1208	شکیل احمد	(H No. 144) بی ڈی او آفس کے پیچھے، باگے پلی، ضلع چکابلارپور، کرناٹک	T/1258/15
1209	نور محمد خان	H No.64/8 تری پتور روڈ، گروگا پٹی، سنگاراپٹی، کرشناگری، تمل ناڈو	T/1259/15
1210	عبدالجبار نعمانی	ناظم مدرسہ عربیہ نورالقرآن، مسجد نور، بمن ہلی، بنگلورو، کرناٹک	T/1260/15
1211	محمد اسماعیل	کیر آف ظفر اللہ خاں اولڈ پولیس کوارٹرس، پواگڈہ، ضلع تمکور، کرناٹک	T/1261/15
1212	عبدالماجد	8-1-402/60 گلشن کالونی، ٹولی چوکی، حیدرآباد	T/1262/15
1213	تنویر احمد ڈار	لچھی پورہ ہندواڑہ، ضلع کپواڑہ، جموں وکشمیر	T/1263/15
1214	محمد مصطفیٰ	2853 تھرڈ کراس، فرسٹ اسٹیج مید گوڑ سرکل، راجندر نگر، میسور، کرناٹک	T/1264/15
1215	عابد علی	14/H/8، تھرڈ فلور، بی بی بیگم لین، کولکاتا، ویسٹ بنگال	T/1265/15
1216	عبدالواحد	(5-993/218-A) مکہ کالونی، تاج فنکشن ہال کے پیچھے، رنگ روڈ، گلبرگہ، کرناٹک	T/1266/15
1217	محمد واجد علی	(17-2-1195/A/41) واحد کالونی، یاقوت پورہ، حیدرآباد	T/1267/15
1218	سائرہ بانو	(9-4-4-27/2/7/1) این ایس ایف کالونی، ضیا حکیم پیٹ ٹولی چوکی، حیدرآباد	T/1268/15
1219	دانش منظور	حافظ باغ، گرین کالونی، مسجد مزمل، سرینگر جموں وکشمیر	T/1269/15
1220	سید حبیب اللہ	H No218 بارہواں کراس، ایچ بی آر لے آؤٹ، ناگواڑہ، بنگلورو، کرناٹک	T/1270/15
1221	محمد جاوید	گاؤں سوجرۃ، ضلع مظفر نگر، یوپی	T/1271/16
1222	محمد اقبال	مورے، امپھال، منی پور	T/1272/16
1223	انوار احمد	کری لوکی پورم، بلند شہر روڈ، ہاپوڑ، یوپی	T/1273/16
1224	عبدالمصور	جامع مسجد، گاؤں ڈبور، ضلع چکابلاپور، کرناٹک	T/1274/16
1225	عبداللہ	کھار گاؤں، ایم پی	T/1275/16
1226	محمد عمران	H No. H54، گاؤں بھیسانی، اسلام پور، تھانہ بھون، ضلع شاملی، یوپی	T/1276/16

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1227	شاہنواز کھانڈے	دادسرا مسجد فیصل، باتی پورہ، ضلع پلوامہ، سری نگر، جموں وکشمیر	T/1277/16
1228	ایاز احمد	234، پچودی ریتت، تحصیل کھنڈوا، ایم پی	T/1278/16
1229	محمد سلیم خاں	10-83 رام نگر، تھیگل پہاڑ، منچریال، عادل آباد، اے پی	T/1279/16
1230	شیخ محبوب	(14-20-156/1/158) رادھا کرشنا سوسائٹی، بورابندہ نیا اللہ پور، حیدرآباد	T/1280/16
1231	آصف نعیم	6-2-148، شاہ اسماعیل قاری مسجد، سیدن گلی، ناگریشوری، ناندیڑ، مہاراشٹر	T/1281/16
1232	محمد عبدالرحمٰن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلایا، بومن ہلی، بنگلور	T/1282/16
1233	محمد عزیز الرحمٰن شریف	گارڈ منزل، نمبر 31، فرسٹ فلور، ساتواں کراس، بلال مسجد، منگم پلایا، بومن ہلی، بنگلور	T/1283/16
1234	نکہت انجم	فلیٹ نمبر 41، بلاک نمبر 2، .S.M.R پولیس اپارٹمنٹ، میاں پور، حیدرآباد	T/1284/16
1235	سید مصطفیٰ علی	(3-1-400) ایس بی ایچ کالونی، سرور نگر، ایل بی نگر، حیدرآباد	T/1285/16
1236	ڈاکٹر محمد عبدالمجیب	(18-8-245/B37,38) معین باغ، زہرہ اسکول کے پاس، عیدی بازار، ریاست نگر، حیدرآباد	T/1286/16
1237	پروین بانو	(5/517) محلہ ہرن ملوان، سہانپور، یوپی	T/1287/16
1238	شیخ خواجہ معین الدین	H No. 25-20 وڈلا پیٹا، اتماکر، ضلع کرنول، اے پی	T/1288/16
1239	شمس الحق قاسمی	4-119، گاؤں گدم، پوسٹ پڈور، ضلع عادل آباد، اے پی	T/1289/16
1240	محمد ارشاد	گاؤں منجھاری، پوسٹ لال پور، تحصیل فتح پور، ضلع بارہ بنکی، یوپی	T/1290/16
1241	ذاکر حسین	52-B موہن سبھاس ناکہ، کونڈانگر، اکل کوٹ روڈ، سولاپور، مہاراشٹر	T/1291/16
1242	محمد مجتبیٰ خان	B-305، جی ٹی بی نگر، کریلی نزد سولا بازار، الہ آباد، یوپی	T/1292/16
1243	محمد قاسم	گاؤں اُجھاڑی، ضلع امروہہ، یوپی	T/1293/16

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور -/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

محسن ملّت حضرت مولانا حسن الہاشمی مدظلہ العالی کے اجازت یافتہ شاگرد

روحانی علاج کے ضرورت مند لوگ ان سے رجوع کر سکتے ہیں

نمبر شمار	شہر	اسم گرامی	موبائل نمبر
1	مدراس	مولانا فیصل الغنی امام وخطیب مسجد مانا مونا	09840026184
2	میسور	مولانا عمیر مدنی، سرپرست مدرسۃ المنسواں	09845485263
3	حیدرآباد	مولانا قاضی محمد سیف الدین بایزید یوسف یونانی فارمیسی	040-23564217
4	جے پور	الحاج سید مختار الرحمٰن راہی نعل بندان	09414043103
5	جودھپور	غفران الٰہی، میرتی گیٹ	09351360478
6	جودھپور	رجب علی، نزد مسجد لکھاران	09314680068
7	ممبئی	باباضیاء الدین	09323061058
8	ممبئی	ڈاکٹر انور حسین خطیب	022-25740462
9	لدھیانہ	حاجی محمد یونس	09463031310
10	دہرہ دون	عرفان الرب، نزد روڈ ویز اسٹینڈ	09897225740
11	میرج سانگلی	مولانا رفیع الدین	09503397446
12	بنگلور	فیض احمد	09845531472
13	بنگلور	سید کلیم اللہ	09441782671
14	بنگلور	حفظ الرحمٰن (بھارتی نگر)	09342949078
15	محبوب نگر	ایم عبدالوحید	09703022457
16	بھوپال	مفتی عبدالرحیم قاسمی، نور محل روڈ	09425688620
17	گلبرگہ	محمد رفیق احمد	09449325570
18	مظفر نگر	قاری محمد اسلم	09997914261
19	ویل وشارم	مولانا زبیر احمد	09443489712
20	خورجہ بلند شہر	ڈاکٹر محمد سمیع فاروقی	09319982090
21	دہلی	ڈاکٹر سراج الدین (اوکھلا)	09690876797
22	منصور پور، مظفر نگر	محمد ہارون میاں (نزد دربار)	09719041941
23	الناور (کرناٹک	حکیم مولانا محمد طیب تونگی	09916652346
24	وانم باڑی	عامل نوشاد احمد	09597772317
25	چنئی	حاجی حافظ سید وہاب الدین	09600119505
26	ممبئی	سلیم قریشی	09773406417

27	پربھنی	مولانا سعید احمد قاسمی	09766057202
28	پلوامہ (کشمیر)	غلام محمد پنڈت	0962276300
29	شاجاپور	محمد اویس ابن شرف الدین	08889397917
30	کشتگی (کرناٹک	مولانا فضل کریم قاضی	09916270797
31	کوپل (کرناٹک)	مولانا محمد ابوبکر	07259090958
32	پلوامہ (کشمیر)	فاروق احمد شاہ	09622705779
33	امبیڈکرنگر (یوپی)	محمد عارف	09598005942
34	ہاشم آباد (حیدرآباد)	مولانا احمد علی قاسمی	09030929428
35	ناندیڑ (مہاراشٹر)	محمد ابراہیم عرف پاشا	09766013590
36	ناندیڑ (مہاراشٹر)	عادل نعیم	08485056579
37	بیڈ	محمد جاوید قادری	08983565954
38	پرنام بٹ ضلع ویلور	محمد سلیم پاشا	07904964791
39	نظام آباد	مولانا عبدالاحد اسعدی	09885531285
40	بھوپال	حافظ فیروز مند	09074374385
41	پال گھر مہاراشٹر	بابا مقبول شیخ قادری	09860933350
42	کرنول	مولانا محمد افروز خان رشادی	09347151800

توجہ طلب

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے وہ شاگرد جو اپنے علاقے میں بہ سلسلۂ روحانی علاج خدمتِ خلق میں مصروف ہوں اور یہ چاہتے ہوں کہ ان کا نام ماہنامہ طلسماتی دنیا میں اجازت یافتہ شاگردوں کی فہرست میں چھپ جائے، ان کو چاہئے کہ وہ ایک درخواست حضرت مولانا کے نام ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند کے پتے پر روانہ کریں اور اپنی درخواست کے ساتھ اپنے علاقے کے دو معزز حضرات کی تصدیق اور سفارش جو اُن دونوں حضرات کے لیٹر پیڈ پر تحریر ہو اور اس پر ان کا فون نمبر یا موبائل نمبر بھی درج ہو بھجوائیں۔

یہ بات واضح رہے کہ اس سلسلے میں اُن ہی شاگردوں کو اہمیت دی جائے گی جن کو شاگرد بنے ہوئے تین سال ہو گئے ہوں۔

اس سلسلے میں درخواست دینے والے شاگردوں کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے ٹی نمبر کی وضاحت ضرور کردیں۔

تمام شائقین سے اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنی درخواست رجسٹرڈ ڈاک سے روانہ کریں اور درخواست روانہ کرنے کے بعد اس موبائل پر ایس ایم ایس کریں 09456296786

ناظم دفتر : ہاشمی روحانی مرکز

محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554 (یوپی) فون : 01336-224455

مقصدی و طنز و مزاح

تکلف برطرف

ابوالخیال فرضی
بقلم خود

برجستہ جوابات

اذانِ بت کدہ

اگر چہ بت ہیں اماموں کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

سوال

میرے شہر میں ایک نیتا رہتے ہیں، وہ کئی بار الیکشن میں بھی کھڑے ہوئے لیکن الیکشن جیتنے کا اتفاق نہیں ہوا، کئی بار ان کی ضمانت بھی ضبط ہوگئی، کئی بار ایسا ہوا کہ ضمانت تو ضبط نہیں ہوسکی لیکن حسب معمول وہ ہار ضرور گئے ان کا کمال یہ ہے کہ وہ بار بار کے ہارنے کے بعد بھی کبھی شرمندہ نہیں ہوئے اور اگلے الیکشن میں پھر ایک نئی آب و تاب کے ساتھ وہ جلوہ افروز ہوگئے......ایسے لوگ کون سی مٹی سے بنے ہوئے ہوتے ہیں، آپ اس پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

ع۔س۔ق۔دیوبند

جواب

لیڈروں اور نیتاؤں کے بارے میں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ یہ لوگ قوم کے غم میں پریشان رہتے ہیں اور پریشانی کی زیادتی کی وجہ سے یہ لوگ اپنے ہوش و حواس پر قابو نہیں رکھ پاتے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ اول فول بھی بکنے لگتے ہیں، شراب بھی پینے لگتے ہیں اور کبھی کبھی پریشانیوں کی زیادتی کی وجہ سے بے کردار بھی ہوجاتے ہیں، بے حیائی اور بے ضمیری سے یہ بالکل نہیں گھبراتے کیوں کہ اگر بے ضمیری اور بے حیائی سے گھبرانے لگیں تو پھر ان کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اگر لیڈروں کی فطری صلاحیتیں خاک میں مل جائیں تو اس میں امت مسلمہ کا بہت بڑا نقصان ہے، بشرطیکہ لیڈر مسلمان ہو اور اگر حسن اتفاق سے لیڈر مسلمان نہیں ہے پھر بھی امت مسلمہ کو کچھ نہ کچھ نقصان ضرور برداشت کرنا پڑتا ہے، اس لئے دعا تو یہ کرنی چاہئے کہ ہمارے لیڈروں میں وہ گن باقی رہیں جو ان کا قومی ورثہ ہیں، میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ اگر نیتا لوگ جھوٹ نہ بولیں، جھوٹے وعدے نہ کریں، وعدہ خلافی پر شرمندہ ہوں اور بار بار جھوٹے وعدے کرتے ہوئے جھجک محسوس کریں تو پھر یہ نیتا نہیں کوئی اور مخلوق ہیں اور دوسری مخلوق سے ہمیں کیا لینا دینا۔

اب رہی یہ بات کہ کون سی مٹی سے بنے ہیں تو بہت الجھا ہوا سوال ہے کیوں کہ اس کے لئے عزرائیل علیہ السلام سے خط و کتابت کرنی پڑے گی اور ان سے با ادب با ملاحظہ یہ پوچھنا پڑے گا کہ جب اللہ تعالیٰ کے حکم دینے پر انہوں نے آدم کے پتلے کے لئے زمین سے مٹی اٹھائی تھی تو انہوں نے مٹی زمین کے ایک حصے سے اٹھائی تھی یا چند جگہوں سے، میں آپ سے یہ عرض کروں گا کہ نیتا کس مٹی سے بنے ہیں؟ اس سوال کو فی الحال موقوف رکھیں، قیامت کے دن ہی ہم اس کا کوئی حل نکال سکتے ہیں کیوں کہ عزرائیل علیہ السلام سے رابطہ قائم کرنے میں ہمیں اپنی جان کا خطرہ ہے۔ سر دست اتنا کرم کریں کہ نیتاؤں کو بے وجہ کی تنقیدوں سے محفوظ رکھیں، ہمارا ملک ان ہی نیتاؤں کی وجہ سے بارونق ہے اگر نیتا نیک ہوگئے اور انہوں نے اُن تمام خرابیوں سے توبہ کرلی جو ان کی ذات کا جزو لاینفک ہیں تو سمجھ لیجئے کہ اس ملک کا بیڑہ غرق ہوا...... کیوں کہ نیتاؤں کے دم سے ہائے ہلہ باقی ہے اور جس دن یہ ہائے ہلہ نہیں رہے گی اس دن یہ ملک قبرستان کی طرح پرسکون ہوجائے گا......اس لئے آپ سے درخواست ہے کہ اس ملک کی رونق اور چہلپہل کو باقی رہنے دیں اور ان نیتاؤں کو غیر مکلف سمجھ کر نظر انداز کردیں اور کم سے

کم انہیں اس فانی دنیا میں تو بخش ہی دیں، آخر میں تو ان بے چاروں کا تو اللہ ہی مالک ہے، کون جانے ان پر کیا گذرے؟ سنا ہے کہ کراماً کاتبین تک ان سے خوش نہیں ہیں...... اللہ معاف کرے ایک نیتا کا جب نامۂ اعمال کھولا گیا تو جب گناہوں والے اوراق الٹ پلٹ کئے تو ان میں حاشئے تک پڑ تھے۔ لکھنے تک کی جگہ باقی نہیں تھی نہ جانے فرشتوں نے کس کس طرح کارروائی کررکھی تھی اور جب نیکیوں کا ورق کھولا گیا تو وہاں صرف ۷۸۶ لکھا ہوا تھا...... بتایئے اس طرح کی صورت حال میں اس بے چارے پر کیا گذری ہوگی اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان نیتاؤں کو اس دنیا کی حد تک معاف رکھیں۔ انہیں یہاں تو سکون دیں، امید ہے کہ آپ آئندہ اس طرح کے سوالات نہیں کریں گے جن سے نیتاؤں کی ہتک عزت کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

سوال

پچھلے دنوں ہمارے دوستوں میں یہ بحث چھڑی ہوئی تھی کہ دورانِ محبت اپنی محبوبہ کی پیشانی کا بوسہ لینا شرعاً کیسا ہے کیا یہ جائز ہے؟ اگر یہ جائز نہیں ہے تو اس کے خلاف علماء نے آج تک کوئی فتویٰ کیوں نہیں صادر کیا؟ کچھ لوگوں کا کہنا تھا کہ محبت اگر پاک صاف ہو اور شادی کا ارادہ ہو تو بوسے میں کوئی حرج نہیں ورنہ کبیرہ گناہ ہے۔ آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں؟

مسعود احمد تبریزی۔ بہاولپور

جواب

بوسے کا مسئلہ بہت پیچیدہ ہے اور اس بارے میں عاشقوں کا زبردست اختلاف ہے، عشق ومحبت کے امام کبیر حضرت مجنوں علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ بوسہ اگر عاشق باوضو لے اور شہوت پیدا ہونے کا اندیشہ نہ ہو تو قطعاً جائز ہے لیکن اس کی مدت ۳ سیکنڈ سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے کیوں کہ اگر مدت ۳ سیکنڈ سے زیادہ ہوگئی تو پھر طبیعتوں میں ہیجان پیدا ہونے کا اندیشہ ہے اور کسی بھی پاک صاف محبت میں ہیجان پیدا کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ فرہاد علیہ الرحمہ کی رائے یہ ہے کہ محبت میں بوس وکنار قطعاً ممنوع ہے اس سے خرابیاں پیدا ہوتی ہیں، حضرت وامق فرماتے ہیں کہ بوسہ مستند محبوبہ کا زوال کے وقت سے پہلے پہلے لیا جاسکتا ہے، اس کے بعد احتیاط کے خلاف ہے رومیو کہتے تھے کہ بوسہ شادی سے پہلے بے شرمی پیدا کرتا ہے اس لئے احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس سے پرہیز کیا جائے، طبیعت کا زیادہ تقاضہ ہو تو خواب میں چھیڑ چھاڑ اور بوس وکنار کیا جاسکتا ہے، یہ ارباب عشق کی رائے ہے۔ ایک تاریخی عاشق جن کا نام نامی اس وقت میرے ذہن میں نہیں ان کے اس بارے میں دو قول ہیں، قول قدیم تو یہ ہے کہ بوسہ ثقافتی طور پر نقصان دہ ہے، اس سے سماج میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہوسکتی ہیں اور ان کا قول جدید یہ ہے کہ اگر محبوبہ اپنی برادری کی ہو تو بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر محبوبہ غیر برادری سے تعلق رکھتی ہو تو پھر بوسے سے اجتناب کرنا چاہئے صرف شرم وحیا نہیں بلکہ چھوت چھات کا تقاضہ بھی یہ ہے کہ پرائے دہن کو ہاتھ لگانے سے پرہیز کیا جائے، معتبر عاشقوں کے ان اقوال زریں کی موجودگی میں ناچیز کی رائے یہ ہے کہ اولاً تو اس دور پر مسائل میں محبت ہی سے پرہیز کرنا چاہے ثانیاً یہ کہ اگر نہ چاہتے ہوئے بھی کسی سے محبت ہو ہی جائے تو بوسے کو تو کم سے کم شجر ممنوعہ سمجھنا چاہئے، میں تو یہ تک عرض کروں گا کہ بوسہ تو شادی کے بعد بھی نہیں لینا چاہئے کیوں کہ اس سے عورتیں گھمنڈ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ بوسہ ہمارا پیدائشی حق ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

ہمارے محلے میں ایک کتا ایسا ہے کہ جب بھی ہماری مسجد کے مؤذن صاحب اذان دیتے ہیں تو وہ بے تحاشہ رونے لگتا ہے اور باقاعدہ آنسوؤں سے اور حلق پھاڑ پھاڑ کر روتا ہے، تمام ارباب تجربہ اس کے اس رونے کا سبب معلوم نہ کر سکے کیا آپ اس بارے میں کوئی روشنی ڈالیں گے؟

جاوید احمد۔ کھتولی

جواب

ایسا لگتا ہے کہ اس کتے کی بیوی یعنی کتیا کسی حادثہ کا شکار ہو کر مرحومہ ہوگئی ہوگی اور اس مرحومہ کی آواز آپ کے محلے کے مؤذن صاحب سے ملتی جلتی ہوگی، جب بھی مؤذن صاحب اذان دینے کے بہانے سے لہراتے ہوں گے تو اس بے چارے کتے کو مرحوم کتیا یاد آجاتی

ہوگی، یہ یادیں انسانوں کے لئے بھی جان لیوا ہوتی ہے جانور تو پھر بیچارے بے زبان ہیں، یہ تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ بھی نہیں سکتے اور یہ تو کتوں کی شرافت اور اور وفاداری ہے کہ کسی انسان کی آواز سن کر بھی اپنی بیوی کو یاد کر رہے ہیں اور بے تحاشہ رو رہے ہیں، انسانوں کا حال تو یہ ہے کہ بیوی اگر مر جائے تو اس کا کفن میلا ہونے سے پہلے ہی دوسری شادی کی تیاریاں شروع کر دیتے ہیں، آپ اگر ممکن ہو تو اس کتے کو صبر کی تلقین کریں اور سمجھائیں کہ مرنا جینا تو اس دنیا میں چلتا ہی رہتا ہے، بیوی کی موت پر اتنا رونا دھونا بھی ٹھیک نہیں ہے اس سے ان انسانوں کی توہین ہوتی ہے جو بیوی کے موت کے فوراً بعد اپنی شادی رچا لیتے ہیں جب تک اس کتے کو صبر نہ آجائے اپنے موذن سے کہہ دیجئے کہ وہ لاؤڈ اسپیکر پر اذان دینا ترک کر دیں، کیا فائدہ ایسی زوردار اذان سے جس سے کسی کے زخم ہرے ہوتے ہوں۔

سوال : عشق و محبت کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا سچ مچ کسی عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ اور محبت کی آخر سے آخر عمر کیا ہے؟ اور محبت کی کم سے کم عمر کتنی ہے؟ اس بارے میں مکمل رہنمائی فرمائیں۔

شہزاد خاتون۔ ناگپور

جواب

عشق و محبت اگر اچانک اور دفعتاً ہو جائے اور اس کا اثر فریقین کی صحت پر نہ پڑے تو اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ محبت کرنا ایک فطری چیز ہے، محبت کے بغیر زندہ رہنا کم سے کم نیم شریف لوگوں کے بس کا کام نہیں، محبت کا اگر موقعہ فراہم ہو تو محبت ضرور کرنی چاہئے، جو لوگ اس بارے میں چوک جاتے ہیں وہ بہت بدنصیب ہوتے ہیں اور محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں، محبت سن بلوغ سے پہلے بھی کی جاسکتی ہے اور محبت اس عمر میں بھی کی جاسکتی ہے جب موت اپنے شہر کے اسٹیشن تک آپہونچی ہو۔ ایک ہونہار قسم کے انسان ہمارے گاؤں میں رہا کرتے تھے جب انہیں محبت کے لئے کوئی عورت دستیاب نہیں ہوسکی تو انہوں نے ایک بکری ہی سے عشق کرنا شروع کر دیا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ اس زمانہ کی غیرت مند بکریوں نے مارے غیرت کے دودھ دینا بند کر دیا تھا اور کتنے ہی غیور بکروں نے خودکشی کر لی تھی کہ بھلا بتاؤ ہمارے ہوتے ہوئے انسان ہماری بکری کی آبرو ریزی کرنے کی فکر میں ہے۔ اس میں اصل غلطی عورتوں کی تھی جنہوں نے ایک ہونہار قسم کے مرد کو محض اس لئے منہ نہیں لگایا تھا کہ ان کے چہرے پہ چگی داڑھی تھی اور ان کا بدن بالکل ہی باریک سا تھا، وہ اگر چاہتے تو چوڑی میں سے نکل سکتے تھے، عورتیں سوچا کرتی تھیں کہ شادی کے بعد اچھے خاصے مرد بھی اس نون تیل ادرک کے چکر میں پھنس کر دبلے ہو جاتے ہیں اور جو پہلے ہی سے سینک سلائی ہو اس پر کیا گذرے گی اور وہ کتنے دن زندہ رہ سکے گا اس لئے عورتوں نے ڈر کے مارے ان کو لفٹ نہیں دی، اس زمانہ میں ایک مشکل یہ بھی تھی کہ محبت کرنے کے بعد عورت مرد ایک دوسرے کے ساتھ شادی بھی کرنا چاہتے تھے آج کل کی طرح ریڈی میڈ قسم کی محبت نہیں تھی، اس زمانے میں لوگ سچ مچ کی محبت کیا کرتے تھے اور سچ مچ کی محبت میں ناکام ہونے کے بعد سچ مچ مر جایا کرتے تھے۔

آج کل کے عشق تو عجیب وغریب طرح کے عشق ہیں، آج کل عشق میں مبتلا ہو کر مرد بجائے کمزور ہونے کے فرط فراق میں موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کے کلّے سیب کی طرح سرخ ہو جاتے ہیں، پہلے لوگ ساری زندگی میں ایک بار ہی محبت کیا کرتے تھے اور ایک بار کی محبت ہی ان کی کمر توڑ دیا کرتی تھی، محبت تو صرف خاندان کے ایک مرد کو ہوا کرتی تھی اور تمام خاندان کے مرد اپنی بے غیرتی پر آنسو بہایا کرتے تھے اب زمانہ بدل گیا ہے اب تو حال یہ ہے کہ ایک مرد ایک ہی وقت میں چار چار عشق لڑا لیتا ہے اور اس کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا اور محبت ایک مرد کو ہوتی ہے اور اس پر فخر پورا خاندان کرتا ہے کہ ہمارے یہاں بھی انارکلی والا سلیم پیدا ہو گیا ہے اور وفاداری کا عالم یہ ہے کہ آج کے دور میں کئی کئی عورتوں کے ساتھ زندگی بھر ساتھ نبھانے کے عہد و پیمان ہو جاتے ہیں اور مجال ہے کہ حق وفاداری پر حرف آجائے، حالانکہ ایک آخرت پرست قسم کے شاعر نے خوف خدا سے مجبور ہو کر کہا تھا۔

ہم نے مانا کہ بڑی چیز وفاداری ہے
یہ بھی جب حد سے گذر جائے تو بیماری ہے

دراصل ہر دور کی کچھ روایات ہوا کرتی ہیں، موجودہ دور کی روایت

ہی ہے کہ محبت کرو اور دریا میں پھینک دو، پہلے زمانہ کے عاشقوں کی طرح جنگلوں میں مارے مارے مت پھرو کہ اس میں توہین مردانگی ہے۔ اما بعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ دنیا بھر کے عاشقوں کی رائے کے مطابق محبت کے لئے عمر کی کوئی قید نہیں ہے، محبت کی بیماری جو ایک لاعلاج بیماری ہے یہ کسی بھی وقت حملہ آور ہوسکتی ہے، یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے کہ جب دودھ کے دانت بھی نہ جھڑے ہوں اور یہ اس وقت بھی حملہ کرسکتی ہے جب منہ میں ایک بھی دانت نہ رہا ہو......اور آپ نے یہ کیوں پوچھا ہے کہ کس عورت سے محبت کرنا جائز ہے؟ بھئی اگر مرد عورت سے محبت نہیں کرے گا تو کس سے کرے گا، عورتیں مردوں کے لئے بنائی گئی ہیں اس لئے مردوں کو اس بات کا پورا پورا حق ہے کہ وہ عورتوں سے اظہار محبت کرکے قدرت کے اس تحفے کی قدردانی کریں اور عورتوں کا فرض ہے کہ وہ مردوں کی محبت کا جواب محبت سے دیں۔ واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

اچھے شوہر کی پہچان کیا ہے؟

محمود احمد انصاری۔ باغپت

جواب

اچھا شوہر اسے کہتے ہیں جو نوکری سے واپس آنے کے بعد بیوی کو آداب وسلام کرکے سیدھا کچن کی طرف روانہ ہوجائے اور دو پیالی چائے تیار کرکے پہلے بیوی کو چائے دے پھر خود پئے اور چائے کے دوران اس بیوی کا خیر مقدم کرے جو شوہر کی غیر موجودگی کی وجہ سے اکیلی بازاروں میں پھرتے ہوئے بور ہورہی تھی، کچھ دیر بیوی کا دل بہلا کر شوہر کو کھانا بنانے کی تیاری کرنی چاہئے اور کھانا ایسا نہیں بنانا چاہئے جیسا سرکاری اسپتالوں میں بنتا ہے بلکہ ایسا بنانا چاہئے کہ آس پڑوس کے مرد بھی اس کھانے سے مستفیض ہونے کے لئے آدھمکیں اور اپنی انگلیوں کے ساتھ ساتھ دوسروں کی انگلیاں بھی چاٹتے دکھائی دیں۔ اس کے علاوہ اچھا شوہر اس کو بھی کہتے ہیں جو بیوی سے گھڑکیاں کھانے کے بعد حرف شکایت زبان پر نہ لائے اور اپنے مائکہ والوں کو اپنی قبر کا حال نہ سنائے اور نہ ہی اپنے سگے بھائیوں کو اپنی روداد سنائے کہ وہ بے چارے شادی کے تصور سے کانپنے لگیں اور عورتیں خواہ مخواہ بدنام ہوں، اچھے شوہر اپنی بیوی کی برائی اس کے مرنے کے بعد بھی نہیں کرتے جب کہ کسی طرح کا کوئی خطرہ باقی نہیں رہتا، اللہ سے دعا کرنی چاہئے کہ وہ ہم سب کو اچھا شوہر بنائے، آج کے دور میں سب ہی کچھ دستیاب ہے لیکن اچھے شوہر عنقا ہوکر رہ گئے ہیں۔ دراصل کمپنی نے اچھے شوہر بنانے بند کردئے ہیں۔ موجودہ شوہروں کی وارنٹی ۳ ماہ سے زیادہ کی نہیں ہے۔ وارنٹی کا مطلب یہ ہے کہ اگر شوہر میں کوئی خرابی پیدا ہوجائے تو اس کی مرمت کرکے ٹھیک ٹھاک کیا جاسکتا ہے۔ اس کے بدلہ میں کمپنی دوسرا شوہر نہیں دے سکتی ہے۔ اس لئے عورتوں نے بھی خام مال پر قناعت کرنے کی ٹھان لی ہے۔ پھر بھی ہر مرد کو چاہئے کہ صلاحیت نہ ہوتے ہوئے بھی اچھے شوہر بننے کی کوشش کریں تاکہ مردوں کا بھرم باقی رہے۔

سوال :

کیا مرنے کے بعد بھی کوئی زندہ ہوسکتا ہے؟

جواب

پتہ نہیں۔ لیکن ایک معتبر آدمی کا بیان یہ ہے کہ جب اس کی بیوی مرگئی اور جنازہ دھوم دھام سے نکلنے لگا تو اس نے اپنے دوستوں کو اس بات کی تاکید کی کہ سامنے والے درخت سے ذرا جنازہ کو بچا کرلے جانا دیکھو اس پیڑ سے جنازہ نہ ٹکراجائے۔

کسی نے پوچھا کہ تم اتنے خوف زدہ کیوں ہو؟

انہوں نے معصومیت کے ساتھ جواب دیا تھا کہ میری بیوی پانچ سال پہلے بھی مرگئی تھی جب اس کا جنازہ جارہا تھا تو کسی کاندھا دینے والے کی بداحتیاطی سے اسی پیڑ سے جنازہ ٹکرایا اور وہ زندہ ہوگئی اور مسلسل پانچ سال زندہ رہی، اس لئے اس مرتبہ میں چاہتا ہوں کہ ذرا احتیاط سے کام کریں اور جنازے کو اس پیڑ سے بچا کرلے جائیں، یہ پیڑ بہت منحوس ہے اور یہ مردہ بیویوں کو بھی زندہ کردیتا ہے۔

سوال

میں مرنا چاہتا ہوں، اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا؟

علیم الدین۔ میرٹھ

جواب

کچھ نہیں۔ صرف شادی کرلیں اور اگر خوبصورت، جاہل اور مال دار لڑکی سے کرلیں تو اور بھی اچھا ہے، اس کے بعد آپ قسطوں میں آہستہ آہستہ مرجائیں گے، خودکشی جیسا گناہ آپ کو کرنا نہیں پڑے گا۔

سوال

میں عامل بننا چاہتا ہوں؟ کیا یہ ممکن ہے؟ اور میں یہ بھی چاہتا ہوں کہ میں خوب پیسے کماؤں۔ اس کے لئے مجھے کیا کرنا ہوگا کیا میں مولانا حسن الہاشمی سے رابطہ قائم کروں؟ زبیر احمد۔ سورت

جواب

اگر آپ عامل بننا چاہتے ہیں تو بس خود ہی آناً فاناً عامل بن جائیں اس کے لئے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں، اپنے گھر کے دروازے پر ایک حیرت ناک قسم کی عبارت کسی بورڈ پر لکھ کر ٹانگ لیجئے، مثلاً اس طرح لکھئے۔ مولانا صوفی الحاج الحافظ بابا زبیر احمد اجمیری نقش بندی صابری ماہر علم نجوم کامل عملیات بعد مرنے کے نوراللہ مرقدہٗ وغیرہ وغیرہ۔

ایک سبز رنگ کا جوڑا سلوا لیجئے اور ہرے رنگ کی ایک پگڑی دو درجن اگربتی خرید کر رکھ لیجئے۔ فقط والسلام

اچھے قسم کے لوگ جو زیادہ تر مادرزاد بے وقوف ہوتے ہیں آپ کے پاس آپ کے بورڈ کی عبارت پڑھ کر آنے شروع ہوجائیں گے، ان کو دل کھول کر بے وقوف بنایئے، اس طرح کہ پہلے انہیں ڈرایئے، خوف زدہ کیجئے، انہیں بتایئے کہ تم پر کسی نے سفلی جادو کرا رکھا ہے، تمہارے ہی رشتے داروں میں سے ایک عورت ہے جو تم سے اور تمہاری بیوی سے حسد رکھتی ہے۔ یہ عورت زبان چلاتی ہے، یہ اپنے شوہر سے بھی لڑتی رہتی ہے اور اپنے بچوں کو صبح شام کوستی ہے ادھیڑ عمر کی عورت ہے بس اسی نے تمہیں مارنے کے لئے میعادی جادو کرادیا ہے اور اب اس کی میعاد ختم ہوچکی ہے۔ اس جادو کو اتارنے کے لئے مجھے اپنی جان ہتھیلی پر رکھنی پڑے گی، میں اپنی بیوی کو (اگر حسن اتفاق سے بیوی نہ ہو تب ہی یہ جملہ بولنا ہے) تمہاری خاطر اپنی بیوی کو بیوہ کرنے کے لئے تیار ہوں لیکن خرچ دو ہزار روپے ہوں گے، سامنے والا تمہاری اتنی بڑی قربانی سے بہت متاثر ہوگا اور دو ہزار روپے کا بندوست کرکے تمہیں دیدیگا۔

اس کے بعد تم کسی بھی کتاب میں سے تعویذ نقل کرکے دیدو...... اور یہ بھی تاکید کردو کہ دیکھو تعویذ استعمال کرتے وقت تمہیں بندر کا خیال نہ آئے ورنہ تعویذ کوئی اثر نہیں کرے گا، انشاء اللہ تعویذ استعمال کرتے ہی اسے بندر کا خیال آجائے گا...... اور تم صاف بچ جاؤ گے۔ وہ بے چارہ خود ہی یہ سمجھے گا کہ باباجی کا کیا قصور جب بندر ہی میرا پیچھا نہیں چھوڑ رہا ہے......

تعویذ گنڈے کرنے کے لئے سیکھنے میں اپنی عمر برباد نہیں کرنی چاہئے، جو لوگ کسی سے کچھ نہیں سیکھتے وہ اچھے پیسے کماتے ہیں کیوں کہ انہیں صرف جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور جھوٹ بولنے کے لئے نہ کسی تعلیم کی ضرورت ہے نہ کسی تربیت کی۔ ذرا سی بے حیائی کی اور خدا سے بے خوف ہونے کی ضرورت ہے اور ان دونوں صفتوں سے آج کل سبھی بہرہ ور ہیں اس لئے کسی مشق یا ریاضت کی ضرورت نہیں۔ اگر تم حسن الہاشمی جیسے استادوں کے چکر میں رہوگے تو وہ اتنے چلے تمہیں بتادیں گے کہ قیامت آجائے گی اور چلے پورے نہیں ہوں گے۔ لہٰذا میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ راستہ وہ اختیار کیجئے جس میں ہلدی لگے نہ پھٹکری اور رنگ آجائے چوکھا۔

سوال :

کیا فرماتے ہیں علماء دین وشرع متین وصلحاء مبین بیچ اس مسئلے کے۔ ایک شخص نے جس کا نام سلطان احمد خاں ہے اس نے غصے میں آکر جب کہ اس کی بیوی نے اس کی مرضی کے خلاف آلو کا بھرتا پکایا تھا اور آلو کا بھرتا سلطان احمد کو شادی سے پہلے ہی سے اچھا نہیں لگتا تھا اس کی ماں جب بھی بھرتا پکاتی تھی سلطان احمد اپنی ماں سے بھی لڑتا تھا اس نے شادی کی رات ہی بیوی سے یہ معاہدہ کیا تھا کہ تم مجھے چاہو تو زہر کھلاسکتی ہو لیکن ہرگز ہرگز تم آلو یا بینگن کا بھرتا پکانے کی غلطی مت کرنا ورنہ گھر میں چھڑ جائے گی مہابھارت اور اور میں ہوجاؤں گا آپے سے باہر۔ بیوی نے وعدہ کیا تھا کہ میں چوں کہ مشرقی عورت ہوں اور میں نے یسرنا القرآن تک پڑھا ہے اور میں جانتی ہوں کہ شوہر چاہے کیسا بھی بے وقوف اور نکما ہو پھر بھی وہ شریعت کی طرف سے مجازی خدا ہے اس لئے میں اپنے شوہر کی ہر بات مانوں گی اور نہیں پکاؤں گی اپنے گھر میں آلو کا بھرتا جب تک تم زندہ ہو اور تمہارے مرنے کے بعد بھی پورے ایک سال تک میں آلو اور بینگن کے بھرتے سے اسی طرح پرہیز کروں گی جس طرح اللہ کی نیک بندیاں پرہیز کرتی ہیں، غیبت اور جھوٹ سے جب کہ

غیبت اور جھوٹ کے بغیر عورت کا زندہ رہنا امر محال ہے، اس معاہدے کے باوجود دونوں فریقین کے درمیان ہنسی خوشی ہوا تھا ایک دن خورشید جہاں نے آلو کا بھرتا پکالیا اور سلطان احمد خود پر قابو نہ پاسکا اس نے گھڑی میں دیکھ کر چار گھنٹے تک خورشید جہاں کو گالیاں دیں اور وہ گالیاں دیتے دیتے تھک کر نڈھال ہوگیا تو اس نے تڑاتڑ شدید غصے کی حالت میں تین طلاقیں دے ڈالیں لیکن اب وہ پچھتا رہا ہے اور اس کے نو بچے اس بیوی سے ہیں۔ اب وہ کیا کرے؟ اب سلطان احمد کا کہنا ہے کہ میں خود کشی کرلوں گا اگر علماء نے کوئی حل نہیں نکالا اور خورشید جہاں خود بھی زہر کھانے کی دھمکیاں دے رہی ہے اور اپنے نو کے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کی باتیں کررہی ہے پوری برادری میں کہرام مچا ہوا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی حل نکالیں۔ اس کے لئے دونوں میاں بیوی معقول ہدیہ دینے کے لئے بھی تیار ہیں، ہدیہ کا لفافہ الگ سے بھجوایا جارہا ہے بے تکلف قبول فرمائیں اور ایسا کوئی حل نکال دیں کہ بغیر حلالے کے بات بن جائے۔

سائل: مجیب احمد خاں۔ دہلی

جواب

سلطان احمد خاں نے چونکہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی وجہ سے غصہ کیا ہے اس لئے ان کا غصہ از روئے شریعت جائز ہے اور جائز غصے کے دوران اگر طلاق دے دی جائے تو اس کے پڑنے کے امکانات کم ہیں، دیگر یہ کہ سلطان احمد سے یہ پوچھنا چاہئے کہ انہوں نے طلاق 'ط' سے دی ہے یا تلاق 'ت' سے۔ اگر انہوں نے تلاق 'ت' سے دی ہے تو بزرگوں کا کہنا یہ ہے کہ ہماری شریعت میں 'ت' سے تلاق کے کوئی معانی نہیں ہے اس لئے طلاق واقع نہیں ہوئی، غیر مقلدین کی کتابیں پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ ایک مجلس میں اگر کوئی مرد ۳ طلاقیں دے دے تو وہ ایک ہی مانی جائے گی اور غیر مقلدین جیسے کیسے بھی سہی من جملہ اشرف المخلوقات ہی ہیں، ان کی ہر بات کو نظر انداز کردینا مناسب نہیں ہے، غیر مقلدین خدا ان کا بھلا کرے یہ فرماتے ہیں کہ ایک مجلس میں اگر کوئی شوہر آپے سے باہر ہوکر ایک ہزار طلاقیں بھی دے تو ایک ہی طلاق ہوتی ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ سلطان احمد کی دی ہوئی طلاق درحقیقت ایک ہی طلاق ہے اور ایک طلاق تو کوئی بھی شوہر کسی بھی وقت اپنی زوجہ کو بہ ہوش و حواس بھی دے سکتا ہے یہ تو ایک فیشن ہے اس سے نکاح کو کوئی خطرہ نہیں ہے، اس کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی غور طلب ہے کہ جب سلطان احمد خاں خودکشی کی دھمکیاں دے رہا ہے تو ایک مرد مومن کی جان جانے کا خطرہ ہے اور چوں کہ وہ قوم سے پٹھان ہے اور پٹھانوں کے بارے میں فقہ کی کئی کتابوں میں یہ لکھا ہوا ہے کہ یہ پہلے بولتے ہیں اور بولنے کے کئی سال بعد سوچتے ہیں اس لئے یہ بولنے کے بعد کچھ بھی کر گذر سکتے ہیں۔ ادھر خورشید جہاں نے بھی زہر کھانے کا چیلنج کیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اپنے نو بچوں کو بھی زہر کھلانے کا وعدہ کیا ہے اس طرح گیارہ زندگیاں خطرے میں ہیں، مسلمانوں کی حیات طیبہ قابل احترام ہے اور اس کو بچانا ہم سب کا فرض ہے، اسی طرح کے فیصلے فقہ کی کتابوں میں باقاعدہ درج ہیں، بخاری اور مسلم سے بھی اسی طرح کی روایتیں ماخوذ ہیں، رواہ الترمذی ونسائی وملا ابوداؤد وایضاً وھکذا فی الشامی و عالم گیری۔ وہذا جواب صحیح۔ یعنی کہ قدیم کتابوں کے حوالے سے بھی یہ ثابت ہے کہ مسلمانوں کی جان بچانا اشد ضروری ہے اس لئے علماء اس بارے میں مجھ سمیت یہ فرماتے ہیں کہ سلطان احمد خاں کو ایک چانس اور دینا چاہئے، کیا بعید ہے کہ وہ آئندہ کسی فقیر کی دعا سے آلو کا بھرتا بھی ہنسی خوشی کھانے لگے اور طلاق کے خطرات ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹل جائیں۔

واللہ اعلم بالصواب

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس بارے میں کہ ایک مولوی صاحب نے ایک مدرسہ کھولا ہے جس میں پندرہ بچے پڑھتے ہیں، ان بچوں کے ماں باپ زندہ ہیں اور مولوی صاحب کا حال یہ ہے کہ وہ زکوٰۃ کی رقم وصول کرنے کی غرض سے بچوں کی تعداد ڈیڑھ سو بتاتے ہیں اور ان سب کو یتیم باور کراتے ہیں کیا اس طرح کے جھوٹ بول کر مدرسے چلانا جائز ہے؟

از کیے قوم مسلمون ساکن گور غریباں، دیوبند

جواب

آپ کے سوال سے اس بات کی بو آتی ہے کہ آپ ہمارے معصوم عن الخطاء قسم کے علماء سے بدظنی رکھتے ہیں اگر آپ مودودی نہیں ہیں تو

پھر آپ جہالت فاحشہ کا ضرور شکار ہیں، دینی مدرسے چلانا کوئی کھیل نہیں ہے یہ ایک روحانی فن ہے اور اس کو چلانا ہر ایک مولوی ملا کے بس کی بات نہیں ہے، آپ مولویوں کو تو برا کہہ رہے ہیں اور ان کے بارے میں بدظنی کا شکار ہیں لیکن آپ اس قوم کو ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے ہیں جو زکوٰۃ بھی پوری ادا نہیں کرتی اور دینی مدرسوں کی دل کھول کر امداد نہیں کرتی، اگر قوم امداد کی رقومات مدرسوں کو دینے لگے تو پھر ماں باپ والے بچوں کو کون بے وقوف یتیم و مسکین قرار دے گا ان بچوں کو تو اس لئے یتیم اور لاوارث بتایا جاتا ہے کہ اسی طرح قوم چندہ دیتی ہے اگر قوم سے سچ بول دیا جائے کہ یہ سب بچے ماں باپ والے ہیں تو ان پر کون رحم کھائے گا مجبوراً ہمارے جنت نشان علماء کو جھوٹ کا سہارا لینا پڑتا ہے اور جھوٹ کون نہیں بولتا۔ کیا جھوٹ ڈاکٹر نہیں بولتے۔ جب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں کہ ان کے کلینک سے سب مریضوں کا فائدہ ہو رہا ہے تو کیا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے۔ اگر ڈاکٹروں سے سبھی کو شفا مل رہی ہے تو پھر قبرستان کی آبادی میں آئے دن اضافہ کیوں ہو رہا ہے اور جو لوگ بے موت مر رہے ہیں انہیں کون مار رہا ہے، دنیا میں آدمی خود بخود کوئی نہیں مرجاتا۔ سو جتن کئے جاتے ہیں جب بھی ایک آدمی کی موت واقع ہوجاتی ہے، اگر غور وفکر سے کام لیا جائے تو ڈاکٹر اور اطبا لوگ ۹۵ رفیصد ہر انسان کو موت کی طرف دھکیل دیتے ہیں، پھر رہا ۵ رفیصد والا کام روح نکالنے والا اس کا سہرا بے چارے عزرائیل علیہ السلام کے سر بندھ جاتا ہے حالانکہ موت کی اصل ذمہ داری ڈاکٹروں کے سر ہی ہوتی ہے، پھر بھی ہر ڈاکٹر یہی کہتا نظر آتا ہے کہ اس کے مریضوں کو پوری پوری شفا ہو رہی ہے، اکثر ڈاکٹروں کی دوکان پر بابا آدم کے زمانہ کے تھرما میٹر ہیں لیکن وہ اس طرح نہایت سلیقے کے ساتھ مریض کے منہ میں تھرما میٹر گھساتے ہیں جیسے یہ بالکل صحیح کام کر رہے ہیں کیا یہ سب جھوٹ نہیں ہے۔ کیا وکیل جھوٹ نہیں بولتے۔ کیا وہ اپنے موکل کو بے قصور ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور نہیں لگاتے، انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کے موکل ہی نے مرڈر کیا ہے لیکن وہ اس کو مسیحا ثابت کرنے کے لئے ایران توران کی بھیڑتے ہیں اور جج کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں یہ کیا سب جھوٹ نہیں ہے ایک دکان دس روپے میٹر کا کپڑا خرید کر اپنے گراہک سے ڈنکے کی چوٹ پر یہ کہتا ہے کہ یہ کپڑا اسے چدرہ روپے میٹر گھر پڑا ہے اس لئے وہ بیس روپے میٹر بیچنے پر مجبور ہے کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک گراہک کسی دوکان پر چڑھ کر دوکان دار کے کسی بھی سودے کے بارے میں یہ دعویٰ کرتا ہے یہ سودا تو مجھے اس سے کم قیمت پر مل رہا تھا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے ایک نیتا ہزاروں کے مجمع میں یہ دعویٰ کرتا ہے کہ اس نے قوم کی بے لوث خدمت کی ہے جب کہ اس نے کوئی بھی کام بغیر رشوت کے نہیں کیا ہوتا تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے۔ ایک شوہر شادی کی رات اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ وہ اس کے بغیر اب زندہ نہیں رہ سکتا اور بیوی اپنے شوہر سے کہتی ہے کہ اس نے آج تک کسی مرد سے محبت نہیں کی تو کیا یہ جھوٹ نہیں ہے، میرے بھائی خدا کی تیار کردہ اس کائنات میں حسب توفیق سب جھوٹ بول رہے ہیں۔ اگر بے چارے یہ مولوی حضرات بھی جھوٹ بول دیں تو اس میں کون سی قیامت آجاتی ہے، کیا یہ مولوی انسان نہیں ہیں۔ کیا ان کے سینے میں دل نہیں ہے۔ کیا ان کے جذبات نہیں ہیں پھر یہ لوگ تو دینی مدرسہ چلانے کے لئے جھوٹ بول رہے ہیں اس لئے ان کا جھوٹ بھی قابل احترام ہے اور یہ تو ان مولویوں کا کرم ہے کہ یہ بچوں ہی کو صرف یتیم قرار دے رہے ہیں اگر یہ بچوں کو مادر زاد یتیم قرار دے دیں اور یہ ثابت کرنے لگیں کہ بچے اپنی پیدائش سے پہلے ہی ماں باپ سے محروم تھے تو بھی گوارہ کرنا چاہئے، رہی بات تعداد کی تو اس میں کس کا کیا بگڑتا ہے اگر پندرہ بچوں کو ڈیڑھ سو بتادیا جائے تو اس میں صرف ایک صفر ہی کا تو جھوٹ ہے وہ پندرہ ہزار تو نہیں بتا رہے؟ اگر یہ مولوی حضرات خوف آخرت کے چکر میں آکر سچ بولنے کی ٹھان لیں اور اتنے ہی بچے بتائیں جتنے مدرسے میں پڑھتے ہیں تو کون انہیں چندہ دے گا اور اگر یہ بچوں کو یتیم اور مسکین ثابت نہ کریں تو کون انہیں زکوٰۃ کی رقم تھمادے گا۔ کس قدر مہربان ہیں یہ مولوی حضرات قوم پر کہ ان کی زکوٰۃ کی رقومات خرچ کرا کر جو مال کا میل وکچیل ہے خود وصول کر لیتے ہیں اور قوم کو گندگی سے پاک صاف کردیتے ہیں اور اگر سوءِ اتفاق یہ مولوی حضرات اس رقم کو خود ہڑپ کر جاتے ہوں تو بھی یہ محسن ہی ہیں، انہوں نے اپنی آخرت داؤ پر لگا کر قوم کی آخرت تو بچالی ہے، ایسے کرم فرما علماء پر تنقید کرنا حالاں کہ وہ کیسے بھی ہوں وہ تو انبیاء کے بلاشرکت غیر وارث

ہیں، صرف پاپ نہیں بلکہ مہا پاپ ہے۔ آپ آج ہی توبہ کیجئے اور اپنی تجدید ایمان کیجئے۔ یہ مولوی کیسے بھی سہی یہی آپ کی بخشش کرائیں گے، اگر آپ کو اپنی مغفرت کی فکر ہے تو کسی مولوی کا دامن پکڑ لیجئے، مولوی حضرات تو کرتا بھی اس لئے ڈھیلا ڈالا پہنتے ہیں تا کہ کسی آدمی کو دامن پکڑ کر لٹک جانے میں کوئی پریشانی نہ ہو۔ وہ دنیا دار لوگوں کی طرح اس طرح کا لباس نہیں پہنتے کہ جس کا کوئی دامن ہی نہیں ہوتا، کیا سمجھے؟ سمجھ گئے نا؟ بہت سمجھ دار لگتے ہو اس لئے امید ہے کہ آئندہ کسی مولوی کو ترچھی نظروں سے نہیں دیکھو گے اور چندہ دیتے وقت بشرطیکہ اگر دیتے ہوں تو اپنی سوچ منفی نہیں رکھو گے تم نے یہ نہیں دیکھا کہ مدرسوں کے اندر مولوی کے اپنے بچے بھی ہوتے ہیں اور مولوی بلا استثنا سب بچوں کو یتیم قرار دیتا ہے تو اس میں وہ خود بھی مُردوں کی لپیٹ میں چلا جاتا ہے، اسی کو کہتے ہیں مساوات۔ کم سے کم اسی کا لحاظ رکھ کر اپنی صف چونچ بند رکھنی چاہئے۔ میرے اس جواب کا حاصل یہ ہے کہ مولوی حضرات کی غلطیوں پر دھیان نہیں دینا چاہئے صرف ان کی اچھائیوں پر نظر رکھنی چاہئے اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے، اگر ہم مولویوں اور مفتیوں سے بھی بدگمان ہو گئے تو پھر ہمارے پاس کیا بچے گا؟ اور ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ مولوی حضرات کی تو وضع قطع اور ان کا مقدس حلیہ ہی ان کی مغفرت کے لئے کافی ہے۔ باقی جو کچھ بھی ان کے پاس ہے وہ زائد ہے اس لئے ان پر تنقید کر کے اپنی آخرت کو خطرے میں نہ ڈالیں، اپنی فکر کریں اور آج ہی چندے کی ایک رسید کٹوا کر اپنے تائب ہونے کا ثبوت دیں۔

سوال:

فیملی پلاننگ کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟ کیا یہ جائز ہے؟

اسلم شبراتی۔ چک منگلور

جواب

فیملی پلاننگ جس مقصد کے لئے کی جاتی ہے اس مقصد میں وہ میاں بیوی تو کامیاب ہو جاتے ہیں جنہوں نے بچوں کی آمد کے سلسلے کو محض اس لئے بند کر دیا ہو کہ اگر یہ پیدا ہو گئے تو کھائیں گے کہاں سے

لیکن ہماری سرکار کو اور ہمارے ملک کو اس فیملی پلاننگ سے قطعاً کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیوں کہ سرکار کا مقصد بھی تو یہی ہوتا ہے کہ بچوں کی پیدائش پر روک لگاؤ اور ہندوستان کی بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کرو تا کہ کھانے والے زیادہ نہ ہو جائیں، لیکن روحیں جو اوپر والے کو اتارنی تھیں وہ اس نے اتار کر ہی چھوڑیں۔ یہ الگ بات ہے کہ جب فرشتوں کو ایک دروازہ بند ملا تو انہوں نے دوسرا دروازہ کھٹکھٹایا اور پھر یہ ہوا کہ کئی کئی بچے ایک ساتھ ایک ہی عورت کے پیٹ سے پیدا ہونے لگے۔ جڑواں بچوں کی تو کوئی حد ہی نہیں رہی، اکثر یہ خبریں سننے کو ملنے لگیں کہ فلاں کے جڑواں بچے پیدا ہوئے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوا کہ ایک ہی وقت میں ایک عورت کے پیٹ سے تین تین چار چار بچے پیدا ہونے لگے، قدرت سے ٹکر لینا کوئی مذاق ہے جب انسانوں کے بچوں کی پیدائش پر روک لگائی تو اللہ میاں نے کئی کئی بچے ایک ساتھ پیدا کرنے شروع کر دئے۔

ایک بستی میں تو ایک عورت نے ریکارڈ ہی توڑ دیا اس کے ایک ساتھ ایک ہی وقت میں چھ بچے پیدا ہو گئے۔ سنا ہے کہ یہ خبر سن کر کتوں میں صف ماتم بچھ گئی اور انہوں نے ایک ہنگامی میٹنگ کی اور انسانوں کے خلاف ایک زبردست قسم کا ریزولیشن پاس کیا دراصل انہیں پہلی بار اپنی توہین و تذلیل کا احساس ہوا کیوں کہ انسانوں کے اندر جانورپن کی بہت ساری خصوصیات پہلے ہی سے موجود تھیں، انسانوں میں ایسے بھی تھے جو بچھو کی طرح ڈنک مارنے کی صلاحیت رکھتے تھے، ایسے بھی تھے جو آستین کا سانپ بن جاتے تھے، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کثرت تھی جو گدھے کی طرح احمق تھے اور ایسے بھی تھے جو الو کی خاصیت رکھتے تھے جہاں بیٹھ گئے وہیں نحوست پھیلا دی، انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو لومڑی کی طرح چالاک تھے اور ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو بلی کی طرح ندیدے تھے۔ انسانوں میں خنزیر کی طرح ناپاک لوگ بھی تھے جن کی سوچ بھی خنزیر کی طرح گندی تھی اور انسانوں میں ایسے لوگوں کی بھی کمی نہیں تھی جو مکھی کی طرح غلاظت پسند تھے جہاں بھی گندگی کا ڈھیر نظر آیا وہیں بیٹھ گئے، بعض انسانوں میں کتے کی سی خساست تو موجود تھی مثلاً انسانوں میں ایسے بہت سے تھے کہ جو مردار کو

تنہا ہی ہڑپنے کی فکر میں رہتے تھے اور انہیں یہ گوارہ نہیں تھا کہ ان کا کوئی بھائی بھی اس میں منہ مارے لیکن کتیوں کی اس خصوصیت سے کہ وہ ایک ہی وقت میں درجنوں بچے دے لیا کرتی تھیں عورتیں محروم تھیں اور کتوں کو اس بات پر فخر تھا کہ تمام جانوروں میں بس ان ہی میں یہ خصوصیت موجود ہے کہ ان کی نسل آناً فاناً بڑھ جاتی ہے، جب ایک عورت کے ۶ بچے ہوئے تو کتوں میں دہشت پھیل گئی اور انہوں نے ہنگامی میٹنگ طلب کی جسم میں شہر کے اچھے برے سبھی کتے جمع ہوئے اور انہوں نے باہمی مشورے سے یہ طے کیا کہ انسانوں کا بائیکاٹ کیا جائے، یہ طے پایا کہ کوئی بھی کتا کسی انسان کو دیکھ کر دم نہیں ہلائے گا، ہر کتا ہر انسان کو کاٹ کھانے کو دوڑے گا۔ لیکن اسی میٹنگ میں کچھ کتوں نے واک آؤٹ کیا کیوں کہ وہ انسانوں کے پالتو تھے، انہوں نے آپس میں یہ طے کیا کہ انسانوں کی مخالفت کرنے سے کیا فائدہ؟ یہ تو آپس میں ہم کتوں کی طرح خود ہی لڑ رہے ہیں۔ ان میں تو اور بھی خصوصیات ہماری پیدا ہوتی جا رہی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ انہوں نے ہماری خرابیوں کو تو اپنا لیا لیکن انہوں نے ہماری خوبیوں کو نظر انداز کر دیا۔ کاش یہ ہماری خوبیوں کو اپناتے تو انسانیت سے مالا مال ہو جاتے۔

مثلاً ہماری ایک خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے مالک کے وفادار ہوتے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ساری رات جاگتے ہیں، وہ ہمیشہ دس مرتبہ دھتکار کر ایک مرتبہ چمکارتا ہے تو ہم پھر اس کا احسان مانتے ہیں اور اسے دیکھ کر اپنی دم ہلاتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ یہ اپنے اسی محسن کو ڈنک مارتے ہیں جس نے انہیں اپنے پیروں پر کھڑا کرنے کی کوشش کی ہو۔

ہماری دوسری خوبی یہ ہے کہ ہم تھوڑے پر قناعت کر لیتے ہیں، اگر ہمارا مالک ہمیں باسی روٹی کا ایک ٹکڑا بھی ڈال دیتا ہے تو اسی پر شاکر رہتے ہیں جب کہ انسانوں کا حال یہ ہے کہ انہیں اگر سات اقلیم بھی عطا کر دو تو یہ آٹھویں کے چکر میں لگے رہتے ہیں۔

ہماری تیسری خوبی یہ ہے کہ ہم اپنا گھر بنانے کے چکر میں نہیں رہتے، ہم جانتے ہیں کہ یہ دنیا فانی ہے اور جب سب کچھ فنا ہی ہو جاتا ہے تو پھر مکان بنانے سے کیا فائدہ؟ انسانوں کا حال یہ ہے کہ ان کی عمر ۷۰ / ۸۰ برس سے زیادہ کی نہیں ہوتی لیکن بڑی بڑی تعمیرات کرتے ہیں اور دو سو برس سے زیادہ کے منصوبے ان کے ذہن میں ہوتے ہیں۔

ہماری چوتھی خوبی یہ ہے کہ ہم شب بیدار ہوتے ہیں اور رات کو سارے جہاں کی نگہبانی کرتے ہیں جو ایک طرح کی عبادت ہے جب کہ انسان یا تو کھیل تماشوں میں مشغول رہتے ہیں یا پھر چادر تان کر سو جاتے ہیں۔

ہماری پانچویں خوبی یہ ہے کہ ہم اپنے ہی وطن میں رہ کر اپنی روزی تلاش کرتے ہیں ہم انسانوں کی طرح مارے مارے نہیں پھرتے۔ ہماری قوم میں اور بھی خوبیاں ہیں ان خوبیوں کو نظر انداز کر کے ہماری خرابیوں کو انسانوں نے ہتھیا لیا ہے، پہلے تو یہ ہماری طرح خسیس ہو گئے انہوں نے ہماری طرح اپنے بھائیوں کو بھی نہیں بخشا یہ اپنے سگے بھائیوں کے بھی اسی طرح درپے آزار رہے جس طرح ہم اپنے سگے بھائیوں کے خلاف روزانہ واویلا کرتے ہیں اور ہماری بیگمات کی جو یہ خرابی تھی جواب دنیا بھر میں ہماری انفرادیت بن گئی تھی کہ ایک ہی دفعہ میں درجنوں بچے پیدا کرنا۔ اب ان کی عورتوں نے بھی یہ خرابی اپنا کر ہماری انفرادیت کو بے شک ٹھیس پہنچائی ہے لیکن پھر بھی ہمیں ان سے دشمنی نہیں کرنی چاہئے کیوں کہ اس دنیا میں جو کچھ بھی مال ملیدے ملتے ہیں ان ہی انسانوں کے طفیل میں ملتے ہیں ہمیں تو ان انسانوں پر رحم آنا چاہئے کہ یہ انسان جو اشرف المخلوقات بنا کر دنیا میں بھیجا گیا تھا آج اس انسان کی حالت یہ ہے کہ وہ جانوروں سے زیادہ بدتر ہو گیا ہے۔ یہ تو خود ہی اپنی حرکتوں سے مر جائے گا اس کے خلاف غل غپاڑہ مچانے کی کیا ضرورت ہے کتوں کی اس طرح کی بات چیت سے یہ اندازہ ہو گیا کہ فیملی پلاننگ کی تحریک نے انسان کو اس مقام پر پہنچا دیا جو کتوں کا مقام ہے۔ کاش ہم فیملی پلاننگ اور نس بندی کی تحریک نہ چلاتے تو بچے ہر گھر میں دو یا چار ہی پیدا ہوا کرتے اب صورت حال یہ ہے کہ کسی گھر میں تو دو ہی بچے ہیں اور کسی میں چودہ تو بات تو وہیں کی وہیں رہی، آبادی کہاں کم ہوئی آبادی تو اسی رفتار سے بڑھ رہی ہے اور قدرت سے ہم زیادہ ٹکرائیں گے تو عذاب اس طرح بھی آسکتا ہے کہ عورتوں کے بجائے مردوں کے بھی بچے ہونے لگیں۔ بس اللہ کی پکڑ سے اللہ ہی ہمیں بچائے۔

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضورِ پُرنور المرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ **کل امر مرھون باوقاتھا** یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تا کہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تا کہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اپریل

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اپریل	شمس وعطارد	قران	۲۲-۲۳
۲/اپریل	قمروزہرہ	مقابلہ	۴۷-۸
۲/اپریل	مریخ وزحل	قران	۱۴-۲۱
۳/اپریل	قمرومشتری	قران	۳۶-۲۱
۴/اپریل	عطاردومریخ	تربیع	۳۵-۱۲
۵/اپریل	قمروعطارد	تثلیث	۲۰-۶
۵/اپریل	عطاردوزحل	تربیع	۵۴-۱۳
۵/اپریل	قمروشمس	تثلیث	۱-۱۹
۷/اپریل	زہرہ وزحل	تثلیث	۶-۱۹
۷/اپریل	قمرومریخ	قران	۱۱-۲۳
۸/اپریل	قمروشمس	تربیع	۴۷-۱۲
۸/اپریل	قمرومشتری	تسدیس	۴۳-۱۹
۱۰/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۴۵-۰۰
۱۱/اپریل	قمرومشتری	تربیع	۳۸-۷
۱۱/اپریل	زہرہ ومریخ	تثلیث	۳۲-۱۱
۱۲/اپریل	قمروزحل	تسدیس	۴۷-۱۷
۱۳/اپریل	قمروزہرہ	تسدیس	۲۶-۶
۱۴/اپریل	قمروعطارد	قران	۴۱-۱۷
۱۵/اپریل	قمرومریخ	تربیع	۱۴-۱۳
۱۶/اپریل	قمروشمس	قران	۲۶-۷
۱۷/اپریل	زہرہ ومشتری	مقابلہ	۲۹-۱۲
۱۸/اپریل	قمرومشتری	مقابلہ	۱۹-۲
۱۹/اپریل	قمروعطارد	تسدیس	۲۶-۲
۲۰/اپریل	قمروشمس	تسدیس	۴۵-۲۰
۲۱/اپریل	قمروزحل	مقابلہ	۱۹-۱۱
۲۲/اپریل	قمرومشتری	تثلیث	۲۵-۶
۲۳/اپریل	قمروشمس	تربیع	۱۵-۳
۲۶/اپریل	عطاردوزحل	تربیع	۵۴-۲
۲۷/اپریل	قمروزہرہ	تثلیث	۱۸-۱۲
۲۹/اپریل	شمس وزحل	تثلیث	۳۳-۱۵

مئی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم مئی	قمرومشتری	قران	۴۲-۰۰
۲/مئی	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۰-۱۴
۳/مئی	قمروعطارد	تثلیث	۲۸-۳
۵/مئی	قمروزحل	قران	۳۲-۱
۶/مئی	قمرومریخ	قران	۴۹-۱۱
۸/مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۵۴-۴
۸/مئی	قمرومشتری	تربیع	۴۰-۹
۹/مئی	شمس ومشتری	مقابلہ	۸-۹
۱۰/مئی	قمروزہرہ	تربیع	۱۲-۲۲
۱۱/مئی	قمرومریخ	تسدیس	۳۰-۱۴
۱۲/مئی	عطاردومریخ	تربیع	۵۹-۸
۱۳/مئی	قمرومریخ	تربیع	۵۹-۲۱
۱۴/مئی	قمروزحل	تثلیث	۲۷-۱۴
۱۵/مئی	قمرومشتری	مقابلہ	۳۷-۵
۱۵/مئی	قمرومریخ	تثلیث	۵۸-۱
۱۷/مئی	قمروزہرہ	قران	۴۷-۲۳
۱۸/مئی	قمروعطارد	تسدس	۲۰-۱۶
۱۹/مئی	قمروزحل	تثلیث	۱۷-۷
۲۰/مئی	قمروشمس	تسدیس	۴۴-۲
۲۱/مئی	قمروعطارد	تربیع	۰۰-۱
۲۲/مئی	قمروعطارد	تسدیس	۱۷-۱۳
۲۳/مئی	عطاردوزحل	مقابلہ	۲۲-۱۱
۲۴/مئی	شمس ومریخ	تثلیث	۸-۸
۲۵/مئی	قمروزحل	تربیع	۵۸-۲
۲۷/مئی	قمرومریخ	تربیع	۱۶-۲
۲۷/مئی	قمروزہرہ	تثلیث	۲۵-۱۲
۲۸/مئی	قمروعطارد	مقابلہ	۵۵-۲۲
۲۹/مئی	قمروشمس	مقابلہ	۴۹-۱۹
۳۰/مئی	قمرونیپچون	تربیع	۵۶-۱۱
۳۱/مئی	قمرویورانس	تثلیث	۳۲-۱۶

جون

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جون	قمروزحل	قران	۴۲-۶
کیم جون	عطاردومریخ	تثلیث	۴۲-۱۹
کیم جون	زہرہ ومشتری	تثلیث	۵۸-۱۹
۳/جون	قمرومریخ	قران	۵۱-۱۵
۴/جون	قمروعطارد	تثلیث	۳۵-۰۰
۶/جون	قمرومشتری	تسدیس	۴-۷
۶/جون	شمس وعطارد	قران	۳۱-۷
۷/جون	قمروعطارد	تربیع	۱-۲
۸/جون	قمرومریخ	تسدیس	۴۳-۱۶
۹/جون	قمروعطارد	تسدیس	۳۱-۲۱
۱۰/جون	قمروزہرہ	تربیع	۴-۱
۱۱/جون	قمرومشتری	مقابلہ	۴۲-۱۰
۱۲/جون	قمروزہرہ	تسدیس	۵۷-۸
۱۴/جون	قمروشمس	قران	۱۲-۱
۱۴/جون	قمروعطارد	قران	۳۱-۱۸
۱۵/جون	قمرومشتری	تثلیث	۳۹-۱۱
۱۶/جون	عطاردوزحل	مقابلہ	۱۶-۷
۱۷/جون	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۲
۱۸/جون	قمروشمس	تسدیس	۵۵-۸
۱۹/جون	قمروزحل	تثلیث	۱۰-۱
۲۰/جون	عطاردومشتری	تثلیث	۱۳-۱
۲۱/جون	قمروزحل	تثلیث	۱۸-۵
۲۱/جون	زہرہ ومریخ	مقابلہ	۲۳-۲۲
۲۳/جون	قمروزحل	تسدیس	۱۶-۱۲
۲۴/جون	قمروعطارد	تثلیث	۲۹-۱۹
۲۵/جون	زہرہ ومشتری	تربیع	۴۸-۲۲
۲۶/جون	قمروزہرہ	تثلیث	۱۹-۱۴
۲۷/جون	شمس ومشتری	مقابلہ	۵۷-۱۸
۲۹/جون	قمرومشتری	تسدیس	۴۲-۰۰
۳۰/جون	قمروعطارد	مقابلہ	۳۰-۱۳

شرف قمر

۱۶راپریل شام ۵ بج کر ۴۹ منٹ سے ۱۶راپریل رات ۷ بج کر ۵ منٹ تک۔ ۱۴رمئی رات ۲ بج کر ۴۲ منٹ سے ۱۴رمئی رات ۴ بج کر ۵۵ منٹ تک۔ ۱۰رجون دن ایک بج کر ۳ منٹ سے ۱۰رجون دوپہر ۲ بج کر ۴۸ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات عملیات کے لئے مثبت مانے گئے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کا فائدہ اٹھائیں، انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ہبوط قمر

۲راپریل صبح ۸ بج کر ۵ منٹ سے ۲راپریل صبح ۹ بج کر ۵۴ منٹ تک۔ ۲۹راپریل سہ پہر ۴ بج کر ۲۱ منٹ سے ۲۹راپریل شام ۶ بج کر ۱۱ منٹ تک۔ ۲۶رمئی رات ۱۰ بج کر ۵۳ منٹ سے ۲۷رمئی رات ۱۲ بج کر ۴۵ منٹ تک۔ ۲۳رجون صبح ۴ بج کر ۲۵ منٹ سے ۲۳رجون صبح ۶ بج کر ۱۸ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا۔ ان اوقات میں عاملین کو منفی کام کرنے چاہئیں، باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے لیکن خواہ مخواہ یا تھوڑے سے نفع کی خاطر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

قمر در عقرب

۱۲راپریل صبح ۴ بج کر ۲۷ منٹ سے ۱۴راپریل دن ۱۲ بج کر ۲۵ منٹ تک۔ ۲۶رمئی شام ۷ بج کر ۱۹ منٹ سے ۲۹رمئی صبح ۳ بج کر ۵۹ منٹ تک۔ ۲۳رجون رات ۱۲ بج کر ۳۴ منٹ سے ۲۵رجون صبح ۹ بج کر ۵۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات کو غیر مبارک مانا گیا ہے، ان اوقات میں منگنی، شادی، مکان کا سنگ بنیاد اور مکان ودوکان کے افتتاح وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہئے اور اگر ان اوقات میں سفر بھی نہ کریں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۳۰راپریل صبح ۸ بج کر ۳۲ منٹ پر آفتاب برج ثور میں داخل ہوگا۔ ۲۰رمئی صبح ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج جوزا میں داخل ہوگا۔ ۲۱رجون دوپہر ۳ بج کر ۷ منٹ پر آفتاب برج سرطان میں داخل ہوگا۔

یہ اوقات دعا کی قبولیت کے لئے بہت اہم ثابت ہوتے ہیں، اپنی خواہشات اور ضروریات اپنے پروردگار کی بارگاہ میں پیش کریں انشاءاللہ خواہش اور ضرورتیں پوری ہوں گی۔

شرف شمس

۸راپریل دن ۲ بج کر ۵۳ منٹ سے ۹راپریل دن ۳ بج کر ۱۸ منٹ تک۔ ان اوقات میں کاروبار، ترقی، الیکشن جیتنے، مقدمات میں کامیابی اور فتوحات وغیرہ کے لئے تعویذ تیار کریں، انشاءاللہ مؤثر ثابت ہوں گے۔

اوج زہرہ

۱۲رمئی صبح ۶ بج کر ۴۱ منٹ سے ۲ بج کر ۳۸ منٹ تک زہرہ مقام اوج میں رہے گا۔ جن حضرات سے شرف زہرہ کا وقت ضائع ہوگیا ہو وہ اس وقت کو اہمیت دیں اور محبت والتفات کے نقوش اس وقت میں تیار کرلیں، انشاءاللہ مفید ثابت ہوں گے۔

شرف مریخ

۹رمئی رات ۳ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۱رمئی حالت شرف میں رہیگا، جنگ وجدل میں کامیابی اور مردانہ طاقت کو بڑھانے اور مستحکم کرنے کے لئے نقوش تیار کریں، انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

منزل شرطین

۱۴راپریل صبح ۸ بج کر ۵۴ منٹ پر

۱۱رمئی شام ۶ بج کر ۹ منٹ پر

۸رجون رات ۲ بج کر ۵۴ منٹ پر

قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والوں کے لئے سنہرا موقع۔

خرید وفروخت کے لئے مبارک تاریخیں

اپریل: ۳، ۱۱، ۱۸، ۲۴۔

مئی: ۱، ۸، ۱۵، ۲۱، ۲۸۔

جون: ۴، ۱۱، ۱۷، ۲۴۔

اوقاتِ نظر سے فائدہ اٹھائیے

نقش خالی البطن: ناجائز تعلقات ختم کرنے کے لئے اس نقش کو تربیع زہرہ زحل کے اوقات میں تیار کریں، انشاء اللہ زبردست فائدہ ہوگا، بحکم خداوندی نتائج جلد برآمد ہوں گے، یہ وقت نامبارک ۵/اپریل رات ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت ۸/اپریل سہ پہر ۳ بجکر ۴۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور ۹/اپریل رات ایک بجکر ۴۴ منٹ پر ختم ہوگا۔

نقش خالی البطن یہ ہے۔

۷۸۶

۶۸۷	۱۸۳۸	۲۲۹
۱۶۰۹	یہاں مقصد لکھیں	۱۱۴۵
۴۵۸	۹۱۶	۱۳۸۰

تربیع مریخ ومشتری

اس نحس وقت کی شروعات ۲۳ جنوری رات ۸ بجکر ۲۴ منٹ پر ہوگی، یہ وقت نحس ۲۵ جون دن میں ۱۱ بجکر ۳۷ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۲۷ جون رات ۳ بجکر ۱۰ منٹ پر ختم ہوگا۔ حاسدین اور دشمنوں کو زیر کرنے کے لئے سورۂ فیل کا نقش خالی البطن ساعتِ مریخ یا ساعتِ مشتری میں لکھ کر قبرستان میں دفن کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۳۹۰۷	۶۸۸
۳۴۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تربیع شمس ومشتری

یہ وقت نحس ۵ جولائی صبح ۴ بجکر ۵۵ منٹ پر شروع ہوگا، یہ وقت نحس ۶ جولائی صبح ۸ بجکر ۱۳ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا، یہ وقت ۷ جولائی دن ۱۱ بجکر ۳ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔

ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے مندرجہ ذیل نقش خالی البطن کو ان اوقات میں لکھ کر قبرستان میں دو قبروں کے درمیان دبا دیں۔ اس نقش کو شمس یا مشتری کی ساعت میں لکھیں اور جن لوگوں کے درمیان تفریق کرانی ہو گی ان کے نام مع والدہ درمیانی خانے میں لکھ دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۶۴	۳۹۰۷	۶۸۸
۳۴۱۹	یہاں مقصد لکھیں	۲۴۴۰
۹۷۶	۱۹۵۲	۲۹۳۱

تثلیث عطارد ومشتری

اس وقتِ سعد کی شروعات ۱۳ جون صبح ۹ بجکر ۳۷ منٹ پر ہوگی، یہ وقت سعد ۱۳ جون رات ۹ بجکر ۱۴ منٹ پر پورے شباب پر ہوگا اور یہ وقت ۱۴ جون صبح ۸ بجکر ۴۷ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ اس وقت ترقی کاروبار، صنعت وحرفت، زراعت باغبانی اور سفر میں کامیابی کے لئے یہ نقش لکھ کر اور نقش کے نیچے طالب اور اس کی ماں کا نام لکھ کر طالب کے سیدھے بازو پر بندھوائیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرادیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۵/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۲۵_۰۰
۸/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۴۷_۱۵
۹/اپریل	تربیع زہرہ وزحل	ختم	۴۴_۰۰
۱۵/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۳۸_۱۸
۱۶/اپریل	تثلیث شمس وزحل	شروع	۶_۱۸
۱۷/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	۵۶_۶
۱۷/اپریل	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۱۳_۱۸
۱۸/اپریل	تثلیث شمس وزحل	ختم	۱۸_۱۸
۱۸/اپریل	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۱_۲۳
۱۹/اپریل	قران شمس وعطارد	شروع	۴_۲۱
۲۰/اپریل	قران شمس وعطارد	مکمل	۲۳_۱۱
۲۱/اپریل	قران شمس وعطارد	ختم	۴۰_۱
۲۲/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۲_۰۰
۲۴/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۵_۱۳
۲۶/اپریل	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۳_۸
۱۰/مئی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۳۹_۹
۱۱/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	شروع	۱۶_۸
۱۲/مئی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۴_۱
۱۲/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	مکمل	۴۸_۱۵
۱۳/مئی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۵۴_۱۱
۱۳/مئی	تثلیث مریخ ومشتری	ختم	۳۱_۲۳
۱۸/مئی	مقابلہ شمس وزحل	شروع	۱۰_۹
۱۹/مئی	مقابلہ شمس وزحل	مکمل	۲۳_۱۹
۲۰/مئی	مقابلہ شمس وزحل	ختم	۳۳_۲۲
۳۱/مئی	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۱۱_۲۱
یکم/جون	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۵۳_۲۰
یکم/جون	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۵۸_۱۹
۲/جون	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۲۴_۲۰

تاریخ	نظرات	ت	وقت
۲/جون	تثلیث شمس ومشتری	شروع	۸_۲۱
۳/جون	تثلیث شمس ومشتری	مکمل	۴۲_۲۱
۴/جون	تثلیث شمس ومشتری	ختم	۲۱_۲۲
۶/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	شروع	۲۴_۱۹
۹/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	مکمل	۱۰_۲۱
۱۲/جون	تسدیس زہرہ ومریخ	ختم	۰۰_۱۹
۱۳/جون	تثلیث عطارد ومشتری	شروع	۳۷_۹
۱۳/جون	تثلیث عطارد ومشتری	مکمل	۱۴_۲۱
۱۴/جون	تثلیث عطارد ومشتری	ختم	۴۷_۸
۲۰/جون	قران شمس وعطارد	شروع	۲۳_۰۰
۲۱/جون	قران شمس وعطارد	مکمل	۴۴_۱۹
۲۲/جون	قران شمس وعطارد	ختم	۷_۱۵
۲۳/جون	تربیع مریخ ومشتری	شروع	۲۴_۲۰
۲۵/جون	تربیع مریخ ومشتری	مکمل	۳۷_۱۱
۲۷/جون	تربیع مریخ ومشتری	ختم	۱۰_۳
۲۷/جون	تربیع عطارد ومشتری	شروع	۸_۱۲
۲۷/جون	تربیع عطارد ومشتری	مکمل	۵۰_۲۳
۲۸/جون	تربیع عطارد ومشتری	ختم	۳۷_۱۱
۲۸/جون	قران عطارد ومریخ	شروع	۲۹_۸
۲۹/جون	قران عطارد ومریخ	مکمل	۲۰_۱
۲۹/جون	قران عطارد ومریخ	ختم	۲۴_۱۸
۵/جولائی	تربیع شمس ومشتری	شروع	۵۵_۴
۶/جولائی	تربیع شمس ومشتری	مکمل	۱۳_۸
۶/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	شروع	۱۱_۹
۷/جولائی	تربیع شمس ومشتری	ختم	۳۷_۱۱
۷/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	مکمل	۴۸_۱۸
۹/جولائی	تسدیس عطارد وزحل	ختم	۶_۷
۱۴/جولائی	تسدیس عطارد ومشتری	شروع	۴۹_۹

قسط نمبر: ۱۶۷

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

اے الیاسؑ میں تسلیم کرتا ہوں کہ آپ اللہ کے نبی ہیں اور یہ جو تمہاری قربانی قبول ہوئی ہے تو وہ ثابت کرتی ہے تم خداوند کے پسندیدہ اور اس کے چنے ہوئے ہو، میں اس کوہستان کرمل پر بعل دیوتا سے روگردانی کر کے اللہ کی فرمانبرداری کرنے کا عہد کر چکا ہوں، پس تو اپنے رب کے حضور دعا کر کہ میری سلطنت میں خوب بارش ہو کیوں کہ آپ جانتے ہیں کہ گزشتہ کئی برسوں سے یہاں بارش نہیں ہوئی اور میرے لوگ سخت کال اور بھوک کا شکار ہیں اور اگر بارش ہو تو ہمارے ہاں غلے کی فراوانی ہو اور لوگ خوشحال ہو جائیں گے۔" اپنی بات ختم کرنے کے بعد جب اخیاب خاموش ہوا تو الیاس علیہ السلام نے اخیاب کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"اے اخیاب! تو میرے ساتھ آ۔"

اخیاب چپ چاپ ان کے ساتھ ہولیا، اس موقع پر اخیاب کے چند ملازم بھی اس کے ساتھ تھے۔ الیاس علیہ السلام انہیں لے کر کوہستان کرمل پر بنی ہوئی عمارت کے کمرے میں داخل ہوئے اور خداوند کے حضور بارش کی دعا کرنے لگے، دعا سے فارغ ہونے کے بعد الیاسؑ نے سامریہ کے بادشاہ اخیاب سے کہا۔

"اے اخیاب سن! اپنے ایک ملازم کو باہر بھیج کہ وہ کوہستان کرمل کی چوٹی پر کھڑا ہو کر سمندر کی طرف دیکھے، کوئی غیر معمولی چیز دکھائی دے تو مجھے بتائے۔"

اخیاب نے ایسا ہی کیا۔ ملازم باہر گیا، تھوڑی دیر تک وہ کوہستان کرمل پر کھڑا ہو کر سمندر کو بار بار دیکھتا رہا پھر واپس آیا اور الیاس علیہ السلام سے آ کر انتہائی مایوسانہ انداز میں کہنے لگا۔

"اے اللہ کے نبی! میں نے وہاں کھڑے ہو کر بڑے غور سے سمندر کی طرف دیکھا مگر مجھے وہاں کچھ دکھائی نہیں دیا۔"

اس کا یہ جواب پا کر الیاس علیہ السلام خاموش رہے۔ انہوں نے پھر ملازم کو باہر بھیجا مگر اس بار بھی اسے سمندر کی طرف سے کچھ دکھائی نہ دیا، یوں الیاس علیہ السلام نے سات بار اس ملازم کو باہر بھیجا اور ساتویں بار وہ ملازم بھاگا بھاگا اندر آیا اور الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے الہ کے نیک بندے! میں نے دیکھا ہے کہ سمندر سے بادل کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا نمودار ہوا ہے، اس کے علاوہ کوئی اور غیر معمولی چیز نمودار نہیں ہوئی۔" یہ خبر سن کر الیاس علیہ السلام نے اپنے قریب بیٹھے سامریہ کے بادشاہ اخیاب کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے اخیاب! دیکھ خداوند کے حضور میری دعا قبول ہوئی، یہ جو بادل کا ٹکڑا سمندر سے نمودار ہوا ہے، بہت جلد یہ سارے آسمان پر پھیل کر موسلا دھار بارش کا سبب بنے گا، لہٰذا قبل اس کے بارش شروع ہو، آؤ شہر کی طرف چلیں ورنہ یہ بارش ہمیں شہر میں داخل نہ ہونے دے گی۔"

الیاس علیہ السلام کا یہ جواب سن کر اخیاب خوش ہو گیا تھا پھر وہ اپنے ملازموں کے ساتھ سامریہ کی طرف چلا گیا تھا جب کہ الیاس علیہ السلام بھی اپنے شاگرد الیسع کے ساتھ شہر کی طرف چلے گئے تھے اس کے بعد جو لوگ وہاں کھڑے ہوئے تھے وہ لوگ بھی آہستہ آہستہ شہر کی طرف روانہ ہو گئے تھے اور وہاں ایک سرائے کے اندر انہوں نے قیام کر لیا تھا۔

☆☆

سمندر کی کوکھ کے اندر سے جو بادل کا ٹکڑا نمودار ہوا تھا وہ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر پھیل گیا پھر بادل گرجنے لگے، ٹھنڈی ہوائیں چلنے لگی اور اس بادل کے باعث دور دور تک بارش ہونے لگی تھی، سامریہ سلطنت کی سرزمین جو برسوں سے پیاسی اور خشک ہو گئی تھی وہ تروتازہ ہو کر رہ گئی تھی، دوسری طرف کوہستان کرمل سے واپسی کے بعد سامیرہ کے بادشاہ اخیاب اپنے محل کے کمرۂ خاص میں داخل ہوا تو اس کی ملکہ ایزبل پہلے سے بڑی بے چینی کے ساتھ اس کا انتظار کر رہی تھی، اس کمرے میں آ کر اخیاب ایک نشست پر بیٹھ گیا، ایزبل نے فوراً اسے مخاطب کر کے

مقابلے کے بارے میں پوچھا۔ ایزبل کا سوال سن کر اخیاب کے چہرے پر اداسی اور پریشانی چھا گئی تھی، تھوڑی دیر تک وہ گردن جھکائے کچھ سوچتا رہا، پھر ایزبل کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"ایزبل! میں آج تک الیاس علیہ السلام کو ایک عام سا آدمی تصور کرتا رہا، پر آج مقابلے کے دوران یہ ثابت ہو گیا کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ اللہ کا نبی ہے۔" اخیاب کی بات پر ایزبل سامنے خالی نشست پر بیٹھ گئی، تھوڑی دیر تک وہ اپنے سر کو جھکائے بڑی ملول سی بیٹھی رہی پھر وہ زخمی ناگن کی طرح اٹھ کھڑی ہوئی اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگی۔

"اخیاب مجھے اپنی اور تیری جان کی قسم جو حشر الیاس علیہ نے میرے بعل کے پجاریوں کا کیا ہے میں کل تک ایسا برا انجام الیاسؑ کا کروں گی۔"

چونکہ اس وقت ایزبل کی حالت پریشان کن ہو رہی تھی لہٰذا اخیاب اسے سہارا دے کر اس کی خواب گاہ میں لے گیا تاکہ وہ آرام کر سکے، خود اخیاب نے ایک قاصد الیاس علیہ السلام کی طرف روانہ کیا اور انہیں ملکہ ایزبل کے ارادے سے آگاہ کر دیا کہ ایزبل کل تک تمہارا خاتمہ کر دینے کے درپے ہے۔

جس وقت ایزبل کے ارادے سے الیاس علیہ السلام کو آگاہی ہوئی اسی وقت ان پر وحی نازل ہوئی کہ وہ سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر یہودہ کی طرف چلے جائیں، پس الیاس علیہ السلام نے اپنے شاگرد اور اللہ کے نبی الیسع علیہ السلام کو سامریہ ہی میں چھوڑا تاکہ وہ حالات پر نگاہ رکھیں اور وہ خود راتوں رات سامریہ کی سلطنت چھوڑ کر فلسطین کی دوسری ریاست یہودہ میں داخل ہوئے وہاں سے پھر حکم خداوندی کے مطابق انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا اور ایک کوہستانی غار میں جا کر انہوں نے پناہ لے لی تھی۔

☆☆

جس وقت الیاس علیہ السلام اور بعل دیوتا کے پجاریوں کے درمیان مقابلے کو دیکھنے کے لئے عزازیل، عارب اور نبیطہ بھی وہاں موجود تھے اور پجاریوں کی اس ناکامی پر عزازیل وہاں سے غائب ہو گیا تھا جب کہ عارب اور نبیطہ نے یوناف اور بیوسا کی طرح سامریہ کی ایک سرائے میں قیام کر لیا تھا۔

اس سرائے میں انہیں تھوڑے ہی دن ہوئے تھے کہ عزازیل ان کے پاس آیا، اس وقت وہ دونوں اپنے کمرے سے باہر دھوپ میں بیٹھے ہوئے تھے، عزازیل ان کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"سنو میرے ساتھیو! کرمل پر اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کے ہاتھوں بعل دیوتا کے پجاریوں کو جو شکست ہوئی تھی اس کے لوگوں پر برے اثرات مرتب ہوئے اور وہ شرک کی طرف اس طرح مائل نہ ہو سکے لیکن اب میں نے ایسا کام کیا ہے کہ جو شرک میں سامریہ کی سلطنت میں پوری طرح پھیلا نہیں سکا، اسے میں ایک اور طریقے سے پھیلانے میں کامیاب ہو جاؤں گا۔" اس پر عارب عزازیل کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

"اے آقا! آپ نے اور کیسا اور کیا انتظام کیا ہے، جس سے آپ شرک کو پھیلانے میں کامیاب ہو جائیں گے اس پر عزازیل بڑی شفقت سے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

"اے رفیقانِ دیرینہ! سنو یہاں سے نکلنے کے بعد میں بنی اسرائیل کی دوسری سلطنت یہودیہ کی طرف گیا، اس وقت وہاں ایک یہوسفط نام کا شخص بادشاہت کرتا ہے۔ میں ایک ستارہ شناس کی حیثیت سے اس یہوسفط کے سامنے پیش ہوا، اس کے سامنے میں نے اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کی حسن کی تعریف کی، یہ ایزبل کی بیٹی بھی بڑی حسین اور پرکشش ہے جب میں نے ایسا کیا تو یہوسفط میری باتوں سے بے حد متاثر ہوا پھر دوستو! تم جانتے ہو میں نے کیا قدم اٹھایا۔"

عارب نے غور سے عزازیل کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "اے آقا! اس کے بعد آپ نے کیا قدم اٹھایا؟"

عزازیل کہنے لگا۔ "دیکھو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی کے حسن و جمال کی تعریف کرنے کے بعد میں نے ترغیب دی کہ وہ ایزبل کی بیٹی سے شادی کر لے۔ یہوسفط اس پر تیار ہو گیا اب تم دیکھو گے کہ وہ اخیاب کی بیٹی کے لئے پیغام بھجوائے گا، مجھے یقین ہے کہ ایزبل اور اخیاب دونوں اس پیغام کو قبول کر لیں گے اور اپنی بیٹی کی شادی یہوسفط کے ساتھ کر دیں گے اور میرے دوستو اخیاب اور ایزبل کی بیٹی ایزبل کی طرح بعل دیوتا کی پرستار ہے، جب یہوسفط کی بیوی بن کر یہودیہ کی سلطنت میں جائے گی تو جس طرح ایزبل نے سامریہ کی سلطنت میں شرک کی ابتدا کی تھی ایسی ہی ایزبل کی بیٹی یہودیہ کی سلطنت میں جا کر بعل دیوتا کے تعلق سے شرک کا طوفان کھڑا کر دے گی اور جب ایسا ہو جائے گا تو میں سمجھوں گا کہ میں نے اپنے مقصد میں پوری طرح کامیابی حاصل کر لی ہے۔" ☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

مہاراشٹرا میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر ایوب قاسمی پر جمعہ کی نماز کے دوران حملہ

تبلیغی جماعت کے مقامی سفیروں پر مار پیٹ اور چندہ کی رقم چھیننے کی کوشش کا الزام، سوشل میڈیا پر گشت کرنے والی اس خبر سے ملت میں تشویش اور اضطراب

سہیل اختر قاسمی: نئی دہلی ایک طرف تو ساری ملت فرقہ پرستوں کے حملوں اور مدارس پر لگائے جانے والے بیجا الزامات کا سامنا کرنے میں لگی ہے وہیں مہاراشٹر سے ایک تکلیف دہ خبر یہ آئی ہے کہ وہاں کے ضلع بیڑ میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر پر تبلیغی جماعت کے نمائندوں نے حملہ کیا اور ان کے پاس موجود رقم چھیننے کی کوشش کی گئی۔ اس خبر کے بعد تبلیغی جماعت اور دیوبند کے درمیان کافی دنوں سے جاری ٹکراؤ کو مزید گہرا کر دیا ہے۔ تبلیغی جماعت جو کہ دارالعلوم دیوبند کی سرپرستی میں برسوں سے اپنا کام کاج چلاتی آرہی ہے، قیادت کے مسئلہ میں دونوں اداروں کے درمیان ہلکی پھلکی نوک جھوک کے واقعات ہوتے رہتے ہیں مگر براہ راست دارالعلوم دیوبند کے سفیر (دعوت وتبلیغ ومالیات فراہمی) پر حملہ کی کوشش نے ان دونوں اداروں کے درمیان انتشار کو نمایاں کر دیا ہے۔ ملک وبیرون میں دیوبند اور تبلیغ سے وابستہ عقیدت مندوں میں اس واقعہ کے بعد تشویش پائی جارہی ہے۔ دارالعلوم دیوبند کے ذرائع کے مطابق کل یوم جمہوریہ کے موقع پر دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ جمعہ کی نماز کے دوران تبلیغی جماعت کے مقامی امیر اور ان کے ساتھیوں نے حملہ کر دیا اور لوٹنے کی کوشش کی۔ سوشل میڈیا پر وائرل ہوئے مولانا ایوب کے ایک آڈیو پیغام کے مطابق مولانا کل ضلع بیڑ کے شہر پرلی کی اختر نی مسجد میں چندہ وصولی کی غرض سے گئے تھے۔ مولانا ایوب کو مہاراشٹر کے ان علاقوں سے چندہ وصولی کی ذمہ داری دی گئی تھی۔ وہ اس سے قبل بھی ان علاقوں میں بغرض چندہ آچکے تھے۔ مولانا کا کہنا ہے کہ پہلے انھوں نے مسجد کے ذمہ داروں سے چندہ وصولی کی اجازت طلب کی اور اسی کے مطابق اعلان کے لئے کھڑے ہوئے تو اسی وقت جماعت تبلیغ کے امیر عبد القادر بھنگار والے (مولانا ایوب نے نامزد کیا) نے کھڑے ہوکر مولانا سے کہا کہ دارالعلوم دیوبند مولانا سعد صاحب اور تبلیغی جماعت کی مخالفت کرتا ہے لہٰذا تمہاری خیریت اسی میں ہے کہ تم یہاں چندہ مت کرو اگر تم چندہ کروگے تو تمہاری خیر نہیں اور تم مسجد سے فوراً نکل جاؤ۔ مولانا ایوب نے مزید الزام لگایا کہ کچھ لوگوں نے بدتمیزی بھی کی اور احمد خان کپڑے والا اور مجاہد اٹو والے نے میرے پاس دیوبند کی موجود امانت چھیننے کی کوشش کی۔ ان کے پاس ایک عربی رومال بھی تھا جسے چھین لیا گیا۔ تاہم مقامی نمازیوں کی مداخلت کے بعد معاملہ رفع دفع کرایا گیا۔ اس معاملہ میں پولیس میں شکایت درج کرانے کی کوئی اطلاع نہیں ہے۔ دارالعلوم دیوبند کی جانب سے جاری بیان کے مطابق مہاراشٹرا میں دارالعلوم دیوبند کے سفیر مولانا ایوب قاسمی کے ساتھ بیڑ کی ایک مسجد میں پیش آنے والا واقعہ تشویشناک اور قابل مذمت ہے۔ الحمدللہ دارالعلوم دیوبند کے سفراء حسب معمول پورے ملک میں کام کر رہے ہیں، کسی طرح کی کوئی بات نہیں ہے۔ سفراء حضرات کو ہدایت ہے کہ علاقہ کے علمائے کرام اور مدارس سے وابستہ رہ کر اپنے اپنے علاقوں میں کام کریں۔ اور فضلاء دارالعلوم دیوبند سے رابطہ بنائے رکھیں۔ دیوبند کے سفیر پر جماعت کے ذمہ داروں کے ذریعہ حملہ کی خبر پھیلتے ہی تبلیغی جماعت اور دارالعلوم دیوبند دونوں اداروں کے عقیدت مندوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی۔ (روزنامہ انقلاب)

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE march 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمال ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
[illegible]	[illegible]	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani [illegible]
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 [illegible] 09756726786

ماہنامہ
دیوبند

طلسماتی دُنیا

اپریل ۲۰۱۸ء

مخالفین مولانا سعد کے نام کھلا خط

اس شمارے میں وہ روحانی فارمولہ ہیں جو ایک کروڑ خرچ کر کے بھی حاصل نہیں کر سکتے

عاطف ہاشمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

جلد نمبر ۲۵
شمارہ ۴
اپریل ۲۰۱۸
سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے
۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے
فی شمارہ ۳۰ روپے

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔
(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
بحرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

ہم کیا تھے اور کیا سے کیا ہوگئے؟

موجودہ زمانہ آزمائشوں اور ابتلاؤں کا زمانہ ہے۔ پورے عالم میں اور بالخصوص ہمارے ملک ہندوستان میں مسلمان اور دین اسلام زبردست سازشوں کی زد میں ہے۔ سازشیں اس قدر بھیانک اور خطرناک ہیں کہ بس الامان والحفظ۔ فلہٰذا موجودہ دور میں پوری امت کا اور خصوصاً علماءِ دین کا فرض ہے وہ اپنا ایک ایک قدم حزم واحتیاط کے ساتھ اٹھائیں اور اُن خطرناک قسم کی غفلتوں اور خدا فراموشیوں سے حتی الامکان خود کو بچائیں کہ جن میں گمشدہ رہنے کے ہم تقریباً عادی بن چکے ہیں۔ اس دور میں جب کہ ہم نت نئی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کا شکار ہیں ہمیں ہر آن اور ہر پل چوکنا اور بیدار رہنے کی ضرورت ہے۔ ہر صاحبِ ایمان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دین اسلام کے لئے ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے ہمہ وقت تیار رہے اور یہ بات ہمیں ہمیشہ ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ دین اسلام اللہ کی خاطر موقعہ بموقعہ قربانیاں دیئے بغیر ہم اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔ یہ زمانہ جو کئی اعتبار سے پرآشوب زمانہ ہے اس زمانہ میں تمام مسلمانوں کو اور خصوصاً علماء کو اور قوم کے پیشوا حضرات کو اپنی ذاتی خواہش، اپنے ذاتی رجحانات اور اپنے من پسند نظریات اور اپنے مسلک ومشرب کو بھی دین اسلام کی آبرو کی خاطر بے دریغ قربان کردینا چاہئے۔ اگر ہم اپنی بے جا خواہشوں اور جائز وناجائز قسم کی سوچوں کی اندھیر گلیوں سے نکل کر اسلام کی خاطر ایثار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے تو ہمیں ایسے ایسے نقصانات برداشت کرنے پڑیں گے جن کی تلافی تمام عمر بھی ممکن نہیں ہے اور صرف نقصانات ہی ہمارے حصے میں نہیں آئیں گے بلکہ ذلتیں اور رسوائیاں بھی ہمارا مقدر بن کر رہ جائیں گی۔

ذاتی رجحانات اور اقتدار پرستی کی وجہ سے یہ امت شروع ہی سے حق وباطل کی آڑ میں تقسیم در تقسیم کا شکار ہوتی رہی ہے اور دشمنانِ اسلام اس امت کو مختلف خانوں میں بانٹنے کی سازش کرتے رہے ہیں۔ خوارج اور روافض جیسے گروہ اسی سازش کا نتیجہ ہیں۔ کربلا کا افسوس ناک معرکہ بھی ذاتی اقتدار حاصل کرنے غرض سے پیش آیا تھا جس میں سینکڑوں صحابہ کی قیمتی جانیں ضائع ہوگئی تھیں اور اہل بیت کو بھی وہ صدمات برداشت کرنے پڑے تھے کہ قیامت تک آنسو بہاکر بھی جس کی تلافی ممکن نہیں ہے۔ کربلا کے واقعہ کے بعد شیعہ اور سنیوں کے درمیان جو دراڑ پڑی تھی وہ ابھی تک نہیں پٹ سکی ہے اور قیامت تک نہیں پٹ سکے گی۔ اقتدار پرستی اور حب جاہ کا سلسلہ ہنوز برقرار ہے، اس لئے امت کے اندر تقسیم در تقسیم کا سلسلہ بھی برقرار ہی ہے۔ یہ اقتدار پسندی ہی کی کرم فرمائی تھی کہ دار العلوم دیوبند جیسا عظیم الشان ادارہ دو حصوں میں بٹ گیا اور فضلاء دار العلوم لاکھوں کی تعداد میں ہوکر بھی بکھر کر اور منتشر ہوکر رہ گئے اور ان کی طاقت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ اس غم میں روتے روتے ابھی ہماری آنکھیں خشک نہیں ہوئی تھیں کہ مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور کی تقسیم کا صدمہ بھی ہمیں برداشت کرنا پڑا۔ اس کے بعد جمعیۃ علماء ہند بھی تقسیم ہوگئی اور ان کے رجحانات بھی تقسیم ہوگئے۔ جمعیۃ کے بعد وہ تبلیغی جماعت بھی دو حصوں میں تقسیم ہوگئی جس کے بارے میں عوام کا یہ تاثر تھا کہ یہ لوگ زر کے طالب نہیں ہیں اور نہ جاہ پرستی کے غلام۔ یہ جماعت بھی دو خانوں میں بٹ کر رہ گئی اور اس جماعت کی تقسیم سے جو فتنے ابل رہے ہیں وہ بھی آنکھیں رکھنے والوں پر عیاں ہیں اور اب مسلم پرسنل لاء بورڈ تقسیم کے دہانے پر کھڑا ہوا ہے۔ خدا نہ کرے اس کی وحدت کے بھی پرخچے اڑ سکتے ہیں کیوں کہ باطل طاقتیں یہ چاہتی ہیں کہ مسلمانوں کا اتحاد باقی نہ رہے کیوں کہ یہ اتحاد ہی مسلمانوں کو مضبوط کرتا ہے اور مسلمان متحد ہوکر اتنی بڑی طاقت بن جاتے ہیں کہ اس کو حق سے منحرف کرنا ارباب باطل کے لئے ممکن نہیں ہوتا۔

اس طرح کی تمام تقسیمیں جو کھل کر ہمارے اداروں اور ہماری جماعتوں میں ہوتی رہی ہیں ان میں اہل باطل کا ہاتھ تو ہے ہی لیکن یہ تقسیمیں ہماری اپنی کوتاہیوں اور اغراض پسندی کا بھی مظہر ہیں۔ خود کو 'حضرت' کہلانے کی دُھن، خود کو 'میر کاررواں' بنانے کا ذوق، خود کو قوم کا پیشوا ثابت کرنے کا جنون ہمیں شرافت اور نجابت کی حدوں سے نکل جانے پر مجبور کرتا ہے اور ہم خوف خدا اور شرم دنیا سے بے نیاز ہوکر اس دنیا کی حد تک سرخ رو ہو بھی جاتے ہیں لیکن امت کا اتحاد پامال ہوجاتا ہے اور ہماری وحدت کی جڑیں کھوکھلی ہوجاتی ہیں۔

مولانا سید سلمان ندوی کے بارے میں ہم یقین کے ساتھ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ انہیں کیا ہوا؟ انہیں کون سی بیماری لاحق ہوئی؟ وہ ایسے ویسے کیوں ہوگئے؟ ان کی جرأت اور پامردی تو قابل مثال تھی۔ ان کا باطل کے سامنے جھکنا اور بک جانا تو ممکن نہیں تھا پھر کیا ہوا؟ کیا ان کی جرأتوں کو کس کی نظر لگ گئی؟ کیا وہ فرقہ پرستوں

سے ڈر گئے؟ کیا انہوں نے اپنے ضمیر کا سودا کرلیا؟ آخر کیا وجہ ہے جو وہ اس طرح کی باتیں کررہے ہیں جن کا کوئی سر پیر نہیں ہے۔ ہم مولانا کو مخاطب کرکے یہ عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ حسنِ نیت کے ساتھ یہ سوچ رہے ہیں کہ اگر ہم بابری مسجد غیر مسلموں کو سونپ دیں تو ہم ان کا دل جیتنے میں کامیاب ہوجائیں گے اور ہمارے ملک میں امن وامان کی بانسری بجنے لگے گی۔ اس طرح کی سوچ کسی شیخ چلی کے خواب کی طرح ہے۔ قابل احترام مولانا سلمان ندوی کو یہ معلوم ہونا چاہئے کہ بابری مسجد فرقہ پرستوں کا ایک سیاسی مسئلہ ہے جسے انہوں نے مذہبی مسئلہ بناکر کھڑا کیا ہے، اس کے برعکس یہ مسئلہ ہمارا مذہبی مسئلہ تھا جس کو ہم سیاسی مسئلہ سمجھ کر حل کرنا چاہتے ہیں۔ مولانا ندوی صاحب کو یہ بات یاد دلانی پڑے گی کہ انگریز اس ملک سے جاتے جاتے ہندو مسلم تفریق کی بنیادیں ڈال کر گئے ہیں اور اس کی سب سے بڑی مثال پاکستان ہے جو انگریزوں کی سازش کی وجہ سے بنا ہے۔ یہ پاکستان اردو زبان، بابری مسجد، اسلامی قانون وغیرہ وہ سلگتے ہوئے مسائل ہیں جن کو وقتاً فوقتاً اس لئے بھڑکایا جاتا ہے تاکہ ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کا فارمولہ ہمیشہ تازہ بتازہ رہے۔ ہمارے ملک کی سیاست انگریزوں کے اس فارمولے کے اردگرد گھومتی نظر آتی ہے اور جب یہ طے ہے کہ ہندو اور مسلمانوں کے درمیان نفرت کے سلسلے کو باقی رکھا جائے گا اور سیاست کی روٹیاں اسی توے پر سینکی جائیں گی تو پھر بابری مسجد ہندوؤں کے حوالے کردینے سے کیا فائدہ ہوگا اور یہ قربانی دیکھ کر مسلمانوں کو کیا ملے گا؟

کیا فرقہ پرستوں کو خوش کرنے کے لئے ہم اردو زبان سے بھی لاتعلق ہوجائیں؟ کیا ہم تاج محل کا انہدام بھی ہنسی خوشی برداشت کرلیں؟ کیا بنارس کی مسجد کو بھی تھالی میں رکھ کر فرقہ پرستوں کو پیش کردیں؟ کیا ہندوستان سے اپنی محبت ثابت کرنے کے لئے ہم اسلامی قانون میں تبدیلیاں کرنے کے لئے بھی راضی برضا ہوجائیں؟ مولانا سلمان صاحب! آپ یقین کریں کہ یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ہمارے ملک میں امن وامان قائم نہیں ہوسکتا کیوں کہ جس ملک کی سیاست انگریزوں کے فارمولے کو زندہ رکھنے کے لئے چل رہی ہو اس ملک میں ایک بابری مسجد کی قربانی سے اور اس طرح کی دوسری قربانیاں دینے سے بھی بات نہیں بنے گی۔ بابری مسجد کا مقدمہ عدالت میں ہے جہاں ''ٹائٹل'' پر بحث چل رہی ہے، عدالت کو فیصلہ یہ سنانا ہے کہ اس زمین کا مالک کون ہے؟ اگر انشاء اللہ عدالت کا فیصلہ مسلمانوں کے حق میں ہوجائے تو پھر ہندو کی آستھا کی خاطر اگر مسلمان متحد ہوکر بابری مسجد کی قربانی کی بات کریں تو شاید بفرضِ محال پوری دنیا میں کوئی اچھا میسج جائے اور یہ ثابت ہوسکے کہ مسلمان امن وامان کی خاطر اپنی جائیداد کی قربانی بھی دے سکتا ہے لیکن مقدمہ کے فیصلے سے پہلے بابری مسجد کو قربان کردینا محض عاقبت نااندیشی ہے۔ یہ بھونڈا دن میں دیکھا ہوا ایک ایسے نادان کا خواب ہے، جس کو کبھی غیر سنہری تعبیر نہیں ہوسکتی۔

یہ بھی ممکن ہے کہ ہمارے قابل احترام مولانا کسی دباؤ میں ہوں اور اس دباؤ کی وجہ سے وہ اس طرح کی باتیں کرنے پر مجبور ہوں، جس طرح کی باتیں وہ ٹی وی پر نشر کررہے ہیں۔ اگر خدانخواستہ ایسا ہی ہے تو پھر ہم کفِ افسوس ملنے اور ان کے حق میں دعا کرنے کے سوا کچھ نہیں کرسکتے۔

تبلیغی جماعت میں تقسیم کا جو سلسلہ چل رہا ہے وہ بھی کچھ کم افسوسناک نہیں ہے۔ مولانا سعد صاحب تمام علماء، تمام مفسرین اور تمام اکابرین کی سوچ سے بالاتر ہوکر قرآن کریم کی آیات کے بارے میں جو کچھ فرمارہے ہیں اور جس ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کررہے ہیں وہ بھی کم افسوسناک نہیں ہے، وہ تو کسی دباؤ میں معلوم نہیں ہوتے اور ان کی موجودہ روش صرف تبلیغی جماعت کے حق میں مضر نہیں ہے بلکہ اس روش سے پوری امت کو اور دین اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

بات صرف ہندوستان میں فرقہ پرستوں کی اجارہ داری کی نہیں ہے یہ تو ایک معمولی سی بات ہے، اس سے پہلے بھی جو حکومتیں آتی جاتی رہیں انہوں نے مسلمانوں کو فریب دینے کے سوا کچھ نہیں کیا۔ کانگریس کے دورِ اقتدار میں بھی جب کہ وہ سیکولرزم کی علمبردار سمجھی جاتی تھی مسلمانوں کا بہت خون خرابہ ہوا اور مسلمانوں کو وہ تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں جو ناقابلِ بیان ہیں، مسلمانوں کے کتنے ہی زخم جو کانگریس کے دور میں لگے ابھی تک ہرے بھرے ہیں اور یہ زخم قیامت تک مندمل نہیں ہوسکتے۔

پورے عالم میں اسلام اور اور یہودیت کی جنگ چھڑی ہوئی ہے۔ ہر جگہ مسلمانوں کو اور دین اسلام کو نشانہ بنانے کی جدوجہد جاری ہے، مسلمانوں کو دہشت گرد ثابت کیا جارہا ہے اور اس دین اسلام کو دقیانوسی اور کٹر مذہب ثابت کرنے کی کوششیں زوروں پر ہیں جس سے زیادہ اچھا اور معتدل مذہب دنیا میں کوئی ہو ہی نہیں سکتا۔ ایسے حالات میں کسی بھی عالم دین، کسی بھی پیشوائے قوم اور کسی بھی جماعت کے حضرت اور سربراہ کا گمراہ کن باتیں کرنا اور امت کو ضلالت کے اندھے کنویں میں دھکیل کر باطل طاقتوں اور یہودیت کو کمک پہنچانا اس دنیا کا سب سے بڑا جرم ہے۔ کچھ لوگ ڈر کر، کچھ لوگ زر کی خاطر، کچھ حب جاہ کی خاطر، کچھ لوگ محض دیوانے پن کی بناء پر گمراہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ محض اپنی بات کی اَنچ اور اپنے غلط نظریہ کی جگالی کرنے سے راندۂ درگاہ ہوجاتے ہیں، اللہ ہم سب کو ان وطیروں اور ان شرارتوں سے محفوظ رکھے جو دین اسلام کے لئے ''سوہانِ روح'' ثابت ہوتی ہیں اور جن سے مسلم قوم کا بیڑہ غرق ہوجاتا ہے۔

قسط نمبر:۱۳

اسم اعظم

حسن الہاشمی

ایک قوی ترین قول کے مطابق مندرجہ ذیل چار آیات اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کا ورد کرنے سے بلائیں اور مصیبتیں ٹل جاتی ہیں، اکثر اکابرین نے ان آیتوں کا ورد کرکے آسمانی آفتوں سے نجات بھی حاصل کی ہے اور اپنے رتبہ کو بھی قابل رشک بنایا ہے۔

ان میں سے ایک آیت سورۂ انبیاء کی ہے۔ لَآ اِلٰـهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ○ یہ دعا حضرت یونس علیہ السلام نے اس وقت کی تھی جب آپ کو مچھلی نے نگل لیا تھا، آپ کو پوری طرح تاریکی نے گھیر رکھا تھا اور آپ سخت قسم کی گھٹن میں تھے۔ آپ نے اس آیت کا ورد شروع کیا اور حق تعالیٰ نے اس آیت کی برکت سے انہیں مچھلی کے پیٹ سے نجات عطا کی۔ ہمارے بزرگوں نے بارہا اس آیت کا تجربہ کیا ہے اور تجربہ ہمیشہ کامیاب رہا ہے، آج بھی اگر کوئی شخص اس آیت کا ورد کرے، اندازاً ایک تسبیح پڑھنے کا معمول رکھے تو وہ ناگہانی مصیبتوں سے محفوظ رہے گا، خاص موقعوں پر اس کا اندازہ گیارہ ہزار مرتبہ سورت تک پڑھنا بزرگوں کے معمولات میں رہا ہے۔ اکثر اکابرین مصائب کے وقت سوا لاکھ بار پڑھ کر مصائب سے نجات پاتے تھے، سوا لاکھ مرتبہ کا ختم گیارہ افراد بھی مل کر کر سکتے ہیں انشاء اللہ کبھی مقصد میں ناکامی نہیں ہوگی۔

دوسری آیت سورۂ آل عمران کی ہے۔ ”حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ“ غزوہ بدر کے موقع پر سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم اسی آیت کا ورد کرتے ہوئے اپنے اصحاب سے یہ فرما رہے تھے کہ میں اب پہاڑوں سے ٹکرا سکتا ہوں کیوں کہ میں ایک ایسا ورد کر رہا ہوں جو ہمیں کامیابی اور سربلندی عطا کرنے کا ذریعہ بنے گا۔ تاریخ اسلامی گواہ ہے کہ ۳۱۳ مسلمانوں کو ساڑھے چار ہزار کفار و مشرکین پر کتنی شاندار فتح نصیب ہوئی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی قیدی کسی ایک جگہ بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ یہ کلمات پڑھے ”مَا شَآءَ اللّٰهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَحَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ“ چند دنوں یہ عمل کرنے پر انشاء اللہ قید سے رہائی نصیب ہوگی۔ اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص روزانہ اس آیت کو ۴۵۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کی تمام ضرورتیں اور خواہشیں پوری ہوں، دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو اور قدم قدم پر سرخروئی، سربلندی میسر آئے اور مال و دولت کے ساتھ ساتھ عزتیں اور عظمتیں عطا ہوں۔ تیسری آیت سورۂ انبیاء کی ہے۔ ”اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○“ حضرت ایوب علیہ السلام جب آزمائش میں مبتلا تھے، شدید بیمار تھے، آپ کے جسم پر زخموں کی تعداد اتنی تھی کہ انہیں شمار کرنا محال تھا، تب آپ نے یہ دعا کی اور اس دعا کی برکت سے آپ کو بیماری سے نجات ملی اور آپ اللہ تعالیٰ کی آزمائش میں سرخرو ہوئے، کسی بھی بیماری کے لاحق ہونے پر اگر مریض اس دعا کا ورد کرے تو اس کو بیماری سے نجات مل جائے، اگر مریض پڑھنے پر قادر نہ ہو تو اس کے تیماردار اس آیت کو پڑھ کر اس پر دم کریں اور پانی پر دم کرکے اس کو پلائیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ بطور خاص مرگی کا دورہ پڑنے پر یا کسی بھی طرح کے فیٹ آجانے پر یا کسی بھی طرح کی بیماری لاحق ہونے پر اگر اس طرح پڑھ کر مریض سے پڑھ کر دم کریں گے تو مریض کے مرض میں افاقہ ہوگا اور چند دن میں شفا نصیب ہوگی۔

رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ ○ رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ ○ رَبِّ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنِ ○

چوتھی آیت سورۂ مومن کی ہے۔ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ ○ کسی بھی پریشانی کے وقت اس آیت کا پڑھنا بھی صحابہؓ اور اولیاء کا طریقہ رہا ہے، آج بھی اگر کوئی شخص کسی مصیبت کا شکار ہو اس پر کوئی ناحق مقدمہ چل رہا ہو وہ حد سے زیادہ مقروض ہو گیا ہو، وہ کسی ظالم حاکم و افسر کے ظلم کا شکار ہو وہ قید میں ہو، یا دشمنوں کی ریشہ دوانیوں اور سازشوں سے نجات چاہتا ہو تو اس آیت کو تین سو مرتبہ صبح شام پڑھنے کا معمول بنائے، انشاء اللہ ۲۱ دن میں ہر طرح کے مسائل و مصائب سے چھٹکارا ملے گا۔ لاریب مذکورہ چاروں آیات اسم اعظم کا درجہ رکھتی ہیں اور ان کا ورد کرنے کے بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو اپنے بزرگوں کے طریقوں کو زندہ رکھ کر خود زندگی حاصل کرتے ہیں اور اپنے رب کے کلام کا ورد کرکے اپنے رب کی نظروں میں محبوب اور برگزیدہ بن جاتے ہیں۔ ☆☆

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

''خریداری کی نیت کے بغیر بولی میں اضافہ مت کرو۔''

(بخاری ومسلم)

فائدہ: انسان کی نیت خریدنے کی نہ ہو، پھر بھی قیمت بڑھا کر بولی لگائے تو ظاہر بات ہے کہ اس سے دوسرا خریدار دھوکا کھا جائے گا اور اسے اصل قیمت سے کہیں زیادہ قیمت پر وہ چیز خریدنی پڑے گی، گویا یہ بھی دھوکا دہی کی ایک صورت ہے۔

اقوال زریں

☆ ابر کے سائے اور غرض مند کی دوستی کا کوئی فائدہ نہیں، اعتماد روح کی مانند ہے، ایک بار چلا جائے تو واپس نہیں آتا۔

☆ اپنی غلطی چاہے ذلت کی ہو، نصیحت کی بات چاہے کڑوی ہو قبول کرو۔

☆ جب نیکی تمہیں مسرور کرے اور برائی افسردہ کرے تو تم مومن ہو (رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ پیغمبروں کی میراث علم ہے اور فرعون وقارون کی میراث مال ہے۔

☆ لوگوں سے ملو تو اخلاق کی بنیاد پر اور کٹو تو اعمال کی بنا پر۔

☆ وہ بنیاد جو کبھی نہ ہو ''عدل'' ہے اور وہ تلخی جس کا آخر شیرینی ہو، صبر ہے۔'' وہ شیرینی جس کا آخر تلخ ہو شہوت ہے وہ بلا جس سے دلوں کو بھاگنا چاہئے عشق ہے۔

حضرت شفیق بلخیؒ سے ایک شخص نے وصیت چاہی فرمایا اگر ''یار چاہتا ہے تو تجھے خدائے برتر کافی ہے، اگر ہمراہ چاہتا ہے تو کراماً کاتبین کافی ہیں، اگر کام چاہتا ہے تو عبادت کافی ہے، اگر وعظ چاہتا ہے تو مرگ کافی ہے جو کچھ کہا گیا اگر تجھے پسند نہیں تو جہنم کافی ہے۔''

☆ بولنا عظیم ہے خاموشی اس سے عظیم تر۔

اچھی باتیں

☆ تکلیف دکھ سے نہیں دُکھ دینے والے سے ہوتی ہے۔

☆ خوابوں کے اندر زندہ مت رہو لیکن اپنے اندر خوابوں کو زندہ رکھو۔

☆ ہم کسی کو اپنی مرضی سے چاہ تو سکتے ہیں لیکن یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ بھی ہمیں چاہے۔

☆ محبت اس سے نہیں کی جاتی جو خوبصورت ہو، خوبصورت وہ ہوتا ہے جس سے محبت ہو۔

مہکتی کلیاں

☆**سچائی:** انسانیت کا حسن ہے۔

☆**جھوٹ:** دم گھٹنے والا دھواں ہے۔

☆**حسن:** نگاہ کی جستجو ہے۔

☆**محبت:** مشکلات کی سیڑھی ہے۔

☆ **ہنسی:** راہ حیات کا راگ ہے۔

☆ **ساحل:** سمندر کا لب ہے۔

☆**ندی:** پہاڑ کا آنسو ہے۔

☆ **نیک ہمسایہ:** برے وقت کا بہترین دوست ہے۔

☆**زندگی:** زہر سے زیادہ کڑوی ہے اور شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

☆بچوں کی اصلاح مکتب میں اور عورت کی اصلاح گھر میں۔

خطرناک غلطیاں

☆اس خیال میں مست رہنا کہ ہمیشہ خوبصورت اور تندرست رہوں گا۔

☆ اس نیت سے عیب کرنا کہ صرف دو چار مرتبہ کر کے چھوڑ دوں گا۔

☆اپنا راز کسی دوسرے کو بتا کر اس کو پوشیدہ رکھنے کی درخواست کرنا۔

☆ہر ایک انسان کے متعلق ظاہری صورت دیکھ کر رائے قائم کرنا۔

☆جو کام اپنے آپ سے نہ ہو سکے، اس کو سب کے لئے ناممکن خیال کرنا۔

☆لوگوں کی تکلیف میں حصہ نہ لینا اور ان سے ہمدردی کی امید رکھنا۔

☆اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند اور لائق تصور کرنا۔

☆آزمائے ہوئے کو دوبارہ آزمانا۔

یہ بھی پڑھئے

☆محبت جب وفا میں ڈھلتی ہے تو امر ہو جاتی ہے۔

☆ہر آنکھ دیکھتی ضرور ہے مگر محسوس کرنیوالی آنکھ بہت کم ہوتی ہے۔

☆تعلق، جذبے، محبت سب اتنی ہی شدت سے جواب چاہتے ہیں جتنی شدت سے وہ کسی کے لئے پیدا ہوتے ہیں، اگر انہیں انکی طلب کے مطابق جواب نہ دیا جائے تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

☆ پتہ نہیں کیوں انسان اپنا غم سہہ لیتا ہے خود پر گزری برداشت کر لیتا ہے، مگر جب کسی عزیز ہستی کو اس دکھ کو بھٹی میں جلتا ہوا پاتا ہے تو ضبط نہیں کر سکتا۔

☆نفرت ایسی چیز ہے، جو محبت کے چہرے پر جھریاں ڈال دیتی ہے۔

☆اگر لگن میں خلوص اور کچھ پا لینے کی تمنا ہو تو پھر ہار نہیں کرتے۔

☆ محبت ایک ایسی زنجیر ہے جس میں انسان کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے بھی ہو جائے تو بھی آزاد نہیں ہوتا۔

☆محبت روح کا گلاب ہے اگر یہ مرجھا جائے تو زندگی میں کشش باقی نہیں رہتی۔

☆ جو ٹل جائے وہ مقدر نہیں، اندیشہ ہے، جو بدل جائے وہ صرف امکان ہے مقدر نہیں، جو نہ بدلے وہ مقدر ہے، جو اٹل ہو وہی امر الٰہی ہے وہی نصیب ہے، ہمارا نصیب۔

یقین جانئے

☆ظالم کے ظلم سے نہیں صابر کے صبر سے ڈرو۔

☆کسی کو حقیر مت سمجھو کیوں کہ راستے کا معمول پتھر بھی منہ کے بل گرا سکتا ہے۔

☆جس کو اپنا خیال نہیں وہ کسی کا خیال نہیں رکھ سکتا۔

☆دوست کی مجبوری کو اس کی بے رخی مت سمجھو۔

☆اخلاق اچھا ہونا اللہ سے محبت کی دلیل ہے۔

☆نیک بننے کی کوشش ایسے کرو جیسے حسین بننے کی کوشش کرتے ہو۔

☆ گفتگو چاندی ہے اور خاموشی سونا۔

☆ سچائی کی خوبی یہ ہے کہ یہ سادہ لفظوں میں ظاہر ہو کر دل کو مسخر کر لیتی ہے۔

☆ جہاں سورج چڑھتا ہے وہاں رات بھی ضرور ہوتی ہے لیکن جہاں علم کی روشنی ہو، وہاں جہالت کا اندھیرا کبھی نہیں آسکتا۔

☆ بزدل لوگ موت سے پہلے کئی بار مرتے ہیں لیکن بہادروں کو صرف ایک بار موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

☆ جو شخص دوسروں کو اپنے بے عزتی کرنے کی اجازت دیدے وہ واقعی اس کا مستحق ہے۔

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔

روشن روشن باتیں

☆ ذوق وشوق سے عاری عمل انسانی زندگی میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کرتا۔

☆ بزرگی علم وعقل اور تقویٰ کے سبب سے ہوتی ہے۔

☆ تکبر اور گستاخی کا ایک لمحہ ساری عمر کے اطاعت وعبادات کو برباد کر کے رکھ دیتا ہے۔

☆ عاجزی، تواضع اور ادب سابقہ خطاؤں کو بھی معاف کرا دیتا ہے۔

☆ اگر کسی انسان کی زندگی میں عبادت کا پہلو ہے اور خدمت کا پہلو نہیں تو وہ سراسر غرور کی پوٹلی بن جاتا ہے۔

☆ خیالات کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے اس پر ظلم کی راہیں آسان ہو جاتی ہیں۔

☆ قلب کی پاکیزگی جس انسان کو حاصل ہو جائے، اس پر معرفت کی منزل آسان ہو جاتی ہے۔

☆ ہر اچھا عمل تقویٰ ہے۔

قیمتی باتیں

☆ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کے رزق، عمر اور رتبے میں ترقی ہو تو آپ اپنے رشتے داروں سے اچھا سلوک کریں۔

☆ ہمیں دو کان اور ایک زبان دیئے گئے ہیں تاکہ ہم سنیں زیادہ اور بولیں کم، گویا عقل مند وہ ہے جو کم بولے اور زیادہ سنے۔

☆ جو لوگ خوبصورت نہیں ہوتے وہ اپنی میٹھی زبان سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر لیتے ہیں۔

☆ غصہ انسان کے منہ کے تالے کھول دیتا اور عقل اور آنکھوں کے دروازوں کو بند کر دیتا ہے۔

☆ اگر سارے جہاں کا غم تیرے دل پر چھا جائے تو اداس نہ ہو یہ یقین رکھ کہ یہ وقت گزر جائے گا۔

☆ اگر تم اپنے ماں باپ کا دل نہ دکھاؤ گے اور ان کا حکم مانو گے تو پتھر اور لوہا بھی تمہارے ہاتھوں میں موم ہو جائے گا یعنی ہر مشکل آسان ہو جائے گی۔

☆ ہر عمدہ اور اچھا کام ابتدا میں ناممکن ہی نظر آتا ہے۔

☆ مایوسی ایک دھوپ ہے جو سخت وجود کو بھی جلا کر رکھ دیتی ہے۔

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

☆ تمہارا غم یا تمہاری خوشی جتنی عظیم ہو گی تمہاری روح اسی قدر نکھرے گی۔

☆ مرنے سے پہلے جسم حقیقت ہے اور مرنے کے بعد روح حقیقت ہے۔

باتیں مطلب کیں

☆ اتنا کھاؤ جتنا ہضم ہو سکے۔

☆ اگر تم ماں باپ کی باتوں پر توجہ دو گے تو تمہارے آگے لوہے اور پتھر کی سلیں بھی موم ہو جائیں گی۔

☆ جہاں غصہ ہے سمجھ لو وہاں تباہی ضرور ہے۔

☆ ایک چھوٹی سی نیکی بہت بڑے ارادے سے بہتر ہے۔

☆ زندگی کو بہترین اصولوں کے مطابق گزارو ورنہ تنکوں کی طرح بکھر جاؤ گے۔

☆ دوسروں کی برائیاں ڈھونڈنے کی بجائے اپنی برائیاں دور کرو۔

☆ جب تو گناہ کرے تو خدا کا رزق نہ کھا کیوں کہ یہ کتنی بڑی نمک حرامی ہے کہ انسان جس کا رزق کھائے اس کی نافرمانی کرے۔

پیاری پیاری باتیں

☆کسی کا دل مت دکھاؤ کیوں کہ دل میں اللہ تعالیٰ بستا ہے۔

☆ہمیشہ دکھ سکھ میں اللہ تعالیٰ کو یاد کرو۔

☆اپنے سے بڑوں کا احترام کرو۔

☆مصیبت کے وقت کسی کے کام آنا بھی ایک نیکی ہے۔

☆سچی محبت کرنی ہو تو اللہ تعالیٰ کی ذات سے کرو۔

☆ماں باپ کا ادب کرنے والا دنیا میں کبھی ناکام نہیں ہوتا۔

کترنیں

☆جس شخص نے وقت ضائع کیا، اس نے سب کچھ ضائع کیا۔

☆خوش اخلاقی سب سے بڑی دولت ہے۔

☆کسی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کرو، ممکن ہے، اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور تمہیں اس مصیبت میں مبتلا کردے۔

☆جو اپنے وعدے کا پابند نہیں اس کا کوئی دین نہیں۔

☆عقل کی حد ہوسکتی ہے لیکن بے عقلی کی نہیں۔

☆اپنے آپ کو دانا نہ سمجھو بلکہ اس بات کا اندازہ لگاؤ کے تم کیا کیا نادانیاں کرتے ہو۔

☆ظالم صرف وہی نہیں جو ظلم کرے بلکہ وہ بھی ظالم ہے جو باوجود قدرت رکھنے کے ظالم کو ظلم کرنے سے نہیں روکتا۔

☆عظیم ہے وہ دل جس میں دوسروں کے درد کا احساس ہو۔

☆مرنے والوں سے عبرت حاصل کرو۔

☆اللہ تعالیٰ کے سوا کسی سے امید نہ رکھو۔

انمول موتی

☆جہالت روح کی فاقہ کشی ہے۔

☆ان کی خاموشی سے ڈرو جن کا آپ نے دل دکھایا ہے کیوں کہ انہوں نے کچھ کہا نہیں یا کیا نہیں تو بدلے میں اللہ ضرور کرے گا۔

☆ کچھ زندہ لوگ ہمارے اندر اپنے کردار کی وجہ سے قبل از وقت مر جاتے ہیں۔

☆ لفظ اور رویئے ریت پر بنے نقش نہیں ہوتے کہ وقت کی لہریں ان کے نقوش مٹادیں، بلکہ یہ دل پر کندہ ہوکر اپنے آثار تادیر قائم رکھتے ہیں۔

☆کسی بے قصور انسان کو ذلیل کرتے ہوئے آپ اسے اس کی اوقات یاد نہیں دلا رہے ہوتے، بلکہ اپنی اوقات دکھا رہے ہوتے ہیں۔

منتخب اشعار

سر اٹھانے لگ گئے ہیں پھر یزیدی ہر جگہ
اب خلافت کا کھلا اعلان ہونا چاہئے

☆

سمجھ کر دوستی کریں نظر دھوکہ نہ کھا جائے
چمکتا جو نظر آتا ہے وہ سونا نہیں ہوتا

☆

ہم اتنے زیادہ برے بھی نہیں
اس میں بھی سمجھنے کی زحمت کرو

☆

کسی کو دودھ کی نہریں میسر
ہمیں پینے کو پانی بھی نہیں ہے

☆

کوئی کھاتہ کوئی کتاب نہ رکھ
دوستی ہے تو پھر حساب نہ رکھ

☆

خوشی سے سب پہ لٹاتے ہیں پیار کی دولت
غریب لوگ بھی کتنے امیر ہوتے ہیں

☆

اب دوست بھی پت جھڑ کے درختوں کی طرح ہیں
ان سے کوئی ٹھنڈک کوئی سایہ نہیں چلتا

ہار جیت

حضرت شیخ جنید بغدادیؒ کا فرمان ہے کہ دنیا کے ہر میدان میں ہار جیت ہوتی ہے لیکن اخلاق میں کبھی ہار اور تکبر میں کبھی جیت نہیں ہوتی۔

محمد اجمل انصاری مئو ناتھ بھنجن یوپی انڈیا

قسط نمبر: ۱۷

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

ایک گنہ گار کی مناجات

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زمانہ تھا ایک آدمی تھا جو بڑا ہی گنہگار تھا، بڑا ہی خطا کرتا تھا، اس نے کبھی نیکی نہیں کی تھی، جوانی والے کاموں میں لگا رہتا، دن رات نفسانی خواہشات کو پوری کرنے میں لگا رہتا، دن رات شیطان بن کر کام کرتا رہتا، اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان ہی نہیں تھا، اتنا مست تھا اپنی خواہشات میں حتیٰ کہ اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی نازل فرمائی کہ اے میرے پیارے موسیٰ فلاں بندے کو جا کر میرا پیغام دیدو کہ تمہیں میں نے بندگی کے لئے بھیجا تھا مگر تم نے دنیا میں جا کر نافرمانی کی تم نے گناہ کئے اور اتنے گناہ کئے کہ نیکی کے قریب بھی نہ گئے گناہوں نے تمہارا احاطہ کرلیا اب میں تم سے ناراض ہوں اس لئے میں تمہیں نہیں بخشوں گا اور قیامت کے دن میں تمہیں جہنم کا عذاب دوں گا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب یہ پیغام سنا اس بندے کے پاس گئے اور اس کو جا کر کہا کہ تو نے اتنے گناہ کئے اتنے گناہ کئے اللہ تعالیٰ تجھ سے ناراض ہیں اور فرماتے ہیں کہ میرے بندے میں تجھ سے غضب ناک ہوں تو نے قدم قدم پر میرے حکم کو توڑا میرے پیغمبر کی سنتوں کو چھوڑا لہٰذا میں تجھ سے خفا ہو گیا اب میں تجھے نہیں بخشوں گا اور تجھے جہنم میں ڈالوں گا۔ اس بندے نے یہ بات سنی اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کے اندر عجیب کیفیت پیدا کردی اس کے دل میں بجلی کا جھٹکا سا لگا اور سوچنے لگا کہ میں اتنا گنہگار ہوں کہ پروردگار مجھ سے ناراض ہو گئے، غضبناک ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کے ذریعہ پیغام بھیج دیا میں تجھ سے خفا ہوں، تجھ سے راضی نہیں ہوں گا اور تجھے جہنم کی آگ میں ڈالوں گا، جب یہ پیغام ملا وہ شہر سے باہر جنگل میں نکل گیا، ویرانے کے اندر جا کر اپنے پروردگار سے مناجات کرنے لگا، کہنے لگا۔

اللہ میں اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میں نے بڑے گناہ کئے۔ کوئی وقت نہیں چھوڑا، دن میں بھی کئے، رات میں بھی کئے، محفل میں کئے، تنہائی میں کئے۔

اللہ میں نے گناہوں میں کسر نہیں چھوڑی، میں نے سر پر بڑے بڑے بوجھ لادلئے مگر میرے پروردگار اگر میرے پاس گناہوں کے بوجھ ہیں تو تیرے پاس بھی تو عفو و درگزر رنے کے خزانہ ہیں، اللہ کیا میرے گناہ اتنے ہو گئے کہ تیرے عفو و درگزر کے خزانوں سے بھی زیادہ ہیں۔

مولیٰ اگر تو کسی کو پیچھے دھکیلے گا پھر اسے کون اپنے سینہ سے لگائے گا۔

اللہ اگر تو کسی کو مایوس کرے گا تو اس کو امید دلانے والا کون ہوگا۔

اے بکسوں کے دستگیر میں تیرے سامنے فریاد کرتا ہوں تو مجھے مایوس نہ فرما، تیری رحمت میرے گناہوں سے زیادہ ہے۔

اور میرے گناہ تیری رحمت سے تھوڑے ہیں۔

اور بالآخر اس نے کہا اے پروردگار اگر میرے گناہ اتنے زیادہ کہ بخشش کے قابل نہیں تو پھر میری ایک فریاد سن لے، اے میرے اللہ تیری جتنی مخلوق ہے ان سب کے گناہ میرے سر پر ڈال دینا، مجھے قیامت کے دن عذاب دے دینا مگر اپنے باقی بندوں کو معاف کر دینا اس کے یہ الفاظ پسند آگئے، فوراً موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی نازل ہوئی۔

اے میرے پیارے پیغمبر علیہ السلام بتادیجئے کہ تم نے جو میری رحمت کا اتنا سہارا لیا کہ میں حنان ہوں منان ہوں، رحیم ہوں کریم ہوں، میں نے تمہارے گناہوں کو معاف کردیا بلکہ تمہارے گناہوں کو نیکیوں میں تبدیل کردیا، تو جو رب کریم اتنا مہربان ہو تو ہم کیوں نہ ان محفلوں میں بیٹھ کر اس رب کی رحمت سے حصہ پائیں، اپنے گناہوں کو بخشوائیں اور آئندہ نیکوکاری اور پرہیزگاری کی زندگی گزارنے کا ارادہ کریں۔ پروردگار ہمیں سچی توبہ کی توفیق عطا فرمادیں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر: ایک

حسن الہاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے بہت کم ملتے ہیں۔ قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کے لئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

کسی بھی تاریخ پیدائش میں ۲ صفر کا ہونا، تاریخ پیدائش کو آخری حد تک مجروح کردیتا ہے اور انسان کو قدم قدم پر مزاحمتوں کا اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ایسی صورت میں انسان کو اپنا صحیح مقام حاصل کرنے کے لئے اور صحیح طور پر ترقی کرنے کے لئے ہر قدم کو احتیاط سے اٹھانا پڑتا ہے، ایسے لوگ جلد بازی کی وجہ سے اکثر نقصان اٹھاتے ہیں۔ جن لوگوں کی تاریخ پیدائش میں ۲ صفر ہوں تو ان کی زندگی کا ابتدائی دور بڑی مشکلات میں گزرتا ہے، لیکن آخری دور میں انہیں کچھ راحت نصیب ہوجاتی ہے لیکن آخری دور میں بھی راحت حاصل کرنے کے لئے انہیں کافی احتیاط کے ساتھ اپنے قدم اٹھانے پڑتے ہیں کیوں کہ ان کی ذرا سی غلطی بھی انہیں بڑے بڑے خسارہ سے دوچار کرتی ہے، اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں صفر ۳ ہوجائیں تو ایسے شخص کو اپنی زندگی میں ایسے نقصانات کا سامنا کئی بار کرنا پڑسکتا ہے، جن کی تلافی ممکن نہ ہو۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ یا ۵ ہو تو پھر ایک سے زیادہ صفر بہت نقصان پہنچاتے ہیں اور زندگی کو بار بار ہچکولے کھانے پڑتے ہیں لیکن اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا ۹ ہو تو ایک سے زیادہ صفر اس کو زیادہ نقصان نہیں پہنچاتے بلکہ ان لوگوں کو ایک سے زیادہ صفر سے کچھ فائدہ ہی ہوجاتا ہے۔

ایک عدد کسی تاریخ پیدائش میں ایک کا عدد اگر ۲ مرتبہ آجائے تو یہ خوش نصیبی کی بات ہوتی ہے۔ ایک عدد کی ۳ یا چار مرتبہ کی تکرار انسان کے مرتبہ کو بہت بلند کردیتی ہے اور ایسا انسان بین الاقوامی شہرت کا انسان بن جاتا ہے، بشرطیکہ تاریخ پیدائش میں ۳، ۶، ۸ یا ۹ کے اعداد صفر کے ساتھ شامل ہوں لیکن جن حضرات کی تاریخ پیدائش میں ایک، ایک سے زیادہ بار آتا ہے، ان کی ازدواجی زندگی پرسکون نہیں گزرتی، ایسے لوگ سکون سے محروم رہتے ہیں اور انہیں اضطراب اور بے چینی کے غم برداشت کرنے پڑتے ہیں، لیکن اگر کسی بھی تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہو البتہ صفر مفقود ہو تو پھر ازدواجی زندگی بہت خوشگوار گزرتی ہے اور میاں بیوی ایک دوسرے کے متوالے بنے رہتے ہیں، اگر میاں بیوی کی تاریخ پیدائش میں ا، ۸، ۹ کی تکرار ہو لیکن دونوں کی تاریخ پیدائش میں صفر موجود نہ ہو تو ان کی ازدواجی زندگی قابل رشک گزرتی ہے اور یہ تمام عمر ایک دوسرے کے شیدائی بنے رہتے ہیں۔

تاریخ پیدائش میں اگر ایک کی تکرار ہو، صفر موجود نہ ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک یا ۲ بنتا ہو تو انسان ماہر علم نجوم، دست شناسی بن سکتا ہے اور بین الاقوامی شہرت حاصل کرسکتا ہے۔

اگر تاریخ پیدائش میں ایک کی تکرار ہو اور تاریخ پیدائش میں عدد ۵ دو مرتبہ شامل ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۵ ہو تو پھر صاحب تاریخ جج بن سکتا ہے یا کسی بڑے تعلیمی اداروں کا اسکالر بھی بن سکتا ہے، یہ لوگ ہمیشہ معاملات کے روشن پہلو کو دیکھتے ہیں اور دوسروں کے سامنے ہمیشہ مثبت پہلو رکھتے ہیں اور یہ لوگ شاذ و نادر ہی سے کسی سے عداوت رکھتے ہیں، ان کا مزاج بے مثال ہوتا ہے اور ان کی مقبولیت حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆

اسمائے الٰہی کے خواص

یا اللہ (٦٦) اے خدا	اسم اعظم ہے عشق الٰہی میسر آئے اور روشن ضمیری کے لئے ہر روز ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔ عصر کے وقت اور آخر تہائی رات میں اس کو ٦٦ مرتبہ پڑھ کر دعا کرنے سے حاجت روا ہوگی۔
یا رحمن (۲۹۸) اے بڑے مہربان	ہر نماز فرض کے بعد پڑھنے سے خداوند علم کی مہربانی شامل حال ہونے اور کاروبار میں بہتری کا باعث ہے۔ آنکھوں کی سرخی دور کرنے کے لئے ۴۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پئیں۔
یا قدوس (۱۷۰) اے پاک ذات	ہر جمعہ کو اس کی تسبیح کرنے والا باطنی برائیوں سے دور ہوگا۔ برائے حمل ہر روز ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے۔ ناسور زخم شرم گاہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ نماز صبح ومغرب ۱۱ مرتبہ پڑھے۔
یا سلام (۱۳۱) اے سلامتی دینے والے	ہر آفت سے سلامتی کے لئے ہر بیماری سے شفا کے لئے، تحفظ ام الصبیان کے لئے، بیہوش مریض کو ہوش میں لانے کے لئے سرہانے بیٹھ کر ۳۰۰ مرتبہ پڑھے۔ مریض کو پانی پر، دوا پر دم کر کے پلائے۔ مجرب ہے۔
یا رحیم (۲۵۸) اے رحم کرنے والے	ہر واجب نماز کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے سے رحمت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ مہربانی خلقت، دشمن کو ملائم کرنے کے لئے ۵۰۰ مرتبہ، خاتمہ بالخیر ایمان کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے۔
یا علیم (۱۵۰) اے صاحب علم	کند ذہن بچے کے حافظہ کو روشن کرنے کے لئے، علم میں اضافہ کے لئے ۴۰ روز تک ۲۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائے مجرب ہے، جمعہ کی شب بعد نماز عشاء ۱۰۰۰ ہزار مرتبہ پڑھ کر سوال کر کے بغیر بات کئے سو جائے اسی رات کو سوال کا جواب مل جائے۔
یالطیف (۱۲۹) اے مخفی رازوں کو کھولنے والے مہربان	کنواری لڑکی کے لئے جس کے لئے پیغام نہ آتے ہوں بعد نماز دو رکعت حاجت ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے سے ان شاء اللہ ایک ماہ میں مراد پوری ہو جائیگی۔ بے روزگاری، مفلسی اور بیماری سے حفاظت کے لئے ۳۰۰ مرتبہ ۲۱ دن پڑھیں۔
یاعلیُّ (۱۱۰) اے بلند مرتبہ والے	علم معرفت، روحانیت کی بلندی ہمت وقوت کے لئے ۱۲۵۰۰ مرتبہ اور ہر وقت اٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے ذکر کرے تو دین ودنیا کے درجہ پر فائز ہو۔ روزانہ ۳۰۰۰ مرتبہ پڑھنے سے محتاج تونگر ہوگا۔ مسافر بخیریت گھر واپس آئے گا۔
یا حفیظ (۹۹۸) اے حفظ وامان میں رکھنے والے	گناہ سے بچنے کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے دوران سفر تباہی جہاز ڈوبنے سے محفوظ رہنے کے لئے ۷ مرتبہ لکھ کر امام ضامن باندھے۔ مال واسباب کے گم ہونے سے بچنے کے لئے۔ حفیظ ایک مرتبہ لکھے اور نیچے حرف الگ الگ کر کے لکھ دے یا حفیظ ی ا ح ف ی ظ ہر طرح محفوظ رہے گا۔
یاجلیل (۷۳) اے جلیل بزرگ	دوسروں کے دلوں پر جلالت اپنی مفلسی پر قانع رہنے اور کسی کے آگے ہاتھ پھیلانے سے بچنے کے لئے روزانہ ہر نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ پڑھا کرے اور لکھ کر اپنے پاس رکھے۔ حالت مقدمہ میں جھوٹے گواہوں کو توڑنے کے لئے ۱۰۰۰ بار پڑھے۔

نام	فوائد
يَا وَاسِعُ (۱۳۷) اے فراخی وسعت دینے والے	کشائش رزق کے لئے بعد نماز عشاء ۵۰۰۰ مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔ دین و دینا میں مالا مال ہونے کے لئے روزانہ ۱۲۵۰۰۰ ر مرتبہ پڑھے۔ ان شاءاللہ تاحیات محتاج نہ ہوگا۔
يَا وَدُوْدُ (۲۰) اے بڑی دوستی والے	شوہر اور بیوی میں اختلاف، بدمزاجی دور کرنے کے لئے دو رکعت نماز حاجت کے بعد ۱۰۰۰ مرتبہ شیرینی پر دم کر کے مطلوب کو کھلائے۔ دوستی، محبت، ملنساری کی عادت ڈالنے کے لئے پڑھنا مفید ہے۔
يَا فَتَّاحُ (۴۸۹) رحمتوں کے دروازے کھولنے والے	صفائی قلب کے لئے نماز صبح کے بعد ۷۰ مرتبہ اور رہائی قید از دشمن درود اول وآخر ۱۰۰۱۔ ۱۰۰ ر مرتبہ ۷ دن تک بچے کا ماتھا پکڑ کر پڑھے اور دم کرے۔ توجہ اللہ کی طرف رکھے انشاءاللہ فرمانبردار ہوگا۔
يَا شَهِيْدُ (۳۱۹) اے ہر جگہ موجود ہونے والے	بری خصلت سے بچنے کے لئے ۱۰۰۰ ر مرتبہ ۴۰ دن تک پڑھے نافرمان اولاد کے لئے ۲۱ مرتبہ ۷ دن تک بچے کا ماتھا پکڑ کر پڑھے اور دم کرے۔ توجہ اللہ کی طرف رکھے انشااللہ فرمانبردار ہوگا۔
اَلْبَرُّ (۲۰۲) اے نیک کام والے	بدکرداری سے بچنے کے لئے ۱۰۰۱ مرتبہ روزانہ پڑھے یا دوسرا دم کر کے پلائے۔ کسی بھی سواری سے حفاظت سے اترنے کے لئے ۱۱۔۱۱ مرتبہ پڑھ کر بیٹھے اور اترے۔ نظر بد سے بچنے کے لئے ۱۱ ر مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور گلے میں ڈالے۔
يَا تَوَّابُ (۴۰۹) اے توبہ قبول کرنے والے	خلوص دل سے دو رکعت نماز توبہ کی نیت کر کے ۱۰۷ مرتبہ ۳ دن تک پڑھے اور گناہوں پر نادم ہو پروردگار علام توبہ قبول فرمائے گا۔ سال بھر سکون سے زندہ رہنے کے لئے ۲۵۰۰۰ ر کا ختم پڑھے اول وآخر ۱۱۔۱۱ مرتبہ درود ضرور پڑھے۔
يَا مُنْعِمُ (۲۰۰) اے نعمتوں کے دینے والے	اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کے لئے اور مفلسی سے محفوظ رہنے کے لئے کسی نماز فرض کے بعد روزانہ ۲۱ مرتبہ پڑھے۔ برائے پیدائش اولاد سیب کی سات قاشوں پہ لکھ کر ۷ دن عورت عورت کو کھلایا جائے ضرور استقرار حمل ہوگا۔ مجرب ہے۔
يَا وَاحِدُ (۱۹) اے تنہا اور یکتا	اس کا ورد کرنے والا خدائے یکتا کو ہر حال میں تنہا اپنا دوست سمجھے گا اس کا ذکر کرتا رہے تو اس کے ہاں ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو سیرت وصورت میں یکتا ہوگا۔
يَا وَاجِدُ (۱۴) اے ہر شے سے بے پرواہ	نماز میں وسوسے سے بچنے کے لئے ہر کھانا کھاتے وقت ہر نوالے کے ساتھ پڑھ کر نگلے۔ غیب سے مالدار بننے کے اسباب پیدا ہونے کے لئے اندھیرے میں تنہا ۱۰۰۰ مرتبہ پڑھے، تونگر وغنی ہونے کے لئے ۱۰۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھنا مفید ہے۔
يَا نُوْرُ (۲۵۶) اے ہر راہ کو دینے والے	طہارت و پاکیزگی، گناہ سے محفوظ رہنے کے لئے روزانہ تعداد کے مطابق پڑھیں آسیب و موذی جانور سے بچنے کے لئے ۱۱۲۱ ر مرتبہ پڑھے
يَا نَافِعُ (۲۰۱) اے نفع دینے والے	جو شخص جہاز، کشتی یا کسی بھی سواری یا میں سوار ہونے کے بعد يَا نَافِعُ کثرت سے پڑھے گا ہر آفت سے محفوظ رہے گا۔ نیا سودا خریدتے وقت منافع حاصل کرنے کے لئے ۴۱ مرتبہ پڑھے۔
يَا رَءُوْفُ (۲۸۶) اے مہربانی فرمانے والے	غصہ زیادہ آتا ہو، رحمت وشفقت پیدا کرنے کے لئے ۲۱ دن ۳۰۰ مرتبہ روزانہ پڑھے۔ شادی کے دن جب دولہن شوہر کے سامنے پہلی مرتبہ پڑھے تو شوہر مہربان رہے گا۔
يَا صَانِعُ (۱۶۰) اے ہر بدی سے بچانے والے	برائے دفعیہ نظر بچوں کے لئے ۱۱ ر مرتبہ دم کر کے ۳ مرتبہ لکھ کر گلے میں ڈالے۔ ٹڈیوں سے حفاظت کے لئے کھیت یا باغ کے چاروں کونوں میں لکھ کر دفن کرے۔
يَا غَنِيُّ (۱۰۶۰) ہر شے سے بے پرواہ	تجارت میں منافع اور نقصان سے بچاؤ کے لئے دوکان یا دفتر کھولتے وقت ۷۰ ر مرتبہ پڑھے کبھی نقصان نہ ہوگا۔ شب جمعہ ۹۰۰۰ مرتبہ پڑھ کر دعا کرے ایسا ہی کرے تو اللہ تعالیٰ تونگر ہو جائے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ○ اٖلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ ○ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَیۡتِ ○ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ وَّ اٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ○

ترجمہ: قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب لوگوں کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکر میں اس گھر کے مالک کی طرف عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کھلایا اور خوف میں امن بخشا (لفظی ترجمہ)

آئیں ازروعلم جفر معلوم کرتے ہیں اس سورہ کے پڑھنے کے کیا فائدے ہیں، سورہ قریش کی مفرد حرف میں یعنی الگ الگ کرکے لکھیں بعد میں سوال کے حروف کو اسی طرح الگ الگ لکھیں۔ ملاحظہ کیجئے، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کریں تاکہ مستفید ہوں۔ مثلاً اس ورت ق ری ش ل ی ای ل اف ق ری ش ای ل اف ھ م رح ل ت ہ ال ش ت اء وال ص ی ف ف ل ی ع ب دوا رب ھ ازا ال ب ی ت ال زی اط ع م ھ م م ن ج وع وام ن ھ م م ن خ وف ب رھ ن ی ک ی ک ی اف وا ء ھ ی ن۔ اب ازروعلم جفر کے قوائد کے مطابق ہر ساتواں حرف لیتے جائیں۔ آخر میں کچھ حروف جو سات سے کم ہوں چھوڑ دیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہم مرتبہ حروف درج ذیل ھیں

۱	۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۲	۲۰	۲۰۰	۳	۳۰	۳۰۰	۴	۴۰	۴۰۰	۵	۵۰	۵۰۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ	ن	ث
۶	۶۰	۶۰۰	۷	۷۰	۷۰۰	۸	۸۰	۸۰۰	۹	۹۰	۹۰۰				
و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ				

منتخب حروف: رل اح ت ی وزام ع م ھ ای ک ل ام ت خ م ل ام ب واخ کمال ختم الم (پریشانی) بخدا یعنی اس کے پڑھنے والے کی تمام پریشانیاں خدا کے حکم سے ختم ہو جاتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا خوب جواب آیا ہے۔

جدول ابجد قمری جس سے سوال ہوتا ہے جو کہ ۲۸ حروف ہیں۔

(اب ج دھ وز ح ط ی ک ل م ن ۱۴ حروف) (س ع ف ص ق ر ش ت ث خ ذ ض ظ غ ۱۴ حروف ہیں)

ہر اوپر نیچے والے حروف ایک دوسرے کے نظیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً ا کا س یا س کا اب کا ع یا ع کا ب وغیرہ وغیرہ۔ سوال کا جواب نظیرہ سے ملتا ہے۔ یا ہم مرتبہ حروف سے۔ علم جفر میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس سورۂ مبارکہ کا دوسرا عمل پیش کرتا ہوں جو موجودہ دور کا سب سے بڑا زبردست عمل ہے۔ جب کوئی شخص بسلسلہ کاروبار دور دراز کا سفر اختیار کرتا ہے اور اس پر آشوب دور میں جہاں انسان کا قدم بہ قدم جان و مال کا خطرہ ہو اور یہ بھی یقین نہ ہو کہ وہ اپنے کام یا مقصد میں کامیابی سے لوٹے گا یا نہیں۔ یا کسی کام کی غرض سے کسی بہت بڑے افسر کے پاس جانا ہوتا کہ وہ افسر یا حاکم کے سامنے پیش آئے تو اس سورۂ مبارکہ کو گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اول و آخر درود شریف پڑھنے کے بعد پڑھے جب افسر یا حاکم کے سامنے پیش ہو تو پھونک مارے انشاء اللہ وہ افسر یا حاکم مہربانی سے پیش آئے گا اور اگر نماز فجر کے بعد اس کو روزانہ ۱۱ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تو کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور اگر سارا دن چلتے پھرتے کام کاج کے دوران اپنے ورد میں رکھے تو کیا کہنے۔

اس سورۂ مبارکہ کا تیسرا عمل تحریر کررہا ہوں جو کہ نہایت مجرب میرا آزمودہ و کامیاب، زبردست عمل ہے جس سے کئی گھرانے اجڑنے سے بچ گئے دوبارہ آباد ہو گئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے میاں بیوی میں ناچاقی پیدا ہو جاتی ہے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے یا تو بیوی میکے جا کر بیٹھ جاتی ہے یا خاوند مار کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اصلاح نہ ہونے کی صورت میں نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے ایسی صورت میں اگر خداوند نے بیوی کو مار کر گھر سے نکال دیا ہو تو بیوی کو چاہئے بوقت عصر باوضو ہو کر کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر ننگے پاؤں قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑی ہو جائے۔ ۱۱ مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد ۳ مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ایک تسبیح نہایت عجز و انکساری کے ساتھ یہی سورۂ مبارکہ پڑھے اللہ سے اپنا اجڑا گھر دوبارہ آباد ہو کے کی دعا کرے۔ اپنے خاوند کے چہرے کا تصور رکھ کر پھونک مارے چند دن یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ خاوند خود آ کر لے جائے گا۔ اگر بیوی خود روٹھ کر میکے جا کر بیٹھ گئی ہو ہزار کوشش کے باوجود نہ آتی ہو تو خاوند اسی طرح عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی قدم چومے گی۔

☆☆☆ ☆☆☆

☆☆☆ ☆☆☆

حضرت بابا فرید الدین

حضرت بابا فرید کے تمام مرید جماعت خانے کے فرش پر سو تے مگر حضرت نظام الدین اولیاؒ کے لئے چارپائی کا انتظام کیا گیا جب رات آئی تو حضرت نظام الدین اولیاؒ اپنے دیگر ساتھیوں کی طرح زمین پر لیٹ گئے۔ عشاء کے بعد خانقاہ کا ایک خادم ادھر آیا ''نظام الدین تم چارپائی پر کیوں نہیں لیٹتے۔؟''

''یہاں کیسے کیسے حافظ قرآن اور بزرگ زمین پر سو رہے ہیں مجھے اس خیال سے ہی شرم آتی ہے کہ میں ان محترم ہستیوں کی موجودگی میں چارپائی پر آرام کروں۔'' حضرت نظام الدین اولیاؒ نے فرمایا۔

خادم واپس چلا گیا اور سارا واقعہ مولانا بدالدین اسحاق'' کے گوش گزار کر دیا جو حضرت بابا فریدؒ کے خلیفہ بھی تھے اور داماد بھی۔

خادم کی بات سن کر مولانا بدالدین اسحاقؒ جماعت خانے میں تشریف لائے اور حضرت نظام الدین اولیاؒ سے کہا۔ ''تم یہاں اپنی منطق پیش کرنے آئے ہو یا ہدایت پانے؟'' مولاناؒ کے لہجے سے کسی قدر تلخی جھلک رہی تھی۔ ''تم اپنی من مانی کرو گے یا حکم شیخ پر عمل پیرا ہو گے؟''

''مرشد کا فرمان ہی اب میری زندگی ہے۔'' حضرت نظام الدین اولیاؒ نے انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں عرض کیا۔

''تو پھر اٹھو اور حضرت شیخ کے حکم کے مطابق چارپائی پر آرام کرو۔'' ''مولانا بدالدین اسحاقؒ نے فرمایا۔

حضرت نظام الدین اولیاؒ پلنگ پر دراز ہو گئے۔ اگرچہ آپ کے دل میں اب بھی وہی جذبات موجزن تھے کہ میں برگزیدہ ہستیوں کی موجودگی میں آرام دہ بستر پر کس طرح لیٹ سکتا ہوں لیکن حکم شیخ نے آپ کو ایسا کرنے پر مجبور کر دیا تھا۔ رات بھر اس ذہنی کشمکش نے سونے نہیں دیا۔ پھر فجر کی اذان ہوئی تو آپ پر یہ راز فاش ہوا کہ طریقت میں حکم شیخ ہی سب کچھ ہے۔ یہاں عقل اور منطق کا گزر نہیں۔ اس خیال کے آتے ہی حضرت نظام الدینؒ اولیا کو سکون قلب حاصل ہو گیا۔

☆☆☆ ☆☆☆

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

رشتوں سے مایوسی

سوال از: جنید عالم

آپ کی خدمت میں ایک پریشانی لے کر حاضر ہوا ہوں، امید ہے کہ آپ بہترین حل مرحمت فرمائیں گے، یاددہانی کے لئے بتادوں کہ اس سے پہلے بھی میں خط ارسال کرچکا ہوں لیکن جواب سے محروم ہوں، امید ہے کہ اس بار ناامید نہیں کریں گے آپ۔

میری ہمشیرہ کا دو سال قبل نکاح ہوا تھا جو کہ اب مطلقہ ہے، اس کے دوبارہ نکاح کے لئے امی ابو کافی پریشان ہیں، چونکہ میں آپ کے رسالے کا قاری ہوں اور روحانی عملیات پر بھروسہ بھی کرتا ہوں، میں نے آپ کے رسالے سے اور خاص طور پر آپ کی مشہور ومعروف کتاب ''کشکول عملیات'' سے سورۂ احزاب کا عمل بھی کیا، ایک چلّہ پڑھائی کی پھر دوسرا چلّہ اس امید کے ساتھ کہ شاید کچھ کمی رہ گئی ہو پہلے چلّے میں کیا اور پھر تیسرا لیکن کوئی نتیجہ نہ برآمد ہوا، میری ہمشیرہ بھی سورۂ احزاب اور سورۂ یوسف کا مسلسل ورد کرتی رہی، لیکن کوئی سبیل نہ بنی رشتے کی، خدارا یقین جانئے میرے یقین کو جو میں روحانی عملیات پر رکھتا تھا، بڑی سخت چوٹ لگی، اس وقت فی الحال میں نے بھی اور میری ہمشیرہ نے بھی تمام وظائف بند کردیئے ہیں، صرف دعائیں میں مانگ رہے ہیں اللہ سے۔

برائے مہربانی کوئی وظیفہ عنایت فرمائیں جس سے ایک دو ماہ میں اللہ غیب سے نیک اور صالح خاوند میری ہمشیرہ کو عطا فرمادے۔ اللہ بہت بڑا ہے وہ ضرور ہماری فریاد کو قبول فرمائے گا۔ میں نے سوچا کہ آپ کو بتلادوں، تب کوئی وظیفہ کروں، برائے مہربانی اور خدا کے واسطے کوئی مجرب وظیفہ مرحمت فرمائیں اور اگر مناسب سمجھیں تو تشخیص بھی کرلیں کہ کیا چیز راستے میں رکاوٹ کا سبب بنی۔ امید ہے کہ آپ اس خط کا جواب مارچ ۲۰۱۸ء کے شمارے میں مرحمت فرمائیں گے، میں شدت کے ساتھ آپ کے جواب کا انتظار کروں گا۔

جواب

عام طور پر بدھ کے دن سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب پڑھنے سے رشتے آنے شروع ہوجاتے ہیں اور تجربہ میں یہ بھی آیا ہے کہ ان سورتوں کی تلاوت سے اچھے رشتے آتے ہیں، پھر لڑکی کے والدین جہاں مناسب سمجھتے ہیں وہاں رشتہ طے کردیتے ہیں لیکن کبھی کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ اس طرح کے یا ان جیسے دیگر وظائف کی پابندی کرنے کے باوجود پیغام موصول نہیں ہوتے اور لڑکیوں کی شادی طے نہیں ہوپاتی۔ اس میں بھی اللہ کی کوئی نہ کوئی مصلحت ہوتی ہے یا پھر دوسری چیزیں رشتوں میں بھی رکاوٹ بنتی ہیں، آسیبی اثرات بھی حارج ہوتے ہیں اور کرنی کرتوت کی وجہ سے بھی شادیاں نہیں ہوپاتیں، وجوہات کچھ بھی ہوں کسی بھی صاحب ایمان کو مایوس نہیں ہونا چاہئے اور امید کا دامن برے سے برے حالات میں بھی نہیں چھوڑنا چاہئے، مایوسی کفر ہے اور کفر کی راہیں اختیار کرنا کسی بھی صاحب ایمان کے لئے سزاوار نہیں ہے۔ کشکول عملیات جیسی کتابوں میں ہم نے اپنے اکابرین کا چھوڑا ہوا علمی اثاثہ نقل کیا ہے جو قابل قدر اثاثہ ہے اس کے کسی بھی جزو پر کسی بھی طرح کا شک کرنا یا اس اثاثہ پر ناقدری یا بے اطمینانی کا اظہار کرنا یقیناً غلط ہے

اور حقائق پر ایمان نہ لانے کے مترادف ہے ہمارا ہزاروں بار کا تجربہ یہ ہے کہ ان عملیات کو تجربہ میں لانے پر کامیابی ملی ہے اور اللہ کے فضل سے نتائج مرضی کے مطابق برآمد ہوئے ہیں۔ اس زندگی میں بے شک بارہا یا کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی وجہ سے انسان کی دعا قبول نہیں ہوتی اور وظائف اپنا اثر نہیں دکھاتے، ایسے حالات میں بھی بندے کو اللہ کی رحمتوں سے ناامید نہیں ہونا چاہئے اور دعا اور سلسلہ وظائف کو ترک نہیں کرنا چاہئے۔

ہمارا مشورہ یہ ہے کہ مذکورہ سورتوں کی تلاوت ایک بار پھر کریں، بدھ کے عصر کے بعد سورۂ یوسف اور جمعہ کے دن سورۂ احزاب کی تلاوت چند ماہ تک آپ کی بہن پابندی کے ساتھ کرے اور ناغہ کے دنوں میں ''یامغنی'' تین سو مرتبہ بدھ اور جمعہ کو عصر کے بعد ہی پڑھ لیا کرے انشاء اللہ کامیابی ملے گی۔ اس کے ساتھ ان دونوں سورتوں کے نقش لکھ کر اپنی بہن کے گلے میں ڈال دیں، ان نقوش کے نیچے یہ عبارت لکھیں، برائے شادی فلاں بنت فلاں، نقش ہری پینسل سے لکھیں اور موم جامہ دونوں نقش کا ایک ہی جگہ کرے ان پر ہرا کپڑا چڑھا کر بہن کے گلے میں ڈال دیں، سورۂ یوسف کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

سورۂ احزاب کا نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲۰	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۱۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

ان دونوں نقش کو اس چال سے لکھیں، یہ چال آتشی چال کہلاتی ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

کبھی بھی نقش کو جب اس کی صحیح چال سے لکھیں گے تب ہی وہ کارگر ہوگا، ورنہ اس کا اثر ظاہر نہیں ہوگا۔ ہم دل کی گہرائیوں سے یہ دعا کریں گے کہ پروردگار آپ کی بہن کے لئے اچھے اور قابل قدر رشتے مہیا کرے اور آپ کی بہن کا مقدر ازدواجی معاملہ میں چاند اور ستاروں کی طرح تابناک رہے اور اس دوسری شادی میں وہ دوکھ نہ جھیلنے پڑیں جو دکھ اس نے پہلی شادی میں جھیلے ہیں۔ اللہ ہم سب کا معین و مددگار ہے اور اللہ ہی پر ہمیں ہر حال میں یقین رکھنا چاہئے۔ بدترین حالات میں بھی اس سے ناامید نہیں ہونا چاہئے۔

بات دل کی

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ مندرجہ ذیل روحانی مسائل میں رہبری فرمادیں۔

قرآن کا دل سورۂ یٰسین ہے اور سورۂ یٰسین کا دل سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم ہے۔ کیا سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا دل یَاسَلَامُ ہے۔

جواب

بزرگوں سے یہی سنا ہے کہ قرآن حکیم کا قلب سورۂ یٰسین ہے اور اسی لئے سورۂ یٰسین کی بے شمار فضیلتیں اور افادیتیں بیان کی گئی ہیں۔ سورۂ یٰسین کی تلاوت کرنے سے مشکلیں آسان ہوجاتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے اکابرین کا یہ معمول رہا ہے کہ جان کنی کے وقت مریض کے قریب بیٹھ کر سورۂ یٰسین پڑھا کرتے تھے، اس کا فائدہ یہ ہوتا تھا کہ مرنے والے کی روح آسانی سے نکل جاتی تھی اور اس کو کوئی خاص تکلیف کا احساس نہیں ہوتا تھا۔ اکابرین کی یہ سنت ابھی تک باقی ہے اور لوگ جان کنی کے وقت سورۂ یٰسین آج بھی پڑھتے ہیں اور اس کا فائدہ بھی

سامنے آتا ہے۔ہم نے بزرگوں سے یہ بھی سنا ہے کہ آیت شریفہ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیْم سورۂ یٰسین کا دل ہے، یہ آیت سورۂ یٰسین کا دل ہو یا نہ ہو لیکن اس آیت کی اہمیت وفضیلت مسلّم ہے۔ اکثر حضرات سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتے وقت اس آیت کو تین مرتبہ پڑھتے ہیں، اہل جنت کے لئے حق تعالیٰ کی طرف سے سلام اس آیت کے ذریعہ پیش کیا جائے گا اور اہل جنت کو یہ نعمت جمعہ کے جمعہ حاصل ہوگی۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جو شخص سو مرتبہ اس آیت کو صبح شام پڑھنے کا معمول بنالے تو جادو اور جنات اس پر اثر انداز نہیں ہوسکتے اور اگر خدانخواستہ کوئی شخص سحر یا آسیب کا شکار ہوگیا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کو روزانہ دوسو مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے اور روز کے روز پانی پر دم کر کے دونوں ٹائم صبح شام پیتا بھی رہے۔اس آیت کی برکت سے اس کو سحر اور آسیب سے نجات مل جانے کی بعض حضرات نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ہر اسم الٰہی کا ایک مؤکل ہوتا ہے اور اسماء الٰہی کے تمام مؤکلین کا بادشاہ یاسلام کا مؤکل ہے۔ ہوسکتا ہے کہ ''سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیْم'' کا دل ''یاسلام ہو۔'' یہ بات صحیح ہے یا غلط اس سے قطع نظر اس بات کا انکار نہیں کیا جاسکتا کہ ''یاسلام'' کو تمام اسماء الٰہی میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے اور حق تعالیٰ کے لئے یہ فرمایا گیا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ وَاِلَیْکَ یَرْجِعُ السَّلَامُ حَیِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا دَارَ السَّلَامِ.

اس عزیمت میں یہی فرمایا گیا ہے کہ سلامتی پروردگار عالم کی ذات کا نام اور پروردگار عالم کی ذات گرامی ہی سلامتی کا مجموعہ ہے اس لئے اسم ''یاسلام'' کو یک گونہ فوقیت تمام اسماء حسنیٰ پر حاصل ہے۔

سفلی عمل کی کاٹ

سوال از: (ایضاً)

سفلی علوی عمل کے ذریعہ لوگوں کو نقصان پہنچاتے ہیں، جادو، ٹونا، سفلی اور روحانی عمل کی کاٹ کیا ہے، اس سے کیسے بچا جاسکتا ہے۔ بچاؤ کا روحانی عمل مع طریقہ کے شائع کریں کرم ہوگا۔

جواب

یہ بات غلط پھیلی ہوئی ہے کہ سفلی عمل کی کاٹ سفلی عمل ہی سے ممکن ہے، یہ بات جو باقاعدہ غلط قسم کے عاملین نے پھیلادی ہے یہ سو فیصد غلط بات ہے اور غلط سوچ ہے، گندگی گندی سے کیسے دور ہوسکتی ہے، اندھیرے کو ختم کرنے کے لئے اندھیرے کا استعمال کہاں کی دانشمندی ہے، جہالت کو جہالت سے نہیں کاٹا جاسکتا اور نفرت کو نفرت کے ذریعہ ختم کرنا ممکن نہیں ہے۔ سفلی عمل ایک طرح کی گندگی ہے اور اس گندگی کو ختم کرنے کے لئے علوی عمل ہی کی ضرورت پڑتی ہے، علوی عمل ہی سے سفلی عمل ختم ہوسکتا ہے۔

یہ بات بھی یاد رکھئے کہ سفلی عمل کے ذریعہ منفی کام کئے جاتے ہیں اور سفلی عمل کے ذریعہ منفی کام ہی اثر پذیر ہوتے ہیں، مثلاً کسی کی زبان بند کرنا، کسی کا چلتا چلاتا کاروبار روک دینا، کسی عورت کی کوکھ بند کردینا، کسی گھر کی تباہی کے لئے کچھ پڑھ کر اس کے گھر میں ڈال دینا وغیرہ، سفلی عمل کے ذریعہ جس میں شیاطین سے مدد لی جاتی ہے اسی طرح کے کام ہوا کرتے ہیں اور یہ سب کام ناجائز ہیں اور ان کاموں کی وجہ عاملین کی آخرت میں یقیناً گرفت ہونی ہے اور سزا ملنی ہے۔ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ سفلی عمل کے ذریعہ کسی کی دوکان کو چلادے، کسی کاروبار میں اضافہ کردے اور دو نفرت کرنے والے دلوں میں محبت پیدا کردے تو یہ قطعاً ممکن نہیں ہوگا کیوں کہ مثبت کاموں میں شیطان انسانوں کی مدد نہیں کرتا۔ شیطان صرف نقصان پہنچانے والے کاموں میں عاملین کی مدد کرتا ہے اور برے اور غلط کاموں کی وجہ سے عاملین سے خوش ہوتا ہے اور ان کو کمک پہنچاتا ہے۔ علوی عمل میں اللہ کے فرشتے اور مؤکلین عاملین کی مدد کرتے ہیں، وہ لوگوں کو فائدہ پہنچانے والے اعمال میں عاملین کی دستگیری کرتے ہیں اور عاملین کی طرف سے اللہ کے لئے بارگاہ میں سفارشیں کرتے ہیں، کسی پر جادو ہو یا جنات کے اثرات ہوں یا کوئی شخص کرنی کرتوت کا شکار ہو تو اس کا علاج قرآن حکیم کی آیتوں ہی سے ممکن ہے نہ کہ سفلی عمل سے۔ یوں سمجھئے سفلی عمل صرف برباد کرنے کے لئے ہوتے ہیں کسی کو آباد کرنے کے لئے نہیں ہوتے۔

سورۂ یٰسین کی مذکورہ آیت جادو اتارنے میں تیر بہدف ثابت ہوتی ہے اسی کو گلے میں ڈالیں اور اسی آیت کو پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں اور اسی آیت کو پڑھ کر مریض پر دم کریں، انشاء اللہ جادو سے نجات ملے گی۔

جولوگ اس آیت کی زکوٰۃ تین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ روزانہ پڑھ کراس کی زکوٰۃ ادا کردیتے ہیں ان سے پوچھئے کہ اس آیت کے کرشمات کیا ہیں اور یہ آیت اللہ کے بندوں کی مشکلات سے نجات دلانے میں کس طرح تیر کی طرح کام کرتی ہے۔ایمان ویقین شرط ہے اور ایمان ویقین کے ساتھ قرآن حکیم کی آیات سے ہزاروں بلکہ لاکھوں فائدے اٹھائے جاسکتے ہیں۔

آیت کریمہ کا ختم

سوال از:(ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ آیت کریمہ کا ختم شریف کس ترکیب سے پڑھا جاتا ہے دن میں پڑھا جاتا ہے یا رات میں پڑھا جاتا ہے کتنے لوگ مل کر پڑھتے ہیں، پڑھنے کا مکمل طریقہ کیا ہے، ایک بیٹھک میں پڑھا جاتا ہے یا تین دن میں سوالاکھ کی تعداد پوری کی جاتی ہے، مسجد میں پڑھا جاتا ہے یا گھر میں، جواب عطا فرمادیں۔

جواب

مقدمات میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے یا مصائب ومشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے آیت کریمہ کا ختم کیا جاتا ہے۔اس آیت کو ایک ہی مجلس میں سوالاکھ مرتبہ پڑھنے کا معمول ہے، پڑھنے والوں کی تعداد کتنی بھی ہوسکتی ہے لیکن افضل یہ ہے کہ پڑھنے والے لوگوں کی تعداد گیارہ سے زیادہ نہ ہوتا کہ ایک شخص تقریباً گیارہ ہزار مرتبہ پڑھ سکے اور اگر کوئی ایک شخص اس آیت کا ختم کرنا چاہے تو اس کو زیادہ سے زیادہ گیارہ ہزار مرتبہ پڑھنا چاہئے لیکن ختم کا فائدہ اسی وقت ہے جب ختم ایک ہی نشست میں ہو، دوچار نشستوں میں نہ ہو۔

یہ بات واضح رہے کہ آیت کریمہ جلالی آیت ہے اس لئے کسی فرد واحد کا گیارہ ہزار سے زیادہ پڑھنا ٹھیک نہیں ہے، بہت سے لوگ سوالاکھ بیجوں پر پڑھتے ہیں، اس طرح پڑھنے سے آیت کریمہ کا ختم صحیح تعداد کے ساتھ ختم ہوجاتا ہے۔اگر پڑھنے والوں کی تعداد گیارہ سے بھی زیادہ ہوتو کوئی حرج نہیں، آسانی کے ساتھ ختم پورا کرنے کے لئے تعداد ۲۱ تک بھی کی جاسکتی ہے۔اس سورت میں ایک شخص قریباً ۵ ہزار مرتبہ پڑھ سکے گا اور تیز پڑھنے والے زیادہ تعداد میں بھی پڑھ سکتے ہیں۔

آیت کریمہ کا ختم گھر میں بھی کیا جاسکتا ہے اور مسجد میں بھی لیکن آیت کریمہ کا ختم باوضو ہونا چاہئے اور نہایت سنجیدگی اور خاموشی کے ساتھ ہونا چاہئے، یہ آیت جلالی ہے، اس کا ادب واحترام حد سے زیادہ کرنا چاہئے، دوران ختم آپس میں باتیں کرنا یا موبائل وغیرہ کی طرف دھیان دینا ایک طرح کی بے ادبی ہے اس طرح کی بے ادبی سے پرہیز کرنا چاہئے، یہ بات بھی یاد رہے کہ نہایت مجبوری میں اس طرح ختم کریں، اس کو عادت یا رسم نہ بنائیں ورنہ فائدے کے بجائے نقصان سامنے آئے گا اور آیت کریمہ کی توہین ہوگی۔

حالات کی ستم ظریفیاں

(سوال از:(نام مخفی)

بعد سلام کے یہ خط میں بہت امید سے لکھ رہا ہوں زندگی میں اتنے اتار چڑھاؤ آئے کہ میں لکھ بھی نہیں سکتا ہوں، شادی کے بعد دو لڑکے ہوئے دونوں ایک ایک سال کے ہوکر ختم ہوگئے، دنیا کا ہر علاج کرایا، اسکے بعد ۹ سال کی بیٹی کا انتقال ہوا، اسکول سے گھر آئی، منجھلا روزہ تھا سب افطار کے لئے بیٹھے تھے وہ ہاتھ دھونے گئی اور پلٹ کر دوبار بولی کہ امی سانس نہیں آرہا ہے اور ختم ہوگئی اس کے بعد کاروبار بھی ختم ہوگیا، ماں باپ بیمار پڑ گئے اور آخر میں پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے ان کا علاج بھی نہیں ہوسکا اور ان کا انتقال ہوگیا۔میرے اوپر کیا گزر رہی ہے میں ہی جانتا ہوں، میری پوری زندگی پریشانیوں میں کٹی جب بھی کاروبار اچھا چلا تبھی کچھ رکاوٹیں آئیں اور کاروبار بند ہوگیا، پوری زندگی ایسا ہی ہوتا رہا، ساری زندگی پریشانیوں میں کٹ گئی۔اب پھر کچھ دنوں سے کاروبار بہت اچھا چل رہا تھا، بیٹی کی شادی کی بہت اچھے سے اللہ پاک نے کرادی، بہت سے لوگ اس بات سے جل گئے، بیٹی کی شادی کے بعد کاروبار ایک دم ختم ہوگیا، اب کی بار کچھ لوگوں نے چال چل کر میرا کام ختم کرادیا جو کہ مجھے مال بھی بنا کر دیتے تھے۔انہوں نے ڈائریکٹ کام کرنے کی سوچی، پورا ڈیڑھ سال ہوگیا ہے کاروبار بند ہوئے، گھر میں کھانے تک کو نہیں ہے، میں نہیں کھاؤں برداشت کرسکتا ہوں مگر بچیوں کو بھوکا نہیں دے سکوں گا یہ برداشت نہیں ہوتا ہے، میں ایک بدنصیب باپ ہوں۔اب جینے کو دل نہیں کرتا، میں نے سب کارخانے والوں کو

اپنی حالت بتائی کہ مجھے مال دو میرا کام چلاو دو مگر ان میں رحم نام کی چیز نہیں، ان کا کچھ میرے اوپر باقی رہ گیا تھا میں نے سمجھایا کہ کام چل گیا تو وہ پیسہ بھی اتار دوں گا، میں ایک ایماندار سب کا دینا چاہتا ہوں، ساری زندگی ایمانداری سے گزاری، ہر کسی کی عزت کرتا ہوں، کبھی کسی کو کچھ نہیں بولا، کبھی کسی برائی نہیں کرتا ہوں مگر اب عزت پر بن آئی ہے۔

ایک ابراہیم نام کا کارخانہ والا ہے وہ لڑنے کو تیار ہے، ایسی زندگی جینے کو دل نہیں کرتا، بس اپنے بیوی اور بچوں کی خاطر جینا چاہتا ہوں جو بھی کوشش کام چلانے کی کرتا ہوں، یہی لوگ رکاوٹیں بھی ڈالتے ہیں ہر کام میں رکاوٹیں ہیں، اتنا بڑا کاروبار ایک دم ختم ہو گیا، اللہ پاک سے یہی دعا مانگتا ہوں کہ تو مجھے روزی دیدے اور عزت بنائے رکھنا، میرے کاروبار پر کسی نے بندش تو نہیں کرادی، کوئی آدمی ساتھ نہیں دے رہا ہے، ایسا لگتا ہے کہ جیسے ساری دنیا میری دشمن ہو گئی ہے، گھر میں کھانے کو نہیں کام بالکل بند ہو گیا ہے، ایسے میں آدمی کیسے جئے، ساری زندگی پریشانیوں میں کٹ گئی اور اب جو پریشانی آئی ہے یہ وقت تو کٹ ہی نہیں رہا ہے، آپ کو بہت امید سے خط لکھ رہا ہوں کہ آپ میری مدد کریں گے، مجھے کچھ پڑھنے کے لئے بتائیں کہ یہ حالات سدھر جائیں، قرضے عزت کے ساتھ اتر جائیں اور کوئی پریشان نہ کرے، میری زندگی میں اتنی پریشانیاں کیوں ہیں۔ میرا کاروبار کیوں ٹوٹ جاتا ہے، پیسہ ایک دم ختم ہو جاتا ہے، میں ان پریشانیوں سے ٹوٹ چکا ہوں، جب گھر کا خرچ بھی نہیں چلا سکتا تو میری زندگی کس کام کی۔

آپ سے گزارش ہے کہ میرے بارے میں دیکھئے جو آپ پڑھنے کو بتائیں گے دل سے پڑھوں گا اگر کوئی بندش ہے تو وہ بھی دیکھئے۔ آپ کا احسان ہوگا میری زندگی کے اوپر، میرا کاروبار چل جائے، عزت بنی رہی اور میں سب کا پیسہ اتار دوں، اپنے گھر کا خرچ عزت سے چلا سکوں، یہ زندگی عزت اور سکون کے ساتھ گزر جائے۔ میرے نام کا عدد کیا ہے، میرے نام کا اسمائے حسنیٰ کیا ہے، کیا مجھے کوئی پتھر، انگوٹھی میں پہنا جائے، اگر پہننا چاہئے تو کونسا پہننا چاہئے۔ آج میرے حالات ایسے ہیں کہ میں انتظار نہیں کرسکتا، کیسے بھی فوراً جواب دیجئے میں بے صبری سے انتظار کروں گا، آپ کا احسان ہوگا میرے اوپر، آپ سے ہاتھ جوڑ کر گزارش کررہا ہوں۔

جواب

جس طرح اس دنیا کے مختلف علاقوں میں موسم ایک جیسا نہیں رہتا کبھی گرمی ہے تو کبھی سردی ہے، کبھی برسات ہے، کبھی خشک موسم ہے، اسی طرح انسانوں کی تقدیر کا موسم بھی ایک جیسا نہیں رہتا، کبھی دکھ کا زمانہ آتا ہے کبھی سکھ کا، کبھی یسر کا دور آتا ہے کبھی عسر کا، کبھی آسانیوں کے لمحات میسر آتے ہیں اور کبھی مشکلات کی گھڑیاں انسان کا پیچھا کرتی ہیں، ایسا بھی ایک دور آتا ہے کہ جب انسان مٹی کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ سونا بن جاتی ہے اور ایسا بھی ایک وقت ہوتا ہے کہ جب انسان سونے کو ہاتھ لگاتا ہے تو وہ مٹی بن جاتا ہے۔ جب انسان کی قسمت کا ستارہ عروج پر ہوتا ہے یا وہ سیدھی راہ چلتا ہے تو انسان بار بار غلطیاں کرتا ہے لیکن غلطیاں کرنے کے باوجود اس کو فائدہ ہوتا ہے اور اس کے کاروبار میں ترقی ہوتی ہے اور جب انسان کا ستارہ گردش میں ہوتا ہے یا وہ رجعت میں ہوتا ہے تو پھر یہ ہوتا ہے کہ وہ احتیاط سے اپنے قدم اٹھاتا ہے، بہت سوچ سمجھ کر بیوپار کرتا ہے لیکن اسے نقصان ہوتا ہے اور ہزار کوششوں کے باوجود اس کا کاروبار ڈوبتا چلا جاتا ہے، عام طور پر لوگ اللہ کی بنائی ہوئی تقدیروں پر یقین نہیں کرتے، انہیں عروج ملتا ہے تو یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری کوششوں اور جدوجہد کی وجہ سے ترقی ہو رہی ہے اور جب کاروبار کی کشتی ہچکولے کھاتی ہے یا ڈوبنے لگتی ہے تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کسی نے کچھ کرادیا ہے اور کسی بدخواہ نے ہماری بندش کرادی ہے۔ اس طرح کی سوچیں انسان کو ٹینشن میں مبتلا رکھتی ہیں اور انسان جب دوسروں سے خواہ مخواہ بدظنی میں مبتلا رہتا ہے تو پھر وہ صحیح راستوں پر اپنی جدوجہد جاری نہیں رکھ پاتا وہ بدگمانیوں کی دلدل میں دھنستا چلا جاتا ہے۔ بازاری قسم کے عاملین اس سوچ وفکر کا پورا فائدہ اٹھاتے ہیں اور وہ چنگاریوں کو شعلہ بنانے کے لئے الٹی سیدھی باتوں کا تیل چنگاریوں پر ڈالتے ہیں اور لوگوں کی سوچ وفکر میں ایک آگ بھڑک اٹھتی جو کبھی بجھنے نہیں پاتی۔

ہم یہ نہیں کہتے کہ جادو، بندش اور کرنی کرتوت کی کوئی حقیقت نہیں، بے شک یہ تمام حرکتیں اس دنیا میں ہو رہی ہیں، لوگوں پر جادو بھی کئے جارہے ہیں ایک دوسرے کے کاروبار کو بند کرنے کی بذریعہ سفلی عمل جدوجہد بھی ہو رہی ہے اور غلط قسم کے سفلی عاملین کی طرف سے کرنی کرتوت کا ایک گندہ کاروبار جگہ جگہ چل رہا ہے اور اللہ کے بندے یقیناً

اس کی لپیٹ میں آکر بہت نقصان اٹھارہے ہیں۔ ہمارے کہنے کا منشا یہ ہے کہ ان تمام باتوں کی ایک حقیقت ہے لیکن ہر جگہ ایسا نہیں ہوتا، اس دنیا میں ڈوبنے کی دوسری وجوہات بھی ہوتی ہیں، ان وجوہات کو بالکل ہی نظر انداز نہیں کرنا چاہئے۔ جنات کی کارستانیوں کی وجہ سے بھی تباہیاں آتی ہیں، اپنی بے شمار غلطیوں اور حماقتوں کی وجہ سے بھی کاروبار کا ستیاناس ہوتا ہے اور ستاروں کی گردشوں کی وجہ سے بھی چلتے چلاتے کاروبار رک جاتے ہیں اور ترقیاں دم توڑ دیتی ہیں۔ ہاں یہ بھی ہوتا ہے کہ لوگوں کی نظر بد اور ہائے ہائے بھی ترقیوں میں بریک لگادیتی ہے اور چلتی ہوئی گاڑیاں کسی حادثہ کا شکار ہوجاتی ہیں یا ان کے پہیوں میں پنچر ہوجاتے ہیں، انسان کو یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ زندگی کے حالات کبھی ایک جیسے نہیں رہتے، دھوپ سائے اندھیرا اجالا، دکھ سکھ کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے، دوراندیش لوگ گرمی کے دور میں آنے والی سردیوں کے کپڑے تیار کرلیتے ہیں اسی طرح سمجھ دار لوگ جوانی کے دور میں بڑھاپے کی سہولتیں اپنے دامن میں سمیٹ کر رکھتے ہیں اور صاحب عقل لوگ اچھے دور میں برے دور کی کچھ نہ کچھ تیاری رکھتے ہیں، جو لوگ ترقی کے دور میں یہ نہیں سوچتے کہ برا وقت بھی آسکتا ہے، اس دور کے لئے کچھ پس انداز نہیں کرتے، ایسے لوگ تنگی کے دور میں بہت دکھ اٹھاتے ہیں اور بہت ہاتھ پیر ملتے ہیں۔

عزیزم ہمارا خیال یہ ہے کہ آپ گردش میں ہیں اور نظر بد کا بھی شکار ہیں، کچھ لوگوں کی ہائے ہائے نے بھی آپ کو نقصان پہنچایا ہے، اب آپ کو کرنا یہ ہے کہ آپ پانچوں وقت کی نماز پابندی کے ساتھ پڑھیں اور ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورہ الم نشرح پڑھنے کا معمول بنالیں، نماز فجر کے بعد دوسو مرتبہ "یارزاق" اور عشاء کی نماز کے بعد ۱۳۷ مرتبہ "یاواسع" پڑھا کریں، اپنی گرتی ہوئی حالت کی شکایت اپنے رب سے کریں اور لوگوں سے بدگمانی کرکے اللہ کی ناراضگی مول نہ لیں۔ اگر لوگوں نے آپ کے ساتھ برا کیا ہے تو اس کا بدلہ ان سے اللہ ہی لے گا اور اگر لوگوں نے آپ کا برا نہیں کیا تو ان سے بدگمانی رکھ کر آپ خواہ مخواہ گناہگار بنیں گے اور اللہ کی رحمتوں سے دور ہوجائیں گے۔

کاروبار اور روزگار کے سلسلہ میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھیں اور خود اپنے حق میں دعا بھی کرتے رہیں، کوئی بھی بندہ جب اپنے پروردگار کی بارگاہ میں خود اپنا دامن پھیلاتا ہے تو پروردگار کو بہت خوشی ہوتی ہے اور وہ بندے کے حسن ظن اور گمان سے زیادہ عطا کرتا ہے۔ بے شک وہ اپنے بندوں پر مہربان ہے اور بے شک وہ اپنے بندوں کی دعائیں سنتا ہے اور حاجتیں پوری کرتا ہے، سچ تو یہ ہے کہ ہم سے مانگنے کا بھی ڈھنگ نہیں آتا اور ہم دعائیں مانگنے کے سلیقے سے بھی محروم ہیں ورنہ در کریم سے بندوں کو کیا نہیں ملتا۔

ہم آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کی پابندی کے ساتھ مذکورہ وظائف کا اہتمام کریں اور عشاء کے بعد جب رات نصف کے قریب ہوجائے تو گھر کے صحن یا گھر کی چھت پر ننگے سر ننگے پاؤں کھڑے ہوکر "یامسبب الاسباب" پانچ مرتبہ پڑھا کریں، انشاءاللہ زیادہ وقت نہیں گزرے گا کہ بدنصیبی کی کالی گھٹائیں چھٹ جائیں گی اور مطلع بالکل صاف ہوجائے گا، اندھیرے بھی چھٹ جائیں گے اور اجالے آپ کی زندگی میں پھر بکھر جائیں گے اور خوشیاں آپ کے گھر کے دروازے پر پھر دستک دیں گی اور آپ کو پھر اللہ کے فضل وکرم سے وہ سب عطا ہوگا جو آپ سے چھین لیا گیا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ آپ کو تمام مسائل، تمام مصائب اور تمام کلفتوں سے نجات دے اور آپ کی تمام ضرورتیں اور تمام مرادیں پوری فرمائے آمین ثم آمین۔

طالب علمانہ سوالات

سوال از: شمیم بیگم ــــــــــ ممبئی

خدا آپ کو ہزاروں سال کی زندگی کے ساتھ صحت کاملہ عطا کرے آمین۔ آپ کی رہنمائی میں تحفۃ العاملین کا مطالعہ جاری ہے، اسی کتاب کے صفحہ نمبر ۲۹۱ پر رجال الغیب کی عزیمت کے بارے میں پوچھنا چاہتی ہوں۔ سوال یہ ہے کہ بہ مطابق آپ کے جس طرف رجال الغیب ہوں ان کی طرف رخ کرکے عزیمت پڑھے پھر رجال الغیب کی طرف پشت کرکے عمل شروع کرے۔

میری الجھن یہ ہے کہ کیا ایک، تین، سات، گیارہ دن کے اعمال بھی اس طرح کرنے ہیں کہ رجال الغیب کی طرف پشت کی جائے، اگر عمل جاری ہے اور مؤکل وغیرہ کی حاضری ہو تو رخ اسی طرف رکھے؟ تو

پھر عمل مؤکل کی حاضری کے وقت مؤکل سے بات کیسے کریں کیوں کہ رخ تو فرض کریں کہ مشرق کی طرف ہے، پشت مغرب کی طرف تو پھر مؤکل سے کیسے بات کریں، کیا مؤکل بھی مشرق کی سمت سے حاضر ہوں گے یا پھر کیسے؟

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء میں باب المؤکلات صفحہ نمبر ۹ پر آپ نے لکھا ہے کہ رجال الغیب کی طرف سمتوں کا خیال کرتے ہوئے ہر روز اور ہر رات اپنا رخ بدلتے رہیں، کیا ایک دن کا عمل بھی رجال الغیب کی سمت کا دھیان رکھتے ہوئے کریں؟ مؤکلات نمبر میں ہر عمل کرنے کے بارے میں لکھا ہے کہ کعبہ کی طرف منہ کر کے عمل کرے تو پھر رجال الغیب کا مسئلہ کیسے حل ہوگا؟

آپ کے مطابق مرد وخواتین مؤکلات کی حاضری کا عمل کر سکتے ہیں اگر طلسماتی دنیا کے ۲۰۰۳ء کے صفحہ نمبر ۱۳۴ پر سورۂ کوثر کی حاضری برائے مؤکل اگر کرنی ہو تو اس میں تحریر ہے کہ مینڈک کی چربی کا چراغ روشن کرے، مجھے تعجب ہوا کہ مینڈک کی چربی ملتی ہے اگر ملتی ہے تو کہاں سے حاصل کریں۔ صفحہ نمبر ۱۱۰ طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء پر آپ نے لکھا کہ خواتین وحضرات جلد از جلد مؤکل کی حاضری چاہتے ہیں تو بعد نماز تہجد یا فجر دعائے حزب البحر پڑھے، مہربانی فرما کر دعائے حزب البحر اگر روانہ کریں یا اشاعت کریں تو ہر فرد وعورت کو فائدہ ملے۔

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ نمبر ۱۱۰ پر سورۂ اخلاص کا عمل تحریر ہے، اس میں پورا عمل کھڑے ہو کر پڑھنا ہے یا صرف عزیمت ہی کو کھڑے ہو کر پڑھنا ہے کیوں کہ ایک جگہ آپ نے اسی عزیمت کو لکھا ہے جہاں کھڑے ہو کر یا بیٹھ کر پڑھنا ہے یہ تحریر نہیں ہے، کیا کوئی با مؤکل عمل ذوجسدین، منقلب مہینہ میں کر سکتے ہیں؟ آپ نے ربیع الاول مہینہ کو نحس ومنقلب مہینہ کی فہرست میں شمار کیا ہے اس مہینہ میں آپ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو کیا یہ مہینہ نحس ومنقلب ہوا؟ مانا کہ کوئی با مؤکل عمل کا چلّہ سعد وثابت مہینہ میں شروع کیا اور اس عمل میں کامیابی نہیں ملی تو کیا باقی دو چلّے ذوجسدین منقلب یا نحس ومنقلب میں بہ ترتیب کر سکتے ہیں؟ یا پھر ثابت وسعد مہینہ کا انتظار کر کے دوسرا اور تیسرا چلّہ پورا کرے۔

طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ ۵۳ پر آگے جتنے سورۂ کافرون، سورۂ فلق، سورۂ ناس، جن میں سات مرتبہ عمل تسخیر پڑھنا ہے لیکن عمل کی مدت درج نہیں ہے کہ عمل کتنے دن کرنا ہے۔ سورۂ کافرون کے مؤکل کی حاضری (تسخیر) میں آپ نے لکھا ہے کہ شروع دن میں عجیب وغریب واقعات شروع ہو جاتے ہیں، مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ ہر سورت کا عمل کتنے دن کرنا ہے بعض جگہ احرام باندھ کر عمل کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، مرد حضرات ایسا لباس بغیر سلا پہن کر عمل کر سکتے ہیں تو خواتین کے لئے کیا اجازت ہے۔ طلسماتی دنیا ۲۰۰۳ء صفحہ نمبر ۴۳ پر سورۂ اخلاص کا عمل درج کیا گیا ہے جس میں مؤکل کو کس طرح حاضر کرے یہ درج نہیں ہے۔ اس ماہنامہ میں آپ نے کئی جگہ لکھا ہے کہ دریا چاہ، چشمے کا پانی استعمال کرے، شہروں میں تو صرف نلوں کا پانی ہی استعمال ہوتا ہے، ایسی صورت میں کیا کرے؟ کئی جگہ بغیر سلا ہوا کپڑا استعمال کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، عورتوں کے لئے کیا حکم ہے؟

مندرجہ ذیل سورت کے مؤکل کی حاضری کے لئے اجازت چاہتی ہوں۔ ۲۰۰۳ء کے طلسماتی دنیا صفحہ نمبر ۴۶ عمل سورۂ یٰسین ۴۱ یوم کا عمل (۲) صفحہ ۴۲ حاضری بچہ مؤکل (۳) تسخیرات مؤکلین صفحہ ۵۳ سے ۵۴ کوئی بھی ایک عمل، ان اعمال میں عمل کتنے دن پڑھنا ہے تحریر نہیں کیا گیا (۴) عمل نمبر ۱۲ صفحہ نمبر ۲۶ تین دن کا عمل ہے (۵) صفحہ ۲۹ پر عمل نمبر ۱۸، (۶) صفحہ ۳۰ پر عمل نمبر ۲۰، صفحہ نمبر ۳۲ پر عمل نمبر ۲۶، ۲۷، صفحہ نمبر ۵۹ کلمہ طیبہ کی دعوت برائے حاضری مؤکل۔ مذکورہ اعمال میں سے کسی بھی ایک عمل میں حاضری کے بعد۔ میں آپ کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں اور خدا کی بارگاہ میں آپ کے لئے اور آپ کی آل واولاد اور خاندان کے بزرگوں کے لئے دعا کروں گی اور کرتی بھی ہوں، خدا نے آپ کو میرے استاد کے لئے چن لیا ہے، خاص بات یہ ہے کہ یٰسین شریف کے ابتدائی چلّے میں آپ نے کسی بھی طرح کا کوئی پرہیز نہیں لکھا تھا مگر آپ میرے استاد ہیں، آپ سے کوئی بات چھپانا نہیں چاہتی، چلّہ کے تین مہینے اچھے گزرے، اس کے بعد عمدہ اور دل خوش کرنے والے خواب آنا بند ہو گئے جس کی وجہ سے میری ہی غلطی ہے، میری ناسمجھی سے ایسا ہوا جو بھی ہوا اس میں ارادتاً کچھ نہیں ہوا، غیر ارادی طور پر ہوا، میں نے قلب قرآن کا چلّہ بھی کیا جس میں کوئی بشارت، کرامت ظاہر نہیں ہوئی جب کہ آپ نے لکھا ہے کہ کوئی بشارت یا کرامت ظاہر ہو تو کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں، قلب قرآن کے چلّہ کے بعد کسی بھی عمل کو کرتی ہوں تو عمل میں

ناکامی ملتی ہے، آپ میرے استاد ہیں، بتائیے ایسا کیوں ہو رہا ہے جب کہ عمل کے دوران میں مکمل پرہیز جلالی، جمالی، ترک حیوانات کا خیال کرتی ہوں، دھیان رکھتی ہوں یہاں تک کہ بازار کی کوئی چیز، پانی بھی نہیں پیتی کالی چائے پیتی ہوں۔

میں نصیب میں ہی کیوں محرومیاں ہیں جہاں بھی کام کے لئے بات کرتی ہوں ناکامی ملتی ہے، میری غلطی کا کفارہ کیا ہے کیسے کفارہ کروں جس سے مؤکلات خوش ہوں اور عمل میں کامیابی ملے، میری غربت کا یہ حال ہے کہ اگر ٹیوشن نہ کروں تو گھر میں چولہا بند ہو جائے، فاقہ کرنے پڑیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ستمبر ۲۰۱۷ء صفحہ نمبر ۳۵ پر جو عمل ہے اسے شروع کیا ایک رات مکمل عمل کیا، دوسری رات سے ایسی تکلیف ہوئی کہ عمل درمیان میں چھوڑنا پڑا کیا وہی عمل دوبارہ کر سکتی ہوں؟ یہ عمل سورۂ نمل کا ہے کیا اس عمل میں مجھے کامیابی ملے گی؟ میں یہ عمل کسی لالچ کی وجہ سے نہیں کرنا چاہتی بلکہ اپنی غربت مفلسی کو دھیان میں رکھتے ہوئے کرنا چاہتی ہوں اور آپ سے اجازت چاہتی ہوں، کیا اس عمل میں بھی مجھے رجال الغیب کا دھیان رکھنا ہے؟ مولانا مجھے اپنی غلطی کا کفارہ کیسے کرنا چاہئے جب کہ میں صلوٰۃ التوبہ پڑھتی ہوں اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایصال ثواب کی نیت سے نماز پڑھتی ہوں، میرے لئے اور کونسا کفارہ کرنا ہے بتائیے جس سے مؤکل کی حاضری ہو اور میں دوسروں کی مدد کرسکوں۔

مولانا میرے پاس زندگی جینے کے لئے زیادہ وقت نہیں ہے، جتنا بھی وقت ہے میں اچھے اعمال کرنا چاہتی ہوں جس سے سب کو فائدہ ملے، میرے لئے مؤکل کا کوئی ایسا عمل بتائیں جس میں مجھے کامیابی ملے، آپ کا احسان قیامت میں بھی چکایا نہیں جاسکتا، آپ کے ادارے سے کچھ رقم گھر خرچ کے لئے ملے تو احسان ہوگا، مولانا میں رزق کے لئے ہر عمل کو کرتی ہوں جو مجھے کرنا چاہئے بہت مجبوری میں، میں نے دست سوال کیا، مجھے کوئی تو ایسا راستہ بتائیے جس سے میرے حالات سدھریں، میں عملیات کرتے کرتے تھک گئی ہوں کوئی ایک بھی عمل کامیاب نہیں ہو رہا ہے، کچھ عملیات میں لکھا ہوا ہے کہ کمرہ مکمل ساز وسامان سے خالی ہونا چاہئے، ممبئی میں چھوٹے چھوٹے گھروں میں ایسا ممکن نہیں ہے، دریا کے کنارے، سمندر کے کنارے عمل کرے تو عورتوں کو رات کے بارہ بجے سمندر کے کنارے بیٹھا دیکھ کر لوگ بدچلن عورت کہیں گے، کردار پر کیچڑ اچھالا جاتا ہے، پولیس بھی پوچھ تاچھ کرتی ہے، بتائیے کروں تو کیا کروں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ۲۰۱۷ء جنوری فروری صفحہ ۴۵ پر آیت الکرسی کی زکوٰۃ اور دعوت کا عمل ہے، پہلا عمل سمجھ میں آیا، دوسرا عمل یوں لکھا ہے کہ ۳۱۳ مرتبہ آیت الکرسی پڑھے اور سات مرتبہ عمل دعوت مگر کتنے دن پڑھنا ہے، درج نہیں ہے کیا طریقہ ہے بتائیے۔ مولانا بہت مجبوری کی حالت میں اپنی غربت اور مفلسی کو دور کرنے کے لئے سورۂ نمل کی آیت کا عمل پڑھنے کی اجازت چاہتی ہوں، کیا اس عمل میں بھی رجال الغیب کی طرف پشت کر کے عمل کرنا یا پھر کعبہ کی طرف رخ کر کے عمل کرنا ہے؟

آپ کے بتائے گئے ابتدائی ریاضتوں کو مکمل کرنے کے قریب ہوں، نقش کی زکوٰۃ چاروں عناصر سے مثلث کی مکمل ہوگئی اور مربع کی عناصر میں صرف آتشی چال کرنے کی مشق جاری ہے، پہلے جو مثلث کی چال چاروں عناصر سے مکمل تو ہوگئی مگر بادی چال سے جو نقش بنائے گئے ہیں ان کو کسی درخت پر باندھنے کی ہدایت ہے، باندھتے وقت کسی شخص کے دیکھنے پر میری محلے میں بدنامی ہوگی، آپ سے ہاتھ جوڑ کر التجا کرتی ہوں کہ میں مربع کی چاروں عناصر سے صرف آتشی چال کی زکوٰۃ دینا چاہتی ہوں اور وہی مشق جاری ہے، کئی بار ٹیوشن کی وجہ سے صبح ہی سے گھر سے نکلنا پڑتا ہے اور زوال کا وقت نکل جاتا ہے اور شام کو ۶، ۷ بجے گھر واپسی ہوتی ہے، ایسی حالت میں مشق رک جاتی ہے اور ایک اور آگے شمار کرنا پڑتا ہے اس لئے صرف آتشی چال کی زکوٰۃ دے رہی ہوں، برائے مہربانی آپ کی طرف اس بات کی توجہ دلانا چاہتی ہوں، معذرت چاہتی ہوں، ایک، ایک عنصر کی زکوٰۃ ادا کر رہی ہوں سب ساتھ میں نہیں، اگلے دو مہینہ ذوجسدین منقلب اور نحس ومنقلب ہے اس سے پہلے میرے مسائل کو نزدیکی شمارے میں جگہ مل جائے تو ثابت وسعد مہینہ میں عمل کی شروعات کروں جس کے لئے پہلے ہی سے تیاری کروں۔

شاگردی کا کتابچہ بھیجنے کی کوشش کریئے ان ہی دنوں میں مل جائے تو آپ کی شکرگزار رہوں گی، پچھلے خط میں شناختی کارڈ کے ساتھ ۴ عدد فوٹو بھی روانہ کئے ہیں، جوابی لفافہ بھی ساتھ میں ہے۔

جواب

خوشی کی بات ہے کہ اب آہستہ آہستہ آپ اپنی منزل مقصود کی طرف بڑھ رہی ہیں اور اللہ کے فضل وکرم سے روحانی عملیات کی گہرائیوں میں پہنچنے کی کوشش کر رہی ہیں اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ مَنْ جَدَّ وَجَدَ اصول کی بنا پر ایک دن آپ روحانی عملیات کی لائن میں یقینی طور پر کامیابی سے ہمکنار ہو جائیں گی اور آپ کو گوہر مقصود حاصل ہو جائے گا۔ ہم نے تحفۃ العاملین میں اس بات کی وضاحت کی تھی کہ کوئی بھی باموکل عمل کرتے وقت رجال الغیب کا آمنا سامنا نہیں ہونا چاہئے، تاریخ وار اس بات کی نشاندہی کر دی گئی ہے کہ عامل اپنی نشست اس انداز میں رکھے کہ رجال الغیب کی طرف عامل کی پشت ہو، مثلاً اگر کسی تاریخ میں رجال الغیب شمال کی طرف ہوں تو عامل کا رخ جنوب کی طرف ہونا چاہئے، اسی طرح اگر رجال الغیب مشرق کی طرف ہوں تو عامل کا رخ مغرب کی طرف ہونا چاہئے۔ اگر عامل کوئی باموکل عمل صرف ایک دن کے لئے کرے گا تب بھی اس کو رجال الغیب کا سامنا کرنے سے گریز کرنا ہے کیوں کہ ماہرین عملیات کا دعویٰ ہے کہ جس باموکل عمل میں رجال الغیب کا آمنا سامنا ہو جائے اس عمل کی ناکامی یقینی ہے اور ایسی صورت میں رجعت کا بھی امکان ہے اس لئے عامل کو چاہئے کہ دوران عمل اُن تاریخوں کا چارٹ اپنے سامنے رکھے جس میں تاریخوں کے اعتبار سے رجال الغیب کی سمتوں کی تعین کی گئی ہو۔

مینڈک کی چربی کسی بھی تیل نکالنے والے سے نکلوائی جاسکتی ہے، اس کام کے لئے بڑے مینڈکوں کو کام میں لینا چاہئے۔

دعاء حزب البحر یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَا عَلِیُّ یَا عَظِیْمُ یَا حَلِیْمُ یَا عَلِیْمُ اَنْتَ رَبِّیْ وَعِلْمُکَ حَسْبِیْ فَنِعْمَ الرَّبُّ وَنِعْمَ الْحَسْبُ حَسْبِیْ تَنْصُرُ مَنْ تَشَآءُ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمِ. نَسْئَلُکَ الْعِصْمَۃَ فِی الْحَرَکَاتِ وَالسَّکَنَاتِ وَالْعَلَامَاتِ وَالْاِرَادَاتِ وَالْخَطَرَاتِ مِنَ الظُّنُوْنِ وَالشُّکُوْکِ وَالْاَوْھَامِ السَّاتِرَۃِ لِلْقُلُوْبِ عَنْ مُطَالَعَۃِ الْغُیُوْبِ فَقَدِ ابْتُلِیَ الْمُؤْمِنُوْنَ وَزُلْزِلُوْا زِلْزَالاً شَدِیْدًا. وَاِنْ یَّقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ مَّا وَعَدَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا غُرُوْرًا.

فَثَبِّتْنَا تین بار پڑھیں، اس کے بعد وَانْصُرْنَا کو بھی تین بار پڑھیں، اس کے بعد پھر آگے کی عزیمت پڑھیں۔

جو یہ ہے۔

وَسَخِّرْلَنَا ھٰذَا الْبَحْرَ کَمَا سَخَّرْتَ الْبَحْرَ لِسَیِّدِنَا مُوسٰی عَلَیْہِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ النَّارَ لِسَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْم عَلَیْہِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ الْجِبَالَ وَالْحَدِیْدَ لِسَیِّدِنَا دَاوٗدَ عَلَیْہِ السَّلَام وَسَخَّرْتَ الرِّیَاحَ وَالشَّیٰطِیْنَ وَالْجِنَّ لِسَیِّدِنَا سُلَیْمَانَ عَلَیْہِ السَّلَام وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ بَحْرٍ ھُوَلَکَ فِی الْاَرْضِ وَالسَّمَآءِ وَالْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ وَبَحْرَ الدُّنْیَا وَبَحْرَ الْاٰخِرَۃِ. وَسَخِّرْ لَنَا کُلَّ شَیْءٍ یَا مَنْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ کٓھٰیٰعٓصٓ. اُنْصُرْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ النَّاصِرِیْنَ. وَافْتَحْ لَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْفَاتِحِیْنَ وَاغْفِرْلَنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْغَافِرِیْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّاحِمِیْنَ. وَارْزُقْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الرَّازِقِیْنَ. وَاحْفَظْنَا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْحَافِظِیْنَ وَاھْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ. وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رِیْحًا طَیِّبَۃً کَمَا ھِیَ فِیْ عِلْمِکَ وَانْشُرْھَا عَلَیْنَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَتِکَ وَاحْمِلْنَا بِھَا حَمْلَ الْکَرَامَۃِ مَعَ السَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. اَللّٰھُمَّ یَسِّرْلَنَا اُمُوْرَنَا مَعَ الرَّاحَۃِ لِقُلُوْبِنَا وَاَبْدَانِنَا وَالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ فِیْ دِیْنِنَا وَدُنْیَانَا وَکُنْ صَاحِبَنَا فِیْ سَفَرِنَا وَخَلِیْفَۃً فِیْ اَھْلِنَا وَاطْمِسْ عَلٰی وُجُوْہِ اَعْدَائِنَا وَامْسَخْھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ الْمُضِیَّ وَلَا الْمَجِیْءَ اِلَیْنَا وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰی اَعْیُنِھِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰی یُبْصِرُوْنَ. وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰھُمْ عَلٰی مَکَانَتِھِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِیًّا وَّلَا یَرْجِعُوْنَ. یٰسٓ ○ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ○ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ الرَّحِیْمِ ○ لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُھُمْ فَھُمْ غٰفِلُوْنَ ○ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓی اَکْثَرِھِمْ فَھُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِھِمْ اَغْلٰلاً فَھِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ فَھُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ وَجَعَلْنَا مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْھِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِھِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰھُمْ فَھُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ شَاھَتِ الْوُجُوْہُ وَعَنَتِ الْوُجُوْہُ لِلْحَیِّ الْقَیُّوْمِ.

وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا ○ طٰسٓ ○ طٰسٓمٓ ○ حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ ○ حٰمٓ الْاَمْرُ وَجَآءَ النَّصْرُ فَعَلَيْنَا لَا يُنْصَرُوْنَ ○ حٰمٓ ○ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ○ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ ذِی الطَّوْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ○ بِسْمِ اللّٰهِ بَابُنَا تَبَارَكَ حِيْطَانُنَا يٰسٓ ○ سَقْفُنَا كٓهٰيٰعٓصٓ كِفَايَتُنَا حٰمٓ ○ عٓسٓقٓ ○ فَسَيَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ ج وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ سِتْرُ الْعَرْشِ مَسْبُوْلٌ عَلَيْنَا وَعَيْنُ اللّٰهِ نَاظِرَةٌ اِلَيْنَا بِحَوْلِ اللّٰهِ لَا يَقْدِرُ عَلَيْنَا وَاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ○ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِیْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ○ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ اِنَّ وَلِيِّیَ اللّٰهُ الَّذِیْ نَزَّلَ الْكِتٰبَ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصّٰلِحِيْنَ ○ حَسْبِیَ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ○ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِيْمِ ○ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ ○ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ○

یہ بات یاد رکھیں کہ حزب البحر ایک عظیم الشان اور جلالی عزیمت ہے اور اس کی مستقل ایک تاریخ ہے، ہمارے بے شمار اکابرین نے وقتاً فوقتاً اس سے استفادہ کیا ہے اور اس عزیمت کے ذریعہ اپنے مسائل حل کئے ہیں۔ حزب البحر کا عمل جب بھی کریں باوضو کریں اور اگر مکمل تنہائی میں کریں تو افضل ہے۔ دوران عمل کمرہ میں خاموشی ہونی چاہئے یہی اس کا ادب اور احترام ہے۔

ہجری مہینوں میں ثابت اور منفی وغیرہ کی تفصیل یہ ہے۔

محرم	صفر	ربیع الاول	ربیع الثانی	جمادی الاول	جمادی الثانی
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین
رجب	شعبان	رمضان	شوال	ذی قعدہ	ذی الحجہ
منقلب	ثابت	ذوجسدین	منقلب	ثابت	ذوجسدین

یہ تفصیل ہماری اپنی بنائی ہوئی نہیں ہے یہ ماہرین علم نجوم کی تیار کردہ ہے جو تجربات کی کسوٹی پر پوری اترتی ہے۔ ربیع الاول کا مہینہ ذوجسدین ہے اس کو منفی نہیں مانا گیا اور منحوس مہینہ تو کسی کو بھی نہیں مانا گیا ہے۔ ماہرین نے ان کی الگ الگ حیثیت یوں بیان کی ہے۔ تاکہ عاملین کو اپنے عمل میں کامیابی ملے اور ان کی محنت رائیگاں نہ جائے، جن مہینوں کو منفی مانا گیا ہے، ان مہینوں میں عام طور پر عمل ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں۔ ذوجسدین مہینوں میں دونوں پہلو ہوتے ہیں اس لئے ان مہینوں میں بھی عمل کئے جاسکتے ہیں لیکن ماہرین عملیات کا کہنا ہے کہ باموکل والے اعمال میں ثابت مہینوں کو ترجیح دینی چاہئے، لاریب ربیع الاول کے مہینہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی لیکن آپ اس پر بھی غور کریں کہ اسی مہینہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال بھی ہوا۔ اس لئے اس مہینہ کو ذوجسدین مانا گیا۔ یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ ہجری مہینوں کی یہ تشریح محض روحانی عملیات کے لئے ہے وہ بھی بالخصوص وہ عملیات جو موکل تابع کرنے سے تعلق رکھتے ہیں یا تسخیر ومحبت کے لئے کئے جاتے ہیں، باقی دین ودنیا کے دوسرے امور میں ان مہینوں میں کوئی تفریق نہیں کی گئی ہے، جیسے کچھ لوگ ماہ صفر کو منحوس سمجھتے ہیں لیکن شرعاً کوئی مہینہ منحوس نہیں ہے اور جو لوگ محرم یا صفر میں بیاہ شادی وغیرہ کو ناجائز سمجھتے ہیں تو وہ غلطی پر ہیں۔

آپ کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ کوئی بھی عمل اٹھانے سے پہلے یہ دیکھ لیں کہ مہینہ کونسا ہے، بے سوچے سمجھے عمل نہ کریں تو بہتر ہے، آپ ہمیشہ باموکل عمل کے لئے ثابت مہینے کو فوقیت دیں، اگر طویل انتظار کرنا ممکن نہ ہو تو ہر عمل ذوجسدین مہینہ میں کیا جاسکتا ہے لیکن منقلب مہینہ میں عمل کرنے کی کبھی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی کا بھی اندیشہ رہے گا اور رجعت کا بھی۔

آپ نے سورۂ اخلاص والے عمل کو غور سے نہیں پڑھا۔ موکلات نمبر میں صفحہ نمبر ۱۰۱ پر جہاں عمل سورۂ اخلاص باموکل لکھا ہوا ہے وہاں بہ الفاظ صریح یہ ہدایت کی گئی ہے کہ قبلہ رخ کھڑے ہوکر تین بار چاروں قل پڑھ کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی پر دم کریں اور اسی انگلی کے اشارے سے چاروں طرف حصار کریں، پھر بیٹھ کر سورۂ اخلاص ۱۶۷ مرتبہ پڑھیں، گویا کہ سورۂ اخلاص بیٹھ کر پڑھنی ہے کھڑے ہوکر نہیں اور کس طرح پڑھنی ہے یہ طریقہ بھی موکلات نمبر میں لکھا گیا ہے۔ اس عمل کو کرنے سے پہلے غور وفکر کے ساتھ پڑھ لیں اور وہاں جو نقش دیا گیا ہے

اس کو صحیح طریقہ سے بنالیں۔

مؤکلات نمبر صفحہ ۵۳ سے ۵۷ تک قرآن حکیم کی سورتوں کے جو نقوش اور جو عمل مؤکل تابع کرنے کے لئے دیئے گئے ہیں ان کے پڑھنے کے لئے کم سے کم سات دن یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ دن کا اہتمام کریں اور اگر پھر بھی کامیابی نہ ملے تو مزید سات دن پھر عمل کریں، اس طرح یہ کل ۲۱ دن ہوں گے، انشاء اللہ ۲۱ دن میں کامیابی یقیناً مل جائے گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ کسی بھی خاص عمل میں احرام کی شرط صرف مردوں کے لئے ہوتی ہے، عورتوں کے لئے نہیں عورتوں کو ایسے عمل میں سفید چادر اوڑھنی چاہئے اور اس چادر کو اس طرح اوڑھنا چاہئے کہ سر کے بال اس میں چھپ جائیں۔ عورتوں کے لئے سلا ہوا کپڑا بھی ممنوع نہیں ہے۔ جن عملیات میں مردوں کو سلا ہوا کپڑا نہ پہننے کی ہدایت کی جاتی ہے عورتیں ان عملیات میں بھی سلا ہوا کپڑا پہن سکتی ہیں لیکن انہیں کوئی چادر اپنے بدن پر ڈال کر عمل کرنا چاہئے، ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

مؤکلات نمبر میں آپ نے جن اعمال کی اجازت طلب کی ہے ہم ان اعمال کی آپ کو اجازت دیتے ہیں لیکن آپ ان اعمال سے گریز کریں جن میں ترک حیوانات کو ضروری قرار دیا گیا ہے اور ان اعمال سے بھی گریز کریں جن میں ۴۰ دن کی قید ہو، آپ صرف ان اعمال کو فوقیت دیں جو کم سے کم تین دن یا زیادہ سے زیادہ ۲۱ دن میں مکمل ہوجاتے ہوں۔ عمل کا انتخاب کرتے وقت ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھیں کہ عمل کی عزیمت مشکل نہ ہو، اس کی تعداد زیادہ نہ ہو، اس کو پڑھنے کے لئے ۲۱ دن تک محدود ہو، اسی میں آپ کی عافیت ہے اور اسی میں کامیابی کے امکانات ہیں۔ جو عمل ۲۱ روز سے زیادہ کے ہوتے ہیں ان میں پرہیز کا اہتمام کرنا بالخصوص عورتوں کے لئے مشکل ہوتا ہے۔

ایک بات یاد رکھیں کہ با مؤکل والے عملوں میں پرہیز جمالی اور جلالی دونوں کئے جاتے ہیں خواہ عمل کے ساتھ پرہیز لکھا ہو یا نہ لکھا ہو یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے اگر کسی جگہ نماز پڑھنے کی تاکید کی گئی ہو اور وہاں وضو کا ذکر نہ ہو تو وضو تو کرنا ہی پڑے گا کیوں کہ کوئی نماز وضو کے بغیر جائز نہیں ہے۔ اسی طرح کسی بھی مثبت عمل کے آگے پیچھے درود شریف پڑھنا لکھا ہو یا نہ لکھا ہو تو درود شریف تو پڑھنا ہی چاہئے کیوں کے درود شریف کے بغیر کوئی دعا بھی قبول نہیں ہوتی عمل کیسے کامیاب ہوگا۔

اسی طرح کسی صاحب کتاب نے پرہیز کا ذکر کیا ہو یا نہ کیا ہو مؤکل والے تمام عملیات میں پرہیز کرنا ہی چاہئے اور رجال الغیب کا بھی اہتمام کرنا چاہئے خواہ اس کا ذکر ہو یا نہ ہو۔

طلسماتی دنیا ۲۰۱۰ء کے جس عمل کا آپ نے ذکر کیا ہے اور اس عمل میں آپ کو کامیاب نہیں ملی ہے تو اس عمل کو آپ دوبارہ کرلیں اور پرہیز وغیرہ کا اہتمام رکھیں، ممکن ہے کہ آپ کو اس بار کامیابی مل جائے۔

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کی محنت اور لگن کو رائیگاں نہ ہونے دے اور آپ کو بھرپور کامیابیوں سے سرفراز کرے۔

جو عمل دریا وغیرہ کے کنارے پر یا کسی مزار پر پڑھے جاتے ہیں وہ صرف مردوں کے لئے ہوتے ہیں عورتوں کے لئے یہ عمل جائز نہیں ہیں۔ آیت الکرسی کے جس عمل کا آپ ذکر کررہی ہیں وہ سات دن تک پڑھنا ہے انشاء اللہ سات دن میں زکوٰۃ ادا ہوگی اور کامیابی ملے گی۔

نقوش کی زکوٰۃ چاروں عناصر ہی سے دینی چاہئے تب ہی ادا ہوگی جو نقش درخت پر بندھوائے جاتے ہیں یا جو نقش دریا میں بہائے جاتے ہیں انہیں اکٹھا کرکے آپ کسی اور سے بھی دریا میں ڈلوا سکتی ہیں یا درخت پر بندھوا سکتی ہیں لیکن زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے لکھنے آپ ہی کو پڑیں گے اور ان کو روز کے روز ٹھکانہ سے لگانا ضروری نہیں ہے، بلکہ انہیں سات دن میں، دس دن میں یا سب کے سب اکٹھے بھی آپ ٹھکانہ لگا سکتی ہیں۔ زمین میں آپ نقش خود دبادیں اور آگ میں خود ہی جلادیں، صرف ایک نقش کی زکوٰۃ ادا کرنے سے بات نہیں بنے گی۔

بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے کسی خط کا جواب بروقت دینا ہمارے لئے ممکن نہیں ہوتا، پھر طویل خطوں کو پڑھنے کے لئے فرصت کے لمحات درکار ہوتے ہیں اس لئے آپ کا یہ لمبا چوڑا خط پڑھنے میں پھر اس کا جواب دینے میں جو بھی تاخیر ہوئی ہے اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں اور یہ گزارش کرتے ہیں کہ آپ آئندہ ہم پر رحم کھاتے ہوئے اتنے طویل خط لکھنے کی زحمت نہ کریں۔ ہماری زندگی میں اللہ کے فضل

ورم سے بھی نعمتیں موجود ہیں لیکن جسے کہتے ہیں فرصت اس سے ہم محروم ہیں اس لئے طویل خطوں کو پڑھنا پھران کا جواب دینا ہمارے لئے بہت دشوار ہوتا ہے۔ آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ آپ اپنی کسی غلطی کی تلافی کرنے کے لئے بہت پریشان ہیں اور یہ چاہتی ہیں کہ کسی طرح بھی آپ کی غلطی معاف ہوجائے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ جو بھی بھول چوک آپ سے سرزد ہوگئی ہو اس کی معافی کے لئے اپنے رب سے گڑگڑا کر دعا کیجئے، سچ مچ کی ندامت اور چند آنسو اور آئندہ پھر کبھی نہ کرنے کا عہد کسی بھی غلطی کو معاف کرانے کے لئے کافی ہے۔ ہمارا رب بے شک غفور رحیم اور بے شک وہ اپنے بندوں کی بڑی بڑی خطاؤں کو معاف کردیتا ہے، بس شرط یہی ہے کہ ہم دل کی گہرائیوں سے اپنی خطاؤں کو خطائیں سمجھیں، ان کی تاویل نہ کریں اور اللہ کو اپنا رب تسلیم کرتے ہوئے اس کے سامنے اپنا سر جھکاتے ہوئے اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے اپنی خطاؤں کی معافی طلب کریں، آپ اسی طرح اپنی بڑی بڑی خطائیں اپنے رب سے معاف کراسکتی ہیں، بے شک وہی مستعان ہے اور لاریب وہی غفور رحیم ہے۔

تعویذ گنڈوں کی مخالفت کی رسم

سوال از: ندیم احمد ــــــــــــــــ ناگپور

مجھے روحانی عملیات سے دلچسپی ہے اور میری خواہش ہے کہ میں اس علم کو کسی طرح حاصل کروں لیکن ایک دن ہماری مسجد کے امام صاحب کہہ رہے تھے کہ تعویذ گنڈے شرک ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو اپنے گلے میں تعویذ نہیں لٹکائے گا وہ بے حساب جنت میں جائے گا، جب سے میں ان کی زبانی یہ سنا ہے کہ مجھے تشویش ہوگئی ہے۔ میں اکثر طلسماتی دنیا پڑھتا ہوں، بڑی امید کے ساتھ میں آپ کو خط لکھ رہا ہوں، مجھے امید ہے کہ آپ میرے خط کا جواب دیں گے اور میری رہنمائی کریں گے۔

جواب

تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس زمانہ میں ایک رسم بن کر رہ گئی ہے، جس طرح ہماری قوم دوسرے رسم ورواج میں مبتلا ہے اسی طرح اس قوم کے بعض لوگ اس رسم میں بھی ملوث ہیں اور اس وقت تک ان کی روٹی ہضم نہیں ہوتی جب تک وہ رحانی عملیات پر کچھ تبرے بازی نہیں کرلیتے، خدا ہی جانے کہ آپ کی مسجد کے امام صاحب کتنے پڑھے ہوئے ہیں اور اگر حسن اتفاق سے وہ کسی مدرسہ کے فارغ ہیں تو پھر اللہ ہی جانے کہ ان میں عقل سلیم ں مقدار میں ہے، کیوں کہ اکثر فاضلین مدرسہ کا حال یہ ہے کہ وہ علم تو کچھ نہ کچھ اپنے دامن میں رکھتے ہیں لیکن عقل سلیم سے تقریبا محروم ہوتے ہیں اور جو فاضلین مدرسہ عقل وخرد سے محروم ہوں ان سے اچھی امیدیں وابستہ رکھنا فضول ہے۔

ہمارے بڑوں نے فرمایا تھا کہ ایک تولہ علم کا صحیح استعمال کرنے کے لئے ایک من عقل چاہئے، علم ہو اور عقل نہ ہو تو ہر انسان صرف چرب زبانی ہی کرسکتا ہے اور آج کے دور میں تو صورت حال یہ ہے کہ چند احادیث پڑھ کر اور تبلیغی جماعت میں کچھ وقت آگ لگا کر لوگ خود کو توحید وسنت کا ٹھیکیدار سمجھنے لگتے تھے، خود ہزار قسم کے گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں، خطاؤں کی کیچڑ میں گلے گلے تک دھنسے ہوتے ہیں لیکن تعویذ گنڈوں کی مخالفت اس طرح کرتے ہیں کہ جیسے توحید وسنت کی حقیقت کو اس دنیا میں صرف انہوں نے ہی سمجھا ہے، اس طرح کے چھٹ بھیّوں نے دین اسلام کو بہت نقصان پہنچایا ہے اور دین کی آڑ میں گمراہی پھیلانے کی دل کھول کر رسومات ادا کی ہیں۔

آپ یہ بات یاد رکھیں کہ روحانی عملیات سے ہمارے بزرگوں نے خود بھی استفادہ کیا ہے اور اللہ کے بندوں کو بھی اس علم سے فائدہ پہنچایا ہے۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی، محدث کبیر حضرت علامہ انور شاہ کشمیری، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی، عارف کامل حضرت مولانا مولانا زکریا صاحب سہارنپوری، قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی وغیرہم جیسے اساطین امت نے تعویذ گنڈوں کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست مدد کی ہے، اگر تعویذ گنڈے شرک ہوتے تو ہم اپنے بزرگوں سے اس بات کی امید نہیں کرسکتے تھے کہ وہ ایک بھی تعویذ لکھنے کی غلطی کرتے، جو تعویذ اللہ کے کلام پر مشتمل ہو اس کو شرک بتانا ان ہی لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جن کا علم برائے بیت ہو اور جن کی عقل زنگ آلود ہو یا من مانے صحراؤں میں پاگلوں کی طرح بھٹک رہی ہو۔ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا.

☆☆☆☆☆

قسط نمبر ۲۱

دنیا کے عجائب وغرائب

حضرت امام غزالیؒ

تنے کو اس کے موافق غذا ملتی ہے، پھل شروع میں چونکہ کمزور ونازک ہوتا ہے، ایک دوسرے سے ملا ہوا ہوتا ہے اس لئے قدرت اس پر ایک مضبوط غلاف چڑھا دیتی ہے جو ہر ایسی شئے سے پھل کی حفاظت کرتا ہے جو پھل کو خراب کرے یا اس کے رنگ کو بدل دے، جب پھل قوت پکڑ لیتا ہے اور اس قابل ہو جاتا ہے کہ دھوپ اور ہوا برداشت کرسکے تو یہ غلاف یا خول دھیرے دھیرے پھٹنا شروع ہوتا ہے اور پھل سے آہستہ آہستہ جدا ہوتا جاتا ہے، گویا پھل جس قدر دھوپ اور ہوا لینے کے قابل ہوتا جاتا ہے اسی قدر غلاف اس کو کھولتا جاتا ہے، یہاں تک کہ پھل میں برداشت کی پوری قوت آجاتی ہے اور غلاف اس کو بالکل کھلا چھوڑ دیتا ہے اور اب پھل گرمی سردی کا کوئی مضر اثر نہیں لیتا، پورا پک جاتا ہے، لذت دار اور مزے دار بن جاتا ہے، خواہ اس کو فی الوقت کھائیں یا رکھیں یا اس کو اور اغراض میں استعمال کریں جن کے لئے وہ مخصوص ہے اور بنا ہے۔

یہ حفاظت کی تدابیر قدرت کی طرف سے تمام درختوں میں برتی جاتی ہیں، ہر عقل مند ان سے زبردست نصیحت حاصل کرتا ہے۔

انار کی پیدائش پر غور کیجئے اور اس کی قدرت ملاحظہ کیجئے، پہلے آپ اس میں ایک مخروطی شکل کا گودا دیکھیں گے جو ایک گاؤ دم ٹیلہ کی طرح نیچے سے موٹا اور اوپر پتلا ہوگا یا اس عمارت کے مانند جس کا زیریں حصہ چوڑا ہو اور بالائی حصہ پتلا تاکہ عمارت مضبوطی کے ساتھ قائم رہے اور انار کی اس مخروطی شکل میں دانے برابر نہایت قرینہ اور صفائی سے چنے ہوں گے کہ اگر ہم چاہیں کہ ہاتھوں سے ایسا چن لیں تو غیر ممکن ہو، پھر آپ دیکھیں گے کہ سب دانے ایک دوسرے سے ملے نہ ہوں گے بلکہ ان کی ذیلی تقسیم ہوگی، دانوں کے علیحدہ علیحدہ حصے ہوں گے، ہر حصہ دوسرے سے ایک باریک بناوٹ کی جھلی کے ذریعہ جدا ہوگا، اس جھلی کی بناوٹ اور نزاکت بس عجیب ہی ہوگی، اس درمیانی جھلی کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ دانوں کے حصے آپس میں مل کر اور ٹکرا کر پکنے سے پہلے خراب نہ ہو جائیں پھر آپ ملاحظہ کریں گے کہ ان تمام حصوں پر ایک بڑی جھلی اور لپٹی ہوگی جو اندر والی جھلی سے قدرے موٹی ہوگی۔

دانوں کے اس قسم کے چناؤ میں یہ مصلحت پیش نظر ہے کہ اگر دانے بغیر فاصلے کے اسی طرح ملے جلے اندر بھرے پڑے ہوتے اور بیچ بیچ میں جھلیاں نہ ہوتیں تو ان کو حسب منشا غذا کی مدد نہ ملتی، ان جھلیوں نے بیچ میں آکر غذائیت میں بڑی مدد دی، ذرا دانے کی جڑ پر غور کیجئے کہ وہ کیسی ایک باریک ڈنڈی کے ذریعہ جھلی میں گڑا ہوا ہے، یہ ڈنڈی دانہ تک غذا پہنچاتی ہے اور ہر دانہ کو اس کی مقدار غذا کا حصہ دیتی ہے۔ یہ ڈنڈی ایسی باریک نازک ہوتی ہے کہ کھانے والے اس کو محسوس بھی نہیں کرتے اور یہ اس کے کھانے میں کسی قسم کی بدمزگی پیدا نہیں کرتی۔

پھر ملاحظہ کیجئے کہ دانوں کی ڈنڈیاں سخت کڑوی اور بکٹی اور دانے نہایت شیریں اور میٹھے ہیں۔

درمیانی جھلیوں سے مقصد ایک یہ بھی ہوتا ہے کہ یہ دانوں کو اِدھر اُدھر ہلنے اور حرکت کرنے سے بچاتی ہیں اور یوں ان کو خطرہ سے محفوظ رکھتی ہیں۔ اسی طرح بڑی جھلی بھی پورے انار کی حفاظت کرتی ہے اور اس کو آفتوں سے بچاتی ہے اور خود مزے میں نہایت بکٹی اور کڑوی ہوتی ہے۔

انار میں لوگوں کے لئے بے شمار فائدے ہیں، یہ انسانوں کے لئے غذا بھی بنتے ہیں اور دوا بھی، ان کو ایسے موسم کے لئے محفوظ رکھا جاتا ہے جب کہ ان کی پیداوار نہیں ہوتی ہے۔

نیز انار کی ٹہنی کو دیکھ کر عبرت حاصل کیجئے کہ قدرت نے اس کو کیسا مضبوط پیدا کیا ہے کہ وہ انار کو لٹکائے رکھتی ہے اور جب تک انار خوب پک نہ جائے اس کو نہیں گراتی، انار کی خصوصی صفت یہ ہے کہ یہ صرف

انسان کی غذا بنتا ہے، دوسرے حیوانات اس کو نہیں کھاتے۔

اب ذرا ان پھلوں پر نظر ڈالئے جن کی زمین پر پھیلی ہوئی بیلیں ہوتی ہیں، مثلاً خربوزہ، تربوز اور کدو یا کھیرے ککڑی وغیرہ ان کی پیدائش میں بھی عجیب حکمتیں ہیں، ان پھلوں کی ٹہنی بہت پتلی، کمزور اور نازک ہوتی ہے اور اپنی پرورش کے لئے پانی بہت چاہتی ہے اور اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کی بیل کو زمین پر پھیلا دیا، اگر اور درختوں کی طرح ان کی بیل بھی زمین پر سیدھی کھڑی ہوتی ہے تو ان پھلوں کا بوجھ وہ نہ سہار سکتی اور پکنے سے پہلے ہی یہ پھل ڈالیوں سے گر جایا کرتے، اس لئے قدرت نے ان کی بیلوں کو زمین کی سطح پر پھیلا دیا اور ان کو زمین پر لٹائے رکھا کہ یہ زمین پر پڑے پڑے اپنی اپنی غذا حاصل کرتے رہیں اور پرورش پاتے رہیں۔

ساتھ ساتھ یہ بھی دیکھئے کہ خالق عالم نے ان پھلوں کو خاص خاص مناسب موسموں میں پیدا فرمایا، حاجت کے وقت یہ موسمی حالت میں بڑے مفید ثابت ہوتے ہیں، یہ پھل اگر کہیں سردی کے موسم میں پیدا ہوتے تو لوگ ان کو چھوتے تک نہیں اور اگر کوئی کھاتا تو یہ زیادہ تر نقصان ہی پہنچاتے، کھجور کے درخت کی ایک اور حکمت ذہن نشین کیجئے، اللہ تعالیٰ نے اس میں مادہ پیدا کی جو نر شگوفہ کی حاجت مند تھی تو اس کے ساتھ ساتھ قدرت نے نر بھی پیدا فرمایا اور ان دونوں کے جوڑ اور میل سے درخت کھجور کی تکمیل فرمائی اور اس کی نوع کو باقی رکھا۔

یہی حکمتیں طرح طرح کی جڑی بوٹیوں میں مضمر ہیں، کیوں کہ یہ بھی عجیب نفعوں کی ہوتی ہیں اور قسم قسم کے اثرات پیدا کرتی ہیں، ایک بدن میں پہنچ کر فضلات بدن کو بدن کی گہرائیوں سے کھینچ لاتی ہے۔ دوسری بدن سے سودا کو نکالتی ہے، تیسری بلغم کو خارج کرتی ہے، ایک صفرا خارج کرنے کے لئے مخصوص ہے تو ایک ریح بدن سے نکالنے کا اثر اپنے اندر رکھتی ہے، کوئی قابض ہے تو کوئی دست آور، کوئی قے لاتی ہے تو کوئی متلی دور کرتی ہے، کوئی ایسی ہے کہ خاص مریضوں اور کمزوریوں کے لئے فائدہ مند ہے۔

غرض یہ قدرت کا کارخانہ کیا ہے؟ ایک عالم حیرت ہے اللہ تعالیٰ اس عالم کے نظام کو نہایت بہتر اور مناسب طریقہ پر چلا رہا ہے۔

فسبحان اللہ من دبر ملکہ واحسن التدبیر.

ف: نباتات کی دنیا سب ہی سے نرالی ہے، قدرت نے اس زمین میں بھانت بھانت کے درخت و پودے پیدا کئے، طرح طرح کے بیل بوٹے کھلائے، ہر ایک کو جدا جدا رنگ روپ دیا، الگ الگ بو و اثر دیا، کسی سے غلّہ نکالا اور اس کو انسانی زندگی کا سہارا بنایا، کسی سے پھل نکالے اور انسان کی لذت کا سامان مہیا کیا، کسی سے دوائیں پیدا کیں اور طرح طرح کی انسانی بیماریوں کا مداوا کیا اور انسان کو قسم قسم کے مرضوں سے چھٹکارا بخشا۔

غرض نباتات کی بے شمار قسمیں ہیں اور ان میں اَن گنت حکمتیں ہیں، کوئی کیا سمجھے کہ وہ کیا کیا ہیں؟ اور ان میں کیا کیا گن ہیں، پھلوں کا عالم جدا تعجب خیز ہے، ان کی صفات میں مقابلہ ہے اور ان کی ہر خوبی میں جوڑے ہیں، رنگ میں دیکھئے تو ایک سفید ہے تو ایک کالا ہے، ایک سرخ ہے تو دوسرا زرد، ایک ایسا ہے تو ایک ایسا، مزے میں ایک میٹھا ہے تو ایک کھٹا میٹھا یا کھٹا، ایک کسیلا ہے تو ایک کڑوا، قد و قامت میں ایک بڑا ہے تو ایک چھوٹا، ایک زمین پر سیدھا کھڑا ہے تو دوسرا سطح زمین پر لیٹا ہوا ہے، ایک میں بڑی خوشبو اور مہک ہے تو دوسرے میں کچھ نہیں، کیفیت و اثر میں ایک گرم ہے تو ایک سرد ایک تر ہے تو دوسرا خشک۔

غرض عجیب رنگا رنگی ہے، ہر ایک میں جدا جدا خوبی ہے، دراصل یہ قدرت خداوندی کی زبردست کاریگری ہے، چنانچہ خود فرمایا:

وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرَاتِ جَعَلَ فِيهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ.

(پارہ نمبر ۱۳: آیت نمبر ۳، سورت الرعد)

"یعنی اس میں ہر قسم کے پھلوں سے دو دو قسم کے پیدا کئے۔"

پھر غور کیجئے یہ سنگین اختلافات اور مادہ پیدائش پانی ایک مقام پرورش زمین ایک دیگر اسباب اصلاح دھوپ و ہوا وغیرہ سب ایک پھر یہ دوری کہاں سے آئی؟ یہ جدا جدا خوشبو کیسے رونما ہوئی؟

بس درحقیقت یہ اسی ذات کی کارفرمائی ہے جس کی عالم پر بلا شرکت غیرے فرمانروائی ہے، کلام پاک میں ارشاد ہے۔

وَفِي الْأَرْضِ قِطَعٌ مُتَجَاوِرَاتٌ وَجَنَّاتٌ مِنْ أَعْنَابٍ وَزَرْعٌ وَنَخِيلٌ صِنْوَانٌ وَغَيْرُ صِنْوَانٍ يُسْقَى بِمَاءٍ وَاحِدٍ.

"اور اس زمین میں پاس پاس مختلف قطعے ہیں اور انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور کھجوریں ہیں جن میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ

ایک تنا سے اوپر جاکر دو تنے ہوجاتے ہیں اور بعض میں دو تنے نہیں ہوتے، سب کو ایک طرح کا پانی دیا جاتا ہے۔

بعض حضرات نے نباتات کے پھل پھول کے اختلاف سے اس طرف اشارہ نکالا ہے کہ انسان بھی زمین کی اسی مختلف پیداوار کے مانند ہے، یوں تو سب انسان ایک آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں اور قرآن پاک جو آبِ رحمت بن کر آسمان سے اترا ہے سب کے لئے ہے اور سب کو برابر راہ ہدایت بتاتا ہے مگر پھر بھی انسانوں میں اختلاف کس قدر زبردست ہے۔

ہر ایک قسم کا مزاج وخو رکھتا ہے، طرح طرح کی عادت وخصلت لئے ہوئے ہے، ایک خوش عقیدہ، خوش عمل، خوش مزاج اور خوش خو ہے، ایک بدعقیدہ، بدعمل، بدمزاج وبدخو ہے، ایک اطاعت شعار ہے تو دوسرا سرکش ومتمرد ہے، ایک سلامت روی میں شہرۂ آفاق ہے تو دوسرا کجروی میں یکتائے روزگار ہے۔

پھولوں کی دنیا بھی عجیب انوکھی ہے، کوئی پھول بلکہ کوئی پنکھڑی اور پتی ایسی نہیں جو حکمت ومصلحت سے خالی ہے، اسی سلسلہ میں ایک عجیب حقیقت کا انکشاف کیجئے اور قدرت خداوندی کی داد دیجئے، بعض پھول خوب صورت، خوش رنگ اور خوشبودار ہیں، بعض خوشبوئی، خوش رنگی اور رعنائی سے خالی ہیں۔

راز یہ ہے کہ ان میں نَر بھی ہے اور مادہ بھی مگر ان میں پھولوں کی پرورش جدا جدا ہے اور اسباب پرورش بھی الگ الگ، بدرنگ پھولوں کے درختوں کی پرورش صرف ہَوا سے ہوتی ہے، ہَوا جب چلتی ہے اور درختوں پر سے گزرتی ہے تو نَر کا مادہ لے کر مادہ پر بکھیرتی چلی جاتی ہے، یہ چونکہ بلاتمیز سب پر چلتی ہے اس لئے ہر ایک سے مادہ اٹھالاتی ہے، اچھے یا بُرے پھول والے درخت سے اسے بحث نہیں، خوش رنگی اور بدرنگی سے اسے سروکار نہیں، ایک جگہ سے ایک شئے اٹھالانا اور اس کو دوسری جگہ بکھیر دینا اس کا کام ہے۔

اب خوش رنگ پھولوں کے درختوں کی کہانی سنئے!

ان کی پرورش صرف ہَوا کے لائے ہوئے مادہ سے نہیں ہوتی بلکہ بہت سے پردار کیڑوں کا ان کی پرورش میں زبردست ہاتھ ہوتا ہے، یہ اچھے پھولوں کے عاشق ہوتے ہیں اور انہی کے درختوں پر بیٹھتے ہیں، بروں سے ان کو سروکار نہیں، مثلاً شہد کی مکھی کہ خوش رنگ پھولوں کی گویا ٹھیکیدار ہے۔

جگہ جگہ شہد چنتی پھرتی ہے، اچھے برے پھولوں کی تمیز اور پرکھ رکھتی ہے، برے سے بچتی ہے، اچھے کی طرف لپکتی ہے اور ان میں جو نَر ہیں ان کا مادّہ لے کر مادہ میں ڈالتی ہے اور یوں پیداوار کا سلسلہ چلاتی رہتی ہے۔ چنانچہ خوش رنگ پھولوں کے درختوں کی پرورش اسی مادّہ سے ہوتی ہے، ہَوا کا لایا ہوا مادّہ ان کے لئے کافی نہیں، ملاحظہ کیجئے قدرت کا کیا حیرتناک اور پُرحکمت نظام ہے۔

قسط نمبر: ۱۸

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

ترقی ملازمت کے لئے

اکثر لوگوں کو یہ خواہش ہوتی ہے کہ ان کی ملازمت میں انہیں ترقی ہو، ان کی تنخواہ میں اضافہ ہو اور ان کی حیثیت میں بھی بڑھوتری ہو، یعنی ان کا عہدہ اور منصب بھی بڑھ جائے۔ اس سلسلہ میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کی پہلی ساعت میں لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں یا ہری پنسل سے لکھیں اور ہرے کپڑے میں پیک کرکے استعمال کریں، انشاء اللہ ترقی ہوگی اور تنخواہ میں حسبِ منشاء اضافہ ہوگا۔ نقش یہ ہے:

۷۸۶

وجعلنا لکم فیہا معایش

۶۹۱۸۸	۶۹۱۹۱	۶۹۱۹۴	۶۹۱۸۰
۶۹۱۹۳	۶۹۱۸۱	۶۹۱۸۷	۶۹۱۹۲
۶۹۱۸۲	۶۹۱۹۶	۶۹۱۸۹	۶۹۱۸۶
۶۹۱۹۰	۶۹۱۸۵	۶۹۱۸۳	۶۹۱۹۵

ولقد مکنکم فی الارض

بیرون ملک کی ملازمت کے لئے

اگر کوئی شخص برائے ملازمت اپنے ملک سے باہر جانے کا خواہش مند ہو لیکن باہر جانے کی خواہش پوری نہ ہورہی ہو، قسم قسم کی رکاوٹوں کی وجہ سے بیرونِ ملک کا سفر ممکن نہ ہورہا ہو تو عروج ماہ میں جمعرات کے دن پہلی ساعت میں یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھیں یا ہری پنسل سے لکھیں، پھر موم جامہ کرنے کے بعد اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرلیں اور اپنے سیدھے بازو پر باندھ لیں، انشاء اللہ بہت جلد راہ ہموار ہوگی اور بیرون ملک جانے کی خواہش پوری ہوجائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

وانا الی ربنا لمنقلبون

۹	۶۱	۳	۳۱
۲	۳۲	۸	۶۲
۳۳	۵	۵۹	۷
۶۰	۶	۳۴	۴

سبحان الذی سخر لنا ھذا

[illegible]

انصاف کا حصول

کسی بھی معاملے میں کوئی جھگڑا ہو یا کوئی مقدمہ درپیش ہو، اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامقسط یامقسط یامقسط

۲۳۰۸۸	۲۳۰۹۱	۲۳۰۹۵	۲۳۰۸۱
۲۳۰۹۴	۲۳۰۸۲	۲۳۰۸۷	۲۳۰۹۲
۲۳۰۸۳	۲۳۰۹۷	۲۳۰۸۹	۲۳۰۸۶
۲۳۰۹۰	۲۳۰۸۵	۲۳۰۸۴	۲۳۰۹۶

یامقسط یامقسط یامقسط

نام طالب نام والدہ

کاروبار میں کامیابی کے لئے

بعض اوقات یہ ہوتا ہے کہ کاروبار چلتا چلتا رک جاتا ہے یا کاروبار میں کامیابی تو ملتی ہے لیکن پوری طرح نہیں ملتی، یا یہ ہوتا ہے کہ کاروبار ٹھیک چلتا ہے لیکن پیمنٹ پھنس جاتے ہیں اور جب رقمیں کسی جگہ رک جاتی ہیں تو دوسروں کی ادائیگی کرنے میں خلل پڑتا ہے جس سے اپنی بنی بنائی ساکھ متاثر ہوتی ہے یا دوسروں کی نظرِ بد یا لوگوں کی ہائے ہائے کی بنا پر کاروبار کی ترقی متاثر ہو جاتی ہے، ایسی تمام صورتوں کے لئے اس نقش کو جمعرات کے دن لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں، نقش کو ہری پنسل سے لکھیں اور موم جامہ کے بعد ہرے ہی کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

ن والقلم وما یسطرون

۳۰۸۰	۳۰۸۴	۳۰۸۷	۳۰۷۳
۳۰۸۶	۳۰۷۴	۳۰۷۹	۳۰۸۵
۳۰۷۵	۳۰۸۹	۳۰۸۲	۳۰۷۸
۳۰۸۳	۳۰۷۷	۳۰۷۶	۳۰۸۸

المص کھیعص حمعسق

حمعسق الم المر ق

سیاست اور الیکشن میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کو سیاست میں عزت، کامیابی حاصل ہو یا اگر وہ الیکشن لڑے تو اس کو جیت اور فتح نصیب ہو تو اس نقش کو

شرف شمس کے اوقات میں ساعتِ شمس میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور سات دن تک لگاتار سورۂ شمس پڑھ کر اس نقش پر دم کرتا رہے، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی ملے گی اور عروج و ترقی ملے گی اور فتح مندی کے راستے ہموار ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

الیک و الی الذین من قبلک

ال	ق	ھا	ر
۷	۱۹۹	۳۲	۹۹
۱۹۸	۴	۱۰۲	۳۳
۱۰۱	۳۴	۱۹۷	۵

حمعسق کذالک یوحی

لعسقحم [illegible]

نام طالب۔ نام والدہ

دنیا میں عزت و رفعت پانے کے لئے

اپنے ہم عصروں میں نمایاں مقام حاصل کرنے کے لئے یا لوگوں میں مقبولیت اور محبوبیت پانے کے لئے اس نقش کو نوچندی جمعہ کی پہلی ساعت میں ہری پنسل سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لیں اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر لیں، انشاء اللہ عزت بھی ملے گی اور مقبولیت بھی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

حمعسق حمایتنا فسیکفیکھم اللہ وھو السمیع العلیم

۲۳۴	۲۲۷	۲۳۲
۲۲۹	۲۳۱	۲۳۳
۲۳۰	۲۳۵	۲۲۸

بسم اللہ بابنا تبارک حیطانا

یٰس سقفنا کھیعص کفایتنا

نام طالب۔ نام والدہ

بیرونِ ملک کے لئے ویزا

اگر بیرونِ ملک کے سفر کے لئے ویزا نہ مل رہا ہو تو اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں، اگر فیملی کو ویزا نہ مل رہا ہو تو اس نقش کو ان کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ ویزا مل جائے گا۔

۷۸۶

ص والقرآن ذی الذکر — بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق

۱۳	۲۴	۲۵	۱۰
۱۹	۱۶	۱۵	۲۲
۲۴	۲۱	۲۰	۱۷
۲۶	۱۱	۱۲	۲۳

نام مع والدہ

لوگوں کے دلوں میں اپنا مقام بنانے کے لئے

اگر یہ خواہش ہو کہ لوگوں کے دلوں میں اپنی قدر ومنزلت پیدا ہو اور پھر قدر و منزلت برقرار رہے تو گیارہ سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد اس نقش کو ہری پنسل سے لکھیں اور سنہرے کپڑے میں موم جامہ کرنے کے بعد پیک کریں اور اپنے دائیں بازو پر باندھ لیں اور گیارہ دن تک گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اس نقش پر دم کرتے رہیں، پھر کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جمیل تجملت بالجمال الجمال — جمال جمالک یا جمیل

۶۶۷۳	۶۶۷۶	۶۶۷۹	۶۶۶۵
۶۶۷۸	۶۶۶۶	۶۶۷۲	۶۶۷۷
۶۶۶۶۷	۶۶۸۱	۶۶۷۴	۶۶۷۱
۶۶۷۵	۶۶۷۰	۶۶۶۸	۶۶۸۰

نام مع والدہ

ساس اور بہو میں تکرار کے لئے

اگر کسی گھر میں ساس اور بہو میں تکرار ہو اور گھر کا ماحول خراب سے خراب تر ہو رہا ہو تو اس نقش کو لکھ کر اُس کے گلے میں ڈالیں جس پر زیادتی ہو رہی ہے۔ اگر بیوی ظالم ہو تو نقش ساس کے گلے میں ڈالیں اور اس کو طالب سمجھیں اور اگر ساس ظالم ہو تو نقش بہو کے گلے میں ڈالیں اور اس کو طالب سمجھیں یا دائیں نقش کے نیچے مطلوب کا نام پہلے لکھا جائے گا اور طالب کا بعد میں، نقش کالے کپڑے میں پیک ہوگا۔

یہ نقش سنیچر کے دن پہلی ساعت میں لکھیں اور چاند کی ۱۶ تاریخ سے ۲۸ تاریخ کے درمیان لکھیں، انشاءاللہ مقصد میں کامیابی ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

۶۵۷۵	۶۵۷۸	۶۵۸۱	۶۵۶۸
۶۵۸۰	۶۵۶۹	۶۵۷۴	۶۵۷۹
۶۵۷۰	۶۵۸۳	۶۵۷۶	۶۵۷۳
۶۵۷۷	۶۵۷۲	۶۵۷۱	۶۵۸۲

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

نام مطلوب مع والدہ

نام طالب مع والدہ

اگر شوہر ظالم ہو

اگر کسی عورت کا شوہر ظالم ہو تو بیوی اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے اور اس نقش کو عروج ماہ میں کسی بھی دن ساعت سعد میں ہری پنسل سے لکھے، لیکن نقش کو کالے کپڑے میں پیک کرے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

آمنوا اشد حباللہ

۱۲۵۹۹۴	۱۲۵۹۹۸	۱۲۶۰۰۱	۱۲۵۹۸۷
۱۲۶۰۰۰	۱۲۵۹۸۸	۱۲۵۹۹۳	۱۲۵۹۹۹
۱۲۵۹۸۹	۱۲۶۰۰۳	۱۲۵۹۹۶	۱۲۵۹۹۲
۱۲۵۹۹۷	۱۲۵۹۹۱	۱۲۵۹۹۰	۱۲۶۰۰۲

یحبونہم کحب اللہ والذین

نام شوہر مع والدہ

نام بیوی مع والدہ

اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے

اگر شوہر بیوی کو گھر سے نکال دے اور بیوی اپنے مائکہ میں چلی گئی ہو اور یہ چاہتی ہو کہ شوہر اس کو واپس بلالے تو اس نقش کو نوچندی جمعہ کو پہلی ساعت میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

یااللہ	یارحیم	یاباعث	یامجیب
یاباعث	یامجیب	یااللہ	یارحیم
یاسلام	یاوہاب	یاواسع	یاجامع
یاواسع	یاجامع	یاسلام	یاوہاب

و القیت علیک محبۃ منی ولتصنع علی عینی

نام شوہر مع والدہ

نام بیوی مع والدہ

اگر بیوی نافرمان ہو

اگر کسی کی بیوی نافرمان ہواور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کی بیوی اس کی اطاعت کرے اور سرکشی سے باز آجائے تو یہ نقش ساعت سعید میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ زیادہ دن نہیں گذریں گے کہ بیوی میں سدھار پیدا ہوگا اور شوہر کی مطیع ہوجائے گی۔ نقش باندھنے کے بعد اگر شوہر یاودود سوبار روزانہ پڑھتا رہے تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود یاودود یاودود یاودود

۲۸۴۸۱۵	۲۸۴۸۲۹	۲۸۴۸۲۶	۲۸۴۸۲۳
۲۸۴۸۲۷	۲۸۴۸۲۲	۲۸۴۸۱۶	۲۸۴۸۲۸
۲۸۴۸۲۱	۲۸۴۸۲۴	۲۸۴۸۳۱	۲۸۴۸۱۷
۲۸۴۸۳۰	۲۸۴۸۱۸	۲۸۴۸۲۰	۲۸۴۸۲۵

یاودود یاودود یاودود یاودود

نام بیوی مع والدہ

نام شوہر مع والدہ

نافرمان اولاد کے لئے

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو تو ماں یا باپ دونوں میں کوئی ایک اس نقش کو لکھ کر اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں، اس نقش کو زوال ماہ میں کالی پنسل سے لکھیں زوال ماہ چاند کی ۱۶ تاریخ سے شروع ہو کر ۲۸ تاریخ تک رہتا ہے۔ نقش کے نیچے نافرمان بچوں کے نام مع والدہ لکھ دیں۔ اگر یہ نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر پانی میں گھول کر نافرمان بچوں کو پلا دیا کریں تو اچھا ہے، نقش جمعرات کو پلائیں اور پلانے کے سلسلہ کو جمعرات تک برقرار رکھیں۔

انشاء اللہ اولاد نافرمانی سے باز آئے گی۔

۷۸۶

حسن و انبتها نباتا حسنا

۱۶۷۹	۱۶۸۳	۱۶۸۶	۱۶۷۲
۱۶۸۵	۱۶۷۳	۱۶۷۸	۱۶۸۴
۱۶۷۴	۱۶۸۸	۱۶۸۱	۱۶۷۷
۱۶۸۲	۱۶۷۶	۱۶۷۵	۱۶۸۷

انی اعیذها بک و ذریتها

[illegible]

بچوں کے نام مع والدہ

کسی کی بھی محبت حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی کی بھی محبت حاصل کرنے کی خواہش ہو تو ساعتِ سعید میں اس نقش کو ہری پنسل سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ صبح شام یالطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، انشاء اللہ کچھ ہی دنوں میں محسوس کریں گے کہ آپ کا مطلوب آپ کی طرف راغب ہو رہا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یالطیف

۷۶	۸۰	۸۳	۶۹
۸۲	۷۰	۷۵	۸۱
۷۱	۸۵	۷۸	۷۴
۷۹	۷۳	۷۲	۸۴

یالطیف

نام مطلوب مع والدہ

نام طالب مع والدہ

سسرال میں عزت کرنے کے لئے

مرد یا عورت جو بھی اپنی سسرال میں عزت پانے کا خواہش مند ہو وہ اس نقش کو نوچندی جمعرات کی پہلی ساعت میں جو مشتری کی ساعت ہوتی ہے اس نقش کو گلاب و زعفران یا ہری پنسل سے لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھ لے اور آیت شریفہ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ روزانہ نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے۔ انشاء اللہ قابلِ رشک عزت حاصل ہوگی۔

۷۸۶

واللّٰہ المستعان علیٰ ماتصفون

۱۵۳۱	۱۵۳۴	۱۵۳۷	۱۵۲۳
۱۵۳۶	۱۵۲۴	۱۵۳۰	۱۵۳۵
۱۵۲۵	۱۵۳۹	۱۵۳۲	۱۵۲۹
۱۵۳۳	۱۵۲۸	۱۵۲۶	۱۵۳۸

واللّٰہ المستعان علیٰ ماتصفون

نام۔والدہ کا نام

جان کی حفاظت کے لئے

حادثوں اور دیگر آفتوں سے اپنی جان کی حفاظت کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

بہ ان یوصل و یفسدون فی الارض اولئک ھم الخسرون

ظ	ف	حا	ال
۸	۳۲	۷۹۹	۸۱
۳۳	۱۱	۷۸	۷۹۸
۷۹	۷۹۷	۳۴	۱۰

الذین ینقضون عھد اللہ بعد میثاقہ و یقطعون ما امر اللہ

نام۔والدہ کا نام

گھریلو جھگڑے

اگر کسی گھر کے رہنے والے آپس میں برسر پیکار رہتے ہوں اور گھر کے افراد میں نہ بنتی ہو جس کی وجہ سے گھر کا ماحول ہمیشہ خراب رہتا ہو تو اس طناطنی سے نجات پانے کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے ہی کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکائیں، انشاءاللہ باہمی اختلاف اور ہر وقت کے جھگڑوں سے نجات ملے گی۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود یاودود یاودود یاودود

۲۷۲	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۲۷۱	۱۲
۳	۱۶	۹	۲۷۰
۱۰	۲۶۹	۴	۱۵

یاودود یاودود یاودود یاودود

تمام اہل خانہ کے نام　　والدین کے نام

مقدمہ میں کامیابی

اگر ناحق کسی پر کوئی مقدمہ چل رہا ہو تو اس کے گلے میں یہ نقش ڈالیں اور اس نقش کو ہری پنسل سے لکھ کر ہرے ہی کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ مقدمہ میں کامیابی ملے گی، لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مقدمہ انسان کو خود ہی لڑنا پڑتا ہے، مقدمہ اگر وکیل کے بھروسے پر چھوڑ دیں گے تو مقدمہ میں ہارنے کا اندیشہ رہے گا، اس تعویذ کو گلے میں ڈالیں اور چوکنا ہو کر مقدمہ کی پیروی کرتے ہیں، انشاء اللہ کامیابی ضروری ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

نصر من اللہ و فتح قریب

۱۰۲	۱۰۵	۱۰۸	۹۴
۱۰۷	۹۵	۱۰۱	۱۰۶
۹۶	۱۱۰	۱۰۳	۱۰۰
۱۰۴	۹۹	۹۷	۱۰۹

نصر من اللہ و فتح قریب

دشمن کو شکست دینے کے لئے

کسی بھی دشمن کو شکست دینے اور اس کو ذلیل و خوار کرنے کے لئے اس نقش کو زوال ماہ کے کسی بھی منگل میں لکھیں اور مریخ کی ساعت میں لکھیں۔ یہ نقش کالی روشنائی سے لکھا جائے گا۔ اگر کیکر کے درخت کی کوئی ٹہنی لے کر اس کا قلم بنا کر اس سے لکھیں تو حیرت انگیز فوائد ظاہر ہوں گے۔ نقش لکھتے وقت کیکر کی پتیاں منہ میں رکھیں اور کالی چادر اوڑھ کر اس نقش کو قبلہ کی طرف پشت کر کے لکھیں لیکن ناحق کسی کو ستا کر اپنی عاقبت برباد نہ کریں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقہار یاقہار یاقہار

۲۳۵۴۵	۲۳۵۴۸	۲۳۵۵۲	۲۳۵۳۸
۲۳۵۵۱	۲۳۵۳۹	۲۳۵۴۴	۲۳۵۴۹
۲۳۵۴۰	۲۳۵۵۴	۲۳۵۴۶	۲۳۵۴۳
۲۳۵۴۷	۲۳۵۴۲	۲۳۵۴۱	۲۳۵۵۳

یاقہار یاقہار یاقہار

نام دشمن۔ مع والدہ

دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے

دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لئے اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ ایک تسبیح یا حفیظ کی پڑھیں، انشاء اللہ ہر طرح کی حفاظت رہے گی اور دشمن حملہ کرتے کرتے تھک جائے گا اور کوئی نقصان پہنچانے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

۸۸۸۱۴	۸۸۸۱۷	۸۸۸۲	۸۸۸۰۷
۸۸۸۱۹	۸۸۸۰۸	۸۸۸۱۳	۸۸۸۸۸
۸۸۸۰۹	۸۸۸۲۲	۸۸۸۱۵	۸۸۸۱۲
۸۸۸۱۶	۸۸۸۱۱	۸۸۸۱۰	۸۸۸۲۱

یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ یا حفیظ

شوہر کی غیر عورتوں میں دلچسپی

اگر کسی عورت کا شوہر غیر مردوں میں دلچسپی رکھتا ہو اور اس کو اپنے بیوی بچوں کی فکر نہ ہو تو یہ نقش عروج ماہ کے جمعہ کے دن پہلی ساعت میں لکھیں۔ اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھیں، انار کے درخت کی لکڑی کا قلم بنا کر اس نقش کو لکھیں اور لکھتے وقت کوئی میٹھی چیز مونہ میں رکھیں۔ انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔ اس نقش کو پانی میں گھول کر سات جمعوں تک شوہر کو پلائیں تو بہتر ہے۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

۸۲۱۶	۸۲۱۹	۸۲۲۲	۸۲۰۸
۸۲۲۱	۸۲۰۹	۸۲۱۵	۸۲۲۰
۸۲۱۰	۸۲۸۴	۸۲۱۷	۸۲۱۴
۸۲۱۸	۸۲۱۳	۸۲۱۱	۸۲۸۳

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

نام شوہر۔ نام والدہ

نام بیوی نام والدہ

اگر گھر میں آسیبی اثرات ہوں

اگر گھر میں آسیبی اثرات ہوں تو اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکائیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

۳۳۳۶۵	۳۳۳۶۸	۳۳۳۷۱	۳۳۳۵۷
۳۳۳۷۰	۳۳۳۵۸	۳۳۳۶۴	۳۳۳۶۹
۳۳۳۵۹	۳۳۳۷۳	۳۳۳۶۶	۳۳۳۶۳
۳۳۳۶۷	۳۳۳۶۲	۳۳۳۶۰	۳۳۳۷۲

یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حافظ

جنات کو گھر سے بھگانا

اگر مذکورہ نقش گھر میں لٹکانے کے بعد یہ محسوس ہو کہ گھر میں ابھی بھی اثرات ہیں اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے نجات نہ مل سکی ہو تو ۴۵ دن تک کے بعد اُس نقش کو اتار کر کہیں دبا دیں اور اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گھر میں لٹکا دیں، یہ نقش بھی کالی پنسل سے لکھا جائے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جامع یا جامع یا جامع یا جامع

۳۰۱۱۲	۳۰۱۱۵	۳۰۱۱۸	۳۰۱۰۵
۳۰۱۱۷	۳۰۱۰۶	۳۰۱۱۱	۳۰۱۱۶
۳۰۱۰۷	۳۰۱۲۰	۳۰۱۱۳	۳۰۱۱۰
۳۰۱۱۴	۳۰۱۰۹	۳۰۱۰۸	۳۰۱۱۹

یا حافظ یا حافظ یا حافظ یا حافظ

صاحب مکان کا نام۔نام والدہ

اگر کرائے دار رہتا ہو تو اس کا نام مع والدہ

جنات کے اثرات سے نجات

اگر کسی پر جنات کے اثرات ہوں تو اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اس نقش کو گلاب و زعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئیں، اس طرح لگا تار ۲۱ دن تک ۲۱ پلیٹیں پئیں، یہ پانی عصر کے بعد پئیں، عورتیں اس پانی کو ایام حیض کے زمانہ میں نہ پئیں۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں

۷۸۶

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۲	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا

فمھل الکافرین امھلھم رویدا

نام مریض۔نام والدہ

قرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور قرض کسی بھی صورت ادا نہیں ہو پا رہا ہو تو یہ نقش گلاب و زعفران یا ہری پنسل سے لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور یہ آیت وَ اِنْ خِفْتُمْ فَسَوْفَ يُغْنِيْكُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اِنْ شَاءَ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْم۔ مغرب کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں۔

انشاء اللہ بہت جلد قرض ادا ہوگا اور غیب سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴۷	۶۶۱	۶۵۸	۶۵۴
۶۵۹	۶۵۳	۶۴۸	۶۶۰
۶۵۲	۶۵۶	۶۶۳	۶۴۹
۶۶۲	۶۵۰	۶۵۱	۶۵۷

وَ اِنْ خِفْتُمْ فَسَوْفَ

اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ حَكِيْم

نام۔نام والدہ

گھر یا دوکان فروخت کرنے کے لئے

اگر کسی گھر یا دوکان کو فروخت کرنا چاہتے ہوں لیکن کوشش کے باوجود وہ گھر یا دوکان فروخت نہ ہو رہی ہو تو اس نقش کو لکھ کر اور اس کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اس کو گھر میں کسی وزن کے نیچے دبا دیں، انشاء اللہ ایک مہینے کے اندر فروخت ہو جائے گا۔

نقش اگلے صفحہ پر دیکھیں۔

۷۸۶

۱۸۵۷۸	۱۸۵۸۱	۱۸۵۸۴	۱۸۵۷۱
۱۸۵۸۳	۱۸۵۷۲	۱۸۵۷۷	۱۸۵۸۲
۱۸۵۷۳	۱۸۵۸۶	۱۸۵۷۹	۱۸۵۷۶
۱۸۵۸۰	۱۸۵۷۵	۱۸۵۷۴	۱۸۵۸۵

یامقتدر یامقتدر یامقتدر یامقتدر

مالک مکان کا نام۔والدہ کا نام

جادو کی کاٹ کے لئے

اگر کوئی شخص جادو کا شکار ہو اور کسی بھی علاج سے جادو کی کاٹ نہ ہو رہی ہو تو اس نقش کو کالی پنسل سے لکھ کر پھر نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کر کے اس کے گلے میں ڈالیں اور یہی نقش گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس کا پانی ۳ دن تک دن میں ۳ بار مریض کو پلائیں۔صبح ناشتے کے بعد شام کو عصر کے بعد اور رات کو سوتے وقت اس طرح سات نقش بنا کر ۲۱ روز تک لگاتار پلائیں، انشاء اللہ جادو کٹ جائے گا اور مریض کو صحت نصیب ہوگی۔

۷۸۶

۳۰۴۰۳	۳۰۴۰۶	۳۰۴۰۹	۳۰۳۹۶
۳۰۴۰۸	۳۰۳۹۷	۳۰۴۰۲	۳۰۴۰۷
۳۰۳۹۸	۳۰۴۱۱	۳۰۴۰۴	۳۰۴۰۱
۳۰۴۰۵	۳۰۴۰۰	۳۰۳۹۹	۳۰۴۱۰

یاقابض یاقابض یاقابض یاقابض

نام مریض۔نام والدہ

اگر شوہر رات کو گھر میں آئے

بعض مردوں کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ رات کو دیر تک گھر سے باہر رہتے ہیں اور ان کی بیویوں کو انتظار کی زحمت برداشت کرنی پڑتی ہے، لاکھ سمجھانے پر بھی وہ اس بری عادت سے باز نہیں آتے، پھر دیر میں سوتے ہیں تو صبح کو دیر تک سوتے رہتے ہیں اور صبح سویرے نہ اٹھنے کی وجہ سے گھر کی خیر و برکت بھی ختم ہو جاتی ہے اور میاں بیوی میں ایک طرح کی خلش بھی پیدا ہو جاتی ہے، اس بری عادت سے نجات کے لئے اس نقش کو بیوی اپنے گلے میں ڈالے۔

اس نقش کو کالی پنسل سے لکھنا ہے اور کالے ہی کپڑے میں لپیٹ کر گلے میں ڈالنا ہے۔

۷۸۶

و ان خفتم شقاق بینہما فابعثوا

۶۰۰۹	۶۰۱۳	۶۰۱۶	۶۰۰۲
۶۰۱۵	۶۰۰۳	۶۰۰۸	۶۰۱۴
۶۰۰۴	۶۰۱۸	۶۰۱۱	۶۰۰۷
۶۰۱۲	۶۰۰۶	۶۰۰۵	۶۰۱۷

اصلاحا یوفق اللہ بینہما

ان اللہ کان علیما خبیرا

نام شوہر۔نام والدہ

نام بیوی۔نام والد

ان شوہروں کو ۷ جمعرات تک، یہ نقش گلاب و زعفران سے کسی چینی کی پلیٹ پر لکھ کر پانی سے دھو کر پلائیں، نقش کو دھونے کے بعد اس پانی کو کسی بھی دوسری چیز میں تحلیل کر سکتے ہیں، جیسے دودھ یا شربت وغیرہ میں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۶۹	۳۶۴	۳۷۱
۳۷۰	۳۶۸	۳۶۶
۳۶۵	۳۷۲	۳۶۷

یاہادی

اولادِ نرینہ کے لئے

جن عورتوں کے لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں، لڑکے نہ ہوتے ہوں، حمل ٹھہرنے کے بعد ۳ ماہ کے اندر اندر یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں، اس نقش کو کالی پنسل سے لکھیں اور موم جامہ کرکے ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یامصور یاخالق یاباری

۹	۶۰	۳	۳۱
۲	۳۲	۸	۶۱
۳۳	۵	۵۸	۷
۵۹	۶	۳۴	۴

یامصور یاخالق یاباری

نام شوہر۔نام والدہ

نام بیوی۔نام والدہ

”مولانا سعد صاحب کا ایک اور رجوع“

اور پھر وہی ڈگر اور وہی روش

دار العلوم دیوبند

کے جوابات بھیجنے کے بعد حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ کے علاوہ

مولانا سعد صاحب کے چند بیانات

قسط:۳

بیان

بتاریخ ۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

”سیرت میں مشورہ صرف انتظامی امور کے لئے ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگوں کے بارے میں مشورہ کیا کرتے تھے، انتظامی امور میں مشورہ کا اہتمام ہونا چاہئے، یہ نہیں کہ اعمال دعوت میں مشورہ ہو، یہ تو منصوص ہیں، مشورہ انتظامی امور کے لئے ہے، مسجد بنی ہے، اجتماع کرنا ہے، جگہ دیکھنی ہے، فلاں جگہ کس کو بھیجا جائے، اس کام کے لئے کے طے کیا جائے، ان سب کا مشورہ ہے، حضور ﷺ امور جنگ کے لئے مشورہ کیا کرتے تھے۔

اصل میں مولانا کے نزدیک اعمال دعوت وہی ہیں، جو انھوں نے اپنے پچھلے تینوں اکابر سے ہٹ کر نئی ترتیب کے طور پر شروع کئے ہیں، وہی ان کے نزدیک اصل اعمال دعوت ہیں، جن کو وہ منصوص قرار دیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ان میں مشورہ کی حاجت نہیں، اس بات کو مدلل کرنے کے لئے وہ کہتے ہیں کہ مشورہ کا تعلق صرف انتظامی امور سے ہے، سیرت میں مشورہ صرف انتظامی امور کے لئے ملتا ہے۔

یہ بات صحیح ہے کہ منصوص احکام میں مشورہ نہیں ہے، لیکن اول تو غیر منصوص کو منصوص کہنا ہی صحیح نہیں ہے، اسی طرح غیر منصوص امور دینیہ میں مشورہ کا انکار کرنا جمہور کی رائے کے خلاف ہے، چنانچہ حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحب عثمانیؒ (سابق مہتمم دار العلوم دیوبند) فرماتے ہیں:

”آپ ﷺ کے لئے مشورہ کا حکم تمام امور دینیہ کو شامل تھا یا صرف جنگ وقتال تک یہ حکم محدود تھا؟ بعض علماء یہ فرماتے ہیں کہ مشورہ کا حکم معرکوں اور جنگوں کی تدابیر (انتظامی امور) کے لئے مخصوص تھا، لیکن جمہور کا مذہب یہ ہے کہ مشورہ کا حکم تمام امور دینیہ کو شامل تھا، لڑائیوں اور معرکوں کی اس میں تخصیص نہیں تھی۔ جمہور ہی کی رائے راجح اور صحیح ہے۔ (اسلام میں مشورہ کی اہمیت حضرت مولانا حبیب الرحمن صاحبؒ سابق مہتمم دار العلوم دیوبند، جواہر الفقہ)

بیان

۱۸ر دسمبر ۲۰۱۷، تعلیم حیاۃ الصحابہ، بعد نماز عشاء

”خروج اور نفر کے بغیر تو دعوت کا دور صحابہ میں کوئی تصور نہیں تھا، اس زمانے میں مسلمان خروج اور نفر کے بغیر بھی دعوت کا تصور کرنے لگے ہیں؛ بلکہ خروج کے بغیر بھی دعوت کو دعوت سمجھنے لگے ہیں، صحابہ نقل وحرکت پر سو فیصد مجتمع تھے، کوئی ایک صحابی خروج سے مستثنیٰ نہیں ملے گا، سو فیصد صحابہ نقل وحرکت پر مجتمع تھے؛ اس لئے کہ خروج اور نفر کے بغیر دعوت کا کوئی تصور نہیں ہے، یہ پکی بات ہے، یہ خیال کرنا کہ خروج اور نفر کا جو حکم صحابہ کے زمانے میں تھا، وہ اب نہیں ہے، یہ بڑی ناسمجھی کی بات

ہے، میں اس لئے عرض کر رہا ہوں کہ کام کرنے والوں کا بہت بڑا طبقہ ایسا ہے جو سالانا خروج چھوڑ کر بیٹھا ہوا ہے یہ سوچ کر کہ تبلیغ میں نکلنا تو دین سیکھنے کے لئے ہے اور دین تو سیکھ لیا ہے، اس لئے کیا ضروری ہے کہ نکل کر ہی سیکھیں، اپنے مقام پر ہی سیکھ لیں، حالانکہ نقل وحرکت کا مقصد تو دعوت الی اللہ تھا، ایسا خروج کا ماحول تھا کہ منافقین بھی خروج سے اعذار کرتے تھے، انکار نہیں کرتے تھے، کبھی کہتے تھے کہ گرمی زیادہ ہے، کبھی کہتے تھے کہ پھل پکے ہوئے ہیں، کبھی کہتے تھے کہ ہمارے گھر غیر محفوظ ہیں، کبھی کہتے تھے کہ ابھی موقع نکلنے کا نہیں ہے، منافقین بھی جانتے تھے کہ خروج سے انکار نہیں کر سکتے، وہ کام سے بیٹھ جاویں گے جو یہ سمجھیں گے کہ نکلنا تو ذاتی طور پر دین سیکھنے کے لئے تھا اور دین تو سیکھ چکے"۔

بیان

بتاریخ: ۱۹؍دسمبر ۲۰۱۷

"یہ دعوت کی محنت یہ ایک مخصوص اور منصوص طریقہ محنت ہے، منصوص کا مطلب یہ ہے کہ قرآن نے اعمال دعوت کو اعمال ہدایت قرار دیا ہے، بعض اعمال ایسے ہیں کہ ان کی مخالفت اور ان کا انکار اور اس کا استخفاف محرومی کا سبب ہے؛ کیونکہ قرآن نے جگہ جگہ ذکر کیا ہے اعمال دعوت کہ نبی کی بعثت جس طرح احکام کے ساتھ ہے، اسی طرح نبی کی بعثت اعمال دعوت پر ہے، بہت سے اعمال دعوت ایسے ہیں، جو منصوص ہیں"۔

بیان

سنبھل اجتماع، علماء کی مجلس

اللہ تعالیٰ کی طرف سے غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرتیں اس راستے کی نقل وحرکت پر موقوف ہیں، جب تک مسلمان خود جا کر دعوت نہیں دے گا، سنو! اس وقت تک اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا، اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا، جب تک مسلمان خود جا کر دعوت نہیں دے گا، اس وقت تک اللہ کا یہ امر پورا نہیں ہوگا۔" دین کی اشاعت کے لئے مسلمان کا بذات خود عمل کو لے کر پھرنا بس یہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے کہ مسلمان دین کی دعوت کو بذات خود لے کر پھرے، بس یہی دین کی اشاعت کا ذریعہ ہے، کسی بھی ذریعہ کو اس کا متبادل سمجھنا بہت بڑی نا سمجھی ہے، کسی بھی ذریعہ کو اس کا متبادل سمجھنا بہت بڑی نا سمجھی ہے، میں نے عرض کر دیا کہ اللہ کی غیبی نصرتیں وہ انفرادی دعوت اور نقل وحرکت کے ساتھ مشروط ہیں، کیونکہ اللہ کے راستے میں پھرتے ہوئے دعوت دینا یہ عین سنت ہے، اس لئے یہ کام سنت کے مشابہ نہیں، بلکہ عین سنت ہے، یہ اقرب الی السنۃ نہیں ہے بلکہ عین سنت ہے۔"

وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَآفَّةً فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَآئِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ.

غور کیا جائے اگر، تو ان مؤمنین سے بظاہر وہ علماء یا وہ حضرات مراد ہیں، جن پر امت کے کسی دینی شعبے کی ذمہ داری ہے، میں بہت ضروری بات عرض کر رہا ہوں، اگر اس آیت پر غور کیا جائے، تو اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو نفر میں مامور ہیں، وہ امت میں وہ حضرات ہیں، جن پر کوئی امت کی دینی ذمہ داری ہے، اس لئے کہ میں واضح کر دوں گا، اس لئے کہ یہ تو بات کہیں نہیں ملتی کہ اس راستے میں سب نہ نکلیں، یہ تو کہیں نہیں ملے گا کہ اس راستے میں سب نہ نکلیں، ابی بن کعبؓ کا ایک سال کا خروج چھوٹا، وہ سید القراء کہلاتے ہیں، ایک سال کا خروج چھوٹا جس پر وہ حد درجہ پشیمان رہتے تھے، اس کی وجہ بھی یہ ہوئی تھی جماعت کا امیر، ذمہ دار ایک نیا کم عمر متعین کر دیا گیا تھا، جس کے بارے میں ان کو خیال یہ ہوا کہ اس کی امارت میں مجھے کام نہیں کرنا، صرف وہ سال ان کے خروج کا چھٹا ہے، وہ فرماتے تھے کہ میں نے ہمیشہ اپنے آپ کو حسرت وملامت کی کہ مجھے اس سے کیا مطلب تھا کہ ذمہ دار چھوٹا ہے یا بڑا نیا ہے یا پرانا، میں نے اس سال کا خروج کیوں چھوڑا، ان واقعات کو سامنے رکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ نفر کی اصل ذمہ داری وہ امت کے اس طبقہ پر تھی، جس پر امت کی دینی ذمہ داری ڈالی گئی ہے۔"

ان تینوں اقتباسات میں مولانا نے جماعت کے کام کا جو شرعی درجہ متعین کیا ہے، وہ جمہور اہل السنۃ والجماعۃ کے مسلک کے قطعا خلاف ہے، مولانا فرمارہے ہیں: یہ خاص طریقہ محنت ایک مخصوص اور منصوص اور مسنون طریقہ محنت ہے اور جماعت میں نکلنے کو مقصود

لعینہ قرار دے رہے ہیں اور نہ نکلنے کو منافقین کا عمل بتارہے ہیں اور فلولا نفر من کل فرقۃ آیت کی تفسیر کرتے ہوئے یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ خروج اور نفر میں (جس کا مصداق مولانا کے نزدیک صرف خود چل کر دعوت دینا ہے) وہ افراد مامور ہیں جن پر کوئی دینی ذمہ داری عائد ہے، مولانا یہ بھی کہہ رہے ہیں کہ جماعت میں نکلنا دین سیکھنے کے لئے نہیں ہے، مولانا کا یہی (جماعت میں نکلنے کو مقصود لعینہ قرار دینا ہے) وہ اصولی انحراف ہے، جو سارے انحرافات کی بنیاد ہے۔

جماعت میں نکلنے کی اہمت سے بلا شبہ انکار نہیں کیا جاسکتا اور اس خاص طریقہ کار کی افادیت اور اس کی تاثیر بہتر سے بہتر طریقے پر بیان کی جاسکتی ہے، لیکن مفتیان کرام کے فتاویٰ اس بات پر شاہد ہیں کہ جماعت میں نکلنا مقصود لعینہ نہیں ہے، اس کی حیثیت ایک ذریعہ اور سبب کی ہے، تبلیغ کے اکابر کی تحریرات سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ نکلنے کا مقصود نہیں ہے، جماعت میں نکلنے کو مقصود لعینہ کا درجہ دینا اور نہ نکلنے کو منافقین کا عمل بتانا کیا جہالت نہیں ہے؟

حضرت فقیہ الامت مفتی محمود گنگوہیؒ کا یہ فتویٰ ملاحظہ فرمائیں:

حضورﷺ کا لایا ہوا دین سیکھنا، اس پر عمل کرنا، اس کو دوسروں تک پہنچانا نہایت اہم اور ضروری ہے، امت نے اس کی اہمیت کو محسوس کیا ہے؛ البتہ طریقہ اس کا یکساں اختیار نہیں کیا، ایک طریقہ کو سب کے لئے لازم قرار نہیں کیا، عوام تک دین پہنچانے اور ان کے دین کو پختہ کرنے کا ذریعہ موجودہ تبلیغی جماعت ہے، جو کہ بے حد مفید ہے اور اس کا مشاہدہ ہے؛ لیکن جو شخص دوسرے طریقے سے دین حاصل کرے اور دوسروں تک پہنچائے، اس کو مطعون اور ملعون کرنا ہرگز جائز نہیں"۔

حضرت مولانا مفتی محمد سلمان صاحب منصور پوری مدظلہ کا ایک تفصیلی مضمون بعنوان: دین کسی خاص شعبہ میں منحصر نہیں ماہنامہ ندائے شاہی (دسمبر ۲۰۱۷) کے شمارے میں شائع ہوا ہے، ملاحظہ فرمالیا جائے، ہم اس کے صرف تین اقتباسات یہاں نقل کرتے ہیں:

"دعوت الی اللہ کی مخصوص شکل اور طرز کی افادیت اور تاثیر کی وضاحت کی جاسکتی ہے؛ لیکن کسی کو اس کا اس طرح پابند نہیں بنایا جاسکتا جیسے احکام قطعیہ اور نصوص قرآنیہ کا"۔

"یہ ظاہر ہے کہ اصل مقصود تو منصوص اور قطعی اور قرآن سنت سے ثابت ہے، اس سے انحراف کرنا قرآن وسنت کے حدود سے نکلنا ہے؛ لیکن نظام عمل اور تنظیمی اصول وقواعد نہ منصوص ہیں، نہ ان کا اتباع ازروئے شرع ہر شخص کے لئے ضروری ہے؛ بلکہ جماعت کے ذمہ داروں نے ان کو اختیار کیا ہے"

"دین کی دعوت واشاعت بلاشبہ مقصود ہے؛ لیکن اس کا کوئی خاص طریقہ شرعاً متعین نہیں کیا گیا ہے، بلکہ ضرورت، تقاضہ اور زمانے کے اعتبار سے اس کی صورتیں مختلف ہوسکتی ہیں، مثلاً: جہاد، وعظ وخطابت، درس وتدریس، تصوف واحسان، اور افتاء وتصنیف وغیرہ، ان سب پر جزوی یا کلی طور پر دعوت کا مفہوم صادق آتا ہے، اگر کوئی دعوت وتبلیغ کے مفہوم کو صرف ایک خاص طریقہ کار تک محدود کرلے، تو یہ غلو اور زیادتی کی بات ہوگی، جو شرعاً قابل قبول نہیں ہے"۔

بیان

بتاریخ ۱۸ردسمبر ۲۰۱۷ بعد نماز مغرب

"اگر ہم نے یہ سوچا کہ یہ نیا طریقہ جاری ہوگیا، تو براہ راست صحابہ کا انکار ہوگیا، اللہ قرآن میں فرماتے ہیں: وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ "عورتیں گھروں میں اجتماعی طور پر قرآن کی تلاوت، آیتوں کا مذاکرہ کیا کریں"۔

مولانا کا نظریہ یہ ہے کہ گھروں کی عورتوں کو اجتماعی طور پر قرآن کے سیکھنے سکھانے کے حلقے لگانا، یہ ایک منصوص عمل ہے، انفرادی طور پر عورت کا قرآن کریم سیکھنا کافی نہیں ہے؛ بلکہ قرآن کے حلقے لگنے چاہئیں، اس عمل پر شدت کے ساتھ اصرار کرتے ہوئے اس کو ایک منصوص عمل قرار دیتے ہیں، قرآن کی مذکورہ آیت نص کے طور پر پیش کرتے ہیں، حالانکہ اس آیت کی تفسیر میں مفسرین نے اس قسم کی کوئی بات نہیں کہی ہے، آیت کی صحیح تفسیر کے لئے بیان القرآن اور معارف القرآن دیکھی جاسکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ عورتوں کو بھی قرآن سیکھنا اور پڑھنا ضروری ہے؛ لیکن اجتماعی طور پر قرآن کریم کے حلقے قائم کرنے کو اس آیت کا مصداق قرار دے کر منصوص عمل قرار دینا اور حلقے نہ لگانے کو صحابہ کے عمل کا منکر قرار دینا قطعاً غلط ہے۔

بیان

بتاریخ ۲۳ ردسمبر ۲۰۱۷ء

اب تو جیبوں کے اندر موبائل بجتے رہتے ہیں، نماز ہوتی رہتی ہے، سارا گانا بجانا ان موبائلوں کے ذریعے مسجدوں میں آگیا، حالانکہ ایسے آدمی کو چاہئے کہ نماز توڑ دے اور موبائل بند کرے، ورنہ دوسروں کی نماز کے خلل کا گناہ اس شخص کو ملے گا، جس کے جیب میں موبائل بج رہا ہوگا، سارے نمازیوں کے نماز کے خلل کا گناہ تنہا اس شخص کو ملے گا، اس کو چاہئے کہ اپنے آپ کو گناہ سے بچانے کے لئے نماز توڑ دے اور موبائل بند کرے، یہ نہیں کہ نماز میں ہوں کیسے بند کروں۔''

موجودہ وقت میں موبائل کا جو غلط استعمال کیا جارہا ہے اور بسا اوقات نماز میں موبائل کی وجہ سے سخت خلل واقع ہوجاتا ہے، اس پر مولانا کا شدت کے ساتھ نکیر کرنا بلاشبہ قابل تحسین ہے، لیکن نکیر کرتے ہوئے موبائل بند کرنے کے لئے مسئلے کی تفصیل بتائے بغیر مطلق نماز توڑنے کا فتویٰ دینا حد سے تجاوز ہے، مسئلے کی وضاحت یہ ہے کہ نماز میں موبائل کی گھنٹی بجنے پر اگر عمل قلیل سے بٹن بند کرنا ممکن ہو، تو بند کردیا جائے اور اگر بند کرنے میں عمل کثیر کی ضرورت پیش آئے اور آواز ہلکی پھلکی ہو تو بجتی رہنے دے، نماز توڑنا جائز نہیں ہے، البتہ اگر فحش قسم کا گانا یا موزک بج رہی ہو، جو نمازیوں کے لئے تشویش وانتشار کا باعث ہو اور بدون عمل کثیر بند کرنا ممکن نہ ہو، تو دوسروں کی نماز کو خلل سے بچانے کے لئے اپنی نماز توڑ کر موبائل بند کرنے کی گنجائش ہے۔

بنگلہ والی مسجد میں جس کو ساری دنیا کے لئے مرجع اور مرکز کا درجہ دیا جارہا ہے، اگر وہاں سے بلاتحقیق فتاویٰ صادر ہونے لگیں اور اپنے دائرے سے نکل کر ایک مفتی کی حیثیت سے امت کو بلاتحقیق مسائل بتائے جانے لگیں گے، تو اس کے منفی نتائج کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔

بیان

بتاریخ ۱۹، جولائی ۲۰۱۷

یہ عالمی مرکز کا عالمی مشورہ ہے، یہ دو چیزیں الگ الگ نہیں ہیں کہ عالمی مشورہ الگ ہے اور عالمی مرکز الگ ہے، یہ ممکن ہی نہیں ہے، قیامت تک ممکن نہیں ہے، کیونکہ یہ عالمی مرکز ہے اور قیامت تک مرکز ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک دین کی بقا اور حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے، دین اپنی شکل میں قیامت تک انشاء اللہ باقی رہے گا، لیکن کسی خاص جماعت یا جگہ کی حفاظت کا وعدہ منصوص نہیں ہے، مولانا کا بنگلہ والی مسجد کے بارے میں یہ دعویٰ کرنا کہ وہ قیامت تک باقی رہے گا حد سے تجاوز ہے، غیب کا علم صرف اللہ ہی کو ہے۔

(مستفاد: مضمون حضرت مولانا مفتی محمد سلمان منصور پوری مدظلہ ندائے شاہی دسمبر ۲۰۱۷)

بیان

اصحاب کہف کا کتا نہیں تھا شیر تھا۔

ایک بیان میں اس کی وضاحت بھی سننے میں آئی، اس میں مولانا نے جمہور کا قول تو یہ بتایا کہ اصحاب کہف کا کتا تھا، لیکن ساتھ ہی کئی بار یہ فرمارہے ہیں کہ شیر کا قول بھی مفسرین نے لکھا ہے۔ (بیان ابھی ماضی قریب میں کا ہے، جو معروف ومشہور ہے)

اگر اسی طرح آیات قرآنیہ کی تفسیر میں مرجوح اقوال کئے جائیں، تو شاید ہی کوئی آیت بچ سکے، اس طرح تمام آیتوں کا راجح اور صحیح مفہوم مشکوک ہوجائے گا، تفسیر کی کتابوں میں کتے کے بجائے ایک قول یہ بھی ملتا ہے کہ وہ آدمی تھا۔

خلاصہ

ان بیانات سے یہ بات بالکل عیاں ہے کہ دارالعلوم دیوبند سے ایک لمبی مدت تک مراسلت کرنے اور عوام میں رجوع کی بات مشہور کرنے کے بعد بھی مولانا سعد صاحب کے بیانات کا رخ نہیں بدلا، بلکہ وہی مجتہدانہ انداز، غلط استدلالات واستنباطات، قرآنی آیات کی مرجوع تفسیر بالرائے، صحابہ کے واقعات سے غلط نتائج اخذ کرکے جماعت کے کام پر منطبق کرنا، ایک خاص طریقہ کار کو عین سنت قرار دینا، بلکہ اس کو اللہ کا امر بتانا اور اس کے ترک پر وعیدیں سنانا، جماعت میں نکلنے کو قرآن کریم کی خاص اصطلاح نفر کا مصداق دے کر مروجہ خروج کو مقصود لعینہ قرار دینا اور یہ کہنا کہ مروجہ خروج کو ترک کرنے سے اللہ کا امر پورا نہیں ہوگا اور بے بنیاد نئی نئی باتیں نکتے کے طور پر بیان کرنا اس طرح کی چیزیں مسلسل سامنے آرہی ہیں۔

ان بیانات سے یہ بھی ظاہر ہے کہ مولانا محمد سعد صاحب کی ایک

خاص فکر بن چکی ہے، انھوں نے دعوت کا ایک خاص مصداق اپنے ذہن میں متعین کرلیا ہے، اسی کی روشنی میں وہ نصوص میں غور کر کے بے بنیاد اور غلط نتائج نکال کر عوام میں چلا رہے ہیں، اس فکر کی اصلاح کی بس ایک ہی شکل ہے کہ علمی امور میں اہل حق علماء کا پابند بن کر چلیں اور جماعت کے کام کے سلسلہ میں اکابر ثلاثہ (حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ، حضرت مولانا محمد انعام الحسن صاحبؒ) کے صحبت یافتہ بزرگوں کو اپنا بڑا مان کر پرانے نہج کے مطابق چلیں۔

مولانا سعد صاحب کے بیانات سے پیدا ہونے والے تاثرات

مولانا محمد سعد صاحب کے جو بیانات سنے جارہے ہیں اور ان ایک معتقدین کی طرف سے جس طرح کی تحریریں شائع کی جارہی ہیں، ان سے جو تاثرات پیدا ہو رہے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اہل علم کی خدمت میں پیش کردوں، پوری بات احتیاط اور تمام ضروری گوشوں کے ساتھ ذکر کرنے کی کوشش کروں گا، پھر بھی اگر کہیں بہ تقاضۂ بشریت کہیں افراط ہوجائے، تو اہل علم متوجہ فرمادیں۔

☆ غیر شعوری طور پر یہ زعم پیدا ہوتا جارہا ہے کہ دین کا فہم، دین کا درد اور اس کا شعور بس ایک خاص طریقہ محنت میں محدود اور خاص دائرہ میں مخصوص ہے، اس پندار و زعم کی وجہ سے کبھی یہ احساس بھی ہونے لگتا ہے کہ مولانا اور ان سے وابستہ افراد ایک فرقے کی صورت اختیار کر رہے ہیں۔

☆ مولانا اور ان کے معتقدین کا اس وقت سب سے بڑا اور خوشنما نعرہ سیرت صحابہ کا ہے، اب یہ رجحان پیدا ہوچکا ہے کہ صحابہ کرام کے بعد سے آج تک دعوت کو مولانا نے جس طرح سیرت سے ثابت کیا ہے، ایسا کسی نے نہیں کیا، ان کا خیال ہے کہ ہم دعوت کو حال یا ماضی کے اشخاص سے سمجھنے کے بجائے براہ راست سیرت صحابہ سے سمجھیں گے، یہ بات تقریباً ہر بیان میں آتی ہے۔

بلاشبہ سیرت صحابہ کسوٹی ہے اور صحابہ کا علم و عمل معیار حق ہے، لیکن اس سے اخذ کرنے والے اہل حق مستند علمائے حق کو سخت اختلاف ہے، ان کے استنباطات سے اب یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہوچکی ہے کہ مولانا کو اس سے کوئی مناسبت نہیں ہے، ان کی رائے ایک غیر صاحب فن اور غیر مبصر کے عقلی استنباط سے زیادہ کوئی درجہ نہیں رکھتی۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک سلف صالحین کا اصول استنباط اور فہم نصوص قابل اعتبار نہیں ہے، تو ان کے اصول پر خود ان کا استنباط یا فہم نصوص دوسروں کے لئے کیسے قابل رشک ہوسکتا ہے، اس لئے شریعت کی تشریح و تعبیر میں ان کی پیش کردہ آرا اور قیاسات فنی حیثیت سے زیادہ قبولیت کا کوئی مقام نہیں رکھتی ہیں۔

ایک ذہین آدمی کلام اللہ، احادیث رسول اور سیرت صحابہ سے وہ سب کچھ برآمد کرسکتا ہے جو اس کے فکر اور مذاق کا مقتضی ہے۔ لوگ تو اس سے نسخہ کیمیاء اور سائنس کے نظریات نکال لیتے ہیں یضل به کثیراً ویهدی به کثیرا اسی لئے فرمایا گیا۔

براہ راست سیرت صحابہ سے اخذ و استنباط کا عزم اور اپنی نص فہمی کو علماء حق پر پیش کئے بغیر ترجیح دینا اور عوام میں شدت و اصرار کے ساتھ چلا دینا ایک خطرناک راستہ ہے۔

اگر خدانخواستہ یہی صورت رہی، تو علمائے حق کا احساس کچھ ایسا ہے کہ اس کا انجام ان ہی تحریکوں جیسا ہوگا، جو اپنے اپنے وقت میں کسی نہ کسی اسلامی نعرہ کے ساتھ اٹھیں اور انجام کار کسی غیر اصلاحی مقصد پر آکر ختم ہوگئیں، اس لئے کہ تفردات پر اصرار کی وجہ سے امت میں تفریق، انتشار، خلفشار اور فتنوں کا پیش آنا لازمی ہے، جس کی تاریخ شاہد ہے۔

پہلے بھی اس طرح کے خوشنما نعرے امت میں لگائے جاچکے ہیں، نتیجہ یہ ہوا کہ ناسمجھ لوگ عنوان کی خوشنمائی میں مبتلا ہوگئے اور سمجھدار لوگ حقیقت کو سمجھ کر الگ ہوگئے، جب کہ بہت سے افراد کٹ بھی گئے اور مد مقابل آکھڑے ہوئے، اور تخریب و اختلاف کے فتنے نے امت کو گھیر لیا۔

اس سلسلے میں جمہور اہل حق کا مسلک اور احتیاطی مذاق وہ ہے، جو مجدد اول حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:

''اپنوں سے پہلوں کی رائے کو ترجیح دو اور اختیار کرو، اس لئے کہ وہ تم سے زیادہ موافق سنت اور اہل علم تھے''

اسی لئے ایک نبی کے بعد دوسرے نبی پہلے کی تائید کرتا ہوا، تصویب و توثیق اور تحسین کرتا ہوا آتا ہے، اسی طرح جانشین انبیاء مجددین ہیں، جو پہلے مجددین کی تائید و تکریم، تصویب اور تقلید کرتے ہوئے آتے ہیں، مگر فلاسفہ اس سے مختلف ہیں، ایک آنے والا فلسفی پہلے فلاسفہ کی تردید و تنقیص تخفیف کرتا ہوا آتا ہے، بلکہ اپنے نظریات کی ترویج کے لئے پہلوں کی تردید و انکار کو ضروری سمجھتا ہے۔

(باقی آئندہ)

مولانا سعد صاحب سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف اور مولانا سعد کی جوابی تحریریں

از قلم مفتی خضر محمود قاسمی

حضرت مولانا محمد سعد صاحب سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں اور ظاہر ہے کہ حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ سے متعلق دارالعلوم دیوبند کا موقف معتدل، اکابر دارالعلوم کی فکر کا ترجمان اور جذباتیت وعقیدت سے اوپر اٹھ کر امت کو ایک ایسا پیغام ہے، جس سے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں اور کروڑوں لوگوں کو صحیح فکر، صحیح سوچ اور صحیح رخ پر قائم رہنے کی توفیق ملی اور اُن کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور اس عظیم الشان کام کے تحفظ کا منجانب اللہ ایسا انتظام ہوا کہ جس کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا، یہ موقف دعوت وتبلیغ کی عظیم الشان محنت کے لئے ایک تجدید کی حیثیت رکھتا ہے اور تبلیغ کے کام کے حوالے سے اساطین امت کا متفقہ فیصلہ بلکہ اجماعی منشور ہے۔

علمائے دیوبند اور حفاظتِ دین

یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ ڈیڑھ صدی سے زائد عرصے میں امت مسلمہ کی رہنمائی اور رہبری کرنے اور اُن کو راہِ اعتدال کا راہی بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے علمائے دیوبند کو منتخب فرمایا، جنہوں نے بے باک اور بے خطر ہر نازک اور اہم موقع پر حق کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ نے اپنے پاکیزہ دین کے قلعے کے لئے انہیں آہنی دیوار بنا کر امت کو سہارا عطا فرمایا اور دین کے نام پر چلائے جانے والے غلط اجتہادات اور بے بنیاد باتوں کی نشان دہی کر کے امت کے سامنے خالص حق کو واضح کرنے کا ذریعہ بنایا، اکابر دیوبند کے اس متفقہ موقف سے دنیا بھر میں موجود فضلائے دیوبند کا اکابر دیوبند پر اعتماد میں اضافہ ہوگیا۔

اس موقف سے مادر علمی دارالعلوم دیوبند کی تحفظ دین اور اظہارِ حق کی ایک زریں مثال اُبھر کر سامنے آئی، علمی حلقوں میں اُس کا وقار دو بالا ہوگیا، اُس کی مرجعیت ومرکزیت اور امت مسلمہ کا اُس پر اعتماد ظاہر ہوا، یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کا انکار ایک امر واقعی کا انکار ہے، یہ محض اللہ کا فضل اور اُس کی عنایت ہے، جو ہمارے اکابر واسلاف کے اخلاص اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کا واضح نتیجہ ہے۔

موقف کے تین اہم اقتباسات

☆ ''جماعت تبلیغ ایک خالص دینی جماعت ہے، جو عملاً ومسلکاً جمہور امت اور اکابر رحمہم اللہ کے طریق سے ہٹ کر محفوظ نہیں رہ پائے گی، انبیاء کی شان میں بے ادبی، فکری انحرافات، تفسیر بالرائے، احادیث واثار کی من مانی تشریحات سے علمائے حق کبھی متفق نہیں ہوسکتے اور اس پر سکوت اختیار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ اسی قسم کے نظریات پوری جماعت کو راہِ حق سے منحرف کردیتے ہیں جیسا کہ پہلے بھی بعض اصلاحی اور دینی جماعتوں کے ساتھ یہ حادثہ پیش آچکا ہے۔''

☆ ''دارالعلوم دیوبند اکابر کی قائم کردہ جماعت تبلیغ کے مبارک کام کو غلط نظریات اور افکار کی آمیزش سے بچانے اور اکابر کے مسلک ومشرب پر قائم رکھنے، نیز جماعت کی افادیت اور علمائے حق کے درمیان اُس کے اعتماد کو باقی رکھنے کے لئے اپنا متفقہ موقف اہل مدارس، اہل علم اور امت کے سنجیدہ حضرات کی خدمت میں ارسال کرنا ایک دینی فریضہ سمجھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس مبارک جماعت کی ہر طرح حفاظت فرمائے اور ہم سب کو مسلکاً و

عملاً راہِ حق پر قائم رہنے کی توفیق بخشے، آمین“

☆ ”جماعت کے حلقے میں اثر و رسوخ رکھنے والے معتدل مزاج اور سنجیدہ اہم ذمہ داران کو بھی ہم متوجہ کرنا چاہتے ہیں کہ اکابر کی قائم کردہ اس جماعت کو جمہور امت اور سابقہ ذمہ داران کے مسلک و مشرب پر قائم رکھنے کی سعی کریں۔“

مذکورہ تین اقتباسات سے اکابر دیوبند کا فکری اعتدال، دوررسی، حقائق و حالات سے واقفیت، احساسِ ذمہ داری، ماضی کے احوال کا استحضار اور امت مسلمہ کے حق میں بے لوث خیر خواہی کا جذبہ اور اُن کے عقائد و اعمال کے تحفظ کی تڑپ کو محسوس کیا جاسکتا ہے۔

بعض فضلائے دارالعلوم کا منفی رخ

لیکن اس معتدل موقف کے سامنے آنے کے بعد مادر علمی ہی کے خوشہ چیں بعض تبلیغی فضلاء کی طرف سے مسلسل ایسی باتیں سامنے آئیں اور آرہی ہیں، جو افسوس ناک اور دینی و اخلاقی دونوں اعتبار سے نہایت غیر مناسب ہیں۔ اس سلسلے میں زیادہ تفصیل میں جانا اور واقعات کا ذکر کرنا مناسب نہیں سمجھتا، البتہ اتنا عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ یہ فضلاء (جو اس وقت اساتذہ دارالعلوم کے درمیان معروف و مشہور ہیں اور میں بھی ذاتی طور پر ان سے واقف ہوں) دارالعلوم کے خلاف محاذ بنانے اور دارالعلوم کے موقف کو کمزور کرنے میں مسلسل کوشاں ہیں، بندے کے علم کے مطابق دیوبند میں مقیم بعض تبلیغی فضلاء منفی اور جذباتی انداز کی تحریریں لکھ کر عام کررہے ہیں اور غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔

مجھے معتبر ذرائع سے یہ بات بھی پہنچی ہے کہ یہ فضلاء اپنوں کی مجلس میں دارالعلوم دیوبند کے موقف کا جواب دے رہے ہیں، دلائل پیش کر رہے ہیں، اس اقدام کو جماعت کے خلاف قرار دے رہے ہیں اور جماعت کے کام سے متعلق اپنے اساتذ دارالعلوم سے سنی ہوئی بعض جزوی اصلاحی باتوں کو مخالفت کے شواہد کے طور پر پیش کررہے ہیں۔ بعض ساتھیوں کی طرف سے تو مناظرہ اور چیلنج تک کی بات سننے میں آئی ہے۔

دوسری طرف اُن کا یہ رخ بھی سننے میں آیا ہے کہ وہ جب دارالعلوم دیوبند کے موقف کے موافق کسی شخصیت سے ملتے ہیں تو اپنے آپ کو دارالعلوم دیوبند کا مخلص اور خیر خواہ قرار دیتے ہیں، یہ دوطرفہ رخ میرے لئے نہایت اذیت کا باعث بنا ہوا ہے۔

بعض اساتذہ سے میں نے یہ بھی سنا کہ ان ہی فضلاء میں سے ایک صاحب دارالعلوم دیوبند کا موقف رکوانے کے لئے وفد لے کر دارالعلوم دیوبند پہنچے تھے اور دوسرے صاحب حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری کا خط لے کر پہنچے تھے، پھر موقف جاری ہونے کے بعد انہوں نے ایک طرف تو رجوع کے نام سے جوابی تحریروں کو دارالعلوم بھجوایا اور جوابی کارروائیوں کو رجوع نامہ کا نام دے کر بعض فضلاء کے ذریعے عوام میں خوب شور مچایا اور دوسری طرف موقف کے خلاف دلائل تیار کر کے وہاٹس ایپ پر چلائے، تیسری طرف اپنے موافقین کا دارالعلوم اور اساتذہ دارالعلوم کے خلاف ذہن بنایا اور یہ بات تو حد درجہ قابل تشویش ہے کہ انہوں نے اندرونِ دارالعلوم بعض نوعمر طلبہ کو استعمال کیا، اُن کو اُن کے اساتذہ کے مقابل بنادیا اور ان کے ذریعہ دارالعلوم دیوبند کے ماحول کو اس حد تک مکدر کیا کہ ذمہ داران دارالعلوم نے جماعت کے کام کو موقوف کرنے ہی میں عافیت سمجھی۔ اس سلسلہ کے بہت سے تکلیف دہ واقعات میرے علم میں ہیں، گذشتہ سال میں خود دارالعلوم دیوبند حاضر ہوا تھا اور اپنی آنکھوں سے میں نے یہ حالات دیکھے اور سنے تھے۔

میرے علم میں یہ بات بھی ہے کہ انہیں فضلاء نے فرضی ناموں سے بیسیوں خطوط دارالعلوم دیوبند بھیجے اور سوشل میڈیا پر بھی ڈالے، اُن کی کوششوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ وہ مولانا محمد سعید صاحب کی غلط باتوں کو برحق سمجھتے ہیں، جس کی معقول وجہ اللہ علام الغیوب ہی کے علم میں ہے، ان فضلاء کی کوششوں کا ایک بڑا نقصان یہ سامنے آرہا ہے کہ عوام کا ذہن اصل موضوع سے ہٹ کر خارجی امور میں الجھ رہا ہے، اس لئے کہ خارجی اور غیر متعلق باتوں کی تشہیر کرنا اصل موضوع سے لوگوں کی توجہ ہٹانے کا موثر طریقہ ہے۔

الغرض کئی مہینوں سے میں ان فضلاء کی منفی کوششیں دیکھ رہا ہوں اور پڑھ رہا ہوں، مجھے ذاتی طور پر اُن سے کوئی اختلاف نہیں ہے، اُن میں سے اکثر میرے قریبی ساتھی ہیں، لیکن کسی ناحق بات کے سلسلے میں مجھے اُن سے اتفاق بھی نہیں ہے، میرا یہ ماننا ہے کہ یہ فضلاء اصلاح کی کوشش میں حائل بنے ہوئے ہیں۔ انہوں نے اپنے سطحی علمی کی وجہ سے بے بنیاد تاویلات کر کے حضرت مولانا محمد سعید صاحب اور جماعت کے

کو سخت نقصان پہنچا ہے۔
میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ ان کی منفی کوشش سے بعض نوعمر فضلاء بھی کچھ متاثر ہو رہے ہیں، اس لئے صرف حق کے اظہار کے لئے میں اپنی بات علمائے حق کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں، ان معلومات اور حقائق کی تحقیق میں کئی مہینے صرف کئے گئے ہیں، اسی غرض سے چند مہینے قبل دارالعلوم دیوبند کا سفر کیا گیا اور بالمشافہ اساتذہ دارالعلوم اور بعض فضلاء سے ملاقات کر کے احوال کی تحقیق کی گئی، دیوبند میں مقیم بعض تبلیغی فضلاء سے اسی وقت بندے نے اپنی تشویشات سامنے رکھ دی تھیں اور اُن کو اُن کے منفی رخ کے نتائج سے آگاہ کر دیا تھا۔

دعا

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حق بات پیش کرنے کی مجھے توفیق عطا فرمائے اور کمی کوتاہی کو درگذر فرمائے، اس تحریر سے ہرگز ہرگز کسی کی ذات اور شخصیت کو نشانہ بنانا یا مجروح کرنا نہیں ہے، بلکہ حقیقت واقعہ کو امانت داری کے ساتھ پیش کرنا ہے، اظہار حق کے لئے مثبت تحریر لکھنا ہمارے اکابر واسلاف کی سابقہ روایت رہی ہے، پھر بھی اگر اس تحریر سے کسی کی دل آزاری ہو تو میں پیشگی معذرت خواہ ہوں اور اگر کسی کو بندے کی کسی بات پر اشکال ہو تو بلا تکلف مجھ سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اَرِنَا الْحَقَّ حَقًّا وَّارْزُقْنَا اتِّبَاعَه وَ اَرِنَا الْبَاطِلَ بَاطِلًا وَّارْزُقْنَا اجْتِنَابَه اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا، اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا آمین یَا رَبَّ الْعَالَمِیْن.

حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری مدظلہٗ کی طرف منسوب ایک تحریر اور اس کا مختصر جائزہ

گذشتہ کئی مہینوں سے سوشل میڈیا پر بہت تحریریں آئیں، لیکن یہ سمجھ کر کہ یہ بچکانہ، جذباتی اور ذاتیات پر مبنی باتیں ہیں، اُن پر تبصرہ کرنے کو وقت کا ضیاع سمجھتا رہا، لیکن سوشل میڈیا پر جب میرے سامنے ایک ایسی تحریر آئی جس میں حضرت مولانا محمد سلمان صاحب مظاہری دامت برکاتہم کی طرف نسبت کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے موقف کا جواب تیار کرایا گیا تھا اور جس کے بعض جملوں سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ جواب مظاہر العلوم سہارنپور اور جامعہ عربیہ ہتھورا باندہ کے دو استادوں نے بعض تبلیغی فضلاء کے تعاون سے تیار کیا ہے، جواب کے شروع میں اس کا اشارہ بھی موجود ہے، نیز بعض دوسری ایسی تحریریں سامنے آئیں جن میں دارالعلوم دیوبند کے موقف کو مشکوک قرار دینے کے لئے الزامات اور اتہامات لگائے گئے تو میں نے محسوس کیا کہ اب صحیح حقیقت امت کے سامنے لانا ضروری ہے۔

مجھے اس وقت اُس جواب کا تفصیلی جائزہ نہیں پیش کرنا؛ مختصراً بس اتنا عرض ہے کہ اُس جواب نامہ میں علمی خیانت کا شبہ؛ بلکہ ظن غالب ہوتا ہے، جس کی چند مثالیں یہاں پیش کی جاتی ہیں، انشاء اللہ اس جواب کا تفصیلی جائزہ کسی دوسرے موقع پر پیش کیا جائے گا۔

☆ اس جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں مفسرین کے صحیح قول کو مرجوح بتا کر علمی خیانت سے کام لیا گیا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ قصداً صحیح بات لکھنے سے پہلو تہی کی گئی ہے۔ بعض فضلاء کی طرف سے ایک واسطے سے مجھ تک بات پہنچی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سلسلے میں مولانا کے بیانات کا تو کسی طرح ہم مسئلہ حل کر لیں گے، عربی عبارتیں پیش کر دیں گے، لیکن دوسرے بیانات کا کیا ہوگا؟ بہرحال اس سلسلے میں حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب اعظمی استاذ دارالعلوم دیوبند کا مستقل رسالہ موجود ہے، اس لئے تحقیق کے لئے اُس کو ملاحظہ فرمالیا جائے، یہاں کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔

☆ جواب میں ولایت اور نبوت کے طریقہ کار میں فرق کرتے ہوئے تفسیر مظہری کی عبارت پیش کی گئی ہے، جس میں اتنی بڑی خیانت کی ہے جو عموماً فرقہ ضالہ کے لوگ کرتے ہیں، پہلے جواب کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

قالوا مقتضى الولاية الاستغراق والتوجه الى الله سبحانه و مقتضى النبوة التوجه الى الخلق والتحقيق ما حقق المجدد للالف الثاني رحمه الله عليه ان النبوة هي الافضل من الولاية بل التوجيه الى الخلق لما كان باذن الله و على حسب امره و مرضاته فهو ايضا في المعنى توجه الى الله سبحانه.

اب تفسیر مظہری کی وہ عبارت ملاحظہ فرمائیں، جس کو اپنا استدلال باقی رکھنے کے لئے ترک کردیا گیا۔

ومن ھھنا قال بعض الصوفية الولاية افضل من النبوة و فسر بعضهم هذا القول بان ولاية النبى افضل من نبوته قالوا مقتضى الولاية الاستغراق والتوجه الى الله سبحانه الخ.

تفسیر مظہری کی عبارت کا مطلب واضح اور بے غبار ہے کہ نبی کے اندر دو صفت ہوتی ہیں ایک نبوت کی صفت اور دوسری ولایت کی صفت، ان دونوں صفتوں میں نبی کے اندر نبوت کی صفت ولایت کی صفت سے افضل ہے، گویا اس عبارت کا محمل ایک نبی میں پائی جانے والی دو صفتوں کے مابین افضلیت کا بیان کرنا ہے، لیکن موصوف مجیب نے مولانا کے نظریہ کا جواب دیتے ہوئے تفسیر مظہری کی عبارت کا وہ ابتدائی حصہ ہی حذف کردیا جس سے عبارت کا صحیح متعین ہو رہا تھا اور حضرت مجیب کا استدلال تام نہیں ہو رہا تھا اور موجودہ زمانے میں دعوت کی مخصوص شکل کو طریقہ نبوت کے درجہ میں اتار کر اور مخصوص شکل کے علاوہ دعوت کے دوسرے طریقہ کار کو طریقہ ولایت قرار دیدیا اور اسی کو تفسیر مظہری کی عبارت کا مصداق بنادیا، پھر موصوف نے حضرت تھانوی اور حضرت مجدد الف ثانیؒ کے اقوال سے استدلال کرتے ہوئے جذباتی انداز میں یہاں تک لکھ دیا کہ آج طریقہ نبوت کی افضلیت کو بتلانا بلکہ جھنجھوڑ کر امت کو اس کی طرف لانا وقت کا اہم تقاضہ ہے۔

حضرت مجیب کے جواب کا خلاصہ یہ نکلا کہ دعوت کی مروجہ شکل طریقہ نبوت ہے اور اولیاء کا طریقہ کار طریقہ نبوت نہیں ہے بلکہ طریقہ ولایت ہے اور طریقہ نبوت طریقہ ولایت سے افضل ہے۔

موصوف کی تشریح کے مطابق حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت تھانوی نے بھی جن کے قول سے استدلال کیا گیا ہے طریقہ نبوت کو اختیار نہیں کیا۔

کسی ولی کے بارے میں یہ تصور کیا جاسکتا ہے کہ اس نے کارِ نبوت کو انجام نہیں دیا؟ اور انہوں نے طریقہ نبوت کو چھوڑ دیا۔

اس جواب سے اکابر و مشائخ کی وقیع خدمات پر زد پڑتی ہے اور ان کی دعوتی ترتیب طریقہ ولایت میں داخل ہو کر مفضول قرار پاتی ہیں۔

☆ اس کے علاوہ جواب میں بہت سی جگہ غلط بیانی بھی محسوس ہوتی ہے، بعض مقامات پر علمی جائزے کے بجائے وکیلانہ اسلوب نظر آتا ہے، بعض جگہ اصل جواب سے گریز کرتے ہوئے اجمال سے کام لیا گیا ہے۔

☆ حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے متعلق فضلائے دارالعلوم دیوبند نے جو احادیث نقل فرمائی ہیں اور اُس پر متفرع کرتے ہوئے جو فاضلانہ کلام کیا ہے، اُس کے بارے تفصیلی جائزہ کا تو یہ موقع نہیں، بس اُن متخصصین فی الحدیث سے اتنا عرض کرنا ہے کہ خدارا ان احادیث کی تحقیق بھی فرمالیں، حیرت اور تعجب ہے کہ انہوں نے یہاں حضرت تھانویؒ کی تفسیر بیان القرآن آخر کیوں نہیں دیکھی؟ کیا حضرت تھانویؒ کی تفسیر اُن کے بقول تفسیر ماثور کے خلاف تھی؟ کیا حضرت تھانویؒ نے اُن کے بقول سلف کی متفق علیہ، قرآن کی عبارۃ النص سے ثابت اور تفسیر ماثور کو چھوڑ کر کوئی نئی تفسیر لکھی ہے؟ یاللاسف۔

☆ ہر مسلمان پر قرآن سمجھ کر پڑھنے کو واجب قرار دینے پر یہ لکھا گیا کہ:

''مولانا نے وجوب کے قول سے رجوع کرلیا ہے، البتہ مولانا کی شدت اُن تبلیغی احباب پر نکیر ہے جو غلط فہمی سے اپنی اپنی مساجد میں تفسیر کی مخالفت کر بیٹھے اور حلقۂ تفسیر یہ کو اس کام کے منافی خیال کیا۔

تبلیغی احباب جنہوں نے اپنے کانوں سے مولانا کی زبانی اس مسئلہ سے متعلق بیانات سنے ہیں وہ خوب جانتے ہیں کہ مولانا کا مقصد براہِ راست ہر مسلمان کو قرآن کریم کا ترجمہ دیکھ کر کلام الٰہی میں غور وفکر کی دعوت دینا تھا یا اہل علم کے تفسیر کے حلقوں سے استفادے کی طرف متوجہ کرنا تھا؟ اگر اہل علم کے تفسیر کے حلقوں سے استفادے کی طرف متوجہ کرنا تھا تو بندہ ملک و بیرون ملک کے مفسرین کرام سے پوچھنا چاہتا ہے کہ کیا پچھلے سات آٹھ سالوں میں تبلیغی حلقے میں تفاسیر کے حلقے سے استفادے کا رجحان بڑھا ہے یا اس میں کمی آئی ہے یا مخالفت کرکے حلقے کو بند کرانے کی کوششیں کی گئیں ہیں؟ (اس بارے میں مجھے ضرور مطلع کریں، ممکن ہے کہ مجھے غلط فہمی ہوگئی ہو)

کیا بنگلہ والی مسجد سے ایسے مجمع کو جو قرآن کے الفاظ بھی صحیح پڑھنا نہ جانتا ہو، تاکید اور شدت کے ساتھ یہ دعوت نہیں دی گئی کہ:

فلاں ترجمہ قرآن قدیم ہے اور یہ ترجمہ قرآن جدید ہے، میرے

نزدیک یہ ترجمہ بہت عمدہ ہے، لہٰذا تم سب کے سب اسے دیکھا کرو اور اللہ کے کلام میں غور کیا کرو۔

اس سلسلے میں اکابر دارالعلوم دیوبند کی محتاط فکر کو کیوں بھلا دیا گیا؟ آخر دیوبند کے اکابر کی فکر، ان کی معتدل سوچ سے یہ بے اعتنائی کیوں برتی گئی؟

الغرض مجموعی طور پر یہ جواب کسی موقر علمی شخصیت کے علمی وقار اور دیانت وشرافت سے میل نہیں کھاتا، جواب کا اسلوب بھی طنزیہ ہے، جو اکابر تبلیغ کے اسلوب تحریر سے مطابقت نہیں رکھتا۔ پورے جواب کو پڑھ کر اہل علم سمجھ سکتے ہیں کہ یہ جواب غلط اور مرجوح بات کے غیر منطبق عربی حوالجات کو جمع کرنے کی لاحاصل سعی ہے۔

اس جواب کو پڑھ کر میں اس سوچ میں ہوں کہ جس جماعت کے اکابر نے امت کو یہ پیغام دیا ہو کہ دوسروں کی غلطی کو اپنا قصور قرار دیا جائے، اسی جماعت سے وابستہ اہم ذمہ داران بلکہ بعض تبلیغی فضلائے دیوبند کا آج یہ رخ ہوگیا کہ وہ اپنی کھلی ہوئی علمی غلطی کو بھی تسلیم کرنے میں تامل کر رہے ہیں بلکہ مقابلہ آرائی اور جواب در جواب کا سلسلہ قائم کئے ہوئے ہیں اور ناشائستہ اسلوب میں تحریریں بھی لکھنے لگے ہیں اور جواب میں علمی خیانت سے کام لے رہے ہیں، حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ کا واقعہ دعوتی حلقے میں معروف ومشہور ہے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ باوجود بے قصور ہونے کے حضرت مولانا سے یہی کہتے رہے کہ مجھ سے غلطی ہوگئی، مجھ سے غلطی ہوگئی۔

دارالعلوم دیوبند کے موقف کا پس منظر

جب حضرت مولانا محمد سعد صاحب کے بیانات آڈیو کی شکل میں زیادہ وائرل ہونا شروع ہوئے اور لاکھوں کے مجمع میں مولانا اپنی غلط باتوں کو ایک خاص نظریہ بنا کر مجتہدانہ اسلوب اور جارحانہ طریقہ پر بیان کرنے لگے اور اُن کی غلط باتیں عوام میں تیزی سے پھیلنے لگیں، عوام نے مسجدوں کے ممبروں سے اُن کو چلانا شروع کردیا، بلکہ جو عالم دین اس سے اتفاق نہ کرے اس کو جماعت کے کام کا مخالف قرار دیدیا گیا، اسی وجہ سے مساجد سے ائمہ کے اخراج تک کے واقعات سننے میں آنے لگے، امام کی تقرری میں سال لگانے کی طرط بھی سننے میں آنے لگی، عوام اور علماء کے مابین خطرناک خلیج پیدا ہونی شروع ہوگئی اور مراکز میں حیاۃ الصحابہ کی تعلیم کے لئے سال لگانے کو شرط قرار دے کر تبلیغی اور غیر تبلیغی فضلاء کو تقسیم کردیا گیا، جو محنت ساری امت کو مجتمع کرنے کے لئے شروع کی گئی تھی اس کے مرکز سے اختلافی باتیں رونما ہونے لگیں اور امت کو منقسم کرنے والے نئے نئے اصول علاقوں میں نافذ ہونا شروع ہوگئے اور علاقے کے علماء اور ذمہ داران کی مرجعیت اور مرکزیت کو تحلیل کرنے کی دعوت چلنی شروع ہوگئی، جس کی ہولنا کی کا اندازہ ہر ادنیٰ صاحب نظر لگا سکتا ہے۔

ان حالات کی وجہ سے علمائے حق کی تشویش میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا، علماء نے انفرادی اور اجتماعی طور پر محتاط انداز میں اپنی تشویش کا اظہار کرنا شروع کردیا۔

دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داران اور اساتذہ کرام نے بھی اپنے اکابر کی صالح روایات کے مطابق اپنی تشویشات کا اظہار کرنا شروع کردیا، میں نے خود مادر علمی میں اپنے بعض بڑے اساتذہ سے سنا اور اُن کی بعض تحریروں کو پڑھا ہے۔

دارالعلوم دیوبند کا محتاط رخ

چوں کہ مسئلہ عوامی تھا اور ایک ایسے دینی کام سے جڑا ہوا تھا، جس کا دائرہ دنیا کے سارے ممالک میں وسیع ہے، اس لئے اس سلسلے میں اکابر دارالعلوم دیوبند کا طرزِ عمل نہایت محتاط رہا اور بندے کی معلومات میں تقریباً آٹھ سے دس سال تک دارالعلوم دیوبند کی طرف سے مثبت انداز میں اصلاحی کوششیں ہوتی رہیں اور عوامی سطح پر کوئی بات کہنے میں احتیاط برتی جاتی رہی۔

مجھے یاد ہے کہ کئی سال قبل مادر علمی میں میرے موجود رہتے ہوئے علمائے کانپور کی طرف سے ایک مفصل استفتاء دارالعلوم دیوبند میں داخل کیا گیا تھا، جس کی تمہید میں مولانا محمد سعد صاحب کی غلط باتوں کو نقل کرکے یہ لکھا گیا تھا کہ اب یہ جماعت فرقہ بنتی جارہی ہے، لیکن دارالعلوم کی طرف سے مذکورہ احتیاط ہی کے پیش نظر عوام کے لئے مثبت اور محتاط جواب جاری کیا گیا۔

بنگلہ والی مسجد کے وفد سے اکابر دارالعلوم کی درخواست

اُس وقت بندہ دارالعلوم دیوبند میں تکمیل افتاء میں زیر تعلیم تھا، مجھے یاد ہے کہ اُس جواب کے جاری ہونے کے بعد اکابر نے یہ طے کیا کہ براہِ راست عوام سے کوئی منفی بات کہنا تو مناسب نہیں ہے، اس لئے اسمال نظام الدین بنگلہ والی مسجد سے آنے والے وفد کے سامنے ہم سب مل کر اپنی بات رکھیں گے اور مولانا محمد سعد صاحب کی طرف منسوب جو تشویش ناک خیالات سامنے آرہے ہیں، اُن پر گفتگو کریں گے اور وفد کے توسط سے اپنی بات اُن تک پہنچائیں گے، چنانچہ وفد آیا اور حسب معمول ظہر کے بعد چھتے گھنٹے میں مجلس ہوئی اور اکابر و اساتذہ دارالعلوم دیوبند نے وفد کے سامنے اپنی تشویش کا اظہار فرمایا اور کانپور کے استفتاء کا جواب اور ساتھ میں مولانا محمد سعد صاحب سے متعلق ایک مختصر تحریر نظام الدین ارسال کردی اور وفد سے مولانا کے دارالعلوم تشریف نہ لانے کی شکایت کی اور بطور خاص مولانا کو دارالعلوم دیوبند آنے کی دعوت بھیجی۔

وفد کے ذمہ داران کا غیر مناسب ردِ عمل

اُس وقت جو وفد آیا تھا مجھے اُن کی طرف سے یہ بات پہنچی کہ انہوں نے اکابر دارالعلوم کی اس تشویش کو جماعت کے کام کی مخالفت پر محمول کیا، بعض نے ہمارے قریبی ساتھیوں کے سامنے ناشائستہ تبصرے کئے، ایک اہم ذمہ دار کا یہ تبصرہ بہت معروف ہوا کہ یہ مناظرہ کی مجلس تھی اور مناظرہ کرنے والے اکثر حضرات میرے بعد کے فارغین ہیں۔

بہر حال! وہ فتویٰ اور ہم رشتہ مختصر تحریر مولانا محمد سعد صاحب کی خدمت میں پیش کردی گئی، کچھ ہی دنوں کے بعد مولانا محمد سعد صاحب کے دستخط کے ساتھ جواب موصول ہوا، بعض اساتذہ سے مجھے معلوم ہوا کہ اُس جواب میں اصل موضوع سے گریز کرتے ہوئے فتویٰ کو خوب سراہا گیا، لیکن اکابر کی تشویشات پر کوئی بات نہیں لکھی گئی اور آخر میں بنگلہ والی مسجد کی خدمات کا ذکر کیا گیا، گویا دارالعلوم دیوبند کی طرف سے اس مثبت کوشش کو قابل توجہ ہی نہیں سمجھا گیا اور اپنے عمل کے ذریعہ یہ پیغام پیش کیا گیا کہ اکابر دارالعلوم دیوبند کی تشویشات حق پر مبنی نہیں ہے، بلکہ یہ سب دعوت کے کام کی مخالفت میں ہورہا ہے، للہذا اُن پر غور نہیں کیا جاسکتا اور جواب دینا ہمارے کام کا اصول بھی نہیں ہے۔ یہ سب میری آنکھوں دیکھی باتیں ہیں۔

اس کوشش کے بعد مولانا کا رخ اور بھی شدت اختیار کرتا گیا، جب میں سال لگانے پہنچا تو میں نے براہِ راست اُن کی زبانی ایسے بیانات سنے جن میں بہت سی باتیں قطعاً جمہور کے خلاف تھیں، مجھے یاد ہے کہ میرے ایک قریبی ساتھی جو ایک بار بیان میں شریک تھے، انہوں نے کہا کہ: مولانا نے جہاد فی سبیل اللہ کے مسئلے پر گفتگو کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو لوگ تخصیص کرتے ہیں، خدا کی قسم وہ جاہل ہیں، انہوں نے ایک عارض پر فضائل کو محمول کرکے امت کو محروم کردیا۔

اس موضوع کی تفصیلات سے قطع نظر اکابر تبلیغ میں کوئی شخصیت میرے علم میں ایسی نہیں ہے جنہوں نے کسی علمی مختلف فیہ موضوع کو نظریے کے طور پر عوام کے سامنے چھیڑا ہو اور اس میں مخالفین کی ذاتیات پر تبصرے کئے ہوں اور قسمیں کھا کر ایک رائے کو قطعیت کے ساتھ بیان کیا ہو، یہ بات بنگلہ والی مسجد کے مزاج اور وہاں کے اکابر کی روایات کے خلاف ہے۔

میں اس بات کے سمجھنے سے قاصر ہوں کہ:

دعوت کے خاص طریقہ کار کو مدلل کرنے کی آخر آج کیا ضرورت پیش آگئی؟ کیا اکابر تبلیغ کے عمومی بیانات میں بھی اس کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ بیانات کے اس رخ سے دعوت کی روح کو جو نقصان پہنچا وہ وہی سمجھ سکتا ہے جس نے اکابر تبلیغ کے بیانات پڑھے یا سنے ہوں، اس طرح کے بیانات سے امت کو عملی فائدہ ہرگز نہیں پہنچ سکتا، ظاہر ہے کہ جب بیانات کا اصل موضوع ایمان و یقین، نماز، اللہ کا دھیان، اخلاق، قبر و حشر، جنت و جہنم اور اپنی زندگی کو بنانے کی طرف توجہ دلانا تھا، تو بیان سننے والوں پر اُس کا اثر نمایاں ہوتا تھا اور جماعت سے وابستہ طبقے کے اندر عمل کا ایک خاص اہتمام نظر آتا تھا اور یہ موضوعات امت کے متفق علیہ موضوعات تھے، جس پر ساری امت مجتمع ہوتی جارہی تھی۔ لیکن افسوس!

بہر حال! بات لمبی ہورہی ہے، طوالت کی وجہ سے میں بہت سے واقعات کو حذف کرنے پر مجبور ہوں۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆

قسط نمبر:٦١

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

شفا

اللہ جل شانہ نے قرآن مجید کو شفا کہا ہے:

یَآیُّھَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ تْکُمْ مَّوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ وَھُدًی وَّرَحْمَۃٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ o

لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت، دلوں کی بیماریوں کی شفا اور مومنوں کے لئے ہدایت ورحمت آپہنچی ہے۔(۱۰:۵۷)

قُلْ ھُوَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ھُدًی وَّشِفَآءٌ وَالَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ فِیْٓ اٰذَانِھِمْ وَقْرٌ وَّھُوَ عَلَیْھِمْ عَمًی ط اُولٰٓئِکَ یُنَادَوْنَ مِنْ مَّکَانٍ بَعِیْدٍ o کہہ دو کہ جو ایمان لاتے ہیں ان کے لئے (یہ قرآن) ہدایت اور شفا ہے اور جو ایمان نہیں لاتے ان کے کانوں میں گرانی یعنی بہرا پن ہے اور یہ ان کے حق میں (موجب) نابینائی ہے، گرانی کے سبب ان کو گویا دور سے آواز دی جاتی ہے۔(۴۱:۴۴)

شفار

بخاری میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شفار سے روکا ہے، شفار یہ ہے کہ آدمی اپنی بیٹی سے دوسرے آدمی کا نکاح اس شرط پر کرے کہ دوسرا آدمی اپنی بیٹی کا نکاح اس سے کردے اور ان میں سے کسی شخص کے ذمہ اپنی بیوی کا مہر نہ ہو۔امام شافعیؒ کے نزدیک ایسا نکاح باطل ہے۔امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک یہ نکاح تو ہوجائے گا مگر مہر ادا نہ کرنے کی شرط لغو ہے اس لئے ان میں سے ہر شخص کو اپنی بیوی کا مہر مثل ادا کرنا ہوگا۔

شفاعت

کسی صاحب عزت وحرمت کا اپنے سے کم درجہ والے کی مدد کے لئے اس کی طرف سے سائل بننا، کسی کو بھلائی کا راستہ دکھانا اور اس کا اسے قبول کرلینا (مفردات) عام طور پر شفاعت سفارش کرنا ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اپنی امت کی شفاعت فرمائیں گے اور یہ شفاعت خدا کے اذن سے قیامت کے دن ہوگی۔عوف ابن مالکؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس خدا کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور مجھے ان باتوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کا حق دیا، نصف امت کا جنت میں داخلہ یا شفاعت، میں نے شفاعت کو اختیار کرلیا اور اس کا مستحق وہ ہے جو شرک کی حالت میں نہ مرے۔(ترمذی)

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قیامت کے دن جن جن کی شفاعت کروں گا ان میں سب سے زیادہ خوش نصیب وہ شخص ہے جس نے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کہا ہوگا۔(بخاری)

مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗٓ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط

وہ کون شخص ہے جو اس کے روبرو شفاعت کرے مگر اسی کے حکم سے۔(۲:۲۵۵)

شفعہ

شفعہ کے معنی ملانے کے ہیں، دوسرے کی جائیداد کو قیمت دے کر اپنی جائیداد سے ملانے یا علیحدہ نہ ہوتے دینے کو شفعہ کہتے ہیں اگر کوئی شخص اپنا مکان بیچنا چاہتا ہے تو شریک سے پوچھا جائے، اگر وہ خریدنا نہ چاہے تو پھر دوسرا شخص لے سکتا ہے۔ حضرت خواجہ حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ حضرت سمرہؓ نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا پڑوسی گھر کا سب سے زیادہ مستحق ہے۔(ترمذی)

مسلم میں ہے کہ ہر مشترک جائیداد خواہ وہ مکان ہو یا باغ یا زمین، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا فیصلہ دیا اور فرمایا کہ یہ جائز نہیں کہ

جب تک شریک اجازت نہ دے وہ اسے فروخت کرے، اگر وہ شریک چاہے تو خود خرید لے ورنہ چھوڑ دے۔ اگر اس کی اجازت کے بغیر فروخت کردیا تو شریک زیادہ حق دار ہے، شریک وہ شخص جو اس جائیداد حصہ دار ہو۔ (۲) وہ شخص جو اس کے نفع میں شریک ہو یعنی دونوں کا راستہ ایک ہو یا دونوں ایک کنوئیں یا نہر سے آب پاشی کرتے ہوں یا دونوں کا صحن ایک ہو (۳) وہ پڑوسی جس کا مکان اس کے مکان سے یا اس کی زمین اس کی زمین سے ملی ہوئی ہو۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں میں ان میں سے تحفہ تحائف کس کو بھیجا کروں، آپؐ نے فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔

شق الصدر

سینہ کا کھولا جانا۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بچپن میں بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے، حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور انہیں زمین پر لٹا کر سینہ چاک کردیا، ایک چھوٹی سی تھیلی بھر کر خون باہر نکالا اور کہا، یہ شیطان کا حصہ ہے جو تمہارے اندر تھا اور پھر سینہ کو سی دیا، بچے بھاگے ہوئے دائی حلیمہ کے پاس گئے اور فرمایا کہ محمد مار ڈالے گئے، انسؓ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ پر سلائی کے نشان دیکھے تھے۔

شق القمر

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ، کفار مکہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مطالبہ کیا کوئی ایسی خارق عادت چیزیں دکھائیں جس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی تصدیق ہوجائے تو آپؐ نے چاند کی طرف اشارہ کیا اور دو ٹکڑے ہوگیا یہاں تک کہ کافروں نے کوہ حرا کو اس کے درمیان دیکھا، اس کا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا پہاڑ کے نیچے نظر آتا تھا۔ اکثر صحابہ کرام سے یہ حدیث مروی ہے، قرآن مجید میں ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ.

قیامت قریب آگئی اور چاند دو ٹکڑے ہوگیا۔ (۵۴:۱)

شکر

انسان اپنی زندگی کے ایک ایک لحہ میں اللہ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کا سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اس نے انسان کو اس زمین پر اپنا نائب اور خلیفہ بنا کر بے شمار احسان سے نوازا منعم حقیقی کی نعمتوں کا اعتراف اور اس پر شادمانی کا اظہار بلاشبہ اخلاق حسنٰی میں بہترین خلق ہے۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ وَلَئِنْ كَفَرْتُمْ إِنَّ عَذَابِيْ لَشَدِيْدٌ٥

اگر تم شکر کروگے تو میں تمہیں زیادہ دوں گا اور ناشکری کروگے تو یاد رکھو کہ میرا عذاب سخت ہے۔ (۱۴:۷)

اِنْ شَكَرْتُمْ وَاٰمَنْتُمْ وَكَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا٥

اگر تم (خدا کے) شکر گزار رہو اور اس پر ایمان لے آؤ تو خدا تم کو عذاب دے کر کیا کرے گا اور خدا تو قدر شناس اور دانا ہے۔ (۴:۱۴۷)

شگون

حضرت ابوہریرہؓ کا بیان ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بدشگونی کوئی چیز نہیں ہے، بہترین چیز فال نیک ہے، عرض کیا گیا یارسول اللہ فال کیا چیز ہے، فرمایا وہ اچھا کلمہ جس کو تم میں سے کوئی شخص کسی شخص سے یا کسی ذریعہ سے سنے اور ایک روایت میں ہے فال مجھ کو پسند ہے اور وہ کلمہ حسنہ کلمہ طیبہ ہے۔ (مسلم)

معاویہ بن حکم سلمیؓ کا بیان ہے کہ انہوں نے کہا۔ "یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایام جاہلیت میں چند کام کرتے تھے، یعنی ہم کاہنوں کے پاس جایا کرتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم (اب) کاہنوں کے پاس نہ جاؤ، پھر عرض کیا اور ہم شگون لیا کرتے تھے، فرمایا یہ ایک ایسی چیز ہے جسے ہر شخص اپنے دل میں پاتا ہے۔ (یعنی شگون کا خیال کرتا ہے) یہ خیال تم کو کسی کام سے نہ روکے اور ایک روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں کہ ہم خط کھینچا کرتے تھے (یعنی رمل یا جفر سے کام لیتے تھے، فرمایا۔ ایک نبی (حضرت دانیالؑ) خط کھینچا کرتے تھے جس شخص کا خط ان کے موافق پڑ جائے وہ درست ہے۔ (مسلم)

شمس

قرآن حکیم کی ۹۱ ویں سورت ہے شمس ہے۔ پندرہ آیتوں پر مشتمل یہ سورت مکی ہے اس میں انسان کو بتایا گیا ہے کہ جس نے اپنے نفس کو

ی رکھا وہ بامراد ہوگا اور جو اسے خاک میں ملادے وہ خسارہ اٹھائے گا پھر اس میں قوم ثمود اور ان کے عذاب کا ذکر آیا ہے۔

شوال

شوال کے معنی بقیہ کے ہیں، قمری سال کے اس دسویں مہینہ میں گرمیوں کی وجہ سے اونٹنیوں کا دودھ سوکھ جاتا تھا یا اونٹنیاں گابھن ہو جاتی تھیں اس لئے اسے شوال کہا گیا۔ اہل عرب اس ماہ میں نکاح کرنے کو منحوس سمجھتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت عائشہؓ کو ایک حدیث میں اس خیال کی تردید کرنی پڑی کہ لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ وہ شوال کو منحوس اور اس میں شادی بیاہ کرنے کو برا سمجھتے ہیں حالانکہ حضور اکرم سے میرا نکاح شوال ہی میں ہوا تھا اور سب کو معلوم ہے کہ میں آپ کی کیسی بیوی تھی۔ اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہی ہے کہ اس کا پہلا دن عیدالفطر کا دن ہے جس میں حق تعالیٰ کی طرف سے اپنے روزہ دار بندوں کو رحمت ومغفرت کے جلیل القدر انعامات تقسیم کئے جاتے ہیں۔ اس مہینے کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس مہینہ سے اشہر حج (حج کے مہینے) شروع ہو جاتے ہیں۔ صحیح مسلم میں حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ اس مہینے میں چھ روزے رکھ لئے جائیں تو سال بھر کے روزوں کا ثواب ملتا ہے۔

☆☆☆☆☆

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

از عبد القادر بھلوا بھاڑی **(شرک)**

۱۔سوال : آیت ''اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِه'' کے حوالے سے ایک صاحب فرماتے ہیں کہ دیکھو قرآن میں صاف کہا گیا ہے کہ لوگوں کو غنی کیا اللہ اور اس کے رسول نے۔ لہٰذا ہم کیوں نہ رسول سے مانگیں ان سے مانگنے پر اللہ خوش ہو کے دیدے گا۔

جواب : جن لوگوں کے دلوں میں توحید نے گھر نہیں کیا وہ نبی سے لیکر پیر، ولی، مرشد تک میں الوہی صفات مانتے اور منوانے کے شائق ہوتے ہیں اور قرآن وحدیث میں جہاں کہیں انھیں کوئی شوشہ اپنے مطلب کا مل جاتا ہے کھینچ تان کے اسے اپنے باطل عقائد کی تائید میں پیش کردیتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل قرآن وحدیث کو اس لئے نہیں کہ ان کے بیان کردہ احکام کا علم حاصل کریں بلکہ اس لئے دیکھتے ہیں کہ جو عقائد ہمارے نفس زدہ قلب کو مرغوب ہیں ان کی تائید کے لئے عبارتیں ڈھونڈتے ہیں۔ اب اسی آیت کو دیکھئے۔ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ مَا قَالُوْا وَلَقَدْ قَالُوْا كَلِمَةَ الْكُفْرِ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَهَمُّوْا بِمَا لَمْ يَنَالُوْا وَمَا نَقَمُوْا اِلَّا اَنْ اَغْنٰهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنْ يَّتُوْبُوْا يَكُ خَيْرًا لَّهُمْ وَاِنْ يَّتَوَلَّوْا يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ عَذَابًا اَلِيْمًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ (سورہ توبہ رکوع نمبر۱۰)

اللہ کی قسم کھاتے ہیں کہ ہم نے نہیں کیا اور بلاشبہ انہوں نے کلمہ کفر کہا ہے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہو گئے ہیں اور انہوں نے جس چیز کا ارادہ کیا تھا اس میں وہ کامیاب نہیں ہوتے۔ اور یہ سب کچھ اس کا بدلہ تھا کہ اللہ اور اس کے رسول نے بفضل الٰہی انہیں دولت مند بنا دیا تھا۔ بس اگر وہ توبہ کرلیں تو اچھے ہوں گے اور اگر نافرمانی کریں گے تو اللہ انہیں دنیا وآخرت میں دردناک عذاب دے گا۔ (سورہ توبہ رکوع نمبر۱۰)

خیال فرمائے آیت ان لوگوں کے بارے ہے جو اسلام لانے کے بعد کفر کی طرف الٹ گئے تھے اور یہی وجہ تھی کہ وہ بظاہر مسلمان ہوگئے مسلمانوں کے ساتھ ملے جلے رہتے۔ آں حضورﷺ انہیں دیگر مسلمانوں کی طرح مال غنیمت میں حصے دیتے اور اس طرح ان کی مالی حالت بہتر ہوگئی۔ اس میں اللہ کے فضل کی کارکردگی تو حقیقت نفس الامری کے اعتبار سے ہے کہ جس طرح دنیا کے ہر کام میں اسی کا دستِ قدرت کام کررہا ہے اسی طرح یہاں بھی اس کی کارفرمائی تھی اور رسول اللہ کی طرف غنی بنانے کی نسبت اس اصطلاحی معنی میں ہے جس کا اعتبار دنیا میں ہر قدم پر رکھا جاتا ہے۔ مثلاً کہتے ہیں کہ فلاں کی دادودہش نے زید کو امیر بنا دیا۔ فلاں کی عنایات نے بکر کو خوش حال کردیا، ظاہر ہے کہ یہاں یہ مراد نہیں ہوتی کہ فلاں اللہ کی طرح غنی بنانے اور مفلس کرنے کی حقیقی قدرت رکھتا ہے۔ اسی طرح آیت کی مراد صرف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضورﷺ کو غزوات میں فتوحات دیں اور آپ کے اصحاب کو کافی اموال غنیمت ملے۔ یہ سب اللہ کے رسول ہی کی وجہ سے تو تھا۔ آیت میں مِنْ فَضْلِهٖ کہہ کر خود اللہ تعالیٰ نے یہ واضح فرمادیا ہے کہ رسول کے واسطے سے غنی بنانا بھی اللہ ہی کے فضل سے ہے۔ ورنہ نعوذ باللہ اگر رسول کی حیثیت ظاہری وسیلے کے بجائے کسی بھی درجہ میں فاعل حقیقی کی ہوتی تو اللہ تعالیٰ ''مِنْ فَضْلِهِمَا'' فرماتے یعنی اللہ اور اس کے رسول سے! غور کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ تو منافقین کا ذکر فرما کر ان کی بدترین پوزیشن کو واضح کررہے ہیں کہ دیکھو ان لوگوں کو اللہ کے فضل اور رسول کے احسان کا کتنا قبیح بدلہ دیا جارہا ہے اور ہمارے شرک پسند حضرات ہیں کہ اس آیت کو رسول اللہ کی طلب کرنے کی دلیل میں لارہے ہیں۔ اللہ ہدایت دے ایسے حضرات کو (آمین)

قسط نمبر: ۱۵

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

شیخ اسماعیلؒ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا، رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرمار ہے تھے۔ ''اسماعیل! اپنی بے سروسامانی کا غم نہ کر، تیری یہ بچی اپنے وقت کی بہت بڑی عارفہ ہوگی اور اس کی دعاؤں سے میری امت کے بہت سے افراد بخشے جائیں گے، تجھے لازم ہے کہ حاکم بصرہ عیسیٰ زروان کے پاس جا اور اس سے کہہ دے کہ وہ مجھ پر ہر رات سو بار اور شب جمعہ میں چار سو مرتبہ درود بھیجتا تھا مگر گزشتہ جمعے کی رات اس نے میری بارگاہ میں درود کا تحفہ نہیں بھیجا اس لئے اسے چاہئے کہ وہ کفارے کے طور پر میرے قاصد کو چار سو دینار ادا کردے۔''

جب شیخ اسماعیلؒ کی آنکھ کھلی تو آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کی لذت سے سرشار تھے، پھر صبح ہوتے ہی آپ نے اپنا پورا خواب ایک کاغذ پر تحریر کیا اور حاکم بصرہ کے دربان کو دیدیا۔

عیسیٰ زروان اس وقت اپنے دربار میں بیٹھا ہوا تھا، جب شیخ اسماعیلؒ کا خط دیکھا تو بے قرار ہوکر اپنی نشست پر کھڑا ہوگیا اور دربان سے مخاطب ہوکر بولا۔

''وہ معزز ومحترم شخص کہاں ہے؟''

''حاکم بصرہ کے جواب کے انتظار میں محل کے دروازے پر کھڑا ہے۔'' دربان نے عرض کیا۔

عیسیٰ زروان تیز قدموں کے ساتھ محل کے دروازے پر پہنچا اور شیخ اسماعیل کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہنے لگا۔ ''آپ کے طفیل مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یاد فرمایا اور میری غلطی کی معافی کا سبب پیدا ہوا۔ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔'' یہ کہہ کر حاکم بصرہ نے خلوص وعقیدت کے ساتھ شیخ اسمٰعیل کو چار سو دینار دیدیئے اور اسی خوشی میں اس نے دس ہزار دینار دوسرے فقراء میں تقسیم کئے۔

حضرت رابعہؒ اپنے والدین کی چوتھی اولاد تھیں، اس لئے آپ کا نام رابعہ رکھا گیا۔ عربی زبان میں ''رابعہ'' چوتھی کو کہتے ہیں۔ آپ کے سال پیدائش میں اختلاف ہے، مگر اکثر مورخین ۹۷ھ پر متفق ہیں۔ ابھی آپ چار پانچ سال کی تھیں کہ والدین کا سایہ سر سے اٹھ گیا، کسی معتبر تاریخ سے پتہ نہیں چلتا کہ ماں باپ کے انتقال کے بعد چاروں بہنوں کی گزر بسر کس طرح ہوئی؟ بس قیاس کیا جاسکتا ہے کہ کسی عزیز یا رشتہ دار نے مالی معاونت کی ہوگی، پھر جب حضرت رابعہ بصریؒ کی عمر آٹھ، نو سال تھی تو وہ المناک واقعہ پیش آیا کہ پورا بصرہ خوفناک قحط کی لپیٹ میں آگیا، بھوک سے بچنے کے لئے چاروں بہنیں اپنا آبائی شہر چھوڑنے پر مجبور ہوگئیں، اسی سفر کے دوران ایک ظالم شخص نے حضرت رابعہؒ کو پکڑ کر بصرہ کے مالدار تاجر عتیق کے ہاتھوں فروخت کردیا، پھر آپ چار پانچ سال تک ایک کنیز کی حیثیت سے تاجر عتیق کی خدمت انجام دیتی رہیں باقی تینوں بہنوں کا کوئی پتہ نہیں چلا کہ وہ کہاں گئیں؟ عام طور پر کہا جاتا ہے کہ وہ معصوم بچیاں کسی حادثے کا شکار ہوکر مرگئیں۔

جب تاجر عتیق نے حضرت رابعہؒ کو آزاد کردیا تو آپ علوم ظاہری حاصل کرنے کے لئے بصرہ سے کوفہ تشریف لے گئیں جو اپنے وقت میں بہت بڑا علمی مرکز تھا اور جہاں نادر روزگار علماء ہر وقت موجود رہتے تھے۔

روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ فطری طور پر نہایت ذہین خاتون تھیں، نتیجتاً آپ نے بہت کم مدت میں قرآن کریم حفظ کرلیا۔

اکثر روایت سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ نے فقہ اور حدیث کی تعلیم بھی حاصل کی تھی اور پھر دونوں علوم میں اس قدر مہارت حاصل کرلی تھی کہ جب آپ وعظ فرماتی تھیں تو بڑے بڑے محدث اور فقیہ حیران رہ جاتے تھے۔ کسی معتبر تاریخ سے یہ پتہ نہیں چلتا کہ حدیث اور فقہ میں آپ کے اساتذہ کون تھے؟ پھر بھی یہ امر طے شدہ ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ کی بارگاہ معرفت میں بڑے بڑے علماء نیاز مندی کے ساتھ حاضر ہوا کرتے تھے۔ ان بزرگوں میں سرفہرست حضرت امام سفیان ثوریؒ ہیں جو حضرت امام اعظم ابوحنیفہؒ کے معاصر تھے اور جنہیں

امیرالمؤمنین فی الحدیث کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ مشہور بزرگ حضرت مالک بن دینارؒ کے بارے میں بھی کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت رابعہ بصریؒ سے نہایت عقیدت رکھتے تھے۔

یہاں اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اکثر تذکرہ نگاروں نے حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ میں علمی اور روحانی اعتبار سے ایک تعلق قائم کرنے کی کوشش کی ہے جسے تاریخ کی روشنی میں ثابت نہیں کیا جاسکتا۔ مثال کے طور پر حضرت رابعہ بصریؒ کے تمام سیرت نگاروں نے یہ واقعہ بڑے زوروشور کے ساتھ تحریر کیا ہے۔

ایک بار حضرت امام حسنؒ کی مجلس درس آراستہ تھی، حضرت امامؒ بار بار دروازے کی طرف دیکھ رہے تھے جیسے آپ کو کسی کا انتظار ہو، ایک بے تکلف دوست نے عرض کیا۔

''امام! کیا کسی کا انتظار ہے؟''

حضرت امام حسن بصریؒ نے بے ساختہ فرمایا۔ ''ہاں! میں رابعہ کا انتظار کررہا ہوں۔''

اسی دوست نے دوبارہ عرض کیا۔ ''امام! آخر اس کی کیا وجہ ہے کہ جب تک آپ کی مجلس میں رابعہ جیسی ضعیف عورت نہیں آتی، اس وقت تک آپ وعظ نہیں کہتے۔

جواباً حضرت امام حسن بصریؒ پر جوش لہجے میں فرمایا۔ ''ہاتھیوں کی غذا چیونٹیوں کو کس طرح مل سکتی ہے؟''

اس واقعے سے حضرت رابعہؒ کی عظمت روحانی کا تو پتہ چلتا ہے مگر جب ہم اس واقعے کی تاریخی حیثیت متعین کرنا چاہتے ہیں تو حیرت کے سوا کسی چیز کا کوئی نشان باقی نہیں رہتا۔ قارئین کو تعجب ہوگا یہ روایت مشہور صوفی بزرگ حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ سے منسوب ہے، حالانکہ خواجہ عطارؒ خوب جانتے تھے کہ حضرت رابعہ بصریؒ ۹۷ھ میں پیدا ہوئی تھیں اور حضرت امام حسن بصریؒ ۱۱۰ھ میں دنیا سے رخصت ہوئے تھے، امام کے وصال کے وقت حضرت رابعہ بصریؒ کی عمر مبارک صرف تیرہ سال تھی اور یہ وہ زمانہ تھا جب آپ تاجر عتیق کی کنیز کی حیثیت سے اپنی زندگی کے دن گزار رہی تھیں، اس صورت حال کے پیش نظر حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ کے علمی تعلق میں زیادہ سے زیادہ اتنی گنجائش پیدا کی جاسکتی ہے کہ حضرت رابعہؒ ایک آدھ مرتبہ حضرت امامؒ کی مجلس درس میں حاضر ہوئی ہوں اور عقیدت مندوں نے اتنی چھوٹی سی بات کو ایک مستقل افسانہ بنادیا ہو۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت رابعہؒ دور غلامی سے نجات پاکر تحصیل علم کی طرف متوجہ ہوئیں تو حضرت امام حسن بصریؒ اس عالم فانی سے بہت دور جاچکے تھے۔

اس کے علاوہ اکثر تذکرہ نگاروں نے یہ بھی ثابت کرنے کی کوششیں کی ہیں کہ حضرت امام حسن بصریؒ بھی حضرت رابعہ بصریؒ کی مجلس روحانی میں بصد شوق حاضر ہوا کرتے تھے۔ اس روایت کو تسلیم کرنے میں بھی وہی سن وسال کا فرق مانع ہے۔ مختصر یہ کہ تاریخ کے تناظر میں حضرت امام حسن بصریؒ اور حضرت رابعہ بصریؒ کے درمیان کسی ایک ملاقات کو بھی ثابت نہیں کیا جاسکتا۔

☆☆

حضرت رابعہؒ نے بچپن سے جوانی تک رنج والم اور آفات ومصائب کے سوا کچھ نہیں دیکھا تھا، چار پانچ سال کی ہوں گی کہ نہایت پرہیزگار محبت کرنے والے ماں باپ سے بچھڑ گئی، آٹھ نو سال کی عمر کو پہنچیں تو شفیق بہنوں کو اس طرح کھودیا کہ زندگی بھر ان کا کوئی پتہ نہیں چلا، اہل نظر اندازہ کرسکتے ہیں کہ ایک کمسن بچی کے دل ودماغ نے ان جان لیوا حادثات کا کیا تاثر قبول کیا ہوگا؟ پھر جب اپنے کاروانِ محبت سے بچھڑی ہوئی وہ بچی ہوش کی ابتدائی منزلوں سے گزر رہی تھی تو ایک بے رحم ہاتھ نے اسے غلامی کی زنجیریں پہنادیں، باپ سے ضدیں اور فرمائشیں کرنے کے دن، بہنوں کے ساتھ کھیلنے اور شرارتیں کرنے کے دن اور ان سب سے بڑھ کر ماں کی آغوش محبت میں سونے کی راتیں، ایک بچے کا یہی تو سرمایہ ہوتا ہے مگر وقت نے حضرت رابعہؒ سے ان کی ہر خوشی اور ہر خواب چھین لیا تھا، گرمی کے تپتے ہوئے دنوں میں حضرت رابعہؒ اپنے مالک کے لئے دریا سے پانی بھر کر لاتی تھیں اور آپ کا جسم مبارک پانی سے شرابور ہوتا تھا، پھر جب سردیوں کی طویل راتیں آتیں تو حضرت رابعہؒ یخ بستہ موسم میں اپنے آقا کے سامنے دست بستہ کھڑی رہتیں۔ اولیاء کرام نے جو ریاضتیں جوانی کے عالم میں اپنی خوشی اور رغبت سے کی ہیں وہی ریاضتیں حضرت رابعہ بصریؒ نے اپنے عالم طفلی میں جبر وستم کی زنجیروں میں جکڑے ہونے کے باوجود کی ہیں، فطری بات ہے کہ محنت ومشقت سے چور ہونے کے بعد ایک کمسن لڑکی آرام دہ بستر کی تلاش

کرے گی، مگر ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت رابعہ بصریؒ نصف شب کے سناٹے میں اپنے خالق کے آگے سجدہ ریز ہوتی تھیں اور بارگاہ ذوالجلال میں عذر پیش کرتی تھیں کہ دنیا والے میرے راستے کی رکاوٹ ہیں اس لئے میں تیرے حضور میں بہت سے دیر سے پہنچتی ہوں، یہ وہ ریاضت ہے جو تصوف کی بنیاد ہوتی ہے اور یہی محبت صوفیاء کی پہچان ہوتی ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ کو کثرت رنج والم اور حزن وملال نے دنیا اور اس کی دلفریبیوں سے بیگانہ کردیا تھا، پھر اسی جذبہ بیگانگی نے بے نیازی کی شکل اختیار کرلی اور حضرت رابعہ بصریؒ نے دنیا اور اہل دنیا کی نفی کردی، دنیا کی نفی کے بعد ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے کہ انسان اپنے آپ کو دنیا بنانے والے کی یادوں میں گم کردے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے بھی ایسا ہی کیا، جب سارے رشتے ناپائیدار ثابت ہوئے تو آپ نے خالق کائنات سے رشتہ جوڑلیا، یہ رشتہ تو ازل سے ہوتا ہے اور ابد تک رہتا ہے۔ ایک منکر اپنے خالق کے وجود سے انکار کرسکتا ہے مگر اس کی بندگی کے دائرے سے خارج نہیں ہوتا، فرعون نے لاکھ کہا کہ کہ انا ربکم الاعلیٰ (میں تمہارا بڑا رب ہوں) مگر حقیقتاً وہ رب کائنات ہی کا بندہ تھا، مسئلہ صرف اقرار کا ہے، اقرار کے بعد انسان کی بندگی مستند اور معتبر ہوجاتی ہے، انکار کی صورت میں بھی وہ اللہ ہی کا بندہ رہتا ہے مگر اپنی سرکشی اور بے راہ روی کے باعث ''راندۂ درگاہ'' کہلاتا ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ بھی روز اول سے اپنے خالق کی وحدانیت اور کبریائی کا اقرار کررہی تھیں، ہوسکتا تھا کہ وہ شدید اور طویل آزمائشوں کے وقت اپنا راستہ بھول جاتیں مگر حق تعالیٰ نے ہر قدم پر ان کی رہنمائی کی، پھر جب وہ آفات ومصائب کے دریا کو پار کرکے ساحل مراد تک پہنچیں اور انہوں نے بے اختیار خاک پر سر رکھ کر کہا۔

''بس! تو ہی ہے اور تیرے سوا کوئی نہیں۔''

حضرت رابعہ بصریؒ کے مسلک کی بنیاد ''عشق الٰہی'' پر ہے، اس سلسلہ میں ایک محقق عبدالرزاق پاشا کہتے ہیں۔

''حضرت رابعہ بصریؒ کی حیات مبارکہ میں حزن والم کے جو گہرے نقوش پائے جاتے ہیں اگر انہیں غور سے دیکھا جائے تو یہ حقیقت منکشف ہوگی کہ یہ تمام تر اسی محبت کا نتیجہ ہے جو حضرت رابعہ بصریؒ کو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے تھی۔''

آگے چل کر عبدالرزاق پاشا تحریر کرتے ہیں۔ ''تصوف اسلامی کے ہیکل میں جس ہستی نے سب سے 'حبّ الٰہی' کو ایک مستقل اور محکم مسلک کی صورت میں پیش کیا وہ صرف حضرت رابعہ بصریؒ ہیں۔ انہوں نے ایسے آثار ونقوش چھوڑے ہیں جو حزن والم اور محبت الٰہی کی صحیح تعبیر اور تفسیر کا کام دیتے ہیں۔''

☆☆

یہ اسی محبت کا نتیجہ تھا کہ حضرت رابعہ بصریؒ ہر وقت مغموم اور ملول رہا کرتی تھیں، شاذ ونادر ہی ان کی آنکھوں کو کسی نے خشک دیکھا ہوگا ورنہ کسی آبشار کی طرح بہتی ہی رہتی تھیں، جب مجلس میں کوئی دوزخ کا ذکر چھیڑ دیتا تو حضرت رابعہ بصریؒ اس کی دہشت سے بے ہوش ہوجاتی تھیں، ہوش میں آنے کے بعد مسلسل توبہ کرتی رہتی تھیں۔ روایت ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ کی سجدہ گاہ ہمیشہ آنسوؤں سے تر رہتی تھی۔

حضرت رابعہ بصریؒ بہت کم گفتگو کیا کرتی تھیں، آپ کا بیشتر وقت نماز پڑھنے میں گزرتا تھا۔ اگر کبھی کسی سے کوئی بات کرنی ہوتی تو آیات قرآنی کا سہارا لے کر اپنا مطلب بیان کریں، لوگوں نے پوچھا کہ آپ ایسا کیوں کرتی ہیں؟ جواب میں حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔

''انسان جو کچھ بولتا رہتا ہے، فرشتے اسے لکھتے رہتے ہیں، میں کوشش کرتی ہوں کہ قرآن کی آیتوں کے سوا کچھ نہ بولوں، یہ احتیاط اس لئے ہے کہ کہیں میرے منہ سے غلط بات نکل جائے اور فرشتے اسے تحریر کرلیں۔''

''اللہ نے انسان کو ہنسنے کے لئے منع تو نہیں کیا ہے۔''

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''بے شک! اس نے منع تو نہیں فرمایا ہے، مگر مجھے اس کام کے لئے فرصت نہیں ہے۔''

لوگوں نے تعجب سے کہا۔ ''کیا ہنسنے کے لئے بھی فرصت درکار ہوتی ہے؟''

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''ہاں! دنیا میں وہی شخص ہنستا ہے جسے اطمینان قلب حاصل ہو اور میں ابھی اس نعمت سے محروم ہوں۔''

حاضرین مجلس نے آپ کے اس قول مبارک کی وضاحت چاہی تو حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''میں نے محبت کے لئے صرف ایک ہی ہستی کا انتخاب کیا ہے اور وہ ہے اللہ کی ذات پاک، میں اس خوف سے

روتی رہتی ہوں کہ کہیں میری زندگی بھر کی محنت اکارت نہ ہوجائے اور مرتے وقت مجھ سے کہا جائے کہ تو ہمارے لائق نہیں ہے۔"

☆☆

مشہور واقعہ ہے کہ ایک بار حضرت رابعہ بصریؒ کے یہاں پانچ درویش حاضر ہوئے، اتفاق سے وہ کھانے کا وقت تھا۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے اپنی خادمہ کو الگ بلاکر پوچھا۔"مہمانوں کی تواضع کے لئے گھر میں کچھ کھانے کو ہے؟"

خادمہ نے بتایا کہ صرف ایک روٹی موجود ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ ایک روٹی سے کیا ہوگا؟ مہمانوں کے حصے میں ایک ایک ٹکڑا ہی آئے گا، یہ کہہ کر آپ مہمان درویشوں کے پاس تشریف لے آئیں۔

ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ ایک سوالی نے در پر صدا دی۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا کہ وہ روٹی اس ضرورت مند کو دیدو جو دروازے کے باہر کھڑا ہے۔ خادمہ نے آپ کے حکم کی تعمیل کی اور حضرت رابعہ بصریؒ مہمانوں کے ساتھ مصروف گفتگو ہوگئیں، کچھ دیر بعد خادمہ حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا۔"ایک شخص کھانا لے کر آیا ہے۔"

"کتنی روٹیاں ہیں؟" حضرت رابعہ بصریؒ نے خادمہ سے پوچھا۔

جب خادمہ نے بتایا کہ دو روٹیاں ہیں تو آپ نے کہا اسے واپس کردو، وہ شخص غلطی سے ہمارے گھر آگیا ہے اور وہ کھانا ہمارا نہیں ہے۔"

خادمہ نے روٹیاں واپس کردیں۔

تھوڑی دیر بعد خادمہ نے اطلاع دی کہ ایک اور شخص کھانا لے کر آیا ہے، حضرت رابعہ بصریؒ نے روٹیوں کی تعداد پوچھی تو آپ کو بتایا گیا کہ پانچ روٹیاں ہیں۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے جواباً فرمایا۔"اس بار بھی کھانا لانے والے سے غلطی ہوگئی، اس سے کہہ دو کہ وہ کھانا ہمارا نہیں ہے۔"

تیسری بار ایک اور شخص کھانا لے کر آیا، پھر جب خادمہ نے آپ کو بتایا کہ گیارہ روٹیاں ہیں تو حضرت رابعہ بصریؒ نے مسرت کے لہجے میں فرمایا۔"ہاں! یہ کھانا ہمارا ہے، اسے قبول کرلو۔"

خادمہ نے کھانا لاکر درویش مہمانوں کے سامنے سجادیا، پھر جب درویش کھانا کھاچکے تو ایک مہمان نے عرض کیا کہ تین مختلف اشخاص کھانا لے کر آئے، دو افراد کو آپ نے واپس کردیا مگر تیسرے شخص کے لائے ہوئے کھانے کو قبول فرمالیا، آخر یہ کیا راز ہے؟

حضرت رابعہ بصریؒ نے درویشوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔ "حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ دنیا میں ایک کے بدلے دس اور آخرت میں ستر دوں گا، بس اسی حساب کتاب کی بنیاد پر میں نے دو آدمیوں کو واپس لوٹا دیا اور ایک شخص کا کھانا قبول کرلیا، میں نے اللہ کی راہ میں سوالی کو ایک روٹی دی تھی اور رزاق عالم سے سودا کیا تھا، پھر جب ایک شخص دو روٹیاں اور دوسرا پانچ روٹیاں لے کر آیا تو میں نے جان لیا کہ یہ حساب درست نہیں ہے، تیسرا شخص گیارہ روٹیاں لے کر آیا تو میں نے کسی تردد کے بغیر انہیں قبول کرلیا کہ یہ عین حساب کے مطابق تھیں اور دینے والے کی شان رزاقی کو ظاہر کررہی تھیں۔ دس روٹیاں میری ایک روٹی کے بدلے میں تھیں اور جو روٹی میں نے سوالی کو دی تھی اللہ نے وہ بھی واپس کردی تھی۔"

حضرت رابعہ بصریؒ کی صبر وقناعت اور توکل کی شان دیکھ کر تمام درویش حیرت زدہ رہ گئے۔ (باقی آئندہ)

باتیں اکثر کیجئے لیکن انہیں طول نہ دیجئے کیوں کہ اس طرح آپ اگر آپ دوسروں کو محظوظ نہیں کریں گے تو اکتاہٹ کا موجب بھی نہیں بنیں گے۔

فارم نمبر:۴رجسٹریشن آف نیوز پیپر رول ۱۹۵۶ء

نام :	ماہنامہ طلسماتی دنیا
مقام اشاعت :	محلہ ابوالمعالی دیوبند
وقفہ اشاعت :	ماہانہ
زبان :	اردو
طابع وناشر :	زینب ناہید عثمانی
مدیر مسئول :	حسن الہاشمی
ملکیت :	حسن احمد صدیقی

میں حسن احمد صدیقی اقرار کرتا ہوں کہ مندرجہ ذیل تفصیلات میرے علم ویقین کی حد تک درست ہے۔

تابع وناشر : زینب ناہید عثمانی

یکم اپریل ۲۰۱۸ء

از: لکھنؤ

نام: مرزا اقرار حسین بیگ

نام والدین: ارجمند بانو، شوکت علی خان

تاریخ پیدائش: ۲۳ر جولائی ۱۹۸۴ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۱۳ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے ۴ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف آتشی، چار حروف خاکی، ۳ حروف آبی اور ۲ حروف بادی ہیں، اعداد کے اعتبار سے آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آتشی حرف سے شروع ہوتا ہے اور بادی حرف پر ختم ہو جاتا ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۵ مرکب عدد ۲۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۸۷۸ ہیں۔

۵ کا عدد ستارہ مشتری سے منسوب مانا گیا ہے، جب کہ کچھ ماہرین کی رائے یہ ہے کہ یہ عدد عطارد سے منسوب ہے اور اس ستارے کی حکمرانی کا دور ۲۱ مئی سے ۲۰ جون اور ۲۱ اگست سے ۲۰ ستمبر کے درمیان ہوتا ہے۔ جن لوگوں کا مفرد عدد ۵ ہوتا ہے، وہ صرف اپنی ذات پر بھروسہ کرتے ہیں، ان لوگوں کو جلدی سے کسی پر بھروسہ نہیں ہوتا، ان کے مزاج میں بے تکلفی حد سے زیادہ ہوتی ہے، لوگوں سے بے خوف وخطر ملتے ہیں، ان کا حلقہ احباب بہت وسیع ہوتا ہے، ان لوگوں کو سیاست سے بھی گہری دلچسپی ہوتی ہے، یہ لوگ اپنی قابلیت اور اہلیت کی نمائش کرنے کو باعث فخر سمجھتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگوں کو جھوٹ سے نفرت ہوتی ہے، یہ لوگ سیدھی سچی بات کے قائل ہوتے ہیں، لاگ لپیٹ کی باتوں سے انہیں وحشت ہوتی ہے، یہ لوگ لکیر کے فقیر نہیں ہوتے اور تمام عمر کسی ایک جگہ کھڑے ہونے کے قائل نہیں ہوتے، حالات کے ساتھ ساتھ انہیں رنگ بدلنے میں دیر نہیں لگتی، یہ لوگ دور بین بھی ہوتے ہیں اور موقع شناس بھی، یہ لوگ کوئی ایسا موقع اپنے ہاتھوں سے جانے نہیں دیتے جو ان کے لئے نفع بخش ہو، یہ لوگ حد سے زیادہ چالاک ہوتے ہیں، یہ لوگ کاروبار میں تھوڑا سا بھی نقصان اٹھانے کے قائل نہیں ہوتے، انہیں ہر موقع پر صرف نفع سے دلچسپی ہوتی ہے۔

۵ عدد کے لوگوں کو قدرتی مناظر سے بہت دلچسپی ہوتی ہے، ان کا اعتقاد بہت کمزور ہوتا ہے، اس لئے یہ لوگ کسی بھی وقت رجعت پسندی کا شکار ہو جاتے ہیں اور راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں، ان کا حال یہ ہوتا ہے کہ کبھی تو بالکل زاہد اور ولی محسوس ہونے لگتے ہیں اور کبھی ایسا لگتا ہے کہ جیسے خدا کا انکار کر بیٹھیں گے، عبادتوں سے بھاگنے لگتے ہیں، بلکہ ریاضتوں کی مخالفت بھی کرنے لگتے ہیں۔ اگر کوئی رہنما ان کے ساتھ نہ ہو تو ان کے گمراہ ہونے میں دیر نہیں لگتی، کھانے پینے کے معاملہ میں ان کا مزاج بہت کھردرا ہوتا ہے۔

۵ عدد کی بیویوں کو بہت چوکنا ہو کر زندگی گزارنی پڑتی ہے اور ان کے پسندیدہ ڈشوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے کیوں کہ اکثر یہ لوگ اچھے کھانوں کو بھی ٹھکرا دیتے ہیں اور کھانا چھوڑ کر دسترخوان سے اٹھ جاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ پیٹ کے کچے ہوتے ہیں، یہ اچھے رازدار ثابت نہیں ہوتے، یہ لوگ اپنا راز بھی پوشیدہ نہیں رکھ پاتے، اپنے راز کو بھی ظاہر کر دیتے ہیں اور اس مزاج کی وجہ سے بار بار نقصان اٹھاتے ہیں۔ ۵ عدد کے لوگ متلون مزاج ہوتے ہیں، یہ کسی بھی وقت اپنی رائے بدل سکتے ہیں، ان کو پکا وفادار نہیں مانا جاتا، لیکن یہ جذباتی نہیں ہوتے، ان کا مزاج بہت ٹھوس ہوتا ہے جلدی سے نہیں بہکتے لیکن جب بہک جاتے ہیں تو پھر ان کا سنبھلنا ناممکن ہو جاتا ہے، ان کی ایک خاص صفت یہ بھی

ہوتی ہے کہ یہ حقائق اور دلائل پسند ہوتے ہیں، ان کے نزدیک خدا پرست ہونا اور دل میں جذبہ رحم رکھنا کمزوری کی دلیل ہوتا ہے، ان باتوں کو یہ انسانی فطرت کی کمزوریاں سمجھتے ہیں لیکن اس کے باوجود لوگوں کی مدد کرنے سے نہیں کتراتے، اگر چہ ۵ عدد کے لوگ تغیر پسند ہوتے ہیں، مگر زیادہ عرصہ تک کسی سے ناراض یا متفکر نہیں رہتے، ان کی یہ عادت ہوتی ہے کہ اگر کسی سے تعلقات قطع کر لیتے ہیں تو دوسرے وقت فوراً ہی رسم وراہ بنا لیتے ہیں، کسی کی جدائی میں زیادہ دنوں تک آنسو بہانا ان کے بس سے باہر ہوتا ہے، ان کا یہ مزاج ہوتا ہے کہ اپنے ماضی کی ناکامیاں بھلا کر نت نئے مشاہدات اور جدید قسم کے رجحانات میں خود کو غرق کر لیتے ہیں اور گزرے ہوئے دور کی طرف پلٹ کر دیکھنا گوارہ نہیں کرتے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد ۵ ہے۔ اس لئے کم وبیش یہ تمام خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ حد سے زیادہ محنتی ہیں، محنت کرنا اور اپنے کاموں پر پوری طرح دھیان دینا آپ کی فطرت میں شامل ہے۔ آپ دماغی اعتبار سے بہت چالاک ہیں، آپ کے اندر منصوبہ بندی کرنے کی صلاحیت ہے لیکن آپ کے اندر جلد بازی کا مزاج ہے جو آپ کے لئے اکثر نقصان دہ بنتا ہے، آپ اکثر مشتعل ہو جاتے ہیں اور حالت اشتعال میں بہت غلط فیصلے کر گزرتے ہیں جو آپ کی زندگی میں نئی نئی آفتوں اور مصیبتوں کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں، آپکے اندر بے وفائی کا مادّہ بھی ہے جو آپ کی اعتباریت کو مسخ کر دیتا ہے، آپ شکی مزاج بھی ہیں، کسی کے بارے میں اگر آپ کوئی شک اپنے دماغ میں بٹھا لیں تو پھر اس کو اپنے دماغ سے نکال نہیں پاتے، یہ عادت آپ کو کئی بار خون کے آنسو رلاتی ہے لیکن آپ اس عادت سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پاتے۔

آپ کی مبارک تاریخیں ۵، ۱۴، ۱۴اور ۲۳ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابیوں سے ہمکنار ہوں گے، آپ کا لکی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو ہمیشہ بطور خاص راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۳ اور ۵ عدد کے لوگوں کے ساتھ خوب جمے گی، ایک، ۶، ۷ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے برے ثابت ہوں گے لیکن ان سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ۲ اور ۴ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو کبھی راس نہیں آئیں گی، ان عدد کی چیزوں سے آپ جتنا بھی خود کو دور رکھیں گے اتنا ہی آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۲۳ ہے، یہ ایک مؤثر ترین عدد ہے۔ ۱۹ عدد کے بعد یہ عدد تمام مرکب اعداد میں سب سے زیادہ قوی اور مؤثر مانا جاتا ہے، یہ عدد کامیابی اور دولت پر حکمرانی کرتا ہے، جو لوگ ۲۳ تاریخ میں پیدا ہوتے ہیں وہ بہت خوش نصیب ہوتے ہیں اور خوش بختیاں ان کے قدم چومتی ہیں اور اچھے حالات بار بار انہیں سلامیاں پیش کرتے ہیں اور ان کے قدموں میں حسن تقدیر کے پھول بچھاتے ہیں۔ ۲۳ کا عدد حسن عمل کارکردگی جدوجہد اور مسلسل سفر کا عدد ہے، یہ اپنے حامل کو توقع سے زیادہ عطا کرتا ہے اور مرکب ۲۳ عدد رکھنے والے لوگ قابل فخر زندگی گزارتے ہیں اور قابل رشک کارنامے انجام دیتے ہیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۶، ۱۲، اور ۱۷ ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں کیوں کہ ان تاریخوں میں کام کرنے سے ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔

آپ کا برج سرطان اور ستارہ قمر ہے، پیر کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ پیر کے دن بھی اپنے اہم کاموں کی شروعات کر سکتے ہیں، بشرطیکہ پیر کا دن کسی نامبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، اتوار اور بدھ بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے۔

یمنی عقیق اور سچا موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کا استعمال آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب لا سکتا ہے۔ ساڑھے ۴ ماشہ کی انگوٹھی میں جڑوا کر اپنے سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ بحکم خداوندی آپ کی زندگی میں اچھا انقلاب آئے گا اور آپ سکون وراحت سے دوچار ہوں گے۔

جون، ستمبر اور دسمبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو اس کا علاج کرنے میں غفلت اور لاپرواہی سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی دور میں امراض سینہ، امراض معدہ، امراض پیٹ، کھانسی نزلہ زکام، امراض جلد اور خرابیٔ خون کی شکایت ہو سکتی ہے۔

آپ کو گاجر، مولی، ٹماٹر، سفید زیرہ اور تمام خشک میوے بادام، پستہ کاجو وغیرہ راس آئیں گے اور آپ کی تندرستی پر اچھا اثر ڈالیں گے،

اگر آپ ان چیزوں کا وقتاً فوقتاً استعمال کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا اور آپ کی تندرستی بفضل خداوندی برقرار رہے گی۔

آپ کے نام میں ۹ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۷۱۱ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۷۷۷ ہوجاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہرحال مفید ثابت ہوگا۔

نقش مربع اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۸۶	۲۰۰	۱۹۷	۱۹۴
۱۹۸	۱۹۳	۱۸۷	۱۹۹
۱۹۲	۱۹۵	۲۰۲	۱۸۸
۲۰۱	۱۸۹	۱۹۱	۱۹۶

آپ کے مبارک حروف ح اور ہ ہیں، ان حروف سے شروع ہونے والی اشیاء بھی آپ کو راس آئیں گی اور آپ کی تندرستی کا ذریعہ بنیں گی اور آپ کو راحت بھی پہنچائیں گی۔

آپ کے اندر زبردست استحکام ہے، آپ مستقل مزاج بھی ہیں اور آپ کے اندر ایک طرح کا ٹھہراؤ بھی ہے، لیکن آپ لکیر کے فقیر نہیں ہیں اور آپ کسی بھی وقت اپنی راہ بدل سکتے ہیں، کاروبار میں آپ کسی بھی طرح کا نقصان گوارہ نہیں کرتے، آپ ایسی تجارت کے دلدادہ ہیں جو صرف نفع بخش ہوں، تجارت میں آپ تعلقات اور رشتوں کو حاوی نہیں ہونے دیتے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوش کلامی، نکتہ شناسی، قوت امتیاز، دور بینی، جوش طبع، موقع شناسی، ہوشیاری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: دل برداشتگی، تزلزل، نکتہ چینی، بے وفائی کا مادّہ، ایک حالت پر قائم نہ رہنا، شک اور تنقید، غرور، گھمنڈ، اشتعال وغیرہ۔

اس کالم کو پڑھنے کے بعد جو صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے، ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اپنی معیشت میں مزید نکھار پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور اُن خامیوں سے نجات حاصل کرنے کی جدوجہد کریں گے، جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، معمولی سی جدوجہد کے بعد آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور انشاءاللہ آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹		۳
۸		۲
۷	۴	۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک، ایک ہی بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ اپنے مافی الضمیر کو کسی بھی مجلس میں اچھی طرح بیان کرسکتے ہیں لیکن آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنی گھریلو زندگی میں اپنے خیالات کو بہتر سے بہتر انداز میں پیش کریں اور اپنا مدعا کھل کر بیان کریں، گھریلو زندگی میں آپ کی خاموشی خواہ مخواہ کسی مصلحت کی وجہ سے آپ کے خلاف بدگمانی کا ماحول بناتی ہے اور آپ کی شریک حیات کو بدظنی کے صحرا میں بھٹکانے پر مجبور کردیتی ہے، جس کی وجہ آپ کی ازدواجی زندگی میں شک اُبھرنے لگتا ہے اور شک زندگی کے سکون کو غارت کرنے میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اس قوت ادراک کا خاطرخواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتے۔

۳ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر اختراعی صلاحیتیں موجود ہیں اور آپ بروقت اپنے دوستوں کی علمی مدد کرسکتے ہیں۔ ۳ کے عدد میں ایک ایسی پوشیدہ روحانی طاقت بھی ہوتی ہے جو تندرست اور روشن چہروں کے پیچھے چھپی ہوئی ہے اور جو انسان کو پرکشش بناتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کے اندر کام کرنے کی صلاحیت تو ہے ہی لیکن آپ میں کام کرنے کی اسپیڈ بہت زیادہ ہے، جتنی دیر میں آپ اکیلے کام کو نمٹا سکتے ہیں اتنی دیر دو آدمی مل کر بھی کسی کام کو نہیں نمٹا سکتے۔

آپ کے چارٹ میں ۵ اور ۶ دونوں موجود نہیں ہیں جو ایک کمزوری کی نشانی ہیں۔ ۵ کی غیرموجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ مختلف

معاملات میں اکثر وبیشتر سرد مہری کا مظاہرہ کرتے ہیں اور آپ کئی دوڑوں میں کئی لوگوں سے پیچھے رہ جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدادہ ہیں، آپ ہر جگہ اور ہر معاملے میں انصاف ہی کو دیکھنا چاہتے ہیں، آپ ظلم وستم کے بہت مخالف ہیں اور آپ کوئی بھی موقعہ ملتے ہی ظلم وستم کے خلاف اپنی آواز بلند کردیتے ہیں۔

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نفاظت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور ہر حال میں پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت بہت بری لگتی ہے اور آپ بدبو سے بھی بہت نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو بہت عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو محبوب رکھنا آپ کا ایک خاص مشغلہ ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کی موجودگی آپ کے بیدار اور حساس ہونے کا بین ثبوت ہے اور اس سے یہ ثابت ہے کہ آپ کا شعور کافی بڑھا ہوا ہے، آپ وسیع النظر بھی ہیں لیکن اس سے یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اکثر معاملوں میں جلد بازی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں اور اکثر مشتعل بھی ہوجاتے ہیں اور اس بنا پر آپ کو کئی بار کئی طرح کے صدمات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں دو لائن مکمل ہیں جو کامیابی کی علامت ہے اور درمیانی لائن بھی خالی نہیں ہے، یہ زحل کی لائن کہلاتی ہے، اگرچہ یہ مکمل نہیں ہے لیکن بالکل خالی بھی نہیں ہے، اس لائن کے ادھورے پن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ زندگی میں کبھی نہ کبھی اتھل پتھل کا شکار ہوں گے اور ترقی کی راہوں پر چلتے ہوئے کچھ دیر ہی کو سہی آپ کے قدم رک جائیں گے اور آپ کو کچھ ذہنی تکلیفیں بھی اٹھانی پڑیں گی، مجموعی حیثیت سے آپ کی تاریخ پیدائش کا خاکہ بہت بہتر ہے جو آپ کی خوش نصیبی کی علامت ہے۔

آپ کا فوٹو آپ کی اچھی شخصیت کا آئینہ دار ہے، آپ کی آنکھوں میں گفتگو کرنے کی صلاحیت موجود ہے اور اپنی آنکھوں سے بھی اپنا مدعا بیان کرنے کا ہنر رکھتے ہیں۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ کے ظاہر وباطن میں یکسانیت موجود ہے آپ اپنی صلاحیتوں کو اور اپنے ذوق اور منشا کو چھپانے کے قائل نہیں ہیں، آپ نفاق اور دکھاوے سے کوسوں دور ہیں۔

یہ تھا آپ کی شخصیت کا مکمل خاکہ جسے من وعن ہم نے بیان کردیا ہے، اگر آپ اپنی موجودہ خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کے لئے اپنی موجودہ خامیوں سے نجات حاصل کرلیں تو آپ ایک عظیم الشان انسان بن جائیں گے اور آپ کی شخصیت کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگے گا۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج علی الصبح جو میٹھی میٹھی نیند لینے کا صحیح وقت ہے، مجھے نیم مرکھنی بیوی نے اٹھادیا تھا لیکن میں نستعلیق قسم کے مسلمانوں کی طرح بیدار تو ہوگیا تھا مگر بستر چھوڑنا مجھے گوارہ نہ تھا، میں عمدہ قسم کے خیالات کی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا تھا، آپ کو تو معلوم ہی ہے کہ زندگی کا طویل حصہ میں نے حسین ترین خواب دیکھ کر گزارا ہے، لیکن جب ان خوابوں کو حسین ترین تعبیر نصیب نہ ہوسکی تو میں تو ہمیشہ کے لئے مایوس ہوگیا اور بیچارے خواب، بقول شاعر

مضمحل دیکھ کر تعبیر کا رخ
میرے خوابوں نے خودکشی کرلی

اس طرح خواب تو مرمرا کر میری آنکھوں سے رخصت ہوگئے تھے، اس کے بعد تو میں اچھے اچھے خیالات کے ذریعہ اپنا دل بہلاتا ہوں اور اپنی روح کو تسکین پہنچانے کی کوشش کرتا ہوں، خوابوں کا مجھ پر بڑا احسان رہا، خوابوں کے سہارے زندگی کا کافی وقت کٹا لیکن خواب اختیاری نہیں ہوتے تھے کہ جب بھی آنکھ بند کی کوئی خواب دیکھ لیا، ایسا نہیں تھا کبھی کبھی تو یہ خواب ہفتوں تک نہیں آتے تھے اور اچھے خواب دیکھنے کی ایک عادت سی پڑگئی تھی۔ بات دراصل یہ ہے کہ جب حقیقت میں خوشیاں اور عہدے نصیب نہیں ہوتے تو پھر لاجواب قسم کے خوابوں ہی کے ذریعہ انسان اپنے دل کو مگن رکھتا ہے اور اپنے مردہ جذبات کے مزاروں پر خوشیوں کی چادریں چڑھاتا ہے، دن بھر کا تھکا ماندہ انسان جو صبح سے شام تک درد و غم کی بھٹیوں میں تپتا ہے، جو سورج طلوع ہونے کے بعد سورج ڈوبنے تک مسائل اور مصائب کے آسیبوں سے نمٹتے نمٹتے چکنا چور ہوجاتا ہے، پھر وہ رات کو بہت ساری خوش فہمیوں کے ساتھ اپنے بستر پر دراز ہوجاتا ہے اس نیک کے ساتھ کہ چلو آج پھر کوئی اچھا خواب دیکھ لیں گے اور اپنی تھکان دور کرلیں گے۔ یہ خواب بھی تو وفادار نہیں ہوتے، یہ بھی تو اپنی مرضی چلاتے ہیں، انہیں بھی انسان کی امیدوں پر پانی پھیرنے کا فن آتا ہے، میں تو لڑکپن میں کئی بار یہ سوچا کرتا تھا کہ کاش یہ خواب جو ٹھوس حقیقتوں سے انسان کا پیچھا چھڑادیتے ہیں اختیاری ہوا کرتے جیسا کہ

دل کے آئینہ میں ہے تصویر یار
جب ذرا گردن جھکائی دیکھ لی

بس یہی ہوا کرتا، تو کتنا مزہ آتا اور خوابوں کی انسانوں پر کتنی عنایتیں ہوتیں۔

اپنی آنکھوں میں حسین خواب بسے رہتے ہیں
جب ذرا آنکھ لگائی انہیں دیکھ لیا

مگر لاکھ چاہا کئی بار شکاریوں کی طرح، کئی طرح کے جال بھی بچھائے لیکن خوابوں پر اختیار پانے میں ناکام رہا اور اس سے پہلے ہم ان خوابوں کو اپنی زندگی سے گیٹ آؤٹ کرتے انہوں نے اچھی تعبیر نہ پانے کی وجہ سے خود ہی اپنا گلا گھونٹ لیا اور ہمیں ان خوابوں سے نجات مل گئی۔ اب تو اُن حسین خیالات کے ذریعہ ان خوبصورت تصورات کے ذریعہ اپنے اس کمبخت دل کو بہلانے کی جدوجہد کرتے رہتے ہیں جو دنیا والوں کو دیکھ کر عیش پرستی کی تمنائیں کرتا ہے اور جس کو اس گئی گزری عمر میں بھی کھلونوں کی خواہشیں ہوتی ہیں۔

میں جب بھی زندگی میں دوستو اُداس رہا
خیال یار سدا میرے آس پاس رہا

اور سب سے زیادہ خوبی کی بات یہ ہے کہ خیالوں پر ہمارا اپنا مکمل اختیار ہوتا ہے، ان خیالوں پر ہماری من چاہی پکڑ ہوتی ہے، ہم جب چاہیں انہیں اپنی بانہوں میں سمیٹ لیتے ہیں اور ان سے بوس و کنار کرکے ہم اُن لمحات کو وقتی طور پر ہی سہی دھکیل سکتے ہیں جو حقائق کے

گھوڑے پرسوار ہوکر تیغ حقیقت سے بار بار ہمارا قتل کرنے آتے ہیں اور ہماری خوش فہمیوں کی کرچیں بکھیر دیتے ہیں، ہماری زندگی پر تصورات کا بھی بڑا احسان رہتا ہے، تصورات کے اُڑن کھٹولے پر بیٹھ کر ہم صدیوں کی مسافت منٹوں میں تہہ کر لیتے ہیں اور کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتے ہیں، بقول شاعر

تصورات کی دنیا عجیب دنیا ہے
ہمارے گھر سے تیرا گھر دکھائی دیتا ہے

امابعد۔ میں عرض یہ کررہا تھا کہ میں علی الصبح اپنے بستر کی آغوش میں سمٹا ہوا خیالات کی بھول بھلیوں میں کھویا ہوا تھا اور خوش فہمیوں کے ہمالیہ پہاڑ پر بیٹھ کر کوئی تازہ ترین غزل کہنے کی کوشش کررہا تھا اور ناگہانی طور پر ایک دو شعر میرے ذہن میں کلبلانے بھی لگے تھے، مثلاً

دولت شرم وحیا پہلے فنا ہوتی ہے
پھر کسی قوم کی عورت پہ نکھار آتا ہے

یا مثلاً

عورتیں کیا گھرانوں کا سکونِ ترتیب
مرد کیا ہے ان ہی اجزاء کا پریشان ہونا

اس وقت میں پوری طرح موڈ میں تھے اور میں اس وقت بذات خود ایسے شعر بھی کہہ سکتا تھا کہ جنہیں سن کر عالم برزخ میں میر وغالب کے بھی پسینے چھوٹ جاتے اور وہ یہ کہنے پر مجبور ہوجاتے کہ اس سے بڑا شاعر اس وقت کوئی دنیا میں موجود نہیں ہے۔ وہ فی الفور فرشتوں کے ذریعہ کچھ داد بھی بھجواتے اور ممکن ہے کہ جنت میں کسی مشاعرے کی داغ بیل ڈالتے اور اللہ میاں سے اجازت لے کر مجھے مدعو کرتے لیکن اس وقت میرے سارے ارمان خاک میں مل گئے اور میری سوچ وفکر کی ایسی کی تیسی ہوگئی جب بانو نے میرا کمبل کھینچتے ہوئے کہا۔

خدا کے لئے اب اٹھ جایئے، سورج دیکھئے کہاں تک چڑھ گیا ہے۔

بیگم تم نے تو میری شاعری کا بیڑہ غرق کردیا، میں اس وقت میر وغالب سے دو دو ہاتھ ہورہا تھا اور میں عالم برزخ میں ایک آل انڈیا مشاعرہ کا امیدوار تھا کہ تم نے بیدردی کے ساتھ کمبل کھینچ لیا اور یہ چھچھوری حرکت کسی شوہر کو ذلیل وخوار کرنے کی ایسی حرکت ہے جس پر تمہاری پکڑ ہوسکتی ہے اور میدان حشر میں تم سے برسرعام چکّی پسوائی جاسکتی ہے، کیا تم نے ارسطاطالیس کا وہ قول نہیں پڑھا کہ شوہر کو ادب واحترام کے ساتھ بستر سے اٹھانا چاہئے تاکہ ازدواجی زندگی کی ڈور ٹوٹنے نہ پائے۔

اتنے فلسفے مت بگھاریئے، میں آپ کو اچھی طرح سمجھتی ہوں اور آپ کے فلسفیوں کی اوقات کو بھی جانتی ہوں۔

بے حساب جہنم میں جاؤ گی۔ ارسطاطالیس ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں کسی چور دروازے سے فرشتے جنت میں داخل کردیں گے کیوں کہ ان کے فلسفوں کو فرشتوں نے بھی سراہا ہے۔

اچھا اب اٹھ جایئے، خدا کے لئے۔" بانو نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

بس یہی تو وہ ادائیں ہیں جن کے سامنے میں مجبور وبے بس ہوجاتا ہوں، ورنہ کبھی کا چار مہینے کے لئے تبلیغی جماعت میں نکل جاتا۔

میں ابھی بستر سے اٹھنے کا ارادہ ہی کررہا تھا کہ بانو کی آواز پھر میرے کانوں سے ٹکرائی وہ کچن سے ہی بول رہی تھی۔ اس نے کہا، آج آپ کو بھائی صاحب نے بلایا ہے۔

میں ہرگز نہیں جاؤں گا۔

آپ ان کے ملازم ہیں، آپ کو جانا ہی پڑے گا۔" بانو نے کہا۔"

بے شک میں ان کا ملازم ہوں لیکن میں ان کا زرخرید غلام نہیں ہوں اور مجھے معلوم ہے وہ مجھے کیوں بلارہے ہیں۔

کیوں بلا رہے ہیں؟ بانو میرے سامنے آکر کھڑی ہوگئی اور مجھے گھورنے لگی اُن نگاہوں سے جن نگاہوں کی میں کبھی تاب نہیں لا پاتا۔

ان سے کسی نے میری شکایت کی ہے اور تم تو جانتی ہی ہو کہ دیوبند میں میرے حاسدین حشرات الارض کی طرح پیدا ہورہے ہیں۔

شکایت کس نے کی؟

مجھے کیا معلوم کس نے کی، مجھے تو یہ بھی خبر نہیں کہ شکایت کرنے والے کو وہ بات کیسے معلوم ہوئی جب کہ میں بہت احتیاط کے ساتھ اس کام کی منصوبہ بندی کررہا تھا۔

کونسا کام!؟ بانو حد سے زیادہ سنجیدہ ہوچکی تھی اور اس سے میں یہ وعدہ کرچکا تھا کہ اب اذان بت کدہ لکھنے کے سوا میں کچھ بھی نہیں کروں گا کیوں کہ مجھے ہمیشہ ناکامی کا ہی منہ دیکھنا پڑا ہے اور ہر ہر قدم پر مجھے تقدیر اور زمانہ کی طرف سے صرف رسوائیاں ہی ملی ہیں، اب اس دنیا سے میرا جی اوب چکا تھا، اس لئے میں نے فیصلہ کرلیا تھا کہ اب کسی کارنامے کی

ع بیل نہیں ڈالوں گا، میں یہ فیصلہ نہ لیتا تو کیا کرتا میری کوئی بھی بیل بھی منڈھے نہیں چڑھی، عشق کیا تو مجھے صرف رسوائیاں ملیں، محبت کی تو میں کئی بار سرعام پٹا، ٹسن بازی کی تو بیوی نے کچوکے لگائے، پاکیزہ قسم کی دوستی کا ارادہ کیا تو بانو نے دارالعلوم دیوبند کے فتوے پڑھ پڑھ کر سنائے، لوگوں کی شادیاں کرانے کا ادارہ کھولا تو شہر کے سارے بوڑھوں نے میرا ناک میں دم کردیا، ان کے اتنے فون آنے لگے کہ راتوں کی نیندیں حرام ہوگئیں، شادی شدہ لوگوں کی میرے گھر آمد ورفت اس قدر رہوگئی کہ مجھے چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔عزت کے لئے یہ کام کیا تھا لیکن اس قدر بدنامی ملی کہ میری بدنامی کی شہرت پاکستان تک پہنچ گئی اور پاکستان کے نمٹے ہوئے رشتے داروں کی طرف سے بھی ایسی کالیں آنے لگیں کہ فرضی صاحب ہمارا بھی خیال رکھیو، مجھے یہ ادارہ بند کرنا پڑا۔ایک مرتبہ شاعری کی دوکان کھولی تھی۔ ہمارے سماج میں مشاعروں کا چلن بڑھتا جارہا تھا، گلی گلی شاعر خودرو گھاس کی طرح اُگ رہے تھے، کچھ ایسے نوجوانوں کو شاعری کی دھن سوار تھی کہ جنہوں نے کبھی خواب میں بھی اردو زبان کا قاعدہ بغدادی بھی نہیں پڑھا تھا جو بے چارے شعر کی الف بے سے بھی واقف نہ تھے وہ بھی اپنی غزلیں اٹھائے پھر رہے تھے اور انہیں بھی نہ جانے کیوں مشاعروں میں بلایا جارہا تھا۔جب اس میدان میں قدم رکھا تو آہستہ آہستہ ایک لائن کی تیکنک کا علم ہوا اور اس لائن کے سربستہ رازوں کا پتہ چلا، یہ بھی اندازہ ہوا کہ مشاعروں میں جو لوگ پوری طرح دندنا رہے ہیں وہ کتنے پانی میں ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی میں کتنے شعر کہے ہیں اور کتنے شعر دوسروں سے لکھوائے ہیں۔

جس زمانہ میں، میں نے شاعری کی دوکان کھولی تھی، اس دور میں میں نے اتنی سستی غزلیں فروخت کیں کہ اس سے زیادہ سستی ہونے کا تصور بھی محال تھا، مجھے یاد ہے کہ پانچ روپے کی ایک درجن غزلیں فروخت کرنے کا میں نے ریکارڈ قائم کیا۔ پانچ غزلوں پر مجھے صرف اٹھنّی بچتی تھی لیکن قوم کی فلاح و بہبود کے لئے میں یہ کاروبار کررہا تھا کیوں کہ میں بھی ان شاعروں سے غزلیں لکھواتا تھا جو غربت وناداری کا شکار تھے اور غربت کی وجہ سے ان کے گھروں میں کئی کئی روز کھانا نہیں پکتا تھا، ان کی لکھی ہوئی غزلیں پڑھ کر مشاعرے لوٹتے تھے اور ایک مشاعرے میں شرکت کے ہزاروں روپے وصول کیا کرتے تھے اور لکھنے والے شاعروں کے گھروں میں فاقہ مستی ہوا کرتی تھی، آپ یہ نہ سمجھیں کہ مشاعرے میں دندنانے والے شاعروں کو کچھ خرچ کرنا نہیں پڑتا تھا، نہیں ایسا ہرگز نہیں تھا، انہیں مشاعرے کی انتظامیہ سے اور ناظم مشاعرہ سے سیٹنگ کرنی پڑتی تھی اور اس سیٹنگ میں پیسے خرچ ہوتے تھے، اس سیٹنگ کی وجہ سے ایسے ایسے شاعر اسٹیج تک پہنچ جاتے تھے کہ جنہیں شاعر کہتے ہوئے اور سمجھتے ہوئے بھی شرم آتی تھی۔ ہمارے شہر کا ایک لونڈا جو اپنے دستخط بھی نہیں کرسکتا تھا اور جب اردو بولتا تھا تو اسے سین شین کی تمیز نہیں تھی لیکن وہ حسن سیٹنگ کی وجہ سے دوبئی تک مشاعرہ پڑھ آیا تھا۔

آپ سوچیں گے کہ ایسے لونڈوں کو داد کیسے ملتی تھی، آپ پریشان نہ ہو ہماری دوکان سے یہ سب کچھ بھی فراہم ہوتا تھا، ہم نے ایسے لڑکوں کی ڈیوٹی لگا رکھی تھی جو ہم سے غزلیں خرید کر جب مشاعرے میں اُچھل کود کرتے تھے تو انہیں سارے داؤ پیچ کی مشق بھی کراتے تھے اور اس کے ساتھ ساتھ انہیں داد دینے والے لڑکے بھی دیا کرتے تھے کہ تم ابھی اپنا شعر پوری طرح پڑھ بھی نہیں پاؤ گے کہ بے تحاشہ داد ملنی شروع ہوجائے گی نئے شاعروں کو ہم یہ بھی سکھاتے تھے کہ ہر ایک شعر کے بعد یہ کہا کرو کہ مجھے آپ سے داد نہیں بلکہ دعا چاہئے، یہ سن کر لوگ تالیاں بجایا کرتے تھے اور اس سے شاعروں کو یہ اندازہ ہوجایا کرتا تھا کہ مشاعروں میں دعا زبان سے نہیں بلکہ ہاتھوں سے تالیاں بجا کر دی جاتی ہے، جو لڑکے داد دینے کے لئے ہماری طرف سے روانہ ہوا کرتے تھے انہیں فی داد ۸ آنے دیئے جاتے تھے اور شاعر کے گلے میں گجرہ ڈالنے کے گجرے سمیت دو روپے دیئے جاتے تھے، اس کاروبار میں قوم کی خدمت ٹھیک ٹھاک طریقہ سے کی اور پیسہ بھی خوب کمایا لیکن پھر نقلی شاعروں کی بھیڑ اتنی زیادہ ہوگئی تھی کہ مجھے اپنی آخرت یاد آگئی اور میں نے یہ دوکان بند کردی۔

ایک بار نہایت سنجیدگی کے ساتھ ایک ''حلالہ کمیٹی'' بھی قائم کرنی پڑی، ایک مجلس میں تین طلاق دینے کی رسم کافی زور پکڑ چکی تھی اور نیم شریف قسم کے لوگ طلاق دینے کے بعد پچھتاتے بھی بہت تھے لیکن جب چڑیا سارا کھیت چگ جاتی تھی تو پھر پچھتانے سے کچھ نہیں ہوتا تھا، پھر تو ایک صورت تھی کہ حلالہ کراؤ پھر دوبارہ اپنی بیوی سے نکاح کرو۔ شرمیلے قسم کے لوگ عمر بھر ایسے ہی پڑے رہتے تھے، ان کی بیویاں بھی

چونکہ زیادہ تر شریف گھرانوں کی بیٹیاں ہوا کرتی تھیں تو وہ بھی ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم کا مصداق بنی رہتی تھیں۔ حلالہ کے لئے معتبر لوگ دستیاب نہیں تھے اس لئے حلالہ کرانے کی ہمت نہیں پڑتی تھی اور اگر لوگ مل بھی جاتے تھے تو ان کے بھاؤ بھی بہت تھے اور شرطیں بھی انوکھی قسم کی ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً فرمایا کرتے تھے کہ ایک ہفتے کے بعد طلاق دیں گے اور ہنی مون کے لئے کسی بڑے شہر میں جائیں گے جس کا خرچ گزشتہ شوہر کو اٹھانا پڑے گا وغیرہ، اس طرح کی شرطوں کی وجہ سے حلالے برائے نام ہی ہوا کرتے تھے، بس میاں بیوی اسی طرح حرام کاری میں بتلا رہتے تھے، اس طرح کے حالات میں ''حلالہ کمیٹی'' کی شدید ضرورت تھی جو ہم دوستوں نے مل جل کر قائم کی اور ضرورت مندوں نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا لیکن اس کمیٹی کو قائم کرنے کے بعد ہمیں بڑی شرمندگی سے دوچار ہونا پڑا، بڑے بڑے قابل اعتبار لوگوں کی حقیقت کھلی، کتنے ہی متقی لوگ جب ''حلالہ'' کے لئے حاضر خدمت ہوئے تو اندازہ ہوا کہ یہ بھی بیوی کو طلاق دیتے پھر رہے ہیں، دنیا کی شرم کی وجہ سے کسی سے کچھ نہیں کہتے اور اللہ کے ڈر سے یہ بھی کوسوں دور ہیں، جب اچھے بھلے لوگوں کے راز حد سے زیادہ کھلنے لگے تو ہم نے اس خدمت کو بھی بند کردیا، لیکن اس وقت ہمیں یہ اندازہ ہوگیا تھا کہ مسلمانوں میں جہالت کی وجہ سے ایک ساتھ تین طلاقیں دینے کا رواج زور پکڑ رہا ہے جو شریعت کے ساتھ ایک مذاق ہے۔ اس کے بعد ہم نے کئی اور کام کئے اور قوم کی خدمت کرنے کے اور بھی طریقے اختیار کئے لیکن ہمیں صحیح معنوں میں کوئی بھی کام راس نہیں آیا اور ہماری کوئی ایک بیل بھی منڈھے نہیں چڑھی۔

ایک بار ہم نے ''جمعیۃ الجہلاء'' نام سے ایک جماعت بھی قائم کی تھی، ہمارے دل میں یہ بات آتی تھی کہ پڑھے لکھے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن ان کی مختلف تنظیمیں قائم ہیں، لیکن بے چارے جاہل لوگ جو اکثریت میں ہیں اور جن کی تعداد بہت زیادہ ہے، ان کی کوئی تنظیم قائم نہیں ہے، سب جماعتیں ان جاہلوں کا فائدہ اٹھاتی ہیں لیکن یہ بیچارے عہدوں سے اور منصبوں سے محروم رہتے ہیں، یہ سوچ کر ہم دوستوں نے مل کر جمعیۃ الجہلا کی بنیاد رکھی اور ان کو باقاعدہ سوسائٹی کا ممبر بنانے کے لئے ان لوگوں کو فوقیت دی جنہیں یہ تک خبر نہیں تھی کہ دستاویز پر انگوٹھا سیدھے ہاتھ کا لگایا جاتا ہے یا الٹے ہاتھ کا، میں تو اس جماعت کی روح رواں تھا، باقی تمام عہدے دار مطلقاً جاہل تھے اور شکل وصورت سے بھی بوڈم سے لگتے تھے۔ ہم نے صدر مولی گلفام علی کو بنایا تھا جن کی پچھلی چار نسلوں میں کسی نے اسکول یا مدرسہ کا منہ دیکھنے کی غلطی نہیں کی تھی، یہ مولوی تو اس لئے کہلاتے تھے کہ انہوں نے جماعت میں ایک دو چلّے دیدیئے تھے، دوران چلہ ان کی داڑھی مولویوں جیسی ہوگئی تھی اور جماعت کے لوگوں نے انہیں حضرت اور مولوی صاحب کہنا شروع کردیا تھا، بس پھر یہ کچھ نہ جانتے ہوئے بھی حضرت جی بھی بن گئے اور مولوی بھی۔ مولوی گلفام بہت فتین قسم کے انسان تھے، یہ کبھی کبھی اپنے محلے میں تبلیغی گشت کیا کرتے تھے تو یہ لوگوں کی گردنیں پکڑ پکڑ کر مسجدوں میں لے جایا کرتے تھے اور دوران تشکیل اتنا ڈراتے تھے کہ انسان وقت لگانے پر مجبور ہوجاتا، انہوں نے دھمن تیلی اور کلو قصائی کو بھی چلہ دینے پر مجبور کردیا تھا، یہ وہ لوگ تھے جن کی اگلی پچھلی ساری زندگی سودخوری میں گزری تھی اور چلّے سے لوٹنے کے بعد اور زیادہ بگڑ گئے تھے لیکن پھر یہ دنیا دار نہیں رہے تھے بلکہ یہ دین دار قسم کے ہوکر علماء سے صلحاء سے ٹکراتے تھے اور ان لوگوں کے سلام کا جواب بھی نہیں دیتے جنہوں نے جماعت میں وقت نہ لگایا ہو، ان کے دینی اصولوں کو دیکھتے ہوئے اور ان کی مسلمہ جہالت کی خاطر انہیں ہم ''جمعیۃ الجہلاء'' کا قومی صدر بنادیا تھا۔ مولوی گلفام علی نے صدارت کی کرسی پر بیٹھتے ہی جو پہلی تقریر کی اس نے پبلک کو بہت متاثر کیا۔ انہوں نے تقریر کرتے ہوئے کہا، میرے پیارے بھائیو! تمام جلسوں اور ریلیوں کی شان وشوکت صرف تمہارے دم سے ہے، تم نہ ہو تو کسی جماعت کا جلسہ کامیاب نہ ہو، سارے جلسوں کی اور اجتماعات کی رونق تمہارے وجود کی وجہ سے ہے اور تمہارے ساتھ کھلم کھلا ناانصافیاں ہوتی ہیں، تمہیں نہ کوئی عہدہ دیا جاتا ہے اور نہ کوئی ہدیہ۔ الحاج حضرت مولانا ابوالخیال فرضی صاحب سے مشورے کی وجہ سے یہ جماعت بنی ہے جو وقت کا اہم تقاضہ اس جماعت کی وجہ سے تمہیں اور تمام ارباب جہالت کو جو عزت اور شان اعتبار حاصل ہوگا، اس کو مؤرخ سنہرے الفاظ میں قلم بند کرے گا، ہر دور میں جاہلوں کے ساتھ ناانصافی ہوئی، جہالت کے مزے پڑھے لکھے لوگوں نے دونوں ہاتھوں سے لوٹے اور تم جاہلوں کو کچھ بھی نہیں دیا، تم ہمیشہ محروم کے محروم ہی رہے،

اب شانِ اتحاد کے ساتھ اٹھ کھڑے ہو اور اپنے جتنے بھی حقوق ہیں انہیں شانِ جہالت کے ساتھ چھین لو۔ تمہاری جہالتیں اور گاہے گاہے تمہاری خباثتیں ان پڑھے لوگوں کو جگہ جگہ پر ہیرو بناتی ہیں تو پھر اپنی منفرد خصوصیات کی وجہ سے تم خود کسی قابل کیوں نہیں بن سکتے۔

مولوی گلفام کی تقریر تیر بن کر سامعین کے سینوں پر لگی اور اربابِ جہالت کو یہ اندازہ ہوگیا کہ پڑھے لکھے لوگوں نے ہر دور میں ان کی بھیڑ کا فائدہ اٹھایا ہے اور ان سے زندہ باد کے نعرے لگوانے کے سوا انہیں کچھ بھی نہیں دیا، کرسی تو کرسی انہیں بیٹھنے کے لئے چٹائی بھی عطا نہیں کی۔

''جمعیۃ الجہلاء'' نے بہت کوشش کی لیکن وہ جاہلوں کو متحدہ پلیٹ فارم پر بھی جاہلوں کو متحد کرنے میں ناکام رہی اور ان جاہلوں کا فائدہ دوسری جماعتیں ہی اٹھاتی رہیں لیکن یہ جاہل لوگ خود کو کوئی فائدہ نہ پہنچا سکے۔

آخر کہاں کھوگئے!؟ بانو چیخی، ابھی تک نیند نہیں بھری کیا؟

بیگم، اگر تمہیں میری عزت نفس کا کچھ پاس ہے تو تم مجھے بھائی صاحب سے ملنے کی بات مت کرنا، وہ میری کئی بار توہین کر چکے ہیں، اب مجھ سے یہ توہین اور یہ ذلت برداشت نہیں ہوتی۔

آخر ہوا کیا، کسی نے کیا کہہ دیا اور انہوں نے کس چیز پر پابندی لگادی؟

ابھی ایک ہفتے پہلے کی بات ہے کہ صوفی تاشقند نے منشی مروارید کی خالہ زاد بہن کی نواسی سے شادی کرنے کی خواہش ظاہر کی تھی اور یہ درخواست کی تھی کہ میں اس بارے میں ان کی مدد کروں۔ مجھے صوفی تاشقند پر رحم سا آگیا تھا اور میں نے ان کے لئے بہت سنجیدہ قسم کی جدوجہد بھی شروع کردی تھی لیکن میری جدوجہد لیک ہوگئی اور مولانا حسن الہاشمی کو کسی نے بتادیا تھا کہ میں ان کے عشق کو کامیاب کرنے کے لئے بھاگ دوڑ کر رہا ہوں.........

بانو نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔ صوفی تاشقند کو شرم نہیں آتی، ۶۰ سال سے زیادہ عمر کے ہوکر نجمہ کی نواسی سے شادی کرنے کی خواہش کر رہے ہیں۔

بیگم صاحبہ! نکاح میں شرم کیسی، اور دین وشریعت نکاح کے سلسلہ میں چھوٹی بڑی عمر کے قائل نہیں ہیں۔ صوفی تاشقند کی بیوی مرگئی ہے انہیں اس وقت شریک حیات کی اشد ضرورت ہے تو اس میں حرج بھی کیا ہے۔ دیوبند میں درجنوں بیوائیں بیٹھی ہوئی ہیں ان کو چاہئے کہ کسی بیوہ سے نکاح کرلیں، ان کی ضرورت بھی پوری ہوگی اور کسی کی مدد بھی ہوجائے گی۔

لیکن پھر صوفی تاشقند سے عشق کا کیا ہوگا۔ اس عمر میں اپنی محبوبہ کی جدائی وہ کیسے برداشت کرپائیں گے؟'' میں سرتاپا سوال بن کر بانو کی طرف دیکھ رہا تھا۔''

اس عمر میں عشق کرتے ہوئے انہیں شرم نہیں آئی۔

بیگم عشق ایک بیماری ہے اور بیماری لاحق ہونے کی کوئی عمر نہیں ہوتی، یہ بیماری بالغ ہونے سے پہلے بھی لاحق ہوسکتی ہے اور مرنے سے ایک ہفتہ پہلے بھی۔

لیکن عشق آنکھیں کھول کے تو کرنا چاہئے، خالہ نجمہ کی نواسی ان کی بیٹی کے برابر ہے۔

جانتا ہوں لیکن عشق آنکھیں کھول کر نہیں ہوتا، یہ جب بھی ہوتا ہے کہ آنکھیں بند کرکے ہی ہوتا ہے۔

آنکھیں کھول کر شادی ہوتی ہے بیگم جی عشق نہیں۔

انسان کو عمر تو دیکھنی چاہئے، اگر عشق کئے بغیر روٹی ہضم نہیں ہورہی تھی تو کسی بیوہ یا مطلقہ سے عشق کرتے، کسی کنواری لڑکی سے کیا مطلب؟

بیگم تم سمجھتی نہیں، عشق کیا نہیں جاتا یہ تو ہوجاتا ہے، یہ تو ایک مرض ہے اور مرض کو کون خود اپنے گلے سے لگاتا ہے، صوفی تاشقند بتارہے تھے کہ کسی دوکان پر انہوں نے مہ جبیں کو دیکھا اور اسی وقت آنا فانا انہیں اس سے عشق ہوگیا، وہ قسم کھاکر کہہ رہے تھے کہ یہ عشق اس عمر میں نہ ہو لیکن اس عشق کے سامنے وہ بالکل ہی بے بس سے ہوگئے۔

اور اس لڑکی کی کیا عقل ماری گئی تھی، اس کے لئے تو محبت کرنے کی پوری عمر پڑی تھی اس پہ کیا مصیبت آئی۔

خدا ہی جانے لیکن صوفی تاشقند کا کہنا ہے کہ وہ تو بہت ہی بیقرار ہے وہ مجھ سے ان دونوں کی یہ بے قراری نہیں دیکھی جاتی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کا ملن کرادوں۔ تھوڑی دیر تک بالکل خاموشی رہی، پھر میں نے ہی زبان کھولی اور کہا کہ نہ جانے مولانا حسن الہاشمی کو کیا ہوگیا ہے وہ اس طرح کی دینی خدمات کی بھی مخالفت کرتے ہیں اور

دفتر میں سب سے سامنے اتنا برا بھلا کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ نہ چاہتے ہوئے شرم آنے لگتی ہے۔

اور خواہ مخواہ بھی یہ لگنے لگتا ہے کہ شاید ہم کوئی جرم کر رہے ہیں۔ چلو نہیں کرنے دو جووہ کر رہے ہیں، وہ عشق کریں یا شادی ہمیں کیا لینا دینا۔

"بانو نے اپنی بات کو مدلل کرتے ہوئے کہا۔" میں بار بار بھائی صاحب سے آپ کی تنخواہ بڑھانے کی بات کرتی ہوں اور آپ گاہ بگاہ اس طرح کے قضیئے شروع کر دیتے ہیں کہ میں بھی بھائی صاحب کے سامنے لاجواب سی ہو کر رہ جاتی ہوں، میں نے چند ماہ پہلے انہیں یقین دلا دیا تھا کہ آپ کو ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی، یہ دفتر میں بروقت آئیں گے اور ازان بت کدہ لکھنے کے سوا کوئی اور کام نہیں کریں گے لیکن آج آپ کی باتیں سننے کے بعد مجھے یہ اندازہ ہو گیا کہ آپ کبھی نہیں سدھریں گے۔

میں بگڑا ہی کب تھا جو میں سدھر جاؤں، میرا موڈ کسی قدر خراب ہو گیا تھا، میں اٹھ کر بیت الخلا میں چلا گیا۔ میں سمجھ گیا کہ بانو بھی مجھے اس قضیئے میں نہیں پڑنے دے گی۔ خدا ہی جانے یہ حسن الہاشمی سے اتنا ڈرتی کیوں ہے؟

وہ انسان ہی تو ہیں، کوئی خدا تو نہیں ہیں۔

اس وقت موڈ تو میرا بہت خراب ہو چکا تھا لیکن میں تو اس نیم مردہ مچھلی کی طرح تھا جو سمندر میں رہ کر مگر مچھ سے دشمنی نہیں کر سکتی، لہٰذا تعوذ وتسمیہ پڑھنے کے بعد میں نے نیت باندھنے کے انداز میں اپنی بیگم سے یہی کہنے میں اپنی عافیت سمجھی کہ اگر میں کسی مصلحت کی وجہ سے کبھی بھٹک ہی جاؤں تو تمہارا فرض ہے کہ تم مجھے سنبھالو۔ میں نے کب تمہاری نہیں مانی، میں تو خوابوں میں بھی تم سے اس طرح ڈرتا ہوں جس طرح سے ایک باضابطہ شوہر حقیقت میں اپنی بیوی سے ڈرتا اور لرزتا ہے، اب خدا تو حاضر جان کر اور میرے اس مزاج کو سامنے رکھتے ہوئے جو دوستوں کے لئے ہمیشہ سے اس بات کا قائل رہا ہے۔

احسان میرے دل پہ تمہارا ہے دوستو
یہ دل تمہارے پیار کا مارا ہے دوستو

آپ یقین کریں، یہ سب کچھ کہنے کے بعد میں اس طرح چپ ہو گیا اور گردن جھکا کر بیٹھ گیا جس طرح مادر زاد شریف قسم کا شوہر بیوی کے سامنے خصوصی وللّٰہیت کے ساتھ اپنا سر جھکا کر بیٹھ جائے۔ بانو جیسی کٹر قسم کی عورت کو بھی مجھ پر رحم آ گیا اور اس نے ممتا بھرے لہجہ میں کہا، آخر آپ چاہتے ہیں کیا؟

میں کچھ نہیں چاہتا میں تو بس یہ چاہتا ہوں کہ صوفی تاشقند کا نکاح ہو جائے اور میں اس معاملہ میں سرخرو ثابت ہو جاؤں۔

آپ ایسا کیجئے بھائی صاحب کے پاس چلے جائیں اور انہیں بتا دیجئے کہ آپ نے غلطی سے وعدہ کر لیا ہے، اس وعدے کو نبھانے کی وجہ سے آپ اُن دونوں کا نکاح کرانا چاہتے ہیں، مجھے یقین ہے کہ بھائی صاحب آپ کی التجا پر غور کریں گے۔

بیگم! تم بھائی صاحب کو نہیں سمجھتیں۔ ان کا مزاج بہت کھر درا ہے وہ کسی کی بات نہیں مانتے، بلکہ میں تو یہ کہتا ہوں کہ ان کے اندر کسی کی بات ماننے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

آپ اس طرح کی باتیں نہ کیا کریں۔" بانو نے ناک چڑھا کر کہا" مجھے برا لگتا ہے شام کو میں آپ کے ساتھ چلوں گا اور میں آپ کے لئے ان سے درخواست کروں گی اور مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو صوفی تاشقند کے لئے بھاگ دوڑ کرنے کی اجازت مرحمت فرما دیں گے وہ بہت ہی اچھے انسان ہیں۔

بیگم تمہارے اندر ہزار خوبیاں ہیں، آسمان کے فرشتے تک تمہارے اخلاق سے بہت متاثر ہیں لیکن تمہارے اندر بس دو خرابی ایسی ہیں جو مجھے خون کی آنسو رُلاتی ہیں اور ان خرابیوں کی وجہ سے میں لرز کر رہ جاتا ہوں۔

میرے اندر تو سیکڑوں برائیاں ہیں۔" بانو قدرے ناراض ہو کر بولی" غنیمت ہے کہ آپ کو میرے اندر صرف دو خرابیاں نظر آئیں، براہ کرم مجھے ان خرابیوں سے آگاہ کریں شاید مجھے اپنی اصلاح کی توفیق ہو جائے۔

ایک خرابی تو جان من تمہارے اندر یہ ہے کہ تم میرے چندے آفتاب اور چندے ماہتاب جیسے دوستوں میں کیڑے نکالتی ہو، میں ہندوستان کے تمام پیروں اور فقیروں کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ان سے زیادہ اچھے لوگ دنیا میں پیدا نہیں ہو سکتے۔

آپ کے دوستوں میں ایک دو کو چھوڑ کر سب لپاٹی ہیں اور سب کے سب کھاؤ پیر ہیں۔'' بانو نے سینہ ٹھونک کر کہا۔''

بیگم۔ اللہ سے ڈرو، میرے دوستوں کا صبر نہ سمیٹو۔''میں نے پرزور آواز میں کہا۔'' ان سے اچھے لوگ مکہ اور مدینہ میں بھی موجود نہیں ہیں، میں نے کئی بار مرنے سے پہلے سے ہی ان کی مغفرت کا فیصلہ اپنے کانوں سے سنا ہے اور خواب میں اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

بانو نے ناشتہ کی ٹرے میری طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ آپ کسی ایک دوست کا ذکر کرو، پھر میں اس کی سوانح عمری آپ کو سناؤں گی۔

صوفی شہتوت کیسے ہیں۔''میں نے پوچھا'' یہ وہ انسان ہیں جنہیں شرافت کا ایوارڈ ملنے والا تھا لیکن انہوں نے ملنے سے پہلے ہی ٹھکرا دیا۔

کہاں ٹھکرا دیا؟

انہیں کسی نے بتایا تھا کہ اس کا امکان ہے کہ آپ کو شان شرافت ایوارڈ ملے۔

یہ سن کر صوفی شہتوت نے کہا کہ مجھے نہیں چاہئے۔ انہوں نے کہا میرے لئے خدا کی بخشی ہوئی عزت ہی کافی ہے۔

یہ صوفی شہتوت وہی تو ہیں۔'' بانو بولی'' جنہوں نے شادی کے بعد مہر بانو سے عشق لڑایا تھا، کیا آپ اس بات کا انکار کریں گے۔

مجھے معلوم ہے''میں نے کہا'' کیا انہیں اولیاء وقت نے بتایا تھا کہ تم عشق حقیقی کی لذتوں سے اسی وقت آشنا ہو سکتے ہیں جب تم نے عشق مجاز کم سے کم زندگی میں ایک بار کیا ہو اس لئے مجبوراً انہوں نے از راہ مصلحت ایک عشق کر لیا تھا اور اس میں بھی وہ اللہ کی قسم پوری طرح محتاط رہے۔ انہوں نے اپنی محبوبہ سے کبھی خوابوں میں بھی ملنے کی غلطی نہیں کی۔

اور مہر بانو کو لے کر بھاگا کون تھا؟''بانو نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔''

وہ بھاگے تھوڑی تھے، وہ تو دو چار دن کے لئے کہیں چلے گئے تھے اور دونوں ہی رسوا ہونے سے پہلے ہی ساتھ خیر و عافیت کے اپنے اپنے گھر واپس آگئے تھے بالکل پاک صاف۔

میری یہ بات سن کر بانو اس طرح ہنس رہی تھی کہ جیسے وہ میرا مذاق اڑا رہی ہو، پھر وہ اپنی ہنسی میں بریک لگاتے ہوئے بولی اور ہمارے اندر دوسری خرابی کیا ہے؟

دوسری خرابی یہ ہے کہ تم حسن الہاشمی کی تعریفیں اتنی زیادہ کرتی ہو کہ مجھے شک ہونے لگا ہے، میں بالکل نہیں چاہتا کہ تم میرے جیتے جی کسی مرد کی تعریفوں کے پل باندھو۔

آپ سٹھیا گئے کیا؟''بانو نے ایک نئے انداز سے کہا'' بھائی صاحب میرے باپ کے برابر ہیں، میں انہیں وہی درجہ دیتا ہوں جو کوئی لڑکی اپنے سگے باپ کو دیتی ہے۔

کچھ بھی ہو، مجھ سے تو برداشت نہیں ہے، میں نے ایک مفتی سے فتویٰ لے رکھا ہے، اس نے کہا تھا کہ کسی بھی عورت کا باہوش وحواس کسی مرد کی تعریف کرنا اور بار بار کرنا مصلحت کے خلاف ہے اور اس سے نکاح کے تانے بانے بکھر جاتے ہیں۔

ایسے ہی آپ اور ایسے ہی آپ کے مفتی، باپ کی تعریفیں کرنے سے بھی کچھ ہوتا ہے۔

وہ میرے باپ ہیں، میں ہزاروں باران کی تعریفیں کروں گی اور تا زندگی کرتی رہوں گی اور ہم ان کی دعائیں لیں گے تو ہمارے آپ کے نکاح کی ڈوری اور بھی مضبوط ہوگی۔

انہوں نے تو آج تک مجھے کوئی دعا نہیں دی۔

بڑے ہی احسان فراموش ہو، پچھلے جمعہ کو نہیں کہہ رہے تھے کہ اللہ تم دونوں کو دین و دنیا کی راحتیں دے۔

لیکن نقد تو کچھ نہیں دیا، خالی پھیکی دعائیں تو بھیک مانگنے والے فقیر بھی دیدیتے ہیں۔

بڑی مشکل یہ ہے کہ وہ بحث کرتے ہوئے نہیں تھکتی اور مجھ جیسے مانے ہوئے فلاسفر کو بھی بالآخر ہتھیار ڈالنے پڑ جاتے ہیں اور آخر کار میں اپنا سا منہ لے کر رہ جاتا ہوں شام کو ہم دونوں حسن الہاشمی صاحب کے گھر پہنچ گئے، انہوں نے بانو کے سلام کا جواب بڑے اچھے انداز سے دیا اور جب میں نے انہیں سلام کیا تو وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے میں ان سے قرض مانگنے آیا ہوں لیکن ان کی بیوی مجھے بہت عزت دیتی ہیں۔

مسکرا کر بولیں آؤ فرضی بیٹا ادھر میرے پاس آؤ، آج تو بہت دنوں میں آئے ہو، فرصت نہیں ملتی امی جان۔ میں نے وہی جھوٹ بولا آج کل میں ہر جگہ بول رہا ہوں، پچھلا والا اذان بت کدہ پڑھ کر تو میں

بھی بے اختیار ہنس پڑی۔انہوں نے بانو کی طرف دیکھ کر کہا۔
بیٹا تمہاری شکل دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ تم ہی اذان بت کدہ لکھتے ہو بہت ہی کھلنڈر قسم کے ہو پتہ نہیں کہاں کہاں سے مضامین نکال کر لاتے ہو، وہ تعریفیں کررہی تھیں اور ہاشمی صاحب اس طرح منہ بنارہے تھے جیسے انہیں برالگ رہاہو۔
آپ بھی ہنس لیتی ہیں؟''میں نے زیرلب ایک سوال کیا۔''
کیوں بیٹا، کیا میرے لئے ہنسا حرام ہے۔
یہ بات نہیں امی جان، میں سوچ رہا تھا کہ ہاشمی صاحب جیسے خشک انسان کی صحبت میں دیکھ کر آپ تو ہنسا ہنسانا سب بھول گئی ہوں گی، مجھے تو کبھی کبھی آپ پر بہت رحم آتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ میں آپ کو اپنے گھر لے جاؤں۔
میں بے جھجک یہ باتیں کررہا تھا اور حضرت مولانا مجھے اس طرح دیکھ رہے تھے کہ جیسے وہ موقع ملتے ہی کچا چبالیں گے اور بانو اس طرح گھور رہی تھی کہ جیسے وہ میری بیوی نہیں بلکہ ملک الملکوت ہو اور میری روح نکالنے کی منصوبہ بندی کررہی ہو۔
کچھ دیر تک موت کا سناٹا رہا، اس کے بعد مولانا ہاشمی صاحب بولے۔
آپ کا شان نزول کیا ہے؟
میں ایک نیک کام کرنے کے لئے بے قرار ہوں لیکن چونکہ کسی بھی نیک کام کرنے سے پہلے آپ سے اجازت ضروری ہے اس لئے سر کے بل چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں اس یقین کے ساتھ کہ آپ مجھے زندگی میں کسی بھی نیک کام کی اجازت نہیں دیں گے۔
میری یہ بات سن کر بانو نے مجھے وحشتناک نظروں سے دیکھا پھر بپھرتے ہوئے بولی۔آخر آپ کے بات کرنے کا انداز کیا ہے، آپ صحیح طریقہ سے اپنی درخواست کیوں نہیں پیش کرتے۔
میں سمجھ گیا۔''ہاشمی صاحب نے کہا۔'' وہی صوفی تاشقند والا مسئلہ ہے نا؟
میں یہ بات کئی لوگوں سے سن چکا ہوں، شہر کے تمام سنجیدہ لوگ ان کی اس حرکت کا مذاق اڑا رہے ہیں اور ان کی زوردار انداز میں مخالفت بھی کررہے ہیں۔

میری بیٹی بنو۔''مولانا بانو سے مخاطب ہوکر بولے۔'' صوفی تاشقند کی شرم تک مرچکی ہے اور جس کی شرم مرجائے تو وہ تو اس دنیا میں کچھ بھی کرے لیکن ان کی شرم تو ابھی کسی نہ کسی وجہ میں زندہ ہے، انہیں کیا ہوگیا کہ اس طرح کے کاموں میں یہ آستین چڑھا کر میدان میں کود جاتے ہیں۔
بھائی صاحب دراصل انہوں نے تاشقند سے وعدہ کرلیا تھا۔بانو نے میری حمایت لیتے ہوئے کہا۔
اگر کوئی کسی سے اس بات کا وعدہ کرلے کہ فلاں دن ہم کسی کے گھر ڈاکہ ڈالیں گے تو اس طرح کے وعدے کرنا کوئی ثواب کا کام ہے؟ ہاشمی صاحب نے فلسفہ بگھارتے ہوئے کہا۔اس کے بعد خالص ارسطو کے انداز میں بولے۔ہم سے کیا ہوا وعدہ تو یہ کبھی پورا نہیں کرتے، ایک سال پہلے انہوں نے وعدہ کیا تھا کہ یہ اذان بت کدہ کی دوسری جلد پوری کرکے دے دیں گے لیکن تم دیکھ رہی ہو کہ یہ پابندی سے اذان بت کدہ والا کالم ہم بھی نہیں لکھ رہے ہیں۔
قارئین جب شکایت کرتے ہیں تو مجھے شرمندگی ہوتی ہے۔
میں جو کچھ بھی لکھتا ہوں اسی کی قدر کہاں ہوتی ہے۔''میں نے اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا۔''
دیکھ رہی ہو بانو، یہ کیا بول رہے ہیں۔ہاشمی صاحب کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔
بھائی صاحب، یہ بات تو کھٹکتی ہے کہ صوفی تاشقند کی عمر اس لڑکی سے بہت زیادہ ہے لیکن اگر دونوں راضی ہوں تو عمر کی کمی اور زیادتی سے نکاح میں تو کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ایسا کرنا گناہ ہے۔''بانو نے ڈرتے ڈرتے یہ کہہ ہی دیا۔''
تم بھی ان کی صحبت میں رہ کر ایسی ہی ہوگئی ہو، مسئلہ جائز ناجائز کا نہیں ہے شرم بھی کوئی چیز ہوتی ہے، اس طرح کی شادیوں سے ہمارا معاشرہ خراب ہوتا ہے اور دنیا مسلمانوں کا مذاق اڑاتی ہے۔چلو شادی کرنی ہی ہے تو چالیس پینتالیس کی عورت سے کرلو۔
بات شادی کی نہیں۔''یہاں مجھے اپنی چونچ کھولنی پڑی۔'' بات عشق ومحبت کی ہے۔صوفی تاشقند کو اس لڑکی سے محبت ہے اور وہ میدان کربلا کی قسم کھا کر بتارہے تھے کہ ان کا عشق بالکل سچا ہے اور اگر ان کی

شادی اس لڑکی سے نہیں ہوئی تو ان کا ہارٹ فیل ہوجائے گا اور ان کے ہونے والے بچے پیدا ہونے سے پہلے ہی یتیم ہوجائیں گے۔

چلو اگر کوئی کنوئیں میں ڈوب رہاہے تو اسے ڈوبنے دو، تم کیوں بیچ میں آتے ہو۔''مولانا بولے'' تمہارا اس طرح کا ساتھ دینے سے ہمارے مشن کی بدنامی ہوتی ہے اور لوگ ہماری طرف بھی انگلیاں اٹھاتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ تم صرف اپنے کام سے غرض رکھو اور آلتو فالتو قسم کے کاموں سے توبہ کرلو، لیکن ہر چھٹے مہینہ تم کوئی نہ کوئی حرکت ایسی کرگزرتے ہو کہ میرے یقین پر پانی پھر جاتا ہے۔

بس ایک موقع اور دیجئے، آپ تو جانتے ہی ہیں کہ عرصہ ہوگیا میں نے عشق کرنا چھوڑ دیا، میں تو اب خواب میں بھی کسی سے محبت کرنے کی غلطی نہیں کرتا لیکن جب دوسروں کو تڑپتا اور بلکتا ہوا دیکھتا ہوں تو دل چاہتا ہے کہ دنیا کلیجہ چیر کر ان کے قدموں میں ڈال دوں۔ اس بارے میں آپ مجھے آخری کوشش کرنے دیں، شاید میری بھاگ دوڑ سے دو دلوں کا ملن ہوجائے، اس کے بعد کوئی مرے یا جئے، میں کسی کا ساتھ دینے والا نہیں ہوں۔

ارے دے دیجئے اجازت، بے چارہ کتنا گڑگڑا رہا ہے، مولانا کی بیوی نے سفارش کی، آپ اتنے سنگ دل نہ بنیں۔

محبت کرنے والوں کو ملانا بھی تو نیکی ہے۔

تم عورتیں تو سدا سے ناقص العقل ہو۔''مولانا جھلاتے ہوئے'' کمرے میں چلے گئے۔

مبارک ہو۔''مولانا کی اہلیہ بولیں'' بیٹا تم کامیاب ہوگئے۔

ان کی یہ پرانی ادا ہے جب یہ جھلا کر اپنے کمرے میں چلے جاتے ہیں تو پھر ان کا غصہ تھوڑی دیر کے بعد ٹھنڈا ہوجاتا ہے، یہ اب کچھ دیر کے بعد کمرے سے جب باہر آئیں گے تو نارمل ہوں گے اور پھر تمہیں کچھ نہیں کہیں گے اور یہی ہوا بھی، چند منٹوں کے بعد جب ہاشمی صاحب کمرے سے نکل کر دالان میں آئے تو ان کے چہرے پر کسی طرح کی کوئی ناگواری نہیں تھی اور انہوں نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا، جاؤ کچھ بھی کرو، مجھے کیا، لیکن اتنی بات یاد رکھنا کہ اس طرح کی باتوں سے مجھے تکلیف ہوتی ہے ان کی اجازت کے بعد میں نے صوفی تاشقند کا کھل کر ساتھ دیا لیکن لڑکی والوں کے گھر والے خاص طور پر لڑکی کے ماموں اور اس کی خالہ اس شادی کے لئے تیار نہیں ہوئے اور انہوں نے آناً فاناً لڑکی کا رشتہ کسی اچھے خاندان والے لڑکے سے کرکے پٹ منگنی کھٹ بیاہ کردیا اور لڑکی رخصت ہوکر سسرال اور پھر ہندوستان سے باہر لندن چلی گئی۔

صوفی تاشقند جو ہارٹ فیل ہونے کی باتیں کیا کرتے تھے ابھی تک زندہ ہیں، کچھ دنوں کی زندہ لاش کی طرح رہے لیکن اب صحت مند ہیں اور اب شاید کسی اور جیون ساتھی کی تلاش میں ہیں۔ ایک دن میں نے ان کو خوش بخوش دیکھ کر کہا۔

صوفی جی! آپ کا عشق جھوٹا تھا اس میں اگر سچائی ہوتی تو آپ عشق میں ناکامی کے بعد اتنے سرخ سفید نہ رہتے۔

وہ بولے ہزاروں لوگوں کی دعاؤں کی وجہ سے مجھے صبر آگیا ہے اور یہ اچھی بھلی صحت بھی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے نہایت بے شرمی کے ساتھ مجھ سے کہا۔

دعا کرنا کہ اگر آئندہ کسی دختر نیک اختر سے محبت ہوجائے تو مجھے محبت میں ناکامی نہ ملے۔

صوفی جی تم ڈوب کر مرجاؤ، میرا موڈ خراب ہوگیا میں نے مزید کہا، قوم بربادی کے دہانے پر کھڑی ہے اور اس کی بدنصیبی کے تابوت میں آخری کیل ٹھکنے والی ہے اور تم ۶۰ سال کے ہوکر بھی عشق بازی میں الجھے ہوئے ہو، لاحول ولاقوۃ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

سورۂ ''رحمٰن' کے خادم جن ''ایطیش'' کی دعوت کا عمل

سورۂ ''رحمٰن'' کے خادم جن ''ایطیش'' کی تسخیر کے لئے الگ کمرے کا انتظام کریں جہاں شوروغل نہ ہو، نوچندی اتوار کی رات یا جمعرات یا جمعہ سے عمل شروع کریں، عمل جب آپ شروع کرنے کا ارادہ کریں تو اس دن سے ایک ہفتہ پہلے جانور کی تمام چیزیں بند کریں اور جماع سے مکمل پرہیز کیجئے گا۔ عمل شروع کرنے سے پہلے غسل کریں اوراحرام باندھ لیں (سوتی سفید یا آسمانی شلوار قمیض بھی زیب تن کر سکتے ہیں) کمرے میں داخل ہوکر لوبان کی خوب دھونی لگائیں، پھر حصار باندھ لیں، اب قبلہ رو ہوکر پہلے دو نفل نماز توبہ، دو نفل نماز برائے ایصال ثواب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم (دونوں رکعت میں بعد سورۂ الفاتحہ تین تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں) اور پھر دو نفل نماز حاجت حاضری جن کی نیت سے ادا کریں، اب آپ سورۂ ''رحمٰن'' کو پڑھنا شروع کریں، جب سورۂ ختم ہو تو تین مرتبہ عمل حاضری پڑھیں، اسی ترکیب کے ساتھ سورۂ ''رحمٰن'' کی تعداد ۱۳۲۱۳ کو سات یا گیارہ دن میں پورا کریں، انشاء اللہ تعالیٰ عظیم سورۂ ''رحمٰن'' کے خادم جن ''ایطیش'' تشریف لائیں گے، جب وہ حاضر ہوں تو عہد و پیان کریں، جب آپ چلّہ ختم کریں تو سورت مع عمل حاضری کو گیارہ مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تا کہ عمل قابو میں رہے۔

عمل حاضری

عمل حاضری یہ ہے۔بسم اللّٰہ الرَّحمٰن الرَّحیم. اَجِبْ یاایطیش حاضر شو حاضر شو حاضر شو بحق سورۂ رحمٰن بحقِ توریت موسیٰؑ وانجیل عیسیٰؑ بحَقِ زبور داؤدؑ وقران کریم محمّد رّسُوْل اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلم المدد الواسعُ جلّ جلالَہٗ بحَقِ سلیمَان بن داؤد علیہ السَّلام.

قسط نمبر: ۱۶۸

انسان اور شیطان کی کشمکش

یہ انکشاف کرنے کے بعد عزازیل وہاں سے چلا گیا، عزازیل کے سارے اندازے درست ہوئے، جس طرح شادی کے موقع پر ایزبل اپنے ساتھ بعل دیوتا کا بت لے کر آئی تھی اسی طرح اس کی بیٹی بھی اپنی شادی کے موقع پر بعل دیوتا کا بت اپنے ساتھ لے گئی پس جس طرح بعل دیوتا کے توسط سے سامریہ کے اندر شرک کی ابتدا ہوئی تھی اسی طرح یہودیہ کے اندر بھی شرک کی ابتدا ہوگئی تھی۔

☆☆

یوناف اور بیوسا ایک روز سامریہ کی سرائے کے اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا پھر اس نے انتہائی شیریں اور نرم آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

"سنو یوناف! فلسطین میں نیکی کی تشہیر کے لئے ایک موقع فراہم ہو رہا ہے اور وہ اس طرح کہ آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد، سامریہ کی سلطنت پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے۔ اے یوناف تم اچھی طرح جانتے ہو کہ چند ہی برس قبل تک دمشق اور اس کے گرد و نواح میں آشوریوں کا زور تھا لیکن یہ آرامی اچانک نمودار ہوئے انہوں نے نہ صرف یہ کہ آشوریوں کے زور اور ان کی طاقت کو توڑ کر رکھ دیا بلکہ شام میں اپنی ایک مضبوط سلطنت قائم کر دی اور دمشق کو اپنی سلطنت کا دارالحکومت بنا دیا، اس وقت شام میں آرامیوں کا بادشاہ ارم بن ہدد حکومت کر رہا ہے۔ اس ابن ہدد نے ارادہ کر لیا ہے کہ وہ یہودیوں کی سلطنت سامریہ پر حملہ آور ہوگا اور اس کو نیست و نابود کرنے کے بعد اس کو اپنی سلطنت میں شامل کر لے گا۔"

اور سنو یوناف! گو آشوری ایک بار آرامیوں کے ہاتھوں شکست اٹھانے کے بعد اپنے علاقوں کی طرف پسپا ہو گئے تھے لیکن وہ بھی اپنے مرکزی شہر میں اپنی عسکری قوت اور اپنے لشکریوں کو نئے سرے سے ترتیب دے کر اپنی قوت میں اضافہ کرتے جا رہے ہیں اور مجھے امید ہے کہ جس رفتار سے وہ اپنی طاقت میں اضافہ کر رہے ہیں اسی رفتار سے اگر انہوں نے اپنا کام جاری رکھا تو وہ بھی عنقریب ایک بڑی قوت بن کر نمودار ہوں گے اور اپنے ہمسایوں کو اپنے سامنے نیست و نابود کر کے رکھ دیں گے، ہمیں نیکی کی تشہیر کا موقع کچھ اس طرح مل رہا ہے کہ تم جانتے ہوں گے، سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کے سامنے خداوند کے حضور سجدہ ریز ہو کر بعل دیوتا سے روگردانی کر لی تھی اور اپنے گناہوں پر خائف ہوا تھا، اب یہ بادشاہ نیکی کی طرف گامزن ہے اس وقت چونکہ اس پر آرامیوں کا بادشاہ ابن ہدد جو شرک میں مبتلا ہو کر زندگی بسر کر رہا ہے، اس پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر چکا ہے، لہٰذا ابن ہدد کے مقابلے میں ہمیں اخیاب کی مدد کرنا چاہئے۔ میرا مشورہ یہ ہے کہ تم اور بیوسا دونوں اٹھ کر ابھی اور اسی وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی طرف جاؤ، اسے آنے والے خطرات سے آگاہ کرو اور جب وہ اپنے تجربوں کے ذریعہ اس کی تصدیق کر لے گا تو اس کے ہاں تمہاری عزت اور احترام میں اضافہ ہو جائے گا۔ اس بنا پر تم وہاں رہ کر اس کی مدد کرنے کے علاوہ نیکی کے کام سرانجام دے سکو گے لہٰذا میرا یہ مشورہ ہے کہ اب تم دونوں اٹھو اور سامریہ کے بادشاہ کے پاس جاؤ۔"

ابلیکا جب اپنی گفتگو تمام کر چکی تو یوناف نے بیوسا کو بھی اس گفتگو سے آگاہ کیا پھر وہ سرائے سے نکلے اور اخیاب کے محل کی طرف روانہ ہو گئے۔

جب وہ محل کے قریب پہنچے تو وہاں انہوں نے اخیاب کا حاجب عبدیاہ دکھائی دیا، یہ عبدیاہ ایک نیک دل اور غریب پرور انسان تھا اور گاہے بہ گاہے یہ اخیاب کی ملکہ ایزبل کے مقابلے میں اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کو اس کے برے ارادوں سے آگاہ کرتا رہا تھا۔ عبدیاہ کے

قریب آ کر یوناف نے اسے اشارہ سے روکا اور پھر اسے مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اگر میں غلطی پرنہیں تو تم سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے حاجب عبدیاہ ہو۔'' یوناف کے اشارے پر عبدیاہ ایک جگہ رک گیا اور یوناف کے سوال پر بڑی شفقت سے اس کی طرف دیکھ کر کہنے لگا۔

''تمہارا اندازہ درست ہے، میں ہی اخیاب کا حاجب عبدیاہ ہوں۔''اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اگر ایسا معاملہ ہے تو پھر ہماری ملاقات اپنے بادشاہ اخیاب سے کراؤ، ہم دونوں یہاں اجنبی ہیں اور اسے ایک ایسے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہیں جو آنے والے دنوں میں اس کے لئے ایک مصیبت اور طوفان بن کر نمودار ہوسکتا ہے۔'' اس پر عبدیہ انتہائی نرمی سے یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''بادشاہ کے سامنے حاضر ہونے سے پہلے کیا تم مجھے اس خطرے سے آگاہ نہیں کروگے؟''اس پر یوناف کہنے لگا۔

''نہیں ایسا ممکن نہیں، تم مجھے اپنے بادشاہ کے پاس لے چلو، وہاں تم بھی موجود رہنا اور تمہاری موجودگی میں، میں بادشاہ کو اس خطرے سے آگاہ کروں گا جو عنقریب اس کے سر پر منڈلانے والا ہے۔'' عبدیاہ نے یوناف کیے اس تجویز سے اتفاق کیا، ان دونوں کو لے کر بادشاہ کے محل میں داخل ہوگیا تھا۔

تھوڑی دیر تک عبدیاہ نے ان دونوں کو بادشاہ کے خاص کمرے کے باہر کھڑا رکھا اور خود اندر چلا گیا تھا پھر جلد ہی وہ باہر آیا اور یوناف اور بیوسا کو لے کر وہ اندر چلا گیا تھا، یوناف نے دیکھا اس کمرے کے اندر سامریہ کا بادشاہ اخیاب اور اس کی ملکہ ایزبل بیٹھے ہوئے تھے۔ یوناف اور بیوسا کو دیکھتے ہی اخیاب نے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''تم مجھے کس خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو؟'' یہ عبدیاہ بتا رہا تھا کہ تم ان سرزمینوں میں اجنبی ہو اور مجھے مستقبل میں پیش آنے والے کسی خطرے سے آگاہ کرنا چاہتے ہو؟''اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! جو کچھ عبدیاہ نے آپ سے کہا ہے کہ وہ درست ہے، میں واقعی یہاں اجنبی ہوں اور آپ کو ایک بہت بڑے خطرے سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا، پھر وہ دوبارہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے ساری تفصیل اخیاب کو سنادی۔

اپنی بات ختم کر کے یوناف جب خاموش ہوا تو ملکہ ایزبل نے یوناف کو مخاطب کر کے کہا۔

''تمہیں کیسے خبر ہوئی کہ دمشق کا آرامی بادشاہ ابن ہدد ہم پر حملہ کرنے والا ہے؟''اس پر یوناف کہنے لگا۔

''اے ملکہ! نیکی کے اس نمائندے کی حیثیت سے میرے پاس کچھ مافوق الفطرت قوتیں بھی ہیں اور انہیں قوتوں نے مجھے یہ خبر دی ہے کہ ابن ہدد عنقریب سامریہ پر حملہ آور ہوگا۔ اگر آپ کو میری بات کا یقین نہیں ہے تو اپنا کوئی جاسوس بھیج کر اس خبر کی تصدیق کر سکتے ہیں۔''اس پر ایزبل کے بجائے خود اخیاب نے یوناف کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''سنو یوناف! جب تک ہم اپنے مخبروں کے ذریعہ اس خبر کی تصدیق نہیں کر لیتے اس وقت تک تم دونوں کو ہمارے محل کے ایک کمرے میں رہنا ہوگا اور تم پر ہم اپنے محافظ مقرر کردیں گے تاکہ تم بھاگنے نہ پاؤ اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر غلط ہوئی تو ہم تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے اور اگر تمہاری دی ہوئی خبر سچ ہوئی تو لکھ رکھو سلطنت میں تم سب سے زیادہ صاحب باعزت، صاحب حیثیت ہستیوں کے طور سے جانے اور پہچانے جاؤ گے۔''

اس طرح یوناف اور بیوسا محل میں رہائش پذیر ہوگئے تھے جب کہ اخیاب نے اپنے جاسوس روانہ کردیئے تھے تاکہ وہ اس خبر کی تصدیق کریں اور ساتھ ہی اس نے اپنی جنگی تیاریوں کا سلسلہ بھی شروع کردیا تھا۔

چند ہی دن بعد یوناف کی خبر کی تصدیق ہوگئی، یہ خبر سن کر اخیاب کچھ متفکر ہوا، تو اپنے طریقہ کار سے متعلق کچھ فیصلہ ہی نہ کرنے پایا تھا کہ یہ خبر ملتے ہی دوسرے روز آرامی بادشاہ ابن ہدد اپنے بے شمار لشکر کے ساتھ اخیاب کی سلطنت میں داخل ہوا اور سامریہ شہر کا محاصرہ کرلیا تھا، اس طرح اخیاب ایک مصیبت ایک دشواری میں مبتلا ہوکر رہ گیا تھا۔

یوناف اور بیوسا جس روز ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کیا تھا اس روز اپنے کمرے میں بیٹھے باہمی گفتگو کر کے وقت گزار رہے تھے اور کمرے کے باہر اخیاب کے محافظ پہرہ دے رہے تھے کہ اخیاب کا حاجب عبدیاہ کمرہ میں داخل ہوا۔ یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے یوناف! تم دونوں بادشاہ کے پاس چلو، اس نے تم دونوں کو طلب کیا ہے، تم نے جو بادشاہ کو ابن ہدد کے حملہ آور ہونے کی خبر دی ہے وہ درست ہے اس لئے کہ دمشق کے بادشاہ ابن ہدد نے سامریہ کا محاصرہ کرلیا ہے، اب شاید اسی لئے اخیاب تم سے مشورہ کرنا چاہتا ہے، تم میرے ساتھ بادشاہ کے پاس چلو وہ بڑی بے چینی سے تمہارا انتظار کررہا ہے۔'' یوناف نے جواب میں کچھ نہ کہا، وہ بیوسا کو ساتھ لے کر خاموشی کے ساتھ عبدیاہ کے ساتھ ہولیا۔

یوناف اور بیوسا چپ چاپ عبدیاہ کے ساتھ سامریہ کے بادشاہ اخیاب کے کمرۂ خاص میں داخل ہوئے تو اخیاب وہاں بیٹھا شاید بڑی بے چینی سے انتظار کررہا تھا اور اس کے بائیں پہلو میں اس کی ملکہ ایزبل اور اس ایزبل کے ساتھ ایک نوعمر اور خوبصورت لڑکی بیٹھی تھی، کمرے میں اس خوبصورت لڑکی کی گرم سانسوں کی سوندھی مہک واضح طور پر محسوس کی جاسکتی تھی۔ مجموعی طور پر اس لڑکی کا حسن اور کشش ایسی تھی جو جسم کی لذت اور آسودگی کے ساتھ ساتھ روح کا روگ بھی بن کر رہ جاتی ہے، اس وقت سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے یوناف اور بیوسا کا اس لڑکی سے تعارف کرواتے ہوئے کہا۔

''سنو میرے عظیم مہمانو! میں تم دونوں کے نام اور تمہارے متعلق تفصیل سے اپنی بیوی اور بیٹی کو بتاچکا ہوں، تم دونوں میری بیوی ایزبل سے تو پہلے ہی واقف ہو اور اس کے ساتھ جو لڑکی بیٹھی ہے یہ میری بیٹی ہے اور اس کا نام اشبیل ہے، یہ تم دونوں کو دیکھنے کے لئے بڑی بے چین تھی، اس لئے کہ تم دونوں نے جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد کے حملہ کی پیش گوئی کی اطلاع دی تھی جو سچی ثابت ہوئی ہے اس پر یہ تم دونوں سے بے حد متاثر ہوئی ہے، اس لئے یہ تم دونوں کو دیکھنے کی خواہش مند تھی، لہٰذا میں نے اسے اپنے ساتھ یہاں بلالیا ہے۔'' اخیاب تھوڑی دیر کے لئے رُکا پھر وہ دوبارہ اپنا سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

''سنو میرے دونوں محسنو! میرا حاجب عبدیاہ تم دونوں کو بتاچکا ہے کہ تمہیں کیوں بلایا ہے، تم نے دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کی میری سلطنت پر حملہ آور ہونے کی پیشگی اطلاع دی تھی اور تم دیکھتے ہو کہ ابن ہدد نے میرے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کرلیا ہے، اس لحاظ سے میں سمجھتا ہوں کہ تم دونوں میرے محسن، مربی اور میرے لئے انتہائی پرخلوص ہو لہٰذا میری نگاہوں میں تم دونوں کی عزت اور احترام ایسا ہی ہوگیا ہے جیسے میرے وزیروں اور مشیروں کا ہے، اب تم محل کے اس کمرے میں اس وقت تک رہ سکتے ہو جب تک تم رہنا چاہو، تم پر کوئی پہرہ اور تمہاری نگرانی کرنے کے لئے کوئی محافظ مقرر نہ کئے جائیں گے اور ہاں سنو میرے محسنو! ابن ہدد کے حملہ آور ہونے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے اس کے لئے میں نے اپنے سارے وزیروں اور مشیروں کو طلب کیا ہے۔ تھوڑی دیر تک وہ سب آنا شروع ہوجائیں گے، تم دونوں بھی یہیں بیٹھو پھر ہم سب مل کر فیصلہ کریں گے کہ ابن ہدد کے حملوں سے کیسے بچا جاسکتا ہے، اس کے بعد اخیاب کے اشارے پر یوناف اور بیوسا سامنے قطاروں میں بنی ہوئی نشستوں پر بیٹھ گئے تھے، تھوڑی دیر تک اخیاب کے مشیر اور اراکین سلطنت بھی وہاں جمع ہوگئے تھے، ان کے آنے کے بعد اخیاب کوئی نئی کارروائی کرنے ہی والا تھا پر وہ کچھ کہتے کہتے خاموش ہوگیا کیوں کہ اس کا حاجب عبدیاہ اندر آیا اور اس نے سرگوشی کے انداز میں اخیاب سے کہنا شروع کیا۔

''دمشق کے آرامی حکمراں ابن ہدد کے دو قاصد شہر میں داخل ہوئے ہیں اور وہ آپ سے ملنے کے خواہش مند ہیں، شاید وہ اس کا کوئی پیغام لے کر آئے ہیں۔'' حاجب عبدیاہ کے اس انکشاف پر تھوڑی دیر کے لئے اخیاب کی حالت پریشان کن ہوگئی تھی پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے عبدیاہ سے کہا۔

''ان دونوں قاصدوں کو اندر لے آؤ، دیکھوں وہ کیا کہتے ہیں۔''

عبدیاہ وہاں سے نکلا اور ابن ہدد کے ان دونوں قاصدوں کو وہاں لاکر کھڑا کیا، اخیاب نے انہیں دیکھتے ہی مخاطب کرتے ہوئے پوچھا۔

''میرا حاجب کہہ رہا تھا کہ تم دونوں اپنے بادشاہ کی طرف سے میرے لئے کوئی پیغام لائے ہو، کہو تمہارے بادشاہ ابن ہدد نے میرے لئے کوئی پیغام بھیجا ہے؟'' اس پر ان میں سے ایک قاصد اخیاب کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

''اے سامریہ کے بادشاہ! ہمارے آقا اور آرامیوں کے عظیم شہنشاہ ابن ہدد نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ اس نے چونکہ سامریہ شہر کا محاصرہ کررکھا ہے لہٰذا تمہاری سلطنت میں جس قدر سونا اور چاندی ہے، اکٹھی کرکے ہمارے بادشاہ کے سامنے پیش کی جائے اور اے بادشاہ

تمہاری بیویوں اور بیٹیوں میں سے جو سب سے زیادہ خوبصورت ہیں انہیں بھی ہمارے بادشاہ کے حوالے کر دیا جائے اس کے علاوہ سامریہ کی سلطنت کے دیگر خزانے ہیں وہ بھی اگر ابن ہدد کے حوالے کر دیئے جائیں تو وہ اپنا لشکر لے کر واپس چلا جائے گا اور اے بادشاہ اگر ابن ہدد کو تمہاری سلطنت کا سونا چاندی، مال وزر، زیور وجواہرات تمہاری خوبصورت بیویاں اور لڑکیاں نہ بھیجی گئیں تو وہ سامریہ پر حملہ آور ہوگا، سامریہ پر حملہ آور ہونے کے بعد وہ سامریہ کی اینٹ سے اینٹ بجا کر رکھ دے گا۔ لوگوں کو غلام بنانے اور تمہیں قتل کرنے کے بعد نہ صرف تمہاری ساری دولت پر قبضہ کرے گا بلکہ تمہاری بیویاں اور لڑکیاں بھی ان کی گرفت میں ہوں گی لہٰذا ابن ہدد کی طرف سے تمہارے لئے یہ تجویز ہے کہ جو کچھ اس نے مانگا ہے اس کے حوالے کر دیا جائے۔'' جواب میں اخیاب کہنے لگا۔

''انہیں خالی نشستوں پر بٹھاؤ جو کچھ یہ پیغام لے کر آئے ہیں، میں اپنے اراکین سلطنت سے مشورہ کرتا ہوں جو بھی باہمی فیصلہ ہوتا ہے اس سے ان دونوں کو آگاہ کر دیا جائے گا اور یہ دونوں وہ پیغام لے جا کر اپنے بادشاہ کو پہنچا دیں۔'' اخیاب پھر تھوڑی دیر کے لئے رک کر سوچنے لگا پھر وہ وہاں جمع ہونے والے اراکین سلطنت کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو میرے رفیقو! دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کا پیغام جو قاصد لے کر آئے ہیں وہ تم سب نے سن لیا ہے، اب تم لوگ کہو اس پیغام کا کیا جواب دینا چاہئے اور اس پیغام کے لئے ہم سب کا کیا ردعمل ہونا چاہئے؟'' اخیاب کے اس سوال پر اس کے اراکین سلطنت میں سے ڈھلتی ہوئی عمر کا ایک شخص اٹھا اور اخیاب کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! ہم ان شرائط کو کسی بھی صورت ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں، جو دمشق کے آرامی بادشاہ ابن ہدد نے قاصدوں کے ذریعہ تک ہم تک پہنچائی ہیں۔ اے بادشاہ یہ شرائط قبول کرنے کی بجائے ہم ابن ہدد سے جنگ کریں گے اور ہم تمہیں یقین دلاتے ہیں کہ اپنے باہمی اتفاق کی بنا پر ابن ہدد کے مقابلے میں کامیاب ثابت ہوں گے، اس کی زندگی کو جنوں خیز، اس کی نبض کو تھرتھراتی لہروں اور اس کی سانسوں کو سلگتی خزاں جیسا بنا کر رکھ دیں گے، پس اے بادشاہ! ان قاصدوں سے کہو کہ واپس اپنے بادشاہ ابن ہدد کے پاس لوٹ جائیں، اب ان کے اور ہمارے درمیان فیصلہ کن جنگ ہی کے ذریعہ ہوگا۔'' اس قدر کہنے کے بعد وہ مشیر بیٹھ گیا، اخیاب تھوڑی دیر تک خاموش رہا، شاید اس کے الفاظ پر غور کرتا رہا پھر اپنی گردن سیدھی کی اور یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے اس نے کہا۔

''سنو یوناف! تمہاری حیثیت بھی اب میری اس سلطنت میں بہترین مشیروں اور عزیزوں کی سی ہے لہٰذا کہو اس موقع پر تم اپنے خیالات کا کیا اظہار کرتے ہو مجھے امید ہے کہ تم کوئی عمدہ تجویز ہی پیش کرو گے، جس سے ہم ابن ہدد کو مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔'' اخیاب کی اس گفتگو کے جواب میں یوناف اپنی جگہ سے اٹھا اور کہنے لگا۔

'اے بادشاہ! پہلے میں اس خدا کی تعریف کرتا ہوں جو دیکھتا ہے جو خوابوں میں پلتی خاموشیوں، نمی میں بھگوتی دھند اور خیر وشر کا مالک ہے، اس کاسۂ خیرات جیسی کائنات کو وہی رونق بخشتا ہے اور بے گلاب شاخوں کو وہی بہار عطا کرنے والا ہے، وہی میرا اللہ ہے جو پر ہول خاموشیوں کو صدائیں عطا کرتا ہے۔ اے سامریہ کے بادشاہ اگر اجل کا قاطع طریق بن کر ابن ہدد ہم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم بھی برق عاطف، سنگین موت، قلزم زہر اور سلگتی ریت کے صحرا کی طرح اس کا استقبال کریں گے، اس کے مکروہ منصوبوں اور اس کی ذہن کی کشادگی، اس کی زندگی کی ساری پھڑک ہم نکال کر رکھ دیں گے اور اس کی حالت ہم ٹوٹے برتن، مکروہ آرزوؤں کے ننگ اور شریانوں کی آخری بوند جیسی بنا دیں گے اے بادشاہ! ہم لوگوں میں بجلیاں اور دل میں تڑپ بھر کر بحر وبر کے زلزلوں اور بھیانک آندھیوں کی طرح ابن ہدد پر حملہ آور ہوں گے اور وہ محسوس کرے گا کہ فضاؤں کا رویہ اس کے ساتھ مہربان نہیں ہے، ہم اس کے شیرازۂ خیال کو کچھ اس طرح بکھیریں گے کہ اسے سامریہ کا محاصرہ چھوڑ کر واپس جانے کے علاوہ کوئی اور راستہ نظر نہ آئیگا۔'' یہاں تک کہنے کے بعد یوناف جب خاموش ہوا تو وہ سوالیہ انداز میں اخیاب کی طرف دیکھنے لگا تھا۔

قیامت نامے

دین حق کی ترجمانی

گرامی قدر حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا دیو بند

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

''اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآء''

امید کامل ہے کہ مزاج گرامی بخیر وعافیت ہوں گے انشاء اللہ۔ واقعی رسالہ ''طلسماتی دنیا'' دین حق کی ترجمانی کررہا ہے، مسائل کا حل تحت شریعت دیا جاتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ صاحب کو اجر عظیم سے نوازے، چونکہ میں کشمیر سے تعلق رکھتا ہوں، کشمیر میں کیا کچھ نہیں ہوا اور کیا کچھ نہیں ہورہا ہے اس وقت یہاں ایک بہت بڑی تعداد بیواؤں اور یتیموں کی ہے جن کا کوئی پرسان حال نہیں ہے مگر یہ ہمیں اپنے کرتوتوں کا ثمرہ ہے کیوں کہ ہم نام کے مسلمان ہیں، عملاً کشمیریوں کی روزمرہ زندگی میں مغربیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، ہماری مسجدیں نمازیوں کے لئے ترس رہی ہیں۔ دعا کریں کہ کشمیر جو اس وقت جل رہا ہے کہ ہمارا دینی شعور بیدار ہوجائے اور ہمیں اس مشکل سے آرام مل سکے۔

محمد اکبر رشی

کپواڑہ (کشمیر)

زخموں پر مرہم

مکرمی جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب دامت برکاتہم

سلام مسنون

امید ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہوں گے اور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ امت مسلمہ پر تادیر قائم رکھے، حقیقت حال یہ ہے کہ آپ کو تو شاید معلوم بھی نہ ہوتا ہو کہ آپ نہ جانے کتنے لوگوں کے زخموں پر مرہم رکھتے ہیں اور نہ جانے کتنے مصیبت زدہ لوگوں کی راحت کا ذریعہ بن رہے ہیں، اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

محمد اسرار مظفر نگر

عظیم دعائیں

محترم المقام جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب مدظلہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

عید مبارک خدا آپ کو اور اہل عیال کو تادیر ہمارے جیسے یتیم جس کا کوئی پرسان حال نہیں قائم ودائم رکھے اور پوری دنیا میں طلسماتی دنیا کو دوگنی رات چوگنی ترقی دے اور گوہر نایاب کی طرح رہتی دنیا تک آپ کا نام چودھویں کی چاند کی طرح چمکے، غیب سے عالم غیب آپ کی مدد کرے اور صحت وعافیت عطا فرمائے آمین۔

محمد بشیر احمد گدوال

خوشبو مہک رہی ہے

امام العالمین والکاملین والمتکلمین، مخزن علم وحکمت، معلم قوم وملت استاد الاساتذہ حضرت مولانا جناب صوفی حسن الہاشمی صاحب قبلہ مدظلہ النورانی۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

بفضلہ تعالیٰ وآپ کی بہ نظر عنایت بخیر ہوں اور امید قوی ہے کہ آپ بھی پنجتن پاک کے صدقے بخیر ہوں۔

بحر وبر کا میں آپ کو درِ نایاب لکھوں، گلی گلی، قریہ قریہ میں جس کی خوشبو مہک رہی ہے، بجلی چمپا جوہی لکھوں یا گلاب لکھوں، چمک چمک کر

چھپ گئے روشنی میں سب عالم جو تاریکی میں چمک رہے ہیں وہی آپ کو مہتاب لکھوں، حضرت کیا لکھوں اور کیا سناؤں طلسماتی دنیا کے ذریعہ جس انداز سے تبلیغی کام ہو رہا ہے شاید کوئی ایسا کام اثر ڈالے، حاجت مندوں کی حاجت پوری ہو رہی ہے اس میں سبھی عام وخاص اپنے بیگانے فیض پارہے ہیں، عام طور پر طلسماتی دنیا جو کام کر رہا ہے اسرار ورموز کے جو جلوے بکھیر رہا ہے عملی دنیا میں قدم رکھنے والوں کے لئے آسان طریقہ مہیا کر رہا ہے اس سے اندھوں کو روشنی مل رہی ہے۔

فقط والسلام

م۔ع گدوال

آب حیات کے موتی

معراج انسانیت، محبان بندہ نواز قبلہ جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بفضل خداوندی مع اہل وعیال مزاج بخیر ہوں گے، خدمت کے لئے جو جریدہ طلسماتی دنیا کے قرطاس پہ آب حیات کے موتی پروئے ہیں وہ تمام عالم اسلام کے لئے مشعل راہ ہیں، اللہ تعالی عالم اسلام کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

فقط والسلام

عائشہ بیگم، گڑوال

اظہار خوشی

درشان حضرت وحید العصر جناب حسن الہاشمی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے حاشیہ خیال میں بھی نہیں تھا کہ میں روحانی عملیات کی ابجد سے بھی آشنا ہو سکتا ہوں لیکن آپ کی دعا سے آج میں طلسماتی دنیا جنوری، فروری ۲۰۱۰ء علم جفر نمبر کا حافظ ہو سکتا ہوں اور طلسماتی دنیا جملہ قراء صاحبان سے عرض کرتا ہوں کہ علم جفر نمبر کو ضرور پڑھیں۔

فقط والسلام

یوسف خان یالوت

مقام وپوسٹ کندار یا، ضلع راجستھان

یہ ذوقِ خدمت اور اُف یہ خوفِ دنیا

مجمع الفضائل والکمالات حضرت الشیخ المکرم والاستاد المعظم السید حسن الہاشمی صاحب المؤقر حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مزاج عالی!

نیاز مندانہ عرض ہے کہ اس فقیر پر تقصیر نے آپ سے شرف تلمذ حاصل کرنے کا خواب دیکھا تھا، لیکن کوتاہی عمل کی وجہ سے وہ خواب شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکا، اسی سلسلہ میں کچھ معروضات پیش کر رہا ہوں کہ شاید نگہ التفات سنگ خارا کو بھی تراش کے آئینہ بنا دے۔

یہ جماعت اسلامی کے زیر اثر ہے اس لئے عموماً یہاں جھاڑ پھونک کو اچھا نہیں سمجھا جاتا، لیکن اس کے ضرورت مند زیادہ ہیں، میں آپ کے مؤقر رسالہ طلسماتی دنیا کا ۱۹۹۸ء سے مسلسل مطالعہ کرتا آرہا ہوں اس لئے کچھ شد بد رکھتا ہوں، کوئی پریشان حال آیا تو طلسماتی دنیا کے سہارے کچھ دیدیتا ہوں یا پھونک دیتا ہوں، طلسماتی دنیا کی برکت سے لوگوں کو فائدہ ہوتا ہے، اب رفتہ رفتہ زیادہ لوگ آنے لگے تو میں بڑی کشمکش میں مبتلا ہو گیا، خطرناک معاملہ بھی لے کر آنے لگے، میں انکار کرتا ہوں تو کوئی یہ بات ماننے کو تیار نہیں کہ میں عامل نہیں ہوں۔ ایک عامل صاحب یہیں کے آئے کہنے لگے کہ آپ سب کا کام کیجئے میں کر کے دیدیا کروں گا۔ وہ تعویذ لکھ کر پینے کے لئے دینے لگے، میں وہ مریضوں کو دیتا رہا، کچھ دن کے بعد وہ زعفران وغیرہ کا خرچ مانگنے لگے، میں مریضوں سے لے کر ان کو دیتا رہا، کچھ خطرناک کیس آئے تو انہوں نے دس ہزار، ۱۵ ہزار تک کا مطالبہ شروع کر دیا وہ بھی ان کو ملنے لگا، لیکن فائدہ صرف اتنا ہوتا کہ جب تک تعویذ پیا جاتا رہتا تب تک سکون وفائدہ رہتا، پھر معاملہ اور زیادہ خطرناک صورت اختیار کر لیتا، بہت سے لوگ ان میں ایسے تھے جنہوں نے دی ہوئی رقم کی واپسی کا مطالبہ شروع کر دیا، میں نے اپنی جیب سے ادا کر کے عزت بچائی۔

میرے ذہن میں اس وقت یہ بات آئی کہ آپ سے رجوع کروں کہ کیا آپ کے تیار کردہ معالجات کی ایجنسی رکھ کر لوگوں کی ضرورت پوری کر سکتا ہوں، شرائط جو بھی ہوں مجھے منظور ہوں گے، جو معاملہ پیچیدہ

ہوگا وہ آپ کی خدمت میں بھیج دیا کروں گا۔
آپ کا قیمتی وقت لے رہا ہوں، گستاخی معاف فرمائیں، ایجنسی کی ضرورت اس لئے ہے کہ بہت سے لوگ آپ سے براہ راست رجوع نہیں کرسکتے کیوں کہ یہاں عموماً مرد ممبئی یا بیرون ہند رہتے ہیں، عورتوں کی خط وکتابت کو شکوک وشبہات کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔
آخری گزارش یہ ہے کہ میرا نام پتہ شائع نہ کیا جائے تو عنایت ہوگی، میں جماعت اسلامی کا رکن بھی ہوں، خود مصیبت میں گرفتار ہوا تو اس فن کی عظمت کا احساس پیدا ہوا، کچھ اس مصیبت کی وجہ سے بھی ملاقات کا مشتاق ہوں، نام پتہ شائع کرنے کی گزارش اس لئے کررہا ہوں کہ آپ کا رسالہ اگر ایک کسی کے پاس آتا ہے تو اس کے پڑھنے والے سیکڑوں ہوتے ہیں اور وہ ہوتے ہیں جو تعویذ وغیرہ کو شجر ممنوعہ سمجھتے ہیں۔ کسی کو اذان بت کدہ میں، مسجد سے میخانہ تک کا چٹخارہ ملتا ہے تو کسی کو سوالات وجوابات میں اپنے درد کا درماں نظر آتا ہے، غرض رسالہ نوع بہ نوع، ازواق کی ضیافت طبع سامنے لے کر جلوہ گر ہوتا ہے، بات لمبی ہوتی جارہی ہے گستاخی معاف فرمائیں۔
اللہ تعالیٰ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو آپ سے فیضیاب کرے آمین۔ فقط والسلام

(نام و پتہ مخفی)

ایک ہی تو رہبر

بخدمت قبلہ جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب عالی!
امید کرتا ہوں کہ آپ اور دیگر جناب بخیر وعافیت سے ہوں گے اور میں مولائے کریم اللہ کی ذات سے امید کرتا ہوں کہ آپ صحت مند اور بخیر وعافیت سے ہوں گے۔ میں ہر ماہ کا طلسماتی دنیا کا مطالعہ کرتا ہوں، حقیقت میں یہ رسالہ مسلمانوں کے لئے بہت کارآمد اور بہت اچھا ثابت ہوا ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے رہبر کو ہمیشہ سلامت رکھے آمین۔
حضرت جی مسلمانوں میں بس ایک ہی تو رہبر ہے جو ہر مسلمان کا درد اور تکلیف کو محسوس کرتا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کو اور آپ کے ہاتھوں میں اور آپ کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کردے جو ہر مسلمان کو آپ سے اور آپ کے رسالہ طلسماتی دنیا سے سارے عالم کو فیض پہنچے آمین۔

فقط والسلام
سلیم اختر ممبئی

نئی روشنی عطا کی

قابل صد احترام حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب
ہزاروں سلام، لاکھوں دعائیں

یہ ناچیز ماہنامہ طلسماتی دنیا گزشتہ ۱۵ سالوں سے پڑھ رہا ہے، اس رسالے میں روحانی عملیات کے علاوہ جو مشورے اور رہنمائی ہوتی ہے وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حالات حاضرہ پہ آپ جو کچھ اپنے ایڈیٹوریل میں لکھتے ہیں اسے پڑھ کر آنکھیں کھل جاتی ہیں اور دل ودماغ کو ایک نئی روشنی عطا ہوتی ہے۔ ''مختلف پھولوں کی خوشبو'' نازیہ مریم کا مرتب کردہ مضمون بھی اپنی جگہ بہت اہم ہے، تھکا ماندہ ذہن اس کالم کو پڑھ کر باغ وبہار بن جاتا ہے اور اس مضمون کی مہک سے روحیں بھی سرشار ہوجاتی ہیں۔ روحانی ڈاک پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ یہ دنیا کس قدر مضطرب اور پریشان ہے اور پھر آپ کے سمجھانے کا انداز ایک منٹ کے لئے انسان اپنی ہر پریشانی بھول جاتا ہے اور اس کا عقیدہ پہلے سے زیادہ مضبوط ہوجاتا ہے۔ ابوالخیال فرضی صاحب کا ''اذان بت کدہ'' اس رسالے کی جان ہے، اس کو پڑھ کر یہ پتہ چلتا ہے کہ بناوٹی لوگ کس طرح اپنی چودھراہٹ قائم کرتے ہیں اور کس طرح لوگ اپنا قد اونچا کرکے آسمان کو چھولیتے ہیں حالانکہ حقیقتاً وہ بونے ہوتے ہیں۔ ابوالخیال فرضی صرف ہنساتے نہیں بلکہ وہ اس دنیا کا کرب بھی پیش کرتے ہیں اور کبھی کو وہ آئینہ ہی دکھاتے ہیں جس کو دیکھ کرتاؤ آہی جاتا ہے۔
آپ ایک عظیم خدمت کررہے ہیں، ہم جیسے ہزاروں مخلصین کی لاکھوں دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ زور قلم اور زیادہ

ناچیز مختار احمد انصاری
ناگپور

☆☆☆

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

"بھگوا بریگیڈ کو جھٹکا"

تاج محل مقبرہ ہی ہے، یوگی سرکار کا عدالت میں جواب

لکھنؤ (ایجنسیاں) تاج محل کو تیجو مہالیہ بتانے والے ہندو لیڈروں کو یوپی کے وزیراعلیٰ آدتیہ ناتھ کی حکومت نے زبردست جھٹکا دیا ہے۔ حکومت نے محکمہ آثارقدیمہ کے ساتھ مل کر کورٹ میں دائر کئے گئے جواب میں کہا کہ تاج محل شیوالیہ ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ بلکہ شاہ جہاں کی طرف سے بنوایا گیا مقبرہ ہے۔ واضح ہو کہ بی جے پی اور کئی ہندو وادی رہنما تاج محل کو لے کر دعویٰ کر رہے تھے کہ یہ مقبرہ نہیں بلکہ تیجو مہالیہ ہے۔ بی جے پی لیڈر ونے کٹیار نے بھی تاج محل کو تیجو مہالیہ کہا تھا۔ واضح ہو کہ ایڈووکیٹ راجیش کلشریشٹھ نے ۱۸ اپریل ۲۰۱۵ء کو عدالت مین ایک عرضی دائر کی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ تاج محل مندر ہے۔ انہوں نے اپنی درخواست میں تاج محل کو شیو مندر تیجو مہالیہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔ اس معاملہ میں مدعا علیہ کے طور پر حکومت اور محکمہ آثارقدیمہ نے ۱۹ فروری ۲۰۱۸ء کو اپنے جواب داخل کیا ہے۔ حکومت اور محکمہ آثارقدیمہ نے اپنا جواب سول جج تھرڈ سینئر ڈویژن میں داخل کیا ہے۔ جواب میں صاف کہا گیا ہے کہ تاج محل شیوالیہ ہے ایسا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ حکومت اور محکمہ آثارقدیمہ کی جانب سے دائر کئے جواب میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاہ جہاں نے اپنی بیگم ممتاز محل کی یاد میں تاج محل بنوایا تھا۔ اس سلسلے میں بہت سے حکم نامہ اور متعدد ثبوت بھی ہیں۔ تاج محل ایک محفوظ یادگار اور حکومت ہند کی ملکیت ہے۔ مدعی کی طرف سے پھول پتی کلش وغیرہ کا جو معنی لگایا گیا ہے وہ غیر حقیق ہے اس کا کوئی ثبوت اور دستاویز نہیں ہے۔

بی جے پی، پی این بی گھوٹالہ پر پردہ ڈال رہی ہے

شتروگھن سنہا

بی جے پی کے باغی لیڈر شتروگھن سنہا نے مبینہ طور پر بدھ کو کہا کہ بھگوا پارٹی پنجاب نیشنل بینک گھپلہ سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے دہلی چیف سکریٹری معاملہ کو طول دے رہی ہے۔

سنہا نے ٹوئٹر پر لکھا کہ عام ممبران اسمبلی کے ذریعہ مبینہ طور پر چیف سکریٹری پر حملہ، اور ہلا بول کا واویلا، کیا یہ سب شرمناک ہے۔ پی این بی گھپلہ اور نیرو مودی کے ملک سے فرار ہوجانے کے معاملہ سے توجہ ہٹانے کی کوشش نہیں ہے؟ ایک بات جو میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اروند کجریوال ایک مہذب اور ایماندار آدمی ہیں۔

دہلی چیف سکریٹری انشو پرکاش نے الزام لگایا ہے کہ ممبران اسمبلی نے اشتہاری مہم میں تاخیر ہونے کی وجہ سے وزیراعلیٰ اروند کجروال کے ذریعہ طلب کی گئی ایک میٹنگ میں ان پر حملہ کیا۔ جب کہ عاپ اور دہلی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ میٹنگ آدھار لنک کی وجہ سے راشن کی تقسیم میں ہورہی تاخیر اور اس سلسلے میں عوام کو پیش آنے والی مشکلات کے معاملہ میں بلائی گئی تھی۔

۱۳ سو کروڑ روپئے کے پی این بی گھپلہ جس میں ارب پتی ہیروں کا تاجر نیرو مودی ملزم ہے، حکومت اس کا دفاع کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ مودی حکومت کا کہنا ہے کہ یہ گھپلہ سابق سرکار میں ہوا اور انہوں نے اس کا انکشاف کیا ہے

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE April 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

محمد اجمل مفتاحی

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر

فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: ہاشمی روحانی مرکز
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

پھر ایک نیا شوشہ

"طلاق ثلاثہ" کے بعد فرقہ پرستوں نے تعدد ازدواج اور حلالہ کا مسئلہ کھڑا کر دیا ہے اور میڈیا چوں کہ ان فرقہ پرستوں کا غلام ہے اور باطل طاقتیں میڈیا کو خرید چکی ہیں، اس لئے وہ اس طرح کے نازیبا قسم کے مسائل کو ہوا دیتا ہے اور ان میں اپنی طرف سے نمک مرچ ملا کر ان کو بار بار نشر کرتا ہے اور انداز یہ ہوتا ہے کہ جیسے وہ خود دودھ کے دھلے ہوئے ہوں اور جیسے انہوں نے سماج کو سدھارنے کا ٹھیکہ لے لیا ہو۔ ان کی اپنی ذاتی زندگی غلاظتوں اور خباثتوں سے بھری ہوتی ہے۔ کوئی ایسا گناہ نہیں ہوتا جس میں یہ خود ملوث نہ ہوں لیکن جب مسلمانوں کے مسائل پر تبرّے بازیاں کرتے ہیں تو ان کا اندازِ پرچار اس انداز کا ہوتا ہے جیسے غلاظتوں اور گندگیوں سے انہیں نفرت ہے اور جیسے دنیا میں تقدس اور پاکیزگی کو پھیلانا ان کی خداداد ذمہ داری ہے۔ جھوٹ اور فریب کو پھیلانا ہی ان کی فطرت ہوتا ہے لیکن شور اس طرح مچاتے ہیں کہ جیسے سچ کو اجاگر کر رہے ہیں اور جیسے صداقت پسندی ہی ان کا شیوہ ہے اور سچ کو عام کرنا ہی ان کی ذمہ داری ہے۔ دنیا جانتی ہے کہ اسلام میں طلاق کا طریقہ اس قدر معتدل ہے کہ اس سے زیادہ اس کو معتدل بنانا ممکن ہی نہیں ہے۔ اسلام نے بڑے واضح انداز میں پہلے تو یہ فرمایا کہ حلال چیزوں میں سے اللہ تعالیٰ کو طلاق ہی سب سے زیادہ ناپسند ہے اور بہت ہی ناگزیر قسم کے حالات میں طلاق دینے کی اجازت دی گئی ہے، وہ بھی نہایت عزت و احترام کے ساتھ، مثلاً اگر میاں بیوی میں کسی بھی طرح نباہ نہیں ہو رہا ہو اور روز کے جھگڑوں سے دونوں ہی کا ناک میں دم ہو چکا ہو اور دونوں طرف کے خاندانی ذمہ داروں کا مشورہ بھی یہ ہو کہ بس اب دونوں کے درمیان علیحدگی کرا دی جائے، ایسے حالات میں ایک ناپسندیدہ فعل سمجھ کر مرد تین طہروں میں ایک ایک کر کے تین طلاق دے۔ مثلاً حیض سے فارغ ہونے کے بعد جب پاکی کا زمانہ شروع ہو تو مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے سکتا ہے لیکن بیوی کو اپنے گھر میں ہی روکے۔ دورانِ عدت اگر بیوی پر محبت آجائے تو مرد بیوی سے رجوع بھی کر سکتا ہے۔ اگر اس دوران وہ اپنی بیوی سے خلوت اختیار کر لیتا ہے تو سمجھئے اس نے رجوع کر لیا، لیکن اگلے ماہ اگر زمانہ طہر میں یعنی دوسری مرتبہ حیض آنے کے بعد جب بیوی سر دھو لے تو پھر وہ دوسری طلاق دے سکتا ہے، بشرطیکہ اس کا رجوع کرنے کا کوئی ارادہ نہ ہو۔ اسی طرح تیسرے مہینے میں وہ تیسری طلاق بھی دے سکتا ہے، اس کو بحیثیت شوہر کے تین طلاقوں کا جو اجازت نامہ ملا ہوا تھا ان کا استعمال شوہر کو اسی طرح کرنا چاہیے، یہی اسلام میں طلاق کا صحیح طریقہ ہے۔ یہاں یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ دوسری طلاق کے بعد بیوی کو شوہر کا گھر چھوڑ دینا چاہئے کیوں کہ طلاق بائن کے بعد بغیر نکاح کے میاں بیوی ایک دوسرے کے قریب نہیں آسکتے۔

اسلام نے اپنے ماننے والوں کو جو طریقے بتائے تھے مسائل سے نابلد ہونے کی وجہ سے مسلمان ان طریقوں سے ناواقف ہیں اور غلط طریقوں سے طلاق دیتے ہیں، اس طرح وہ خود بھی بدنام ہوتے ہیں اور ان کے مخالفین ان کے مذہب کے خلاف بھی ناجائز قسم کے ہنگامے کرتے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی جی کو وہ ایک درجن عورتیں تو مظلوم نظر آتی ہیں جن کا مسلمان ہونا بھی کسی طرح ثابت نہیں ہے لیکن وہ لاکھوں عورتیں جو دین وشریعت کے ہر طریقے پر اظہار اعتماد کرنے کے لئے سڑکوں پر اُتر آتی ہیں وہ مودی جی کو نظر ہی نہیں آتیں اور عدل وانصاف کے ٹھیکیدار بھی اس طرح کے مناظر سے اپنی آنکھیں موند لیتے ہیں اور دانستہ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ بن جاتے ہیں۔

اب تعدد ازواج اور حلالہ کے خلاف شور مچ رہا ہے حالاں کہ ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کا اسلام حکم نہیں دیتا، وہ صرف اجازت دیتا ہے،

وہ بھی اس شرط کے ساتھ کہ تم اپنی بیویوں کے درمیان عدل وانصاف کوملحوظ رکھو۔اس دنیا میں بارہا ایسا ہوتا ہے کہ مرد دولت مند ہے، وہ دوسری بیوی کا خرچ بہ آسانی برداشت کرسکتا ہے تواس کوازروئے اسلام دوسری شادی کرنے کی اجازت ہے۔کبھی کبھی یہ دوسری شادی ناگزیر بھی بن جاتی ہے۔اگر پہلی بیوی مریضہ ہواور وہ شوہر کے جسمانی حقوق ادانہ کرپارہی ہوتو ایسی صورت میں شوہر کے لئے ضروری ہوجاتا ہے کہ وہ بے راہ راوی سے محفوظ رہنے کے لئے دوسری شادی کرلے لیکن ہر حالت میں اور ہر صورت میں اس کواس بات کا پابند کیا گیا ہے کہ وہ اپنی بیویوں کے مابین انصاف کرے اوران کے حقوق یکساں طور پرادا کرے۔آج کی دنیا میں جولوگ تعدد ازواج کے خلاف شوروغل کررہے ہیں ان میں کی اکثریت ایسے بے کردار لوگوں پر مشتمل ہے کہ جن کے یہاں عورت کو''رکھیل'' توبنایا جاسکتا ہے جوفی زمانہ ایک فیشن بھی ہے لیکن اس کو بیوی نہیں بنایا جاسکتا۔جب کوئی شخص جائز طریقے سے پہلی بیوی کے بعد دوسری عورت کواپنی بیوی بنانے کاارادہ کرتا ہے توبے کرادر لوگوں کے پیٹ میں مروڑ ہونے لگتا ہےاوروہ حسب مزاج سڑکوں پراترآتے ہیں اور میڈیا کے اُس خونخوار جانور پرسوار ہوجاتے ہیں جوصرف اسلام اور مسلمانوں کے خلاف واویلا کرنے ہی کواپنا فرض سمجھتا ہےاوراس کی زبان عام انسانوں سے ہٹ کرہوتی ہے۔

حلالہ کی اسلام میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔جب کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق مغلظہ دے دیتا ہے تووہ اس کے نکاح سے ہمیشہ کے لئے خارج ہوجاتی ہے۔عدت گذرنے کے بعد اگر وہ دوسری شادی کرلیتی ہےاور سوئے اتفاق سے دوسرا شوہر بھی اس کوطلاق دیدیتا ہے توعدت کے بعد یہ پھر پہلے شوہر سے نکاح کرسکتی ہے،لیکن ہمارے مسلم سماج میں یہ فتنہ بھی موجود ہے کہ تین طلاق دینے کے بعد بھی دنیا کی شرم کی وجہ سے یاکسی اوروجہ سے میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ ہی رہتے ہیں اور طلاق کے بعد بھی ایک دوسرے کونہیں چھوڑتے۔ایسی صورت میں عمر بھر زنا کاری ہوتی ہے،اس زنا کاری سے بچنے کے لئے بعض محتاط قسم کے علماء نے برائے حیلہ حلالہ کی ایک شکل نکالی تھی،لیکن اہل سنت والجماعت کے نزدیک نکاح موقت یعنی وہ نکاح جوچند دنوں،چند ہفتوں یاچند مہینوں کے لئے ہووہ مطلقاً ناجائز ہے لیکن یہ فرقہ پرست اور یہ میڈیا میں کھلنڈر کے قسم کےلوگ مسلمانوں اوراسلام کے خلاف کچھ بھی نہ جانتے ہوئے اس طرح شور مچاتے ہیں جیسے ان سب باتوں کاحکم مسلمانوں کواسلام دیتا ہے حالاں کہ اس وقت دنیا میں اسلام سے زیادہ سچا اور پاکیزہ مذہب دنیا میں کوئی دوسرا نہیں ہے۔اسلام نے ایک سے زیادہ بیوی رکھنے کی اجازت مردوں کواس لئے دی ہے تاکہ مرد بے راہ روی کا شکار نہ ہواور بیوہ اور مطلقہ عورتیں بیوی بن کرکسی گھر میں پہنچ جائیں اور''رکھیل''اورداشتاؤں کا سلسلہ پنپنے نہ پائے،جوغیر مسلمین میں اس وقت بہت تیزی کے ساتھ پروش پارہا ہے لیکن اس پرکسی کوکوئی تکلیف نہیں ہے۔دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ جہاں ایک سے زیادہ بیوی رکھنے پرپابندی ہے وہاں زنا کاری عام ہے۔

کسی عورت کوبیوی بنانا ایک طرح کی عزت دینا ہےاورکسی عورت کورکھیل بنانا ایک طرح کی تذلیل ہے لیکن عورت کی اس تذلیل پر میڈیا اس لئے نہیں چیختا کیوں کہ میڈیا کے ٹھیکیداراس طرح کی مروجہ مراعات سے خود بھی کہیں نہ کہیں مستفیض ہورہے ہیں۔

اسلام میں''طلاق'' برے شوہروں سے نجات کاایک ذریعہ بھی ہے۔غیر مسلمین میں طلاق بہت مشکل ہےاور خلع کا بھی کوئی تصور موجود نہیں ہے،اسی لئے ہزاروں ہندوعورتیں ہمارے وزیراعظم کی بیوی کی طرح کسمپرسی کی زندگی گذاررہی ہیں۔ان کی صورت حال یہ ہے کہ نہ پائے ماندن نہ جائے رفتن۔ان عورتوں پرکوئی رحم بھی کھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔غیر مسلمین میں رکھیل رکھنے کامزاج ہےاور بیویوں کوپیرکی جوتی سمجھنا ایک طرح کا چلن ہے۔ان عورتوں کی ہمدردی میں کوئی زبان نہیں کھول سکتا کیوں کہ فرقہ پرستی کی وجہ سے زبان صرف مسلمانوں کے خلاف ہی کھولی جاسکتی ہے کیوں کہ مسلمانوں کےاوراسلام کے خلاف بکواس کرنا ہی اس دور کی سیاست ہے۔

قسط نمبر: ۱۴

اسم اعظم

حسن الہاشمی

بعض مشائخ اور صوفیاء کے نزدیک "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" اسم اعظم ہے۔ اگر کوئی بندہ خلوص دل اور یقین کامل کے ساتھ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہے گا اور اس کے بعد اپنے رب کی بارگاہ میں اپنی حاجات رکھے گا یا کوئی بھی دعا کرے گا تو یقیناً اس کو مقبولیت کا شرف عطا ہوگا، اس کی دعائیں قبول ہوں گی اور اس کی حاجتیں پوری ہوں گی۔ اگر کوئی شخص "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کو ہمیشہ اپنے ورد میں رکھے گا تو وہ انشاء اللہ ہمیشہ سرفراز بھی ہوگا اور سرخرو بھی۔

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی صدق دل سے "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیتے ہیں اور اگر کسی بھی دن بندہ ۳ بار "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہتا ہے تو فرشتہ اس سے کہتا ہے کہ تیرا رب تیری طرف متوجہ ہے تو جو چاہے اس سے مانگ لے وہ تیری دعا قبول کرے گا اور تجھے تیری ضرورت کے مطابق عطا کرے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے اور وہ شخص "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہہ رہا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہا، تو اللہ سے سوال کر کیوں کہ اللہ تیری طرف متوجہ ہے وہ تیری فریاد سنے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی طالب علم "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" چالیس مرتبہ پڑھ کر اللہ سے امتحان میں کامیابی کی عطا کرے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے اور وہ اچھے نمبروں سے پاس ہو جاتا ہے لیکن پڑھنا اور امتحان کے لئے محنت کرنا وہ اپنی جگہ ضروری ہے کیوں کہ اللہ دعائیں ان ہی کی سنتا ہے جو تمام اسباب کو ملحوظ رکھتے ہوئے دعا کریں۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کسی شخص پر کوئی بڑی مصیبت آگئی ہو اور کسی بھی طرح اس مصیبت سے نجات نہ مل پا رہی ہو تو اس کو چاہئے تین ہزار مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد مصیبتوں سے نجات کی دعا مانگے، انشاء اللہ بہت جلد اس کو مصیبتوں سے خواہ وہ مصیبتیں کتنی بھی بڑی ہوں نجات مل جائے گی۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر فرض نماز کے بعد جو صرف تین بار "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھتا ہے تو وہ ہمیشہ اللہ کے رحم و کرم کا حق دار بنتا ہے اور اس کی جائز خواہش اور ضرورتیں خود بخود پوری ہوتی رہتی ہیں اور وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی امان میں رہتا ہے۔

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت زید ابن حارثہ رضی اللہ عنہ نے طائف جانے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے ایک خچر کرائے پر لیا، خچر کا مالک ڈاکو تھا اور ڈکیتی ڈالنا اور رہزنی کرنا اس کا پیشہ تھا وہ اور حضرت زید ابن حارثہؓ جس وقت ایک بیابان جنگل سے گزرے تو حضرت زیدؓ نے دیکھا کہ ایک جگہ بہت سی لاشیں پڑی ہوئی تھیں، وہاں پہنچ کر ڈاکو حضرت زیدؓ کی طرف بڑھا، تاکہ انہیں بھی وہ قتل کر دے۔ حضرت زیدؓ نے ڈاکو سے کہا کہ تم مجھے دو نفلیں پڑھنے کی مہلت دو، ڈاکو نے کہا کہ یہ لوگ جو مرے پڑے ہیں یہ بھی نمازی تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی میرے وار سے نہ بچ سکا، ڈاکو نے نماز پڑھنے کی اجازت دیدی۔ حضرت زید ابن حارثہؓ نے دو رکعت نماز پڑھ کر تین مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" کہا اچانک غیب سے ایک گھوڑے پر سوار ایک شخص نمودار ہوا اور اس نے ڈاکو کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور حضرت زید ابن حارثہ بچ گئے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو لوگ صبح شام گیارہ مرتبہ "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" پڑھنے کا معمول رکھتے ہیں وہ کامیاب زندگی گزارتے ہیں بقدم قدم پر ان کی مدد ہوتی ہے، وہ کبھی فقر و فاقہ کا شکار نہیں ہوتے اور دنیا میں انہیں زبردست مقبولیت اور محبوبیت عطا ہوتی ہے اور دشمنوں پر ان کا رعب اور دبدبہ قائم رہتا ہے اور وہ ناگہانی موت اور حادثوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ اکثر اکابرین کے نزدیک "یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْن" اسم اعظم ہے اس لئے اس کے ذریعہ ہمیں اللہ سے فریاد کرنی چاہئے اور اس کے ذریعہ ہمیں اپنی خاص دعائیں کرنی چاہئیں ایمان و یقین کے ساتھ، انشاء اللہ وہ سب کچھ ملے گا جس کی ہمیں ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆

فرمان رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوبکر بن ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان بیان کیا۔ ''جنت کے دروازے تلواروں کے سائے تلے ہیں۔'' یہ سن کر ایک شخص جو پراگندہ حال تھا اٹھ کر کہنے لگا۔ ''ارے ابوموسیٰ کیا تو نے فی الواقع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے یہ ارشاد سنا ہے۔؟''

ابوموسیٰؓ نے کہا۔ ''بے شک۔'' اس کے بعد وہ شخص اپنے ساتھیوں کی طرف لوٹا اور ان سے کہا۔ ''ساتھیو! السلام علیکم'' پھر اپنی تلوار کی نیام توڑ کر پھینک دی اور دشمن کی صفوں میں گھس گیا اور خوب ضرب وحرب کی داد دی، یہاں تک کہ خود بھی شہید ہوگیا۔ (مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کو کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟'' ارشاد فرمایا۔ ''وقت پر نماز پڑھنا'' میں نے عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' فرمایا۔ ''والدین سے حسن سلوک'' عرض کیا۔ ''اس کے بعد کونسا عمل؟'' زبان رسالت سے ارشاد ہوا، اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ (بخاری و مسلم)

اقوال زریں

☆ خاموشی عالم کے لئے زیور اور جاہل کے لئے پردہ ہے۔

☆ دوست کو اس کی صورت سے نہیں سیرت سے پہچانو۔

☆ فتح خرگوش کے پیروں، مرد کے دماغ اور عورت کی زبان میں ہوتی ہے۔

☆ بعض عورتیں شکست کو مان لیتی ہیں فتح حاصل کرنے کیلئے۔

☆ پھول خوشبو سے، چاند روشنی سے اور انسان اچھے کردار سے پہچانا جاتا ہے۔

☆ شرم میں کشش حسن سے زیادہ ہوتی ہے۔

مولانا رومؒ کے ارشادات

☆ اللہ کے پاک بندوں کو اپنے جیسا مت سمجھو۔

☆ موت کا ایک وقت مقرر ہے اور یہ مقررہ جگہ پر آکر رہتی ہے۔

☆ اگر شیر کی گردن میں زنجیر پڑی ہو تو بھی وہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے تمام جانوروں کا سردار ہوتا ہے۔

☆ موسم بہار آتا ہے تو خاک سے سبزہ اور پھول پھوٹ پڑتے ہیں لیکن پتھر اس وقت بھی سرسبز نہیں ہوتا، اگر سربلندی چاہتے ہو تو خاک بنو، پتھر نہ بنو۔

☆ دوستوں کے پاس خالی ہاتھ جانا ایسے ہے جیسے آٹے کی چکی پر گیہوں کے بغیر جانا۔

☆ علم کی تلوار، لوہے کی تلوار سے زیادہ تیز بلکہ فتح وکامرانی میں ۱۰۰ لشکروں سے بڑھ کر ہے۔

☆ عشق کا مذہب تمام دینوں سے جدا ہے، عاشقوں کا مذہب وملت صرف خدا ہے۔

☆ اہل حق کی برکت سے بیابان بھی گلزار بن جاتے ہیں۔

☆ باطن کی دولت دنیا کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

انمول موتی

☆ مسلسل محنت کا دوسرا نام کامیابی ہے۔

☆دولت کی حرص انسان کو اللہ کی یاد سے غافل کردیتی ہے۔

☆دنیا کی عزت مال سے اور آخرت کی عزت اعمال سے ہوتی ہے۔

☆جو چیز حاصل نہیں ہوسکتی اس کی خواہش فضول ہے۔

رہنما باتیں

☆لوگوں سے بے رخی اور لاپرواہی نہ کرنا ایسا آدمی مصیبت میں اکیلا رہ جاتا ہے۔

☆محبت سے خالی دل اس غار کی مانند ہے جس میں جانور بھی داخل ہونے سے گھبراتے ہیں۔

☆ہر شخص سچا دوست تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن وہ خود اچھا دوست بننے کی کوشش نہیں کرتا۔

☆اگر روزی عقل سے حاصل کی جاتی تو دنیا کے بے وقوف بھوکے مرجاتے۔

☆سخاوت کا درس ان بارشوں سے سیکھو جو پھولوں کے ساتھ کانٹوں پر بھی برستی ہیں۔

☆جب تمہارے سپرد کوئی امانت کی جائے تو اس میں خیانت نہ کرو۔

☆ہمیشہ بروں کی صحبت سے بچو اور نیکوں میں بیٹھو۔

شمع فروزاں

☆انسان ہو کر ایسے کام نہ کرو جس سے انسانیت کا دامن داغدار ہوجائے۔

☆رشتے خون کے ہوں یا خلوص کے باہمی رویئے انہیں اہم بناتے ہیں۔

☆تمہارے ایمان کی نشانی سادگی ہے۔

☆محبت کا ایک لمحہ نفرتوں کے سو برس پر بھاری ہے۔

☆وقت ایک اجنبی پرندہ ہے اگر ایک بار ہاتھ سے نکل جائے تو کبھی واپس نہیں آتا۔

☆مت چنو ایسا پھول جو آپ کی زندگی کو ویران کردے۔

☆گناہ کے بعد ندامت بھی توجہ کی شاخ ہے۔

☆دوست سب کو رکھو مگر اعتبار کسی پر نہ کرو۔

☆خوش مزاجی محبت کی کشش کا باعث ہے۔

☆جھوٹ ایک خیانت ہے۔

☆سچا شخص ہمیشہ عزت دار اور جلیل رہتا ہے۔

☆مصیبت کی جڑ انسان کی گفتگو کا انداز ہے۔

قیمتی باتیں

☆اگر تم ایک پنسل بن کر کسی کی خوشیاں نہیں لکھ سکتے تو کوشش کرو کہ ایک ربڑ بن کر اس کے غم مٹادو۔

☆خدا جاننے سے نہیں ماننے سے ملتا ہے۔

☆غم کتنا ہی سنگین کیوں نہ ہو صرف نیند سے پہلے تک ہے۔

☆بدی کی طرف مائل ہو کر بھی بدی نہ کرنا نیکی ہے۔

☆ایسے شخص کو دوست نہ بناؤ جو ہر کسی کا دوست ہو۔

☆بھول کر بھی کامیابی کو دماغ میں اور ناکامی کو دل میں جگہ نہ دو، بلکہ یہ یاد رکھو کہ کامیابی دماغ میں جگہ پالے تو تکبر اور ناکامی دل میں جگہ بنالے تو مایوسی بڑھ جاتی ہے۔

☆ حرص اور لالچ دو بدبودار لاشیں ہیں کبھی بھولے سے بھی انہیں دل کی مقدس زمین میں دفن نہ ہونے دو۔

☆ مثبت رویئے اور مثبت فکر کے ساتھ ہی انسان کی شخصیت نکھر کر سامنے آتی ہے۔

اقوال

☆ کسی انسان کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ تلاش رزق کی بجائے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور دعا کرے کہ اے اللہ مجھے رزق دے، تمہیں معلوم ہے کہ آسمان سے سونا اور چاندی نہیں برستا۔

☆ لوگ بیماری کے خوف سے غذا چھوڑ دیتے ہیں مگر عذاب کے ڈر سے گناہ نہیں چھوڑتے۔

☆ چار ہزار اقوال میں سے میں نے چار کلمے منتخب کئے ہیں، ان میں سے دو یاد رکھنے کے اور دو بھول جانے کے قابل ہیں۔

☆ اللہ اور موت کو یاد رکھو۔

☆ اپنی نیکی اور دوسرے کی بدی کو بھول جاؤ۔

یاد رکھنے کی باتیں

☆ چھوٹے چھوٹے نوالے بنائیں اور غذا (جیسے سینڈوچز) کو چھوٹے حصوں میں تقسیم کرلیں۔

☆ غذا آہستگی سے اور چبا کر کھائیں، اس سے معدے پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

☆ اپنی پلیٹ کو بھرنے کی بجائے تھوڑا تھوڑا حصہ لے کر کھائیں تا کہ پلیٹ میں کھانا نہ بچے۔

☆ برتنوں کو ٹکرانے سے بچائیں، ان کی آوازیں بدتہذیبی میں شمار ہوتی ہیں۔

☆ اول یہ کہ کھاتے وقت باتیں نہ کریں (خاص کر جب نوالہ آپ کے منہ میں ہو) اور کھاتے وقت منہ سے آوازیں نہ نکالیں، دوسرا ہلکے پھلکے موضوعات کا انتخاب کریں۔

☆ چباتے وقت ہونٹوں کو ملا کر رکھئے اور منہ بند کرکے چبایئے سامنے کے دانتوں سے صرف کاٹنے کا کام کیجئے اور اطراف کے دانتوں سے غذا چبایئے۔

☆ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد اپنے ہاتھ اور منہ اچھی طرح دھو اور صاف کرلیجئے، اگر ہاتھ دھونے کا پیالہ سامنے رکھا ہے تو آہستگی سے انگلیاں ڈبو کر ہاتھ نیپکن سے صاف کرلیجئے۔

جب دولت آتی ہے

☆ بخل آتا ہے، سخاوت جاتی ہے۔

☆ سنگ دلی آتی ہے، رحم دلی جاتی ہے۔

☆ حرص آتی ہے، قناعت جاتی ہے۔

☆ نفرت آتی ہے، محبت جاتی ہے۔

☆ فرعونیت آتی ہے، انسانیت جاتی ہے۔

☆ جھوٹ آتا ہے، راست گوئی جاتی ہے۔

☆ غم آتا ہے، خوشی جاتی ہے۔

☆ بیماری آتی ہے، صحت جاتی ہے۔

مہکتی کلیاں

☆ لمبی دوستی کے لئے دو چیزوں پر عمل کرو، ایک دوست سے غصہ میں بات نہ کرو، دوسرے دوست کی بات کو غصہ میں کہی بات دل پر مت لو۔

☆ اگر ہارنے والے کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہو تو جیتنے والے کے لئے جیت کا مزہ جاتا رہتا ہے۔

☆ اپنے دل میں ایسے انسان کی محبت پیدا کرو جو تمہیں اپنے رب کے بے حد قریب کردے۔

☆ لوگ تمہیں بچھڑنے کے بعد بھی بھول نہ پائیں یہی زندگی کا سب سے قیمتی سرمایہ ہے۔

☆ اپنے آپ کو کسی کی نظروں میں مت گراؤ کیوں کہ لوگ تو گرے ہوئے مکان کی اینٹیں تک لے جاتے ہیں۔

☆ شرافت سے جھکا ہوا سر ندامت سے جھکے ہوئے سر سے بہتر ہے۔

☆ وقت کو پیچھے سے مت پکڑو، اس کو آگے سے روک کر قابو کرنے کی ہمت کرو۔

☆ ماضی کی تلافی مستقبل سے کرو اور پچھلے گناہوں کو نئی نیکیوں سے مٹادو۔

☆ ناامیدی موت کے قریب لے جاتی ہے۔

☆ زندگی کے حساب کتاب میں دوستوں کو جمع، دشمنوں کو نفی، خوشیوں کو ضرب دو۔

☆ ہر علم والے کے اوپر ایک علم والا ہے۔

انمول موتی

☆ مصائب گناہوں کا نتیجہ ہوتا ہے اور گناہگار کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مصیبتوں کے نزول کے وقت واویلا کرے۔ (امام ابوحنیفہ)

☆ دنیا میں ان ہی لوگوں کو عزت اور عظمت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے اپنے استادوں کا احترام کیا ہوتا ہے۔ (سرسید احمد خاں)

☆ دوسروں کا بھلا کرتے وقت یقین رکھو کہ تم اپنا بھلا کر رہے ہو۔ (فارابی)

☆ مسکراہٹ روح کا دروازہ کھول دیتی ہے۔ (البیرونی)

رنگ اور خواتین

☆ جو خواتین سبز رنگ پسند کرتی ہیں وہ ہر حال میں خوش رہتی ہیں۔

☆ جن خواتین کی پسند سرخ رنگ ہوتا ہے وہ ہمیشہ غصہ میں رہتی ہیں۔

☆ سفید رنگ پسند کرنے والی خواتین امن پسند ہوتی ہیں۔

☆ وہ خواتین جو رونا دھونا مچائے رکھتی ہیں وہ کالا رنگ پسند کرتی ہیں۔

☆ گلابی رنگ کو چاہنے والی خواتین قناعت پسند ہوتی ہیں۔

☆ پیلا رنگ پسند کرنے والی خواتین نرم خو ہوتی ہیں۔

☆ جو خواتین بلندی کی جستجو رکھتی ہیں وہ نیلا رنگ پسند کرتی ہیں۔

☆ نارنجی رنگ پسند کرنے والی خواتین نخرے باز ہوتی ہیں۔

☆ جامنی رنگ چاہنے والی خواتین سچائی پسند ہوتی ہیں۔

☆ بھورا رنگ پسند کرنیوالی خواتین محنتی اور سخت جان ہوتی ہیں۔

منتخب اشعار

وہ کبھی نہ بن سکی ہے وہ کبھی نہ بن سکے گی
کسی دل کی جو عمارت تری بے رخی نے ڈھادی

☆

اہم سوال ہے لیکن جواب رہنے دو
ہے مصلحت کا تقاضا حجاب رہنے دو

☆

ابھی تو صرف سنائی ہے داستاں تم نے
ابھی جو ہم کو سنانا ہے حال باقی ہے

☆

روٹھنا تم کو ہر ایک بات پہ گر آتا ہے
سن لو ہم کو بھی منانے کا ہنر آتا ہے

☆

مر بھی جاؤں تو کہاں لوگ بھلا ہی دیں گے
لفظ مرے میرے ہونے کی گواہی دیں گے

☆

جاگے ہوئے ہوئی تھی تبسم کو کچھ ہی دیر
آنسو یہ بول اٹھے کہ بیدار ہم بھی ہیں

☆

پہلو میں رہ کے دل بھی ہمارا نہیں ہوا
اس سے بڑا تو کوئی خسارہ نہیں ہوا

☆☆

☆ اپنے آپ کو مظلوم کی بددعا سے بچاؤ۔

☆ اپنے کام کی تکمیل میں رازداری سے کام لو۔

☆ دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

☆ سب سے اچھا شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور اعمال نیک ہوں اور سب سے برا شخص وہ ہے جس کی عمر لمبی اور اعمال برے ہوں۔

☆☆☆

قسط نمبر:۱۸

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذو الفقار علی نقشبندی

اللہ کا ذکر سیکھنے کی چیز

اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِیْلًا ○ اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو، اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کیسے کریں؟ یہ چیز سیکھنے سے آتی ہے، دنیا کا ہر چھوٹا بڑا کام انسان سیکھتا ہے تو کرنا آتا ہے، ایک بچی گھر کے اندر کھانا پکانا سیکھتی ہے تو پھر اچھا کھانا پکانے والی بن جاتی ہے، کپڑے سینا سیکھتی ہے پھر وہ اس فن کو جان لیتی ہے، ہر چھوٹے سے چھوٹے کام کو سیکھنا پڑتا ہے، مشائخ نے فرمایا۔

ہرآں کارے کہ بے استاد باشد
یقیں دانی کہ بے بنیاد باشد

(ہر وہ بندہ جو بے استاد ہوتا ہے جان لو کہ وہ بے بنیاد ہوتا ہے)

جسمانی علاج کے لئے طبیب کی ضرورت

جس طرح کوئی بچی بیمار ہو تو وہ اپنی من مرضی سے گولیاں استعمال نہیں کرتی، ٹیبلیٹ استعمال نہیں کرتی، بلکہ کسی ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتی ہے جو اس کی بیماریوں کے بارے میں اس کی تشخیص کر کے دوا تجویز کر سکے پھر جب وہ دوا استعمال کرتی ہے تو تھوڑے دنوں میں اس کی بیماری دور ہو جاتی ہے، اسی طرح انسان کے اندر باطنی بیماریاں ہیں، حسد، کینہ، بغض، غضب، شہوت، بخل، حرص، یہ سب کی سب باطنی بیماریاں ہیں، ان کے علاج کے لئے بھی دواؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔ نبی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ "ذِكْرُ اللّٰهِ شِفَآءُ الْقُلُوْبِ" اللہ تعالیٰ کا ذکر دلوں کے لئے شفا ہے، اب اس ذکر کو کیسے کریں؟ اس کے لئے تعلیم کی ضرورت ہے، تشخیص کی ضرورت ہے۔

بن استادی کا نقصان؟

ہر انسان کی طبیعت کے مطابق بیماری کی دوا مختلف ہوتی ہے، اسی طرح ہر انسان کی شخصیت کے مطابق اس کا ذکر بھی مختلف ہوتا ہے، اگر کوئی خود ہی ذکر کرنا شروع کر دے تو کئی مرتبہ باطنی بیماریاں گھٹنے کے بجائے الٹا بڑھ جاتی ہیں۔ جیسے انسان اپنی بیماری کا علاج خود شروع کر دے تو اس کا مرنا آسان ہو جاتا ہے، ایسے ہی جو انسان بنا سیکھے ذکر کر لے، تو روحانی موت مرنا آسان ہوتا ہے، شیطان انسان کو بہکا دیتا ہے، ہم نے تو یہاں تک دیکھا کہ کوئی ڈاکٹر بیمار ہوتا ہے تو اپنی دوا خود استعمال نہیں کرتا بلکہ دوسرے ڈاکٹر کو چیک اپ کروا کے پھر (Third opinion) لینے کے بعد تب اپنی دوائیاں استعمال کرتا ہے۔

باطنی بیماری کی علامات

ہم باطنی بیمار ہیں یا نہیں، اس کی ایک آسان سی علامت یہ ہے کہ اگر ہم لوگوں کے سامنے اور ہیں اور تنہائی میں کچھ اور ہیں، ظاہر میں کچھ اور ہیں، اندر خانہ کچھ اور ہیں اپنے گناہوں کو چھپائے پھرتے ہیں تو یہ دوغلا پن بیماری کی علامت ہے۔

ایک دوسری علامت قرآن میں ہے۔ نبی علیہ السلام کی بیویو! "فَیَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ" ایسا نہ ہو کہ طمع کرے وہ بندہ جس کے دل میں مرض ہے تو قرآن پاک کی اس آیت سے پتہ چلا کہ جب کسی غیر محرم کو دیکھ کر دل میں طمع پیدا ہو، لالچ پیدا ہو، گناہ کی طرف دھیان جائے تو یہ انسان کے دل میں مرض ہونے کی دلیل ہوتی ہے۔ جب کوئی انسان دوغلی زندگی گزارے تو یہ دوغلا پن مرض ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا"

شیخ کسے کہتے ہیں؟

دنیا میں جسمانی ڈاکٹر کو طبیب کہتے ہیں اور روحانی بیماریوں کے ڈاکٹر کو مرشد اور پیر کہتے ہیں، اس کی کچھ نشانیاں ہیں جیسے ڈاکٹر وہی ہوتا ہے کہ جس نے علم حاصل کیا ہو (House Job) کی ہو، ڈاکٹروں کے زیر نگرانی رہ کر اس نے اس کام کو سیکھا ہو اور پھر اسے دوسروں کی

بیماریوں کا علاج کرنے کی اجازت مل گئی ہو۔ اسی طرح شیخ بھی ہوتا ہے کہ جس نے کسی اللہ والے کی صحبت میں رہ کر اپنی بیماریوں کا علاج کروایا ہو، جس کے پاس شریعت وسنت کا علم ہو، زندگی اس کے مطابق ہو اور اس کو شیخ نے دوسروں کو اللہ اللہ سکھانے کی اجازت دی ہو تو ایسے شخص کو شیخ کہتے ہیں، ایسے شیخ سے جو تعلق اختیار کیا جاتا ہے اس کو بیعت کہتے ہیں، اگر کوئی آدمی خود ساختہ بن جائے تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی آدمی (ہاؤس جاب) کئے بغیر ڈاکٹر بن جائے۔

جیسے لوگوں کے فیملی ڈاکٹر (گھریلو ڈاکٹر) ہوتے ہیں ہر بیماری میں اسی سے رجوع کرتے ہیں اور یہی بہتر ہوتا ہے کہ ایک ہی ڈاکٹر سے رجوع کیا جائے، کیوں کہ وہ بندے کی (Physical History) سے واقف ہوتا ہے، اسی طرح شیخ کے ساتھ جو تعلق رکھا جاتا ہے وہ روحانی بیماریوں کے علاج کیلئے جب آپ کسی ڈاکٹر کے پاس چیک اپ کے لئے جائیں تو آپ کی رجسٹریشن کرتے ہیں، ایک فارم بھرواتے ہیں، اس فارم پر آپ کی (Brief History) بھی لکھتے ہیں، کوائف بھی لکھتے ہیں اور پھر آپ کی (Diagnoses) بھی اسی پر لکھتے ہیں، یہ رجسٹریشن ہوجاتی ہے (tPatient) (مریض) کی کسی ڈاکٹر کے پاس، اسی طرح شیخ کی خدمت میں بیٹھ کر چند کلمات توبہ کے پڑھ لینا یہ حقیقت میں اس بندے کی (Registeration) ہوجاتی ہے اس کے شیخ کے پاس، یہ ایک باضابطہ طریقہ شریعت نے بنادیا کہ اس طرح انسان اپنا روحانی تعلق اپنے شیخ کے ساتھ جوڑ سکتا ہے۔

بیعت کے وقت کی توبہ

یوں تو توبہ انسان گھر کے کونہ میں بیٹھ کر بھی کرسکتا ہے مگر اس توبہ کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے گارنٹی نہیں ہے، وعدہ نہیں ہے، وہ چاہے تو قبول کرے اور چاہے قبول نہ کرے، لیکن ایک ایسا طریقہ ہے کہ جس طریقہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے گارنٹی ہے کہ اگر تم میرے محبوب کے اس سنت طریقے پر توبہ کروگے تو میں یقیناً تمہاری توبہ قبول کرلوں گا۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ دو آدمی آپس میں کچھ بات طے کرتے ہیں، سادہ کاغذ پر لکھ لیتے ہیں اور کسی اختلاف کے موقع پر کورٹ میں جاتے ہیں تو کورٹ والے اس سادہ کاغذ کی تحریر کو کوئی ویلو (اہمیت) نہیں دیتے، وہ کہتے ہیں کہ ہمارے پاس تو اسٹامپ پیپر (سرکاری کاغذ) لائیے یہ ایک خاص کاغذ ہوتا ہے، چھپا ہوا، ٹکٹ اس پر لگتے ہیں، اس پر اگر کوئی آدمی کسی کو کوئی (Comment) لکھ کردیدے تو پھر قانون اس کی حیثیت کو (Accept) کرتا ہے، اسی طرح گھر میں توبہ کرنا سادہ کاغذ پر لکھنے کے مانند ہے اور کسی شیخ کی موجودگی میں توبہ کرنا اسٹامپ پیپر پر توبہ کرنے کے مانند ہے، لہٰذا اللہ تعالیٰ کے یہاں ایسی توبہ جلدی قبول ہوتی ہے۔

بیعت کی قسمیں

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابہ کرامؓ سے کئی طرح کی بیعت لی، پوری شریعت پر عمل کرنے کے لئے یا شریعت کے کسی ایک جزو پر عمل کرنے کے لئے کسی کے پاس عہد کرنا، اس کو بیعت کہتے ہیں تو صحابہ کرام سے مختلف طریقوں کی بیعت لی، ان میں۔

(۱) بیعت اسلام تھی، یعنی جب وہ کفر سے توبہ کرکے اسلام میں آئے تھے تو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں پر بیعت کرتے تھے، اس کو بیعت اسلام کہا جاتا تھا، جیسے بیعت عقبہ اولیٰ، بیعت عقبہ ثانی ہے، نبی علیہ السلام نے ہجرت نہیں کی، مکہ مکرمہ میں ہیں، مدینہ کے لوگ حج پر آتے تھے اور منیٰ پر نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر اسلام قبول کرتے تھے، اسے بیعت اسلام کہا جاتا تھا۔

(۲) ایک بیعت جہاد ہوتی ہے کہ جب جہاد میں کوئی آدمی اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا عہد کرنا چاہے تو وہ بیعت کرے، صحابہ کرامؓ نے نبی علیہ السلام سے یہ بیعت بھی کی، اس کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ فتح میں ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ (لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ یُبَایِعُوْنَکَ تَحْتَ الشَّجَرَۃِ)

"تحقیق کہ اللہ تعالیٰ راضی ہوگیا ان ایمان والوں سے جنھوں نے درخت کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔" اس کو بیعت رضوان کہتے ہیں، صلح حدیبیہ کے موقع پر یہ بیعت ہوئی، صحابہ کرامؓ کو اس پر بڑا ناز تھا، بڑی دل میں خوشی تھی اور اس وجہ سے وہ خوشی میں شعر پڑھا کرتے تھے۔

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدًا
عَلَی الْجِھَادِ مَا بَقِیْنَا اَبَدًا

(۳) ایک تیسری بیعت ہے جس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ صحابہ

کرامؓ یہ بیعت کرتے تھے، نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر مرد بھی کرتے تھے، عورتیں بھی کرتی تھیں۔

مردوں کی بیعت کا ثبوت

مردوں کی بیعت کا تذکرہ بخاری شریف میں ہے۔ عبادہ بن صامتؓ ایک صحابی جن کے بارے میں بخاری شریف کے الفاظ ہیں۔ ''وَکَانَ شَھِدَ بَدْرًا '' بدر کے دن بھی یہ حاضر تھے، یعنی بدری صحابہ ہیں، اتنے جلیل القدر نقباء میں سے ہیں، ہجرت سے پہلے انہوں نے نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر منیٰ میں اسلام قبول کیا ہوا تھا اور جب قرآن کریم کو جمع کرنے کی کمیٹی بنی زید بن ثابتؓ کی امارت میں تو اس کمیٹی کے بھی رکن تھے، اتنے جلیل القدر صحابی، وہ کہتے ہیں کہ ہم بہت سے صحابہ کرامؓ نبی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب نے اپنا ہاتھ پھیلایا اور فرمایا تم مجھ سے بیعت کیوں نہیں کرتے؟ ہم نے عرض کیا، اے اللہ کے نبیؐ! کس بات پر بیعت کریں، فرمایا تم شرک نہیں کروگے، فلاں گناہ نہیں کروگے، فلاں گناہ نہیں کروگے، کچھ گناہ گنوادیئے، ہم نے کہا ہم حاضر ہیں، چنانچہ سب لوگوں نے ان گناہوں سے بچنے کے لئے نبی علیہ السلام کے ہاتھوں پر بیعت کی، اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔

عورتوں کی بیعت کا ثبوت

عورتوں کی بیعت توبہ کا تذکرہ قرآن مجید میں سورۃ الممتحنہ میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں (یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ) اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ) جب آئیں آپ کے پاس ایمان والی عورتیں، اب دیکھیں یہاں یہ نہیں کہا (اِذَا جَآءَکَ الْکَافِرَاتُ، اِذَا جَآءَکَ الْمُشْرِکَاتُ، اِذَا جَآءَکَ الْمُنَافِقَاتُ) نہ یہ مشرکہ ہیں، نہ کافرہ ہیں، نہ منافقہ ہیں، کون ہیں؟ (اِذَا جَآءَکَ الْمُؤْمِنٰتُ) یہ مومنات ہیں، صحابیات ہیں، بیعت اسلام کر کے دین اسلام میں داخل ہوچکی ہیں وہ کس لئے آئی ہیں؟ (یُبَایِعْنَکَ) آپ سے بیعت کرنے کے لئے اب قرآن مجید کا یہ لفظ بتا رہا ہے کہ اسلام لانے کے بعد بھی کوئی بیعت ہوتی ہے جو کی جاتی ہے۔ اس بیعت کا آخر کوئی مقصد ہوگا، قرآن مجید نے اس کو بھی واضح کر دیا (عَلٰی اَنْ لَّا یُشْرِکْنَ بِاللّٰہِ شَیْئًا) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ گی، چوری نہیں کروگی (وَلَا یَزْنِیْنَ) اپنی عزت وناموس کی حفاظت کروگی (وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُھْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْھِنَّ وَاَرْجُلِھِنَّ) کسی پر بہتان نہیں باندھوگی (وَلَا یَعْصِیْنَکَ فِیْ مَعْرُوْفٍ) اے محبوب کسی بھی معروف کام میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی، یعنی سنت پر عمل کرنے کی کوشش کریں گی۔ یہاں کے آنے کا مقصد ہے اور اس مقصد کے لئے یہ بیعت کرنا چاہتی ہیں (فَبَایِعْھُنَّ) آپ انہیں بیعت کر لیجئے (وَاسْتَغْفِرْ لَھُنَّ اللّٰہَ) یہ ہے اصل راز بیعت کا کہ یہ عورتیں توبہ کریں گی ہی، آئی جو اس نیت سے ہیں۔ اے محبوب آپ بھی ان کے لئے توبہ کیجئے (اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ) بے شک اللہ تعالیٰ غفور اور رحیم ہے۔ مفسرین نے لکھا، اللہ تعالیٰ نے اِنَّ کی تاکید کی مہر لگا کر ایسے طریقہ کار میں توبہ کی قبولیت کا وعدہ فرمادیا، لہٰذا جو بندہ اس سنت طریقہ کے اوپر توبہ کرے گا اِنَّ کی مہر ہے اللہ کی طرف سے گارنٹی ہے کہ میرے بندو! اس طرح سے کی ہوئی توبہ کو میں پروردگار ضرور قبول کروں گا تو آدمی خود بھی توبہ کرتا ہے اور شیخ بھی توبہ کراتے ہیں، چونکہ وہ نائب رسول ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کام امت کے علماء صلحاء کے کندھوں پر رکھ دیا لہٰذا وہ نائب بن کر وکیل بن کر کام کرتے ہیں، اپنی طرف سے نہیں کرتے، ان کو مشائخ کی طرف سے حکم ہوتا ہے۔ چنانچہ نبی علیہ السلام کا کام سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے سنبھالا ان کا کام آگے چلتے چلتے ہم تک پہنچا، ہمارے پاس باقاعدہ مشائخ کے نام موجود ہیں، جنہوں نے یہ دین کا کام کیا اور اس عاجز کے شیخ نے اس عاجز کو باقاعدہ اس کام کے لئے حکم فرمایا اسی لئے اس کام کی خاطر اور بزرگوں کی اس نسبت کا نور پھیلانے کی خاطر یہ عاجز ہر وقت سفر میں ہوتا ہے اور اپنے بڑوں کے ڈالے ہوئے اس بوجھ سے سبکدوش ہونے کے لئے کوششیں تیز کرتا ہے، ایسا نہ ہو کہ قیامت کے دن مشائخ کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑے، اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ اس کا تذکرہ قرآن مجید میں موجود ہے اب بتایئے! اگر صحابیات نے نبی علیہ السلام کے پاس آکر بیعت کی تو اگر آج کی کوئی عورت یہ توبہ کی بیعت کرنا چاہے تو کیا وہ اس عمل سے محروم ہوگئی؟ نہیں، جس طرح نبی علیہ السلام کی یہ سنت اس زمانہ میں تھی یہ سنت آج تک جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی، چنانچہ اس کو بیعت توبہ کہتے ہیں۔ ☆☆

اعمال سلطانی

تحریر: محمد الیاس

ظالم سے نجات

ایک کاغذ پر لکھ کر پاس رکھیں اور ذیل کی آیت کا لاتعداد ورد کرتے رہیں۔ اس آیت کی برکت سے ظالم جابر کے ظلم سے محفوظ رہے گا۔

"لَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ" (پارہ ٦ کی پہلی آیت)

جان ومال کی حفاظت

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ اول وآخر تین مرتبہ درود شریف ۳۶۰ رمرتبہ نماز عشاء کے بعد، جان ومال کی حفاظت ہو۔ دشمن وچور عاجز ہوگا۔

خاتمہ آنکھوں کی بیماری

الحمد شریف ۳۳ ربار فَکَشَفْنَا عَنْکَ غِطَآئَکَ فَبَصَرُکَ الْیَوْمَ حَدِیْد ۲۱۵۰ ردرود شریف اول وآخر تین بار ہر نماز کے بعد پڑھ کر ہاتھ کی انگلیوں پر دم کریں اور آنکھوں پر پھیر لیں، انشاء اللہ آنکھ کی ہر قسم کی بیماری دفع ہوگی۔

خاتمہ مرگی اور آسیبیت

پانی پر سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی اور پانچ آیت اول سورۃ جن پڑھ کر دم کرے۔ اور اس کے منہ پر چھینٹا مارے۔ ان شاء اللہ اچھا ہوگا۔ اور آسیب زدہ پر بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥ آلٓمٓصٓ طٰهٰ طٰسٓمٓ کٓهٰیٰعٓصٓ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ حٰمٓعٓسٓقٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ دم کرے ۔ فوراً اچھا ہو جائے گا۔

حاجت برآوری کے واسطے

اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آئے تو اس اسم کو شب جمعہ بارہ ہزار بار پڑھے۔ اول وآخر درود شریف پڑھنا ضروری ہے، تین یا سات گیارہ مرتبہ، مجرب ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْقَادِرِ الْقَاهِرِ الْقَوِیِّ الْکَافِیْ.

خاتمہ دل کی گھبراہٹ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. لکھ کر گلے میں ڈالیں۔ ان شاء اللہ نجات ہوگی۔

دل کی دھڑکن درست کرنا

سورۃ الم نشرح پاک برتن میں لکھ کر آب زمزم یا بارش کے پانی سے دھو کر پلائیں۔ اس طرح سورۃ القریش بھی لکھ کر پی لے، خفقان اور دل کی دھڑکن درست ہو جائے گی۔ ان شاء اللہ۔

چیونٹیوں سے نجات

یٰٓاَیُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰکِنَکُمْ پ۱۹، سورۃ النمل۔ اول وآخر ۱۱ مرتبہ درود شریف اور ۱۰۱ مرتبہ آیت سوجی یا چینی پر دم کر کے جہاں چیونٹیاں ہوں ڈال دیں۔ ان شاء اللہ چونٹیا وہاں سے چلی جائیں گی۔

خاتمہ آشوب چشم

یٰنَاظِرِیْ بِیَعْقُوْبَ اَعِیْذُ کَمَا اسْتَعَاذَبِهٖ اِذَا مَسَّهُ الضُّرُّ قَمِیْصَ یُوْسُفَ اَلْقَهُ عَلٰی بَصَرِیْ کَمَثَلِ یَعْقُوْبَ اَیُّهَا الْبَشِیْرُ. تین دفعہ پڑھ کر مریض پر دم کریں اور کاغذ پر لکھ کر گلے میں باندھ دیں۔ ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

۱۰۰ قرآنی نصیحتیں

۱۔ بدزبانی سے بچو(۱۵۹:۳) ۲غصے کو پی جاؤ (۱۳۴:۳) ۳۔ دوسروں کے ساتھ بھلائی کرو(۳۶:۴) ۴۔تکبر سے بچو(۱۳:۷) ۵۔ دوسروں کی غلطیاں معاف کرو(۱۹۹:۷) ۶۔لوگوں سے نرمی سے بات کرو(۴۴:۲۰) ۷۔اپنی آواز پست رکھو(۱۹:۳۱) ۸۔دوسروں کا مذاق نہ آڑاؤ(۱۱:۴۹) ۹۔ والدین کا احترام اور ان کی فرماں برداری کرو (۲۳:۱۷) ۱۰۔والدین کی بے ادبی سے بچواوران کے سامنے اُف تک نہ کہو(۲۳:۱۷) ۱۱۔اجازت کے بغیر کسی کی خلوت (پرائیویٹ کمرہ) گاہ میں داخل نہ ہو(۵۸:۲۴) ۱۲۔آپس میں قرض کے معاملات تحریر کرلیا کرو(۲۸۲:۲) ۱۳۔کسی کی اندھی تقلید مت کرو(۱۷۰:۲) ۱۴۔ اگرکوئی تنگی میں ہے تو اسے قرضہ اتارنے میں مہلت دو (۲۸۰:۲) ۱۵۔سود مت کھاؤ(۲۷۵:۲) ۱۶۔رشوت مت اختیار کرو(۱۸۸:۲) ۱۷۔ وعدوں کو پورا کرو(۱۷۷:۲) ۱۸۔ آپس میں اعتماد قائم رکھو (۲۸۳:۲)۱۹۔سچ اور جھوٹ کوآپس میں خلط ملط نہ کرو(۴۲:۲) ۲۰۔ لوگوں کے درمیان انصاف کا فیصلہ کرو(۵۸:۴) ۲۱۔عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جاؤ(۱۳۵:۴) ۲۲۔ مرنے کے بعد ہر شخص کی دولت قریبی عزیزوں میں تقسیم کردو(۷:۴) ۲۳۔عورتوں کا بھی واثت میں حق ہے(۷:۴) ۲۴۔یتیموں کا مال ناحق مت کھاؤ(۱۰:۴) ۲۵۔ یتیموں کا خیال رکھو(۲۲۰:۲) ۲۶۔ایک دوسرے کا مال ناجائز طریقے سے مت کھاؤ(۲۹:۴) ۲۷۔کسی جھگڑے کی صورت میں لوگوں کے درمیان صلح کراؤ(۹:۴۹) ۲۸۔بدگمانیوں سے بچو(۱۲:۴۹) ۲۹۔گواہی کومت چھپاؤ(۲۸۳:۲) ۳۰۔ایک دوسرے کے بھید نہ ٹٹولا کرواورکسی کی غیبت مت کرو(۷:۴۹) ۳۱۔اپنے مال سے خیرات کرو(۷:۵۷) ۳۲۔مسکین غریب کو کھانا کھلانے کی ترغیب دو (۳:۱۰۷) ۳۳۔ ضرورت مندوں کوتلاش کرو کے ان کی مدد کرو(۲۷۳:۲) ۳۴۔کنجوسی اورفضول خرچی سے اجتناب کرو(۲۹:۱۷) ۳۵۔اپنی خیرات لوگوں کو دکھانے کے لئے اوراحسان جتا کرضائع مت کرو(۲۶۴:۲) ۳۶۔ مہمانوں کا احترام کرو(۲۶:۵۱) ۳۷۔بھلائی پرخودعمل کرنے کے بعد دوسروں کوبھی اس کی ترغیب دو(۴۴:۲) ۳۸۔زمین پرفساد مت کرو (۶۰:۲) ۳۹۔لوگوں کو مسجدوں میں اللہ کے ذکر سے مت روکو (۱۱۴:۲) ۴۰۔صرف ان سے لڑوجوتم سے لڑیں(۱۹۰:۲) ۴۱۔جنگ کے آداب کا خیال رکھو(۱۹۱:۲) ۴۲۔ جنگ کے دوران پشت مت پھیرنا(۱۵:۸) ۴۳۔دین میں کوئی زبردستی نہیں(۲۵۶:۲) ۴۴۔تمام پیغمبروں پرایمان لاؤ(۲۵۶:۲) ۴۵۔حالت حیض میں عورتوں سے جماع نہ کرو(۲۲۲:۲) ۴۶۔مائیں بچوں کو دوسال تک دودھ پلائیں (۲۳۳:۲) ۴۷۔خبردار زنا کے قریب کسی صورت میں نہیں جانا (۳۲:۱۷) ۴۸۔حکمرانوں کواہلیت کی بنیاد پرمنتخب کرو(۲۴۷:۲) ۴۹۔ کسی پراس کی طاقت سے زیادہ بوجھ مت ڈالو(۲۸۶:۲) ۵۰۔آپس میں تفرقہ مت ڈالو (۱۰۳:۳) ۵۱۔کائنات کی تخلیق اور عجائبات پر گہری غوروفکرکرو(۱۹۱:۳) ۵۲۔مرداورعورت کواعمال کا صلہ برابر ملے گا(۱۹۵:۳) ۵۳۔خون کے رشتوں میں شادی مت کرو(۲۳:۴) ۵۴۔مرد خاندان کا حکمراں ہے(۳۴:۴) ۵۵۔بخیلی وکنجوسی مت کرو (۳۷:۴) ۵۶۔ حسد مت کرو(۵۴:۴) ۵۷۔ایک دوسرے کا قتل مت کرو(۹۲:۴) ۵۸۔خیانت کرے والوں کے حمایتی مت بنو (۱۰۵:۴) ۵۹۔گناہ اورظلم اورزیادتی میں تعاون مت کرو(۲:۵) ۶۰۔ نیکی اور بھلائی میں تعاون کرو(۲:۵) ۶۱۔جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو شیطان مردود سے اللہ کی پناہ طلب کیجئے (۹۸:۱۶) ۶۲۔عدل وانصاف پر قائم رہو(۸:۵) ۶۳۔جرائم کی سزا مثالی طورپردد (۳۸:۵) ۶۴۔گناہ اور بداعمالیوں کے خلاف بھرپور جدو جہد کرو (۶۳:۵) ۶۵۔مردہ جانور، خون سور کا گوشت ممنوع ہیں(۳:۵) ۶۶۔ شراب اورمنشیات سے بچو (۹۰:۵) ۶۷۔جوا مت کھیلو(۹۰:۵) ۶۸۔دوسروں کے معبودوں کو برامت کہو(۱۰۸:۶) ۶۹۔لوگوں کو دھوکہ دینے کی خاطرناپ تول میں کمی مت کرو(۱۵۲:۶) ۷۰۔خوب

کھاؤ پیو مگر حد سے تجاوز نہ کرو (۳۱:۷) ۷۱۔ مسجدوں میں عبادت کے وقت اچھے کپڑے پہنوں (۳۱:۷) ۷۲۔ جو تم سے مدد اور حفاظت و پناہ کا طلب گار ہو اس کی مدد اور حفاظت کرو (۶:۹) ۷۳۔ پاکیزگی اختیار کرو (۶:۹) ۷۴۔ اللہ کی رحمت سے کبھی ناامید مت ہو (۸۷:۱۲) ۷۵۔ لاعلمی اور جہالت کی وجہ سے کئے گئے برے کام و گناہ اللہ معاف فرمادے گا (۱۱۹:۱۶) ۷۶۔ لوگوں کو اللہ کی طرف حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلاؤ (۱۲۵:۱۶) ۷۷۔ کوئی کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں اٹھائے گا (۱۵:۱۷) ۷۸۔ مفلسی و غربت کے خوف سے اولاد کا قتل مت کرو (۳۱:۱۷) ۷۹۔ جس بات کا علم نہ ہو اس کے پیچھے مت پڑو (۳۶:۱۷) ۸۰۔ بے بنیاد اور لغو کاموں سے پرہیز کرو (۳:۲۳) ۸۱۔ دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت مت داخل ہو (۲۷:۲۴) ۸۲۔ جو اللہ پر یقین رکھتے ہیں، اللہ ان کی حفاظت فرمائے گا (۵۵:۲۴) ۸۳۔ زمین پر عاجزی وانکساری سے چلو (۶۳:۲۵) ۸۴۔ اپنی دنیاوی زندگی کو نظر انداز مت کرو (۷۷:۲۸) ۸۵۔ اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو مت پکارو (۸۸:۲۸) ۸۶۔ ہم جنس پرستی سے اجتناب کرو (۲۹:۲۹) ۸۷۔ اچھے کاموں کی نصیحت اور برے کاموں کی ممانعت کرو (۱۷:۳۱) ۸۸۔ زمین پر شیخی اور تکبر سے اترا کر مت چلو (۱۸:۳۱) ۸۹۔ عورتیں اپنے بناؤ سنگھار کی نمائش مت کریں (۳۳:۳۳) ۹۰۔ اللہ تمام گناہ معاف کردے گا (۵۳:۳۹) ۹۱۔ اللہ کی رحمت سے مایوس مت ہو (۵۳:۳۹) ۹۲۔ برائی کو بھلائی سے دفع کرو (۳۴:۴۱) ۹۳۔ مشورے سے اپنے کام سرانجام دو (۳۸:۴۲) ۹۴۔ تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جس نے سچائی و بھلائی کو اختیار کیا ہو (۱۳:۴۹) ۹۵۔ دین میں رہبانیت کا کوئی وجود نہیں (۲۷:۵۷) ۹۶۔ اللہ کے ہاں علم والے کے درجات بلند ہیں (۱۱:۵۸) ۹۷۔ غیر مسلموں کے ساتھ منصفانہ سلوک واحسان اور اچھا برتاؤ کرو (۸:۶۰) ۹۸۔ اپنے آپ کو نفس کی حرص سے پاک رکھو (۱۶:۶۴) ۹۹۔ اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کرو، وہ معاف کرنے اور رحم کرنے والا ہے (۲۰:۷۳) ۱۰۰۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتا ہے کہ کسی کی برائی اعلانیہ زبان پر لائی جائے، الا یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (۱۴۸:۳)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

بچے ذہین ہو جائیں

عابدہ حسینی

اگر آپ کے بچے تعلیمی میدان میں کمزور ہیں یا آپ چاہتے ہیں کہ وہ ذہین وفطین ہو جائیں تعلیم میں دلچسپی لیں اور ان کے مقابلے میں کوئی دوسرا بچہ بہترین کارکردگی نہ پیش کر سکے۔ یا ایسے بچے جو کند ذہن ہوں ایک سبق بار بار پڑھنے پر یاد نہ ہوتا ہو یا بچے کی دلچسپی تعلیم میں نہ ہو تو ایسے تمام بچوں کے لئے ذیل کی دعا تیر بہدف ہے مگر شرط یہ ہے کہ سب کچھ اللہ پر نہ چھوڑیں خود بھی خیال کریں اور ذاتی طور پر توجہ دیں یہ توجہ دنیاوی لحاظ سے ہے۔ کہ آج کل کمپیوٹر پر گیم کھیلنا یا ٹیب اور موبائل پر فیس بک، وٹس ایپ کا زیادہ استعمال یا ہر وقت انٹرنیٹ سے چپکے رہنا بھی کند ذہنی کا سبب ہے۔ فضول دوستوں اور فضول کھیل کود سے بچوں کو دور رکھیں گھر میں دوستانہ ماحول دیں تو بچہ باہر کے دوستوں کو خود بخود بھول جائے گا۔ اب بھی اگر بچہ تعلیم پر توجہ نہ دے تو ذیل کی دعا اپنا کراماتی اثر ظاہر کرتی ہے۔ ۵۰۰ بار صبح نماز کے بعد چینی دودھ پانی یا بادام کوئی بھی شے ملے دم کر کے بچوں کو کھلا دیں۔ یہ معمول رکھیں یقیناً بچے قابل ہو جائیں گے زندگی کے ہر میدان میں کامیاب ہوں گے جو لوگ نقش بنا سکتے ہیں وہ اس نقش کو بھی تحریر کر کے بچے کے گلے میں ڈال سکتے ہیں اور جن کو نقش نہ بنانا آتا ہو اگر وہ صرف پڑھ کر کھلائیں تو بھی اتنا ہی اثر ہوگا۔

دعا مبارکہ:۔ قُل رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْماً

قُل	رَّبِّ	زِدْنِیْ	عِلْماً
۷۲	۱۴۰	۱۳۱	۲۰۱
۱۳۹	۶۹	۲۰۴	۱۳۲
۲۰۳	۱۳۳	۱۳۸	۷۰

اس نقش کو اگر بدھ کے دن پہلی ساعت میں جو عطارد کی ساعت ہوگی۔ لیکن پہلی ساعت سورج نکلنے کے بعد ایک گھنٹے تک ہوتی ہے۔ اور ہر ستارے کی پہلی ساعت ہی سب سے زیادہ قوی اور موثر ہوتی ہے اس لئے ہر معاملے میں پہلی ساعت کو ترجیح دیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کر سکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

دل کی باتیں

سوال از: ایم اے آمانی مجیبی ــــــــــــــ رانچی

میں برسوں پرانا طلسماتی دنیا کا قاری ہوں، ہر ماہ اس کے تازہ شمارے کا انتظار رہتا ہے اور آپ کے قلم سے نکلے ہوئے جملوں کو بہت انہماک کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں، میرے بہت سارے مسائل جن کے لئے میں خط لکھتا رہا ہوں جناب کے جواب سے حل ہوتے رہے ہیں، مگر کچھ عرصہ سے اپنے خطوں کا جواب نہ پاکر مایوسی ہوئی، بلکہ صدمہ ہوا، چونکہ میں پہلے یہ سمجھتا رہا کہ عین ممکن ہے کہ عدیم الفرصتی کی وجہ سے جواب نہیں ملا مگر تقریباً تین چار خطوط لکھنے کے بعد بھی جواب نہیں ملا تو ایسا لگا کہ بے توجہی برتی جاتی ہے اور انتظامی ڈھانچے میں گڑبڑی ہے۔ اس شمارے میں (جولائی، اگست ۲۰۱۶ء) جو آپ نے تشویش ظاہر کی ہے کہ طلسماتی دنیا بھی آہستہ آہستہ عوام کی بے اعتنائی کا شکار ہو رہا ہے تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ قارئین نے بھی طلسماتی دنیا کے انتظامیہ کے ہاتھوں بے اعتنائی کے شکار ہو کر اس پر اپنا اعتماد کھو دیا ہے۔ اس کی ایک مثال میں اپنے ہی مطالعہ کا دے رہا ہوں جس پر جناب سے توجہ چاہوں گا۔

ستمبر ۲۰۱۵ء کا طلسماتی دنیا کا شمارہ مجھے اسٹال بردستیاب نہیں ہوا۔ لہٰذا میں نے ایک سو (۱۰۰) روپے فوری طور پر بذریعہ منی آرڈر بھیج کر ستمبر ۲۰۱۵ء کے شمارے کی ایک کاپی بھیجنے کی گزارش کیا، رسالے کی قیمت کے بعد جو پیسے بچیں ان کی دوسری کتابیں بھیج دینے کو لکھا تھا اس کے علاوہ کچھ اپنے مسئلوں کے متعلق جواب کی بھی استدعا کیا تھا، جواب نہ آنے پر تقریباً چار خطوط جناب کی خدمت میں بھیجا مگر جواب سے محروم رہا، غالباً دو مرتبہ اپنا پتہ لکھا ہوا مع اسماء لفافہ بھی بھیجا مگر جواب نہیں ملا، بات تو چھوٹی ہے مگر اس سے کیا تاثر پیدا ہوتا ہے۔

میں ایک بار پھر جناب سے مؤدبانہ گزارش کروں گا کہ اپنے ماتحتوں سے خطوط کے فائل ریکارڈ منگوا کر ملاحظہ فرمائیں اور یہ بھی پتہ کریں کہ میرے منی آرڈر کا کیا ہوا۔

میں نے اپنے پچھلے خطوط میں یہ بھی لکھا تھا کہ میرے خط کا جواب جو جون ۲۰۱۵ء کے طلسماتی دنیا میں چھپا تھا اس میں جو روزانہ گیارہ سو مرتبہ آیت کریمہ کا ورد کرنے کا حکم فرمایا تھا اس میں کاتب کی غلطی سے آیت کریمہ جس کا ورد کرنا تھا چھپی ہی نہیں وہ آیت کریمہ تحریر فرمادی جائے۔

دوسری بات جس کے لئے میں نے گزارش کی تھی وہ یہ کہ میری پوتی من تشاء ناز عرف فرح دیبا جس کے بارے میں جناب نے لکھا تھا کہ مفرد عدد اور عرفیت کے اعداد میں زبردست ٹکراؤ ہے اس لئے زندگی میں نشیب فراز بہت آئیں گے، لہٰذا میں نے جناب سے پوچھا تھا کہ کیا کوئی دوسرا نام رکھ دیا جائے یا عرفیت ہٹادی جائے یا پھر من تشاء ناز میں کچھ اضافہ کردیا جائے۔

طلسماتی دنیا ماشاءاللہ علم وحکمت کا بے بہا خزانہ ہے اس کو ہر حال میں زندہ رکھنا ہے انشاءاللہ میں ذاتی طور پر خود کوشاں رہوں گا کہ اس کے قارئین میں اضافہ ہو، اس سلسلہ میں ایک اور گزارش ہے کہ زیادہ سرکولیشن نہ ہونے کے سبب سرکاری اشتہارات نہ ملے تو کم از کم مسلم

تجارتی تنظیموں سے اپیل کی جائے میں سمجھتا ہوں کہ جناب والا کی اپیل موثر ثابت ہوگی۔

معذرت کے ساتھ ایک گزارش اور ہے کہ اوراد واعمال جو ایک مرتبہ شائع ہو چکے وہ بار بار شائع نہ کئے جائیں جو اکثر دیکھنے میں آیا ہے، تکنیکی ڈھانچے میں تبدیلی کے ساتھ جو عملے ہیں ان کو بھی فعال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ وہ اپنی ذمہ داری کما حقہ دیانت داری اور چستی وسرعت کے ساتھ پوری کریں۔

اہلیہ رخسانہ بیگم سلام عرض کرتی ہیں اور اپنی صحت کے لئے دعاؤں کی ملتجی ہیں، تنفس کی مریض ہیں، گرنے کی وجہ سے کمر میں چوٹ آئی تھی جس کی وجہ سے اور پھر سانس پھولنے کی وجہ سے چلنا پھرنا دشوار ہے، کوئی چھوٹی ہلکی دعا وبتادی جائے تاکہ ان امراض سے صحت وتندرستی ہو۔

ایک بار پھر معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ پورا خط شائع نہ کیا جائے بلکہ انہیں باتوں کا جواب تحریر فرمائیں جو ہمارے ذاتی معاملے سے متعلق ہو۔

اس خط کی کسی بات سے جناب والا کو تکلیف پہنچی ہو تو حقیر معافی کا خواستگار ہے۔ نازیہ مریم کی کتاب بہ مسمیٰ "مختلف پھولوں کی خوشبو" کی ایک کاپی مجھے چاہئے اگر بذریعہ ڈاک وی پی سے بھیج دی جائے تو میں قیمت چکادوں گا، پیشگی رقم بھیجنے سے ڈرتا ہوں کہ پھر لنک کر نہ رجائے اور کتاب بھی نہ ملے۔

جواب

رب العالمین کا فضل وکرم ہے کہ طلسماتی دنیا نے جس روحانی تحریک کا بیڑہ اٹھایا تھا وہ پوری طرح کامیاب رہی اور دنیا کے چپے چپے پر ہماری آواز پہنچ گئی، ہندوپاک سے گزر کر خلیج کے تمام علاقوں کے علاوہ انڈونیشیا، ساؤتھ افریقہ، ماریشش، امریکہ، برطانیہ، کینڈا، سوئزر لینڈ وغیرہ شاید دنیا کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے کہ جہاں طلسماتی دنیا نے دستک نہ دی ہو اور جہاں ہماری روحانی تحریک کی صدائیں بلند نہ ہوئی ہوں، یہودی لوگ روحانی عملیات کے بہت مخالف ہیں دراصل وہ یہ چاہتے ہیں کہ جب وہ اسلام کی اہم شخصیات پر ساحرانہ کارروائیاں کریں تو کوئی اس کا دفاع کرنے والا نہ ہو۔

بدنصیبی ہے بعض اہل اسلام بھی ازراہ نادانی اور ازراہ ناواقفیت تعویذوں کی مخالفت کرتے ہیں اور اس مخالفت کو زبردستی توحید وسنت سے جوڑتے ہیں جو مسلمان اپنی ضرورتوں کی خاطر غیر مسلمین کی چوکھٹوں پر جاتے ہیں اور سادھوؤں اور پنڈتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں اور اپنے عقیدوں کو خراب کرتے ہیں اس پر مخالفین کو اتنی تشویش نہیں ہوتی جتنی تشویش انہیں اس بات پر ہوتی ہے کہ لوگوں نے اپنے گلے میں سورۂ فاتحہ کا نقش ڈال رکھا ہے۔ درحقیقت تعویذوں کی اصل مخالفت یہودیوں ہی کی طرف سے چلائی جارہی ہے اور بدنصیبی سے اس تحریک سے وہ مسلمان بھی جڑ جاتے ہیں جو علم وعقل سے کورے ہوتے ہیں یا پھر اپنی اس عقل کو اپنا امام مان کر زندگی گزارتے ہیں جو صرف برائے بیت ہی کارآمد ہوتی ہے لیکن ہم اپنے رب کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے امید سے کہیں زیادہ ہمیں کامیابی عطا کی اور قدم قدم پر ہمارے چاہنے والے پیدا ہوئے۔ اگر ہم یہ کہیں تو غلط نہیں ہوگا۔

ہم اکیلے ہی چلے تھے جانب منزل مگر
راہرو ملتے رہے اور کارواں بنتا گیا

آج فاضلین دارالعلوم دیوبند کی ایک کثیر تعداد ہماری آواز پر لبیک کہہ کر ہمارے بزرگوں کے علمی اثاثہ سے مستفیض ہورہی ہے اور جگہ جگہ روحانی مرکز قائم ہورہے ہیں اور اللہ کے بندوں کی روحانی خدمت میں مصروف ہیں اور آپ جیسے قدردان بھی اسی سلسلۃ الذہب سے جڑے ہوئے ہیں۔ روحانی عملیات کا سلسلہ ہمارے علماء اور اکابرین سے وابستہ رہا ہے، ہمارے بے شمار علماء اور اکابرین نے روحانی عملیات کے ذریعہ اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت کی ہے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، قطب عالم حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، محدث کبیر حضرت مولانا انور شاہ کشمیریؒ، عارف باللہ حضرت مولانا سید اصغر حسین میاںؒ وغیرہ ان حضرات نے اللہ کے بندوں کی زبردست خدمت بھی کی اور اس موضوع پر قابل قدر کتابیں بھی لکھیں۔

فاضلین دیوبند کی اکثریت روحانی عملیات کا ذوق رکھتی ہے لیکن اس فن کو سیکھنے سکھانے کا سلسلہ مفقود تھا، طلسماتی دنیا کی کوششوں کے بعد اب اس فن کو سیکھنے سکھانے کے لئے ایک بڑی جماعت تیار ہوگئی ہے اور شہر شہر اور قریہ قریہ فاضلین دیوبند اس فن سے خود بھی مستفیض ہورہے ہیں

اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچا رہے ہیں۔ طلسماتی دنیا تقریباً ۲۵ سالوں سے نہایت آب وتاب کے ساتھ پابندی وقت کے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ ادارہ طلسماتی دنیا نے بیسیوں خاص نمبر اہم موضوعات پر کتب خانوں میں پیش کئے اور جن کو اہل علم کی پذیرائی توقع سے زیادہ نصیب ہوئی ہے۔ جنات نمبر، جادو ٹونا نمبر، شیطان نمبر، ہمزاد نمبر، مؤکلات نمبر، استخارہ نمبر، عملیات نمبر، روحانی ڈاک، روحانی مسائل نمبر، اعمال شر نمبر، علم جفر نمبر، دست غیب نمبر، عملیات اکابرین نمبر، مجرب عملیات نمبر، خاص نمبر وغیرہ جیسے وقیع نمبرات چھاپ کر ادارہ طلسماتی دنیا نے روحانی عملیات کا حق ادا کیا ہے لیکن ہمیں ابھی تک اس بات کا احساس ہے کہ اس لائن پر جتنا کام ہونا چاہئے اتنا کام کرنے کے ہم اہل ثابت نہ ہو سکے۔ ان ۲۵ سالوں میں طلسماتی دنیا پڑھنے والوں کی ایک بڑی تعداد جہان فانی سے رخصت ہوگئی، گھروں میں اردو زبان پڑھنے پڑھانے کا سلسلہ بھی آہستہ آہستہ ختم ہونے لگا پھر موبائل، انٹرنیٹ اور واٹس اپ جیسے سلسلوں کی بنا پر مطالعہ کا ذوق بھی بتدریج ختم سا ہوگیا، دن بھر کی مصروفیات کے بعد لوگوں کو رسائل اور کتب پڑھنے کا موقع رات کو ہاتھ آتا تھا اور اب راتوں کو دوسری مشغولیات نے کتب رسائل کو نظر انداز کر دیا ہے اس لئے آہستہ آہستہ وہ چراغ گل ہو رہے ہیں جو علم ومعرفت کے اجالے دنیا بھر میں بکھیر رہے تھے۔ طلسماتی دنیا کی اشاعت بھی متاثر ہو رہی ہے، کئی بار ہم نے اپنے چاہنے والوں کو اشارے بھی دیئے ہیں کہ اگر صاحب خیر لوگ چاہیں تو ایجنٹ حضرات سے زیادہ تعداد میں رسالے خرید کر عوام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ اس درخواست کا کچھ اثر تو ہوا لیکن امید کے مطابق نہیں ہوا، ہم اس بات کے بھی قائل ہیں کہ ہر کمالے را زوالے۔ جس چیز کو عروج نصیب ہوتا ہے وہ چیز ایک دن زوال پذیر بھی ہوتی ہے۔ اگر خدانخواستہ کبھی آپ کو یہ اطلاع ملے کہ طلسماتی دنیا بند ہوگیا ہے یا طلسماتی دنیا کی تحریک خدانخواستہ منجمد ہوگئی ہے تو بس یہ سمجھ لیجئے کہ

جو بیچتے تھے دوائے دل وہ دوکان اپنی بڑھا گئے۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا ستمبر ۲۰۱۵ء کے شمارے کے لئے دفتر کو آگاہ کر دیا گیا ہے، انشاء اللہ جلد ہی رجسٹرڈ ڈاک سے وہ آپ کو روانہ کر دیا جائے گا۔ آپ نے لکھا ہے کہ آپ نے کئی خطوط ہمیں روانہ کئے تھے جن کے جواب آپ کو نہیں ملے۔ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ایک خط کا جواب ہم نے دیا تھا جو شاید آپ تک نہیں پہنچ سکا، بہر حال اس سلسلہ میں آپ کو انتظار کی جو بھی زحمت اٹھانی پڑی ہے اس کے لئے ہم معذرت چاہتے ہیں اور اس بات کا وعدہ کرتے ہیں کہ آپ کے ہر خط کا جواب بذریعہ طلسماتی دنیا یا بذریعہ ڈاک بروقت آپ کو ملتا رہے گا۔

قرآن حکیم کی ہر آیت باعث تکریم ہے لیکن جب محض آیت کریمہ کہا جائے تو اس سے مراد دعاء یونس ہوا کرتی ہے جو مشہور عام ہے یعنی لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ۝

من تشاء ناز اور فرح دیبا کے مفرد عدد میں بے شک ٹکراؤ ہے اور دونوں ناموں میں من تشاء ناز نام ٹھیک ہے، عام طور پر لوگ ناز ہی پکاریں گے تو پھر عرفیت کی ضرورت ہی کیا ہے، دوہرے نام زیادہ تر ضرر رساں ہی ہوتے ہیں اور شخصیت کا چوں چوں کا مربہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ من تشاء ناز بھی اچھا خاصا بڑا نام ہے، پھر عرفیت کی ضرورت ہی کیا ہے۔ فرح دیبا کو ختم کر دیجئے، من تشاء ناز کاغذات میں رکھئے اور ناز کہہ کر پکاریں تو آسان رہے گا۔

طلسماتی دنیا کو قائم ودائم رکھنے کے لئے آپ تعاون کیجئے اور اس کے لئے اشتہار وغیرہ فراہم کیجئے اور اس کا حلقہ اشاعت بڑھانے میں ادارے کی مدد کیجئے، ہم تو ہر ممکن طور پر اس کو جاری رکھنے کی کوشش کرینگے لیکن فی الوقت یہ نقصانات سے دوچار ہے، موجودہ حالات میں پروفٹ تو دور کی بات ہے ہمیں اصل رقم بھی واپس نہیں مل رہی ہے۔

روحانی عملیات کی لائن تکرار عمل سے بچنا بہت مشکل ہے کیوں کہ اوراد وظائف دوسرے انداز سے بھی لوگ بھیجتے ہیں اس لئے وہ دوبارہ شائع کر دیئے جاتے ہیں تاہم آپ کے مشورہ کو ذہن میں رکھیں گے اور خواہ مخواہ کی تکرار سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں گے۔

ہمیں آپ کی کسی بات سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی، کوئی غلطی اگر ہو جائے گی تو لوگ شکایت تو کریں گے ہی اس میں برا ماننے کی کیا بات ہے شکایت بھی اگر منجملہ اعتراض نہ ہو تو محبت کی دلیل ہوتی ہے۔ آپ نے اس خط میں جو بھی گلے شکوے کئے ہیں ان سب سے محبت کی مہک آرہی ہے اور انہیں پڑھ کر یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ آپ ہم سے کتنی محبت کرتے ہیں اور ہمارے خطوں کا کس بے تابی کے ساتھ انتظار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ڈاک کے نظم کو بھی درست رکھے اور ہمیں بھی اس بات کی

توفیق دے کہ ہم آپ جیسے چاہنے والوں کے خطوط کا جواب بروقت دیدیا کریں۔اس جواب کے آخر میں ایک بار پھر آپ سے یہ گزارش کرینگے کہ طلسماتی دنیا حق وصداقت کا ایک چراغ ہے جو دنیا بھر میں اجالے پھیلانے کا فریضہ انجام دے رہا ہے، اس کو روشن رکھنے کے لئے آپ جیسے مخلصین سے ہمدردی اور تعاون کی ضرورت ہے، یقین کیجئے کہ اس چھوٹے سے چراغ نے جہالت کے بڑے بڑے اندھیروں کا تن تنہا مقابلہ کیا ہے اور اس نے ان تاریکیوں سے بھی آمنے سامنے کی جنگ لڑی ہے جو ان مرکزوں سے نکل رہی تھیں جو قابل بھروسہ سمجھے جاتے ہیں اور جن پر انگلی اٹھانا بھی ایک طرح کا جرم خیال کیا جاتا ہے۔ظاہر ہے کہ یہ مخالفت ازراہ ناواقفیت ہے۔عظیم فتنوں کے اس دور میں اس چراغ کا روشن رہنا نہایت ضروری ہے، انشاء اللہ ہم تو اس کو جلاتے جلاتے مرجائیں گے لیکن روشنی سے محبت کرنے والوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حق وصداقت کے کسی بھی چراغ کو بجھنے نہ دیں۔

ہمزاد کے بارے میں

سوال از: (ایضاً)

عرض یہ ہے میں طلسماتی دنیا کا بہت پرانا قاری ہوں بلکہ اپنے بیشتر ذاتی مسائل کے متعلق آپ سے خط وکتابت کرتا رہا ہوں اور آپ کے گرانقدر مشورے اور بتائے ہوئے ورد ووظائف سے استفادہ کرتا رہا ہوں بلکہ آپ نے ازراہ کرم ''پنجاہ قاف'' کی بھی اجازت مرحمت فرمائی ہے جو میرے معمول میں ہے گرچہ بظاہر کوئی خاص بات کا احساس اب تک نہیں ہوا ہے، بہرحال میں اس کے لئے بے حد شکر گزار ہوں، جب سے آپ سے اجازت ملی ہے یہ میرے معمول میں ہے۔

اِدھر حال ہی میں بتاریخ ۲۶رنومبر ۲۰۱۷ء کو میری اہلیہ انتقال کرگئیں، عرصہ سے تنفس کے مرض میں مبتلا تھیں، آپ نے بھی میری درخواست پر کچھ تراکیب اور وظائف بتلائے تھے وہ بھی ان کے معمول میں تھے مگر موت مقدر ہو چکی تھی جس کا کوئی مداوا نہیں ہے، دعا فرمادیں کہ ان کو اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے۔

دوران تعزیت ایک عامل جو میرے ملاقاتی ہیں وہ آئے تھے اور انہوں نے دریافت فرمایا کہ آپ نے مرحومہ کو خواب میں دیکھا یا نہیں میں نے ان کو نفی میں جواباً دیا، سچی بات یہ ہے کہ بہت خواہش ہونے کے باوجود آج تک نہ اپنے والدین مرشدؒ یا کسی مرحومہ عزیزہ کو خواب میں دیکھا ہے، وجہ میری سمجھ میں نہیں آئی۔انہوں نے کچھ توقف کے بعد فرمایا کہ اس معاملے میں آپ کا ہمزاد رکاوٹ بنتا ہے۔میری سمجھ میں نہیں آیا کہ میرا ہمزاد میرے ہی کاموں میں رکاوٹ کیوں کھڑی کرتا ہے، طلسماتی دنیا کے مطالعہ سے مجھے ہمزاد کے وجود سے واقفیت ہوئی مگر اس کی کارکردگی وغیرہ سے متعلق مجھے کچھ معلوم نہیں ہے، میں پوری معلومات جاننا چاہتا ہوں، مذکورہ عامل بھی زیادہ معلومات فراہم نہ کرسکے، میری نظر آپ جناب مدظلہ پر ٹک گئی، وسعت علم اور ان معاملوں کی جانکاری کے معاملے میں مجھے کسی اور پر بھروسہ ہے نہ اس کا مجھے علم ہے۔لہٰذا زحمت دہی کے لئے معذرت خواہی کے ساتھ گزارش ہے کہ ہمزاد پر تفصیلی روشنی ڈال کر نہ صرف مجھے بلکہ طلسماتی دنیا کے قارئین اور اپنے شاگردان کو مستفید فرمائیں، علاوہ ازیں اگر ہمزاد ایسی حرکت یعنی رکاوٹ بن رہا ہو تو کس طرح اس کے رکاوٹوں کو دور کیا جاسکتا ہے اور کون سے ترکیب یا وظیفہ اس معاملے کے لئے سریع الاثر ہوں گے، تحریر فرمائیں۔

اہلیہ بالکل صحت مند تھیں مگر تین چار دنوں کے اندر شدید علالت کے دوران ہسپتال کے (ICU) میں انتقال کرگئیں، موت کے وقت اپنے نہ رہنے کا مجھے بہت قلق ہے۔

پانچ دہائی کی رفاقت، بے پناہ محبت اور تمام کاموں میں مع نماز روزہ، وظائف وتہجد میں مفاہمت اور پھر یک بیک ختم ہوجانا عجیب سا لگتا ہے۔اہلیہ کی موت کے بعد تقریباً دوڈھائی ماہ کا عرصہ گزر چکا ہے مگر ایک لمحہ کے لئے بھی بھول نہیں پاتا ہوں۔

ہر گھڑی ان کے خیالوں میں گھرا رہتا ہوں
ملنا چاہوں تو ملوں ان سے میں تنہا کیسے

بہرحال میری دلی خواہش ہے کہ کم از کم خواب میں ہی ان کو دیکھ لوں آپ اس معاملہ میں میری مدد فرمائیں تا کہ میری روح کو سکون مل جائے۔بقیہ سب آپ کی دعاؤں کی برکت سے بخیر ہے، خط قدرے طویل ہو گیا ہے جس کے لئے حقیر پھر ایک بار معذرت خواہ ہے۔بذریعہ طلسماتی دنیا جلد از جلد جواب دے کر ممنون فرمائیں۔

جواب

سب سے پہلے ہم آپ کی شریک حیات کے گزر جانے پر آپ سے اظہار تعزیت کرتے ہیں ، اگر چہ انہیں گزرے ہوئے کافی دن گزر گئے ہیں لیکن چونکہ ابھی تک آپ کو صبر نہیں آرہا ہے اس لئے ہم اپنے پروردگار سے یہ دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو صبر جمیل کی توفیق دے اوران کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے۔لاریب میاں بیوی کا رشتہ دنیا کا سب سے زیادہ خوبصورت رشتہ ہوتا ہے۔قرآن وحدیث میں اس رشتے کی اہمیت کوئی کئی جگہ کئی طریقوں سے واضح کیا گیا ہے، یہاں تک فرمایا گیا ہے کہ میاں بیوی ایک دوسرے کیلئے بمنزلۂ لباس کے ہوتے ہیں، جس طرح لباس انسان کے جسم کے عیبوں کو چھپاتا ہے اسی طرح میاں بیوی بھی ایک دوسرے کے عیوب پر پردہ ڈالتے ہیں اور ایک دوسرے کی خامیوں کو چھپاتے ہیں، بے شمار کمیاں اور خوبیاں ایسی ہوتی ہیں کہ جن سے دوسرے لوگ واقف نہیں ہوتے لیکن میاں بیوی ان کمیوں اور خوبیوں سے بھی بہت اچھی طرح آگاہ ہوجاتے ہیں اور کس خوبی کو ظاہر کرنا ہے اور کس خامی کو مخفی رکھنا ہے یہ میاں بیوی کی ذاتی ذمہ داری ہوتی ہے جس کو وہ بحسن وخوبی نبھاتے ہیں اور اچھے شریک حیات ہونے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔بیوی کے گزر جانے کے بعد اگر اولاد فرمانبردار اور خدمت گزار ہو تو زندگی میں کوئی کمی محسوس نہیں ہوتی تاہم شریک حیات کے گزر جانے کے بعد پھر بھی ایک کمی ہمیشہ محسوس ہوتی ہے کیوں کہ کچھ باتیں اولاد سے اور دوسرے رشتے داروں سے شیئر نہیں کی جاتیں بلاشبہ کچھ باتیں ایسی بھی ہوتی ہیں کہ انسان صرف اپنی بیوی ہی کو بتا سکتا ہے اور کچھ زخم ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان پر مرہم صرف بیوی ہی لگا سکتی ہے۔اس لئے بیوی کو فراموش کرنا آسان نہیں ہوتا مدتوں اس کی یاد آتی ہے اور مدتوں اس کی جدائی کے زخم تازہ رہتے ہیں، لیکن ہمارا مذہب ہمیں یہ حکم دیتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد ہمیں مرنے والے کو بھلا دینا چاہئے یا کم سے کم صبر جمیل کرنا چاہئے کیوں کہ جو اس دنیا میں آتا ہے وہ ایک دن اس دنیا سے رخصت بھی ہوتا ہے، عمر بھر کسی کے غم میں تڑپنا اور اپنی ذمہ داریوں میں خلل ڈالنا اچھا نہیں ہے۔ہمیں اندازہ ہے کہ آپ اپنی بیوی سے بہت محبت کرتے تھے اور ایک اچھا مسلمان جو واقعتاً اللہ سے ڈرتا ہو وہ اپنی بیوی سے محبت کرتا ہی ہے۔سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ تم میں سب سے زیادہ اچھا وہی مسلمان ہے جو اپنی بیوی بچوں سے محبت کرتا ہو اور ان کے حق میں بہتر ہو۔ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو حقیقی صبر کی دولتوں سے سرفراز کرے اور مرنے کے بعد جنت میں آپ کی ملاقات آپ کی بیوی سے کرائے۔

آپ سے جن عامل صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ آپ کا ہمزاد آپ کے کاموں میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے وہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آئی اور یہ بات تفصیل کے ساتھ ان ہی عامل صاحب کو سمجھانی چاہئے تھی، اگر آپ ان سے رابطہ کریں تو بہتر ہوگا۔اگر آپ کو اس سلسلہ میں جانکاری حاصل کرنی ہے اور وہ عامل صاحب ہمزاد کے بارے میں کچھ بھی روشنی ڈالنے سے گریز کررہے ہیں تو پھر آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا کا ہمزاد نمبر پڑھیں، اس میں ہمزاد کے بارے میں کافی مواد آپ کو مل جائے گا اور آپ کو تشفی ہوجائے گی لیکن ہم عامل صاحب کی بات سمجھنے سے خود بھی قاصر ہیں۔

کسی بھی طرح رکاوٹوں سے نمٹنے کے لئے آپ روزانہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْم سو مرتبہ پڑھ لیا کریں، اول وآخر تین بار درود شریف پڑھ لیا کریں، اس وظیفے کو کم سے کم ایک سو بیس دن تک جاری رکھیں اور اگر آپ یہ تعویذ اپنے گلے میں ڈال لیں تو اور بھی بہتر ہے۔

۷۸٦

۳۷۸	۳۸۲	۳۸۵	۳۷۱
۳۸۴	۳۷۲	۳۷۷	۳۸۳
۳۷۳	۳۸۷	۳۸۰	۳۷٦
۳۸۱	۳۷۵	۳۷۴	۳۸٦

ہم دعا کریں گے کہ خواب میں آپ کی اہلیہ آپ کو نظر آجائیں لیکن اگر وہ خدانخواستہ خواب میں نہ آئیں تو اس کا مطلب یہ مت سمجھئے کہ وہ آپ سے ناراض ہیں۔خواب میں آنا اختیاری نہیں ہوتا، اچھے خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہیں اور یہ اللہ کی طرف سے ایک بشارت ہوتی ہے۔خواب میں آنے والے کا اختیار نہیں ہوتا۔آپ کسی رات عشاء کے بعد دو نفلیں پڑھ کر سورۂ اخلاص سو بار پڑھیں اور دعا کریں کہ آپ کو خواب میں اہلیہ نظر آجائیں تو ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کی خواہش پوری ہوجائے گی۔

اللہ آپ کو صبر دے اور آپ اپنی زندگی کی دوسری ذمہ داریاں ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے، پابندی کے ساتھ اپنی اہلیہ کو ایصال ثواب کرتے رہیں ان کو شاید اس کا یعنی آپ کے پڑھ کر بخشنے کا انتظار رہے گا، وہ خواب میں آئیں نہ آئیں آپ اپنا فریضہ عمر بھر ادا کرتے رہیں۔

شاگرد بننے کی خواہش

سوال از: محمد شریف ــــــــــــــ رتن پور

امید ہے کہ آنجناب محترم بخیر وعافیت ہوں گے، بندے کا مختصر تعارف نام محمد شریف، ولدیت ولی محمد، والدہ محترمہ کا اسم گرامی امینہ، مقام رتن پور، تحصیل دانتا، ضلع بناس کانٹھا، صوبہ گجرات۔

تعلیم ابتدا سے عربی پنجم تک اپنے ہی وطن کے ایک بڑے جامعہ میں حاصل کی اور ۲۰۰۵ء کے اوائل میں دارالعلوم دیوبند سے فراغت حاصل کی، بعدہٗ دو سال تک دارالعلوم چھاپی میں افتاء کیا، تعلیمی فراغت کے بعد چند سالوں تک مختلف اداروں میں تدریسی خدمت انجام دیتا رہا، فی الحال اپنے وطن میں مکتب میں پڑھاتا ہوں اور امامت بھی کرواتا ہوں اور اللہ سے دعا گو ہوں کہ تادم حیات اخلاص اور عزت کے ساتھ اسی مکتب میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور بندے کا اصلاحی تعلق رہبر قوم وملت حضرت شیخ مفتی عبدالرحمٰن صاحب سے قائم ہے اور الحمدللہ دوازدہ تسبیحات معمولات میں ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ ذکر لسانی کو ذکر قلبی تک پہنچائے اور اخلاص نصیب فرمائے۔

الحمدللہ بندے کو زمانہ طالب علمی سے فن عملیات کو سیکھنے کا خوب شوق رہا ہے، جہاں تک یاد ہے بندے نے عملیات کی سب سے پہلی کتاب نقش سلیمانی عربی اول کے زمانہ میں خریدی تھی، جب کہ ابھی اردو بھی روانی سے نہیں آتی تھی اس کے بعد آج تک عملیات کی بہت سی کتابیں جمع کرلی، ان کتابوں میں سے بہت سے عملیات کی زکوٰۃ ادا کرنے کے بعد بھی جب ان کو آزمایا تو اس میں کامیابی نا کہ برابر ہوئی پھر اس کو سیکھنے کے لئے کسی ماہر کی تلاش میں سرگرداں رہا، لیکن اکثر عاملین نے بخل سے کام لیتے ہوئے بجائے سکھانے کے مشوروں پر اکتفا کیا، کچھ عاملین کو دیکھا کہ جو دین کے اہم فرائض سے ہی غافل اور لاپرواہی برت رہے ہیں تو اس کے سیکھنے سے ہی بندے نے اعراض کرلیا، لیکن اللہ تعالیٰ سچے طالب کو محروم نہیں رکھتا، حضرت کی سرپرستی میں شائع ہونے والا ماہنامہ طلسماتی دنیا کسی ساتھی نے موبائل پہ اپلوڈ کیا تھا اس کا مطالعہ کیا، آخر میں ایک سرخی پر نظر پڑی ایک بار پڑھا یقین نہیں آیا بار بار پڑھا اور دیئے گئے نمبر پر فون کر کے اس کی تصدیق بھی کرلی، بجھتی ہوئی امید کو آفتاب روشن نظر آیا، ڈوبتے کو تنکا نہیں تنے کا سہارا مل گیا اور پہلی ہی فرصت میں جذبات میں بکھرے ہوئے الفاظ کو ایک سادے سے کاغذ پہ ڈھالنا شروع کیا، اس لئے اس میں بے ادبی اور کوتاہی بھی یقیناً ہوئی ہوگی حضرت سے معافی کا امیدوار ہوں۔

آخر میں حضرت سے عاجزانہ اور مؤدبانہ درخواست کرتا ہوں کہ حضرت اس گنہ گار عاجز کو اپنی شاگردی کے لئے قبول فرمالیں، عین نوازش ہوگی۔

جواب

آپ کا جذبہ قابل قدر ہے، ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین آپ کو اس فن عملیات کی مہارت عطا کرے، آپ اس لائن میں سنجیدگی کے ساتھ قدم رکھ کر حسب قاعدہ اپنا سفر جاری رکھیں۔ اس دور میں روحانی عملیات کا علم حاصل کرنا ایک ضرورت بن گیا ہے کیوں کہ غلط قسم کے لوگ اس لائن کو تباہ وبرباد کرنے میں لگے ہوئے ہیں، مسلم عورتیں اپنی ضرورتوں کی خاطر پنڈتوں اور سادھوؤں کے پاس جارہی ہیں یا پھر ان مسلمانوں کے گھروں کے چکر لگارہی ہیں جو صرف نام کے مسلمان ہیں، ان کا اپنا ایمان بھی محفوظ نہیں ہے وہ دوسروں کے ایمان کی کیا حفاظت کرسکیں گے، سفلی عاملوں نے وہ وہ تباہ کاریاں مچارکھی ہیں بس الاماں والحفیظ، ایسے پرفتن دور میں دینی مدرسوں کے فارغین کو یہ فن سیکھنا ضروری ہوگیا ہے تاکہ وہ صحیح معنوں میں لوگوں کے عقائد کی حفاظت کرتے ہوئے ان کی روحانی ضرورتیں پوری کرسکیں۔ خوشی کی بات ہے کہ آپ نے شاگردی کے لئے ہم سے رابطہ قائم کیا۔

شاگردی میں آنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنا مکمل نام، اپنے والدین کا نام، اپنا آدھار کارڈ یا پہچان پتر، اپنا مکمل پتہ، اپنا فون نمبر یا موبائل نمبر، اپنے چار فوٹو اور ایک ہزار روپے کا ڈرافٹ ہاشمی روحانی مرکز کے نام بنوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی دیوبند کے پتے پر روانہ کریں۔ آپ کو شاگرد بنا کر ایک کتابچہ بھیجا جائے گا اس میں کچھ

ریاضتیں ہوں گی، ان ریاضتوں کو حسب قاعدہ ادا کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا۔ ایک اچھا اور معتبر عامل بننے کے لئے یہ ریاضتیں ضروری ہیں، ان کو صحیح معنوں میں ادا کرنے میں تقریباً دو سال لگیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ آپ اس لائن میں سنجیدگی اور باقاعدگی کے ساتھ داخل ہوں اور معتبر عامل بننے کے لئے ان ریاضتوں کو کر گزریں انشاءاللہ آپ خود ہی محسوس کریں گے آپ کے اندر خدمت خلق کی اہلیت پیدا ہو رہی ہے، اللہ آپ کو اس لائن کا علم حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

رزق کی فراوانی کی چاہت

سوال از: عبدالرشید نوری ——— بھوپال

گزارش یہ ہے کہ رزق، روزی میں برکت ہو، روزی کے دروازہ کھل جائیں، باری تعالیٰ رزق کی موسلا دھار بارش کرے اس کے لئے کوئی خاص عمل، وظیفہ، دعا، اسم باری تعالیٰ عطا فرمادیں مع تعداد اور طریقہ کے جواب ماہنامہ طلسماتی دنیا میں شائع کریں، تمام قاری فائدہ اٹھا سکیں۔

جواب

پانچوں وقت کی نماز بروقت پابندی کے ساتھ ادا کریں اور ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین بار سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھا کریں، جمعہ کے دن سورۂ کہف اور سو مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اور اگر ممکن ہو تو روزانہ ایک مرتبہ سورۂ یٰسین اور ایک مرتبہ سورۂ مزمل کی تلاوت کریں۔ رزق میں وسعت پیدا کرنے کے لئے یہ بھی بزرگوں کی ایک رائے ہے کہ روزانہ کچھ نہ کچھ خیرات کریں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو کم سے کم جمعہ کے دن کسی غریب کی حتی الوسعت مدد کریں، انشاءاللہ آپ کے گھر میں رزق حلال کے لئے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ اس بات کی بھی کوشش کریں کہ سونے سے پہلے اور کاروبار کے لئے گھر سے نکلنے سے پہلے وضو کرلیا کریں، جو لوگ باوضو رہنے کی عادت ڈال لیتے ہیں وہ بھی کبھی پریشان نہیں رہتے، غیب سے ان کی مدد ہوتی ہے اور رحمت کے فرشتے انہیں نقصانات سے باذن اللہ بچاتے ہیں اور دولت دین و دنیا ان کو توقع سے کہیں زیادہ نصیب ہوتی ہے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو دین و دنیا کی دولتوں سے سرفراز کرے آمین۔

عمل مؤکل کی اجازت

سوال از: عبداللہ جی ——— حمکور

اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعاؤں سے بخیر و عافیت ہوں اور امید کرتا ہوں کہ آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے بخیر ہوں گے۔ حضرت آپ سے ایک دنیا فیض حاصل کر رہی ہے کیوں کہ آپ کتاب و سنت اور بزرگان دین کی تعلیمات کی روشنی میں صحیح رہنمائی فرما رہے ہیں۔

استاد محترم! میں نے طلبائے روحانیت کے پورے اعمال کر لئے ہیں، اکل حلال اور صدق مقال کی بھی پابندی کر رہا ہوں اور اب میں سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کا عمل کرنا چاہتا ہوں، اس سلسلہ میں آپ ہماری روحانی رہنمائی فرمائیں، یہ عمل میں ۱۰را کتوبر ۲۰۱۸ء بروز اتوار ۴۲۔۱۱ قمر عطارد کی تثلیث کو کرنے کا تمنائی ہوں۔ میں نے روحانی تقویم سے بھی مدد لی، میرا استارہ عطارد ہے۔ یہ وقت اگر صحیح ہے تو عمل کرنے کی اجازت عطا فرمائیں، اگر ٹھیک نہیں ہے تو استاد محترم آپ سے التجا ہے کہ صحیح وقت کی تعین اور رہنمائی فرمائیں تاکہ میں اس مبارک روحانی سفر میں منزل مقصود تک پہنچ سکوں، حضرت ضرور بالضرور وقت صحیح کی تعین فرمائیں گے، میں آپ کا احسان زندگی بھر نہ بھولوں گا، آپ کی بہت مہربانی ہوگی، آپ سے دعاؤں کی التجا ہے۔

جواب

اس سے پہلے بھی آپ کو اس عمل کی اجازت دیدی گئی تھی، شاید ہمارا جواب آپ کی نظروں سے نہیں گزرا، آپ اس عمل کو قمر و عطارد کی تثلیث کے وقت کرنا چاہتے ہیں تو یہ بات نوٹ کرلیں۔ قمر و عطارد کی تثلیث ۳۰ راگست میں صبح ۱۰ بج کر ۳۱ منٹ پر ہوگی، جمعرات کا دن ہوگا۔

آپ نے لکھا ہے کہ آپ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم کے عمل کو ۱۰را کتوبر بروز اتوار کو کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے کس تقویم میں دیکھ کر یہ بات لکھی ہے کیوں کہ قمر و عطارد کی تثلیث ۱۰را کتوبر کو نہیں ہے اور ۱۰را کتوبر ۲۰۱۸ء کو اتوار بھی نہیں ہے۔ ۱۰را کتوبر ۲۰۱۸ء کو بدھ پڑ رہا ہے، آپ سے تاریخ اور نظرات کا حساب دیکھنے میں مغالطہ ہوگیا ہے، بہر حال قمر و عطارد کی تثلیث ۳۰ راگست بروز جمعرات کو صبح ۱۰ بج کر ۳۱

منٹ پر ہوگی، اس کا انتہائی مکمل وقت ۳۰ راگست کو شام ۶ بج کر ۵۰ منٹ پر ہوگا، یہ عمل نہایت قیمتی ہے اب اس کو شروع کرنے میں تاخیر نہ کریں۔

ہمارے خیال میں اس عمل کو قمر و عطارد کی تثلیث میں کرنا ضروری نہیں ہے، آپ اس عمل کو کسی بھی ثابت مہینہ میں نوچندی اتوار سے شروع کریں اور دن میں روزے رکھنے کا اہتمام کریں۔ رات کو عشاء کے بعد عمل پر بیٹھیں، مکمل تنہائی ضروری ہے، جگہ ایسی ہو کہ باہر سے کوئی شور وغل اندر نہ آتا ہو اور یہ بات بھی یاد رکھیں کہ عمل جس کمرے میں کریں اس میں آپ کے سوا کوئی داخل نہ ہو، دن میں بھی اس کمرے میں مقفل رکھیں، مبادا کوئی ناپاک مرد یا عورت اس کمرے میں داخل نہ ہو جائے اور آپ کی محنت ضائع ہو جائے۔ ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ آپ کو اس عمل میں کامیابی عطا کرے اور آپ مؤکل تابع کرنے میں سرخرو ہیں، لیکن آپ کے اس خط سے ہمیں یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اس عمل کی طرف ذمہ داری سے متوجہ نہیں ہیں کیوں کہ ہمیں یاد پڑتا ہے کہ ہم اس سے پہلے بھی خط کے ذریعہ یا روحانی ڈاک کے ذریعہ آپ کو اس عمل کی اجازت دے چکے ہیں۔ ہمیں حیرت ہے کہ آپ نے ہمارے جواب کو ابھی تک پڑھا ہی نہیں اور آپ ابھی تک عمل شروع نہ کر سکے، بہرکیف اب اس عمل کو کسی بھی ثابت مہینہ میں شروع کریں اور کوشش کریں کہ عمل کی شروعات نوچندی اتوار سے ہو ورنہ عروج ماہ میں کسی بھی اتوار سے ہو، اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

یہ تو آپ جانتے ہی ہوں گے روحانی عملیات کے قانون کے اعتبار سے ہجری مہینہ تین طرح کے ہوتے ہیں، ثابت، منقلب، اور ذوجسدین، مؤکل والے عملیات کی شروعات ثابت مہینہ سے ہونی چاہئے۔ اگر جلدی ہو اور ثابت مہینہ آنے میں دیر ہو تو پھر ذوجسدین میں بھی عمل کر سکتے ہیں لیکن منقلب مہینے میں مؤکل والے عمل کو شروع نہیں کرنا چاہئے کیوں کہ منقلب مہینے میں شروع ہونے والا عمل اکثر ناکامی سے دوچار ہو جاتا ہے۔

جادو ٹونے سے پریشان

سوال از: (نام مخفی)

آسیہ آفرین جس پر آپ نے سحر بتایا تھا اور علاج بھی دیا تھا یہ میری بیٹی ہے اور میرا بیٹا امریکہ سے آیا ہوا تھا اپنی بہن کے علاج کے سلسلہ میں دیوبند دوبار آیا، آپ نے علاج دیا تھا، علاج کے طور پر سحر کو ختم کرنے کے لئے آپ نے تین ماہ پانی میں کھولا کر، پینے کے لئے نقش دیا تھا، باندھنے کے لئے تعویذ دیئے تھے اور ایک ماہ کے لئے ۷۸۶ دیئے تھے مگر ہم نے چار ماہ استعمال کئے۔ پہلے طلسماتی صابن سے چھ جمعرات نہانے کیلئے دیئے تھے، ہم دس جمعرات تک استعمال کئے، پہلے تعویذ جو ہر ماہ سات دن تک مل کر جلانے کے لئے تھے وہ بھی استعمال کر لئے، پینے کا پانی جو تھا وہ دو ماہ تک پلائے، اس کے علاوہ آب شفا دیئے تھے وہ بھی دو ماہ اضافہ کے ساتھ دیئے۔

علاج کے بعد کیفیت یہ ہے کہ مغرب سے پہلے اذکار و نماز پڑھنے پر ان کی طبیعت خراب ہونے لگتی ہے، سر چکرانے لگتا ہے اور پیٹ پھولنا شروع ہو جاتا ہے اور اتنا بڑا ہوتا ہے کہ نو ماہ کے حمل سے بھی زیادہ۔ ایسا لگتا ہے کہ پیٹ پھٹ جائے گا، چکر کھا کر بھی گر جاتے ہیں۔ ان کے علاج کے ساتھ آپ نے ان کی بچیوں کا بھی علاج دیا تھا، دولڑکیوں کو آپ نے سحر ہے کہا تھا، ایک لڑکی کی طبیعت تو ماں کی طبیعت خراب ہو تو اس کی بھی خراب ہو جاتی ہے۔

جواب

یاد پڑتا ہے کہ حیدرآباد کے قیام کے دوران ہم علاج دے چکے ہیں، اس علاج سے انشاء اللہ مریضہ روبہ صحت ہوگی اور سحر کے اثرات سے نجات پالے گی، علاج پورا ہونے کے بعد روزانہ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریضہ کو پلاتی رہیں اور گلے میں ہمارے تعویذ ہی پڑے رہنے دیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ رب العالمین مریضہ کو مکمل صحت عطا کرے اور بدخواہوں کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ آئندہ اس پر سحر کی کارروائی نہ کریں اور اگر وہ باز نہ آئیں تو مریضہ پر ان کی کسی بری کارروائی کا اثر نہ ہو۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جب مریضہ ٹھیک ہو جائے گی تو اس کی بیٹیاں بھی انشاء اللہ ٹھیک رہیں گی۔

☆☆

روحانی ڈاک کے کالم میں شریک ہونے کیلئے خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں اور صبر و ضبط کے ساتھ جواب کا انتظار کریں۔
منیجر

قسط نمبر:۱۹

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

بچوں کو کچھ نظر نہ آنا

بعض بچوں کو کچھ نظر آتا ہے اور وہ ان چیزوں کو دیکھ کر ڈرتے ہیں اور روتے ہیں، بعض بچے بتاتے بھی ہیں کہ انہیں کوئی بڑی شئے نظر آرہی ہے اور ان بچوں کے چہرے پر اس وقت کچھ خوف بھی ہوتا ہے، ایسی چیزوں سے بچانے کے لئے یہ نقش بچوں کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاحافظ یاحافظ یاحافظ یاحافظ (دائیں جانب)

۱۳۳۳۷	۱۳۳۴۰	۱۳۳۴۴	۱۳۳۳۰
۱۳۳۴۳	۱۳۳۳۱	۱۳۳۳۶	۱۳۳۴۱
۱۳۳۳۲	۱۳۳۴۶	۱۳۳۳۸	۱۳۳۳۵
۱۳۳۳۹	۱۳۳۳۴	۱۳۳۳۳	۱۳۳۴۵

یاحافظ یاحافظ یاحافظ یاحافظ (بائیں جانب)

نام۔والدہ کا نام

عورتوں کی صحت کی بحالی کے لئے

اگر عورتوں کی صحت اور تندرستی کی بحالی مقصود ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ صحت اور تندرستی برقرار رہے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

شفاء و رحمة للمؤمنين

۸	۳	۲	۱
۵	۲	۷	۴
۳	۸	۱	۲
۲	۵	۴	۷

و ننزل من القرآن ما هو

نام۔والدہ کا نام

قرض سے نجات کے لئے

اگر قرض زیادہ ہو اور قرض ادا ہو جانے کی کوئی صورت نظر نہ آرہی ہو تو اس نقش کو ہری روشنائی سے نوچندی اتوار کو پہلی ساعت میں لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں۔

انشاء اللہ بہت جلد قرض کی ادائیگی کی راہیں کھلیں گی۔ نقش یہ ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انشاء ان اللہ علیم حکیم

۶۵۴	۶۵۸	۶۶۱	۶۴۷
۶۶۰	۶۴۸	۶۵۳	۶۵۹
۶۴۹	۶۶۳	۶۵۶	۶۵۲
۶۵۷	۶۵۱	۶۵۰	۶۶۲

و ان خفتم فسوف یغنیکم اللہ

نام۔والدہ کا نام

لکنت سے نجات کے لئے

اگر کسی بچے یا بڑے کو لکنت کی شکایت ہے اور بات چیت روانی کے ساتھ کرنے پر وہ قادر نہ ہو تو اس نقش کو لکھ کر گلے میں ڈالیں اور یہی نقش چینی کی پلیٹ پر گلاب وزعفران سے لکھ کر پلیٹ کو تازہ پانی سے دھو کر مریض کو پلا دیں، اس طرح ۲۱ دن تک ۲۱ پلیٹیں پلا دیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا مقیت یا مقیت یا مقیت یا مقیت

۳۵۱۶۳	۳۵۱۶۶	۳۵۱۷۰	۳۵۱۵۶
۳۵۱۶۹	۳۵۱۵۷	۳۵۱۶۲	۳۵۱۶۷
۳۵۱۵۸	۳۵۱۷۲	۳۵۱۶۴	۳۵۱۶۱
۳۵۱۶۵	۳۵۱۶۰	۳۵۱۵۹	۳۵۱۷۱

یا مقیت یا مقیت یا مقیت یا مقیت

گمشدہ چیز کا مل جانا

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور تلاش کرنے سے بھی نہیں مل رہی ہو تو اس نقش کو گھر میں لٹکائیں یا اس کے گلے میں ڈال دیں، جس کی چیز گم ہوئی ہے اور اس گھر کا کوئی بھی فرد صبح شام تین دن تک ''یا رقیب'' سو مرتبہ پڑھے۔اول وآخر درود شریف تین بار پڑھے، انشاءاللہ

چیز اگر گھر سے باہر نہیں گئی ہے تو مل جائے گی اور اگر گھر سے باہر چلی گئی تو پھر خواب میں رہنمائی ہوگی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا رقیب یا رقیب یا رقیب

۲۵۷۲۲	۲۵۷۲۶	۲۵۷۲۹	۲۵۷۱۵
۲۵۷۲۸	۲۵۷۱۶	۲۵۷۲۱	۲۵۷۲۷
۲۵۷۱۷	۲۵۷۳۱	۲۵۷۲۴	۲۵۷۲۰
۲۵۷۲۵	۲۵۷۱۹	۲۵۷۱۸	۲۵۷۳۰

یا مغیث یا مغیث یا مغیث

نام۔ والدہ کا نام

قید سے رہائی

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو اور ناکردہ گناہوں کی سزا پا رہا ہو تو ایسے شخص کی رہائی کے لئے یہ نقش لکھ کر اس کے گلے میں ڈالیں، انشاءاللہ جلد اس کی رہائی ہوجائے گی اور بہت جلد وہ سرخ رو ہوکر ہر سزا سے نجات پائے گا۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

د	م	ح	م
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲
۹۲	۹۲	۹۲	۹۲

تنگدستی دور کرنے کے لئے

غربت وافلاس اور تنگ دستی دور کرنے کے لئے اس نقش کو نوچندی اتوار کی پہلی ساعت میں گلاب وزعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ تنگ دستی سے نجات ملے گی اور خوش حالی قدم چومے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یا جامع یا جامع یا جامع

۱۳۳۱۳	۱۳۳۱۷	۱۳۳۲۰	۱۳۳۰۶
۱۱۳۱۹	۱۳۳۰۷	۱۳۳۱۲	۱۳۳۱۸
۱۳۳۰۸	۱۳۳۲۲	۱۳۳۱۵	۱۳۳۱۱
۱۳۳۱۶	۱۳۳۱۰	۱۳۳۰۹	۱۳۳۲۱

یا مغنی یا مغنی یا مغنی

نام۔ والدہ کا نام

بندش کا توڑ

کاروباری بندش ختم کرنے کے لئے اس نقش کو ہری روشنائی سے دو عدد لکھیں، ایک نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور ایک نقش اپنی دوکان یا آفس وغیرہ میں لٹکا دیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ یہ نقش چلتے ہوئے کاروبار کی حفاظت کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہوتا ہے، اس نقش کی برکت سے کاروبار، بندشوں سے کرنی کرتوت کی آفتوں سے محفوظ رہتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

انہم یکیدون کیدا

یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ
یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ	یافتاحُ

انہم یکیدون کیدا و اکید کیدا

نام۔ والدہ کا نام

نظرِ بد سے نجات کے لئے

اگر کسی غیر کی یا اپنے کی نظر لگ جائے تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ نظرِ بد سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۳۶۶	۴۳۶۹	۴۳۷۲	۴۳۵۹
۴۳۷۱	۴۳۶۰	۴۳۶۵	۴۳۷۰
۴۳۶۱	۴۳۷۴	۴۳۶۷	۴۳۶۴
۴۳۶۸	۴۳۶۳	۴۳۶۲	۴۳۷۳

حاضری کا توڑ

اگر کسی مریض پر بار بار کوئی بری شئے جن، بھوت یا کوئی برا سایہ بار بار حاضر ہوتا ہو اور مریض اس حاضری کی وجہ سے پریشان ہو تو اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھ کر کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالیں اور اسی نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ایک بوتل پانی میں ڈال کر اس پانی کو ۳ دن تک دن میں ۳ بار پلائیں، صبح شام اور رات کو سوتے وقت۔ انشاء اللہ حاضری سے چھٹکارا ملے گا۔ اس طرح مریض کو ۷ بوتلیں ۲۱ دن تک پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۷۱۱۶	۱۷۱۱۹	۷۷۱۲۲	۱۷۱۰۹
۱۷۱۲۱	۱۷۱۱۰	۱۷۱۱۵	۱۷۱۲۰
۱۷۱۱۱	۱۷۱۲۳	۱۷۱۱۷	۱۷۱۱۴
۱۷۱۱۸	۱۷۱۱۳	۱۷۱۱۲	۱۷۱۲۳

ڈائن یا چڑیل کو بھگانے کے لئے

اگر کسی گھر میں بدروحوں کا اثر ہو یا کوئی ڈائن یا چڑیل گھر والوں کو پریشان کرتی ہو تو اس نقش کو لکھ کر چار شیشیوں میں رکھ کر گھر کے چاروں کونوں میں لٹکا دیں، کسی بھی کمرے میں یہ عمل کریں۔

انشاءاللہ پورا گھر برے اثرات سے محفوظ رہے گا۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۸۹۸	۲۳۹۰۱	۲۳۹۰۴	۲۳۸۹۱
۲۳۹۰۳	۲۳۸۹۲	۲۳۸۹۷	۲۳۹۰۲
۲۳۸۹۳	۲۳۹۰۵	۲۳۸۹۹	۲۳۸۹۶
۲۳۹۰۰	۲۳۸۹۵	۲۳۸۹۴	۲۳۹۰۵

رشتوں کی نااتفاقی دور کرنے کے لئے

اگر رشتوں میں نااتفاقی پیدا ہوگئی ہو اور اہل خاندان ایک دوسرے کو نقصان پہنچانے کی زد پر ہوں یا غلط فہمیاں ایک دوسرے سے دور کرا رہی ہوں یا منافقین اور حاسدین ایک دوسرے کے قریب نہ آنے دے رہے ہوں وغیرہ ایسی تمام صورتوں میں یہ نقش دوریاں ختم کرتا ہے اور ایک دوسرے کی محبت دلوں میں پیدا کرنے کا ذریعہ بنتا ہے۔ یہ نقش گھر کا جو بھی ذمہ دار ہو عورت ہو یا مرد اپنے گلے میں ڈالے اور ایک نقش گھر میں لٹکا دے، نقش کے نیچے تمام اہل خانہ کے اور ان لوگوں کے نام لکھ دیں جن کے دلوں میں نفاق پیدا ہوگیا ہو۔ پہلے ان لوگوں کے نام لکھیں جن کی محبت درکار ہو، پھر ان کے نام لکھیں جو محبت حاصل کرنا چاہتے ہوں۔ انشاءاللہ اس نقش کی برکت سے دوریاں ختم ہوں گی اور رشتے داریاں بحال ہوں گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۴۲۸۶	۱۴۲۸۹	۱۴۲۹۳	۱۴۲۷۹
۱۴۲۹۲	۱۴۲۸۰	۱۴۲۸۵	۱۴۲۹۰
۱۴۲۸۱	۱۴۲۹۵	۱۴۲۸۷	۱۴۲۸۴
۱۴۲۸۸	۱۴۲۸۳	۱۴۲۸۲	۱۴۲۹۴

سحر وجادو سے نجات کے لئے

۴۱ اگربتیاں لیں اور ہر ایک اگربتی پر گیارہ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کریں: وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ اور اس آیت کا نقش بنا کر مریض کے گلے میں ڈال دیں، صبح شام ایک اگربتی مریض کے سراہنے جلائیں۔ اگربتی جس جگہ جل رہی ہو وہاں ایک مٹی کا برتن، کونڈا وغیرہ رکھ دیں تاکہ اگربتی کی راکھ اس میں گرتی رہے۔ مذکورہ آیت کو ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کر کے رکھ لیں۔ جب صبح شام اگربتی جلتے جلتے ختم ہو جائے تو مریض کو اس پانی کے دو گھونٹ پلا دیں، ۲۰ دن میں اگربتیاں ختم ہو جائیں گی، ان سب اگربتیوں کی راکھ جمع کر لیں اور آخری دن اس راکھ کو مریض کے پورے بدن پر مل دیں یا مریض خود اپنے بدن پر مل لے۔ پیشاب، پاخانہ کی جگہ چھوڑ کر پورے جسم پر یہ راکھ مل دیں، سینے پر یہ راکھ زیادہ ملیں، ۵ منٹ کے بعد مریض غسل کر لے اور اگربتیوں کی جو سلائیاں ہوں ان کو کسی قبرستان میں دبا دیں۔ انشاء اللہ سحر وجادو سے نجات مل جائے گی، نقش کو کم سے کم ۳ ماہ تک مریض کے گلے میں رکھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۱۸	۶۲۲	۶۲۵	۶۱۱
۶۲۴	۶۱۲	۶۱۷	۶۲۳
۶۱۳	۶۲۷	۶۲۰	۲۱۶
۶۲۱	۶۱۵	۶۱۴	۲۲۶

دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے کے لئے

اگر کسی شخص کے دشمن بہت ہوں اور وہ یہ چاہتا ہو کہ اس کو دشمنوں پر غلبہ حاصل ہو اور اس کے دشمن اس کے خلاف کوئی حرف ناروا زبان سے نکالنے پر قادر نہ ہو سکیں تو اس کو چاہئے کہ زوال ماہ میں آخری منگل کو مریخ کی آخری ساعت میں ان آیات کو لکھ کر کالے کپڑے میں تعویذ بنا کر اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ تمام دشمن مغلوب اور مقہور ہوں گے اور ان کی بدزبانی سے اور ان کی شرارتوں سے نجات ملے گی۔

آیات یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَنْطِقُوْنَ. صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ.

اخراج پتھری کے لئے

اگر کسی کے گردے یا مثانہ میں پتھری ہو تو اس نقش کو لکھ کر اپنے گلے میں ڈالیں اور دوسرے نقش کو چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر پئیں، اس طرح گیارہ دن تک گیارہ پلیٹیں پئیں، اگر نہار منہ پئیں تو انشاءاللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۱۰۳	۳۱۰۷	۳۱۱۰	۳۰۹۶
۳۱۰۹	۳۰۹۷	۲۱۰۲	۳۱۰۸
۳۰۹۸	۳۱۱۲	۳۱۰۵	۳۱۰۱
۳۱۰۶	۳۱۰۰	۳۰۹۹	۳۱۱۱

اگر نیند نہ آتی ہو

اگر کوئی شخص بدخوابی کا شکار ہو اور نیند کے لئے وہ گولیاں کھانے پر مجبور ہو جو انسان کے دل کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچاتی ہیں تو اس کو چاہئے کہ یہ نقش ۲ عدد لکھ کر ایک نقش گلے میں ڈالے اور ایک نقش اپنے تکیہ میں رکھ لے، انشاءاللہ نیند آنے لگے گی اور بدخوابی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵۵۹	۸۵۶۲	۸۵۶۵	۸۵۵۱
۸۵۶۴	۸۵۵۲	۸۵۵۸	۸۵۶۳
۸۵۵۳	۸۵۶۷	۸۵۶۰	۸۵۵۷
۸۵۶۱	۸۵۵۶	۸۵۵۴	۸۵۶۶

اس نقش کو کالی روشنائی سے لکھیں اور اگر اس کے بعد بھی نیند نہ آئے تو چند دنوں تک یہ کریں کہ اس نقش کو گلاب و زعفران سے لکھ کر آدھے گھنٹے پانی میں بھگو کر سوتے وقت پی لیا کریں، انشاءاللہ نیند آنے لگے گی۔

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔ اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔ یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔ جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔ اس کو پہننے سے بھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔ چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔ جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔ یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادو ٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔ اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دور اندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

آخری قسط

حضرت امام غزالیؒ

دنیا کے عجائب وغرائب

ارشاد الٰہی ہے۔

تُسَبِّحُ لَهُ السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْاَرْضُ وَمَنْ فِيْهِنَّ ط وَاِنْ مِّنْ شَيْءٍ اِلَّا يُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ ط اِنَّهٗ كَانَ حَلِيْمًا غَفُوْرًا ۝ (پارہ:۱۵، آیت ۴۴، سورہ بنی اسرائیل)

"یعنی ساتوں آسمان وزمین اور جتنے ان میں ہیں اس کی پاکی بیان کررہے ہیں اور کوئی چیز ایسی نہیں جو تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان نہ کرتی ہو لیکن تم لوگ ان کی پاکی بیان کرنے کو سمجھتے نہیں ہو، وہ بڑا حکیم ہے، بڑا غفور رحیم ہے۔"

یا فرمان عالی ہے۔

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْ فَوْقِهِنَّ وَالْمَلٰٓئِكَةُ يُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِمَنْ فِي الْاَرْضِ ط

"کچھ بعید نہیں کہ آسمان اپنے اوپر سے پھٹ پڑیں اور فرشتے اپنے رب کی تسبیح وتحمید کرتے ہیں اور اہل زمین کے لئے معافی مانگتے ہیں۔"

یا ارشاد گرامی ہے۔

وَيُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِهٖ وَالْمَلٰٓئِكَةُ مِنْ خِيْفَتِهٖ ج

"کہ رعد فرشتہ اس کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بیان کرتا ہے اور فرشتے بھی اس کے خوف سے۔"

اس کتاب میں جن جن عجیب مخلوقات الٰہی اور حیرت ناک مصنوعات خداوندی کا ذکر آیا اور ساتھ ساتھ جو حکمتیں اور مصلحتیں اس سلسلہ میں زیر بیان آئیں یہ سب مل کر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ قدرت وجلال کی کھلی نشانیاں ہیں اور صاف صاف بتاتی ہیں کہ اس کی عظمت وبزرگی ہر شئے میں روشن ہے اور اس کی مشیت ومرضی ہر چیز میں چلتی ہے۔

دور کہاں جایئے خود اپنے نفس کو دیکھئے جو آپ سے سب سے زیادہ قریب ہے۔ اس میں بھی عجائبات کا ایک عالم آپ کو دکھائی دے گا، قدرت الٰہی کی روشن دلیلیں آپ کو ملیں گی، ان سب کا تفصیلی بیان آپ کے مطالعہ میں آچکا ہے اور آپ کی نظر سے گزر چکا ہے، ذرا نظر عبرت اپنے اسی مقام رہائش زمین پر ڈالئے اور اپنی فکر کو گہرائی تک پہنچایئے، کیا کیا فرمایا اور اس پر کیسے کیسے اونچے پہاڑ قائم کردیئے۔

پھر زمین کو کیسے لمبے چوڑے اور گہرے سمندروں سے گھیرا اور زمین کے وسطی حصوں میں نہروں کا کیسا جال بچھایا زمین پر کیسا سبزہ اُگایا، کیسے خوشنما بیل بوٹے، درخت قسم درقسم اُگائے، عجیب عجیب خوبیاں لئے جانور اور چوپائے پیدا کئے اور طرح طرح کے منافع اور فائدے ان میں ودیعت فرمائے۔

غرض اس کارخانۂ قدرت کو دیکھ کر عقل مند کے سامنے عبرتوں اور نصیحتوں کی ایک کتاب کھل جاتی ہے۔

پھر اس پر عجائبات زمین کی پنہائی اور چوڑائی پر غور کیجئے اور اس کے اطراف واکناف کی درازی اور دوری کو ذہن میں لایئے تو آپ کی فکر اور سمجھ تھک کر رہ جائے گی اور آپ ان سب امور کا صحیح پتہ نہ لگا سکیں گے، اب اسی زمین کی نسبت آسمان سے دیکھئے کہ کیا ہے؟ علمائے فن نے کہا ہے کہ یہ ہماری زمین مع ان ساری چیزوں کے جو اس پر ہیں آسمان کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے ایک لق ودق جنگل میں پڑا ہوا چھلا۔

ماہرین فن نے یہ بھی بتایا ہے کہ سورج اس زمین سے ایک سو ساٹھ درجہ سے زائد بڑا ہے اور ستاروں میں بہت سے ستارے ایسے ہیں جو زمین سے سو درجہ بڑے ہیں۔ ذرا اندازہ لگایئے کہ خود آسمان جس میں سورج، چاند ستارے جیسے بڑے بڑے گولے سمائے ہوئے ہیں، کس قدر بڑا ہوگا، ساتھ ساتھ قدرت کے ایک اور فلسفہ پر غور کیجئے کہ سورج،

چاند اور ستارے اور خود آسمان جوان سب کو اپنے دامن میں لئے ہوئے ہے، یہ سب کے سب آپ کی آنکھ کے چھوٹے سے ڈھیلے میں سماگئے ہیں۔ اس حقیقت سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ یہ بڑے بڑے گولے ہم سے کس قدر دور کی مسافت پر واقع ہیں اور ہم سے یہ کتنے بلند ہیں اگر یہ بہت دور نہ ہوتے تو یہ سب ہماری چھوٹی سی آنکھ میں نہ سماتے، ان کی دوری کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ مذکورہ فضائی کُرّے، بہت سریع الحرکت ہیں، مگر پھر بھی ان کی حرکت ہم کو محسوس نہیں ہوتی، یہ اسی سبب سے کہ یہ بہت ہی دور ہیں۔

اس میں آپ کو شک نہ ہوگا کہ آسمان ایک پل میں ایک ستارہ کی مقدار حرکت کر لیتا ہے اور اس کو غروب کر دیتا ہے یا اُفق سے نکال لاتا ہے تو پھر ضرور ایک ہی پل میں سو زمینوں کے مقدار حرکت کرے گا، بلکہ اس سے بھی زائد، حالانکہ آپ کو اس کی سرعت رفتار کا ذرا پتہ نہیں چلتا، فضائی کُرّوں کی عظمت اور بڑائی کا اندازہ اس سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ پروردگار عالم نے اپنے کلام پاک میں ان سب کی قسمیں کھائی ہیں اور قسم کسی بڑی چیز کی کھائی جاتی ہے، فرمایا۔

وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ○ (پارہ ۳۰، آیت ایک، سورۃ البروج) "قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے۔"

یا ارشاد ہوا۔

وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ○ وَمَا اَدْرٰکَ مَا الطَّارِقُ ○ النَّجْمُ الثَّاقِبُ ○ (سورۃ الطارق آیت ایک تا ۳)

"یعنی قسم ہے آسمان کی اور اس چیز کی جو رات کو نمودار ہونے والی ہے اور آپ کو معلوم ہے وہ رات کو نمودار ہونے والی چیز کیا ہے وہ روشن ستارہ ہے۔"

نیز فرمان گرامی ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ ○ وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِیْمٌ ○ (سورۂ واقعہ آیت ۷۵، ۷۶)

"پس میں قسم کھاتا ہوں ستاروں کے چھپنے کی اور اگر تم غور کرو تو یہ ایک بڑی قسم ہے۔"

اسی طرح کی اور بہت سی آیتیں ہیں، اب آپ اپنی نظر ذرا اور اونچی لے جائیے اور عالم بالا میں فرشتوں کی حالت و کیفیت پر غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی یہ کیسی عجیب الخلقت مہیب صورت مخلوق ہے۔ چنانچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت اسرافیل علیہ السلام کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر آپ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو دیکھیں تو عرش عظیم کو ان کے کندھے پر رکھا ہوا پائیں اور ان کے قدم نیچے کی زمین کی حدود تک پہنچتے ہوں۔

ساتھ ساتھ اس فرمان خداوندی کو بھی پیش نظر رکھیں وَسِعَ کُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کہ اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمینوں کو گھیر لیا ہے۔ اندازہ لگائیے کہ پھر عرش کس قدر بڑا ہوگا اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کس قدر بلند قامت اور عظیم الجثہ ہوں گے جنہوں نے اس عرش کو اپنے کندھے پر اٹھا رکھا ہے۔

پھر اور آگے بڑھئے اور دھیان کیجئے کہ وہ ذات عالی صفات کس قدر بلند و عظیم ہوگی جس نے ان تمام بڑی بڑی چیزوں کو پیدا فرمایا، سچ ہے کہ اس کی قدرت و حکمت و عظمت و رفعت کا اندازہ لگانا ہماری کوتاہی عقل سے بالا و برتر ہے اور ہماری نارسا سمجھ سے بالکل باہر ہے۔

ہر ایک مخلوق میں اس کی مرضی چلتی ہے اور ساری مخلوقات میں اس کی حکمت کارفرما ہے۔

سوچئے کہ ان بے پناہ بڑے بڑے فضائی کُرّوں کو خالق عالم نے بے ستون کیسے ٹھہرا رکھا ہے؟ نہ نیچے ان کے کوئی ٹیک ہے جس پر یہ برقرار ہوں، نہ اوپر سے کسی چیز نے ان کو لٹکا رکھا ہے اور تھام رکھا ہے، لامحالہ جو شخص آسمانوں اور زمین کو اور سارے بالائی اور سفلی عالم کو اپنی عقل راست اور ذہن سلیم سے دیکھے گا، سمجھے گا وہ ضرور اپنے پروردگار کی معرفت حاصل کرے گا اور اس کی عظمت کا دھیان کر کے اس کے احکام و فرامین پر سر اطاعت جھکا دے گا، صحیح فکر کا یہ لازمی نتیجہ ہوگا۔

پھر دوبارہ بھی اگر عقل و فکر مخلوقات الٰہی پر لگائے گا اور سمجھ سے پھر کام لے گا تو اس کی معرفت پختہ تر ہوگی اور اس کا یقین مستحکم تر ہوگا اور پروردگار عالم کی عظمت و بزرگی مزید پختگی سے اس کے دل میں سما جائے گی، پھر اس راہ سے معرفت حاصل کرنے میں بھی لوگ مختلف الحال ہیں جس کو قدرت نے جس قدر نور عقل بخشا ہے، ہدایت کی روشنی اس کو عطا کی ہے اسی قدر وہ اپنی فکر سے استفادہ کرتا ہے اور معرفت کے مدارج طے کرتا ہے۔

نور عقل پیدا کرنے اور اس کو بڑھانے کی بھی راہیں ہیں، سب سے بڑی راہ یہ ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کی جائے اور اس کی آیتوں میں غور وفکر اور سوچ وبچار کی جائے، ساتھ ساتھ تقویٰ اور پرہیزگاری پر بہت مضبوطی سے قدم جما ہو۔

جب یہ دونوں باتیں پیدا ہو جائیں گی تو معرفت الٰہی آسان ہوگی اور اللہ تعالیٰ کی ذات عظیمہ پر یقین پختہ ہوگا۔

اس حقیقت کو آپ جانتے ہی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معراج کے لئے بلایا گیا اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مقام اعلیٰ تک پہنچے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پروردگار کی بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں اور عالم بالا کی سیر کی۔ آخرت اور دنیا کے سارے معاملات آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھول دیئے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے پروردگار سے قرب نصیب ہوا، یہاں تک کہ دو کمان کا فاصلہ رہ گیا یا اس سے بھی کم۔ پس جس ذات اقدس کو اس قدر بلند شرف ملا ہو ان کے علم کا کیا اندازہ لگایا جا سکتا ہے لیکن پھر بھی آنجناب صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دعا کی تلقین کی گئی۔ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا.

اور کہئے کہ اے پروردگار! میرے علم کو دن دوگنا رات چوگنا کر۔"

اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہمیں اپنی معرفت سے نوازے اور نورِ ہدایت بخش کر ہم پر اپنا احسان وکرم فرمائے، ہم کو آپ کی طاعت وعبادت پر لگائے اور اپنی مہربانی اپنے کرم اور فضل عمیم سے ہم سب کو اپنے دوستوں میں شمار فرمائے، درحقیقت وہی سب کا کارساز ہے۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ.

ف: حضرت امام رحمۃ اللہ علیہ نے اس آخری باب میں پورے مضمون کتاب پر نہایت اہم روشنی ڈالی اور اس امر کو فصاحت کے ساتھ کھولا کہ عجائبات عالم اور مخلوقات الٰہی کا علم، دین میں کس قدر اہمیت رکھتا ہے اور کس طرح وہ معرفت الٰہی اور یقین کا ذریعہ بنتا ہے۔

موصوف نے بتایا کہ جب تک جناب باری کی عظمت اور بڑائی دل میں نہ سمائے انسان ان کے حکم پر سر تسلیم خم نہیں کرتا اور اس کی عظمت جب ہی دل میں سماتی ہے کہ اس کی عظیم الشان مخلوقات کا علم ہو اور ان میں جو کچھ حکمتیں پوشیدہ ہیں اس کا انکشاف ہو۔

خالق عالم نے عالم کی ایک ایک چیز کو بتایا دکھایا اور اس کی معرفت کا تقاضہ کیا کہیں کہیں آسمان وزمین، سورج، چاند، بادل اور ہوا وغیرہ کو سامنے لائے اور کہیں پہاڑ، دریا، نباتات ومعدنیات چرند وپرند وغیرہ دکھائے۔ یہ اس لئے کہ جو عجائبات عالم کے علم سے بے بہرہ رہا اور ان کے حکم ومصالح کی معرفت سے محروم اور کورا رہا اس پر معرفت الٰہی کا راستہ نہیں کھلا بلکہ حضرات باری نے ان کی شناخت کو عقل کی علامت ٹھہرایا اور قرآن پاک میں چند کائناتی اشیاء کو گنا کر فرمایا۔

لَاٰیٰتٍ لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ کہ ان چیزوں کو نظر عبرت سے دیکھنا اور پھر ان سے خالق کو پہچاننا عقل مندوں کا شیوہ ہے۔

حدیث پاک میں ہے کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لَقَدْ اُنْزِلَتْ عَلَیَّ اللَّیْلَةَ اٰیَةٌ وَیْلٌ لِّمَنْ قَرَأَهَا وَلَمْ یَتَدَبَّرْهَا وَیْلٌ لَهٗ وَیْلٌ لَهٗ.

"اور اس میں سوچ بچار نہ کیا، اس کے لئے خرابی ہے، اس کے لئے خرابی ہے۔"

وہ آیت یہ تھی۔ اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ○

"کہ آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور دن رات کے اختلاف میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں۔"

قرآن کریم نے مخلوقات عالم کی معرفت پر جس قدر زور دیا ہے اس کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس میں وہ آیتیں جن میں مخلوقات خداوندی کو پیش کر کے قدرت الٰہی کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تعداد ساڑھے سات سو سے کم نہیں جب کہ آیات احکام شرعیہ کی کل تعداد ڈیڑھ سو سے زائد نہیں ہے، یہ اس لئے کہ جب تک انسان کے قلب میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ بزرگی اور برتری اور اس کے مقابلے میں اپنی پستی اور کمتری جاگزیں نہ ہوگی وہ دین کے راستہ پر کیسے چلے گا؟ احکام شرعیہ پر کیسے عمل پیرا ہوگا؟ نہ اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہوگا نہ اس کی بے پایاں طاقتوں پر یقین اور بھروسہ ہوگا۔

دینی عقائد بھی کمزور رہیں گے اور ساتھ ساتھ عبادت وطاعت بھی ناکارہ رہے گی۔ چنانچہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دوسری جگہ سورۂ فاتحہ میں اسی سلسلہ کا ایک لطیف نکتہ نکالا ہے، فرمایا کہ اس میں سب سے

پہلے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ سے مخلوقات عالم اور کائنات دنیا کی شناخت و معرفت کرائی گئی ہے۔ یعنی یہ خیال دل میں پیوست کیا گیا کہ آسمان و زمین میں جو کچھ ہے خواہ وہ عالم انسانی اور حیوانی ہو خواہ عالم نباتاتی اور جمادی ہو، سب کی پرورش ذات خداوندی سے ہورہی ہے اور سب پر کرم گیری بھی اسی کی جانب سے ہے، وہ سب کی دیکھ بھال، سب کی غور پرداخت کررہا ہے۔ اسی نے ہر ایک شئے کو مناسب ساخت اور موزوں خلقت عطا فرمائی ہے، دنیا کی ایک ایک چیز میں حکمت و مصلحت برتی ہے، نتائج و عواقب کا لحاظ رکھا ہے۔

لہٰذا ان تمام کرم فرماؤں پر بس وہی تعریف و ثنا کا مستحق ہے، حمد وستائش کا سزاوار ہے۔

جب بندہ کائنات عالم کا علم حاصل کرچکا اور خالق عالم کی کبریائی بھی اس کے دل میں سماگئی تو اب کہتا ہے۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ○ کہ اب ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔

معلوم ہوا کہ جب تک کائنات عالم کا علم نہ نصیب ہو عبادت اور ذات خداوندی پر بھروسہ ناقص و ناتمام رہتا ہے۔

کلام پاک میں بہت سی جگہ پر اللہ تعالیٰ نے اپنی شناخت مخلوقات عالم سے کرائی، فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰی. (سورۂ انعام آیت نمبر:۹۶) ''اللہ وہ ہے جس نے دانہ اور گٹھلی کو چیر کران سے ہرا بھرا درخت نکالا، خشک اور تپتی ہوئی زمین میں دیکھتے دیکھتے سبزہ زار اور لالہ زار لگایا'' یا ارشاد ہوا۔ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً. (سورۂ ابراہیم آیت نمبر:۳۲)

''اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا اور خشک میدان کو آناً فاناً جل تھل کردیا، ندی نالے بہا ڈالے۔''

ظاہر ہے کہ جس چیز سے ذاتِ خداوندی کی شناخت ہو وہ چیز دین میں کیا کچھ کم ہوگی۔

اسی سلسلہ میں ایک اور نکتہ یاد رکھئے اور بس اسی پر ہم اپنے قلم کو روکتے ہیں، قرآن پاک میں بہت سے احکام شرعیہ کا بیان سوالات کے جواب میں ہوا ہے، مثلاً شراب اور جوئے کے بارے میں سوال اٹھا تو جواب آیا۔ یَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ط (سورۂ بقرہ:۲۱۹) یتیموں کے متعلق استفسار ہوا تو جواب آیا۔ وَیَسْئَلُوْنَکَ عَنِ الْیَتٰمٰی ط قُلْ اِصْلَاحٌ لَّھُمْ خَیْرٌ ط (سورۂ بقرہ:۲۲۰)

''لیکن مخلوقاتِ الٰہی کا بیان سوالات کے جواب میں نہیں از خود ہوا ہے، ان کی اہمیت چونکہ بہت ہی زیادہ ہے اور ان کا علم انسان کے لئے ازبس ضروری ہے، اس لئے ان میں سوال کی حاجت نہیں سمجھی، یہ خود بتادینے اور خود سمجھا دینے کے لائق ہیں۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ.

قسط نمبر: ۶۲

اسلام الف سے ی تک

(ش)

مختار بدری

شوریٰ

مشورہ، مشورہ کرنا، ایسے امور جن میں احکام الٰہی اور سنت نبوی کی واضح تصریح موجود نہ ہو ان کو لازمی طور پر باہمی مشورے سے طے کرنا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ اور ان کے معاملات باہمی مشورہ سے طے ہوتے ہیں۔ (۴۲:۳۸)

وَشَاوِرْهُمْ فِي الْاَمْرِ فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ.

اور اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنے اصحاب سے معاملات میں مشورہ کرتے رہئے اور جب آپ کسی بات کا فیصلہ کرلیں تو اللہ پر توکل کر کے اسے کر ڈالئے۔ (۳:۱۵۹)

اور یہ بات بھی قرآن وحدیث کی روشنی میں واضح ہوگئی ہے کہ اہل حل وعقد ہی سے جنہیں قرآن مجید نے اولوالامر کہا، سے مشورہ ہونا چاہئے۔ مجمع الزوائد میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے استفسار کیا: ''یارسول اللہ، جو بات ہم کتاب وسنت میں نہ پائیں اس کا کیا کریں تو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فہیم ودانا خدا پرستوں سے مشورہ کرو۔''

شہادت

گواہی، اظہار، اقرار، اسلام نے جہاں عدل وانصاف کا حکم دیا ہے وہاں صحیح شہادت کو بھی لازم قرار دیا ہے، خواہ وہ شہادت اس کے خلاف کیوں نہ ہو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ.

مومنو! انصاف پر قائم رہئے، اللہ کے لئے گواہی دینے والے بن جاؤ اگرچہ وہ گواہی اپنی ذات یا والدین یا رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔ (۴:۱۳۵)

وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰۤى اَلَّا تَعْدِلُوْا اِعْدِلُوْا هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى وَاتَّقُوا اللّٰهَ.

اور تمہیں کسی کی عداوت اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف نہ کرو، انصاف کرو کہ انصاف کرنا ہی پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ (۵:۸)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے۔ امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کا فتویٰ ہے کہ جس شخص پر ثابت ہو جائے کہ اس نے جھوٹی گواہی دی ہے اس کی تشہیر کی جائے اور اسے بھی قید کی سزا دی جائے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جھوٹی گواہی دینے والے کی پیٹھ پر کوڑے مارنے اور اس کا سر مونڈ کر منہ کالا کئے جانے اور لمبی قید کی سزا دینے کا حکم دیا ہے۔ (مکحول)

حضرت زیدؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بہترین گواہ وہ ہیں جو گواہی طلب کرنے سے قبل خود ہی گواہی دیدیں۔'' حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''خیانت کرنے والے اور خیانت کرنے والی گواہی جائز نہیں نہ اس کی گواہی جائز ہے جس کو کسی حد میں درّے مارے گئے ہوں، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، نہ دشمن کی گواہی اور نہ گواہی کے عادی کی گواہی، نہ اس کی گواہی جو ان گھر والوں کے ماتحت ہو۔ (جن کے خلاف گواہی لی جارہی ہو) اور نہ اس کی گواہی جو ملکیت اور قرابت داری سے مہتم ہو۔ (ترمذی)

علامہ راغب اصفہانیؒ نے لکھا ہے کہ شہادت وہ بیان ہے جو اس علم کی بنیاد پر ہو جس کی بنیاد مشاہدہ، بصارت (آنکھوں کا دیکھنا) یا مشاہدہ، بصیرت (دل کا دیکھنا) ہو شہادت حکم اور فیصلہ کے معنی میں بھی استعمال

ہوا ہے اور کہیں اقرار کے معنی میں بھی۔

لَمْ یَکُنْ لَّھُمْ شھد الاّ انفسھم. (ان کے نفس جو اقرار کرتے ہیں) اور کہیں خبر دینے کے معنی میں بھی ہے۔مَا شَھِدْنَا اِلاَّ بِمَا عَلِمْنَا (ہم نے اسی بات کی خبر دی جس کا ہمیں علم ہوا) قرآن مجید میں شَھِدَ اللّٰہُ اَنَّہٗ لَا اِلٰہَ اِلاَّ ھو وَالْمَلٰئِکَۃ وَاُولُوا الْعِلْم. اللہ نے شہادت دی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور فرشتوں نے اور اہل علم نے (۱۸:۳، مفردات)

قرآن کریم میں صاف ارشاد ہوا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ لِلّٰہِ شُھَدَآءَ بِالْقِسْطِ. اے لوگو جو ایمان لائے ہو خدا کی خاطر اٹھنے والے اور ٹھیک ٹھیک راستی کی گواہی دینے والے ہو۔ (۷:۵)

یہ صرف حکم ہی نہیں بلکہ تاکیدی حکم ہے۔ ارشاد ہوا ہے: وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ کَتَمَ شَھَادَۃً عِنْدَہٗ مِنَ اللّٰہِ. اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا جس کے پاس اللہ کی طرف سے ایک گواہی ہو اور وہ اسے چھپائے۔ (۱۴۰:۲)

شہر

مہینہ، جمع شہور، اسلامی مہینہ قمری ہے اور غروب آفتاب سے دن کا حساب شروع ہوتا ہے۔ اسلامی مہینوں کے نام یہ ہیں۔ محرم الحرام، صفر المظفر، ربیع الاول، ربیع الآخر، جمادی الاول، جمادی الآخر، رجب المرجب، شعبان المعظم، رمضان المبارک، شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ۔

شہید

وہ شخص جو دین حق پر قائم رہنے کی وجہ سے یا دین کی کوشش اور حمایت میں مار ڈالا جائے وہ شہید ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوا ہے۔ وَلاَ تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتاً ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّھِمْ یُرْزَقُوْنَ○

جو لوگ دین کی راہ میں مارے گئے انہیں مرے ہوئے نہ سمجھنا (وہ مرے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ خدا کے نزدیک زندہ ہیں اور ان کو رزق مل رہا ہے۔ (۱۶۹:۳)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں پھر مجھے زندہ کر دیا جائے، پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے زندگی بھی دی جائے اور پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے حیات بخشی جائے اور پھر میں قتل کیا جاؤں، پھر مجھے حیات بخشی اور پھر میں قتل کیا جاؤں۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک اور حدیث ہے کہ شہید کو اللہ کی طرف سے چھ انعام ملتے ہیں۔

(۱) اس کی فوری بخشش ہو جاتی ہے اور جنت میں اسے ملنے والے مکان کی رونمائی کرادی جاتی ہے۔

(۲) عذاب قبر سے اسے نجات مل جاتی ہے۔

(۳) حشر کے دن اس کو پریشانی اور اضطراب سے امان دی جائے گی جب کہ سب لوگ بدحواس ہوں گے الا ماشاءاللہ۔

(۴) قیامت میں اس کے سر پر عزت و وقار کا تاج رکھا جائے گا جس کا ایک یاقوت تمام دنیا و مافیہا سے بہتر ہوگا۔

(۵) جنت کی حوروں میں سے بہتر اس کے نکاح میں دی جائینگی۔

(۶) اس کے قرابت داروں میں سے ستر کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

شیخ

درویشوں کا سردار، وہ بزرگ جنہوں نے ہر حال میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضا کے موافق اپنی رضا کو ڈھال لیا ہو، کسی شیخ کی پیروی اس وقت تک ہے جب تک ان کی کوئی بات اللہ اور رسول کے خلاف نہ ہو۔ (۲) بوڑھا آدمی جس کی عمر پچاس سال سے زائد ہو (۳) شیخ الاسلام صدر قاضی کا لقب۔

شیطان

شیط کے معنی ہیں داخل ہونا اس لئے اسے شیطان کہا گیا شیطان نے اللہ جل شانہ کی عبادت ستر ہزار برس کی اور اللہ کے ایک حکم کی خلاف ورزی کی، یعنی آدمؑ کو سجدہ نہ کیا، اس حکم عدولی کے باعث وہ ملعون اور مردود قرار دیا گیا۔ حضرت ابو عبیدہؓ فرماتے ہیں کہ ہر شریر و سرکش جان، انسان اور حیوان کو بھی شیطان کہتے ہیں۔ ہر بری عادت کو بھی شیطان کہا گیا ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ الحسد شیطان والغضب شیطان یعنی حسد شیطان اور غصہ شیطان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ فرمایا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق انسان کی رگ و پے میں شیطان سرایت کئے رہتا ہے۔
(بخاری و مسلم)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انسان پر شیطان کا بھی تصرف ہے اور فرشتے کا بھی، شیطان کا تصرف برائی کا وعدہ دینا اور حق کی تکذیب کرنا ہے اور فرشتے کا تصرف نیکی کا وعدہ دینا اور حق کی تصدیق کرنا ہے، لہٰذا جو نیکی کا وعدہ پائے تو وہ سمجھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اور اسے خدا کی حمد کرنی چاہئے اور جو کوئی شیطان کا وعدہ پائے تو وہ خدا کی پناہ مانگے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ الشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَاءِ. شیطان تم کو فقیری کا خوف دلاتا ہے اور تم کو فحش اور برے کاموں کا حکم دیتا ہے۔ (۲۶۸:۲)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ ط وَمَنْ يَّتَّبِعْ خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ فَاِنَّهٗ يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ط
مومنو! شیطان کے قدموں پر نہ چلنا اور جو شخص شیطان کے قدموں پر چلے گا تو شیطان تو بے حیائی اور برے کام ہی بتائے گا۔ (۲۱:۲۴)

شیعہ

اتباع کرنے والے، رفیق، گروہ، حضرت علی رضی اللہ کرم اللہ وجہہ سے گہری اور انتہائی عقیدت رکھنے والا گروہ۔ شیعہ حضرات، حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت میں غلو کرتے ہیں اور دوسرے صحابہ کی شان میں تبرا بھیجتے ہیں۔

عشق ومحبت

محبت کا عطر

(۱) باوضو سوارہ اخلاص یعنی قل ہواللہ شریف ایک سوایک مرتبہ پڑھ کر عطر پر پھونکو اور اس عطر کو اپنے شوہر کے کپڑوں میں لگادیا، مرد پڑھ کر عورت کے کپڑوں میں لگائے گا۔ دونوں کے درمیاں محبت پیدا ہوگی، جس کے کپڑوں میں یہ عطر لگایا جائے گا۔ وہ زیادہ محبت کرے گا۔ اس سے جو عطر لگائے گا۔ کوئی غیر اس کو استعمال نہ کرے۔ عصر ومغرب کے درمیان یا فجر کی نماز کے بعد پڑھنا زیادہ مفید ہے۔

محبت کا سرمہ

(۲) باوضوان آیات کو پڑھ کر سرمہ پر دم کرو اور یہ پڑھا ہوا سرمہ آنکھ میں لگاؤ۔ بیوی کو چاہئے کہ خود بھی اور مرد کو بھی اگر وہ لگانے کا عادی ہو تو لگانا چاہئے۔ دونوں میں محبت پیدا ہوگی۔ اور باہم رنج وملال کی نوبت نہ آئے گی۔ دوسرا کوئی شخص اس سرمہ کو نہ لگائے۔

محبت کی الائچی

(۳) ایک ہزار ایک مرتبہ ہر الائچی پر پڑھو یَـا وَدُوْدُ ترکیب یہ ہے۔ کہ غسل اور وضو کر کے پہلے فجر کی نماز پڑھو پھر ہر الائچی کا منہ کھول کر دانوں پر پھونکو اور منہ بند کردو جب الائچی کھانے کو دو اس کے دانے نکال کر دو غسل اور وضو دونوں ضروری ہیں۔ اس کے علاوہ اگر صرف ایک پاک چادر میں اپنا جسم چھپا کر یہ عمل پڑھا جائے تو زیادہ مفید ہے یعنی ہر روز کا لباس جسم پر نہ ہو، غسل کے بعد ایک بڑی سی چادر لے کر جو جسم کو سر سے پاؤں تک چھپا سکے۔ اسی کے ساتھ نماز پڑھ لو اور اسی میں عمل پڑھو۔

محبت کی شیرینی

(۴) شیرینی پر سات مرتبہ سورۂ اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ آخر تک وَاِلٰی رَبِّکَ فَارْغَبْ پر ختم کر کے شیرینی پر دم کرے۔ اور جس کو اپنی طرف راغب کرنا ہو اس کو کھلائے۔ مثلاً شوہر ناخوش ہو۔ یا بیٹا ناراض ہے۔ یا داماد سے خفگی ہوگئی ہے۔ یا بیوی ناخوش ہے جس کو کھلایا جائے گا۔ اس کا دل نرم ہو جائے گا۔ اور ناراضگی وخفگی درمیان سے دور ہو جائے گی۔ باوضو پڑھنا چاہئے۔ وقت کی قید نہیں۔ جب چاہو پڑھ لو۔

محبت کا پان

(۵) هُوَ الَّذِیْ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَكَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا ○ بِرَحْمَتِکَ یَااَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

ترکیب: پان پر الائچی پر اور سپاری پر اسکو پڑھ سکتے ہیں سات مرتبہ باوضو ہو کر پڑھو اور پان وغیرہ پر دم کر کے بیوی کو یا شوہر کو کھلانے سے آپس میں بے حد محبت اور اخلاص پیدا ہوگا۔

محبت کی صندل

(۶) فَتَلَقّٰۤی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ○

ترکیب صندل کو پیس کر اس پر سات مرتبہ آیت پڑھو اور پسے ہوئے صندل کو اپنے چہرے پر ملیں، محبت پیدا ہوگی۔ اگر شوہر ایسا کرے تو بیوی فریفتہ ہو اور بیوی ایسا کرے تو شوہر فریفتہ ہو جائے گا۔ اور دونوں میں خوب محبت رہے گی۔

محبت کا نمک

(۷) محبت کا دم کردہ نمک محبوب کو کھانے میں ملا کر کھلا دو مقصود حاصل ہوگا۔ عمل ایک سو ایک مرتبہ پڑھنا چاہئے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا

قسط نمبر: ۴

علاج بذریعہ غذا

محمد اجمل مفتاحی

حکیم احتشام الحق قریشی

انسان کی حفظ صحت کے مسئلے کا دائرہ اتنا وسیع ہے جتنا اس دنیا کا دائرہ وسیع ہے، علم حفظ صحت نے اب تک بہت کچھ ترقی کی ہے، مگر ابھی منزل مقصود دور ہے، اس کی تکمیل کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمیں دنیا کی ہر اس چیز کا علم حاصل ہو جائے جو بدن انسانی پر کسی حیثیت سے مؤثر ہوتی ہو، ہوا، غذا پانی اور اسی نوعیت کی انسان کے قریبی ماحول کی چند چیزیں اگر چہ حفظ صحت کی اہم اور بنیادی چیزیں ہیں اور ان کے بارے میں جو معلومات فراہم ہو چکی ہیں وہ بھی انسان کی ذہنی ترقی کا شکار ہیں لیکن جو لوگ انسان اور دنیا کے مادی تعلق پر گہری نظر رکھتے ہیں انہیں معلوم ہے کہ اب تک اس مسئلہ پر جو کچھ کہا جا چکا ہے اس سے کہیں زیادہ کہنا ابھی باقی ہے۔

انسانی معلومات کا ہر شعبہ میں حال یہ ہے کہ ان کا آغاز اپنے قریب ترین ماحول سے ہوتا ہے اور پھر زمانہ کی رفتار ترقی کے ساتھ ساتھ ان کا سلسلہ دور دور تک پھیلتا چلا جاتا ہے۔ علم حفظ صحت کا آغاز جن چیزوں سے ہوا ہے وہ انسان کے قریب ترین ماحول کی چیزیں ہیں جن سے انسان کا تعلق بہت گہرا اور مضبوط ہے ان سے انسان کے تأثرات بہت نمایاں اور صاف ہیں اس لئے علم حفظ صحت کی فطری شروعات یہی چیزیں ہو سکتی تھیں اس کے بعد آہستہ آہستہ اس علم کا دائرہ ان چیزوں تک پھیلتا چلا گیا جن کے اثرات حفظ صحت کے نقطہ نظر سے بدن انسانی پر محسوس کئے جا سکیں، قدیم اور جدید علم حفظان صحت میں فرق کی یہ بڑی وجہ ہے، آئندہ جس رفتار سے معلومات میں اضافہ کے مواقع آتے جائیں گے اتنا ہی اس کا دائرہ وسیع تر ہوتا چلا جائے گا۔

علم حفظ صحت کی اس بے پایاں وسعت کے باوجود کوئی نہیں جو اس واقفیت کے انکار پر آمادہ ہو سکے کہ مسئلہ غذائیت کے تعلق کی جو نوعیت اس علم سے ہے اس میں کوئی دوسری چیز اس کی شریک نہیں اور عقل سلیم ورائے صحیح اس امکان پر کسی درجہ میں یقین نہیں رکھتی کہ زمانہ کی کوئی گردش ایسی بھی ہو سکتی ہے جس میں حفظ صحت کے نقطہ نظر سے غذائیت سے اہم تر کسی چیز کا انکشاف ہو سکتا ہے اس وجہ سے اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والوں کے لئے یہ مسئلہ ہمیشہ غور طلب رہا اور انہوں نے اس کی طلب کا جواب بہترین طریقہ پر دیا۔ ان مساعی کے نتیجہ میں مسئلہ غذائیت کے بہترین پہلو نمایاں ہوئے اور اس سلسلہ کی درازی سے ہمیں توقع ہے کہ اس کے جو گوشے آئندہ ظاہر ہوں گے وہ اور زیادہ اہم ہوں گے۔

حفظ صحت کے لئے صحیح غذائی نظام کیا ہے؟ غذائیات کی بحث کا یہ اہم سوال ہے اس جواب کے متعین کرنے میں قوانین فطرت سے مدد لی ہے، کیوں کہ ہمارا کام بدن انسان کے بارے میں خود سوچ کر کوئی قانون بنانا نہیں ہے بلکہ ان قوانین کی جستجو اور تلاش ہمارا کام ہے جو اس کے لئے فطرتاً وضع کئے جا چکے ہیں، خالص عقلی حیثیت سے کوئی قانون ہر پہلو سے کیسا ہی مکمل اور موزوں کیوں نہ ہو لیکن اگر وہ خلاف فطرت ہے تو بالکل غلط ہے۔

بدن انسان کے لئے صحیح نظام غذائی معلوم کرنے سے پہلے یہ ضروری ہے کہ ان اغراض پر ایک نظر ڈالی جائے جن کو پورا کرنے کے لئے انسانوں کو غذا کی حاجت ہوتی ہے کیوں کہ تغذیہ کا صحیح نظام یہ جانے بغیر نہیں بن سکتا کہ وہ خاص ضرورت کے لئے ہے جس کے لئے ایک نظام غذائیت کی تشکیل کرنی ہے، یہ کھلی ہوئی بات ہے کہ تغذیہ کا مقصد تحفظ صحت ہے لیکن مقصد تغذیہ کے اس علم کی بنیاد پر کوئی نظام تغذیہ بنانا ممکن نہیں ہے اس لئے کہ ساری غذائیں محافظ صحت ہیں اس کے سوا ان کا اور کوئی مصرف نہیں ہے اس لئے ضرورت ہے کہ تحفظ صحت کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے۔

بغور مطالعہ کے بعد یہ معلوم ہوتا ہے کہ تحفظ صحت کی دو صورتیں ہیں، پہلی صورت یہ ہے کہ بدن انسان کے مادہ اور مزاج میں جو ہمہ وقتی تحلیل و تنقیص کا سلسلہ چل رہا ہے اس کے مقابلے میں مادہ اور مزاج کے

داخل ہونے کا سلسلہ بھی اسی رفتار سے چلتا رہے تاکہ بدن کے مادہ اور مزاج کا فطری توازن قائم رہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ ناگزیر طور پر پیش آنے والے متعدد اسباب کے اثرات سے صحت میں جو خرابیاں پیدا ہوسکتی ہیں ان کی روک تھام کی جائے انہیں دونوں اغراض کی تکمیل کا نام تحفظ صحت ہے اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے جو نظام غذائی ہوگا وہ آپ سے آپ دو حصوں میں تقسیم ہوگا، ایک حصہ بدن انسان کی ہمہ وقتی تحلیل وتنقیص کی تلافی کرے گا اور دوسرا حصہ اس کو ناگزیر طور پر پیش آنے والے متعدد اسباب کے مضر اثرات سے محفوظ رکھے گا، ان دونوں اجزاء میں سے جس چیز کو بھی غذائی پروگرام سے بالکل خارج کردیا جائے گا تو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ صحت محفوظ نہ رہے گی۔ صحت کا تحفظ پورے طور پر اسی طرح ممکن ہے کہ اس کا غذائی پروگرام ان دونوں اجزاء سے مرکب ہوان ہر دو اجزاء میں سے کسی جزو کی حیثیت بھی علاج کی نہیں ہے کہ جب ضرورت ہو تو اس کو استعمال کرلیا جائے بلکہ ہر چیز کی ضرورت ہر وقت یکساں ہے کیوں کہ انسان فطری طور پر ہر وقت ان کا محتاج ہے۔ اب ہم غذائیات کی بحث کے اس اہم سوال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں کہ حفظ صحت کا صحیح غذائی نظام کیا ہے؟

جس طرح تحفظ صحت کی دو قسمیں ہیں اسی طرح غذا کی بھی دو ہی قسمیں ہیں، ایک غذا مطلق، دوسری غذائے دوائی۔

یہ دونوں قسمیں مل کر تحفظ کے مقصد کو پورا کرتی ہیں، غذا مطلق کا تعلق تحفظ صحت کی اس نوعیت سے ہے جو ہمہ وقتی تحلیل کی تلافی کے لئے ضروری ہے اور غذا دوائی تحفظ صحت کی اس ضرورت کو پورا کرتی ہے جو ناگزیر طور پر آنے والے پیش اسباب سے پیدا ہوتی ہے۔

غذا مطلق بدن انسانی کی بنیادی غذا ہے اس کا فائدہ بدن انسان کے لئے صرف بدل ما یتحلل کی فراہمی ہے یعنی یہ بدن انسان کی طبعی حالت برقرار رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بدن انسانی ہر لحظہ گھٹتے رہنے کے باوجود گھٹتا نہیں ہے اور اس کی طبعی حالت برقرار رہتی ہے اس لئے یہ ہمہ وقتی تحلیل وتنقیص کی تلافی بالکل کافی ہے لیکن اس میں ایسی کوئی قوت نہیں ہے جو ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب کے نقصانات سے صحت کی حفاظت کرسکے، اس کی مثال ان اینٹوں کی طرح ہے جو کسی دیوار کی خالی جگہوں پر بھر کر اس کی صحیح حالت کو برقرار رکھتی ہے مگر بارش اور نقصانات سے دیوار کو جو نقصان پہنچ سکتا ہے اس سے بچاؤ یہ اینٹیں کرسکیں، اس ضرورت کو پلاسٹر پورا کرسکتا ہے۔

غذا مطلق بدن انسان کی جس ضرورت کو پورا کرتی ہے وہ نہ کسی وقت ختم ہونے والی ہے اور نہ اس کی نوعیت میں کوئی تبدیلی ہی ہوسکتی ہے، یہ ضرورت زندگی کی آخری سانس تک ایک ہی صورت میں باقی رہتی ہے۔ یہ پوری ہوکر برابر پیدا ہوتی رہتی ہے اور موت سے پہلے وہ وقت کبھی نہیں آتا، جب اپنی تکمیل کے آخری مرحلہ پر پہنچ جاتی ہو، اس ضرورت کی تکمیل کے لئے جو غذائیں ہوں گی وہ بنیادی ہوں گی کیوں کہ انہیں بدن انسان کی بنیادی ضرورت کو پورا کرنا ہے ان میں تغذیہ کی اتنی مقدار بھی ضروری ہوگی جتنی بدن انسان کے ما یتحلل کا بدل ہونے کے لئے ضروری ہے ان کا مزاج بھی اس درجہ کا ہوگا جتنا بدن انسان کے مزاج کی کمی کو پورا کرنے کے لئے ضروری ہے۔ ان خصوصیات کے بغیر کوئی غذا بدن انسانی کی اس بنیادی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی اور اس میں شک نہیں کہ غذا مطلق ان خصوصیات کی جامع ہے پھر چونکہ یہ ضرورت عام ہے اس لئے یہ بھی ضروری ہے کہ اس ضرورت کو پورا کرنے والی غذا دوسری قسم کی غذا سے بہت زائد مقدار میں پیدا ہونے والی ہو۔ ہر موسم میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے، ہر ملک میں اس کا وجود ہوتا کہ بدن انسان کی یہ بنیادی ضرورت کسی وقت ادھوری نہ رہ جائے۔ جن غذاؤں پر غذا مطلق کی تعریف صادق آتی ہے وہ سب کی سب ایسی ہیں جن کی پیدائش زمان ومکان کی قید سے آزاد ہے، وہ ہوا اور پانی کی طرح ہر جگہ ہر وقت انسان کے لئے حاضر ہیں اور انسان ہر جگہ ہر وقت ان کے فوائد سے مستفید ہورہا ہے اور یہ ان کے بنیادی غذا ہونے کی زبردست فطری دلیل ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام دنیا کے انسانوں میں یہ غذائیں مشترک ہیں، ہر ملک اور ہر موسم میں انسان ایک ہی نوعیت کی غذائیں استعمال کرتا ہے، اس پہلو سے ان کے درمیان کوئی بڑا اختلاف نہیں ہے۔

قانون حفظ صحت بالمثل پر بس اسی حد تک عمل کرنا صحیح ہے۔ دوسری صورت کے تحفظ صحت میں اس قانون میں سے کوئی فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ہے بلکہ اس صورت میں تو یہ قانون بجائے مفید ہونے کے الٹا مضر ہوگا۔ اس صورت کا قانون حفظ صحت بالضد ہے، وہی قانون جو

علاج کا ہے کی وجہ یہ ہے کہ ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب سے بدن انسان پر جو مضر اثرات پڑ سکتے ہیں ان سے صحت کا تحفظ اسی طرح ممکن ہے کہ صحت کا مزاج، مزاج اسباب کی ضد ہو صرف یہی ایک صورت ہے جس سے بدن انسان کو ان اسباب کی مضرتوں سے محفوظ رکھنے کی کوشش کی جاسکتی ہے اسکے علاوہ دوسری کوئی صورت ناممکن ہے۔

ناگزیر طور پر پیش آنے والے اسباب کے دائرہ میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو بدن انسان کی طبعی حالت میں کوئی تغیر پیدا کر دیتی ہیں، مثلاً موسمی تغیرات، مقامی تغیرات، عمری تغیرات وغیرہ، یہ تمام تغیرات انسان کے لئے بہرحال ناگزیر ہیں، کوئی انسان زندگی میں ان سے چھٹکارا نہیں پاسکتا، اس لئے صحت پر ان کے جو نقصان رساں اثرات پڑتے ہیں، ان سے تحفظ کی بھی اتنی ہی اہم ضرورت ہے جتنی بدل ما یتحلل کی، اگر بدل ما یتحلل کی ضرورت کے ساتھ اصلاح صحت کی ضرورت ہم دوش نہ ہو تو صحت کے یہ نقصانات مرض کی شکل اختیار کرتے چلے جائیں گے اور بحیثیت مجموعی انسانی صاحت ہمیشہ امراض سے مغلوب رہے گی، اس ضرورت کی تکمیل کا اصول چونکہ بالضد ہے اس لئے خیال ہوسکتا ہے کہ دوا مطلب بھی تو اس کو پورا کرسکتی ہے؟ لیکن چونکہ غذا دوائی میں چند خصوصیتیں ایسی ہیں جن سے دوا مطلق بری ہے، اس لئے یہ خیال صحیح نہیں ہے، پہلی خصوصیت یہ ہے کہ غذا دوائی خالص غذا کے مقابلے میں بدن انسان سے زیادہ قریب ہے، دوا مطلب اور بدن انسان میں جیسی منافات ہے، ویسی غذا دوائی اور بدن انسان میں نہیں ہے۔

دوا مطلق بالکل غیر طبعی چیز ہے مگر غذا دوائی اپنی غذائیت کی وجہ سے ایک حد تک طبعی اور اصولاً غیر طبیعیات کا استعمال غیر طبعی حالات ہی میں موزوں ہے، اصلاح صحت کی ضرورت کوئی غیر طبعی حالت نہیں ہے اس لئے اس موقع پر غذا دوائی قابل ترجیح ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ خالص دوائیاں کے ذریعہ سے بدن انسان میں جو مزاج پہنچے گا وہ دیرپا نہیں ہوگا، بلکہ خارج ہوجائے اور جب تک ٹھہرنے والا مزاج نہ ہو اس وقت تک اصلاح صحت کی غرض پوری نہیں ہوسکتی، اس لئے کہ اسباب کے تأثر کا وقت معین نہیں ہوتا، لہٰذا بدن میں ہمہ وقت اس کا مقابلہ کرنے والی قوت موجود رہتی ہے۔ غذا دوائی کی وساطت سے بدن میں پہنچنے والا مزاج اس وقت تک بدن میں موجود رہتا ہے جس وقت اس سے پیدا شدہ اخلاط واعضاء بدن میں موجود رہتے ہیں، لہٰذا اصلاح صحت کے لئے غذائے دوائی ہی کارآمد ہے۔

تیسری اہم وجہ ہے کہ اغذیہ دوائیہ کا مقصد تخلیق ہی ہے کہ تندرست بدن انسان کو بے اعتدالیوں سے محفوظ کیا جاسکے، یہ وجہ ہے کہ ماحول کی ہر تبدیلی کے ساتھ ہم دیکھتے ہیں کہ کچھ دوائی قسم کی چیزیں بھی قدرت پیدا فرمادیا کرتی ہے، قدرت کا یہ حسن انتظام اس بات کا نہایت ہی اہم ثبوت ہے کہ اصلاح صحت کے لئے قوت مدافعت کا ٹھیک ٹھیک جو درجہ اور مزاج ہونا چاہئے وہ غذا دوائی کے اندر موجود ہے اور خالص ادویہ کے استعمال میں وہ تناسب اور توازن پیدا کرنا آسان نہیں۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ دوائیات سے انسان مایوس نہیں ہے وہ جب تک محسوس حیثیت کا مریض نہ ہو اس وقت تک ان کے استعمال پر آمادہ نہیں ہوتا، اصلاح صحت میں ایسی کوئی ضرورت نہیں ہوتی، جو استعمال ادویہ کی داعی ہو، پھر ہر موقت پر ادویہ کے انتخاب کے لئے جس علم کی ضرورت ہے وہ سب لوگوں کو حاصل نہیں ہے اس کے علاوہ ادویہ کے استعمال کی پابندی بھی عام طور پر بار خاطر ہوگی۔

اغذیہ دوائیہ کے استعمال میں ان دشواریوں میں سے کوئی دشواری نہیں ہے وہ ہر موقع کی مناسبت سے خود بخود ہمارے سامنے ظاہر ہوجاتی ہے، ہماری طبیعت خود بخود ان کے استعمال کی طرف راغب ہوجاتی ہے اور جب تک ان کے استعمال کے ہم حاجت مند ہوتے ہیں، تب ہی تک وہ دنیا میں موجود رہتی ہیں اور پھر خود بخود غائب ہوجاتی ہیں، یہ اصلاح صحت کا بنایا پروگرام ہے اور انسان اس کے مطابق اپنے تغذیہ کا نظم قائم رکھنے پر فطرتاً مجبور ہے اس مقام پر یہ بات قابل ذکر ہے کہ اغذیہ دوائیہ عام طور سے لذیذ اور خوشگوار ہوتی ہیں، یہ لذت اور خوشگواری درحقیقت ان کے استعمال کے حق میں ایک زبردست سفارش ہے اور یہ اس لئے ضروری ہے کہ انسان ان مفید اشیاء کے استعمال سے بے اعتنائی نہ برتے بلکہ شوق ورغبت سے ان کی طرف مائل ہو اور ان میں غیر طبعی حیثیت کا جو ایک پہلو ہے وہ اس کے لئے باعث نفرت نہ ہو، مگر جن لوگوں کی نظر اغذیہ دوائیہ کے مقصد تخلیق پر نہیں پڑی ہے وہ ان کی طرف انسان کی فطرت کے جذب وکشش کو نظروں سے دیکھتے ہوئے بھی ان کی خوش ذوقی سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں اور انسان کو اس سے علیحدہ رہنے کا

مشورہ دیتے ہیں حالیانکہ ان غذاؤں میں جو نقصانات ہیں درحقیقت انہیں میں انسان کا مفاد مضمر ہے۔

ہماری علم الادویہ میں غذائیات دوائیہ کے اثرات کا جو بیان کیا گیا ہے وہ اس قدر دہشت ناک ہے کہ اگر عام رواج کی پشت پناہی اور خود ہماری فطرت کار جحان نہ ہوتو ہم ان جیسی چیزوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی ڈرتے، ان کو سراسر مضر بتایا گیا ہے اور ٹھیک ٹھیک دوا مطلق کی طرح غذا دوائی کا مصرف بھی صرف امراض کو بتایا گیا ہے حالانکہ دوائیات خالصہ کے برخلاف غذائیات ادویہ میں خاص طور پر اصلاح صحت کے اثرات ہوتے ہیں، اس نقطہ نظر سے علم الادویہ میں ان کا تذکرہ ہونا چاہئے تھا اور مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت ان کے اثرات کی تشریح ہونی چاہئے، ہر موسم کے جو مضر اثرات بدن انسان پر ہوتے ہیں، ان سے تحفظ کے لئے اس موسم کی اغذیہ دوائیہ میں کیا اثرات ہیں؟ کس غذا دوائی کی مضرت کی اصلاح کس غذا دوائی سے؟ ایک موسم میں پیدا ہونے والی اغذیہ دوائیہ کی جداگانہ خصوصیات اور ان کی بناپر ہر مزاج کے بدن انسان سے اس کے تعلق کی نوعیت! وہ اغذیہ دوائیہ جو مضر ہی معلوم ہوئی ہیں کیا ان کا کوئی فائدہ نہیں ہے؟ غلط طریقہ استعمال اور اس کے نتائج کی نشاندہی متحد المزاج اغذیہ دوائیہ کے باہمی امتیازات، مختلف مزاجوں میں اغذیہ دوائیہ کے استعمالات کا تعین وغیرہ۔

اس طرح کے عنوانات پر جو کتاب الاغذیہ مرتب ہوگی اسکے مطالعہ سے یہ حیرت انگیز انکشاف ہوگا کہ بہت سی وہ چیزیں جو نا قابل اعتنا خیال کی جاتی ہیں وہ درحقیقت نہایت ہی بیش قیمت فوائد کا تحفہ لے کر انسانوں کی خدمت میں حاضر ہوتی ہیں اور خدمت کرنے کا موقع کا انتظار کرتے کرتے حسرت وافسوس کے ساتھ واپس ہو جاتی ہیں، پھوٹ، کھیرا، سنگھاڑا، شکر قند، بڑہل، کٹہل، بیر، نارنگی، بینگن، کرونده، کمرکھ، سینڈھا، بھٹے، کیتھ دنیا میں اس قدر بدنام ہیں کہ ان کے نام سے سنجیدہ لبوں پر بھی مسکراہٹ آجاتی ہے لیکن اگر سنجیدہ مسکراہٹ کے بجائے ان چیزوں کی سنجیدہ کاوش و تحقیق کی جائے تو ثابت ہوگا کہ بدن انسان کے لئے بحیثیت مجموعی یہ بھی اہم غذاؤں کی طرح ضروری ہیں۔

خلاصہ بحث یہ ہیکہ حفظ صحت کا نظام غذائی، غذا مطلق اور غذا دوائی سے مرکب ہوتا ہے دونوں کی اہمیت یکساں ہے اس نظام سے کسی ایک جزو کو اگر خارج کر دیا جائے گا تو صحت کا تحفظ نہیں ہو سکے گا، غذا مطلق ایک ہی شکل میں ہمیشہ استعمال ہونی ضروری ہے کیوں کہ اس کے استعمال کی ضرورت ہمیشہ یکساں رہتی ہے، غذا دوائی موقع کی مناسبت کے لحاظ سے مختلف اشکال میں استعمال ہونی ضروری ہے کیوں کہ اس کے استعمال کی ضرورت بدلتی رہتی ہے۔ موسموں کے اختلاف سے غذا دوائی میں جو اختلاف پیدائش ہے یہ اس کی بڑی اچھی مثال ہے، اس مثال پر غور کرنے سے وہ اصول معلوم ہو سکتاہ ے، جو غذا دوائی کے انتخاب کے لئے ناگزیر ہے۔

حفظ صحت کے نظام غذائی پر یہ خاص اصولی اور بنیادی گفتگو ہے اس کے بعد اس مسئلہ پر تفصیلی اور جزئیاتی بحث کا مرحلہ ہے، مگر فی الحال اس مرحلہ میں قدم رکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں، ہاں اغذیہ دوائیہ کے سلسلہ میں دو باتیں ضرور قابل ذکر ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ چونکہ ہر دوا غذائی کی مقدار پیدائش یکساں نہیں ہوتی، لہٰذا ہر غذا دوائی کی مقدار استعمال اس کی مقدار پیدائش کے مطابق ہونی چاہئے۔ جو چیز جتنی زیادہ پیدا ہوتی ہے اس کا استعمال زائد ہونا چاہئے اور جو چیز کم پیدا ہوتی ہے اس کا استعمال کم ہونا چاہئے، اس تناسب کے خلاف اغذیہ دوائیہ کا استعمال بدن انسان کی صحیح ضرورت کے خلاف ہوگا۔ دوسری بات یہ ہے کہ بنیادی غذاؤں کی جتنی مقدار استعمال میں مناسب کی کر دینی چاہئے، خصوصیت سے پھلوں کے استعمال میں یہ غلطی کی جاتی ہے کہ ان کے ساتھ بنیادی غذا بھی پوری مقدار میں استعمال کرائی جاتی ہے، یہ وہ غلطی ہے جو انسان کو پورے طور پر اغذیہ دوائیہ کے فوائد سے مستفیض نہیں ہونے دیتی۔

اس موقع پر بعض اغذیہ دوائیہ کے استحالہ بہ خلط غالب کا مسئلہ بالا جمال زیر بحث آجانا چاہئے کیوں کہ یہ بھی اغذیہ دوائیہ کے استعمال کے قوی مانع ہے، بعض اغذیہ دوائیہ میں استحالہ بخلط غالب کا نقص حقیقت میں نقص نہیں ہے بلکہ یہ ایک فائدہ ہے جو نقصان کی صورت میں انسان کو حاصل ہوتا ہے لیکن یہ نقصان یا فائدہ صرف انہیں ابدان میں پیدا ہوتا ہے جن میں کوئی خلط یا غالب موجود ہو، اغذیہ دوائیہ بہر حال مستحیل بخلط غالب نہیں ہوتیں اور حفظ صحت کا غذائی نظام ان لوگوں کے لئے نہیں ہے جو مریض ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ قانون حفظ صحت بالمثل کو سمجھنے والوں نے اس

لئے غلط سمجھا کہ ان کے سامنے حفظ صحت اور اصلاح صحت کا فرق واضح نہیں تھا۔ انہوں نے دونوں باتوں کو ایک سمجھا اور اصلاح صحت کی مثالوں سے حفظ صحت کے قانون پر اعتراض کیا، اس خلط مبحث کا یہ نتیجہ ہے کہ متعدد جوابات کے باوجود بات بننے کے باوجود الجھتی چلی گئی ہے، محرورین کے لئے رمانیہ اور اجاصیہ کے استعمال کی ضرورت اور مبردین کے لئے اغذیہ حارہ کا استعمال اور اسی نوعیت کے دیگر شکوک سے قانون صحت بالمثل کو جو مجروح کیا گیا ہے یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے اس لئے کہ ان باتوں کا تعلق حفظ صحت سے کچھ بھی نہیں ہے، یہ اس کے دائرہ قانون سے خارج کی جاتی ہیں، یہ باتیں تو درحقیقت اصلاح صحت کے قانون کے ماتحت ہیں اور یہ قانون بالضد ہے، اس موقع پر ہمیں یہ بھی کہہ دینا چاہئے کہ خود متقدمین کے لٹریچر میں حفظ صحت اور اصلاح صحت کے جداگانہ اصولوں کی طرف واضح اشارہ موجود نہیں ہے، حتی کہ ابن ابی صادق نے قانون حفظ صحت بالمثل پر اعتراض کا جواب دیا ہے۔ اس میں ٹھیک ٹھیک معتدل مزاج کے انسان کے لئے قانون اصلاح صحت کی ضرورت تسلیم نہیں کی ہے اور انداز سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے، ان کے نزدیک حفظ صحت کا غذائی نظام صرف اغذیہ مطلقہ پر ہی منحصر ہے، قانون حفظ صحت بالمثل کے بارے میں معترض کی غلط فہمی کی بنیاد یہی ہے۔

☆☆☆

ضروری اعلان

اجازت یافتہ شاگردوں کی لسٹ میں جناب غلام محمد پنڈت بنڈزوہ مسلم روحانی مرکز پلوامہ (کشمیر) کا فون نمبر غلط چھپ گیا ہے۔

صحیح نمبر یہ ہے:

9622764300

ادارہ طلسماتی دنیا دیوبند
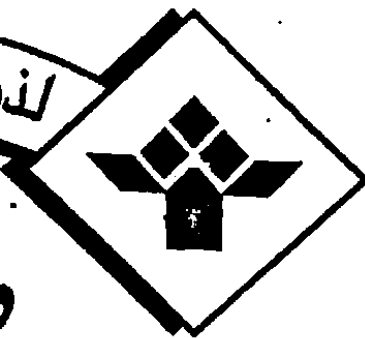
ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از: اورنگ آباد

نام: کمال الدین قاسمی

نام والدین: شمیم آراء، رضی الدین

تاریخ پیدائش: ۱۹ر جون ۱۹۷۸ء

قابلیت: دارالعلوم دیوبند سے فراغت، ادیب کامل

آپ کا نام ۹ حروف پر مشتمل ہے، ان میں سے دو حرف نقطے والے ہیں، باقی ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، آپ کے نام میں تین حروف آتشی، تین حروف خاکی، ۲ حروف بادی اور ایک حرف آبی ہے۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں آتشی اور خاکی حروف یکساں پوزیشن پر ہیں، البتہ بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کا نام آبی حرف سے شروع ہو کر بادی حرف پر ختم ہو جاتا ہے۔ آپ کے نام کا مفرد عدد ۶ مرکب عدد ۱۵ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۸۶ ہیں۔

۶ کا عدد ظاہری اور باطنی خوبیوں کا مرقع مانا گیا ہے۔ جن حضرات کا عدد ۶ ہوتا ہے ان کے بارے میں یقین کے ساتھ یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ حضرات اپنی قوم کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس عدد کے لوگ جہاں دیانت دار ہوتے ہیں وہاں یہ لوگ قابل اعتماد اور قابل بھروسہ بھی ہوتے ہیں، یہ لوگ تعمیری کاموں میں بھی بہت دلچسپی لیتے ہیں، مگر منفی اور تخریبی کاموں سے انہیں بہت نفرت ہوتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ کنبہ پرور ہوتے ہیں، یہ لوگ اپنے خاندان کو ہر معاملہ میں فوقیت دیتے ہیں اور خاندان کی خاطر کوئی بھی قربانی دینے سے دریغ نہیں کرتے، یہ لوگ صاحب کردار ہوتے ہیں اور اپنی آبرو کی بطور خاص حفاظت کرتے ہیں اور دوسروں کی آبرو اور عزت کا بھی انہیں پاس ہوتا ہے، کسی کی توہین اور تضحیک کرنا ان کی فطرت کے خلاف ہوتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگ جھگڑوں اور فسادات سے بہت دور رہتے ہیں، یہ لوگ ہر حال میں امن اور عافیت کو اہمیت دیتے ہیں ان میں عقل سوجھ بوجھ اور غور و فکر کا مادّہ بہت زیادہ ہوتا ہے، یہ لوگ فنون لطیفہ اور قدرتی مناظر کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ بے حد حساس ہوتے ہیں اس لئے بہت جلد دوسروں سے متاثر ہو جاتے ہیں، فطری طور پر یہ لوگ سخی اور فیاض ہوتے ہیں لیکن شاہ خرچی ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتی، کم آمدنی کے باوجود یہ لوگ دوسروں کی مدد دل کھول کر کرتے ہیں اور کثیر آمدنی کے باوجود فضول خرچی سے اپنی حفاظت کرتے ہیں، یہ لوگ خوددار اور غیرت مند ہوتے ہیں اور آخری حد تک یہ قناعت پسند بھی ہوتے ہیں، اگر حالات تنگی کا شکار ہو جائیں تو یہ لوگ بہت جلدی سے نہیں گھبراتے، صبر وضبط ان کی عادت ہوتی ہے، ان کی کوشش ہر حال میں یہ ہوتی ہے کہ بے قاعدگیوں سے دور رہیں، یہ لوگ اپنے پیروں کو اپنی چادر میں سمیٹنے کے عادی ہوتے ہیں، دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلانا ان کے لئے موت کے برابر ہوتا ہے۔ ۶ عدد کے لوگوں پر یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ ان میں کسی قدر خود غرض ہوتے ہیں، یہ ہر حال میں اپنے مفادات کو ترجیح دیتے ہیں اور اسی وجہ سے عیب جوئی اور نکتہ چینی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کچھ لوگ ان پر اعتماد کرنا چھوڑ دیتے ہیں اور ان سے بیزار ہو جاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ ہمیشہ تندرست رہتے ہیں لیکن کھانے پینے میں بد پرہیزی کی وجہ سے کبھی کبھی ان کی صحت متاثر ہو جاتی ہے، لین دین میں انہیں ذرّے ذرّے کا خیال رہتا ہے، حساب و کتاب کے معاملے میں یہ بہت چوکنا رہتے ہیں، یہ نہ کسی کو ایک پیسہ زیادہ دیتے ہیں اور نہ کسی سے ایک پیسہ زیادہ وصول کرتے ہیں۔

۶ عدد کے لوگ کبھی کبھی بہت تنگ دست دکھائی دیتے ہیں لیکن ان کی خوبی یہ ہے کہ اپنی زبان سے اپنی تنگ دستی کا رونا کسی سے نہیں روتے،

دراصل یہ لوگ بہت احتیاط سے زندگی گزارتے ہیں اور ان کی احتیاط دوسروں کا محتاج ہونے سے محفوظ رکھتی ہے۔ ۶ عدد کے لوگ لوگوں کو پڑھنے اوران کی فطرت سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے، اس لئے اکثر لوگوں سے دھوکہ کھاجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ کچھ خوشامد پسند بھی ہوتے ہیں اس لئے اکثر منافقین اور مکار قسم کے لوگ ان کے اردگرد جمع ہوجاتے ہیں اور ان کو نقصان پہنچانے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگوں کے لئے وہ ملازمت بہتر ہوتی ہے جس میں انہیں ایمانداری اور ذمہ داری نبھانے کا موقع ملے، ایسی ملازمت میں وہ اپنے وقار اور اپنی ساکھ کو عمر بھر بحال رکھنے میں کامیاب رہتے ہیں۔ ۶ عدد کے لوگ خوش مزاج اور رحم دل بھی ہوتے ہیں، لوگوں کی دلجوئی کرنے کی انہیں ایک رغبت سی ہوتی ہے اور کسی کی مدد کرکے انہیں راحت محسوس ہوتی ہے، اگر کسی خاص وجہ سے یہ کسی کی مالی مدد نہیں کرپاتے تو اس کو اپنے اخلاق سے اس درجہ تسلی دیدیتے ہیں کہ اس کی آدھی پریشانی ختم ہوجاتی ہے چونکہ آپ کا مفرد عدد ۶ ہے اس لئے کم وبیش یہ تمام خوبیاں آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ حسن اخلاق اور حسن کلام کی دولتوں سے بہرہ ور ہوں گے لیکن چونکہ آپ ہر کس وناکس پر بھروسہ کرتے ہیں اس لئے آپ کو اکثر لوگوں سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے اور آپ کی شخصیت بھی بری طرح مجروح ہوجاتی ہے، آپ کو خوشامدی لوگوں سے دور رہنا چاہئے یہ لوگ آپ کو من چاہا نقصان پہنچانے میں کامیاب رہتے ہیں اور آپ کے خاص رازوں سے بھی واقف ہوجاتے ہیں، دوستوں اور دشمنوں میں بھی تمیز نہ کرنے کی وجہ سے آپ کو کئی بار بڑے بڑے صدمات سے دوچار ہونا پڑے گا۔ آج کے بعد آپ کی یہ کوشش ہونی چاہئے کہ آپ اس طرح کے صدمات نہ جھیلیں جس طرح کے صدمات آپ ابھی تک جھیلتے آئے ہیں آپ اپنے اندر یہ تمیز پیدا کریں کہ آپ کو پتہ چل جائے کہ دشمن کون ہے اور دوست کون، کون آپ کا خیر خواہ اور کون بدخواہ، خرچ کے معاملے میں آدمی کو محتاط رہنا چاہئے لیکن اتنا بھی نہیں کہ لوگوں کو کھلنے لگے، آپ کسی قدر دل کے کمزور ہیں اور آپ کی یہ کمزوری آپ کو بزدلی کی طرف لے جاتی ہے اور بزدلی کی وجہ سے انسان برے لوگوں کے ساتھ سمجھوتہ کرنے پر مجبور ہوجاتا ہے۔ آپ کو اللہ نے جن خوبیوں سے نوازا ہے، ان کا تقاضہ یہ ہے کہ آپ ہر آن جرأت اور ثابت قدمی کا ثبوت دیں اور برے لوگوں کے ساتھ مفاہمت کرنے کی غلطی کبھی نہ کریں۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۶، ۱۵ اور ۲۴ ہیں۔ اپنے اہم کاموں کو ان تاریخوں میں انجام دینے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابیاں آپ کے قدم چومیں گی۔ آپ کا لکی عدد ۴ ہے، ۴ عدد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بطور خاص راس آئیں گی۔ ۹ عدد کے لوگ بھی آپ سے آخری حد تک تعلقات نبھائیں گے۔ ۳ عدد کے لوگ بھی آپ سے جم کر دوستی کریں گے اور آپ کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گے۔ ۲، ۵، ۷ عدد کے لوگ عام سے لوگ ہوں گے، یہ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ اچھا برا سلوک کریں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ خاطر خواہ فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان، ایک اور ۸ آپ کے دشمن عدد ہیں ان اعداد کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کے لئے ہمیشہ مضر ثابت ہوں گی۔ ان اعداد کی چیزوں اور شخصیتوں سے حتی الامکان بچنے کی کوشش کریں، اسی میں آپ کی بھلائی ہے۔

آپ کا مرکب عدد ۱۵ ہے، یہ عدد خوش بختی اور خوشیوں کی علامت مانا گیا ہے، لیکن یہ عدد اگر تاریخ پیدائش کا مرکب عدد ہو تو پھر یہ کنجوسی کی طرف اشارہ کرتا ہے چونکہ آپ کا مرکب عدد آپ کے نام سے بنا ہے اس لئے یہ اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر ایک طرح کی مقناطیسیت موجود ہے جو لوگوں کو آپ کا گرویدہ ہونے پر مجبور کرتی ہے، آپ کو بطور خاص ان اعداد سے پرہیز کرنا چاہئے۔ ۱، ۸، ۱۷، ۲۶ یہ اعداد آپ کے لئے ہمیشہ ضرر رساں ثابت ہوں گے۔

آپ کا اسم اعظم "حکیم" ہے، عشاء کے بعد ۷۸ مرتبہ پڑھنے کا معمول بنائیں، انشاء اللہ اسم اعظم کا ورد آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا اور آپ کے لئے اس ورد کی برکت کامیابی کی نئی نئی راہیں کھلتی رہیں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں ۴، ۱۳، ۱۷، ۲۸ اور ۳۰ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں، کیوں کہ ان تاریخوں میں کوئی بھی کام شروع کرنے کا مطلب یہ ہوگا کہ آپ کو ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔ آپ کا برج جوزا اور ستارہ عطارد ہے، بدھ کا دن آپ کے لئے مبارک ہے، اپنے خاص کاموں کو اگر آپ بدھ کے دن انجام دیا

کریں تو بہتر ہوگا، بشرطیکہ بدھ کا دن غیر مبارک تاریخ میں نہ پڑ رہا ہو، جمعہ اور اتوار کا دن بھی ہمیشہ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوگا، ان دنوں میں بھی آپ اپنے اہم کام کرسکتے ہیں، البتہ پیر کا دن آپ کے لئے غیر مبارک ثابت ہوگا اس دن اپنے خاص کام کرنے کی غلطی نہ کریں ورنہ ناکامی سے دوچار ہوں گے۔

پکھراج، ہیرا اور یاقوت آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں میں سے کوئی بھی پتھر آپ ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر پہنیں، انشاء اللہ آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے لئے خوش بختی کے راستے ہموار ہوں گے۔

مئی، اکتوبر، نومبر میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری حملہ آور ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں اور ہرگز ہرگز غفلت اور تساہل سے کام نہ لیں، عمر کے کسی بھی دور میں درد کمر، پھیپھڑوں کے امراض، پٹھوں کا درد، ہڈیوں کی تکالیف، جوڑوں کا درد اور اعصابی کھنچاؤ کی شکایت ہوسکتی ہے، تربوز، خربوزہ، انار، سیب، خوبانی، زیتون اور پودینہ وغیرہ آپ کی صحت کو بحال رکھنے میں ہمیشہ مفید ثابت ہوں گے، وقتاً فوقتاً ان غذاؤں کا استعمال کرتے رہیں، تاکہ آپ کی تندرستی بحال رہیں۔

کتھئی اور زرد رنگ آپ کے مبارک رنگ میں ان رنگوں کو کسی بھی طرح استعمال کرنے سے آپ کی صحت پر خوشگوار اثر پڑے گا اور آپ سکون اور راحتوں سے بہرہ ور رہیں گے۔

آپ کے نام میں ۷ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے اعداد ۱۲۶ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶ اعداد بھی شامل کرلئے جائیں تو کل اعداد ۱۹۲ ہو جاتے ہیں، ان اعداد کا نقش مربع آپ کے لئے بہر حال مفید ثابت ہوگا۔ نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۷	۵۱	۵۴	۴۰
۵۳	۴۱	۴۶	۵۲
۴۲	۵۶	۴۹	۴۵
۵۰	۴۴	۴۳	۵۵

آپ کے مبارک حروف ک اور ق ہیں، ان سے شروع ہونے والی چیزیں اور مقامات آپ کے لئے مفید ثابت ہوں گی اور آپ کی ترقی کا ذریعہ بنیں گی۔

آپ کا مفرد عدد ۶ یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ علم دوست قسم کے انسان ہیں، کسی کا علم، فن اور قابلیت آپ کو بہت متاثر کرتی ہے، آپ خود بھی صاحب علم ہیں اور آپ صاحب علم لوگوں سے انسیت رکھتے ہیں آپ حسن پسند بھی ہیں لیکن آپ ظاہری حسن کے مقابلے میں باطنی حسن کو اہمیت دیتے ہیں، آپ کو روحانیت سے خاص لگاؤ ہے اس لئے آپ عکس ظاہر کے مقابلے میں ہمیشہ عکس باطن پر اپنی توجہ مبذول رکھتے ہیں، کچھ خامیوں کو اگر نظر انداز کردیا جائے تو آپ کی شخصیت ایک بے مثال شخصیت ہے اور آپ ہمیشہ اپنی بے شمار خوبیوں کی وجہ سے اپنے ہمعصروں میں ممتاز رہیں گے۔

آپ کے اندر تعمیری خوبیاں یہ ہیں: مقناطیسیت، حد درجہ جذبہ موافقت، امید پرستی، قدرتی مناظر سے دل بستگی، علمی رجحانات سے لگاؤ، خود اعتمادی، خودداری اور غیرت مندی وغیرہ، ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر کچھ خامیاں بھی ہیں جو یہ ہیں، عیب جوئی، نکتہ چینی، لااعتباری، خودغرضی، کنجوسی، قوت ارادی کی کمی وغیرہ۔

اس دنیا کے تجربات وشواہد یہ بتاتے ہیں کہ اچھا انسان وہ مانا جاتا ہے کہ اس میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں، ہر انسان کو یہ کوشش کرنی چاہئے کہ اس کی خوبیاں دن بہ دن بڑھتی رہیں اور روز بروز اس کی خامیاں کم ہوتی رہیں۔ ہم نے آپ کی کچھ خامیوں کی طرف اشارہ کیا ہے، اگر آپ نے ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑا لیا تو پھر آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اور پھر آپ ایک بے نظیر انسان بن جائیں گے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

	۶	۹۹
		۸
۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک دو بار آیا ہے جو اس

بات کی علامت ہے کہ آپ کا شعور اور ادراک کافی بڑھا ہوا ہے اور آپ کے اندر گفتگو کرنے کی اچھی صلاحیت موجود ہے، آپ کی قوت حس بھی بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن آپ اپنی قدرتی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اٹھا پاتے اور ہمیشہ محروم کے محروم ہی رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲ اور ۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کو دوسروں کے بارے میں زیادہ حساس ہونا چاہئے، چونکہ آپ خود ذکی الحس ہیں اس لئے دوسروں کے جذبات کو اہمیت دینا آپ کے لئے ضروری ہے۔

۴ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ کبھی کبھی علمی کاموں سے عدم دلچسپی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور خاصی لاپرواہی برتتے ہیں جب کہ آپ اور دوسرے معاملات میں ہمیشہ پوری طرح چوکنا اور بیدار رہتے ہیں، آپ کی یہ لاپرواہی آپ کو خاصا نقصان پہنچاتی ہے اور آپ کے لئے نت نئی الجھنوں کا سبب بنتی ہے۔

۵ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور اکثر معاملات میں آپ افراط وتفریط کا شکار ہو جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۶ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ پرامن گھریلو ماحول کے خواہش مند ہیں اور آپ کو اپنے گھر کی زیب وزینت سے بہت لگاؤ ہے لیکن اس کے لئے آپ پیسے کی بربادی سے ہمیشہ گریز کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں احتیاط کے ساتھ پیسے خرچ کرتے ہیں۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں کسی بھی معاملہ میں کسی کے ساتھ بھی آپ کو ناانصافی برداشت نہیں ہوتی

۸ کی موجودگی آپ کی نفاست اور نظافت کو ظاہر کرتی ہے اور یہ ظاہر کرتی ہے کہ آپ حد سے زیادہ نفاست پسند ہیں اور پاکیزگی اور طہارت کو بہت اہمیت دیتے ہیں، آپ کو ہر طرح کی گندگی اور غلاظت سے بہت وحشت ہوتی ہے اور آپ بدبو سے بھی بہت نفرت کرتے ہیں، خوشبو آپ کو عزیز ہے اور مختلف قسم کے عطریات کو آپ محبوب رکھتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبار آیا ہے اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت بہت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا دوبار آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ غیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور محبت آپ کی کمزوری بھی ہے، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے دوستوں میں ہمیشہ ممتاز رہیں گے، زندگی میں بیشمار انقلابات کے باوجود آپ کا سر ایسے دوستوں میں ہمیشہ اونچا رہے گا۔

آپ کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے، دو لائن ادھوری ہیں، لیکن آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن بالکل خالی بھی نہیں ہے، جو اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی زندگی میں اگرچہ ادھورا پن موجود رہے گا لیکن یہ ادھورا پن آپ کے لئے کوئی خاص مشکلات پیدا نہیں کر سکے گا۔

قسط نمبر:۱۵

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

ایک بار آپ نے سات دن تک صرف پانی سے روزہ کھولا، گھر میں کھانے کے لئے روٹی کا ایک لقمہ بھی نہیں تھا، افطار کا وقت قریب تھا کہ حضرت رابعہ بصریؒ پر بھوک کا غلبہ ہوا، نفس نے آپ سے فریاد کی۔

''رابعہ! آخر تو کب تک مجھے بھوکا رکھے گی۔''

ابھی آپ کے دل میں یہ خیال گزرا ہی تھا کہ کسی شخص نے دروازے پر دستک دی، آپ باہر تشریف لائیں تو ایک نیاز مند کھانا لئے کھڑا تھا۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے کھانا قبول کرلیا اور نفس سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔''میں نے تیری فریاد سن لی ہے، کوشش کروں گی کہ تجھے مزید اذیت نہ پہنچے۔''

یہ کہہ کر آپ نے کھانا فرش پر رکھ دیا اور خود چراغ جلانے اندر چلی گئیں، واپس آئیں تو دیکھا کہ ایک بلی نے کھانے کے برتن الٹ دیئے تھے اور زمین پر گرا ہوا کھانا کھا رہی تھی۔ حضرت رابعہ بصریؒ بلی کو دیکھ کر مسکرائیں۔''شاید یہ تیرے ہی لئے بھیجا گیا تھا، اطمینان سے کھالے۔''

افطار کا وقت قریب ہو چکا تھا، حضرت رابعہ بصریؒ نے چاہا کہ پانی ہی سے افطار کرلیں، اتنے میں تیز ہوا کا جھونکا چلا اور چراغ بجھ گیا۔ حضرت رابعہ بصریؒ اندھیرے میں آگے بڑھیں، اتفاق سے پانی کا برتن بھی ٹوٹ گیا اور سارا پانی زمین پر بہہ گیا، عجیب صورت حال تھی، بے اختیار آپ کی زبان مبارک سے یہ الفاظ ادا ہوئے۔

''الٰہی! یہ کیا راز ہے؟ میں گناہ گار نہیں جانتی کہ تیری رضا کیا ہے؟''

جواب میں ایک صدائے غیب سنائی دی۔''اے میری محبت کا دم بھرنے والی! اگر تو چاہتی ہے کہ تیرے لئے دنیا کی نعمتیں وقف کردوں تو پھر میں تیرے دل سے اپنا غم واپس لے لوں گا، کیوں کہ میرا غم اور دنیا کی نعمتیں ایک ہی دل میں جمع نہیں ہوسکتے۔ اے رابعہ! تیری بھی ایک مراد ہے اور میری بھی ایک مراد ہے، تو بتا کہ دونوں مرادیں ایک جگہ کیسے رہ سکتی ہیں۔''

حضرت رابعہ بصریؒ فرماتی ہیں کہ جب میں نے یہ آواز سنی تو دنیا سے ہمیشہ کے لئے منہ موڑ لیا اور ساری امیدیں ترک کردیں، اس کے بعد میں نے ہر نماز کو آخری نماز سمجھا۔

☆☆☆

ایک بار حضرت سفیان ثوریؒ حضرت رابعہ بصریؒ کی مجلس میں حاضر ہوئے اور فرمانے لگے۔''رابعہ! آج تم مجھے وہ باتیں بتاؤ جو تم نے کسی کتاب یا عالم کے ذریعہ حاصل نہ کی ہوں بلکہ وہ براہ راست تم تک پہنچی ہوں۔''

''حضرت رابعہ بصریؒ کچھ دیر تک غور کرتی رہیں، پھر آپ نے امام وقت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔''ایک بار میں نے اپنی ضرورت کی چیزیں خریدنے کے لئے ہاتھ سے بٹی ہوئی چند رسّیاں فروخت کیں، خریدار نے مجھے دو درہم دیئے تو میں نے ایک درہم ایک ہاتھ میں لیا اور دوسرا دوسرے ہاتھ میں، مجھے ڈر تھا کہ ایک ہی ہاتھ میں دونوں درہم لینے سے کہیں میں گمراہ نہ ہوجاؤں۔'' اس بات سے حضرت رابعہ بصریؒ کا اشارہ کثرت مال کی طرف تھا۔

ایک بار آپ نے کسی شخص کو چند سکّے دے کر فرمایا۔''میرے لئے بازار سے جاکر کمبل خرید لاؤ۔''

اس شخص نے عرض کیا۔''مخدومہ! آپ کو سفید کمبل درکار ہے یا سیاہ؟''

حضرت رابعہ بصریؒ نے ناخوشگوار لہجے میں فرمایا۔''پیسے واپس دیدو، ابھی کمبل خریدا نہیں اور سیاہ سفید کا جھگڑا شروع ہوگیا۔'' پھر اس شخص سے پیسے واپس لے کر اپنی خادمہ کو دے دیئے اور فرمایا کہ انہیں جاکر دریا میں پھینک آؤ، ان تمام واقعات سے اندازہ ہوتا ہے کہ حضرت رابعہ بصریؒ دنیا اور اہل دنیا سے کس قدر بے نیازانہ تعلق رکھتی تھیں۔

ایک بار کسی شخص نے برسر مجلس آپ سے سوال کیا۔''آپ کہاں

سے آئی ہیں؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"اس جہان سے۔"

"اور کہاں جائیں گی؟"اسی شخص نے دوسرا سوال کیا۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"اسی جہان میں۔"

پھر جب آپ سے پوچھا گیا کہ اس جہاں میں کیا کرتی ہیں تو فرمانے لگیں۔"میں افسوس کے سوا کچھ نہیں کرتی۔"

پوچھنے والے نے پوچھا کہ آپ کس بات پر افسوس کرتی ہیں تو حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔

"اس جہان کی روٹی کھا کر اس جہان کا کام کرتی ہوں۔"

پھر حاضرین مجلس میں سے ایک شخص نے کہا۔"آپ کی زبان میں عجیب مٹھاس ہے، اس لئے آپ مسافر خانہ کی محافظت کے لائق ہیں۔"

اس شخص کی بات سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"میں یہی کام تو کررہی ہوں، جو کچھ میرے اندر ہے اسے باہر کرتی ہوں اور جو باہر ہے اسے اندر آنے نہیں دیتی، کون آتا ہے اور کون جاتا ہے، مجھے اس سے کوئی غرض نہیں، میں دل کو محفوظ رکھتی ہوں نہ کہ مٹی (جسم) کو۔"

حضرت رابعہ بصریؒ عشق الٰہی میں اس قدر غرق رہتی تھیں کہ خوشی اور غم اپنی حیثیت کھو بیٹھے تھے، عبادت کے بارے میں آپ کا طرز فکر بڑا عجیب تھا، آپ خوف اور طمع سے بے نیاز ہوکر اپنے خالق کو پکارتی تھیں۔

ایک بار آپ پر جذب کی کیفیت طاری تھی۔ اہل بصرہ نے دیکھا کہ آپ ایک ہاتھ میں آگ اور دوسرے ہاتھ میں پانی لئے بھاگی چلی جارہی ہیں لوگوں نے حضرت رابعہ بصریؒ کو اس حال میں دیکھا تو پوچھا۔

"یہ کیا ہے؟ آپ کہاں جارہی ہیں؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"میں اس پانی سے دوزخ کی آگ کو بجھانے چلی ہوں کہ لوگ اسی کے خوف سے اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

"اور یہ آگ کس لئے ہے؟"لوگوں نے پوچھا۔

"میں اس آگ سے جنت کو پھونک ڈالنا چاہتی ہوں تاکہ جو لوگ جنت کی لالچ میں اللہ کی عبادت کرتے ہیں، انہیں جنت نہ مل سکے۔"

یہ حضرت رابعہ بصریؒ کا اپنا انداز فکر تھا جسے جذب ومستی کی کیفیت سے تعبیر کیا جاتا ہے ورنہ خوف وطمع دونوں حالتوں میں اللہ کی عبادت جائز ہے۔ قرآن حکیم میں اسی کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک بار حضرت رابعہ بصریؒ ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگ رہی تھیں۔

"اے میرے معبود! اگر میں تیری عبادت دوزخ کے خوف سے کرتی ہوں تو مجھے دوزخ ہی میں ڈال دینا اور اگر میری ریاضت حصول جنت کے لئے ہے تو اسے مجھ پر حرام کردینا اور اگر میں صرف تیرے ہی لئے تیری پرستش کرتی ہوں تو تو مجھے اپنے دیدار سے ہرگز محروم نہ رکھنا۔"یہی وہ عشق ہے جس نے حضرت رابعہ بصریؒ کو ولایت کے منصب تک پہنچایا اور پھر آپ کا نام قیامت تک کے لئے محبت کی علامت بن کر رہ گیا۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے ساری زندگی تجرد کے عالم میں گزاری، اس زمانہ کے کچھ لوگوں نے آپ کی اس روش پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔"آپ خود کو عارفہ کہتی ہیں مگر پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اس معروف سنت پر عمل نہیں کرتیں۔"

جواب میں حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔"مجھے تین باتوں کا اندیشہ ہے، اگر تم مجھے ان اندیشوں سے نجات دلادو تو میں آج ہی نکاح کرلوں گی۔ میرا پہلا اندیشہ یہ ہے کہ مرتے وقت ایمان سلامت لے جاؤں گی یا نہیں؟ دوسرا یہ کہ میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا یا بائیں ہاتھ میں؟ تیسرا یہ کہ قیامت کے دن ایک گروہ کو دائیں طرف سے بہشت میں داخل کیا جائے گا اور دوسرے گروہ کو بائیں طرف سے دوزخ میں، تم لوگ بتاؤ کہ میں کس طرف ہوں گی؟"

حضرت رابعہ بصریؒ کے تینوں سوالوں کے جواب میں لوگوں نے کہا۔"ہمیں کچھ نہیں معلوم، بس اللہ ہی بہتر جانتا ہوں کہ کس کا کیا حشر ہوگا؟"

لوگوں کا جواب سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے انتہائی پرسوز لہجے میں فرمایا۔"تم خود ہی بتاؤ کہ جس عورت کو اس قدر غم ہوں وہ شوہر کی خواہش کس طرح کرسکتی ہے؟"

حضرت رابعہ بصریؒ بڑے حکیمانہ انداز میں گفتگو فرماتی تھیں، یہاں تک کہ بڑے بڑے صاحبان علم آپ کے حضور میں عاجز رہ جاتے تھے، ایک بار کسی شخص نے آپ کی گوشہ نشینی پر اعتراض کرتے ہوئے کہا۔

"ذرا باہر نکل کر دیکھئے کہ کیسی بہار آئی ہوئی ہے؟"

حضرت رابعہ بصریؒ نے بے ساختہ فرمایا۔"میرا کام صانع کو دیکھنا ہے، اس کی صنعت کو نہیں۔"

ایک بار ایک شخص نے آپ کی مجلس میں حاضر ہوا جس کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی، آپ نے سبب پوچھا تو اس نے بتایا کہ اس کے سر میں درد ہے۔

حضرت رابعہ بصریؒ نے دوبارہ پوچھا کہ اس کی عمر کیا ہے؟ جواب میں اس شخص نے کہا کہ اس کی عمر تیس سال ہے۔ حضرت رابعہ بصریؒ نے تیسرا سوال کیا کہ وہ اس عرصے میں بیمار رہا یا تندرست؟ اس شخص نے عرض کیا کہ وہ اس دوران کبھی بیمار نہیں ہوا۔

اس شخص کا جواب سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''تم تیس سال تک تندرست رہے مگر اس عرصہ میں ایک دن بھی شکریہ ادا کرنے کے لئے اپنے سر پر پٹی نہیں باندھی مگر آج ذرا سی دیر کے لئے بیمار ہوئے تو اپنے مالک کی شکایت کرنے کے لئے فوراً سر پر رومال باندھ لیا۔''

آپ کی بات سن کر وہ شخص نہایت شرمندہ ہوا۔

ایک بار کچھ اہل علم جو آپ کی شہرت ومحبوبیت سے حسد رکھتے تھے مجلس میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے۔ ''اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت پر فضیلت بخشی ہے، ہمیشہ مرد ہی کو نبی یا رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ آج تک کسی عورت کو یہ شرف حاصل نہیں ہوا۔''

ان لوگوں کی بات سن کر حضرت رابعہ بصریؒ نے فرمایا۔ ''بے شک یہی اللہ کا نظام ہے مگر ایک بات پر غور سے سن لو کہ مردوں ہی نے خدا ہونے کا دعویٰ کیا ہے، کسی عورت نے آج تک یہ نہیں کہا کہ میں تمہارا بڑا رب ہوں۔'' حضرت رابعہ بصریؒ کا اشارہ فرعون مصر کی طرف تھا جو خدائی کے بلند بانگ دعوے کیا کرتا تھا۔

حضرت رابعہ بصریؒ شاعری بھی کیا کرتی تھیں، آپ کا سارا کلام کیفیات عشق سے معمور ہے، ایک مقام پر فرماتی ہیں۔

''اے نفس! تو اپنے اللہ سے محبت کا دعویٰ کرتا ہے حالانکہ اس کی نافرمانی بھی کرتا رہتا ہے، اس سے بڑھ کر بھی کوئی عجیب بات ہو سکتی ہے۔''

ایک اور مقام پر فرماتی ہیں۔ ''میں تجھ سے محبت کرتی ہوں، دو طرح کی محبت ایک محبت ہے آرزو اور تمنا کی اور دوسری محبت ہے صرف تیری ذات کی، میری وہ محبت جو آرزو اور تمنا سے لبریز ہے وہ کوئی اہمیت نہیں رکھتی، مگر وہ محبت جو صرف تیری ذات سے ہے، اسی محبت کا واسطہ، حجاب کو دور کر دے تا کہ آنکھیں تیرا جلوہ دیکھ سکیں۔''

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ ''رابعہ بصریؒ نے اپنے اشعار میں غرض اور آرزو کی جس محبت کا ذکر کیا ہے، اس سے مراد اللہ کا احسان اور انعام ہے جو وہ اپنے بندوں پر روا رکھتا ہے اور جس حب ذات الٰہی کی بات کی ہے، اس سے مراد دیدار خداوندی کی محبت ہے جس کا نظارہ ان کے دل کی آنکھوں نے کیا اور یہی محبت سب سے بہتر اور برتر ہے۔ جمال ربوبیت کی لذت بجائے خود سب سے بڑی چیز ہے، اس کے متعلق حدیث قدسی میں وارد ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے صالح بندوں کو وہ چیز دیتا ہے جسے عام آنکھیں دیکھ سکتی ہیں، نہ عام کان سن سکتے ہیں اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گزر سکتا ہے۔''

محبت کا یہ آبشار ۸۸ برس تک جاری رہا۔ حضرت رابعہ بصریؒ ۱۸۵ھ میں اس طرح دنیا سے رخصت ہوئیں جیسے بادنسیم کا کوئی جھونکا تیزی سے گزر جائے، وفات سے تھوڑی دیر قبل بصرہ کے کچھ لوگ عیادت کے لئے حاضر ہوئے، حضرت رابعہ بصریؒ نے انہیں دیکھ کر فرمایا۔

''فرشتوں کے لئے راستہ چھوڑ دو۔''

لوگ باہر چلے گئے تو آپ نے بستر سے اٹھ کر دروازہ بند کر دیا، کچھ دیر تک بات کرنے کی آوازیں آتی رہیں، پھر جب خاموشی چھا گئی تو لوگوں نے دروازہ کھولا۔ حضرت رابعہ بصریؒ دنیا سے رخصت ہو چکی تھیں، لوگوں نے اشکبار آنکھوں سے دیکھا، محبت کا نغمۂ سرمدی خاموش ہو چکا تھا مگر اس کا سوز اہل دل کو آج بھی اسی شدت سے محسوس ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆

۲۰۱۸ء میں دجالی فتنہ کا عروج

دجال یہودی نسل سے ہوگا جس کا قد ٹھگنا ہوگا، دونوں پاؤں ٹیڑھے ہوں گے۔ جسم پر بالوں کی بھرمار ہوگی، رنگ سرخ یا گندمی ہوگا سر کے بال حبشیوں کی طرح ہوں گے، ناک چونچ کی طرح ہوگی، بائیں آنکھ سے کانا ہوگا دائیں آنکھ میں انگور کے بقدر ناخنہ ہوگا۔ اس کے ماتھے پر ک، ا، ف، ر لکھا ہوگا۔ ہر مسلمان بآسانی پڑھ سکے گا، اس کی آنکھ سوئی ہوگی مگر دل جاگتا رہے گا کہ شروع میں وہ ایمان واصلاح کا دعویٰ کرکے اٹھے گا، لیکن جیسے ہی تھوڑے بہت تبعین میسر ہوں گے وہ نبوت اور پھر خدائی کا دعویٰ کرے گا۔ اس کی سواری بھی اتنی بڑی ہوگی کہ اس کے دونوں کانوں کا درمیانی فاصلہ ہی چالیس گز کا ہوگا۔ ایک قدم تاحد نگاہ مسافت کو طے کرلے گا دجال پکا جھوٹا اور اعلیٰ درجہ کا شعبدے باز ہوگا، اس کے پاس غلوں کے ڈھیر اور پانی کی نہریں ہوں گی، زمین میں مدفون تمام خزانے باہر نکل کر شہد کی مکھیوں کی مانند اس کے ساتھ ہولیں گے۔

جو قبیلہ اس کی خدائی پر ایمان لائے گا دجال اس پر بارش برسائے گا جس کی وجہ سے کھانے پینے کی چیزیں ابل پڑیں گی درختوں پر پھل آجائیں گے، کچھ لوگوں سے آکر کہے گا کہ اگر میں تمہارے ماں باپوں کو زندہ کردوں تم کیا میری خدائی کا اقرار کروگے؟ لوگ اثبات میں جواب دیں گے۔ اب دجال کے شیطان ان لوگوں کے ماں باپوں کی شکل لے کر نمودار ہوں گے۔ نتیجتاً بہت سے افراد ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔ اس کی رفتار آندھیوں سے زیادہ تیز اور بادلوں کی طرح رواں ہوگی، وہ کرشموں اور شعبدہ بازیوں کو لے کر دنیا کے ہر ہر چپہ کو روندے گا، تمام دشمنانِ اسلام اور دنیا بھر کے یہودی امت مسلمہ کے بغض میں اس کی پشت پناہی کررہے ہوں گے۔ وہ مکہ معظمہ میں گھسنا چاہے گا مگر فرشتوں کی پہرہ داری کی وجہ سے ادھر گھس نہ پائے گا اس لئے نامراد وذلیل ہوکر واپس مدینہ منورہ کا رخ کرے گا، اس وقت مدینہ منورہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر فرشتوں کا پہرہ ہوگا۔ لہٰذا یہاں پر بھی منہ کی کھانی پڑے گی۔ انہی دنوں مدینہ منورہ میں تین مرتبہ زلزلہ آئے گا جس سے گھبرا کر بہت سارے بے دین شہر سے نکل کر بھاگ نکلیں گے، باہر نکلتے ہی دجال انہیں لقمہ تر کی طرح نگل لے گا۔

آخر ایک بزرگ اس سے بحث ومناظرہ کے لئے نکلیں گے اور خاص اس کے لشکر میں پہنچ کر اس کی بابت دریافت کریں گے لوگوں کو اس کی باتیں شاق گزریں گی لہٰذا اس کے قتل کا فیصلہ کریں گے، مگر چند افراد آڑے آکر یہ کہہ کر روک دیں گے کہ ہمارے خدا دجال کی اجازت کے بغیر اس کو قتل نہیں کیا جاسکتا ہے، چنانچہ اس بزرگ کو دجال کے دربار میں پیش کیا جائے۔ جہاں پہنچ کر یہ بزرگ چلا اٹھیں گے کہ میں نے پہچان لیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے ہمیں تیرے ہی خروج کی خبر دی تھی۔ دجال اس خبر کو سنتے ہی آپے سے باہر ہوجائے گا اور اس قتل کرنے کا فیصلہ کرے گا درباری فوراً اس کے دو ٹکڑے کردیں گے، دجال اپنے حواریوں سے کہے گا کہے گا اب اگر میں اس کو دوبارہ زندہ کردوں تو کیا تم کو میری خدائی کا پختہ یقین ہوجائے گا۔ یہ دجالی گروپ کہے گا کہ ہم تو پہلے ہی سے آپ کو خدا مانتے ہوئے آرہے ہیں، البتہ اس معجزہ سے ہمارے یقین میں اور اضافہ ہوجائے گا۔

دجال اس بزرگ کے دونوں ٹکڑوں کو اکٹھا کرکے زندہ کرنے کی کوشش کرے گا ادھر وہ بزرگ بوجہ حکم الٰہی کھڑے ہوجائیں گے اور کہیں گے اب تو مجھے اور زیادہ یقین آگیا کہ تو ہی دجال ملعون ہے وہ جھنجلا کر دوبارہ انہیں ذبح کرنا چاہے گا لیکن اب اس کی قدرت سلب کرلی جائے گی دجال شرمندہ ہوکر انہیں اپنی جہنم میں جھونک دے گا لیکن یہ آگ ان کے لئے ٹھنڈی اور گلزار بن جائے گی، اس کے بعد وہ

شام کا رخ کرے گا لیکن دمشق پہنچنے سے پہلے ہی حضرت مہدی علیہ السلام وہاں آچکے ہوں گے۔ دجال دنیا میں صرف چالیس دن رہے گا ایک دن ایک سال دوسرا ایک مہینہ اور تیسرا ایک ہفتہ کے برابر ہوگا بقیہ معمول کے مطابق ہوں گے، امام مہدی علیہ السلام دمشق پہنچتے ہی زور شور سے جنگ کی تیاری شروع کردیں گے لیکن صورت حال بظاہر دجال کے حق میں ہوگی، کیونکہ وہ اپنے مادری وافرادی طاقت کے بل پر پوری دنیا میں دھاگ بٹھا چکا ہوگا اس لئے عسکری طاقت کے اعتبار سے تو اس کی شکست بظاہر مشکل ہوگی مگر اللہ کی تائید اور نصرت کا سب کو یقین ہوگا۔

حضرت مہدی علیہ السلام اور تمام مسلمان اسی امید کے ساتھ دمشق میں دجال کے ساتھ جنگ کی تیاریوں میں ہوں گے۔ تمام مسلمان نمازوں کی ادائیگی دمشق کی قدیم شہرآفاق مسجد میں جامع اموی میں ادا کرتے ہوں گے۔ ملی شیرازہ، لشکر کی ترتیب اور یہودیوں کے خلاف صف بندی کو منظم کرنے کے ساتھ ساتھ مہدی علیہ السلام دمشق اس کو اپنی فوجی سرگرمیوں کا مرکز بنائیں گے۔ اور اس وقت یہی مقام ان کا ہیڈ کوارٹر ہوگا۔

امام مہدی علیہ السلام ایک دن نماز پڑھانے کے لئے مصلے کی طرف بڑھیں گے، عین اسی قت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا، نماز سے فارغ ہوکر لوگ دجال کے مقابلے کے لئے نکلیں گے دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر ایسا گھلنے لگے گا جیسے نمک میں پانی گھل جاتا ہے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آگے بڑھ کر اس کو قتل کردیں گے اور حالت یہ ہوگی کہ شجر وحجر آواز لگائیں گے کہ اے روح اللہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہے، چنانچہ وہ دجال کے چیلوں میں سے کسی کو بھی نہ چھوڑیں گے۔ پھر وہ صلیب کو توڑیں گے یعنی صلیب پرستی ختم کریں گے خنزیر کو قتل کر کے جنگ کا خاتمہ کریں گے اور اس کے بعد مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگ ایسے دین دار ہوجائیں گے کہ ان کے نزدیک ایک سجدہ دنیا ومافیھا سے بہتر ہوگا۔

(مسلم، ابن ماجہ، ابوداؤد، ترمذی، طبرانی، حاکم، احمد)

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

خاتمہ ہر مرض

آیت قرآنی : فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظاً وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔ (سورۂ یوسف پارہ نمبر ۱۳)

طریقہ عمل: اس کلام کا عامل بننے کے لئے چالیس روز تک جلالی جمالی پرہیز کے ساتھ اس کلام پاک کو عشاء کی نماز کے بعد دو نفل برائے ایصال ثواب جملہ مومنین مومنات ادا کر کے تمام ارواح کو ثواب پہنچائے، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اور تین ہزار ایک سو پچیس بار یہ کلام پڑھے، پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اس عمل کو کرنے سے پہلے پانچ کلو کم از کم چاول پکا کر تمام بزرگوں کو اور مؤکلات کلام کہہ کر تقسیم کرے عامل ہوگا، پھر روزانہ کم از کم ایک تسبیح ورد رکھے تا کہ عمل قابو میں رہے۔ جب مریض آئے تو سوا کلو گوشت منگوا کر مریض اور اپنے درمیان رکھے، اس کلام کو تین سو تیرہ مرتبہ پڑھ کر مریض پر دم کرے اور تین سو تیرہ بار پانی پر دم کر کے مریض کو دن میں کئی بار پینے کی ہدایت کرے، یہ طریقہ سات دن یا گیارہ دن کرے، پہلے دن مریض کو شفاء کے اثرات معلوم ہوں گے، صدقہ مریض روزانہ کرتا رہے، حسب توفیق زیادہ خطرناک مرض ہو تو بکرا ذبح کر کے یتیموں، غریبوں میں گوشت تقسیم کر کے یہ عمل کرے، لاعلاج مریض کے درست ہونے کے لئے اثرات ہوں گے، اگر عام آدمی بغیر عمل کے اس کلام کو پڑھ کر دم کرنا چاہے تو پہلے سوا کلو گوشت ویران جگہ ڈال آئے، پھر گھر آکر وضو کرے، دو نفل ایصال ثواب ہر رکعت میں قل شریف گیارہ بار پڑھے، سلام پھیرنے کے بعد ایک تسبیح درود ابراہیمی پڑھے، پھر دو ہزار بار یہ کلام مریض پر دم کرے اور ایک ہزار بار دوائی پر دم کر کے مریض کو استعمال کرنے کے لئے دے، یہ طریقہ گیارہ دن کرے، مریض کے صحت یابی کے اثرات ظاہر ہوں گے لیکن گوشت روزانہ غریبوں میں تقسیم کرے یا ویرانا یا قبرستان درختوں کی جڑوں کے پاس رکھ دیا کرے، تھوڑا تھوڑا کر کے زبردست اثرات ظاہر ہوں گے، عملیات کے منکر یہ عمل کرکے ملاحظہ کریں، قوت کلام میں کتنی پاور ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

لِاِیۡلٰفِ قُرَیۡشٍ ۝ اِیۡلٰفِهِمۡ رِحۡلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّیۡفِ ۝ فَلۡیَعۡبُدُوۡا رَبَّ هٰذَا الۡبَیۡتِ ۝ الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝

ترجمہ: قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب لوگوں کو چاہئے کہ اس نعمت کے شکر میں اس گھر کے مالک کی طرف عبادت کریں، جس نے ان کو بھوک میں کھانے کھلایا اور خوف میں امن بخشا (لفظی ترجمہ)

آئیں از روعلم جفر معلوم کرتے ہیں اس سورہ کے پڑھنے کے کیا فائدے ہیں، سورہ قریش کی مفرد حرف میں یعنی الگ الگ کر کے لکھیں بعد میں سوال کے حروف کو اسی طرح الگ الگ لکھیں۔ ملاحظہ کیجئے، سمجھنے کی کوشش کریں، عمل کریں تاکہ مستفید ہوں۔ مثلاً اس ورت ق ری ش ل ی ا ی ل اف ق ری ش ای ل اف ھ م رح ل ت ہ ال ش ت اءوال ص ی ف ف ل ی ع ب دوار ب ھ ازاال ب ی ت ال زی اط ع م ھ م م ن ج وع وام ن ھ م م ن خ وف ب رھ ن ی ک ی ک ی اف واءھ ی ن۔ اب از روعلم جفر کے قوائد کے مطابق ہر ساتواں حرف لیتے جائیں۔ آخر میں کچھ حروف جو سات سے کم ہوں چھوڑ دیں۔ ملاحظہ کیجئے۔

ہم مرتبہ حروف درج ذیل ہیں

ا	۱۰	۱۰۰	۱۰۰۰	۲	۲۰	۲۰۰	۳	۳۰	۳۰۰	۴	۴۰	۴۰۰	۵	۵۰	۵۰۰
ا	ی	ق	غ	ب	ک	ر	ج	ل	ش	د	م	ت	ہ	ن	ث
۶	۶۰	۶۰۰	۷	۷۰	۷۰۰	۸	۸۰	۸۰۰	۹	۹۰	۹۰۰				
و	س	خ	ز	ع	ذ	ح	ف	ض	ط	ص	ظ				

منتخب حروف: رل اح ت ی وزام ع م ھ ای ک ل ام ت خ م ل ام ب واخ کمال ختم الم (پریشانی) بخدا یعنی اس کے پڑھنے والے کی تمام پریشانیاں خدا کے حکم سے ختم ہوجاتی ہیں۔ سبحان اللہ کیا خوب جواب آیا ہے۔

جدول ابجد قمری جس سے سوال ہوتا ہے جوکہ ۲۸ حروف ہیں۔

(اب ج دھ وزح ط ی ک ل م ن ۱۴ حروف) (س ع ف ص ق رش ت ث خ ذ ض ظ غ ۱۴ حروف ہیں)

ہر اوپر نیچے والے حروف ایک دوسرے کے نظیر کہلاتے ہیں۔ مثلاً ا کا س یا س کا ا ب کا ع یا ع کا ب وغیرہ وغیرہ۔ سوال کا جواب نظیرہ سے ملتا ہے۔ یا ہم مرتبہ حروف سے۔ علم جفر میں صفر کی کوئی حیثیت نہیں۔

اس سورۂ مبارکہ کا دوسرا عمل پیش کرتا ہوں جو موجودہ دور کا سب سے بڑا زبردست عمل ہے۔ جب کوئی شخص بسلسلہ کاروبار دور دراز کا سفر اختیار کرتا ہے اور اس پرآشوب دور میں جہاں انسان کا قدم بہ قدم جان ومال کا خطرہ ہو اور یہ بھی یقین نہ ہو کہ وہ اپنے کام یا مقصد میں کامیابی سے لوٹے گا یا نہیں۔ یا کسی کام کی غرض سے کسی بہت بڑے افسر کے پاس جانا ہوتا کہ وہ افسر یا حاکم کے سامنے پیش آئے تو اس سورۂ مبارکہ کو گھر سے نکلتے وقت ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اول وآخر درود شریف پڑھنے کے بعد پڑھے جب افسر یا حاکم کے سامنے پیش ہو تو پھونک مارے انشاء اللہ وہ افسر یا حاکم مہربانی سے پیش آئے گا اور اگر نماز فجر کے بعد اس کو روزانہ ۱۱ر مرتبہ اپنے ورد میں رکھیں تو کبھی تنگ دست نہ ہوگا۔ انشاء اللہ اور اگر سارا دن چلتے پھرتے کام کاج کے دوران اپنے ورد میں رکھے تو کیا کہنے۔

اس سورۂ مبارکہ کا تیسرا عمل تحریر کررہا ہوں جو کہ نہایت مجرب میرا آزمودہ وکامیاب، زبردست عمل ہے، جس سے کئی گھرانے اجڑنے سے بچ گئے دوبارہ آباد ہوگئے۔ اکثر دیکھا گیا ہے میاں بیوی میں ناچاقی پیدا ہوجاتی ہے۔ آئے دن لڑائی جھگڑوں کی وجہ سے یا تو بیوی میکے جاکر بیٹھ جاتی ہے یا خاوند مار کر گھر سے نکال دیتا ہے۔ اصلاح نہ ہونے کی صورت میں نوبت طلاق تک جا پہنچتی ہے ایسی صورت میں اگر خداوند نے بیوی کو مار کر گھر سے نکال دیا ہو تو بیوی کو چاہئے بوقت عصر باوضو ہوکر کھلے آسمان کے نیچے ننگے سر ننگے پاؤ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑی ہوجائے۔ ۱ر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھنے کے بعد ۳ر مرتبہ درود پاک پڑھے پھر ایک تسبیح نہایت عجز وانکساری کے ساتھ یہی سورۂ مبارکہ پڑھے اللہ سے اپنا اجڑا گھر دوبارہ آباد ہوکے کی دعا کرے۔ اپنے خاوند کے چہرے کا تصور رکھ کر پھونک مارے چند دن یہ عمل کرے انشاء اللہ تعالیٰ خاوند خود آکر لے جائے گا۔ اگر بیوی خود روٹھ کر میکے جاکر بیٹھ گئی ہو ہزار کوشش کے باوجود نہ آتی ہو تو خاوند اسی طرح عمل کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی قدم چومے گی۔

آپریشن مت کروائیں دل کی بند شریانیں کھولیں

یہ نسخہ کولیسٹرول لیول، ہائی بلڈ پریشر، موٹاپا، نمونیہ، دمہ، گاڑھا خون جیسی بیماریوں کو جڑ سے نکالتا اور مریض کو آرام دیتا ہے۔ خاص کر دل کی بند شریانیں، انجینا کا بہترین علاج ہے۔ گزارش ہے کہ خدا کے لئے بازار کی بنی ہوئی یہ دوائی نہ خریدیں خود بنائیں خالص صاف اور کم قیمت پر اصلی علاج کریں۔

نسخہ: دیسی لہسن کا رس ۳ر کپ، دیسی ادرک کا رس ۳ر کپ، لیموں کا رس ۳ر کپ سرکہ سیب ۳ر کپ کوری مٹی کی ہانڈی یا نان اسٹک یا کانچ کے برتن میں ڈال کر ہلکی آگ پر پکائیں جب یہ ایک حصہ ختم ہو ۳ر حصہ رہ جائے تو اتار کر اسی مقدار میں شہد خالص ملایا جائے تو کیا کہنا ورنہ کوئی بھی کمپنی کا شہد لیں۔

طریقہ استعمال: دل کے لئے: ۳ر چمچے ٹیبل سپون نہار منہ اور رات کو مریض کو دیں۔ موٹاپے کے لئے ایک گلاس گرم پانی میں ۳ر چمچے ملا کر ۳ر ٹائم دیں کولسٹرول اور دیگر امراض کے لئے ۳ر ٹائم روزانہ ۳ر چمچے دیں۔ پھر بھی سمجھ نہ آئے تو رابطہ کرلیں۔

دمہ: بانس کے سبز پتے ۲ر کلو اور ۴ر کلو پانی میں ملا کر (۲ کلو چینی ڈالیں) جب پانی ایک کلو رہ جائے تو چھان لیں چینی ملا کر شربت تیار کرلیں۔ صبح شام ایک کپ لیں دمہ سے نجات ہوگی۔

شوگر: کلونجی ۱۰ر تولہ، برگ سا کی ۱۰ر تولہ، تخم میتھر ۱۰ر تولہ کو باریک پیس کر رکھیں صبح شام پانی کے ساتھ ایک ٹی اسپون لیں اپ کی شوگر کنٹرول ہوگی۔

کریلہ ۱ر تولہ، نیم کی کونپلیں ۱ر تولہ، جامن کی گٹھلی ۱ر تولہ کا سفوف بنائیں اور رات کو بھگودیں صبح نہار منہ پی لیں اور دعا کریں۔

روزانہ پالک کثرت سے کھائیں چکوترے کے ۳ر پھل روزانہ کھائیں لسوڑا ۸۱ر عدد بھگودیں صبح چھان کر پی لیں، صبح بھگوئیں شام کو پی لیں۔ ۲۰ر سے ۳۰ر دن کریں شوگر نارمل ہوگی۔

پروفیسر مفتی منیب الرحمٰن

نبوت کے تراشے ہوئے انسان

حدیث پاک میں ہے: لوگوں کی مثال کانوں (mines) کی سی ہے، جیسے سونے اور چاندی کی کانیں ہوتی ہیں، ان (اہلِ عرب) میں سے جو زمانۂ جاہلیت میں کسی بھی انسانی خوبی کے حامل تھے، تو وہ دین کی کامل فہم حاصل کرنے (مکتبِ نبوت میں تربیت پانے) کے بعد اسلام میں بھی انسانی کمالات کا مظہر بنے۔ مسند احمد: ۱۰۹۵۶)

رسول اللہ ﷺ نے انسان کی جبلت (Nature) اور فطرتی استعداد (talent) کو کان سے تشبیہ دی، جیسے سونے، چاندی، لوہے اور کوئلے کی کان ہوتی ہے، اسے ہم بشریت کی امکانی استعداد وصلاحت سے تعبیر کرسکتے ہیں اور شریعت میں اسے تَصَلُّب فی الدین۔ (یعنی دین میں مظبوطی اور پختگی) سے تعبیر کیا جاتا ہے، یعنی حق کی حمایت میں ڈٹ جانا، جم جانا اور پائے ثبات میں لغزش نہ آنا۔ یہ ایک اعلیٰ انسانی قدر ہے، تعصب اس سے مختلف صفت ہے، جس کی حدیث پاک میں مذمت آئی ہے۔ آپ ﷺ نے عصبیت کی شدید مذمت کرتے ہوئے فرمایا: ''جس نے عصبیت پر برانگیختہ کیا، وہ ہم میں سے نہیں ہے، جس نے عصبیت پر جنگ کی وہ ہم میں سے نہیں ہے اور جو عصبیت پر قائم رہتے ہوئے مرا، وہ ہم میں سے نہیں۔

تو صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: ''یا رسول اللہ ﷺ! ایک شخص اپنی قوم سے محبت کرتا ہے، کیا یہ بھی عصبیت ہے۔؟''

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''نہیں (اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت نہیں ہے بلکہ عصبیت یہ ہے کہ کوئی شخص ظلم پر اپنی قوم کی حمایت کرے۔'' (سنن ابن ماجہ: ۳۹۴۹)

یعنی حق اور باطل کی تمیز کے بغیر اپنی قوم، قبیلے، گروہ یا مکتبۂ فکر کی حمایت میں اٹھ کھڑے ہونا اور فساد پر آمادہ ہوجانا ''عصبیت'' ہے۔ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: جب کافروں نے اپنے دلوں میں تعصب کو جگہ دی جو جہالت (ہٹ دھرمی اور کٹ حجتی) پر مبنی تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''گناہ اور حق سے تجاوز (یعنی ظلم) میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔''

اور عہد جاہلیت کی انہی عصبیتوں کے بتوں کو پاش پاش کرنے کے لئے ختم المرسلین سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''سنو! میں جاہلیت کے تمام نسلی ونسبتی تفاخر اور نسل درنسل جاری رہنے والے خونی انتقام اور مالی مطالبات کو اپنے قدموں تلے روند رہا ہوں۔'' (سنن ابوداؤد: ۴۵۳۶)

سونا صرف سونے کی کان سے نکلتا ہے اور ہیرے، جواہرات کی کانوں ہی سے نکلتے ہیں مگر سونے کو خالص بنانے کے لئے بھٹی سے گزارا جاتا ہے اور ہیرے کو تراشا جاتا ہے۔ الغرض جن انسانوں میں فطری کمالات تھے، کردار کی خوبیاں تھیں، شجاعت، سخاوت، عِفت (pierty) اولوالعزمی اور نظریے اور عقیدے کی پختگی تھی، جب یہ لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوئے تو نبوت کی تعلیم وتربیت اور تزکیے سے ان کی تمام انسانی خوبیاں جو کبھی عداوتِ اسلام اور کفر کی حمایت کے لئے کام آتی تھیں، اب وہ حق کی سربلندی اور باطل کو مٹانے کے لئے کام آئیں۔ رسول اللہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی باطنی صلاحیتوں اور ان کے ذاتی جوہر کے بارے میں آگہی عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے دعا فرمائی: ''اے اللہ! عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) اور ابوجہل بن ہشام میں سے تجھے سب سے زیادہ محبوب ہے، اس کے ذریعہ اسلام کو غلبہ عطا فرما۔''

راوی کہتے ہیں: ''حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قبول کرنے سے معلوم ہوا کہ اللہ عزوجل کے نزدیک اس کی بارگاہ میں سب سے محبوب حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہی تھے۔

اسی لئے بجا طور پر کہا جاتا ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ مطلوبِ رسول اللہ ﷺ اور مرادِ رسول ﷺ تھے۔ پس جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے، تو آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام سے مشرف ہونے کے بعد مسلمانوں نے پہلی بار بیت اللہ شریف میں کھلے عام نماز پڑھی۔ ماہرین سیرت نے بتایا کہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ چالیسویں مسلمان تھے اور آپ رضی اللہ عنہ کے اسلام قبول کرنے کے

موقع پر یہ آیت نازل ہوئی: ''اے نبی (ﷺ) آپ ﷺ کو اللہ کافی ہے اور آپ ﷺ کے پیروکار مومنین کی (یہ جماعت) (انفال:۶۴)

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(۱) اے عمر! تم جس راستے پر چلتے ہو، شیطان تمہیں دیکھ کر اپنا راستہ بدل دیتا ہے۔ (بخاری شریف:۳۶۸۳)

(۲) ''تم میں سے پہلی امتوں میں ایسے (مرداں کمال) ہوتے تھے، جن کے قلب پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے کلمۂ حق کا القا ہوتا تھا، پس اگر میری امت میں کوئی خوش نصیب اس منصب کا حامل ہے، تو وہ یقیناً عمر ہے۔ (صحیح مسلم:۶۱۹۹)

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے کردار کا یہی امتیاز ان کی ہجرت کے وقت بھی نکھر کر سامنے آیا: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''مجھ سے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے کہا ''میرے علم کے مطابق مہاجرین میں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سوا ہر ایک شخص نے چھپ کر ہجرت کی ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب ہجرت کا قصد کیا تو انہوں نے تلوار لٹکائی، تیر کمان اپنے ہاتھ میں لئے اور نیزہ سنبھال کر کعبہ کی طرف گئے، اس وقت قریش کی ایک جماعت صحن کعبہ میں بیٹھی ہوئی تھی، حضرت عمر نے کعبہ کے گرد سات چکر لگائے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی، پھر قریش کے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر کہا: ''جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس پر اس کی ماں روئے، اس کے بچے یتیم ہوں اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے، وہ اس وادی (یعنی حدود حرم) کے باہر آ کر مجھ سے مقابلہ کر لے۔''

حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے کہا: ''کسی شخص نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا پیچھا نہیں کیا اور بعض معمر لوگوں نے قریش کو سمجھایا اور نصیحت کی۔''

حضرت براء بن عارب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''سب سے پہلے مہاجرین میں سے ہمارے پاس حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ آئے، پھر حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ (نابینا) آئے، پھر بیس سواروں کے ساتھ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ آئے، پھر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔''

(اسد الغابہ جلد:۴، ص:۵۹-۵۸)

اب ذرا اس پس منظر پر غور کیجئے، جس میں آفتاب رسالت طلوع ہوا، جہاں نسلی تفاخر، خاندانی عصبیت، نسل در نسل خونی انتقام کا سلسلہ جاری تھا، سب لوگ کی نس نس اور رگ و پے میں ''حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ'' رچی بسی تھی اور حق و باطل میں امتیاز کوئی تصور نہیں تھا، بلکہ صورت حال یہ تھی کہ جب ابوجہل سے سوال ہوا کہ ''(حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ) کی دعوت کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

تو اس نے جواب دیا: ''حقیقت یہ ہے کہ سیادت و قیادت میں بنو عبد مناف (رسول اللہ ﷺ کے جد اعلیٰ) سے ہمارا ہمیشہ مقابلہ رہا ہے، انہوں نے دستر خوان وسیع کیا تو ہم نے بھی بڑھ چڑھ کر مقابلہ کیا، انہوں نے لوگوں کی ذمے داری کا بار اٹھایا تو ہم بھی پیچھے نہ رہے، انہوں نے داد و دہش کا مظاہرہ کیا تو ہم نے پھر پورا مقابلہ کیا، یہاں تک کہ جب ہم دونوں (بنو عبد مناف اور بنو مخزوم) ریس کورس کے دو نامی گرامی گھوڑوں کی طرح برابر کی ٹکر کے ہو گئے، تو اچانک انہوں نے کہا کہ ہم میں ایک نبی (ﷺ) پیدا ہو گیا اور اس پر آسمان سے وحی نازل ہوتی ہے، تو اب اس میدان میں ہم کیسے مقابلہ کریں، بخدا! ہم ان پر کبھی ایمان نہیں لائیں گے اور کبھی اس کی تصدیق نہیں کریں گے، (یعنی ایسا کرنے سے تو ہماری ناک کٹ جائے گی، قریش میں ہماری سیادت چھن جائے گی اور ان کا پرچم بلند ہو جائے گا۔ (سیرت ابن ہشام، جلد :۱ صفحہ:۳۳۸-۳۳۷)

رسول اللہ ﷺ کے نسب پاک میں آٹھویں پشت پر حضرت کعب بن مالک آتے ہیں، ان کے صاحبزادگان میں سے حضرت مرہ، رسول اللہ ﷺ کے جد اعلیٰ تھے اور ان کے بھائی عدی، حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے جد اعلیٰ تھے۔ خاندان قریش کے مختلف بطون میں مختلف ذیلی شاخیں، جنہیں عربی زبان میں ''جیل'' (race) کہتے ہیں اور پنجابی زبان میں ''پوت'' کہتے ہیں، ان ذیلی شاخوں میں قریش کی اجتماعی نظم (social structure) کے مختلف مناصب موروثی طور پر چلے آ رہے تھے۔ ''بنو عدی'' کے خاندان میں سفارت کاری اور منافرہ کا منصب (Office position) تھا، اور قبائلی تنازعات کو طے کرنے کا منصب چلا آ رہا تھا، جیسے آج کل ہمارے قبائلی نظام میں ''جرگہ سسٹم'' ہے، یہ منصب جن خصوصیات کا متقاضی تھا، ان میں نسب دانی، فیصل اور حکم (command $ control) بننے کی استعداد اور قائدانہ صلاحیت کا حامل ہونا لازمی تھا۔

خاندانی تفاخر میں شاعری بھی اہم عنصر تھا اور جسمانی استعداد بھی لازمی تھی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ ان تمام خصوصیات کے بدرجہ اتم حامل تھے، آپ ''عکاظ'' کے سالانہ میلے میں پہلوانی میں بھی حصہ لیتے تھے اور شہسواری میں آپ کی مہارت کا عالم یہ تھا کہ دوڑتے ہوئے گھوڑے پر سوار ہوتے اور اسے قابو کر لیتے۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی ان خصوصیات کا تذکرہ میں نے اس لئے کیا کہ ''فاروق اعظم (حق و باطل کی کسوٹی) بننے کے لئے جو شخصی خصوصیات اعلیٰ درجے میں مطلوب ہوتی ہیں، وہ ان کے حامل تھے۔ رحمۃ عالمین ﷺ کی تربیت کے نتیجے میں صحابۂ کرامؓ کے قلوب و اذہان کا ایسا تزکیہ ہوا کہ ان کی سوچ رضائے الٰہی اور وحی ربانی کے سانچے میں ڈھل گئی۔ صحابۂ کرام نے ایسی آیاتِ مبارکہ کی نشاندہی کی ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ذہن رسا نے نزولِ وحی سے پہلے ہی منشائے ربانی کو پالیا تھا، ایسی آیات کو محدثین کرام نے ''مُوَفَّقاتِ عمر رضی اللہ عنہ کے نام سے تعبیر کیا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بارگاہ الٰہی میں مقبولیت کے جس درجے پر فائز تھے اور انہیں اخلاص اور تسلیم و رضا میں جو اعلیٰ مقام نصیب ہوا، وہ نورِ نبوت ہی کا فیضان تھا، بقول علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ

یہ فیضانِ نظر تھا یا کہ مکتب کی کرامت تھی
سکھائے کس نے اسماعیل کو آداب قربانی

ایمان کے اسی اعلیٰ معیار کو رسول اللہ ﷺ نے اس حدیث میں بیان فرمایا ہے: ''(اے اہل ایمان) میرے صحابہ کی شان میں نازیبا کلمہ نہ کہو، اگر تم میں سے کوئی احد کے پہاڑ کے برابر سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے، تو وہ میرے صحابہ کے دو یا چار کلو کے اجر کے برابر بھی نہیں ہو سکتا۔'' (صحیح مسلم شریف ۲۲۲)

یہی وجہ ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے بارے میں پیار و محبت کے ایک کلمے کو کائنات کی عظیم ترین دولت سے تعبیر کرتے تھے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ''حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک بار رسول اللہ ﷺ سے عمرہ کی اجازت مانگی، آپ ﷺ نے اجازت دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے پیارے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک کرنا اور بھلا نہ دینا۔ (ترمذی شریف: ۳۵۶۲)

اس میں حضور ﷺ نے اپنی زبانِ مبارک سے میرے لئے جو پیارا کلمہ ارشاد فرمایا ہے یہ کلمہ مجھے پوری کائنات سے زیادہ عزیز ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل میں امورِ سیاست انبیائے کرام انجام دیتے تھے، جب ایک نبی کا وصال ہو جاتا تو دوسرا نبی اس کی جگہ لیتا اور اب میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، (پس یہ فریضۂ سیاست) خلفاء انجام دیں گے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ دوسرے خلیفہ مقرر ہوئے، آپ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا عرصہ تقریباً ساڑھے دس سال ہے۔ آپ کے عہد خلافت میں اس دور کی دو سپر پاور (قیصر و کسریٰ) اسلام کے قدموں میں سرنگوں ہوئیں اور اسلام اس عہد کی واحد سپر بن کر نمودار ہوا۔ عہد فاروقی رضی اللہ عنہ میں اسلامی سلطنت تقریباً پچیس لاکھ مربع میل تک پھیلی ہوئی تھی۔ اسلامی سلطنت روئے زمین پر سب سے پہلی منظم ریاست کے طور پر قائم ہوئی۔ سید المرسلین ﷺ کی حیاتِ ظاہری میں حجاز پر اسلامی حکومت قائم ہو چکی تھی، نزولِ قرآن کی تکمیل ہو چکی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلمانوں پر تکمیل دین اور اتمامِ نعمت کا اعلان کیا جا چکا تھا۔

خلافتِ صدیقہ اکبر رضی اللہ عنہ میں اصول دین سے انحراف اور انکارِ ختم نبوت کے فتنوں کی سرکوبی کی جا چکی تھی اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ ہی کے صائب مشورے پر قرآن مجید کی ایک مرتب تحریری صحیفے کی شکل میں تدوین کا کام مکمل ہو چکا تھا۔ وہ خلافت اسلامی کے بنیادی اصول و ضوابط یا دستور و منشور کا تعین کر چکے تھے اور وہ اصول یہ تھے کہ خلیفہ سمیت تمام مسلمان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کے پابند ہیں۔ ریاست کے قیام کا مقصد ظالم کے ظلم کی طرف بڑھتے ہوئے ہاتھ کو روکنا بلکہ توڑ دینا اور مظلوم کو اس کا ہر جائز حق دلانا یہ کہ مسلمانوں کی عزت و وقار کا راز جہاد میں ہے، روحانی اور اخلاقی اقدار کا تحفظ ریاست کی ذمے داری ہے اور خلیفہ کا کام امت کو جادۂ مستقیم پر چلانا اور امت کا کام خیر کے ہر کام میں خلیفہ کی معاونت ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد سے پہلے تاریخ انسانیت فلاحی ریاست کے تصور سے نا آشنا تھی، حاکم عوام کے سامنے جوابدہ نہیں تھا، عدل کے معیارات مختلف تھے۔ یہ شاہکار رسالت حضرت عمر فاروق رضی اللہ کی شخصیت تھی، جن کی ذات آج بھی ایک فلاحی عادلانہ ریاست کے لئے مستند اور معتبر حوالہ ہے اور آپ کا شعارِ حکومت آج

بھی انسانیت کے لئے مشعل راہ اور منارۂ نور ہے۔ قرآن مجید نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یوسف علیہ اسلام، وحضرت طالوت علیہ السلام کے حوالے سے کئی اعلیٰ منصب کی اہلیت کے چند اوصاف بیان کئے ہیں، جو یہ ہیں:

''قوی، امین حفیظ، علیم اور مادی طاقت کا حامل ہونا۔''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں یہ سارے اوصاف بدرجۂ اتم موجود تھے اور آپ ﷺ کا طرز حکومت انہی اوصاف کا مظہر تھا، علامہ محمد اقبالؒ نے اپنے انداز میں یہی بات کہی۔

قہاری و غفاری و قدوسی و جبروت
یہ چار عناصر ہوں تو بنتا ہے مسلمان

جنگ قادسیہ کے موقع پر مدائن میں فارس کی سلطنت کی شکست ہوئی اور ان کا قصر ابیض (white house) فتح ہوا تو مشہور مصری مؤرخ حسین ہیکل کے مطابق تیس کھرب دینار کا مال غنیمت مسلمانوں کے ہاتھ آیا اور اسے دار الحکومت مدینہ منورہ بھیجا گیا، جب اسے مسجد نبوی میں پھیلا دیا گیا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ انتہائی قیمتی زر و جواہر اور مال ومتاع پر ہاتھ پھیر رہے تھے اور ان کی آنکھوں سے سیل اشک رواں تھا، کسی نے کہا: ''یہ آنسو حزن وملال کے نہیں، رنج والم کے نہیں درد وکرب کے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں تشکر کے آنسو ہیں۔

انہوں نے کہا: اتنی قیمتی متاع دنیا صحراؤں اور بیابانوں سے گزرتے ہوئے وہ مجاہدین لے کر آئے ہیں، جنہیں کھانے کو پوری خوراک، پہننے کو پورا لباس اور سواری کا پورا سامان میسر نہیں، مگر کسی کی نیت میں کوئی فتور نہیں آیا اور ایک سوئی ادھر سے ادھر نہیں ہوئی، اس درجہ کمال امانت اور کمال دیانت۔''

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ''امیر المومنین! سپاہ اس لئے دیانت دار ہیں کہ امیر دیانت دار ہے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حکیمانہ قول سے پتا چلا کہ نظام ریاست وحکومت میں امانت ودیانت کے سرچشمے اوپر سے نیچے کی طرف پھوٹتے ہیں۔ آج امت اسی دیانت کو ترس رہی ہے۔

اسی حقیقت کو رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا: ''جب قومی دولت کو حکام ذاتی جاگیر بنالیں، امراز کوۃ کو تاوان سمجھ کر دینے سے انکار کردیں، تو قومی امانتوں کو مال غنیمت سمجھ کو لوٹا جائے، ایک شخص باپ کو دور کردے اور دوست کو قریب کرے، ایک شخص ماں کا نافرمان بن جائے اور بیوی کا فرمانبردار، معاشرے میں کسی کی عزت اس کی ضرر رسانی شر کے خوف سے کی جائے، بدکاریاں اور شراب نوشی عام ہوجائے، رقص غنا کا دور دورہ ہو، تو پھر زلزلے آئیں گے، صورتیں مسخ کردی جائیں گی۔ (یعنی بے توقیر ہوجاؤ گے) اور زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور سرخ ہوائی چلیں گی۔ (یعنی قیامت کا منظر ہوگا)

فتح بیت المقدس کے موقع پر کلیسا کے بطریق ایلیان (chief priest) آپ کو اپنے کلیسا میں نماز کے لئے کہتے ہیں، تو آپ اس لئے گریز کرتے ہیں کہ کہیں اسے مثال نہ بنالیا جائے۔ مسیحی رعایا کے لئے ایک حقوق کی دستاویز لکھوائی کہ ان کی جانوں، اموال، عبادت گاہوں اور اپنے مذہب کے مطابق آزادانہ طور پر حق عبادت کا تحفظ کیا جائے گا اور آخر میں آپ رضی اللہ عنہ نے لکھا کہ یہ ضمان (guarantee) اللہ تعالیٰ، اس کے رسول ﷺ خلیفہ اور تمام مسلمانوں کی جانب سے ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مختلف ریاستی ذمے داریوں کو منظم اداروں (instiutiwnalized) کی شکل دی۔ بہت سے اموار کو تاریخ میں اولیات عمر (Originated by umar) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے، ان میں سے چند یہ ہیں:

''سن ہجری کا اجرا، مردم شماری، محکمۂ خزانہ کا قیام، نئے شہروں کی آبادی کاری، نہریوں کی کھدائی، فوج کی تنظیم، نماز تراویح باجماعت فجر کی اذان میں الصلوٰۃ خیر من النوم'' اضافہ ہر شہری (یہاں تک کہ نومولود بچوں) کے لئے وظائف کا اجراء، مساجد کی تنظیم، عدل اور قضاۃ کا تقرر، خلیفہ کے لئے ''امیر المومنین'' کا لقب، عشور یعنی ریاست کے ''Revenue'' کا انتظام، زمینوں کی پیائش، پولیس کے محکمہ کا قیام، فوجی چھاؤنی کا قیام، مہمان خانوں اور سراؤں کی تعمیر، چیک پوسٹوں کا قیام، جیل خانوں کا قیام اور راتوں کو گشت کرکے رعایا کے احوال معلوم کرنا وغیرہ کئی امور شامل ہیں۔ آپ نے مال فے (یعنی وہ مفتوحہ علاقے جو کسی فوج کشی کے بغیر فتح ہو گئے ہوں) مجاہدین میں تقسیم کرنے کے بجائے بعد میں آنے والوں کے لئے ریاستی تحویل میں رکھا اور اس پر قرآن مجید سے استدلال کیا، جسے تمام صحابۂ کرام رضی اللہ عنہ نے تسلیم کیا۔

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

از محمد فریدی

۱۔سوال : حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی فوائد میں تفسیر سورہ انعام رکوع ۲، آیت ا ر میں شاہ صاحب کا مقولہ لکھتے ہیں کہ وہ لباس پہنو جس میں پرہیز گاری ہو۔ یعنی مراد لباس ریشمی نہ پہنے۔ دامن دار زنہ رکھے۔ دامن دار ز کا کیا مطلب ہے؟ لباس دامن کا لمبا ہونا۔ یعنی ٹخنو سے نیچے تک ہونا؟۔

ایک عالم صاحب فرماتے ہیں انگریزی لباس تقوے کے خلاف ہے۔ تقویٰ کی روح سے محض کرتہ پاجامہ اور قدیمی لباس ہی موزوں ہے۔ یہاں سید شاہ صاحبؒ بھی اس لباس کو پرہیز گاری کے خلاف بتارہے ہیں۔ جو حرام کی حد تک نہیں ہے۔

تنقیح فرمایئے کہ.........انگریزی لباس کے متعلق لکھتے ہیں کہ فی زمانہ ہر ملک میں مسلمانوں کا لباس انگریزی ہے۔

جواب : آپ سے حوالہ دینے میں غالباً چوک ہوگئی ہے سورۃ انعام رکوع ثانی کی پہلی آیت یہ ہے" قُلْ سِيْرُوْ فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُ وا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ. اس کے فوائد میں صرف دو قرائن ہیں جن میں لباس وغیرہ کا کوئی ذکر نہیں۔

بہرحال جس جگہ بھی دراز دامنی کا ذکر ہے وہاں مراد وہ دامن ہوگا جو امیر لوگ اور بادشاہ وغیرہ کے لباس میں شامل رہا ہے۔ بعض بادشاہوں کے پچھلے دامن ملازمین اٹھا کر چلا کرتے تھے۔ اور یہ دراز دامنی کا فیشن بطور اظہار حشمت وجاہت امرا میں کافی رائج تھا۔

یہ بھی مراد ہوسکتی ہے کہ کرتے یا چوغے وغیرہ کے دامن بہت دراز نہ ہوں علماء کرام نے اس درازی کی حد کو پنڈلیوں کے بلائی حصہ تک رکھا ہے۔ شاہ صاحب نے انگریز لباس کو خلاف تقویٰ نہیں کہا۔ انگریزی لباس شریعت حقہ کی رو سے قطعاً ناجائز اور اسلامی معاشرے کی ضد ہے۔ رہا عالمی رواج کا معاملہ تو انتہائی ندامت اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ فی زمانہ تمام ہی دنیا کے مسلمان جہل وگمراہی کے طغیانی میں غرق ہیں۔ اسلام کی صاف اور سادہ قدریں باطل تہذیب وتمدن کی شراب میں ڈبودی گئی ہیں ذہن وقلب مغربی تہذیب واخلاق کے اسیر اور قرآن وحدیث کی تعلیمات سے نفور ہیں۔ مصر وشام اور دیگر ممالک اسلامیہ کے اکثر وبیشتر مسلمانوں کو دیکھ کر کوئی نہیں پہچان سکتا کہ یہ انگریز ہیں یا مسلمان۔ لیکن تمام دنیا اگر سچ کو جھوٹ کہنے لگے۔ ہر شخص قرآنی صداقتوں سے پھر جائے۔ پھر بھی سچ سچ اور قرآنی صداقتیں اپنی جگہ اٹل رہیں گی۔

۲۔**سوال** : از عبداللہ ممبئی

حدیث ہے کہ جس نے ایک سال کے اندر میری اور میرے جدامجد ابراہیم خلیل اللہ کی قبروں کی زیارت کی اس کے لئے جنت کا ضامن ہوجاؤں گا۔

اس حدیث سے پتہ چلتا ہے کہ ان دونوں قبروں کی زیارت کا ثواب بہت ہے لیکن دیکھا جاتا ہے کہ علماء اس حدیث کا بالکل چرچا نہیں کرتے۔

براہ کرم صحیح بات ارشاد فرمایئے۔

جواب :یہ حدیث بالکل غلط اور افترا ہے لعنت ان لوگوں پر جو رسول معصوم پر بھی بہتان تراشتے ہیں۔

سوال : محمد رشید خاں بھوپال

اگر کوئی سود خور کوئی چند بطور تحفہ بھیجے تو اس کو کھانا جائز ہے یا نہیں۔؟

جواب : سود خور کا تحفہ قبول نہ کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یا احد

اس اسم ذات کا ذاکر متقی ہو جاتا ہے

جس شخص کو نفسانی خواہشات تنگ کرتی ہو اس کو چاہئے کہ اسم پاک یا احد کو اول و آخر ۷/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۵۲۰۰ /مرتبہ روزانہ ۴۰/دن تک پڑھے۔ اس کے بعد دو نفل حاجت ادا کرے اور دعا میں اللہ تعالیٰ سے نفس کو مغلوب کرنے کی طاقت مانگے۔ انشاء اللہ نفس اللہ تعالیٰ کی اطاعت پر مائل ہو جائے گا، یعنی نفس امارہ، نفس لوامہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے محبت کا عمل

اسم پاک یا احد حصول محبت الٰہی کے لئے بے حد مجرب ہے۔ دنیا کی ہر نعمت مال، دولت سب میں بڑھ کر قیمتی چیز اللہ کی محبت اور یہی محبت دین اور دنیا میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ جو اللہ کی محبت اور خاتمہ بالا یمان کا طالب ہو تو اسے چاہئے کہ اسم پاک یا احد کو روزانہ اول و آخر ۷/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۳۰۰/مرتبہ ۹۰/دن پڑھے۔ انشاء اللہ دل اللہ کی محبت سے اثر پذیر ہو کر اللہ کی طرف مائل ہوگا اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

عذاب قبر سے بچنے کا عمل

عذاب کے بارے میں آگہی رکھنے والے اس کے متعلق سوچ کر ہی کانپ اٹھتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے انتہائی تفصیل سے احادیث میں عذاب قبر کی بابت بتلایا ہے۔ جو عذاب قبر سے بچنا چاہتا ہو وہ اسم پاک یا احد کو بعد از نماز عشاء اول و آخر ۱۱/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۱۱۰۰/مرتبہ روزانہ ۳۰۰/دنوں تک پڑھے۔ انشاء اللہ مرنے والا اگر عمل کے دوران بھی فوت ہو جائے تو عذاب قبر سے محفوظ رہے گا۔ عمل کے بعد تو اس بات کی ضمانت ہے کہ اس پاک یا احد کی برکت سے اللہ تعالیٰ جل شانہ اس کی قبر کو اپنے نور سے منور کرتے ہوئے وسعت نظر تک کشادہ کر دے گا۔

سانپ کے زہر کا اثر زائل کرنا

کسی شخص کو اگر سانپ نے ڈس لیا ہو۔ بچھو نے ڈنک مارا ہو یا کوئی اور زہریلی چیز کاٹ گئی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ اسم پاک یا احد کو ۲۱/مرتبہ اول و آخر ۳/مرتبہ درود پاک پڑھ کر پانی پر دم کرے اور مریض کو پلا دے۔ اس کے بعد جس جگہ زہریلی چیز نے کاٹا ہو وہاں پڑھ کر دم دے اللہ تعالیٰ کے فضل سے زہر کے اثرات زائل ہو جائیں گے۔ اگر اسم پاک یا احد کے ساتھ یا واحد بھی ملا دیا جائے تو اثر کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔

بیماری سے شفاء

اسم پاک یا احد میں بیماری سے شفا اور سخت مہم سر کرنے کا حل موجود ہے۔ اگر کسی کو سخت مہم کا سامنا ہو تو وہ اسم پاک یا احد کو اول و آخر ۷/مرتبہ درود پاک سے ساتھ ۷۰۷/مرتبہ ۷۰/دن پڑھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کی مشکل آسان ہو جائے گی اور کوئی شخص کسی ایسی بیماری میں مبتلا ہو جس کو ڈاکٹر یا حکیم سمجھنے سے قاصر ہوں اور مریض کی حالت بگڑتی جا رہی ہو تو چاہئے کہ مریض کا کوئی عزیز یا خونی رشتہ دار اول و آخر ۷/مرتبہ درود پاک کے ساتھ ۳۱۳/مرتبہ روزانہ ۲۱/دن پڑھ کر پانی پلائے۔ انشاء اللہ شفا کاملہ نصیب ہوگی۔

یا احد کا عمل و نقش

اسم پاک یا احد کا عامل بننے کے لئے انسان کو سب سے پہلے اپنے نفس پر حاوی ہونا پڑے گا۔ اس کے بعد اسم پاک یا واحد کو اول و آخر ۷/مرتبہ دورد پاک کے ساتھ بعد از نماز عشاء ۵۲۰۰/مرتبہ ۴۰/دن تک پڑھے اور ۴۱/ویں دن شکرانے کے نوافل پڑھے اور شیرینی تقسیم کرے۔

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر:۳

حسن الهاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے بہت کم ملتے ہیں۔قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے،اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

عدد تین : تاریخ پیدائش میں عدد۳ کی کم سے کم تین مرتبہ تکرار ہواور ۸ کا عدد کم سے کم دو مرتبہ موجود ہواور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۱، ۳، ٦ یا ۹ ہوتو سیاسی کیریئر میں نمایاں ترقی یقینی ہے، یہ لوگ مذہبی رجحانات کے حامل ہوں گے اور خلق خدا کی بہتری کے لئے ہمیشہ کام کریں گے اور لوگوں کو فائدہ پہنچانا ان کا نصب العین ہوگا، حالانکہ ان کا اپنا ذاتی سکون اور اپنی زندگی ہمیشہ اتھل پتھل کا شکار رہے گی۔۳ عدد کی تین مرتبہ تکرار بشرطیکہ ۹ کا عدد۲ مرتبہ موجود ہوتو کامیاب کیریئر کی ضمانت ہے،لیکن ایسے شخص کو اپنے زندگی کے ابتدائی دور میں سخت مراحل سے گزرنا پڑتا ہے اور غیر یقینی کے بادل سر پر منڈلاتے رہتے ہیں۔

۳ عدد کی اگر دو مرتبہ تکرار ہواور ٦، ۲ یا ۳ موجود ہوتو ایسا شخص بہت دریادل، فیاض اور لوگوں کے ساتھ ہمدردی کرنے والا ہوگا،ملنساری اس کی فطرت میں شامل ہوگی، اس کے پاس ضرورت زندگی کی فراوانی ہوگی اور اس کو زندگی کی تمام آسائشیں میسر ہوں گی، اس کے گھر ہمیشہ آنے جانے والوں کی بھیڑ ہوگی اور اس کا اخلاق اور حسن کرم سب کے ساتھ یکساں ہوگا اس کی زندگی میں محبت اور رومانس کا عنصر نمایاں رہے گا یہ لوگ اپنی زندگی میں ایک سے زیادہ محبت کرتے ہیں،اور ہر محبت کو طریقہ سے نبھاتے ہیں، ان کی شخصیت کی ایک نمایاں خامی یہ ہے کہ یہ لوگ خوشامد پسند ہوتے ہیں۔مثلاً اگر کسی کی تاریخ پیدائش ۱۹٦۳-٦-۳ یا ۱۹٦٦-۳-۳ ہوتو اس میں یہ تمام اوصاف موجود ہوں گے۔

۳ کا عدد انصاف پسندی، وسعت ذہنی، خوشی اور خوش حالی کا علمبردار مانا گیا ہے اور اس کی مذکورہ تکرار کامیابی کی علامت ہے۔جن کی تاریخ پیدائش میں ۳ کی تکرار ۳ مرتبہ ہو وہ لوگ مہربان، فیاض، سخی اور نرم دل ہوتے ہیں اور لوگوں کا دل جیتنے میں کامیاب رہتے ہیں۔جن لوگوں کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ٦ ہو یا جن کی تاریخ پیدائش میں ٦ نمایاں ہو لیکن عدد۳ بھی ۲ یا ۳ مرتبہ آیا ہوتو ان کی کامیابی سخت جدوجہد کی مرہون منت ہوگی، ان کو اس بات کی تاکید کی جاتی ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کو مخفی رکھیں، فضول خرچی سے بچیں اور ضد اور ہٹ دھرمی سے خود کو محفوظ رکھیں ورنہ ان کی شخصیت کے تانے بانے بکھر جائیں گے اور انہیں غیر معمولی نقصانات کا سامنا کرنا پڑے گا۔

عدد ۴ : اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں عدد۴ کی تکرار ۳ مرتبہ ہوتو اس کو خود مختار زندگی گزارنی چاہئے کیوں کہ ان لوگوں کو اپنے اعزہ واقارب سے کوئی خاص عدد نہیں ملتی بلکہ انہیں خاندان والوں کی بار بار مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔۴ کا عدد ذاتی معاملات میں مشکلات کھڑی کرتا ہے لیکن کیریئر کے معاملے میں عزت بخشتا ہے۔

۴ عدد کی تکرار اپنے حامل کو تبدیلیوں اور پے در پے سفر سے ہمکنار کرتی ہے، یہ تکرار تحریر وتقریر میں نمایاں کامیابی عطا کرنے کی ضامن ہے۔اگر یہ لوگ اپنی صلاحیتوں کا صحیح استعمال کریں تو یہ اونچی سوسائٹی میں بڑا نام پیدا کرسکتے ہیں۔اگر انہیں گھریلو زندگی میں اور بالخصوص صحت کے معاملے میں بہت زیادہ محتاط رہنا چاہئے۔اکثر یہ لوگ شادی قدرے دیر سے کریں تو ان کے حق میں بہتر ہوتا ہے، ان کو کیریئر کے معاملہ میں کئی بار اچھے مواقعات حاصل ہوں گے اور تھوڑی سی محنت سے یہ لوگ اپنا یقین ہر جگہ چھوڑ جائیں گے اور لوگ انہیں دیر تک یاد رکھنے پر مجبور ہوں گے، ان کے سماجی رجحانات بہت بہتر ہیں اور سماجی تعلقات بہت چمکیں گے اور لوگ انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھیں گے لیکن دوسروں کی مدد کرنے میں ان کی حد سے زیادہ بڑھی ہوئی گرم جوشی ان کے لئے بڑی مشکلات بھی پیدا کرسکتی ہے، یہ لوگ مذہب، فلسفہ اور انسانی بھلائی کے کاموں میں ہمیشہ خود کو مشغول رکھیں گے۔اگر کسی کی تاریخ پیدائش مثلاً ۲۰۱۴-۴-۱۴ ہے تو یہ تمام خصوصیات اس کے اندر موجود ہوں گی، ایسے لوگوں سے بطور خاص یہ کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے شریک حیات کی خامیوں کو نظر انداز کرکے زندگی گزاریں، ان کی غلطیوں کو برداشت کریں، اگر وہ ایسا کریں گے تو انہیں زندگی کے مختلف محاذوں پر قابل دید ترقی حاصل ہوگی ورنہ ان کا کیریئر مجروح ہوگا اور وہ پسپائی کا شکار ہوں گے۔☆☆

متوازن خوراک بیماریوں سے کس طرح بچاتی ہے؟

کھانا پینا ہر جاندار کی ضرورت ہے مگر اچھی خوراک انسان کی زندگی بڑھاتی اور مختلف بیماریوں سے بچاتی ہے۔کھانا ہمیشہ بھوک رکھ کر کھائیں، یعنی اتنا کھائیں کہ بھوک پھر بھی تھوڑی رہ جائے ایسے نہیں کہ پیٹ تو بھر جائے مگر نیت نہ بھرے اور بلا روک ٹوک کھاتے ہی چلے جائیں۔کھانے کے ساتھ ٹھنڈے مشروبات سے گریز کریں۔درمیانے درجہ حرارت کا پانی اور دیگر مشروبات بہت بہتر ہوتے ہیں اور کھانا ہضم ہونے میں مدد دیتے ہیں۔کھانے کے درمیان ٹھنڈے مشروبات پینے سے ہمارے جسم میں کولیسٹرول جمع ہو کر خون کی نالیوں میں جم جاتا ہے اور دل کی بیماریوں کا سبب بنتا ہے۔اس کے برعکس کھانے کے ساتھ قہوہ پینا نہایت مفید ہے۔ایران، مصر اور چین میں لوگوں کا معمول ہے اور وزن کم رکھنے اور نظام انہضام اور دوران خون کو درست رکھنے میں مدد دیتا ہے۔کھانے میں لیموں اور سرکہ کا استعمال بھی نہایت مفید ہے۔ یہ کھانے کو جلد ہضم کرنے میں کارآمد ہے۔

اس کے علاوہ اس کے استعمال سے کھانے میں پائے جانے والے غیر ضروری گھی، تیل اور چربی جسم سے خارج ہو جاتے ہیں۔ یاد رہے کہ سفید سرکے Synthetic vineger کی بجائے پھلوں کا سرکہ Fruit vineger زیادہ بہتر ہے۔

جدید تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ دن میں بارہ سے چودہ گلاس پانی پینا ضروری ہے۔یہ جسم سے تمام زہریلے مادے کو نکالنے میں مدد دیتا ہے اور نظام انہضام کو بہتر بناتا ہے۔گردوں کے کام کو تیز کرتا ہے، بلڈ پریشر کو اعتدال پر لاتا ہے اور وزن کو کنٹرول کرتا ہے۔

کھانے کے ساتھ ایک گلاس سے زائد پانی نہ پئیں، زیادہ پانی آنتوں میں گیس پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے اور پیٹ پھول جانے کا بھی احساس ہوتا ہے۔ایک گلاس پانی کو بھی اس طرح بانٹ کر پئیں کہ تھوڑا شروع میں کچھ کھانے کے درمیان میں اور باقی کھانا ختم کرنے پر استعمال کریں۔کھانے سے آدھا گھنٹہ پہلے ایک گلاس پانی نظام انہضام کے لئے مفید ہے۔کھانے کے ساتھ کالی مرچ کا استعمال بھی بہت مفید ہے اور یہ پیٹ میں گیس نہیں بننے دیتی۔

ہر کھانے کے بعد خاص طور پر میٹھا کھانے کے بعد دو تین کلیاں کر لینے سے دانتوں میں جمع میٹھا نکل جاتا ہے اور دانتوں میں کیڑا نہیں لگنے دیتا۔دانتوں کو دھاگے سے صاف کرنا بھی چھپے ہوئے کھانے کے ذرات کو نکالنے میں مدد دیتا ہے جو منجن یا داتن کرنے سے نہیں نکلتے۔ صحت مند دانت ایک توانا جسم کی نشاندہی کرتے ہیں۔ ناخنوں اور ہاتھوں کی صفائی بہت اہم ہے اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم بھی۔ ہم سب دن بھر بہت سے کام کرتے ہیں جس کے دوران ہمارے ہاتھ مختلف جراثیم کی وجہ سے گندے ہو جاتے ہیں۔کھانے سے پہلے اور بعد میں ناخنوں اور ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیں، خاص طور پر وہ خواتین جو چھوٹے بچوں کی نگہداشت کرتی ہیں ان کو چاہئے کہ اپنی، اپنے گھر والوں اور اپنے بچوں کی صحت کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ناخنوں اور ہاتھوں کو اچھی طرح دھولیا کریں۔

اکثر بوڑھوں سے سنا ہے کہ وزن کم کرنے اور وزن کو کنٹرول کرنے کے لئے چار ''چ'' سے پرہیز کریں یعنی چینی، چاول، چپاتی اور چکنائی۔

یہ ایک حقیقت ہے مگر کسی بھی چیز کو مکمل طور پر نہیں چھوڑنا چاہئے بلکہ اس کو بتدریج کم کرنا چاہئے۔ان چیزوں کی روزمرہ کے کھانے میں مقدار کم کر کے آپ وزن کرنے میں کافی حد تک کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

دن میں پانچ مرتبہ سبزیوں اور پھلوں کے استعمال سے انسان موذی امراض مثلاً: کینسر، دل کے امراض اور ہاضمے کے مسائل وغیرہ سے بچ سکتا ہے۔پھلوں اور سبزیوں کے استعمال کو اپنی عادت بنائیں۔

☆☆☆

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

بانو آج صبح ہی سے ایک طویل عرصہ کے بعد بہت خوشگوار موڈ میں تھی، آپ کچھ بھی سمجھیں لیکن میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ شوہروں پر بیویوں کا دفعتاً مہربان ہوجانا قیامت کی نشانیوں میں سے کوئی ایک نشانی ہے، چنگاریاں اگر برف بن جائیں اور ببول کے کانٹوں میں سے اگر چمپا اور چنبیلی کی خوشبو آنے لگے تو کس بے وقوف کو حیرت نہیں ہوگی، جب میں نے اسے فریفتہ ہوتے ہوئے دیکھا تو میں نے اظہار حیرت کرتے ہوئے کہا۔ بیگم ہم دونوں میں کس کے دن پورے ہورہے ہیں؟ تمہاری روانگی ہے یا پھر میں رفو چکر ہونے والا ہوں۔

اس نے ایک انگڑائی لی، اُف میرے باپ کے اللہ تعالیٰ۔ اس خاص قسم کی قیامت خیز انگڑائی کو تو میں ترس ہی گیا تھا، یہی تو وہ انگڑائی ہے کہ جس کو دیکھ کر ایک بار نہیں کئی بار فرشتے بھی غش کھا کر گر گئے اور پھر انہیں اللہ میاں سے یہ شکایت کرنی پڑی تھی کہ اس طرح کی عورتوں کو ہماری نظروں سے دور رکھیں کہ جن کی جارحانہ اداؤں کو دیکھ کر ہمارا تقدس کھسک جاتا ہے اور فرطِ شرم میں ہمیں بے ہوش ہونا پڑتا ہے، آپ یقین جانیں بانو جب موڈ میں ہوتی ہے تو یہ کوہ قاف کی پریوں کے بھی چھکے چھڑا دیتی ہے، اس کی دلفریب اداؤں کو دیکھ کر جنت کی حوروں کو بھی چھٹی کا دودھ یاد آجاتا ہے اور آسمان کے چاند ستارے بھی شرمسار ہوکر وقت سے پہلے ڈوب جاتے ہیں، اس کی بے شمار دل افروز قسم کی اداؤں کو دیکھ کر میرے دل کی دھڑکنیں مطلقاً بند ہوگئیں لیکن میں مر نہیں سکا کیوں کہ عین جوانی میں بانو کو بیوہ کردینا میرے بس سے باہر تھا، لیکن جب سے وہ اور میں تہہ در تہہ مسائل کا شکار ہوئے تو تب سے اس نے اپنی اداؤں پر بریک سا لگا دیا تھا اور آج اس نے جب وہی انگڑائی لی جو اس کی اور جمل اداؤں کا پیش خیمہ ہوتی ہے اور جسے دیکھ کر میری روح بے اختیار رقص کرنے لگتی ہے تو میں فرطِ مسرت میں جھوم اٹھا اور مجھے دفعتاً وہ دن یاد آگیا جب میں پہلی بار بالغ ہوا تھا۔ خدا میری اور میرے بچوں کی خیر کرے۔

بانو! آج تم اتنی خوش کیوں ہو؟ کیا کسی زعفران کے کھیت کی رجسٹری تمہارے نام ہوگئی ہے؟

بیگم! تم نے مسکرانا بھی چھوڑ دیا تھا اور آج تمہارے لبوں کی سرزمین پر تبسم کی کرنیں آبِ کوثر و تسنیم سے وضو کرکے اس طرح بکھر رہی ہیں جیسے گزرتی ہوئی بہار میں آسمان کے کناروں پر قوس وقزح سینہ تان کر نمودار ہوتی ہے، سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں پہلے کس کا شکریہ ادا کروں، تمہارا یا اس خدا کا جس نے میں مسکرانے کی توفیق عطا کی۔

میری باتیں سن کر بانو اپنی آنکھوں سے بھی ہنسی اور اپنی ناک سے بھی اور اس نے پھر ایک انگڑائی لی۔

اُف نبیوں کے پروردگار آج کیا ہوگیا ہے، آج ہمارا مقدر ہم پہ کیوں مہربان ہورہا ہے، سالوں سے ہمارا رشتہ کھردرا ہوگیا تھا، یہ رشتہ لکی طرح چبھنے لگا تھا جس طرح دوسرے رشتے داروں کا نوکیلا پن میری روح پر زخم لگاتا ہے، وہ سچ مچ کی بیوی ہوتے ہوئے ماں سی بن کر رہ گئی تھی، جب دیکھو نصیحتیں اور جب دیکھو ڈانٹ ڈپٹ، لیکن آج تو کرشمۂ قدرت وہ بار بار ہنس رہی تھی اور اس کا موڈ اتنا خوش گوار تھا کہ جیسے بات بات پہ کھلکھلانے کا اللہ نے اسے حکم دیدیا ہو اور وہ حکم کی تعمیل کرنے پر مجبور ہو۔

آپ کو میرے ہنسنے اور کھلکھلانے پر حیرت کیوں ہے؟ میں تو ہمیشہ ہی آپ کے لئے ہنستی ہوں اور ہمیشہ ہی اس بات کی کوشش کرتی ہوں کہ آپ خوش رہیں اور میری ان اداؤں کی قدر کرتے رہیں جو صرف میں آپ ہی پر لٹاتی ہوں۔

شاید آج تم نے کوئی اچھا خواب دیکھ لیا ہے؟ تم کئی سالوں سے کچھ ایسی زندگی گزار رہی ہو جیسے کوئی بدمزاج قسم کی بیوہ اپنی زندگی کو دھکا دیتی ہے۔

توبہ ہے، آپ بھی کیسی باتیں کرتے ہیں، اللہ آپ کو سلامت رکھے کیوں برے الفاظ زبان سے نکالتے ہو۔

بیگم، بات مرنے کی نہیں ہے، بات تو یہ ہے کہ کچھ عورتیں اپنے

شوہروں کی زندگی ہی میں بیوہ سی ہو کر رہ جاتی ہیں اور ان میں سے ایک تم بھی ہو، نہ کوئی میک اپ نہ کوئی اچھا لباس، نہ کوئی ناز نخرہ، یہ بیوگی نہیں تو کیا ہے اور اب تو تمہارے ہاتھوں میں وہ چوڑیاں بھی نظر نہیں آتیں جنہیں دنیا بھر کے فلاسفروں نے سہاگ کی علامت قرار دیا ہے۔

میں کئی ہفتوں سے یہ محسوس کر رہا تھا کہ شاید تم بیوہ ہونے کی مشق کر رہی ہو، تمہاری صورت اس بند گھڑی کی طرح نظر آتی ہے جس کے سیل فیوز ہو گئے ہوں، کئی بار تمہارے ہونٹوں پر میں نے مسکراہٹ ٹٹول ٹٹول کر بھی تلاش کی تو مجھے نظر نہیں آئی۔

لیکن آج، اللہ تمہیں نظر بد سے محفوظ رکھے، تم تو اس طرح ہنس رہی ہو جیسے بھری بہار میں کلیاں ہنسا کرتی ہیں۔ بیگم جی اس بے پناہ تبسم کا شان نزول کیا ہے؟ مجھے کچھ تو بتاؤ، تم دوبارہ زندہ کیسے ہو گئی ہو۔

اور ابھی تو میں آپ کو ایک اور سرپرائز دینے والی ہوں.........

بانو کے چہرے پر شوخیاں بکھری ہوئی تھیں، میں اس کو حیرت سے تک رہا تھا، میں نے اپنی ران پر نوچا کہ میں کوئی خواب تو نہیں دیکھ رہا ہوں لیکن مجھے یہ اندازہ ہوا کہ یہ کوئی خواب نہیں ہے یہ تو وہ ٹھوس حقیقت ہے جو سنہرے خوابوں سے بھی زیادہ خوبصورت ہوا کرتی ہے۔

بانو کا مزاج بہت شوخ اور شگفتہ تھا، اس کی انمول اداؤں کی وجہ سے میرے کئی دوست اس کو چھپ چھپ کر دیکھنے کا گناہ کئی بار کر چکے تھے، صوفی نونہال نے تو ایک دن یہ قسم کھالی تھی کہ ایک دن میں فرضی صاحب کی بیگم کو ضرور دیکھوں گا چاہے مجھے زبردستی کرنی پڑے، بے چارے ایک دن بانو کو بغیر دیکھے ہی مر گئے۔ کئی بار کئی دوستوں نے مجھ سے یہ فرمائش کی کہ اپنی بیگم کا دیدار کراؤ، میں نے پوچھا کیوں؟ دوستوں نے جواب دیا اتنی اچھی ڈشیں تیار کرنے والی خاتون کو اگر ایک بار بھی بہت قریب سے نہ دیکھیں تو پھر ہماری اس زندگی کا مقصد ہی کیا ہے۔

میں نے جب دوستوں کو بلکتا ہوا دیکھا تو مجھے کچھ رحم سا آ گیا تھا اور میں نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ جلد ہی میں اس کو آپ لوگوں کے روبرو کروں گا لیکن جب میں نے باادب باملاحظہ دوستوں کی فرمائش مع سفارش بانو کے سامنے رکھی تو وہ چیخ اٹھی اور بھگلن دیوی کے لہجے میں بولی۔

آپ کو شرم نہیں آتی، ان میں خوبی کیا ہے جو میں ان کے سامنے آؤں۔

بیگم، میں نے جواب دیا تھا، خوبی ان میں نہیں خوبی تو تم میں ہے اور اس خوبی کو بغیر پلک جھپکے دیکھنے کے لئے میرے تمام دوست بے قرار ہیں۔ صوفی زلزال نے تو تمہارا دیدار کرنے کے لئے وضو تک کر لیا ہے۔

جب ہی تو میں کہتی ہوں کہ آپ کے سارے دوست چھچھورے بھی ہیں اور بدمعاش بھی، ان لوگوں نے کتنی بڑی بڑی داڑھیاں لٹکا رکھی ہیں لیکن ان کی سوچیں سڑے ہوئے کوفتوں کی طرح ہیں۔

آپ یقین کریں بانو کی خوبصورتی اور اداؤں کے چرچے بہت گھروں میں تھے اور لوگ میری قسمت پر رشک کرتے تھے کہ مجھے اتنی خوبصورت اور ہونہار بیوی عطا ہوئی، لیکن چند سالوں سے بانو بالکل مرجھا کر رہ گئی تھی نہ دن میں ہنستی تھی نہ رات کو اور کھلکھلانا تو وہ بھول ہی گئی تھی۔ دراصل خاندانی الجھنوں نے اور ہر وقت دل و دماغ پر چھائے ہوئے مسئلوں نے اسے توڑ کر رکھ دیا ہے، میری بعض غیر ذمہ داریاں بھی اس کو بہت کھلتی تھیں اس لئے ہنسی، تبسم، شوخی اور شگفتگی سے اس نے اپنے تعلقات منقطع کر لئے تھے اس کو اداس دیکھ کر میں یہ سمجھتا تھا کہ شاید میں مر گیا ہوں اور بانو مجھے معنوی قسم کا مرحوم سمجھ کر عدت گزار رہی ہے لیکن آج جب میں نے اس سے ہنستے مسکراتے اور ادائیں لٹاتے دیکھا تو میں حیرت کے سمندر میں گلے گلے ڈوب گیا اور جب اس نے مجھے سرپرائز دینے کی بات کی تو میرے پیروں کے نیچے جتنی بھی زمین سوء اتفاق سے بچی تھی وہ بھی کھسک گئی اور میں منہ کے بل گرتے گرتے رہ گیا۔

سرپرائز؟ کیسا سرپرائز۔

سنو گے تو خوشی سے پاگل ہو جاؤ گے اور یقین نہیں کرو گے کہ یہ الفاظ میرے منہ سے نکل رہے ہیں۔ بانو بول رہی تھی اور میں اسے گھور رہا تھا۔

لیکن بانو نے پھر اسٹارٹ لیا، آپ پھر بھی میری بے پناہ محبت کے قائل نہیں ہو سکیں گے۔

کون کمبخت کہتا ہے کہ میں تمہاری محبتوں کا قائل نہیں ہوں۔ ''میں جھلا گیا'' اگر میں تمہاری محبتوں کا قائل نہ ہوتا تو آج صرف اور صرف تمہارا شوہر نہیں ہو سکتا تھا۔

میں ۳۶ عورتوں میں تقسیم ہو گیا ہوتا لیکن میں کیا کروں تمہاری محبت کے جادو نے مجھے اس گھر کی چہار دیواری میں سمیٹ کر رکھ دیا۔ یاد کرو وہ شعر

جو میں نے تمہارے خواب میں آکر ترنم کے ساتھ تم سے عرض کیا تھا۔

مجھ کو بانو نے نکما کر دیا
ورنہ میں بھی آدمی تھا کام کا

اچھا جی، بحث مت کرو، بانو نے ایک نئی تراوٹ اپنے چہرے پر سمیٹتے ہوئے کہا۔ میرے دل میں میرے اللہ نے ایک بات ڈال دی کہ میں نے آپ کے دوستوں کی ایک شاندار دعوت کروں۔ ایسی دعوت جو ہر اعتبار سے ایک تاریخی دعوت بن جائے اور آپ کے دوست تا قیامت اپنی انگلیاں چاٹتے رہیں۔

ایک سکینڈ کے لئے فرط خوشی میں میرا سانس رک گیا، پھر اپنے جسم میں اپنی روح کو سمیٹتے ہوئے کہا۔ یہ کوئی کرامت ہے میری جان یا کوئی معجزہ، میں کسی حادثہ میں مر تو نہیں گیا ہوں جو تم بول رہی ہو، اسی دنیا میں بول رہی ہو یا ہم دونوں عالم برزخ کے کسی پبلک پارک میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ بیگم تم! اور تمہارا یہ سراپا اور بات میرے دوستوں پر مہربان ہونے کی۔

آپ تو میری قدر نہیں کرتے۔'' بانو نے نظریں پھیرتے ہوئے کہا''میں نے تو ہمیشہ آپ کے دوستوں کی آؤ بھگت کی ہے اور ہمیشہ ہی ان کے لئے قسم قسم کے پکوان پکائے ہیں۔

اس میں تو کوئی شک نہیں۔'' میں نے اعتراف کیا'' لیکن ہمیشہ میرے دوستوں میں کیڑے بھی نکالے ہیں اور ہمیشہ انہیں کھاؤ پیرا ایسے ویسے ایرے غیرے نتھو خیرے اور نہ جانے کیسے کیسے دلخراش قسم کے القاب سے نوازا اور جب بھی میں نے ان حضرات کی دعوت کی تو مجھے سر کے بل کھڑے ہو کر تم سے التجا کرنی پڑی، کتنی خوشامد کے بعد تم نے میری بات مانی اور جب یہ لوگ کپڑے بدل بدل کر دسترخوان پر آکر براجمان ہوئے تو تم نے ان کا دل کھول کر مذاق اڑایا اور ان دوستوں کو اس خوراک پر تبصرے کئے جو خداداد تھی اور قدرت کا ایک عطیہ تھی اور آج تم زندگی میں پہلی بار میرے ان دوستوں کی جن کے چندے آفتاب اور چندے ماہتاب ہونے میں کوئی شک نہیں تم خود ان کی دعوت کرنا چاہتی ہو۔

گستاخی کی معافی۔ آخر بیگم جی اس کی وجہ کیا ہے؟ کیا میں اس جہان فانی سے رخصت ہونے والا ہوں؟

میرے سرتاج۔ یقین کرو میرے دل کا تقاضہ ہے کہ میں ایک اچھی سی دعوت عمدہ قسم کے پکوانوں کے ساتھ کروں اور اس تمنا کے ساتھ کہ یہ لوگ جتنا کھاتے ہیں اسی دعوت میں اسے سے دوگنا کھائیں اور اُس وقت کھاتے رہیں کہ جب تک پلیٹیں بہ زبان خود یہ نہ کہہ دیں کہ بس خدا کے لئے اب ہمیں چھوڑ دو۔

بیگم! تم سنجیدہ ہو یا کسی نئے مذاق کی بنیاد ڈال رہی ہو۔

تمہاری قسم میں سنجیدہ ہوں، اور اچھی اچھی ڈشیں بنانے کا منصوبہ بنا رہی ہوں۔

پھر نیکی اور پوچھ پوچھ، برقعہ اٹھاؤ اور خود جا کر ایک ایک دوست کو خود ہی دعوت پیش کر دو، اچھی اچھی ڈشوں سے زیادہ تو وہ اس بات سے خوش ہو جائیں گے کہ تم اپنے قدموں سے چل کر ان کی رہائش کدہ تک پہنچیں۔ صوفی عجیب وغریب کی تو ازل ہی سے یہ آرزو ہے کہ تم ان کے گھر جاؤ اور برقعہ پھینک کر ان سے باتیں کرو

اور بے چارے وہ تو اسی امید میں جی رہے ہیں کہ ایک دن ان سے تمہاری ملاقات براہ راست ہوگی اور تم پیار بھرا ایک جملہ ایسا ضرور بولوگی جو ان کی روح کے لئے وٹامن ثابت ہوگا۔ بے چارے جب بھی ملتے ہیں تمہاری خیریت پوچھتے ہیں اور ان کے انداز گفتگو میں ہزاروں وہ حسرتیں جو ان کے دل کے قبرستان میں دفن ہونے کے لئے تیار رہتی ہیں، صاف جھلکتی ہیں اور ان کے انداز گفتگو پر مجھے رحم سا آجاتا ہے۔

اب ان باتوں کا وقت نہیں۔'' بانو نے اپنے تبسم پر پہرہ بٹھاتے ہوئے کہا۔'' اب انھیں اور اپنے دوستوں کو دعوت پیش کرنے کے بارے میں سوچیں اور میں چاہتی ہوں کہ اس بارے میں بھی دوستوں کو بلائیں، انشاءاللہ ایک اچھا پروگرام کریں گے، ایسا پروگرام جو ہمیشہ یاد رہے۔

شکریہ بانو، ہزار بار شکریہ، میں تمہیں دوستوں کی لسٹ سے آج ہی خبردار کردوں گا اور اگر تمہاری اجازت ہو تو ان کی بیگمات کو بھی بلالوں۔

نہیں۔ عورتوں کے ساتھ ان کے بچے بھی آئیں گے اور پھر بہت بڑا بکھیرا سا ہو جائے گا۔

وہ پھر کبھی سوچیں گے ابھی تو صرف دوستوں کو بلائیے اور میری طرف سے یہ اجازت ہے کہ جتنے چاہے بلاؤ۔

چنانچہ میں نے دو درجن دوستوں کی فہرست کچھ دیر بعد بانو کے ہاتھ میں تھمادی، آپ جانتے ہیں کہ دوست تو میرے سیکڑوں ہیں لیکن میں نے ان دوستوں کے نام دیئے کہ جنہیں کسی بھی موقع پر یاد نہ کرنا،

دوستی اور حمیت کی توہین ہے، یہ سب میرے لنگوٹیا یار ہیں اور ان سب سے یہ معاہدہ ہے کہ جمعہ کے جمعہ مرنے کے بعد بھی ایک دوسرے کی قبروں میں آکر ایک دوسرے سے معانقہ کریں گے اور فرشتوں کی روک ٹوک سے بھی ہماری ملاقاتوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، چند دوستوں کے اسماء گرامی یہ ہیں۔

صوفی اذا جاء، صوفی ہل من مزید، صوفی قالو بلی، صوفی نونہال، صوفی شہتوت، صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں، صوفی نمکین الف کے برادر کلاں صوفی مسکین، مولوی گریۂ ملت، منشی مروارید، امیر الہند مولانا عجیب الخلائق، صوفی معشوق، صوفی تابڑتوڑ، مولوی گلاب جامن، صوفی زلزال، صوفی تاش قند، صوفی یا ایہا الذین آمنو، صوفی زرخیز وغیرہ، ان کے ساتھ ساتھ کچھ نئے دوستوں کے نام بھی اس فہرست میں تحریر کر دیئے۔ الحمدللہ! بانو نے سب کے نام قبول کرتے ہوئے کہا کہ ان کے علاوہ بھی اگر کچھ اور دوست یاد آجائیں تو انہیں بھی بصد شوق آپ بلائیے اور اس دعوت میں آپ اپنی ساری حسرتیں نکال لیجئے ورنہ انجان دوستوں کو بھی ایک پرچے پر یہ لکھ کر بھجوا دیجئے کہ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

میں بانو کے چہرے کو پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ آخر اسے ہوا کیا، کیا براہ راست اس پر کوئی وحی نازل ہوئی کہ دوستوں کی اس پرخلوص دعوت کا مشورہ اس کو اللہ میاں نے دیا یا جبرائیل و میکائیل نے اس کے کانوں میں انڈیلی، میں ابھی اس بارے میں غور و فکر کر ہی رہا تھا کہ بانو بولی، اب کیا سوچنے لگے کیا اس پروگرام کی آپ کو خوشی نہیں ہے۔

بیگم مجھے تو اتنی خوشی ہے کہ اس خوشی کے بعد میں جینا بھی نہیں چاہوں گا، میں نے ایک شعر پڑھا۔

سب کچھ خدا سے لے لیا یاروں کو مانگ کر
اٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

اور آپ کو کونسی کونسی ڈشیں تیار کرانی ہیں سوچ کر بتا دیجئے۔ میں اپنی مرضی سے بھی ایسی ڈشیں تیار کروں گی کہ یہ عشاء کے بعد کھانے بیٹھیں تو اس طرح خشوع خضوع کے ساتھ کھائیں کہ انہیں یہ بھی اندازہ نہ ہو سکے کہ فجر کی اذان ہوگئی ہے۔

ماشاء اللہ بیگم ماشاء اللہ، قلم کاغذ دو میں اسی وقت تمہاری مغفرت لکھ دوں گا تاکہ فرشتے بھی ایک دوسرے سے برملا یہ کہہ سکیں کہ شوہر ہو تو ایسا۔

واہ بھئی واہ۔ اب بھی فرشتے شوہر کی تعریف کریں گے، مجھ کمبخت بیوی کی تعریف نہیں کریں گے جو شوہر کی خاطر درجنوں صوفیوں اور مولویوں کا پیٹ بھرنے کے عزائم کا مظاہرہ کر رہی ہوں۔

بیگم! اچھے شوہروں کو اچھی بیویاں ملتی ہیں، تمہارا قابل تعریف ہونا ہمارے قابل تعریف ہونے کی دلیل ہے۔

آپ تو ہمیشہ ہی سے چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی ہی رکھتے ہیں لیکن میری سوچ تو یہ ہے کہ اگر کسی بھی محفل میں وہ انسانوں کی محفل ہو یا فرشتوں کی آپ کی تعریف ہو جائے تو یہ میرے لئے باعث فخر ہے، آپ سربلند تو میں بھی سربلند، اب آپ اپنے دوستوں کو مدعو کرنے کی تیاری کیجئے اور بالآخر وہ دن آہی گیا جب میں نے اپنے سبھی دوستوں کو اپنے گھر بلایا اور ان کے سامنے بانو کی تیار کردہ دسیوں ڈشیں نہایت فخر کے ساتھ رکھ دیں، اس وقت میرے دوستوں کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی، اس کو بے روح الفاظ کے ذریعہ بیان کرنا ممکن نہیں ہے۔ میرے کئی دوستوں کا حال یہ تھا کہ کھانے کی رنگ برنگی ڈشیں دیکھ کر ان کی داڑھی کا ایک ایک بال اس طرح کھڑا تھا کہ بس نیت باندھنے کی دیر تھی۔ منشی مروارید کی مونچھیں بریانی کی خوشبو کی وجہ سے پھڑ پھڑا رہی تھیں اور صوفی اذا جاء کی آنکھوں میں ایک عجیب طرح کا خمار تھا جو کسی شرابی کی آنکھوں میں اس وقت ہوتا ہے جب جام و مینا اس کے سامنے ہوں۔ صوفی قالو بلی کھانے کے بڑے شوقین ہیں اور لذیذ کھانوں پر اپنی جان قربان کرنے کے لئے تیار رہتے ہیں اس وقت ان کی کیفیت عجیب و غریب تھی ان کی آنکھیں کبھی ایک ڈش پر پڑتیں اور کبھی دوسری بار وہ اس طرح ڈشوں کو گھور رہے تھے کہ جیسے تمام ڈشوں کو ایک ساتھ نگل جانے کے منصوبہ بندی پر غور و فکر کر رہے ہوں۔

صوفی امرود بخش بار بار اپنی رانوں کو فرط حسرت مین پیٹ رہے تھے، دراصل وہ پیٹ کی کمزوری کی وجہ سے زیادہ نہیں کھا پاتے وہ اس طرح ان کھانوں کو دیکھ کر ماہی بے آب کی طرح تڑپ رہے تھے اور کسی ایسے معجزے کی تلاش میں تھے کہ وہ سب کچھ تناول کرلیں اور ان کا پیٹ بھرنے نہ پائے۔ میں نے جس وقت کہا دوستوں شروع کیجئے سب دوستوں نے ایک ساتھ کھانے پر اس طرح حملہ کیا جیسے بھوکے بھیڑیئے بکریوں پر ٹوٹ پڑتے ہوں۔ منشی امرود بخش نے تو لقمہ جلد بازی سے

منہ کے بجائے ناک ہی میں دے لیا، پھر العیاذ باللہ کہہ کر شرمندہ ہوئے۔

صوفی مسکین اتنے خشوع وخضوع سے کھا رہے تھے جیسے کوئی اللہ کا نیک بندہ نماز پڑھنے میں مشغول ہو۔ صوفی قالوبلی بریانی کی پانچ پلیٹیں تناول کر چکے تھے انہوں نے چھٹی پلیٹ بھرتے ہوئے کہا کہ ایسا کھانا تو بس جنت ہی میں نصیب ہوسکتا ہے، میرا دل تو یہ چاہتا ہے کہ پکانے والی کے ہاتھ چوم لوں۔

آپ نے کچھ فرمایا؟ میں نے قالوبلی سے پوچھا۔

برخوردار میں تو پہلے بھی فرما چکا ہوں لیکن تم دھیان ہی نہیں دیتے۔

ازراہ کرم، مکرر فرمایئے۔ میں سراپا گوش ہوں۔'' میں نے خوشامدانہ انداز میں کہا۔''

قالوبلی بریانی کا نوالہ منہ میں دھکیلتے ہوئے بولے، میں کئی بار کہہ چکا ہوں کہ اس طرح کی بریانی پکانے والی کے ہاتھ چومنے کی تمنا ہے، تم اتنے بدمزاج ہو کہ ہماری تمناؤں پر غور بھی نہیں کرتے۔

اور ہم بھی اسی طرح کی حسرتیں لئے اپنے دل میں بیٹھے ہیں۔

''صوفی زلزال بولے۔''

فرضی صاحب، چلو ایک محفل ایسی بھی ہوجائے۔'' یہ آواز صوفی ہل من مزید کی تھی۔''

میں تو خود یہ چاہتا تھا کہ آپ سب کی ملاقات اپنی بیگم سے کرادوں تا کہ اس کو اندازہ ہوسکے کہ آپ سب لوگ کتنے مخلص ہیں اور اس پر کتنے فدا ہیں لیکن وہ پردے کے معاملے میں اتنی کٹر ہے کہ بس میں کچھ کہہ نہیں سکتا۔

پردہ تو اب سعودی عرب میں بھی ختم ہوگیا۔'' صوفی ازاجاء نے انکشاف کیا۔''

بجا فرمایا، کئی آوازیں ایک ساتھ ابھریں۔

کئی بزرگ یہ فرما کر مرچکے ہیں کہ پردہ تو آنکھ کا ہوتا ہے، پورے جسم پر برقع لادنے سے کیا فائدہ۔

ساری دنیا میں پردے کے خلاف شور مچ رہا ہے اور کچھ لوگ ابھی تک پردے سے چمٹے ہوئے ہیں۔

صوفی قالوبلی کی بات پر اچھی خاصی ایک ہاہا کاری مچ گئی، بالآخر مجھے بھی کو یہ اطمینان دلانا پڑا کہ میں انشاء اللہ اس بات کی کوشش کروں گا کہ اپنی بیگم کو آپ سب کے روبرو پیش کروں لیکن بس میرے ایک بات سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔

وہ کیا؟'' سب نے مجھے گھورتے ہوئے کہا۔''

وہ یہ کہ جب پردہ آنکھ کا ہوگا، جیسا کہ ابھی کسی فاضل دوست نے کہا تو پھر آپ بانو کو دیکھیں گے کیسے؟

برخوردار، منشی مروارید بولے، آنکھ سے مراد ہے، پردہ نشیں کی آنکھ۔

غلط، میں نے پرزور آواز میں کہا۔ آپ دیکھتے ہوں گے عورتیں برقعے اوڑھتی ہیں اور ان کی آنکھیں تو کھلی رہتی ہیں، اس دور میں آنکھ کا پردہ کہاں ہے اور رہے مرد تو مردوں کا حال تو یہ ہے کہ وہ برقعے والی عورتوں کو زیادہ گھورتے ہوں اور برقعے اگر فیشن ایبل قسم کے ہوں پھر بے چارے مردوں کا قصور ہی کیا۔

ہماری رائے تو یہ ہے کہ ''صوفی نونہال'' مرغے کی ٹانگ سے دھینگا مشتی کرتے ہوئے بولے۔

یہ پردہ اب ختم ہی ہوجائے تو اچھا، آپ کسی دن سجادھجا کر اپنی بیگم کو ہمارے سامنے پیش کریں اور ہم سب کو شکریہ کا موقع دیں۔

انشاء اللہ میں آخری کوشش کرکے دیکھوں گا۔'' میں نے اطمینان دلایا۔''

میں یہ بات واضح کردوں کہ اس دوران بار بار اندر جانا پڑا کیوں کہ بریانی لو، قورمے کی ڈشیں بار بار نمٹ رہی تھیں میرے یار دوست کھانے پر اس طرح پلے ہوئے تھے کہ جیسے کہ وہ اس دنیا میں آخری بار کھانا کھا رہے ہوں۔

صوفی صواد ضواد کی خوراک میرے یار دوستوں میں سب سے کم ہے لیکن وہ بھی بریانی کی چار پلیٹیں اور چھ نان ہضم کر گئے اور زردے کی تیسری پلیٹ کو وہ نمٹاتے ہوئے بولے۔ آہا کھانا ہو تو ایسا ہو کہ کھاتے رہو اور پیٹ کے اندر سے ہل من مزید کی صدائیں بلند ہوتی رہیں، اس کے بعد جب انہوں نے جب ایک طوفانی قسم کی ڈکار لی تو پورا کمرہ ہل کر رہ گیا۔

مولوی گربۂ ملت نے خدا ہی جانے کتنا کھایا کیوں کہ وہ دوران طعام بات چیت کرنے کے قائل نہیں ہیں، ان کا ماننا ہے کہ کھانے کے دوران باتیں کرنا کھانے کی توہین ہے وہ بہت خاموشی کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور بس کھاتے ہی رہتے ہیں وہ درمیان میں پانی پینے کے

بھی قائل نہیں۔
صوفی آؤں تو پھر جاؤں کہاں ان کے برابر میں تھے۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مولوی گربۂ ملت نے سات پلیٹیں بریانی کی پیٹ میں اتاریں اور قورمے کی اور اسٹو کی پلیٹیں میں شمار نہیں کر سکا لیکن ایک محتاط انداز کے مطابق انہوں نے ۱۲ نان تناول کیے، لیکن کھانے کے بعد وہ دال ملکھانی کی جم کر تعریفیں کر رہے تھے اس کا مطلب یہ ہوا کہ انہوں نے دال بھی دبا کر کھائی اور مچھلی کی تو وہ اس طرح ثنا خوانی کرر ہے تھے کہ جیسے انہوں نے مچھلی کے سوا کچھ کھایا ہی نہیں۔ دراصل مولوی گربۂ ملت قوم کے غم میں اتنے گھلے رہتے ہیں کہ کھانے کے دوران انہیں یہ احساس نہیں رہتا کہ انہیں کھانا کھاتے ہوئے کتنا عرصہ ہو گیا ہے، ان بے چاروں پر تو ہر وقت قوم کی فکر ہی سوار رہتی ہے۔ میں نے کئی بار غور کیا ہے وہ کھانا کھاتے وقت مسلسل کچھ سوچتے رہتے ہیں، اغلب گمان یہ ہے کہ قوم کے بارے میں یہ سوچتے ہیں کہ ہماری قوم کو بھوک اور فقر و فاقہ سے کیسے نجات دلائی جائے ممکن ہے کہ وہ قوم کے بدلے کا بھی کھا جاتے ہوں اگر ایسا ہے کہ تو وہ بجا طور پر ثواب دارین کے حق دار ہیں۔
کھانے کے بعد جب چائے کا انتظار ہو رہا تھا تو یار دوستوں میں گپ شپ جاری تھی اس وقت اورنگ آباد کے تبلیغی جماعت کا ذکر چھڑ گیا۔ صوفی جل تو جلال تو، مولوی سعد کے بہت بڑے عاشق ہیں، انہوں نے اپنا سینہ پھلا کر کہا کہ حضرت مولانا سعد نے یہ ثابت کر دیا کہ اس وقت ان سے بڑا کوئی ولی نہیں، شوریٰ والے ان کے سامنے بونے ہو گئے اور دارالعلوم دیوبند بھی شرمندہ ہو گیا، جس نے مولانا سعد کی کئی باتوں پر خواہ مخواہ پکڑ کی تھی۔
لیکن دارالعلوم دیوبند کی بات تو اپنی جگہ درست تھی۔ ''میں نے کہا''
کچھ بھی درست نہیں تھی۔ صوفی نونہال گرجے۔ مفتیان کرام کو چاہئے تھا کہ اس بات کا خیال تو کرتے کہ مولانا سعد کو چاہنے والوں کی تعداد اربوں کھربوں میں ہے، وہ اس دور میں نبی کے درجے تک پہنچے ہوئے ہیں۔
میرے خیال میں یہ بدعقیدگی ہے۔ ''میں نے برملا کہا'' کیوں کہ ختم نبوت کا عقیدہ امت میں طے شدہ ہے، اس لئے کسی کو نبی کا درجہ دینا عقیدۂ ختم نبوت کی توہین ہے۔
فرضی بھائی آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ اورنگ آباد کے اجتماع میں مولانا سعد سے کئی معجزے بھی ظاہر ہوئے۔ صوفی تاشقند اپنی بلغمی آواز میں بولے، یہ بات بھی کسی معجزے سے کم نہیں ہے کہ شیوسینا کے لوگوں نے جلسہ گاہ میں اپنے ہاتھوں سے جھاڑو لگائی ہے اور اپنے لئے دعاؤں کی درخواست کی ہے۔
فرضی صاحب ایک بات اور بھی ہے۔ صوفی اذا جاء نے بہ آواز بلند کہا، اور وہ یہ کہ مولانا سعد صاحب کا دعویٰ یہ ہے کہ معجزات نبوت سے وابستہ نہیں ہوتے بلکہ دعوت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ اس بارے میں آپ کی رائے کیا ہے؟
میں تو اس کو بھی بدعقیدگی مانتا ہوں کیوں کہ نبیوں کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ معجزات نبی ہونے کی وجہ سے ظہور میں آتے ہیں، دعوت کا کام تو ان کے متبعین نے بھی کیا ہے لیکن ان سے کبھی کوئی معجزہ صادر نہیں ہوا۔
لیکن یہ بات مسلم ہے۔ ''صوفی ہل من مزید نے کہا'' کہ مولانا سعد صاحب سے تو درجنوں معجزے صادر ہو چکے ہیں، اورنگ آباد کا اجتماع بھی ایک معجزہ ہی تھا۔
اس اجتماع میں دو کروڑ لوگ شریک ہوئے، دنیا کی تاریخ میں اس سے بڑا مجمع نہ کبھی ہوا ہے نہ ہوگا۔ اس اجتماع کے بعد شوریٰ والے کے پیٹ میں مستقل مروڑ چل رہا ہے اور انہوں نے مارے شرم کے گھروں سے نکلنا بند کر دیا ہے۔
سنا ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں کو بھی بخار ہو گیا ہے۔ ''صوفی صواد ضواد بولے'' اور وہ عنقریب مولانا سعد کی باتوں پر تجدید ایمان کرنے والے ہیں۔
میری رائے یہ ہے کہ آپ سب لوگ راہ حق سے اِدھر اُدھر ہو رہے ہیں۔ مولانا سعد نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو غیر محتاط زبان اختیار کی ہے اور توبہ کے ساتھ خروج کی جو قید لگائی ہے وہ اکابرین کی مسلم رائے کے خلاف ہے اور اس بارے میں دارالعلوم دیوبند کا موقف بالکل درست ہے، رہا مجمع تو کسی بھی جلسہ کی بھیڑ کسی کے برحق ہونے کو ہر گز ہر گز ثابت نہیں کرتی۔
حضرت مولانا عامر عثمانیؒ نے یہ شعر کہا تھا۔

غلبہ و کثرت شہرت و عظمت کوئی نہیں معیار صداقت
ہر صورت میں ہر حالت میں حق حق ہے اور باطل باطل

برادر محترم! صوفی زلزال اپنے چہرے پر ایک کوئنٹل سنجیدگی سمیٹتے ہوئے بولے اگر مولانا سعد کو الہامی نبی مان لیا جائے تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مجدد الف ثانیؒ سے بڑا فقد توان کا ظاہر ہو ہی رہا ہے، بھیا جی ایسا بھی تو کوئی نبی ہوتا ہوگا کہ جس پر وحی نہ آتی ہو اور اس کے نبی ہونے کی شہرت نہ ہو لیکن ہو وہ نبی۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور رسالت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے اور اسی بنیاد پر غلام احمد قادیانی کو کافر قرار دیا گیا ہے کیوں کہ وہ نبوت کا مدعی تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد کسی کا نبی ہونا امر محال ہے۔

لیکن فرحتی بھائی۔ "انہوں نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔" مولانا سعد پر الہام تو ہوتے ہیں بذریعۂ الہام اللہ میاں نے بذات خود ان سے فرمایا تھا کہ اصحاب کہف کا کتا، کتا نہیں بلکہ شیر تھا، لیکن مولویوں نے ان کے اس الہام کے خلاف طوفان بدتمیزی کھڑا کر دیا اور ان کے خلاف فتوؤں کی بارش ہونے لگی۔

میں پھر یہ کہوں گا کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیان نے مولانا سعد کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ مبنی بر صداقت ہے بلکہ جمہور علماء کی رائے یہ ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے مفتیوں نے مولانا سعد کے سلسلہ میں بہت نرمی سے کام لیا ہے، ان کو اس سے زیادہ سخت موقف اختیار کرنا چاہئے کیوں کہ کسی ایسے انسان کا گمراہ ہو جانا جس کے پیچھے لاکھوں لوگ چل رہے ہوں، خطرے کی بات ہے اگر مولانا سعد نے اپنی روش نہیں چھوڑی اور فاسد باتوں کو ترک نہیں کیا تو لاکھوں لوگوں کے گمراہ ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

فرحتی صاحب! "صوفی ظل الٰہی نے بھی اپنی چونچ کھولی۔" ہم نے سنا ہے کہ مولانا سعد لوگوں کو بیعت بھی کر رہے ہیں اور یہ نہیں معلوم کہ انہیں خلاف کس نے دی تھی جب کہ بیعت کرنا اکابرین تبلیغی جماعت کی روش کے خلاف ہے۔

دیکھو بھائیو۔ "میں بولا" بیعت تو اب بھی کر رہے ہیں، اگر مولانا سعد بھی کرنے لگے ہوں تو اس میں حرج ہی کیا ہے۔ مولانا سعد نے تو فضائل اعمال کو بھی مسجدوں سے گیٹ آؤٹ کر دیا، اب آپ اس بات بھی شور مچالیں، میرے خیال سے ہر بات کے لئے لینا ضروری نہیں ہے البتہ جو باتیں، جو براہ راست عقیدے سے ٹکرا رہی ہیں اور جس کے خلاف بہت محتاط انداز سے دارالعلوم دیوبند کے ذمہ داروں نے اشارہ کیا ہے اس بارے میں مولانا سعد کی مخالفت کرنی چاہئے۔

ایک صاحب فرما رہے تھے۔ "صوفی نمکین بولے" کہ مولانا سعد مہدی علیہ السلام بھی ہو سکتے ہیں، کیا ایسا ماننا یا کہنا درست ہے۔

دیکھو بھائی، یہ بات تو ماننی پڑے گی کہ جہالت بیگم نے اچھے اچھوں کی عاقبت خراب کر دی ہے اور شیطان لعین نے مذہب کا لبادہ اوڑھنے والوں کو راہ حق سے بھٹکانا ایک مشن سا شروع کر دیا ہے۔ علماء حق سے آمنے سامنے کی ٹکر ہو گئی ہے اور علماء کا عوام الناس سے رابطہ بھی نہیں ہے اس لئے دیکھتے رہئے کہ کیا کیا خرافات اس میدان میں ہوتی ہیں۔

افسوس کی بات یہ ہے کہ ایک اچھی جماعت جس کے کارنامے بے شمار ہیں، وہ راہ راست سے بھٹک رہی ہے اور خود غرض اور عاقبت نااندیش قسم کے مولوی اور مفتی ان بھٹکنے والوں کی کمر تھپتھپا رہے ہیں، بس اب تو اللہ ہی مالک ہے۔ یار دوستوں نے حسب معمول کھانے کی بہت تعریف کی اور کئی دوستوں نے یہ بھی پوچھا کہ اگلا پروگرام کب ہوگا۔ دوستوں کو رخصت کرنے کے بعد جب میں گھر میں پہنچا تو بانو کی باچھیں کھلی ہوئی تھیں، اس نے پرشوق انداز میں پوچھا، آپ کے دوستوں کو کھانا کیسا لگا؟

زبردست، صوفی معشوق تمہاری تعریف میں اس قدر جذباتی ہو گئے تھے میں سہم گیا کہ شاید عنقریب ان کا ہارٹ فیل ہو جائے گا۔

صوفی آؤں تو جاؤں کہاں کا دعویٰ تو یہ تھا کہ جنت الفردوس میں اہل جنت کے لئے پکوان اللہ میاں کے حکم تے تم سے ہی بنوایا جائے گا اور کئی صوفیوں کی تو ضد یہی تھی کہ ایک بار اپنی بیوی کا دیدار کراؤ اب ہم سے رہا نہیں جاتا۔

آپ نے کیا کہا میرے سرتاج؟

میرے سب دوست معصوم عن الخطا ہیں ان کے روبرو ہو کر رخ سے پردہ ہٹانے میں کوئی حرج نہیں ہے اور تم تو اس بات کی قائل ہو۔

دل بدست آرد حج کہ اکبر ست

تو پھر ان سب کی خواہش پوری کر کے حج مبرور کا ثواب حاصل کر لو اور اپنے اکلوتے شوہر کو بھی شکریہ کا موقع دو۔ میرے اس بے مثال جملے کو سن کر وہ صرف ہنس دی اور اس طرح اس نے مجھے لاجواب کر دیا۔

(یار زندہ صحبت باقی)

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تاکہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثراتِ مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

تثلیث (ث)

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

تسدیس (س)

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ (لہ)

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہردوستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔

دوافراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

تربیع (ع)

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

قران (ن)

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کرکے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تاکہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہوکر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا اوپر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

جولائی

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم جولائی	قمرومریخ	قران	۳۹-۴
کیم جولائی	قمرومشتری	تربیع	۳۲-۱۳
۲/جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۳۷-۲
۳/جولائی	قمروزحل	تسدیس	۵۶-۹
۴/جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۵۰-۱
۵/جولائی	شمس ومشتری	تثلیث	۳۴-۱۶
۶/جولائی	قمرومریخ	تسدیس	۵۷-۲
۷/جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۳۶-۱۲
۸/جولائی	قمروزحل	تثلیث	۲۷-۳
۹/جولائی	عطاردومشتری	تربیع	۴۵-۱۴
۱۰/جولائی	قمرومریخ	تثلیث	۵۵-۱۱
۱۰/جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۵۶-۲۲
۱۲/جولائی	قمروزحل	مقابلہ	۴۳-۱۵
۱۳/جولائی	قمروشمس	قران	۱۷-۸
۱۴/جولائی	زہرہ وزحل	تثلیث	۱۴-۱۲
۱۵/جولائی	قمروزہرہ	قران	۴۱-۱۴
۱۶/جولائی	قمروزہرہ	قران	۵-۱۰
۱۷/جولائی	قمروشمس	تسدیس	۲۰-۱۶
۱۸/جولائی	قمروزحل	تربیع	۴۹-۸
۱۹/جولائی	قمروعطارد	تسدیس	۲۴-۱۵
۲۰/جولائی	قمروزحل	تسدیس	۳۵-۱۴
۲۱/جولائی	قمروزہرہ	تسدیس	۱۰-۵
۲۲/جولائی	زہرہ ومشتری	تسدیس	۵۰-۱۴
۲۳/جولائی	قمروزہرہ	تربیع	۵-۲۱
۲۴/جولائی	قمروعطارد	تثلیث	۵۱-۱۳
۲۵/جولائی	قمروزحل	قران	۱۶-۱۱
۲۶/جولائی	قمروزہرہ	تثلیث	۳۳-۱۵
۲۷/جولائی	قمرومریخ	قران	۱۷-۰۰
۲۹/جولائی	قمروعطارد	مقابلہ	۵۴-۱۴
۳۱/جولائی	قمرومشتری	تثلیث	۵۱-۸

اگست

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۱۱-۴
۲/اگست	قمروشمس	تثلیث	۳۶-۱۱
۳/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۲۱-۸
۴/اگست	قمروشمس	تربیع	۴۶-۲۳
۵/اگست	قمرومشتری	مقابلہ	۱۸-۳
۶/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۱۵-۵
۷/اگست	شمس ومشتری	تربیع	۵۷-۴
۸/اگست	زہرہ ومریخ	تثلیث	۲-۶
۹/اگست	شمس وعطارد	قران	۳۵-۷
۱۰/اگست	زہرہ وزحل	تربیع	۳-۷
۱۱/اگست	قمرومشتری	تربیع	۱۵-۹
۱۲/اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۴
۱۳/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۳۹-۹
۱۴/اگست	قمرومریخ	تثلیث	۸-۱۰
۱۵/اگست	قمروعطارد	تسدیس	۳۹-۷
۱۶/اگست	قمروشمس	تسدیس	۵۳-۱
۷/اگست	قمرومشتری	قران	۳۵-۱۸
۱۸/اگست	قمرومریخ	تسدیس	۳۷-۲۰
۱۹/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۴۳-۲۰
۱۹/اگست	قمروزہرہ	تسدیس	۴۴-۲۲
۲۱/اگست	قمروشمس	تثلیث	۱۶-۵
۲۲/اگست	قمرومشتری	تسدیس	۵۰-۱۷
۲۳/اگست	قمرومریخ	قران	۴۸-۱۹
۲۵/اگست	قمروزہرہ	مقابلہ	۵۷-۱
۲۶/اگست	شمس وزحل	تثلیث	۳۷-۳
۲۷/اگست	قمرومشتری	تثلیث	۵۴-۱۹
۲۸/اگست	عطاردومریخ	تربیع	۵۶-۱۰
۲۹/اگست	قمروزحل	تربیع	۵-۳
۳۰/اگست	قمروعطارد	تثلیث	۳۱-۱۰
۳۱/اگست	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۲

ستمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
کیم ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۳۴-۱۴
۲/ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۳۶-۰۰
۳/ستمبر	قمروشمس	تربیع	۶-۸
۴/ستمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۵۵-۱۰
۵/ستمبر	قمروشمس	تسدیس	۵۹-۱۴
۶/ستمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۱۲-۱۸
۷/ستمبر	عطاردوزحل	تثلیث	۴۹-۱۷
۸/ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۵۰-۰۰
۹/ستمبر	زہرہ ومریخ	تربیع	۰۹-۲
۹/ستمبر	قمروعطارد	قران	۲۴-۴
۹/ستمبر	قمروشمس	قران	۳۱-۲۳
۱۰/ستمبر	قمرومریخ	تثلیث	۴۴-۲۰
۱۱/ستمبر	شمس ومشتری	تسدیس	۳۹-۱۷
۱۲/ستمبر	قمرومریخ	تربیع	۲۳-۰۰
۱۳/ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۱۷-۴
۱۳/ستمبر	زہرہ وزحل	تسدیس	۲۸-۹
۱۴/ستمبر	قمرومشتری	قران	۴-۱۰
۱۵/ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۳-۷
۱۶/ستمبر	قمروعطارد	تربیع	۴۵-۴
۱۷/ستمبر	قمروزحل	قران	۵۵-۲۱
۱۸/ستمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۳۲-۳
۱۹/ستمبر	قمرومشتری	تسدیس	۵۵-۸
۲۰/ستمبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۵-۱۹
۲۱/ستمبر	قمرومشتری	تربیع	۴۲-۲۲
۲۲/ستمبر	قمروزحل	تسدیس	۴۵-۲۳
۲۴/ستمبر	قمرومشتری	تثلیث	۵۴-۱۰
۲۵/ستمبر	قمرومریخ	تسدیس	۵۱-۱۱
۲۸/ستمبر	شمس ومریخ	تثلیث	۴-۵
۲۹/ستمبر	قمرومشتری	مقابلہ	۵-۴
۳۰/ستمبر	قمروعطارد	تثلیث	۶-۲۱

شرف قمر

۷ر جولائی رات ۹ بج کر ۵۶ منٹ سے ۷ر جولائی رات ۱۱ بج کر ۴۴ منٹ تک۔ ۴ر اگست صبح ۵ بج کر ۲ منٹ سے ۴ر اگست دن ۱۲ بج کر ۴۴ منٹ تک۔ ۲۷ر ستمبر شام ۴ بج کر ۲۶ منٹ سے ۲۷ر ستمبر رات ۸ بج کر ۱۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا۔ یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت مؤثر ثابت ہوتے ہیں، عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں اور جائز کاموں میں لوگوں کی مدد کریں۔

ہبوط قمر

۲۰ر جولائی شام ۱۰ بج کر ۲۵ منٹ سے ۲۰ر جولائی دوپہر ۱۲ بج کر ۱۶ منٹ تک۔ ۱۶ر اگست دوپہر ۲ بج کر ۴۴ منٹ سے ۱۸ر اگست رات ۱۰ بج کر ۱۵ منٹ تک۔ ۱۶ر اگست شام ۶ ر اگست رات ۷ بج کر ۴۸ منٹ تک۔ ۱۳ر ستمبر رات ۳ بج کر ۱۶ منٹ سے ۱۳ر ستمبر صبح ۵ بج کر ایک منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے مؤثر مانے گئے ہیں، عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات سے فائدہ اٹھائیں لیکن ناحق کسی کو ستانے کی غلطی نہ کریں۔

قمر در عقرب

۲۰ر جولائی صبح ۶ بج کر ۴۳ منٹ سے ۲۲ر جولائی دوپہر ۳ بج کر ۴۳ منٹ تک۔ ۱۲ر ستمبر رات ۱۱ بج کر ۴۵ منٹ سے ۱۵ر ستمبر صبح ۵ بج کر ۴۵ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا۔ ان اوقات میں منگنی، بیاہ شادی اور کاروبار وغیرہ کی شروعات اور سفر سے پرہیز رکھیں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۲ر جولائی صبح ۷ بج کر ۴۵ منٹ پر آفتاب برج اسد میں داخل ہوگا۔ ۲۳ر اگست رات ۲ بج کر ۳۰ منٹ پر آفتاب برج سنبلہ میں داخل ہوگا۔ ۲۳ر ستمبر رات ۹ بج کر ۴۸ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔ یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے لئے مبارک مانے گئے ہیں، اپنی خاص دعاؤں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کریں، انشاءاللہ دعائیں قبول ہوں گی۔

ہبوط زہرہ

۳ر اگست صبح ۷ بج کر ۵۰ منٹ سے ۴ر اگست صبح ۶ بج کر ۵۸ منٹ تک زہرہ حالت ہبوط میں رہے گا، منفی کاموں کے لئے یہ اوقات مؤثر ثابت ہوں گے اور باذن اللہ نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

شرف عطارد

۱۳ر ستمبر رات ۷ بج کر ۳۷ منٹ سے ۱۴ر ستمبر صبح ۸ بج کر ۱۳ منٹ تک عطارد حالت شرف میں رہے گا، ان اوقات میں تعلیم، امتحان، وکالت اور جج سے متعلق عملیات کریں انشاءاللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

منزل شرطین

۵ر جولائی صبح ۱۰ بج کر ۵۸ منٹ پر۔
یکم ر اگست شام ۴ بج کر ۵۳ منٹ پر۔
۲۸ر اگست رات ۱۰ بج کر ۴ منٹ پر۔
۲۵ر ستمبر صبح ۴ بج کر ۳۲ منٹ پر قمر منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے کے خواہش مند توجہ دیں۔

سیاروں کی رجعت و استقامت

سیارہ	تفصیل
عطارد	۶ر جولائی ۵ بجکر ۱۵ منٹ پر دربرج اسد بحالت استقامت
عطارد	۲۶ر جولائی ۵ بجکر ۱۶ منٹ پر دربرج سنبلہ بحالت استقامت
عطارد	۱۳ر اگست ۵ بج کر ۱۶ منٹ پر دربرج سنبلہ بحالت رجعت
عطارد	۳۱ر اگست رات ۸ بجکر ۵۹ منٹ پر دربرج اسد بحالت رجعت
عطارد	۵ر ستمبر شام ۵ بجے دربرج اسد بحالت استقامت
عطارد	۱۰ر ستمبر صبح ۸ بج کر ۲۳ منٹ دربرج سنبلہ بحالت استقامت
عطارد	۳۰ر ستمبر صبح ۶ بجکر ۱۳ منٹ پر دربرج میزان بحالت استقامت
زہرہ	۵ر جولائی ۵ بجکر ۴۳ منٹ دربرج جوزا بحالت استقامت
زہرہ	۳۱ر جولائی رات ۸ بجکر ۱۵ منٹ دربرج سرطان بحالت استقامت
زہرہ	۲۶ر اگست رات ایک بجے دربرج اسد بحالت استقامت
زہرہ	۲۰ر ستمبر صبح ۶ بجکر ۴۶ منٹ پر دربرج سنبلہ بحالت استقامت
مریخ	۲۰ر جولائی شام ۵ بج کر ۱۵ منٹ دربرج اسد بحالت استقامت
مریخ	۵ر ستمبر دن ۳ بج کر ۶ منٹ پر دربرج سنبلہ بحالت استقامت

فہرست نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے

جولائی، اگست، ستمبر

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۱۵رجولائی	تسدیس عطارد ومشتری	مکمل	۱۸_۱۸
۱۵رجولائی	تسدیس عطارد ومشتری	ختم	۲۸_۱۸
۱۸رجولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	شروع	۴۱_۱
۱۹رجولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	مکمل	۸_۱
۱۹رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	شروع	۶_۸
۲۰رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	مکمل	۴۵_۰۰
۲۰رجولائی	تثلیث زہرہ ومشتری	ختم	۶_۱
۲۰رجولائی	تثلیث عطارد وزحل	ختم	۴۳_۱۷
۲۳رجولائی	قران شمس ومریخ	شروع	۲۱_۱
۲۳رجولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	شروع	۳۴_۱۹
۲۳رجولائی	مقابلہ زہرہ وزحل	مکمل	۲۴_۲۰
۲۷رجولائی	قران شمس ومریخ	مکمل	۲۶_۶
۳۰رجولائی	قران شمس ومریخ	ختم	۱۱_۱۱
۹راگست	تسدیس عطارد وزہرہ	شروع	۱۴_۱۲
۹راگست	تسدیس شمس ومشتری	شروع	۱۹_۲۱
۱۰راگست	تسدیس عطارد وزہرہ	مکمل	۳۲_۱۴
۱۱راگست	تثلیث شمس ومشتری	مکمل	۵۴_۲
۱۱راگست	تسدیس عطارد وزہرہ	ختم	۵۷_۱۴
۱۲راگست	تسدیس شمس ومشتری	ختم	۴۲_۸
۱۳راگست	تثلیث شمس وزحل	شروع	۶_۲
۱۴راگست	تثلیث شمس وزحل	مکمل	۳۶_۲
۱۵راگست	تثلیث شمس وزحل	ختم	۸_۳
۱۶راگست	تربیع زہرہ ومشتری	شروع	۳۲_۱۴
۱۷راگست	تربیع زہرہ ومشتری	مکمل	۹_۱۴
۱۸راگست	تربیع زہرہ ومشتری	ختم	۴۶_۱۱
۱۸راگست	تسدیس مریخ ومشتری	شروع	۱۵_۱۹
۲۰راگست	تسدیس مریخ ومشتری	مکمل	۱۱_۲۴
۲۱راگست	تثلیث مریخ وزحل	شروع	۳۴_۵

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۲۲راگست	تسدیس مشتری وزحل	شروع	۱۱_۱
۲۲راگست	تسدیس مریخ وزحل	مکمل	۵۰_۱۸
۲۳راگست	تسدیس مریخ ومشتری	ختم	۱۶_۸
۲۴راگست	تثلیث مریخ وزحل	ختم	۱۶_۸
۲۶راگست	قران شمس وعطارد	شروع	۲۲_۱۳
۲۷راگست	قران شمس وعطارد	مکمل	۱۲_۲
۲رستمبر	تسدیس مشتری وزحل	ختم	۴۲_۱۱
۳رستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۷_۱۵
۱۲رستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	شروع	۴_۱۰
۱۳رستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	مکمل	۱۹_۶
۱۳رستمبر	تربیع شمس وزحل	شروع	۱_۷
۱۴رستمبر	تثلیث زہرہ وزحل	ختم	۳۶_۲
۱۴رستمبر	تربیع شمس وزحل	مکمل	۲۸_۸
۱۵رستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	شروع	۲۷_۱
۱۵رستمبر	تربیع شمس وزحل	ختم	۵۶_۹
۱۵رستمبر	قران عطارد ومریخ	شروع	۵۴_۱۵
۱۶رستمبر	تسدیس زہرہ ومشتری	مکمل	۱۳_۱
۱۷رستمبر	قران عطارد ومریخ	مکمل	۳۱_۰۰
۱۸رستمبر	قران عطارد ومریخ	ختم	۳_۵
۲۵رستمبر	تربیع عطارد وزحل	شروع	۲۵_۶
۲۵رستمبر	تربیع عطارد وزحل	مکمل	۵_۲۰
۲۶رستمبر	تربیع عطارد وزحل	ختم	۴۳_۹
۴راکتوبر	قران زہرہ ومریخ	شروع	۲۵_۶
۱۵راکتوبر	قران زہرہ ومریخ	مکمل	۲۳_۲۲
۱۷راکتوبر	قران زہرہ ومریخ	ختم	۱۴_۱۴
۱۷راکتوبر	قران شمس وعطارد	شروع	۳۶_۱۸
۱۷راکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	شروع	۵۴_۲۱
۱۸راکتوبر	تربیع زہرہ وزحل	مکمل	۲۳_۱۸

صرف ایک ہی راستہ صدقہ صدقہ، صدقہ وسیلہ نجات

تمام نحوستوں، لاعلاج مریضوں، مالی پریشانیوں، مشکلات، آفات، بلیات، مصیبتوں، جان و مال کی حفاظت، حادثات، شر شیطانی، شر انسانی، لڑائی جھگڑا اور نفاق سے نجات کے لئے صدقہ دینے دعا کرنے اور خدا سے پناہ طلب کرنے سے بہتر کوئی چیز وارد نہیں ہوئی، صدقے کی فضیلت و خواص اور اہمیت، اور آئمہ معصومین کے ارشادات پیش خدمت ہیں ان سے استفادہ کریں اور مجھ حقیر کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

☆راہ خدا میں صدقے کی عجیب و غریب اہمیت ہے۔ صدقہ مال میں کمی کا باعث نہیں بنتا بلکہ زیادتی کا باعث بنتا ہے۔ صدقہ دینے والے کو اس سے کئی گنا زیادہ فائدہ ہوتا ہے☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ بیماری کو چار چیزیں ختم کرتی ہیں (۱) صدقہ (۲) علاج (۳) پرہیز (۴) ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کر کے ماتھے پر رکھنا ☆جب بھی سفر کا آغاز کرو اپنا سفر صدقے سے شروع کرو اور آیت الکرسی پڑھ لیا کرو☆ صدقہ آسمانی بلاؤں کو دور کرتا ہے☆ شافع محشر ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دینے والوں کو صدقے کی وجہ سے قبر کی گرمی نہیں ستائے گی☆ رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں صدقہ دیا کرو ایسا کرو گے تو جہنم سے چھٹکارہ پاؤ گے☆ امام رضا علیہ السلام کا فرمان ہے کہ صدقہ مریض کو مرض موت سے بچاتا ہے☆ پیغمبر اسلام ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جب لوگ صدقہ دینا چھوڑ دیتے ہیں تو بیماریاں بڑھ جاتی ہیں☆ امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد پاک ہے کہ سرکار ختم المرسلین ﷺ نے حکم دیا ہے کہ لوگوں صدقہ نکالا کرو اس سے تمہاری آمدنی بڑھے گی☆ صدقہ آخرت میں آتش جہنم سے نجات کا باعث بنتا ہے۔☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ۴/ چیزیں جنت کی دعوت دیتی ہیں (۱) مصیبت کا چھپانا (۲) صدقہ پوشیدہ طور پر دینا (۳) والدین سے نیکی کرنا (۴) بکثرت لا الہ الا اللہ پڑھنا ☆ حضرت رسول خدا ﷺ کا ارشاد ہے قیامت کی زمین آگ کی طرح دہک رہی ہوگی مگر مرد مومن پر سایہ ہوگا اس سائے کو اس کے دئے ہوئے صدقے کی کرامت جانیں۔☆ حضرت امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے جو کچھ دیا ہے اس میں سے اس کی راہ میں صرف کرو خدا کے نام پر خرچ کرنے والے کو مجاہد کا درجہ ملتا ہے☆ سرکار نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے صدقہ دیا کرو خواہ کھجور کا ایک ٹکڑا کیوں نہ ہو☆ صدقہ ناگہانی اموات دور کرتا ہے☆ صدقہ دینے والا کبھی بری موت سے نہیں مرتا☆ صدقہ حتمی قضا کو دور کرتا ہے☆ صدقہ دے کر کبھی کسی پر احسان نہ جتائیں ورنہ اللہ اس عمل خیر کو ختم کردے گا☆ صدقہ ۷۰/ قسم کی بلاؤں کو ٹال دیتا ہے☆ صدقہ ایک کامیاب دوا ہے☆ صدقہ مال و دولت کو زیادہ کرتا ہے☆ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کا ارشاد ہے کہ جب کوئی کسی محتاج کو صدقہ دیتا ہے اور وہ اس کے لئے دعا کرتا ہے تو اس کی دعا قبول ہوتی ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا رات کا صدقہ بری موت کو ختم کر دیتا ہے اور ۷۰/ بلاؤ کو دور کرتا ہے، دن کا صدقہ خطاؤں کا ایسے ختم کر دیتا ہے جیسے پانی نمک کو نیز دن کا صدقہ مال میں زیادتی اور عمر میں اضافے کا باعث ہوتا ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا صدقہ دینے سے افلاس دور ہوتا ہے اور عمر بڑھ جاتی ہے☆ صدقہ سے گناہ ایسے مٹ جاتے ہیں جیسے پانی سے آگ بجھ جاتی ہے☆ صبح کا آغاز صدقے سے کرو اس سے دن کی نحوست دور ہوتی ہے اسی طرح رات کا آغاز صدقے سے کرو اس سے رات کی نحوست دور ہوتی ہے☆ صدقہ مال و دولت اور رزق میں اضافہ کرتا ہے☆ حضرت امام سجاد علیہ السلام نے فرمایا پوشیدہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کی آگ کو بجھاتا ہے رات کا صدقہ اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے☆ صدقہ رد بلا ہے☆ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں صدقہ دینا میں پیش آنے والی ۷۰/ مصیبتوں کو دور کرتا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد گرامی ہے کہ حقیقی مومن وہ ہے جو اپنے مال سے محتاجوں کی مدد کرتا ہے☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد گرامی ہے کہ سخاوت، بخشش ناموس کی نگہبان ہے۔☆ حضرت محمد ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ صدقہ خدا کے غیض و غضب سے بچاتا ہے۔

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تثلیث زہرہ ومشتری

اس وقت برائے عشق ومحبت اور برائے اطاعت وفرماں برداری اور برائے تعلقات میاں بیوی عمل کرنا اور نقوش لکھنا بہت مفید ثابت ہوتا ہے اور نتائج بہت حیرت انگیز انداز میں ظاہر ہوتے ہیں۔ عاملین کو چاہئے کہ ان اوقات کی قدر کریں اور ضرورت مند حضرات وخواتین کی خدمت انجام دیں۔ اس سال یہ وقت ۱۸ر جولائی بروز بدھ کو پڑے گا۔ اس وقت کی ابتداء ۱۸ر جولائی رات ایک بج کر ۴۱ منٹ پر ہوگی، یہ وقت ۱۹ر جولائی بروز جمعرات رات ایک بج کر ۸ منٹ پر انتہائی عروج پر ہوگا۔ ۲۰ر جولائی بروز جمعہ کو رات ایک بج کر ۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔ اس قیمتی وقت میں یہ نقش تیار کر کے ضرورت مندوں کو دیں اور کرشمہ قدرت اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۹۱۱۱	۵۲۸۹۳	۵۷۳۳۳
۹۵۵۵۵	یہاں اپنا مقصد مع اسماء چہار لکھیں	۳۳۷۸۲
۱۴۶۷۱	۷۶۴۴۴	۳۸۲۲۲

شرف قمر

شرف قمر کے اوقات اسی شمارے میں درج ذیل ہیں۔ ان اوقات میں حصول عزت، حصول دولت، منگنی، شادی، رفع بندش اور ترقی روزگار کے نقش تیار کریں اور ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ مذکورہ مقاصد میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرے گا۔

نقش یہ ہے۔

۵۷۳۰	۴۵۸۴۶	۱۷۱۹۰
۲۸۶۵۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۴۰۱۱۶
۳۴۳۸۶	۲۲۹۲۰	۱۱۴۶۰

شرف قمر کا دوسرا نقش

مذکورہ مقاصد میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے، لیکن اس نقش کو اگر چاندی کی لوح پر کندہ کریں تو اس کے نتائج حیرت انگیز طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ نقش یہ ہے۔

۱۰۰۲۷	۸۰۳۰۲	۳۰۱۱۱
۵۰۱۸۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۷۰۲۶۵
۶۰۲۲۸	۴۰۱۴۸	۲۰۰۷۴

تثلیث زہرہ وزحل

زہرہ وزحل کی تثلیث ۱۲ ستمبر بروز بدھ کو ہوگی، یہ وقت ۱۲ ستمبر بروز بدھ کو صبح ۱۰ بج کر ۲ منٹ پر شروع ہوگا اور یہ وقت ۱۳ ستمبر بروز جمعرات کو انتہائی عروج پر ہوگا۔ ۱۴ ستمبر بروز بدھ کو رات ۲ بج کر ۳۶ منٹ پر یہ وقت ختم ہوجائے گا۔

یہ وقت میاں بیوی کے درمیان طلاق یا جدائی کا سد باب کرے گا، جہاں بھی ایسا اندیشہ ہو رہا ہو اس وقت سے فائدہ اٹھائیں اور نقش تیار کریں۔

طریقہ یہ ہے کہ میاں بیوی کے نام کے اعداد مع والدہ برآمد کر کے ان میں ۹۱۵۸ اعداد بھی شامل کرلیں اور نقش مخمس تیار کریں۔ نقش دو عدد تیار کریں، ایک نقش طالب کے پاس رہے گا اور دوسرا نقش مطلوب کے تکیہ میں رکھ لیں، دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے۔ نقش مخمس بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ کل اعداد میں سے ۶۰ عدد وضع ہوں گے، باقی اعداد کو ۵ سے تقسیم کیا جائے گا۔ تقسیم کے بعد اگر کسر واقع ہو یعنی اگر ایک بچے تو خانہ ۲۱ میں اگر ۲ بچیں تو خانہ ۱۶ میں اگر ۳ بچیں تو خانہ ۱۱ میں اور اگر ۴ بچیں تو خانہ ۶ میں ایک عدد کا اضافہ ہوگا۔ نقش اس چال سے مرتب کریں۔

نقش یہ ہے۔

۱	۲۵	۱۹	۱۳	۷
۱۴	۸	۲	۲۱	۲۰
۲۲	۱۶	۱۵	۹	۳
۱۰	۴	۲۳	۱۷	۱۱
۱۸	۱۲	۶	۵	۲۴

نقش کے نیچے یہ عبارت لکھی جائے

اللّٰھُمَّ اجمَعْ بینی و بین نام طالب مع والدہ نام مطلوب مع والدہ یا جامع المنفردین منی النساء و البنین و القناطیر المقنطرۃ من الذھب و الفضۃ و الخیل المسومۃ و الانعام والحرث ذٰلک متاع الحیوۃ الدنیا و اللّٰہ عندہٗ حسن المآب.

یہ آیت سورہ نساء کی چودھویں آیت ہے، اس عمل سے وہ دو فرد جن کے تعلقات ٹوٹ رہے ہوں یا ٹوٹنے قریب ہوں مثلاً وہ ماں بیٹا، میاں بیوی، بھائی بہن وغیرہ۔ میاں بیوی کے علاوہ دوسرے رشتہ کو جوڑنے کے لئے جب نقش تیار کریں تو ان میں ۳۷۹۹ ؍اعداد کا اضافہ کریں۔ میاں بیوی کے لئے ۹۱۵۸ ؍اعداد شامل ہوں گے۔ انشاء اللہ اس عمل کی برکت سے گردشِ وقت اور حاسدوں کی ریشہ دوانیوں کے باوجود تعلقات پر کوئی اثر نہیں پڑے گا اور ٹوٹے ہوئے تعلقات بھی بحال ہوں گے۔

ہبوطِ قمر

یہ وقت انتہائی غیر مبارک ہوتا ہے اور اس وقت عداوت و نفرت کے اعمال باذن اللہ بہت موثر ثابت ہوتے ہیں۔ ہبوطِ قمر کے اوقات اسی شمارے میں دیئے جا رہے ہیں۔ عاملین ان کا فائدہ اٹھائیں۔

جن لوگوں کے درمیان ناجائز تعلقات قائم ہوں ان کو ختم کرنے کے لئے ایک ایسا بینگن لیں جو موٹا بھی ہو اور لمبا بھی اور ایک نئی چھری خرید کر لائیں، اس چھری پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر دم کر دیں وَاَلْقَیْنَا بَیْنَھُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اس کے بعد اس چھری سے بینگن کے دو ٹکڑے کر دیں، پھر ایک ٹکڑا ایک قبرستان میں اور دوسرا ٹکڑا دوسرے قبرستان میں دفن کر دیں، بینگن کاٹتے وقت یہ نیت کریں کہ جس طرح اس بینگن کے ٹکڑے ہو گئے ہیں، ان دونوں کے درمیان فاصلہ ہو جائے اور فلاں ابن فلاں ایک دوسرے سے جدا ہو جائے گا۔

اس کے بعد چھری کو کسی دریا میں پھینک دیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اس طرح کے عمل وہاں کئے جائیں گے جہاں تعلقات ناجائز ہوں اور ان تعلقات کی گندگی سے معاشرے میں برائیاں اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہو۔ جائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اس طرح کے اعمال سے پرہیز کریں، ورنہ آخرت برباد ہوگی۔

تسدیس زہرہ و مشتری

یہ وقت سعید تسخیر مجرب اور تسخیر خلائق کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ جو لوگ کسی فرد یا کل مخلوقات کو مسخر کرنا چاہیں وہ اس وقت کا فائدہ اٹھائیں۔ اس سال یہ وقت ۱۵ ؍ستمبر بروز بدھ ہفتہ کو پڑے گا۔ یہ وقت ۱۵ ستمبر بروز ہفتہ کو رات ایک بج کر ۲۷ منٹ پر شروع ہوگا اور ۱۶ ستمبر بروز اتوار رات ایک بج کر ۱۳ منٹ پر یہ انتہائی عروج پر ہوگا اور ۱۷ ستمبر بروز پیر کو یہ وقت رات ۱۲ بج کر ۵۰ منٹ پر ختم ہو جائے گا۔

اس وقت یہ نقش لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے پاس رکھیں، انشاء اللہ زبردست فائدے محسوس کریں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷	۶۶	۲۱
۳۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۵۹
۵۲	۲۸	۱۷

تثلیث زہرہ و زحل

اس وقت کی وضاحت کر دی گئی ہے، اس وقت اگر دنیا میں یا احباب کے درمیان سرخ رو ہونے کی خواہش ہو تو یہ نقش تیار کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاء اللہ ہمیشہ لوگوں کی نظروں میں سرخ رو اور سربلند رہیں گے۔ نقش یہ ہے۔

یا سلطان	یا لطیف	یا عزیز
یا عزیز	یا سلطان	یا لطیف
یا لطیف	یا عزیز	یا سلطان

بحق محمد و آل محمد فلاں ابن فلاں یا کل مخلوقات مسخر شود

اس نقش کی چال یہ ہے۔

۲	۷	۶
۹	۵	۱
۴	۳	۸

تربیع شمس وزحل

اس نحس وقت کی شروعات ۱۳ستمبر بروز جمعرات صبح ۷ بج کر ایک منٹ سے ہوگی۔ ۱۴ستمبر بروز جمعہ کو یہ وقت انتہائی عروج پر صبح ۸ بج کر ۲۸منٹ پر ہوگا۔ ۱۵ستمبر بروز ہفتہ کو صبح ۹ بج کر ۵۶منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔

اس وقت دشمنوں کی اور حاسدوں کی زبان بندی کے لئے دشمنوں اور حاسدوں میں نفاق اور دراڑ ڈالنے کے لئے یہ نقش تیار کریں اور اس کو احاطۂ قبرستان میں دفن کریں۔

اس طرح کے کاموں میں لوگوں کو ناحق تکلیف نہ دیں، ورنہ آخرت خطرے میں پڑ جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۰۷۱۴	۵۶۵۶۵۸	۱۴۱۴۱۳۶
۳۵۳۵۶۰	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۴۹۴۹۸۶
۴۲۴۲۷۴	۲۸۲۸۴۸	۱۴۱۴۲۴

تربیع زہرہ وزحل

یہ وقت نحس ۷ اکتوبر کو شروع ہوگا۔ اس کی ابتداء ۷/اکتوبر بروز اتوار کو رات ۹ بج کر ۵۲منٹ پر ہوگی۔ یہ وقت ۸/اکتوبر بروز پیر کو شام ۶ بج کر ۲۳منٹ پر نقطۂ عروج پر ہوگا۔

۹/اکتوبر بروز منگل کو یہ وقت دوپہر ۲ بج کر ۵۵منٹ پر ختم ہوگا۔

اس وقت ناجائز قسم کی محبت اور تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اور بدخواہوں کے درمیان نفاق اور پھوٹ ڈالنے کے لئے عمل کئے جائیں تو نتائج باذن اللہ جلد برآمد ہوتے ہیں۔ اس طرح کے امور میں یہ نقش تیر کی طرح کام کرتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۲۲۹	۱۸۳۸	۶۸۷
۱۱۴۵	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۱۶۰۹
۱۳۸۰	۹۱۶	۴۵۸

اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے کسی پرانی قبر میں دبادیں۔

تربیع زہرہ ومشتری

یہ وقت نحس ۱۶/اگست بروز جمعرات کو دن ۱۲ بج کر ۳۲منٹ پر شروع ہوگا، ۱۷/اگست بروز جمعہ کو دن ۱۲ بج کر ۹منٹ پر یہ عروج ہوگا اور ۱۸/اگست بروز ہفتہ دن ۱۱ بج کر ۴۶منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔ کسی بھی فاسق فاجر اور ظالم دشمن کے لئے یہ نقش لکھ کر پرانی قبر میں دبادیں اور ناحق کسی کو ستا کر اپنی آخرت برباد نہ کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار
یاقہار	یاقہار	یاقہار	یاقہار

نام والد-والدہ کا نام

اس مبارک وقت کی ابتداء ۲۶/اگست بروز اتوار دن ایک بج کر ۲۲منٹ پر ہوگی، ۲۷/اگست بروز پیر دوپہر ۳ بج کر ۵منٹ پر یہ وقت ختم ہوگا۔

برائے حصولِ تعلیم اور برائے کامیابی امتحان یہ نقش تیار کر کے ہرے کپڑے میں پیک کر کے طالب علم کے گلے میں ڈالیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم
یاعلیم	یاعلیم	یاعلیم

☆☆☆

اسرار غیبی

ادائے قرض کے لئے

یا قاضی الدیون من خزائنک المکنون التی ھی بین الکاف والنون واقضِ دینی ودین کل مدیون ۔ ۱۴ا؍مرتبہ بعد نماز یہ دعا مؤثر ترین ہے۔

عمل نمبر۲: یامن یکفی من کل شئی ولا یکفی منہ اکفنی ما اھمنی ۔ امام جواد علیہ السلام سے دعا نقل شدہ ہے ہر نماز کے بعد ۱۰۸؍بار پڑھیں۔ قرض کی واپسی کے اسباب جلد پیدا ہوجائیں گے۔

ہر مصیبت سے نجات

کوئی بھی سخت ترین پریشانی ہوتو گوسفند (دنبہ یا بکرا) ذبح کر کے غرباء میں تقسیم کریں۔ دن منگل کا ہوتو زیادہ بہتر ہے۔

ہر حاجت پوری ہو

یا حیّ یا قیوم. بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ یہ دو اسم اسم اعظم ہیں اور ذکر یونسیہ میں وارد ہے۔

یا مفتح الابواب یا مقلب القلوب والابصار یا دلیل المتحیرین یا غیاث المستغیثین توکلت علیک یا رب واقض حاجتی واکف مھمی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلی اللہ علی محمد و آلہٖ اجمعین ۱۰۰؍مرتبہ پڑھیں۔

یا حی یا قیوم ہر روز ۴۰،۰۰۰؍بار پڑھیں بے حد مؤثر ہے۔ یہ ایسا ورد ہے کہ صرف ایک یہ ہی ورد کو اپنائے تو دیگر عملیات واذکار کی ضرورت نہیں۔ اسی طرح یا حی یا قیوم ۸۸۷؍مرتبہ پھر آیت کریمہ: لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین یا من لا الہ الا انت.

نورانیت دل

۱۰۰؍صلوٰۃ نذر موسیٰ بن جعفر رضی اللہ عنہ استغفر اللہ الذی لاالہ الا ھو الحی القیوم ذوالجلال والاکرام واتوب الیہ تین مرتبہ ہر نماز کے بعد پڑھنے سے دل میں نورانیت بڑھ جائے گی۔

عمل نمبر۲: سبحان اللہ والحمد للہ ولاالہ الا اللہ واللہ اکبر ہر نماز کے بعد ۳۰؍مرتبہ برائے نورانیت قلب کے لئے نہایت مؤثر ترین ہے۔

عمل نمبر۳: یا حی یا قیوم برحمتک استغیث ۱۳۵؍بار ہر نماز کے بعد ورد کرے۔

صحت یابی مریض

ھوا اللہ الذی لا الہ الاھو الحی القیوم القدیر المرید السمیع البصیر ۲۰۲؍مرتبہ پڑھے۔ برائے امراض بہت موثر ہے۔

تسخیر ہمزاد

۳؍دن کا عمل ہے ۳۱۸؍ عزمت علیکم یا معشر الجن والانس والا رواح بحق حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام یا قوم ہمزاد حاضر شد بحق یا حی یا قیوم برحمتک یا ارحم الرحمین.

عمل کامیابی کے بعد ہمزاد سے کوئی کام کرانا ہوتو صرف ۵؍ مرتبہ پڑھیں ہمزاد حاضر ہوگا۔ یا قوم ہمزاد حاضر ہوگی جگہ کسی موکل جن کو بھی مسخر کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ: اجازت لازمی ہے۔

نجات غم والم

لا حول ولا قوۃ الاباللہ ہر روز ۱۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

ادائیگی قرض

استغفار ۱۰۱؍مرتبہ برائے بخشش، ۳۰،۰۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

وسعت رزق کے لئے

یا طاطائیل یا کریم الوھاب ذوالطول یا ریائیل ۲۰۲؍بار پڑھنے سے رزق میں بے انتہا اضافہ ہوجاتا ہے۔

عمل نمبر۲: یا منعم ۱۲،۰۰۰؍مرتبہ پڑھے۔

تخت حضر سیدہ فاطمہ

شب نو چندی جمعرات غسل کریں رات ۱۱؍بجے پاک وپاکیزہ لباس پہن کر دو رکعت نماز ہدیہ حضرت سیدہ علیہا السلام پڑھیں پھر ۱۰۰۲؍مرتبہ ذیل کی دعا پڑھیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ ٥ اَللهُ الصَّمَدُ ٥ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ٥ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ٥ يا فاطمة زهراء نجني من الكرب والافلاس بحق الحسن والحسين والعباس پھر ۷۰رمرتبہ يا فاطمة الزهرا امدا كن في سبيل الله پھر ۱۰۰ر يا محمد ادركني، ۱۰۰ر يا علي ادركني، ۱۰۰ يا فاطمه ادركني يا حسن ادركني ياحسين ادركني اول وآخر ۱۱رمرتبہ صلوٰۃ ۱۱ردن کے بعد تخت ملکوتی ظاہر ہوگا اور مدد حاصل ہوگی۔

حصول رزق کے لئے

نصف شب نماز تہجد سے پہلے دو رکعت نماز حاجت ذیل کی ہدایت کے مطابق ادا کریں۔

نیت: دو رکعت نماز ادا کرتا ہوں در نیابت جناب فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیہا سنت قرب الی اللہ مثل نماز فجر دو رکعت پڑھیں پھر سلام کے بعد تسبیح فاطمۃ الزہرا سلام اللہ علیہا پھر ۱۴۱رمرتبہ یا فتاح الابواب پھر سر برہنہ جائے نماز پر کھڑے اور دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے صرف ایک حاجت طلب کرے۔ حاجت طلب کے بعد ذیل کی دعا پڑھیں۔

اے رب الارباب بحق ائمہ معصومین علیہ السلام خصوصاً بحق فاطمہ بنت اسد سلام اللہ علیھا میں رزق کے مقفل دوران کھول دیں۔ غیب سے خزانے، رزق عمومی وخصوصی عطا فرما۔ اے مالک دو جہاں رحم فرما۔

عمل عجیب

ہر شب ج معہ ذیل کا ورد کریں ان شاء اللہ ۳ یا ۱۵ردن کے اندر رزق بے حساب عطا ہوگا۔

اللهم صل علی محمد و آل محمد.

جمعرات کے دن روزہ رکھے پھر افطار میٹھی شے سے کرے۔ اب شب جمعرات ۱۲ر بجے اپنے گرد شنگرف رومی کا حصار کھینچ کر مندرجہ ذیل اشیاء سامنے رکھے۔

سرخ لباس، شرخ فرش لازم ہے۔ مندرجہ ذیل اشیاء سامنے رکھے۔ لونگ ۸رعدد، الائچی ۴رعدد، سپاری ۴رعدد پھر یہ لفظ لاآم شیپ پانچ ہزار مرتبہ پڑھ کر دعا مانگے تسخیر حاجت کے لئے مؤثر ہے۔

بلڈ پریشر، نروس بریک ڈاؤن اور دماغی امراض

مندرجہ ذیل نقش کاغذ پر لکھ کر فتیلہ (بتی) بنائیں اور اس کو روئی میں لپیٹ کر مریض کی چارپائی کے قریب جلائیں۔ جب تک مرض سے نجات نہ مل جائے۔ یہ علاج جاری رکھیں۔

۷۸۶

۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹
۹	۹	۹	۹

ہائی بلڈ پریشر کے لئے یہ تعویذ سبز رنگ سے لکھیں۔ نروس بریک ڈاؤن کے لئے یہ تعویذ زرد رنگ سے لکھیں۔ دوسرے دماغی امراض میں یہ تعویذ نیلے رنگ سے لکھا جائے۔

نوٹ: اگر سبز سرخ یا نیلا رنگ دستیاب نہ ہو تو زرد رنگ سے لکھنا کافی ہے، صرف شرط یہ ہے کہ رنگ کھانے میں استعمال ہونے والے ہوں۔ علاج کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس روز ہے۔ فلیتہ چاہئے ہر روز ایک بنائیں یا ایک سے زیادہ بنا کر رکھ لیں۔ فلیتہ جلانے کے لئے مٹی کے دیئے میں گھی استعمال کریں۔

شادی کے لئے

(۱) جس مرد کی شادی نہ ہوتی ہو وہ تین روز متواتر روزے رکھے اور ہر شب کو سونے سے پہلے اکیس مرتبہ یہ آیت تلاوت کرلیا کرے۔

اُولٰٓئِكَ يُجْزَوْنَ الْغُرْفَةَ بِمَا صَبَرُوْا وَيُلَقَّوْنَ فِيْهَا تَحِيَّةً وَّسَلٰمًا ٥ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا حَسُنَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ٥ (الفرقان آیت ۷۵،۷۶)

ہر ماہ میں تین روز تک یہی عمل ضرور کریں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ایک جمیلہ وحسینہ وصالحہ بیوی عطا فرمادے گا۔

(۲) یہ عمل گیارہ روز کا ہے اس کو بدھ کی رات سے شروع کیا جائے اور اتوار کی رات ختم کیا جائے، جس لڑکی کا رشتہ نہ آرہا ہو، وہ بعد نماز عشاء گیارہ ہزار مرتبہ یا معطی پڑھے۔ اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف کی تلاوت کرے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے اچھا رشتہ بھی ملے گا اور شادی کے اخراجات جو بھی ہوں گے اللہ تعالیٰ اس کا بھی سبب پیدا کریگا۔

قسط نمبر: ۱۶۹

انسان اور شیطان کی کشمکش

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب کچھ دیر سوچتا رہا، اس دوران یوناف کی نگاہیں اس کی بیٹی اشبیل اور اس کی بیوی ایزبل کی طرف اٹھ گئی تھیں، اس نے دیکھا کہ اس گفتگو کے بعد اشبیل خوش اور اطمینان میں رقصاں تبسم کی ضو، قربت کی خوشبو اور طلوع صبح کی امید جیسی مطمئن دکھائی دے رہی تھی پھر وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور اپنی نورس آواز، مدھم جھنکار اور مترنم خواب انگیز لہجے مگر بلند آواز میں یوناف کو مخاطب کر کے اس نے کہا۔

''اے محترم اور مہربان اجنبی تیری گفتگو نے ہمارے حوصلے بلند کر دیئے ہیں، تیری اس گفتگو کے بعد میں یہ محسوس کرتی ہوں کہ ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کے حملوں کو ناکارہ بناتے ہوئے اسے اور اس کے لشکریوں کو فاصلوں کے سمندر اور فنا کے خاکوں میں ڈبو کے رکھ دیں گے، اے اجنبی تیرا شکریہ کہ تو نے محل میں داخل ہو کر ہمارے لئے دلجمعی اور جواں عمر کا اہتمام کیا ہے۔''

اس قدر کہنے کے بعد حسین اشبیل اپنی جگہ پر بیٹھ گئی، اس کے قریب بیٹھی اس کی ماں بھی خوش اور مطمئن دکھائی دے رہی تھی۔ اس موقع پر یوناف نے اخیاب کے اراکین سلطنت پر بھی ایک نگاہ ڈالی، اس نے اندازہ لگایا کہ ان کے چہروں پر ذلت کے تلخ حقائق کی جگہ جوان عزم، سلگتی تنہائیوں کی جگہ چڑھتے طوفان کی یورش اور سلگتے سکوت کی بجائے تاروں کے گیت تھے، لہٰذا اس نے یہ اندازہ لگایا کہ اس کی گفتگو کو سب نے پسند کیا ہے۔ سامریہ کے بادشاہ اخیاب نے اپنی جھکی ہوئی گردن سیدھی کی اور یوناف کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔

''سنو یوناف! تمہارے ساحرانہ انداز گفتگو سے میں نے یہ اندازہ لگایا ہے کہ تم ایک نکتہ رس اور فطرت شناس انسان ہو، میں ایک سالار کی حیثیت سے تمہیں اپنے لشکر میں شامل کرتا ہوں اور تمہاری وجہ سے ہم دمشق کے بادشاہ ابن ہدد کو ذلت نفس پر آمادہ کرتے ہوئے اسے سرما کی آندھیوں کی طرح اڑا دیں گے۔

اخیاب نے اس بار دمشق کے حکمراں کے قاصدوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔ ''اے ابن ہدد کے قاصدو! تم لوگوں نے ہمارا فیصلہ اور جواب سن لیا تھا، لہٰذا اٹھو اور اپنے بادشاہ کی طرف لوٹ جاؤ اور اسے کہو کہ تم نے ہمارے لئے مرکزی شہر سامریہ کا محاصرہ کر لیا ہے لیکن اس کے باوجود ہم تمہاری کوئی شرط، تمہارا کوئی مطالبہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہماری خاموشی اور شرافت نے شاید اسے غلط فہمی اور دھوکے میں مبتلا کر دیا ہے کہ اب ہمارے اور اس کے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی اور سن رکھو کہ تمہارے بادشاہ کی حالت اور لشکر کی کیفیت ہم کچھ اس طرح کریں گے جس طرح ایک گڈریا ریوڑ ہنکار کر بھاگنے پر مجبور کر دیتا ہے۔'' یہاں تک کہنے کے بعد اخیاب خاموش ہو گیا جبکہ ابن ہدد کے وہ دونوں قاصد وہاں سے اٹھ کر چلے گئے تھے۔ ان قاصدوں کے جانے کے بعد اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''اے میرے مہربان، اے میرے محسن! تمہارے کہنے کے مطابق میں نے ابن ہدد کے دونوں قاصدوں کو تحکمانہ انداز میں لوٹ جانے پر مجبور کر دیا ہے، میں نے ان کو یہ بھی فیصلہ دے دیا ہے کہ ہمارے درمیان تلوار ہی فیصلہ کرے گی لیکن ان سارے اراکین سلطنت کی موجودگی میں تم بتاؤ کہ تم ابن ہدد کے لشکر کا کیسے اور کس طرح مقابلہ کرو گے؟'' اخیاب کا یہ سوال سن کر یوناف کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! ابن ہدد پر ہمارے حملہ آور ہونے کا یہ طریقہ ہوگا کہ تمہارا جس قدر لشکر ہے، اسے دو حصوں میں تقسیم کر لیں، ایک حصہ میرے حوالے کر دیں اور میری ساتھی لڑکی اس لشکر کی کمان داری کریں گے اور اس لشکر کے ساتھ ہم شہر کے مشرقی دروازے سے رات کی

گہری تاریکی میں نکل کر ابن ہدد پر شب خون ماریں گے اور جب آپ دیکھیں گے کہ رات کی تاریکی میں ہمارا شب خون اپنے عروج پر پہنچ چکا ہے تو آپ اپنے لشکر کے حصہ کے ساتھ شمالی دروازے سے نکل کر ابن ہدد کے پیچھے حملہ آور ہو جائیں، اس لئے کہ جب میں مشرقی دروازے سے نکل کر ابن ہدد کے لشکر پر شب خون ماروں گا تو اس کا سارا لشکر مجھ پر حملہ آور ہونے کو بڑھے گا تو ایسی صورت میں ان کی پشت شہر کے شمالی دروازے کی طرف ہو جائے گی اور اس موقع پر جب آپ بھی اپنے لشکر کے ساتھ نکل کر دشمن پر حملہ آور ہوں گے تو یقیناً دشمن شکست کا سامنا کرتے ہوئے بھاگ کھڑا ہوگا، وہ اس لئے کہ رات کی تاریکی میں وہ اس حملے کو زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرے گا اور اس کے لشکری ضرور اپنی جانیں بچانے کی خاطر بھاگ کھڑے ہوں گے، ایسی صورت میں سامریہ شہر کے باہر ابن ہدد کو ذلت آمیز شکست اٹھاتے ہوئے دمشق کی طرف بھاگنا پڑے گا اور یہ ہماری اس کے خلاف بہترین اور بہت بڑی کامیابی ہوگی۔"

یوناف جب خاموش ہوا تو اخیاب مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔"میں یوناف کی اس تجویز سے مکمل طور پر اتفاق کرتا ہوں اور مجھے امید ہے کہ اس طریقہ کار سے ہم دشمن کو ضرور مار بھگانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔" یوناف کی اس تجویز پر اخیاب کی بیٹی اشمبیل اور اس کی بیوی ایزبل کے چہروں پر بھی اطمینان تھا جب کہ اراکین سلطنت بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتے ہوئے اس تجویز کو سراہ رہے تھے، یہ کیفیت دیکھتے ہوئے اخیاب پھر کہنے لگا۔"اب یہ دربار ختم کیا جاتا ہے، اس لئے کہ دشمن پر شب خون مارنے کے لئے ہمیں اپنے لشکر کی تقسیم اور اس کی تیاری کا کام بھی سرانجام دینا ہوگا۔" اس کے ساتھ ہی سارے اراکین سلطنت اٹھ کر باہر چلے گئے تھے، اس موقع پر اخیاب نے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔"تم بھی اپنے کمرے کی طرف جاؤ، آرام کرنے کے علاوہ اپنی تیاریاں بھی مکمل کر لو تا کہ تم بہتر حالت میں دشمن پر حملہ آور ہو سکو، اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا بھی وہاں سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف چلے گئے تھے۔

☆☆☆

گہری ہوتی رات نے ہر شئے کے سارے رنج و ملال بھگا کر ہر چیز کو بے بس کر دینے والے اپنے پنجوں میں جکڑ دیا تھا، پھیلتی بکھرتی رات کے دوش پہ ہر طرف خواب آلود گونجیں اور کیف خمار میں اور طلسم رنگ و بو رقص کرنے لگے تھے، گہری ہوتی رات کے اس سناٹے اور خاموشی کے اندر یوناف اپنے حصے کے لشکر کے ساتھ اجل کے ہم نفس اور زندگی کے رازداں کی طرح نکلا تھا، وہ اپنے لشکر کے آگے آگے بیوسا کے ساتھ جا رہا تھا اور اس کے اندا[illegible]وں اور اس کی حرکات سے پتہ چلتا تھا جیسے وہ تدبیریں الٹ دینے اور تقدیریں پلٹ دینے کا عزم اور ارادہ کر چکا ہو۔

سامریہ شہر کے مشرقی دروازے سے نکلنے کے بعد یوناف اپنے لشکر کے ساتھ رات کی خاموشیوں، گھنگرو بجاتی ہواؤں، نیند کے کھیتوں سے آتی خوشبوؤں اور جھینگروں کی جھائیں جھائیں میں آگے بڑھا پھر وہ ابن ہدد کے گہری نیند سوئے ہوئے لشکروں پر موجوں کے تھپیڑوں، کرنوں کے ہجوم اور وقت کے تیر کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔ اپنے تیز اور جان لیوا حملوں اور خونخوار ارادوں سے ابن ہدد کے لشکریوں کے سینوں میں انگارے، دل میں اضطراب جاوداں، نفس میں تھرتھراہٹ، ذہن میں کدورت اور سوچوں میں زہر بھر کر رکھ دیا تھا۔ وہ کسی سخت آزما انسان کی طرح آگے بڑھا تھا اور رات کے سناٹوں میں ابن ہدد کے لشکر کو لہو لہان کرنا شروع کر دیا تھا۔

جس وقت یوناف کا یہ شب خون اپنے عروج پر تھا اور وہ دشمن کے لشکریوں کو بری طرح مار اور کاٹ رہا تھا اس وقت سامریہ کا بادشاہ اخیاب بھی اپنے حصے کے لشکریوں کے ساتھ سامریہ شہر سے شمالی دروازے سے نکلا۔ ابن ہدد کے لشکریوں پر وہ فضاؤں کے دکھ غبار، ماہ و انجم اور کروٹیں لیتی ہوئی ترنگ کی طرح حملہ آور ہوا تھا۔ رات کی گہری تاریکی میں اس دو طرفہ حملے نے ابن ہدد کے لشکریوں کی ساری نظارگی ساری تابندگی اور ساری آسودگی ختم کر کے رکھ دی تھی اور وہ بے کل روحوں کے گہرے گھاؤ کی طرح سسکتے اور تڑپنے لگے تھے ان کے ہاتھ سے صبر و استقلال کا دامن جاتا رہا تھا اور وہ زندہ رہنے کی تگ و دو میں اِدھر اُدھر بھاگنے لگے تھے۔ یوناف اور اخیاب کے ان دو طرفہ حملوں کے سامنے ابن ہدد کے لشکریوں کے دلوں کا سلسلہ کچھ اس طرح ٹوٹ گیا تھا جیسے روشنی اور تیرگی کا رشتہ آپس میں ختم ہو جاتا ہے۔ تھوڑی دیر تک جب یوناف اور اخیاب

نے اپنے جان لیوا حملوں کا سلسلہ جاری رکھا تو ابن ہدد کے لشکری اپنی جانیں بچانے کے لئے اِدھر اُدھر بھاگنے لگے تھے۔

دوسری طرف ابن ہدد نے بھی اندازہ لگالیا تھا کہ لحہ بہ لحہ اس پر دشمن کا دباؤ بڑھ رہا ہے اور یہ کہ اس کی صفیں درہم برہم ہونے کے بعد اس کے لشکری اپنی جانوں کی خاطر کچھ اس طرح بھاگنے لگے تھے کہ جس طرح اونٹ اندھے بے کراں صحراؤں کے اندر اِدھر اُدھر بھاگنے لگتا ہے ایسے میں ابن ہدد نے فیصلہ کیا کہ مزید ایسی ہی صورت رہی تو دشمن اس کے لشکریوں کو مکمل طور پر کاٹ کر رکھ دے گا لہٰذا اس نے فوراً اپنے ہرکارے بھجوا کر اپنے باقی لشکریوں کو ایک جگہ جمع ہونے کا حکم دیا، پھر منظم طریقے سے اس نے پسپائی اختیار کرلی تھی، اس طرح رات کے پچھلے حصے میں ابن ہدد اپنے لشکریوں کو لے کر دمشق کی طرف بھاگ گیا تھا اور یہ اس کے خلاف سامریہ کے بادشاہ اخیاب کی بہترین کامیابی تھی۔

دمشق کا بادشاہ ابن ہدد جب شکست اٹھا کر بھاگ کھڑا ہوا تو اخیاب نے اپنے لشکر کے دونوں حصوں کو شہر سے باہر جمع ہونے کا حکم دیا پھر وہ اپنا گھوڑا دوڑاتا ہوا اس جگہ آیا جہاں یوناف اور بیوسا اپنے گھوڑوں کی پیٹھوں پر بیٹھے ایک جگہ کھڑے تھے، ان کے قریب آکر اخیاب نے بڑے پیار سے یوناف کا شانہ تھپتھپایا اور کہنے لگا۔ ''اے میرے عزیز، اے میرے محسن، رات کی تاریکی میں تم جس طرح دشمن پر حملہ آور ہوئے ہو اور جس طرح تم نے شب خون مار کر اس کے کس بل نکال کر رکھ دیئے ہیں، ایسا عزم، ایسا ولولہ اور شب خون میں نے اس سے پہلے کبھی نہیں دیکھا، میں تیرا ممنون اور شکر گزار ہوں کہ تو نے اپنی فراست اور اپنی دانشمندی سے میرے بدترین دشمن کو بھاگ جانے پر مجبور کر دیا، اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہو جانے پر مجبور کر دیا۔ اب اپنے لشکر کے ساتھ شہر میں داخل ہوں تا کہ ہم اور لشکری بھی آرام کریں، اس لئے کہ ہم اپنا کام احسن طریقے سے انجام دے چکے ہیں، ان کے ساتھ ہی وہ حرکت میں آئے اور وہ اپنے لشکر کے ساتھ فتح کے گیت گاتے ہوئے سامریہ شہر میں داخل ہو گئے۔

☆☆☆

ایک روز اخیاب کے پاس اس کا بیٹا اخزیاہ اور بیٹی اشبیل بیٹھے گفتگو کر رہے تھے کہ اس وقت اخیاب کی بیوی اور سامریہ شہر کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی وہ اپنی بیٹی اور بیٹے کے ساتھ بیٹھ گئی تھوڑی دیر تک کمرے میں خاموشی رہی پھر ایزبل نے اپنے شوہر اخیاب کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''سنو اخیاب! میں آج تم سے ایسی بات کہنے والی ہوں جس میں تمہارا فائدہ اور تمہاری بہتری ہے اور مجھے امید ہے کسی نہ کسی طرح بلکہ ہر صورت تم اس کام کو کر گزرو گے۔'' ایزبل کی اس گفتگو کے جواب میں اخیاب اور ان کے بیٹے اور بیٹی نے بڑے تجسس کے انداز میں ایزبل کی طرف دیکھا، اس کے بعد اخیاب نے اپنی ملکہ ایزبل کو مخاطب کر کے پوچھا۔

'' وہ کونسی اہم بات ہے جو تو مجھ سے کہنے والی ہے اور جس میں ہماری بہتری ہی بہتری اور فائدہ ہی فائدہ ہے۔'' اس پر ایزبل دوبارہ بولی۔

''اے اخیاب! تو جانتا ہے کہ ہمارے محل کے ساتھ جو باغ اور تاکستان ہے اس کے قریب نبوت نام کے شخص کا بھی باغ اور تاکستان ہے اور نبوت کا ہر باغ نہ صرف ہمارے باغ سے بڑا اور زیادہ زرخیز ہے بلکہ اس کا باغ ہمارے محل کی دیواروں سے بھی آکر ٹکراتا ہے، میں نے ارادہ کیا ہے کہ تو نبوت نام کے اس شخص کو اپنے پاس بلائے جو سامریہ کی ایک نواحی بستی یزرعیل کا رہنے والا ہے، پس تو نبوت کو اپنے پاس بلا اور اس کو لالچ دو گے کہ وہ اپنے باغ کو ہمارے ہاتھ فروخت کر دے اگر یہ باغ ہمیں مل جائے تو ایک تو ہمارے محل کے اطراف میں سارے ہی باغ ہمارے ہو جائیں گے۔ دوسرے اس نبوت کا باغ چونکہ بہت بڑا اور زیادہ زرخیز ہے اس لئے اس سے ہمیں زیادہ فوائد حاصل ہوں گے، اس کے علاوہ محل کے ہر طرف زمین کے مالک بھی ہم خود ہوں گے، اس پر اخیاب نے ایزبل کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اگر وہ نبوت نام کا یزرعیل اپنا باغ نہ فروخت کرنا چاہے تب میں کیا کروں؟''

اس پر ایزبل کہنے لگی۔ ''اگر وہ اپنا باغ فروخت نہ کرنا چاہے تو تم کسی نہ کسی طرح اس باغ کو حاصل کرنے کی کوشش کرو میرے خیال تم اس مقصد میں کامیاب ہو جاؤ گے۔'' اس پر اخیاب خطرہ ظاہر کرتے ہوئے کہنے لگا۔

''اگر ہم نے اس کے باغ پر زبردستی قبضہ کرنے کی کوشش کی تو نبوت

رکھو، لوگ ہمارے خلاف ہوجائیں گے اور اگر ایک دفعہ لوگ ہمارے خلاف ہوگئے تو یہ بادشاہت اور تخت ہم سے چھن جائے گا۔" اس پر ایزبل کہنے لگی۔

"میرا مقصد یہ نہیں ہے کہ وہ باغ تم اس سے زبردستی چھین لو، میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تم وہ باغ کسی نہ کسی طرح حاصل کرلو اور مجھے امید ہے کہ تم کل تک نیوت نام کے اس شخص سے ضرور اس سلسلہ میں بات کروگے۔" اس کے ساتھ ہی ایزبل اپنی جگہ سے اٹھی اور وہاں سے چلی گئی تھی اور اس کے پیچھے پیچھے اس کا بیٹا اخزیاہ اور اس کی بیٹی اشبیل بھی اس کے پیچھے چلی گئی تھی۔

دوسرے روز اخیاب نے اپنے ایک ملازم کو بھیج کر نیوت نام کے اس شخص کو طلب کیا جو سامریہ کی ایک نواحی بستی کا رہنے والا تھا اور جس کا باغ اخیاب کے باغ سے متصل تھا، نیوت نام کے اس یزرعیل کو جب اخیاب کے پاس لایا گیا تو اخیاب اسے مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"اے نیوت! تم جانتے ہو کہ تمہارا باغ نہ صرف ہمارے باغ بلکہ ہمارے محل سے بھی متصل ہے، میں چاہتا ہوں کہ تم یہ باغ میرے ہاتھ فروخت کردو اور اس کے بدلے میں تجھے اس سے بہتر اور بڑا باغ دیدونگا اور میں سمجھتا ہوں کہ تو ایسا کرنے سے انکار نہیں کرے گا، مجھے تیرے باغ خریدنے میں یہ آسانی ہوگی کہ یہ میرے محل سے متصل ہے اور میرے کارندے اس کی بہتر طور پر نگرانی کرسکیں گے اور اگر اس کے بدلے میں تو کوئی دوسرا باغ نہ لینا چاہے تو مجھ سے اس کی قیمت جو تو بہتر سمجھتا ہے لے لے، پر تو کسی نہ کسی صورت وہ باغ میرے حوالے کردے۔" اخیاب کی یہ گفتگو سننے کے بعد نیوت نام کا وہ شخص کہنے لگا۔

"سنو بادشاہ! خداوند بھی ایسا وقت نہ لائے کہ میں یہ باغ تیرے حوالے کردوں، اس لئے کہ یہ باغ میرے باپ دادا کی میراث ہی نہیں بلکہ میرے پاس ان کی نشانی بھی ہے، میں اپنے آباؤاجداد کی اس نشانی کو کیسے فروخت کرسکتا ہوں، اس لئے اے بادشاہ میرے اس تاکستان کی بجائے تو اس سے دوگنا بہتر اور اس سے کہیں زیادہ زرخیز باغ دیدے تب بھی میں اسے تیرے ہاتھ فروخت نہ کروں گا اور جس قدر قیمت اس کی موجودہ حالات کو دیکھتے ہوئے بنتی ہے اگر تو مجھے اس سے دس گنا زیادہ قیمت دے تب بھی میں اسے فروخت نہ کروں گا۔" یہ بات کہہ کر نیوت نام کا وہ شخص اٹھ کر چلا گیا تھا جب کہ اخیاب اپنی جگہ مغموم ہوکر بیٹھ گیا تھا، اسی وقت سامریہ کی ملکہ ایزبل کمرے میں داخل ہوئی اس نے دیکھا کہ اخیاب، نیوت نام کے اس شخص کے ساتھ گفتگو کرنے کے بعد اپنی جگہ پر مغموم اور افسردہ بیٹھا ہے تب وہ اس کے قریب آئی اور بڑی محبت اور شفقت سے اسے مخاطب کرکے پوچھا۔

"کیا نیوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا؟ جو تمہاری یہ حالت بنی ہوئی ہے، تمہارے چہرے پر پھیلی ہوئی یہ افسردگی، تمہاری آنکھوں میں دور دور تک اڑتی ہوئی لحموں کی دھول اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ نیوت نام کے شخص نے اپنا باغ تمہارے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے۔" اخیاب بڑی بے بسی اور لاچارگی کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"اے ایزبل! تمہارا کہنا درست ہے، نیوت نام کے اس شخص نے اپنا باغ میرے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کردیا ہے، وہ کہتا ہے کہ یہ باغ نہ صرف یہ کہ اس کے آباؤاجداد کی میراث ہے بلکہ یہ ان کی نشانی ہے لہٰذا وہ اپنے باپ دادا کی نشانی فروخت نہیں کرسکتا۔" یہ سن کر ایزبل کے چہرے پر نفرت اور ناگواری کے تاثرات پھیل گئے تھے، وہ اپنی جگہ سے اٹھی اور غصے میں اخیاب کو مخاطب کرکے کہنے لگی۔

(باقی آئندہ)

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

تین طلاق بل معاملہ میں

سیکڑوں خواتین کا مظاہرہ و احتجاج

ضلع بھر سے خواتین جانسٹھ کے گاؤں گھڑی فیروزآباد میں واقع میدان میں جمع ہوئیں

مظفر نگر: ضلع کے جانسٹھ کے گاؤں گھڑی فیروزآباد، مسجد بلال میں تین طلاق بل کے خلاف سیکڑوں خواتین نے زوردار مظاہرہ کرتے ہوئے احتجاج درج کرایا۔ احتجاج میں ضلع بھر سے نمائندہ خواتین نے شرکت کی۔

اس موقع پر عالمہ ذکیہ پروین نے کہا کہ ملک کی برسر اقتدار جماعت کے لیڈر اور وزیر اعظم نریندر مودی اور بی جے پی کے صدر امت شاہ نے تین طلاق کے حوالہ سے مسلم خواتین کو لے کر اتنا بڑا جھوٹ بولا ہے کہ تاریخ کے سیاہ اوراق میں لکھے جانے کے لائق ہے یہ دونوں کہتے تھے کہ اس معاملہ میں ملک کی مسلم خواتین ان کے ساتھ ہیں، انھیں معلوم ہونا چاہئے کہ چند سرپھری خواتین کے علاوہ کوئی ان کے ساتھ نہیں اور آج اس مظاہرہ سے ثابت ہوگیا ہے کہ مسلم خواتین پوری طرح مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔ عائشہ پروین نے کہا کہ طلاق وحلالہ اور تعدد ازدواج کے بہانے بی جے پی اور آر ایس ایس کا نشانہ اسلامی قوانین اور مسلمان ہیں اور صحیح معنوں میں یہ سب ۲۰۱۹ء کی تیاری ہے۔ رقیہ خاتون نے کہا کہ مسلم سماج کی اپنی تہذیب ہے، اپنا تمدن ہے اور اپنی شریعت ہے۔ ہم لوگ شریعت محمدی پر عمل پیرا ہیں جو قرآن وحدیث کی شکل میں ہمارے سینوں میں محفوظ ہے۔ انھوں نے کہا کہ ضلع کی تمام مسلم خواتین مسلم پرسنل لا بورڈ کے ساتھ ہیں۔ احتجاج سے قبل فاطمہ خاتون نے تلاوت کی اور پھر یہ میدان نعروں سے گونج اٹھا۔ خواتین نے بی جے پی مخالف اور بورڈ کی حمایت میں نعرے لگائے

آسنسول میں ایک امام کی لخت جگر کھو کر بھی امن کو قائم رکھنے کی اپیل

کولکاتہ: ایک ایسے وقت میں جب بہار اور مغربی بنگال میں فرقہ وارانہ فسادات کی آگ بھڑک رہی ہے اور سیاسی مقاصد کے لئے انسانوں کو انسان کا خون کرنے پر اکسایا جارہا ہے، مغربی بنگال آسنسول میں فسادیوں کے ہاتھوں اپنے لخت جگر کی ہلاکت کے باوجود ایک مسجد کے امام نے امن کی اپیل کر کے ایک زبردست مثال قائم کی۔ اطلاع کے مطابق آسنسول نورانی مسجد کے امام مولانا امداد اللہ کے نوعمر بیٹے صبغتہ اللہ رشدی کو فسادیوں کی بھیڑ نے اغوا کر کے پیٹ پیٹ کر مار ڈالا۔ صبغتہ اللہ رشدی نے چند دنوں قبل دسویں بورڈ کا امتحان دیا تھا۔ وہ منگل کے دن سے لاپتہ ہوگیا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ فسادیوں کی بھیڑ نے اسے اغوا کرلیا تھا۔ بدھ کی رات اس کی لاش برآمد ہوئی۔ جمعرات کو لاش کی شناخت ہوئی کہ یہ مسجد کے امام مولانا امداد اللہ کے بیٹے صبغتہ اللہ کی لاش ہے۔ اس کے بعد سے ہی آسنسول کے مسلم محلوں میں زبردست کشیدگی تھی۔ مسلمان اس قتل کا انتقام لینے پر آمادہ تھے۔ یہ ناراضگی بڑے فساد میں تبدیل ہوسکتی تھی۔ لیکن موقع کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے امام صاحب نے بروقت مداخلت کی اور آگے بڑھ کر عوام سے امن کی اپیل کر کے ان کے غصہ کو ٹھنڈا کیا اور نئی مثال پیش کی۔ عید گاہ میں جب صبغتہ اللہ کی نماز جنازہ ادا کی گئی تو اس میں مسلمانوں کا جم غفیر موجود تھا۔ مولانا امداد اللہ نے مشتعل بھیڑ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اگر میرے بیٹے کی ہلاکت کا انتقام یا فساد برپا کرنے کی کوشش کی گئی تو میں امامت چھوڑ کر شہر سے باہر چلا جاؤں گا۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE May 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماءِ حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمال حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقاتِ اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دستِ غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya
Mohalla Abul Mali, Deoband-247554 U.P. Mob. 09756726786

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد نمبر ۲۵

شمارہ ۶-۷

جون جولائی ۲۰۱۸

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

۵۵۰ روپے رجسٹرڈ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے

زرتعاون سالانہ

2000 روپے انڈین

اور ممالک سے

سالانہ زرتعاون

2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

نئے حالات میں ہمیں چوکنا رہنا ہوگا

کرناٹک کے الیکشن میں بھاجپا کو منہ کی کھانی پڑی اور بھاجپا اکثریت میں آکر بھی حکومت بنانے میں ناکام رہی۔ سچ تو یہی ہے کہ آج بھی ہندوستان میں سیکولرزم کی جڑیں بہت مضبوط ہیں اور یہ جڑیں دن بدن اور بھی مضبوط ہوتی جارہی ہیں لیکن سیکولر پارٹیوں کی بڑھتی ہوئی تعداد، سیکولرزم کے لئے ایک خطرہ ہے۔ یہ تعداد جب جب بڑھے گی سیکولرزم کو شکست فاش سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ۲۰۱۴ء کے الیکشن میں ملک کو کتنے فریب دیئے گئے، کیسے کیسے جھوٹ بولے گئے، کس کس انداز میں اچھے دن آئیں گے کی جگالی کی گئی، کیسے کیسے جھانسے دیئے گئے، مہنگائی ختم ہوجائے گی، غریبوں کے کھاتوں میں پندرہ پندرہ لاکھ روپئے ڈالے جائیں گے، کسانوں کا قرض معاف ہوگا اور کروڑوں لوگوں کو نوکریاں دی جائیں گی وغیرہ وغیرہ لیکن آپ غور کیجئے کہ اس طرح کی خوشنما باتوں کے باوجود اور مشینوں کی کرامتوں کے باوصف بھاجپا پورے ملک سے ۳۱ فیصد ووٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔ ۶۹ فیصد ووٹ اس کے خلاف پڑا۔ یہ ۶۹ فیصد مسلمانوں کا ووٹ نہیں تھا بلکہ اس میں ہندو مسلمانوں کا ملا جلا ووٹ تھا جو یہ ثابت کرتا ہے کہ ہندوستان میں آج بھی گنگا جمنی تہذیب بدستور قائم ہے اور ہندوستان کے باشندے فرقہ پرستی پر یقین نہیں رکھتے بلکہ وہ اس ملک میں ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اور ایک دوسرے سے گلے مل کر زندگی گذارنا چاہتے ہیں لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ ہندوستان کا یہ سیکولرزم اس لئے ہار جاتا ہے کہ سیکولر پارٹیوں کی نیت خراب ہے اور اس میں سب سے زیادہ نیت کانگریس کی خراب رہی ہے۔ اگر کانگریس کی نیت خراب نہ ہوتی تو اس ملک میں فرقہ پرستی کو کبھی بھی فروغ نہ ملتا۔ کانگریس کی بدنیتی سے اور اس کی غفلتوں اور غلط سیاسی چالوں کی وجہ سے بھاجپا جیسی جماعتیں صحت مند ہوئیں اور پھر وہ کانگریس کی گلے کی ہڈی بن کر رہ گئیں۔

اردو زبان کا مسئلہ، کشمیر کا مسئلہ، بابری مسجد کا مسئلہ یہ وہ مسئلے ہیں جنہیں کانگریس نے خود ہوا دی ہے۔ شاہ بانو کیس کو دبانے کے لئے کانگریس نے بابری مسجد کا مسئلہ شروع کیا اور مسجد کا تالہ کھلوا کر وہاں شیلانیاس کرا کر ایک مردہ مسئلہ کو زندہ کرنے کی چال چلی، جس کی وجہ سے وہ مسلمانوں کا اعتماد ہار گئی اور مسلمانوں کے ووٹ سے محروم ہوگئی اور آج تک محروم ہے۔ ابھی تک وہ یوپی میں مسلمانوں کا دل جیتنے میں ناکام ہے اور اقتدار سے محروم ہے۔

خالصتان کی تحریک کو دبانے کے لئے کانگریس نے کشمیر کے مسئلہ کو ابھارا اور ہزاروں کشمیریوں کی جانوں کو قربان کرایا، دورانِ اقتدار اندرا گاندھی کی یہ عادت رہی کہ وہ ایک مسئلہ کو ختم کرنے کے لئے دوسرا مسئلہ پیدا کرتی رہیں لیکن ایک دن وہ خود اسی گندی سیاست کا شکار ہوگئیں۔ ہمارے ملک میں آزادی کے بعد سب سے زیادہ برا سلوک مسلمانوں کے ساتھ ہوا۔ تقسیم ملک کا الزام بھی مسلمانوں پر لگایا گیا، چوں کہ ملک ان سیاسی لوگوں کی سازش سے تقسیم ہوا جو ہندو اور مسلمانوں کے درمیان تفریق رکھنا چاہتے تھے اور اس سلسلے میں وہ سامراجیوں کے اشارہ پر ناچ رہے تھے۔ مسلمانوں کی بدنصیبی یہ ہے کہ اوچھی سیاست کے حاملین نے جب یہ شور مچایا کہ ملک مسٹر جناح کے اشارہ پر تقسیم ہوا تو مسلمانوں نے بھی ہاں میں ہاں ملائی اور وہ ہندوؤں کی سیاست کو سمجھ نہ سکے اور نہ وہ ان انگریزوں کی سیاست کو سمجھ سکے جو اس ملک سے جاتے ہوئے مسلمانوں کو ''پاکستان'' کے روپ میں ایک بہت بڑا صدمہ دے کر جا رہے تھے۔ ملک کی تقسیم سے سراسر نقصان صرف مسلمانوں کو ہوا اور یہ تقسیم ان ہندوؤں نے کرائی جو آزادی کے بعد یہ نہیں چاہتے تھے کہ مسلمان اس ملک میں بھی مضبوط ہوں اور اس تقسیم ملک کے سلسلے میں کانگریس ہرگز ہرگز بےقصور نہیں ہے۔

ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ ایمرجنسی کے بعد کانگریس نے مسلمانوں کو خوف زدہ رکھنے کے لئے آر ایس ایس کی اور ہندو مہاسبھا کی اور کئی فرقہ پرست تنظیموں کی باقاعدہ پرورش کی ہے لیکن جن پارٹیوں کو کانگریس کسی مصلحت کی بنا پر پال رہی تھی ان ہی جماعتوں نے اس کانگریس کو دکھ دیا۔ آج مودی جی کا اصل نشانہ کانگریس ہی ہے۔ افسوسناک بات یہ ہے کہ کانگریس کی اب بھی آنکھ نہیں کھلی ہے، وہ آج بھی ان مسلمانوں سے اظہار ہمدردی بھی نہیں کرتی جس کے ووٹوں سے وہ ہمیشہ اقتدار میں آئی اور جب سے مسلمانوں کا ووٹ منتشر ہوا کانگریس کو کئی صوبوں میں منہ کی کھانی پڑی۔ الیکشن میں سیکولرزم کی ہار کی اصل وجہ یہ ہے کہ سیکولر پارٹیوں کی نیت خراب ہے اور اُس کانگریس کی بھی نیت خراب ہے جو آج بھی سیکولرزم کی امام بنی ہوئی ہے حالاں کہ اس ملک میں فرقہ پرستی کو مضبوط کرنے میں کانگریس کا پورا پورا ہاتھ رہا ہے۔ فرقہ پرستی کی جڑیں کمزور کرنے کے لئے دوسرے صوبوں میں بھی کرناٹک کا سبق دہرانا چاہئے لیکن ان لوگوں سے اور ان پارٹیوں سے غافل نہیں رہنا چاہئے جن کی نیت ہمیشہ خراب رہی اور جنہوں نے صرف اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے سیکولرزم کے نعرے الاپے ہیں، حالاں کہ انہیں سیکولرزم سے کہیں زیادہ صرف اپنا اقتدار عزیز ہے۔

مختلف پھولوں

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوامامہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''جو شخص ادائیگی کی نیت سے قرض لیتا ہے تو خدا تعالیٰ اس کا قرض ادا کر دیتا ہے اور قیامت میں اس کے قرض خواہ کو راضی کر دیتا ہے، لیکن جو شخص دینے کی نیت نہیں رکھتا تو قیامت میں اس کی نیکیاں اس کے قرض خواہ کو دلوائی جائیں گی۔''

اقوال علی رضی اللہ علیہ

☆ تنہائیوں میں اللہ تعالیٰ کی مخالفت کرنے سے ڈرو، کیوں کہ جو گواہ ہے وہی حاکم ہے۔

☆ ظالم کے لئے انصاف کا دن اس سے زیادہ سخت ہوگا جتنا مظلوم کے لئے ظلم کا دن۔

☆ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ ''اگر کسی شخص کو گھر میں چھوڑ کر اس کا دروازہ بند کر دیا جائے تو اس کی روزی کدھر سے آئے گی؟ فرمایا۔ جدھر سے اس کی موت آئے گی۔

☆ اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اپنی اطاعت پر ثواب اور اپنی معصیت پر سزا اس لئے رکھی ہے کہ بندوں کو عذاب سے دور کرے اور جنت کی طرف گھیر لائے۔ (نہج البلاغہ سے انتخاب)

موتی مالا

☆ کتنی عجیب بات ہے کہ لوگ بیماری کے ڈر سے خوراک تو چھوڑ دیتے ہیں مگر افسوس صد افسوس کہ وہ آخرت کے ڈر سے گناہوں کو نہیں چھوڑتے۔

☆ دوستی کسی سے سوچ سمجھ کر کریں، کیوں کہ دوستی کرنے میں ایک پل لگتا ہے اور نبھانے میں پوری زندگی لگتی ہے۔

☆ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ بخیل شخص فقیروں کی سی زندگی بسر کرے گا اور عاقبت میں امیروں کا سا عذاب بھگتے گا۔

☆ عبادت ایسے کرو کہ روح کو لطف آئے جو عبادت دنیا میں مزہ نہ دے گی وہ عاقبت میں کیا جزا دے گی۔

☆ دنیا عاقل کی موت اور جاہل کی زندگی پر ہمیشہ آنسو بہاتی ہے۔

☆ علم وہ ہے جو تمہیں عمل پر آمادہ کرے۔

زاویہ نگاہ

☆ شہرت قربانی سے ملتی ہے، دھوکا دہی سے نہیں۔

☆ بارش کے دنوں میں جو کیڑے مکوڑے اڑنے لگ جاتے ہیں ان کو شاہین کبھی نہیں کہا جا سکتا۔

☆ ندیاں بہت شور مچاتی ہیں لیکن دریا یا سمندر میں گرتی ہیں تو ان کا شور ختم ہو جاتا ہے۔

☆ بچھو کی دم میں زہر ہوتا ہے اور سانپ کے دانتوں میں بدطینت اور برے آدمی کے تمام جسم میں ان دونوں سے زیادہ زہر ہوتا ہے۔

☆ بہادر لوگوں کے دوست بہادر ہوتے ہیں، بزدلوں کو دوست بھی چھوڑ جاتے ہیں۔

☆ جنگل میں شیر، چیتا اور ریچھ پیٹ بھر کے جیتے ہیں تو ہرن، خرگوش اور فاختہ بھی بھوکے نہیں سوتے۔

اسماء

بڑے لوگ بڑی باتیں

☆ شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سوسالہ زندگی سے بہتر ہے۔(ٹیپو سلطان)

☆ مرد محبت میں موسم بہار کی طرح ہوتا ہے اور شادی کے بعد موسم سرما کی طرح۔(شیکسپیئر)

☆ شیشے کے گھر میں رہنے والے کو دوسروں پر پتھر نہیں پھینکنے چاہئیں۔(جارج ہربرٹ)

☆ فتح صرف مستقل مزاج لوگوں کو ہی حاصل ہوتی ہے۔
(نپولین بوناپارٹ)

☆ مشکلات معمولی لوگوں کو جھکنے پر مجبور کر دیتی ہیں لیکن عظیم لوگ مشکلات کو خاطر میں نہیں لاتے۔(واشنگٹن اورنگ)

☆ سونے کی آزمائش آگ میں ہوتی ہے اور بہادر لوگوں کی مشکلات میں۔(سینیکا)

قابل غور

☆ درد سہنے اور جھیلنے میں بہت باریک سا فرق ہے، جو صرف محسوس کیا جا سکتا ہے، دیکھا نہیں جا سکتا۔

☆ اپنے آپ سے مت لڑیئے، آپ ٹوٹ جائیں گے اور کوئی آپ کو نہیں سمیٹے گا۔

☆ اپنے اندر روگ مت پالئے، بے موت مر جائیں گے۔

☆ خوش رہو اور دوسروں کو خوش رہنے دو۔ جیو اور جینے دو، یہ نہیں کہ تم خود تو جل رہے ہو، ساتھ میں دوسروں کو بھی جلاؤ۔

☆ لمحہ، ہر پل ایک اذیت ہمارے ساتھ کر دیتے ہیں مگر پھر بھی ہم ان کا برا نہیں چاہ سکتے، یہ کتنی بڑی اذیت ہے۔

جگمگاہٹ

☆ عورت کی حقیقی محبت دنیا کو جنت بنا دیتی ہے۔(مظفر نگینوی)

☆ اگر عورت نہ ہوتی تو آرٹ بے رنگ، شاعری بے کیف اور ادب پھیکا ہوتا۔(عظمت علی شاہ)

☆ عورت ہر چیز کو خوبصورت، ہر کام کو دلچسپ اور ہر مقام کو گلزار بنا دیتی ہے۔(عتیق احمد عباس)

☆ عورت فطرت کا حسین شاہکار ہے۔(آغا حشر)

☆ عورت مرد کی بہ نسبت زیادہ سخت جان ہے۔(جارج برنارڈ شا)

☆ عورت گھر کی روشنی ہے۔(وارث شاہ)

☆ عورت دنیا کی بہترین ہستی ہے۔(ہز ہائی نس سر آغا خان)

☆ عورت انسان کے لئے بیش بہا عظمت اور آسمانی برکت ہے۔
(کالی داس)

☆ عورت دنیا میں بچوں کی پرورش کر کے ایک عظیم ترین کام سر انجام دیتی ہے۔(امیر عبداللہ شاہ شرق اردن)

☆ عورت ایک ایسی بالاتر ہستی ہے جو آتش نمرود کو گلزار خلیل میں تبدیل کر دیتی ہے۔(سیموئل اسمائکس)

☆ عورت مجموعۂ اخلاق خداوندی ہے۔(ہلپس)

☆ عورت محبت اور ایثار کے لئے تخلیق کی گئی ہے۔
(خلیق احمد نظامی)

☆ دنیا میں ماں سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

(پیر عباس علی شاہ توکلی)

☆ عورت غریب کی جھونپڑی کو بھی اپنی صاف شفاف ہستی سے شیش محل بنادیتی ہے۔ (عتیق احمد عباس)

☆ عورت ایسی حاکم ہے جو دنیا میں بے فوج حکومت کرتی ہے۔

(بلقیس بیگم)

عالم

☆ عالم وہ ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل کرے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ خدا سے ڈرتے رہو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے۔

(حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم)

☆ عالم اگرچہ حقیر حالت میں ہو اسے ذلیل نہ سمجھو۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

☆ خاموشی عالم کے لئے باعث زینت ہے۔ (حضرت علیؓ)

☆ عالم وہی ہے جس کا اپنے علم پر عمل ہو۔ (حضرت علیؓ)

☆ جس کا ظاہر اور باطن ایک ہے وہی عالم ہے۔ (امام غزالیؒ)

☆ جو خود کو جانتا ہے وہی عالم ہے۔

اقوال زرّیں

☆ خدا کی رحمت سے ناامید ہونا کفر ہے۔ (قرآن کریم)

☆ مت رکھ امید کسی سے مگر اپنے رب سے۔

(حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ)

☆ فضول امیدوں سے بچو کہ یہ احمقوں کا سرمایہ ہے۔

(حضرت علی رضی اللہ عنہ)

ناامید نہ ہو کہ اس کا نتیجہ کم عمری ہے۔ (ارسطو)

سنہری باتیں

☆ جب تم بڑوں میں بیٹھو تو ان سے کچھ سیکھو اور جب تم چھوٹوں میں بیٹھو تو ان کو کچھ سکھاؤ۔

☆ سچ اپنے سہارے پر آپ کھڑا رہتا ہے۔ مگر جھوٹ کو قائم رکھنے کے لئے بہت سے جھوٹ اور تراشنے پڑتے ہیں۔

☆ یہ علم کا نقص ہے کہ اس میں اضافے کا خیال نہ ہو، مزید علم کی خواہش کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ آدمی اپنے علم سے فائدہ نہیں اٹھا رہا ہے۔

قابل محبت

☆ محبت ان سے کرو جن کا اخلاق اچھا ہو۔

☆ محبت ان سے کرو جو بڑوں کا احترام کرتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو والدین کے فرمانبردار ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو راست گو ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو صاحب ایمان ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو نماز پڑھتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو پڑوسی کا حق نبھاتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے احکام بجالاتے ہوں۔

☆ محبت ان سے کرو جو خدا کے فرائض کے پابند ہوں۔

روایت

مولانا رومی اپنے وقت کے سب سے بڑے عالم ہونے کی حیثیت سے دربار شاہی میں عالی مقام رکھتے تھے۔ ایک روز مولانا ایک تالاب کے کنارے بیٹھے مطالعہ میں مصروف تھے، شمس ادھر سے گزرے تو کتابوں کے ڈھیر دیکھ کر مولانا سے پوچھا۔

"یہ کیا ہے؟"

انہوں نے جواب دیا۔ "یہ وہ ہے جس کی تمہیں خبر نہیں۔

مولانا جنہیں اپنے علم پر بے حد ناز تھا طنزاً کہنے لگے۔ ان کے یہ کہنے کی دیر تھی کہ یہ کتابوں کے ڈھیر میں آگ لگ گئی۔ مولانا نے گھبرا کر شمس سے پوچھا

"یہ کیا ہے؟"

انہوں نے بڑے تحمل سے کہا۔ "یہ وہ ہے جس کی تمہیں خبر نہیں۔"

مولانا یہ جواب سن کر بے حد پشیمان ہوئے اور انہیں احساس ہوا کہ روحانیت کے بغیر دنیاوی علم مکمل نہیں ہوسکتا، اسی تالاب کے کنارے

مولانا رومیؒ نے شمس تبریزیؒ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

زندگی

☆ جو لوگ زندگی کو مقدس فریضہ سمجھ کر گزارتے ہیں وہ کبھی ناکام نہیں ہوتے۔

☆ بے مقصد زندگی اس کشتی کی مانند ہے جو کھلے سمندر میں ہو اور جس کے پتوار نہ ہوں۔

☆ زندگی ایک اکھاڑا ہے جس میں کسی کو ہار اور کسی کی جیت ہوتی ہے۔

☆ کتنا خوش قسمت ہے وہ انسان جس کی زندگی کا انجام اس کے آغاز جیسا ہو۔

☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول، بکھیرتے جاؤ، کسی دن باغ لگا ہوا پاؤ گے۔

☆ زندگی ایک سگریٹ ہے جو ہر گھڑی راکھ میں تبدیل ہو رہی ہے۔

☆ اگر ہمیشہ زندہ رہنا چاہتے ہو تو اپنی زندگی قوم کیلئے وقف کر دو۔

اگر چاہتے ہو

☆ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے روز تمہارا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمکے تو کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری شفاعت کریں تو کثرت سے درود شریف پڑھا کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ قیامت کے دن عرش معلیٰ کا سایہ نصیب ہو تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو زندہ کرو۔

☆ اگر پل صراط سے بجلی کی طرح گزرنا چاہتے ہو تو فرض نماز کی پابندی کرو۔

☆ اگر چاہتے ہو کہ غنی بنو تو قناعت اختیار کرو۔

☆ اگر معزز بننا چاہتے ہو تو مخلوق کے سامنے ہاتھ نہ پھیلاؤ۔

☆ اگر عالم بننا چاہتے ہو تو تقویٰ اختیار کرو۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ بے بسوں کی مدد کرنا، مجبوروں کی ضرورت پوری، بھوکوں کو کھانا کھلانا عذاب دوزخ سے محفوظ رکھتا ہے۔

☆ مومن کی معراج نماز ہے اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں ہوسکتا۔

☆ اللہ سے محبت کرنے والوں کا وہ مقام ہے جو ملائکہ کو بھی نصیب نہیں ہوا۔

☆ عارف وہ ہے جو ''راہ عشق'' میں اللہ کے سوا کچھ نہ دیکھے۔

☆ حاجت روائی کے لئے ''سورۂ فاتحہ'' کثرت سے پڑھا کرو۔

منتخب اشعار

اپنے اخلاق کی عظمت کو بڑھا کر دیکھو
تجربہ ہے مرا پتھر بھی پگھل جائے گا

☆

وہی مسند پہ قابض ہوگئے ہیں
جنہیں جیلوں میں ہونا چاہئے تھا

☆

درندوں کی حدیں قائم ہیں لیکن
حدیں سب توڑ ڈالیں آدمی نے

☆

کوئی چراغ نہ آنسو نہ آرزوئے سحر
خدا کرے کہ کسی گھر میں ایسی شام نہ ہو

☆

اپنے پُرکھوں کی وراثت کو سنبھالو ورنہ
اب کی برسات میں یہ دیوار بھی گرجائے گی

☆

میں نے مٹی کے کھلونوں کو اڑھادی چادر
جب بھی برسات میں بادل کو اُمنڈتے دیکھا

☆

جس طرف جاؤں اُدھر عالمِ تنہائی ہے
جتنا چاہا تھا تجھے اتنی سزا پائی ہے

☆

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۷ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہو چکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کر کے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔
ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔
ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ : (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

قسط نمبر: ۱۵

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اکثر اکابرین کی رائے یہ ہے کہ اسم اعظم ''اَللّٰھُمَّ'' ہے اور جب کوئی بندہ اس اسم کے ساتھ اپنے رب کو پکارتا ہے تو رب فی الفور اس کی طرف متوجہ ہوجاتا ہے اور اس کی فریاد سنتا ہے اور پھر فوراً ہی رحمت کی ہوائیں اس کے لئے چل پڑتی ہیں۔

علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ''اَللّٰھُمَّ'' ہی کو بتایا گیا ہے۔ انہوں نے کئی بزرگوں کے اقوال نقل کرتے ہوئے ''اَللّٰھُمَّ'' ہی کو اسم اعظم قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ کسی بھی پریشانی میں اگر اس اعظم کے ذریعہ بندہ اپنے رب کو پکاریں گے تو اس کی پکار سنی جائے گی اور اس کے مسائل حل ہوں گے، یہ اسم بار بار قرآن حکیم میں استعمال ہوا ہے اور اس کے پڑھنے کے بے شمار فوائد لوگوں کے سامنے آئے ہیں۔

مشہد بزرگ ابن شمیلؒ کا قول ہے کہ جس نے اپنی زبان سے ''اَللّٰھُمَّ'' ادا کردیا گویا کہ اس نے تمام اسماء حسنیٰ کا ورد کرلیا، اس اسم کی وہ برکتیں ہیں کہ ان کا شمار کرنا ممکن نہیں ہے۔ حضرت ابورجاؒ کا فرمان ہے کہ ''اَللّٰھُمَّ'' کے میم میں ایک خزانہ پوشیدہ ہے اور اس میم میں اللہ تعالیٰ کے ستر ناموں کی خوشبو موجود ہے۔ اکثر اولیاء کرام اس ''اسم اعظم'' کے ذریعہ اللہ کا قرب حاصل کرتے تھے اور اس کا بہ کثرت ورد کرکے وہ مستجاب الدعوات بن گئے تھے۔

اکثر اولیاء کرام کا دعویٰ ہے کہ اسم اعظم ''ھُوَ'' ہے اس اسم اعظم کے بے شمار روحانی قوتیں اور نورانی خزینہ مضمر ہیں۔ چنانچہ اولیاء کرام کی تاریخ گواہ ہے کہ اکثر مشائخ نے اپنی روحانی قوتیں بڑھانے کے لئے ''ھُوَ'' کی ضربیں لگائی ہیں اور اس ''ہو'' کے ذریعہ عالم ناسوت میں اپنا مقام مقرر کیا ہے۔ حضرت سلطان شاہ سخی باہوؒ اس ''ہو'' کا عامل تھے اور اس کے ذریعہ دنیا اور دنیا والوں پر اپنا تصرف کیا کرتے تھے۔

حضرت امام فخر الدین رازیؒ نے بھی اسی ''ہو'' کو اسم اعظم مانا ہے اور اللہ کی قربت حاصل کرنے کے لئے اس کو قوی ترین قرار دیا ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس پر جہنم کی آگ حرام ہوجائے تو اس کو چاہئے روزانہ ''ہو'' کو ۲۹ مرتبہ صبح شام پڑھ لیا کرے۔

اکثر علماء کرام نے کہا ہے کہ اسم اعظم ''لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ'' ہے۔ مسند احمد نے یہ قول نقل کیا ہے کہ ''لَآ اِلٰـهَ اِلَّا ھُوَ'' اسم اعظم ہے اور اس میں رب جلالہ کا جلال اور جمال دونوں ہی پوشیدہ ہیں، چنانچہ اکثر صوفیاء اور اولیاء اسم اعظم کے ورد کو اپنے معمولات میں شامل رکھتے تھے۔ اسی اسم اعظم سے آیت الکرسی شروع ہوتی ہے جس کے نزول کے وقت آسمان کے کناروں پر ستر ہزار فرشتے حفاظت کے لئے مامور کئے گئے تھے اور اس بات کا خطرہ تھا کہ شیاطین اس روحانی دولت کو اُچک نہ لیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص شیاطین کی شرارتوں سے اور جنات کی ریشہ دوانیوں سے محفوظ رہنے کے خواہش مند ہوں ان کو چاہئے کہ اس اسم اعظم کو اپنے ورد میں رکھیں اور ایک تسبیح صبح شام اس کی پڑھ لیا کریں۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ چشم خلائق میں مقبول اور معزز ہونے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد اس اسم اعظم کو سو (۱۰۰) مرتبہ پڑھنے کا معمول بنانا چاہئے، چند مہینوں کے بعد پڑھنے والے کو یہ محسوس ہوگا کہ دنیا والے اس کی طرف کھنچے آرہے ہیں اور اس کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لئے بے قرار ہیں۔

ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ مرض نسیان سے نجات حاصل کرنے کے لئے اس اسم اعظم سے مدد لینی چاہئے، طریقہ یہ ہے کہ جمعرات کا روزہ رکھیں کہ ایک چینی کی رپورٹ پر ''بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَآ اِلٰـهَ اِلَّا ھُوَ'' اور گلاب و زعفران سے لکھ لیں اور افطار کے وقت بارش کے پانی سے یا چشمہ کے پانی سے دھوکر اس سے روزہ افطار کرے، اس عمل کو لگاتار ۷ جمعرات کرلیں ان شاء اللہ نسیان سے نجات مل جائے گی اور اس کے بعد جو بھی یاد کرے گا ہمیشہ یاد رہے گا، حافظہ کرنے والے بچوں کے لئے یہ عمل تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ چشمہ کا پانی دستیاب نہ ہو تو ٹوبل کا پانی بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔ دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رہنے کے لئے اس اسم اعظم کو لکھ کر اپنے پاس رکھے، ان شاء اللہ حاسدوں، بدخواہوں اور دشمنوں کی شرارتوں سے محفوظ رہے گا۔ (باقی آئندہ)

علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔قرآن حدیث میں علم کوفلاح اور کامیابی کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے اور اہل علم کی بہت زیادہ فضیلت بیان کی گئی ہے۔ علم انسان کو پستی سے بلندی کی طرف لے جاتا ہے۔ یہ ادنیٰ کو اعلیٰ بناتا ہے۔غیر تہذیب یافتہ اقوام کو تہذیب کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معاشرے میں اہل علم افراد کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔علم کی اہمیت کے حوالے سے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر ذکر آیا ہے۔ چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے کعبے کی تعمیر مکمل کی اور وہاں چند لوگ آکر آباد ہو گئے تو دعا فرمائی "اے ہمارے رب! ان ہی میں سے رسول پاک بھیج جو ان کے پاس تیری آیتیں پڑھے، انہیں کتاب وحکمت سکھائے اور انہیں پاک کرے، یقیناً تو حکمت والا ہے۔"

اسلام کی پہلی تعلیم اور قرآن پاک کی پہلی آیت جو اللہ نے اپنے نبی ﷺ پر نازل فرمائی، وہ علم ہی پر مشتمل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "پڑھ اپنے رب کے نام سے، جس نے پیدا کیا، جس نے انسانوں کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھ، تیرا رب بڑے کرم والا ہے، جس نے قلم کے ذریعہ سکھایا، جس نے انسان کو وہ سکھایا جسے وہ نہیں جانتا تھا۔" (سورۂ علق)

علم دین کی ضرورت واہمیت کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ جس ذات کے اندر اللہ تعالیٰ نے کائنات کی تمام خوبیاں یکجا پیدا کردیں، اس لئے خود کو معلم کے طور پر پیش کیا اور فرمایا "بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

نبی کریم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں متعدد مقامات پر علم حاصل کرنے پر زور دیا ہے۔ چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "علم کا طلب کرنا ہر مسلمان مرد، عورت پر فرض ہے۔"

ان احادیث مبارک میں علم کا حصول ضروری قرار دیا گیا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ نبی کریم ﷺ کے واضح فرمان کے باوجود ہمارے یہاں آج بھی بہت سی خواتین کو تعلیم جیسی نعمت سے محروم رکھا جاتا ہے حالاں کہ ایک تعلیم یافتہ عورت ہی ایک بہترین خاندان کی بنیاد رکھ سکتی ہے۔

علم کی فضیلت بالخصوص دین کا علم حاصل کرنے کے متعلق ایک حدیث مبارکہ ہے جسے حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے روایت کیا ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ کا گزر دو مجالس پر ہوا جو آپ ﷺ کی مسجد میں ہو رہی تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا "دونوں مجالس خیر اور نیکی کی مجالس ہیں۔" ایک مجلس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: "یہ لوگ اللہ سے دعا اور مناجات میں مشغول ہیں" اور دوسری مجلس کے بارے میں فرمایا "یہ لوگ دین سیکھتے ہیں اور نہ جاننے والوں کو سکھانے میں مصروف ہیں۔ لہٰذا ان کا درجہ اور مرتبہ بلند ہے اور میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں۔" پھر آپ اس علمی مجلس میں تشریف فرما ہوئے۔

قسط نمبر: ۱۹

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

غسل توبہ

یہ مشائخ ذکر بتانے سے پہلے یہ توبہ کی بیعت کرواتے ہیں تاکہ پچھلے گناہ معاف ہوں اور آئندہ نیکوکاری کی زندگی نصیب ہو، دیکھیں نا، آپ اگر خوشبو لگانا چاہیں تو صاف ظاہر ہے کہ پہلے صابن سے نہاتی ہیں، جسم، کپڑے صاف ستھرے ہوتے ہیں، پھر خوشبو لگاتی ہیں، پسینے والے جسم پر کوئی عقل مند خوشبو نہیں لگاتا، اسی طرح جو انسان ذکر واذکار کرنا چاہے تو پہلے بیعت کے ذریعہ باطنی غسل کرلے اور پھر اللہ کا ذکر، نبی علیہ السلام پر درود وغیرہ کے ذکر واذکار کرے تاکہ ان کی خوشبو اس پر آجائے تو یہ بات سمجھی تو بہت آسان ہے اس میں کوئی رکاوٹ نہیں۔

استفادہ کیسے کریں؟

دنیا کے علوم سیکھنے کے لئے دنیا کے استاذ کی ضرورت ہوتی ہے اور دین کا علم سیکھنے کے لئے دینی استاذ کی ضرورت ہوتی ہے، فرق اتنا ہے کہ مرد تو اپنے شیخ کی صحبت، خدمت میں بیٹھ کر سامنے سیکھتے ہیں اور عورتیں پردہ میں رہ کر مردوں کے واسطے سے سیکھتی ہیں، وعظ ونصیحت کی محفل میں آسکتی ہیں، شیخ کے بتائے ہوئے معمولات کو کرسکتی ہیں، اتنا کرنے سے اللہ تعالیٰ ان کے دلوں کو بھی صاف فرمادیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ولایت کا میدان مردوں کے لئے بھی کھلا رکھا، عورتوں کے لئے بھی کھلا رکھا، اس لئے اس امت میں کتنی عورتیں ایسی گزریں جو بڑی ولیہ بنیں، رابعہ بصریہؒ اللہ کی نیک بندی اتنی بڑی عارفہ تھیں کہ حسن بصریؒ درس قرآن دینے کے لئے ان کا انتظار کرتے تھے، لوگ پوچھتے حضرت درس شروع کریں دیر ہورہی ہے، دیر ہورہی ہے اگر وہ بوڑھی عورت نہ بھی آئی تو کیا ہوا، حسن بصریؒ فرماتے کہ جو غذا میں نے ہاتھیوں کے لئے تیار کی، وہ تم چیونٹیوں کو میں کیسے کھلادوں؟ اتنی ان کی معرفت تھی اللہ کے بارے میں اور اس امت میں کتنی نیک بیبیاں ایسی گزری ہیں کہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت کے نور سے اپنے سینوں کو بھرلیا تھا تو اس کو بیعت کہتے ہیں اور

الحمدللہ اس کی برکات ہوتی ہیں، کیوں کہ اس موضوع پر کھل کر بات کرنے کی کبھی فرصت نہ ملی، موقع نہ ملا آج پہلی مرتبہ اس پر بات کررہے ہیں تو کچھ تھوڑی سی کارگزاری بھی آپ کے سامنے کہہ دیں کہ تاکہ آپ کو تعارف ہوجائے کہ اس راستہ پر کیسے بندے کی زندگیاں بدلتی ہیں۔

شرابی جوان کیسے بدلا؟

یہ عاجز ایک مرتبہ کسی ایئرپورٹ پر بیٹھا تھا، کافروں کا ملک تھا، ایک نوجوان دیکھنے میں بہت خوبصورت Personality اپنے ہاتھ میں شراب کی بوتل لئے پیتا ہوا جارہا تھا، جب قریب سے گزرا اور اس نے اس عاجز کی طرف دیکھا تو پانچ دس قدم آگے جانے کے بعد پھر واپس آیا اور Helo, Hi کرنے کے بعد مجھے کہتا ہے۔

I Want to be like you.

میں آپ کے جیسا بننا چاہتا ہوں۔

تو میں نے اس کی طرف دیکھا کہ منہ سے شراب کی بو آرہی ہے، ہاتھ میں اس نے شراب کی بوتل پکڑی ہوئی ہے، یہ عاجز سمجھا کہ شاید یہ اس وقت اپنے ہوش میں نہیں، پرواز کررہا ہے اور اس کو فقیر کا یہ لباس اچھا لگا، لہٰذا پوچھا کہ آپ کو یہ پگڑی عمامہ اور جبہ وغیرہ اچھا لگا؟ کہنے لگا۔

No,IWant to be like you, I see some Light on your face

میں تمہارے جیسا بننا چاہتا ہوں اس لئے کہ تمہارے چہرے پر مجھے کچھ روشنی محسوس ہورہی ہے۔

دل میں فوراً خیال آیا کہ اے اللہ ہوسکتا ہے اس کی یہ ہدایت کا وقت ہو تو اس عاجز نے کہا۔

You can be even better than me.

آپ تو مجھ سے بھی بہتر ہوسکتے ہیں، وہ کہنے لگا

Ok, I am Just oming

سامنے ایک واش روم Washroom تھا وہ نوجوان سیدھا اس

میں چلا گیا اور اس نے دیکھتے دیکھتے وہ بوتل شراب کی ردی کی ٹوکری میں پھینک ماری اور پھر اس نے اپنا ہاتھ منہ دھویا کلی کی صاف ہوکر پھر اس عاجز کے پاس آکر کرسی پر بیٹھ گیا اور کہنے لگا۔

Let me introduce my self

میں آپ کو اپنے بارے میں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔

میں نے کہا ٹھیک ہے، کہنے لگا یہ میرا نام ہے، میں نے ٹوکیو یونیورسٹی جاپان سے کمپیوٹر انجینئرنگ میں M.S.C. کی ہوئی ہے اور ایک کمپنی کے اندر میں منیجر کے طور پر کام کرتا ہوں آپ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ نے مجھے کتنی اچھی جوانی دی، خوبصورتی دی اور میری Job بہت اچھی ہے اور میرے آفس Office میں اِدھر اُدھر ارد گرد ہر طرف لڑکیاں کام کرتی ہیں، میرا کوئی دن گناہوں کے بغیر نہیں گزرتا ہے، مجھے دائیں بائیں کہیں نہ کہیں سے روز گناہ کی آفر Offer ہوتی ہے اور میں ڈیلی Daily گناہ کرتا ہوں تو اب آپ مجھے بتائیں کہ میں آپ جیسا کیسے بن سکتا ہوں؟ پھر کہنے لگا کہ میرے بارے میں یہ سمجھ لیں کہ

I eat everything, I do everything

میں ہر کام کرتا ہوں اور ہر چیز کھاتا ہوں۔

ان دو لفظوں میں اس نے اپنی زندگی کی پوری ترتیب بتادی، اب ایسی اس نوجوان کی زندگی اور وہ کہتا ہے کہ جی میں نیک بننا چاہتا ہوں اس عاجز نے اسے بتایا کہ بھئی توبہ کے کلمات پڑھو اور ایک ذکر قلبی کا طریقہ ہے، یہ عاجز آپ کو بتائے گا، وہ کرنا! اس کی برکت آنکھوں سے دیکھنا وہ کہنے لگا مگر مجھے یہ بتائیں کہ میں گناہ سے کیسے بچ سکتا ہوں یہ تو میرے آگے پیچھے ہر وقت حور پریاں پھرتی ہیں، یہ مجھے گناہ سے پیچھے رہنے نہیں دیتیں، اس عاجز نے کہا کہ آپ کے لئے بچنا مشکل ہے، اللہ تعالیٰ کے لئے بچانا آسان ہے، آپ اس عمل کو کر کے دیکھو! پھر اس کی برکتیں دیکھنا کہنے لگا ٹھیک ہے وہیں بیٹھے بیٹھے اس عاجز نے اس کو بیعت کلمات پڑھائے اور یہی ذکر کا طریقہ سمجھایا اور وہ نوجوان چلا گیا یہ عاجز بھی اپنی Flight چلا گیا۔

تین مہینے کے بعد اس کا خط آیا، اس عاجز نے اب بھی اپنے ریکارڈ میں اس خط کو محفوظ رکھا ہے تو اس خط میں اس نے دو باتیں لکھیں، پہلی بات تو اس نے یہ لکھی کہ میں پانچ وقت کی نماز تو پڑھتا ہی ہوں کبھی کبھی تہجد کی بھی نماز نصیب ہو جاتی ہے، یہ اس نے پہلا Point لکھا اور دوسرا Point اس نے لکھا میں اس بات پر حیران ہوں کہ گناہوں کے سمندر میں رہتے ہوئے میں گناہوں سے کیسے بچا ہوا ہوں، اس عاجز نے پھر اس کا جواب تفصیلی لکھا اور اسے سمجھایا کہ ہمارے بزرگ فرماتے تھے، ہمارے بڑوں کی دعائیں ہمارے گرد پہرا دیا کرتی ہیں۔

دور بیٹھا کوئی تو دعائیں دیتا ہے
میں ڈوبتا ہوں سمندر اچھال دیتا ہے

اللہ تعالیٰ بندے کی گناہوں سے حفاظت فرما لیتے ہیں۔

بیعت نے پولیس والے کو بدل دیا

اپنے ملک کے ایک شہر میں ایک مرتبہ اس عاجز نے بیان کیا، جب بیعت کے لئے لوگ اکٹھے ہوئے تو اس عاجز نے دیکھا کہ ایک آدمی دوسرے کو کہہ رہا ہے کہ تم بھی بیعت ہو جاؤ، تم بھی بیعت ہو جاؤ، وہ کہتا ہے ہو جاؤں گا، ہو جاؤں گا۔ اس عاجز نے جب دیکھا تو ان سے کہا کہ کیوں اصرار کر رہے ہو، یہ تو خوشی کی بات ہے، دل کے سودے ہیں، تو وہ آدمی پھر اس عاجز کے پاس گفتگو کرنے لگا۔ حضرت میں اس علاقہ کے پولیس اسٹیشن کا انچارج ہوں، یہ میرے بڑے بھائی ہیں، خود بھی بیعت ہونا چاہتے ہیں اور مجھے بھی کہتے ہیں بیعت ہونے کے لئے مگر میں کیا بیعت کروں گا، آپ کو پتہ ہی ہے کہ پولیس والوں کی زندگی کیا ہوتی ہے اس عاجز نے کہا کہ آپ کے لئے بھی نیکی کا راستہ کھلا ہے، وہ انسپکٹر آگے سے کہتا ہے۔ حضرت! میری زندگی اتنی گندی ہے جو گناہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں وہ گناہ میں نے کیا ہوا ہے، اب بتائیے! کہ جو بندہ اپنی زبانی کہہ رہا ہے کہ جو گناہ آپ سوچ بھی نہیں سکتے ہیں وہ گناہ میں نے کیا ہوا ہے، اس عاجز نے کہا کہ اس کے باوجود آپ کے لئے بھی نیکی کا راستہ کھلا ہے، کہنے لگا اچھا حضرت پھر مجھے بیعت کر لیں، وہ انسپکٹر پولیس کا بیعت ہو گیا، یہ عاجز پھر اگلی جگہ چلا گیا، کوئی چار مہینے کے بعد دوبارہ پھر اسی جگہ ایک کالونی میں جانے کا موقع ملا، عصر کی نماز پڑھی تو جیسے ہی جانے کے لئے اٹھے کوئی آدمی آیا اور اس نے پیچھے سے آکر بندے کو پکڑ لیا، اب یہ عاجز بڑا حیران کہ یہاں میرا بچپن کا کوئی ہم سبق وغیرہ تو ہے نہیں کہ جو اس قسم کی بے تکلفی کی حرکت کرے، یہ کون آدمی ہے جس

نے آ کر مجھے پیچھے سے جکڑ لیا، تھوڑی دیر تو صبر کیا، جب چھوڑا تو اس کا چہرہ دیکھا تو پھر چھوٹی چھوٹی اس کے چہرے پر داڑھی تو فوراً دل میں خیال آیا کہ یہ تو وہی پولیس انسپکٹر ہے، اس عاجز نے کہا۔ تھانیدار صاحب کیا حال ہے تو جب یہ کہا تو اس نے فوراً آگے سے جواب دیا، حضرت تھانیدار تو اس دن مرگیا تھا اب آپ کا غلام زندہ ہے، پھر مسجد کے نمازیوں کے سامنے اس نے کہا، آن ڈیوٹی ایس، ایچ، او کہنے لگا۔ حضرت اب میں نے چہرے پر سنت سجالی ہے، نیک بن گیا ہوں، میں تہجد کی نماز روزانہ گھر میں پڑھتا ہوں اور فجر کی اذان روزانہ اس مسجد میں آ کر میں خود دیا کرتا ہوں، ایسی برکت کہ علاقہ کا آن ڈیوٹی ایس، ایچ، او (S.H.O) گھر میں تہجد پڑھتا ہے اور محلہ کی مسجد میں آ کر فجر کی اذان دیتا ہے، یوں اللہ تعالیٰ زندگیوں کو بدل دیتے ہیں، اس بیعت اور نسبت کی اللہ تعالیٰ کے یہاں بڑی برکت ہے۔ اللہ تعالیٰ بندے کو ظاہری مصیبتوں سے بھی بچاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اخلاقی مصیبتوں سے بھی بچاتے ہیں۔

پھانسی سے کیسے بچا؟

چنانچہ ایک نوجوان فیکٹری میں منیجر تھا، اس عاجز کا کسی زمانہ میں ساتھی تھا، ایک دفعہ وہ مہمان خانہ میں آیا ہتھکڑی لگی ہوئی، دو پولیس والے ساتھ تھے، یہ عاجز دیکھ کر بڑا حیران ہوا اس نے ایم ایس سی M.S.C. Chemistry کیمسٹری کی ہوئی تھی .M.B.A کیا ہوا تھا، بڑا Learned بچہ تھا اور ایک منیجر کے طور پر کسی فیکٹری میں کام کررہا تھا، اس حالت میں دیکھ کر یہ عاجز بڑا حیران ہوا، پوچھا کیا بنا؟ حضرت میرے اوپر اس وقت قتل کا مقدمہ ہے، میں جیل سے سپرنٹنڈینٹ پولیس سے اسپیشل اجازت لے کر آپ سے دعا کروانے کے لئے آیا ہوں اور یہ پولیس والے میرے ساتھ ہیں، پوچھا بنا کیا؟ اس نے عجیب ہی اسٹوری Story سنائی۔

کہنے لگا بڑے بھائی کی شادی ہوئی رشتہ دار لڑکی کے ساتھ، چار چھ مہینے بڑے اچھے گزرے، ایک دن معمولی بات میں دونوں میں بحث تکرار ہوگئی تو میری بھابھی روٹھ کر اپنے میکے چلی گئی، ہمارے گاؤں سے ان کے گاؤں کا فاصلہ کوئی ایک میل کا، آمنے سامنے گاؤں ہیں، میں جب شام ڈیوٹی سے واپس گھر گیا، پتہ چلا کہ بھابھی روٹھ کر چلی گئی، میں نے بڑے بھائی کو سمجھایا، ہم سب ایک خون کے ہیں، ہمیں جانا چاہئے اور بھابھی کو منا کر لانا چاہئے، یہ نوجوان اپنے پورے خاندان میں سب سے زیادہ باعزت سب سے زیادہ تعلیم یافتہ، پورا شہر اس کی عزت کرتا تھا، اتنے اچھے اخلاق والا اتنا پیارا نوجوان کہنے لگا اپنے بھائی کو گاڑی میں بٹھایا، میں نے کہا چلو بھابھی کو لے کے آتے ہیں، ان کے گھر گئے، بڑے اچھے طریقے سے ملے، انہوں نے چائے بنائی، بسکٹ دیئے کھائے پیئے۔

میں نے کہا بھابھی! ہمارا تعلق ایک نہیں کئی طرح کا ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں پر نہیں روٹھا کرتے، چلیں آپ گھر چلیں! بھابھی بھی تیار ہوگئی اس نے بھی اپنا سامان سمیٹ لیا، سامان گاڑی میں رکھ لیا، جب بیٹھنے لگے بھابھی نے کچھ بات کردی جس کو سن کر پھر میرا بھائی بھڑک اٹھا اس نے بھی کوئی سخت لفظ کہہ دیا تو بھابھی آگے سے بول پڑی، بھائی بول پڑا، دونوں نے ایک دوسرے سے پھر بحث وتکرار شروع کردی، اتنے میں بھابھی کا چھوٹا بھائی آگیا، کون ہوتے ہو تم میری بہن کو اس طرح کہنے والے! اب عورت کی جو لڑائی تھی وہ مردوں میں آگئی، دونوں میں ہاتھا پائی شروع ہوگئی، جب دونوں میں ہاتھا پائی ہونے لگی تو اس کا ایک بھائی بھاگا اور وہ اپنے کمرے کے اندر سے گن نکال کے لایا کہ تو کون ہوتا ہے میرے بھائی پہ ہاتھ اٹھانے والا، اب جب وہ قریب آیا تو میرے بھائی نے اپنی جان بچانے کے لئے اس کے گن کے رخ کو جو موڑا تو وہ اسی کی طرف ہوگیا، جس کے ہاتھ میں گن تھی اور ٹریگر Trigger دب گیا، جھگڑے کے اندر جو بندوق چلی تو جو لانے والا بندہ تھا وہ خود موقع پر ڈھیر ہوگیا، مرگیا، ہم تو یہ ذہن میں سوچ ہی نہیں سکتے تھے کہ یہ واقعہ پیش آئے گا، میں نے انہیں کہا کہ اس کو اٹھائیں ہاسپٹل لے جاتے ہیں، مگر وہ تو اسی وقت ہی ٹھنڈا ہوگیا، اس کے بھائیوں نے مجھے پکڑ لیا اور میری بھابھی کہنے لگی کہ ہاں اس پر مقدمہ بنوائیں گے اور ہم اپنے بھائی کے بدلے میں اس کو پھانسی لگوائیں گے، تو میرا بھائی بھاگ گیا اب وہ بھابھی ایسی چالاک کہ اپنے خاوند کو بچارہی ہے اور مجھے کہنے لگی اس کو پھانسی چڑھوائیں گے، یہ ان کے خاندان کا سب سے زیادہ Respected بندہ ہے، پولیس آگئی، میں مجرم کے طور پر موقع پر پکڑا گیا، Dead Body بھی مل گئی، گن بھی مل گئی، گواہ بھی مل گئے جو بھی کسی بندے کے قتل کا پروف Proof ہوسکتا ہے وہ سب کا سب سو فیصد موجود، مجھے جیل پہنچادیا

گیا، ہتھکڑیاں بیڑیاں لگادی گئیں۔

میرے وکیل نے کہا کہ پولیس نے مقدمہ ایسا زبردست درج کیا ہے کہ آپ کے بچنے کی سو میں ایک حصہ بھی امید نہیں ہے، دیوار پر لکھا مجھے نظر آرہا ہے کہ مجھے پھانسی دیدی جائے گی، میں دعائیں کرتا رہا، آپ کا خیال آیا، میں نے آپ کے بارے میں پتہ کروایا تو پتہ چلا کہ بیرون ملک گئے ہوئے تھے، پتہ چلا کہ آپ واپس آئے ہیں تو میں نے پھر پولیس جو جیل کا سپرنٹنڈینٹ تھا اس سے بہت بڑی سفارش کرواکے اجازت لی کہ میں آپ سے دعائیں کروانے کے لئے آنا چاہتا ہوں اور چونکہ وہ بھی آپ کو جانتا تھا اس نے پولیس والوں کو ساتھ بھیج دیا کہ جاؤ پیر صاحب سے دعا کروا کر آؤ، اس لئے اب میں یہاں بیٹھا ہوں اب آپ مجھے بتائیں میں آپ کا Colleague (ساتھی) ہوں اتنا میں آپ کا محبت کرنے والا دوست ہوں ممکن ہے، میری آپ سے یہ آخری ملاقات ہو اور یہ کہہ کر کے اس نوجوان نے رونا شروع کردیا اب ایک بے گناہ نوجوان اور اس کی عمر بھی کوئی اٹھائیس سال تھی اور اس کی شادی میں بھی کوئی چھ مہینے تھے اتنی پیاری اس کی شخصیت اتنے موٹ موٹے آنسو اس کے گر رہے ہیں اور کہہ رہا ہے یہ میری آپ کی ممکن ہے آخری ملاقات ہو، کہنے لگا بتائیں میں کیا کروں؟

اس عاجز نے اسے بتایا کہ ایک نعمت ہے کہ اللہ رب العزت نے مشائخ کے سینے میں ڈالی ہے آپ اس نسبت سے اپنا تعلق جوڑیں اور اللہ کے حضور اس نسبت کو پیش کریں اللہ تعالیٰ کے یہاں نسبت کی بڑی لاج ہے، اس نے کہا جو کہیں میں کرنے کو تیار ہوں، چنانچہ اس عاجز نے اس کو یہی بیعت توبہ کے کلمات پڑھائے اور اس کو ذکر مراقبہ کا طریقہ بتایا اور یہ بات سمجھائی کہ جب بھی نماز پڑھنا بس یہ دل میں دعا کرنا کہ اے اللہ! میں ان مشائخ کے ساتھ روحانی تعلق رکھنے والا ایک غلام ہوں، ایک مصیبت میں مبتلا ہوں ان مشائخ کی برکت سے مجھے مصیبت سے نجات عطا فرمایئے، وہ نوجوان پرنم آنکھوں کے ساتھ چلا گیا۔ اس عاجز کو پھر کہیں باہر جانا تھا ملک میں، پھر چلا گیا، تین چار مہینے کے بعد پھر واپس جب اپنے ملک میں پہنچا، میں گھر میں تھا بیٹے نے ایک مٹھائی کا ڈبہ لا کر دیا کہ جی مہمان خانہ میں کوئی آدمی آئے ہیں، انہوں نے سلام بھیجے ہیں اور مٹھائی آپ کے لئے لائے ہیں، مٹھائی کے ڈبے پر دیکھا تو ان کا نام لکھا ہوا تھا، عاجز بڑا حیران ہوا، فوراً مہمان خانہ میں پہنچا دیکھا تو وہ ہنستا مسکراتا چہرہ سامنے تھا، میں نے پوچھا کہ آپ آزاد ہوگئے؟ بچ گئے؟! کہنے لگا حضرت یہ تو کوئی کرامت ہی ہوگئی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ترس کیا، بھئی کیسے؟

کہنے لگا کہ مسئلہ یہ بنا کہ جب Dead BODY کا پوسٹ مارٹم Postmortem کیا گیا تو جو سرجن اس کا پوسٹ مارٹم کر رہا تھا اس نے اس کے جسم سے جو گولی نکالی جس سے اس کی Death ہوئی تھی تو اس کی پیمائش تو اس نے ملی میٹر میں کی، مگر غلطی سے لکھتے ہوئے اس کو انچ یونٹ میں لکھ دیا یعنی سائز اس کا اس نے ملی میٹرک سسٹم Mili metrec System میں لیا، مگر ہائی مسٹک By mistake جو پیپر پر اس نے لکھا تو اس نے انچ اسکیل Scale لکھ دیئے، کہنے لگا کہ جب جج کے سامنے کیش پیش ہوا، تو جج نے Bullet (گولی) دیکھا اور اس کا سائز پڑھا تو جج نے کہا سرجن جو کہہ رہا ہے کہ اس بلٹ سے اس کی Death ہوئی یہ وہ گولی تو نہیں ہے اب جب اس پر بات آگے بڑھی تو معاملہ شک میں آگیا اور قانون یہ ہے کہ جب کسی میں شک آجائے تو پھر اس بندے کو پھانسی نہیں دی جاتی، جج نے اس کو بنیاد بنا کر مجھے باعزت بری کردیا، یہ نسبت کی برکتیں ہیں، اللہ رب العزت یوں مصیبت سے بندوں کو بچالیتے ہیں۔

اسماء الحسنیٰ سلاح المؤمن

محمد اکمل خان

محترم قارئین! السلام علیکم۔ سرکار مدینۃ العلم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اَلدُّعَاءُ سِلَاحُ الْمُؤْمِنِ دعا مؤمن کا ہتھیار ہے۔ ہمیں احادیث مبارکہ اور فرامین معصومین علیہم السلام میں بار بار دعا کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور دعا کو تمام عبادات کا مغز قرار دیا گیا ہے۔ حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ''دعا قضاء وقدر کو دور کرتی ہے، چاہے وہ مصیبت کتنی ہی سخت ہو۔ اکثر دعا کیا کرو وہ ہر رحمت کی اور ہر حاجت کی کنجی ہے۔ خزانۂ خدا سے کچھ نہیں مل سکتا بغیر دعا کے جو بار بار کھٹکھٹاتا ہے صاحب خانہ اس کے لئے ضرور دروازہ کھولتا ہے۔'' راوی نے حضرت امام محمد باقر سے پوچھا کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے بڑی کوئی عبادت نہیں کہ اس سے سوال کیا جائے اور طلب کیا جائے اور خدا کا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جو دعا مانگنے میں تکبر کرتا ہے اور جو اللہ کے خزانے میں ہے اُسے نہیں مانگتا۔ (اصول کافی)

عصر حاضر کا ہر انسان جان ومال اور عزت وناموس کی سلامتی کے بارے میں عدم تحفظ کا شکار ہے، ان تمام مسائل کا حل دعا میں پوشیدہ ہے۔ نحوست سیارگان اور زمانے کے تمام مصائب سے بچنے کے لئے حضرت امام جعفر صادق نے اسماء الحسنیٰ سے دعا کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ سورۂ اعراف میں اسماء الحسنیٰ سے دعا کرنے کا ذکر یوں فرمایا گیا ہے: وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا (سورہ اعراف: ۱۸۰) دنیا کی ہر چھوٹی بڑی مصیبت سے چھٹکارے کے لئے اس طریقے سے اسماء الحسنیٰ کا ورد کریں، انشاء اللہ قلیل مدت میں کامیابی ہوگی اور مصائب سے نجات ملے گی۔

ابجد قمری سے اپنے مکمل نام کے اعداد حاصل کریں، اُن کے اعداد کے مساوی اللہ تعالیٰ کے اسماء حاصل کریں، اب روزانہ تاحیات ان اسماء کا ورد ان اعداد کے مطابق کریں، انشاء اللہ ہمیشہ کامیابی سے ہم کنار ہوں گے اور تمام بلاؤں سے نجات حاصل ہوگی۔ راقم السطور نے بھی اس طریقے سے ہزاروں سائل حضرات کے مسائل کا شافی حل پیش کیا ہے اور دیگر تمام دعاؤں سے زیادہ موثر پایا ہے۔ ابجد قمری اور اللہ تعالیٰ کے معروف ۱۹۹ اسماء مبارکہ جنتری میں ہر سال تحریر ہوتے ہیں۔

فوائد : رد نحوست سیارگان، آفات وبلیات سے تحفظ، رزق میں وسعت، دشمنوں پر فتح، شخصیت باوقار ہو، مخلوق خدا مسخر ہو، جادو، آسیب بے اثر ہوں، مقدمات میں کامیابی، کاروبار، ملازمت میں ترقی ہو، علم میں ترقی اور نمایاں پوزیشن، بیماریوں سے نجات، قلب میں نور پیدا ہو، تمام بندشیں ختم ہوں، دعا قبول ہو، رزق میں برکت ہو، اطمینان قلب، ہر کام میں غیبی امداد، ہر قدم پر فتح وکامیابی، شادی، اولاد، رزق وترقی وغیرہ کی تمام بندشیں قلیل عرصے میں ختم ہوں، انشاء اللہ۔

طریقہ و آداب : ذیل میں اسماء الحسنیٰ کے درست انتخاب اور ورد کا طریقہ لکھا ہے اور مثال سے وضاحت کی ہے۔

(۱) نام کے اعداد کے مطابق اسم باری تعالیٰ کا انتخاب کریں، صرف مرکزی نام کے اعداد حاصل کریں، القاب وغیرہ چھوڑ دیں۔

(۲) بہتر ہے صرف جمالی یا مشترک اسماء مبارک میں سے اسماء حاصل کریں۔

(۳) اپنے نام کے پہلے حرف کے مطابق اسم الٰہی میسر ہو تو زیادہ مفید ہے ورنہ نام کے پہلے حرف کے دوست حروف سے انتخاب کریں تو زیادہ بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔

(۴) عموماً ہر شخص کے لئے متعدد اسماء حاصل ہوتے ہیں، اس سب کے ساتھ حرف ندا (یا) لگائیں اور ورد کریں۔ جیسے العلیم کو یاعلیمُ پڑھیں۔

(۵) تاثیر میں تیزی کے لئے بہتر ہے ان اسماء کے تعویذات بنوا کر پاس رکھیں، خاص طور پر خواتین کے لئے زیادہ بہتر ہے کیوں کہ وہ پورا مہینہ تلاوت نہیں کر سکتیں۔

(۶) ان اسماء کی زکوٰۃ ادا کرنے سے بہت تیزی سے کامیابی حاصل ہوتی ہے، اس کے لئے ہدایات فون پر لے سکتے ہیں۔

(۷) روزانہ اپنے نام کے اعداد کے مطابق ورد کریں، پہلے مومنین اور پھر اپنے لئے دعا کریں۔ کسی خاص کام پر جاتے ہوئے ان کی تلاوت کر کے جائیں۔

(۸) تلاوت سے پہلے اور بعد میں ۳ مرتبہ درود پاک ضرور پڑھیں، باوضو ہونا لازم ہے، خواتین ناغے کے دنوں میں ۱۱ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(۹) بہتر ہے کہ مہینے میں ایک مرتبہ گھر میں میٹھی ڈش پکوائیں اور اس پر ان سماءِ الٰہی کے موکلات کے لئے فاتحہ پڑھیں۔

مثال: علامہ حامد رضا سلطانی صاحب کے لئے اس طرح اسماء کو منتخب کیا۔ مرکزی نام حامد رضا کے اعداد ابجد قمری سے ۱۰۵۴ حاصل ہوئے، ان اعداد کے مطابق اسماء الٰہیہ میں سے عظیم (۱۰۲۰) ودود (۲۰) وہاب (۱۴) حاصل ہوئے، ان تین اسماء کے مجموعی اعداد بھی ۱۰۵۴ بنتے ہیں۔ حامد کا پہلا حرف 'ح' خاکی ہے ہے تو عظیم کا 'ع' بھی خاکی ہے، اس لئے عظیم کو شروع میں رکھا، تینوں جمالی اسماء ہیں۔ اب علامہ موصوف روزانہ ان اسماء کو ۱۰۵۴ مرتبہ اس طرح تلاوت کریں یَاعَظِیْمُ یَاوَدُوْدُ یَاوَهَّابُ اول و آخر ۳-۳ مرتبہ درود پاک پڑھیں۔

جدول حروف: حروف کو طبیعت کے لحاظ سے چار حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ آتشی حروف، بادی حروف، آبی حروف، خاکی حروف۔ آتش کی باد سے دشمنی ہے، باقی سب سے دوستی ہے۔ باد کی خاک سے دشمنی باقی سب دوست ہیں۔ آب کی آتش سے دشمنی ہے باقی سب دوست ہیں۔ خاک کی باد سے دشمنی ہے باقی سب عناصر دوست ہیں۔ اسم الٰہی کے استخراج کے وقت ذہن میں رکھیں کہ اپنے نام کے حروف سے دوست حروف سے شروع ہونے والے اسماء زیادہ مفید اثرات کے حامل ہوں گے۔

جدول حروف

آتشی حروف ا، ہ، ط، م، ف، ش، ذ

بادی حروف : ب، و، ی، ن، ص، ت، ض

آبی حروف : ج، ز، ک، س، ق، ث، ظ

خاکی حروف : د، ح، ل، ع، ر، خ، غ

درج بالا مثال کے مطابق عظیم، ودود اور وہاب کے لئے مربع آتشی چال کا نقش اس طرح بنے گا۔

جبرائیل — بسم اللہ الرحیم الرحیم — عزرائیل

٢٥٦	٢٦٩	٢٦٦	٢٦٣
٢٦٧	٢٦٢	٢٥٧	٢٦٨
٢٦١	٢٦٤	٢٧١	٢٥٨
٢٧٠	٢٥٩	٢٦٠	٢٦٥

اسرائیل — میکائیل

بحرمت یاعظیم یاودود یاوہاب حامد رضا کے تمام امور میں کشادگی ہو۔

صدقات نحوست سیارگان

نمبر شمار	نام ستارہ	متعلقہ عدد	متعلقہ رنگ	متعلقہ دن	متعلقہ حروف	متعلقہ اشیاء
۱	شمس	۱-۴	زرد	اتوار	م، ث	گندم، دال چنا، دال مونگی دھلی ہوئی، زرد یا سنہری کپڑا، زرد مکئی
۲	قمر	۲-۷	سفید	پیر	ح، ہ	چاول، آٹا، دودھ، دہی، نان، کلچہ، سفید کپڑا
۳	مشتری	۳	زرد	جمعرات	چ، د، ف	دال چنا، دال مونگی دھلی ہوئی، زرد مکئی، شکر (زرد چینی)، زرد کپڑا
۴	عطارد	۵	سبز	بدھ	پ، ق، ک، غ	ثابت مونگی، دال مونگی، سبز چھلکے والی، باجرہ، ہڈ الثا گمی، سبز کپڑا
۵	زہرہ	۶	سفید	جمعہ	ب، ت، ر، ط، و	چاول، آٹا، دودھ، دہی، نان، کلچہ، سفید کپڑا
۶	زحل ریورانس	۸-۴	سیاہ، سرمئی، سلیٹی	ہفتہ	ث، ج، خ، س، ش، ص، گ	ثابت کالے ماش، دال ماش، کالے چھلکے والی، کالے تل، سورج مکھی کے بیج، کالا کپڑا، لوہا، کالا تیل
۷	مریخ	۹	سرخ، گلابی	منگل	ذ، ز، ض، ظ، ع، ل،	سرخ گندم، دال مسور، سرخ مکئی، سرخ چنے، سرخ کپڑا، سرخ گلاب کے پھول، تانبا
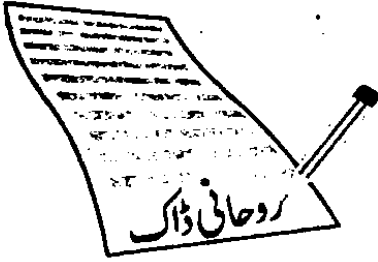
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند

مستقل عنوان

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

بات بسم اللہ کے اسرار کی

سوال از: بشیر احمد تعلقہ ـــــــــ ضلع لاتور

بعد گزارش خدمت ہے کہ آپ کی خدمت میں ۲۶ر فروری ۲۰۱۸ء بروز پیر کو ایک رجسٹری روانہ کیا ہوں جس میں مجھے جواب ملنے کے لئے ایک لفافہ بھی روانہ کیا ہوں جو آپ کی خدمت میں مل چکا ہے۔ تقریباً ڈیڑھ ماہ سے زائد ہو چکا ہے میں جواب کے انتظار میں ہوں۔ حضرت ابوسفیان عثمانی صاحب ان کو ہمیشہ فون کرتا ہوں، میں سالانہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہوں۔

بسم اللہ کے اسرار مخفی کے عمل کے تعلق سے روحانی جنتری ۲۰۱۷ء، (روحانی تقویم) پڑھ کر مجھے سمجھ میں نہیں آ رہا تھا اس لئے لکھا ہوں جو آپ کی جانب سے مدد مل سکے۔ امید رکھتا ہوں جواب ملے گا اور دعاؤں سے اور نظر کرم سے نوازیں۔

جواب

روحانی تقویم ۲۰۱۷ء میں صفحہ ۹ پر بسم اللہ کے اسرار مخفی کے عنوان سے جو مضمون چھپا تھا وہ ایک اہم مضمون ہے، یہ مضمون پہلے بھی ہماری نظروں سے گزر چکا تھا، اب یہ مضمون صاحب مضمون نے ہمیں پاکستان سے بھجوایا تھا جس کی قدر کرتے ہوئے ہم نے اس کو روحانی تقویم میں جگہ دیدی تھی، اس مضمون کے کئی مندرجات ہمارے معمول میں رہ چکے ہیں اور ان کو ہم نے بہت مؤثر پایا ہے، اس سے پہلے بھی ہم کئی بار اس بات کی وضاحت کر چکے ہیں کہ بسم اللہ کے اعداد ۷۸۶ اور حروف ۱۹ ہیں، بسم اللہ قرآن حکیم کو ناپنے کا ایک ایسا پیمانہ ہے کہ جس کی گہرائی میں جا کر حیرت ہوتی ہے اور یہ اندازہ ہوتا ہے کہ قرآن حکیم واقعتاً اللہ کی کتاب ہے، یہ کسی انسان کی کاوشوں کا نتیجہ نہیں ہے۔ بسم اللہ ایک ایسی کنجی ہے جو قرآن حکیم کی روحانیت کے سیکڑوں دروازوں کو کھولتی ہے اور قرآن حکیم کی آیتوں، سورتوں اور حروف میں جو گہرائیاں پوشیدہ ہیں اس کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ آپ ایمان ویقین کے ساتھ کسی بھی ایک فارمولے کو اپنے استعمال میں لائیں اور زیادہ سوچنے میں اپنا وقت ضائع نہ کریں، تجربات ہمیں یہ بتاتے ہیں کہ ارباب عقل سوچتے رہے جاتے ہیں اور ارباب جنوں بہت پہلے منزل مقصود تک پہنچ جاتے ہیں۔

آپ طلسماتی دنیا پڑھتے ہیں اس لئے آپ کو زیادہ سمجھانے کی ضرورت نہیں ہے اور آپ خود بھی روحانیت میں دلچسپی رکھتے ہیں اس لئے آپ اس لائن میں ایک جست لگاتے ہیں انشاء اللہ منزل مقصود تک پہنچ جائیں گے، اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ مذکورہ مضمون میں کئی باتیں ایسی ہیں جو عقل کے پیمانہ پر پوری نہیں اترتیں لیکن میرے محترم انسانی عقل کی بساط ہی کیا ہے اور عقل کتنی ہی معتبر کیوں نہ ہو ہو ہر مسئلے کی گتھی نہیں سلجھا سکتی اس لئے آپ شاعر کے اس شعر کو بھی حرز جان بنالیں۔

اچھا ہے کہ دل کے پاس رہے پاسبان عقل
لیکن کبھی کبھی اسے تنہا بھی چھوڑ دے

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کو اس مضمون سے فائدہ اٹھانے کی توفیق بھی دے اور ہمت بھی اور ہم یہ بھی دعا کریں گے کہ آپ

جیسے قابل لوگ روحانی عملیات کی لائن کو جو ایک عرصہ تک لاوارث بنی رہی روشن کردے اور اس کے ذریعہ اسلام اور کلام الٰہی کا بول بالا ہو۔

عوام الناس کے استفادہ کے لئے اس مضمون کو اسی شمارے میں دوبارہ شائع کیا جارہا ہے۔

عمل کی چاہت

سوال از: محمد منصور ــــــــــ بھٹکل

میں کئی دنوں سے خط وکتابت کے ذریعہ ملاقات کرنا چاہتا تھا مگر پتہ نہ ملنے کی وجہ سے نہ ہوسکا، اب آپ سے یہ عرض ہے کہ میں بہت مصیبت زدہ اور قرض دار، آپ مجھے ایک ایسا عمل دیجئے جس سے میری پوری حاجت اور قرض سے نجات ملے۔

مجھے سورۂ یٰسین سے بہت دلچسپی ہے، روزانہ کم سے کم دس، بارہ مرتبہ سورۂ یٰسین پڑھتا ہوں، تہجد میں دو مرتبہ، ظہر کی نماز کے بعد دو مرتبہ، اور مغرب کی اذان کے آدھ گھنٹہ کے بعد اعتکاف کی نیت عشاء تک مسجد میں رہتا ہوں، اس دوران سات یا آٹھ بار ضرور پڑھتا ہوں۔ ایک سورۂ یٰسین اللہ کی رضا، دوسری سورۂ یٰسین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وازواج مطہرہ پر۔ اگر آپ سورۂ یٰسین کا عمل دیں تو بڑی نوازش ہوگی، ایک اجازت نامہ ضرور روانہ کریں۔

جواب

سورۂ یٰسین قرآن حکیم کا دل ہے، اس کا ورد رکھنے والے کبھی ناکام ونامراد نہیں ہوتے، آپ روزانہ سورۂ یٰسین مبین در مبین کا ورد رکھیں، اول وآخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھا کریں اس طرح پڑھنے سے آپ کے اندر زبردست روحانی قوت پیدا ہوجائے گی اور اس کے بعد آپ سورۂ یٰسین کو جس مقصد کے لئے بھی پڑھیں گے آپ کو اس مقصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔

ایک بات یاد رکھیں کہ سورۂ یٰسین ہمیشہ قرآن حکیم میں دیکھ کر پڑھیے، حفظ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں لیکن دیکھ کر پڑھنے سے آنکھوں کی بینائی قائم رہتی ہے اور آنکھوں میں ایک ایسی تاثیر پیدا ہوجاتی ہے کہ آپ جس کی طرف بھی گہری نظروں سے دیکھیں گے وہ مسخر ہوجائے گا اور آپ کے گن گانے لگے گا۔ ہم آپ کو مذکورہ عمل کی دل وجان سے اجازت دیتے ہیں اور یہ دعا کرتے ہیں کہ آپ اس عمل کی عظمتوں سے دوسروں کو بھی روشناس کرائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ سورۂ یٰسین کے مذکورہ عمل میں کتنے روحانی خزانے موجود ہیں۔ اگر مسلمان قدرداں ہوں تو اللہ کی طرف سے یہی ایک تحفہ سارے مسائل کے لئے کافی ہے اور اس نعمت پر اگر ہم عمر بھر اللہ کا شکر ادا کریں تو کم ہے۔

سورۂ یٰسین کا یہ نقش اگر آپ اپنے پاس رکھیں تو آپ کیلئے مفید رہے گا اور آپ سورۂ یٰسین پڑھنے کی لذتیں اور زیادہ محسوس کرنے لگیں گے، نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۹۰۵	۵۳۹۱۹	۵۳۹۱۶	۵۳۹۱۳
۵۳۹۱۷	۵۳۹۱۲	۵۳۹۰۶	۵۳۹۱۸
۵۳۹۱۱	۵۳۹۱۴	۵۳۹۲۱	۵۳۹۰۷
۵۳۹۲۰	۵۳۹۰۸	۵۳۹۱۰	۵۳۹۱۵

رجعت کا دُکھ

سوال از: ریاض احمد منیر ــــــــــ رائے گڑھ

عرض گزارش یوں ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کی جدوجہد کو کامیابی دیں۔

عرض یوں کہ میرے بہت مسئلے ایسے آچکے ہیں کہ میں پریشانی میں آچکا ہوں جو مسئلے ہیں آپ کو نیچے عرض کرتا ہوں۔

(۱) میرا نام ریاض اور میری ماں کا نام قمر النساء ہے، میری عمر ۶۲ سال ہے (۲) میرے نفس کی بندش آج ۶ سال سے ہے (۳) میری دوکان کی بندش ہے۔ (۴) میرے گھر میں خبیث ہے، کافی کوششوں سے جاتا نہیں کسی نے بھیجا ہوا ہے۔

آپ کا ماہنامہ طلسماتی دنیا مارچ ۲۰۱۸ء کا تعویذ ۹۹۰۹ استعمال میں ہے۔ اپریل ۲۰۱۸ء میں نقش ۳۳۳۶۵ کا استعمال میں ہے۔ پھر پھر میری لڑکی کو دباتا ہے، بہت پریشان ہوں اس کا رشتہ ہوا ہے، ایک رشتہ ٹوٹا دوسرا توڑنے آتا ہے پھر روکتا ہے۔

(۵) میں پہلے لوگوں کا علاج کرتا تھا، گھر میں ملک ریحان کی گدی ہے، مؤکل جنات تھے سب چلے گئے، لوگ گدی پر آنا بند ہوگئے،

روزی کے دروازے بند ہوچکے ہیں، ان کی بھی بندش ہے۔

(۶) جنگلی پیر کا خادم ہوں وہاں درگاہ پر روزانہ شام کو جنگل میں ۵ سے رات ۸ بجے تک رہتا ہوں ان کی بھی بندش ہوئی ہے۔

(۷) میری عمر کی وجہ سے کام کے لئے ایک عورت جس کا نام ریحانہ ماں کا نام رحمت ہے رکھا ہوں وہ بھی کام پر صحیح سے نہیں آتی، دوسری کام والی ملتی نہیں اس کی وجہ سے بہت تکلیف میں اس کو نکالتا ہوں پھر وعدے کرتی ہے واپس یہی کام کرتی ہے اور دوسرے اِدھر سے کام کو جاتی ہے گھر پر کام کو آتی نہیں۔

(۸) ایسا لگتا ہے کہ میں اپنی زندگی ختم کرلوں تو سکون ملے گا لیکن میرے اوپر بچوں کی ذمہ داری پوری نہیں ہوئی، شادیاں ہونا باقی ہے۔ مسلم بھائی سمجھ کر میری مدد کرو میں بہت پریشان ہوں، مصیبت میں ہوں، روزی بند ہوچکی ہے، بچے لوگ ماں باپ کی عزت نہیں کرتے میری مدد کرو میری مدد کرو۔ غرض یوں کہ میں آپ لوگوں سے جڑنا چاہتا ہوں آپ ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند منگوانا چاہتا ہوں اس کے ساتھ ''صنم خانہ عملیات'' بھی چاہئے، ذریعہ بتائیں آپ کا شکر گزار رہوں گا۔

جواب

آپ کسی رجعت کا شکار رہیں، غالباً آپ نے کسی آسیب زدہ مریض کا علاج کیا ہوگا جو آپ کے لئے نقصان دہ بنا۔ بنیادی ریاضتوں سے گزرے بغیر جب لوگ آسیب زدہ اور سحر زدہ مریضوں کا علاج کرتے ہیں اس وقت ایسی صورت حال پیدا ہوجاتی ہے اور انسان کو لینے کے دینے کے پڑجاتے ہیں۔ روحانی عملیات کی لائن بہت مشکل ترین لائن نہیں ہے لیکن اتنی آسان بھی نہیں ہے کہ راہ چلتے ہوئے لوگ اس لائن میں کود پڑیں اور طبع آزمائی شروع کردیں۔ اس لائن پر چل کر لوگ پیسے بھی کماتے ہیں، عزت بھی کماتے ہیں اور مقبولیت بھی حاصل کرلیتے ہیں لیکن اس لائن میں مہارت حاصل کرنے کے لئے کسی استاد کی طرف متوجہ نہیں ہوتے اور کسی بھی طرح کی ریاضت اور مشقت کے لئے تیار نہیں ہوتے۔ آپ نے بھی شاید کچھ سیکھے بغیر اس لائن میں قدم رکھ لیا تھا اس لئے آپ کو نقصان اٹھانا پڑا اور اس رجعت کا شکار ہونا پڑا جو انسان کے لئے عذاب جان بن کر رہ جاتی ہے۔

آپ سوچتے ہیں کہ آپ اپنی زندگی کو ختم کرکے سکون حاصل کرلیں گے ایسی سوچ قطعاً غلط سوچ ہے، خودکشی کرنا گناہ ہے اور گناہ بھی ایسا کہ اس کے بعد عذاب الٰہی سے نجات پانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تو پھر سکون کیسے ملے گا، کسی بھی صاحب ایمان کو اور ایسے مسلمان کو جو روحانیت میں بھی دلچسپی رکھتا ہو اس طرح کی اول فول باتیں نہیں کرنی چاہئے، خودکشی کرنا زندگی سے راہ فرار اختیار کرنا ہے اور زندگی خدا کی امانت ہے، اس میں خیانت کرنا ایک بدترین فعل ہے اور ایک عظیم الشان نعمت کی ناقدری ہے، انسان کو حالات پر اور زمانہ پر تبصرہ کرنے کے بجائے یہ دیکھنا چاہئے کہ اس نے غلطیاں کیا کی ہیں اور وہ کن غلطیوں کی سزا پا رہا ہے، آپ کو اس لائن میں آنے سے پہلے ہی اس لائن کی سوجھ بوجھ حاصل کرنی چاہئے تھی اور کسی معتبر عامل کے سامنے زانوئے تلمذ طے کرنے چاہئے تھے تو شاید آپ ان کربناک حالات سے گزرنا نہ پڑتا، اب آپ اپنے علاج کی طرف توجہ دیں، بہتر تو یہ ہے کہ کسی ایسے عامل سے رجوع کریں اور باقاعدہ اپنا علاج کرائیں۔

سردست یہ تعویذ آپ اپنے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۶۸۸۱۶	۶۸۸۳۰	۶۸۸۲۷	۶۸۸۲۴
۶۸۸۲۸	۶۸۸۲۳	۶۸۸۱۷	۶۸۸۲۹
۶۸۸۲۲	۶۸۸۲۵	۶۸۸۳۲	۶۸۸۱۸
۶۸۸۳۱	۶۸۸۱۹	۶۸۸۲۱	۶۸۸۲۶

اور سورۂ یٰسین تین مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پر دم کرکے رکھ لیں اور یہ پانی تین دن میں صبح شام پی کر ختم کردیں۔ یہ بات یاد رکھیں اس طرح آپ لگاتار ۷ بوتلیں ۲۱ دن تک پینی ہے۔ اس عمل سے آپ کو کافی فائدہ پہنچے گا، طبیعت میں سکون رہے گا اور رجعت کے اثرات میں افاقہ ہوگا لیکن کسی عامل کو اگر آپ دکھادیں تو بہتر ہے۔

یہ تعویذ اپنی بیٹی کے گلے میں ڈال دیں اور اس کو معوذتین کا پانی ۴۰ مرتبہ دونوں سورتیں پڑھ کر پانی پر دم کرکے پلائیں اس پانی کو بھی تین دن تک بیٹی کو پلائیں، انشاء اللہ ۲۱ دن میں اس کو بھی اثرات سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۴۹۳	۳۴۹۶	۳۴۹۹	۳۴۸۵
۳۴۹۸	۳۴۸۶	۳۴۹۲	۳۴۹۷
۳۴۸۷	۳۵۰۱	۳۴۹۴	۳۴۹۱
۳۴۹۵	۳۴۹۰	۳۴۸۸	۳۵۰۰

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا سالانہ زرِتعاون تین سو روپے ہے، منی آرڈر سے یہ رقم بھجوادیں انشاء اللہ رسالہ آپ کے نام جاری کردیا جائے گا۔ صنم خانۂ عملیات کی پہلی جلد آخری مراحل سے گزر رہی ہے، ہم اس کتاب کو خود جلد از جلد پیش کرنا چاہتے ہیں لیکن شائقین کو ابھی تھوڑا سا انتظار کرنا پڑے گا، اس کتاب کو ہم اس طرح مکمل بنا کر پیش کرنا چاہتے ہیں تاکہ اس کتاب ہی سے سارے مسائل حل ہوسکیں، دعا کیجئے کہ اس کتاب کی تکمیل ہوجائے اور یہ کتاب جلد از جلد کتب خانوں کی زینت بن سکے۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کو تمام مسائل اور تمام مصائب سے نجات عطا کرے اور صحت مند ہوکر اور روحانی عملیات کا علم حاصل کرکے آپ لوگوں کی خدمت کے اہل بن سکیں۔ مذکورہ عمل کے ساتھ ساتھ آپ ہر فرض نماز کے بعد ''یا سلام'' ۱۳۱ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں، اس اسم الٰہی کے ورد سے بھی آپ کو امن وامان نصیب ہوگا اور آپ رجعت سے نکلنے میں کامیاب رہیں گے۔

اثرات سے پریشانی

سوال از: (نام مخفی) کریم نگر

محترم ہاشمی بھائی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے بھائی تقریباً ۱۹۹۵ء سے اس شمارے کے خریدار ہیں، یہ ایک ایسا قابل ستائش کام ہے جو مصیبت زدہ لوگوں کی مصیبت اور پریشان حال لوگوں کی پریشانی دور کرنے میں اہم رول ادا کررہا ہے۔ آپ کی محنت رائیگاں نہیں جائیں گی اور اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا اجر ضرور دے گا اور ہزاروں لوگوں کی دعائیں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہیں گی۔

میں بھی ان پریشان لوگوں میں سے ایک ہوں، خدارا جواب دیجئے، میری دونوں بہنیں ہیں جن کے نام جمال النساء اور سعیدہ بیگم ہیں، ان دونوں پر اثرات ہیں، دونوں ہی شادی شدہ ہیں لیکن دونوں بھی گھر واپس آگئی ہیں۔ میں نے اخبار میں عظیم الدین مفتی صاحب کا ایک عمل دیکھا جس میں چھوٹی سی آیات ہے جس کو پانی پر دم کرکے منہ پر چھینٹے مارنے سے آسیب چلا جائے گا، یہ عمل میں نے کیا لیکن صرف چھوٹی بہن سعیدہ بیگم پر، جب کہ میری بڑی بہن نے انکار کردیا، میں نے چالیس دن تک یہ عمل کیا، چھوٹی بہن کو فائدہ ہوا لیکن بڑی کو دو دن بعد سے گھٹنوں میں شدید درد ہونے لگا، پھر اجابتیں شروع ہوگئیں، لیکن علاج کروائے لیکن کم نہیں ہوئے، پھر ایک مولوی صاحب کے علاج اور ڈاکٹری عاج سے ڈھائی ماہ بعد اجابتیں بند ہوگئی لیکن اب یہ حال ہے کہ وہ پھر نہیں سکتی پیروں پر سوجن آگئی ہے، چند دنوں میں چھوٹی بہن پر سے گرگئی، رات بارہ بجے کا وقت تھا وہ پیر نیچے نہیں رکھ پائی اور نہ ہی ڈاکٹر کو بتانے کے لئے راضی ہوئی، نتیجہ یہ ہوا کہ وہ بھی معذور ہوگئی، چلنے پھرنے کے لائق نہیں ہے، میری دونوں بہنیں چل نہیں سکتیں، کھانا پینا پیشاب پاخانہ سب پلنگ پر ہی ہورہا ہے۔

پھر میں نے قرآن شریف میں دیکھا تو سورۂ جن جس کو سات دن تک ساتوں بار پڑھ کر آسیب زدہ کے جسم پر دم کرنا ہے، ایسا بھی کیا لیکن فائدہ نہیں ہوا۔ سورۂ جن پڑھنے کے بعد دو دن بعد تین بلیاں آکر دروازے پر رونے لگیں، پھر میں نے آوازیں لگائی تو وہ چلی گئی۔

کیا آپ مہربانی فرماکر ان کا حساب وغیرہ لگا کر بتائیں کہ کیا مرض ہے، علاج بھی بتائیں، بہت بہت شکریہ ہوگا، تشخیص والا نقش بھی ارسال فرمائیں تو عین نوازش ہوگی۔

میں نے شمارہ جنوری، فروری ۲۰۱۲ء میں پڑھا، جس میں آپ نے ایک ایسی مصیبت زدہ خاندان کی رہنمائی فرمائی، اس میں لکھا تھا کہ سورۂ بقرہ چاشت کی نماز کے بعد ۴۱ دنوں تک تلاوت کریں اور دم کرکے پانی گھر کے سارے لوگ پئیں اور دیواروں پر چھڑکیں اور نقش کا تعویذ بناکر گلے میں ڈالیں، گھر کے صحن میں چاروں طرف رخ کرکے اذان دیں، کیا یہ عمل ہر کوئی کرسکتا ہے کیا سبھی کو اس کی اجازت ہے یا پھر کہیں کچھ نہ ہوجائے ڈر لگتا ہے۔

میں ایک پرائیویٹ ٹیچر ہوں اس لئے مجھے چاشت کی نماز کا وقت نہیں مل سکتا، کیا میں یہ فجر کی نماز کے بعد پڑھ سکتی ہوں، مہربانی فرماکر یہ

بھی بتائیں کہ ایک سورۂ بقرہ کا دم کیا ہوا پانی نہاتے وقت پانی میں ملا کر نہا سکتے ہیں یا نہیں، کہیں یہ عمل کرنے پر جانی نقصان تو نہیں ہے، ڈر لگ رہا ہے، اگر دونوں کو کچھ ہو جائے تو اس کیے ذمہ دار میں ہوں گی اور میں اپنے آپ کو کبھی معاف نہیں کروں گی۔

خدارا میری بہنیں چلنے پھرنے کے قابل ہو جائے کچھ کیجئے، ہم سب لوگ بہت پریشان ہیں، یہ خط میں بہت جلدی میں لکھ رہی ہوں اگر کچھ غلطی ہو جائے تو معاف فرمائیں، خط ذرا لمبا ہو گیا، خدارا یہ ردّی میں مت ڈالئے اور جلد سے جلد جواب دینے کی کوشش کریں، چار ماہ سے یہ کیفیت ہے۔

جواب

آپ کی دونوں بہنیں آسیبی اثرات میں مبتلا ہیں، ان کے علاج کی طرف سنجیدگی سے توجہ دیجئے ورنہ جتنا وقت گزرے گا ان کی زندگی مزید تباہ ہوگی اور ان کی معذوری میں اور بھی اضافہ ہوگا۔ آپ خود بھی محسوس کر رہی ہیں کہ ان کو جنات پریشان کر رہے ہیں پھر علاج میں اتنی دیر کیوں ہو رہی ہے، مقامی عاملین سے رجوع کریں اور وقت کو ضائع نہ کریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر خاندان میں ایسے سر پھرے درجنوں کی تعداد میں ہوتے ہیں جو روحانی علاج کے مخالف ہوتے ہیں، کچھ نئے نئے دیندار بھی تقوے کے ٹھیکیدار بنتے ہوئے جھاڑ پھونک اور تعویذ گنڈوں کے خلاف لاٹھیاں اٹھائے پھرتے ہیں ان لوگوں کی اگر آپ پرواہ کریں گی تو پھر اپنی بہنوں کو موت کے گھاٹ اتار دیں گی، آپ اس طرح کے فلسفیوں اور نام نہاد قسم کے پرہیزگاروں سے اپنا پیچھا چھڑائیے اور اپنی بہنوں کی مشکلات کی فکر کیجئے۔ اگر تلاش کریں گی تو آپ کو اپنے ہی شہر میں روحانی علاج کرنے والے معتبر قسم کے لوگ مل جائیں گے، ان کو پوری صورت حال بتا کر ان سے علاج کرائیے انشاء اللہ ان کی تندرستی بحال ہو جائے گی۔ ڈاکٹروں سے رجوع کرنے سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا بلکہ ان کی مشکلوں میں اور اذیتوں میں اضافہ ہوگا۔

سورۂ بقرہ والے عمل سے بھی آپ وقتی فائدہ اٹھا سکتی ہیں، روزانہ سورۂ بقرہ کی تلاوت خود کیجئے یا پھر کسی سے کرائیے اور روزانہ ایک بالٹی پانی پر دم بھی کر لیجئے، پھر یہ پانی گھر کے سب کونوں میں اور گھر کی سب دیواروں پر چھڑک دیجئے اور تھوڑا تھوڑا پانی چند گھونٹ ہی سہی گھر کے سب افراد کو اور خاص طور پر اپنی بہنوں کو پلا دیجئے انشاء اللہ اس سے بھی اثرات میں افاقہ ہوگا۔

سورۂ بقرہ کا نقش یہ ہے، یہ نقش خود بنا کر اپنی بہنوں کے گلے میں ڈال دیں اور یہی نقش دوسرے متاثرین کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ نقش کی برکت سے اثرات ختم ہو جائیں گے یا کم ہو جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۳۶۹۰۲	۲۳۶۹۰۵	۲۳۶۹۰۸	۲۳۶۸۹۴
۲۳۶۹۰۷	۲۳۶۸۹۵	۲۳۶۹۰۱	۲۳۶۹۰۶
۲۳۶۸۹۶	۲۳۶۹۱۰	۲۳۶۹۰۳	۲۳۶۹۰۰
۲۳۶۹۰۴	۲۳۶۸۹۹	۲۳۶۸۹۷	۲۳۶۹۰۹

ہم آپ کو اجازت دیتے ہیں کہ باوضو ہو کر یہ نقش آپ خود بنا لیں اور نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے مریضوں کے گلے میں ڈال دیں اس نقش کو آپ اپنی بھتیجی کے گلے میں بھی ڈال سکتی ہیں وہ بھی اثرات میں مبتلا ہے۔

اس نقش کو اس رفتار سے لکھیں تب ہی یہ مؤثر ہوگا۔ یاد رکھیں کہ یہ آتشی چال ہے۔

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

ہم دعا کریں گے کہ رب العالمین آپ کی بہنوں کو اثرات سے نجات دے اور انہیں صحت کاملہ سے بہرہ ور کرے اور آپ کے تمام دیگر مسائل کو بھی حل کر دے جن کی وجہ سے آپ افراتفری کا شکار ہیں اور حد سے زیادہ رنجور اور پریشان ہیں۔ ہماری درخواست ہے کہ طلسماتی دنیا پڑھتی رہیں اور اس کو اپنے حلقۂ احباب واقارب میں روشناس کراتی رہیں، یہ رسالہ نہیں بلکہ حق وصداقت کا ایک روشن چراغ ہے جو باطل کے خطرناک اندھیروں سے پچھلے ۲۵ سالوں سے لڑ رہا ہے اگر آپ ہماری بات سے متفق ہوں تو اس کو گھر گھر پہنچانا

آپ کی ذمہ داری ہے۔خدا حافظ۔

نقش پندرہ اور نقش بیس

سوال از:عبدالرشید نوری ——— بھوپال

بخدمت شریف حضرت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزارش یہ ہے کہ نقش پندرہ اور نقش بیس کس اسم شریف کے ہیں۔نقش پندرہ اور نقش بیس کس طرح لکھتے ہیں،ان نقوش کے فائدہ کیا ہیں،ان نقش کی زکوٰۃ کا طریقہ کیا ہے۔

جواب

حوا کا نقش ۱۵ کا نقش کہلاتا ہے،یہ نقش حضرت حوا سے منسوب ہے اور یہ مختلف امور میں بہت مؤثر ثابت ہوتا ہے۔اگر کسی شخص نے مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ ادا کررکھی ہو تو اس کو اس نقش کی الگ سے زکوٰۃ نکالنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔لیکن اگر کسی نے مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ نہ ادا کررکھی ہو تو بھی اس کو چاہئے کہ یہ نقش روزانہ ۱۵ لکھ کر ۱۵ دن تک اس کی زکوٰۃ ادا کرے اور بہتر یہ ہے کہ زکوٰۃ چاروں عناصر سے ادا کرے،یعنی ۱۵ نقش آبی چال سے لکھے،۱۵ نقش آتشی چال سے،۱۵ بادی چال سے اور ۱۵ خاکی چال سے اس عمل کو لگاتار ۱۵ دن تک جاری رکھے اور آبی نقوش کو آٹے میں گولیاں بنا کر کسی دریا،نہر یا تالاب میں ڈالے۔آتشی نقوش کو آگ میں ڈالے یا وہ نقوش کو درخت پر لٹکائے اور خاکی نقوش زمین میں دبا دے انشاء اللہ زکوٰۃ ادا ہوجائے گی،اگر روز روز کے نقوش کو ٹھکانوں پر لگانا ممکن نہ ہو تو پھر ایک ساتھ بھی انہیں ٹھکانے پر لگایا جاسکتا ہے لیکن افضل یہ ہے کہ روز کے روز انہیں ان کے ٹھکانوں پر پہنچائے،اسی طرح زکوٰۃ قوی ہوتی ہے۔

۲۰ کا نقش یا بدوح کا ہے،اس نقش کے بھی بے شمار فائدے ہیں۔اس اسم الٰہی میں تمام حروف جفت ہیں،اس لئے اس نقش میں محبت کی زبردست تاثیر پائی جاتی ہے اور اکثر عاملین اس نقش سے اور ۲۰ کے دوسرے نقش یا ودود سے محبت کے امور میں بہت استفادہ کرتے ہیں اور کامیابی سے ہمکنار ہوتے ہیں۔اگر مثلث کے نقوش کی زکوٰۃ نہ نکال رکھی ہو تو اس کی زکوٰۃ کا طریقہ بھی وہی ہے جو ۱۵ کے نقش کی زکوٰۃ کا ہے۔

دست غیب کا عمل

سوال از:(ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ دست غیب کا آسان عمل بتادیں جس کے پڑھنے سے روزانہ جائے نماز کے نیچے سے نقد رقم ملے،جس سے غریبوں مسکینوں،بیواؤں اور یتیم بچیوں کی مدد کی جاسکے،خاص اور آسان عمل جس کا آپ کو تجربہ ہو عطا فرمادیں۔

جواب

طلسماتی دنیا کے ''دست غیب نمبر'' میں بہت سے فارمولے دیئے گئے تھے،ان فارمولوں پر نظر ڈالیں اور جس عمل کے بارے میں آپ کو یقین ہو کہ آپ اس کو صحیح طریقہ سے کرسکتے ہیں بس اس عمل کو شروع کردیں اور عمل کے تمام اصولوں اور شرطوں کو بغور پڑھ لیں۔

یہ بات یاد رکھیں کہ کسی بھی عمل کے شرائط کو اگر آپ نظر انداز کریں گے تو آپ کو کبھی عمل میں کامیابی نہیں ملے گی،عمل کرنے سے پہلے اس کی تمام جزویات پر بھی غور وفکر کرلیں اور اپنی علمی اور روحانی بساط کا بھی جائزہ لے لیں کہ آپ جو بھی عمل کرنے کا ارادہ کررہے ہیں اس کے اہل ہیں بھی یا نہیں اگر اہلیت نہ ہو تو آسمان کو سر پر اٹھانے کی غلطی نہ کریں،اس طرح کی غلطی کرنے سے عمل کا کچھ نہیں بگڑے گا لیکن آپ کہیں کے نہیں رہیں گے،عمل میں ناکام ہوجانا کوئی بڑا غم نہیں لیکن اگر عامل رجعت اور انقلاب عمل کا شکار ہوجاتا ہے تو پھر اس کو بہت سارے صدمات جھیلنے پڑتے ہیں۔آپ کا جذبہ اچھا ہے آپ چاہتے ہیں کہ جائے نماز کے نیچے سے یا تکیہ کے نیچے سے روزانہ رقم ملے پھر آپ یتیموں،مسکینوں اور بیواؤں کی مدد کریں،گویا کہ آپ مفت کے پیسے سے اللہ کے بندوں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو پھر عزیزم ایک بات یاد رکھئے کہ اگر آپ اپنے خون پسینے کی کمائی کو اگر آپ کسی نیک کام میں لگائیں گے اور اللہ کے بندوں کی مدد کریں گے تو اس کے بدلے میں جو آپ کو اجر وثواب ملے گا اس کی بات ہی کچھ اور ہوگی اور اللہ کی بارگاہ میں آپ کا مقام کچھ اور ہی بنے گا۔سڑک پر پڑی ہوئی روپوں کی تھیلی اٹھا کر اگر ہم کسی یتیم کو دیدیں تو اس میں کیا کمال ہے،کمال تو یہ ہے کہ ہم دن بھر کی

مزدوری کے بعد جو دو پیسے حاصل کریں ان میں سے ایک پیسہ اپنے مسائل پر خرچ کریں اور ایک پیسہ اللہ کی راہ میں دیدیں، مفت ہاتھ لگے مال سے کسی کی مدد کرنا کوئی کمال نہیں ہے۔

آپ خود محنت کیجئے، مال کمانے کے لئے مشقتیں برداشت کیجئے پھر جو کچھ ملے اس میں اللہ کے بندوں کا بھی حق سمجھئے اور اللہ کی راضی کے لئے اپنی محنت کی کمائی کو غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں میں تقسیم کیجئے، اس طرح آپ کو روحانی مسرتیں حاصل ہوں گی اور اللہ کی نظروں میں بھی آپ سرخرو رہیں گے۔

''دست غیب'' کے درجنوں فارمولے ہم نے ''دست غیب نمبر'' میں پیش کئے ہیں لیکن ہم نے اس نمبر میں بھی اپنا یہ نظریہ پیش کیا تھا کہ محنت سے کمائی ہوئی پیسے کی جو بات ہے وہ دست غیب سے حاصل شدہ پیسے میں نہیں ہے، دیگر دست غیب کا سلسلہ اکابرین نے ان لوگوں کے لئے جائز بتایا ہے جو معذور ہوں اور جن میں محنت کرنے کی اہلیت ہی نہ ہو، ایسے حضرات کے لئے بزرگوں نے یہ فارمولے ایجاد کئے، اللہ نے جن لوگوں کو ہاتھ پیر دیئے ہیں جن میں بھاگ دوڑ کرنے اور جدوجہد کرنے کی صلاحیت ہو وہ بھی اگر دست غیب کے چکروں میں لگیں گے تو پھر ان اسباب کی توہین ہوگی جو اللہ نے اس لئے پیدا کئے ہیں کہ ان کو بروئے کار لاکر ہم نظام قدرت کے حصہ دار بنیں اور ان اسباب کو اہمیت دے کر اللہ کی بنائی ہوئی اس خوبصورت دنیا کو مزید خوبصورت بنانے کے لئے ان سے راہ فرار اختیار کرنا بندگی نہیں، بندگی سے بغاوت کرنے کے مترادف ہے۔ آپ کو آپ کے جذبے کا ثواب تو آپ کی اچھی نیت کی وجہ سے مل جائے گا لیکن اگر آپ محنت کر کے چار پیسے کما کر انہیں اللہ کے راستے میں دیں گے تو اس سے آپ کے جذبہ میں چار چاند لگ جائیں گے اور محنت سے کمائے ہوئے ایک روپے کی خیرات اس ایک لاکھ روپے کی خیرات سے ہزار درجہ بہتر ہے جو کہیں سے مفت ہاتھ لگ گیا ہو۔

ہمارا مشورہ ہے کہ آپ خوب محنت کریں اور خوب محنت کے بعد جو کچھ بھی کمائیں اس سے اپنے مسائل حل کرنے کے بعد جو باقی بچے اس پیسے سے غریبوں، مسکینوں اور بیواؤں کی مدد کریں، اس مشورہ کے بعد ہماری دعا یہ ہے کہ آپ کو اللہ کسی بھی طرح جائز قسم کی دولتوں سے سرفراز کرے اور اپنے جذبہ کے مطابق مستحق لوگوں کی دل کھول کر امداد کر سکیں۔ ایک بار آپ دست غیب نمبر کا مطالعہ ضرور کریں، ہم نے اس میں بہت قیمتی مواد چھاپا ہے، آپ پڑھیں گے تو آپ کو ایسا لگے گا کہ اب آپ کی مراد پوری ہو جائے گی۔

سبحان اللہ کا وظیفہ

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ سبحان اللہ کا وظیفہ کس طرح پڑھا جاتا ہے اس کے پڑھنے کے کیا فوائد ہیں، کیا یہ کلمہ زبان پر ہلکا ہے اور میزان میں کیا بھاری ہے۔

جواب

بخاری شریف کی آخری روایت میں ان کلمات کا ذکر کیا گیا۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ. ان کلمات کا ورد کرنے سے بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں، اور آخرت میں اجر وثواب کا بہت بڑا ذخیرہ بندے کے ہاتھ لگتا ہے۔ ان کلمات پر آپ غور کریں ان میں سب سے پہلے حق تعالیٰ کی پاکیزگی اور اس کی بڑائی بیان کی گئی ہے۔ ''سبحان اللہ'' ایسا کلمہ ہے جو فرشتوں کی مسلسل ایک تسبیح ہے اور اس تسبیح کی برکت سے وہ عرش الٰہی پر متمکن ہیں، ان ہی کلمات سے رکوع اور سجدے کی تسبیح شروع ہوتی ہے، رکوع سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی بندہ اپنی زبان سے ادا کرتا ہے۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ جب کوئی بندہ حالت رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِيْمِ پڑھتا ہے تو اس کو تمام آسمانی کتابوں کی تلاوت کرنے کا ثواب ملتا ہے اور بندہ جب سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھتا ہے تو اس کو مکمل قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اس حساب سے ایک نمازی کو قرآن اور سنت مؤکدہ اور وتر کی نمازوں میں دن بھر میں ۶۴ مرتبہ آسمانی کتابوں کی تلاوت کا ثواب اور ۶۴ مرتبہ پورا قرآن پڑھنے کا ثواب ملتا ہے، اس حساب سے مہینے بھر اور سال بھر کا حساب لگایئے اجر وثواب کی کتنی دولت ایک نمازی کے حصہ میں آتی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کے بارے میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ یہ کلمات زبان سے ادا کرنے

میں بہت ملکے ہیں یعنی ان کو پڑھنے سے کسی طرح کی کوئی مشقت اٹھانی نہیں پڑتی لیکن آخرت میں جب نیکیاں تولنے کی میزان نصب کی جائے گی تو وہاں یہ کلمات بہت بھاری ثابت ہوں گے اور دوسری حسنات اور تسبیحات کے مقابلہ میں ان کا وزن بہت زیادہ ہوگا، اس لئے ہر بندے کو چاہئے کہ ان کلمات کو روزانہ پڑھنے کا ایک معمول بنائے تاکہ اجر وثواب کی دولتیں زیادہ سے زیادہ وہ سمیٹ سکے۔

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ یہ کلمات اسم اعظم کا درجہ رکھتے ہیں اور ان کے ذریعہ جو دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہو جاتی ہے، چنانچہ اکثر اولیاء کرام ان کلمات سے استفادہ کرتے تھے اور ان ہی کلمات کی بدولت وہ مستجاب الدعوات کے درجہ تک پہنچے تھے۔ ان کلمات میں حق تعالیٰ کی حمد کا بھی ذکر ہے جو اس کائنات کی بسم اللہ ہے اور جو بندگی کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی، سب سے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کی زبان پر سب سے پہلا کلمہ جو جاری ہوا تھا وہ الحمد للہ تھا۔ واقعہ یہ ہے کہ جب حق تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کے پتلے میں ناک کے ذریعہ روح ڈالی تو انہیں چھینک آئی اور جب آدمؑ کو چھینک آئی تو ان کی زبان سے بے اختیار "الحمد للہ" نکلا، ان کی الحمد للہ سن کر حق تعالیٰ نے بہ نفس نفیس فرمایا یرحمک اللہ۔ آدمؑ اور اللہ کی یہ سنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی پسند آئی کہ انہوں نے اپنی امت میں اس سلسلہ کو برقرار رکھا، آج جب کسی مسلمان کو چھینک آتی ہے اور وہ الحمد للہ کہتا ہے اور سننے والا جب یرحمک اللہ کہتا ہے تو وہ دونوں مسلمان آدم اور اللہ کی سنت کو ادا کر رہے ہوتے ہیں، تو "الحمد للہ" سے انسانیت اور آدمیت اور عبدیت کا سلسلہ شروع ہوا اور وہ سورۂ فاتحہ جس کا نزول دو مرتبہ ہوا، یہ سورت ایک مرتبہ مکہ مکرمہ میں ہجرت سے پہلے نازل ہوئی اور ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ہجرت کے بعد نازل ہوئی، یہ عظیم سورت بھی "الحمد للہ" سے شروع ہوتی ہے اور حدیث کی رو سے جب آخرت کا حساب وکتاب نمٹ جائے گا اور جنت کے مستحق جنت میں اور جہنم کے حق دار جہنم میں داخل کر دیئے جائیں گے تو ایک فرشتہ اعلان کرے گا کہ فیصلہ عدل وانصاف کے ساتھ ہو گیا ہے اور تمام تعریفیں اس خدائے وحدہ لاشریک کے لئے جو دونوں جہان کا رب ہے اور تمام تعریفوں کا صحیح معنوں میں وہی حق دار ہے تو ان کلمات میں حمد وثنا کا ذکر بھی ہے اور "العظیم" کا تذکرہ بھی ہے جو اللہ کی جلالت اور عظمت کو واضح کرتی ہے۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص لوگوں کی نظروں میں مقبول اور محبوب ہونا چاہے تو اس کو چاہئے روزانہ "یا عظیم" کی ایک تسبیح پڑھا کرے جو بار بار اللہ کی عظمت کا ذکر کرے گا وہ خود اس دنیا میں عظیم الشان ہو جائے گا، لوگوں پر اس کا رعب قائم ہو جائے گا اور اس کو زبردست مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہوگی۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص اس نام کے ساتھ اللہ کا ایک نام اور جوڑ لے اور "یا جلیل یا عظیم" سو مرتبہ صبح شام روزانہ پڑھنے کا معمول بنا لے تو وہ عظمتیں حاصل کرنے میں تو کامیاب ہو ہی جائے گا، وہ مالی اور جانی نقصان سے بھی ہمیشہ محفوظ رہے گا جب دنیا خطرات سے گھر جائے گی اور ہر طرف شور شرابہ ہوگا اور جب دنیا شرارتوں کا اڈہ بن کر رہ جائے گی تو "یا جلیل یا عظیم" پڑھنے والا ہر طرح کی شرارتوں اور فسادات سے محفوظ رہے گا اور امن وعافیت اس کی جاگیر بن کر رہ جائے گی۔ حاصل جواب یہ ہے کہ جس تسبیح کا ذکر چل رہا ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ. اس کو پڑھنے میں کچھ بھی وقت نہیں لگے گا لیکن اس کے پڑھنے سے آخرت میں ثواب بھی کثیر ملے گا اور دنیا میں بھی عظمتیں اور رفعتیں حاصل ہوں گی، ان کلمات کے ایک ایک جزو میں ہزاروں نور پوشیدہ ہیں لیکن بات تو قدر کرنے کی ہے، ہر انسان قدر دان نہیں ہوتا اور ہر انسان کو عظمتیں اور رفعتیں سمیٹنے کی توفیق نہیں ملتی۔

آج کے اس پرفتن دور میں اگر مسلمان فاضل اوقات میں اس طرح کے اوراد ووظائف کی پابندی کریں تو بے شمار فتنوں سے محفوظ ہو جائیں اور ان گنت ضرورتیں اور خواہشیں ان کی پوری ہو جائیں امید ہے کہ آپ ان وظائف کا اہتمام ضرور کریں گے۔ ☆

قسط نمبر:۲۰

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

برائے حصولِ رحمت

یارحمٰن و یارحیم کا ورد حصولِ رحمت کے لئے بہت مجرب ہے۔ جو شخص اسے روزانہ چار ہزار ایک سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالے تو خداوند کریم اس پر اپنی رحمت کے دروازے کھول دے گا۔ بے شمار بزرگانِ دین نے اس اسم کو بہ کثرت پڑھ کر اللہ کا قرب حاصل کیا اور عمر بھر ان پر رحمتیں موسلا دھار بارش کی طرح برستی رہیں۔

اگر کوئی شخص یارحمٰن یارحیم کو ۴۰ روز تک روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھے تو اس کی عام مشکلات آسان ہوجائیں گی اور اس کی تمام ضرورتیں پوری ہوجائیں گی اور اس کو دونوں جہان کی سعادتیں وافر مقدار میں عطا ہوں گی۔

اگر بچے تعلیم سے بھاگتے ہوں تو ان اسماء کو ۱۱ روز تک روزانہ ۴۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کرکے بچوں کو پلائیں، انشاء اللہ بچوں کا دل پڑھائی میں لگنے لگے گا اور ان کا ذہن بھی کشادہ ہوجائے گا۔

اگر کسی لڑکی کا رشتہ نہ آتا ہو، ماں باپ کو چاہئے کہ ان اسماء کو ۳۱۲۵ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھیں اور لڑکی کے رشتے کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر اندر اچھے اچھے پیغامات موصول ہوں گے۔

جو لوگ ناحق گرفتار ہوں اور قید و بند کی سزائیں بھگت رہے ہوں تو ان کی رہائی کے لئے سوا لاکھ مرتبہ ''یارحمٰن یارحیم'' کا وظیفہ پڑھیں، بہت سے لوگ بھی اس وظیفہ کو ایک ساتھ مل کر پڑھ کر مذکورہ تعداد میں پڑھ سکتے ہیں۔ ہر پڑھنے والا اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف بھی پڑھے۔ بہتر یہ ہے کہ مقررہ تعداد کے ساتھ سوا لاکھ کی تعداد پوری کریں، انشاء اللہ زبردست کامیابی ملے گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص ''یارحمٰن یارحیم'' کو نمازِ فجر کے بعد ۵۵۶ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو ہمیشہ تندرست و توانا رہے گا اور کبھی کسی مہلک بیماری میں مبتلا نہیں ہوگا۔

نورِ ایمان سے منور ہونا

اگر کوئی شخص نمازِ فجر کے بعد اپنا دایاں ہاتھ اپنے سینے پر رکھ کر ''یالطیف یاخبیر'' ۱۵۱ مرتبہ پڑھے گا تو اس کا دل نورِ ایمان سے منور ہوجائے گا، اس کی تقدیر کھل جائے گی اور اس کے ہر کام میں آسانی پیدا ہوگی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ صاحب کشف و الہام بننے کے لئے سونے سے پہلے باوضو ہوکر ''یالطیف یاخبیر'' پندرہ سو دس مرتبہ پڑھنا چاہئے۔ انشاء اللہ کچھ ہی دنوں کے پابندی سے کشف و الہام کی دولت سے سرفراز ہوگا اور اللہ کے بھید اس پر کھلنے لگیں گے۔

ان اسماء کا ورد ان طالب علموں کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے جو علم دین کے حصول میں مشغول ہوں، ان کا سینہ کشادہ اور ذہن

وسیع ہوجاتا ہے، ان اسماء کے ورد سے نقش تابع رہتا ہے اور شیطانی وساوس سے خاص طور پر حفاظت ہوتی ہے۔

عزت وعظمت کے لئے

اگر کوئی شخص اس بات کا خواہش مند ہو کہ اس کو دنیا میں عزت وعظمت حاصل ہو اور وہ لوگوں کی نظروں میں مقبول بھی ہو اور محبوب بھی تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کی نماز کے بعد تیس مرتبہ "یاعلیُ یاعظیمُ" پڑھے، اول وآخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بزرگوں کا دعویٰ ہے کہ اس کو عزت ملنے کے ساتھ دولت بھی حاصل ہوگی اور وہ دنیا والوں سے بے نیاز ہوجائے گا۔

جن لڑکے یا لڑکیوں کی شادی نہ ہوتی ہو تو ان کو چاہئے کہ ان اسماء کو وہ گیارہ ہزار مرتبہ روزانہ ۲۱ دن تک پڑھیں، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، انشاء اللہ اس وظیفے کے بعد اچھے اچھے پیغامات موصول ہوں گے اور شادی کے لئے راستے صاف ہوجائیں گے۔

فروغِ تجارت کے لئے

جس شخص کو یہ شکایت ہو کہ اس کی دکان نہیں چلتی، اس کو چاہئے کہ اپنی دوکان کھول کر دکان میں بیٹھ کر گیارہ سو مرتبہ "یاغنیُ یامغنیُ" پڑھے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ اس کی دوکان چلنے لگے گی اور اس کی تجارت اور کاروبار کو فروغ حاصل ہوگا۔

بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص مذکورہ اسماء کو اکیس ہزار مرتبہ اکیس جمعراتوں کو پڑھے تو اس کا کاروبار اتنا وسیع ہوجائے گا کہ خود اس کی عقل حیران ہوجائے گی، دیکھنے والے رشک کریں گے، دولت ہر طرف سے کھنچی آئے گی اور رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگے گا۔ اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے پھر لگاتار ۲۱ جمعراتوں تک کرنا چاہئے۔

اگر ان اسماء کو روزانہ ۲۱۶۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے تو اس کے مال ودولت میں خوب برکت ہو، اس عمل کی برکت سے حلال روزی کمانے کی توفیق ہوتی ہے اور حرام دولت سے بطور خاص حفاظت ہوگی ہے۔ ان اسماء کا نقش دولت اور رزق حلال کے دروازے کھول دیتا ہے اور اس نقش کی بدولت گھر میں اور کاروبار میں برکتیں بھی پیدا ہوتی ہیں۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے سیدھے بازو پر باندھیں اور قدرت کا کرشمہ دیکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۵۳۲	۵۴۶	۵۴۳	۵۳۹
۵۴۴	۵۳۸	۵۳۳	۵۴۵
۵۳۷	۵۴۱	۵۴۸	۵۳۴
۵۴۷	۵۳۵	۵۳۶	۵۴۲

بری عادتوں سے چھٹکارہ

اگر کوئی شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے اندر جو بری عادتیں ہوں ان سے اس کو نجات مل جائے تو اس کو چاہئے کہ "**یاودودُ یالطیف**" روزانہ بہ کثرت پڑھا کرے۔ اگر ان کلمات کو روزانہ سو مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے اپنی نافرمان اولاد کو پلا دے تو ان اسماء کی برکت سے اس کی اولاد فرماں بردار بن جائے گی۔

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے "**یاودودُ یالطیفُ**" سات ہزار مرتبہ پڑھ کر کسی میٹھی چیز پر دم کر کے دونوں کو کھلا دیں تو دونوں میں محبت اور پیار حد سے زیادہ ہو جائے گا اور اگر دونوں میں طناطنی رہتی ہو تو وہ بالکل ختم ہو جائے گی۔

اگر میاں بیوی میں کوئی ایک بیزار ہو تو دوسرا فریق اس نقش کو لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے، انشاء اللہ اس کی بے رخی اور بیزاری محبت میں بدل جائے گی۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۷	۴۰	۴۳	۲۹
۴۲	۳۰	۳۶	۴۱
۳۱	۴۵	۳۸	۳۵
۳۹	۳۴	۳۲	۴۴

یاحنّان یا منّان کا وظیفہ

"**یاحنّانُ یامنّانُ**" کے ذکر کی برکت سے رزق میں اضافہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی بے روزگار ہو تو اس وظیفہ کی برکت سے اس کو روزگار مل جاتا ہے۔ اگر آمدنی کم ہو تو آمدنی بڑھ جاتی ہے۔ ان اسماء کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ لگاتار ۴۰ دن تک پڑھنا چاہئے۔ اس دوران نتائج ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اگر کوئی شخص یا مصیبت کا شکار ہو تو اس کو چاہئے کہ ان اسماء کو صبح شام سات سو مرتبہ پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد اس کو مصیبت سے نجات ملے گی اور اس کی مشکل آسانی میں بدل جائے گی۔ "**یاحنّانُ یامنّانُ**" کا نقش بھی مصائب اور مشکلات سے نجات دلانے میں بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۴	۶۷	۷۱	۵۷
۷۰	۵۸	۶۳	۶۸
۵۹	۷۳	۶۵	۶۲
۶۶	۶۱	۶۰	۷۲

سکونِ قلب کے لئے

اگر اس بات کی خواہش ہو کہ دل پرسکون رہے اور ہر طرح کی ٹینشن سے چھٹکارا مل جائے تو روزانہ سو بار "یـا احـدُ یـا صـمدُ" پڑھنے کا معمول بنائے۔ اس وظیفے کی برکت سے روح کو ایک غذا ملے گی اور قلب پرسکون رہے گا، کیسے بھی حالات ہوں گے لیکن دل کو طمانیت میسر رہے گی۔

اگر کوئی شخص ہر فرض نماز کے بعد ان اسماء کو ۱۴۷ مرتبہ پڑھنے کی عادت ڈالے تو اس کے اندر جرأت اور حوصلہ پیدا ہوگا اور ایسا شخص تمام مشکلات میں ثابت قدم رہے گا، دل میں بہادری پیدا ہوگی، بزدلی اور پست ہمتی سے نجات ملے گی اور دشمنوں پر رعب قائم ہوگا، اس وظیفے کی برکت سے شیطانی وساوس اور گندے خیالات سے بھی چھٹکارا ملے گا اور دل میں ایک طرح کی پاکیزگی پیدا ہوگی۔

اگر کوئی حاجت درپیش ہو تو نماز فجر کے بعد اشراق تک لاتعداد مرتبہ ان اسماء کو پڑھیں اور اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھیں، انشاءاللہ مراد پوری ہوگی۔

تنگدستی سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص یہ چاہے کہ اس کے گھر میں مفلسی اور بیماری نہ آئے تو اس کو چاہئے کہ نماز فجر سے پہلے سنتیں ادا کرنے کے بعد ۳۸۰ مرتبہ "یـا باسـطُ یا رزاقُ" پڑھے اور پڑھنے کے بعد اپنے گھر کے چاروں کونوں میں پھونک مارے۔ اس کے بعد نماز کے لئے مسجد جائے۔ اس عمل کو ۴۰ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ تنگدستی سے نجات ملے گی اور رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جائیں گے۔ رزق حلال وافر مقدار میں میسر ہوگا اور خوب خیر و برکت بھی ہوگی، ان اسماء کا نقش اگر نوچندی اتوار کو گلاب و زعفران سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں تو رزق موسلا دھار بارش کی طرح برسنے لگے اور غربت و افلاس سے کلی طور پر نجات مل جائے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۷	۱۰۱	۹۸	۹۴
۹۹	۹۳	۸۸	۱۰۰
۹۲	۹۶	۱۰۳	۸۹
۱۰۲	۹۰	۹۱	۹۷

اگر کسی کی دوکان پر گراہک نہ آتے ہوں تو باوضو ہو کر دکان کھولتے ہی ان اسماء کو ۳۰۳ مرتبہ پڑھے اور اللہ سے گراہکوں کی دعا کرے، انشاءاللہ چند ہفتوں میں گراہکوں کا ہجوم لگنے لگے گا۔ اور اگر بندش بھی ہوگی تو کٹ جائے گی۔ اگر مذکورہ نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے دوکان میں لٹکائیں تو بہت موثر ثابت ہوگا۔

ان اسماء کا ورد کرنے والا نرم دل ہو جاتا ہے اور وہ دوسروں کی پریشانی برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے بے قرار ہو جاتا ہے اور اس کی اس ترقی کی وجہ سے بھی اس کے لئے رزق کے دروازے ہر طرف سے کھل جاتے ہیں اور اس کی تنگدستی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے۔

بانجھ پن سے نجات حاصل کرنے کے لئے

اگر کوئی عورت بانجھ ہو اور اس کو ماں بننے کی خواہش ہو تو اس کو چاہئے کہ سر دھونے کے بعد ہر فرض نماز کے بعد "یابارئُ یامصورُ" ۴۱ مرتبہ پڑھے اور اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے۔ اس عمل کو ۲۱ دن تک جاری رکھے۔ اگر حمل نہ ٹھہرے تو اگلے مہینے سر دھونے کے بعد پھر اس عمل کو دہرائے۔ اس طرح لگاتار ۴ ماہ تک کرے اور پاکی کے دنوں میں اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ چار ماہ میں ضرور حمل ٹھہرے گا۔ اگر ان اسماء کا نقش بنا کر لال کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈال لے تو سونے پر سہاگہ ہوگا اور حمل ٹھہرنے کے امکانات بڑھ جائیں گے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸٦

۱۳۷	۱۴۰	۱۴۳	۱۲۹
۱۴۲	۱۳۰	۱۳٦	۱۴۱
۱۳۱	۱۴۵	۱۳۸	۱۳۵
۱۳۹	۱۳۴	۱۳۲	۱۴۴

ان اسماء کا ورد حمل کی حفاظت کے لئے بھی مفید ثابت ہوتا ہے۔ حمل ٹھہر جانے کے بعد حاملہ کو چاہئے کہ روزانہ فجر کی نماز کے بعد "یابارئُ یامصورُ" ۵۴۹ مرتبہ پڑھے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اور پڑھنے کے بعد پانی پر دم کر کے پی لے۔ کم سے کم چار ماہ تک اس عمل کو جاری رکھے۔ انشاء اللہ حمل محفوظ رہے گا اور ساتھ خیر و عافیت کے ولادت ہوگی۔

بخار کی شدت کو ختم کرنے کے لئے بھی ان اسماء کا ورد تیر کی طرح کام کرتا ہے۔ مذکورہ تعداد میں پڑھ کر پانی پر دم کر کے اُس شخص کو پلائیں جو بخار میں مبتلا ہو۔ انشاء اللہ اس پڑھے ہوئے پانی کی برکت سے بخار سے نجات مل جائے گی۔

نفسانی خواہشات کی اصلاح اور شیطانی وساوس سے نجات پانے کے لئے بھی ان اسماء کا ورد مفید ثابت ہوتا ہے۔ صبح و شام ۴۱ بار پڑھ کر اپنے سینے پر دم کریں، انشاء اللہ برے خیالات سے نجات حاصل ہوگی۔ حد سے زیادہ بڑھی ہوئی شہوت اور بے راہ روی سے بھی چھٹکارہ حاصل ہوگا۔

یاجلیلُ یاکریمُ

لوگوں پر اپنا رعب قائم کرنے کے لئے ان اسماء کو ہر فرض نماز کے بعد ۷۰۹ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں۔ اول و آخر گیارہ مرتبہ

درودشریف پڑھیں۔ اگران اسماء کانقش گلے میں ڈالیں اور پابندی کے ساتھ مذکورہ تعداد میں ان اسماء کاورد رکھیں تو دیکھنے والے مرعوب ہوں گے اور عامل کی ہیبت سب پر قائم ہوگی۔ انسانوں کے ساتھ ساتھ دوسری مخلوقات بھی اس عامل سے مرعوب رہے گی اور جنات بھی اس عامل کا سامنا نہیں کر پائیں گے۔ جو ملے گا عزت کرے گا اور عامل مقبولیت عامہ سے ہمیشہ سرفراز رہے گا۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۸۵	۸۸	۹۲	۷۸
۹۱	۷۹	۸۴	۸۹
۸۰	۹۴	۸۶	۸۳
۸۷	۸۲	۸۱	۹۳

بحق یاجلیل یا کریم

اگر کسی شخص کے دل میں اضطراب اور بے چینی رہتی ہو تو اس سے نجات پانے کے لئے ہر فرض نماز کے بعد **"یاجلیلُ یا کریمُ"** سات سو مرتبہ ۲۱ دن تک پڑھے، انشاء اللہ دل کو سکون ملے گا، بے چینی اور اضطراب سے نجات ملے گی۔

کوئی بھی حاجت ہو، کوئی بھی خواہش ہو اس کو پورا کرنے کے لئے ان اسماء کو روزانہ ۷ ہزار مرتبہ اس طرح پڑھیں کہ اول و آخر ۲۱ مرتبہ درودشریف پڑھیں، انشاء اللہ ۲۱ دن کے اندر اندر حاجت پوری ہوگی۔ اللہ کے فضل و کرم سے مراد برآئے گی۔

بزرگوں نے فرمایا کہ صبح شام اگر کوئی ان اسماء کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے اور اٹھتے بیٹھتے لاتعداد مرتبہ ان کاورد رکھے تو ایسا شخص مستجاب الدعوات بھی بن جاتا ہے اور اس کی دعائیں قبول ہونے لگتی ہیں۔

یاظاھرُ یاباطنُ

جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اس کے اندر ظاہری کشش پیدا ہوجائے اور باطنی روحانی قوتیں بھی اس کو میسر آجائیں تو اس کو چاہئے کہ روزانہ ایک ہزار مرتبہ "یاظاھرُ یاباطنُ" کاورد کیا کرے۔ اس وظیفے کی برکت سے اس میں زبردست کشش پیدا ہوجائے گی، لوگ اس کی طرف کھنچنے لگیں گے اور اس سے بار بار ملنے کی خواہش کریں گے۔ اس کے ساتھ اس میں باطنی صلاحیتیں بھی پیدا ہوجائیں گے، وہ اپنی باطنی قدرت کی وجہ سے چشمِ خلائق میں بڑا رتبہ حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ان کاورد کرنے والا ولایت کے درجہ کو پہنچ جاتا ہے اور اہل دنیا اس کا قرب حاصل کرنے کے متمنی رہتے ہیں۔ ان اسماء کے نقش میں بھی ایک طرح کی مقناطیسیت ہوتی ہے، جس کے گلے میں ان اسماء کانقش ہوتا ہے دنیا اس کی طرف لپک کر آتی ہے اور اس کے قدموں میں اپنی پلکیں بچھاتی ہے، اس نقش کو حالت وضو میں لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالیں اور روزانہ سو مرتبہ "یاظاھر یاباطن" پڑھ کر اس نقش پر دم کرتے رہیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۹۱	۲۹۵	۲۹۸	۲۸۴
۲۹۷	۲۸۵	۲۹۰	۲۹۶
۲۸۶	۳۰۰	۲۹۳	۲۸۹
۲۹۴	۲۸۸	۲۸۷	۲۹۹

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص مقدمہ میں مبتلا ہو اور چاہتا ہو کہ مقدمہ کا فیصلہ جلد از جلد اس کے حق میں ہوجائے تو اس کو چاہئے کہ روزانہ عشاء کے بعد ۱۳۷ مرتبہ "یاحکمُ یاحاکمُ" پڑھا کرے، اول و آخر سات مرتبہ درود شریف پڑھے، اس عمل کو لگاتار ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ مقدمہ کا فیصلہ اس کے حق میں ہوگا۔

اگر کوئی شخص ناحق گرفتار کرلیا گیا ہو اور کسی طرح اس کو جیل سے رہائی نصیب نہ ہو رہی ہو تو اس کو چاہئے کہ جیل میں پابندی کے ساتھ پانچوں وقت کی نمازیں پڑھے اور ہر فرض نماز کے بعد ۱۳ مرتبہ "یاحکم یاحاکمُ" پڑھا کرے، انشاء اللہ زیادہ وقت نہیں گذرے گا کہ اس کو رہائی میسر آجائے گی اور وہ مقدمہ بھی جیت جائے گا۔

اگر کوئی شخص مقروض ہو اور کسی بھی طرح قرض سے چھٹکارہ نہ مل رہا ہو تو اس کو چاہئے کہ ان اسماء کو تین سو مرتبہ نماز فجر کے بعد پڑھ لیا کرے، انشاء اللہ چند مہینوں میں قرض سے نجات مل جائے گی اور غیب سے قرض ادا ہونے کا بندوبست ہوجائے گا۔

جو لوگ "یاحکمُ یاحاکمُ" کو پابندی کے ساتھ ۱۳۷ مرتبہ پڑھتے ہیں اور جمعہ کے دن ۳۷۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھتے ہیں ان کی دانائی اور تدبر و فراست میں زبردست اضافہ ہوتا ہے اور اہل دنیا ان کی سوجھ بوجھ اور ان کی دانائی کو اہمیت دیتے ہیں اور انہیں قدر کی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور احترام کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

ان اسماء کا وظیفہ انسان کو عوام و خواص کے حلقوں میں معتبر اور معزز بنائے رکھتا ہے اور ان اسماء کو پڑھنے والے کی مقبولیت دن بہ دن بڑھتی ہی رہتی ہے۔

جان و مال کی حفاظت

جان و مال کی حفاظت کے لئے صبح شام روزانہ "یارقیبُ یاشھیدُ" ۱۰۰ مرتبہ پڑھیں اور اگر ان اسماء کو رات کو سونے سے پہلے ۱۰۰ مرتبہ پڑھ کر دستک دیدیں (۳ بار تالی بجادیں) تو تمام رات فرشتے عامل کی جان و مال کی حفاظت کریں اور موکلین گھر کے چاروں طرف نگراں بن کر کھڑے رہیں۔

بزرگوں نے فرمایا کہ سفر پر جانے سے پہلے اگر کوئی شخص ان اسماء کو ۱۱ مرتبہ پڑھ کر اپنے سینے پر دم کرے تو وہ دوران سفر ہر طرح کی

آفات اور حادثوں سے محفوظ رہے۔ ان اسماء کا نقش اگر گلے میں پڑا ہو تو آفات و بلیات سے حفاظت رہے اور جنات اور شیطانی کی شرارتوں سے بھی انسان محفوظ رہے۔ اس نقش کو اگر گھر میں لٹکا دیں تو گھر ہر طرح کے اثرات سے اور چوری چکاری سے محفوظ رہے۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۸۲	۱۸۵	۱۸۹	۱۷۵
۱۸۸	۱۷۶	۱۸۱	۱۸۶
۱۷۷	۱۹۱	۱۸۳	۱۸۰
۱۸۴	۱۷۹	۱۷۸	۱۹۰

ریا کاری اور بری باتوں اور فحش باتوں سے محفوظ رہنے کے لئے اور نجات پانے کے لئے ان اسماء کو ۴۱ مرتبہ پڑھ کر ایک بوتل پانی پردم کرلیں اور یہ پانی صبح شام ۷ دن تک پیا کریں، انشاء اللہ مذکورہ گناہوں سے نجات مل جائے گی۔

اگر کسی کی اولاد نافرمان ہو اور چاہتا ہو کہ اس کی اولاد فرماں بردار ہو جائے تو اس کو چاہئے کہ "**یاشھید یارقیبُ**" ۴۰ دن تک ۶۳۱ مرتبہ پڑھ کر پانی پردم کرے، روزانہ اپنی اولاد کو پلائے، انشاء اللہ اولاد نافرمانی کرنا چھوڑ دے گی اور والدین کی مطیع ہو جائے گی۔

یہ عجیب وغریب عمل ہے، اس عمل کو جب بھی کیا ہے زبردست کامیابی ملی ہے۔ آج کے دور میں اکثر والدین کو اس طرح کے عمل کی ضرورت ہے۔ اس لئے انہیں اس عمل سے استفادہ کرنا چاہئے اور اپنی اولاد کو اپنا مطیع بنانے کے لئے اس عمل سے استفادہ کرنا چاہئے۔

یاولیُّ یانصیرُ

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ جو شخص "یاولیُّ یانصیرُ" کو بکثرت پڑھتا ہے وہ صاحب کشف ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو زبردست قسم کی بصیرت عطا کرتے ہیں اور اس کو کشف والہام کی دولت سے سرفراز فرماتے ہیں۔ بزرگوں نے ان اسماء کے پڑھنے کے سلسلہ میں کوئی مخصوص تعداد نہیں لکھی لیکن کم سے کم ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھنا ہی چاہئے، اول وآخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے نفس کو اپنے کنٹرول میں رکھنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ مذکورہ اسماء کو روزانہ ۷۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، انشاء اللہ نفس بھٹکنے سے محفوظ رہے گا۔

جو عورتیں بے راہ روی کا شکار ہوں ان کے لئے ان اسماء کا ورد بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔ اگر اصلاح طلب عورتیں ان اسماء کو روزانہ ۳۰۰ مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھیں تو انشاء اللہ ان کو بری عادتوں اور برے راستوں پر چلنے سے نجات ملے گی اور ان میں اصلاح کا جذبہ ہوگا۔
جو خواتین کچھ نہ پڑھ سکیں یا پڑھنا نہ چاہیں تو مذکورہ اسماء کو ۳۰۰ مرتبہ پڑھ کر پانی پردم کر کے ان کو پلائیں تو انشاء اللہ ان میں سدھار ہوگا اور ان کے نفس کی اصلاح ہوگی اور ان میں خداترسی پیدا ہوگی۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔ یہ عمل خطا نہیں کرتا اور ہمیشہ کامیاب رہتا ہے۔
شرط یہ ہے کہ اس طرح کے ہر عمل کو مکمل ایمان ویقین کے ساتھ کیا جائے۔ ایمان ویقین کے بغیر کسی بھی عمل میں کامیابی ممکن نہیں ہے۔

قسط نمبر: ۶۳

اسلام الف سے ی تک

(ص)

مختار بدری

ص

تقریباً ۲۵ سرداران قریش پر مشتمل ایک دفعہ حضرت ابوطالب کی خدمت میں حاضر ہوا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اپنی شکایتیں بیان کیں اور کہا۔ ''آپ کا بھتیجا جس معبود کی عبادت کرنا چاہے کرے، ہمیں اپنے بندوں کی عبادت کرنے سے نہ روکے، بس اس بات پر صلح ہوجائے تو اچھا ہے۔'' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو ان کے سامنے ایک ایسا کلمہ پیش کرتا ہوں جسے یہ لوگ مان لیں تو عرب ان کا تابع فرمان اور عجم ان کا باج گزار ہو، وہ بولے۔ ''تم ایک کلمہ کہتے ہو، ہم تو ایسے دس کلمے کہنے کو تیار ہیں مگر وہ کلمہ کیا ہے؟'' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''لا الہ الا اللہ'' اس پر وہ سب یکبارگی اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑبڑاتے ہوئے چلے گئے۔ قرآن مجید کی ۳۸ ویں سورت ''ص'' میں اس واقعہ کا ذکر ہے، اس کی سورت میں پانچ رکوع اور ۸۸ آیات ہیں۔

صابی

ایک ستارہ پرست قوم اور واحد، صابی۔

صابی صباء سے ہے جس کے معنی ہیں ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں چلا جانا۔ امام ابوبکر نے احکام القرآن میں لکھا ہے کہ اہل بابل صابی تھے، کواکب سبعہ کو معبود مانتے تھے اور تمام حوادث عالم کو انہی کے اثرات کا نتیجہ تصور کرتے تھے۔ زحل، مشتری، عطارد غرض ہر ستارہ کے نام پر علیحدہ علیحدہ مندر بنا رکھے تھے جہاں ان ستاروں کے بت آویزاں تھے جس ستارہ سے متعلق کام ہوتا اس کے مندر میں جاتے اور اس کے مخصوص آداب اور رسوم کے مطابق اس کی پوجا کرتے، مثلاً عافیت اور صحت درکار ہوتی تو مشتری کے مندر میں جاتے اور دشمن کی ہلاکت و بربادی مطلوب ہوتی تو زحل کے مندر میں جاتے۔ اہل بابل کے علاوہ اہل شام و مصر، روم بھی ستارہ پرست ہی تھے جو بت پرستی کی ایک صورت تھی۔

قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے نزدیک صابئین اہل کتاب تھے مگر حضرت عمرؓ ان کا ذبیحہ حلال قرار دیتے تھے اور ابن عباسؓ حرام، مجاہد کہتے ہیں کہ یہ اہل کتاب ہیں اور ان کا دین مجوسیت اور یہودیت کے درمیان ہے۔ کلبی کہتے ہیں کہ ان کا دین یہودیت اور نصرانیت کے درمیان ہے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ یہ زبور پڑھتے ہیں، فرشتوں کی عبادت کرتے ہیں اور کعبہ کی طرف رخ کرکے بندگی کرتے ہیں، ان کا دین مختلف ادیان کا مجموعہ، مرکب ہے۔ (تفسیر مظہری)

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَادُوْا وَالصّٰبِئِیْنَ وَالنَّصٰرٰی وَالْمَجُوْسَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا اِنَّ اللّٰهَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ شَهِیْدٌ۝

جو لوگ مومن (یعنی مسلمان ہیں) اور جو یہودی ہیں اور ستارہ پرست اور عیسائی اور مجوسی اور مشرک، خدا ان سب میں قیامت کے دن فیصلہ کردے گا، بے شک خدا ہر چیز سے باخبر ہے۔ (۲۲:۱۷)

صاحب

رفیق یار، ساتھی، صاحب الحوت یعنی مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں، صاحب الزماں وقت کا مالک، امام مہدی کو شیعہ لوگوں کا دیا گیا خطاب۔

صاحب النصاب

وہ شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ وہ سو درہم یا پانچ اونٹوں کا مالک صاحب نصاب ہے۔

صالح

وہ ایک شخص جو گناہ گار نہ ہو، جس شخص کے فکر وعمل میں اعتدال ہو اور جس کے ظاہر وباطن سے آثار صلاح ورشد ظاہر ہوں۔ ایک مشہور پیغمبر کا نام صالح بن عبید بن کادر بن ثمود بن عاثر بن ارم بن سام اس طرح حضرت صالح علیہ السلام کا سلسلہ نسب حضرت نوح علیہ السلام سے جاملتا ہے، یعنی آپ حضرت نوح علیہ السلام کی دسویں پشت میں تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کو قوم ثمود کی طرف مبعوث کیا، یہ قوم حجاز وشام کے درمیان سرسبز وشاداب علاقہ میں وادیٔ قریٰ تک آباد تھی، مال ودولت کی بڑی فراوانی تھی، زندگی کی تمام آسائشیں میسر تھیں۔ انہوں نے بڑے غرور وتمکنت کے ساتھ حضرت صالح علیہ السلام کے پیغام کو رد کردیا اور کہا کہ ہم تمہارے حکم سے اپنے معبودوں کو چھوڑنے والے نہیں ہیں مگر جب حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی دعوت تبلیغ کے سلسلہ کو جاری رکھا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم حقیقت میں اللہ کے رسول ہو تو پہاڑی کی ٹھوس چٹان میں سے ایک حاملہ اونٹنی نکال کر دکھاؤ تو اللہ جل شانہ نے اتمام حجت کے لئے ایک موٹی تازی گابھن اونٹنی نکال دی اور اس نے فوراً بچہ بھی دیدیا، پھر بھی وہ لوگ اپنی ضد اور کفر پر اڑے رہے تو حضرت صالحؑ نے کہا یہ اونٹنی معجزہ کے طور پر آئی ہے اس کے کھانے پینے میں آڑے نہ آنا اور نہ اسے کسی قسم کا نقصان پہنچانا اور یہ طے پایا کہ ایک خاص کنویں سے وہ ہر دوسرے روز پانی پئے گی اور اس کے بدلے میں وہ اس کا دودھ دوہ لیا کریں گے مگر جلد ہی شرارت پسندوں نے اس کے قتل کی سازش شروع کردی اور ایک بدبخت قدار بن سالف نے اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں اور اونٹنی کا کام تمام کردیا، اس کا بچہ چیختا ہوا پہاڑی کی طرف بھاگا اور غائب ہوگیا۔ حضرت صالح علیہ السلام کو اس کا علم ہوا تو کہا۔ ”افسوس تم نے بہت برا کیا، اب تین دن کے بعد تم سب لوگ ہلاک کردیئے جاؤ گے۔“ یہ سن کر لوگ غضب ناک ہوگئے اور بولے اگر یہ سچ ہے تو اپنے خاتمہ سے پہلے حضرت صالح علیہ السلام کو ختم کردیں گے مگر جو جماعت حضرت صالح علیہ السلام کو قتل کو پہنچی وہ سنگ باری کے نتیجہ میں ہلاک ہوگئی، تیسرے روز اس قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوا اور وہ سب تباہ وبرباد ہوگئے۔

۸ھ میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ سے تبوک تشریف لے گئے تو راہ میں قوم ثمود کی برباد شدہ بستیاں نظر آئیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر مبارک ڈھانپ لیا، سواری کی رفتار تیز کردی اور فرمایا۔ ”جن قوموں پر خدا کا عذاب نازل ہوا ہے اگر ان کے قریب سے گزرنا پڑے تو روتے ہوئے گزرو، خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم بھی اس قسم کے عذاب میں گھر جاؤ۔“

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا ۝ إِذِ انبَعَثَ أَشْقَاهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا ۝ فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُم بِذَنبِهِمْ فَسَوَّاهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبَاهَا ۝

(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کے سبب (پیغمبر کو) جھٹلایا جب ان میں ایک نہایت بدبخت اٹھا تو خدا کے پیغمبر (صالح) نے ان سے کہا کہ خدا کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی باری سے حذر کرو، مگر انہوں نے پیغمبر کو جھٹلایا اور اونٹنی کی کونچیں کاٹ دیں تو خدا نے ان کے گناہ کے سبب ان پر عذاب نازل کیا اور سب کو (ہلاک کرکے) برابر کردیا۔ (۹۱:۱۱/۱۴)

صالحات

نیک اعمال مگر یہ نیک اعمال ایمان کے بغیر قبول نہیں ہوتے اور ہر آدمی کے لئے ایمان لازمی چیز ہے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی اسلام قبول کرتا ہے اور اس پر قائم رہتا ہے تو خدائے کریم اس کے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے اور اس کے ہر نیک عمل کا دس گنا تک بلکہ اس سے بھی زیادہ اجر دیتا ہے جب کہ اس کے ہر برے سے عمل کی اتنی ہی سزا دیتا ہے۔ وَالْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ خَيْرٌ عِندَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَيْرٌ أَمَلًا ۝ ثواب اور حسن عمل کے اعتبار سے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایسی نیکیاں بہتر اور اچھی ہیں جو انسان کے مرنے کے بعد بھی دنیا میں باقی رہیں۔ (۴۶:۱۸) مثلاً مسجد، مدرسہ، سرائے، کنواں، حوض اور دوسری ایسی ہی چیزیں بنانا جن سے اس کے مرنے کے بعد بھی خلق الناس کو فائدہ پہنچتا رہے۔

صبر

فقر وفاقہ، تنگی وترشی، تکالیف ومصائب اور خلاف طبع باتوں کا استقلال کے ساتھ مقابلہ کرنے کا نام صبر ہے، صبر انسان کو بہت سی

برائیوں سے بچالیتا ہے۔ قرآن مجید میں ستر سے زیادہ مقامات پر اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سے مراتب علیا اور درجات رفیعہ کا مدار اسی صبر کی فضیلت پر رکھا ہے، ارشاد باری تعالیٰ یہ ہے۔ وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ○ اللہ سے مدد چاہو صبر اور نماز کے ذریعہ (۲:۴۵) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''الصبر نصف الایمان''یعنی صبر آدھا ایمان ہے (بیہقی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ ایمان کی تعریف دریافت کی گئی تو فرمایا صبر اور دریا دلی (بیہقی) آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''صبر روشنی ہے۔'' (ترمذی)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ ''صبر ایمان کا سرچشمہ ہے، جب تک صبر ہے ایمان ہے اور جب صبر گیا تو ایمان بھی چلا جاتا ہے۔''

صبر کا مطلب صرف یہی نہیں کہ جب کوئی مصیبت آپڑے تو جزع فزع نہ کی جائے بلکہ روکنا سہارنا، کسی بات پر قائم رہنا، وغیرہ بھی صبر ہے۔ آفاتِ ارضی وسماوی کو چپ چاپ سہنا صبر ہی تاہم اپنے نفس کی بری خواہشات اور برے میلانات پر قابو رکھنا، ہر قسم کی حرص اور طمع سے خود کو روکے رکھنا بھی صبر ہے۔ فقر وفاقہ، آزمائش وابتلا، طعن وتشنیع، طنز واستہزاء پر بھی صبر کرنا ضروری ہے۔ لَتُبْلَوُنَّ فِيْ اَمْوَالِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اوتوا الكتٰب من قبلكم ومِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اذىً كَثِيْرًا ط وَاِن تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فان ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ ○

اے اہل ایمان تمہارے جان ومال میں تمہاری آزمائش کی جائے گی اور تم اہل کتاب سے اور ان لوگوں سے جو مشرک ہیں بہت سی ایذا کی باتیں سنو گے تو اگر صبر اور پرہیز گاری کرتے رہو گے تو یہ ہمت کے کام ہیں۔ (۳:۱۸۶)

دائیں ہاتھ سے کھانا سنت ھے

حضرت عمر بن سلمہؓ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، کوئی بائیں ہاتھ سے نہ کھائے اور نہ پانی پیئے! کیوں کہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا پیتا ہے۔ (ترغیب)

ایک منہ والا رودراکش

پہچان

رودراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے رودراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا رودراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے رودراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کردیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا رودراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا رودراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہوجاتے ہیں۔

ایک منہ والا رودراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا رودراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہوجاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

صدقہ کے فوائد

حکام صدقہ سے متعلق اگر صدقہ کرنے والا جان لے اور سمجھ لے کہ اس کا صدقہ فقیر کے ہاتھ میں جانے سے پہلے بسم اللہ کے ہاتھ میں جاتا ہے تو یقیناً دینے والے کو لذت، لینے والے سے کہیں زیادہ ہوگی۔

کیا آپ کو صدقہ کے فوائد معلوم ہیں؟

فوائد نمبر ۱۷، ۱۸، ۱۹ رکو خاص توجہ سے پڑھیے گا:۔

تو سن لیں!

صدقہ دینے والے بھی اور جو اس کا سبب بنتے ہیں وہ بھی!

۱۔صدقہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔

۲۔صدقہ اعمال صالحہ میں افضل عمل ہے، اور سب سے افضل صدقہ کھانا کھلانا ہے۔

۳۔صدقہ قیامت کے دن سایہ ہوگا، اور اپنے دینے والوکو آگ سے خلاصی دلائے گا۔

۴۔صدقہ اللہ جل جلالہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے، اور قبر کی گرمی کی ٹھنڈک کا سامان ہے۔

۵۔میت کے لئے بہترین ہدیہ اور سب سے زیادہ نفع بخش چیز ہے، اور صدقہ کے ثواب کو اللہ تعالیٰ بڑھاتے رہتے ہیں۔

۶۔صدقہ مصفی ہے، نفس کی پاکیزگی کا ذریعہ اور نیکیوں کو بڑھاتا ہے۔

۷۔صدقہ قیامت کے دن صدقہ کرنے والے کے چہرے کا سرور اور تازگی کا سبب ہے۔

۸۔صدقہ قیامت کے خوف سے امان ہے، اور گزرے ہوئے پر افسوس نہیں ہونے دیتا۔

۹۔صدقہ گناہوں کی مغفرت کا سبب اور سیئات کا کفارہ ہے۔

۱۰۔صدقہ خوشخبری ہے حسن خاتمہ کی اور فرشتوں کی دعا کا سبب ہے۔

۱۱۔صدقہ دینے والا بہترین لوگوں میں سے ہے، اور اس کا ثواب ہر اس شخص کو ملتا ہے جو اس میں کسی طور پر بھی شریک ہو۔

۱۲۔صدقہ دینے والے سے خیر کثیر اور بڑے اجر کا وعدہ ہے۔

۱۳۔خرچ کرنا آدمی کو متقین کی صف میں شامل کر دیتا ہے، اور صدقہ کرنے والے سے اللہ کی مخلوق محبت کرتی ہے۔

۱۴۔صدقہ کرنا جود و کرم اور سخاوت کی علامت ہے۔

۱۵۔صدقہ دعاؤں کے قبول ہونے اور مشکلوں سے نکلنے کا ذریعہ ہے۔

۱۶۔صدقہ بلاء (مصیبت) کو دور کرتا ہے، اور دنیا میں ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

۱۷۔صدقہ عمر میں اور مال میں اضافے کا سبب ہے، کامیابی اور رزق کا سبب ہے۔

۱۸۔صدقہ علاج بھی ہے دوا بھی اور شفاء بھی۔

۱۹۔صدقہ آگ سے جلنے، غرق ہونے، چوری اور بری موت کو روکتا ہے۔

۲۰۔صدقہ کا اجر ملتا ہے، چاہے جانوروں اور پرندوں پر ہی کیوں نہ ہو۔

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر: ۳

حسن الهاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے بہت کم ملتے ہیں۔ قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

تاریخ پیدائش میں عدد ۵ کی تین یا چار مرتبہ تکرار ہو اور تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۳ ہو تو حامل تاریخ کامیاب سیاست داں بنے گا، اس کو کاروبار میں زبردست کامیابی اور ترقی حاصل ہوگی اور وہ شخص فن تقریر میں ید طولیٰ ہوگا، یہ لوگ اپنی کارکردگی کا آغاز بہت معمولی حالات میں کرتے ہیں لیکن بے پناہ مشکلوں اور رکاوٹوں کے باوجود کامیابی حاصل کرلیتے ہیں اور سرخرو ہوجاتے ہیں، ان لوگوں کو مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے اپنا نام مختصر رکھنا چاہئے اور ایسا نام رکھنا چاہئے کہ جس کا مفرد عدد ۵ ہو۔

اگر تاریخ پیدائش میں عدد ۵ کم سے کم تین مرتبہ ہو اور عدد ۸ دو مرتبہ آیا ہو تو یہ ایک مقبول ترین اور خوش نصیب شخص کی علامت ہے، ایسا شخص ہوابازی، جہاز رانی اور بحری ریسرچ سے تعلق رکھے گا اور فلسفی قسم کا انسان ہوگا، یہ لوگ کوئی بھی پیشہ اختیار کرسکتے ہیں، انہیں ہر پیشے میں سرخروئی اور کامیابی حاصل ہوتی ہے لیکن اگر وہ یہ مذکورہ چیزوں میں دلچسپی لیں تو یہ اللہ کے فضل وکرم سے منفرد اور بے مثال بن کر رہ جاتے ہیں۔

ان لوگوں میں ایک خامی یہ ہوتی ہے کہ نتائج کے سلسلہ میں بہت بے صبرے ہوتے ہیں، ان کی فطرت ہاتھوں پر سرسوں جمانے کی ہوتی ہے، یہ کھیتی کرنے کے قائل ہوتے ہیں، یہ باغات لگاکر دیر تک پھلوں کا انتظار نہیں کرتے، جب کہ اس دنیا کے تجربہ کار لوگ کھیتی کے مقابلہ باغ لگانے کو ترجیح دیتے ہیں کیوں کہ باغات لگانے سے آنے والی نسلیں پیٹ بھرتی ہیں اور ایک خاندان پرورش پاتا ہے، ان لوگوں کی زندگی میں اکثر تناؤ پریشان کرتا ہے اور ان کی گھریلو زندگی اتھل پتھل کا شکار ہوتی ہے، یہ لوگ اگر صبر وضبط سے کام نہ لیں تو ازدواجی تعلقات ٹوٹنے کے ڈگر پر پہنچ جاتے ہیں اور زندگی بے شمار صدمات میں مبتلا ہوجاتی ہے، اس لئے ان لوگوں کو صبر وتحمل سے کام لینا چاہئے اور اپنی صلاحیتوں کو برباد نہیں کرنا چاہئے۔

۶ عدد۔ اگر پیدائش کا مفرد عدد ۶ ہو اور اس کے ساتھ ساتھ تاریخ پیدائش میں ۳، ۶ اور اعداد موجود ہوں تو ایسے لوگ خوب ترقی کرتے ہیں، خدا پر ان کا یقین پختہ ہوتا ہے اور یہ لوگ زندگی کے کسی بھی شعبہ میں سرخرو ہونے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

اگر ان کی تاریخ پیدائش میں ۶ کی تکرار کم سے کم دوبار ہو تو ان کی زندگی خوش حالیوں سے بہرہ ور ہوتی ہے اور ان کا ہر قدم ان کو نئی نئی خوشیوں کی طرف اٹھتا ہے اور انہیں نئی نئی مسرتیں عطا کرانے کا ضامن بنتا ہے، ایسے لوگوں کو چاہئے یہ اپنا ایسا نام تجویز کریں جو الفاظ کے اعتبار سے مختصر ہو، اس کے معانی اچھے ہوں اور اس کا مفرد عدد ۶ ہو۔

سیاست، فنون لطیفہ اور سامان تعیش ان کے لئے اہمیت کے شعبے ہیں، اگر یہ لوگ ان شعبوں سے متعلق ہوجائیں تو انہیں زبردست کامیابی ملتی ہے لیکن ان کو زندگی کے دوسرے شعبوں میں بھی ترقی نصیب ہوتی ہے، کیوں کہ ان کا عدد انہیں ہر جگہ فوقیت دلاتا ہے اور یہ لوگ ہر جگہ کامیابی سے ہمکنار رہتے ہیں۔ ۶ عدد والے لوگوں کو اگر ان کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۶ کی تکرار کم سے کم دو مرتبہ ہو تو انہیں زندگی بھر بااثر لوگوں کی اعانت حاصل رہے گی اور یہ لوگ ہمیشہ صاحب حیثیت رہیں گے، مقبولیت اور تسخیر خلائق کی دولت سے یہ ہمیشہ مالا مال رہیں گے، یہ لوگ مہمان نواز بھی ہوں گے، فیاض بھی ہوں گے اور غریبوں سے ہمدردی کرکے یہ ہمیشہ اپنے دل میں روحانی خوشی محسوس کریں گے، ایسے لوگوں کو چاہئے کہ یہ اپنا نام ایسا رکھنے کی غلطی ہرگز ہرگز نہ کریں کہ جس کا مفرد عدد ایک ہو، ان کو اپنا نام ایسا رکھنا چاہئے کہ جس کا عدد ۶ ہو، ۶ عدد کا کام ان کو ہمیشہ خوش حالیوں سے ہمکنار رکھے گا اور پرسکون زندگی کا ضامن بنے گا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆

آیات قرآنیہ کے ذریعہ علاج

خاتمہ لکنت

اگر زبان میں لکنت ہو تو اس آیت مبارکہ کو کثرت سے پڑھیں، اس کے ورد سے سینہ میں کشادگی اور لکنت بھی جاتی رہے گی۔

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ○ وَیَسِّرْ لِیْ اَمْرِیْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَۃً مِنْ لِسَانِیْ ○ یَفْقَھُوْا قَوْلِیْ ○

خاتمہ پیٹ درد

اگر پیٹ میں درد ہو تو اس آیت کو پیٹ پر دم کرلیا جائے۔ اول وآخر سات سات مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا ھَنِیْئًام بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ (سورۃ الطور، آیت ۱۹) اِنَّا کَذٰلِکَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ (سورۃ المرسلات آیت ۴۴)

خاتمہ برائے سحر جادو

یاد رکھیں کہ ماہر روحانیات محمد آیاز مزمل حسین شاہ صاحب کئی بار اس بات کو دہرا چکے ہیں کہ بجائے تسمیہ کے اس عمل میں تعوذ پڑھا جاتا ہے سورۃ ''الفلق'' کو ہر روز بلا ناغہ تلاوت کرنے سے سحر اور جادو کا اثر ختم ہو جائے۔

ادائیگی قرض

جو شخص مقروض ہو جمعہ کے روز جمعہ کی نماز کے بعد سورۃ کہف سات بار تلاوت کرے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دعاء مانگے تو بہت جلد اس کے سر سے قرض کا بوجھ اتر جائے گا۔

حفاظت حمل

جس عورت کا حمل نہ ٹھہرتا ہو یا اس کے۔ بچے ہو کر مرجاتے ہوں تو اسے چاہئے کہ حمل کے دوران سورۃ ''الشمس'' کو اکتالیس مرتبہ بعد نماز تلاوت کرے اور پانی پر دم کرکے پئے انشاء اللہ اس کا حمل ضائع نہ ہوگا۔ واضح رہے کہ یہ عمل باوضو ہو کر پاکیزہ جسم کے ساتھ بجالانا چاہئے۔

خاتمہ بواسیر خونی وبادی

سورۃ ''دھر'' کی آیت نمبر ۲۹ تا ۳۱ کو چالیس یوم تک پانی پر دم کر کے مریض کو پلائیں۔ خونی وبادی بواسیر سے چھٹکارہ ملے گا۔

شوگر اور بلڈ پریشر سے نجات

جو شخص سورۃ ''فیل'' کو بعد نماز عشاء تین سو تیرہ مرتبہ چالیس روز تک پڑھے انشاء اللہ اسے شوگر اور بلڈ پریشر جیسی بیماریوں سے چھٹکارہ ملے گا۔

گم شدہ چیز مل جانے

اگر کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور نہ مل رہی ہو تو گھر کے سارے فرد باوضو ہو کر درج ذیل آیت کا کثرت سے ورد کریں۔ گم چیز خود بخود مل جائے گی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○

موذی جانوروں سے نجات

اگر کسی کے گھر میں موذی جانور رہتے ہوں یعنی سانپ، بچھو وغیرہ تو سورۃ ''رحمٰن'' کو سات روز تک روزانہ سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے مکان کی دیواروں پر چھڑکاؤ کر دیں۔ ان شاءاللہ موذی جانور ختم ہو جائیں گے۔

آشوب چشم

سورہ ملک خاتم آشوب چشم کے لئے تین روز متواتر پڑھ کر دم کریں بفضل خدا خیریت ہوگی۔

خاتمہ اٹھرا

اولاد کس کو پیاری نہیں ہوتی والدین اپنے بچوں کی شادی کے بعد ان کی اولاد کو دیکھنا پسند کرتے ہیں، خواہش ہوتی ہے کہ پوتے پوتیاں نواسے نواسیوں کو کھلائے مگر بعض حاسد لوگ جادو کے ذریعہ اٹھرا کا مرض پیدا کر دیتے ہیں۔

علامات مرض: حمل کا قائم نہ ہونا بچوں کی پیدائش کی مدت سے پہلے مرجانا، پیدائش کے تین ماہ کے دوران بچہ کی موت ہو جانا۔ ایسی خواتین جن کو اٹھرا جیسی بیماری کا سامنا ہے۔ سورۃ تغابن ۲۰۵ مرتبہ پانی پر پڑھ کر دہ پانی صبح وشام پئیں۔

عمل حاجت روائی سورۃ کوثر

تحریر: راجہ اعجاز حسین

قارئین کی خدمت میں سورۃ کوثر کا مجرب عمل لے کر حاضر ہوا ہوں جو حصولِ رزق کے لئے اپنی مثال آپ ہے۔فی زمانہ میں بڑھتی ہوئی مہنگائی کے سبب ہر شخص پریشان ہے اول تو روزگار کا نہ ہونا ہے۔اگر روزگار ہے تو اس میں برکت نہیں ہے۔سورۃ کوثر وہ سورۃ مبارکہ ہے جو پڑھنے میں تو چھوٹی سی ہے مگر اس کے خواص کافی جامع ہیں یہی وجہ ہے کہ اس کا ورد کرنے میں مشکلات کا حل موجود ہے۔عروج ماہ میں اتوار کے روز ساعت مشتری میں زعفران کی سیاہی سے نقش بنائے یا پھر چاندی کے پترے پر کندہ کرلیں جو خود نہ بنا سکے وہ کسی صاحب علم انسان سے بنوالیں لوح کو یا نقش کو اپنے سامنے رکھ کر سورۃ مبارکہ کا بتائے ہوئے طریقے کے مطابق ورد کریں۔بعد ورد کے نقش سبز رنگ کی تھیلی سی کر لوح کو اس میں رکھ دیں اور اپنی تنخواہ یا آمدنی بھی رکھ دیں۔یاد رکھیں کہ جب بھی آپ تھیلی میں پیسے رکھیں ایک بار سورۃ کوثر پڑھ کر رکھیں۔اور جب تھیلی سے پیسے نکالیں اسی طرح ایک بار سورۃ کوثر پڑھ کر نکالیں، انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت رہے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ○اِنَّا اَعْطَيْنَاکَ الْکَوْثَرَ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ○

نمبر۱۔اب اس سورۃ مبارکہ کو بسط حرفی کریں یعنی الگ الگ حروف لکھیں۔

ا۔ن ا۔ا۔ع۔ط۔ی۔ن۔ک۔ا۔ل۔ک۔و۔ث۔ر۔ف۔ص۔ل۔ل۔ر۔ب۔ک۔و۔ا۔ن۔ح۔ر۔ا۔ن۔ش۔ا۔ن۔ک۔ھ۔و۔ا۔ن۔ک۔ھ۔و۔ا۔ل۔ب۔ت۔ر۔

نمبر۲۔اب ان حروف کو تخلیص کریں یعنی جو حروف دوبارہ آئے ہیں ان کو کاٹ دیں جو حروف تخلیص کے بعد برآمد ہوئے ہیں وہ یہ ہیں۔

ا۔ع۔ط۔ی۔ط۔ی۔ک۔ل۔و۔ث۔ر۔ف۔ص۔ب۔ح۔ش۔ھ۔ت۔

نمبر۳۔اب ان حروف سے عمل تیار ہوگا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنیٰ سے ہر حروف کا اسم اعظم لیں۔

ا سے اللّٰہ ۔ن سے نافع ۔ع سے علی۔ ط سے طیب۔ی سے یسیر۔ک سے کریم ۔ل سے لطیف ۔و سے وارث۔ث سے ثابت ۔ر سے رحیم ۔ف سے فتاح ۔ص سے صمد ۔ب سے باسط۔ ح سے حق۔ ش سے شفیع۔ ہ سے ھادی ت سے تواب۔

ورد اس طرح کرنا ہے:يَا اَللّٰهُ يَا نَافِعُ يَا عَلِيُّ يَا طَيِّبُ يَا يَسِيْرُ يَا كَرِيْمُ يَا لَطِيْفُ يَا وَارِثُ يَا ثَابِتُ يَا رَحِيْمُ يَا فَتَّاحُ يَا صَمَدُ يَابَاسِطُ يَاحَقُّ يَاشَفِيْعُ يَاهَادِيُ يَاتَوَّابُ. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○اِنَّا اَعْطَيْنَاکَ الْکَوْثَرَ ○ فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ○ اِنَّ شَانِئَکَ هُوَ الْاَبْتَرُ○

آغاز عمل اول و آخر ۱۱-۱۱ مرتبہ درود پاک پڑھنے کا ایک وقت مقرر کریں۔۷ یوم تک مسلسل تعداد کے مطابق ورد کریں۔

دن	اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
تعداد	۱۳۲	۱۲۱	۱۱۰	۹۹	۸۸	۷۷	۶۶

لوح مبارک یہ ہے

شمکائیل ۷۸۶ شفقیائیل

اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ	فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَر	اِنَّ شَانِئَكَ	هُوَ الْاَبْتَر
۴۳۳	۶۴۴	۹۷۰	۷۱۶
۶۴۳	۴۳۰	۷۱۹	۹۷۱
۷۱۸	۹۷۲	۶۴۲	۴۳۱

فقطاشائیل لوبائیل

علی رضا بنام کلثوم کو ترقی عطا ہو

میں نے ہر چیز کی وضاحت کردی ہے اگر پھر بھی سمجھ نہ آئے تو فون پر وضاحت طلب کریں۔

قسط نمبر: ۵

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

پانی اور برف کی طبی اہمیت

مختلف حالتوں کے لحاظ سے اس کی مختلف تاثیروں کی تفصیل یہ ہے۔

ٹھنڈا پانی

شدید درجہ حرارت کے تمام بخاروں میں اس کا پینا سب سے زیادہ ضروری اور سب سے زیادہ مفید ہے۔ ایک خاص طریقہ شدید بخار میں اس کے استعمال کا یہ ہے کہ مریض کو ایک دم اتنی بڑی مقدار میں ٹھنڈا پانی پلایا جائے کہ سردی سے اس کے دانت بجنے لگیں، جسم میں کپکپی پیدا ہوجائے، جسم کا رنگ سبز ہوجائے، اس تدبیر سے کبھی تو ایک دم دست، پیشاب یا پسینہ کثرت سے جاری ہوکر مریض ایک دم صحیح ہوجاتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ بخار کا درجہ حرارت ایک دم نیچے آجاتا ہے، اس سے بخار کا خطرہ ٹل جاتا ہے۔

مریض میں درجہ ذیل حالات میں سے کوئی حالت پائی جائے تو اس کا علاج ٹھنڈے پانی سے نہ کیا جائے۔

(۱) معدہ اور جگر ضعیف ہوں (۲) معدہ اور جگر میں سردی کا غلبہ ہو (۳) پیٹ کے اعضاء میں ورم ہو (۴) مریض کے جسم میں کہیں درد ہو (۵) مریض میں خون کی کمی ہو (۶) مریض کی حرارت غریزیہ ناقص ہو (۷) مریض ٹھنڈا پانی پینے کا عادی نہ ہو ایسے مریض میں ٹھنڈا پانی تشنج اور ہچکی کا سبب ہوتا ہے (۸) مریض کا جسم لاغر ہو۔

ایسے حالات میں اگر ٹھنڈے پانی سے علاج کی غلطی کی جائے گی تو مریض میں ایک دوسرا بخار پہلے سے شدید پیدا ہوجائے گا اور نگلنے میں دشواریاں، تنفس میں دشواری، رعشہ، تشنج، مثانہ، گردہ اور فوطوں کے ضعف کا خطرہ ہوگا۔

سب سے زیادہ مضرت اس علاج کی اس مریض میں ہے جو تندرستی میں ٹھنڈا پانی پینے سے تکلیف محسوس کرتا تھا۔

ورم کی حالت میں اگر بخار کی شدت اس درجہ کی ہو جس سے دق کا خوف ہو تو ٹھنڈا پانی روکنا نہیں چاہئے۔

وبائی بخار کے زمانہ میں تندرست لوگ کثرت سے ٹھنڈے پانی کا استعمال کرتے رہیں تو امید ہے کہ وہ اس بخار میں کم مبتلا ہوں گے۔

جسم میں خون بہنے والے امراض کے علاج میں ٹھنڈا پانی بہت کارآمد ہے اسی طرح دستوں کے امراض میں بھی۔

بے ہوشی میں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دینے سے ہوش آجاتا ہے۔

ہیضہ کی شکل میں ٹھنڈے پانی سے نہانا اور اس میں ڈوب کر بیٹھنا بہت نافع ہے جس آدمی کے بدن میں زخم نہ ہو، وہ موٹا تازہ ہو، جو اس کو گرمی کے موسم میں اگر ٹیٹنس ہوجائے تو ٹھنڈے پانی میں اس کو ایک دم ڈبودینا بہت پسند ہے، جن لوگوں میں پتھری پیدا ہوجانے کا امکان ہو وہ اگر اپنے کھانے کے درمیان میں پانی پیتے رہا کریں تو پتھری پیدا نہیں ہوگی۔

بے قاعدہ پانی پینے کی خرابیاں

پھل اور سبزی کھا کر فوراً پانی پی لینا فساد ہضم اور اس کے امراض پیدا کرتا ہے، مذکورہ بالا غلطی اگر بار بار کی جاتی رہے تو مرض آکلہ پیدا ہوجاتا ہے۔

پیاس کے بغیر کھانے سے پہلے کھانے کے درمیان کھانے کے فوراً بعد ریاضت اور محنت ومشقت کے بعد سونے کے درمیان سوکر اٹھنے کے بعد نہار منہ، جماع کے بعد کمر سخت کس کر بندھی ہوئی حالت میں پیٹ کے بل لیٹے ہوئے

ان تمام حالتوں میں بہت بہت سا ٹھنڈا پانی پینے سے یہ بیماریاں

پیدا ہونا ممکن ہیں۔

ضعف اعصاب، ضعف معدہ، ضعف جگر، رنگ بدن کی خرابی، بھول ذہن کی کندی، نیند حواس کی قلت، نزلہ، جلندھر، سنگرہنی، خون کی کمی، چہرہ، ہاتھ، پاؤں، خصوصاً آنکھوں کے نیچے ہلکا ورم، بخار، مرگی، رعشہ، فالج، بن بھری۔

گرم ملک، گرم موسم، گرم عمر، گرم مزاج اور وبائی بخار کے زمانہ میں پانی پینے پر کوئی پابندی نہیں ہے۔

گنگنا پانی

معدہ میں بلغم کی عفونت سے پیاس کو زائل کرتا ہے، حلق کو اور سینہ کے ورموں میں بھی اس کے غرغرے اور پینے سے آرام ملتا ہے، دردوں میں اس کی سینک آرام پہنچاتی ہے اسی طرح ورموں پر بھی اس کی سینک نافع ہے۔ انیما میں اس کا استعمال آنتوں کی ریاح اور سدوں کو خارج کرتا ہے اوران کے ورم کو بھی کم کرتا ہے، ایام حیض میں اس سے نہانا حیض کی کمی کو زائل کرتا ہے۔

گرم پانی

قوی دست آور ہے اس کے گھونٹ گھونٹ، خالی پیٹ پینے سے قولنج تحلیل ہو جاتی ہے۔

کھاری اور نمکین پانی یا سمندر کا پانی

اس سے گنجے سر کو دھویا جائے تو فائدہ ہوگا، استسقاء کے مریض کو اس میں بٹھایا جائے تو مریض کو آرام ہوگا، سردی سے پھٹے ہوئے ہاتھ پاؤں میں اگر زخم نہ بنا ہو تو اس سے ان کو دھونے سے فائدہ ہوگا، جلد کے نیچے جما ہوا خون اس کے استعمال سے تحلیل ہوگا، کھجلی اور داد پر اس کے استعمال سے ان کا ازالہ ہوگا۔ رعشہ، فالج اور استرخا کو بھی اس سے نہانے سے فائدہ ہوگا، انیما میں اس کا استعمال گنگنے پانی سے زیادہ مفید ہے، یہ گرم پانی سے زیادہ دست آور ہے، کسی زہریلے جانور کا ڈسا ہوا آدمی اس پانی میں ڈوب کر بیٹھے تو اس کو آرام ہوگا ہچکی کا مریض اس پانی کو ناک سے کھینچے تو ہچکی ختم ہو جائے گی۔

یہ بیانات سادہ پانی کے تھے، اب اس پانی کے بیانات لکھے جاتے ہیں جس میں کسی دوا کی ملاوٹ ہوتی ہے، یہ ملاوٹ دو طرح کی ہے، اصلی اور عارضی، اصلی ملاوٹ کا پانی وہ چشمے ہیں جن سے کسی دوا کا ملا ہوا پانی بہتا ہے اور عارضی ملاوٹ کا پانی وہ ہے جس میں کوئی دوا بار بار تیار کر بار بار بھائی جاتی ہے، بھاؤ کی تعداد جتنی زیادہ ہوگی پانی کی قوت اتنی ہی زیادہ ہوگی، ایک دوا کا اصلی پانی اور عارضی پانی قوت کے لحاظ سے برابر ہیں۔

گندھک کے چشمہ کا پانی

اس کے استعمال سے ان بیماریوں میں فائدہ ہوتا ہے، جگر کا ورم اور درد، قلب کا ورم اور درد، رحم کا درد، وہ سب ورم جو سخت ہوں، فالج، رعشہ، خدر، ہر قسم کی کھجلی، داد، چھیپ، برص، گنج، گھٹیا، ریاحی بیماریاں، بہرہ پن، پھوڑے پھنسی، مسے، کسی درندہ جانور کے کاٹنے کا زخم، سکتہ، مرگی، تشنج، شخوص۔

تانبے کا پانی: اس سے نہانا جلندھر کا علاج ہے۔

لوہے کا پانی

اس کے ذریعہ سے ان بیماریوں کا علاج نفع پہنچانے والا ہے ضعف باہ، ضعف ہضم، ضعف جگر، دست، جلندھر، ورم، طحال، فالج، رعشہ، خدر، مرگی، نفث الدم، استحاضہ۔

چاندی اور سونے کا پانی

یہ جنرل ٹانک ہے قلب کی تقویت کے لئے خصوصاً اور عام تقویت کے لئے عموماً کارآمد ہے۔ ضعف باہ اور مالیخولیا میں مفید ہے۔

برف

علاج میں اس کا سب سے فائدہ یہ ہے کہ تیز بخار میں مریض کے پیٹ پر رکھا جائے تو بخار اتر جاتا ہے یا بہت کم ہو جاتا ہے۔ بخار حرارت کو کم کرنے کے جتنے طریقے اور دوائیں ہیں یہ ان سب سے [illegible] طریقہ اور دوا ہے۔

علاج میں برف کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ تیز درد کی جگہ پر اسکو رکھنے سے ان میں سکون یا تخفیف ہو جاتی ہے، چنانچہ ورم سرطانی (کینسر) پر اس کا استعمال اس کی تکلیف کو غیر محسوس کرنے کا اچھا علاج ہے۔

اس کے علاوہ مرض میں حرارت کی شدت کو گھٹانے کی جب بھی ضرورت ہو اس وقت برف کے استعمال سے زیادہ مؤثر اور کوئی علاج نہیں ہے، ایسے موقع مریضوں میں بے شمار ہیں۔

تالو پر برف رکھنے سے نکسیر کا خون رک جاتا ہے۔

حلق میں چپٹی ہوئی جونک برف کھانے سے چھوٹ جاتی ہے۔

برف کا استعمال گرمیوں میں بہت عام ہے لیکن یہ خاص طور پر گرم مزاج کے آدمیوں کے لئے زیادہ قابل استعمال ہے اس لئے کہ انہیں کے لئے بہت مفید ہے اور جن لوگوں کا مزاج گرم نہیں ہے وہ گرمی کے موسم میں گرم مزاج کے آدمیوں کی طرح زیادہ استعمال کریں گے تو ان کے پٹھے کمزور ہوجائیں گے، ہضم خراب ہوجائے گا اور تندرستی بگڑ جائے گی، ایسے لوگوں کو گرمی کے زمانہ میں بھی بہت کم برف کا استعمال کرنا چاہئے۔ خصوصیت سے ایسے بوڑھوں کو گرمی کے زمانہ میں بھی برف سے بچنا چاہئے۔

برف کو براہ راست استعمال کرنا اچھا نہیں ہے اس کے ذریعہ سے پانی کو برف کی طرح ٹھنڈا کر کے استعمال کرنا چاہئے۔

گرم زہر کھانے والے کے لئے برف کا کھانا اور بچھو وغیرہ کے ڈنک مارنے کی حالت میں برف کا لگانا بڑے آرام وسکون کا سبب ہے۔

ہیضہ کی حالت میں مریض کے پیٹ پر برف رکھنا اس کی سب تکلیفوں کو ساکن کرتا ہے۔

جسم سے خون بہنے کی ہر صورت میں برف کھانا اور لگانا بہت فائدہ کرتا ہے۔

صفراوی اور خونی ورموں کے شروع میں ان پر برف لگانا بہت آرام کرتا ہے، اسی طرح سرسام کی حالت میں سر پر برف کا استعمال بہت ضروری ہے، جنون میں بھی برف سر پر رکھنا اور کھانا بہت نفع کرتا ہے۔

وبائی بخار میں اس کا کھانا اور اوپر سے استعمال بہت ضروری اور مفید ہے اور تندرست آدمی اگر اس کا استعمال کرتا ہے تو امید ہے وہ وبائی بخار سے محفوظ رہے گا۔

امراض میں پیاس کی غیر معمولی شدت کا کوئی علاج بھی اس سے بہتر نہیں ہے، گرمی اور خشکی سے جو کھانسی ہوتی ہے وہ برف کے ٹکڑے چوسنے سے فوراً ٹھہر جاتی ہے۔

از: تحریر حاجی سید حسن علی نقوی

اسمائے باری تعالیٰ سے علاج

رسول خدا کا فرمان ہے: اَلْاَعْدَادُ اَرْوَاحٌ وَالْحُرُوْفُ اَشْبَاحٌ
اعداد بمنزلہ روح ہیں اور حروف بمنزلہ قالب ہیں۔ اس قولِ نبوی کے مصداق جب عربی اسمائے الٰہی کو اعداد میں convert کیا جائے تو ان کی اصل روح سامنے آتی ہے اور وہ انتہائی موثر ہو جاتے ہیں۔ اس فلسفے کی بنیاد پر ''الٰہی ٹیلی تھراپی'' وجود میں آئی ہے۔
''الٰہی ٹیلی تھراپی'' میں بیمار شخص کے دائیں بازو پر کسی بھی قلم سے بیماری کے سامنے دیئے گئے اعداد لکھ دیں، تو بفضل الٰہی ٹھیک آدھ گھنٹے کے بعد بیماری میں تخفیف شروع ہو جاتی ہے، اور بتصدق چہار معصومینؑ بیماری سے نجات مل جاتی ہے۔ اعداد باپرہیز قبلہ رخ بیٹھ کر کسی بوقت اذان لکھیں۔ قریب مسجد نہ ہو تو خود اذان دے کر ان معجزہ نما اعداد سے فیض پائیں اور اپنے تجربات سے آگاہ کریں۔
بیماریوں اور کوڈ نمبر حسب ذیل ہیں۔

نمبر شمار	بیماریاں	اعداد
۱	گلے میں ہر قسم کا درد	۸۱۲،۲۱۲،۲۲،۴
۲	مچھر کا کاٹنا	۸۱۲،۲۱۲،۲۲،۵
۳	آگ یا گرم پانی سے جلنا	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۲
۴	سفر کے دوران قے روکنے کے لئے	۸۱۲،۲۱۲،۶۸،۷
۵	لو (low) بلڈ پریشر	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۱۲
۶	ہائی بلڈ پریشر	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۱۳
۷	پیلا یرقان	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۱۴
۸	سخت سردی لگ جانا	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۲۱
۹	فالج	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۲۸
۱۰	شوگر	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۰
۱۱	صدمے یا خوف کی وجہ سے تکلیف ہونا	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۲
۱۲	گھٹنوں کے جوڑوں کی سوجن اور گیس کا درد	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۳
۱۳	بواسیر	۸۱۲،۲۱۲،۴،۳۴
۱۴	چہرے کی پھنسیاں	۵،۶۶
۱۵	زہریلی گیس کے اثرات اور سوجن	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۵
۱۶	دمہ، بچے کے معدے میں درد	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۷
۱۷	موشن یعنی دست، جلاب	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۸
۱۸	نزلہ اور چھینکوں کا آنا	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳۹
۱۹	دھول اور دھوئیں کی وجہ سے الرجی	۶۸،۳۷
۲۰	بارہ سال سے کم عمر بچوں کی تمام بیماریاں	۸۱۲،۲۱۲،۶۶،۳
۲۱	گیس بدہضمی، کھانا کھانے کے بعد سانس لینے میں تکلیف، السر	۵،۳
۲۲	مثانے اور گردے کی تکالیف، پیشاب کی زیادتی اور رات کو بچوں کا نیند کے دوران پیشاب کرنا	۵،۱۵
۲۳	ہر قسم کا درد	۶،۳۶۲،۵
۲۴	قبض	۵،۳۰
۲۵	گلے میں خشکی اور شدید درد	۵،۳۲
۲۶	کینسر کی وجہ سے شدید درد	۵،۳۲
۲۷	دل کی تکلیف اور نیند نہ آنا	۵،۲۸
۲۸	کمر کا درد	۱۰۹،۷

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از : اورنگ آباد

نام : خلیق احمد

نام والدین : بلقیس بانو، شفیق احمد

تاریخ پیدائش : ۱۹/اپریل ۱۹۸۷ء

قابلیت : میٹرک پاس

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۳ حروف نقطے والے ہیں، باقی ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں خاکی حروف بہ اعتبار اعداد بھی اور بہ اعتبار تعداد بھی غلبہ حاصل ہے۔ آپ کے نام میں خاکی حروف ۴، آتشی حروف ۲ اور بادی اور آبی حرف ایک ایک ہیں۔ آپ کا نام خاکی حرف سے شروع ہو کر خاکی حرف ہی پر ختم ہوتا ہے اس لئے اس بات کا امکان ہے کہ آپ کے مزاج میں انکساری غالب ہوگی، آپ کے نام کا مفرد عدد ایک، مرکب عدد ۱۰ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۷۹۳ ہیں۔

ایک کا عدد ستارہ شمس سے تعلق رکھتا ہے۔ جس شخص کا عدد ایک ہوگا وہ فنون لطیفہ کا شائق ہوگا اس کے مزاج میں لطافت بھی ہوگی اور شگفتگی بھی، اس کے مزاج میں زبردست استحکام ہوگا، اس کے عزائم مضبوط ہوں گے، اس کے رجحانات معیاری ہوں گے اور اس کی سوچ وفکر صاف ستھری ہوگی، اس میں غور وخوض کا مادّہ ہوگا اور اس کی ہر ادا ہر سنجیدگی کی چھاپ ہوگی، ایک عدد کے شخص میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ یہ اپنی رائے کو اور اپنے خیالات کو بہتر انداز میں دوسروں کے سامنے پیش کرسکتا ہے۔ ایک عدد والے کا کمال یہ ہوتا ہے کہ یہ علم وہنر بغیر بھی عوام میں اپنا مقام بنانے میں اور اپنی انفرادیت قائم رکھنے میں کامیاب رہتا ہے، اس شخص کو اپنی حیثیت منوانے میں اور اپنے وجود کو برتر رکھنے میں کبھی کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ ایک عدد کا حامل منفی سوچ سے بہت متنفر رہتا ہے، اس کی سوچ مثبت ہوتی ہے، یہ ان ہی لوگوں کو پسند کرتا ہے جن کی سوچ وفکر مثبت ہو اور تخریبی امور سے دور رہتے ہوں۔

ایک عدد کا حامل جرأت مند بھی ہوتا ہے، بروقت سچ بولنا اور حق پر ثابت قدم رہنا اس کی فطرت ہوتی ہے، لوگوں کے لئے اس کا مقابلہ کرنا آسان نہیں ہوتا، اس کے مخالف بھی اس کے روبرو کچھ کہنے کی جرأت نہیں کرپاتے، ایک عدد کا شخص حاکموں اور افسروں کے سامنے بھی چرب زبانی سے باز نہیں آتا، یہ اپنی مدلل گفتگو سے اچھے اچھے لوگوں کی چھکے چھڑا دیتا ہے۔ ایک عدد کے لوگ بڑے جذباتی ہوتے ہیں اور ان کی ایک مشکل یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے جذبات پر قابو نہیں رکھ پاتے، کبھی کبھی جذبات کی لہروں میں بہہ کر اتنی دور نکل جاتے ہیں کہ پھر ان کی واپسی بھی ممکن نہیں ہوتی، یہ لوگ جھوٹ نہیں بولتے اور جھوٹ سننا بھی پسند نہیں کرتے، چھوٹی باتوں سے انہیں خاص طور پر وحشت ہوتی ہے، یہ خود بھی صادق القول ہوتے ہیں اور ہر حالت میں صداقت کو پسند کرتے ہیں، اپنے علم وعقل، خداداد فراست اور ذہانیت وتدبر کی وجہ سے ان میں اچھا ناظم اور قابل اعتبار افسر بننے کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے ان میں ایک طرح کا دبدبہ اور ایک طرح کا بڑا پن ہوتا ہے جو لوگوں پر گہری چھاپ ڈالتا ہے اور لوگ ان کی توقیر کرنے پر مجبور ہوتے ہیں، ان میں زبردست قوت ارادی اور خود اعتمادی ہوتی ہے، یہ کسی بھی معاملے میں بہتر انداز سے اقدام کرتے ہیں اور کامیاب رہتے ہیں، ان میں ایک خرابی یا خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ مروجہ قانون سے بے نیاز ہو کر زندگی گزارتے ہیں اور لوگوں کی انگشت نمائی کی پرواہ نہیں کرتے۔

ایک عدد والے لوگوں سے کسی کی غلامی برداشت نہیں ہوتی، یہ کسی بھی صورت میں کسی کے بھی دست نگر ہو کر زندگی نہیں گزار سکتے، یہ آزادی کو پسند کرتے ہیں اور آزاد رہنے ہی میں انہیں عافیت نظر آتی ہے، ان

میں حسن کلام کی اچھی صلاحیت ہوتی ہے یہ اپنی اچھی گفتگو سے سامعین کو اپنا گرویدہ بنالیتے ہیں اوران کے دلوں میں اتر جاتے ہیں، قدرتی طور پر بہادر ہوتے ہیں مشکلات کا مقابلہ کرنا ان کی فطرت ثانیہ ہوتی ہے، چونکہ یہ لوگ خود اعتمادی کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں اس لئے یہ اپنے کسی بھی ارادے پر کبھی نظر ثانی نہیں کرتے، یہ اپنے ہر فیصلے پر مستقل مزاجی کے ساتھ جمے رہتے ہیں اور کسی بھی معاملے میں پلٹ کر دیکھنا ان کی عادت نہیں ہوتی، کسی بھی معاملے میں شکست انہیں پسند نہیں ہوتی، یہ ہر معاملے میں جتنا چاہتے ہیں سرخرور ہنا چاہتے ہیں اور حالات بھی ان کا ساتھ دیتے ہیں اور انہیں سرخرو رکھتے ہیں، فتح حاصل کرنا اور نمایاں رہنا ان کی شخصیت کا ایک حصہ بن جاتا ہے اور حسن تدبیر کی وجہ سے اپنے دشمنوں میں بھی اپنا لوہا منوا لیتے ہیں۔

ایک عدد کے لوگ وفا شعار بھی ہوتے ہیں، بے وفائی بھی ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتی، یہ دیر تک اور دور تک ساتھ نبھاتے ہیں، رشتے بنانا پھر انہیں نبھانا بھی ان کی شخصیت کا ایک جزو ہوتا ہے، محبت کے معاملے میں یہ حد سے زیادہ سنجیدہ ہوتے ہیں، ہر کسی سے محبت نہیں کرتے لیکن جس سے کرتے ہیں دل کی گہرائیوں سے کرتے ہیں اور محبت کا صحیح معنوں میں حق ادا کرتے ہیں۔

ایک عدد کا حامل عورت ہو یا فرد اپنے شریک حیات کے لئے ایک نعمت ہوتی ہے، اس کا وجود بہر حال قابل قدر ہوتا ہے اور یہ اپنے ساتھی کو وہ سکون دیتا ہے جو اس دنیا میں کم سے کم ہوتا چلا جار ہا ہے، دوستی کس طرح کی جاتی ہے، تعلقات کس طرح باقی رکھے جاتے ہیں اور رشتوں کو کس طرح نبھایا جاتا ہے، یہ طور طریقے ایک عدد والے شخص کو خوب آتے ہیں اور اس کی محبت اور اخوت کا جادو ہمیشہ سر چڑھ کر بولتا ہے۔ ایک عدد والے لوگ سنجیدہ مزاج ہوتے ہیں، ان کے مزاج پر سنجیدگی اور متانت کی گہری چھاپ ہوتی ہے، تمسخر اور چھچھورپن سے یہ کوسوں دور رہتے ہیں، کسی کو ستانا، کسی کا مذاق اڑانا، کسی کو ذلیل کرنا ان کی فطرت میں شامل نہیں ہوتا، یہ لوگوں کے حفظِ مراتب کا خیال رکھتے ہیں اور لوگوں کی عزت کر کے یہ خود قابل قدر بن جاتے ہیں۔

ایک عدد کے حاملین نفع حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں، نفع حاصل کرنے کے لئے یہ بھر پور جدوجہد بھی کرتے ہیں لیکن ان میں ایک یہ خوبی بھی زبردست ہوتی ہے کہ اگر انہیں کوئی نقصان ہو جائے تو یہ اس کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے اور گلے شکوے کرنا اور برے حالات کا رونا رونا ان کے مزاج میں داخل نہیں ہوتا، یہ تقدیر سے زیادہ تدبیر پر ایمان رکھتے ہیں اس لئے ان کی زندگی کے زیادہ تر اوقات جدوجہد میں گزرتے ہیں اور انتھک کوشش کرنا ان کے مزاج کا ایک بڑا حصہ ہوتا ہے۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ایک ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی، آپ قابل بھروسہ ہیں، کسی کو فریب دینا آپ کی فطرت میں شامل نہیں ہے، آپ دوسروں پر بھی بھروسہ کرتے ہیں اور جلدی سے کسی سے بدظن نہیں ہوتے، آپ کے اندر اقتدار حاصل کرنے کی زبردست صلاحیتیں ہیں، آپ خود بھی دیانت دار ہیں اور آپ ہمیشہ دیانت داری کو اہمیت دیتے ہیں، آپ حسن پسند بھی ہیں اور وفا شعار بھی، آپ جب کسی سے کوئی رشتہ قائم کرتے ہیں تو اس رشتے کو نبھاتے ہیں اور بے وفائی سے آپ کوسوں دور رہتے ہیں اگر چہ آپ سنجیدہ مزاج ہیں لیکن آپ میں خودنمائی کا بھی ایک عیب ہے، آپ ہر محفل میں خود کو نمار کھنے کی کوشش کرتے ہیں، آپ سے اندر شاہ خرچی کا بھی عیب موجود ہے اور اس عیب کی وجہ سے آپ اکثر قرض کی لعنت کا شکار ہو جاتے ہیں اور کبھی کبھی اس شاہ خرچی کی وجہ سے آپ تنگ دست ہو جاتے ہیں، آپ اپنوں سے محبت کرتے ہیں، ان کے مسائل کی فکر کرتے ہیں، ان کے آنسو پونچھتے ہیں لیکن آپ ان میں شامل نہیں رہتے، آپ سب سے الگ تھلگ رہنے ہی کو فوقیت دیتے ہیں لیکن غرور اور گھمنڈ آپ کے اندر ذرہ برابر بھی موجود نہیں ہے، عاجزی اور انکساری آپ کی زندگی کا ایک حصہ ہے لیکن بے شمار خوبیوں کے باوجود آپ اپنے رشتے داروں سے وفا نہیں مل سکے گی اور آپ ہمیشہ اپنوں کے حسد اور بدخواہی کے غم جھیلتے رہیں گے اور آپ کو رشتے داروں کے بخشے ہوئے صدمات سے کبھی نجات نہیں مل سکے گی، اکثر رشتے دار آپ کے اپنے ایک مزاج کی بنا پر آپ سے شاکی رہتے ہیں لیکن آپ ان باتوں کی کبھی پرواہ نہیں کرتے، آپ اپنے مزاج کی خوبی یا خرابی کی وجہ سے اکثر پریشان رہتے ہیں، رشتے داروں کی تنقیدوں کو برداشت نہیں کرتے، طنز اور طعنوں کی مار سہتے ہیں لیکن پھر بھی آپ ٹس سے مس نہیں ہوتے، آپ ہر حال میں مطمئن رہتے ہیں اور آپ کا یہ اطمینان ہی آپ کی سب سے

بڑی دولت ہے۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ایک، ۱۰، ۱۹ اور ۲۸ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام انجام دینے کی کوشش کریں انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا کی عدد ۹ ہے، اس عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ۴ اور ۹ عدد والوں لوگوں سے خوب جمے گی۔ ۲، ۳، ۵ اور ۸ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے۔ یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے ساتھ تعلقات قائم رکھیں گے، ان سے آپ کو نہ قابل ذکر نقصان ہوگا اور نہ خاطر خواہ فائدہ۔ ۶ اور ۷ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو بھی راس نہیں آئیں گی، ان چیزوں سے اور شخصیتوں سے اگر آپ دور رہیں گے تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۹ ہے، اسی سے آپ کا مرکب عدد ۱۰ بنتا ہے، یہ ایک مکمل عدد ہے، یہ عدد کامیابی اور خوش حالی کا عدد مانا گیا ہے۔ اس عدد کے مکمل فائدے حاصل کرنے کے لئے آپ کو ضد، ہٹ دھرمی اور بے جا اشتعال سے خود کو بچانا چاہئے۔ آپ کی تاریخ پیدائش ۱۹ ہے اور یہ تاریخ آپ کے لئے خوش آئند ہے، اس تاریخ پیدائش کی وجہ سے آپ کو ایسی کامیابیاں نصیب ہوں گی جو قابل رشک ہوں گی۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۲، ۶، ۱۱، ۲۰ اور ۲۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا، آپ کا برج حمل اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہمیت رکھتا ہے، آپ اپنے اہم کام منگل کو بھی کر سکتے ہیں اور اتوار، پیر اور جمعرات بھی آپ کے لئے اہم ہیں، البتہ جمعہ اور ہفتہ آپ کے لئے مناسب نہیں ہیں، جمعہ اور ہفتہ کو آپ کوئی اہم کام کی شروعات نہ کریں ورنہ آپ کو ناکامی سے دوچار ہونا پڑے گا۔

یاقوت اور پکھراج آپ کی راشی کے پتھر ہیں، ان پتھروں کے استعمال سے آپ کی زندگی میں باذن اللہ سنہرا انقلاب آسکتا ہے، ان پتھروں کو ساڑھے چار ماشہ کی چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر استعمال کریں اور ہر حال میں اپنے رب پر بھروسہ رکھیں کیوں کہ کسی بھی چیز میں تاثیر وہی پیدا کرتا ہے، اکتوبر، دسمبر اور جنوری میں اپنی صحت کا خیال بطور خاص رکھیں۔ ان مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کے علاج میں غفلت نہ برتیں، آپ کو عمر کے کسی بھی حصہ میں ہڈیوں کی تکالیف، دردسر، امراض دماغ، دانتوں کی تکالیف کی شکایت ہو سکتی ہے، آپ کو منقیٰ، زعفران، لونگ، لیموں، کھجور، سنترہ، ادرک اور شہد ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گے۔ اگر آپ ان چیزوں کا استعمال کرتے رہیں تو انشاء اللہ آپ کی صحت پر اس کا خوش گوار اثر ہوگا اور آپ تندرست رہیں گے۔

آپ کے نام میں ۵ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۸۳ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد شامل کر لئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۴۹ بن جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر صورت نفع بخش ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۲۹	۴۳	۴۰	۳۷
۴۱	۳۶	۳۰	۴۲
۳۵	۳۸	۴۵	۳۱
۴۴	۳۲	۳۴	۳۹

آپ کے مبارک حروف الف، ل، ع اور ی ہیں ان حروف سے شروع ہونے والی ہر چیز آپ کو انشاء اللہ راس آئے گی، مثلاً ادرک، آم، انگور، لوبیا، لیموں، عنبر، یاقوت وغیرہ۔

سرخ، گلابی اور عنابی رنگ آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، اگر آپ ان رنگوں میں سے کسی بھی رنگ کے پردے اپنے گھر میں لٹکا لیں یا ان رنگوں میں کسی بھی رنگ کا پینٹ اپنے گھر کی دیواروں پر کرالیں تو انشاء اللہ آپ کے حق میں بہت مفید ثابت ہوگا۔

آپ فطرتاً ایک اچھے انسان ہیں، آپ کا مزاج شاہانہ ہے، آپ میں زبردست خودداری ہے، آپ ہر جگہ اپنی بڑائی اور بالادستی قائم رکھنا چاہتے ہیں، آپ لوگوں کی بے لوث خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں، آپ چاہتے ہیں کہ لوگ آپ کو دل کی گہرائیوں سے چاہیں اور آپ کی شخصیت کی قدر کریں۔ آپ کے بدخواہوں اور حاسدوں کی تعداد بھی بہت زیادہ ہے لیکن آپ کو آپ کے معیار سے گرانا بہت آسان بات نہیں ہے، آپ

کی عظمت ومقبولیت کا چراغ ہمیشہ چلتا رہے گا مخالفت کی کوئی آندھی اس کو بجھانے پر قادر نہیں ہوسکے گی۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: خوداعتباری، یقین محکم، عمل پیہم، فہم وفراست، حوصلہ، مزاج میں پختگی، آزادخیالی، جرأت وجسارت، غیرت وخودداری وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں۔ خودنمائی، قدامت پرستی، شاہ خرچی، فضول باتیں، خوشامند پسندی، ایک طرح کی اتراہٹ وغیرہ۔

ہرانسان میں خوبیاں اور خامیاں دونوں ہی موجود ہوتی ہیں، آپ اس کالم کو پڑھنے کے بعد جوصرف آپ ہی کے لئے لکھا گیا ہے، اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی جدوجہد کریں اوراپنی ان خامیوں سے حتی الامکان اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے، اگرآپ ہمارا مشورہ مانیں گے تو آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر جائے گی اورلوگ ہرمجلس میں آپ کی موجودگی پراور زیادہ فخر کریں گے

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

۹۹		
۸		
۷	۴	۱۱

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد۲ بارآیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر گفتگو کرنے کی صلاحیت زبردست ہے، آپ باتیں خوب بناتے ہیں اوراپنی لچھے دار باتوں سے سامعین کومتأثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں، آپ کے اندر اپنے مافی الضمیر کو بیان کرنے کی صلاحیت وافرمقدار میں موجود ہے اور آپ کسی درجہ میں ہٹ دھرمی اوراپنی بات کی اُونچ کی روش بھی اختیار کرتے ہیں اور اپنی بات کے سامنے کسی کی چلنے نہیں دیتے، یہ ادااچھی نہیں ہے لیکن آپ اپنا بھرم قائم رکھنے میں کامیاب ہی رہتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۲اور۳ کی غیرموجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتے جب کہ آپ کواپنی فطرت کی وجہ سے دوسروں کے جذبات واحساسات کو اہمیت دینی چاہئے، چونکہ آپ خودحساس ہیں اور قدردان بھی ہیں اس لئے دوسروں کے جذبات واحساسات کو اہمیت دینا آپ کے لئے ضروری ہے۔

۴ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر مسلسل کام کرتے رہنے کی اورانتھک جدوجہد کرنے کی زبردست صلاحیت ہے لیکن آپ کو یہ بات یادرکھنی چاہئے کہ انسان کواپنی تندرستی بحال رکھنے کے لئے آرام بھی کرنا چاہئے۔

۵ کی غیرموجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ اعتدال سے محروم ہیں اور ۶ کی غیرموجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ گھریلوزندگی کے معاملے میں آپ کافی سردمہری کا مظاہرہ کرتے ہیں جوکسی بھی اعتبار سے آپ کے لئے اچھانہیں ہے، اس روش سے آپ کی شخصیت داغدار ہوجاتی ہے۔

۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ ہر معاملہ میں عدل وانصاف کے قائل ہیں اورآپ ہمیشہ اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ کسی کے ساتھ بھی ناانصافی نہ ہونی چاہئے، ظلم اور ناانصافی کو ہرگز ہرگز گوارہ نہیں کرتے۔

آپ کے چارٹ میں ۸ کی موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کے معاملات پرکھنے کی بھرپورصلاحیت رکھتے ہیں، آپ لطافت پسند ہیں لیکن آپ کی طبیعت میں ایک طرح کی بےچینی ہے اور یہ بےچینی آپ کوخواہ مخواہ کی کڑھن میں مبتلا رکھتی ہے اورآپ کی صحت کو تباہ کرتی ہے۔

آپ کے چارٹ میں ۹ دوبارآیا ہے جواس بات کی علامت ہے کہ آپ حد سے زیادہ حساس اور جذباتی ہیں، آپ کا شعور اورادراک بہت بڑھاہوا ہے، آپ وسیع خیال اوروسیع نظر بھی ہیں، لیکن آپ کئی بار جلدبازی کا مظاہرہ کرگزرتے ہیں، اکثرآپ مشتعل بھی ہوجاتے ہیں جو آپ کے لئے ہمیشہ نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں صرف ایک لائن مکمل ہے باقی دوسطریں نامکمل ہیں، مکمل لائن یہ بتاتی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں بھرپورتوانائی حاصل کرنے میں کامیاب رہیں گے، آپ صرف خواب دیکھنے پراکتفانہیں کریں گے بلکہ اپنے خوابوں کوبہترین تعبیروں سے وابستہ کرنے کے لئے بھرپورجدوجہد بھی کریں گےاوراپنی منصوبہ بندیوں کا کامیابیوں سے ہمکنار کرنے کے لئے کبھی چین کی نیندنہیں سوسکیں گے

آپ کی مستقل مزاجی اور انتھک جدوجہد ہی آپ کی کامیاب زندگی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ آپ کی تصویر اس بات کی غماز ہے کہ آپ دوسروں کا درد اپنے دل میں محسوس کرتے ہیں، آپ کے چہرے پر بکھری ہوئی اداسی صرف اپنے مسائل کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ دوسروں کے مسائل اور مصائب آپ کو حد سے زیادہ سنجیدہ بلکہ رنجیدہ بنائے ہوئے ہیں۔

آپ کے دستخط آپ کے مزاج کی پختگی اور ٹھوس فطرت کے آئینہ دار ہیں۔ آپ کے دستخط خود بول کر یہ کہتے ہیں کہ ظالموں اور گھمنڈیں کے سامنے آپ اپنا سر جھکانے کی کبھی غلطی نہیں کرتے۔

یہ کالم محض وقت کاٹنے کے لئے نہیں لکھا جاتا، یہ کالم ایک آئینہ ہے اور وہ لوگ دوراندیش ہوتے ہیں جو آئینہ کی سچائی کا برا نہیں مانتے، بلکہ آئینہ دیکھ کر وہ اپنے چہرے کے خدوخال درست کرلیتے ہیں اور پھر وہ پہلے سے بھی زیادہ پرکشش ہوجاتے ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ یہ کالم پڑھنے کے بعد آپ اچھا نہیں بلکہ اچھا انسان بننے کی کوشش کریں گے تاکہ ہماری حوصلہ افزائی ہو اور ہم آپ جیسے لوگوں کے لئے یہ کالم ہمیشہ لکھتے رہیں گے۔

☆☆☆

انسان کا دشمن ہی انسان کی نجات کا ذریعہ بن گیا

مشہور ہے کہ حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ جب ایک اندھیرے کنوئیں گر گئے تو اس کنوئیں پر سے کچھ حاجیوں کا گزر ہوا، جنہوں نے اس کنوئیں کو دیکھ کر کہا کہ "اس کنوئیں کا منہ بند کردینا چاہئے، ایسا نہ ہو کہ کوئی اس میں گر جائے۔" یہ سن کر حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دل میں سوچا کہ "اگر تو سچا ہے تو خاموش رہ۔" چنانچہ حاجی مسافر اس کنوئیں کو بند کرکے چلے گئے، انہیں کیا معلوم تھا کہ اس میں حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں۔ کنوئیں میں پہلے سے اندھیرا تھا، اب اور بھی تاریک ہوگیا، دیکھتے کیا ہیں کہ ان کے قریب ہی کنوئیں میں قدرتی دو چراغ روشن ہوئے، جن کی روشنی میں معلوم ہوا کہ ایک بہت اژدہا ان کی طرف چلا آرہا ہے، سوچنے لگے "سچ اور جھوٹ تو اب ظاہر ہوگا، دیکھئے اس کا کیا انجام ہوتا ہے۔" چنانچہ جب وہ اژدہا ان کے قریب آیا تو خیال کیا "بس اب یہ مجھے نگل جائے گا۔" لیکن خدا کی قدرت اژدہا سیدھا کنوئیں کے دہانے کی جانب چڑھتا چلا گیا اور کنوئیں کے اوپر جو کچھ پاٹا گیا تھا اس سب کو علیحدہ کرکے اپنی دم حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ کی گردن سے پیر تک لپیٹ کر ڈول کی طرح ان کو کنوئیں سے باہر لے آیا اور اپنی دم ان کی گردن سے نکال کر چلتا بنا۔ حضرت طارق رحمۃ اللہ علیہ نے ایک غیبی آواز سنی کہ کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ "اے طارق! دیکھ یہ تیرے رب کی مہربانی ہے کہ اس نے تیرے دشمن کو تیری نجات کا ذریعہ بنادیا۔" چنانچہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ پر سچا بھروسہ کرنے کے سبب سے ان کا نام طارق صادق مشہور ہوگیا۔

(قلیوبی)

یہ نقش محبت کے لئے اکسیر و مجرب ہے

۷۸۶

۸	۱۱	۱۴	۱
۱۳	۲	۷	۱۲
۳	۱۶	۹	۶
۱۰	۵	۴	۱۵

الحب یا جبرائیل بحق آدم وحوا فلاں بنت فلاں را مبتلا گردد بحق یا بدوح یا بدوح یا بدوح.

یہ نقش واسطے حب مجرب ہے

ترکیب: اس نقش کو لکھ کر وزنی پتھر کے نیچے دبائے، انشاءاللہ تعالیٰ محبوب بیقرار ہوکر حاضر ہوگا۔

۷۸۶

۹۵۹	۹۶۲	۹۶۵	۹۵۱
۹۶۴	۹۵۲	۹۵۸	۹۶۳
۹۵۳	۹۶۷	۹۶۰	۹۵۷
۹۶۱	۹۵۶	۹۵۴	۹۶۶

الحب فلاں بن فلاں علیٰ فلاں بن فلاں بحرمۃ ایں نقش بے قرار شود زود بیاید ، زود بیاید ، زود بیاید.

عمل حب

سِلْ یَارَسُوْلُ اَجِبْرَاسُوْلُ بِحَقِّ اِشْرَاهِیَامَالِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ. یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

ترکیب اس کو صرف اکتالیس مرتبہ پڑھ کر پان پر مطلوب کو کھلائے انشاء اللہ تعالیٰ مطلوب کا دل مطیع وفرمانبردار ہوجائے گا۔ مجرب وآزمودہ ہے۔ بفضل تعالیٰ۔

عمل محبت

ترکیب: اول آخر دس دس بار درود شریف پڑھے اور درمیان اس کے اسم یا بدوح کو بیس تسبیح یعنی دوہزار مرتبہ پڑھ کر مٹھائی پر دم کرکے مطلوب کو کھلائے انشاءاللہ تعالیٰ مطلوب تابع ہوجائے گا یہ عمل آزمودہ اور مجرب ہے۔

نقش محبت

اس نقش کو لکھ کر جسے پلائے گا وہ محبت کرے گا۔ ایک روز چھوڑ کر پلایا جائیگا روز پلانے سے تاثیر باطل ہوجائے گی۔

۷۸۶

۸	۲	۱۰
۹	۷	۴
۳	۱۱	۶

یَا بُدُّوْحُ تَبْدُوْحَسَبُ مِنَ الْبُدُوْحِ فِی اَلْبُدُوْحِ بُدُوْحِکَ یَابُدُّوْحُ فَلَاں علی حب فلاں بن فلاں......

نقش محبت میاں بیوی

یہ نقش لکھے اور طالب اپنے بازو پر باندھے، وہ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۴۶	۴۴۱	۴۴۸
۴۴۷	۴۴۵	۴۴۳
۴۴۲	۴۴۹	۴۴۴

☆☆ ☆☆ ☆☆

مفتی وقاص ہاشمی

فقہی سوالات

۱۔سوال: از محمد علی انامی گنڈمالی، نماز ترتیب قرأت

زید نے امامت کی نماز فجر کے تعلق سے پہلی رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورہ بقرہ کی آخری آیات پڑھیں۔اور دوسری رکعت میں بعد سورہ فاتحہ کے سورۂ بقرہ کی درمیانی آیات پڑھیں کیا اس سہواً ترتیب کے بدلنے سے نماز ہوگی؟ یا ہمیں نماز دہرانی ہوگی؟۔

جواب: نماز میں سورتوں کی ترتیب کا مسئلہ یوں ہے کہ اگر فرض نمازوں میں قصداً ترتیب قرآنی کے خلاف کیا۔مثلاً پہلی رکعت میں لایلاف پڑھ لی اور دوسری رکعت میں الم ترکیف تو نماز میں کراہت تحریمی آجائے گی۔نماز پھر بھی فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر ایسا قصداً نہیں کیا گیا بلکہ سہواً ہوگیا ہے تو کراہت بھی نہیں آئے گی۔نہ سجدہ سہو لازم آئے گا۔یہ معاملہ صرف فرض نمازوں کی حد تک ہے فرض کے ماسوا سنن ونوافل میں قصداً بھی خلاف ترتیب پڑھنا مکروہ نہیں ہے۔

جو صورت آپ نے پیش فرمائی اس میں تو خود آپ ہی نے تصریح کردی ہے کہ معاملہ سہو کا ہے ارادے کا نہیں،لہٰذا نماز بلا کراہت ہوگئی ارادۃً ایسا کیا گیا ہوتا تو نماز فاسد پھر بھی نہ ہوتی گو کہ اس میں کراہت آجاتی۔

۲۔سوال: از امیر خان، احمد خان ممبئی۔عصمت کی قیمت

کچھ روز پہلے ایک شخص نے میرے سے سوال کیا ''مہر کیا ہے؟'' اس کا جواب یہ بتایا کہ ''مہر عورت (لڑکی) کی عصمت یعنی نفس کی قیمت ہوتی ہے۔کیا یہ صحیح ہے معقول جواب عنایت فرمائیے۔

جواب: جواب تو غلط نہیں بتایا۔مرد عورت کے جسم پر متصرف ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے اسی تصرف کی قیمت مہر مقرر فرمائی ہے۔یہی وجہ ہے کہ اگر کسی نکاح میں مہر کا ذکر بالکل ہی نہ آئے تب بھی شوہر پر مہر مثل واجب ہوجائے گا۔یعنی جتنی رقم کا مہر اس کے اپنے خاندان یا اس کے ہم رتبہ لوگوں کی سوسائٹی میں رائج ہے اتنا اس کے ذمہ لگ جائے گا۔

کھٹک جو آپ کے دل میں پیدا ہوئی ہے اسے ہم خوب سمجھتے ہیں اظہار اس کا آپ نے نہیں کیا لہٰذا کھل کر گفتگو ہم بھی نہیں کرتے تاہم ایک آیت پر آپ کو توجہ دلائیں گے۔

سورۃ صف میں فرمایا گیا: یَـا اَیُّھَـا الَّـذِیْـنَ اٰمَـنُوْا ھَـلْ اَدُلُّـکُمْ عَلٰی تِجَارَۃٍ تُنْجِیْکُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِیْمٍ ○ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِـہٖ وَتُـجَاھِـدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِاَمْوَالِکُمْ وَاَنْفُسِکُمْ ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ○

اے ایمان والوں کیا میں تمہیں ایک ایسی تجارت نہ بتادوں جو تم کو عذاب الیم سے نجات دلادے (وہ نجات یہ کہ) اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ساتھ۔

اگر تم نے ایسا کیا تو اللہ تمہارے گناہ معاف کردے گا اور ان باغوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں اور جہاں تمہارے قیام ورہائش کے لئے بہترین قسم کی رہائش گاہیں ہیں۔

دیکھ لیجئے۔قرآن خود اپنی زبان صداقت نظام سے ٹھیک اسی چیز کو تجارت کہہ رہا ہے جو ایمان واسلام کا خلاصہ اور دین وشریعت کا نچوڑ ہے آئے جانتے ہیں کہ جو تصور اخلاق ہم لوگوں میں رائج ہوگیا ہے اس میں بے غرضی خلوص کا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ بدلے کی آرزو نہ ہو صلے اور بدلے کی نیت سے کوئی عمل نیک یا کسی کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے تو اس پر تجارت کی چھینٹا کشی کی جاتی ہے۔کسی عابد وزاہد کے زہد وتقویٰ کو اگر طنز کا نشانہ بنانا ہو تو کہا جاتا ہے کہ ''وہ تو قاصر ہے''۔

اقبال کا یہ مشہور شعر آپ نے سنا ہوگا۔

سوداگری نہیں یہ عبادت خدا ہے
اے بے خبر خدا کی تمنا بھی چھوڑ دے

مختصر یہ کہ ہمارے مروجہ تصور اخلاق میں عبادتیں کرنے اور ان کے عوض بہشت ملنے کے معاملہ کو تجارت سے تعبیر نہیں کیا جاتا مگر آپ

سامنے ہے کہ قرآن بے تکلف اسے تجارت سے تعبیر کر رہا ہے۔

اس طرح یہ بات آج کی دنیا میں بڑی گھٹیا سمجھی جاتی ہے کہ عورت کے جسم کی قیمت چند سکے سمو لئے جائیں عملاً آج کی دنیا بدکاری اور ہوس پرستی کی کسی بھی ارزل سطح پر پہنچ گی ہو مگر زبانی جمع خرچ کے طور پر یہ بات بہر حال آج بھی عورت کے لئے توہین انگیز خیال کی جاتی ہے کہ اس کے جسم کو تجارت کی جنس سمجھا جائے بس اسی لئے آپ بے چین ہو گئے تو کیا جواب آپ کے ملاقاتی نے دیدیا ہے لیکن گھبرائے نہیں۔ توہین وہاں ہوتی ہے جہاں کسی کو اس کے مناسب مقام سے گرایا جائے۔

عورت ہو یا مرد پیدا کرنے والا کو تو ان کا خدا ہی ہے اور اگر خدا نے یہ فیصلہ فرمادیا کہ نکاح کے ذریعہ عورت کے جسم پر حق تصرف حاصل کرنے والا مرد اس حق کی قیمت اپنے ذمہ لے تو توہین یا عیب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جنت جس طرح مال تجارت نہیں اور عبادتیں جس طرح اصلاحی قیمت کے دائرے میں نہیں آتیں۔ مگر پھر بھی قرآن تجارت کا لفظ بول رہا۔ پس اسی طرح عورت کا جسم حقیقتاً مال تجارت نہیں ہے مگر پھر بھی خدا نے اس جسم سے لذت اندوز ہونے کی قیمت مہر کے عنوان سے مرد پر لازم کردی ہے تو ناگواری کیسی اور اضطراب کیوں؟

ایک باریک نکتہ اور سمجھ لیجئے۔ عصمت انمول شے ہے اسلام کے نزدیک پوری دنیا میں عصمت کا مول نہیں ہوسکتا مگر عصمت کسے کہتے ہیں یہ سمجھنے کے بات ہے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ شادی شدہ عورتوں کے ہم اور آپ آوارہ یا بے عصمت یا عصمت باختہ نہیں کہتے۔ حالانکہ ان کے شوہر ان سے ہم بستری کرتے ہیں اور بچوں کی شکل میں یہ اس ہم بستری کا کھلم کھلا ثبوت بھی ساتھ لئے پھرتی ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ نکاح میں عصمت کا سودا نہیں ہوتا عصمت تو عورت کے پاس جوں کے توں رہتی ہے چاہے شوہر سے ہزار بار ہم بستری کرلے، عصمت لٹنا یا عصمت جانا صرف اس وقت بولا جاتا ہے جو کوئی ایسا مرد عورت سے ہم بستری کرے جسے مذہبی قانون کی رو سے اس کا حق حاصل نہ ہو۔ اسلام کا قانون عورت کی عصمت کے مقابلہ میں کروڑوں کو بھی کنکر قرار دیتا ہے اور ایسے لوگوں پر کوڑے برسا دیتا ہے۔ جو قانون شرعی کا اذن حاصل کئے بغیر کسی عورت کے جسم پر تصرف کریں خواہ انہوں نے اس تصرف کی قیمت دس ارب روپے ہی کیوں نہ ادا کی ہو۔ یہ کھلی شہادت ہے اس بات کی کہ عصمت خود اسلام میں بھی انمول اور ناقابل فروخت ہے۔ مہر جس چیز کی قیمت ہے وہ ہے حق تصرف جو عورت کے جسم پر مرد کو حاصل ہوتا ہے اس حق تصرف کے ساتھ مرد پر گوناگوں فرائض بھی عائد ہوجاتے ہیں لہٰذا یہ محسوس کرنا حماقت ہوگا کہ اسلام نے مہر کے نام سے کسی غیر مناسب سودے کو جواز عطا کیا ہے۔

فی الحال اتنا ہی جواب کافی ہے کبھی ضرورت ہوئی تو اس موضوع پر پھر سے اور بھی گفتگو کرسکیں گے۔ اللہ الموفق

وحشت ناک خواب کا خاتمہ

سورہ قرآنی: سورۂ معارج شریف مکمل پڑھنا، (پارہ نمبر ۲۹)

طریقہ عمل: پانچ کلو گوشت لاکر غریبوں میں تقسیم کریں یا سالن پکا کر غریبوں میں تقسیم کریں، پھر دو نفل حاجت پڑھیں یا پڑھائیں عامل بعد میں دو ہزار درود شریف پڑھیں اور سامنے رکھا ہوا پانی پر دم کریں پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نو بار پڑھ کر دم کریں، پھر سورۂ معارج تین بار پانی پر دم کریں، اس پانی کو سات دن لگا تار صبح وشام مریض کو پلائیں اور علیحدہ جگہ بٹھا کر سونے سے منہ مریض کا وضو کرانے کے بعد دھلا دیا کریں، سات دن کے بعد دوبارہ یہ عمل اس طریقہ سے دم کر کے استعمال کریں اور سوا کلو گوشت ویران جگہ درختوں کی جڑوں میں رکھ دیں، پھر سات دن یہ پانی استعمال کرنے کے بعد اس طرح دم کر کے پلائیں، منہ دھلائیں اور مریض کے سرہانے پر تھوڑا سا چھڑک دیا کریں، سونے سے پہلے اگر سرہانے استعمال نہیں کرتے تو سر والی جگہ چارپائی پر چھڑک دیا کرے اکیس دن میں آپ کا مسئلہ حل ہوجائے گا، شکرانہ کے نفل بیس ادا کریں، ورنہ دوبارہ یہ کام ہونا شروع ہوجائے گا، ہمت ہو تو ایک دیگ چاول پکا کر تقسیم کریں، شفاء کی دعا بھی کریں۔

☆ جو شخص کہ دوسروں کے واقعات سے نصیحت حاصل نہیں کرتا۔ دوسرے اس کے واقعات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔

☆ عالم سے ایک گھنٹے کی گفتگو دس برس کے مطالعہ سے زیادہ مفید ہوتی ہے۔

قسط نمبر:۱۶

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

حضرت جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ پیدائش : ۶۰۴ھ

تاریخ وفات : ۶۷۰ھ

مزار مبارک : قونیہ (ترکی)

جلال الدین نام، روم اور رومی تخلص، بلخ میں پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم شیخ بہاء الدین سے حاصل کی جو اپنے وقت کے بڑے عالم تھے۔ مشہور بزرگ حضرت شمس تبریزؒ سے ملاقات ہوئی تو مولانا کی دنیا ہی بدل گئی، ایک درویش کی نگاہ کیمیا تاثیر نے ہوش وخرد کی دنیا کو زیروزبر کردیا کہ مولانا جلال الدین رومیؒ بے اختیار پکار اٹھے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلام شمس تبریزی نہ شد

''مثنوی مولانا رومؒ'' کو دنیا کے ادب عالیہ میں ایک منفرد مقام حاصل ہے مگر شاعری کی کسی کتاب کو اس قدر احترام کی نظروں سے نہیں دیکھا جاتا۔

اپنے وقت کی دونوں سپر پاورز (ایران اور روم) اہل اسلام کے ہاتھوں شکست وبربادی سے دوچار ہوکر قصہ پارینہ بن چکی تھیں اور ان کے مرثیہ خواں تک باقی نہیں رہے تھے، اللہ نے اپنے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا ہوا وعدہ پورا کردیا تھا کہ اہل ایمان صرف آخرت ہی میں کامیاب وکامران نہیں ہوں گے بلکہ دنیا میں بھی انہیں اقتدار اعلیٰ بخشا جائے گا، پھر دیکھتے ہی دیکھتے مسلمانوں کا عروج اپنی انتہا کو پہنچ گیا، ساری دنیا کی دولت ان کے قدموں میں تھی اور بڑے بڑے تاج وتخت ان کی ٹھوکروں سے پامال ہورہے تھے، کچھ لوگوں کو وہ زمانہ یاد آرہا تھا جب ایران کی فتح کے بعد مال غنیمت کے انبار دیکھ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ رو پڑے تھے اور سر دربار کسی شخص نے عرض کیا تھا۔

''امیر المومنین! انتہائی خوشی کے موقع پر آپ کی آنکھوں میں یہ آنسو؟''

جواب میں خلیفہ ثانی نے فرمایا تھا ''میں اس لئے روتا ہوں کہ جہاں دولت کے قدم آتے ہیں وہاں ایمان سلامت نہیں رہتا، اللہ تمہیں مال وزر کے فتنے سے محفوظ رکھے۔

اور پھر ایسا ہی ہوا تھا، دنیا کے سارے خزانوں کی کنجیاں مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھیں، عظیم الشان محل تعمیر کئے جارہے تھے مگر کاشانہ دل ویران ہوتا جارہا تھا، دیواروں میں قیمتی فانوس بھی آویزاں تھے مگر دماغوں کا اندھیرا بڑھتا جارہا تھا، جس قوم کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا تھا، آج وہی قوم کنیزوں کے خوبصورت جسموں سے اپنے حرم سجارہی تھی۔

پھر ایک دن بغداد کی شاہراہوں پر ایک مجذوب چیختا پھر رہا تھا۔ لوگو! خدا کی نافرمانیوں سے باز آجاؤ، چنگ ورباب توڑ دو اور شراب کے ذخیرے نالیوں میں بہادو، ورنہ قدرت کا پیمانہ برداشت چھلکنے والا ہے، عذاب کے دن گنے جاچکے ہیں، بس کچھ گھڑیاں باقی ہیں، ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے، سرکشی چھوڑ دو نہیں تو تمہارے کاندھوں سے گردنوں کے بوجھ سے کم کردیئے جائیں گے، بڑا خون بہے گا، بڑی رسوائی ہوگی۔''

ہر گزرتے ہوئے لمحے کے ساتھ مجذوب کی لے تیز ہوتی جارہی تھی، شروع میں لوگ اسے پاگل سمجھ کر ایک دلچسپ تماشے سے لطف اندوز ہوتے رہے مگر وہ دیوانہ تو بڑے پتے کی باتیں کررہا تھا، بڑے حوف ناک راز فاش کررہا تھا، آخر عشرت کدوں میں رہنے والوں کی اس وحشی کے نعرے گراں گزرنے لگے۔ مجذوب سے کہا گیا کہ وہ نعرہ زنی بند کردے، اس کی بے ہنگم آوازوں سے شرفاء کے سکون میں خلل پڑتا ہے، وہ کس عذاب کی باتیں کرتا ہے؟ عذاب ہمیں چھو بھی نہیں سکتا کہ ہم اہل ایمان ہیں۔ کئی بار تنبیہ کی گئی لیکن مجذوب نے اپنا چلن نہیں بدلا۔ وہ پریشاں بالوں اور بوسیدہ کپڑوں کے ساتھ ہر گلی کوچے میں چیختا پھر رہا تھا۔

"اے بے خبرو! سرخ آندھی آنے والی ہے، اس کے تیز جھونکوں میں تمہارے پتھروں کے مکان روئی کے تیز گالوں کی مانند اڑ جائیں گے، اب اس قہر سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا، ہلاکت اور بربادی تمہارا مقدر ہو چکی ہے۔"

عیش وعشرت میں ڈوبے ہوئے لوگ موت کی خبریں سننے کے لئے تیار نہیں تھے، آخر معززین شہر نے مجذوب کی باتوں کو بدشگونی کی علامت قرار دے کر ایک سنگ دلانہ حکم جاری کر دیا۔ اب وہ بے ضرر انسان جدھر جاتا تھا لوگ اس پر غلاظت پھینکتے تھے، مجذوب ان کی اس حرکت پر قہقہے لگاتا تھا۔

"میرے جسم پر گندگی کیا اچھالتے ہو، اپنے مسخ چہروں اور غلیظ لباسوں کی طرف دیکھو، عنقریب ان پر سیاہی ملی جانے والی ہے اور کچھ دن خدا کے نظام کا مذاق اڑا لو، پھر وقت تمہارا اس طرح مذاق اڑائے گا کہ تم موت کو پکارو گے مگر موت بھی تمہیں قبول نہیں کرے گی۔"

اس کے بعد لوگ تشدد پر اتر آئے مجذوب جہاں سے گزرتا تھا جوان اور بچے اس پر پتھر برساتے تھے، لاغر اور نحیف جسم اپنے خون میں نہا گیا، بدمست انسانوں کے قہقہے بلند ہوئے، مجذوب بغداد کی ایک آباد شاہراہ پر کھڑا لڑکھڑا رہا تھا اس خوں رنگ تماشے دیکھنے کے لئے سیکڑوں انسان جمع ہو گئے تھے، مجذوب نے ہجوم کی طرف دیکھا اور بڑے اداس لہجے میں بولا۔

"کیا تم میں سے ایک شخص بھی ایسا نہیں ہے جو ان سنگ دلوں کو منع کرے اور میری طرف آنے والے پتھروں کو روک لے؟"

مجذوب کی فریاد سن کر لوگوں کے قہقہے کچھ اور بلند ہو گئے، کسی نے سنگ باری کرنے والوں کو منع نہیں کیا، پورے مجمع کا ضمیر مر چکا تھا۔

"عذاب لکھا جا چکا۔" مجذوب آسمان کی طرف منہ اٹھا کر چیخا۔ "لکھنے والے نے لوح محفوظ پر لکھ دیا۔" "آگ، خون، موت، ذلت اور بربادی۔" پھر مجذوب نے بہتے ہوئے خون کو اپنے چہرے پر مل لیا، چند پتھر اور برسے، مجذوب زمین پر گر پڑا۔

مسخرا آسمان کی خبریں دیتا ہے۔ "لوگ دیوانہ وار ہنس رہے تھے، یہ خبر نہیں کہ خود اپنا کیا حال ہونے والا ہے؟" ایک مجبور انسان پر مشق ستم کرنے کے بعد ہجوم منتشر ہو گیا، مجذوب کے جسم سے خون بہہ بہہ کر زمین پر جمتا رہا۔

آخر بغداد کے باہوش شہریوں نے ایک دیوانہ سے نجات حاصل کر لی اس دن کے بعد پھر کسی نے مجذوب کو نہیں دیکھا وہ اپنا کام ختم کر کے بہت دور جا چکا تھا۔

شہر کی فضائیں نغمہ بار تھیں، موسیقی کی پرشور آوازوں نے گناہ کے خوابیدہ جذبوں کو بیدار کر دیا تھا، سیم تن بدنوں کے رقص نے جذبات کی دنیا میں وہ طوفان اٹھائے تھے کہ اہل اقتدار کی بینائی زائل ہو گئی تھی اور امراء اندھے ہو گئے تھے، سرحدی محافظوں کے بازو شل ہو گئے تھے اور تلواریں شاخ گل کی مانند لہرا رہی تھیں۔

اور پھر اہل بغداد کو قہر خداوندی نے آ پکڑا، ہلاکو خاں رات کے اندھیرے میں شمشیر بکف آگے بڑھ رہا تھا اور عظیم الشان اسلامی سلطنت کے نگہبان ہاتھوں میں چنگ ورباب لئے ہوئے جھوم رہے تھے، پھر ہر طرف فتنہ وفساد کی آگ بھڑک اٹھی، سنگ سرخ سے بنے ہوئے سر بہ فلک محلات میں آگ لگی ہوئی تھی اور علم وحکمت کے ذخیرے سوکھی لکڑیوں کی طرح جل رہے تھے، شاندار تہذیب وتمدن کے تمام آثار وحشیوں کے نیزوں کی زد پر تھے۔ ہلاکو خاں کے سامنے عالمانہ تقریریں کرنے والے بے شمار تھے، مگر وہ تلوار کے سوا کوئی زبان نہیں سمجھتا تھا اس فتنہ عظیم کو صرف جرأت وشجاعت کے ہتھیاروں سے روکا جا سکتا تھا، مگر مسلمان بہت پہلے ان ہتھیاروں کو زنگ آلود سمجھ کر اپنے اسلحہ خانوں میں دفن کر چکے تھے اس لئے چنگیز خاں کا سفاک پوتا مسلمانوں کے سروں کے مینار بنا رہا تھا اور اہل بغداد درندے سے تہذیب وشائستگی کی زبان میں رحم وکرم کی بھیک مانگ رہے تھے پھر یوں ہوا۔

آگ اس گھر کو لگی ایسی کہ جو تھا جل گیا

اب ہلاکو خاں کا رخ نیشاپور کی طرف تھا، یہاں بھی موت کی سرخ آندھی نے تباہی مچادی، علم وحکمت کے کیسے کیسے تناور درخت جڑوں سے اکھڑ گئے، جن لوگوں نے کچھ دن پہلے بغداد کی شاہراہوں پر ایک مجذوب کو چیختے ہوئے دیکھا تھا آج نہیں اس پاگل انسان کی باتیں یاد آ رہی تھیں مگر وقت گزر چکا تھا، اچانک خبر آئی کہ تاتاریوں نے حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ جیسے بزرگ کو بھی شہید کر دیا، معرفت کا یہ مینار کیا گرا کہ گھروں میں سہمے ہوئے مسلمان موت کے خوف سے کانپنے لگے، اب

ان کے درمیان سے وہ شخص بھی اٹھ گیا تھا جس کی دعائیں آسمان پر سنی جاتی تھیں۔

دوسری جانگداز خبر آئی کہ حضرت شیخ نجم الدین کبریٰ نے بھی جام شہادت پی لیا، اس طرح کہ آپ نے خانقاہ سے باہر آکر آخری سانس تک ہلاکو خاں کی فوج سے جنگ کی اور مرتے وقت اپنی قوم کو ایک ہی پیغام دیا کہ مکانوں کو چھوڑ کر میدان کارزار میں نکل آؤ۔

حضرت نجم الدین کبریٰ" کی شہادت نے مسلمانوں کی امید کی آخری کرن بھی بجھادی تھی، معرفت کے اس بلند ترین مینار کے زمین پر گرتے ہی زلزلہ آگیا تھا اور ظلم و ستم کی رات مزید طویل ہوگئی تھی۔

خون کا سیلاب راستہ بناتا ہوا مسلمانوں کے سرسبز وشاداب علاقوں سے گزر رہا تھا اب ہلاکو خاں کے لہو آشام لشکر کا رخ روم کے شہر "قونیہ" کی جانب تھا، اس لشکر کی سالاری بیچو خاں کو سونپی گئی تھی، بیچو خاں نے اپنی فوجیں شہر کے چاروں طرف پھیلادیں اور قونیہ کا مکمل محاصرہ کرلیا، چندروز تک تو خوف ودہشت کے سوا کسی تکلیف کا احساس نہیں ہوا مگر جب محاصرے نے طول پکڑا تو قونیہ کے باشندوں کا سامان رسد بند ہوگیا جس سے ہر طرف بدحواسی پھیل گئی، اہل شہر میں مشورے ہونے لگے۔

کسی نے کہا۔"بیچو خاں سے مصالحت کی بات کی جائے اور اس کے مطالبات مان کر اس عذاب سے نجات حاصل کی جائے۔"

فوراً ہی دوسرے شخص نے جواب دیا۔"ہلاکو خاں مسلمانوں کے خون کا پیاسا ہے وہ علی الاعلان خود کو خدا کا قہر کہتا ہے اس کے نزدیک امن وعافیت جیسے الفاظ کوئی مفہوم نہیں رکھتے۔"

"پھر کیا ہوگا؟" ہر زبان پر ایک ہی سوال تھا آخر جب تمام ذہن سوچتے سوچتے مفلوج ہوگئے تو امیروں کی محفل میں ایک پریشان حال شخص داخل ہوا، اس مفلس انسان کو دیکھ کر دولت مندوں کی پیشانیوں پر بل پڑ گئے مگر وہ لوگوں کے احساسات سے بے نیاز اندر چلا آیا اور بدمستیوں کے درمیان کھڑے ہوکر بارعب لہجے میں کہنے لگا۔

"لوگو! تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اپنے ایک ہم مذہب کو دیکھ کر بدحواس ہوگئے ہو میں تم سے بھیک مانگنے نہیں آیا ہوں کہ مجھے دیکھ کر تمہارے چہروں پر نفرت برسنے لگی ہے اسی تنگ دلی اور بے ضمیری نے تمہیں یہ خوف ناک دن دکھائے ہیں تم اپنے عشرت کدوں میں شراب سرخ سے دل بہلاتے رہے اور مخلوق خدا اپنے خون میں نہاتی رہی، اب دولت نے یہ ذخیرے لے کر کہاں جاؤ گے کہ زمین تم پر تنگ ہوچکی ہے اور آسمان بہت دور ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اجنبی کچھ دیر کے لئے خاموش ہوگیا، پوری محفل پر سکوت مرگ طاری تھا ہر شخص کے چہرے سے ظاہر ہوتا تھا جیسے وہ نزع کی حالت میں گرفتار ہو۔

"میں تمہیں صرف یہ بتانے کے لئے آیا ہوں کہ اس قہر آسمانی کا بس ایک ہی علاج ہے۔" اجنبی نے کچھ دیر خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"ہاں! ہاں! ہمیں بتاؤ۔" تمام امراء بیک زبان چیخے۔"ہم اپنے سیم وزر کے سارے انبار لٹادیں گے خدا کے لئے ہمیں اس اذیت ناک صورت حال سے نجات دلاؤ۔ ہم گزرنے والے ہر لمحے کے ساتھ مرتے ہیں اور پھر دوسری ساعت میں ہی اٹھتے ہیں۔ ہلاکو خاں کی دہشت ہمیں وقت سے پہلے مار ڈالے گی۔" سب کے سب گداگروں کی طرح چیخ رہے تھے۔

"اس درویش کے پاس جاؤ جو تمہارے عشرت کدوں پر تھوک کر اپنی خانقاہ میں گوشہ نشین ہوگیا ہے۔" اجنبی نے نہایت تلخ لہجے میں کہا اس کے ایک ایک لفظ سے اہل محفل کے لئے شدید نفرت کا اظہار ہورہا تھا۔"وہ تمہارے سیم وزر کے ذخیروں کا محتاج نہیں وہ تو خود شہنشاہ ہے، ایسا شہنشاہ جس کے سامنے ہلاکو کے سپاہی بھی حقیر کیڑوں سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتے، اس کے پاس جاؤ اگر وہ دعا کے لئے ہاتھ اٹھادے تو ممکن ہے کہ تمہارے سروں پر آگ کے شعلوں کے بجائے ابر رحمت برس جائے۔ اللہ اس کی بہت سنتا ہے۔"

اجنبی کی باتیں سن کر اہل مجلس بدحواسی کے عالم میں کھڑے ہوگئے، وہ اسی وقت درویش کے آستانے پر حاضر ہونا چاہتے تھے۔

"سنو......" اجنبی نے پکار کہا۔"وہ آسانی سے نہیں مانے گا، اس کے دروازے پر بھکاریوں کی طرح جانا وہ تمہاری قیمتی پوشاکوں اور زرنگار قباؤں سے نفرت کرتا ہے۔"

یہ کہہ کر اجنبی محفل سے نکل گیا، تھوڑی دور تک لوگوں نے اسے جاتے دیکھا اور پھر وہ اچانک نظروں سے غائب ہوگیا، تمام لوگ اس

بات پر حیران تھے کہ وہ کون تھا؟ کیوں آیا تھا اور یکا یک کہاں غائب ہوگیا؟ یہ ایک بڑا اہم واقعہ تھا مگر لوگوں کے پاس سوچنے کے لئے وقت نہیں تھا، وہ انسان ہی سہی لیکن فرشتۂ رحمت بن کر آیا تھا اس نے آگ اور خون کے درمیان گھرے ہوئے لوگوں کو سلامتی کی راہ دکھائی تھی۔

اب قونیہ کے معززین اور شرفاء کی جماعت اس درویش کے آستانے کی طرف بڑھ رہی تھی، فاصلے ختم ہوئے اجازت طلب کی گئی، درویش فطرتاً مہمان نواز تھا، اس نے اپنے ہم وطنوں کو اندر بلالیا، لوگ کانپتے قدموں سے درویش کے روبرو پہنچے ان کی آنکھوں کی پتلیاں لرز رہی تھیں اور چہرے موت کے خوف سے زرد تھے، بعض نے بڑی ہمت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا مگر اس طرح کہ ان کی آواز لرز رہی تھیں۔

''میرے پاس کیوں آئے ہو؟'' درویش نے بیزاری کے لہجے میں کہا۔ ''اس کائنات میں میری کیا حیثیت ہے؟ تم اس کی بارگاہ میں کیوں نہیں گئے جو لوح محفوظ کا مالک ہے جس کے ایک اشارے پر تقدیریں بنتی اور بگڑتی ہیں۔''

''شیخ! وہ ہماری نہیں سنتا۔'' قونیہ کے امراء نے رقت آمیز لہجے میں کہا۔ ''ہم بہت گناہ گار ہیں، ہمارے لئے درِ توبہ بند ہو چکا ہے۔''

''یہ سب غلط ہے۔'' اگرچہ درویش کے ہونٹوں پر ہروقت ایک دلنواز تبسم نمایاں رہتا تھا مگر وہ توبہ کے امراء کی بات سن کر یکا یک غضبناک ہوگیا۔ ''کوئی نہیں جانتا کہ درِ توبہ کب بند ہوگا؟ جاؤ اسی کو پکارو! وہی اپنے بندوں کی سنتا ہے، اگر وہ نہیں سنے گا تو پھر اس کائنات میں کون سننے والا ہے؟''

امراء نے محسوس کرلیا کہ درویش اپنا دامن بچا رہا ہے، اجنبی نے انہیں پہلے ہی خبردار کردیا تھا کہ درویش آسانی سے ان کی بات نہیں مانے گا اسلئے وہ مزید گریہ وزاری کرنے لگے۔ ''آسمان سے ہماری فریادوں کا جواب نہیں آتا، شیخ! ہم تیرے آستانے سے واپس نہیں جائیں گے۔ اگر موت ہمارا مقدر بن چکی ہے تو پھر ہم تیرے قدموں میں مرجانا پسند کریں گے۔''

''تم نے دیکھا کہ حضرت شیخ فریدالدین عطارؒ شہید کردیئے گئے، حضرت نجم الدین کبریٰؒ اپنے خون میں نہا کر خالق حقیقی سے جا ملے، میں تو ان کے قدموں کی خاک بھی نہیں ہوں۔ پھر تمہارے لئے کس طرح دعا کروں؟ کیسے کیسے پارسا اس فتنۂ عظیم میں زندگی سے محروم ہوگئے، جب ان کی دعائیں قہرِ آسمانی کو نہ روک سکیں تو پھر میں کس شمار میں ہوں؟'' درویش بڑے دردناک لہجے میں اپنی عاجزی کا اظہار کررہا تھا، مگر لوگ اس کی بات سننے کے لئے تیار نہیں تھے، انہیں صرف اپنے جان ومال کی فکر تھی، وہ درویش کے سامنے بہت دیر تک گریہ وزاری کرتے رہے۔

آخر درویش مجبور ہوگیا، اس سے مخلوق خدا کی چیخیں نہیں سنی جاتی تھیں، وہ اٹھا اور اپنا مصلیٰ لے کر خانقاہ سے نکل گیا، لوگوں نے بڑی حیرت سے درویش کے طرزِ عمل کو دیکھا وہاں موجود ہر شخص یہی سمجھ رہا تھا کہ درویش ان کے شور وفغاں سے تنگ آکر خانقاہ کو چھوڑ کر چلا گیا ہے، پورے مجمع پر کچھ دیر کے لئے سکوتِ مرگ سا طاری رہا، پھر تمام لوگ خانقاہ سے باہر نکل آئے اور درویش کو دیکھنے لگے جو ساری دنیا سے بے نیاز تیز تیز قدموں کے ساتھ ایک سمت چلا جارہا تھا۔

قونیہ کے تمام شرفاء اور امراء درویش کو خاموشی سے دیکھتے رہے مگر کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے پیچھے جاتے، بس درویش کے چند خادم بے قرار ہوکر اپنے مخدوم کے پیچھے بھاگے، ان کے لئے اس مرد قلندر کا یہ انداز ناقابل فہم تھا، خادم درویش کے قریب پہنچ گئے مگر اس سے یہ پوچھنے کی جرأت نہ کرسکے کہ وہ کہاں جارہا ہے؟ درویش جس طرف سے بھی گزرتا تھا کچھ لوگ اس کے ہمراہ ہوجاتے تھے، مگر اس نے نظر اٹھا کر بھی ان کی طرف نہیں دیکھا۔

اب وہ شہر کی حدود سے باہر نکل آیا تھا، اس کے ہمراہ چلنے والے خوف سے لرزنے لگے، سامنے ہلاکو کے سپہ سالار بیچو خاں کا لشکر نظر آرہا تھا، درویش یکا یک مڑا اور ان لوگوں سے سخت لہجے میں مخاطب ہوا۔

''تم اپنے گھروں کو واپس جاؤ، کیا یہ کوئی تماشا ہورہا ہے؟ اس قہر آسمانی سے خدا کی پناہ مانگو۔'' یہ کہہ کر درویش آگے بڑھا اس کا انجانا سفر دوبارہ شروع ہوگیا تھا۔ ساتھ جانے والے اسی مقام پر رک گئے جہاں اس نے ٹھہر جانے کا حکم دیا تھا، درویش آگے بڑھتا رہا یہاں تک وہ منگول لشکر کے قریب تر ہوتا چلا گیا، تمام اہل شہر اور خادم جو اس وقت وہاں موجود تھے خوف ودہشت سے کانپنے لگے۔ درویش کا ناتواں جسم منگول

تیراندازوں کے نشانہ پر تھا، تاتاریوں کے ترکش سے نکلا ہوا ایک تیر بھی درویش کا کام تمام کرسکتا تھا، مگر وہ مرد خدا آج ہر شئے سے بے نیاز تھا، اس کے قدم تیزی سے اٹھ رہے تھے پھر وہ قونیہ کے ان باشندوں کی نظروں سے اوجھل ہوگیا جو اسے بیچوخاں کے لشکر کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔

فاصلے مزید کم ہوگئے تھے، درویش ایک بلند ٹیلے پر چڑھنے لگا، اس ٹیلے کے دوسری طرف تاتاریوں کا لشکر خیمہ زن تھا، درویش چوٹی تک پہنچا پھر اس نے اپنے اطراف پر نظر ڈالی، دور تک منگول سپاہی بکھرے ہوئے تھے اور نگاہوں کے سامنے سپہ سالار بیچوخاں کا خیمہ تھا جو دوسرے خیموں سے زیادہ وسیع اور نمایاں نظر آرہا تھا۔ درویش نے ٹیلے پر مصلیٰ بچھادیا، ایک لمحے کے لئے آسمان کی طرف دیکھا اور نماز کی نیت باندھ لی، ابھی چند ساعتیں بھی نہیں گزری تھیں کہ کسی تاتاری کی نظر درویش پر پڑی، اس نے اپنے دوسرے ساتھی سے کہا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سیکڑوں منگول سپاہی ٹیلے کی طرف متوجہ ہوگئے جہاں ایک مسلمان اپنے اللہ کی عبادت میں مشغول تھا، دشمن فوجی اس کی عبادت کا مفہوم تو نہیں سمجھ سکے مگر انہیں یہ خیال ضرور ہوا کہ وہ کوئی مسلمان جاسوس ہے جو بیچوخاں کے لشکر کی مخبری کرنے آیا ہے۔

ایک بار حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ راستے سے گزر رہے تھے کہ آپ نے چند سپاہیوں کو دیکھا جو ایک ضعیف وناتواں انسان کو زدو کوب کرتے ہوئے لئے جارہے تھے مگر وہ بوڑھا شخص انتہائی صبر وضبط کے ساتھ سپاہیوں کی مار کھا رہا تھا، مگر منہ سے اُف تک نہیں کرتا تھا، حضرت شیخ نوریؒ کو اس شخص کی قوت برداشت پر بہت حیرت ہوئی، آخر آپ نے سپاہیوں سے پوچھا۔

"تم اس شخص کو کہاں لئے جارہے ہو؟"

"ہم اسے زنداں کے حوالے کرنے جارہے ہیں؟" سپاہیوں نے کہا اور دوبارہ اس بوڑھے شخص کو پیٹنا شروع کردیا۔

حضرت شیخ ابوالحسن نوریؒ خاموشی سے یہ تکلیف دہ منظر دیکھتے رہے، یہاں تک کہ وہ ضعیف انسان اور سپاہی نظروں سے اوجھل ہوگئے مگر آپ نے آخر تک اس ضعیف انسان کے منہ سے کوئی چیخ یا شکایت نہیں سنی۔
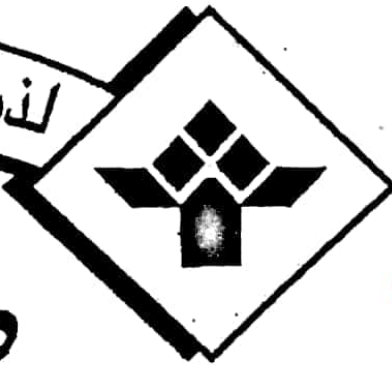
مختلف قسم کی بندشیں لگانے کے اعمال

ماہر علوم مخفی حکیم صوفی
غلام سرور شباب صاحب مدظلہ

شہوت بستہ کرنا

عورت ہو یا مرد جس کی بھی شہوت بستہ کرنی ہو تو ایک کاغذ پر ۷۰/مرتبہ حرف ''ف'' لکھ کر اس کے نیچے اس کا نام مع والدہ لکھیں اور مقصد لکھیں، پھر ایک لوہے کے تالے کو بند کرکے اس میں یہ کاغذ ڈال کر موم سے اس کا سوراخ بند کردیں اور اس تالے کو کنوئیں، دریا یا سمندر میں ڈال دیں، جب تک قفل نہ نکالا جائے گا شہوت بستہ رہے گی، یہ عمل بھی منزل اکلیل میں کریں۔

بندش تجارت

اگر کسی کے کاروبار یا تجارت کو بند کرنا ہو تو اس شخص کے نام مع والدہ اور نام تجارت میں حرف ''ق'' سے امتزاج دے کر اس کے کاروبار کی جگہ پر رکھ دینے سے اس کی تجارت بند ہوجائے گی۔ یہ کام شرعاً حرام ہے، صرف ظالموں کے لئے ہی استعمال کیا جاسکتا ہے اور وہ بھی انتہائی مجبوری میں

ناجائز تعلق ختم کرنا

اگر کسی زانی مرد کو عورت سے روکنا چاہیں تاکہ وہ اپنی عورت سے ہی ہمبستری کرسکے۔ اس مقصد کے لئے اس کی شہوت بستہ کرنے کا یہ عمل اپنی مثال آپ ہے۔ زانی مرد کے پاؤں کی مٹی لے کر اس پر سات مرتبہ پڑھیں:

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلٰٓى اَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا. قَالَ مَا مَكَّنِّيْ فِيْهِ رَبِّيْ خَيْرٌ فَاَعِيْنُوْنِيْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا. اٰتُوْنِيْ زُبَرَ الْحَدِيْدِ حَتّٰٓى اِذَا سَاوٰى بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوْا حَتّٰٓى اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا قَالَ اٰتُوْنِيْٓ اُفْرِغْ عَلَيْهِ قِطْرًا. فَمَا اسْطَاعُوْٓا اَنْ يَّظْهَرُوْهُ وَمَا اسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا. (سورہ کہف، آیت: ۹۴ تا ۹۷)

پھر ایک رسی لے کر اس پر سات گرہ لگائیں اور ہر گرہ پر سات مرتبہ مندرجہ بالا آیات پڑھیں اور ہر مرتبہ آیت کے بعد کہیں كَذٰلِكَ يَنْعَقِدُ ذكر فلاں بن فلانته عن فرج فلانه بنت فلانة او دبر فلاں ابن فلانة پھر اس مٹی کو ویران کنویں کے پانی سے گوندھیں، پھر اس کا ایک پتلہ تیار کریں، پھر حروف خاکی کے ساتھ نام مطلوب مع والدہ تحریر کرکے ان کی تکسیر کریں، سطر اول سے ایک نقش مربع استخراج کریں، نیچے مقصد عزیمت کی تحریر کریں اور اس کی پشت پر تکسیر زمام تک پھر اسے پتلے کے پیٹ میں رکھ دیں۔ اب تکسیر سے استخراج شدہ روحانیت کی عزیمت سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور اسے پرانی قبر میں دفن کردیں اور قبر پر موم بتی روشن کریں، مقصد پورا ہوجائے گا۔

شہوت بستہ کرنے کا عمل

سیاہ مرغ یا سیاہ بھیڑ کی آنت لیں اور اسے دھو کر صاف کرلیں، اسے سامنے رکھ کر ایک طرف گانٹھ لگادیں۔ اب مطلوبہ فرد کا کامل تصور کرکے کسی نحس وقت میں سات مرتبہ یہ پڑھ کر دم کریں اور اسی دم سے مکمل ہوا اس میں بھردیں، اب اسے دوسری طرف سے گانٹھ لگا کر کسی خالی جگہ یا پھر ویران جگہ دفن کردیں، ہمیشہ کے لئے شہوت بستہ ہوجائے گا۔

قَالُوْا يٰذَا الْقَرْنَيْنِ اِنَّ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا. عقدت ذكر فلاں بن فلاں بر فرج فلانته بنت فلانته بستم.

اگر ایک عورت پر کئی مردوں کو بند کرنا ہو تو آیت کے بعد اس طرح پڑھیں: عقد ذكور جميع الناس بني آدم بر فرج فلانته بنت فلانته بستم.

اگر ایک مرد کو کئی عورتوں پر باندھنا ہو تو اس طرح پڑھیں: عقدت ذكر فلاں بن فلاں فروج النساء نبات حوا معلوم و نامعلوم

بستم فلانته بنت فلانته بستم.

بندش نکاح ختم کرنا

جس کسی نوجوان لڑکی کا نکاح نہ ہوتا ہو یا کسی نے سحر تعطیل الزوج کے ذریعہ باندھ دیا ہو۔ اُس کے لئے یہ عمل کریں تو سحر و جادو کا اثر ختم ہوجائے گا اور اُس کا جلد ہی کسی جگہ پر نکاح یا نسبت طے ہوجائے گی۔ طریقہ اس کا یہ ہے کہ ایک قفل مقفل لے کر اُسے آگ میں گرم کریں، پھر اس لڑکی کو کہہ دیں کہ وہ اس قفل پر پیشاب کرے تاکہ پیشاب سے وہ قفل ٹھنڈا ہوجائے۔ یہ عمل جمعرات کے دن کیا جائے، پھر اُس قفل پر مزوجات مع موکلات تحریر کریں۔

۲ ۴ ۶ ۸

ب د و ح

بُدُوْحَائِیْلُ کَمْسَفَائِیْلُ رَتَخَضَ یْلُ

پھر اُس باکرہ لڑکی کو کسی بڑے دروازہ میں کھڑی کرکے اُس کے سر پر قفل کو کھولا جائے اور اُسے کسی بڑی نہر یا دریا میں ڈال دیا جائے، پس سحر کا اثر ختم ہوجائے گا۔

برائے نکاح

اگر کوئی عورت اپنے خاوند سے نفرت کرتی ہو یا کسی نوجوان دوشیزہ کا نکاح نہ ہورہا ہو اور شادی میں رکاوٹ ہو، سب کے لئے یہ قوی الاثر ہے، سفید کاغذ پر تحریر کرکے اسے کندر کا بخور دیں اور لڑکی اسے اپنے دائیں بازو پر باندھے، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوگا، عمل یہ ہے:

نہش. کھل. ماوش. بارش. سدرش. ہوش. نوش. نواش. فہواش. اِنْحَلَّتْ عُقْدَةَ فلان بنت فلان وَ رَغَّبَ فِیْ خِطْبَتِهَا کُلُّ مَنْ رَاٰهَا بِحَقِّ هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ الْعَظِیْمَةِ وَبِاَلْفِ اَلْفِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی آلِهٖ وَسَلِّمِ الوحا العجل الساعة.

شادی کے لئے

اگر کسی کنواری لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا اُس پر سحر تعطیل الزوج کا اثر ہو یا وہ کنواری کسی مخصوص جگہ شادی کرنا چاہتی ہو تو اس کے لئے یہ عمل کیا جائے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مطلوبہ جگہ شادی ہوجائے گی، بدھ کے دن نماز ظہر کے بعد مندرجہ ذیل عزیمت کسی کاغذ پر تحریر کریں تاکہ لڑکی اسے اپنے پاس رکھے۔ بہت جلد مقصد پورا ہوجائے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. یَاحَیُّ یَاحَیُّ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ یَاوَدُوْدُ فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اَسْاَلُكَ بِالْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَالنَّبِیِّ الْكَرِیْمِ وَ بِحَقِّ عِیْسٰی وَ مُوْسٰی وَ اِبْرَاهِیْمَ الْخَلِیْلِ تَجْلِبُوْا فُلَانَ بِنْ فُلَانَ اِلٰی مُحَبَّةِ فُلَان بنت فلان وَ تَجْلِبُوْا اَیُّهَا اَوْلَادَ اٰدَمَ لِلْخُطُوْبَةِ وَالزَّوَاجِ فِی الْحَلَالِ بِحَقٍّ وَ اَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّةً مِّنِّیْ وَ اِنَّهٗ لِحُبِّ الْخَیْرِ لَشَدِیْدٌ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ یَا عَلَّامَ الْغُیُوْبِ یَا مُجَلِّبَ الْقُلُوْبِ لِلْقُلُوْبِ اَنْ تَجْلِبَ اَوْلَادَ اٰدَمَ اِلٰی حَامِلَةِ حِجَابِیْ هٰذَا بِهَا یَظْهَرُ الْحُبُّ فِیْ قُلُوْبِ وَ اَعْیُنِ النَّاسِ بِحَقِّ اللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الْفَرْدِ الصَّمَدِ وَبِحَقِّ مَنْ یَقُوْلُ كُنْ فَیَكُوْنُ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ.

جلد شادی ہو

اگر کسی کنواری لڑکی کی شادی نہ ہوتی ہو یا منگنی ہوکر ٹوٹ گئی ہو۔ کسی حاسد نے سحر تعطیل الزوج کروادیا ہو یا رشتوں کے پیغام نہ آتے ہوں، سب کے لئے یہ عمل قوی الاثر ہے۔ تحریر کرکے مسورہ کے گلے میں ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ مقصد پورا ہوجائے گا۔ عمل یہ ہے۔

زُیِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوٰتِ مِنَ النِّسَآءِ وَالْبَنِیْنَ وَالْقَنَاطِیْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَیْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ذٰلِكَ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الْمَاٰبِ. وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ.

پیغام نکاح

جس لڑکی یا عورت کا نکاح کا پیغام نہ آتا ہو یا کسی نے نکاح د

نسبت باندھ دی ہو یا شادی میں رکاوٹ ہو سب کے لئے یہ عمل بڑا لاجواب ہے، یہ تحریر کر کے مسحور کے گلے میں ڈالا جائے۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. لِیَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ لِتَعَیَّنَ بَعْلاً صَالِحاً یَاْتِیْ فُلان بنت فلان بحق هٰذِهِ الْاَسْمَاءِ وَ صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِهٖ وَسَلَّم.

اور مسجد سے مٹی لے کر اُس کی سات ٹکیاں بنائی جائیں، پھر ہر ایک ٹکیہ پر یہ آیت تحریر کریں۔

وَاَذِّنْ فِی النَّاسِ بِالْحَجِّ یَاْتُوْكَ رِجَالًا وَّعَلٰی كُلِّ ضَامِرٍ یَّاْتِیْنَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ. پھر ایک ٹکیہ لے کر جمعۃ المبارک کے دن جب امام منبر پر ہو، لڑکی ٹکیہ بدن پر ملے اور غسل کرے۔ اسی طرح ہر جمعۃ المبارک کو غسل کرے اور غسل کا پانی چلتے راستہ میں ڈالے، انشاء اللہ تعالیٰ سات ہفتے گذرنے نہ پائیں گے کہ کسی جگہ نکاح و نسبت ہو جائے گی۔

بندش شادی کا علاج

اگر کسی کا نکاح و شادی بذریعہ سحر باندھ دی گئی ہو اور اس کی نسبت و نکاح نہ ہوتا ہو، اس کے لئے مندرجہ ذیل عمل تیار کریں تا کہ وہ اپنے گلے میں لٹکائے، انشاء اللہ بہت جلد کسی صالح مرد سے نکاح و نسبت ہو جائے گی۔ عمل یہ ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رر	ررر	رر
س	س	س
رر	ررر	رر

اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُكِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖۤ اَهْدٰۤی اَمَّنْ یَّمْشِیْ سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۲۱۶۹	۲۱۷۲	۲۱۷۵	۲۱۶۱
۲۱۷۴	۲۱۶۲	۲۱۶۸	۲۱۷۳
۲۱۶۳	۲۱۷۷	۲۱۷۰	۲۱۶۷
۲۱۷۱	۲۱۶۶	۲۱۶۴	۲۱۷۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۲۳	۱۳۲۷	۱۳۳۰	۱۳۱۶
۱۳۲۹	۱۳۱۷	۱۳۲۲	۱۳۲۸
۱۳۱۸	۱۳۳۲	۱۳۲۵	۱۳۲۱
۱۳۲۶	۱۳۲۰	۱۳۱۹	۱۳۳۱

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ. الَّذِیْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ. وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ. فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ. وَاِلٰی رَبِّكَ فَارْغَبْ.

شہوت کی بندش ختم کرنے کے اعمال

علام سحر الربط عن الزوجہ

سات انڈے لے کر ان کو ابال لیا جائے، پھر اُن کا چھلکا اتار کر پہلے انڈے پر یہ تحریر کریں: سَحَرُوْا اَعْیُنَ النَّاسِ وَاسْتَرْهَبُوْهُمْ وَ جَاءُوْا بِسِحْرٍ عَظِیْمٍ. فَوَقَعَ الْحَقُّ وَ بَطَلَ مَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

دوسرے انڈے پر یہ تحریر کریں: مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَیُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِیْنَ.

تیسرے انڈے پر یہ تحریر کریں: اَوَلَمْ یَرَی الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنَاهُمَا.

چوتھے انڈے پر یہ تحریر کریں: وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُوْنَ. وَ یَنْصُرَكَ اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا.

پانچویں انڈے پر یہ تحریر کریں: كَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ اِنَّ اللّٰهَ قَوِیٌّ عَزِیْزٌ.

اور ساتویں انڈے پر یہ تحریر کریں: مَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَی اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ.

پھر ایک ایک کر کے روزانہ نہار منہ مسحور کو کھلا دیں، پس اس طرح مربوط کا ربط ختم ہو جائے گا اور وہ اپنی زوجہ سے جماع کے قابل ہو جائے گا۔

باطل سحر الربط

حسب سابق سات انڈے لے کر پہلے پر *الـطـهـطـيـل

دوسرے پر اااانہطھطیل تیسرے پر م فھطھطیل چوتھے پر #جھطھطیل پانچویں پر اااانھطھطیل چھٹے پرھے منھطھطیل اور ساتویں پر لھطھطیل لکھیں اور روزانہ ایک انڈا نہار منہ مسحور کو کھلا دیا کریں۔

اور ایک چینی کی پلیٹ پر یا سفید کاغذ پر سورۂ فاتحہ اور سورۂ الم نشرح پھر الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓر الٓمٓر کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ طٰسٓمٓ طٰسٓ یٰسٓ صٓ حٰمٓعٓسٓقٓ حٰمٓ قٓ نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا یَسْطُرُوْنَ تحریر کریں، پھر یہ خاتم بنائیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۶۳	۷۰	۶۵
۶۸	۶۶	۶۴
۶۷	۶۲	۶۹

اور اسے دھوکر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی کو دیا جائے تاکہ وہ اس سے غسل کریں اور کچھ پانی پی لیں۔ پس انشاء اللہ تعالیٰ ان دونوں کا ربط ختم ہوگا۔

مرد وزن کا ربط ختم کرنا

مندرجہ ذیل حروف کسی برتن میں تحریر کریں، پھر اُس برتن میں خالص روغن زیتون ڈال دیں یا کسی مومی کاغذ پر تحریر کرکے شیشی میں ڈال دیں اور اُس میں روغن زیتون ڈال دیں اور مسحور مرد وزن کو دیں۔ مرد اپنے ذکر پر اس روغن کی مالش کرے جب کہ عورت اپنی فرج میں لگائے۔ پس دونوں کا ربط ختم ہو جائے گا۔

حروف یہ ہیں: ف ح سعدث ظ خ ذ ظ خ زف ح ش خ ش ث زث ح ش ث ط ہ ث ش خ زف ب ق ح ث س ث ث ح ظ خ ز ذ خ س ان ش ظ ت ح ط خ رہ ح س ث ش ث ط خ ن۔

انوکھا علاج

مسحور معقود مرد ہو یا عورت اسے اپنے سامنے بٹھا کر اُس کی ہتھیلی پر سورۂ الم نشرح تحریر کریں۔ پھر اُس کی ہتھیلی پر سورۂ یٰس شریف کی تلاوت کریں یہاں تک کہ اُس کی مٹھی بند ہو جائے، پھر بند مٹھی پر سورۂ واقعہ کی تلاوت کریں یہاں تک کہ مٹھی کھل جائے۔ پڑھتے وقت سندروس، مصطگی اور جاوی کا بخور روشن کریں۔ اگر مسحور کی مٹھی بند نہ ہو تو سمجھ لیں کہ اس پر جادو کا اثر نہ ہے، جسمانی مرض ہے۔

معقود کا کشادہ کرنا

معقود مرد وزن کے لئے یہ عمل بھی عجیب الاثر ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ کسی نئے چینی یا شیشے کے برتن میں زعفران وگلاب سے یا سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے مندرجہ ذیل عزیمت تحریر کریں، پھر اسے دھوکر یا پانی میں گھول کر میاں بیوی یا معقود مرد وزن کو پلایا جائے۔ پس ربط ختم ہو جائے گا اور دونوں جماع کے قابل ہو جائیں گے۔ عمل یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم. اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ ﷺ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَائِهَا وَ عَافِیَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَائِهَا وَ اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ دَائِمًا اَبَدًا مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ فَاِذَا جَآءَ وَعْدُ رَبِّیْ جَعَلَهٗ دَكًّا وَ كَانَ وَعْدُ رَبِّیْ حَقًّا.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ب	ط	د
ز	ھ	ج
ا	د	ح

مسحور کا سحر باطل ہو

معقود مسحور مرد کے لئے جو اپنی زوجہ سے جماع سے عاجز آچکا ہو۔ اپنے ذکر پر مندرجہ ذیل خاتم تحریر کرے۔ پھر اپنے دائیں ہاتھ پر بھی یہی خاتم تحریر کرکے جماع کرے، اس حالت میں کہ خاتم لکھے ہوئے ہاتھ کی مٹھی بند رکھے۔ بے شک کھل جائے گا، خاتم اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

ب۳۵	ط۴۹	د۴۷
ز۴۷	ھ۴۸	ج۳۶
د۳۹	۳۴۱	ح۴۸

فِی حَلِّ المَعقُودِ

گھوڑے کا دائیاں کھر لے کر اُس پر مندرجہ ذیل حروف لوہے کی کسی نوک دار چیز سے تحریر کریں، پھر اُسے گرم کر کے کسی نئے برتن میں پانی لے کر اُس میں ٹھنڈا کریں اور یہ پانی مسحور معقود کو پلا دیں، پس انشاء اللہ تعالیٰ اُس کا ربط کھل جائے گا اور وہ بالکل تندرست ہو جائے گا۔

مربوط کو کھولنا

مندرجہ ذیل عمل کسی سفید کاغذ پر زعفرانی روشنائی سے تحریر کر کے ایک بڑی بوتل میں ڈال دیں تاکہ مربوط مسحور اس سے روزانہ صبح وشام دو دو گھونٹ پی لیا کرے۔ کم از کم اکیس یوم تک ایسا ہی کرے، انشاء اللہ تعالیٰ تندرست ہو جائے گا۔ عمل یہ ہے:

سورہ فاتحہ کے بعد یہ تحریر کریں: عَسَی اللّٰهُ اَنْ یَّأْتِیَ بِالْفَتْحِ اِنْ تَسْتَفْتِحُوْا فَقَدْ جَاءَ كُمُ الْفَتْحُ وَلَوْ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ فَظَلُّوْا فِيْهِ يَعْرُجُوْنَ فَفَتَحْنَا عَلَيْهِمْ اَبْوَابَ كُلِّ شَیْءٍ وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَ اَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ فَافْتَحْ بَيْنِیْ وَ بَيْنَهُمْ فَتْحًا وَ يَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ قُلْ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِيْمَانُهُمْ قُلْ يَجْمَعُ بَيْنَنَا رَبُّنَا بِالْحَقِّ وَهُوَ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا حَتّٰی اِذَا جَاءَ هَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا وَ اٰثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَاءِ بِمَاءٍ مُّنْهَمِرٍ لَايَسْتَوِیْ مِنْكُمْ مَنْ اَنْفَقَ مِنْ قَبْلِ الْفَتْحِ نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْبٌ وَّ فُتِحَتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ اَبْوَابًا. اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ وَ رَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِیْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا.

بندش کاروبار ختم کرنے کے لئے

سفید کاغذ پر عام روشنائی سے ایک بار سورۂ فاتحہ ایک بار سورۂ الم نشرح ایک بار آخری دونوں قل شریف اور آخر میں یہ تحریر کریں۔

بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل شیطان و ھامة و عین لامة ومن شر کل غرق النھار و شر النار و لا حول ولا قوة الا باللہ و صلی اللہ تعالیٰ خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین.

طریقہ استعمال: اس کاغذ کو پانی میں بھگو دیں، جب سیاہی اتر جائے تو اس پانی کو صبح وشام کاروباری جگہ، دفتر، دوکان وغیرہ میں چھڑکاؤ کریں۔ جب پانی خشک ہو جائے تب اوپر سے گزر سکتے ہیں۔ دیواروں پر بھی چھڑک دیں، انشاء اللہ بندش ختم ہوگی اور کاروبار خوب چلے گا۔

دکان کی بندش کھولنے کے لئے

یہ سب نام ایک سطر میں لکھ کر کاروبار کی جگہ پر روزانہ تین بار جلائیں اور لوبان کا بخور روشن کریں، چھ سات روز کافی ہے۔

ابلیس نمرود شداد العین فرعون ابوجہل ہاروت و ماروت ہامان۔

ہمہ قسم کی بندش ختم کرنے کے لئے

اگر کسی کی دوکان بذریعہ سحر جادو باندھ دی گئی ہوں، حلوائی کی بھٹی، گھر کا چولہا، کمہاری کی آدی وغیرہ، مرد وزن کی شہوت، ہر قسم کی بندش کھولنے کے لئے یہ عمل بارہا کا مجرب ہے، آزمائیں اور راقم کو دعائے خیر سے یاد رکھیں۔ عمل یہ ہے:

''اللہ جیسے بادشاہ محمد جیسے وزیر خواجہ خضر جیسے دل بند دست گیر جیسے پیر ہٹ کھلے دکان کھلے چار کوٹ کا راہ کھلے دوہائی حضرت خضر وی۔ دوہائی مہتری الیاس دی۔''

اس عمل کو چالیس بار پانی پر پڑھ کر دم کریں اور پانی کو متونہ جگہ پر چھڑک دیں، انشاء اللہ سحر باطل ہوگا اور بندش کھل جائے گی۔

ترقی رزق اور بستہ کاروبار کشادہ کرنا

اگر کسی کی دوکان، دفتر یا کاروبار بستہ کر دیا گیا ہو یا کسی وجہ سے کاروبار نہ چلتا ہو، لاکھ کوشش اور محنت سے بھی کاروبار میں ترقی نہیں ہوتی تو ذیل کے عمل کو استعمال میں لائیں، خداوند تعالیٰ کے حکم سے غیبی اسباب پیدا ہوں گے اور کاروبار میں خوب ترقی ہوگی۔ پھر لطف کی بات یہ ہے کہ جب تک نقش دوکان دفتر میں آویزاں رہیں گے، کسی کے سحر، جادو اور نظر بد کا اثر نہیں ہوگا۔ ترکیب عمل کچھ اس طرح ہے کہ سفید کاغذ

کے چوبیس الگ الگ ٹکڑوں پر ذیل کا نقش تحریر کریں۔ نقش لکھنے کا کوئی مخصوص وقت نہیں۔ عروج ماہ میں کسی بھی مبارک دن کی سعد ساعت میں تحریر کریں۔ اب سوا کلو گندم کا آٹا گوندھ کر اس کے اکیس برابر وزن پیڑے بنائیں اور ہر پیڑے میں ایک ایک نقش بند کر کے کسی نہر یا دریا پر چلے جائیں اور ہر ایک پیڑے پر صرف اکیس بار مندرجہ ذیل شعر پڑھیں اور دریا میں ڈال دیں اور واپس اپنی دکان، دفتر، کاروباری جگہ پر آ کر وہاں لوبان کا بخور روشن کریں۔ باقی جو تین نقش ہیں، ان میں سے ایک کو دوکان، دفتر کے اندر بالکل سامنے اونچی جگہ پر جہاں آنے والے کی نظر پڑے، آویزاں کرے، باقی دو کو دائیں اور بائیں طرف کی دیواروں پر بلند جگہ آویزاں کریں۔ اب کچھ دیر بیٹھ کر وہی شعر پڑھیں۔ پس عمل مکمل ہوا، اس شعر کو بلا تعداد چلتے پھرتے اور کاروباری جگہ پر بیٹھے پڑھا کریں۔ اس عمل سے وہ تمام لوگ جن کا واسطہ اکثر عوام الناس سے رہتا ہے، مثلاً ڈاکٹرز، حکماء، وکلاء، تاجران اور دوکاندار حضرات یکساں فائدہ حاصل کر سکتے ہیں، پڑھنے والا شعر یہ ہے:

یا ہست خضر یا مست خضر جو چلے خضر کی آن
ہند، سندھ کوٹ نگر تھیں آئیو میری دکان

اور نقش یہ ہے:

۷۸۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الہ الا انت سبحنک انی کنت من الظالمین
الک ااا ۹۰۰۰ طع ل ۹ و

پیشاب کھولنے کے لئے

اگر کسی انسان یا حیوان کا پیشاب بند ہو گیا ہو۔ وجہ خواہ سحری ہو یا کوئی اور تو یہ طلسم ہاتھوں اور پیروں پر لکھیں، پیشاب کھل جائے گا، طلسم یہ ہے:

دائیں ہاتھ پر لکھیں عـطست، بائیں پر عـطست، دائیں پر عبطوسا، بائیں پر عطس۔

جب پیشاب کھل جائے تو نقوش مٹا دیں۔

بند شدہ مردمی طاقت کھولنا

بند شدہ مردمی طاقت کو کھولنے کے لئے مندرجہ ذیل عمل کو زعفران سے لکھ کر آب زمزم سے دھو کر پلائیں۔ ایک ہفتہ کافی ہے، عمل نورانی یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم . اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا. لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا . (الفتح:۱،۲)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ. وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا. فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. (سورہ نصر مکمل)

وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ. (الروم:۲۱)

ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ غٰلِبُوْنَ.

فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ. وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُيُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ. (القمر:۱۱،۱۲)

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ. وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ. وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ. يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ. (طٰہٰ:۲۵،۲۸)

وَتَرَكْنَا بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَّمُوْجُ فِيْ بَعْضٍ وَّنُفِخَ فِي الصُّوْرِ فَجَمَعْنٰهُمْ جَمْعًا. (الکہف:۹۹)

وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ. قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْٓ اَنْشَاَهَآ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ. (یٰس:۷۸،۷۹)

حَتّٰٓى اِذَا رَكِبَا فِي السَّفِيْنَةِ خَرَقَهَا قَالَ اَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ اَهْلَهَا. (الکہف:۷۱)

اللھم انی اسئلک بحق المکنون بین الکاف والنون وبحق محمد و اھل بیتہ الطاھرین ان تحل ذکر فلاں بن فلاں عن فلانۃ بنت فلانۃ بکھیعص حمعسق بقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ.

وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ وَقَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا. (طٰہٰ:۱۱۱)

بالف لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

بسم اللہ کے اسرار مخفی

بسم اللہ کے کل ۱۹؍حروف ہیں جو کہ یہ ہیں۔

''ب س م ال ل ہ ال رح م ن ال رح ی م''

ان تمام حروف کو جو کہ مکرر ہیں علیحدہ کیا تو پھر ''ب س م ال ہ ن رح ی'' رہ گئے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اور اسم اعظم میں اتنا فرق ہے کہ جتنا کہ آنکھ کی سفیدی اور سیاہی میں فرق ہے۔ قرآن پاک میں ہے۔ ''اے محبوب! کہہ دوان سے کہ چاہے رحمٰن کہہ کر پکارو، چاہے رحیم کہہ کر یہ وہی اللہ ہے بس تم کو اختیار ہے کہ اللہ کہو یا رحمٰن کیوں کہ اللہ ربوبیت اور رحمانیت کی دونوں صفتوں کا جامع ہے۔ اللہ کا ہر نام بزرگ ہے اگر تم اللہ کی رحمت درکار ہو تو پھر یا رحمٰن کہہ کر پکارو۔

ب: بسم اللہ کی ''ب'' کو اگر ہرن کی کھال پر ہزار مرتبہ لکھیں اور دشمن کا نام بمع والدہ کے لکھیں تو انشاء اللہ دشمن دفع ہو جائے گا۔

☆ قیدی کی رہائی کے لئے ہزار بار پڑھیں تو قیدی کو رہائی نصیب ہوگی۔ اگر ہر روز ایک ہزار مرتبہ پڑھیں تو کوئی مصیبت نہ آئے گی۔

☆ اگر کاروباری حضرات، ڈاکٹر، حکیم یا کوئی دکاندار اس کا وظیفہ رکھے تو اس کے ہاتھ میں شفا آئے گی اور دکاندار حضرات کی دکان داری زیادہ چلے گی۔

☆ اگر پھول پر ۱۰۰؍مرتبہ پڑھ کر محبوب کا نام لے کر پڑھے اور سونگھائے تو محبوب فرماں بردار ہوگا۔

س: اسی طرح سین کو ۲۱؍پیپل کے درخت کے پتے پر لکھیں اور ساتھ گمشدہ کا نام لکھیں انشاء اللہ گمشدہ جلد واپس آجائے گا۔

☆ ۴۰؍مرتبہ بعد نماز ظہر پڑھیں تو صاحب کرامت ہوگا۔

☆ ۴۰؍مرتبہ حروف لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں تو بچہ جلدی باتیں کرنے لگے گا۔

☆ ہر مصیبت مشکل میں آسانی کے لئے بکثرت پڑھیں۔ جائز مراد کے لئے ہر روز ۱۰۰۱؍مرتبہ پڑھیں۔

☆ کسی کو اپنی طرف راغب کرنے کے لئے ۷۰۰؍مرتبہ روزانہ پڑھیں۔ ۷؍روز تک خالی گلاس پر پڑھ کر دم کریں اور پانی ضدی بچے کو پلانے سے بچہ اپنی ضد چھوڑ دیا کرے گا۔

م: اگر میم کو ۱۰۱؍مرتبہ سیب پر لکھ کر اپنے پاس رکھے تو لوگوں کے دلوں میں با کمال محبت پیدا ہوگی۔

☆ ۴۰؍مرتبہ چینی کے پیالہ میں زعفران سے لکھ کر نسیان کے مریض پلائیں تو حافظہ تیز ہوگا۔ قرآن پاک حفظ کرنے والے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

☆ کمر درد والے حضرات روزانہ ۷۸۶؍بار پڑھ کر ہاتھ پر دم کریں اور ہاتھ کمر پر پھیریں تو کمر درد دور جاتا رہے گا۔

☆ جس عورت کے اولاد نہ ہوتی ہو یا حمل ضائع ہو جاتا ہو تو وہ عورت ۷۰؍مرتبہ روزانہ پڑھے تو حمل کبھی بھی ضائع نہیں ہوگا۔ کم از کم سات ماہ باندھے رکھے اس کے بعد اتار دے۔

الف: آنکھ کھلتے ہی بستر پر لیٹ کر ایک ہزار مرتبہ روزانہ پڑھیں تو صاحب ثروت ہوں گے۔

☆ جو کوئی تہجد کی نماز کے بعد ۲۶۹۰؍بار اس کا ذکر کرے تو موکل تابع دار ہوں۔

☆ ہر مشکل کو آسان کرنے کے لئے روزانہ ۳؍ہزار مرتبہ پڑھیں نے مشکل آسان ہوگی۔

☆ اگر نگینہ پر کندہ کرا کے پہنیں تو خلق کے دل میں محبت پیدا ہوگی۔

☆ آدھا سر کے درد کے لئے اگر ۵؍بار ماتھے پر لکھیں اور دم

کردیں تو سرکا درد جاتا رہے گا۔

☆ ملازمت میں ترقی کے لئے ہر روز ۱۱۱ر مرتبہ پڑھنے سے ملازمت میں ترقی حاصل ہوتی ہے۔

لام: چھری پر ۷۱ر مرتبہ لکھیں اور دم کریں اور کسی بچے کو نظر لگی ہوئی ہو تو چھری سے نظر اتار دیں۔ بچے کو فوراً سکون مل جائے گا۔

☆ ایک بادام جس کی دو گریاں ہوں اس پر پڑھ کر ایک گری عورت کو کھلادیں، ایک آدمی کو تو دونوں کے دلوں میں محبت پیدا ہوگی۔

☆ روزانہ اکتالیس روز تک ۲۰۰ر مرتبہ پڑھ کر دشمن کے گھر کی طرف منہ کرکے پھونک ماریں تو دشمن سے نجات حاصل ہو۔

شادی کے بعد دلہن جب سسرال جانے لگے تو ۹۲ر مرتبہ پڑھ کر اپنے ہاتھ پر دم کرے اور ہاتھ پورے جسم پر پھیرے۔ انشاء اللہ محبت ملے گی۔ سکون کی زندگی بسر ہوگی۔

☆ بچہ اگر بہت زیادہ روتا ہو تو پڑھ کر دم کردیں۔ بچہ رونا بند کردے گا۔

ھ: اگر کوئی ۴۰ر مرتبہ قبرستان کی مٹی پر دم کرے اور مٹی دشمن کے گھر ڈال آئے تو دشمن کا گھر برباد ہوجائے گا یا پھر اپنی آگ میں خود جلتا رہے گا۔

☆ اگر ایک کاغذ پر موٹا سا ''ھ'' کالی روشنائی کے ساتھ سرکنڈے کے ساتھ لکھے اور پھر ۱۰۰ر مرتبہ دم کرکے کاغذ کو لیمو کے درخت، جس کا کانٹا موٹا ہو اس کے کانٹے پر صرف ''ھ'' چپک جائے لگاتے اور دم کرتے وقت دشمن کا نام بمع والدہ پڑھ کر دم کرے دشمن تباہ و برباد ہوجائے گا۔

ی: بچہ بہت زیادہ روتا ہو یا دودھ سے نفرت کرتا ہو تو ۱۰۰ر مرتبہ پڑھکر دم کردیا کریں، بچہ ٹھیک ہوجائے گا۔

☆ اگر عورت بدکردار ہو پانی پر روزانہ ۱۰۰ر مرتبہ پڑھ کر دم کرے اور پانی عورت کو پلادیا کرے۔

☆ اگر غصہ بہت زیادہ آتا ہو تو روزانہ ۱۱۰ر مرتبہ پڑھنے سے غصہ کم ہوجائے گا۔ اور آخر کار ختم ہوجائے گا۔

☆ ہر کامیابی کے لئے ہر روز ۹۰ر مرتبہ پڑھ لیا کریں۔ ہر نماز کے بعد ۲۵۶ر مرتبہ پڑھ کر بعد میں دل کی طرف نگاہ کرکے پھونک ماریں۔ یہ عمل نوچندی جمعہ کو کریں۔ دل برائی کی طرف راغب نہیں ہوگا۔

ذ: ز، کو درد شقیقہ کے لئے پانچ مرتبہ ماتھے پر لکھیں۔

☆ جب کوئی نیا مکان بنانا شروع کرے تو ایک کاغذ پر ۱۰۰ر مرتبہ دم کرکے مکان کی بنیاد میں رکھ دے، مکان کبھی خراب نہیں ہوگا، گھر میں لڑائی جھگڑے نہیں ہوں گے، مکان آگ سے بچا رہے گا۔

م: ہر روز ۳۵ر مرتبہ چینی کے پیالے پر لکھ کر مریض کو پلائے تو شفاء ہوگی۔

☆ اگر کوئی جمعہ کے دن بعد نماز عشاء سجدے میں ۵۰۰ر مرتبہ پڑھے اور پھر سوجائے تو آنے والے حالات معلوم ہوں گے۔

ی: سفید حرریر پر روغن زیتون سے ۱۰۰ر مرتبہ لکھے حاسدوں سے بچے۔

☆ اگر کوئی بعد نماز عصر ننگے سر روزانہ اس کا ذکر کرے تو ہر طرح کی آفات سے محفوظ رہے گا۔ رزق کی تنگی دور ہوگی، قرضہ سے نجات ہوگی۔

امیر و کبیر ہونے کے لئے

طلوع آفتاب کے وقت سورج کی طرف منہ کرکے ۱۰۷ر مرتبہ درود شریف اور ۷۸۶ر مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھے تو اپنے علاقہ کا امیر ترین شخص بن سکتا ہے۔ بس دوران پڑھائی ناغہ نہ ہو۔

ردسحر کے لئے

۷ر کنوؤں کا پانی لے کر اس پر ۲۱ر مرتبہ بسم اللہ پوری پڑھ کر دم کریں پھر اس پانی سے غسل کرائیں۔

دوستی کے لئے

کسی سے دوستی کرنا چاہتے ہو تو ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں اور پھر اس شخص سے ملنے جائیں جس سے دوستی چاہتے ہیں انشاء اللہ پہلی ملاقات میں دوستی ہوجائے گی۔

دشمن ذلیل ہو

ہر روز ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر دشمن کا تصور کرکے آنکھیں بند کر

کے دم کریں، روزانہ ایسے ہی کیا کریں۔ ۷۔۱۲۔۴۰ر دنوں میں دشمن برباد ہو جائے گا۔

بیماری دور ہو

ایسے مریض جن سے طبیعت عاجز آجائے ان کو روزانہ ۷۰ر مرتبہ پانی پر دم کر کے پلائیں۔ انشاء اللہ صحت وتندرستی کے دروازے کھل جائیں گے۔

زبان بندی کے لئے

ہر روز بعد نماز مغرب ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر جس کی زبان بندی کرنی ہو اس کا آنکھیں بند کر کے تصور کر کے دم کریں۔ انشاء اللہ اس کی زبان بندی ہو جائے گی، جس کی آپ زبان بندی چاہتے ہیں۔

ہر مقصد میں کامیابی کے لئے

آغاز ماہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اس طرح پڑھیں کہ کسی وقت دن یا رات میں ۲ر رکعت میں ۲ر رکعت نماز حاجت ادا کریں پھر ۱۲۰۰۰ر بار پڑھیں پھر دعا مانگیں۔ انشاء اللہ مقصد پورا ہوگا۔

مالک مکان خالی نہ کروائے

اگر مالک اپنا مکان خالی کروانا چاہتا ہے کہ مکان خالی ہوگا اور نیا کرائے دار رکھوں گا، کرایہ زیادہ وصول کرروں گا تو اس کے لئے آپ ہر نماز عشاء کے بعد ۷۸۶ر مرتبہ پڑھ کر دعا مانگ لیا کریں مالک مکان ،مکان خالی نہیں کروائے گا۔

شادی کے لئے: جس لڑکی کی شادی نہ ہو رہی ہو، رشتے آتے ہوں مگر دوبارہ نہ آتے ہوں تو بروز جمعرات بعد نماز مغرب ایک سفید کاغذ پر ۷۸۶ر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم سرخ مارکر سے لکھ کر ایک لوہے کے ڈبے میں بند کر کے کسی اونچی جگہ پر رکھ دیں۔ اب اگلی جمعرات کو اسی وقت ڈبے کو کھول کر لکھے ہوئے کاغذ پر ۷۸۶ر بار بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر دم کریں۔ اسی طرح ۵ر جمعرات تک کرنا ہے۔ انشاء اللہ کوئی نہ کوئی رشتہ آئے گا اور رشتہ طے ہو جائے گا۔ جب رشتہ طے ہو جائے تو اس کاغذ کو نہر یا دریا میں بہا دیں اور اللہ کے نام کی نیاز دے دیں۔

نجات کا راستہ

حصول علم کا حکم: اسلام میں حصول علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ قرآن مجید میں جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اس میں علم کے حصول کے بارے میں تاکید کی گئی۔ ارشاد ہوا:

ترجمہ: اپنے رب کے نام سے پڑھیئے، جس نے پیدا کیا انسان کو، پیدا کیا ایک لوتھڑے سے اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم دیا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (سورۃ العلق: آیت ۱تا۵)

قرآن مجید کی یہ پانچ آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ تمام مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے اور اس کا تعلق علم اور علم کے حصول سے قائم کیا گیا۔ پھر علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ خود رسول ﷺ نے کئی مواقع پر اپنے علم میں اضافے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگی۔ وَ قُلْ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴)

ترجمہ: اور کہو میرے رب مجھے علم میں بڑھا۔

یہ دعا تو رسول ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکھائی گئی تھی اور ہر مومن کی زبان پر ہونی چاہئے۔

خود رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کئی دعائیں منقول ہیں جس میں سے مشہور ترین دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اس سے نفع پہنچا جو تو نے مجھے علم دیا ہے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے اور میرا علم زیادہ کر دے۔

بدقسمتی سے اہل علم نے علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کر کے مسلمانوں کو علم کے حصول سے دور کر دیا، حالانکہ اس بات پر جمہور فقہا کا اتفاق ہے کہ حلال اور حرام کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیادہ تر لوگوں کی اکثریت حلال وحرام کا علم حاصل کرنے سے محروم رہی۔ یہ اسی علم کی دوری کا نتیجہ ہے کہ بعض لوگوں نے سود جیسے حرام کو حلال کر دیا ہے۔ حالانکہ ''سود'' شریعت اسلامی میں سب سے بڑا حرام ہی نہیں بلکہ قرآن مجید نے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے برابر قرار دیا ہے۔

ایک غلطی یہ بھی ہوتی ہے کہ عوام کو فضائل میں الجھا دیا۔ اس قدر الجھایا کہ عوام مسائل سے غافل ہو گئے اور رفتہ رفتہ جائز اور ناجائز کی تمیز ان کے دماغ سے نکل گئی۔

اگر آپ تقدیر و تدبیر پر یقین رکھتے ہیں تو

اپنا روحانی زائچہ بنوائیے

یہ زائچہ زندگی کے ہر موڑ پر آپ کے لئے انشاء اللہ رہنما و مشیر ثابت ہوگا

اس کی مدد سے آپ بے شمار حادثات، ناگہانی آفتوں اور کاروباری نقصانات سے محفوظ رہیں گے اور انشاء اللہ آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھے گا۔

- آپ کا مزاج کیا ہے؟
- آپ کا مفرد عدد کیا ہے؟
- آپ کا مرکب عدد کیا ہے؟
- آپ کے لئے کون سا عدد لکی ہے؟
- آپ کے لئے نقصان دہ اعداد کون سے ہیں؟
- آپ کو مصائب سے نجات دلانے والے صدقات؟
- آپ کے لئے کون سی تاریخیں مبارک ہیں؟
- آپ کے لئے کون سا دن اہم ہے؟
- آپ کو کون سے رنگ اور پتھر راس آئیں گے؟
- آپ پر کون سی بیماریاں حملہ آور ہو سکتی ہیں؟
- آپ کے لئے موزوں تسبیحات؟
- آپ کا اسم اعظم کیا ہے؟ (وغیرہ)

اللہ کی بنائی ہوئی اسباب سے بھری اس دنیا میں اللہ ہی کے پیدا کردہ اسباب کو ملحوظ رکھ کر اپنے قدم اٹھائیے ——

پھر دیکھئے کہ تدبیر اور تقدیر کس طرح گلے ملتی ہیں؟ **ہدیہ -/600 روپے**

خواہش مند حضرات اپنا نام والدہ کا نام اگر شادی ہوگئی ہو تو بیوی کا نام، تاریخ پیدائش یاد ہو تو وقت پیدائش، یوم پیدائش ورنہ اپنی عمر لکھیں۔

طلب کرنے پر آپ کا **شخصیت نامہ** بھی بھیجا جاتا ہے، جس میں آپ کے تعمیری اور تخریبی اوصاف کی تفصیل ہوتی ہے، اس کو پڑھ کر آپ اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف ہو کر اپنی اصلاح کر سکتے ہیں۔ ہدیہ -/400 روپے

ہدیہ پیشگی آنا ضروری ہے **خواہش مند حضرات خط و کتابت کریں**

اعلان کنندہ : ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابو المعالی دیوبند 247554 فون نمبر 01336-224455

لوح کرشمہ حسینیہ

ابتدائے رب عظیم کے بابرکت نام سے درود وسلام رحمۃ العالمین ﷺ پر اوران کی آل پر۔ ذیشان قدر قارئین کرام السلام علیکم آج کی نشست میں گلستان جفر میں سے ایک انمول گل لے کر حاضر ہوں جس کے اسرار ورموز دیکھ کر انسان ششدر ہو جاتا ہے امام عالی مقام سیدنا حسین رضی اللہ عنہ جناب جگر گوشہ رسول مقبول ﷺ نے عالم انسانیت کو درس دیا کہ کربلا کے میدان میں باطل قوتوں کے سامنے نہیں جھکے اور اپنی جان کا نذرانہ پیش کر کے اپنے نانا نبی کریم رؤف الرحیم محمد ﷺ کے دین کو بچا کر امر ہو گئے۔ ان کا یہ سبق ہمارے لئے مشعل راہ اب عام جعفر کے قاعدہ کے مطابق کئی راز پوشیدہ ہیں جو کہ آج عیاں ہوتے ہیں۔ سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے تمام حروف نورانی ہیں۔ اگر حسین رضی اللہ عنہ کے حروف کو ملفوظی کر کے اعداد لیں تو ۱۳۵ عدد بنتے ہیں جو کہ سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کے عدد میں اور ملفوظی حروف کے اندر انسانوں اور احسان کے چھپے ہوئے حروف برآمد ہوتے ہیں۔

امام عالی مقام حسین رضی الله عنه کے ملفوظی حروف بنانئے۔

حاسین یا نون = تخلیق کیا= ح ا س ی ن و = احسان انسانوں پر احسان کیا اور یہ درس دیا جو کہ رہتی دنیا تک آگے تعلیم ہوتا رہے گا خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ کا ارشاد مبارکہ ہے کہ الحسین منی وانا من کے اعداد ۵۶۶ر اور درود شریف کے اعداد ۱۰۳۴ر اللھم صلی علی محمد وآل محمد وبارک وسلم اپنی حاجت نام بمعہ والدہ یا عہدہ کے تمام اعداد جمع کر کے خانہ نمبر ایک میں لکھیں پھر خانہ نمبر ایک کے اعداد خانہ نمبرز سے ضرب (ملٹی پلائی) دے کر لکھتے جائیں۔ خانہ ایک میں اعداد ۳۴۰۰ر میں ۳۴۰۰ خانہ نمبر دو سے ضرب دیں تو ۳۴۰۰=۶۸۰۰۔ ۳۴۰۰× خانہ نمبر تین سے ضرب دی۔ ۳۴۰۰×۳=۱۰۲۰۰ اس طرح لوح کو مکمل کریں درمیانی حصہ میں الحسین لکھیں اس لوح کی فریکوینسی انتہائی طاقتور ہے۔ مثال:

صابر حسین کو خوشحالی وشفا ہو ۲۴۲ر۲۴۲=۱۳۷۹+۱۰۳۴=۳۴۰۰

یا خیر الناصرین

یا دافع البلیات (بائیں جانب) — یا شافی الامراض (دائیں جانب)

۶ ۲۰۴۰۰	۱۱ ۳۷۴۰۰	۱۲ ۴۰۸۰۰	۱ ۳۴۰۰
۱۳ ۴۴۲۰۰	الحسین	۷ ۲۳۸۰۰	۱۰ ۳۴۰۰۰
۳ ۱۰۲۰۰	۱۴ ۴۷۶۰۰	۹ ۳۰۶۰۰	۴ ۱۳۶۰۰
۸ ۲۷۲۰۰	۵ ۱۷۰۰۰	۲ ۶۸۰۰	۱۵ ۵۱۰۰۰

یا مسب الاسباب یا حل المشکلات یا قاضی الحاجات صابر حسین کو خوش حالی وشفا ہو

یہ لوح روزگار میں وسعت وبرکت دے خوش حالی اور خوشیاں لائے حاسدین اور دشمنوں سے محفوظ رکھے روحانی اور جسمانی بیماریوں سے نجات دے آفات سے محفوظ رکھے ہر قسم کی بدنظری، بندش وسحری اثرات کو ختم کرے امتحان میں کامیابی لائے اور طالب علم کا ذہن کھولے اور پڑھائی کا شوق پیدا کرے گھریلو حالات محبت اور اتفاق کی فضا پیدا کرے اولاد کا نہ ہونا۔ بچیوں کے رشتوں میں رکاوٹ الغرض یہ لوح آپ کی تمام دنیاوی پریشانیوں کو ختم کر کے عروج تک لے جائے گی یہ اپنے اندر مقناطیسی اثرات رکھنے کے علاوہ یہ اکسیر اعظم اور تجربہ شدہ ہے۔ طریقہ استعمال: لوح کو زعفران کی سیاہی بنا کر لکھیں ایک لوح اپنے پاس رکھیں دوسری کو کمرہ کی شمالی یا مغربی دیوار پر چسپاں کر کے روزانہ ۲ سے ۱۰ر منٹ تک الحسین کو دیکھتے رہیں آپ کو قدرت کی طرف سے انمول خزائن اور تجلیات ملیں گی۔ یہ مومنین کرام کے لئے ایک روحانی رازوں میں سے ایک خزانہ ہے اس میں کئی بھید چھپے ہوئے ظاہر ہوں گے اگر لوح وسعت رزق کے لئے تیار کرنی ہو تو برج قوس اور ساعت مشتری ہو اگر رشتوں کے لئے لوح بنانی ہے تو برج جوزا، برج میزان، برج ثور اور ساعت زہرہ ہو۔ نیز روزانہ لوح کو دیکھنے سے پہلے ۱۱ر مرتبہ یا مسب الاسباب یا حل المشکلات یا قاضی الحاجات پڑھ کر اپنی حاجات کی دعا مانگیں۔ ہر منگل بدھ کو صدقہ دیں۔

روحانی علاج ایک حقیقت

یَا اَللّٰہُ: جو شخص بوقت زوال یا بوقت زوال آفتاب یا آخر ثلث شب میں چھ سو ساٹھ مرتبہ کہے جو حاجت ہو روا ہوگی۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: ہر نماز واجب کے بعد اگر سو مرتبہ پڑھے تو لطف الٰہی شامل ہو۔

یَامَالِکُ: جو شخص یہ اسم ہر روز چونسٹھ بار پڑھے اور اس کی مداومت رکھے تو اس کی ملک کو زوال نہ ہوگا۔

یَاقُدُّوْسُ: اگر بروز جمعہ ایک سو ستر دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے تو دل بد خصلتوں سے پاک ہوگا۔

یَاسَلَامُ: اگر سو مرتبہ بیمار پڑھے تو شفاء ہوگی۔

یَامُؤْمِنُ: اگر ایک سو چھتیس مرتبہ پڑھے تو جن وانس کے شر سے امان خدا میں رہے۔

یَا مُھَیْمِنُ: جو شخص اس اسم کو ایک پچیس بار پڑھے تو اس کا باطن صاف ہو۔

یَا عَزِیْزُ: اگر چالیس روز تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔

یَا جَبَّارُ: اگر ہر روز اکیس مرتبہ پڑھے تو ظالموں کے ظلم سے بے خوف ہو۔

یَا مُتَکَبِّرُ: اگر اس اسم کو کسی جابر کی سامنے پڑھے تو وہ جابر ذلیل ہو۔

یَاخَالِقُ: جو اس کی مداومت رکھے تو اس کا دل نورانی ہو۔

یَابَارِیُ: جو اس اسم کو بہت پڑھے تو اس کا جسم قبر میں بوسیدہ نہ ہوگا۔

یَامُصَوِّرُ: جو عورت اول سات روزے رکھے اور بعدہٗ اس اسم کو پاک سیاہی سے لکھے، لکھتے وقت بھی تیرہ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور دھو کر پیئے تو خداوند عالم اسے فرزند عنایت فرمائے گا۔

یَاغَفَّارُ: بوقت نماز جمعہ اگر سو مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں۔

یَا قَھَّارُ: جو شخص اس اسم کو بہت پڑھے تو دل سے حب دنیا دور ہوگی۔

یَاوَھَّابُ: اگر سجدہ میں چودہ بار یہ اسم پڑھے تو غنی ہوگا۔ اگر آخر شب سر برہنہ کرلے اور ہاتھ بلند کر کے سو بار کہے تو حاجت روا ہو اور فقر زائل ہو۔

یَارَزَّاقُ: یہ اسم جو بہت پڑھے تو روزی میں برکت ہو۔

یَافَتَّاحُ: بعد نماز صبح سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے تو اس کے دل سے حجاب برطرف ہوں۔

یَاعَالِمَ الْغَیْبِ: اگر بعد نماز سو بار پڑھے تو غیب کی باتیں ظاہر ہوں گی۔

یَاحَافِظُ: اگر ستر مرتبہ پڑھے تو ظالموں کا شر دفع ہو۔

یَارَافِعُ: بعد نماز ظہر سو بار پڑھنا مرتبے کو بلند کرتا ہے۔

یَاسَمِیْعُ: جو اس کو بہت پڑھے عنایت خدا شامل حال ہو۔

یَالَطِیْفُ: اگر کسی مشکل کے وقت اس اسم کو پڑھے تو جلد نجات ہو۔

یَا غَفُوْرُ: جو اس کو بکثرت پڑھے تو وساوس دل سے دور ہو۔

یَاحَیُّ: اگر بیمار پر دم کریں تو باذن خدا تندرست ہو جائے گا۔

یَاوَاحِدُ: اگر کھانے پر پڑھ کر کھائے تو دل نورانی ہوگا۔

یَا اَحَدُ: اگر خلوت میں ہزار مرتبہ پڑھے تو ملائکہ کا مشاہدہ کرے۔

یَاصَمَدُ: اس اسم کے پڑھنے والے کو کبھی بھوک کی تکلیف نہ ہوگا۔

یَاتَوَّابُ: اگر بہت پڑھے تو توبہ قبول ہوگی۔

یَامُنْتَقِمُ: اگر بہت پڑھے تو شر دشمن سے محفوظ رہے گا۔

یَا رَءُوْفُ: اگر ظالم کے پاس پڑھیں تو ظالم ذلیل ہوگا۔

یَا سُبُّوْحُ: بعد نماز جمعہ اگر یہ اسم روٹی پر لکھ کر کھائے تو متقی ہو۔

یَا مَانِعُ: سوتے وقت بہت پڑھے تو قرض ادا ہوگا۔

یَاھَادِیُ: جو اس اسم کو بکثرت پڑھے تو معرفت خدا حاصل ہوگی۔

یَابَدِیْعُ: اگر کوئی ہزار مرتبہ پڑھے تو حاجت پوری ہوگی۔

دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں جتنا قوموں کے انتشار کا

عبد العزیز

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرمایا ہے:

''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑلو اور تفرقہ میں نہ پڑو'' (آل عمران: ۱۰۳) جس طرح رسی دو چیزوں کو آپس میں جوڑتی ہے اسی طرح قرآن کریم عظیم دولت ہے جس سے وابستگی اللہ سے وابستگی اور قرب کا ذریعہ بنتی ہے۔ قرآن کریم سے وابستگی کا مفہوم صرف یہ نہیں کہ اسے اللہ کی کتاب سمجھو اور اس کا کلام جان کر اسے ادب سے چوما جائے اور گھر کے بلند طاق پر اسے سجا کے رکھا جائے بلکہ اس رسی کو پکڑنے کا مفہوم وہی ہے جسے سابقہ آیات میں تقویٰ اور اسلام سے تعبیر کیا گیا ہے کہ تم اگر چاہتے ہو کہ اللہ سے ٹوٹ کے محبت کرو اس کی محبت کا حق ادا کرنے کے لئے دل وجان سے اسے چاہو تو اپنے دل کو اسی سے آباد کرو، اپنی فکری جہتوں کو اسی کی تعلیم کی روشنی میں متعین کرو، زندگی کا ہر فیصلہ اسی کی راہنمائی سے کرو، اس کے ایک ایک حکم کی اطاعت اس طرح کرو، جیسے محبوب کی اداؤں اور احکام کی اطاعت اور قدر کی جاتی ہے۔ ہر وقت اسی کی رضامندی کے حصول میں لگے رہو اور اس کی ناراضگی سے ہمیشہ لرزاں وترساں رہو۔

اس نے کتاب میں جو قانونِ شریعت دیا ہے اس کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں کما حقہ نافذ کرو اور تمہاری زندگی اور موت اسی اللہ رب العالمین کے احکام کی اطاعت کی آئینہ دار ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ اب جبکہ تم ایک امت بن چکے ہو اس لئے انفرادی طور پر تمہاری اطاعت اور فرماں برداری اس رسی کو پکڑنے کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اب ضروری ہے کہ تم سب مل کر اس رسی کو تھامو، یعنی امت مسلمہ میں باہمی ربط وضبط اس اخلاص اور وفا کا عکاس ہونا چاہئے جس سے معلوم ہو کہ اس امت کا ایک ایک فرد اللہ کی رسی کو اس قدر مضبوطی سے پکڑ چکا ہے کہ اسی کی رہنمائی میں ان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے فیصلے ہوتے ہیں۔ یہ سوچتے ہیں تو اسی کی فکر کے مطابق جیتے ہیں تو اسی کے احکام کے سائے میں اور اسی کی قوت کا سامان بن کر اور مرتے ہیں تو اسی کے حفظ وبقا اور اس کی سربلندی کے لئے۔

ایسی صورت حال میں اس بات کا تصور بھی گناہ ہے کہ امت کی اس مضبوط دیوار میں کوئی دراڑ پڑے، ان میں کسی طرح کی عصبیت سر اٹھائے، یہ قرآن کے دیئے ہوئے اہداف سے ہٹ کر کوئی اور ہدف اپنے سامنے رکھے۔ ان کا ضابطۂ حیات قرآن کے علاوہ کوئی اور ہو کیونکہ یہی وہ ضابطۂ حیات ہے جس نے ان کے صدیوں کے اختلافات کو مٹا کر رکھ دیا ہے۔ یہی وہ اللہ کا عظیم احسان ہے جس نے ان کے ٹوٹے ہوئے دلوں کو آپس میں جوڑ دیا ہے۔ یہ اختلاف وانتشار کی اس انتہا کو پہنچ چکے تھے کہ تباہی وبربادی کے دہانے پر کھڑے اس میں کودنے ہی والے تھے کہ اللہ کی رحمت نے انھیں سہارا دے کر بچالیا۔

دریا کے کسی بند کا ٹوٹ جانا اتنا خطرناک نہیں ہوتا جتنا قوموں کا انتشار خطرناک ہوتا ہے اور ٹوٹے ہوئے بند کو باندھ دینا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا مختلف قبیلوں اور قوموں کو ایک شیرازے میں پرونا۔ لیکن اللہ کی اس رسی نے اور نبی کریم ﷺ کی پاکیزہ راہنمائی نے، اللہ کی تائید ونصرت سے وہ کام کر دکھایا جو کسی کے بس کا نہ تھا۔ اب حال یہ ہے کہ کل کے دشمن جو ایک دوسرے کا نام لینے کے روادار نہ تھے اور جو ایک دوسرے کا خون پی کر خوش ہوتے تھے اور ایک دوسرے کو تباہ کر کے ٹھنڈی سانس لیتے تھے آج آپس میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

جنگ بدر میں چشم فلک نے یہ حیرت انگیز منظر بھی دیکھا کہ میدان جنگ میں جب دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں تو باپ ایک طرف تھا اور بیٹا دوسری طرف، چچا ایک طرف تھا تو بھتیجا دوسری طرف بھائی بھائی کے مقابل کھڑا تھا، ماموں بھانجے کا خون بہانے کے لئے بے قرار تھا۔ وہ تمام عربی عصبیتیں، قبیلوں کے انتسابات، حسب ونسب کی رعونتیں سب اسلامی اخوت کے سامنے پامال ہوکر رہ گئی تھیں۔

حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ جب قیدیوں کے معائنے کے نکلے تو ایک انصاری صحابی کو دیکھا کہ وہ ان کے حقیقی بھائی کی مشکیں کس رہا تھا۔ تو آپؓ نے انصاری صحابی سے کہا اسے کس کے باندھئے کہیں بھاگ نہ جائے۔ بھائی نے آنکھوں میں آنسو بھر کے کہا مصعب! میں سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ تمہارا خون اس قدر سفید ہوگیا ہے۔ تم میرے بھائی ہوکر میری مشکیں کسوا رہے ہو۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ نے نہایت تحمل سے جواب دیا کہ تم میرے بھائی نہیں ہو، میرا بھائی وہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے۔ اسی اسلامی اخوت نے مسلمانوں کو مضبوط قوت میں بدل دیا۔ اسی کا حوالہ دے کر فرمایا جارہا ہے کہ تمہارے اندر یہ حیرت انگیز تبدیلی قرآن کریم سے وابستگی کے نتیجے میں آئی ہے۔ دیکھو اس رسی کو ہاتھ سے چھوٹنے نہ دینا اور آپس میں کبھی الگ الگ نہ ہونا۔ تفرقے کا شکار نہ ہونا۔ لیکن یہ اسی وقت ممکن ہے جب تک تم اللہ کی کتاب کی رہنمائی میں اللہ سے اپنا تعلق مضبوط رکھوگے۔

مرض کا صدقہ اور علاج

طریقہ عمل: جو غریب آدمی دوائی کا خرچ نہ ادا کرسکے اور بڑی پڑھائی پڑھنے سے گھبراتا ہو تو وہ صبح نماز فجر باجماعت ادا کرکے سیدھا گھر آئے، راستے میں کسی سے بات نہ کرے بلکہ راستے میں درود شریف پڑھتا ہوا گھر آئے تازہ پانی بوتل میں ڈال کر اپنے سامنے رکھے اور سورۂ فاتحہ شریف ہر بار تسمیہ کے ساتھ پڑھ گیارہ بار پانی پر دم کرے یہ طریقہ تین بار کرے جب تینتیس بار پڑھ چکے تو ایک بار درود شریف پڑھ کر اپنے مرض کی دعا کرکے پانی پر پھونک مار کر پانی پی لے یہ عمل گیارہ دن کرے، ان شاء اللہ مرض جاتا رہے گا۔

سورۂ قرآنی: سورۂ فاتحہ ۱۱ بار مکمل پڑھنا، (پارہ نمبر۱)

برائے شادی دختران

ترقی تجارت حصول مال ودولت

آپ قارئین کے لئے اسمائے الٰہی اور حروف مقطعات کا جو نقش پیش کررہا ہوں یہ نقش میرا آزمودہ ہے اور نقش اعظم کہلاتا ہے، میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ کوئی نئی چیز پیش کی جائے جو قارئین کی دلچسپی اور فوائد کا سامان مہیا کرسکے یہ نقش کئی فوائد کا حامل ہے، مثلاً شادی دختران، ترقی تجارت، حصول مال ودولت، دفع سحر، حصول فتوحات اور ترقی زراعت کے لئے تیر بہدف کام دیتا ہے۔ آج کے پرآشوب دور میں والدین اپنی لڑکیوں کی شادی کے متعلق بہت پریشانی میں مبتلا ہیں، حروف مقطعات اور اسماء الٰہی کا یہ نقش ان کے لئے عطیہ خداوندی سے کم نہیں ہے۔ کسی عامل سے جو صوم وصلوٰۃ کا پابند ہو اور حروف ابجد اکبری کی زکوٰۃ کا حامل ہو وہ نقش زعفران سے لکھوالیں ایک نقش لڑکی کے گلے میں ڈال دیں اور دوسرا نقش لڑکی اپنے دوپٹے کے کونے میں باندھ لے، اللہ نے چاہا تو لڑکی کا رشتہ بہت جلد طے ہوجائے گا۔ نقش مبارک یہ ہے۔

اس نقش کی پشت پر یہ عبارت تحریر کریں۔ (الٓمٓ الٓمٓصٓ الٓرٰ، الٓمٓرٰ، کٓھٰیٰعٓصٓ طٰہٰ، طٰسٓمٓ، طٰسٓ، یٰسٓ، صٓ، حٰمٓ، حٰمٓعٓسٓقٓ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الرٰنٓ	حٰمٓ قٓ	طٰسٓ	عٓسٓقٓ
رحمان	نافع	مالک کافی	احد ملک
کفیل	اللہ	ملک رب	نحمد ۲۲۲
صٓ قٓ نٓ	الٓمٓصٓ	طٰسٓ	حٰمٓعٓسٓقٓ

یہ نقش خاص طور پر رجب کو لکھا جاتا ہے یا پھر کسی جمعرات کو بھی لکھ سکتے ہیں۔ ترقی تجارت کے لئے ایک بڑے کاغذ پر یہی نقش موٹے حروف میں لکھ کر دکان میں لٹکادیں خوب کاروبار چلے گا۔ دفع سحر کے لئے یہی نقش لکھ کر چمڑے میں بند کرکے مریض کے گلے میں پہنائیں۔ بحکم خدا شفا ہوگی، فتوحات کے لئے لکھ کر دائیں بازو پر باندھ لیں ہر جائز کام میں فتح ہوگی۔ زراعت کی ترقی کے لئے ایسے چار نقش بنوائیں اور کھیت کے چاروں کونوں میں دفن کردیں فصل نقصان سے محفوظ رہے گی۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

صوفی بلغم میرے لنگوٹیا یار ہیں، ان کی اور میری بہت جمتی ہے، دراصل ان کا قارورہ مجھ سے ملتا ہے اور مزاج کے اعتبار سے وہ یقیناً میری ہی روح کا ایک حصہ ہیں، بیوی بچوں کی عائد کردہ پابندی کی وجہ سے اب ہمارا ملنا جلنا نہ ہونے کے برابر ہے لیکن ایک زمانہ ہمارے تعلقات کا عالم یہ تھا کہ بھوک مجھے لگتی تھی اور دفعتاً کھانا وہ شروع کردیا کرتے تھے اور کبھی کبھی حد سے زیادہ وہ کھالیا کرتے تھے اور پیٹ میں میرے درد شروع ہوجاتا تھا اور قسم کربلا شریف کی ایک دو بار تو ایسا بھی ہوا کہ میں نے اپنی بیوی کی نافرمانی کی اور ان کی بیوی نے انہیں اسی وقت مرغا بنادیا۔ بیویوں کی چیرہ دستیوں کی وجہ سے ہم جیسے شریف شوہروں پر کیا کیا گزری اس کی مستقل ایک تاریخ ہے، کبھی موقع ملا تو میں اس موضوع پر قلم اٹھاؤں گا تو اس دنیا کی تمام مخلوقات کو یہ پتہ چلے گا جو خود کو مجازی خدا کہہ کر اتراتے پھرتے ہیں ان کی گھروں میں اوقات کیا ہے، اب آپ سے کیا پردہ، میں خود کو ارسطو کا پردادا سمجھتا ہوں اور یار دوستوں میں عقلیں بانٹتے بانٹتے ایک عمر گزر گئی ہے، عام مجلسوں میں اہل عقل کو امیر الہند محسوس ہوتا ہوں اور خاص مجلسوں میں اہل جنوں مجھے مغل اعظم سمجھتے ہیں، لیکن صحیح صورت حال یہ ہے کہ اگر بیوی کبھی شیطان کی دی ہوئی توفیق سے گھور کر دیکھ لیتی ہے تو رومالی پر قیامت سی گزر جاتی ہے اور مجھے اپنی آبرو بچانے کے لئے ناگہانی طور پر بیت الخلا کی طرف دوڑ لگانی پڑتی ہے، میرے یار دوست سمجھتے ہیں کہ میں بہت خوش نصیب ہوں کہ مجھے بانو جیسے بیوی ملی لیکن میرے پیارے پیارے دوستوں ارسطاطالیس نے اپنی شادی کے بعد بالکل بجا فرمایا تھا کہ قبر کا حال بس مردہ ہی جانتا ہے۔ اگر میں صوفی بلغم کی وجہ تسمیہ نہ بتاؤں تو آپ اس داستان کا مزہ پوری طرح نہیں لے سکیں گے، دراصل ان کا نام بوجہ عقیدت حضرت بلال کا غم رکھا گیا تھا، ان کے والدین بہت دقیانوسی قسم کے انسان تھے لیکن صحابہ کرام سے انہیں بہت عقیدت تھی، جب ان کے لڑکا پیدا ہوا تو انہوں نے اس کا نام کسی سے مشورہ کئے بغیر حضرت بلال کا غم رکھ دیا، لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو بس مسکرا کر رہ گئے، نہ کوئی توجیح کرسکے نہ تاویل، یہ نام چل نہیں پایا اور پے در پے بدلتا ہی رہا اور بدلتے بدلتے صوفی بلغم بن گیا، اب سارے عالم میں بلکہ دونوں جہان میں وہ صوفی بلغم کے نام سے مشہور ہیں، بعض شریر قسم کے احباب ان کو کہتے ہیں "بلکہ غم" اس تشبیہ سے وہ نجانے کیوں بہت خوش ہوتے ہیں۔ صوفی بلغم کا میں صرف دوست ہی نہیں بلکہ ان کا بہت راز دار بھی رہا، انہیں بچپن ہی سے عشق کرنے کی بیماری لگ گئی تھی، یہ عشق کے لئے رات کا انتظار نہیں کرتے تھے بلکہ عین دوپہر میں اچانک کسی بھی لڑکی سے عشق کرلیا کرتے تھے، اس عشق کے چکر میں یہ کئی بار بھرے بازار میں پٹے بھی۔ لیکن یہ ہمیشہ ہی بہت مستقل مزاج اور اولوالعزم قسم کے انسان ہیں، لوگوں کے گھونسے اور لاتیں انہیں ان کے عزائم سے باز نہ رکھ سکے، دس سال کی عمر میں جب وہ پہلی بار بالغ ہوئے تھے تو انہوں نے اپنے گھر میں جھاڑ پونچھا لگانے والی ہی سے باقاعدہ عشق شروع کردیا تھا، وہ اتفاق سے شریف عورت تھی اس نے سمجھایا برخوردار تمہاری میری عمر میں بہت فرق ہے، تم بچے ہو اور میں مستقل ایک عورت۔ کوئی سنے گا تو کیا کہے گا، اگر عشق کرنا از بسکہ ضروری ہے تو اپنی عمر کی کسی لڑکی پر پتہ پھینکو، میں تو اب ریٹائرڈ ہونے والی ہوں مجھ سے تمہیں کیا ملے گا۔ مجھے انہوں نے بتایا کہ ابھی بدذوق عورت سے میں نے کہا تھا کہ تم اس طرح کی منحوس باتیں اس لئے کررہی ہو کہ تم عشق ومحبت کی لذتوں سے واقف نہیں ہو، عشق کے مزے قبرستان میں جاکر انارکلی سے پوچھو۔ عالم برزخ میں جاکر شیریں فرہاد سے انٹرویو لو اور اگر پھر بھی اعتبار نہ ہو تو رومیو جولیٹ کی قبر میں چھلانگ لگادو اور پھر بھی دل کو تسلی نہ ہو تو ہیر رانجھا کی آخری آرام گاہوں کا سراغ لگالو اور ان سے پوچھو کہ انہوں نے عشق کرکے کیسے کیسے مزے لوٹے اور یہ جو تم عمر کی کمی زیادتی کی باتیں کررہی ہو عشق میں یہ سب کچھ نہیں چلتا، عشق کرنے کی

کوئی عمر نہیں ہوتی اور محبوبہ تو ستر سال کی عمر میں محبوبہ ہی ہوتی ہے، میں جب تم کو جھاڑو دیتے دیکھتا ہوں تو تمہاری ایک ایک ادا پر میرا دل سینے سے نکل کر ساتویں آسمان تک اچھلتا ہے اور دل چاہتا ہے کہ میں چمپا کا پھول بن کر تمہارے قدموں میں بکھر جاؤ اور تم مجھے اپنی اس جھاڑو سے سمیٹ سمیٹ کر مجھ پر احسانات کرتی رہو، اور انہوں نے غمناک لب و لہجہ میں مجھے بتایا تھا کہ اگلے دن سے اس نے ہمارے گھر آنا جانا بند کردیا اس سے ان کے پہلے عشق کی ایسی کی تیسی ہوکر رہ گئی۔ بارہ سال کی عمر جب وہ دوبارہ بالغ ہوئے تو انہوں نے ایک ہفتے کے اندر اندر پے در پے کئی عشق کئے اور یہ وہ زمانہ تھا جب عورتیں سچ مچ شرمایا کرتی تھیں اور حیا کو عورت کا زیور سمجھا جاتا تھا۔ اس زمانہ میں خاندان کی عورتیں ان سے ڈرنے لگی تھیں کیوں کہ یہ اظہار عشق کرنے میں اتنے بے باک تھے کہ شاہراہ عام پر ہی عشق کا اظہار کردیا کرتے تھے، میں اس وقت بھی ان کا دوست تھا اس لئے مجھے بھی کئی باران کے ساتھ پٹنا پڑا۔ مجھے یاد ہے کہ صوفی بلغم نے ایک بار ایک نوجوان لڑکی سے جس کا نام زہرہ تھا، راہ چلتے ہوئے عشق کا اظہار کردیا، بدنصیبی سے وہ لڑکی ان کی خالہ زاد بہن تھی، اس نے اپنے گھر جاکر ان کا فضیحتہ کردیا، خاندان کے سب لوگ حالانکہ وہ سب خاندانی قسم کے شریف تھے، لاٹھیاں لے کر ان کے گھر پر چڑھ گئے ،قریب تھا کہ باقاعدہ سر پھٹول ہوتی میں وہاں پہنچ گیا اور میں نے ان کو سمجھایا کہ برقعہ کی وجہ سے انہیں یہ اندازہ نہیں ہوسکا کہ یہ ان کی خالہ زاد بہن ہے، ورنہ عقلی طور پر یہ اتنے گئے گزرے نہیں ہیں کہ اپنے بل میں بھی ٹیڑھے ہوکے گھسیں۔

تم کون ہو؟ خاندان کے کئی لوگوں نے مجھے گھور کر دیکھا تھا، مجھے اس وقت یہ خطرہ ہوا کہ لوگ انہیں چھوڑ کر مجھے نہ لپٹ جائیں، اس لئے میں نے معاملہ کو رفع دفع کرنے کے لئے کہا کہ میں انہیں کئی بار سمجھا چکا ہوں کہ جب تک تم عشق ومحبت کی باقاعدہ تربیت حاصل نہ کرو ایک دم کسی سے بھی اظہار عشق مت کیا کرو، لیکن یہ مانتے نہیں۔ اس بار آپ لوگ انہیں معاف کردیں آئندہ میں انہیں ایسی کوئی حرکت نہیں کرنے دوں گا۔

پھر میں انہیں ایک کمرے میں لے کر بیٹھ گیا تھا اور مجھے یہ کہنا پڑا تھا کہ یار تم سے تو حد ہوگئی، اپنی خالہ زاد بہن ہی کو چھیڑ دیا۔

یار، میں نے چھیڑا نہیں تھا، چھیڑ چھاڑ کو تو میں حرام سمجھتا ہوں، میں نے تو محبت کا اظہار کیا تھا، مجھے کیا خبر تھی کہ یہ کمبخت زہرہ ہے؟

میں اس وقت ان کے چہرے پر ندامت تلاش کررہا تھا جو مجھے کہیں نہیں نظر آئی۔ میں نے کہا اور بدنصیبی سے تم اتنے نکمے ہو کہ کوئی لڑکی تمہیں گھاس نہیں ڈالتی۔

تم ایسا نہیں کہہ سکتے؟

آئے دن پٹتے رہو، ذلیل ہوتے رہو، میں نے سنا ہے کہ اب تو قریب کی رشتے دار عورتیں بھی تم سے پردہ کرنے لگی ہیں، میری مانو، میں نے کہا۔ اب یہ عشق وشق کا چکر چھوڑ کر اور کسی شریف گھرانہ کی لڑکی سے شادی کرلو۔

شادی تو پہلے تمہاری ہوگی۔'' انہوں نے میری آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔

دیکھو میری شادی تو بہت مشکل ہے، میں استاد ھان پانی ہوں کون لڑکی مجھے لفٹ دے گی۔

تم ایسا کیوں سوچتے ہو۔'' انہوں نے سنجیدہ ہوکر کہا۔''

کئی جگہ میرے گھر والوں نے بتا ہی دیا، لڑکی والوں نے کہا کہ یہ استاد بلا پتلا ہے یہ بیوی کے دیئے ہوئے صدمات برداشت نہیں کرسکتا۔

واقعی تم ہو بہت دبلے تمہیں دیکھ کر خواہ مخواہ بھی تم پر رحم سا آتا ہے، جب ہوا تیز چلتی ہو تو گھر سے باہر نہ نکلا کرو اگر اڑ گئے تو سیدھے سعودی عرب میں جاکر گروگے۔

اور ایک دن پھر یہ ہوا کہ صوفی بلغم نے جس لڑکی سے دن دہاڑے اظہار عشق کردیا تھا اسی نے انہیں الجھالیا اور ان بے چاروں کی شادی طے ہوگئی، مجھے اچھی طرح یاد ہے جب یہ دولہا بنے تھے تو ایک عورت بارات میں دوسری عورت سے کہہ رہی تھی، اب آیا اونٹ پہاڑ کے نیچے۔

میں نے ہمت کرکے اس عورت سے یہ پوچھ لیا تھا۔ اس محاورے کا مطلب کیا ہے۔؟

وہ چیخ کر بولی، آگے چلو، کبھی مطلب بتاؤں تم بھی اسی قماش کے ہو، تمہارا بھی کوئی بھروسہ نہیں۔

اس زمانہ کی عورتیں بہت تیز ہوتی تھیں جلدی کسی جال میں نہیں پھنستی تھیں۔

خیر کچھ بھی سہی۔ صوفی بلغم ساری عمر کھلنڈر رہے، عشق ان کا خداداد ذوق تھا، اظہار عشق میں کبھی نہیں شرماتے تھے، جہاں کوئی عورت نظر آتی موقع ہو یا نہ ہو اظہار عشق کر دیا کرتے تھے، لیکن شادی کے بعد بیوی سے وہ محبت کرتے رہے جو ایک شریف شوہر کو کرنی چاہئے، کم سے کم امید نہیں تھی کہ یہ بیوی کو نبھالیں گے، ایسا بازاری قسم کا مزاج رکھنے والا انسان ہرگز ہرگز بیوی کی پرواہ نہیں کر سکے گا لیکن ہوا میری اس سوچ کے بالکل برعکس وہ تو اپنی بیوی سے سچ مچ کی محبت کرتے رہے ایسی محبت کہ جیسی محبت آج کل کے اور جنٹل شوہر بھی اپنی بیویوں سے نہیں کرتے، کئی بار ان کی بے جا اطاعت کو دیکھ کر اس قدر رشک آیا کہ میرا رواں رواں یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ اگر شوہر ہو تو اس جیسا!

لیکن ان کی عشق کرنے کی عادت ابھی تک برقرار ہے، انہوں نے ابھی چند ماہ پہلے ایک بیوہ عورت سے برسر محفل عشق کا اظہار کر دیا تھا اور داڑھی اور اسی وقت شیروانی سمیت پٹے تھے، کچھ نیم شریف لوگوں نے بیچ بچاؤ کر دیا ورنہ دانت کھٹے تو ہو ہی گئے تھے۔ یہ صوفی بلغم ان دنوں کسی نیم سیاسی اور نیم دینی تنظیم سے وابستہ ہیں اور انہیں "میر کارواں" بنانے کی تیاری چل رہی ہے، یہ بھی سنا ہے کہ اب وہ کچھ سدھر گئے ہیں اور ہر عورت کو اپنی بہن ماننے لگے ہیں، اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ کم سے کم شہر کی ساری عورتیں پوری طرح محفوظ ہو گئی ہیں۔

جس زمانہ میں ان پر عشق و محبت کا خبط سوار تھا اس زمانہ میں انہوں نے ایک بار میری بیوی بانو کو بھی چھیڑ دیا تھا اور آپ تو جانتے ہی ہیں کہ بانو سے تو میں مسلم قسم کا شوہر ہوتے ہوئے بھی چھیڑ چھاڑ کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا کیوں کہ چھیڑ چھاڑ سے بانو کو وحشت ہوتی ہے، جب انہوں نے یہ نازیبا حرکت کی تو بانو نے اپنا سینڈل نکال لیا تھا، خطرہ تھا کہ ان کی عزت کا کچرہ بن جائے کہ میں کہیں سے آدھمکا اور میں نے بانو سے نہایت ادب کے ساتھ عرض کیا، یہ کیا حرکت ہے؟ یہ میرے دوست ہیں اور دوست ہونے کے ناطے تھوڑی بہت چھیڑ چھاڑ کا تمہارے ساتھ ان کا پیدائشی حق ہے اور چھیڑ چھاڑ اس دور میں اتنا سنگین جرم نہیں جس کے لئے سینڈلوں کو زحمت دینی پڑے۔ بانو نے تلملا کر کہا تھا، میں آپ سے بارہا یہ بات کہہ چکی ہوں کہ آپ کے سب دوست اوباش ہیں، یہ اس عمر میں بھی بگڑے ہوئے ہیں جس عمر میں اچھے خاصے بگڑے ہوئے لوگ بھی سدھر جاتے ہیں۔ ارے بیگم اگر انہوں نے چھیڑ دیا تو کونسی قیامت آگئی۔ دیکھو بے چارے کس قدر شرمندہ ہیں، یہ شرمندگی اس بات کی علامت ہے کہ ہزاروں بار عورتوں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کے باوجود ان کی شرم ابھی پوری طرح نہیں مری ہے، جب تک ان کی شرم زندہ ہے ان کے سدھرنے کی امید ہے، چلو ان کے سر پر ہاتھ رکھو اور انہیں درگزر کرو، مجھے آج تک یاد ہے کہ بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا تھا کہ جیسے میں گلی میں بھٹکنے والا کوئی لاوارث چوہا ہوں اور بانو میری بیوی نے بلکہ کوئی جنگلی بلی ہو جس کا مشن ہی چوہوں کا ہضم کر لینا ہو۔ میں نے ویری ویری سوری کہہ کر بات کو رفع دفع کیا اور صوفی بلغم سے مخاطب ہوا کہ آپ بھی حد کرتے ہیں، گناہ کا کوئی موقعہ نہیں چھوڑتے، میری بیوی کو چھیڑتے ہوئے آپ کو شرم نہیں آتی، کتنی ڈشیں بنا بنا کر یہ آپ لوگوں کو کھلاتی ہے، آپ سب دوستوں کو کتنی عزت دیتی ہے۔ سانپ ایک ذلیل ترین جانور ہے لیکن وہ بھی اپنے بل میں سیدھا چلا جاتا ہے، آپ تو اپنے گھر میں بھی ٹیڑھے کے ٹیڑھے ہی رہتے ہیں، اب بتائیے کہ میں کس زبان سے آپ لوگوں کا دفاع کروں۔ بانو نے تو صاف صاف کہہ دیا کہ میرے سب دوست اوباش ہیں۔ مجھے یہ سن کر کتنا برا لگا، لیکن میں کیا کروں آپ جیسے دوست جب الٹی سیدھی حرکتیں کرتے ہیں تو مجھے الٹا سیدھا سب سننا پڑتا ہے اور آپ یاد رکھئے کہ یہ عشق وشق نہیں ہے یہ سراسر گناہ ہے، بدتہذیبی ہے، آپ کی عمر ہے عشق لڑانے کی ۹ بچوں کے باپ ہیں اور آپ شکل بنائے پھرتے ہو پیر فقیر کی چادر لچھن آپ کے یہ ہیں، لاحول ولاقوۃ۔

آپ عشق کو گناہ بتا رہے ہیں؟

پھر وہی بات، صوفی بلغم صاحب عشق کو آپ جیسے لوگوں نے بدنام کر دیا اور میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ آپ نے تو انسانیت کا بھی قتل عام کر دیا ہے۔ آج کے بعد بانو سے نمٹنا آسان نہیں ہے۔

دوستوں یہ باتیں تو گزرے ہوئے دور کی ہیں، اب معتبر یاروں کا دعویٰ یہ ہے کہ صوفی بلغم جب سے دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں تو ان میں کافی سدھار آ گیا ہے اور اب تو الحمدللہ اپنی بیوی کو بھی غلط نظروں سے نہیں دیکھتے۔ آج کل انہوں نے اپنا حلیہ ایسا بنا رکھا ہے کہ ان کو دیکھ کر چلتے ہوئے مسافر بھی ان سے بیعت ہونے کے لئے بے قرار

ہو جاتے ہیں اور کئی لوگ تو زبردستی کرنے لگتے ہیں، یہ صورت حال دیکھ کر اچھی خاصی عقل والوں کو بھی یہ اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ دور حلیوں کا دور ہے، جس کا حلیہ اچھا وہ انسان اچھا اور جس کا حلیہ معتبر وہ انسان معتبر، خدا کی قسم میں نے ایسے کئی نیتا اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں کہ انہوں نے زندگی میں کوئی کام قوم اور ملک کے لئے نہیں کیا لیکن ان کا حلیہ اتنا شاندار ہے کہ انہیں دیکھ کر سیاست پر ایمان لانے کو دل چاہتا ہے، اسی حلیہ کی برکت سے آج صوفی بلغم کا یہ حال ہے کہ دیوبند کو چھوڑ کر ساری دنیا میں بزرگ مشہور ہو چکے ہیں اور نئے دور کی مجبوری کی وجہ سے انہوں نے واٹس اپ پر بھی لوگوں کو بیعت کرنا شروع کر دیا ہے لیکن ایک دن وہ اپنا منہ لٹکائے اس طرح میرے غریب خانہ پر تشریف لائے جیسے خودکشی کرنے کے ارادے سے آئے ہوں ان کی صورت پر ساڑھے بارہ بج رہے تھے، ان کی آنکھوں میں اداسی تھی اور داڑھی پر یتیمی کے آثار نمایاں تھے۔ انہوں نے رونے کے سے انداز میں علیک سلیک کی، پھر کانپتے لہجہ میں بولے، بھائی اب تو میری مدد کے لئے آسمان پر اللہ ہے اور زمین پر تم۔

ہوا کیا؟ ''میں نے پوچھا۔''

انہوں نے مجھ سے کہا دروازہ بند کر لو۔ میں بہت بڑی مصیبت میں پھنس گیا ہوں۔

کوئی نہیں آئے گا۔'' میں بولا۔'' تم بات بتاؤ۔

وہ جو تمہارا بڑا بیٹا ہے جنید۔'' انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کے بارے میں بولنا شروع کیا۔'' وہ ایک ہندو لڑکی سے تابڑتوڑ قسم کا عشق لڑا رہا ہے اور اس کو لے کر بھاگنے کے منصوبہ بنا رہا ہے اور یہ بات لیک ہو گئی ہے، لڑکی کے گھر والوں کو بھنک ہو گئی ہے اور لڑکی کے گھر والوں کے ساتھ شیوسینا کے غنڈے لگ گئے ہیں، وہ یہ شور مچا رہے ہیں کہ لو جہاد کے نام پر ہماری لڑکیوں کو پھنسایا جا رہا ہے، میرے پاس صبح شام دھمکیوں کے فون آ رہے ہیں، اس وقت میری جان آفت میں ہے، خدارا تم میری مدد کرو اور مجھے اس جنجال سے نکالو۔

صاحب زادے کیا فرما رہے ہیں۔'' میں نے پوچھا۔''

اللہ اسے غارت کرے وہ تو ٹس سے مس نہیں ہے، فرضی بھائی میری عزت داؤ پر لگی ہوئی ہے۔

لوگ آپ کو کیوں دھمکی دے رہے ہیں۔'' میں نے پوچھا۔'' جو اصل قصوروار ہے اس کو دھمکیاں کیوں نہیں مل رہی ہیں، دھمکیاں تو اس کو بھی مل رہی ہوں گی۔'' انہوں نے کہا'' لیکن وہ بتا نہیں رہا اور پھر اس کی شہر میں عزت ہی کہاں ہے اس کو تو لوگ جانتے بھی نہیں، عزت تو میری ہے اس لئے وہ میری عزت اتارنا چاہتے ہیں اور مجھے بلیک میل کر رہے ہیں۔

کیا میں تمہارے صاحب زادے سے مل سکتا ہوں؟

ملوا دوں گا'' انہوں نے کہا'' لیکن زور زبردستی کرنی پڑے گی، دراصل وہ تم سے ڈرتا بہت ہے۔

مجھ سے کیوں ڈرتا ہے۔'' میں نے حیرت کا اظہار کیا'' کیا میں شہر کا داروغہ ہوں؟

وہ تمہارے بارے میں یہ قصہ سن چکا ہے کہ تم نے کئی لوگوں کی اس طرح کے معاملات میں مدد کی ہے اور کئی لوگوں کی اصلاح بھی کی ہے۔ میں نے ایک دن کہا تھا کہ ابوالخیال فرضی صاحب سے مل لیں وہ ہماری مدد کریں گے۔

پھر؟

وہ بولا۔ نا بابا نہ، وہ تو کوئی ایسا چکر چلا دیں گے کہ میری محبت کی ایسی کی تیسی ہو جائے گی، پھر تو آپ اس سے مجھے ضرور ملواؤ، میں ہی اس کی کلاس لے سکتا ہوں ورنہ پھر آپ خودکشی کی تیاری کر لیں انشاء اللہ میں آپ کی اس سلسلہ میں پوری مدد کروں گا۔ اولاد جب سر پھری ہو جائے تو پھر ماں باپ کا مر جانا ہی بہتر ہے۔

فرضی میاں ''میرا دل مت توڑیئے'' وہ بلک کے رہ گئے'' خدا کے لئے میری مدد کیجئے میں بہت امید کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں۔ اگر آپ نے میری مدد نہیں کی تو میں کسی تالاب میں چھلانگ لگا دوں گا۔

محترم!'' میں نے انہیں للکارنے کے انداز میں کہا'' آپ تالاب میں چھلانگ نہ لگائیں آپ تو چلو بھر پانی میں ڈوب کر مریں، تاکہ آنے والی نسلوں کو عبرت حاصل ہو، میں ایک عرصہ سے آپ کو یہ سمجھا رہا تھا کہ عشق وشق کی فضولیات سے باہر نکل جایئے ورنہ ایک دن آپ کو پچھتانا پڑے گا لیکن آپ مان کر نہ دیئے اور آپ نے تو ایک دن میری بیوی کو چھیڑ کر یہ ثابت کر دیا تھا کہ آپ آخری درجہ کے بے شرم اور گستاخ ہیں،

اب دیکھ لیا آپ نے اپنی حرکتوں کا نتیجہ۔ اب آپ کے بیٹے نے آپ کی فیلڈ سنبھال لی ہے اور اس نے تو پہلی ہی بال پہ چھکا مار دیا ہے۔ پہلا عشق اور وہ بھی کسی ہندو لڑکی سے اور وہ بھی کسی فرقہ پرست کی بیٹی سے!

یہی تو دکھ ہے کہ اس نے ہندو لڑکی سے افیئر کیا۔

گویا کہ آپ کو اس بات کا دکھ نہیں کہ جس راستے نے آپ کو تباہ کیا تھا وہ بھی اس راستے پر چل پڑا اگر وہ کسی مسلمان لڑکی سے عشق شروع کرتا تب بھی برا ہی تھا، اس لائن میں آپ کتنے بدنام ہوئے خدا کی قسم شہر کی شریف عورتیں آپ کا نام سن کر برقعہ کا نقاب ڈھک لیا کرتی تھیں کہ آ گیا مسلم قسم کا عاشق نامراد۔ میں نے کئی بار کئی محفلوں میں آپ کو آتا دیکھ کر کئی اچھی بھلی عورتوں سے یہ سنا ہے کہ بس اب بھاگ لو صوفی بلغم آ گئے ہیں اور یہ عورتوں کو چھیڑنے میں دیر نہیں لگاتے۔ مت پوچھو اس وقت مجھ پر کیا گزری تھی، میں پسینے پسینے ہو گیا تھا کیوں کہ آپ میرے دوست ہیں، اور دوست دوستوں سے پہچانا جاتا ہے، مجھے اندیشہ رہا کہ شہر کی خواتین کی رائے میرے بارے میں قطعی اچھی نہیں ہوگی اس لئے میں اس محفل سے نو دو گیارہ ہو گیا تھا اور آپ کا کمال تو یہ تھا کہ شیروانی پہن کر بھی عورتوں کو چھیڑ لیا کرتے تھے۔ آپ نے تو اپنی شیروانی کی بھی عزت نہیں کی اور مجھے یہی ڈر لگتا تھا کہ اگر آپ باز نہیں آئے اور ساٹھ سال کی عمر میں بھی ٹسن بازی کرتے رہے تو آپ کی اولاد بگڑ جائے گی اور خواہ مخواہ بھی یہ آپ کے نقش قدم پر چلنے لگیں گے۔ آپ یقین کریں یہ سب سن کر مجھے کوئی حیرت نہیں ہوئی کہ دنیا میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ آم کے درخت پر آم ہی اُگتے ہیں اور ببول کے پیڑ پر کانٹے لگتے ہیں۔ آدمی کو بری حرکتیں کرتے وقت یہ بھی سوچنا چاہئے کہ ہماری اولاد بھی ہے۔ اگر ہم بگڑیں گے تو ہماری اولاد بھی بگڑے گی کیوں کہ ہر انسان کو اس کے غلطیوں کی پہلی سزا اسی دنیا میں ملتی ہے۔ عشق ہم نے بھی کئے تھے لیکن ایک عمر میں، عشق ہر عمر میں نہیں ہوتا، ہاں عشق کے نام پر شرمناک قسم کی حماقتیں مرنے سے ایک گھنٹے پہلے بھی ہو سکتی ہیں، وہ تو بھلا ہو ان لوگوں کا کہ جنہوں نے آپ کو پیری مریدی کی لائن میں ڈال دیا ہے اور آپ سدھرنے پر کچھ مجبور سے ہو گئے ہیں لیکن مجھے ابھی تک یہ اندیشہ ہے کہ کوئی عورت اگر آپ سے بیعت کرنے آئی تو بیعت ویعت چھوڑ کر آپ کہیں اس سے عشق نہ شروع کر دیں۔

نہیں فرضی نہیں اب تو میں نے ان خرافات سے سچ مچ کی توبہ کر لی ہے، اب تو بیوی کو ہاتھ لگاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں کوئی گناہ سرزد نہ ہو جائے، میں دل سے شرمندہ ہوں، تم میری مدد کرو اور مجھے اس مصیبت سے نجات دلاؤ، ورنہ میری ساری عزت خاک میں مل جائے گی۔ شیوسینا کے لوگوں نے پرسوں آنے کے لئے کہا ہے اگر وہ پولیس کو بلا لائے تو میرا کیا ہوگا۔ سنا ہے کہ بیٹے کے ساتھ باپ کو بھی اٹھا لیتے ہیں۔

آپ پریشان نہ ہوں، میں پرسوں آپ کے گھر آ جاؤں گا، شیوسینا کے غنڈوں سے تو میں نمٹوں گا لیکن کل آپ کے گھر آ کر میں آپ کے صاحبزادے سے دو دو ہاتھ ہوں گا، میں اتاروں گا اس کا نشۂ عشق، آپ گھر جایئے اور آرام کریں۔

اور اگلے دن میں صوفی بلغم کے گھر پہنچ گیا، کافی دنوں کے بعد میں ان کے گھر گیا تھا، اب تو ان کی بیٹھک کا ناک نقشہ بالکل بدلا ہوا تھا، ہر کھونٹی پر تسبیح ٹنگی ہوئی تھی، ہر کونہ میں اگربتیاں سلگ رہی تھیں اور ایک کونے میں پانچ مصلے رکھے ہوئے تھے شاید ہر نماز کا مصلیٰ الگ تھا، کمرہ کی صورت حال کچھ ایسی تھی کہ ایک بار آنکھ بھر کے دیکھ لو اور صوفی بلغم سے آناً فاناً مرید ہو جاؤ۔ حقیقت یہ کہ دنیا دار لوگ جس طرح اپنا کاروبار چلانے کے لئے طرح طرح کے حربے کرتے ہیں، دوکانوں پر خوشنما قسم کے سائن بورڈ لگاتے ہیں، دوکانوں میں سامان تجارت کو عمدہ پیمانے پر الماریوں میں رکھتے ہیں تاکہ گراہک سامان کو دیکھ کر پسیج جائیں اور اپنی جیبوں میں ہاتھ ڈالنے میں تاخیر نہ کریں بالکل اسی طرح پیری مریدی وغیرہ کرنے والے ہمارے صوفیاء اور مشائخ اور علماء حق بھی اپنا سلسلہ پیری مریدی چلانے کے لئے وہی سب کچھ کرتے ہیں جو اس سلسلہ کو تقویت دینے کے لئے کرنا چاہئے۔ سب سے پہلے وہ اپنا حلیہ اس طرح کا بنا لیتے ہیں، اگر فرشتے دیکھیں تو ان کو بھی حیا آ جائے اور ایک لمحہ کے لئے سہی یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ ہم سے اچھا تو یہی ہے، دوسرے اپنے ساتھ کچھ مریدوں کی بھیڑ بھی کسی کو پیر وقت ثابت کرنے میں بہت معاون ثابت ہوتی ہے اور کمرہ کا انداز بھی ایسا ہوتا ہے کہ بس اللہ دے اور بندہ لے، یقین کریں کہ میں صوفی بلغم سے پوری طرح واقف ہو کر بھی جب ان کی بیٹھک میں گیا تو مجھے ایک بار نہیں کئی بار شرمندہ ہونا پڑا اور بار بار یہ سوچنا پڑا کہ میں جس انسان پر تنقید کرتا رہا ہوں وہ تو عالم جبروت کا

کوئی انسان ہے، ایک سیکنڈ کی چوتھائی میں کئی بار میں نے یہ ارادہ کیا کہ کل ہی اپنے بیوی بچوں کو لاؤں گا اور حضرت کا مرید بنادوں گا لیکن جب مجھے چائے پیش کرتے ہوئے صوفی بلغم نے دوستانہ انداز میں کہا۔ یار، چائے پیو اور زندگی کے مزے لو، ایک دم مجھے جھٹکا لگا اور مجھے دفعتاً یہ احساس ہوا کہ میں کسی شیخ کے کمرے میں نہیں بلکہ میں اپنے ایک دوست کی نشست گاہ میں ہوں اور دوست بھی وہ جو ایک ہفتے کے سات دنوں میں ایک درجن لامحالہ عشق کیا کرتا تھا۔

کہاں کھوگئے؟" انہوں نے مجھے حیرت سے باہر نکالتے ہوئے پوچھا۔

کہیں نہیں، میں انسان کی مجبوریوں پر غور وفکر کررہا تھا۔

کونسا انسان، اور کونسی مجبوریاں۔

یہی کہ آپ جیسے لوگوں کو خود کو پیر مغاں ثابت کرنے کے لئے کس قدر اہتمام کرنا پڑتا ہے۔ یہ تسبیحیں، یہ مصلے، یہ پینٹ، یہ اُگالدان اور یہ الماری میں رکھی ہوئی تصوف کی درجنوں کتابیں اور یہ درجنوں رومال اور یہ ٹوپیاں، یہ سب کچھ انسانوں کو لبھانے کے لے شاید بہت کافی ہے اور پھر اس پر آپ کا یہ معتبر حلیہ، بے چارہ انسان شکار نہیں ہوگا تو اور کیا ہوگا۔

آپ کے اس تقوے کی قسم جو آپ کے "لباس التقویٰ" سے ظاہر ہورہا ہے کہ اس وقت میرا بس نہیں چل رہا کہ میں آنا فانا آپ کا مرید بن جاؤں، آپ نے اچھا جال بچھایا، اس جال میں مچھلیاں تو پھنس کررہیں گی۔

ارے آپ سے کیا پردہ۔" انہوں نے اعتراف حقیقت کرتے ہوئے کہا۔" تمام حالات اور بڑھتی ہوئی غربت اور بچوں کی الٹی سیدھی فرمائشیں اور بیوی کی رنگ برنگی نصیحتوں کے بعد یہ فیصلہ کرنا پڑا تھا کہ کوئی کاروبار ایسا کیا جائے جس میں راس المال لگانے کی ضرورت نہ ہو، بہت غور وفکر کرنے کے بعد یہی راستہ ایسا نظر آیا کہ جس میں ہلدی لگتی ہے نہ پھٹکری لیکن رنگ چوکھا آجاتا ہے۔

اللہ کے فضل سے آج میری ساری جیبیں بھری رہتی ہیں اور مریدوں سے اتنے ہدایا موصول ہوجاتے ہیں کہ انہیں رکھنے کے لئے ہمارے گھر کی الماریاں کم پڑگئیں اور اس لائن کا سب سے بڑا فائدہ مجھے یہ ہوا کہ مجھے اس لاعلاج بیماری سے نجات مل گئی جس کے بارے میں مرزا غالب نے یہ کہا تھا کہ

عشق وہ آگ ہے جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بنے۔

میرا خیال اس بارے میں کچھ اور ہے۔" میں نے کہا۔"

آپ کا کیا خیال ہے۔" وہ سراپا سوال بن گئے تھے۔"

میں نے کہا۔ میرا خیال یہ ہے کہ عمر کی زیادتی اور چہرے پر پڑی ہوئی بے شمار جھریوں نے تمہیں ریٹائرڈ کردیا ہے، عشق آپ کو آپ کی اس کمر توڑ عمر کی وجہ سے خود ہی ٹھوکر مار رہا ہے، اس لئے اب آپ کو عشق کرنا بھی چاہیں تو کر نہیں سکتے، کون بے وقوف عورت آپ کی طرف دیکھنا پسند کرے گی۔ آپ ایسا نہ کہیں، اس دنیا میں ایسی عورتیں بھی ہیں جو نیک لوگوں کو پسند کرتی ہیں اور جنہیں مجھ جیسے صوفی اور مولوی ہی بھلے معلوم ہوتے ہیں، لیکن میں تو اب یہ قسم کھاچکا ہوں کہ دنیا کا کوئی بھی گناہ کرلوں گا لیکن عشق نہیں کروں گا۔

ابھی ہم اسی طرح کی گفتگو میں مشغول تھے کہ پردہ کی آڑ میں صوفی بلغم کی اہلیہ کی آواز آئی، انہوں نے سلام کے بعد عرض کیا کہ جنید میاں آرہے ہیں، ذرا آپ ان کی ابھی خبر لیں اور انہیں سمجھائیں کہ یہ اس محبت سے توبہ کرلیں جس میں یہ مبتلا ہیں ورنہ ان کے باپ کی عزت خاک میں مل جائے گی اور ہماری بیٹیوں کے لگے لگائے رشتے بھی ٹوٹ جائیں گے، ہمیں آپ سے، بہت امید ہے کہ آپ ہماری نیا پار کرادیں گے کل بہت خطرہ ہے آپ کے بھائی نے آپ کو بتادیا ہوگا کہ شیوسینا کے غنڈے آرہے ہیں، ان کا کہنا ہے کہ اگر تمہارا لڑکا باز نہیں آیا تو ہم اس کا قتل کردیں گے اور اس کو لو جہاد کا مزہ چکھائیں گے۔

یہ لو جہاد کیا بلا ہے؟

اگر کوئی ہندو لڑکی مسلمان لڑکے کے چکر میں پڑجاتی ہے اس کو یہ لو جہاد کہتے ہیں اور اس کے خلاف بہت ہائے ہلّہ کرتے ہیں۔

اور جب نرگس نے سنیل دت سے اور سلمٰی نے کرشن چندر سے اور مدھو بالا نے کشور کمار سے شادی کی تھی تو یہ کونسا لو جہاد تھا، جب لڑکا اور لڑکی محبت کرتے ہیں تو وہاں صرف "لو" ہوتا ہے جہاد ویاد کچھ نہیں ہوتا یہ تو شریر لوگوں کی شرارت ہے ورنہ اس ہندوستان میں سیکڑوں مسلمان عورتوں نے ہندو لڑکوں سے شادیاں کی ہیں اور مسلمانوں نے اسے "لو یدھ" کا نام نہیں دیا۔ دراصل فرقہ پرست لوگ صرف شرارتوں اور خباثتوں کی وجہ سے اپنا ایک مقام ہندوؤں کی نظروں میں بنائے ہوئے ہیں اور یہ اب تک کی تمام کوششوں کے بعد صرف دس فی صد ہندوؤں کا دماغ خراب

کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔

ان کی کوششیں اس ہندوستان میں پوری طرح کامیابی سے ہمکنار نہیں ہوسکتیں جو گنگا جمنی تہذیب کا علمبردار ہے اور جہاں آج بھی ہندو اور مسلمان باہم شیر وشکر بن کر رہتے ہیں لیکن میں یہ عرض کروں گا کہ اب کچھ فتنہ پرور لوگ اس ملک کا جو ماحول بنا رہے ہیں اس سے سنگین حالات پیدا ہو رہے ہیں ان حالات میں سمجھ داری اور دوراندیشی یہ ہے کہ ہم ہندو لڑکیوں سے محبت کر کے جلتی پر تیل ڈالنے کا کام نہ کریں، چند منٹوں کے بعد صوفی بلغم کے صاحبزادے بیٹھک میں اور سلام کئے بغیر کرسی پر بیٹھ گئے ان کے چہرے پر بغاوت کے آثار نمایاں تھے، دراصل وہ یہ سمجھ رہے تھے کہ مجھے اس لئے بلایا گیا ہے کہ میں انہیں کچھ سمجھاؤں اور انہیں عشق ومحبت کے جال سے باہر نکلنے کی نصیحت کروں۔ میں نے ازراہ طنز انہیں سلام کیا، بہت مرے ہوئے سے انداز میں انہوں نے جواب بھی دیا، میں نے ان سے کہا۔

برخوردار، یہ تم کہاں الجھ گئے؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ یہ گھرانہ جس گھرانہ کی لڑکی سے تم عشق فرمارہے ہو یہ بہت متعصب گھرانہ ہے، یہ عام ہندوؤں کی طرح نہیں ہے، یہ تو ہمیشہ سے مسلمانوں کو نفرت کی نظروں سے دیکھتے ہیں، یہ تمہیں کیسے معاف کردیں گے یہ تو اپنی لڑکی کا بھی قتل کردیں گے اگر یہ اپنی حرکتوں سے باز نہیں آتی اور تمہارا تو نہ جانے کیا حشر کریں گے۔

کچھ بھی ہو، میں اس لڑکی کے ساتھ بے وفائی نہیں کروں گا۔

اس کا یہ جملہ سن کر مجھے طیش آگیا، میں غصہ میں بولا۔ ماں باپ سے بے وفائی کرلوگے، اپنی قوم سے بے وفائی کرلوگے، اپنے مذہب سے بے وفائی کرلوگے لیکن اس لڑکی سے بے وفائی نہیں کروگے، یہ محبت نہیں یہ ایک طرح کی جہالت ہے۔

لیکن اس محبت میں میری نیت بہت زیادہ صاف ستھری ہے۔

''صوفی بلغم کے صاحب زادے زیادہ سینہ پھلا کر بولے۔''

برخوردار نہ تمہاری نیت درست ہے نہ عمل۔'' میں نے اپنے لہجہ میں تلخی لاتے ہوئے کہا۔''

میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اس کو مسلمان بنالوں اور وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

تم خود تو پورے مسلمان ہو نہیں، تم کسی اور کو کیا مسلمان کروگے۔ میرا غصہ اور بڑھ گیا، تم ایک صوفی گھرانہ میں پیدا ہوئے ہو اور تمہیں آج تک داڑھی رکھنے کی توفیق نہ ہوسکی، میرا اندازہ ہے کہ تم نمازیں بھی نہیں پڑھتے ہوں گے، تم پہلے خود تو مسلمان بن جاؤ کسی اور تو بعد میں مسلمان کرنا۔

اس طرح کی حرکتوں سے اور اس طرح کی عشق بازیوں سے ہمارا اسلام تو بدنام ہو رہا ہے اور اس طرح کی مثالوں کو اچھال کر ہندوستان کے فرقہ پرست لوگ مسلمانوں کے خلاف محاذ آرائی کررہے ہیں اور ان کے مذہب کو نشانہ بنارہے ہیں۔

میں کروں کیا؟

تم اس لڑکی کو چھوڑ دو۔

انکل آپ مجھے بے وفائی پر اکسار ہے ہیں، کیا اسلام میں کسی کے ساتھ بے وفائی کرنا یا کسی کو دھوکہ دینا جائز ہے؟

ہرگز نہیں، لیکن تمہارا یہ کہنا یا یہ سمجھنا کہ تم نے اس لڑکی کو مسلمان بنانے کے لئے اس سے محبت کی ہے، یہ سراسر فریب ہے، تم نے اسلام کا نام روشن کرنے کے لئے کتنے ہندوؤں سے محبت کی، کتنے ہندوؤں کی مدد کی اور ان کے ساتھ کتنے معاملات اس لئے کئے تاکہ وہ تمہارے مذہب سے روشناس ہوں اور تمہاری مذہب کی اچھائیوں کو سمجھیں۔ اس طرح کی نقلی محبتوں کو جو برائے اسلام کہتے یا سمجھتے ہیں وہ خود کو بھی فریب دیتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو بھی، اور ہاں وہ لڑکی کیا کہتی ہے۔؟

وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے۔

جب وہ مسلمان ہونے کے لئے تیار ہے تو پھر شیوسینا کے لپاڑی غل غپاڑہ کیوں مچارہے ہیں، لڑکی یا اس کے گھر والے کیوں نہیں ان لوگوں کو سمجھاتے، ہر معاملہ میں ہمارا اسلام ہی کیوں نشانہ بنتا ہے؟ ٹھیک ہے کل ان لوگوں کو آنے دو، میں ان لوگوں سے خود بات کروں گا اور اگر وہ لڑکی تم سے سچی محبت کرتی ہے تو اس سے کہو کہ وہ کل یہاں آئے اور مجلس میں کھل کر بتائے کہ اس کی مرضی کیا ہے۔

اس پر پابندی لگادی گئی ہے۔'' جنید نے کہا'' اس سے موبائل بھی چھین لیا گیا ہے، اب میرا اور اس کا کوئی رابطہ نہیں ہے۔

ہمیشہ یہی ہوتا ہے، جب فضا گرم ہوجاتی ہے اور حالات بد سے

بدتر ہوجاتے ہیں لڑکیاں پردہ کے پیچھے چلی جاتی ہیں اور چونکہ ہمارے ملک کا اندھا قانون بجائے خود تعصب کا شکار ہے اس لئے بدنامی مسلمانوں کے اور اسلام کے حصہ میں آتی ہے جب کہ قصور لڑکا اور لڑکی دونوں ہی کا ہوتا ہے۔صوفی بلغم کے صاحبزادے کافی ہٹی قسم کے نکلے لیکن وہ میرے سامنے زیادہ بکواس نہیں کرسکے۔انہوں نے کافی حد تک میری باتوں کو مانا اور یہ بھی تسلیم کیا کہ اس طرح کی محبتیں جان کا جنجال بن کر رہ جاتی ہیں۔

اگلے دن، فرقہ پرستوں کی پوری فوج صوفی بلغم کے گھر پر آکر چڑھ گئی، میں پہلے ہی سے چند دوستوں کو لے کر ان کے گھر پہنچ گیا تھا، وہ یہ شور مچارہے تھے کہ لڑکے کو ہمارے حوالے کردو، ہم اس کو سبق سکھائیں گے، میں نے کہا۔

اور آپ لوگ لڑکی کو ہمارے حوالے کرو، ہم اس کو سبق سکھائیں گے۔

ایک بہت ہی اوباش قسم کا شخص آگے آکر بولا۔ ملاجی یہ تم کیا بکواس کررہے ہو؟

میں بکواس نہیں کررہا ہوں۔''میں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔''

میں تو صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں غلطی صاف لڑکے کی نہیں ہے، بلکہ محبت دونوں ہی کو ایک دوسرے سے تھی اگر اس طرح کی محبتیں جن میں ایک فریق ہندو اور دوسرا مسلمان اگر غلط ہے تو پھر یہ غلطی دونوں ہی کی ہے،صرف لڑکے کی نہیں ہے وہ لڑکی بھی قصوروار ہے جو ہندو ہوکر کسی مسلمان لڑکے سے محبت کررہی ہے۔

آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ آپ لوگ جس ملک میں رہ رہے ہیں وہ ملک صرف ہندوؤں کا ہے اس ملک میں آپ کو سر جھکا کر رہنا چاہئے۔

مسٹر، آپ غلط فہمی کا شکار ہیں۔''میں نے فلسفیانہ انداز میں کہا۔ یہ ملک جس کا نام ہندوستان ہے سب کا ملک ہے اور اس ملک کو انگریزوں کے چنگل سے سب نے مل کر آزاد کرایا تھا اور اس ملک کی آزادی کی خاطر مسلمانوں نے بھی اپنی جانیں قربان کی تھیں۔

ہم یہاں بحث کرنے کے لئے نہیں آئے، کئی لوگ ایک ساتھ چیخے،ہمیں لڑکا دو، ہم اس کی ہڈی پسلی ایک کرنا چاہتے ہیں۔

پہلے آپ اپنی لڑکی کی ہڈی پسلی ایک کرو، اگر معاملہ محبت کا ہے تو قصور لڑکی کا بھی ہے۔

لڑکی کا کوئی قصور نہیں ہے۔''ایک ادھیڑ شخص نے اپنا ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔''

آپ لڑکی کو لے کر آجائیے۔''میں بولا۔''اگر لڑکی لڑکے کو قصوروار کہہ دے گی تو ہم خود اس لڑکے کا گلا گھونٹ دیں گے،کافی دیر تک ہنگامہ آرائی ہوتی رہی، پھر ہمیں پولیس کو بلانا پڑا، پولیس والے بھی متعصب قسم کے تھے، مجھ سے کہنے لگے چند گھنٹوں کے لئے لڑکے کو ہمارے حوالے کردو،لڑکا محفوظ رہے گا اور یہ معاملہ بھی ٹھنڈا ہوجائے گا۔

میں نے کہا آپ کی باتوں سے سیاست کی بو آرہی ہے،اس عالم میں بلکہ یہ کیسے ممکن ہے کہ لڑکے کو آپ کے حوالے کردیا جائے۔میں نے پولیس والوں سے کہا کہ اگر ہندوستان کی پولیس قابل اعتبار ہوتی تو پھر رونا ہی کس بات کا تھا۔حالات بد سے بدتر ہوسکتے تھے اس لئے مجبوراً پولیس والوں نے حالات کو کنٹرول میں کیا اور تھوڑی دیر کے بعد بھیڑ صوفی بلغم کے گھر سے ہٹ گئی۔

اور اگلے دن یہ ہوا کہ لڑکی کسی طرح صوفی بلغم کے گھر پہنچ گئی،صوفی بلغم نے مجھے فون پر بلالیا اور میری ملاقات لڑکی سے ہوگئی۔میں نے ان سے پوچھا کہ تم کیا چاہتی ہو تو اس نے بلاتامل جواب دیا کہ میں جنید سے بیاہ کرنا چاہتی ہوں اور میں اسلام قبول کرنے کے لئے تیار ہوں۔

لیکن تمہارے گھر والے اور تمہارے کنبہ کے لوگ ہائے ہلا کرتے پھر رہے ہیں، ان کا منہ کیسے بند ہوگا،لڑکی نے بتایا کہ اس کے گھر والے میری ضد کے سامنے گھٹنے ٹیک چکے ہیں لیکن کچھ سیاسی لوگوں نے انہیں اکسا رکھا ہے اور وہ ازراہ سیاست شہر میں اس معاملہ کو لے کر دنگا کرانا چاہتے ہیں۔تم پولیس کے سامنے بیان دوگی؟ میں نے اس سے پوچھا۔

بالکل دوں گی اور صاف صاف یہ بھی اقرار کروں گی کہ میں اسلام قبول کرچکی ہوں اور اب دنیا کی کوئی طاقت مجھے اسلام سے دور نہیں کرسکتی، کیوں کہ میں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ اسلام ایک سچا مذہب ہے اور جو لوگ اسلام کے مخالف ہیں ان کا کوئی مذہب نہیں ہے وہ صرف ازراہ سیاست اسلام کی مخالفت کرتے ہیں۔

اس کے بعد میں نے صوفی بلغم کے صاحبزادے سے مخاطب ہوا اور میں نے اس سے کہا،تم سے زیادہ اسلام کی قدردان یہ لڑکی ہے، یہ تمہارے لئے آگئی، بڑی قربانی دینے کے لئے تیار ہے اور صاف صاف

یہ بھی کہہ رہی ہے کہ وہ کسی بھی حالت میں اسلام کو نہیں چھوڑے گی تو تم اس کی خاطر یہ قربانی دو کہ تم اس معاملہ کو دبا دو، جب معاملہ ٹھنڈا ہوجائے گا تب اس سے نکاح کرنے کی بات کرنا۔

شروع شروع میں وہ اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ تھا لیکن بالآخر یہ بات مان لی اور اس نے یہ وعدہ کرلیا کہ ماحول ٹھنڈا ہونے تک وہ لڑکی سے رابطہ بالکل ختم کردے گا اور لڑکی نے بھی یہ وعدہ کرلیا کہ جب تک ماحول ٹھنڈا نہیں ہوگا تو وہ اپنے گھر والوں کو تسلی دیدے گی اور ہٹ دھرمی اور ضد بازی سے باز آجائے گی۔

دو چار روز اسی شور شرابہ میں ختم ہوگیا اور سیاسی لوگوں کی گندی سیاست اپنی موت آپ مرگئی۔ اب ماحول بالکل ٹھنڈا ہے، لیکن ہندوستان کے موجودہ حالات میں مسلمان لڑکوں لڑکیوں کو جس احتیاط سے زندگی گزارنی چاہئے وہ احتیاط کہیں نظر نہیں آتی، موبائلوں نے انٹرنیٹ نے اور واٹس اپ نے جو فتنے بوئے ہیں وہ پوری فصل اب پوری طرح ہری بھری ہوچکی ہے اس فصل کو ہماری آنے والی نسل ہی تو کاٹیں گی، نہیں تو اور کون کاٹے گا؟

کاش ہم سب اس بارے میں سوچیں اور اپنے بچوں کی تربیت کریں، آج کے دور میں بچوں کے بگڑنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ماں باپ اتنے مصروف ہوگئے ہیں کہ انہوں نے اپنے بچوں کو کمپنی دینی بند کردی ہے، صورت حال یہ ہے کہ ایک ہی کمرے میں سب بیٹھے رہتے ہیں اور سب اپنے اپنے موبائلوں میں گم رہتے ہیں۔ اس موبائل بازی نے گھرانوں کو اور معاشرے کو برباد کرکے رکھ دیا ہے۔ صوفی بلغم جو پیری مریدی کررہے ہیں اور اپنے شاندار حلئے سے انہوں نے لوگوں کے دل جیت رکھے ہیں، ان کے صاحبزادے کا حال یہ ہے کہ اس نے کمرے میں داخل ہوکر مجھے سلام تک نہیں کیا، جو پیری مریدی اپنے بچوں پر اثر انداز نہ ہو وہ پیری مریدی کس کام کی۔

ماں باپ کو یہ بھی چاہئے کہ وہ اولاد کے جوان ہونے کے بعد ہر طرح کی غلطیوں سے اپنا پیچھا چھڑالیں اور اولاد کی اصلاح کی فکر کریں اگر اولاد بگڑ جائے گی تو ماں باپ بھی بدنام ہوں گے، اسلام بھی بدنام ہوگا اور رسوائی کی لپیٹ میں نہ جانے کون کون آجائے گا۔

کاش ہم سوچیں، کاش!

(یار زندہ صحبت باقی)

☆☆☆

قرآن کا دل سورہ یٰسین

قرآن مجید رشد ہدایت کی کتاب ہے اس سے ہم دین ودنیا کی بھلائی حاصل کرسکتے ہیں شرط یہ ہے کہ یقین کے ساتھ پڑھیں سمجھیں اور اس پر عمل کریں۔ مگر ہم غموں، پریشانیوں اور مسائل میں گھر گئے ہیں تو بہ کرنی چاہئے اور قرآن سے مدد لینی چاہئے اور قرآ مجید کی سورۂ یٰسین میں دنیاوی پریشانیوں کا حل موجود ہے۔ گزشتہ شماروں میں لکھے گئے تمام نقوش پرتاثیر ہیں ضرورت کے وقت ان سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

حضرت رسول اکرم ﷺ نے امیر المومنین علی ابن طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ یا علی سورہ یٰسین پڑھو اس میں دس برکتیں ہیں۔

(۱) اگر بھوکا پڑھے تو سیر ہوجائے (۲) تشنہ پڑھے تو سیراب ہوجائے (۳) برہنہ پڑھے تو لباس میسر آئے گا (۴) اگر خوف میں مبتلا ہو تو امن میں رہے گا (۵) مریض پڑھے تو شفا ملے (۶) اگر مسافر پڑھے تو بخیریت وطن واپس آئے (۷) گمشدہ کے لئے پڑھے تو مل جائے (۸) اگر عقد مطلوب کے لئے پڑھیں تو اس کی وہاں شادی ہوجائے گی (۹) اگر قیدی پڑھے تو اسے رہائی نصیب ہوگی (۱۰) اگر غم زدہ پڑھے تو اس کا غم دور ہوگا ☆ جو شخص اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لئے سورۂ یٰسین پڑھے گا تو اسے ۱۲ ختم قرآن کا ثواب ملے گا ☆ جو حاجت مند اپنی حاجت کو دل میں رکھ کر روزانہ نماز صبح کے بعد تلاوت کرے گا اس کی حاجب پوری ہوگی۔ جو نہ پڑھ سکے ان کے لئے سورۂ یٰسین کا نقش ترتیب دیا ہے اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ جو بھی حاجت ہو مثلاً شادی ہوجائے ☆ ملازمت جلد ملے ☆ برون ملک جانے کا ویزہ جلد ملے ☆ افسر مہربان ہو ☆ دشمن ذلیل ہو ☆ ملازمت سے نکالا ہو دوبارہ اسی جگہ بحال ہو ☆ گمشدہ مال واپس ملے ☆ جو تسخیر خلق، تسخیر دولت ہو ☆ میاں بیوی میں محبت ہو ☆ اولاد نرینہ ہو ☆ انعامی بانڈ کا نمبر نکلے۔

اور اس کے علاوہ جو بھی جائز شرعی حاجت ہو یہ نقش سورۂ یٰسین ہر قمری ماہ کے عروج میں جمعرات کی پہلی ساعت مشتری میں، اتوار کی پہلی ساعت شمس میں اور جمعہ کی پہلی ساعت مشتری میں، اتوار کی پہلی شمس میں اور جمعہ کی پہلی ساعت زہرہ مین عرق گلاب وزعفران سے لکھا جائے گا۔ سورۂ یٰسین کے اعداد نکلے ہوئے ہیں البتہ اپنا نام والدہ کا نام اور مقصد کے اعداد نکالنے کے لئے اسی جنتری میں نقشہ ابجد قمری ملاحظہ فرمائیں جہاں صفحہ نو مولود کے اسلامی نام ہیں۔ نقش بنانے کا طریقہ لکھ رہا ہوں سورۂ یٰسین کے اعداد ۱۰۷۵۶۳

نام عابد بن مریم۔ ع اب د ب ن م ر ی م

۳۶۷=۷۰+۱+۲+۴+۴۰+۲۰۰+۱۰+۴۰

مقصد شادی جلد ہو۔ ش ا د ی ج ل د ھ و

۳۶۳=۳۰۰+۱+۴+۱۰+۳+۳۰+۴+۵+۶

سب کو جمع کرکیا ۱۰۸۲۹۳ مربع نقش پر کرنے کا قاعدہ ۳۰ منفی ۱۰۸۲۶۳، چار پر تقسیم کیا، ۳=۱۰۸۲۶+ جمع ۲۷۰۶۵ باقی بچا خانہ نمبر ۵ میں پانچ میں ایک کا اضافہ ہوگا۔ یہ نقش آتشی چال کا ہے کونے والے اعداد ایک سے لے کر ۱۶ تک لکھے ہیں یہ اعداد صرف سمجھانے کے لئے ہیں تاکہ آپ اس چال کے مطابق اپنا نقش تیار کریں۔

نقش مبارک یہ ہے۔

یاجبرائیل

۱۷۰۶۵	۲۷۰۷۹	۲۷۰۷۶	۲۷۰۷۳
۲۷۰۷۷	۲۷۰۷۶	۲۷۰۶۶	۲۷۰۷۸
۲۷۰۷۱	۲۷۰۷۴	۲۷۰۸۱	۲۷۰۶۷
۲۷۰۸۰	۲۷۰۶۸	۲۷۰۷۰	۷۰۷۵

یامیکائیل

نوٹ: فرضی نقش ہے آپ نے اپنا نام مقصد اور سورۂ کے اعداد کے مطابق سے نقش پر کرنا ہے۔ آپ نے ۲ نقش ایک ہی وقت میں پر کرنے ہیں، ایک نقش سفید کپڑے سی کر اپنے گلے میں پہن لیں یا دائیں بازو میں باندھ لیں۔ کوشش کریں نقش پانی سے گیلا نہ ہونے یا چاندی میں مڑھوا کر پہن لیں تو زیادہ موثر ہوگا۔ دوسرا نقش قرآن مجید کی سورہ یٰسین میں رکھ دیں اگر ہوسکے تو ہر جمعرات کی صبح نقش پر تھوڑا سا باہر کی طرف عطر لگالیا کریں۔ انشاء اللہ ۴۰ دن کے اندر کام ہونے کے اسباب پیدا ہوں گے بعض اوقات کام جلدی ہوجاتا ہے کبھی دیر ہوجاتی ہے، مایوس ہرگز نہ ہونا بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا ہے اور اسی ذات پر یقین رکھتے ہوئے عمل کریں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مومنین مومنات کی تمام جائز شرعی حاجات جلد پورا فرمائے، اور کامیابی نصیب فرمائے آمین بحق محمدؐ وآل محمدؐ۔ کامیابی نصیب ہوں تو میرے لئے بھی دعا فرمائیں اور آگاہ بھی کریں اگر کسی بات کی سمجھ نہ آئے تو رابطہ کرسکتے ہیں۔

دافع الامراض شفاء القرآن

تحریر: صوفی ظفر محمد کھوکر

پیچش دور کرنے کا عمل

سورۃ قرآنی: سورۃ دخان مبارکہ مکمل پڑھیں۔ (پارہ نمبر ۲۵)

طریقہ عمل: اگر کسی عورت یا مرد یا بچہ کو پیچش کا مرض ہو گیا ہو اور دوائی سے آرام نہ آرہا ہو تو اس سورۃ شریف کو پڑھ کر پانی پر دم کریں یا دوائی پر دم کریں پھر بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۱۹ بار پڑھ کر دوائی پر دم کریں پھر تین بار سوۃ دخان پڑھ کر دم کریں۔ وہ مریض کو دن میں تین بار استعمال کریں، یہ طریقہ گیارہ دن ایک وقت مقرر کر کے اور مصلہ پر بیٹھ کر عمل کریں، ان شاء اللہ اول تو پہلے ہی دن افاقہ ہوگا ورنہ تیسرے دن ضرور فائدہ معلوم ہوگا روزانہ ایک پاؤ گوشت ویران جگہ پر ڈال دیا کریں، لاعلاج مریض پیچش والے عمل کر کے اس کلام کا تجربہ آپ اپنی آنکھوں سے کریں، دیکھیں اللہ پاک نے اپنی کلام میں کتنی قوت اور برکت رکھی ہے، عمل پانچ وقت کا نمازی کرلے تو زیادہ بہتر ہے، ورنہ عمل سے پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگ کر اور تمام مسلمانوں کی مغفرت کی دعا کر کے شروع کریں، یعنی پہلے دو نفل ادا کرے کے ایصال ثواب کر کے عمل روزانہ پڑھیں۔

خاتمہ ملیریا

اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَالَّذِیْنَ هُمْ مُحْسِنُوْنَ۔

(سورہ النحل پارہ نمبر ۱۴۔ آخری آیت شریف)

طریقہ عمل: باوضو ہو کر دو نفل ادا کرے اور دوزانو بیٹھ کر گیارہ گیارہ بار درود شریف ابراہیمی پڑھے پانی یا دوائی سامنے ہو پھر یہ کلام اوپر والی ایک ہزار بار پڑھ کر دم کرے، پھر دوبارہ یہی کلام ایک سو گیارہ بار پڑھ کر دم کرے، پھر تیسری بار یہی کلام اکتالیس بار پڑھ کر دم کرے اور مریض کو تین بار استعمال کرائے یا اگر دوائی پر دم کرے تو جس طرح ڈاکٹر نے بتایا ہے اس طریقہ سے استعمال کرے، اگر پانی پر دم کرے تو اس پانی کو غذا سے پہلے پلائے اور دوائی اس پانی دم شدہ سے استعمال کرائے، یہ طریقہ سات دن کرے، ان شاء اللہ پہلے دن افاقہ نظر آئے گا۔ بچوں میں شیرینی روزانہ تقسیم کرے کم از کم ایک کلو وزن لازمی ہو خود بھی کھا سکتا ہے۔

سر درد ختم کرنے کا عمل

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ۝ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ۝ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ۝ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ۝ (سورۃ قیامہ، پارہ نمبر ۲۹)

طریقہ عمل: اس کلام کو استعمال کرنے سے پہلے پانچ کلو چاول میٹھے یا نمکین بچوں میں تقسیم کرے یا لوگوں کے گھروں میں جا کر دو دو پلیٹ تقریباً دے آئے، پھر اس دن باوضو ہو کر دوائی یا پانی پاس پاس رکھے، پانی سات نلکوں یا سات مسجدوں سے لے کر آئے، اس پر جانماز پر بیٹھ کر منہ قبلہ کی طرف ہو اور دوائی اور پانی اپنے سامنے رکھے، پھر گیارہ بار درود شریف جو یاد ہو پڑھ کر دم کرے، پھر یہ کلام اکتالیس بار دم کرے، پھر یہی کلام اکیس بار دم کرے، پھر یہ ہی کلام گیارہ بار دم کرے اور مریض کو دن میں کئی بار پانی پلائے، یہ عمل چالیس دن روزانہ پڑھ کر دم کر کے مریض کو پلایا کرے، یہ مرض دور ہو جائے گا، عامل کا نمازی ہونا ضروری ہے اور درود شریف کثرت سے عامل کا پڑھنا ضروری ہے تاکہ زبان میں اثر ہو۔

قسط نمبر: ۱۷۰

انسان اور شیطان کی کشمکش

"سنو اخیاب! جو باغ تم نبوت نام کے شخص سے حاصل نہ کر سکے میں چند دنوں کے اندر اسے حاصل کر کے دکھادوں گی۔" ایزبل وہاں سے اٹھ کر چلی گئی تھی، اپنے کمرۂ خاص میں جانے کے بعد ملکہ ایزبل نے اپنے ہاتھ سے سامریہ کی اس نواحی بستی کے سردار کے نام ایک خط بھیجا، یہ خط اس نے خود ہی لکھا تھا، لیکن اس نے یہ ظاہر کیا تھا کہ یہ خط اخیاب نے لکھا ہے اور اس خط کے نیچے اخیاب کی مہر لگادی تھی اور یہ خط تہہ کر کے اس نے اپنے ایک ملازم کے ہاتھ یزرعیل نام کی اس بستی کے سردار کے نام بھجوادیا تھا، اس خط میں ایزبل نے لکھا تھا کہ اپنے سرکردہ لوگوں اور دیگر افراد کو اپنی بستی کے باہر ایک چوٹی پر جمع کرو پھر بستی سے دو ایسے شریر آدمی چنو جو جھوٹی گواہیاں دینے میں ماہر ہوں، پھر نبوت نام کے اس آدمی کو ان سرکردہ لوگوں کے سامنے لاؤ جس کا باغ ہمارے محل سے متصل ہے اور اس پر یہ الزام لگاؤ کہ اس نے خدا اور اپنے بادشاہ اخیاب پر لعنت کی ہے وہ شخص جو جھوٹی گواہیاں دینے کے عادی ہوں، وہ یہ گواہی دیں گے کہ ہاں اس نے ان کے سامنے خدا اور اخیاب پر لعنت کی ہے اور جب ایسا ہو جائے تو نبوت کو اس طرح سزا دو کہ اسے کوہستانی سلسلہ کے اوپر کھڑا کر کے اس طرح سنگسار کرو کہ وہ اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔"

جب بادشاہ کا یہ ملازم ایزبل کا خط لے کر یزرعیل کے سردار کے پاس پہنچا تو وہ بستی کے سرکردہ لوگوں اور سرداروں کو لے کر بستی سے باہر ایک کوہستانی سلسلہ پر گیا، ساتھ ہی اس نے دو شریر آدمیوں کا بندوبست کیا جو نبوت کے خلاف جھوٹی گواہی دینے پر آمادہ ہو گئے تھے پھر اس نے یزرعیل کے سرداروں اور سرکردہ لوگوں کے سامنے یہ الزام لگایا کہ اس نے اپنے خدا اور بادشاہ اخیاب پر لعنت کی ہے۔

نبوت نے جب اس الزام سے انکار کیا تو جن دو شریر شخصوں کو جھوٹی گواہی دینے پر تیار کیا تھا انہوں نے نبوت کے خلاف جھوٹی گواہی دی، اس طرح نبوت کو سارے لوگوں کے سامنے اس کوہستانی سلسلہ پر سنگسار کر کے اس کا خاتمہ کر دیا گیا۔ اس طرح نبوت کے خاتمے کے بعد اخیاب اور ایزبل نے اس باغ پر قبضہ کر لیا تھا۔

اس حادثہ کے چند روز بعد خدا کے نبی الیاس علیہ السلام اچانک اخیاب کے سامنے آ کھڑے ہوئے اس وقت اخیاب اپنے محل سے متصل باغ میں اکیلا چہل قدمی کر رہا تھا، اپنے سامنے اچانک الیاس علیہ السلام کو دیکھ کر پریشان ہو گیا تھا پھر اس نے الیاس علیہ السلام کو مخاطب کرنے میں پہل کرتے ہوئے کہا۔

"اے اللہ کے بندے! مجھ سے کوئی جرم، کوئی غلطی ہوئی ہے جس کی سزا دینے کے لئے آپ یہاں تشریف لائے ہیں۔" اس پر الیاس علیہ السلام، اخیاب کو تنبیہ کرنے کے انداز میں کہنے لگے۔

"سنو اخیاب! تو نے یزرعیل کے رہنے والے نبوت کو اپنے ملازموں کے ذریعہ اس لئے بلایا تھا کہ تیرے محل سے متصل باغ تیرے ہاتھ فروخت کر دے لیکن اس نے وہ باغ جو اس کے باپ دادا کی نشانی تھی تیرے ہاتھ فروخت کرنے سے انکار کر دیا، تجھے بڑا صدمہ اور رنج ہوا لیکن تیری بیوی نے نبوت کی اس حرکت کو اپنے بے عزتی جانا، وہ حرکت میں آئی اور اس نے ایک خط یزرعیل کے سردار کے نام لکھا اور اس میں یہ ساز باز کی کہ نبوت پر یہ الزام لگایا جائے کہ اس نے خداوند اور وقت کے بادشاہ پر لعنت کی ہے اور ایزبل نے یزرعیل کے سرداروں کو یہ بھی لکھا کہ اس دو گواہ بھی کھڑے کئے جائیں، ان سرداروں نے ایسا ہی کیا، اس پر جرم ثابت کیا اور اسے سنگسار کر دیا اور اس کی لاش کو کتے کھا بھنبھوڑ گئے ہیں۔ اے بادشاہ! تم نے اس کی موت کے بعد اس کے باغ پر قبضہ کر لیا، پر اے بادشاہ میں تم کو تنبیہ کرتا ہوں کہ جس طرح نبوت کا خون یزرعیل کی بستی سے باہر کتوں نے چاٹا تھا ایسے ہی تیرا خون کتے چاٹیں گے، تیری

ہوئی جس نے اس جرم کا ارتکاب کیا وہ بھی شہر کی فصیل کے باہر ماری جائے گی اور اس کا خون بھی کتے چاٹیں گے۔"

الیاس علیہ السلام کی زبان سے اپنے متعلق یہ گفتگو سن کر اخیاب نہ صرف یہ کہ خوف سے کانپ اٹھا بلکہ وہ پسینے میں نہا گیا تھا پھر وہ اسی لمحے زمین پر سجدہ ریز ہوگیا اور گڑگڑا کر خدا سے اپنے اور بیوی کے لئے دعا کرنے لگا تھا، پھر وہ کھڑا ہوا اور الیاس علیہ السلام کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔

"اے اللہ کے نیک بندے! میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں نبوت کا یہ باغ اس کے لواحقین کو واپس کردوں گا کہ میری بیوی ایزبل نے جو اسے قتل کرانے کی سازش کی ہے تو میں اس کے لواحقین کو اس کا خون بہا بھی ادا کروں گا۔" اخیاب کی اس گفتگو کے جواب میں الیاسؑ نے کسی قدر پرسکون انداز میں کہا۔

"اے اخیاب! جس طرح تو نے اپنے رب سے رجوع کیا ہے اور توبہ کی ہے اس کے بدلے میں اب تیرا اور تیری بیوی کا خون کتے تو نہ چاٹیں گے پر تو آئندہ محتاط ہوکر رہنا کہ تو خداوند کی طرف رجوع کرنے والا اور نائب بن کر رہنے والا ہے تو خداوند اس دنیا میں ہر دشمن کے خلاف تیری مدد کرے گا اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو سن رکھو، بعل دیوتا کے مندر کے سامنے جو تیرے پجاریوں کا حشر ہوا تھا وہی تیرا ہوگا۔" اس گفتگو کے بعد الیاسؑ وہاں سے چلے گئے تھے۔

الیاس علیہ السلام کے جانے کے بعد سامریہ کا بادشاہ اخیاب مرگیا اور اس کے مرنے کے بعد اخیاب کا بیٹا سامریہ کا حکمراں ہوا۔ سامریہ کی سلطنت کے تخت پر بیٹھتے ہی اخزیاہ چند دن بعد سخت بیمار ہوگیا ،اس نے بہتیرے حکیموں اور طبیبوں کو بلایا پر وہ کسی کے علاج سے بھی اچھا نہ ہوا، تب اس نے بعل دیوتا کے پچاس انتہائی بزرگ اور سرکردہ پجاریوں کو بلایا اور انہیں تاکید کی کہ وہ اپنے دیوتا کے پاس جائیں اور اس سے یہ پوچھیں کہ میں جو بیمار ہوکر بستر سے لگ گیا ہوں تو کیا اس بستر سے بچنے اور اس بستر سے اٹھنے کے میرے کچھ امکانات ہیں۔"

اپنے بادشاہ کا یہ حکم پاکر وہ پجاری کوہستان کرمل پر بعل دیوتا کے مندر کی طرف روانہ ہوگئے تھے۔

ان پجاریوں کے جانے کے تھوڑی دیر بعد اخزیاہ کا نیا حاجب اس کے کمرے میں داخل ہوا اور اس نے بڑے احترام اور بڑی تعظیم میں اسے مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

"اے بادشاہ! آپ نے جن پجاریوں کو بعل دیوتا سے اپنی کیفیت معلوم کرنے کے لئے روانہ کیا ہے، ان پجاریوں کے جانے کے تھوڑی ہی دیر بعد دو اشخاص محل کے صدر دروازے پر نمودار ہوئے، میں نہیں جانتا کہ وہ دونوں کون ہیں، پر انہوں نے مجھے آپ کے نام یہ پیغام دیا کہ سامریہ کے بادشاہ سے کہنا کہ کیا بنی اسرائیل کا کوئی خدا نہیں رہا جو کہ اس نے پجاریوں کو بعل دیوتا سے رجوع کرنے کے لئے بھیجا ہے، مزید یہ بھی کہا کہ خداوند کا حکم یہ ہے کہ سامریہ کا بادشاہ اخزیاہ اسی پلنگ پر مرجائے گا جس پر وہ آج کل لیٹا ہوا ہے۔"

اپنے حاجب کی یہ گفتگو سن کر اخزیاہ پریشان اور فکرمند ہوگیا تھا، تھوڑی دیر تک اس نے سوچا پھر اس نے اپنے حاجب کو مخاطب کرکے پوچھا۔

"جس شخص نے تم سے یہ بات کی ہے اس شخص کی شکل اور حلیہ کیسا تھا۔" اس پر حاجب کہنے لگا۔

"جس شخص نے مجھ سے یہ بات کی وہ بڑے شفاف چہرے والا آدمی تھا، اپنی کمر پر چمڑے کا کمر بند کسے ہوئے تھا۔" اس انکشاف پر اخزیاہ بدک گیا اور حاجب کو مخاطب کرکے کہنے لگا۔

"تم نے میرے سامنے کتنی بڑی بات کا انکشاف کردیا ہے، یہ بات جس شخص نے کی ہے، وہ اللہ کا نبی الیاس علیہ السلام ہے اور اس کے ساتھ اس کا شاگرد الیسع ہوگا، لہٰذا شہر کے سرکردہ لوگوں کو بھجواؤ کہ وہ اسے تلاش کریں اور اس سے میری کیفیت پوچھیں کہ میں اس بیماری سے جانبر ہوں گا یا نہیں۔" اس پر وہ حاجت بڑی تیزی سے باہر نکل گیا۔

اس کے بعد سرکردہ لوگوں کو الیاس علیہ السلام کی تلاش میں روانہ کیا گیا اور شہر سے باہر ایک ٹیلے پر روک کر ان کی منت سماجت کی کہ سامریہ کا بادشاہ جو بیمار ہے اس کے متعلق بتائیں کہ اس کا کیا بنے گا؟" اس پر الیاسؑ کہنے لگے۔

"اے بنی اسرائیل کے لوگو! سنو جو کچھ ہونے والا ہے وہ میرے رب نے مجھے وحی کے ذریعہ بتادیا تھا اور اس کی اطلاع میں نے اس کے حاجب کو کردی تھی۔ اخزیاہ وہ انسان ہے جو اپنے باپ دادا سے بڑھ کر

بعل دیوتا کی پرستش کرتا ہے اور ہر معاملے میں اس پر اعتماد کرتا ہے اور اے بنی اسرائیل کے سرکردہ لوگو! اخزیاہ اس بیماری سے اٹھنے نہ پائے گا اور مر جائے گا اور تم لوگ واپس لوٹ جاؤ اور میری طرف سے اخزیاہ کو اس بات سے آگاہ کرو۔' الیاس علیہ السلام کے اس انکشاف پر بنی اسرائیل کے لوگ واپس لوٹ گئے تھے، جب کہ الیاس علیہ السلام الیسع کے ساتھ آگے بڑھ گئے تھے۔ اس واقعہ کے چند ہی روز بعد اخزیاہ موت کی نیند سو گیا اور اس کے بعد اخزیاہ کا بیٹا یورام سامریہ کا بادشاہ بنا اور بنی اسرائیل پر حکومت کرنے لگا تھا۔

سامریہ سے نکلنے کے بعد الیاس علیہ السلام نواحی علاقے کے ایک ٹیلے پر آئے اور الیسع کو مخاطب کر کے کہنا شروع کیا۔

''اے الیسع مجھے میرے خداوند کی طرف سے یہ حکم ملا کہ میں یردن کی طرف جاؤں، دیکھ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا آخری وقت آن پہنچا ہے اور جو کام میں اپنی زندگی میں کرتا رہا ہوں، دیکھ تو اسے جاری رکھنا۔'' اس پر الیسع نے بڑی رقت آمیز آواز میں الیاس علیہ السلام کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے آقا! میں یہاں نہیں رہوں گا بلکہ میں بھی آپ کے ساتھ یردن کی طرف جاؤں گا۔'' الیاس علیہ السلام اس پر آمادہ ہو گئے وہاں سے وہ دونوں یردن کی طرف روانہ ہو گئے۔

دریائے یردن کے کنارے آ کر الیاسؑ رک گئے، الیسع بھی ان کے قریب آ کر رک گئے اور دیکھنے لگے کہ اب وہ کس ردعمل کا اظہار کرتے ہیں۔ الیسع نے تھوڑی دیر تک الیاسؑ کی طرف سوالیہ انداز میں دیکھا، ایسا لگتا تھا کہ انہیں خداوند کی طرف سے کوئی احکام ملا ہو، پھر انہوں نے جوان کے کندھے پر چادر لٹک رہی تھی، وہ اپنے دائیں ہاتھ میں لی اور اسے زور سے دریائے یردن کی طرف مارا اور اس پر الیسع مبہوت رہ گئے تھے کیوں کہ الیاس علیہ السلام کے دریا پر چادر مارتے ہی دریا بیچ میں سے خشک ہو گیا تھا اور دریا میں ایک راستہ بن گیا تھا جس پر الیاسؑ چلنے لگے تھے، الیسع بھی ان کے پیچھے ہو لئے تھے۔

یوں دونوں نے دریائے یردن کو پار کیا، دوسرے کنارے پر آگے جا کر وہ تھوڑی دور آگے بڑھے تھے کہ آگ کا ایک سخت بگولہ ان کے سامنے نمودار ہوا اور اس بگولے کے باعث الیسع الیاس علیہ السلام سے جدا ہو گئے اور جب وہ آگ کا بگولہ ہٹا تو الیسع نے دیکھا کہ الیاسؑ وہاں نہ تھے، یوں لگتا تھا اس آگ میں انہیں آسمان کی طرف اٹھا لیا گیا تھا، ہاں لیکن ان کی وہ چادر جس کو مار کر دریا میں راستہ بنایا تھا، زمین پر گر گئی تھی۔ الیسع نے بھاگ کر وہ چادر اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لی تھی، یہ اس بات کی نشاندہی تھی کہ جو کام الیاسؑ کو سونپا گیا تھا اس کی ذمہ داری الیسع نے اٹھالی تھی۔ اس واقعہ کے بعد الیسع سامریہ کی سلطنت میں مختلف شہروں اور قصبوں میں گھوم پھر کر لوگوں کو وحدانیت کی تبلیغ کے علاوہ بعل دیوتا سے دور رکھنے کی کوشش کرنے لگے۔

☆ ☆ ☆

یوناف اور بیوسا ایک روز سامریہ شہر کی سرائے میں بیٹھے تھے کہ ابلیکا نے یوناف کی گردن پر لمس دیا اور کہنے لگی۔

''سنو یوناف! سامریہ کی سلطنت میں نیکی کے فروغ کا کام اللہ کے نبی الیاس علیہ السلام کرتے رہے ہیں، اب اسے خداوند کے دوسرے نبی الیسع نے اٹھا لیا ہے، میں سمجھتی ہوں کہ اب اس سرزمین میں ہماری چنداں ضرورت نہیں ہے، لہٰذا ہمیں یمن کا رخ کرنا چاہئے، وہاں ان دنوں سعد ابوکرب حکمراں ہے، وہ بت پرست ہے اور اعلیٰ پائے کا ایک ستارہ شناس ہے، وہ ان دنوں اپنے لشکر کو شہر سے باہر ترتیب دے چکا ہے اور وہ عنقریب مغرب کی طرف کوچ کرنے والا ہے، اس کا ارادہ ہے کہ مغرب کے ممالک میں وہ دور دور تک یلغار کرے اور انہیں اپنے سامنے زیر کرے، لہٰذا اے میرے عزیز آؤ یمن کی طرف کوچ کریں اور ابوکرب کے لشکر میں شامل ہوں، اس کے ساتھ رہیں اور اسے نیکی کی طرف راغب کرنے کی کوشش کریں اور پھر دیکھیں کیا نتائج برآمد ہوتے ہیں۔'' یوناف اور بیوسا نے ابلیکا کی اس تجویز سے اتفاق کیا لہٰذا وہ اپنی سری قوتوں کو حرکت میں لائے اور یمن کی طرف کوچ کر گئے تھے۔

سلیمان علیہ السلام کے بعد ان کی سلطنت دو حصوں میں بٹ کر انتشار کا شکار ہو کر رہ گئی تھی مگر ان کے مقابلے میں ان کی بیوی بلقیس کی سلطنت یمن تقسیم اور انتشار کا شکار نہ ہوئی تھی، بلقیس کے بعد اس کا چچا زاد بھائی ناشر بادشاہ بنا، اہل یمن اور دوسرے باشندوں کو اس نے متحد کر لیا، دشمن سے اپنے رعایا کی حفاظت کی اور مغرب پر حملہ کئے، یہاں تک کہ مغرب میں یہ دور تک آگے نکل گیا اور افریقہ کے صحراؤں میں ایسی

جگہ پہنچ جہاں ریت کے سوا کچھ نہ تھا، راستہ دشوار اور مشکل تھا، اس نے اپنے عزیزوں میں سے ایک شخص شمر کو جو بڑا دلیر اور بے باک تھا، کچھ دستے دے کر ریت کے اس صحرا میں راستہ تلاش کرنے کے لئے آگے بھجوایا مگر وہ ریت کا شکار ہو کر رہ گیا، اس جگہ ناشر نے کانسی اور سونے کا ایک مجسمہ بنوایا اور اس مجسمے کے اوپر اس نے لکھ دیا کہ یہاں میرے آگے کوئی راستہ نہیں ہے، وہاں سے یہ یمن لوٹ آیا تھا۔

ناشر کے بعد شمر یمن کا بادشاہ بنا، اہل یمن کے اندر یہ روایت تھی کہ کہ ان کا جو باشندہ فتوحات کے لئے نہ نکلے، وہ اسے بڑا ست کہہ کر پکارتے تھے، لہٰذا شمر بھی لشکر لے کر فتوحات کے لئے نکلا، یہ پہلے عراق کے مغربی حصوں پر حملہ آور ہوا اور یہ پہلا شخص تھا جس نے اس جگہ کا نام حیرہ رکھا جو بعد میں ایک مشہور شہر کہلایا، بعد میں شمر انبار کے مقام پر دریائے دجلہ کو عبور کرنے کے بعد آگے بڑھا اور آذربائیجان تک اپنی فتوحات کا سلسلہ پھیلاتا چلا گیا۔

یہاں شمر کے پاس ہندوستان کے کچھ تاجر حاضر ہوئے اور انہوں نے تحفہ کے طور پر شمر کو عطر اور ریشم بڑی مقدار میں پیش کیا۔ ان تحفوں کو شمر نے بے حد پسند کیا اور ان تاجروں سے پوچھا ''کہ عطر اور ریشم کہاں کے ہیں۔'' سفیروں نے اس ڈر کے مارے کہ کہیں یہ عطر اور ریشم پسند آنے پر شمر ہندوستان پر حملہ آور ہونے کا ارادہ نہ کرے، انہوں نے کہا۔

''یہ تحفے ہم اس کے لئے چین سے لے کر آئے ہیں۔'' ان تاجروں کے اس انکشاف پر شمر نے چین پر حملہ آور ہونے کا ارادہ کر لیا۔

آذربائیجان سے آگے بڑھتے ہوئے شمر ہندوستان کے راستے تبت سے ہوتا ہوا چین پہنچا، یہاں اس نے چین کے بادشاہ کے ساتھ ایک ہولناک جنگ کی اور اسے شکست دے کر بے پناہ مال و دولت حاصل کیا اور پھر وہ سمرقند کو فتح کرتا ہوا واپس یمن آگیا۔

اس کے بعد اقرن بن شمر یمن کا بادشاہ بنا، اس کی رومنوں کے ساتھ جنگ ہوئی جو بڑی تیزی کے ساتھ اپنی طاقت کو بڑھاتے جا رہے تھے۔ اس اقرن بن شمر نے رومنوں کو بدترین شکست دی تھی، اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا تبع یمن کا بادشاہ بنا، یہ بڑا امن پسند اور پرسکون انسان تھا، جب اس نے کافی عرصہ تک کہیں لشکر کشی نہ کی اور اس کے دور میں جنگ نہ ہوئی تو لوگ اس کے متعلق چہ میگوئیاں کرنے لگے اور اس کا نام موشباں رکھ دیا یعنی اپنی جگہ پر بیٹھا رہنے والا، جب تبع کو خبر ہوئی کہ لوگ اسے موشباں کہنے لگے ہیں تو اس نے لشکر کشی کا ارادہ کر لیا، لہٰذا ایک لشکر لے کر وہ آذربائیجان کے راستے ترکستان اور تبت پر حملہ آور ہوا اور فتوحات حاصل کرتا ہوا آگے تک نکل گیا اور اسی کے زمانہ میں ترکستان میں پہلی بار عرب آباد ہوئے۔

تبع کے مرنے کے بعد کرب یمن کا بادشاہ ہوا، اس نے اپنی سلطنت کے اندر انصاف اور عدل قائم کیا، اس کے زمانہ میں کوئی قابل ذکر کام انجام نہیں دیا گیا تاہم اس کے زمانہ میں یمن کے اندر دور دور تک سلامتی اور امن رہا۔

کرب کے بعد اس کا بیٹا سعد ابوکرب یمن کا بادشاہ بنا، یہ ایک بہترین عالم اور انتہائی دانا شخص تھا، علم نجوم کے حاصل کرنے میں اس نے بڑی مشکل اٹھائی، ملک داری کا کوئی کام یا کوئی سفر یا کوئی جنگ پیش آتی تو زائچے کی بنا پر سب کچھ کرتا، مشکل ترین مہموں کو سر کرنے کا بڑا شوقین تھا، اس نے ارادہ کیا کہ ایک بڑا لشکر لے کر مغرب کی طرف بڑھے اور جہاں تک ہو سکے دور دور تک فتوحات حاصل کرتا چلا جائے، اس مقصد کے لئے اس نے اپنے مرکزی شہر کے باہر ایک بہت بڑا لشکر تیار کیا اور ارادہ کیا کہ اس لشکر کو لے کر وہ مغرب کی طرف کوچ کرے کہ یوناف اور بیوسا اس کے لشکر میں نمودار ہوئے، اس خیمے کی طرف بڑھے جس میں سعد ابوکرب قیام کئے ہوئے تھا۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کا خبرنامہ

چاند میں وہی گھپلے بازی

محمد اجمل مفتاحی

ہاشمی روحانی تحریک کے سربراہ مولانا حسن الہاشمی نے کہا کہ اس سال بھی رمضان کے چاند کے سلسلہ میں بے اعتدالی ہوئی اور ہلال کمیٹی کے ذمہ داروں نے قوم کو گمراہ کیا۔ مولانا نے کہا کہ مدراس، حیدرآباد اور گجرات کے علاقوں میں بدھ کے دن واضح طور پر دکھائی دیا تھا اور بھی کئی مقامات پر بدھ کو چاند نظر آیا، غالباً دارالعلوم دیوبند نے ان ہی علاقوں کی خبروں کو صحیح مان کر ۲۹ کے چاند کا اعلان کر دیا۔ مولانا نے کہا اصولاً چاند بدھ ہی کو نظر آنا تھا کیوں کہ ربیع الثانی اور رمضان ہمیشہ ایک ہی دن شروع ہوتے ہیں۔

جس طرح انگریزی مہینوں میں اپریل اور جولائی ایک دن شروع ہوتے ہیں اور یہ بات بھی تقریباً مسلم ہے کہ 2 شعبان کا جو دن ہوتا ہے وہی دن یکم رمضان کا ہوتا ہے۔ مولانا نے کہا کہ وجہ کچھ بھی رہی ہو لیکن دارالعلوم دیوبند کا 29 کا چاند تسلیم کرنا بالکل درست تھا اور ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو دارالعلوم دیوبند کے موقف کی تائید کرنی چاہئے۔ مولانا نے کہا کہ قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے کہ الشمس والقمر بحسبان چاند اور سورج کا نظام ایک حساب سے چل رہا ہے اس لئے عام طور مسلمانوں اور ہلال کمیٹی کے ذمہ داران کو اس حساب پر بھی نظر ڈالنی چاہئے۔ مولانا نے کہا انگریزی مہینوں میں یکم جنوری کو جو دن ہوتا ہے، دسویں مہینے میں یکم اکتوبر بھی وہی دن ہوتا ہے، اسی طرح ہجری مہینوں میں یکم محرم کو جو دن ہوتا ہے، دسویں مہینے شوال کی پہلی تاریخ کو بھی وہی دن ہوتا ہے۔ اس حساب سے یہ رمضان 30 دن کا ہوگا اور انشاءاللہ عید ہفتہ کے دن کی ہوگی کیوں کہ یکم محرم کو ہفتہ کا دن تھا۔ مولانا نے کہا کہ سعودی عرب کو معیار بنانا اور اپنی سوچ وفکر کو معیار بنانا درست نہیں ہے۔ مولانا نے کہا کہ ہلال کمیٹی کے اکثر لوگ صرف میٹنگ میں ہونے والی بحثوں اور لن ترانیوں پر اکتفا کرنے میں اور چاند دیکھنے کی اور اصولوں کو سمجھنے کی زحمت کوئی نہیں کرتا، نتیجتاً قوم گمراہی کا شکار ہو جاتا۔ مولانا نے کہا کہ دارالعلوم دیوبند کے موقف کی تائید کرتے ہوئے ہندوستان کے مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ شب قدر کا اہتمام 29 کے چاند کے حساب سے کریں ورنہ نقصان اٹھائیں اور شب قدر ضائع ہوگی۔ مولانا نے کہا کہ جن لوگوں نے 29 کا چاند تسلیم نہیں کیا ہے انہیں ایک روزے کی قضا کرنی ہوگی ورنہ آخرت کا نقصان برداشت کرنا پڑے گا۔

کرناٹک میں وزیر اعظم کو کہنا چاہئے تھا نہ خریدوں گا اور نہ خریدنے دوں گا

نئی دہلی (ایجنسی) کرناٹک اسمبلی میں طاقت آزمائی سے پہلے کانگریس نے ایوان کی کاروائی کے لئے لائیو نشریات کے سپریم کورٹ کے فیصلے پر خوشی کا اظہار کیا۔ عدالت نے فیصلے کے بعد کانگریس لیڈر کپل سبھل نے کہا کہ وزیر اعظم کو واضح طور پر کہنا چاہئے تھا کہ نہ خریدوں گا اور نہ خریدنے دوں گا۔ کانگریس پارٹی نے اس بات کو مسترد کر دیا کہ اسمبلی کے غیر مستقل اسپیکر کے جی بوپیا کو ہٹانے کی ان کی مانگ کو عدالت کے ذریعہ خارج کیا جانا ان کے لئے بڑا جھٹکا ہے۔ کانگریس کے سینئر لیڈر کپل سبل نے کہا کہ ان کی پارٹی اعتماد کی تجویز پر ووٹنگ کے عمل میں شفافیت چاہتی تھی اور ایہ لائیو نشریات سے یقینی ہو جائے گا۔ کپل سبل نے آگے کہا کہ وزیر اعظم ہمیشہ کہتے ہیں کہ نہ کھاؤں گا نہ کھانے دوں گا، لیکن آج ان کو یہ کہنا چاہئے تھا کہ نہ خریدوں گا نہ خریدنے دوں گا۔

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE JUNE-JULY 2018

R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

ماہنامہ
طلسماتی دُنیا
اگست، ستمبر، اکتوبر ۲۰۱۸ء
سیاسی مہابھارت کا خطرناک کھیل
روحانی علاج کی حقیقت
جادو کی حقیقت
حاضرات کلمہ طیبہ
RS.30/=

اور ممالک سے
سالانہ زرِتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کوئی کچھ دے نہیں سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

ایڈیٹر
حسن الہاشمی فاضل دارالعلوم دیوبند
موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمرالٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 09359882674

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اظہار بیزاری کرتے ہیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ 'ماہنامہ طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی دیوبند 247554

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI, DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

کیا ہم - اب بھی نہیں جاگیں گے؟

مسجدوں میں عبادتوں کا زور شور اور دعوت کے لئے لوگوں کی چلت پھرت حد سے زیادہ ہے لیکن مسلمان مجموعی حیثیت سے اسلام سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ زکوٰۃ، وراثت اور حقوق العباد میں وہ احتیاط دور دور تک نظر نہیں آتی جو اسلام کا مطلوب ہے۔ اخلاق اور معاملات کی دنیا حد سے زیادہ خراب ہو چکی ہے۔ عامۃ المسلمین خودغرضیوں کا شکار ہیں اور حق کی خاطر کوئی بھی کہیں بھی سر اٹھانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ مسلمانوں کی اکثریت خوفِ خدا اور احتساب آخرت سے بے نیاز ہوتی جا رہی ہے۔ عالم اسلام کی حالات بھی دگرگوں ہیں۔ مسلمانوں میں ایک دوسرے کے ساتھ خیر خواہی کے جذبے ختم ہوتے جا رہے ہیں۔ گذشتہ دنوں شام وغیرہ کے علاقوں میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے گئے اس پر دنیا بھر کے مسلمانوں کی طرف سے احتجاج ضرور ہوا لیکن اتنا احتجاج نہیں ہوا جتنا ہونا چاہئے۔ مسلمانوں کی لاشوں کے انبار لگ گئے۔ بچوں کی چیخیں آسمان سے ٹکرا گئیں، حقیقتاً خون کی ندیاں بہہ گئیں اور دنیا بھر کے مسلمان ایسے بھیانک موقع پر اپنی کسی خوشی اور اپنی کسی تقریب مسرت کی قربانی نہ دے سکے۔ بے شک ایسے لمحوں میں پر مسلمان مظلومین کو امداد بھی پہنچاتے ہیں، ظالموں کے خلاف بیانات بھی جاری کرتے ہیں لیکن وہ سب کچھ نہیں کرتے جو ایسے موقعوں پر کرنا چاہئے اور جب تک دنیا بھر کے مسلمان متحد ہو کر سچ مچ کا احتجاج بلند نہیں کریں گے اور مظلومین کی خاطر وہ قربانیاں نہیں دیں گے جو اسلام کو مطلوب ہیں تب تک دنیا میں مسلمانوں کو عزت نہیں مل سکے گی جو انہیں کبھی حاصل تھی۔ سعودی عرب میں معتدل اسلام کے نام پر جو انقلاب آ رہا ہے وہ بھی تشویشناک ہے۔ سینما گھر بھی کھل گئے ہیں، عورتوں کو ڈرائیوری کرنے کی اجازت دیدی گئی، دیگر عیاشی کے اڈے کھولنے کی تیاریاں ہیں اور قرآن وحدیث میں واضح طور پر تبدیلیاں کرنے کا بھی منصوبہ ہے، یہ سب کچھ اعتدال کے نام پر ہو رہا ہے حالاں کہ اس طرح کے اقدامات افراط وتفریط سے تعلق رکھتے ہیں، انہیں اعتدال کا نام نہیں دیا جا سکتا، اس کے ساتھ افسوس ناک اور خطرناک بات یہ ہے کہ اس اسرائیل سے دوستی بڑھانے کے سلسلے چل رہے ہیں جو اسلام اور مسلمانوں کا کھلا دشمن ہے اور اسلامی اقدار اور اسلامی روایات کا ملیامیٹ کرنے کے منصوبوں پر چل رہا ہے۔ سعودی عرب کے ان اقدامات پر جن سے اسلامی روایات اور اسلامی جذبات واحساسات کا قتل عام ہوتا ہے، عام مسلمان تو کیا مسلمانوں کے معتبر رہنما بھی کچھ بولنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اہل اقتدار سے وفا اور اسلام سے بے وفائی۔ کوئی اچھی بات نہیں ہے۔ خدا ہی جانے کون سی مصلحتیں ہیں یا کون سا ڈر اور خوف ہے کہ علماء بھی چپ سادھے بیٹھے ہیں اور خاص الخاص لوگوں کا بھی حال یہ ہے کہ ٹک ٹک دیدم دم نہ کشیدم۔ ہمارے ملک میں بھی اسلام کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے منصوبوں پر کام ہو رہا ہے۔ موجودہ سرکار اور اس کا ساتھ دینے والے فرقہ پرستوں کے عزائم یہ ہے کہ اذانوں اور عبادتوں پر پابندی لگائی جائے، اسلامی قوانین کو ختم کرنے کے منصوبے ہیں، صرف مغلوں کی تاریخ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کو بولنے کے لئے کتابیں لکھنے کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ سفید کو کالا اور کالے کو سفید ثابت کرنے کے لئے فرقہ پرستوں کی ٹولیاں میدان سیاست میں کود چکی ہیں اور مسلمانوں کا حال یہ ہے کہ وہ خود کو بدلنے کے لئے تیار نہیں ہیں اور اب سب سے زیادہ افسوسناک بات یہ ہے کہ مذہب کے نام پر مسلمانوں کو مذہب سے دور کرنے کی تحریکیں بھی چل رہی ہیں اور علماء اس طرح کی تحریکوں کی پشت پناہی کر کر رہے ہیں۔ ماہ مبارک میں افطار سے پانچ منٹ پہلے مسلمانوں میں ایک دوسرے سے برسرپیکار ہو گئے، ایک دوسرے پر گولیاں چلانا اور شب قدر جو اللہ سے رجوع کرنے کی رات ہے مسلمانوں کا ایک دوسرے سے لڑنا اور ایک دوسرے کی عزتیں اچھالنا اس بات کی کھلی علامت ہے کہ مسلمان رسمی عبادتوں میں لگا ہوا ہے اور خوفِ خدا اور حقیقی اسلامی سے بہت دور ہے۔

علماء کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہوش کے ناخن لیں اور چندہ اور لالچ کی سرگرمیوں سے بلند ہو کر حق کا اور اسلام کا ساتھ دینے کی ٹھان لیں اور مسلمانوں کو حقیقی اسلام سے روشناس کرائیں ورنہ یہ بات یاد رکھیں کہ اسلام کی پسپائی مسلمانوں کی پسپائی ہوگی۔ لاریب حقیقی عزت مسلمانوں ہی کا ورثہ ہے بشرطیکہ وہ مکمل مسلمان ہوں۔ اگر ہمیں حقیقی عزت درکار ہے تو ہمیں مکمل مسلمان بننا پڑے گا اور حقیقی اسلام کی تبلیغ کرنا علماء کی ذمہ داری ہے۔ جب سے علماء اس ذمہ داری سے لاپرواہی برت رہے ہیں، مسلمان دین کے نام پر دھوکہ کھا رہے ہیں، دین کے نام پر گمراہ ہو رہے ہیں، دین اور دینداری کے نام پر اسلامی روایات کا قتل کر رہے ہیں۔ ☆☆☆

مختلف پھول

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ ''قیامت کے روز تمہیں اپنے اپنے ناموں سے پکارا جائے گا اس لئے بہتر نام رکھا کرو؟''

☆ جب تمہاری اولاد بولنے لگے تو اس کو لا الٰہ الا اللہ سکھادو اور جب دودھ کے دانت گر جائیں تو نماز کا حکم دو۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور داہنے ہاتھ سے پیو، اس لئے کہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا ہے اور پیتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

☆ ''جو دستر خوان پر گری ہوئی چیز کو اٹھا کر کھاتا ہے اس کی اولاد حسین وجمیل پیدا ہوتی ہے اور اس سے محتاجی دور کی جاتی ہے۔

☆ پانی چوس چوس کر پیو اور غٹ غٹ کر کے نہ پیو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

☆ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پانی پینے میں تین مرتبہ سانس لیا کرتے تھے اور فرماتے تھے۔

☆ ''اس طرح سے پینا زیادہ خوشگوار ہے اور خوب سیر کرنے والا ہے اور حصول شفا کے لئے اچھا ہے۔

مہکتی باتیں

☆ انسان کو دریا کی طرح سخی، سورج کی طرح شفیق اور زمین کی طرح نرم ہونا چاہئے۔

☆ ناکامی کا خوف ہی ناکامی کا آغاز ہے۔

☆ سوچو خوب سوچو، مگر سوچنے کے بعد جو فیصلہ ہو اٹل ہو۔

☆ برے آدمی اچھی باتوں میں بھی برائی ڈھونڈتے ہیں، جس طرح مکھی سارے خوبصورت جسم کو چھوڑ کر زخم پر بیٹھتی ہے۔

☆ بڑا بننے کے واسطے پہلے چھوٹا ہو، کیوں کہ بڑی بڑی عمارتوں کی بنیاد چھوٹی چھوٹی اینٹوں سے بنی ہوئی ہوتی ہے۔

فکر احساس

☆ جو دوسروں کو شک کی نظر سے دیکھتا ہے وہ حقیقت میں اپنے کردار کی برائیاں دوسروں میں تلاش کرتا ہے۔

☆ محبت بھری نظروں سے دیکھنے والے ضروری نہیں ہے کہ خیر خواہ بھی ہوں۔

☆ انسان کی اس سے بڑی بدبختی اور کیا ہے کہ اسے مستحق انسان پر احسان کرنے کا موقع ملے اور وہ نہ کرے۔

☆ بدترین جھوٹ وہ ہے جس میں کچھ سچ بھی شامل ہو۔

☆ جس کے دل میں احساس نہیں وہ اس اندھیرے غار کی مانند ہے جو سورج کی کرنوں سے محروم رہتا ہے۔

☆ تمہارے پاس تمہاری ضرورت سے زیادہ جو کچھ بھی ہے، وہ دوسروں کی امانت ہے۔

☆ آگ اور جھگڑے میں کودنا بہت آسان ہے لیکن نکلنا بہت مشکل ہے۔

☆ دعائیں اسی وقت کارگر ہوتی ہیں ان کے ساتھ جدوجہد کی کی جائے۔

☆ اچھے ثمرات محنت سے حاصل ہوتے ہیں قسمت سے نہیں۔

باتوں سے خوشبو آئے

☆ بہترین کلام وہ ہے جس سے سننے والے کو ملال نہ ہو۔

☆ آپ کی زندگی کی تصویر آپ خود نہیں بناتے بلکہ آپ کا اخلاق، آپ کی محبتیں بناتی ہیں۔

☆ کوئی چیز بذات خود اچھی یا بری نہیں ہوتی بلکہ یہ سوچ کا معیار ہے جو اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔

☆ جو شخص نصیحت مان لے وہ بعض اوقات اس شخص سے بھی بڑا ہوتا ہے جو نصیحت کرے۔

☆ خاموشی عیب نہیں بلکہ بے وجہ بولنا عیب ہے۔

احساسات

☆ زیادہ غصہ کرنے والے لوگ کبھی صحیح فیصلہ نہیں کر پاتے۔

☆ بڑے آدمی زندگی میں کم اور کتابوں میں زیادہ ملیں گے۔

☆ جو توقع تم دوسرے سے رکھتے ہو اس کی تکمیل تم خود کرو۔

☆ اس دنیا میں دو ہی شخص آپ کو سب سے زیادہ جانتے ہیں ایک وہ جو آپ کو سب سے زیادہ پیار کرتا ہے اور ایک جو آپ سے سب سے زیادہ نفرت کرتا ہے۔

☆ وقت کے پہیے میں آہٹ نہیں ہوتی لہٰذا اس کے گزرنے کا احساس نہیں ہوتا۔

☆ صرف ایک بے وقوف ہی ایک گڑھے میں دو مرتبہ گرتا ہے۔

☆ سائے بیٹھنے والا درخت پر کلہاڑی کی ضرب کبھی نہیں لگائے گا۔

سچ کہتے ہیں

☆ قرآن ایک ایسا دریچہ ہے جس سے ہم اگلی دنیا کو دیکھ سکتے ہیں۔ (امام احمد بن حنبلؒ)

☆ روح ہی جنت ہے، روح ہی جہنم۔ (عمر خیام)

☆ لگن کی بغیر کسی میں بھی عظیم ذہانت پیدا نہیں ہوسکتی۔ (ارسطو)

☆ خاموش رہو یا ایسی بات کہو جو خاموشی سے بہتر ہو۔ (بیکن)

☆ جس طرح چاند کے بغیر رات ادھوری ہے اسی طرح علم کے بغیر ذہن۔ (سرسید احمد خان)

☆ کامیابی کا دارومدار آپ کی محنت اور کوشش پیہم پر ہے۔ (شیکسپئر)

☆ اچھی بات جو بھی کہے غور سے سنو۔ (سقراط)

سوچ و فکر

☆ سچی اقلیت کاذب اکثریت سے بہتر ہے۔

☆ باطن مصروف عبادت ہو تو ظاہر معصومیت کا پیکر بن جاتا ہے۔

☆ کوشش کو اگر ہاتھی کہہ لیا جائے تو نصیب ابابیل کی کنکری ہے۔

☆ طاقت ور انسان کمزور انسان کی عنایات کا نام ہے۔

☆ مخلص کی تعریف ہی یہ ہے کہ آپ کے ساتھ آپ سے زیادہ مہربان ہو۔

☆ ہم جن کو رخصت کرتے ہیں وہی تو ہمارا استقبال کریں گے۔

☆ زمین کا انتقال کراتے کراتے ہمارا انتقال ہوجاتا ہے۔

☆ نیند عابد کو عبادت سے محروم کرتی ہے، گناہگار کو گناہ سے

بچونی ہے۔

☆ بدآدمی بدی نہ کرے تب بھی بد ہے اور نیک آدمی نیکی نہ کرے تب بھی نیک ہے۔

☆ سب سلامت تو ہم سلامت۔

☆ جو ڈرا رہا ہوتا ہے، درحقیقت ڈر رہا ہوتا ہے۔

☆ تحریر ایک خاموش آواز اور قلم ہاتھ کی زبان ہے۔

☆ خوداعتمادی سب سے بڑا راز ہے۔

☆ زبان کی حفاظت دولت سے زیادہ مشکل ہے۔

☆ ٹھنڈی ہواؤں کا کوئی مسکن کوئی گھر نہیں ہوتا۔

☆ محبت بلی کے پاؤں سے آتی ہے اور کتے کی زبان سے جاتی ہے۔

☆ سب سے محبت رکھو، آدھی عقل اسی میں ہے۔

اچھی عادتیں

☆ عبدالمالک بن مروانؒ نے حضرت اسماء بن خارجہؓ سے پوچھا۔ ''مجھے تمہاری بعض عادتیں، بہت اچھی پہنچی ہیں، تم اپنے معمولات بتاؤ''؟

''انہوں نے عذر کردیا کہ میری کیا عادت اچھی ہوسکتی ہے۔ دوسروں کی عادتیں، بہت اچھی ہیں۔''

عبدالمالک نے قسم دے کر پوچھا تو انہوں نے کہا۔

''مجھے تین چیزوں کا ہمیشہ اہتمام رہا، ایک یہ کہ کبھی کسی بیٹھنے والے کی طرف میں نے پاؤں نہیں پھیلایا، دوسرے جب میں نے کھانا پکایا اور اس پر لوگوں کو بلایا تو ان کھانے والوں کا میں نے اپنے اوپر احسان سمجھا، تیسرے جب کسی ضرورت مند نے مجھ سے سوال کیا، میں نے اس کے دینے میں کسی مقدار کو بھی زائد سمجھا نہیں جو کچھ دیا اس کو ہمیشہ کم سمجھتا رہا۔ (فضائل صدقات)

بیٹی

بیٹی قدرت کا اپنے بندوں کے لئے حسین ترین اور انمول تحفہ ہے، جس کا ہر کوئی تمنائی ہے اور جس کی ہر ایک کو ضرورت ہے، بیٹیاں پھولوں کی مانند ہیں، یہ پھول کی ایک ایسی ٹہنی ہے جو جب کٹ کر کسی اور پودے کا حسن بنتی ہے تو نئے گھر میں خوشبوؤں کی بہار لے کر آتی ہے۔

☆ جب ماں بنتی ہے تو اتنی عظیم کہ خدا نے اس کے قدموں تلے جنت رکھ دی ہے، بیٹی جو والدین کے گھر پیدا ہونے پر بیٹی کے نام سے منسوب ہوتی ہے پھر جب گھر میں ایک لڑکی کی پیدائش ہوتی ہے تو اس کی بہن کے روپ سے پہچانی جاتی ہے جب وہ جوان ہوتی ہے تو رشتۂ ازدواج میں باندھ کر ایک بیوی کا روپ دھار لیتی ہے اور پھر جب صاحب اولاد ہوتی ہے تو ماں کے رشتے سے سامنے آتی ہے۔

اس طرح ہر ایک بیٹی پھولوں کی طرح کومل، خوشبوؤں کا ترنگ، چاند کی طرح روشن، کانچ جیسی نازک، شرم وحیا کی پیکر، سازوں کا ترنم، آنکھوں کا نور، حسن کی ملکہ، گفتگو میں انمول ہے اور گھر میں جنت ہے۔

صبر

☆ جس نے مصائب پر صبر کیا اس نے مقصود کو پالیا۔

☆ اپنے نفس کو صبر اور تقویٰ پر مجبور کرو، پھر تم اس فضیلت کو پالوگے، جس کی تم تمنا کرتے ہو۔

☆ وہ شخص کامیاب ہے، جس نے صبر کرنا سیکھا ہے۔

☆ بے صبر ہو کا کفر کے بہت قریب ہوتا ہے۔

☆ اگر دکھ کی رات طویل ہوجائے تو صبر کرو کیونکہ اکثر دیکھا گیا ہے کہ دکھ کا انجام مسرت ہوتا ہے۔

☆ صبر کا انجام بہترین اور غصے کا انجام بدترین ہوتا ہے۔

☆ زمانہ کی گردش سے دل شکستہ ہوکر نہ بیٹھ اس لئے کہ صبر اگرچہ کڑوا مگر اس کا پھل میٹھا ہے۔

☆ بہترین انسان وہ ہے جو خوشحالی کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار اور مصیبت کے وقت صبر اختیار کرے۔

☆ مصائب سے مت گھبرایئے کیوں کہ ستارے اندھیرے میں چمکتے ہیں۔

نیک صلاح

☆ پینا چاہتے ہو تو یاد الٰہی کا شربت پیو۔

☆ آنا چاہتے ہوتو غریبوں کی مدد کو آؤ۔
☆ بولنا چاہتے ہوتو حق بات بولو۔
☆ بچنا چاہتے ہوتو گناہوں سے بچو۔
☆ جانا چاہتے ہوتو حج کو جاؤ۔
☆ چھوڑنا چاہتے ہوتو بری عادتوں کو چھوڑو۔
☆ سننا چاہتے ہوتو دکھیوں کی پکار سنو۔
☆ حاصل کرنا چاہتے ہوتو علم حاصل کرو۔
☆ سیکھنا چاہتے ہوتو ادب وتہذیب سیکھو۔
رونا چاہتے ہوتو اپنے گناہوں پر روؤ۔

نیک اعمال

☆ جسے اس کے اعمال پیچھے ہٹادیں اسے حسب نسب آگے نہیں بڑھا سکتا۔

☆ جسے قریبی چھوڑ دیں اسے بیگانے مل جائیں گے۔

☆ لوگوں سے اس طریقے سے ملو کہ اگر مرجاؤ تو ہم پر روئیں اور زندہ رہوتو تمہارے مشتاق ہوں۔

سنہری باتیں

☆ کچھ نہ کچھ عیب سب میں ہوتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ عقل منداپنے عیب خود محسوس کرلیتا ہے، دنیا محسوس نہیں کرتی۔ اور بے وقوف اپنے عیب خود محسوس نہیں کرتا، دنیا محسوس کرلیتی ہے۔

☆ تمہارا بہترین دوست وہ ہے جو تمہاری کوتاہیوں سے تمہیں آگاہ کرے۔

☆ خوش قسمتی ہر آدمی کا دروازہ کھٹکھٹا کر پوچھتی ہے کہ کیا سمجھداری گھر کے اندر موجود ہے۔

اقوال زریں

☆ جب تم احسان کی تلوار سے کسی کی انا کے سانپ کو زخمی کردو تو پھر لازم ہے کہ اس سے ہوشیار رہو۔

☆ آرام ایک ایسا لفظ ہے جسے بزدلوں نے کشمکش حیات کی تلخیوں سے بچنے کے لئے لغت کی زینت بنادیا ہے۔

☆ حادثات ایک کسوٹی ہے جس پر انسان کی ہمت اور اہلیت کو پرکھا جاتا ہے۔

☆ وہ انسان جس سے ایک عرصہ سے دوستی چلی آرہی ہو اسے ذراسی بات پر رنجیدہ کرنا مناسب نہیں ہے۔

منتخب اشعار

مزہ برسات کا چاہو تو ان آنکھوں میں آبیٹھو
وہ برسوں میں کبھی برسے یہ برسوں سے برستی ہیں

☆

ہر شخص نے پہنا ہے نفرتوں کا لباس
دلوں کے درمیاں آخر یہ فاصلہ کب تک

☆

حسرت سے دیکھتا ہوں ہر اک رہ گزر کو میں
شاید اٹھائے ہاتھ کوئی فاتحہ پڑھے

☆

کہہ رہے ہیں جانور جنگل میں آج
آدمی خونخوار بن کر رہ گیا

☆

جھوٹی شہرت کے لئے یہ ہے مناسب یارو
اپنے اجداد کی میراث گنوادی جائے

☆

دیار زیست میں جہاں منزلیں بھی فرضی ہیں
تمام عمر بھٹکنے کا حوصلہ رکھیو

عورت اور عزت

☆ جب عورت کو عزت نہ ملے تو وہ اپنی ذات کے خول میں بند ہوجاتی ہے اور مرد سمجھتا ہے کہ اس نے عورت کو تسخیر کرلیا ہے، عورت نے اس سے دب کر خاموشی اختیار کرلی ہے لیکن مرد یہ نہیں جانتا کہ یہ خاموشی اس کی ذات کی نفی کے لئے اختیار کی گئی ہے اور اس چپ کے پردے میں فقط چپ "بیزاری بیگانگی" اور مصلحت کے جذبے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا کے خصوصی نمبرات

شائقین کے بے پناہ اصرار پر ایک بار پھر محدود تعداد میں چھاپ لئے گئے ہیں
خصوصی نمبرات کسی تعارف وتعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

جنات نمبر جنات کے موضوع پر ایک تاریخی دستاویز، اشاعت اول ۱۹۹۵ء اب ۲۰۰۴ء میں ساتویں مرتبہ شائع کیا جارہا ہے۔
قیمت -/70 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

شیطان نمبر شیطان نمبر کو عوام وخواص کا زبردست خراج تحسین موصول ہوا اور پہلی بار شیطان سے متعلق بہت سی معلومات ایک جگہ جمع کی گئی ہیں، یہ نمبر پہلی بار ۱۹۹۶ء میں شائع ہوا تھا اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع ہو رہا ہے۔ قیمت -/75 علاوہ محصول ڈاک

جادو ٹونا نمبر جادو کی ستم ظریفیوں سے متعلق ایک قیمتی ذخیرہ۔ یہ نمبر بھی اپنے موضوع پر "حرف آخر" کی حیثیت رکھتا ہے۔ پہلی بار ۱۹۹۷ء میں شائع ہوا تھا۔ اب ۲۰۰۴ء میں پانچویں بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/110 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

ہمزاد نمبر ۲۰۰۱ء میں دو بار شائع ہو چکا ہے، اب ۲۰۰۴ء میں تیسری بار شائع کیا جارہا ہے، یہ نمبر بھی ایک قیمتی دستاویز ہے اور عاملین کے لئے ایک قیمتی تحفہ ہے۔ قیمت -/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

حاضرات نمبر حاضرات نمبر میں تین سو (۳۰۰) سے زائد حاضرات کے نایاب طریقے دئے گئے ہیں، عاملین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۹ء اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

امراض جسمانی نمبر تمام امراض جسمانی کا بذریعۂ روحانی عمل علاج کے حیرتناک مقبولیت اور زبردست کامیابی کی وجہ سے ۲۰۰۲ء کے بعد اب دوسرا ایڈیشن منظر عام پر آگیا ہے۔ قیمت -/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

مؤکلات نمبر مؤکل کی حقیقت کیا ہے؟ مؤکل کی کتنی قسمیں ہیں؟ مؤکل تابع کرنے کے کتنے طریقے ہیں؟ مؤکلات کے موضوع پر ایک حیرت انگیز کارنامہ۔ جو لوگ مؤکل تابع کرنا چاہتے ہیں یا اس کی حقیقت سے آگاہ ہونا چاہتے ہیں وہ مؤکلات نمبر ضرور پڑھیں، ایک تاریخی دستاویز۔ پہلی بار جنوری، فروری ۲۰۰۲ء میں شائع ہوا تھا اب دوسری بار پھر شائع کیا گیا ہے۔ قیمت -/90 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

روحانی ڈاک نمبر تین سو زائد خطوط کے جوابات قارئین کے لئے ایک گراں قدر تحفہ ہے، اشاعت اول ۱۹۹۸ء۔ اب ۲۰۰۴ء میں چوتھی بار شائع کیا جارہا ہے۔ قیمت -/75 روپے (علاوہ محصول ڈاک)

خاص نمبر ۲۰۰۰ء خصوصی مضامین پر مشتمل ایک یادگار دستاویز جو عوام اور عاملین دونوں کے لئے یکساں مفید ہے۔ قیمت -/75 روپے

محبت نمبر ۲۰۰۴ء محبت اور تسخیر کے ایسے قیمتی فارمولے جو لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بھی آپ کسی سے حاصل نہیں کر سکتے سینکڑوں فارمولوں کو "محبت نمبر" میں جمع کر دیا گیا ہے، عاملین کے لئے ایک دولت بے کراں۔ (قیمت -/110 روپے علاوہ محصول ڈاک)

روحانی مسائل نمبر ۲۰۰۵ء اس دنیا میں ہزاروں انسان ہزاروں طرح کے مسائل کا شکار ہیں، ان مسائل سے نجات پانے کے طریقے اور فارمولے اس نمبر میں نقل کئے گئے ہیں، استفادہ کرنے والوں کے لئے ایک لاجواب پیشکش۔ قیمت -/90 روپے علاوہ محصولڈاک

شائقین حضرات فوراً اپنے آرڈر روانہ کریں کیوں کہ نمبرات کی تعداد بہت محدود ہے آرڈر کے ہمراہ 50 روپے آنا ضروری ہیں ورنہ آرڈر کی تعمیل نہ ہو سکے گی

قسط نمبر: ۲۰

ذکر کا ثبوت قرآن حکیم سے

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

کیسی پیاری موت

ہمارے ایک دوست ہیں، حاجی صاحب ہم ان کو کہتے ہیں جامعہ رحمانیہ کے نام سے ایک مدرسہ ان کے زیر سرپرستی چل رہا ہے، اپنے علاقہ کے نواب ہیں، یہ عاجز بخاری شریف کے افتتاح کے لئے یا آخری درس کے لئے وہاں حاضری دیتا رہتا ہے، ایک مرتبہ کہنے لگے کہ حضرت میرا ایک کزن ہے، بڑا لینڈ لارڈ (زمین دار) ہے اور اس پورے علاقہ کا (M.N.A) (ممبر نیشنل اسمبلی) اور وہ پینتیس (۳۵) سال سے ممبر نیشنل اسمبلی مستقل بن رہا ہے، علاقہ کے اندر اتنا اس کا ہولڈ ہے کہ وہ کھمبے کو بھی اپنی طرف سے کھڑا کردے تو لوگ اس کو بھی ووٹ دے کے M.N.A. بنادیں گے، پارٹی یہ ہو یا پارٹی وہ ہو، وہ اکیلا کھڑا ہوتا ہے، آزاد اور ہر دفعہ M.N.A بن جاتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں کوئی کھڑا بھی نہیں ہوتا، عوام اتنا اس کے ساتھ (Atteached) ہیں، بنیادی وجہ کہ وہ اربوں پتی انسان ہے، یہ پورا شہر جو آباد ہوا یہ زمین ان کی ملکیت تھی، انہوں نے بیچی، لوگوں نے خریدی، اب پورے شہر کی زمین جس نے بیچی ہو اس کے چاہنے والے کتنے ہوں گے؟ کہنے لگا کہ مگر ذاتی طور پر وہ بڑا بگڑا ہوا ہے، جوانی میں اس کے والد نے اس کو U.K. تعلیم کے لئے بھیج دیا اور وہاں جاکر وہ بالکل ویسٹرنائز (Westernized) ہوگیا اور جب وہ یہاں واپس آیا تو وہاں کے ماحول کو وہ یہاں خود لے کے آیا، دین سے اس کو کوئی مس نہیں، گھر میں اس نے پینے پلانے کا سسٹم ابھی بھی رکھا ہوا ہے، اس کے پاس دن رات کے مہمان اب بھی آتے رہتے ہیں، اس کی ذاتی زندگی اتنی گندی ہے کہ سوچ بھی نہیں سکتے، لیکن چونکہ مال دار ہے لوگوں کے کام کرواتا ہے، لوگ کہتے ہیں جی اس کی ذاتی زندگی کا وہ جانے ہمارے بیٹے کی نوکری لگوادی، یہ ہماری مصیبت دور کردی، یہ ہمارا کیس ختم کروادیا، چونکہ وہ پبلک کے کام کرواتا ہے تو پبلک ووٹ اسی کو دیتی ہے، میرا جی چاہتا ہے کہ وہ لکھا پڑھا ہے اس وقت اس کی عمر کوئی پینسٹھ سال کے قریب ہوچکی ہے، اگر آپ اس کے ساتھ ملاقات کرلیں تو ہوسکتا ہے اس کی زندگی بدل جائے۔ اس عاجز نے کہا ابھی تو فرصت نہیں واپس جانا ہے، اتنا ہے کہ جب جاؤ اس کو اس عاجز کا سلام پہنچادینا، اگلے سال پھر بخاری شریف کی تقریب کے لئے گئے تو حاجی صاحب بڑے خوش، حضرت میں نے پچھلے سال آپ کے سلام پہنچادیے تھے اور M.N.A. صاحب تھوڑی دیر سوچتے رہے پھر کہنے لگے یار آپ کے پیر صاحب آئیں تو میری بھی ملاقات کروانا، تو حضرت آج تو آپ کی میں نے ضرور ملاقات کروانی ہے، اس عاجز نے کہا کہ ان کے پاس جائیں اور جاکر کہیں اگر میں آپ کو ملنے کے لئے آؤں تو بِئْسَ الْفَقِيْرُ عَلٰى بَابِ الْاَمِيْرِ۔ برا فقیر وہ ہوتا ہے جو کسی امیر کے دروازے پہ چل کر جائے اور اگر آپ ملنے کے لئے آئیں گے تو نِعْمَ الْاَمِيْرُ عَلٰى بَابِ الْفَقِيْرِ، آپ نِعْمَ الْاَمِيْرِ بنیں گے، فقیر کے پاس چل کر آئیں گے اب آپ بتائیں کہ کیا کرنا بہتر ہے، جب حاجی صاحب نے جاکر اس کو کہا تو اس نے کہا اچھا میری پجیرو گاڑی نکالیں، وہ تو وہیں مدرسہ میں ہی آگیا، مدرسہ کے طلبہ نے دیکھا کہ M.N.A. صاحب آگئے، وہ بڑے حیران! کہ اس کا تو دین سے کوئی تعلق ہی نہیں نظر آتا تھا، نہ جمعہ میں، نہ مسجد میں، نہ عید میں، یہ تو بندہ ہی اور طرح کا تھا، خیر مدرسہ میں آیا، اس عاجز کے پاس کمرہ میں بیٹھا، اس عاجز نے اس کے سامنے تھوڑی دیر توبہ استغفار کے عنوان پر بات کی، سنتا رہا، سنتا رہا، پھر کہتا ہے، حضرت! توبہ تو وہ کرے جس کی کچھ نیکیاں ہوں اور کچھ گناہ ہوں اور جس کے پاس ہوں ہی گناہ، نیکی ہو ہی نہیں وہ کیا کرے، اس عاجز نے سمجھایا کہ نہیں آپ کے پاس بھی نیکیاں ہیں، گناہ بھی ہیں، کہنے لگا میں تو نیکی کا کام نہیں کرتا، میں نے کہا دیکھو! نیکی صرف مصلے کے ساتھ وابستہ نہیں ہوتی نیکی کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہے، آپ کے پاس بیوائیں آتی ہیں، آپ ان کو سپورٹ (Support) کرتے ہیں؟ کہنے لگا جی ہاں کرتا ہوں، یتیم بچیوں کی شادیاں کرواتے ہیں؟ جی میں کرتا ہوں، دکھ اور مصیبت زدوں

کی مصیبت دور کرنے میں ان کی مدد کرتے ہیں؟ جی میں کرتا ہوں، یہ کام تو میں بہت کرتا ہوں، میں نے کہا کہ یہ سب نیکی کے کام ہیں، اللہ تعالیٰ نے آپ کو نیکی کے کام کی بھی توفیق دی ہے، بس مصلے کے ساتھ آپ کو لگاؤ نہیں، آپ کی زندگی کی ترتیب ذرا اس وقت تک کافروں والی ہے جو کافر ملکوں میں ہے، مگر چونکہ آپ ابھی کلمہ پر قائم ہیں اس لئے ایمان سلامت ہے۔ آپ خدا کو مانتے ہیں، پیغمبر علیہ السلام کو مانتے ہیں، قرآن کو مانتے ہیں، ملائکہ کو مانتے ہیں، کہنے لگا جی ہاں میرا ایمان تو پکا ہے، میں نے کہا کہ باقی پھر سب غلطیاں معاف ہونے کے قابل ہیں، کہنے لگا جی اچھا پھر میں مجھے بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اس عاجز نے اس کو یہی بیعت کے کلمات پڑھائے اور اس کے قلب پر انگلی رکھ کر اللہ اللہ کی ضرب لگائی اور اس کو کہا کہ بس آپ یہ ذکر، مراقبہ کرنا شروع کر دیں! یہ عاجز واپس آ گیا۔

اب ہوا کیا یہ واپس آ گئے تو ایک رات میں اللہ تعالیٰ نے ان کے دل کی حالت کو بدل دیا، اگلے دن یہ اٹھے اور اپنی بیوی کو کہنے لگے گھر میں جتنی شراب کی بوتلیں پڑی ہیں سب توڑ دو اور شراب گٹر کے اندر بہا دو، بیوی حیران کہ کیسا نصیب والا دن چڑھا کہ میرا میاں آج شراب سے توبہ کر رہا ہے، پھر اس نے اپنی بیوی کو کہا کہ یہ جتنی ماڈل گرل قسم کی لڑکیاں آتی ہیں ان کو کہو کہ آج کے بعد میرے گھر کے دروازے ان کے لئے بند ہیں، وہ بیوی سوچنے لگی کہ میں تو اور دنیا میں آ گئی، میرے سامنے سب کچھ ہوتا تھا میں بول نہیں سکتی تھی، آج میرا میاں ہر ایک سے توبہ کر رہا ہے، چنانچہ اس نے وہ جو آٹھ دس ماڈل قسم کی تھیں ان میں سے ہر ایک کو دس دس لاکھ روپے دے کر ان کو کہا جاؤ اپنا گھر خریدو! اپنا گھر بساؤ آج کے بعد اس گھر میں تمہیں نہیں آنا، ان سے بھی اس نے جان چھڑوالی۔

اب تیسرے دن بیوی کے ساتھ بیٹھا خبریں دیکھ رہا تھا تو ٹی وی پر خبر لگی کہ حج پروازیں شروع ہو چکی ہیں اور حاجی لوگ جا رہے ہیں، اپنی بیوی سے کہتا ہے کہ میری زندگی کے پینسٹھ سال گزر گئے، میں درجنوں مرتبہ یورپ، امریکہ کا چکر لگا کے آیا، مگر آج تک مجھے مکہ مدینہ دیکھنے کی توفیق نہیں ہوئی، میرا دل کرتا ہے میں بھی حج کروں، بیوی نے کہا کہ آپ تو ابھی جا سکتے ہیں، اس میں کیا رکاوٹ ہے، وہیں بیٹھے اس نے منسٹر آف ریلیجس (Minister Religious) کو فون کیا کہ میں جانا چاہتا ہوں، اس نے کہا جناب! آپ پینتیس سال سے M.N.A ہیں، آپ ابھی آئیں ابھی بھیج دیں گے، چنانچہ اس نے اپنا سامان بنایا اور Next Bay اپنے شہر سے اسلام آباد پہنچا، انہوں نے حاجیوں کے ایک گروپ کا اسے امیر بھی بنا دیا اور اس کو روانہ کر دیا، اللہ کی شان دیکھئے! حج کے سفر میں اللہ نے اس کی زندگی بدل دی، لوگ کہتے تھے کہ اس نے وہاں حاجیوں کی اتنی خدمت کی کہ پتہ ہی نہیں چلتا تھا یہ کوئی نواب ہے، یا کسی کا زر خرید غلام ہے، اس نے مٹ کر خدمت کی اس نے، کھانے لا رہا ہے، حالانکہ ہارٹ پیشنٹ (دل) کا مریض بھی تھا، بہر حال جب یہ مدینہ طیبہ جانے لگا تو اس کے دل میں یہ بات آئی کہ میں اللہ کے محبوب کے در پر حاضر ہو رہا ہوں، میں اپنی شکل تو بنا لوں پہنچنے والی، چنانچہ اس نے چہرے کے اوپر داڑھی والی سنت سجانے کی نیت کر لی، اب یہ حج کے بعد واپس آیا، لوگ حیران سر پر ٹوپی، چہرے پر ریش سجی ہے، پانچ وقت کا نمازی بن گیا، اب شہر کے علماء کو پتہ چل گیا تو سب علماء نے مل کر مشورہ کیا کہ پہلے تو ہماری اس سے بنتی نہیں تھی، اب یہ نیک بن گیا، اب ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم چل کر جائیں اور ان کو جا کر مبارکباد دیں، چنانچہ شہر کے تیس پینتیس علماء ان کی ملاقات کے لئے گئے، یہ عصر کی نماز پڑھ کر فارغ ہوئے اتنے میں باہر Bell ہوئی، نوکر سے کہا کہ دیکھو! کون ہے اس نے کہا جی علماء ملنے کے لئے آئے ہیں، چنانچہ Drawing room میں آیا، سب علماء سے گلے ملا اور مل کر کہتا ہے جی آپ بیٹھیں! میں زمزم اور کھجوریں لاتا ہوں، پھر میں آپ کو حج کی کارگزاری سناؤں گا، علماء بیٹھ گئے، گھر آیا بیوی کو کہا کہ اتنے علماء ہیں ان کو زمزم کھجوریں بھیج دو، اس نے کہا بہت اچھا، چنانچہ وہ چھوٹے چھوٹے کپوں میں زمزم ڈالنے لگی، ان کے ہاتھ میں تسبیح، سر پر ٹوپی، یہ اپنے Bed کے اوپر بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگے اللہ کی شان اسی دوران دل کا دورہ پڑا، بیوی زمزم نکال کر فارغ ہوئی تو یہ اللہ کو پیارے ہو چکے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن.

پہلی زندگی دیکھیں کیا تھی اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بیعت کی برکت سے موت کیسی عطا کی، حج کر کے آئے ہیں، معافیاں مانگ آئے ہیں، چہرے پر سنت سجائی، سر پر ٹوپی ہے، باوضو ہیں، عصر کی نماز پڑھی، ہاتھ میں تسبیح ہے اور اس حالت میں ان کو موت آ جاتی ہے۔

بیعت کا ایک انعام

حضرت قاری طیب صاحب کا واقعہ ہے، کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک عورت نے ان سے بیعت کی اور اس کے بعد اس عورت کا ان سے کوئی رابطہ بھی نہ رہا، بیس سال گزر گئے اور بیس سال گزرنے کے بعد جب اس عورت کی وفات کا وقت آیا تو وہ عورت کہتی تھی وہ دیکھو! مولانا بیٹھے ہیں اور مجھے کلمہ پڑھا رہے ہیں، وہ دیکھو! مولانا بیٹھے ہیں کلمہ پڑھا رہے ہیں، دو مرتبہ اس نے کہا اونچی آواز سے کلمہ پڑھا اللہ کو پیاری ہوگئی، تو یہ بیعت کی نسبت کی ایک برکت ہوتی ہے جو بندے کے ایمان کی حفاظت کا سبب بن جاتی ہے۔

خاص رحمت

ہمارے ایک دوست ہیں ان کا جوان بیٹا امریکہ میں اٹھارہ سال کی عمر کو جب پہنچا تو وہاں کے کلبوں میں پھنس گیا، والدین اتنے پریشان کہ کوئی حد نہیں، اب انہوں نے اس عاجز کے سامنے رونا رویا، عاجز نے کہا بھائی جیسا کیسا ہے، بس اس کو بیعت کروادو اور پھر برکت دیکھو نسبت کی کہ کیا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس بچے نے والدین کی بات مان کر بیعت کرلی اور یہ نہ سمجھا کہ میرے ساتھ ہونے والا کیا ہے، اب مشائخ کی دعاؤں میں اس کا حصہ پڑ گیا، اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی دنیا کو بدلنا شروع کیا، ایک سال کے اندر وہ بچہ جو اپنی زبان سے کہتا ہے کہ نیویارک میں میرے پیچھے ایک وقت میں دس دس لڑکیاں ہوتی تھیں، جو مجھے گناہ کی طرف مائل کرتی تھیں، میں ایک کا فون بند کرتا تھا اور دوسری کا Attend کرتا تھا، دوسری کا بند کر کے تیسری کا Attend کرتا تھا اور دس کی دس کو پتہ تھا کہ اس کا دس سے تعلق ہے مگر ہر ایک کوشش کر رہی تھی کہ اس کو وہ اپنا لے، اس گناہ بھری زندگی سے اللہ تعالیٰ نے اس بچے کو توبہ کی توفیق دی، اس وقت ایک دارالعلوم میں رابعہ کے اندر وہ پڑھ کر عالم بن رہا ہے، ایسی زندگیاں اللہ بدلتے ہیں، حالانکہ اٹھارہ سال کی عمر میں ایسی گندی عادتوں میں اور لڑکیوں کے ماحول میں اور وہ بھی انگریز لڑکیاں، انسان کا نکل آنا، یہ تو اللہ تعالیٰ کی کوئی خاص رحمت ہوتی ہے۔

یہ ہمارے مشائخ کی دعائیں ہیں ان لوگوں کے لئے سلسلہ میں جو اوپر لوگ گزرے وہ اللہ کے بڑے مقبول بندے تھے اور انہوں نے قیامت تک آنے والے سلسلہ میں داخل ہونے والے سب لوگوں کے لئے دعائیں کی ہیں، اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کی برکت سے ایمان کی حفاظت فرمالیتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

ادارہ خدمت خلق دیوبند (حکومت سے منظور شدہ)

IDARA KHIDMAT-E-KHALQ (REGD.) DEOBAND

(دائرۂ کارکردگی، آل انڈیا)

گذشتہ ۳۵ برسوں سے بلاتفریق مذہب وملت رفاہی خدمات انجام دے رہا ہے

اغراض ومقاصد

جگہ جگہ اسکولوں اور ہسپتالوں کا قیام، گلی گلی نل لگانے کی اسکیم، غریبوں کے مکانوں کی مرمت، غریب بچوں کے اسکول فیس کی فراہمی، تعلیم وتربیت میں طلباء کی مدد، جو لوگ کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار ہیں ان کی مکمل دستگیری، غریب لڑکیوں کی شادی کا بندوبست، ضرورت مندوں کے لئے چھوٹے چھوٹے روزگار کے لئے مالی امداد، مقدمات، آسمانی آفات اور فسادات سے متاثرین لوگوں کا ہر طرح کا تعاون، معذور اور عمر رسیدہ لوگوں کی حمایت واعانت۔ جو بچے ماں باپ کی غربت کی وجہ سے اپنی تعلیم جاری رکھنے میں پریشان ہوں ان کی مالی سرپرستی وغیرہ۔

دیوبند کی سرزمین پر ایک زچہ خانہ اور ایک بڑے ہسپتال کا منصوبہ بھی زیر غور ہے۔ فاطمہ صنعتی اسکول کے ذریعہ لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کو مزید استحکام دینے کا پروگرام ہے۔ تعلیم بالغان کے ذریعہ عام لوگوں کو دینی ودنیاوی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کے لئے ایک بڑے تعلیمی مرکز کی بنیاد ڈالنے کا ارادہ ہے اور ایک روحانی ہوسپٹل کا قیام زیر غور ہے۔ جس کی ابتدائی کوششیں شروع ہوچکی ہیں۔

ادارہ خدمت خلق اپنی نوعیت کا واحد ادارہ ہے جو ۳۵ سالوں سے خاموشی کے ساتھ بلاتفریق مذہب وملت اللہ کے بندوں کی بے لوث خدمات میں مصروف ہے۔ ملی ہمدردی اور بھائی چارے کو فروغ دینے کے واسطے سے اور حصول ثواب کے لئے اس ادارہ کی مدد کرکے انسانیت نوازی کا ثبوت دیں اور ثواب دارین حاصل کریں۔

ادارہ خدمت خلق اکاؤنٹ نمبر 019101001186 بینک ICICI (برانچ سہارنپور)

IFSC CODE No. ICIC0000191

ڈرافٹ اور چیک پر صرف یہ لکھیں۔ IDARA KHIDMAT-E- KHALQ

رقم اکاؤنٹ میں آن لائن بھی ڈالی جاسکتی ہے لیکن ڈالنے کے بعد بذریعہ ای میل اطلاع ضرور دیں تاکہ رسید جاری کی جاسکے۔ ہمارا ای میل نمبر idarakhidmatekhalq979@gmail.com آپ کی توجہ اور کرم فرمائی کا انتظار رہے گا۔

ویب سائٹ: www.ikkdbd.in

اعلان کنندہ: (رجسٹرڈ کمیٹی) ادارہ خدمت خلق دیوبند

پن کوڈ 247554 فون نمبر 09897916786

قسط نمبر: ۱۶

اسم اعظم

حسن الہاشمی

اسم اعظم کی تحقیق کے ضمن میں حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک عورت کو دیکھا کہ وہ ایک ادنی کپڑے میں ملبوس تھی۔ میں نے اس سے کہا کہ عورتوں کے لئے زیبا نہیں کہ وہ گھروں سے نکلیں اور سیاحت وچہل قدمی میں دلچسپی رکھیں۔ اس نے جواب دیا، تو مغرور ہے، تجھے اپنے تقوے پر ناز ہے تو مجھ سے دور ہو جا۔ کیا تو اللہ کی کتاب نہیں پڑھتا، میں نے کہا، میں پڑھتا ہوں۔ اس عورت نے کہا تو پھر پڑھ۔ اس کے بعد اس نے یہ آیت پڑھی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی زمین وسیع نہیں تھی کہ تو مہاجرت کرتا، مجھے معلوم ہوا ہے کہ ساری زمین علم سے بھری ہوئی ہے۔ حضرت ذوالنون مصریؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ تم نے اللہ تعالیٰ کو کس چیز سے پہچانا! کہنے لگی، کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ ہی سے پہچانا اور غیر اللہ کو اللہ کے نور سے پہچانا۔ میں نے پوچھا کہ اللہ کا اسم اعظم کیا ہے؟ کہنے لگے وہ اللہ ہی ہے، اس نے زور دے کر کہا کہ اللہ ہی اسم اعظم ہے، اس نام کو تمام اسماءِ الٰہی پر برتری حاصل ہے۔

غنیۃ الطالبین میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسم اعظم ''اللہ'' ہے لیکن اس نام کو پکارنے کی شرط یہ ہے کہ جب کوئی بندہ اس نام کو پکارے اور اس نام کا ورد کرے تو اس کے دل میں اس نام کے سوا کچھ نہ ہو اور اس نام کا احترام اس درجہ ہو کہ تصورات میں بھی اس سے بڑا کوئی نہ ہو اور دل میں یہ یقین بھی موجود ہے کہ دنیا کا ہر خوف اور ڈر اس نام کی برکت سے ختم ہو جاتا ہے اور بندہ صرف اللہ سے ڈرتا ہے اور خوف صرف اس کے احتساب سے ہو، باقی تمام خوف اور ڈر بندے کے دل میں ہیچ ہوں۔

حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں کہ یہ کائنات صرف اسم ''اللہ'' کی برکت سے چل رہے ہیں اور جب کوئی اس نام کا نام لینے والا نہیں رہے گا تو پھر یہ کائنات بھی نہیں رہے گی۔

مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اس دنیا میں ایک شخص بھی اللہ اللہ کہنے والا ہوگا۔

علامہ شامیؒ اپنی مشہور تصنیف شامی میں فرماتے ہیں کہ ''اللہ'' ہی اسم اعظم ہے اور یہی نام اللہ کا ذاتی نام ہے، باقی تمام نام صفاتی ہیں، لہٰذا اس نام میں تمام عظمتیں موجود ہیں۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص بحالت وضو کسی کاغذ پر ۳ بار اللہ لکھے پھر اس کو عقیدت کی نگاہ سے دیکھے پھر آنکھیں بند کر کے یہ تصور کرے کہ دنیا میں اللہ کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس کے دل میں بھی اللہ کے سوا کچھ نہیں ہے تو اس کو ایسا سکون حاصل ہوگا کہ جو کسی عبادت سے بھی نہیں حاصل ہو سکتا اگر اس عمل کو لگاتار ۴۰ دن تک کرے تو دولت روحانیت اور دولت ولایت حاصل ہو۔

اگر کوئی شخص کسی پریشانی میں مبتلا ہو تو اس کو چاہئے مکمل تنہائی میں پاک صاف لباس پہن کر بحالت وضو دو سو مرتبہ ''اللہ'' کہے اور اپنی آنکھوں میں آنسو لانے کی کوشش کرے، انشاء اللہ اس کی ہر پریشانی ختم ہوں گی۔

بزرگوں نے فرمایا ہے کہ کسی بھی بیماری سے نجات حاصل کرنے کے لئے جمعہ کے دن عصر کی نماز کے بعد نہایت یکسوئی کے ساتھ اللہ کا ذکر اذان مغرب تک کرے، اذان شروع ہونے پر دعا کرے۔ اس عمل کو چار جمعوں تک کرے، انشاء اللہ کیسی بھی بیماری ہوگی اس سے نجات مل جائے گی۔

اکابرین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر پانچوں وقت کی نماز کے بعد یعنی فرض نماز کے بعد ۶۶ مرتبہ ''یا اللہ'' پڑھنے کا معمول بنالے تو زندگی کے تمام مسائل میں کامیابی ملتی ہے اور تمام الجھنوں اور پیچیدگیوں سے نجات حاصل ہوتی ہے اور گھر میں امن وامان برقرار رہتا ہے اور خیر وبرکت کا نزول ہوتا ہے۔

(باقی اگلے شمارے میں)

☆☆☆

حاضرات کلمہ طیبہ

کلمہ طیبہ:۔ حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، اگر تمام آسمان وزمین اور جولوگ ان کے درمیان میں ہیں اور وہ سب کچھ جو ان کے نیچے ہیں، وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا اقرار دوسرے پلڑے میں تو وہی تول میں بڑھ جائے گا۔ اگر اہل ایمان اس عظیم اسم کا ورد بنالے تو اسے نہ دنیا میں کوئی رنج وفکر رہے اور نہ آخرت میں کوئی غم ۔ یہ حاضرات اسی کلمہ کی برکت ہے۔ اگر بندہ خدا مومن تمام شرائط کے ساتھ اس عمل کو کرے گا تو یقیناً کامیابی ہوگی۔ ہر عمل کے لئے قواعد وضوابط، زکوٰۃ لازمی ہوتی ہیں کچھ عمل البتہ ایسے بھی ہوتے ہیں جو صوم وصلوٰۃ کے پابند حضرات بغیر زکوٰۃ بھی کرسکتے ہیں۔

حاضرات کلمہ طیبہ: اس کے لئے ضروری ہے کہ آپ حاضرات کا عمل شروع کرنے سے پہلے اپنے پاس پانچ عدد گلاب جامن، دو عدد گلاب کے پھول ایک پلیٹ میں رکھیں اور کوئی اچھی سی خوشبو والی اگربتی بخور کے طور پر سلگایئے۔ جب تک سوال وجواب کا سلسلہ جاری ہے اگربتی سلگتی رہنی چاہئے۔ اللہ ہی قوت والا ہے۔ حاضرات آپ سات تا بارہ سال کے لڑکے یا لڑکی پر بلائیں۔ جب آپ کو حاضرات بلانی ہو تو آپ اپنے منتخب بچے کو نہلا دھلا کر پاک صاف کپڑے پہنا کر اپنے روبرو بٹھائیں اور اس سے کہیں کہ وہ آنکھیں بند کرلے اور خود مندرجہ ذیل پڑھیں۔ یہ عمل صرف ایک بار پڑھنا ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسے کئی بار پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ ۔اس کے بعد بچے سے مندرجہ ذیل الفاظ تین مرتبہ دہرائیں۔ اے اللہ اپنے نور سے اندھیرے میں اجالا کردے۔

چند لمحے بعد آپ بچے سے معلوم کریں اجالا ہوا یا نہیں۔ اگر بچہ ہاں میں جواب دے تو مذکورہ بالا طریقے سے عمل دوبارہ پڑھ کر بچے پر دم کریں۔ کبھی کبھار ایسا بھی ہوتا ہے کہ اس عمل کو دو تین بار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن اس میں گھبرانے یا مایوس ہونے کی قطعی ضرورت نہیں۔ جب بچہ بتائے کہ اجالا ہوگیا ہے تو عامل کو چاہئے کہ اس ترتیب سے اپنا عمل جاری رکھے۔ عامل بچے سے کہے کہ جھاڑو کش سے کہہ کہ یہاں جھاڑو لگائے۔ جب جھاڑو کش صفائی کرکے چلا جائے تو پھر ماشکی کو بلائیں کہ وہ چھڑکاؤ کرے۔ جب ماشکی اپنا کام کرکے جاچکے تو کہیں دریاں بچھاؤ۔ تخت شاہی لیکر آؤ، درباری حاضر ہوں۔ اس کے بعد کہیں کہ شہنشاہ معظم کو بلاؤ کہ وہ تخت پر رونق افروز ہوں اور دربار لگائیں۔

جب شہنشاہ معظم تخت پر بیٹھ جائیں تو عامل بچے کے ذریعہ انہیں سلام عرض کرے۔ جب شہنشاہ معظم کی جانب سے سلام کا جواب مل جائے تو عامل فوراً اپنا مدعا بیان کرے جو بھی سوال پوچھنے ہوں پوچھیں۔ اگر آپ کے سوال کا جواب تسلی بخش نہ ہو یا خاموشی ہو تو عامل کو چاہئے کہ شہنشاہ معظم سے بچہ کے معرفت معلوم کرے۔ شہنشاہ معظم ناراض ہیں تو لال جھنڈا دکھائیں اور اگر ناراض نہ ہوں تو ہرا جھنڈا دکھائیں۔ اگر لال جھنڈا نظر آئے تو حاضرات (شہنشاہ معظم کے شکریہ کے ساتھ) ختم کردیں۔ عمل کو اس وقت دوبارہ نہ دہرائیں۔ اگر ہرا جھنڈا نظر آئے تو تسلی رکھیں اور حاضرات جاری رکھیں۔ آپ کو آپ کے سوالوں کا جواب چند لمحے میں مل جائے گا۔ جب آپ کو جواب مل جائے تو سوال وجواب کا سلسلہ ختم ہوجائے تو شہنشاہ معظم کا شکریہ ادا کریں اور انہیں سلام عرض کریں اور رخصت دیدیں۔ لیجئے حاضرات تمام ہوئی۔ حاضرات ختم کرنے پر گلاب جامن بچوں میں تقسیم کردیں۔

طریقہ زکوٰۃ: نوچندی جمعرات سے عشاء کے بعد یا فجر کی نماز سے فارغ ہوکر عمل کی تمام شرائط کے ساتھ کلمہ طیبہ کو روزانہ چار سو پچاس مرتبہ اول وآخر ۳۳،۳۳ مرتبہ درود شریف پڑھیں۔ یہ عمل اکیس یوم کا ہے جس میں آخری روز ۲۶۰۰ بار کلمہ طیبہ پڑھیں۔ سوا کلو گلاب جامن پر نبی پاک ﷺ اور تمام انبیاء اور اولیا کرام کی فاتحہ دیکر بچوں میں تقسیم کردیں۔ عمل کے دوران کوئی بھی خوشبو کا بخور ضرور سلگائیں۔ لیجئے زکوٰۃ ادا ہوگئی لیکن عمل کا قائم ومضبوط رکھنے کے لئے ہر نماز کے بعد جس قدر آپ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں۔ تعداد کی کوئی قید نہیں۔

روحانی علاج ایک حقیقت

یا اللہُ: جو شخص بوقت زوال یا بوقت زوال آفتاب یا آخر ثلث شب میں چھ سو ساٹھ مرتبہ کہے جو حاجت ہو روا ہوگی۔

اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ: ہر نماز واجب کے بعد اگر سو مرتبہ پڑھے تو لطف الٰہی شامل ہو۔

یا مالکُ: جو شخص یہ اسم ہر روز چونسٹھ بار پڑھے اور اس کی مداومت رکھے تو اس کی ملک کو زوال نہ ہوگا۔

یا قدُّوسُ: اگر بروز جمعہ ایک سو ستر دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے تو دل بدخصلتوں سے پاک ہوگا۔

یا سلامُ: اگر سو مرتبہ بیمار پڑھے تو شفاء ہوگی۔

یا مؤمنُ: اگر ایک سو چھتیس مرتبہ پڑھے تو جن وانس کے شر سے امان خدا میں رہے۔

یا مُھیمنُ: جو شخص اس اسم کو ایک سو پچیس بار پڑھے تو اس کا باطن صاف ہو۔

یا عزیزُ: اگر چالیس روز تک ہر روز چالیس مرتبہ پڑھے تو کبھی محتاج نہ ہو۔

یا جبّارُ: اگر ہر روز اکیس مرتبہ پڑھے تو ظالموں کے ظلم سے بے خوف ہو۔

یا مُتکبرُ: اگر اس اسم کو کسی جابر کی سامنے پڑھے تو وہ جابر ذلیل ہو۔

یا خالقُ: جو اس کی مداومت رکھے تو اس کا دل نورانی ہو۔

یا باریُ: جو اس اسم کو بہت پڑھے تو اس کا جسم قبر میں بوسیدہ نہ ہوگا۔

یا مُصوّرُ: جو عورت اول سات روزے رکھے اور بعدہٗ اس اسم کو پاک سیاہی سے لکھے، لکھتے وقت بھی تیرہ مرتبہ اس اسم کو پڑھے اور دھو کر پیئے تو خداوند عالم اسے فرزند عنایت فرمائے گا۔

یا غفّارُ: بوقت نماز جمعہ اگر سو مرتبہ پڑھے تو اس کے گناہ معاف ہوں۔

یا قھّارُ: جو شخص اس اسم کو بہت پڑھے تو دل سے حب دنیا دور ہوگی۔

یا وھّابُ: اگر سجدہ میں چودہ بار یہ اسم پڑھے تو غنی ہوگا۔ اگر آخر شب سر برہنہ کرلے اور ہاتھ بلند کر کے سو بار کہے تو حاجت روا ہو اور فقر زائل ہو۔

یا رزّاقُ: یہ اسم جو بہت پڑھے تو روزی میں برکت ہو۔

یا فتّاحُ: بعد نماز صبح سینہ پر ہاتھ رکھ کر ستر مرتبہ پڑھے تو اس کے دل سے حجاب برطرف ہوں۔

یا عالمُ الغیبُ: اگر بعد نماز سو بار پڑھے تو غیب کی باتیں ظاہر ہوں گی۔

یا حافظُ: اگر ستر مرتبہ پڑھے تو ظالموں کا شر دفع ہو۔

یا رافعُ: بعد نماز ظہر سو بار پڑھنا مرتبے کو بلند کرتا ہے۔

یا سمیعُ: جو اس کو بہت پڑھے عنایت خدا شامل حال ہو۔

یا لطیفُ: اگر کسی مشکل کے وقت اس اسم کو پڑھے تو جلد نجات ہو۔

یا غفورُ: جو اس کو بکثرت پڑھے تو وساوس دل سے دور ہو۔

یا حیُّ: اگر بیمار پر دم کریں تو باذن خدا تندرست ہو جائے گا۔

یا واحدُ: اگر کھانے پر پڑھ کر کھائے تو دل نورانی ہوگا۔

یا احدُ: اگر خلوت میں ہزار مرتبہ پڑھے تو ملائکہ کا مشاہدہ کرے۔

یا صمدُ: اس اسم کے پڑھنے والے کو کبھی بھوک کی تکلیف نہ ہوگا۔

یا توّابُ: اگر بہت پڑھے تو توبہ قبول ہوگی۔

یا مُنتقمُ: اگر بہت پڑھے تو شر دشمن سے محفوظ رہے گا۔

یا رؤفُ: اگر ظالم کے پاس پڑھیں تو ظالم ذلیل ہوگا۔

یا سبُّوحُ: بعد نماز جمعہ اگر یہ اسم روٹی پر لکھ کر کھائے تو متقی ہو۔

یا مانعُ: سوتے وقت بہت پڑھے تو قرض ادا ہوگا۔

یا ھادیُ: جو اس اسم کو بکثرت پڑھے تو معرفت خدا حاصل ہوگی۔

یا بدیعُ: اگر کوئی ہزار مرتبہ پڑھے تو حاجت پوری ہوگی۔

قرانی عملیات

نام مرض	نسخہ نورانی	طریقہ استعمال
اسقاط حمل	سورۃ یٰسین مکمل	سات تار نیلا دھاگہ قد عورت کے برابر لیکر مکمل پڑھو اور ہر مبین پر دھاگہ کو گرہ دو پھر عورت کے گلے میں ڈالو۔ بچہ پیدا ہونے پر بچے کے گلے میں ڈالو۔
اولاد نرینہ	پ ۱۲ سورۂ یوسف مکمل	مکمل سورۃ کو لکھ کر ایام حمل میں عورت کے گلے میں ڈالے۔ اور روزانہ تلاوت کرے۔
اٹھرا	سورہ مومنون مکمل اور سورۃ الکوثر مکمل	ایک بوتل سادہ پانی پر پیر کی صبح کو ۷، مرتبہ دم کر کے رکھ لیں اور رات کو سوتے وقت دو چار گھونٹ پی لیں۔
چیچک	سورۃ کوثر مکمل	سات عدد چاول لیکر ہر چاول پر ایک دفعہ دم کریں وباء سے پہلے یا بعد کھلائیں شفاء ہوگی
خسرہ	سورۃ فاتحہ مکمل	سات بار پڑھ کر دم کریں اور پانی دم کر کے پلائیں
خارش	سورۃ القدر مکمل	خارش خشک یا تر ہو پانی پر دم کر کے پلائیں اور تیل پر دوبارہ پڑھ کر مالش کریں۔
برص سفید داغ	سورۃ بقرہ آیت نمبر ۲۵۹	کھونچی کے تیل پر دم کر کے مالش کریں۔
درد پاء	سورۃ کہف آیت نمبر ۲۷	یہ درد پاء کے لئے مجرب ہے۔ ۷ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
امراض قلب و معدہ	سورۃ انبیاء آیت نمبر ۸۷، ۸۸	یہ آیات امراض قلب و معدہ کے لئے اکسیر ہیں ۷ مرتبہ پانی پر دم کریں۔ سورۃ فاتحہ بھی پڑھیں۔
نظر بد	سورۂ ن و سورۃ قلم آخری	۲،۲ آیات کو لکھ کر بچے کے گلے میں ڈالیں۔
بواسیر	سورۃ اعلیٰ مکمل	ہر نماز کے بعد پڑھا کریں صحت ہوگی۔
احتلام	سورۃ طارق مکمل	سونے سے پہلے سورۃ مبارکہ کو پڑھ کر سو جائیں۔
بہرہ پن	سورۃ حشر کی آیات نمبر ۲۱ تا ۲۴	متاثرہ کان پر ان آیات مبارکہ کو ۶۶ مرتبہ پڑھ کر دم کریں۔
جنسی کمزوری	سورۃ دھر پہلی ۵ آیات	روزانہ ۱۰۱ مرتبہ پانی پر دم کر کے پیا کریں۔
درد سینہ و دل	سورہ الم نشرح مکمل	اس سورۃ مبارکہ کو ۱۲ مرتبہ روزانہ سینہ پر دم کریں۔
شوگر	سورۂ رحمٰن مکمل	پانچ مرتبہ پڑھ کر رات کے باسی ڈھکا ہوا پانی پر دم کر کے پیا جائے۔ ۴۰ دن کرنا ہے۔
رسولی	سورۃ انشقاق	کو مکمل پڑھیں اور رسولی پر دم کریں ایسا پانچ دن کرنا ہے۔
گردہ کی تکلیف یا ناکارہ ہونا	سورۃ تکاثر	مکمل کو ۱۲ روز تک مریض پر دم کریں ایسا پانچ دن کریں اور پلائیں۔

مستقل عنوان

حسن الہاشمی فاضل دار العلوم دیوبند

مفت

روحانی ڈاک

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

چند سوالات طالب علمانہ

سوال از: عابد علی۔

امید ہے آپ بالکل خیریت سے ہوں گے، یہ خط لکھنے کا مقصد یہ تھا کہ میرے کچھ سوالات ہیں عملیات سے متعلق اگر جواب دیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی اور میں آپ کا ہمیشہ مشکور رہوں گا۔

اگر کسی شخص کا ستارہ زحل ہو تو اس کے لئے عمل خیر کا نقش ساعت زحل میں تیار کرنے سے زیادہ قوی ہوگا یا ساعت مشتری وشمس میں نقش تیار کرنے سے تثلیث کی نظر سعد ہوتی ہے تو کیا اگر تثلیث کے دوران کسی نحس ساعت میں اعمال خیر کئے جائیں تو کیا عمل یا نقش کامیاب یا پر تاثیر ہوں گے۔

جلالی پرہیز کے دوران اپنی اہلیہ کے ہاتھوں سے بنا ہوا کھانا کھاسکتے ہیں اگر وہ پاکی کی حالت میں کھانا تیار کرے تو۔ جلالی پرہیز کے دوران بازار سے خریدہ ہوا تیل پیکٹ میں آتا ہے وہ استعمال کرسکتے ہیں۔

کون کون سے اعمال ذوجسدین اور منقلب ماہ میں نہیں کرسکتے ہیں؟ کیا قلب القرآن کا وظیفہ رمضان یا شوال میں شروع کیا جاسکتا ہے؟ حصار قطبی کو روز ۷ دفعہ ۴۰ دنوں تک نہ پڑھ کر تین دنوں میں ۳۰۰ بار پڑھ لیا جائے تو کیا اس کی زکوٰۃ ادا ہوگی۔

اگر کوئی تعویذ کی کتاب سے نقش نکالیں یا نقش کا فوٹو کاپی کا استعمال کریں تو اسے پوری طرح پر تاثیر کیسے بنائیں یعنی (Energized) یا (Activate) کیسے کریں۔

حروف سری کیسے معلوم کرتے ہیں؟

العجل الساعہ الوحا کے لفظی معنی کیا ہوتے ہیں؟

عنصر یا مزاج معلوم کرنے کا طریقہ کیا ہے؟ نام کے کل اعداد کو جمع کرکے ۴ سے تقسیم کرکے ایک بچے تو آتشی، ۲ بچے تو بادی وغیرہ وغیرہ یا نام کے حروف میں جس عنصر کے حروف کے اعداد زیادہ ہوں وہی اس کا عنصر ہوگا، دونوں میں کونسا صحیح ہے۔

مجھے پوری کتاب عامل کامل، شمع شبستان رضا، عالم حاضرات، محفل حاضرات، حاضرات کی دنیا، بیاض عملیات، کرشمہ مؤکلات: آپ کی تمام کتب، نمبرات اور ماہانہ کی مکمل اور مخصوص اجازت چاہئے تاکہ ان میں سے میں اپنی استعداد کے مطابق عمل کرسکوں، وعدہ ہے کہ صرف جائز اور اچھے کاموں کے لئے ہی اللہ کی اس نعمت کا استعمال کروں گا لوگوں کی بھلائی کے لئے، مسلمانوں کی بھلائی کے لئے، خود بھی بھلائی کے لئے اور آپ کے صاف ستھرے لباس میں دھول تک آنے نہیں دوں گا۔ اور سورۂ قریش جسے ۱۲۵ بار پڑھا جاتا ہے، اسماء کہف ۱۲۵ بار ۴۰ دن تک جسے پڑھا جاتا ہے زکوٰۃ کی ادائیگی کے لئے ان دونوں کی اجازت چاہئے۔

حضرت آپ کی کتاب علم الاسرار میں ایک عمل ہے یاغنی کا دولت مند بننے کا عمل ہے، اسے زہرہ، مشتری کے قران میں تیار کرنا ہوتا ہے، پوچھنا یہ تھا کہ یہ نقش زہرہ مشتری کے قران میں ہی تیار کرنا ہے یا تثلیث یا تسدیس میں بھی تیار کرسکتے ہیں، بہتر کونسا ہوگا، تثلیث یا قران

کا وقت ہی بہتر ہے اس عمل کے لئے؟

روحانی تقویم ۲۰۱۵ء زیر عنوان ''آپ امیر کیوں نہیں بن سکتے'' درج ایک عمل ہے۔ اسم الٰہی 'یاوہاب'' کا، اگر آپ بتادیں کہ نقش جو دریا میں ڈالنا ہے وہ مثلث ہوگا یا مربع، آتشی ہوگا یا سائل کے عنصر کے اعتبار سے اور دریا میں کتنے نقش ڈالنے ہیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

جواب

جس شخص کا ستارہ زحل ہو اس کے لئے مثبت عمل زحل کے دوست ستاروں کی ساعت میں کرنا بہتر ہوگا، زحل کے دوست ستارے زہرہ اور عطارد ہیں اس لئے عمل اگر جمعہ کے دن زہرہ کی ساعت میں یا پھر بدھ کے دن عطارد کی ساعت میں کریں تو انشاء اللہ مفید ثابت ہوگا اور اچھے نتائج جلد برآمد ہوں گے۔

ستاروں کی تثلیث کے وقت اگر منفی کام نہ کریں تو بہتر ہے، کیوں کہ یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے اور منحوس ستاروں کی نحوست کو ماند کردیتی ہے، اس لئے اس دوران منفی کاموں سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا امکان رہے گا۔

اگر عورت پوری طرح پاک صاف ہو تو جلالی پرہیز کے دوران اس کے ہاتھوں کا بنایا ہوا کھانا کھاسکتے ہیں لیکن محتاط ترین عاملین نے فرمایا ہے کہ جلالی پرہیز اور ترک حیوانات کے دوران اگر عامل صرف اپنے ہاتھ سے کھانا پکا کر کھائے تو بہتر ہے، تاہم اگر خود کھانا پکانا ناممکن ہو اور دوسرا کوئی نظم نہ ہو تو اپنی بیوی سے کھانا بنواسکتے ہیں، اس کو اس بات کی تاکید کردیں کہ وہ پاکی کی حالت میں بھی باوضو ہوکر کھانا بنائے اور کھانا پکانے کے دوران اپنے خیالات کو ہر طرح کی پراگندگی اور غلاظت سے محفوظ رکھے، مثلاً کسی دشمن کے بارے میں بھی اس وقت برا نہ سوچے نہ کوئی خیال فاسد اپنے ذہن میں لائے، نہ کسی وسوسے کو قریب پھٹکنے دے۔

محتاط ترین عاملین کی رائے یہ ہے کہ گھی یا تیل مسلمان تیلی کا ہاتھ سے نکالا ہوا ہو اور وہ پرہیزگار یا کم سے کم پنج وقتہ نمازی ہو، بازار میں بکنے والی اشیاء کا بھروسہ نہیں ہے۔ اس کے لئے آپ کو کافی اہتمام کرنا پڑے گا ورنہ محنت کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ رہے گا۔ سبھی اچھے عملیات جو مثبت مقاصد کے لئے ہوں انہیں ثابت مہینوں میں کرنا چاہئے۔ ذوجسدین میں بھی ایسے اعمال کئے جاسکتے ہیں، البتہ منفی اور منقلب مہینوں میں مثبت عملیات سے پرہیز کریں۔ مؤکل تابع کرنا ہو، ہمزاد تابع کرنا ہو یا کوئی تسخیر کا عمل کرنا ہو تو اس کے لئے ثابت مہینوں کا انتظار کریں، اگر جلدی ہو تو ذوجسدین میں بھی کرسکتے ہیں لیکن زیادہ کامیابی کے امکانات ثابت مہینوں میں عمل کرنے سے ہی ہوتے ہیں اور منقلب مہینوں میں ہرگز ہرگز کامیابی نہیں ملتی۔

قلب قرآن کے وظائف رمضان اور شوال میں شروع کرسکتے ہیں، قرآن حکیم سے متعلق کوئی بھی وظیفہ ماہ مبارک اور شوال میں کیا جاسکتا ہے، ثابت مہینوں میں ان وظائف اور عملیات کو فوقیت دینی چاہئے جو مؤکل تابع کرنے سے تعلق رکھتے ہوں باقی دوسرے اعمال ذوجسدین مہینوں میں کرلینے چاہئیں۔

حصار قطبی کی زکوٰۃ کا طریقہ جو بزرگوں نے لکھا ہے وہی معتبر ہے اس کی تعداد میں یا دنوں میں کمی زیادتی کرنے سے مقصد حاصل نہیں ہوگا اور زکوٰۃ صحیح معنوں میں ادا نہیں ہوگی۔ نقش کی فوٹو کاپی یا نقش کی فوٹو اسٹیٹ کی ان ہی عاملین کو اجازت حاصل ہوتی ہے جنہوں نے نقوش کی زکوٰۃ کبیر ادا کررکھی ہو، ورنہ بہتر یہی ہے کہ کیسا بھی نقش ہو صحیح چال کے ساتھ عامل اپنے ہاتھوں سے نقل کرے تو افضل ہوگا، اگر کتابوں سے نقوش کی فوٹو لینی ہوا جازت عام ہوجائے تو پھر عاملین کی ضرورت ہی کیا رہے گی، فوٹو تو عام لوگ بھی لے ہی سکتے ہیں، ان کی آسانیوں کی طرف اپنی توجہ نہ کریں، اس لائن میں جتنی محنت کریں گے اتنا ہی اپنے مقصد میں آپ کامیاب ہوں گے۔

حروف سرّی کو معلوم کرنے سے پہلے یہ تفصیل سمجھئے۔ علماء جفر کا کہنا ہے کہ ہر شخص کے نام میں تین حروف پیوست ہوتے ہیں، مستوی، دلیلی، سرّی، نام کا پہلا حرف مستوی کہلاتا ہے۔ مثلاً آپ کا نام عابد علی ہے تو آپ کے نام میں ''ع'' حرف مستوی ہے، دلیلی حرف معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد نکالو اور انہیں ۲۸ سے تقسیم کرو، تقسیم کے بعد جو باقی بچے اس کو دیکھو کہ عدد کیا ہے، پھر یہ دیکھو کہ اس عدد کا حرف ابجد قمری میں ترتیب کے اعتبار سے کونسا ہے آپ کے نام کے اعداد ۱۸۷ ہیں انہیں ۲۸ سے تقسیم کیا تو ۱۹ باقی بچے، ابجد قمری میں ۱۹واں حرف ق ہے، بس یہی آپ کا حرف دلیلی ہے، حرف دلیلی کے اعداد ۱۰۰

ہیں۔ان ۱۰۰ کو ۲۸ سے تقسیم کیا تو باقی بچے ۱۶۔ ابجد قمری میں ۱۶ واں حرف ع ہے۔ آپ کا حرف سرّی ''ع'' ہوا۔ حاصل یہ ہے کہ آپ کا حرف مستوی ع، حرف دلیلی ق اور حرف سرّی ع ہے، ان کے مجموعی اعداد ۲۴۰ ہیں۔ان اعداد کا ایک یا کئی اسم الٰہی آپ کا اسم اعظم مانا جائے گا۔

العجل الساعہ الوحا عبرانی زبان کے الفاظ ہیں، ان کا مفہوم یہ ہے۔ العجل بہت جلد، الساعہ بروقت اور الوحا ضرورت اور خواہش کے مطابق۔

صرف مزاج معلوم کرنا ہو تو نام کے پہلے حرف سے بھی اندازہ کر سکتے ہیں، اگر نام کا پہلا حرف آتشی ہے تو مزاج آتشی ہوگا اور اگر پہلا حرف خاکی ہے تو مزاج خاکی ہوگا اور اگر نقش بنانے کے لئے عنصر معلوم کرنا ہو تو نام کے کل اعداد کو ۴ سے تقسیم کریں گے، تقسیم کے بعد اگر ایک باقی رہے تو عنصر آتشی ہے اس لئے آتشی چال سے نقش بنایا جائے گا، اگر تقسیم کے بعد ۲ باقی رہے تو عنصر بادی ہے، نقش بادی چال سے بنائیں گے، اگر تقسیم کے بعد ۳ بچیں تو عنصر آبی ہے، نقش آبی چال سے بنے گا اور اگر صفر بچے تو عنصر خاکی ہے، نقش خاکی چال سے بنائیں گے۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھئے کہ کتاب میں درج شدہ عملیات کی اجازت کتاب کے مصنف سے ہی لینی چاہئے۔ ہماری تحریر کردہ جو تصانیف ہیں ہمیں ان کی اجازت دینے کا اختیار ہے، باقی اگر آپ نے ریاضتیں پوری کرلیں ہیں اور آپ کے اندر نقش بنانے کی اور سمجھنے کی اہلیت پیدا ہوگئی ہے تو آپ لوگوں کی بھلائی کے لئے کوئی بھی عمل کر سکتے ہیں۔ اجازت تو برائے خیر و برکت لی جاتی ہے، یہ روحانی عملیات کا جز نہیں ہے۔

اور اجازت کوئی معتبر عامل اگر کسی نااہل کو دیدے تو محض اجازت سے کچھ نہیں بنتا، اور نااہل اجازت کے بعد بھی مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آپ اپنی صلاحیتوں میں اضافہ کریں اور اپنی روحانی بساط دیکھتے ہوئے چھوٹے موٹے عمل کرتے رہیں اور اپنی نیت پر کوئی آنچ نہ آنے دیں انشاء اللہ آپ کامیاب رہیں گے اور اللہ تعالیٰ آپ کی محنت کو ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ اس لائن میں اپنا سفر جاری رکھتے ہوئے اپنے عقیدے کی حفاظت بطور خاص کرتے رہیں اور اپنے دل میں یہ یقین جمائے رکھیں کہ عملیات کی تمام شرائط اور تمام قواعد پر عمل کرنے کے بعد بھی کامیابی اسی وقت ملے گی جب اللہ کی مرضی شامل حال ہو۔

اپنے بارے میں یہ زعم کہ میں چٹکی بجاتے ہوئے کامیابی حاصل کرلوں گا یا یہ دعویٰ کہ ۲۴ گھنٹے میں یا دو دن میں کامیابی یقیناً مل جائیگی محض گمراہی ہے اور ایسے دعوؤں سے لوگوں کی ذہنیت خراب ہوتی ہے۔

سورۂ قریش اور اصحاب کہف کی زکوٰۃ ادا کرنے کی اجازت دی جاتی ہے، کسی بھی نوچندی جمعرات سے شروع کریں بشرطیکہ نوچندی جمعرات کو چاند عقرب میں نہ ہو، نوچندی جمعرات اس جمعرات کو کہتے ہیں جو چاند کی تین تاریخ کو آئے یا اس کے بعد آئے، چاند کی پہلی یا دوسری تاریخ میں جو جمعرات آتی ہے وہ نوچندی جمعرات نہیں ہوتی۔

علم الاسرار میں جو عمل برائے دولت دیا گیا ہے وہ زہرہ و مشتری کے قران کے وقت ہی کرنا چاہئے، زہرہ و مشتری کی تثلیث یا تسدیس کے وقت وہ بات نہیں بنے گی، بس کچھ نہ کچھ کامیابی مل سکتی ہے لیکن اگر بوقت قران یہ عمل کیا جائے گا تو انشاء اللہ زبردست نتائج برآمد ہوں گے اور دولت کے انبار لگ جائیں گے۔ تجربہ تو ہمیں یہی بتاتا ہے ویسے اللہ کے اذن اور حکم کے بغیر نہ کبھی کچھ ہوا ہے اور نہ کبھی ہوگا۔

آپ دولت مند کیوں نہیں بن سکتے۔ یہ عمل ہم نے روحانی تقویم ۲۰۱۵ء میں چھاپا تھا، یہ عمل جن لوگوں نے کیا ان کے وارے کے نیارے ہوگئے، ان لوگوں نے بتایا ہے کہ انہیں اس عمل میں زبردست کامیابی ملی اور ان کی غربت مالداری میں بدل گئی، اس عمل میں جو نقش دریا میں ڈالے جاتے ہیں وہ مربع اور آبی چال سے لکھنے چاہئیں۔ اس عمل کو ہم نے اجازت عام کے ساتھ چھاپا تھا لیکن بہت کم لوگوں نے اس کو آزمایا اور جنھوں نے آزمایا انہوں نے اس کو درست پایا اور ان کی تنگ دستی اللہ کے فضل وکرم سے ختم ہوگئی۔ آپ بھی اس کو آزمائیں انشاء اللہ آپ کو بھی کامیابی ملے گی اور آپ روحانی عملیات کے اور زیادہ قائل ہوجائیں گے اس عمل کو نوچندی جمعرات سے شروع کرکے ۲۱ دن تک جاری رکھنا ہے اس کے بعد تین ماہ، چاند کی پہلی تاریخ سے ۱۴ تاریخ تک اپنے نام اور والدہ کے نام کے مجموعی تعداد کے برابر ''یاوہاب'' پڑھنا ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ آپ کے اندر روحانی عملیات کی اہلیت پیدا ہورہی ہے اور اگر آپ نے محنت ومشقت کو جاری رکھا اور آپ نے روحانی عملیات کی کتابوں کا مطالعہ بھی جاری رکھا تو انشاء اللہ ایک دن آپ اپنے ہاتھوں سے عزت بھی بٹوریں گے اور دولت بھی۔

داستان رنج والم

سوال از: اقبال چوہان ——— کشمیر

بعد از سلام اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ آپ جیسے سخی داتا روحانی بزرگ کا سایہ امت مسلمہ پر تا قیامت قائم ودائم رہے اور یہ بھی دعا ہے کہ آپ روحانی علم امت مسلمہ کے خواہشات رکھنے والوں تک اسی طرح روحانی علم کے خزانے پہنچاتے رہیں۔

اگست ۲۰۱۷ء کے رسالے میں ایک صاحب نے گزارش کی ہے آپ سے کہ آپ روحانی عمل کا مدرسہ کھولیں، میری بھی یہی گزارش ہے کہ اس علم کے پھیلانے کا مدرسہ کھلنا چاہئے تا کہ خواہش مند حضرات مختلف جگہوں سے جا کر آپ کی نگرانی میں پختہ طریقے سے ہر عمل ریاضت کو حاصل کرنے کے بعد آپ سے اجازت لے کر اپنے اپنے علاقوں میں غریب، نادار اور لاچار بیماروں کا علاج ومعالجہ کرسکیں ویسے تو امید ہے کہ جس طرح آپ اپنی سخاوت کے ساتھ برصغیر ہندو پاک میں اپنے شاگرد تیار کررہے ہیں، یہ کسی مدرسہ سے کم تیار نہیں ہورہے ہیں، جہاں تک پیر مرشد کا تعلق ہے میں پہلے بھی گزارش کرچکا ہوں کہ جتنی عبادت بھی اللہ پاک کی کوئی کرے، جب تک کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا بتایا ہوا راستہ نہیں پکڑے گا منزل مقصود پہ پہنچنا مشکل ہوگا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے پر جانے کے لئے پیر مرشد کی مدرسہ کے بغیر چلنا ہی مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہوگا۔

شمس العلماء جناب حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب میں بھی دل ہی دل میں آپ کو اپنا پیر ومرشد ماننے لگ گیا ہوں، برائے مہربانی مجھے اپنی شاگردی میں لے لیجئے تا کہ میں بھی آپ کے سکھائے ہوئے علم کی ریاضت کرکے دکھی پریشان، غریب، لاچار بیماروں کے علاج معالجہ کرسکوں۔ مجھے اپنے لوگوں کی خدمت کرنے کا ازحد شوق ہے، مفت کا علاج غریب، لاچار، نادار لوگوں کے لئے اگر کوئی علاج ہے تو صرف وصرف روحانی علاج ہی ہے۔ ڈاکٹری علاج ڈاکٹروں کے ٹیسٹ کی قیمت آج کل وقت میں امیر آدمی ہی کرسکتا ہے یہ تو صرف پیر ومرشد ہی ہیں کہ کسی نے کچھ دیا تو بھی ٹھیک، نہ دیا تو بھی ٹھیک، علاج مفت میں کرتے رہتے ہیں، لوگوں کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

میرا نام محمد اقبال چوہان ہے میرے والد صاحب کا نام غلام مصطفیٰ چوہان ہے اور میری والدہ کا نام بیگم نور ہے۔ میری تاریخ پیدائش ریکارڈ کے مطابق ۱۹۶۶ء-۳-۵ ہے لیکن والدہ کے بقول اکتوبر ۱۹۶۵ء ہے۔ میں نو ماہ کا تھا میرے والد صاحب کو سیکورٹی فورسز نے پاکستان کا کام کرنے کے شک میں گولی مار دینے کا حکم صادر کردیا جہاں ظالم تھے وہیں ایک رحم دل سپاہی بھی تھا، جس نے والد صاحب کو خبر دیدی کہ جان بچانے کے لئے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں چلے جاؤ، والد صاحب جان بچانے کے لئے پاکستان کے زیر انتظام کشمیر چلے گئے وہاں جا کے ایک اور شادی کرلی وہیں رہنے لگے۔ میری پرورش میری والدہ میرے دادا صاحب اور خصوصا ضروریات زندگی کے لئے اور پڑھائی کے لئے میرا ذمہ میرے ایک چچا عبدالرشید چوہان صاحب نے اٹھالیا۔ میری والدہ صاحبہ کا کوئی حقیقی بھائی نہیں تھا لہٰذا ان کے پاس اپنے والد صاحب کی کوئی ۶ ایکڑ زمین بھی تھی، یہ ہاتھ سے نکل نہ جائے اس وجہ سے میری والدہ کا نکاح میرے ایک چھوٹے سوتیلے چچا محمد مقبول صاحب کے ساتھ کردیا، ان کو میری والدہ کے بطن سے ایک لڑکی پیدا ہوئی اور لڑکا کوئی نہ ہوا، آخر کو چچا عبدالرشید صاحب نے اپنے بھائی کی ایک شادی اور کروادی جس میں سے چچا مقبول کو خدا نے اولاد تو دیدی لیکن میری والدہ کا جینا ئی عورت نے حرام کردیا۔

اس اثنا میں میرے والد صاحب بھی پاکستانی زیر انتظام کشمیر سے میری سوتیلی ماں چار بہنوں اور دو بھائیوں کو لے کر واپس آگئے، والد صاحب ۱۶ سال کے بعد آئے تھے لہٰذا آج میں ۱۶ سال ۹ ماہ کا ہو چکا تھا اور میٹرک کا امتحان بھی پاس کرلیا تھا۔ دو تین ماہ اکٹھے رہنے کے بعد عورتوں کی وجہ سے بھائیوں میں اختلاف بڑھ گیا، تینوں بھائی علیحدہ علیحدہ ہو گئے، ایک ہی مکان میں علیحدہ علیحدہ رہتے تھے، میرے لئے اور میری والدہ کے پہلے ہی مشکل کھڑی ہوچکی تھی، والدہ صاحبہ سیدھی سادی تھیں، سوتیلی ماں بہت چالاک اور پالیسی باز تھیں، دوسری طرف بڑی چچی پرلے درجہ کی بے وقوف اور ضدی اور کام چور تھیں اور چھوٹی چچی بھی اتنا ہی بے وقوف اور انتہائی زبان دراز تھی، دادا جی اور سوتیلی دادی جی اپنے چھوٹے لڑکے محمد مقبول چوہان کے ساتھ رہنے لگی، میرے لئے سب سے مشکل فیصلہ کا دن آگیا، والد صاحب کے ساتھ رہوں یا چچا کے

ساتھ جس نے ۱۶ سال مجھے پالا اور مجھ پر پیسہ بھی خرچ کیا، آخر کار میں نے اپنے آپ کو دونوں کے ساتھ برابر رکھنے کی کوشش کی اور والدہ کی زمین جو کہ چچا صاحب نے میرے نام کروادی تھی اس کو بھی دونوں بھائیوں نے والد صاحب اور چچا صاحب کو مشترکہ رکھنے کا فیصلہ دیدیا۔ اس اثنا میں سے کچھ اور پڑھنا چاہا جس کے لئے والد صاحب اور چچا صاحب نے بھی مشترکہ خرچ کیا، عورتیں بھی ہی سوتیلی ماں، میری والدہ، بڑی چچی صاحبہ، چھوٹی چچی صاحبہ علیحدہ ہونے کے باوجود بھی بڑے جھگڑے سے باز نہ آئیں۔ میرے چچا صاحب اسی لڑکی سے میری شادی بھی کروانا چاہتے تھے اور والد صاحب کی مرضی نہیں تھی وہ کہتے تھے کہ شادی ہوکر بھی ہمارے تعلقات ٹھیک نہیں رہیں گے اور لڑکی بیمار بھی رہتی، اس لئے کہیں اور شادی کروانا چاہتے تھے، یہاں آکے میں پھر بہت مجبور ہوا کہ کس کا فیصلہ مانوں میں چچا صاحب کے احسانوں کے بوجھ تلے اپنے آپ کو محسوس کیا اور چچا کے گھر میں شادی کرنے کا فیصلہ کرلیا، شادی بھی ہوگئی یک دو مہینے ٹھیک رہے، لڑکی بہت ہی اچھی تھی، نماز گزار تھی لیکن چلن اچھا نہیں تھا، اب چچی صاحبہ لڑکی کو اپنے گھر میں رکھنے پر زور دینے لگی جو کہ مجھے بھی منظور نہ تھا، نہ میری بیوی اور نہ میرے والدین کو منظور تھا، چچی مجبور ہوگئی کہ کچھ کرسکی لیکن دو مہینوں کے بعد چچی نے اپنی لڑکی کو گھر بلایا اور پھر وہیں بٹھالیا لڑکی کی ماں مجبور ہوگئی اور میں ابھی مشترکہ ہی رہا، چچا کے ساتھ بھی والد صاحب کے ساتھ کوئی ۱۱ سال اسی طرح گزر گئے تو ایک دن اچانک میری بیوی اپنی والدہ کے پاس تھی نماز پڑھنے کے بعد چائے کا ایک گھونٹ پیا اور گلہ بند ہونے سے وفات پاگئی۔ ہمارے حالات اور زیادہ بگڑ گئے، میرے پاس کچھ نہ تھا کہ میں جاکے چچا کے گھر میں بیوی کے کفن دفن کا انتظام کرتا چچا ملازم تھا گھر میں نہیں تھا، چچی صاحبہ نے ایک غیر شخص کو پیسے دیئے، کفن وغیرہ لانے کے لئے۔ میرے والد صاحب کو بھی نہ دیئے اور والد صاحب کے پاس بھی اس وقت پیسے نہ تھے وہ قرض لے کر بھی بندوبست کرتے لیکن چچی صاحبہ نے ان کو بھائی اور جدا کرنے کے لئے جنازہ کے نزدیک لگنے ہی نہیں دیا میں ابھی تک بے روزگار تھا، کوئی چانس ان تک چچا صاحب اور چچی صاحبہ کی خدمت کرتا رہا تا کہ اپنا فرض ادا کرسکوں، اب میں اور زیادہ مجبور ہوگیا، والد صاحب نے دوٹوک فیصلہ سنادیا کہ آپ ان کے گھر میں مزید شادی کسی دوسری لڑکی سے ہرگز نہیں کریں، میری بھی یہی مرضی تھی اور چچا کے پاس ایک لڑکی تھی جو کہ وہ پہلے ہی اپنے بھانجے میرے پھپھیرے بھائی کو دے چکے تھے، لہٰذا ہمارے رشتوں میں مزید بگاڑ آگیا، ادھر میری والدہ صاحبہ کے ساتھ اس کی سوکن میری چھوٹی چچی صاحبہ روز لڑنے جھگڑنے لگی یہاں تک کہنے لگی کہ اگر یہ نہ ہو گھر میں تو میں اپنے گھر کو سونے کا بنالیتی، اس اثنا میں دادا صاحب اور سوتیلی دادی صاحبہ بھی گزر گئے وہاں میری والدہ کا جینا حرام ہوگیا تھا، یہ سب کچھ والد صاحب بھی دیکھ رہے تھے ایک دن انہوں نے مجھے کہا کہ میری والدہ نے میرے والدین کی میرے رشتہ داروں میری غیر حاضری میں بھی خدمت کی ہے اور میرے آنے کے بعد میں ہمیں زمین بھی دیدی ہے جو کہ ابھی بھی ہم مشترکہ کھا رہے ہیں لیکن تیری والدہ کی حالت خراب ہے، تم اپنی والدہ کو لے کر الگ بیٹھ جاؤ، کچھ مدد میں بھی کروں گا کچھ تم خود بھی کرنا، ابھی میں اس کے لئے تیار نہ ہوا تھا کہ مجھے چچی صاحبہ نے یہ بول دیا کہ تمہارے والد صاحب تمہیں اپنی زمین میں سے کوئی حصہ نہیں دیں گے میں بھی بے وقوف عمر میں تھا میں نے ایک دن والد صاحب کو کہا کہ میرا حصہ مجھے بانٹ کر دیدو میں تو آزمائش کرنے لگا لیکن یہ سچ ہوگیا والد صاحب نے مجھے اسی وقت رات کے ۱۲ بجے گھر سے نکل جانے کو کہا، حصہ دینے سے بالکل انکار کردیا، میں نکل آیا چچا کے گھر میں، اب میں علیحدہ رہنے کے بارے میں سوچنے لگا، بیوی تو مرگئی تھی، سوچا والد صاحب کے پرانے کہے ہوئے کے مطابق میں اپنی والدہ کو لے کر الگ بیٹھ جاؤں الگ سے کوئی مکان تھا نہیں میں والدہ کے سمیت چچا کے گھر رہنے لگا، چچی بے وقوف، ضدی ضرور تھی لیکن اس نے بھی ہمیں نوکر سمجھ کر رکھ لیا، چونکہ وہ کام چور بھی تھی ہمیں رہنے کی جگہ مل گئی اور اب اس سال میں نے اپنی والدہ کی زمین خود کمائی کی اور والد صاحب کو بھی کچھ نہ دیا اور چچا صاحب کو بھی نہ دینا تھا لیکن چونکہ ہم خود اور میری والدہ وہیں رہتے تھے، کچھ گھاس وغیرہ اور کچھ فصل ان کے ساتھ انہی کے گھر میں استعمال ہوا، اب کوئی تین سال اسی طرح نکل گئے، والد صاحب بالکل ناراض ہوگئے، بات کرنا بند کردی میں اور میری والدہ دکھوں کا وقت گزارتے رہے کوئی دو سال کے بعد ۱۹۹۶ء میں میں ملازم ہوگیا، پہلی تنخواہ میں نے چچا صاحب کو دی اور کچھ حصہ والد صاحب کو بھیجا، لیکن والد صاحب نے نہ لیا واپس کردیا۔ ایک

دن والد صاحب کے ساتھ زمین جو والد صاحب نے خرید ہوئی تھی اس پر بیچنے والے نے قبضہ کرلیا، والد صاحب نے پولیس کو میں درخواست دی، جب پولیس آئی تو والد صاحب گھر پر موجود نہ تھے، میری سوتیلی ماں جو پہلے مجھ سے بات نہیں کرتی تھی آج آئی اور مجھے پولیس کے پاس بھیجنے لگی، میری والدہ ڈرتی تھی اس لئے مجھے روکنے لگی لیکن میں جانتا تھا ڈر کی کوئی بات نہیں پولیس ہم لائے ہیں ہمیں تھوڑا ہی پکڑلیں گے۔ میں گیا زمین بیچنے والے سے بات کی اس کی لڑکی ایک جو اس وقت سیکورٹی فورسس کے ساتھ کام کرتی تھی لوگ اس سے بھی ڈرتے تھے لیکن میں نے اس سے بھی بات کی، پولیس والوں سے بھی بات کی، زمین بیچنے والوں کو ایک ہزار روپے دینا چاہا اور کمی ۱۵ بچنے پر فیصلہ کردیا۔ تب والد صاحب آگئے، انہوں نے بھی میرے فیصلے کو منظور کرلیا، پیسے میں نے جیب سے دیئے اور مزید ۱۰۰ روپے زیادہ بھی دیئے، ہمیشہ کے لئے یہ جھگڑا ختم ہوگیا، اب والد صاحب مجھ سے بات وغیرہ کرنے لگے کچھ وقت کے بعد مجھ سے ساڑھے سات ہزار روپے نقد بھی لئے۔ ۱۹۹۸ء میں ۳۰ دسمبر کو والد صاحب کی ایک بس حادثہ میں موت ہوگئی، میں نے کوئی چھ مہینے تک اپنے بہن بھائیوں کی پرورش بھی کی اور والد صاحب کا کچھ قرض بھی ادا کیا، اسی اثنا میں میرے چھوٹے بھائی کی نوکری بھی لگ گئی لہٰذا میں آزاد ہوگیا۔ ان کی زیادہ پرورش کرنے سے والد صاحب زندہ تھے، تب ہی میں نے دوسری شادی چھوٹے بھائی کے کہنے پر اور چچی صاحبہ کے کہنے پر والد صاحب کی بھی مرضی کے ساتھ ایک لڑکی محمودہ بیگم سے شادی کرلی، محمودہ کے والد کا نام غلام حیدر ہے اور والدہ کا نام ذرینہ بیگم ہے اور تاریخ پیدائش ۱۹۷۹ء ہے، ہمیں دونوں کو جادو سحر کا شک بھی ہے جو بیماری اس کو ہوتی ہے وہی بعد میں مجھے بھی کام کرنے کا دل نہیں کرتا بالکل طبیعت اداس رہتی ہے حالانکہ آمدنی اچھی ہے لیکن پھر بھی قرض دار ہیں، ہمارے پانچ بچے ہیں، راشد اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۱۹۹۹ء۔۱۰۔۵، ثمرین اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۲ء۔۴۔۱۷، صاعقہ اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۳ء۔۱۲۔۲۷ اور رضوان اقبال چوہان تاریخ پیدائش ۲۰۰۵ء۔۱۰۔۵ اور چھوٹا لڑکا سرمد مصطفیٰ چوہان تاریخ پیدائش ۲۳رجون ۲۰۱۵ کل پانچ بچے ہیں، دو لڑکیاں اور تین لڑکے اور میں سرینگر میں کرایہ پر رہتا ہوں، بچوں کو بھی یہاں ہی پڑھا رہا ہوں، بڑا لڑکا دسویں پاس کرچکا ہے لیکن محنت سے پڑھتا نہیں ہے دماغ اچھا تھا، اب نشہ بھی سگریٹ بیڑی کا کرنے لگا ہے چھپ چھپ کر۔ چھوٹی لڑکی اور باقی سب خوب محنت کرتے ہیں اچھا پڑھتے ہیں، قرآن کریم پڑھانے کے لئے بھی ایک درسگاہ میں شام کے وقت بھیجتا ہوں، بڑی لڑکی ثمرین اقبال کبھی کبھی غصہ زیادہ کرتی ہے اور کبھی کبھی پیٹ کے اوپری حصہ دل کے نزدیک درد بھی دکھاتی رہتی ہے۔

ہمارے کاموں میں رکاوٹ آجاتی ہے۔ ۲۰۱۰ء میں میں نے سرینگر میں ایک پلاٹ بھی ۱۰ مرلہ کا خریدا ہے، اب تک اس کا قرض ادا نہیں ہوا ہے، دعا کریں قرض سے آزاد ہوجائیں، میں نے اپنے گھر کے تمام نام تاریخ پیدائش بھی بتادی ہے، جوابی لفافہ بھی بھیجوں گا مجھے خط کا جواب ضرور ملنا چاہئے، میں نے ایک عدد خط پہلے بھی ۲۰۰۲ء میں لکھا تھا، لیکن جواب نہ ملا، روٹھا تو نہیں دل یاد کرتا رہا، رسالے خریدتا رہا اور پڑھتا رہا میرے پاس ۱۰۰ کے قریب رسالوں کی کاپیاں موجود ہیں جن میں سبھی اچھے ہیں لیکن کچھ کاپیاں زیادہ ہی اچھی ہیں۔ جیسے روحانی علاج نمبر، ہمزاد نمبر، شیطان نمبر، تفسیر سورۂ رحمٰن، علم الاعداد، علم الاسرار، اعداد بولتے ہیں، دفینہ نمبر، روحانی تقویم ۲۰۱۱ء، ۲۰۱۲ء، ۲۰۱۳ء، ۲۰۱۴ء، ۲۰۱۵ء، ۲۰۱۶ء، ۲۰۱۷ء بھی ہے۔ جنات نمبر، سفلی جادو، خطوط نمبر میں سب کے نام لکھ کر لایا تھا، لیکن خط ہوجائے گا، بہت سے نمبر موجود ہیں اور روحانی تقویم ایک کاپی میں نے ایک عامل کو بھی خرید کردی تھی اور روحانی علاج کی ایک کتاب تھی جس میں ہر بیماری کا علاج تھا وہ بھی ایک عامل کو دی تھی لیکن ان پڑھ عاملوں سے ڈر لگتا ہے کہ یہ آپ کی کتابوں کو کہیں کسی پر ظلم کرنے کے لئے نہ استعمال کریں، اپنی طرف سے جو کتابیں میں نے کسی کو دیدی ہیں اس کی بہت منت سماجت کی ہے کہ کسی کو دکھ نہ پہنچائے کسی عمل کے ذریعہ۔

ہم تمام گھر والوں کی طرف سے گزارش ہے کہ یہ بتائیں ہمیں جادو سحر کی تکلیف ہے کہ نہیں، دوسرا میں نے تمام نام تاریخ پیدائش اسی لئے لکھے ہیں تاکہ آپ ہمیں ہمارے مفرد عدد بتائیں، مرکب عدد بتائیں، اسم اعظم بتائیں، سب گھر والوں کے لئے لکی دن، لکی مہینے، لکی سال اور لکی رنگ بھی بتائیں۔ ہمیں کونسا پتھر راس آئے گا وہ بھی بتائیں۔ اگلے مہینے سے میں آپ کا شاگرد بننے کے لئے بھی خط بھیجوں گا، فوٹو

بھیجوں گا اور فیس بھی روانہ کروں گا۔

امید ہے کہ آپ مجھے اپنا شاگرد ضرور بنالیں گے۔

(نوٹ) جناب والا مانا کہ آپ کے پاس وقت نہیں ہے، لمبے خط پڑھنے کا اور جواب دینے کا لیکن ہم کیا کر سکتے ہیں ۲۰۰۲ء سے آپ کے رسالے پڑھ رہے ہیں، پہلے بھی خط لکھا جواب نہ ملا، اب خدا کے لئے مہربانی کر کے وقت نکال کر میرے خط ضرور پڑھنا رسالے میں چھاپیں نہ چھاپیں، لیکن مجھے جواب بذریعہ ڈاک ضرور دیں اور خصوصاً جواب میں جو میں نے طلب کیا وہ اپنی سخاوت کے بل بوتے پر ضرور بتادیں، میں وہاں کا رہائشی جہاں سے میرا گاؤں ختم ہوتا ہے وہاں سے پاکستان کے زیرانتظام کشمیر کا گاؤں شروع ہوتا ہے، اتنا دور ہونے کے باوجود خط کا جواب ۲۰۰۲ء والے نہ ملنے کے باوجود پندرہ سال سے دلی عزت کرتا ہوں اور رسالے پڑھتا ہوں خرید کر، اگر آج بھی جواب نہ دیں گے میں پھر بھی رسالہ سے اس قدر دلچسپی رکھتا ہوں کہ روٹھ نہیں سکتا، رسالہ پڑھتا رہوں گا اور جناب والا کی شاگردی اختیار کرنے کی از حد کوشش کروں گا اور امید ہے کہ شاگردی کی اجازت دیدیں گے۔

خط چھوٹا رہے اس لئے میں نے اپنے دکھوں کی پوری کہانی نہیں لکھ سکا کہ میں ۹ مہینے کا بچہ والد صاحب کی جدائی میں کس طرح زندگی گزارتا رہا اور پھر والد صاحب کے آنے کے بعد جب کہ مجھے زیادہ ان کے پیار ومحبت کی ضرورت تھی لیکن وہ پھر بھی مجھ سے زیادہ دوسرے، بہن بھائیوں سے پیار ومحبت کرتے رہے اور سوتیلی ماں مجھے برا بھلا کہتی رہی۔ انہوں نے کبھی نہیں روکا، چچا اور ماں باپ کے پاس مشترکہ رہنے کے بعد ان میں دونوں کے یہاں چھوٹے موٹے کام اپنی بساط کے مطابق کرتا رہا، لیکن میں کبھی کبھی دو گھروں کا مہمان ہونے کے ناطے بھوکا بھی رہ جاتا تھا اور کبھی قسمت سے ڈبل بھی کھا لیتا تھا لیکن میں نے کبھی والد صاحب سے یا چچا صاحب سے اونچی آواز میں بات نہیں کی اور وہ بھی مجھ سے مشورہ کرتے رہتے تھے، جب بھی صلح میں ہوتے تھے۔

میری سوتیلی ماں نے والد صاحب سے مجھے نافرمانی کر دینے کا اسٹامپ بھی لکھوایا اور آج تک مجھے والد صاحب کی جائیداد میں سے زمین نہیں دی، زمین کا معاوضہ جو روڈ کے نیچے آگئی لاکھوں میں لے کر کھایا، مجھے اکنی دونی بھی نہیں دی۔ والد صاحب کا بھی حادثاتی موت کا ریلیف ملا کوئی چار پانچ لاکھ روپے مجھے ایک پیسہ بھی نہیں دیا، میں نے والد صاحب کے جانے کے بعد دو بہنوں کی شادی میں بھی برابر حصہ لیا اور بھائیوں کی شادی میں برابر حصہ لیا، میں ہر سال بھائیوں کو کہتا ہوں کہ میرا حصہ زمین بانٹ کر دیدو لیکن ابھی تک کچھ نہیں دیا، دعا کریں اللہ میری سوتیلی ماں کے دل میں اور میرے بھائیوں کے دل میں انصاف پیدا کرے اور وہ میرے ساتھ انصاف سے پیش آئیں۔

جواب

طویل خط ہمارے لئے آزمائش کا اچھا خاصا سامان ہوتے ہیں، ہماری زندگی اتنی مصروف ہے کہ قارئین دور بیٹھ کر ہماری مصروفیت کا اندازہ نہیں کر سکتے، سر کھجانے کی فرصت نہیں ملتی، ایک محاورہ ہے لیکن جو لوگ اس دنیا میں مصروف رہتے ہیں بس وہ ہی جانتے ہیں کہ اپنی مصروفیات کا اظہار کرنے کے لئے لوگوں سے کیا کہنا چاہئے۔ وقت پر کھانا نہیں، وقت پر عبادت نہیں، وقت پر آرام نہیں، مصروف لوگوں کی یہی زندگی ہوتی ہے، یہ زندگی اگر خدمت خلق کے لئے وقف ہو تو یہ زندگی کوئی بری زندگی بھی نہیں، لیکن اس طرح کی زندگی جینے والے ہر قدم پر اپنی خواہشات کا اپنے ذاتی رجحانات کا اور اپنی ضروریات کا قتل کرتے ہیں اور ایسا کرنے کے بعد انہیں افسوس کرنے اور آنسو بہانے کی بھی فرصت نہیں ہوتی۔ ہماری زندگی بھی اسی طرح کے مصروف لوگوں کی زندگی سے ملتی جلتی زندگی ہے، ایسے حالات میں طویل ترین خطوں کا پڑھنا کارے دارد والی حیثیت رکھتا ہے لیکن چونکہ ہم نے اپنی زندگی کو خدمت خلق کے لئے وقف کر دیا ہے اس لئے اس طرح کے خطوں کا حرف بہ حرف پڑھنا ہماری ذمہ داری بھی ہے، زیادہ تر خطوط درد وغم کی باتوں سے بھرے ہوتے ہیں، لوگ ہمیں اپنا مسیحا سمجھ کر اپنا ہر غم، ہر دکھ اور پریشانی لفظ بہ لفظ ہم سے بیان کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہم ان کی ایک ایک بات کو پڑھیں، سمجھیں پھر اس کا مداوا تلاش کریں۔ آپ کا یہ طویل ترین خط بھی رنج والم کی باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ اسے پڑھ کر اندازہ ہوا کہ آپ کو اپنی زندگی میں کتنی کٹھنائیوں سے گزرنا پڑا ہے اور آپ نے زندگی گزارتے ہوئے اور رشتے نبھاتے ہوئے خون اور آگ کے کتنے دریا پار کئے ہیں، رشتے داروں کی منافقت ان کے جھوٹ، ان کی الزام تراشیاں ان کے فریب، ان کی ریاکاری، ان کے بخشے ہوئے زخم اور انگشت نمائیاں وغیرہ

درد وغم کی یہ وہ دولتیں ہیں کہ جنہیں سمیٹتے سمیٹتے انسان تھک جاتا ہے اور اس کے گھٹنے جواب دینے لگتے ہیں۔ پرانے دور میں رشتے دار انہیں کہتے تھے جو دکھ اور درد میں ساتھ دیں اور ہر اڑی پڑی میں کاندھے سے کاندھا ملا کر ساتھ چلتے رہیں لیکن اس نئے دور میں رشتے داروں کی معانی بدل گئے ہیں، اب رشتے دار انہیں کہا جاتا ہے جو روز نئی نئی دشمنیوں کی طرح ڈالتے ہیں، جو نت نئے طریقوں سے ستاتے ہیں، رُلاتے ہیں اور نئے نئے انداز سے راستے میں رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں، حسد، بغض، کنبہ پروری اور ہائے ہائے کے تمام تحفے آج کل رشتے داروں ہی کی طرف سے ملتے ہیں اور رشتے داروں کے بخشے زخموں پر کھرنڈ نہیں جمنے پاتا کیوں کہ ہر روز نئے زخم ملتے ہی رہتے ہیں اس لئے دل کے سبھی زخم ہمیشہ ہرے بھرے ہی رہتے ہیں، آپ کے ساتھ ایسا ہی کچھ ہوتا رہتا ہے، آپ سازشوں، ریشہ دوانیوں کا بھی شکار رہے اور کرنی کرتوت کا بھی، اور ابھی تک سحر اور کرنی میں مبتلا ہیں، ان تمام حقائق کے باوجود اور رشتے داروں کے بخشے ہوئے تمام صدمات کے باوجود ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ ہمت مت ہاریئے، جب زندگی ہے تو زندہ رہنے کا حوصلہ رکھئے اور اپنے بیوی بچوں کی خاطر زندہ دلی کو بھی برقرار رکھئے، خود پر مُردنی طاری کرلینا، اپنے حوصلوں اور عزائم کا گلا گھونٹ دینا، اپنی امنگوں کو قتل کردینا درحقیقت ان لوگوں کو خوشیاں عطا کردینے کے مترادف ہے جو آپ کو دکھی اور رنجیدہ دیکھنے کے خواہش مند ہیں۔

اگر آپ اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے خاموش قسم کا انتقام لینا چاہتے ہیں تو ہر حال میں خوش اور آسودہ رہئے اور ہر حال میں ہنسنے اور کھل کھلانے کا فریضہ ادا کیجئے اور یہ بات یاد رکھئے کہ آپ معنوی موت صرف آپ کی موت نہیں بلکہ آپ کے بچوں کی بھی موت ہوگی، آپ کے ساتھ آپ کے بچے بھی جیتے جی مرجائیں گے اور زندہ رہتے ہوئے بھی زندگی سے محروم ہوجائیں گے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ اس دنیا میں ہر چیز کا مداوا ہے اور ہر تکلیف کا تدارک ہے، بیماریاں ہیں تو ان کا علاج بھی ہے، تکلیفیں ہیں تو ان سے نمٹنے کے طریقے بھی موجود ہیں، زندگی میں دکھ اور اذیتوں کے انبار ہیں تو سکون و راحت حاصل کرنے کے فارمولے بھی ہیں اور انسان تو وہی ہے جو برے سے برے حالات میں بھی ہمت نہ ہارے اور اپنے حوصلوں کو بے موت مرنے نہ دے۔ بدترین حالات میں اور ناگوار لمحات میں بیوی ایک قیمتی سہارا ہوتی ہے اور بیوی بہت زیادہ اچھی نہ ہو تب بھی کسی نہ کسی طرح ساتھ نبھاتی ہے اور آنسو پونچھنے کا فریضہ نبھاتی ہے۔ شرط یہ ہے کہ ہمیں بھی اس سے لگاؤ ہو اور ہم اس سے اچھی امیدیں رکھتے ہوں اور جب بیوی ساتھ دیتی ہے تو بچے بھی حسن خلوص کے ساتھ پشت پناہی کرتے ہیں اور اپنی محنت کو باپ کے قدموں میں بچھادیتے ہیں۔ اللہ کے فضل وکرم کے ساتھ ساتھ اگر بیوی بچوں کو معیت اور ہمدردی میسر ہو تو پھر زمانہ بھر کی مخالفتیں اور مزاحمتیں بھی کوئی حیثیت نہیں رکھتیں، گھر والوں کی سچی محبت اور عنایت کے ہوتے ہی سارے غم پھیکے پڑجاتے ہیں اور زمانہ کے بخشے ہوئے سارے دُکھ شرمندہ سے ہوجاتے ہیں۔ اس لئے گھر کے ماحول کو صاف ستھرا رکھئے، بہت سے لوگ دنیا والوں کے ظلم وستم کا انتقام اپنے بیوی بچوں سے لینے لگتے ہیں اور اپنی زندگی کو خود ہی اجیرن بنالیتے ہیں، باہر لوگوں سے پٹ کر آتے ہیں اور گھر میں آکر گھر والوں کو پیٹنا شروع کردیتے ہیں اور اس طرح وہ اپنے لئے خود ہی ایک گڑھا اور کھود لیتے ہیں جس میں گر کر اور زیادہ وہ دکھوں کی دلدل میں دھنس جاتے ہیں، اس کے برعکس وہ لوگ دوراندیش ہوتے ہیں جو غیروں اور اپنوں کے بخشے ہوئے زخموں کی چبھن دور کرنے کے لئے اپنے گھر والوں سے دل بستگی کرتے ہیں ان کے شانوں پر اپنا سر رکھ کر اس تھکن کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں جو انہیں گردش زمانہ سے ملتی ہے اور جس کی کسک کو صرف بیوی بچے ہی دفع کرسکتے ہیں۔

جانی اور مالی نقصان پہنچانے والے سحر سے نمٹنے کے لئے ان روحانی فارمولوں پر عمل کریں انشاء اللہ آپ کو تمام غموں سے اور تمام تکلیفوں سے نجات ملے گی اور آپ محسوس کریں گے کہ آپ اس گرداب اور اُس بھنور سے نکل رہے ہیں جو آپ کو ڈبونے اور غرق کرنے کے لئے تیار کئے گئے تھے۔ سب سے پہلے تو آپ پانچوں وقت کی نماز کی پابندی رکھئے، نماز اور صبر ہی وہ ہتھیار ہے جن کا سہارا لے کر کوئی بھی مسلمان بڑی بڑی آفتوں پر قابو پاسکتا ہے اور بڑی بڑی کھائیوں سے باہر نکل سکتا ہے۔

نماز فجر کے بعد روزانہ سورۂ یٰسین اور سورۂ مزمل پڑھنے کا معمول رکھئے اور ان سورتوں کی تلاوت سے پہلے اور بعد میں گیارہ گیارہ مرتبہ

درود شریف پڑھئے، کچھ دنوں تک اشراق کی نماز کی پابندی بھی کیجئے اور نماز فجر کے بعد سورۂ یسین اور سورۂ مزمل کی تلاوت کے بعد لاتعداد مرتبہ سورج اُبھرنے تک "یا قاضی الحاجات" پڑھئے پھر اشراق کی نماز پڑھنے کے بعد اپنے لئے دعا کیجئے، اس اللہ سے فریاد کیجئے کہ جو اگر دینے کی ٹھان لے تو کوئی آپ کو محروم نہیں کرے گا۔

ظہر کی نماز کے بعد "حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل" ۴۵۰ مرتبہ پڑھئے، عصر کی نماز کے بعد سوبار "اِنَّا فَتَحْنَا لَکَ فَتْحًا مُّبِیْنًا" پڑھئے، مغرب کی نماز کے بعد ۱۰۰ مرتبہ "نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب" اور عشاء کی نماز کے بعد "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاہُ" سوبار پڑھئے، عشاء کی نماز کے بعد ایک گھنٹے کے بعد کھلے صحن میں کھڑے ہو کر ننگے پاؤں اور ننگے سر "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَاب" پانچ سو مرتبہ پڑھئے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ سے اپنی پریشانیوں کے دفع ہونے کی دعا اس طرح کیجئے کہ آپ کی آنکھیں نم ہو جائیں اور دل تڑپ اٹھے، چند دن روحانی فارمولوں کی پابندی کرنے سے بدنصیبی کے بادل چھٹ جائیں گے اور آپ کی تقدیر کے افق پر خوشیوں کا آفتاب طلوع ہو جائے گا جس کی کرنوں کو آپ بھی محسوس کریں گے اور آپ کے بیوی بچے بھی۔

جو مانگتا ہے تجھے مانگ لے یقین کے ساتھ
درِ کریم سے بندے کو کیا نہیں ملتا

ان روحانی فارمولوں کی پابندی سے پہلے سات مسجدوں کا پانی لائیں اور اس پانی پر دو سو مرتبہ "سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم" پڑھ کر دم کردیں، سات چھوارے لیں اور ہر ایک چھوارے پر ۲۱ مرتبہ مذکورہ آیت پڑھ کر دم کردیں، روزانہ عصر کے بعد ایک چھوارہ کھا کر پڑھا ہوا پانی پی لیا کریں۔ انشاء اللہ سات ہی دن میں سحر کے اثرات سے نجات مل جائے گی۔ اس نقش کو اپنے گلے میں ڈال لیں۔

۷۸۶

سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْم			
۱۳۱	۱۳۷	۹۰	۴۶۰
۹۱	۴۵۹	۱۳۲	۱۳۶
۴۵۸	۸۸	۱۳۹	۱۳۳
۱۳۸	۱۳۴	۴۵۷	۸۹

اس نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد کالے کپڑے میں پیک کریں اگر چاہیں تو یہ نقش اپنے بیوی بچوں کے گلے میں بھی ڈال دیں۔

جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کریں اور سو مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول بنالیں انشاء اللہ کچھ ایام کے بعد آپ کو بذات خود یہ محسوس ہونے لگے گا کہ آپ غموں کی پاتال سے باہر آرہے ہیں، آپ قلبی سکون بھی محسوس کریں گے اور ذہنی راحتیں بھی، اس کے ساتھ دوسری پریشانیاں بھی آپ کو دم توڑتی ہوئی محسوس ہوں گی۔

زندگی میں ہر انسان ہر طرح کے حالات سے گزرتا ہے اور عام موسموں کی طرح تقدیر کے موسم بھی ادلتے بدلتے رہتے ہیں، انسان کو کسی بھی حال میں مایوس نہیں ہونا چاہئے۔ قرآن کہتا ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا اور تجربات یہ ثابت کرتے ہیں کہ رات کے بعد صبح بھی آتی ہے، خزاں کے بعد بہار بھی آتی ہے اور غموں کے بعد خوشیاں بھی انسان کو ملتی ہیں اور عسر اور تنگی کے بعد انسان یسر اور آسانیوں سے بہرہ ور ہوتا ہے، اچھا بندہ اسی کو کہتے ہیں جو ہر حال میں ہر صورت میں ہر موقع پر اپنے مالک کی رضا میں راضی رہے اور اسباب کی پابندی کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو جاری رکھے اور اس کے بعد جو بھی نتائج برآمد ہوں انہیں صبر وشکر کے ساتھ برداشت کرے، یہی دین ہے، یہی ایمان ہے، یہی انسانیت ہے اور اسی کو بندگی کہتے ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کریں گے کہ وہ آپ کو تمام مصائب اور تمام مسائل سے نجات عطا کرے اور آپ کی تمام تمناؤں اور تمام مرادوں کو پورا کرے اور آپ کو آپ کے اپنے معاشرہ میں سربلندی اور سرخروئی عطا کرے آمین۔

روحانی ڈاک کے کالم میں اپنے سوال کا جواب پانے کے لئے خط مختصر لکھیں اور صاف صاف لکھیں ایک شخص ایک وقت میں تین سوال کرسکتا ہے
منیجر: ماہنامہ طلسماتی دنیا دیوبند

ایک منہ والا ردراکش

پہچان

ردراکش پیڑ کے پھل کی گٹھلی ہے۔اس گٹھلی پر عام طور پر قدرتی سیدھی لائنیں ہوتی ہیں۔ان لائنوں کی گنتی کے حساب سے ردراکش کے منہ کی گنتی ہوتی ہے۔

فائدہ

ایک منہ والا ردراکش میں ایک قدرتی لائن ہوتی ہے۔ایک منہ والے ردراکش کے لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو دیکھنے ہی سے انسان کی قسمت بدل جاتی ہے تو پہننے سے کیا نہیں ہوگا۔یہ بڑی بڑی تکلیفوں کو دور کر دیتا ہے۔جس گھر میں یہ ہوتا ہے اس گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

ایک منہ والا ردراکش سب سے اچھا مانا جاتا ہے۔اس کو پہننے سے سبھی طرح کی پریشانیاں دور ہوتی ہیں۔چاہے وہ حالات کی وجہ سے ہوں یا دشمنوں کی وجہ سے۔جس کے گلے میں ایک منہ والا ردراکش ہے اس انسان کے دشمن خود ہار جاتے ہیں اور خود ہی پسپا ہو جاتے ہیں۔

ایک منہ والا ردراکش پہننے سے یا کسی جگہ رکھنے سے ضرور فائدہ ہوتا ہے۔یہ انسان کو سکون پہنچاتا ہے اور اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ قدرت کی ایک نعمت ہے۔

ہاشمی روحانی مرکز نے اس قدرتی نعمت کو ایک عمل کے ذریعہ اور بھی زیادہ موثر بنا کر عوام کی خدمت کے لئے تیار کیا ہے اس مختصر عمل کے بعد اس کی تاثیر اللہ کے فضل سے دوگنی ہوگئی ہے۔

خاصیت: جس گھر میں ایک منہ والا ردراکش ہوتا ہے اللہ کے فضل سے اس گھر میں بفضل خداوندی خوشیاں اور سکون ہوتا ہے۔ناگہانی موت سے حفاظت رہتی ہے، جادوٹونے اور آسیبی اثرات سے حفاظت رہتی ہے اور نجات بھی ملتی ہے، ایک منہ والا رودراکش بہت قیمتی ہوتا ہے اور بہت کم ملتا ہے، یہ چاند کی شکل کا یا کاجو کی شکل کا بھی ہوتا ہے جو کہ عام طور پر دستیاب ہے اس کا کوئی فائدہ نہیں۔اصلی ایک منہ والا رودراکش جو گول ہونا ضروری ہے جو کہ مخصوص مقامات میں پایا جاتا ہے، جو کہ مشکل سے اور بہت کوششوں سے حاصل ہوتا ہے، ایک منہ والا رودراکش گلے میں رکھنے سے گلا کبھی پیسے سے خالی نہیں ہوتا، اس رودراکش کو ایک مخصوص عمل کے ذریعہ مزید معتبر بنایا جاتا ہے، یہ اللہ کی ایک نعمت ہے، اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں اور کسی وہم میں مبتلا نہ ہوں۔

(نوٹ) واضح رہے کہ دس سال کے بعد رودراکش کی افادیت متاثر ہو جاتی ہے، دس سال کے بعد اگر رودراکش بدل دیں تو دوراندیشی ہوگی۔

ملنے کا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی، دیوبند

اس نمبر پر رابطہ قائم کریں 09897648829

علم الاعداد

تاریخ پیدائش میں اعداد کی تکرار

قسط نمبر: ۴

حسن الهاشمی

اس مضمون کے تحت دلچسپ معلومات پیش کی جارہی ہیں، علم الاعداد کے ضمن میں اس طرح کے تذکرے، بہت کم ملتے ہیں۔ قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ سلسلہ شروع کیا جارہا ہے، اپنی اور متعلقین کی تاریخ پیدائش پر نظر ڈالئے۔

سات کا عدد ایک روحانی عدد ہے: اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہے اور تاریخ پیدائش میں ۷ عدد کی تکرار ہو تو صاحب عدد زبردست روحانی صلاحیتوں کا حاصل ہوگا، خفیہ علوم پر اس کی دسترس ہوگی اور فنون لطیفہ سے بھی اس کا لگاؤ شدید ہوگا اور اگر تاریخ پیدائش میں ایک عدد موجود ہو یا ایک عدد کی بھی تکرار ہو تو ایسا شخص مصوری، مجسمہ سازی، نقشہ نویسی میں مہارت رکھے گا اور منطق، فلسفہ اور سائنس سے بھی اس کی دلچسپیاں کافی بڑھی ہوئی ہوں گی۔ اگر کسی کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۷ ہو اور تاریخ پیدائش میں ۷ عدد کی تکرار کے ساتھ ساتھ ایک اور ۲ بھی موجود ہو تو اس کی شہرت اور ناموری قابل رشک ہوگی اور اگر سات کا عدد دو سے زائد بار آیا ہو تو ذہنی تسکین کا باعث بنتا ہے اور حامل عدد اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود پرسکون رہتا ہے اور ہر طرح کے اضطراب اور بے چینی سے محفوظ رہتا ہے اور اگر تاریخ پیدائش میں ۷ کا عدد تین سے زیادہ بار آیا ہو تو یہ صاحب عدد کے متمول ہونے کی دلیل ہے، ایسے شخص کے تعلقات غیر ممالک میں بھی ہوں گے اور وہ شخص عالمی بھائی چارے کا علمبردار ہوگا، ایسا شخص حاسد نہیں ہوتا، یہ اپنے دشمنوں اور بدخواہوں سے بھی کسی طرح کا بغض نہیں رکھتا، اس میں انسانیت اور شرافت زبردست ہوتی ہے اور یہ سبھی لوگوں سے تعلقات کو خوشگوار بنانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔

۸ کا عدد: اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۸ کا ایک سے زائد مرتبہ آیا ہو تو انسان مخفی علوم کی صلاحیت خداداد ہوتی ہے، ایسا شخص شہرت یافتہ نجومی بن سکتا ہے اور اس کی پکڑ دوسرے مخفی علوم پر بھی ہوسکتی ہے۔ اگر کسی کی پیدائش جنوری یا فروری میں ہوئی ہو اس میں لیڈر بننے کی زبردست صلاحیت ہوگی، وہ ہر دلعزیز رہے گا اور عمر کے ۳۶ سال کے بعد اس کی شہرت اور مقبولیت ترقی کے ساتویں آسمان کو چھو لے گی۔

تاریخ پیدائش میں ۸ کے عدد کی ۲ یا ۳ مرتبہ تکرار ہو اور ۶ کا عدد بھی ۲ بار آیا ہو تو صاحب تاریخ کامیاب آرٹسٹ بن سکتا ہے، ایسے لوگوں کی خاص طور پر نگرانی کرنی چاہئے، خاص طور پر ۲۵ اور ۳۰ سال کی عمر کے درمیان، اس عرصہ میں اگر وہ کامیابی کے راستے پر گامزن ہوگئے تو پھر وہ عمر بھر کامیابیوں سے ہمکنار رہتے ہیں اور کامرانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔

۹ کا عدد: اگر کسی کی تاریخ پیدائش میں ۹ کا عدد دو یا تین بار آیا ہو اور عدد ایک بھی ایک سے زائد بار ہو تو ایسا شخص بین الاقوامی قسم کا شہرت یافتہ بن سکتا ہے، ایسا شخص مخفی علوم میں دلچسپی رکھے گا، علم نجوم اور علم روحانیت پر اس کو دسترس حاصل ہوگی اور اس کے نصیب میں بہت خوشگوار سفر ہوں گے جو اس کی مقبولیت اور شہرت کا ذریعہ بنیں گے۔ اگر ۹ کا عدد تاریخ پیدائش میں ۲ بار آیا آئے اور تاریخ پیدائش میں ۲ صفر بھی موجود ہوں تو اس کی خداداد صلاحیت قوت کالعدم ہوجائے گا لیکن اگر اس عدد کے ساتھ ایک یا ۴ موجود ہو اور ان میں سے کسی عدد کی تکرار ایک سے زائد بار ہو تو یہ شخص اقتدار میں بہت اونچا مقام حاصل کرلے گا، ایسے لوگ کہ جن کی تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور ۸ کا عدد ۲ بار یا دو بار سے زائد ہو تو ایسے لوگ بدگمانی کا مزاج رکھتے ہیں اور ان کو اپنے رفقاء سے غلط فہمیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ سے دوستی میں دراڑ پڑجاتی ہے۔ اگر تاریخ پیدائش میں ۹ کا عدد تین بار آیا ہو تو تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ایک، ۳، ۶ یا ۹ ہو تو انسان اپنی زندگی میں زبردست مقام حاصل کرسکتا ہے۔ اگر تاریخ پیدائش کا مفرد عدد ۹ ہو اور ۳ اور ۴ کی تکرار ایک سے زائد بار آئی ہو تو حامل تاریخ کے دل میں ایک بے چینی رہتی ہے، وہ ہر پل نمایاں مقام حاصل کرنے کی جستجو میں رہتا ہے، ایسے لوگوں کے طاقتور ڈکٹیٹر بننے کے امکانات روشن رہتے ہیں اور ایسا شخص ناقابل تسخیر بن جاتا ہے۔

(باقی اگلے شمارے)

☆☆☆

فقہی سوالات

مفتی وقاص ہاشمی

۱۔ **سوال** : از اسداللہ بیگ کشمیر سنگ اسود اور بت پرستی

(۱) سنگ اسود کی تاریخی حقیقت کیا ہے؟

(۲) جب کہ اسلام نے بت پرستی کو منع کیا ہے تو ہم ایک غیر مسلم کو کیسے مطمئن کر سکتے ہیں۔؟

جواب : سنگ اسود کی تاریخی حیثیت کیا ہے یہ مسئلہ اسلامی نقطۂ نظر سے کچھ اہم نہیں۔ اسلام تو اپنے حلقہ بگوشوں کی تمام تر توجہ اس نکتے پر مرکوز رکھنا چاہتا ہے کہ جس چیز یا فعل کے بارے میں اللہ اور رسول ﷺ نے کیا ہدایات دی ہیں۔

سنگ اسود کے بارے میں مشہور روایت یہ ہے کہ وہ جنت کا پتھر ہے جسے آدم علیہ السلام بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے۔ ہمیں اصرار نہیں کہ اس روایت کو درجہ یقین میں رکھا جائے۔ مان لیجئے کہ یہ بس کوئی بھی پتھر ہے جسے کوئی ذاتی اہمیت حاصل نہیں لیکن درجہ یقین رکھنے والی جو بات ہے وہ یہ ہے کہ اس پتھر کو بوسہ دینا یا صرف چھونا اللہ اور اس کے رسول نے حج کے اجزا ترکیبی میں شامل فرمایا ہے جب یہ معلوم ہو گیا تو تاریخ کی کوئی اہمیت نہیں رہی معلوم ہو چاہے نہ ہو۔

اب رہا غیر مسلموں کو مطمئن کرنا۔ تو یہ کسی کے بس کا روگ نہیں اطمینان، ایمان، ہدایت یہ چیزیں خالصتاً اللہ کے قبضے میں ہیں۔ اس کے سوا کسی کو اس سلسلے میں قدرت نہیں۔ ہاں علمی و منطقی حد تک اعتراض کا جواب دیا جا سکتا ہے سنگ اسود کو چھونے اور بوسہ دینے کو بت پرستی سے مشابہ قرار دینے کی بات کوئی نئی نہیں۔ اس کا تجزیہ بارہا کیا جا چکا ہے لیکن بار بار اس کا سامنے آنا محض پروپیگنڈے کے قبیل سے ہے منطقی یا اعتقادی بنیاد اس کی کچھ نہیں ہے۔

خود آپ غور فرمائیں۔ کسی شئے کو چھونا یا بوسہ دینا بت پرستی یا پوجا کی نوع سے ہے یہ عمل تو آپ اور ہم مختلف اشیاء اور افراد کے ساتھ مختلف جذبات کے تحت ہر روز کرتے رہتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ یہی عمل کسی پتھر کے ساتھ کیا جائے تو اسے بجائے محبت اور انس کے بت پرستی سے مشابہت دی جائے۔ بت کے پجاری بت کے سامنے جو بھی اعمال کرتے ہیں ان کی حیثیت کھلے طور پر معبود اور پرستش کی ہوتی ہے اور یہ بھی معلوم ہے کہ ان اعمال کے مذہبی پس منظر میں پوجا ہی کے جذبات ہوتے ہیں۔ اس کے برخلاف حجر اسود کو چھونے یا بوسہ دینے کا عمل تعبد کا نہیں صرف انس و محبت کا مظہر ہے اور ساری دنیا کو معلوم ہے کہ اس عمل کے دینی پس منظر میں کوئی بھی ایسا جذبہ نہیں ہوتا جسے تعبد اور پوجا سے جوڑا جائے۔ جہاں تک ظاہر کا تعلق ہے بت پرستی کا اعتراض تو کعبہ کے سلسلے میں بھی کیا جا سکتا ہے اور کیا گیا ہے کہ وہ ایک عمارت ہی تو ہی اور ہر مسلمان اس کی طرف سجدہ کرتا ہے تو یہ بظاہر ایسا ہی ہو اجیسے بت کو سجدہ کر لیا۔ لیکن اس اعتراض کی اس لئے کوئی حیثیت نہیں کہ ہر فعل و عمل میں نیت، ارادہ اور مدعا اصل شے مانا گیا ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ مسلمان کی نیت سجدہ کرتے وقت اس عمارت کو پوجنے کی نہیں ہوتی جیسے کعبہ کہتے ہیں نہ اس عمارت کے بارے میں اسے یہ خوش فہمی ہے کہ اس میں بجائے خود کوئی قدرت یا الوہی صفت ہے۔ وہ تو صرف ایک مکان ہے جو یہ نشاندہی کرتا کہ تمام مسلمانوں کو اپنی نمازوں میں اسی طرف منھ کرنا چاہئے۔

ٹھیک اسی طرح سنگ اسود کا لمس اور بوسہ محض ایک طریقہ ہے یہ ظاہر کرنے کا کہ اللہ اور رسول کی ہدایت کے مطابق اس پتھر کے ساتھ ہمیں دلی تعلق رکھنا ہے یہ عمل دراصل بجائے خود کوئی بڑی اہمیت نہیں اہمیت صرف اس چیز کی ہے اللہ اور رسول ﷺ نے کیا تعلیم دی۔

کوئی غیر مسلم اگر اس عمل کو بت پرستی کے مشابہ بتاتا ہے تو یہ مشابہت ایسی ہی ہے جیسے آدمی اور جانوروں کے بہتیرے افعال واعمال اور بہترے میں مشابہت پائی جاتی ہے۔ مشابہت تو آپ کو معلوم ہے کہ خرید وفروخت کے معاملے اور سود سے مقابلے میں بھی ہے۔ لیکن صرف جذوی مشابہت کی بنا پر دو مختلف امور واشیاء پر ایک ہی حکم نہیں لگا کرتا لہٰذا آپ ذرا سے تدبر سے کام لے کر معترض کو جواب دے سکتے ہیں۔ رہا مطمئن کرنا تو وہ ہم کہہ چکے ہیں کہ یہ چیز انسانی دسترس سے باہر ہے۔

قسط نمبر: ۲۱

عکسِ سلیمانی

حسن الهاشمی

جھوٹا الزام رفع ہونے کے لئے

اگر کوئی شخص کسی چوری یا کسی اور جھوٹے الزام میں مطعون ہو اور صحیح ملزم کی تلاش بھی جاری ہو اور اس شخص کی خواہش ہو کہ یہ جھوٹے الزام اور تہمت سے بری ہو جائے تو آدھی رات کے بعد کھڑے ہو کر شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھا کر سو بار یہ آیت پڑھے: ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ اَنِّيْ لَمْ اَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَاَنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ كَيْدَ الْخَآئِنِيْنَ. اس عمل کو ۳ر راتوں تک جاری رکھیں، انشاء اللہ الزام سے بری ہو جائے گا۔

اگر کسی کا کوئی حامی نہ رہے

اگر کوئی شخص کسی جگہ بالکل تنہا رہ گیا ہو اور کوئی اس کا حمایتی اور طرف دار نہ ہو تو ایسے شخص کو روزانہ ۱۲۱ر مرتبہ یہ آیت پڑھنی چاہئے اِنَّ اللّٰهَ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ. اس عمل کو عشاء کے بعد کرے اور ۲۱ر راتوں تک جاری رکھے، اول و آخر ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھے، انشاء اللہ درجنوں حامی اور طرف دار پیدا ہو جائیں گے اور اکیلے پن سے نجات ملے گی۔

اگر کسی ظالم کو مغلوب کرنا ہو

اگر کسی شخص کے ظلم و ستم کی انتہا نہ رہی ہو اور اس ظالم کے جبر و استبداد کی وجہ سے کوئی شخص حد سے زیادہ پریشان ہو اور ظلم و ستم سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ عشاء کی نماز کے بعد مکمل تنہائی میں روشنی بند کر کے کھڑے ہو کر اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر یہ آیت ۲۱ سو مرتبہ پڑھے وَهُوَ الْقَاهِرُ فَوْقَ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْحَكِيْمُ الْخَبِيْرُ اس عمل کو ۳ر راتوں تک جاری رکھے، اول و آخر ۱۱ بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ ظالم سے یا اس کے ظلم سے نجات مل جائے گی۔

دشمنوں کے خوف سے نجات

اگر کسی شخص کے دشمن بہت زیادہ ہوں یا وہ شخص دشمنوں کے گھیرے میں پھنس گیا ہو اور اس کو دن رات دشمنوں سے اذیت پہنچنے کا خطرہ ہو تو اس کو چاہئے کہ اس آیت کریمہ کو ۱۲۱ مرتبہ پڑھے، عشاء کے بعد یہ عمل کرے، اول و آخر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اسی عمل کو نماز فجر کے بعد بھی کرے اور گیارہ دن تک اس عمل کو جاری رکھے، انشاء اللہ دشمنوں کے خوف سے نجات ملے گی۔ دشمنوں کی اصلاح

ہوگی یا پھر وہ تباہ و برباد ہوں گے۔

آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَعْدَائِكُمْ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا وَّ كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا.

اگر معاملہ حد سے زیادہ سنگین ہو اور فیصلہ بہت جلد ہونا ضروری ہو تو پھر ایک ہی نشست میں اس آیت کو سوا لاکھ مرتبہ پڑھے، اس عمل اور تعداد کے لئے ۱۱ لوگ بھی ایک ساتھ بیٹھ کر پڑھ سکتے ہیں۔ اس طرح ایک ہی بار عمل کر لینا کافی ہے، دشمنوں کے خوف اور ان کی سازشوں سے نجات مل جائے گی۔

مقدمہ میں کامیابی کے لئے

اگر کوئی شخص ناحق مقدمہ میں مبتلا ہو، مقدمہ میں فتح یا اس سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ اس عمل کی طرف توجہ دے۔ مقدمہ کی پیشی سے ایک دو دن قبل سوا لاکھ مرتبہ اس عمل کو پڑھیں، باوضو ہو کر ۱۱ لوگ قبلہ رو ہو کر بیٹھ جائیں، جن دانوں پر گنتی کریں ان کو سفید کپڑے پر رکھیں، املی کے بیج، کھجور کی گٹھلی یا کسی اور طرح کے دانے ہوں، عمل سے پہلے لوبان کی دھونی لیں، عمل شروع کرنے سے پہلے سب لوگ گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھیں، اس کے بعد یہ آیت پڑھیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَتْحٌ قَرِيْب. پڑھیں اور اول اور شروع و آخر میں یہ درود شریف پڑھیں، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِفْتَاحُ الرَّحْمَةِ وَالزُّهْرَةِ وَالْجَنَّةِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ. عمل کے اختتام پر مقدمہ کی کامیابی کے لئے دعا کریں، انشاء اللہ مقدمہ کا فیصلہ اپنے حق میں ہو یا مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ نہایت مبارک اور موثر عمل ہے، اس عمل سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

زبان دراز خاوند کے لئے

جس عورت کا خاوند زبان دراز ہو، گالیاں بکتا ہو یا اول فول بکتا ہو اور عورت اس کی بکواس اور لاف و گزاف سے پریشان ہو اور چاہتی ہو کہ اس کے خاوند کی یہ بری عادت ختم ہو جائے تو اس عورت کو چاہئے کہ وہ اس آیت کو ایک ہزار ایک سو مرتبہ پڑھے اور پانی پر دم کر کے شوہر کو پلائیں، انشاء اللہ شوہر کی بدتمیزیوں سے نجات ملے گی، اس عمل کے ساتھ ساتھ عورت کو چاہئے کہ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے اپنے گلے میں ڈالے۔

آیت یہ ہے: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم. قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِىْ تُجَادِلُكَ فِىْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِىْٓ اِلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا اِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ بَصِيْرٌ.

۷۸۶

۱۵۶	۱۷۰	۱۶۷	۱۶۴
۱۶۸	۱۶۳	۱۵۷	۱۶۹
۱۶۲	۱۶۵	۱۷۲	۱۵۸
۱۷۱	۱۵۹	۱۶۱	۱۶۶

نشہ کی عادت سے نجات کے لئے

اگر کوئی شخص شراب، افیون، گانجا یا کسی اور نشہ آور چیز کھانے کا عادی ہو اور ان چیزوں سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ لگا تار ۳ روزے رکھے اور عشاء کے بعد ۷ ہزار مرتبہ یہ آیت پڑھے يَوْمَ لَا يُخْزِي اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِينَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

انشاء اللہ نشہ آور چیزوں سے نجات مل جائے گی، اس عمل کے بعد اس نقش کو کالے کپڑے میں پیک کر کے گلے میں ڈالے تا کہ آئندہ ان خرافات سے محفوظ رہے۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۵۲۹	۱۵۳۲	۱۵۳۶	۱۵۲۲
۱۵۳۵	۱۵۲۳	۱۵۲۸	۱۵۳۳
۱۵۲۴	۱۵۳۸	۱۵۳۰	۱۵۲۷
۱۵۳۱	۱۵۲۶	۱۵۲۵	۱۵۳۷

اگر کسی جگہ سے کسی شخص کو ہٹانا ہو

اگر کسی شخص کو کسی مکان یا آفس سے ہٹانا مقصود ہو یا کسی جگہ سے دل برداشتہ کرنا ہو تو ۳ روز تک ۴۱ مرتبہ ان آیات کو پڑھ کر کسی چیز پر دم کر کے اس کو کھلا دیں یا پلا دیں، انشاء اللہ مقصد میں کامیابی مل جائے گی۔ اس آیت کو پڑھتے وقت آگے پیچھے درود شریف نہ پڑھیں۔ دراصل منفی کاموں میں درود شریف نہیں پڑھنا چاہئے۔

آیت یہ ہے: يَوْمَ تَرْجُفُ الرَّاجِفَةُ. تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ. قُلُوْبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ. اَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ. يَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَمَرْدُوْدُوْنَ فِي الْحَافِرَةِ. اَئِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً. قَالُوْا تِلْكَ اِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ. فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَاحِدَةٌ. فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ.

ان ہی آیات کو لکھ کر اور جس شخص کو ہٹانا ہو ان آیات کے نیچے اس کا اور اس کی ماں کا نام لکھ کر اگر کسی پرانے کنویں میں ڈال دیں تب بھی مقصد میں کامیابی مل جائے گی لیکن اس طرح کے عمل ناگزیر حالات میں کرنے چاہئیں، خواہ مخواہ کسی کو پریشان کر کے اس کو اجاڑ کر اپنی آخرت برباد نہیں کرنی چاہئے۔

دشمن سے حفاظت

دشمن کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے نہایت مجرب عمل ہے۔ طریقہ یہ ہے کہ کھیعص حمعسق دس حروف ہیں۔ ک سے

شروع کر کے ق پر ختم کرے، ہر حرف کو زبان سے ادا کر کے اپنے ہاتھوں کی ایک انگلی بند کرے، دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بند کرنا شروع کرے، جب دسوں انگلیاں بند ہو جائیں تو سورۂ فیل پڑھنا شروع کرے، جب تَرْمِیْهِمْ پر پہنچے تو اس لفظ کو دس مرتبہ پڑھے اور ہر بار ایک انگلی کھولتا رہے۔ بائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے کھولنا شروع کرے، جب سب انگلیاں کھل جائیں تو پھر سورۂ فیل کو ختم تک پڑھے، اس عمل کو ۷ دن، گیارہ دن یا ۲۱ دن تک جاری رکھے، انشاء اللہ دشمن کے شر سے نجات ملے گی۔

فقر اور تنگی معاش کا علاج

ایک بزرگ نے سرکار دو عالم ﷺ کی یہ روایت نقل کی ہے کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے اپنی تنگ دستی اور فقر و فاقہ کی شکایت کی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں کی تسبیح پڑھا کرو، اس نے پوچھا کہ فرشتوں کی تسبیح کیا ہے؟ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْم یہ سن کر وہ شخص چلا گیا، ایک سال کے بعد وہ دوبارہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے بتایا کہ یا رسول اللہ! میں نے آپ کی بتائی ہوئی تسبیح کی پابندی کی تو مجھے اتنا ملا کہ اب رکھنے کی بھی جگہ نہیں ہے۔

تسخیر قلب کے لئے

جس شخص کو مسخر کرنا ہو اس کو تصور میں لا کر یہ عمل کرے، پہلے گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کے بعد بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھ کر سورہ اخلاص اس طرح پڑھے کہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ بحرمةِ جبرئیل اَللّٰهُ الصَّمَدُ بحرمةِ اسرافیل لَمْ يَلِدْ بحرمةِ میکائیل وَلَمْ يُوْلَدْ بحرمةِ عزرائیل وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ دردائیل مهرائیل دردائیل روزانہ اس عمل کو ۳ مرتبہ کرے اور لگاتار ۲۱ دن تک کرے، انشاء اللہ وہ شخص مسخر ہوگا۔

تسخیر عام

لوگوں کے دلوں میں اپنی محبت پیدا کرنے کے لئے اور ان کے دلوں کو مسخر کرنے کے لئے ان آیات کو لکھ کر اپنے پاس رکھے اور ان آیات کو روزانہ ایک مرتبہ پڑھنے کا معمول رکھے، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُوْنِيْ بِهٖ اَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِيْ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ قَالَ اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ. وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا. فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. وَاَلْقَيْتُ عَلَيْكَ مَحَبَّةً مِّنِّيْ وَلِتُصْنَعَ عَلٰى عَيْنِيْ. يُحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ. فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ. لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا مَّا اَلَّفْتَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَلَّفَ بَيْنَهُمْ اِنَّهٗ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ.

میاں بیوی میں محبت کے لئے

اگر میاں بیوی میں محبت نہ ہو یا محبت ہو لیکن دونوں کے درمیان کھٹ پٹ چلتی رہتی ہو اور عام طور پر ایک دوسرے سے ناراض

رہتے ہوں تو دونوں اس نقش کو اپنے دائیں بازو پر باندھیں، اگر عمومی طور پر شوہر ناراض رہتا ہو تو بیوی اپنے بازو پر باندھے۔ اگر بیوی ناراض رہتی ہو تو شوہر اپنے بازو پر باندھے۔ اگر دونوں کے مزاج میں گرمی ہو اور دونوں ہی ایک دوسرے سے لڑتے ہوں تو دونوں ہی اس نقش کو باندھ لیں۔

انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے آپس کی چپقلش ختم ہوگی اور دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کی محبت پیدا ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶۰۰۹	۶۰۱۳	۶۰۱۶	۶۰۰۲
۶۰۱۵	۶۰۰۳	۶۰۰۸	۶۰۱۴
۶۰۰۴	۶۰۱۸	۶۰۱۱	۶۰۰۷
۶۰۱۲	۶۰۰۶	۶۰۰۵	۶۰۱۷

بواسیر کے چھلّے اور بلیڈ پریشر کے چھلّے

ان چھلوں کی برکت سے بواسیر ختم ہو جاتی ہے اور بلڈ پریشر بھی کنٹرول میں رہتا ہے۔ بعض عاملین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ان چھلوں سے شوگر بھی کنٹرول رہتی ہے، ان چھلوں کو بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ شب برات کو ایک بالٹی میں پانی بھر کر رکھ لیں، سو مرتبہ اس پانی پر درود شریف پڑھ کر دم کریں، شعبان کی ۱۵ تاریخ کو نماز فجر کے بعد گیارہ مرتبہ درود شریف، ۴۱ مرتبہ سورہ فاتحہ، پانچ مرتبہ سورۂ یٰسین، ۷ مرتبہ سورہ رحمٰن، پانچ مرتبہ سورۂ مزمل ۷ مرتبہ، یہ آیت وَقُلْ رَّبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِّیْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا.

آخر میں ۱۱ مرتبہ درود شریف پڑھ کر پانی پر دم کر دیں اس پانی پر جس پر رات ۱۰۰ مرتبہ درود شریف پڑھ کر دم کر کے رکھا تھا، پھر اس کے بعد اس پانی میں چاندی کے چھلے چھوڑ دیں لیکن ایک مرتبہ چھلوں کی تعداد سو سے زیادہ نہیں ہونی چاہئے۔ یہ چھلے جس کو دیں تو اس کو تاکید کر دیں کہ وہ درود شریف پڑھ کر اس چھلے کو پہنے۔ اگر کسی غیر مسلم کو دیں تو خود درود شریف پڑھ کر اور چھلے پر دم کر کے دیں، انشاء اللہ چھلے کی برکت سے بواسیر ختم ہو جائے گی، بلڈ پریشر کنٹرول رہے گا اور شوگر بھی کنٹرول میں رہے گی، اس عمل کی سبھی کو عام اجازت ہے۔

کینسر کا تیر بہدف علاج

سورۂ ملک کی آیت نمبر ۱۳، ۱۴ دو ہزار بائیس مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے رکھ لیں اور یہ پانی ۴۰ دن تک مریض کو پلائیں، انشاء اللہ مریض کو مرض سے نجات ملے گی۔ اگر پانی پلانے کے ساتھ اس آیت کا نقش لکھ کر مریض کے گلے میں ڈال دیں تو اور بھی بہتر ہے۔

آیت یہ ہے:

وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ. اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ.

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۰۷۸	۱۰۹۲	۱۰۸۹	۱۰۸۵
۱۰۹۰	۱۰۸۴	۱۰۷۹	۱۰۹۱
۱۰۸۳	۱۰۸۷	۱۰۹۴	۱۰۸۰
۱۰۹۳	۱۰۸۱	۱۰۸۲	۱۰۸۸

زبان بندی کا عمل

اگر دشمنوں کی اور بدخواہوں کی زبان بند کرنی ہو تو اس نقش کو منگل کے دن مریخ کی ساعت میں لکھ کر اور نقش کے نیچے ان لوگوں کے نام لکھ کر جن کی زبان بند کرنی ہو لکھ کر نقش کو مریخ ہی کی ساعت میں کسی پرانی قبر میں دبا دیں، انشاء اللہ کوئی بھی دشمن اور بدخواہ ایک حرف ناروا بھی زبان سے نہیں نکال سکے گا۔

۷۸۶

ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ
وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم
وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم
غشاوۃ	ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم
ختم اللّٰہ علیٰ قلوبھم	وعلیٰ سمعھم	وعلیٰ ابصارھم	غشاوۃ

مقدمہ کی کامیابی کا نقش

اگر کسی پر ناحق مقدمہ چل رہا ہو اور وہ شخص مقدمہ کی تاریخوں سے پریشان ہو چکا ہو تو اس کو چاہئے کہ مقدمہ کو اپنے حق میں کرنے کے لئے یا باہمی سمجھوتہ کرنے کے لئے اس نقش کو گلے میں ڈالیں، نقش کو موم جامہ کرنے کے بعد ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ نقش یہ ہے۔

۷۸۶

جبرائیل — لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ — میکائیل

یاحنان	۲۶۹۶	۲۶۹۱	۲۶۹۸
یامنان	۲۶۹۷	۲۶۹۵	۲۶۹۳
یادیان	۲۶۹۲	۲۶۹۹	۲۶۹۴
یابرہان	الیقا	ملیقا	تلیقا

عزرائیل — یابدوح یابدوح یابدوح — اسرافیل

قسط نمبر: ۶۴

اسلام الف سے ی تک

(ص)

مختار بدری

صبر کی مختلف قسمیں ہیں، اگر پیٹ اور شرمگاہ کی خواہشات کے مقابلہ میں صبر ہے تو اسے عفت کہیں گے، اگر ثروت و دولت کی بہتات کی حالت میں صبر ہے تو اسے ضبط نفس کہیں گے، میدان جنگ یا سختیوں پر صبر ہے تو اس کو حلم کہیں گے، حوادثات زمانہ پر صبر ہے تو وہ وسعت صدر ہے۔ اگر دوسروں کے اسرار نہاں پر صبر ہے تو اسے کتمان سر کہیں گے، بقدر کفالت معیشت پر صبر ہے تو وہ قناعت ہے، ہر قسم کی عیش پسندی کے مقابلہ میں صبر زہد کہلاتا ہے۔

وَالصّٰبِرِيْنَ فِي الْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّاءِ وَحِيْنَ الْبَاْسِ ط اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ○

اور سختی اور تکلیف میں اور (معرکہ) کارزار کے وقت ثابت قدم رہیں، یہی لوگ ہیں جو (ایمان میں) سچے ہیں اور یہی ہیں جو (خدا سے) ڈرنے والے ہیں۔ (۱:۱۷۷)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبر کی توفیق سے بہتر نعمت نہیں، کمال ایمان کے لئے مناسب چیزوں کا اکتساب اور غیر مناسب چیزوں سے اجتناب ضروری ہے اور یہ دونوں چیزیں صبر و استقامت کی محتاج ہیں۔

مدینہ کے ایک یہودی عالم سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ درہم قرض لے رکھے تھے، اس کے تقاضے پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت تو میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے، اس نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب تک نہیں چھوڑوں گا جب تک قرضہ ادا نہ کریں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہیں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ادا فرمائیں، چند صحابہ جمع ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی سے تاکید کی کہ اللہ نے عہد والے شخص یا کسی پر ظلم کرنے سے منع کیا ہے، غرض آپ رات بھر وہیں بیٹھے رہے، صبح ہوئی تو یہودی نے کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہوگیا اور کہا کہ میں نے سختی اس لئے کی کہ دیکھوں کہ تورات میں جو توصیف بیان کی گئی ہے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پورا اترتے ہیں یا نہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات واضح کرتی ہیں کہ صبر انسان کی مغفرت کا بہت اچھا ذریعہ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُمْ مِّنَ الْجَنَّةِ غُرَفًا تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ○ الَّذِيْنَ صَبَرُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ○

اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو ہم بہشت کے اونچے اونچے محلوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں، ہمیشہ ان میں رہیں گے (نیک) عمل کرنے والوں کا (یہ) خوب بدلہ ہے، جو صبر کرتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ (۲۹:۵۸،۵۹)

حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن کو جو بھی مصیبت پہنچتی ہے، تھکاوٹ، غم یا بیماری یہاں تک کہ فکر بھی اسے رنجیدہ کرے تو اس کے باعث اللہ جل شانہ اس کے گناہ دور کر دیتا ہے۔ (ترمذی) صبر کی کامیابی اخروی ہی نہیں بلکہ دنیاوی زندگی میں بھی اس کا ثمر ملتا ہے۔

وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ○

ان (بنی اسرائیل) میں سے ہم نے پیشوا بنائے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے، جب وہ صبر کرتے تھے اور وہ ہماری آیتوں پر یقین رکھتے تھے۔ (۳۲:۲۴)

صبغة

صِبْغَةَ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً.

ہم نے اللہ تعالیٰ کا رنگ اختیار کرلیا اور اللہ کے رنگ سے بہتر کون

رنگ ہوسکتا ہے۔(۲:۳۸)نصاریٰ کے ہاں رواج ہے کہ بچے کی پیدائش کے آٹھویں دن اسے زرد رنگ میں غوطہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں یہ نصاریٰ ہوگیا، اس رسم کا نام اصطباغ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کوتلقین کی کہ وہ جواب دیں کہ تم تو مصنوعی رنگ میں رنگے ہوئے ہو اور ہم دین خداوندی کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

صحابی

وہ لوگ جنہوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہ قلیل مدت کے لئے صحیح دیکھا اور اسلام قبول کیا ہو، ان کی تعداد ایک لاکھ چوالیس ہزار بتائی گئی ہے۔ عبداللہ بن مضفلؓ سے روایت ہے کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے اصحاب کے متعلق گفتگو کرتے ہوئے اللہ سے ڈرو ان کو طعن وتشنیع کا نشانہ نہ بناؤ، جوشخص ان سے محبت رکھتا ہے وہ مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے ان سے حُب رکھتا ہے اور جو ان سے بغض رکھتا ہے وہ دراصل مجھ سے بغض رکھتا ہے، جس نے ان کو ایذا دی گویا اس نے مجھ کو ایذا دی اور جس نے مجھ کو ایذا دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور قریب ہے کہ اللہ اس کو اپنی گرفت میں لے لے۔(ترمذی)

صحاح ستہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے متعلق تمام منتشر اور بکھری ہوئی روایتیں مسانید کی شکل میں جمع ہوگئیں تو محدثین نے احادیث صحیحہ کے انتخاب واختصار کا طریقہ اختیار کیا اور صحاح ستہ کی تدوین عمل میں آئی۔

(۱) صحیح بخاری، اس میں نو ہزار بیاسی (۹۰۸۲) احادیث ہیں، یہ تعداد اگرچہ امام بخاری کو جس قدر احادیث یاد تھیں ان کے دسویں حصہ کے برابر بھی نہیں، نہایت غایت احتیاط کے ساتھ انہوں نے احادیث کا انتخاب کیا ہے۔

(۲) امام مسلم نے اپنی جامع صحیح مسلم کا انتخاب تین لاکھ روایات سے کیا جنہیں انہوں نے براہ راست اپنے شیوخ سے سنی تھیں، پندرہ سال کی محنت شاقہ میں بارہ ہزار احادیث صحیحہ کا منتخب مجموعہ تیار کیا۔

(۳) سنن نسائی، امام نسائی نے بھی صرف صحیح الاسناد روایات ہی کو لیا، اس کے ساتھ حسن ترتیب اور جدت تالیف بھی خوب ہے۔

(۴) سن ابی داؤد، امام داؤد بحستانی نے اپنی کتاب السنن کا انتخاب پانچ لاکھ احادیث کو سامنے رکھ کر کیا ہے، دیگر مصنفین صحاح کی نسبت امام ابوداؤد پر فقہی ذوق زیادہ غالب تھا چنانچہ تمام ارباب صحاح ستہ میں یہی ایک بزرگ ہیں جن کو علامہ شیخ ابوالحق شیرازی نے طبقات الفقہا میں جگہ دی۔ اس سنن میں چار ہزار آٹھ سو احادیث جمع ہیں۔

(۵) جامع ترمذی حضرت ابوعیسیٰ بن محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ نسحاک سلمی ترمذی کی تالیف ہے۔ امام ترمذی کو علم حدیث کے مختلف فنون کو جمع کرنے میں امتیاز حاصل تھا، چنانچہ (۱) تبویب (۲) بیان فقہ (۳) علل احادیث وبیان صحیح وضعیف (۴) بیان اسماء رکنی (۵) جرح وتعدیل (۶) جن سے حدیث نقل کی ہے ان کے متعلق بتانا کہ ان میں سے کس نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پایا ہے اور کس نے نہیں (۷) راویانِ حدیث کا شمار (۸) بیان شذوذ (۹) بیان موقوف (۱۰) بیان مدرج (۱۱) بیان اسناد (۱۲) متروک العمل روایات کی توضیح (۱۳) احادیث کتاب کی ردقبول کے بارے میں علماء کے اختلاف کا بیان (۱۴) حدیثوں کی توجیہ وتاویل کے سلسلہ میں علماء کے اختلاف آراء کا ذکر وغیرہ تفصیلات کے ساتھ یہ ایک جامع کتاب بن گئی ہے۔

(۶) سنن ابن ماجہ حضرت محمد ابوعبداللہ الربعی القروینی ابن ماجہ کی تصنیف ہے، لاکھوں احادیث کے ذخیرے میں سے چار ہزار کا انتخاب کرکے پندرہ سو ابواب کے تحت پوری مناسبت کے ساتھ درج کیا گیا ہے۔

صحیح مسلم شریف یعنی امام ابوالحسن عساکر الدین مسلمؒ کی تصنیف ''الجامع الصحیح'' حدیث کی دوسری مشہور کتاب ہے اس میں حذف مکررات کے بعد چار ہزار احادیث ہیں جن کا انتخاب انہوں نے تین لاکھ روایات سے کیا ہے۔ امام مسلم اگرچہ کہ خراسان کے مشہور شہر نیشاپور میں پیدا ہوئے لیکن ان کا سلسلہ نسب عرب کے مشہور قبیلہ قیشر سے ملتا ہے۔ امام مسلم نے ۲۵ر رجب ۲۶۱ھ میں وفات پائی، کہتے ہیں کہ مجلس درس میں ایک حدیث کے متعلق دریافت کیا گیا جو سوء اتفاق سے آپ کو یاد نہ آئی، گھر واپس ہوتے تو انہیں خرما کا ایک ٹوکرا پیش کیا گیا، آپ حدیث کی تلاش میں اتنے محو تھے کہ آہستہ آہستہ تمام چھوارے تناول کرگئے اور حدیث بھی مل گئی، ان چھواروں کا کھالینا ہی ان کی موت کا

جب بنا۔

سنن نسائی کے بارے میں علماء کا خیال ہے کہ علم سنن میں تصنیف کے لحاظ سے انوکھی اور ترتیب کے لحاظ سے بہترین ہے، احمد بن شعیب بن علی بن بحر بن دینار النسائی کی یہ کتاب ''صحاح ستہ'' میں ایک شمار کی جاتی ہے۔ امام نسائی ۲۱۵ھ پیدا ہوئے، ان کے شیوخ اور اساتذہ میں اسحاق بن راہویہ، محمد بن نصر، علی بن حجر، یونس بن عبدالاعلیٰ، محمد بن بشار، امام ابوداؤد سجستانی بھی ہیں۔ حافظ ابن حجر نے امام بخاری کو بھی ان کے اساتذہ میں شمار کیا ہے۔ آپ ۸۸ سال کی عمر میں ۱۳ صفر ۳۰۳ھ میں وفات پائی اور صفا مروہ کے درمیان دفن کئے گئے۔

سنن ابوداؤد میں، امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد بن عمرو بن عمران الازدی السجستانی نے پانچ لاکھ احادیث میں سے صرف چار ہزار آٹھ سو احادیث کو درج کیا ہے۔ مزید برآں چھ سو مراسیل بھی ہیں اور جمہور کے یہاں مرسل حدیث قابل حجت ہے۔ آپ نے اپنے اس مجموعہ کو شیخ احمد بن حنبل کی خدمت میں پیش کیا تو انہوں نے اس کو بہت پسند فرمایا۔ امام داؤد سیستان میں ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے اور ۱۶ شوال ۲۷۵ھ میں انتقال فرمایا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

از: کراچی (پاکستان)

نام: عذرا رومی

نام والدین: منیرہ بیگم، عبدالسبحان

تاریخ پیدائش: ۱۸ر دسمبر ۱۹۹۴ء

قابلیت: بی کام

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۲ حروف نقطے والے باقی ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۴ حروف خاکی ۲ حرف بادی، ایک حرف آتشی اور ایک حرف آبی ہے، بہ اعتبار تعداد و اعداد آپ کے نام میں خاکی حروف کو غلبہ حاصل ہے، آپ کے نام کا مفرد عدد ۷، مرکب عدد ۵۲ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۲۵۰ ہیں۔

۷ کا عدد روحانیت سے وابستہ ہے۔ ۷ عدد کے حامل کو سیر و تفریح کا بہت شوق ہوتا ہے۔

جن خواتین کا عدد ۷ ہوتا ہے وہ بہت نرم دل ہوتی ہیں۔ اس لئے یہ عورتیں انتظام کے معاملے میں قطعاً ناکام رہتی ہیں، ان سے کسی کا رونا برداشت نہیں ہوتا، جو لوگ ان کی اس کمزوری سے واقف ہوتے ہیں وہ ان کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور انہیں رام کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ انتظامی امور میں خلل پڑتا ہے اور ڈسپلن تباہ ہو کر رہ جاتا ہے۔

۷ عدد کی خواتین کی ایک بہت بڑی خوبی یہ ہوتی ہے کہ یہ اپنے ہر کام کو وقت پر انجام دیتی ہیں، اس لئے اکثر و بیشتر یہ اپنے مقاصد میں کامیابی سے ہمکنار ہو جاتی ہیں۔ ۷ عدد کی خواتین اگرچہ محبت پرست ہوتی ہیں، محبت کو اہمیت دیتی ہیں لیکن جلدی سے کسی سے متاثر نہیں ہوتیں لیکن یہ خواتین جس سے متاثر ہو جاتی ہیں پھر جلدی سے اس سے بدگمان نہیں ہوتیں، لیکن ان کا مزاج عمومی طور پر بدگمانی کا ہوتا ہے اور یہ تنقید کرنے میں بھی کوئی تکلف نہیں کرتیں نکتہ چیں ہوتی ہیں اور لوگوں کی غلطی پکڑ لینے میں بھی ماہر ہوتی ہیں۔

۷ عدد کی خواتین دوسروں کی بھلائی کے لئے اپنا اثر و رسوخ استعمال کرنے میں کوئی دریغ نہیں کرتیں اگر انہیں یہ معلوم کہ کسی کی سفارش کر دینے سے کسی کا کام بن جائے گا تو یہ بلا تامل اس کی سفارش کرتی ہیں اور اس کو سرخرو کرنے کے لئے حتی الامکان زور لگاتی ہیں، یہ خواتین ترغیب و ترہیب بھی بجے تلے انداز سے کرتی ہیں اور لوگوں کی رہنمائی کرنے میں انہیں مزہ بھی آتا ہے، لیکن ۷ عدد کی خواتین میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ یہ خود کو نمایاں کرنے سے گریز کرتی ہیں، یہ پوشیدہ مدد کرنے کی قائل ہوتی ہیں، یہ شور مچا کر کسی کے کام نہیں آتیں بلکہ بسا اوقات تو یہ کسی کی مدد اس طرح کرتی ہیں کہ خود اس کو بھی اندازہ نہیں ہوتا کہ اس کی مدد کس نے کی ہے اور کس نے اس کو اس کی منزل تک پہنچایا ہے۔

۷ عدد کی خواتین تنہائی پسند ہوتی ہیں، محفلوں سے اور بھیڑ سے انہیں وحشت ہوتی ہیں، یہ مجلسوں میں آنے سے گریز کرتی ہیں، تقریبات میں یہ اس وقت حاضر ہوتی ہیں جب تقریبات میں جانا از بسکہ ضروری ہے ورنہ عمومی طور پر یہ معذرت ہی سے کام چلاتی ہیں، یہ خواتین حد سے زیادہ حساس ہوتی ہیں اس لئے چھوٹی چھوٹی باتوں پر بھی یہ اپنی ہم جولیوں سے بدظن ہو جاتی ہیں اور معمولی باتوں سے بھی ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ ۷ عدد کی خواتین میں ایک بھاری خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ پیٹ کی بہت ہلکی ہوتی ہیں، یہ اپنے راز کو بھی محفوظ نہیں رکھ پاتیں اور بار بار نقصان اٹھاتی ہیں۔

چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۷ ہے اس لئے کم و بیش یہ تمام

خصوصیات آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔

آپ عقل وفہم کی دولت سے مالا مال ہیں، آپ کی سوچ وفکر بہت نکھری ہوئی ہے، آپ کی صلاحیتیں ساحرانہ ہیں، آپ مذہب پرست ہیں، آپ کو اپنے بہن بھائیوں میں خاص دلچسپی ہے، آپ کا رجحان ہمیشہ مائکہ کی طرف رہے گا، آپ فطرتاً شکی مزاج ہیں، آپ شریک حیات کی محبت میں کسی کی شرکت ہرگز ہرگز برداشت نہیں کرسکتیں، آپ ضدی اور ہٹ دھرم بھی ہیں لیکن آپ دل کی چونکہ صاف ہیں اس لئے ہٹ دھرمی کو جلد ختم بھی کردیتی ہیں، آپ اپنے شریک حیات سے مثالی محبت کریں گی اور اس کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لئے تیار رہیں گی، آپ اخراجات پر کبھی کنٹرول نہیں کرسکتیں، آپ دوسروں پر خرچ کرکے ہمیشہ ایک طرح کی فرحت محسوس کریں گی، آپ مال ودولت کو پسند نہیں کرتی ہیں لیکن ہر طرح کے حالات سے آپ میں سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت موجود ہے اس لئے آپ غربت کے دور میں بھی مطمئن اور پرسکون رہیں گی۔

آپ کی مبارک تاریخیں: ۷، ۲۶ اور ۲۵ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا لکی نمبر ۳ ہے، ۳ نمبر کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو ہمیشہ راس آئیں گی اور آپ کی شہرت اور ترقی کا ذریعہ بنیں گی، آپ کی دوستی ان لوگوں سے خوب جمے گی جن کا مفرد عدد ۲ یا ۶ ہو۔ ۴، ۵ اور ۸ عدد کے لوگ آپ کے لئے عام سے ہوں گے، یہ وقت اور حالات کے ساتھ آپ کے ساتھ اچھائی یا برائی کا معاملہ کریں گے ان لوگوں سے آپ کو نہ قابل ذکر فائدہ پہنچے گا اور نہ قابل ذکر نقصان۔ ایک اور ۹ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ دور رہیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا، کیوں کہ ایک اور ۹ عدد کی چیزیں اور افراد آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوں گی، ان چیزوں کو اپنا کر آپ خدانخواستہ تنزلی کا شکار ہوں گی۔

آپ کا مرکب عدد ۵۲ ہے، یہ عدد بدنصیب کا عدد مانا گیا ہے، یہ عدد انقلاب، تباہی، لڑائی اور بربادی کا عدد ہے، یہ عدد ناکامی اور رکاوٹ کا عدد ہے، یہ عدد اپنے حامل کو بار بار تصادم اور مزاحمتوں سے دوچار کرتا ہے اور زندگی میں تلخیاں پیدا کرنے کا سبب بنتا ہے۔ اس عدد کی نحوستوں سے محفوظ رہنے کے لئے آپ کو اپنے اسم اعظم کی تکرار روزمرہ کرنا ضروری ہے، اسم اعظم کا ورد کرتے ہوئے مقررہ تعداد اور وقت کا لحاظ رکھیں۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں: ۳، ۴ اور ۹ ہیں۔ ان تاریخوں میں اپنے اہم کاموں سے گریز کریں ورنہ ناکامی کا اندیشہ رہے گا۔ جمعرات کا دن آپ کے لئے اہم ہے، آپ اپنے اہم کام اس دن بھی کرسکتی ہیں، اتوار، پیر اور منگل بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، اپنے خاص کاموں کے لئے آپ ان دنوں کو بھی فوقیت دے سکتی ہیں، ہفتہ آپ کے لئے نہ اچھا ہے نہ برا، البتہ بدھ اور جمعہ آپ کے لئے غیر مبارک دن ہیں، بدھ اور جمعہ کو اپنے خاص کاموں سے احتراز برتیں۔

آپ کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے، پکھراج آپ کی راشی کا پتھر ہے، اس پتھر کو ساڑھے چار ماشہ کی سونے کی انگوٹھی میں جڑوا کر سیدھے ہاتھ کی شہادت کی انگلی میں پہنیں، انشاء اللہ زندگی میں سنہرا انقلاب آئے گا، مسائل اور مصائب سے نجات ملے گی اور اللہ کے فضل وکرم سے آپ کی زندگی میں راحتوں کا سلسلہ شروع ہوگا، کسی بھی مفید چیز کا استعمال کرتے ہوئے یہ یقین رکھیں کہ اس دنیا میں ہر چیز اللہ کی مرضی ہی سے فائدہ یا نقصان پہنچاتی ہے، بہ ذات خود کوئی چیز کتنی ہی مفید ہو لیکن فائدہ پہنچانے میں وہ اللہ کے حکم اور مرضی کی محتاج ہے، اس لئے اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے ایسی چیزوں کو استعمال میں لائیں اور انہیں فی نفسہٖ مؤثر نہ سمجھیں ورنہ عقیدے پر آنچ آئے گی۔ نیلا، زرد اور سرخ رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، ان رنگوں کے پردے اگر آپ اپنے گھر کی کھڑکیوں اور جنگلوں پر لٹکادیں تو یہ آپ کے لئے باعث تسکین ثابت ہوں گے، جنوری، فروری، جولائی اور اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں، اگر ان مہینوں میں معمولی سی بھی کوئی بیماری لاحق ہو تو فوراً اس کے علاج کی طرف توجہ دیں۔ عمر کے کسی بھی دور میں امراضِ کمر، پٹھوں کی شکایت، جوڑوں کے درد، پیٹ کی تکالیف اور کولہوں کے درد کی شکایت ہوسکتی ہے، ان بیماریوں کے علاج میں کبھی غفلت نہ برتیں، پھلوں کا جوس ہمیشہ آپ کے لئے مفید ثابت ہوگا اور آپ کی تندرستی کو بحال رکھے گا، اس لئے وقتاً فوقتاً مختلف پھلوں کے جوس کو استعمال کرتی رہیں۔

آپ کے نام میں ۲ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ان کے مجموعی اعداد ۴۸۴ ہیں، اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے اعداد ۶۶ بھی شامل کر لئے جائیں تو ان کے مجموعی اعداد ۵۵۰ ہو جاتے ہیں، ان کا نقش مربع آپ کے لئے بہر اعتبار مفید ثابت ہوگا۔

نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۱۳۷	۱۴۰	۱۴۳	۱۳۰
۱۴۲	۱۳۱	۱۳۶	۱۴۱
۱۳۲	۱۴۵	۱۳۸	۱۳۵
۱۳۹	۱۳۴	۱۳۳	۱۴۴

آپ کا مبارک حرف ف ہے۔اس حرف سے شروع ہونے والی چیزیں آپ کو تقویت پہنچائیں گی اور آپ کی ترقی اور عروج کا باعث ثابت ہوں گی۔

آپ کی فطرت میں سادگی ہے اور آپ دل کی بہت نرم ہے،لیکن آپ میں بہت سی خوبیوں کے باوجود ایک طرح کی پست ہمتی اور بزدلی بھی موجود ہے،جس کی وجہ سے آپ بروقت کوئی اقدام نہیں کر پاتیں اور بہت سے فائدوں سے محروم رہ جاتی ہیں،آپ قوت صبر وضبط سے بھی مالا مال ہیں اور آپ کے اندر اپنے نفس کو مارنے کی بھی زبردست صلاحیت ہے لیکن ہر معاملے میں صبر کر لینا بھی اچھا نہیں ہوتا، جو خواہش تھوڑی سی کوشش سے پوری ہو سکتی ہے ان کو پورا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، ناممکن باتوں کے پیچھے پڑنا تو غلط ہے لیکن جو آرزوئیں پوری ہو جانی ممکن ہوں ان کے لئے جدو جہد ضرور کرنی چاہئے۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں: نفس کشی، سکون پسندی، خاموشی، قوت برداشت، غور وفکر کی صلاحیت، پُراسراریت، جذبۂ ایثار، حالات سے سمجھوتہ کرنے کی صلاحیت وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں: بے اعتدالی، ترش روئی، تغیر پسندی، عدم استحکام، احساس کمتری، سستی، مایوسی، تنقید کی عادت، پیٹ اور کانوں کا کچا پن وغیرہ۔

ہر مرد اور عورت میں خوبیاں بھی ہوتی ہیں اور خامیاں بھی لیکن اس دنیا میں اچھے لوگ وہ سمجھے جاتے ہیں جن میں خامیوں کے مقابلے میں خوبیاں زیادہ ہوں، جن میں خامیاں زیادہ ہوں انہیں برا مانا جاتا ہے۔ہم نے آپ کے بارے میں جو کچھ محسوس کیا اس کو بے تکلف بیان کر دیا، گویا کہ ہم نے آپ کو ایک آئینہ کے روبرو کھڑا کر دیا، تا کہ آپ اپنی شخصیت کے خدوخال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔

اب ہماری درخواست یہ ہے کہ آپ اپنی خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں اور اپنی خوبیوں میں اور اضافہ کرنے کی کوشش کریں تا کہ آپ کی شخصیت اور زیادہ نکھر کر دنیا کے سامنے آئے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۲		۸
۱۱۱	۴	

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک تین بار آیا ہے جو آپ کی زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت باتونی قسم کی خاتون ہیں اور آپ اپنے مافی الضمیر کو بہت بہتر انداز میں بیان کرنے کی اہلیت رکھتی ہیں۔

آپ کی چارٹ میں ۲ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ کی قوت ادراک بہت بڑھی ہوئی ہے لیکن یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ آپ اپنی بڑھی ہوئی قوت ادراک کا خاطر خواہ فائدہ نہیں اٹھا پاتیں۔

آپ کے چارٹ میں ۳ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کو بہت زیادہ اہمیت نہیں دیتیں، آپ حساب وکتاب کے معاملے میں بہت لاپرواہ ہیں، جب کہ ہر مرد وعورت کو حساب وکتاب کے معاملے میں بہت محتاط ہونا چاہئے اور اس سلسلہ میں کبھی غفلت نہیں برتنی چاہئے۔

آپ کے چارٹ میں ۴ کی موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ ہر معاملے میں انتھک جدو جہد کرنے کی عادی ہیں، آپ جس کام میں لگ جاتی ہیں نہایت دلچسپی کے ساتھ اس کام میں مشغول رہتی ہیں اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہنچا کر ہی دم لیتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۵ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ

اعتدال سے محروم ہیں، آپ اکثر امور میں افراط وتفریط میں مبتلا ہوجاتی ہیں اور جذبات کے سیل رواں میں تنکے بے جان کی طرح بہہ جاتی ہیں۔

۶ کی غیر موجودگی اس بات کی علامت ہے کہ آپ گھریلو معاملات میں سرد مہری کا مظاہرہ کرتی ہیں، جو کسی بھی اعتبار سے اچھا نہیں ہے، آپ کو خانگی امور میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے تا کہ آپ کا عورت پن برقرار رہے اور آپ اہل خانہ کا دل جیتنے میں کامیاب رہیں۔

آپ کا چارٹ میں ۷ کی غیر موجودگی اس بات کی نشانی ہے کہ آپ اپنی ذات پر انحصار کرنے سے کتراتی ہیں، آپ شاید تنہائی میں کسی طرح کا خوف محسوس کرتی ہیں اور آپ کسی بھی وقت کسی طرح کے وہم کا شکار ہوسکتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۸ کی موجودگی آپ کی نفاست ونظافت کو ظاہر کرتی ہے، آپ نفاست پسند ہیں، آپ کو غلاظت اور گندگی سے وحشت ہوتی ہے، آپ صاف ستھرا رہنے ہی میں راحت محسوس کرتی ہیں اور بطور خاص آپ اپنے کپڑوں کو پاک صاف رکھتی ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۹ کا عدد ۲ بار آیا ہے جو اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر تخلیقی استعداد حد سے زیادہ ہے اور آپ اکثر وبیشتر حد سے زیادہ جذباتی ہوجاتی ہیں جب کہ آپ کے لئے یہ ضروری ہے کہ آپ اپنے جذبات کو کنٹرول میں رکھیں، آپ لوگوں سے ہمدردی کرنے میں اکثر جذباتی ہوجاتی ہیں اور ان پر بہت کچھ نچھاور کردیتی ہیں حالانکہ اس معاملے میں بھی آپ کو حد اعتدال میں رہنا چاہئے اور کسی کی مدد کرنے میں حد سے تجاوز نہیں کرنا چاہئے، سخاوت اچھی چیز ہے لیکن بے جا سخاوت اکثر خود کے لئے مضر ثابت ہوتی ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی سطر مکمل نہیں ہے لیکن کوئی سطر بالکل خالی بھی نہیں ہے، آپ کتنی بھی خوش حالی کی زندگی گزاریں لیکن ایک طرح کی کمی اور ایک طرح کی محرومی سے آپ ہمیشہ دوچار رہیں گی، یعنی ایک طرح کا ادھورا پن ہمیشہ آپ کے لئے ذریعہ رنج بنے گا۔

آپ کا فوٹو آپ کی سنجیدگی اور دوراندیش کا غماض ہے، آپ کی آنکھیں بولتی ہیں اور آپ کی شرافت اور آپ کی محبت پرستی کو اُجاگر کرتی ہیں، آپ کے دستخط آپ کی سادگی اور آپ کی سادہ لوحی کا جیتا جاگتا ثبوت ہیں اور یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ اپنی زندگی کو اور اپنی شخصیت کو کھلی کتاب کی طرح رکھنا چاہتی ہیں، ایسی کتاب جس میں کوئی پیچیدگی نہ ہو اور جس میں کوئی ہیر پھیر نہ ہو۔

ضرورت اس بات کی ہے آپ اپنی خوبیوں میں مزید اضافہ کرنے کی کوشش کریں اور ان خامیوں سے حتی الامکان اپنا پیچھا چھڑانے کی سعی کرتی رہیں جو آپ کی خوبصورت شخصیت کو داغ دار بناتی ہیں اور آپ کا وزن کم کرتی ہیں۔

حسن خاتمہ کا مطلب یہ ہے کہ جب موت آئے تو آپ اس وقت کسی نہ کسی نیک عمل میں مصروف ہوں، کسی مقدس مقام یا کسی مقدس زمانہ میں مرنا، اس تکوینی موت سے نجات نہیں ہوسکتی۔

☆☆

ہماری زندگی نصف سے زیادہ مصائب کی اس لئے شکار ہوتی ہے کہ ہم ہر معاملہ میں یہی کہتے رہتے ہیں۔ ''کہ لوگ کیا کہیں گے۔''

☆☆

اگر اس دنیا میں آپ اپنا اخروی مرتبہ دیکھنا چاہتے ہیں تو پھر آپ دیکھیں کہ میرے نزدیک اس دنیا میں دین کی کتنی قدر ومنزلت موجود ہے۔

قسط نمبر: ۱۷

اللہ کے نیک بندے

ازقلم: آصف خان

اس خیال کے پیدا ہوتے ہی منگول سپاہیوں میں ہلچل مچ گئی، اگر چہ درویش تنہا تھا لیکن جنگی اصول کے مطابق اس کی موجودگی نہایت خطرناک تھی، سپاہیوں نے اپنے کاندھوں پر لٹکتی ہوئی کمانیں اتارلیں، برق رفتاری کے ساتھ تیر چڑھائے، پوری قوت کا مظاہرہ کیا مگر کوئی ایک کمان بھی نہ کھینچ سکی، تنگ آکر کچھ سپاہیوں نے اپنے گھوڑوں کو استعمال کرنا چاہا تاکہ ٹیلے پر پہنچ کر مسلمان درویش کو تلواروں سے قتل کرڈالیں لیکن اس وقت منگول سپاہیوں کی بے چارگی قابل دید تھی جب ان کے گھوڑے اپنی جگہ سے جنبش تک نہ کرسکے۔ تاتاریوں نے بے زبان جانوروں کو پیٹنا شروع کردیا، فضا میں گھوڑوں کی چیخیں بلند ہوتی رہیں مگر ان سے ایک قدم بھی آگے نہ بڑھایا جاسکا، بڑی عجیب صورت حال تھی، سارے لشکر میں ایک ہنگامہ سا برپا ہوگیا، سپاہیوں کا شورسن کر ہنچو خاں بھی اپنے خیمے سے باہر نکل آیا، سپاہیوں سے اس ہنگامے کا سبب دریافت کیا تو بے شمار انگلیاں ٹیلے کی طرف اٹھ گئیں جہاں درویش اب بھی اپنے خدا کے آگے ہاتھ باندھے کھڑا تھا۔

"یہ کیسی دیوانگی کی باتیں ہیں؟" ہنچو خاں نے چیخ کر کہا۔ "کوئی بھی ذی ہوش انسان تمہاری احمقانہ گفتگو پر یقین نہیں کرسکتا۔" یہ کہہ کر ہنچوں خاں نے ایک سپاہی سے تیر کمان طلب کیا، وہ ایک ماہر تیرانداز تھا، ہلاکو کے پورے لشکر میں اس کی یہ صفت مشہور تھی، تمام سپاہی حیران وپریشان ہنچوں خاں کی طرف دیکھ رہے تھے ان کی سانسیں رکی ہوئی تھیں اور ذہنوں میں ایک ہی خیال گردش کررہا تھا کہ اگر منگول سپہ سالار مسلمان جاسوس کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہوگیا تو پھر قیامت ٹوٹ پڑے گی وہ اس کی وحشیانہ عادتوں سے واقف تھے۔

آخر ہنچوں خاں نے اپنی کمان کھینچی اور ایک قہر آلود نظر ان سپاہیوں پر ڈالی، جن کا یہ دعویٰ تھا کہ وہ اپنی کمانیں کھینچنے سے عاجز رہے تھے، سپاہیوں کی جان پر بن آئی تھی اور اب انہیں اپنی موت صاف نظر آنے لگی تھی، ہنچو خاں نے پوری طاقت سے کمان کھینچی پھر فضا میں ایک مخصوص آواز ابھری اور ترکش سے تیر چھوٹ گیا، منگول سپاہی پتھرائی ہوئی آنکھوں سے تیر کو دیکھ رہے تھے، چند ثانیوں کی بات تھی، تاتاریوں کا خیال تھا کہ دوسرے ہی لمحے مسلمان جاسوس کی لاش ٹیلے کی بلندی سے زمین کی پستیوں میں چلی جائے گی۔ مگر ایسا نہیں ہوا، ہنچو خاں کا چھوڑا ہوا تیر درویش کے قریب سے نکل گیا، منگول سپہ سالار کا چہرہ احساس ندامت سے زرد ہوگیا، نشانہ چوک جانے پر وہ ناقابل بیان اذیت کرب میں مبتلا تھا، شدید غضب کے عالم میں اس نے ترکش پر دوسرا تیر چڑھایا، اس بار کمان کو یہاں تک کھینچا کہ اس کے ٹوٹ جانے کا خطرہ پیدا ہوگیا تھا، نشانہ درست ہوتے ہی ہنچو خاں نے تیر چھوڑ دیا، مگر اس مرتبہ بھی وہی ہوا۔ تیر سیدھا نشانے پر تھا مگر درویش کے قریب پہنچتے ہی کٹ کر دوسری طرف نکل گیا اس کے بعد سپہ سالار ہنچو خاں اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھا پھر اس نے مسلمان جاسوس پر تیروں کی بارش کردی لیکن ایک تیر بھی درویش کے جسم کو نہ چھوسکا، انتہائی طیش کے عالم میں ہنچو خاں نے کمان اٹھا کر سپاہی کے سر پر دے ماری اور تیزی سے اپنے خیمے میں داخل ہوگیا۔ تلوار نکالی اور دوبارہ خیمے سے باہر آیا وہ مسلمان جاسوس کو اپنے ہاتھ سے تہہ تیغ کرنا چاہتا تھا۔ ہنچو خاں غضب ناک حالت میں آگے بڑھا مگر بہ مشکل تمام تھوڑی ہی دور جاسکا، اچانک منگول سپہ سالار کو محسوس ہوا جیسے زمین نے اس کے پاؤں پکڑ لئے ہوں، وہ بہت دیر تک ہوا میں اپنی شمشیر لہراتا رہا، اس کے ہاتھ مسلسل گردش کررہے تھے مگر ٹانگیں پتھر کی ہوکر رہ گئی تھیں، آخر وہ اپنی بے بسی پر رو پڑا، اس نے گھبرا کر سپاہیوں کی طرف دیکھا، سب کے سب سر جھکائے کھڑے تھے۔

"اے جادوگر! ہمیں معاف کردے۔" اچانک ہنچو خاں کی تیز آواز فضا میں گونجی۔ "ہم قونیہ کا محاصرہ اٹھا کر واپس جارہے ہیں اے عظیم ساحر! ہمیں جانے دے کہ ہم غلطی سے تیرے علاقے میں آگئے تھے،

ہماری بھول کو درگزر کر! بے شک! تو اس مملکت کا شہنشاہ ہے، ہمیں اجازت دے کہ ہم اپنے گھروں کو واپس لوٹ جائیں۔'' منگول سپہ سالار بیچو خاں اس طرح فریاد کر رہا تھا جیسے واقعتاً وہ کسی طاقت ور شہنشاہ سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہو۔

ابھی بیچو خاں کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ یکا یک اس کے پیروں میں خون گردش بحال ہوگئی، منگول سپہ سالار نے اپنی تلوار نیچے کر لی اور سر جھکائے ہوئے خیمے میں واپس آ گیا، کچھ دیر پہلے جس شخص کو جاسوس کے نام سے پکارا جا رہا تھا اب وہی بے اسلحہ اور نہتا انسان فاتح ٹھہرا تھا اور بیچو خاں جیسا طاقت ور دشمن ناکام و نامراد لوٹ رہا تھا جب منگول سپاہی قونیہ کی حدود سے باہر نکل رہے تھے اس وقت بیچو خاں کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی، وہ اپنے فوجیوں سے کہہ رہا تھا۔

''گھوڑوں کی رفتار تیز کر دو، یہ پورا علاقہ جادو کے زیر اثر ہے، اس بوڑھے ساحر نے ہر چیز کو باندھ کر رکھ دیا ہے۔'' ان الفاظ کے ادا ہوتے ہی گھوڑوں کی پشت پر تازیانے برسنے لگے، فضا حیوانوں کی چیخوں سے گونجنے لگی، راستوں سے گرد و غبار اٹھا اور پھر فتنہ بلا کو کا نقیب کسی نامعلوم منزل کی طرف بڑھ گیا۔

شہر قونیہ کے باشندے بہت خوش تھے، ایک درویش کی دعاؤں کے سبب ان کے سروں سے عذاب آسمانی ٹل گیا تھا، درویش اپنی خانقاہ کی طرف آیا تو انسانی ہجوم نے اسے گھیر لیا، لوگ اپنی عقیدت کا اظہار کرنے کے لئے اس کے ہاتھوں کو بوسہ دینا چاہتے تھے مگر وہ ان تمام رسموں سے بیزار تھا، اس نے انتہائی تلخ لہجے میں لوگوں کو مخاطب کیا۔

''اگر آج نافرمانوں کی جماعت قہر خداوندی سے بچ گئی تو کل خیر نہیں، اس سے پہلے کہ دردناک عذاب تمہیں آ پکڑے، اپنے گناہوں سے توبہ کر لو، بے خبروں کے لئے وقت کا ہر لمحہ رہزن ہے اپنے ایمانوں کی حفاظت کرو ورنہ وقت کے بے رحم قزاق تمہارا سب سے قیمتی سرمایہ لوٹ کر لے جائیں گے۔'' یہ کہہ کر درویش خانقاہ میں چلا گیا اور اندر سے دروازہ بند کر لیا۔

مریدوں اور خدمت گاروں نے سنا، وہ اپنے رب کے حضور ہچکیوں سے رو رہا تھا۔ ''اے عزیز و جلیل! تو نے دنیا کے سامنے میری شرم رکھ لی ورنہ یہ گناہ گار تو رسوا ہو چلا تھا، اگر میں اپنی جان بھی نذر کر دوں تو تیرے اس احسان کا شکر ادا نہیں ہو سکتا۔''

جن کی دعاؤں کے سبب شہر قونیہ فتنۂ بلاکو سے محفوظ رہا وہ درویش مولانا جلال الدین رومیؒ تھے۔

☆☆☆

مولانا رومؒ کا خاندانی نام محمد تھا، جلال الدین لقب اور عرفیت مولائے روم۔ آپ ۶۰۴ھ میں بلخ کے مقام پر پیدا ہوئے۔ مولانا رومؒ کے پردادا حضرت حسین بلخیؒ بہت بڑے صوفی اور صاحب کمال بزرگ تھے۔ امرائے وقت ان کا بہت احترام کرتے تھے، یہاں تک کہ خوارزم شاہ جیسے باجبروت حکمراں نے اپنی بیٹی کی شادی مولانا رومؒ کے دادا سے کر دی تھی۔ علم و فضل کے ساتھ اس خاندان کو دنیاوی عزت و توقیر بھی حاصل تھی۔ مولانا جلال الدین رومیؒ کے والد کا نام شیخ بہاؤالدین تھا، ان کے مریدوں میں سید برہان الدین ایک نامور عالم تھے، اس لئے مولانا رومؒ کی تربیت کی ذمہ داری سید برہان الدین کے سپرد کی گئی، مولانا رومؒ نے اکثر ظاہری علوم ان ہی بزرگ سے حاصل کئے۔ تقریباً انیس سال کی عمر میں مولانا رومؒ اپنے والد محترم کے ساتھ قونیہ تشریف لے آئے، کچھ دن بعد آپ سایۂ پدری سے محروم ہو گئے، شفیق و مہربان باپ سے دائمی جدائی ایک بڑا جانگداز سانحہ تھا مگر اللہ نے مولانا رومؒ کو صبر و ضبط کا حوصلہ عطا فرمایا۔ آپ نے اس غم سے نجات پانے کے لئے خود کو کتابوں میں گم کر دیا، پھر ۶۲۹ھ میں جب مولانا رومؒ کی عمر پچیس سال تھی آپ نے مزید تحصیل علم کے لئے شام کا رخ کیا یہاں آپ سات سال تک مقیم رہے اور مسلسل اپنے علم میں اضافہ کرتے رہے، پھر قونیہ واپس آ گئے، ان ہی دنوں آپ کے استاد معظم سید برہان الدین بھی تشریف لے آئے۔

پھر مولانا رومؒ کا امتحان لیا گیا، جب سید صاحب کو یقین ہو گیا کہ ان کا شاگرد ظاہری علوم کی تکمیل کر چکا ہے تو پھر ایک دن فرمایا۔

''مخدوم زادے! اب وقت آ گیا ہے کہ میں تمہارے والد کی امانت تمہیں لوٹا دوں۔'' اس کے بعد سید برہان الدینؒ نے آپ کو اپنا مرید کیا اور تقریباً نو سال تک روحانی تعلیم دیتے رہے۔ سید برہان الدین ایک باہوش بزرگ اور بنیادی طور پر ایک عالم و فاضل شخص تھے، اس لئے طویل تربیت کے بعد بھی مولانا رومؒ کی زندگی پر عقل کا رنگ غالب رہا، دراصل سید صاحب یہی چاہتے تھے اور وہ اپنی کوششوں میں کامیاب بھی

رہے تھے۔

مولانا جلال الدین رومیؒ فطری طور پر ذہین ترین شخص تھے، والد محترم کی تعلیم وتربیت اور پھر سید برہان الدینؒ کی خصوصی توجہ نے مولانا کو درجۂ کمال تک پہنچادیا تھا، اب آپ کا یہ عالم تھا کہ کسی علمی تقریب میں خطاب کرنے کھڑے ہوجاتے تو لوگ پتھر کی طرح ساکت وجامد ہوجاتے اور مولانا کی تقریر اس طرح سنتے کہ انہیں گردوپیش کی بھی خبر نہ رہتی۔ یہ تاریخ انسانی کا عجیب پہلو ہے کہ ہر دور میں حاسد اور تنگ نظر لوگوں کی کثرت پائی جاتی ہے۔ اگر عام انسانی طبقوں میں ایسے لوگ پائے جائیں تو یہ عمل زیادہ خطرناک نہیں ہوتا مگر جب علماء کے دل ودماغ بھی اس بیماری کا شکار ہوجائیں تو پھر زمین پر بے شمار فتنے سر اٹھانے لگتے ہیں، جب مولانا رومؒ علماء کی صفوں میں نمودار ہوئے اور آپ نے اپنے کمالات کا مظاہرہ کیا تو مخلوق خدا اس قدر گرویدہ ہوئی کہ دوسرے اہل کمال کی عظمتوں کے چراغ دھندلے ہونے لگے، یہ بات علماء کی ایک جماعت کو سخت ناگوار گزری، پھر حسب روایت مولانا رومؒ کی تحقیر کرنے کے لئے ایک خفیہ منصوبہ تیار کیا گیا۔

پھر جب مولانا رومؒ ایک عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرنے کھڑے ہوئے تو اچانک ایک شخص مجمع سے اٹھا اور بہ آواز بلند کہنے لگا۔

''محترم مولانا! آپ اپنے پسندیدہ موضوع پر ہفتوں اور مہینوں کی تیاری کے بعد تقریر کرتے ہیں یہ تو کوئی کمال نہیں ہے اس طرح تو کوئی شخص بھی اپنے علم کا مظاہرہ کرسکتا ہے، پھر آپ میں کیا خوبی ہے؟''

''میں نے کبھی اپنے کمالات کا دعویٰ نہیں کیا۔'' مولانا رومؒ نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔ ''میں تو ایک ادنیٰ طالب علم ہوں اور میری زندگی کا مقصد مخلوق خدا کی خدمت ہے ویسے اگر آپ اپنی طرف سے کسی موضوع کا انتخاب کرلیں تو میں اس موضوع پر بھی تقریر کرنے کی کوشش کروں گا۔'' مولانا رومؒ کا جواب سن کر ہزاروں انسانوں کے مجمع پر گہرا سکوت چھاگیا۔

وہ شخص دوبارہ اٹھا اور منصوبے کے مطابق اس نے کہا۔ ''مولانا! آج آپ سورۂ ''والضحیٰ'' کی تفسیر بیان کریں گے۔'' یہ کہہ کر وہ شخص اپنی نشست پر بیٹھ گیا اس شخص کا خیال تھا کہ مولانا جلال الدین رومیؒ کسی فی البدیہہ موضوع پر تقریر کرنے سے عاجز رہیں گے اور پھر ہزاروں انسانوں کی موجودگی میں ان کی محترم شخصیت ایک تماشا بن کر رہ جائے گی۔

ایک لمحے کے لئے مولانا رومؒ کے ہونٹوں پر ہلکا سا تبسم ابھرا، پھر آپ نے اپنے اللہ کی کبریائی بیان کی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا اس کے بعد انسانی ہجوم سے مخاطب ہوئے۔

''قرآن کریم کی اس سورۂ مقدسہ میں استعمال ہونے والا پہلا حرف ''واؤ'' ہے، آج میں اسی حرف مقدس کی تشریح کروں گا۔'' یہ کہہ کر مولانا رومؒ نے اپنی تقریر کا آغاز کیا اور پھر مسلسل چھ گھنٹے تک صرف اس بات کی وضاحت کرتے رہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ ''والضحیٰ'' میں حرف ''و'' کیوں استعمال کیا ہے؟ پورے مجمع پر سناٹا طاری تھا ایسا محسوس ہورہا تھا جیسے مولانا رومؒ کی زبان مبارک سے علم کا سمندر ابل رہا ہے جس کی تیز موجوں میں آج سب کچھ بہہ جائے گا، ابھی آپ کی تقریر ختم ہونے بھی نہیں پائی تھی کہ وہی شخص اپنی جگہ سے دیوانہ اٹھا اور اس نے مولانا رومؒ کے قدموں پر سر رکھ دیا۔

''واللہ! آپ عظیم ہیں، آج پورے روم میں آپ کا کوئی ثانی موجود نہیں، یہاں کے لوگ آپ کے علم وفضل سے حسد رکھتے ہیں، میں بھی اسی لعنت کا شکار ہوگیا تھا خدا کے لئے مجھے معاف فرمادیجئے۔''

مولانا رومؒ نے اس شخص کو اٹھا کر گلے سے لگایا اور پھر ان لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا جو آپ کے خلاف درپردہ سازشیں کررہے تھے۔ ''میں ہر اس شخص کو معاف کرتا ہوں جو مجھ سے بے سبب عداوت رکھتا ہے۔ اللہ ان کے سینوں میں بھڑکتی ہوئی آتش حسد کو ٹھنڈا کردے اور انہیں اپنے فضل وکرم سے ہدایت بخش دے۔''

یہ مولانا کی اعلیٰ ظرفی کا عظیم الشان مظاہرہ تھا جس نے بے شمار لوگوں کو آپ کا عقیدت مند بنادیا۔

☆☆☆

مولانا جلال الدین رومیؒ ظاہری تعلیم وتربیت کے تمام مراحل طے کرچکے تھے، آپ کی شہرت ومحبوبیت میں بھی مسلسل اضافہ ہورہا تھا، عوامی حلقوں سے لے کر امرائے وقت تک آپ کا بے حد احترام کرتے تھے لیکن اس کے باوجود مولانا رومؒ کو اپنی زندگی میں ایک خلا سا محسوس ہوتا تھا، اکثر تنہائی میں آپ کے ہونٹوں سے آہ سرد نکل جاتی، کبھی کبھی خاص دوستوں کی محفل میں بھی آپ اپنی اس محرومی کا اظہار فرماتے۔

"میں آج بھی پیاسا ہوں اور یہ پیاس نہ جانے کب تک برقرار رہے گی۔"

مولانا رومؒ کے بے تکلف دوست اس پیاس کا مفہوم پوچھتے تو آپ بے اختیار فرماتے۔ "میں خود بھی نہیں جانتا کہ یہ کیسی پیاس ہے؟ بس یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے میری روح تشنہ ہے۔"

دوست اس کا جواب دیتے؟ وہ تو خود مولانا کے علم کے محتاج تھے، الغرض بہت دن تک مولانا کی یہی کیفیت رہی پھر ایک دن ایک عجیب واقعہ پیش آیا جس نے مولانا رومؒ زندگی کو یکسر بدل ڈالا۔

مولانا جلال الدین رومیؒ کا کتب خانہ نادر و نایاب تصنیفات کی موجودگی کے سبب پورے ملک میں ایک خاص اہمیت رکھتا تھا۔ ایک دن مولانا رومؒ اسی کتب خانہ میں شاگردوں کو درس دے رہے تھے اچانک ایک اجنبی شخص اجازت کے بغیر اندر چلا آیا۔ مولانا رومؒ فطرتاً ایک متواضع انسان تھے اس لئے اجنبی کی اس طرح آمد پر ناراض تو نہیں ہوئے لیکن پھر بھی انہیں اس شخص کا آنا اچھا معلوم نہیں ہوا۔ اجنبی اپنے حلیے کے اعتبار سے ایک عام سا آدمی تھا، پریشان حال چہرے پر وحشت کا رنگ معمولی لباس، مختصر یہ کہ اجنبی کی ظاہری شخصیت انتہائی غیر مؤثر تھی اس لئے حاضرین میں سے کسی نے بھی اسے پسندیدہ نظروں سے نہیں دیکھا۔ خود مولانا رومؒ نے اس پر ایک اچٹتی سی نظر ڈالی اور شاگردوں کو درس دینے میں مشغول ہو گئے، اجنبی نے آتے ہی اہل مجلس کو سلام کیا تھا اور پھر حاضرین کی صفوں سے گزرتا ہوا مولانا رومؒ کے قریب جا کر بیٹھ گیا تھا۔ مولانا کے شاگردوں کو اجنبی کی یہ بے تکلفانہ ادا بھی سخت ناگوار گزری تھی مگر وہ استاد کے احترام میں خاموش رہے تھے، اگر ان کا بس چلتا تو وہ اجنبی شخص کو درس علم سے نکال دیتے یا پھر کم سے کم اسے سب سے پچھلی قطار میں بیٹھنے پر مجبور کر دیتے لیکن وہ آداب مجلس کے پیش نظر ایسا نہ کر سکے پھر بھی ان کے ذہنوں میں اجنبی کے لئے ناپسندیدہ کا غبار بھر گیا تھا۔ مولانا رومؒ کا درس جاری رہا اس دوران حاضرین نے محسوس کیا کہ اجنبی شخص کو مولانا رومؒ کے درس سے کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ بار بار قیمتی کتابوں کے ذخیرے کو دیکھ رہا تھا آخر اس سے ضبط نہ ہوا تو وہ درس کے دوران ہی بول اٹھا۔

"مولانا! یہ کیا ہے؟" اجنبی نے نادر و نایاب کتابوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

مولانا رومؒ کا چہرہ مبارک متغیر ہو گیا، آپ کو اجنبی کی اس جاہلانہ مداخلت سے اذیت پہنچی تھی مگر مولانا نے فوراً ہی اپنے جذبات پر قابو پالیا۔ "ذرا صبر کرو! میں اپنا کام مکمل کرلوں پھر تمہارے سوال کا جواب دوں گا" مولانا رومؒ بڑے شیریں کلام تھے مگر اجنبی کی اس غیر اخلاقی حرکت کے باعث آپ کے لہجے میں ہلکی ہلکی سی تلخی شامل ہو گئی تھی۔

اجنبی نے پھر کوئی سوال نہیں کیا مگر وہ بدستور مولانا رومؒ کے کتب خانہ کا جائزہ لیتا رہا۔

آخر مولانا کا درس ختم ہوا اور آپ اس اجنبی کی طرف متوجہ ہوئے جس کی ناشائستہ حرکات نے حاضرین کی مجلس کے ذہنوں میں تکدر پیدا کر دیا تھا۔

"آپ کون ہیں اور یہاں کس لئے تشریف لائے ہیں؟" مولانا رومؒ اجنبی سے مخاطب ہوئے۔

"مولانا! آپ میرے بارے میں دریافت نہ کریں کہ میں کون ہوں؟" اجنبی نے بڑی بے رخی سے کہا۔ "بس مجھے میرے سوال کا جواب دیجئے کہ یہ کیا ہے؟" اجنبی کے اٹھے ہوئے ہاتھ کا رخ کتابوں کی طرف تھا۔

اجنبی کا سوال مہمل تھا، بالآخر مولانا رومؒ کا لہجہ تلخ ہو گیا۔ "کیا تمہاری بینائی کمزور ہے؟"

"ہرگز نہیں؟" اجنبی نے اسی بے نیازی کے ساتھ جواب دیا۔ "میں تو بہت دور تک دیکھ سکتا ہوں۔"

"پھر تمہیں نظر نہیں آتا کہ یہ کیا ہے؟" اجنبی کی بے سروپا گفتگو نے مولانا جلال الدین رومیؒ جیسے شیریں بیان اور متحمل مزاج انسان کو جھنجھلاہٹ میں مبتلا کر دیا تھا۔

"مجھے تو بہت کچھ نظر آرہا ہے مگر میں آپ کی زبان سے سننا چاہتا ہوں کہ یہ کیا ہے؟" اجنبی بار بار ایک ہی سوال کو دہرائے جا رہا تھا۔

مولانا رومؒ کو اجنبی کا لہجہ بہت ناگوار گزرا، آخر آپ نے تلخ لہجے میں فرمایا۔ "یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔"

مولانا کا یہ جواب سن کر اجنبی کھڑا ہو گیا، پھر اس نے کتابوں کی طرف اشارہ کیا اور ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔ "اچھا! یہ وہ

ہے جسے میں نہیں جانتا۔" ابھی فضا میں اجنبی کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ یکا یک کتب خانہ میں آگ بھڑک اٹھی اور مولانا رومؒ کی نادر ونایاب کتابیں جلنے لگیں، یہ سب کچھ اس قدر ناقابل یقین تھا کہ مولانا جلال الدین رومیؒ دم بخود رہ گئے اور حاضرین مجلس پر سکتہ طاری ہوگیا۔

اجنبی بے نیازانہ آگے بڑھا، مولانا رومؒ نے پکار کر کہا۔"اے شخص! یہ کیا ہے؟" مولانا نے آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی طرف اشارہ کیا۔

اجنبی مسکرایا۔"مولانا! یہ وہ ہے جسے آپ نہیں جانتے۔" اتنا کہہ کر اجنبی واپس جانے لگا۔

مولانا رومؒ کے ہونٹوں سے آہ سرد نکلی۔"ہائے! میری نادر ونایاب کتابیں؟ اے شخص! تیری وجہ سے سب کچھ راکھ ہوگیا۔"

اجنبی جاتے جاتے رک گیا اور پھر مڑ کر مولانا رومؒ سے مخاطب ہوا۔"اگر یہ سب کچھ میری وجہ سے ہوا ہے تو پھر میں تمہیں تمہاری کتابیں واپس کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے ہاتھ کا اشارہ کیا اور پھر حاضرین نے دیکھا کہ بھڑکتے ہوئے شعلے بجھ گئے اور مولانا رومؒ کے کتب خانہ میں آگ کا نام ونشان تک نہیں تھا اس کے بعد اجنبی کچھ کہے بغیر تیزی کے ساتھ چلا گیا۔

مولانا رومؒ پر ایک بار پھر حیرت طاری ہوگئی آپ کچھ دیر تک گہرے سکوت کے عالم میں کھڑے رہے پھر آہستہ آہستہ اپنی کتابوں کی طرف بڑھے، مولانا کا خیال تھا کہ کچھ کتابیں مکمل طور پر تباہ ہوچکی ہوں گی اور بعض کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہوگا مگر اس وقت روم کا سب سے بڑا عالم حیرت زدہ رہ گیا جب اس نے اپنی تمام کتابوں کو صحیح وسالم پایا، کتب خانہ میں موجود شاگرد بھی ایک ایک ورق کو بغور دیکھتے رہے مگر ایسا لگتا تھا کہ جیسے یہاں آگ لگنے کا واقعہ ہی پیش نہ آیا ہو۔ مولانا رومؒ اور حاضرین مجلس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے تھے اجنبی کو تلاش کیا گیا لیکن دور دور اس کا پتہ نہیں تھا وہ پراسرار انداز میں آیا تھا اور اسی طرح واپس چلا گیا

پھر جب حیرتیں کم ہوئیں اور اہل مجلس کے حواس بحال ہوئے تو شاگردوں نے مولانا رومؒ سے عرض کیا۔"استاد محترم! یہ سب کچھ کیا ہے؟"

(باقی آئندہ)

قسط نمبر: ۶

علاج بذریعہ غذا

محمد اجمل مفتاحی

حکیم احتشام الحق قریشی

غذائی علاج کی تفصیل

آڑو

شناخت: ایک درخت کا پھل ہے، یہ شیریں اور چاشنی دار ہوتا ہے، یہ تین وضع پر ہوتا ہے، ایک لمبا دوسرا چپٹا اور تیسرا گول تینوں سبز قدرے سرخی دار ہوتے ہیں۔ آڑو کی گٹھلی کی مینگ کڑوی ہوتی ہے اور بعض قسم ایسی بھی ہوتی ہیں جن کی مینگ کڑوی نہیں ہوتی مگر بدمزگی اور ہیک سے خالی نہیں ہوتی جس کی مینگ میٹھی ہوتی ہے وہ بہت شیریں ہوتا ہے، رطوبت زیادہ ہوتی ہے۔ آڑو میں کثرت رطوبت کی وجہ سے کیڑے پیدا ہوجاتے ہیں جس میں گودا زیادہ رہتا ہے اس میں رطوبت بھی زیادہ رہتی ہے اور معتدل الحرارت ہوتا ہے لیکن پھیکے آڑو میں قدرے قبض بھی ہوتا ہے اس کا پیڑ نمناک مقامات پر پایا جاتا ہے، بہتر وہ ہوتا ہے جو خوب پک گیا اور پیڑ میں بہت دنوں رہا ہو، شیریں ہو، جو خوشبودار ہو، آڑو کا درخت معمولی اونچائی کا ہوتا ہے۔ پتے، پھول، گوند اور بیج تلخ ہوتے ہیں، اس کے پتے گرنے سے پہلے سرخ ہوجایا کرتے ہیں اور اس میں پھول گلابی رنگ کے لگتے ہیں، پھول آنے کا موسم پوس سے بیساکھ تک ہے، پھول نہایت کثرت سے ہوتے ہیں، آڑو کے جڑ کی چھال رنگ کے کام آتی ہے، اس کی گٹھلی کی مینگ سے ایک قسم کا تیل نکلتا ہے جو کڑوے بادام کے تیل کی طرح ہوتا ہے۔

مزاج: دوسرے درجہ میں سرد تر ہے۔

فوائد: مفرح ہے، پاخانہ نرمی سے لاتا ہے لیکن باوجود اس کے قابض ہے اسی طرح سکھایا ہوا آڑو بھی قبض پیدا کرتا ہے، جریان مواد کو روکتا ہے اور قوت شہوانیہ کو حرکت میں لاتا ہے، گرم وخشک بخارات کو روکتا ہے، پیاس اور صفرا وخون کا غلبہ مٹاتا ہے، دماغ کی گرمی زائل کرتا ہے، ایسے مزاجوں میں جس میں سوداویت کی وجہ سے خشکی غالب ہوتر ی لاتا ہے، خالص صفا اور خون کی پتوں کو دفع کرتا ہے، منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، گرم وخشک مزاجوں میں بھوک اور اشتہات کو بڑھاتا ہے، مگر نفخ اور قراقر پیدا کرتا ہے، گیلانی رقمطراز ہے کہ اس سے خون کم پیدا ہوتا ہے کیوں کہ اس کی مائیت کا ارضیت کے ساتھ امتزاج بخوبی نہیں ہوتا ہے گرم وخشک مزاجوں کے بہت موافق ہے، بلغم پیدا کرتا ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ پکا آڑو پاخانہ کھل کر لاتا ہے، گرم معدہ کے لئے مناسب ہے اور دھوپ سے جس کے سر میں التہاب ہوگیا ہو اسے نافع ہے جس کی گٹھلی آسانی سے نکل جائے وہ جلد ہضم ہوجاتا ہے اور معدے سے تلے جلد اتر جاتا ہے جس کی گٹھلی گودے میں خوب چپکی ہوئی ہو اور رطوبت کم ہو وہ بہت غلیظ ہے، معدے سے دیر میں تلے اترتا ہے اور دیر میں ہضم ہوتا ہے۔ مناسب یہ ہے کہ اس کو کھانے پر نہ کھائیں تاکہ اس پر ٹھہر کر غذا کو فاسد نہ کردے بلکہ کھانا کھانے سے پہلے کھائیں تاکہ معدے کی گرمی اس سے مل جائے اور جلد ہضم کردے۔ شیخ کہتا ہے کہ اس کی رطوبت سے جو خون بنتا ہے وہ جلد سڑ جاتا ہے اس وجہ سے بدن میں بلغمی اورام اور بلغمی پتیں پیدا ہوجاتی ہیں جیسا کہ زرد آلو سے ہوتا ہے، حاصل کلام یہ ہے کہ آڑو گرم وخشک مزاج کے موافق اور سرد وتر مزاج والوں کو مضر ہے۔

آڑو گرم ریاحوں کو دفع کرتا ہے، لطافت بڑھاتا ہے، خارش کو نافع ہے، آڑو کے دو گرام پھول اور گٹھلی کی مینگ اسقاط حمل کو نافع ہے، آڑو کی گٹھلی کی گری کا روغن کان کے درد اور بہرے پن کو مفید ہے، آڑو کے پتوں کے پانی میں ایلوا گھس کر ناک میں ٹپکانے سے کیڑے مرجاتے ہیں اس کے پھل کا رس لگانے سے دانتوں کی جڑ کا مرض دفع ہوتا ہے، اس کے پھل کے رس میں اجوائن کا سفوف چھڑک کر پلانے سے احشا کا ریاحی کا درد مٹتا ہے، اس کے پتوں کا رس پلانے سے کدو دانے مٹ

جاتے ہیں۔ یادگار رازی میں لکھا ہے کہ آڑو کے ڈھائی پتے ایک کالی مرچ کے ساتھ گھونٹ کر صبح کے وقت پیتے رہنے سے پرانی تپ جاتی رہتی ہے یہاں تک کہ مدقوق میں نافع ہے۔

آش جو

شناخت: ایک غذا ہے جس کی تیاری اس طرح کی جاتی ہے کہ عمدہ جو کے چھلکے دور کرکے پانی ڈال کر دھیمی آنچ پر پکاتے ہیں اور جھاگ اتارتے جاتے ہیں، جب پک جاتا ہے تب صاف کرکے اس کا پانی کام میں لاتے ہیں، پانی میں جو کو ملنا نہیں چاہئے کیوں کہ ملنے کے بعد آش جو نہیں رہتا بلکہ کشک جو بن جاتا ہے۔ آب کے بارے میں شیخ فرماتے ہیں کہ بیس گنا ہونا چاہئے، عمدہ جو کی علامت یہ ہے کہ پکنے کے وقت پھٹ جائے اور جس پانی میں جو کو پکائیں وہ سرخ ہو جائے، گلا سڑا نہیں ہونا چاہئے، موٹا ہونا بھی عمدگی کی نشانی ہے، صاحب ذخیرہ اور دوسرے استادوں نے کہا ہے کہ جب تک جو خوب نہ پک جائے آش جو استعمال کے قابل نہیں ہے اور پکاتے وقت پانی بھی کئی بار تبدیل کرتے رہیں، اگر ساتویں پانی کی جگہ یخنی ملائیں اور خوب جوش دیں یہاں تک کہ آش جو کا قوام مستوی ہو جائے تو یہ آش جو ملحم کہلائے گا اور اگر جو کو مقشا کرکے بھون لیں پھر آش جو بنائیں تو اسے آش جو محمص کہیں گے۔

مزاج: سرد تر۔

فوائد: گرم امراض میں بہت نافع ہے، سردی اور تری پیدا کرتا ہے، اخلاط سوختہ میں نضج پیدا کرکے ان کا استفراغ کرتا ہے معدے کا تنقیہ کرتا ہے، بدن میں آسانی سے پہنچتا ہے لذیذ اور معتدل الغذا ہے، پیاس کو تسکین دیتا ہے باوجود ان خصائل کے اخلاط فاسدہ کو ہیجان میں نہیں لاتا اور معدے میں نفخ و گرانی پیدا نہیں کرتا، احشا کے مواد کو دھو ڈالتا ہے جلا پیدا کرتا ہے، محلل اور مدر ہے۔ بھنے ہوئے جو کے آش جو میں یہ نفخ نہیں رہتی، آش جو مواد باطن کو نکال دیتا ہے خون اور صفرا کی حدت کو توڑتا ہے، اخلاط محترقہ کی تیزی کو تسکین دیتا ہے، سخت و تیز بخاروں کے زور کو کم کرتا ہے، اندرون حرارت کو بالکل تسکین دے دیتا ہے، جگر کا التہاب اور سوزش دباتا ہے، سل، دق، ذات الجنب اور خشک کھانسی اور گرمی کے دردسر میں بہت نافع ہے، معدے سے تلے جلد اتر جاتا ہے اور صالح خلط پیدا کرتا ہے۔

حکیم شریف خاں لکھتے ہیں کہ اطبا کا اس پر اتفاق ہے کہ کوئی غذائے دوائی آش جو کی طرح کثیر المنافع نہیں اس میں دس باتیں جمع ہیں۔

(۱) مواد محترقہ کو نکال پھینکتا ہے (۲) معدہ کا تنقیہ کرتا ہے (۳) تمام بدن میں بہت جلد نفوذ کرتا جاتا ہے (۴) مزیدار ہے (۵) معتدل الغذا ہے (۶) پیاس کو تسکین دیتا ہے (۷) سرد ہے (۸) نضج پیدا کرتا ہے (۹) اخلاط فاسدہ میں ہیجان پیدا نہیں کرتا (۱۰) معدہ میں پھولتا نہیں ہے۔

گیلانی نے لکھا ہے کہ امراض میں جو آش بنانے کے لئے جو کو اس لئے لیا گیا ہے کہ جو خوبیاں اس میں ہیں وہ دوسرے غلے میں نہیں، وہ خوبیاں یہ ہیں، سردی تری اور جلا پیدا کرنا نفخ نہ پیدا کرنا معدے اور آنتوں سے جلد تلے اتر جانا اور اپنے ہمارا اخلاط محترقہ کو نکال دینا پیاس بجھانا تپ کی حرارت کا مقابلہ کرنا اور یہ دبلے آدمیوں اور سل کے بیماروں کے لئے بہت نافع ہے، آش جو سے سینے کی خشونت مٹتی ہے، پھیپھڑے کا زخم بھی دور ہوتا ہے، جس کے معدے میں استرخا ہو اسے آش جو بہت مناسب ہے، آش جو معدے میں عمل برابر کرتا ہے اور اس سے بالکل نکل جاتا ہے اس میں ذرا نہیں چپکتا اس لئے تپ کے مریضوں کے لئے مناسب ہے، کیوں کہ اکثر اناج اور حریرے معدے میں جاکر تپ کی حرارت سے خشک ہو جاتے ہیں مگر آش جو خشک نہیں ہوتا اور نہ نفخ و ریاح پیدا کرتا ہے البتہ بوڑھے اور سرد مزاج والوں کے معدے کے لئے مناسب نہیں جب ایسے لوگ آش جو استعمال کرتے ہیں تو نفخ پیدا ہو جاتا ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ جو کے ستو سے آش جو میں غذائیت زیادہ ہے آش جو کھانے کے بعد اگر سکنجبین استعمال کریں تو جگر اور تل کے امراض کو نفع دیتا ہے، انجیر کے ساتھ پکایا ہوا آش جو پرانے بلغمی بخاروں کو دفع کرتا ہے۔

وید کہتے ہیں کہ جو کو چوگنا پانی میں اتنا جوش دیں کہ وہ گل جائے تو صاف کرکے کام میں لائیں یہ تشنگی دفع کرتا ہے، قابض ہے، پیاس بجھاتا ہے، تپ اور امراض مقعد کو دور کرتا ہے، نفخ پیدا کرتا ہے اور معدہ کو ڈھیلا کرتا ہے۔

آلو

شناخت: آلو ایک ایسی کثیرالاستعمال ترکاری ہے کہ آج دنیا کا کوئی ملک اس کی افادیت سے انکار نہیں کرسکتا اور شاید دنیا کا کوئی ملک ایسا نہ ہوگا جہاں بطور غذا مستعمل نہ ہو اس وقت آلو ہندوستان میں سب جگہ بویا جاتا ہے لیکن ایک زمانہ تھا کہ یہاں اس کا کوئی نام بھی نہیں جانتا تھا صرف سو برس ہی کے اندر یہ چیز اس ملک میں گھر گھر میں پائی جاتی ہے، دوسرے ممالک میں آلو ہماری طرح بطور ترکاری کے استعمال نہیں کرتے بلکہ وہ اس کو بطور غذا گیہوں اور چاول کی مانند کھاتے ہیں۔ آلو کا اصل امریکہ ہے اور سترہویں صدی میں سروالٹر ریلے اس کو امریکہ سے انگلینڈ لائے تھے جس کے سوڈیڑھ سو برس بعد یہ ہندوستان میں لایا گیا۔ مسٹر مکرجی ایف ایل ایس لکھتے ہیں کہ ۱۷۹۲ میں اول ہی اول آلو ہندوستان میں آیا تھا اور یہاں اس نے اتنا فروغ حاصل کیا ہے کہ اس کے وطن میں جو اس کی حالت ہے وہ ہندوستان کے سامنے ماند پڑگئی ہے، چھوٹی چھوٹی جڑیں بوئی جاتی ہیں اس کی روئیدگی کی بیل ہوتی ہے، پتے چھوٹے چھوٹے پودینے کی طرح ہوتے ہیں، اگر اس کی بیل کی شاخ کو زمین میں چھپادیا جائے تو اس کی جڑ کے ہر تار میں آلو باقلا کے دانے کے برابر پیدا ہوکر تھوڑی سی مدت میں خوب بڑھ جاتا ہے، آلو ہی اس کا بیج ہے لیکن شائرعلاقہ انگلستان کے ایک زرائی فارم میں ساڑھے پانچ سیر کا آلو پیدا ہوتا ہے۔

مزاج: گرم وخشک۔

فوائد: اجزائے منی زائد پیدا کرتا ہے اور منی کو گاڑھا کرتا ہے اور جسم کو موٹا کرتا ہے، اس میں اسٹارچ بہت زائد مقدار میں پایا جاتا ہے اس لئے یہ لاغر اور کمزور لوگوں کے لئے زیادہ منافع بخش ہے، ترکاری اس کی لذیذ ہوتی ہے اور تقریباً کئی طرح سے پکا کر استعمال کیا جاتا ہے اور چونکہ یہ نفخ ورریاح پیدا کرتاہے اس لئے باہ کو بھی حرکت میں لاتا ہے، مقوی باہ ہے، مثانہ کو قوت دیتا ہے اس کو پیس کر آنکھوں میں لگانا اس کو قوی کرتا ہے اور جالے کو کاٹتا ہے، قابض ہے اور سوداویت رکھتا ہے، زیادہ کھانے سے سوداوی امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔

وید کہتے ہیں کہ آلو میٹھا اور ہضم ہونے میں ثقیل ہے اس کے کھانے سے براز یعنی پاخانہ گاڑھا ہوجاتا ہے اور بدن میں سستی پیدا ہوجاتی ہے، پیشاب بڑھاتا ہے، بادی اور بلغم پیدا کرتا ہے، طاقت اور منی اور باہ بڑھاتا ہے، سرخ بادے اور خون کے جوش کو مٹاتا ہے جس میں کہ قوت ہاضمہ ضعیف ہو وہ اگر اس سے زیادہ مقدار میں استعمال کرے تو پیٹ پھول جاتا ہے، دیرہضم ہے۔

کچا آلو پیس کر جلی ہوئی جگہ پر لگانے سے بہت آرام ملتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ آلو چھلکے سمیت نہیں استعمال کرنا چاہئے، ایسیڈٹی پیدا کرتا ہے جس مریض کو ایسیڈٹی کی شکایت ہو اسے اُبلا ہوا آلو چھیل کر استعمال کرانے سے ایسیڈٹی میں افاقہ ہوتا ہے۔

دنیا کی شاید پہلی ترکاری ہے جو ہر موسم میں ملتی ہے، ہندوستان کا تو شاید کوئی ہی گھر ایسا ہو جہاں آلو نہ استعمال ہوتا ہو اور اسے لوگ ہر موسم میں استعمال کرتے ہیں۔

آلو بخارا

شناخت: ایک درخت کا پھل ہے، سرخ رنگ کا ہوتا ہے، پرانا ہوکر سیاہی مائل ہوجاتا ہے، یہ پھل جنگلی اور بستانی دونوں قسم کا ہوتا ہے۔ اہل تجربہ کا قول ہے جس میں شیرینی ذرا بھی نہ ہو بلکہ جتنا ترش مزہ زیادہ ہو وہ قابض ہے۔ شیخ کہتا ہے کہ بستانی سیاہ قوی ہے اور زرد سرخ سے قوی ہے، بستانی کو شاہ آلو بھی کہتے ہیں، ملک ارمن کا آلو سب سے میٹھا اور خوب دست آور ہوتا ہے۔ آلوچہ جس کا رنگ زرد ہوتا ہے بہت نازک اور سب سے زیادہ سرد اور لطیف ہے اور سرخ میں سے ایک قسم کی بہت ترش ہوتی ہے جو املی کے قائم مقام ہے، حرارت کے بجھانے مواد کے رقیق کرنے میں اس کو آلوئے کشتہ کہتے ہیں۔ یہ قسم خشک ہوکر سیاہ ونیلی ہوجاتی ہے، بخارا کا آلو سب سے بڑھ کر ہے، یہ قسم سوا خراسان کے اور جگہ نہیں ہوتی دوسری جگہ کے آلو اس کی برابری نہیں کرسکتے، اس کے بعد آلوئے سیاہ فارسی کا نمبر ہے، یہ قسم عربی میں قلوب الرجج کے نام سے مشہور ہے۔ دمشق میں ایک قسم کا آلو ہوتا ہے جو قابض ہوتا ہے، پہاڑی جنگلی قسم کا آلو بہت چھوٹا و بہت ترش ہوتا ہے اور کبھی شیریں نہیں ہوسکتا یہ قابض ہوتا ہے، درخت بھی اس کا بستانی کے درخت سے چھوٹا ہوتا ہے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ کتب طب میں جب مطلق آلو مذکور ہوتا ہے تو

...ت سے بخارا کا زرد رنگ آلو مراد ہوتا ہے جو تازگی کی حالت میں زرد کہربائی شفاف ترش مٹھا اور مزیدار ہوتا ہے۔

مزاج: پکا شیریں سرد دوسرے درجہ کے پہلے مرتبہ میں اور اسی درجہ کے آخر مرتبے میں

فوائد: تر آلوئے بخارا ملائم جلاب ہے اسی لئے یہ ملینات میں داخل ہے، آنتوں میں پھسلن کرتا ہے، صفراوی اور خونی بخار کو ازحد نافع ہے، جوش خون کو بجھاتا ہے سرسام اور دردسر کو دور کرتا ہے، پتوں اور متلی اور جی کی مالش کو دور کرتا ہے، صفراوی قے کو دور کرتا ہے، کھجلی کے مادے کو مٹاتا ہے، ہرایک مادے میں نضج پیدا کرتا ہے، پیاس کو بجھاتا ہے باوجود ترشی کے برخلاف املی وغیرہ اور ترشیوں کے کھانسی کو مضر نہیں شیریں میں تبلین کی قوت زیادہ ہوتی ہے مگر ترش بھی اپنے قوت تقطیع وتلطیف کے سبب سے اکثر دست آور ہوتا ہے کیوں کہ ترش چیزیں جو مقطع اور ملطف ہوتی ہیں معدہ اور امعا سے فضول دفع کرتی ہیں، اگر بالکل میٹھا ہوتو معدے کو ڈھیلا کردیتا ہے کیوں کہ اس میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے البتہ ترش ایسا نہیں ہے اس لئے کہ اس میں غلیان کی وجہ سے مائیت کم ہوتی ہے اس لئے خشکی کی طرف مائل ہوتا ہے اور چونکہ آلو کی رطوبت مائی ہے اسلئے اس میں غذا بھی کم ہے اور جتنا زیادہ تر ہوتا ہے مائیت بھی اتنی زیادہ ہوتی ہے، یہی وجہ ہے خشک پھل دست کم لاتا ہے مگر غذائیت زیادہ دیتا ہے اور معدہ کو بھی کم ڈھیلا کرتا ہے، تازہ پھل میں تلئین کی قوت بوجہ لزوجت اور رطوبت کے غلبے کے زیادہ ہے، تپ صفراوی اور دردسر کے لئے کھانا کھانے سے قبل استعمال کرنا چاہئے، کھٹا اور کھٹ میٹھا آلو صفرا کے واسطے بہت مفید ہے، میٹھا آلو کھانے سے معدہ ڈھیلا ہوجاتا ہے کیوں کہ وہ معدے میں رطوبت مائی اور سردی پیدا کرتا ہے اس لئے سکنجبین کے ساتھ استعمال کرنا چاہئے، خاص کر آلو کا گودا معدہ کو نقصان پہنچاتا ہے مگر گرم معدہ والے کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ آلو بخارا کی اصلاح کے لئے سرد مزاج والوں کے لئے شہد اور شہتوت دیں، آلو خام بھی معدہ گرم کے موافق ہے کیوں کہ اس میں سردی اور قبض ہے۔ آلو سیاہ صفرا کا زیادہ دست آور ہے مگر اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ کھٹا آلو بھی دست لاتا ہے، آلو لزوجت اور رطوبت کی وجہ سے دست لاتا ہے اس لئے دستوں کے واسطے جتنا تر ملے استعمال کریں، آلو کا دانہ جتنا چھوٹا ہوتا ہے، دست کم لاتا ہے کیوں کہ اس میں مائیت کم ہوتی ہے، کھانا کھانے سے پہلے آلو کھانا اسلئے مفید ہے کہ معدے کی حرارت اس کے ہضم کرنے کی زیادہ کوشش کرتی ہے، گرم مزاج والے کسی مصلح کے محتاج نہیں جب کہ سرد مزاج والوں کے لئے آلو کھانے میں معدے کی اصلاح کی ضرورت ہے۔ اس کو بھگو کر مل کر پینے سے گرمی کی کھانسی مٹتی ہے اس کا پانی خون حیض اور پیشاب کا ادرار کرتا ہے، اس کے درخت کے پتوں کا پانی شکم کے ہرقسم کے کیڑے مارڈالتا ہے اس کے پھول چاٹنے سے مواد نازل رک جاتا ہے اور سر پر پھول کا لیپ کرنا گرمی کے دردسر کو دفع کرتا ہے۔ ویدوں نے لکھا ہے کہ ملین مخفف بلغم ومنی ثقیل بلغم وصفرا کو دفع کرنے والا ہاضم شیریں خوش کنندہ اور ذائقہ ترش منہ کا صاف کرنے والا ہوتا ہے۔ (باقی آئندہ)

اسلام میں شکر کی اہمیت

تعلیمات اسلامی میں شکر خداوندی کو اہم مقام حاصل ہے۔ شکر کے بغیر نہ تو ایمان کی تکمیل ہوتی ہے اور نہ اسلام کی اصل روح کا حصول ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''میرا شکر ادا کرو اور کفر نہ کرو'' (البقرہ:۱۵۲)

انسان کو اللہ تعالیٰ کا ان بے شمار نعمتوں پر شکر ادا کرنا چاہئے جن سے کائنات بھری پڑی ہے۔ کائنات پر غور وخوض سے وہ ان نعمتوں کو محسوس کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں بار بار ان کا ذکر کرکے انسان کی توجہ اس طرف مبذول کروائی ہے۔

''وہ اللہ ہی ہے جو ہواؤں کو اپنی رحمت کے آگے آگے خوش خبری لے ہوئے بھیجتا ہے۔ پھر جب وہ پانی سے لدے ہوئے بادل اٹھا لیتی ہے تو انہیں کسی مردہ سرزمین کی طرف حرکت دیتا ہے اور وہاں مینہ برسا کر (اسی مری ہوئی زمین سے) طرح طرح کے پھل نکالتا ہے۔ دیکھو کس طرح ہم مردوں کو حالتِ موت سے نکالتے ہیں شاید کہ تم اس مشاہدے سے سبق لو۔ جو زمین اچھی ہوتی ہے وہ اپنے رب کے حکم سے خوب پھل پھول لاتی ہے اور جو خراب ہوتی ہے اس سے ناقص پیداوار کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔ اس طرح ہم اپنی نشانیوں کو بار بار پیش کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو شکر گزار ہونے والے ہیں۔ (الاعراف:۵۶،۵۷)

ان نعمتوں کا ادراک وہی شخص کرسکتا ہے جو ان پر غور وفکر کرتا ہے۔ فضل الٰہی کی انتہا دیکھنے، سمجھنے اور ان سے متمتع ہونے کے لئے ان کا دل اور آنکھیں بھی عطا کی ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نے تم کو ماؤں کے پیٹوں سے نکالا اس حالت میں کہ تم کچھ نہ جانتے تھے اس نے تمہیں کان دیئے، آنکھیں دیں، سوچنے والے دل دیئے، اس لئے کہ تم شکر گزار بن جاؤ''۔ (النحل:۷۸)

یعنی ان تمام نعمتوں کے ساتھ ساتھ سمجھ بوجھ دی تاکہ حجت تمام ہوجائے اور کل یہ حضرت انسان قیامت کو یہ جواز نہ پیش کرسکے کہ مجھے تو پتہ ہی نہ چلا کہ تیرا کس قدر فضل مجھ پر سایہ فگن تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے سمجھا دیا کہ ''وہی ہے جس نے آسمان سے تمہارے لئے پانی برسایا جس سے تم خود بھی سیراب کرتے اور تمہارے جانوروں کے لئے بھی چارہ پیدا ہوتا ہے اور وہ اس پانی کے ذریعہ کھیتیاں اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور طرح طرح کے دوسرے پھل پیدا کرتا ہے۔ اس میں بڑی نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو غور وفکر کرتے ہیں۔ اس نے تمہاری بھلائی کے لئے رات اور دن کو، سورج اور چاند کو مسخر کرکھا ہے اور سب تارے بھی اس کے حکم سے مسخر ہیں۔ اس میں نشانیاں ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں اور یہ جو بہت سی رنگ برنگ کی چیزیں اس نے تمہارے لئے زمین میں پیدا کررکھی ہیں۔ ان میں بھی ضرور نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو سبق حاصل کرتے ہیں۔ وہی ہے جس نے تمہارے لئے سمندر کو مسخر کررکھا ہے تاکہ تم اس سے تر وتازہ گوشت لے کر کھاؤ اور اس سے زینت کی وہ چیزیں نکالو جو تم پہنا کرتے ہو، تم دیکھتے ہو کہ کشتی سمندر کا سینہ چیرتی ہوئی چلتی ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہے کہ تم اپنے رب کا فضل تلاش کرو اور اس کے شکر گزار بنو۔ (النحل:۱۴،۱۰)

اس عطائے خداوندی کا مقصد یہ ہے کہ انسان اللہ کا شکر گزار بندہ بن جائے اور جب وہ ان نعمتوں کی طرف دیکھتا ہے تو بے اختیار اس کی زبان سے اللہ کی تعریف اور حمد وثنا ہی پھوٹتی ہے۔ بقول شیخ سعدیؒ ''انسان ایک دفعہ سانس لیتا ہے تو اس پر دو شکر واجب ہوجاتے ہیں۔ ایک اس بات کا شکر کہ تازہ ہوا جسم میں داخل ہوئی۔ اور دوسرے اس احسان کا شکر کہ غلیظ ہوا جسم سے خارج ہوئی۔ اگر یہ تھوڑی دیر کے لئے جسم میں بند ہوجاتی تو انسان کا جینا محال ہوجاتا''۔

قرآن پاک میں فرمایا کہ ''تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت کو جھٹلاؤ گے''۔ اللہ نے ایک ایک عنایت کو گنوا کر شکر ادا کرنے کا بار بار

تسلیم کیا ہے۔ اس لئے کہ ہمارے اس نظریئے کی تردید ہو کہ خدا کے فضل وکرم کے سوا ہم خود بھی ان نعمتوں کے مستحق ہیں حالانکہ ان کے لئے نہ کوئی ہمارا خاندانی استحقاق تھا نہ علمی اور عملی استحقاق جو کچھ ملا اس کے فضل وکرم سے ملے گا۔ اسی کی عطا اور بخشش ہوگی۔ انسان احساناتِ خداوندی دیکھ کر یہ سمجھنے لگتا ہے کہ مجھ پر اللہ کا احسان نہیں بلکہ یہ فطرت کی عام بخشش ہے۔ جس کے شکریہ کی ضرورت نہیں مگر یہی وہ بیج ہے جس سے کفر والحاد کی شاخیں پھوٹتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اپنی ایک ایک عنایات کو گنوایا اور اسی پر شکر کی تلقین کی ہے اور اس کا فائدہ خود انسان کی ذات کو ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا: اور یاد رکھو کہ تمہارے رب نے خبردار کردیا تھا کہ اگر شکرگزار بنوگے تو میں تم کو اور زیادہ نوازوں گا مزید یہ کہ اللہ انسان کو انسان کے شر کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کیوں کہ وہ اپنی ذات میں محمود ہے۔

کس قدر ظلم ہے کہ انسان کفرانِ نعمت کرے۔ محسن کا احسان کسی اور کی طرف منسوب کرنا بھی ناشکری ہے اور یہ ناشکری انسان کو شرک کی طرف لے جاتی ہے:

''ان لوگوں نے اس کے بندوں میں سے بعض کو اس کا جز بنا ڈالا، حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا احسان فراموش ہے''۔ (الزخرف:۱۵)

شرک سے بچنے کے لئے اس وقت تک شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا جب تک کہ شکر کی عمارت پانچ بنیادوں پر استوار نہ ہو۔ (۱) محسن کے لئے فروتنی اور انکساری (۲) محسن سے محبت کرنا (۳) نعمت کا اعتراف کرنا (۴) نعمت کی بنا پر محسن کی تعریف کرنا (۵) اس نعمت کو محسن کی مرضی کے مطابق استعمال کرنا۔

جب ہم کسی انسان کا شکریہ ادا کررہے ہوتے ہیں۔ تو اسی قسم کے جذبات لئے ہوئے ہوتے ہیں اور وہ کسی بھی نعمت کے حصول کا ظاہری سبب ہوتا ہے۔ بلاشبہ اس کا شکریہ ادا کرنے کی بھی فضلیت ہے۔

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جو انسانوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا شکر ادا نہیں کرسکتا۔ جب انسان کا شکر ادا کرنا اتنا ضروری ہے تو پھر اس منعمِ حقیقی کے شکر ادا کرنے کے بارے میں اندازہ کریں کہ یہ کس قدر اہم ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن بلند آواز سے پکارا جائے گا کہ حمادون اٹھ کھڑے ہوں، ایک جماعت اٹھ کھڑی ہوگی ان کے لئے ایک جھنڈا گاڑ دیا جائے گا۔ پس وہ جنت میں داخل ہوجائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمادون کو ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو ہر حالت میں خدا کا شکر ادا کرتے رہتے ہیں۔

مولانا مودودی نے شکرگزار بندے کی تعریف یوں بیان کی ہے: وہ شخص جسے تقدیر الٰہی خواہ کتنا ہی اونچا اٹھالے جائے وہ اسے اپنا کمال نہیں بلکہ اللہ کا احسان ہی سمجھتا رہے اور وہ خواہ مخواہ کتنا ہی نیچے گرادیا جائے اس کی نگاہ محرومیوں کی بجائے ان نعمتوں پر ہی مرکوز رہے جو برے سے برے حالات میں بھی آدمی کو حاصل رہتی ہیں اور خوش حالی وبدحالی دونوں حالتوں میں اس کی زبان اور اس کے دل سے اپنے رب کا شکر ہی ادا ہوتا رہے۔

خوش حالی میں شکر ادا کرنا اس لحاظ سے آسان ہوتا ہے کہ اسے نعمتیں وافر مقدار میں محسوس ہوتی ہیں مگر بدحالی میں انسان دوسری کی طرف دیکھ دیکھ کر کڑھتا رہتا ہے۔ اس کا نبی آخرالزماں صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آسان حل دے دیا ہے کہ ایسے حالات میں تم اپنے کمتر کی طرف دیکھو۔ جب وہ اللہ کے مختلف احسانات کی طرف دیکھتا ہے تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ وہ اللہ کی رحمت سے مایوس اور اس کی ناشکری کرے۔

مصیبت میں بھی اس کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے کیونکہ نعمت تو اللہ کا احسان ہوتا ہے اور مصیبت ہماری اپنی بداعمالیوں کا نتیجہ ہوتی ہے مگر وہ سخت ناشکرا ہے کہ مصیبت میں تو اللہ کو پکارتا ہے مگر مصیبت دور ہونے پر اکڑتا ہے۔ اور اسے اپنی کوششوں کا ثمر سمجھنے لگتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ جب بھی کوئی مشکل دور ہوتی تو سجدہ شکر ادا کرتے اور جب کوئی خوش خبری ملتی تب بھی سجدہ شکر ادا کرتے تھے۔ نہ صرف یہ بلکہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اور دوسری نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرتے تھے۔ نہ صرف یہ کہ کھانا کھانے اور پانی پینے کے بعد اور دوسری نعمتوں پر ہر حال میں شکر ادا کرتے تھے اور فرمایا:

''اللہ بندے پر راضی ہوتا ہے جو ایک لقمہ کھاتا، اس پر اللہ کی

تعریف کرتا ہے اور پانی کا گھونٹ پیتا ہے تو اس پر بھی الحمد للہ کہتا ہے۔"

مسلمانوں کا شیوہ ہے کہ جب وہ ہر وقت اللہ کا شکر ادا کرنے کی عادت رکھتا ہے تو پھر اسے بڑی مصیبت بھی پہنچے تو وہ کہتا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

احساناتِ خداوندی کے احساس کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اللہ ہی کی بندگی کی جائے جو کہ تخلیق آدم کا مقصد بھی ہے گویا شکر کے ذریعے بندہ اپنا مقصد حیات پالیتا ہے۔ شکر نہ صرف انسان کو بندگی خدا کی طرف لے جاتا ہے بلکہ اس معبود کی پہچان عطا کرتا ہے کو کہ وحدہ لاشریک ہے اور برتر و اعلیٰ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اس نے زمین میں پہاڑوں کی میخیں گاڑ دیں تاکہ زمین تم کو لے کر ڈھلک نہ جائے اس نے دریا جاری کئے اور قدرتی راستے بنالئے تاکہ تم ہدایت پاؤ اس نے زمین میں راستہ بنانے والی علامتیں رکھ دیں اور تاروں سے بھی لوگ ہدایت پاتے ہیں پھر کیا جو پیدا کرتا ہے اور جو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے دونوں یکساں ہیں کیا تم ہوش میں نہیں آتے (سوۃ النحل: ۱۵،۱۷)

شکر کے ذریعہ بندہ خدا، خدا کو پالیتا ہے اور مقصد حیات کی تکمیل کرلیتا ہے۔ اس لئے شیطان کی کاری ضرب اس احساس پر ہوتی ہے اور وہ بندے کو احساس دلاتا ہے کہ اس پر جو فضل وکرم ہے وہ تو اس بندے کا اپنا کمایا ہوا ہے۔

شیطان جذبہ شکر کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑا رہتا ہے کیونکہ جس دن وہ اللہ کے دربار سے راندہ درگاہ ہوا اس دن اس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ ثابت کرے گا کہ جس انسان کو تو نے فضیلت کی عبا پہنائی ہے وہ تو سخت ناشکرا ہے اور اپنے اسی دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے وہ انسان کو طرح طرح سے پھسلاتا ہے اور اسے ناشکری، بغاوت، تکبر اور سرکشی کی طرف لے جاتا ہے۔ جیسے قارون اور فرعون وغیرہ۔ یہ ایسے لوگ تھے جو یہ سمجھنے لگے تھے کہ وہ عام انسانوں سے بلند تر ہیں اور انہیں جو کچھ ملا وہ ان کا خاندانی حق تھا یا ذاتی علم و ہنر کا نتیجہ تھا۔ یہی غرور ہے جو ترقی کر کے بخل اور ظلم کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

شکر کی اہمیت کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے کہ اللہ نے اپنے برگزیدہ بندوں یعنی نبیوں کو بھی شکر کی تلقین کی ہے۔ جیسے حضرت یوسف سے فرمایا:

"اے آل داؤد! شکر گزاری کا ہر عمل کرو" (سورۂ سبا: ۱۳)

حضرت ابراہیم کی شان میں فرمایا: "ابراہیم! اللہ کے احسانوں اور نعمتوں کا شکر گزار تھا۔" سورۃ النحل: ۲۶)

اس آیت میں حضرت ابراہیمؑ کی اس بنا پر مدح فرمائی کہ آپ اللہ کے انعامات کے شاکر تھے۔ اس سے معلوم ہوا کہ شکر ایمان کی جڑ، دین کی اصل اور اطاعتِ الٰہی کی بنیاد ہے۔ یہی وہ جذبہ ہے جس کی بنا پر بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت کے قوالی و عملی اظہار کا احساس ابھرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ اس سلسلے میں ہمیشہ اور ہر معاملے کی طرح ہمارے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری زندگی شکر خداوندی کی زندہ نمونہ تھی۔ آپ ﷺ ہمہ وقت ذکر شکر میں مشغول رہتے اور اس مقصد کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر عبادت کرتے حتیٰ کہ صحابہ کرام کو حیرت ہوتی تھی۔

نصائح لقمان

☆ کوئی چیز تیرے نزدیک حصول نعمت آفت سے زیادہ محبوب تر نہ ہو۔

☆ دنیا کے تھوڑے مال پر راضی رہ، رزق مقدر پر قناعت کر اور دوسروں کی روزی پر آنکھ مت ڈال، تاکہ رنج نفس سے سلامت رہے، کھانے سے بھوکا اور حکمت سے سیر کردہ۔

☆ اگر لوگ تجھے اس صفت کے ساتھ موصوف بتلائیں جو کہ تیری ذات میں نہ ہو تو ان کی تعریف سے مغرور مت ہوجا، کیوں کہ جاہلوں کے کہنے سے ٹھیکری سونا نہیں بن سکتی۔

☆ کمینوں کے مقابلے میں خاموشی سے مدد و معاونت طلب کر۔

☆ بری اور شریر عورتوں سے خدا تعالیٰ کی پناہ میں رہ اور نیک عورتوں سے بھی پرہیز رکھ کہ ان کی طرف میلان کا نتیجہ شر ہی شر ہے، خاموشی کو اپنا شعار بنا تاکہ شرِ زبان سے محفوظ رہے۔

☆ بدگمانی کو اپنے اوپر غالب مت کر کہ تجھ کو دنیا میں کوئی دوست ہمدرد نہ مل سکے گا۔

معاشرہ میں رتبہ بڑھ جائے

اگر کسی کی یہ خواہش ہو کہ اس کا رتبہ اور وقار معاشرہ میں بڑھ جائے تو اس کو چاہئے کہ اس نقش معظم کو چاندی یا سونے پر کندہ کروا کر اپنے پاس رکھے اس کا رتبہ بڑھ جائے گا۔

نقش معظم یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ال	عل	ی	م
۱۱	۳۹	۳۲	۹۹
۳۸	۸	۱۰۲	۳۳
۱۰۱	۳۴	۳۷	۹

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْعَالِمُ الْعَلِیْمُ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ عَالِمَ دَقَائِقِ الْاَسْرَارِ وَالْخَفِیَّاتِ الْمُحِیُ لِکُلِّ ذَرَّۃٍ وَّ تَفْصِیْلَ الْمَوْتِ بِمَاقُدِرَتِ وَرُتِّبَتْ فِی الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ مِنَ الْمَوْجُوْدَاتِ اَسْئَلُکَ بِاِحَاطَۃِ عِلْمِکَ وَتَفْصِیْلِ شَکْلِ قِدَمِکَ وَنُفُوْذِ قُدْرَتِکَ وَبِخِطَابِکَ بَاَنْوَارِ حِکْمَتِکَ اَنْ تَخْرِقَ فِیْمَا بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ الْحِجَابَ لِاَطَّلِعَ عَلٰی مَاتَحْتَ ذَرَّۃٍ مِنْ فَرَاتِ الْوُجُوْدِ فَابْتِهِجْ بِسِرِّ الْقِدَمِ وَتَزَوَّلَ عَنِّیْ الْعَدَمِ یَا اللّٰهُ یَاحَکِیْمُ اَسْئَلُکَ بِسِرِّ قُوَّتِکَ اَنْ تُسَخِّرَلِیْ عَبْدَکَ عَیْنَائِیْلِ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقْضِیْ حَاجَتِیْ وَیَکُوْنُ عَوْنًا لِّیْ فِمَا اُرِیْدُ یَااللّٰهُ یَاعَلِیْمُ یَاحَکِیْمُ.

جو شخص بھی اس ذکر کو بروز جمعۃ المبارکہ طلوع آفتاب کے وقت سے لے کر نماز جمعہ تک پڑھتا رہے اور نقش کے گرد موکل کا نام لکھ کر اپنے پاس رکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے مراتب کو بھی بلند فرمائے گا اور اس کا حافظہ بھی درست و تیز فرمائے گا۔

درستگی خرید و فروخت

اگر کوئی شخص کسی بھی قسم کی خرید و فروخت میں نفع حاصل کرنے اور نقصان سے بچنے کا خواہش مند ہو تو ایسے میں ذیل کا عمل بے حد مفید ہے۔ اس مقصد کے لئے تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں ایک مرتبہ سورہ رحمٰن پڑھے۔ اس کے بعد نماز سے فارغ ہو کر اول و آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ پھر ایک مرتبہ سورہ اخلاص اور ایک مرتبہ معوذتین پڑھ کر سو مرتبہ استغفر اللہ پڑھ کر اپنے دل کی طرف متوجہ ہو اور اس کی آواز پر غور کرے۔ اگر دل سے اس کام کے کرنے کی آواز آئے تو کرے اور نہ کی آواز پر اس کام سے اس وقت رک جائے۔ انشاء اللہ اس عمل کی بدولت ہر قسم کے نقصان سے بچے گا اور فائدہ حاصل کرے گا۔ بعد میں دوبارہ یہی عمل کر کے پھر استخارہ کر سکتا ہے۔

فراخی رزق

فراخی رزق کے لئے ذیل کا عمل بے حد نافع ہے۔

اس مقصد کے لئے بوقت چاشت چار رکعت نماز نفل اس طرح پڑھے کہ ہر رکعت میں سو مرتبہ سورہ فاتحہ کے بعد سورہ رحمٰن تین مرتبہ پڑھے اور پھر بعد از سلام پھیرنے کے سجدہ میں جا کر اس حسنیٰ یَا وَهَّابُ ذُوْ الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ایک سو چار مرتبہ پڑھے۔ ہر مہینے میں سات دن یہ عمل کرنے سے انشاء اللہ ساری عمر رزق میں تنگی نہ رہے گی اور وہ فراخی رزق سے زندگی بسر کرے گا۔

حصول ملازمت

حصول ملازمت کے لئے ذیل کا عمل مفید ہے۔

اس مقصد کے لئے روزانہ رات کو جنوب کی طرف کھڑے ہو کر درود شریف تاج ایک سو ایک مرتبہ مع بسم اللہ شریف پڑھ کر اللہ کی حضور خشوع و خضوع سے دعا مانگے۔ انشاء اللہ اکتالیس یوم بلا ناغہ عمل سے ملازمت مل جائے گی۔ نافع ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

تصوف واسرار

خالد مصطفیٰ صدیقی

عبادت میں اعتدال لازم ہے

حضرت ابی محمد عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کواس بات کی خبر دی گئی کہ میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی قسم جب تک میں زندہ رہوں گا دن کو روزہ رکھوں گا اور رات کو نوافل پڑھوں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے دریافت فرمایا کہ تم ہی وہ شخص ہو جو ایسا کہتے ہو؟ اس پر میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں میں نے یہی کہا ہے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو، بلکہ ایسا کرو کہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور اسی طرح رات کو آرام بھی کرو اور نوافل بھی پڑھو۔ ہر مہینے تین دن کے روزے بھی رکھ لیا کرو کیونکہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا یہ عمل ہمیشہ روزہ رکھنے کے مانند ہو جائے گا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ! میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا تو پھر ایک دن روزہ رکھو اور ایک دن افطار کرو جو حضرت داؤد کے روزہ کا طریقہ ہے۔ اسی کو صوم داؤدی بھی کہتے ہیں اور یہی روزہ میں اعتدال کا طریقہ ہے۔ ایک روایت کے اعتبار سے یہی طریقہ افضل الصیام کہلاتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میں تو اس سے بھی زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے افضل کوئی طریقہ نہیں ہے، چنانچہ بڑھاپے کے وقت حضرت عبداللہ فرمایا کرتے تھے کاش میں ان تین ہی روزوں کو قبول کر لیتا جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا تو یہ مجھ کو اہل اور مال سے زیادہ پیارہ ہوتا۔ ایک روایت میں اس طرح بیان فرمایا گیا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم دن کو روزہ رکھتے ہو اور رات کو قیام کرتے ہو میں نے عرض کیا کہ نعم یعنی ہاں! حضور یہ صحیح ہے تو ارشاد فرمایا کہ ایسا نہ کیا کرو بلکہ روزہ بھی رکھو اور افطار بھی کرو اور آرام بھی کرو اور قیام بھی کرو، کیونکہ آخر تمہارے جسم کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری آنکھوں کا بھی، نیز تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے اور مہمان کا بھی پس تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ ہر مہینہ تین روزہ رکھ لینا کافی ہے، کیونکہ کہ ہر نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے لہٰذا اس کا ثواب ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہوگا۔ میں نے خود اپنے نفس پر سختی کی تو مجھ پر سختی کردی گئی۔ میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ میں اپنے نفس میں اور زیادہ طاقت اور قوت محسوس کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا تو پھر اللہ کے نبی حضرت داؤد جیسا روزہ رکھ لیا کرو اور اس پر زیادتی نہ کرو۔ میں نے دریافت کیا کہ حضرت داؤد کا روزہ کیسا تھا؟ حضور ﷺ نے فرمایا نصف دہر، یعنی ایک دن روزہ اور ایک دن افطار۔ چنانچہ جب حضرت عبداللہ ضعیف اور بوڑھے ہو گئے تو فرمایا کرتے تھے کہ کاش میں رسول اللہ ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا۔

ایک روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم متواتر روزہ رکھتے ہو اور ہر رات میں قرآن پاک ختم کرتے ہو۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول ﷺ سچ ہے۔ میں نے تو اس قسم کی عبادت سے خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اچھا تم اللہ کے نبی حضرت داؤد جیسا روزہ رکھ لیا کرو کیونکہ وہ سب سے زیادہ عبادت گزار تھے اور ہر مہینے میں ایک قرآن پاک ختم کر لیا کرو۔ میں نے عرض کیا حضور میں اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اچھا بیس روز میں پڑھ لیا کرو۔ میں نے عرض کیا کہ حضور ﷺ اس سے زیادہ طاقت رکھتا ہوں تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم ایک ہفتہ میں قرآن پاک پڑھ لیا کرو،

[illegible] پر سختی نہ کرو۔ چنانچہ میں نے خود اپنے اوپر سختی کرنی چاہی تو مجھ پر سختی کردی گئی اور حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہوسکتا ہے کہ تمہاری [illegible] ہوجائے تو تمہارے جسم میں نہیں ہے۔ حضرت عبداللہؓ بن عمرو فرماتے ہیں کہ میں اسی عمر کو پہنچ گیا کہ جو میرے متعلق نبی کریم ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی تھی، چنانچہ میں بوڑھا ہوگیا تو میری خواہش اور تمنا یہ ہوئی کہ کیا اچھا ہوتا کہ میں حضور ﷺ کی رخصت کو قبول کر لیتا اور ایک روایت سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے لڑکے کا بھی تجھ پر حق ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اس شخص کا روزہ روزہ ہی نہیں ہے جو ہمیشہ روزہ ہی رکھے اور تین مرتبہ حضور ﷺ نے اس کی تکرار فرمائی۔ ایک روایت کے مطابق اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند روزہ حضرت داؤد کا ہے اور اسی طرح حضرت داؤدؑ کی نماز بھی زیادہ پسند ہے جو نصف شب آرام فرماتے تھے اور ایک ثلث میں قیام پھر رات کے چھٹے حصے میں آرام کرتے تھے اور اسی طرح ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن افطار کرتے تھے اور جب کوئی دشمن مقابل ہوتا تو پیچھے نہ ہٹتے تھے۔ (ریاض الصالحین)

نتیجہ

حدیث کی اس پوری تفصیل سے جس کا اکثر حصہ بخاری شریف اور مسلم شریف کا ہے، معلوم ہوا کہ نماز ہو یا تلاوت قرآن غرض ہر قسم کی عبادت میں اعتدال ہی افضل ہے۔

بہترین چیز کے صدقے کا بیان

حضرت انس ابن مالکؓ فرماتے ہیں کہ مدینہ میں حضرت ابوطلحہؓ سب انصار سے زیادہ مالدار تھے اور بستان بیرحاء ان کو اپنے مال میں سب سے زیادہ پسند تھا، نیز یہ باغ مسجد نبوی ﷺ کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جایا کرتے تھے اور باغ کا عمدہ پانی پیا کرتے تھے۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ جب آیت: ترجمہ ''یعنی یہ کہ جب تک تم محبوب چیز کو خرچ نہ کروگے اس وقت تک خیر کامل حاصل نہ کرسکوگے۔'' تو حضرت ابوطلحہؓ نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ پر یہ آیت نازل فرمائی ہے اور مجھے اپنے تمام مال میں باغ بیرحاء سب سے زیادہ پسند ہے، لہٰذا اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا جوئی کے لئے میں اس باغ کو خیرات کرتا ہوں اور اس کے اجروثواب کا اللہ تعالیٰ سے امیدوار ہوں لہٰذا اب آپ کو اختیار ہے کہ اللہ کی مرضی کے مطابق اس میں تصرف فرمائیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کی عرض داشت سن کر خوشی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ تو بڑا ہی مفید مال ہے یہ تو بڑا مفید ہے اور ارشاد فرمایا کہ میں نے تمہاری بات سن لی ہے، مگر یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم یہ باغ اپنے اقرباء کو دے دو۔ حضرت ابوطلحہؓ نے عرض کیا مجھے حکم کی تعمیل سے کیا دریغ ہے، چنانچہ حضور ﷺ کے حکم کے مطابق ابوطلحہؓ نے وہ باغ اپنے رشتہ داروں اور چچازاد بھائیوں میں تقسیم کردیا۔ (ریاض الصالحین)

رسول اللہ ﷺ اور اصحاب کرام کی متوکلانہ زندگی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے اس پروردگار کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ ایسا وقت بھی مجھ پر گزرا ہے کہ بھوک کی وجہ سے اپنا پیٹ زمین پر لگادیتا تھا اور کبھی ایسا بھی ہوتا تھا کہ بھوک کی شدت سے کوئی پتھر پیٹ پر باندھ لیتا تھا۔ ایک روز میں راستہ کے کنارے بیٹھا ہوا تھا کہ رسول اللہ ﷺ کا ادھر سے گزر ہوا تو حضور ﷺ مجھے دیکھ کر مسکرائے اور میرے چہرے کو دیکھ کر حضور ﷺ نے میری حالت کا اندازہ فرمالیا، پھر ارشاد فرمایا کہ اے ابوہریرہؓ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آؤ میرے ساتھ چلو۔ یہ فرماکر آپ ﷺ چلنے لگے اور میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے چل دیا گھر پہنچ کر اندر آنے کی اجازت لے کر مجھے بھی اندر بلالیا۔ چنانچہ جب میں اندر داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہاں ایک دودھ کا پیالہ بھرا ہوا رکھا ہے۔ حضور ﷺ نے دریافت کیا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے تو گھر والوں نے بتلایا کہ حضور فلاں شخص یا فلاں عورت نے آپ ﷺ کے لئے تحفہ بھیجا ہے۔ یہ سن کر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابوہریرہؓ! میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! میں حاضر ہوں تو ارشاد فرمایا کہ جاؤ اہل صفہ کو بلالاؤ۔ حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اہل صفہ مسلمانوں کے مہمان

تھے نہ ان کا کوئی گھر تھا، نہ در نہ مال، نہ زر، نہ کوئی دوست، نہ آشنا جس کے گھر جا کر وہ رہتے۔ چنانچہ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس صدقہ کی کوئی چیز آتی تو ان کے پاس بھیج دیا کرتے تھے اور خود اس میں سے کچھ کھاتے تھے اور اگر تحفہ کے طور پر کوئی چیز آتی تو ان کو بھی بلا لیتے اور خود بھی تناول فرماتے مگر آپ ﷺ کا اس وقت اصحاب صفہ کو بلوانا مجھ پر بڑا شاق گزرا اور میں نے سوچا کہ آخر یہ دودھ ہے کتنا سا جو اصحاب صفہ کو کافی ہوگا۔ اس کا تو میں ہی زیادہ حقدار تھا کہ اس میں سے کچھ پی لیتا تو مجھ میں کچھ تو قوت محسوس ہونے لگتی۔

اگر اصحاب صفہ آ گئے اور حضور ﷺ نے مجھ ہی کو حکم دیا کہ ان کو دودھ پلاؤ جب وہ پینا شروع کریں گے تو اس کی توقع نہیں کہ آخر میں مجھے بھی کچھ مل سکے، مگر کرتا تو کیا کرتا، آخر اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانے بغیر بھی تو کوئی چارہ نہیں۔ چنانچہ میں اصحاب صفہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان کو بلایا، پس جب حاضر ہو کر انہوں نے اندر آنے کی اجازت چاہی تو حضور ﷺ نے ان کو اجازت دے دی اور وہ سب کے سب مکان میں داخل ہو کر اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ گئے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا جی حضور ﷺ! تو فرمایا دودھ کا پیالہ لے کر ان میں سے ایک ایک شخص کو دینا شروع کیا۔ جب وہ سیر ہو کر دودھ پی لیتا اور پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا حتیٰ کہ آخر میں وہ پیالہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پہنچا، جبکہ اصحاب صفہ سب کے سب سیر ہو چکے تھے تو حضور ﷺ نے پیالہ اپنے دست مبارک میں لے کر میری طرف اٹھا کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمانے لگے ابو ہریرہؓ! میں نے عرض کیا جی حضور ﷺ! تو فرمایا اب تو بس میں اور تم ہی باقی رہ گئے، میں نے عرض کیا حضور ﷺ بالکل درست ہے تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اچھا اب بیٹھ کر دودھ پی لو (اب کچھ میرے دم میں دم آیا) اور میں نے دودھ پینا شروع کیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اور پی، میں نے اور پیا اور آپ ﷺ برابر یہی فرماتے رہے کہ اور پیو حتیٰ کہ میں نے عرض کیا کہ نہیں، قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو سچا رسول ﷺ بنا کر بھیجا ہے اب تو میرے پیٹ میں بالکل گنجائش نہیں رہی تو آپ ﷺ کو پیالہ دے دیا تو آپ نے اللہ کا شکر ادا کیا اور بسم اللہ پڑھ کر وہ بچا ہوا دودھ پی لیا۔ (بخاری، ریاض الصالحین)

نجات کا راستہ

حصول علم کا حکم: اسلام میں حصول علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ قرآن مجید میں جو سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اس میں علم کے حصول کے بارے میں تاکید کی گئی۔ ارشاد ہوا:

ترجمہ: اپنے رب کے نام سے پڑھئے، جس نے پیدا کیا انسان کو، پیدا کیا ایک لوتھڑے سے اور تیرا رب سب سے بڑھ کر عزت والا ہے جس نے قلم کے ذریعے علم دیا۔ انسان کو وہ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔ (سورۃ العلق: آیت ۱ تا ۵)

قرآن مجید کی یہ پانچ آیات سب سے پہلے نازل ہوئیں۔ تمام مفسرین کا اس امر پر اتفاق ہے اور اس کا تعلق علم اور علم کے حصول سے قائم کیا گیا۔ پھر علم کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ خود رسول ﷺ نے کئی مواقع پر اپنے علم میں اضافے کے لئے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگی۔ وَ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (سورۃ طٰہٰ: ۱۱۴)

ترجمہ: اور کہو میرے رب مجھے علم میں بڑھا۔

یہ دعا تو رسول ﷺ کو خود اللہ تعالیٰ کی جانب سے سکھائی گئی تھی اور ہر مومن کی زبان پر ہونی چاہئے۔

خود رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں کئی دعائیں منقول ہیں جس میں سے مشہور ترین دعا کے الفاظ یہ ہیں۔

ترجمہ: اے میرے اللہ مجھے اس سے نفع پہنچا جو تو نے مجھے علم دیا ہے اور مجھے وہ علم دے جو مجھے نفع دے اور میرا علم زیادہ کر دے۔

بدقسمتی سے اہل علم نے علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کر کے مسلمانوں کو علم کے حصول سے دور کر دیا، حالانکہ اس بات پر جمہور فقہا کا اتفاق ہے کہ حلال اور حرام کا علم حاصل کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے۔ لیکن علم فرض اور علم کفایہ کی تقسیم کا نتیجہ یہ نکلا کہ زیادہ تر لوگوں کی اکثریت حلال و حرام کا علم حاصل کرنے سے محروم رہی۔ یہ اسی علم کی دوری کا نتیجہ ہے کہ بعض لوگوں نے سود جیسے حرام کو حلال کر دیا ہے۔ حالانکہ ''سود'' شریعت اسلامی میں سب سے بڑا حرام ہی نہیں بلکہ قرآن مجید نے اسے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ لڑائی کے برابر قرار دیا ہے۔

ایک غلطی یہ بھی ہوتی ہے کہ عوام کو فضائل میں الجھا دیا۔ اس قدر الجھایا کہ عوام مسائل سے غافل ہو گئے اور رفتہ رفتہ جائز اور ناجائز کی تمیز ان کے دماغ سے نکل گئی۔

ھم انسان اور کلام رحمٰن عزوجل

میں کہا: تھک چکا ہوں۔
تو نے کہا: لاتقنطو من رحمة الله
خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہوں (سورۃ زمر:۵۳)

میں نے کہا: کوئی بھی میرے دل کی بات نہیں جانتا۔
تو نے کہا: اَنَّ اللّٰهَ يَحُوْلُ بَيْنَ الْمَرْءِ وَقَلْبِه
خدا انسان اور اس کے قلب کے بیچ حائل ہے (سورۃ انفال:۲۴)

میں نے کہا: لیکن لگتا ہے تو مجھے بھول ہی گیا ہے
تو نے کہا: فاذکرونی اذکر کم۔
مجھے یاد کرتے رہو میں بھی تمہیں یاد رکھوں گا (سورۃ بقرہ:۱۵۲)

میں نے کہا: کب تک صبر کرنا پڑے گا مجھے؟
تو نے کہا: وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُوْنُ قَرِيْبًا۔
تم کیا جانوں شاید وعدے کا وقت قریب ہی ہو (سورۃ احزاب:۶۳)

میں نے کہا: تو بہت بڑا ہے اور تیری قربت مجھ نہایت چھوٹے کے لئے بہت ہی دور ہے، میں اس وقت تک کیا کروں؟
تو نے کہا: واتبع مایوحیٰ الیک واصبر حتیٰ یحکم الله۔

تم وہی کرو جو میں کہتا ہوا صبر کرو تا کہ خدا خود ہی حکم جاری کردے (یونس:۱۰۹)

میں نے کہا: تو بہت ہی پرسکون ہے، تو خدا ہے اور تیرا صبر و تحمل بھی خدائی ہے جبکہ میں تیرا بندہ ہوں اور میرے صبر کا ظرف بہت ہی چھوٹا ہے۔ تو ایک اشارہ کردے، کام تمام ہے۔
تو نے کہا: وَعَسٰى اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّ لَّكُمْ۔
شاید تم کسی چیز کو پسند کرو اور تمہاری مصلحت اس میں نہ ہو (سورۃ بقرہ:۲۱۶)

میں نے کہا: انا عبدک الضعیف الذلیل ...... میں تیرا کمزور اور ذلیل بندہ ہوں۔
تو کیوں کر مجھے اس حال میں چھوڑ سکتا ہے۔؟
تو نے کہا: اِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔

میں نے کہا: گھٹن کا شکار ہوں۔
تو نے کہا: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا۔
لوگ کن چیزوں پر دل خوش رکھتے ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ خدا کے فضل و رحمت پر خوش رہا کریں۔ (سورۃ یونس:۵۸)

میں نے کہا: چلئے میں مزید پرواہ نہیں کرتا ان مسائل کی..... توکلتُ علی الله۔
تو نے کہا: ان الله یُحب المتوکلین۔ (سورۃ آل عمران:۱۵۹)

میں نے کہا: غلام ہیں تیرے اے مالک!
لیکن اس پر گویا تو نے کہا: خیال رکھنا:
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّعْبُدُ اللّٰهَ عَلٰى حَرْفٍ فَاِنْ اَصَابَهٗ خَيْرُ اطْمَاَنَّ بِهٖ وَاِنْ اَصَابَتْهُ فِتْنَةُ انْقَلَبَ عَلٰى وَجْهِهٖ خَسِرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةَ ذٰلِكَ هُوَ الْخُسْرَانُ الْمُبِيْنُ۔
بعض لوگ صرف زبان سے خدا کی بندگی کرتے ہیں، اگر انہیں کوئی خیر پہنچے تو امن وسکون محسوس کرتے ہیں اور اگر آزمائش میں مبتلا کئے جائیں تو روگرداں ہوجاتے ہیں۔ (سورۃ حج:۱۱)

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے نئے شاگرد

اعلامیہ نمبر-۴۳

شمار	نام	علاقہ	T. No.
1244	خالد اختر	نزد جونی مسجد، قلع روی وارڈ، مالیگاؤں، ناسک، مہاراشٹر	T/1294/16
1245	محمد مزمل قاسمی	محلہ گودراہوا، بالم پور، یوپی	T/1295/16
1246	عبدالسعید خاں	رضا ٹیکس ٹائلس، جوالہ نگر، رامپور، یوپی	T/1296/16
1247	محمد انس	وارڈ نمبر 7، جیین مندر، پرانا بس اسٹینڈ، رائے سین، ایم پی	T/1297/16
1248	محمد شاداب عالم	گاؤں سرائے عالم، تحصیل نجیب آباد، ضلع بجنور، یوپی	T/1298/16
1249	محمد اسحاق خاں	رنگنیا کلا پیٹا، اسوکا ڈونکا، نیلور، اے پی	T/1299/16
1250	ڈاکٹر عابدہ خاتون	گاؤں مرزا پور، تحصیل بیٹ، ضلع سہارنپور، یوپی	T/1300/16
1251	عارف کمال	سندر نرسری، نزد ڈی پی ایس حضرت نظام الدین، ساؤتھ دہلی	T/1301/16
1252	محمد حذیفہ اکرم	مسلم بن عقیل کالونی، جہال روڈ، بھٹونگر، ضلع ساہی وال، پنجاب، پاکستان	T/1302/16
1253	شیخ شاکر علی	ناکارا کونڈ کالونی، لوڈوہا، فرید پور، بردوان، ویسٹ بنگال	T/1303/16
1254	جاوید احمد بٹ	گاؤں فیروز پور، رفیع آباد، سری نگر، جموں و کشمیر	T/1304/16
1255	محمد ناظم	فیض اللہ نگر، پوسٹ مودی پور، رامپور سٹی، یوپی	T/1305/16
1256	محمد ارشد	گاؤں بنگھیڑی، مہاوت پور، روڑکی، اتراکھنڈ	T/1306/16
1257	محمد ثاقب	354، پوکٹ 8، سیکٹر A-5، نریلا نورتھ، ویسٹ دہلی	T/1307/16
1258	عرفان بیگ	21/2، فرسٹ A، مین روڈ، بھونیشوری نگر، بنگلور، کرناٹک	T/1308/16
1259	اعجاز احمد شیخ	154 گڈگ گلی، ویریشور، ضلع گڈگ، کرناٹک	T/1309/16
1260	حافظ عبدالرشید	145، قلع روی وارڈ، مالے گاؤں، ناسک، مہاراشٹر	T/1310/15
1261	قاری انصاری محمد اسحاق	سروے 65، لائن 2، نزد پرائمری اسکول گیٹ، عائشہ نگر، مالے گاؤں، ناسک، مہاراشٹر	T/1311/16
1262	مفتی محمد عظیم الدین	آمین کالونی، دھارروڈ، پربھنی، مہاراشٹر	T/1312/16
1263	محمد شاہد	وراڈ نمبر 2، گاؤں سنگھول، ضلع بیگوسرائے، بہار	T/1313/16
126[illegible]	عبداللہ	گاؤں ہیڈ مین پور، پوسٹ بنیادگنج، گیا، بہار	T/1314/16
126[illegible]	محمد شمس تبریز	گاؤں پندرا، پوسٹ سون کلاں، گیا، بہار	T/1315/16
126[illegible]	محمد حذیفہ	گاؤں گلزار باغ، پوسٹ رفیع گنج، ضلع اورنگ آباد، بہار	T/1316/16

T. No.	علاقہ	نام	شمار
T/1317/16	..جالا اسٹریٹ، این آر پیٹا، کرنول، اے پی	سید یونس احمد	1267
T/1318/16	گاؤں انجو پورہ، تحصیل نگینہ، ضلع بجنور، یوپی	اشرف جمیل	1268
T/1319/16	گاؤں سسنفر ضلع شاجاپور، ایم پی	شیخ اسلام	1269
T/1320/16	گاؤں متوار، فولادپور، رائے گڑھ	سمیر ناڈکر	1270
T/1321/16	C-004، ستیہ بھون، ہائی سوسائٹی روڈ نمبر 9، رگھوناتھ نگر، تھانے، مہاراشٹر	حافظ ارشاد خان	1271
T/1322/16	ایکتا رہی واسی سنگھ شواجی نگر مدھ، ملاڈ، ویسٹ ممبئی 61، مہاراشٹر	سرفراز احمد شیخ	1272
T/1323/16	14 مستری بلڈنگ، تھرڈ فلور، ٹیریکر گلی، ورسوا گاؤں، اندھیری ویسٹ ممبئی	شمیم شیخ	1273
T/1324/16	10-5-72 عبداللہ آرکیڈ، فرسٹ لانسر، نشیمن ہوٹل، احمد نگر، حیدرآباد	شاہجہاں خاتون	1274
T/1325/16	گاؤں بڈھا کھیڑا، ضلع سہارنپور، یوپی	فرحت	1275
T/1326/16	9-4-84/A/14، سیکنڈ لانسر، ایم ڈی لائنس، گولکنڈا، حیدرآباد	احمدی بیگم	1276
T/1327/16	مدرسہ مفتاح العلوم، گوکنڈہ، تعلقہ کنوٹ، ناندیڑ، مہاراشٹر	حافظ شیخ اطہر حسین اشاعتی	1277
T/1328/16	گاؤں اورنگ زیب پور، پوسٹ راج پور سادات، بجنور، یوپی	حاجی محمد کامل	1278
T/1329/16	G-1، راحت اپارٹمنٹ، ملک عنایت اسٹریٹ، راندیر، سورت، گجرات	محمد زکریا خان	1279
T/1330/16	2-1-1,11-B-131، آواس کوساڈ، سورت، گجرات	سرفراز پٹیل	1280
T/1331/16	مدرسہ جامعہ طیبہ، مرجدوا، وایا میناٹنڈ، ضلع چمپارن، بہار	حافظ گلریز عالم	1281
T/1332/16	1-150-9، بھگت سنگھ کالونی، کوپادرم، پروڈا اتوار ضلع کڑپا، اے پی	حافظ شیخ اللہ بخش	1282
T/1333/16	گاؤں لیمبویا، ضلع گیا، بہار	حافظ احسان انصاری	1283

☆☆☆

فلاح الدین فلاحی

اسلام کا نظام اخلاق

اسلام ایسا نظام تہذیب کا متمنی ہے کہ جو انسان کو نکھارنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مخصوص اصول وضوابط وضع کرتا ہے تاکہ انسان تخلقوا با خلاق کا عملی نمونہ بن کر اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔

عوام وخواص کے بڑے طبقے میں یہ احساس پایا جاتا ہے کہ مسلم معاشرہ اور مسلم ممالک اخلاقی سطح پر زوال پذیر ہیں۔ ان کی مثالیں عام ہیں۔ امانت ودیانت، وعدے کا پاس ولحاظ، معاملات کی صفائی، سچائی، حسنِ سلوک، صبر وتحمل، خدمت اور ہمدردی کا عملی جذبہ جیسی اخلاقی صفات کی مسلمانوں میں شدید کمی ہے۔ ان سب کے علاوہ خاص طور پر اجتماعی اخلاق کے باب میں نمایاں گراوٹ آئی ہے۔ یہ صورت حال جارج برنارڈ شا جیسے مغربی ادیب کے اس قول کی یاد دلاتی ہے کہ اسلام تو اچھا مذہب ہے لیکن مسلم معاشرے کی صورتِ حال نا قابل رشک ہے۔ اس بات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ فکر وعمل کے اس تضاد کی وجہ بنیادی طور پر کیا ہے؟ اس اخلاقی گراوٹ کو روکنے کی کوششوں کی عملی جہت کیا ہونی چاہئے؟ اسلام ایسے نظام تہذیب کا متمنی ہے جو انسان کی شخصیت کو نکھارنے کے لئے انفرادی اور اجتماعی سطح پر مخصوص اصول وضوابط وضع کرتا ہے تاکہ انسان تخلقوا باخلاق اللہ کا عملی نمونہ بن کر اللہ کی نیابت کا فریضہ انجام دے سکے۔ رسول اکرم ﷺ کی بعثت بھی مکارم اخلاق کی حیثیت سے ہوئی، اسی لئے آپ ﷺ نے فرمایا: ''بعثت لاتمم حسن مکارم الاخلاق'' یعنی مجھے مکارم اخلاق بنا کر مبعوث کیا گیا۔ صحابہ کرامؓ نے جب حضرت عائشہ صدیقہؓ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کے اخلاق کیسے تھے تو انہوں نے برجستہ فرمایا کیا آپ قرآن نہیں پڑھتے؟ حضور ﷺ مجسم قرآن ہیں یعنی قرآن مقدس کی اخلاقی تعلیمات کے حقیقی آئینہ دار حضور ﷺ ہی کی ذات بابرکت ہے۔ اس لئے اسلام کے تمام علمی، ادبی اور فنی ذخیرے اعلیٰ اخلاقی قیود وضوابط کے پابند دکھائی دیتے ہیں۔ تاریخ کے ہر دور میں اسلام کے ان ذرائع سے ہر انسان نے بغیر کسی نسلی یا لسانی حد بندیوں کے فیوض وبرکات حاصل کی ہیں۔

اسلامی اخلاق کی بنیاد

اسلام دنیا اور انسان کے بارے میں بہت ہی عمیق اور خردمندانہ نقطۂ نگاہ خالص توحید، حکمت آمیز اخلاق اور معنوی دستور العمل، محکم اور ہمہ گیر سماجی وسیاسی نظام اور اصول وضوابط انفرادی اور عبادی فرائض اور اعمال کی تعلیم دیکر تمام افراد بشر کو دعوت دیتا ہے کہ اپنے باطن کو بھی برائیوں، پستیوں اور آلودگیوں سے پاک کریں اور باطن میں نور ایمان، خلوص آزادی، اخلاص، محبت، امید اور نشاط وشادابی کو بڑھائیں اور اپنی دنیا کو غربت، جہالت، ظلم امتیاز، پسماندگی، جمود، زور زبردستی، تسلط، تحقیر اور فریب سے نجات دلائیں۔ بہترین اخلاق نہ صرف زندگی کا آلہ کار ہیں بلکہ جزو لاینفک ہیں اور اسلام چونکہ دین فطرت ہے لہٰذا اخلاق اس کے بطن سے پھوٹتا ہے اور غیر مسلم اقوام وملل نے ماضی میں اس سلسلے میں اسلام ہی سے اخذ واستفادہ کرکے کامیابی حاصل کی ہے۔ دراصل اپنے اعلیٰ اصول وضوابط ہی کی وجہ سے اسلام تہذیب وتمدن نصف سے زائد دنیا پر ایک محدود وقت ہی میں حاوی ہوگیا۔

پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق: پیغمبر اسلام ﷺ اسلامی اخلاق اور اقدار کو معاشرے میں نافذ اور لوگوں کی روح، عقائد اور زندگی میں رائج کرنے کے لئے، زندگی کی فضا کو اسلامی اقدار سے مملو کرنے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ قرآن کریم پیغمبر اکرم ﷺ کی

نرم خوئی کی تعریف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آپ سخت نہیں ہیں۔ یہی قرآن دوسری جگہ پیغمبر ﷺ سے کہتا ہے کہ "یا ایھا النبیُّ جاھد الکفار والمنافقین واغلظ علیھم" "کفار اور منافقین سے سختی سے پیش آئیں اور یہ "غلظ" (سختی) کا مادہ جو پہلے والی آیت میں تھا یہاں بھی ہے لیکن یہاں قانون کے نفاذ اور معاشرے کے امور چلانے اور نظم وضبط قائم کرنے میں ہے۔ وہاں سختی سے کام لینا برا ہے اور یہاں سختی سے کام لینا اچھا ہے۔

پیغمبر اسلام کی امانت داری: آپ کا امین ہونا اور امانت داری ایسی تھی کہ دور جاہلیت میں آپ کا نام ہی امین پڑ گیا تھا اور لوگ جس امانت کو بہت قیمتی سمجھتے تھے اسے آپ کے پاس رکھواتے تھے اور مطمئن ہو جاتے تھے، کہ یہ امانت صحیح وسالم انہیں واپس مل جائے گی۔ حتیٰ کہ دعوت اسلام شروع ہونے اور قریش کی دشمنی اور عداوت میں شدت آنے کے بعد بھی، وہی دشمن اگر کوئی چیز کہیں امانت رکھوانا چاہتے تھے تو آکے رسول اسلام ﷺ کے سپرد کرتے تھے۔ لہٰذا جب رسول اکرم ﷺ نے مدینے ہجرت فرمائی تو حضرت علیؓ کو مکے میں چھوڑا تاکہ لوگوں کی امانتیں انہیں واپس لوٹا دیں۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت آنحضرت ﷺ کے پاس لوگوں کی امانتیں تھیں۔ مسلمانوں کی امانتیں نہیں بلکہ کفار اور ان لوگوں کی امانتیں تھی جو آپؐ سے دشمنی رکھتے تھے۔

پیغمبر اسلام کی بردباری

آپ ﷺ کے اندر تحمل اور بردباری اتنی زیادہ تھی کہ جن باتوں کو سن کے دوسرے پریشان ہو جاتے تھے، ان باتوں سے آپ ﷺ کے اندر اضطراب پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ایک بار ابو جہل سے آپ کی گفتگو ہوئی اور ابو جہل نے آپ کی بڑی توہین کی مگر آنحضرت ﷺ نے بردباری سے کام لیا اور خاموشی اختیار کی۔ کسی نے جا کر جناب حمزہ کو اطلاع دے دی کہ ابو جہل نے آپ کے بھتیجے کے ساتھ ایسا سلوک کیا۔ جناب حمزہؓ بیتاب ہو گئے۔ آپ گئے اور کمان سے ابو جہل کے سر پر اتنا زور سے مارا کہ خون نکلنے لگا اور پھر اسی واقعے کے بعد اپنے اسلام کا اعلان کیا۔ ہمیں چاہئے کہ ہمیشہ لوگوں کو اچھے اخلاق کی دعوت دیں یعنی عفو ودرگذر، چشم پوشی، مہربانی ایک دوسرے سے محبت، کاموں میں پائیداری، صبر، حلم، غصہ پر قابو پانے، خیانت نہ کرنے، چوری نہ کرنے، بد کلامی نہ کرنے، کسی کا برانہ چاہنے اور دل میں کینہ نہ رکھنے وغیرہ کی نصیحت وتلقین کریں۔ لوگوں کو ان باتوں کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے۔ کوئی ایسا زمانہ فرض نہیں کیا جا سکتا جب ان اچھی باتوں کی ضرورت نہ رہے۔ اگر معاشرے میں یہ اقدار نہ ہوں تو ترقی کی اوج پر ہونے کے باوجود معاشرہ برا اور ناقابل قبول ہوگا۔ زمانہ جاہلیت میں مکہ والوں کے درمیان بہت سے معاہدے تھے انہیں میں ایک معاہدہ "معاہدہ حلف الفضول" کے نام سے بھی تھا جس میں پیغمبر اکرم ﷺ بھی شریک تھے۔

رسول اسلام کی راست بازی

رسول اسلام ﷺ راست باز تھے۔ زمانہ جاہلیت میں، آپ تجارت کرتے تھے، شام اور یمن جاتے تھے۔ تجارتی کاروانوں میں شامل ہوتے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں آپ کے تجارتی حلیفوں میں سے ایک بعد میں کہتا تھا کہ "آپ بہترین حلیف تھے، نہ ضد کرتے تھے، نہ بحث کرتے تے، نہ اپنا بوجھ حلیف کے کندھوں پر ڈالتے تھے، نہ خریدار کے ساتھ بدسلوکی کرتے تھے، نہ مہنگا بیچتے تھے نہ جھوٹ بولتے تھے، راست باز تھے۔" یہ آنحضرت کی راست بازی ہی تھی کہ جس نے حضرت خدیجہؓ کو آپ کا شیدائی بنایا۔ خود حضرت خدیجہؓ مکہ کی خاتون اول (ملکۂ عرب) اور حسب ونسب اور دولت وثروت کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز شخصیت تھیں۔

پیغمبر اسلام کی عوام دوستی

آں حضرت ﷺ ہمیشہ لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرتے تھے۔ لوگوں کے درمیان ہمیشہ بشاش رہتے تھے۔ جب تنہا ہوتے تھے تو آپ کا حزن وملال ظاہر ہوتا تھا۔ آپ اپنے حزن وملال کو لوگوں کے سامنے اپنے روئے انور پر ظاہر نہیں ہونے دیتے تھے۔ ہمیشہ چہرے پر شادابی رہتی تھی۔ سب کو سلام کرتے تھے۔ اگر کوئی آپ کو تکلیف پہنچاتا تھا تو چہرے پر آزردہ خاطر ہونے کے آثار ظاہر ہوتے تھے لیکن زبان پر حرف شکوہ نہیں آتا تھا۔ آپ اس بات کی اجازت نہیں دیتے تھے کہ آپ کے سامنے کسی کو گالیاں دی جائیں اور برا بھلا کہا جائے۔ بچوں

سے محبت کرتے تھے، کمزوروں سے بہت اچھا سلوک کرتے تھے، آپ نے اصحاب کے ساتھ ہنسی مذاق فرماتے تھے اور ان کے ساتھ گھوڑ سواری کے مقابلے میں حصہ لیتے تھے۔

پیغمبر اسلام کا کھانا اور لباس

بستر چٹائی کا تھا، تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کے پتے بھرے ہوئے تھے۔ آپ کا کھانا زیادہ تر جو کی روٹی اور کھجور ہوتی تھی۔ لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے کبھی تین دن تک مسلسل گیہوں کی روٹی یا رنگا رنگ کھانے نوش نہیں فرمائے۔ ام المومنین حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ بعض اوقات ایک مہینے تک ہمارے باورچی خانے سے دھواں نہیں اٹھتا تھا۔ (یعنی چولھا نہیں جلتا تھا) آپ کی سواری بغیر زین اور پالان کے ہوتی تھی۔ جس زمانے میں لوگ قیمتی گھوڑوں پر (بہترین) زین اور پالان کے ساتھ بیٹھتے تھے اور اس پر فخر کرتے تھے، آنحضرت ﷺ اکثر جگہوں پر گدھے پر بیٹھ کے جاتے تھے۔ انکساری سے کام لیتے تھے۔ نعلین مبارک خود سیتے تھے۔ آپ کے دیگر عادات واطوار میں ایک چیز یہ بھی تھی کہ آپ عہد کی پابندی کرتے تھے۔ کبھی عہد شکنی نہیں کی۔ قریش اور یہودیوں نے آپ کے عہد شکنی کی مگر آپ نے کبھی نہیں کی۔

امت مسلمہ کی اخلاقی انحطاط

امت مسلمہ کے اخلاقی انحطاط کی سب سے اہم وجہ اور بنیاد دین اور دین داری کا غلط تصور ہے جو عام لوگوں کے ذہنوں میں گہرائی کے ساتھ پیوست ہے۔ اسلام چار اہم چیزوں عقائد، عبادت، اخلاق اور قانون پر مرکب ہے۔ اسلام کا پورا ڈھانچہ ان چاروں سے مل کر مکمل ہوتا ہے، لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی ادبیات میں جس طرح عقیدے، عبادات اور فقہ وقانون کو مرکز توجہ بنایا گیا، اس طرح اخلاق پر توجہ نہیں دی گئی۔ حضرت عائشہؓ نے رسول اللہ کے اخلاق کو سراپا سے تعبیر کیا ہے (کان خلقہ القرآن، مسلم کتاب المسافرین) اسے اچھی طرح سمجھا جاسکتا ہے کہ قرآن کا اخلاق کے ساتھ کیا رشتہ ہے؟ رسول اللہ ﷺ کی حیثیت معلم اخلاق کی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں اخلاق کی تکمیل لئے خدا کی طرف سے دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ (موطا: باب ماجاء فی حسن الخلق) اس سے اسلامی فکر میں اخلاق کی جو اہمیت سمجھ میں آتی ہے اس بنا پر کہا جاسکتا ہے کہ قرآن کتاب الاخلاق پہلے ہے اور کتاب القانون بعد میں ہے۔ یہ اس لئے کہ بھی قانون خود قرآن کے مطابق (المائدہ:۴۸) امتوں کے اختلاف سے مختلف اور متعدد ہوتا رہتا ہے لیکن اخلاق میں کوئی تبدیلی نہیں آتی، کیونکہ وہ دین کے بنیادی تصور اور اس کے فریم ورک میں شامل ہوتا ہے۔ بحث کا اصل پہلو یہ نہیں ہے کہ عبادت اور اخلاق میں کس کو کس پر فوقیت حاصل ہے، بلکہ بحث کا اصل پہلو یہ ہے کہ ہمارے علمی وسماجی حلقوں میں نظری وعملی سطح پر عبادت کو جو اہمیت حاصل ہوئی، کیا اس کے مقابلے میں اخلاق کو ضروری اہمیت دی جاسکتی ہے۔ اس کا جواب یقیناً نفی میں ہے۔ یہ رویہ قرآن کی اس آیت کے سراسر خلاف ہے کہ: "اے ایمان والو! اسلام میں پورے کے پورے داخل ہوجاؤ (البقرہ:۲۰۸)

اسلام کا سرچشمہ قوت

یہ اصول زندگی میں اپنانے کی ضرورت ہے کہ اگر اخلاق نہیں تو اسلام نہیں، یہی وہ دولت ہے جس کے بل بوتے اسلام نے کم عرصے میں ہی دنیا میں فتح کا پرچم لہرایا اور جوق درجوق لوگ اسلام میں داخل ہوتے گئے جس کا سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ اخلاق ہی وہ چیز ہے جس سے بڑے سے بڑے ظالم اور دشمن کو شکست دی جاسکتی ہے اخلاقی قوت کی بدولت ہی راجہ سے پرجا تک اسلام کو اپنانے پر مجبور ہوگئے اور اچانک ان کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہوگیا۔ آج دنیا کو ایک بار پھر اخلاقی قوت کی ضرورت ہے۔ بہرحال اسلام کے انفرادی اور اجتماعی اخلاق کے حوالے سے ہمیں اپنی صورت حال کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے کہ کمی کہاں ہے اور اصلاح کی کہاں ضرورت ہے اس کے بغیر ہم مسلمانوں کے حق میں ہونے والی ناانصافیوں کے خلاف موثر طور پر آواز بلند نہیں کرسکتے۔

☆ حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں، جب لاغر کے بعد حاکم موٹا ہوجائے تو جان لو کہ وہ رعیت اور اپنے رب کی خیانت کرتا ہے۔

☆ علم پڑھنا اور اس کا پڑھانا بے فائدہ ہے جب تک کہ اطاعت وخوف بھی ساتھ ساتھ نہ ہو۔

انسان کا ہمزاد

ہر انسان کے ساتھ ایک ہمزاد شیطان ہوتا ہے جو اسے کبھی نہیں چھوڑتا جیسا کہ مسلم میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے وہ کہتی ہیں: ایک رات نبی ﷺ کے میرے پاس سے نکلے، مجھے غیرت آئی، اور میں بھی پیچھے نکل گئی، آپ واپس ہوئے اور میری (سانس پھولنے کی) کیفیت دیکھی تو فرمایا: کیا تم کو غیرت آگئی تھی؟ میں نے کہا: بھلا، مجھ جیسا آپ جیسے پر کیوں نہ غیرت کرے گا؟ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس تمہارا شیطان آگیا تھا؟ میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا میرے ساتھ شیطان ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! میں نے کہا: آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: ہاں! لیکن میرے رب نے اس کے مقابلہ میں میری مدد کی۔ وہ میرا تابع ہوگیا ہے۔

امام مسلم اور امام احمد نے عبداللہ سے روایت کیا وہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''تم میں سے ہر شخص کے ساتھ ایک ہمزاد جن مقرر کردیا گیا ہے اور ایک ہمزاد فرشتہ بھی، لوگوں نے کہا اے اللہ کے رسول ﷺ آپ کے ساتھ بھی؟ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ بھی لیکن اللہ نے اس کے مقابلہ میں میرے مدد کی وہ میرا تابع ہوگیا ہے اب سوائے خیر کے وہ مجھے کسی چیز کا حکم نہیں دیتا۔''

قرآن کریم میں ہے: وَمَنْ يَعْشُ عَنْ ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا فَهُوَ لَهُ قَرِيْنٌ ۝ (الزخرف: ۳۶)

''جو شخص رحمٰن کے ذکر سے تغافل برتتا ہے ہم اس پر ایک شیطان مسلط کردیتے ہیں اور وہ اس کا رفیق بن جاتا ہے۔''

جیسا کہ دوسری جگہ فرمایا: وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ .() حٰمٓ السجدہ: ۲۵)

''ہم نے ان پر ایسے ساتھی مسلط کردیئے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔

انسانی فوج

شیطان انسان کا دشمن نمبر ایک ہے جو اسے تباہ کرنے کی فکر میں ہے اس کے باوجود انسانوں کی اکثریت نے اسے دوست بنا رکھا ہے، لوگ اسی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس کے افکار و نظریات سے خوش ہیں۔ عقل مند انسان کے لئے یہ کتنی بری بات ہے کہ وہ اپنے دشمن کو دوست سمجھ بیٹھے:

اَفَتَتَّخِذُوْنَهٗ وَذُرِّيَّتَهٗ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِيْ وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظّٰلِمِيْنَ بَدَلًا. الکھف: ۵۰)

''کیا تم مجھے چھوڑ کر اس کو اور اس کی ذریت کو اپنا دوست بناتے ہو حالانکہ وہ تمہارا دشمن ہیں۔''

شیطان کو دوست بنا کر سرتا پا خسارے میں ہیں:

وَمَنْ يَّتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُّبِيْنًا (النساء: ۱۱۹)

''جس نے اللہ کے بجائے شیطان کو اپنا ولی بنا لیا وہ صریح نقصان میں پڑگیا۔''

یہ لوگ نقصان اور خسارے میں اس لئے ہیں کہ شیطان ان کے کے نفس کے اچھے رجحانات کو دبا کر اس میں بگاڑ پیدا کردے گا اور انہیں ہدایت کی نعمت سے محروم کر کے بے راہ روی اور ظن و تخمین کے کھڈے میں دھکیل دے گا۔

(وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اَوْلِيَآؤُهُمُ الطَّاغُوْتُ يُخْرِجُوْنَهُمْ مِنَ النُّوْرِ اِلَى الظُّلُمَاتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ)(البقرہ: ۲۵۷)

''اور جو لوگ کفر کی راہ اختیار کرتے ہیں ان کے حامی اور مددگار طاغوت ہیں اور وہ انہیں روشنی سے تاریکیوں کی طرف کھینچ لے جاتے ہیں جہاں یہ ہمیشہ رہیں گے۔''

اِنَّمَا يَدْعُوْ حِزْبَهٗ لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحَابِ السَّعِيْرِ .(فاطر: ٦)

''وہ (شیطان) اپنے پیروؤں کو اپنی راہ پر اس لئے بلا رہا ہے کہ وہ

دوزخیوں میں شامل ہوجائیں۔"

غرض شیطان نے اپنے ان دوستوں کو اپنے منصوبوں اور اغراض ومقاصد کی تکمیل کے لئے آلہ کار بنا رکھا ہے۔

شیطان کا اپنے دوستوں کے ساتھ فریب

بہت سے لوگ شیطان سے دوستی کرتے ہیں لیکن شیطان ان کے ساتھ مکروفریب کر کے انہیں ایسی جگہ پہنچا دیتا ہے جہاں ان کی تباہی وبربادی ہوتی ہے پھر وہ انہیں بے سہارا چھوڑ کر الگ ہوجاتا ہے اور کھڑے ہوکر تماشا دیکھتا اور ان پر قہقے لگاتا ہے۔

چنانچہ شیطان لوگوں کو قتل، چوری اور حرام کاری کی ترغیب دیتا ہے اور وہی انہیں پکڑوا کر سر بازار ذلیل ورسوا بھی کردیتا ہے۔ جیسا کہ اس نے جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ کیا کہ سراقہ بن مالک کی شکل میں ان کے پاس آیا اور ان سے مدد وغلبہ کا وعدہ کر کے کہنے لگا۔

وَقَالَ لَا غَالِبَ لَكُمُ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَإِنِّي جَارٌ لَّكُمْ.
(الانفال: ۴۸)

"اس نے کہا آج تم پر کوئی غالب نہیں آسکتا اور یہ کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔"

لیکن جب اس دشمن خدا نے دیکھا کہ فرشتے مومنوں کی مدد کے لئے اترے ہیں تو مشرکوں کو چھوڑ کر دم دبا کر بھاگ گیا، اسی کے بارے میں حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

دَلَّاهُمْ بِغُرُورٍ ثُمَّ أَسْلَمَهُمْ
إِنَّ الْخَبِيثَ لِمَنْ وَالَاهُ غَرَّارُ

شیطان نے انہیں دھوکہ دے کر بے سہارا چھوڑ دیا، اس خبیث سے جو بھی دوستی کرے گا دھوکہ کھائے گا۔

اسی طرح اس نے عورت اور اس کے بچہ کو قتل کرنے والے راہب کے ساتھ کیا تھا کہ پہلے اسے زنا کاری کی ترغیب دی پھر جب عورت حاملہ ہوئی اور اسے بچہ ہوا تو شیطان نے راہب کو پٹی پڑھائی کہ وہ عورت اور بچہ کو قتل کردے پھر عورت کے گھر والوں کو اس راہب کا کچا چٹھا بتا دیا اور ان کے سامنے اس کا بھانڈا پھوڑ دیا۔ پھر راہب سے کہا کہ اگر نجات حاصل کرنا ہو تو اسے سجدہ کرے جب راہب نے شیطان کا سجدہ کیا تو شیطان اس کو چھوڑ کر رفو چکر ہوگیا۔ اس واقعہ کی تفصیل اگلے صفحات میں آئے گی۔

قیامت کے دن جب شیطان اور اس کے حالی موالی جہنم میں جاچکے ہوں گے، شیطان ان سے کہے گا: (إِنِّي كَفَرْتُ بِمَا أَشْرَكْتُمُونِ مِن قَبْلُ) (ابراہیم: ۲۲)

"اس سے پہلے جو تم نے مجھے خدائی میں شریک بنا رکھا تھا میں اس سے بری الذمہ ہوں۔"

یہاں بھی اس نے لوگوں کو تباہی کے گھاٹ پر پہنچایا اور ان سے بری ہوگیا۔ آئندہ صفحات میں اس شخص کا بھی قصہ آئے گا جو روحانی عالم ہونے کا دعویدار تھا، جب اس کی شہرت کا طوطی بولنے لگا تو اچانک اس کے مشیر کا شیاطین اس سے الگ ہوگئے اور وہ حیرت وتعجب کا پیکر بن گیا، اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ اب کیا کرے۔

شیطان کے غلام۔ مومنوں کے دشمن

لوگوں کے دو قسمیں ہیں: رحمٰن کے دوست، شیطان کے دوست۔ شیطان کے دوستوں میں تمام منکرین حق شامل ہیں خواہ وہ کسی بھی مذہب وملت سے تعلق رکھتے ہوں:

(إِنَّا جَعَلْنَا الشَّيَاطِينَ أَوْلِيَاءَ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ)
(الاعراف: ۲۷)

شیاطین کو ہم نے ان لوگوں کا سرپرست بنا دیا ہے جو ایمان نہیں لاتے۔"

شیطان ان لوگوں کو بیگار کے طور پر استعمال کرتا ہے تاکہ وہ شکوک وشبہات کے ذریعہ مومنوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کریں۔

(وَإِنَّ الشَّيَاطِينَ لَيُوحُونَ إِلَىٰ أَوْلِيَائِهِمْ لِيُجَادِلُوكُمْ وَإِنْ أَطَعْتُمُوهُمْ إِنَّكُمْ لَمُشْرِكُونَ) (الانعام: ۱۲۱)

"شیاطین اپنے ساتھیوں کے دلوں میں شکوک واعتراضات القا کرتے ہیں تاکہ وہ تم سے جھگڑا کریں۔ لیکن اگر تم نے ان کی اطاعت قبول کرلی تو یقیناً تم مشرک ہو۔"

مستشرقین، اہل صلیب، یہود اور ملحدین آئے دن جو شکوک واعتراضات پیش کرتے ہیں وہ اسی قبیل سے ہیں۔

شیاطین اپنے دوستوں کو اس بات پر بھی آمادہ کرتا ہے کہ وہ مومنوں کو ذہنی طور پر پریشان کریں۔

(اِنَّمَا النَّجْوٰی مِنَ الشَّیْطَانِ لِیَحْزُنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا و) (المجادلہ:۱۰)

کانا پھوسی تو ایک شیطانی کام ہے اور وہ اس لئے کی جاتی ہے کہ ایمان لانے والے لوگ اس سے رنجیدہ ہوں۔''

چنانچہ جب بھی مشرکین کے قریب مسلمان کھڑے رہتے شیطان مشرکوں کو آپس میں کانا پھوسی کرنے پر آمادہ کرتا ہے تاکہ مسلمان شخص یہ سمجھے کہ وہ لوگ اس کے ہی خلاف سازش و مشورہ کررہے ہیں۔

بلکہ شیطان اپنے ساتھیوں کو مسلمانوں کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنے تک پر آمادہ و مجبور کرتا ہے۔

(اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ الطَّاغُوْتِ فَقَاتِلُوْا اَوْلِیَآءَ الشَّیْطَانِ اِنَّ کَیْدَ الشَّیْطَانِ کَانَ ضَعِیْفًا)(النساء:۷۶)

''ایمان والے اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور کافر طاغوت کی راہ میں، پس شیطان کے ساتھیوں سے لڑو اور یقین جانو کہ شیطان کی چالیں نہایت کمزور ہیں۔

﴿اِنَّمَا ذٰلِکُمُ الشَّیْطَانُ یُخَوِّفُ اَوْلِیَآئَهٗ فَلَا تَخَافُوْهُمْ وَخَافُوْنِ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ﴾(آل عمران:۱۷۵)

''(اب تمہیں معلوم ہوگیا کہ) وہ دراصل شیطان تھا جو اپنے دوستوں سے خواہ مخواہ ڈرا رہا تھا، آئندہ تم انسانوں سے نہ ڈرنا، مجھ سے ڈرنا، اگر تم حقیقت میں صاحب ایمان ہو۔''

شیطان کی دوستوں کی جمعیت بہت بڑی ہے۔

﴿وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ﴾(سبا:۲۰)

''ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اسی کی پیروی کی۔ بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا۔''

انسان کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان کے ہتھکنڈے

شیطان انسان کے پاس آکر یہ نہیں کہتا کہ ان اچھے کاموں کو چھوڑ دو اور یہ برے کام کرو تاکہ دنیا و آخرت دونوں جگہ تم برباد ہوجاؤ، اگر وہ ایسا کرے تو کوئی بھی اس کی بات نہ مانے۔ اس کے بجائے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے دوسرے بہت سے ہتھکنڈے استعمال کرتا ہے۔

ا- باطل کی تزائین

لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے شیطان اسی ہتھکنڈے کو استعمال کرتا رہا ہے اور آئندہ کرتا رہے گا، وہ باطل کو حق اور حق کو باطل کی شکل میں پیش کرتا ہے اور انسان کی نگاہ میں باطل کو اتنا حسین اور حق کو اس قدر بدنما دکھاتا ہے کہ وہ منکر کے ارتکاب اور حق سے اعراض کرنے پر مجبور ہوجائے جیسا کہ ابلیس ملعون نے رب العزت سے کہا تھا:

﴿رَبِّ بِمَآ اَغْوَیْتَنِیْ لَاُزَیِّنَنَّ لَهُمْ فِی الْاَرْضِ وَلَاُغْوِیَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِیْنَ﴾(الحجر:۳۹-۴۰)

وہ بولا میرے رب جیسا تو نے مجھے بہکایا اسی طرح اب میں زمین میں ان کے لئے دل فریبیاں پیدا کرکے ان سب کو بہکادوں گا، سوائے تیرے ان بندوں کے جنہیں تو نے ان میں سے خالص کرلیا ہو۔

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: شیطان کی ایک فریب کاری یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو مکروفریب میں مبتلا کرنے کے لئے ہمیشہ اتنی خوشنما بناکر پیش کرتا ہے کہ وہ سب سے زیادہ مفید معلوم ہونے لگتی ہے اور جو چیز سب سے زیادہ نفع بخش ہو اسے اتنی بدنما دکھاتا ہے کہ وہ نقصان دہ معلوم ہوتی ہے۔ اللہ اللہ شیطان نے اس فسوں کاری سے کتنے انسانوں کو بہکایا۔ دل و ایمان کے درمیان اس سے کتنے دیواریں کھڑی کیں! باطل کو رنگ وروغن کرکے کتنی حسین شکل میں نمایاں کیا، اور حق کو مسخ کرکے اس کی کتنی بھدی صورت دکھائی۔ اسکے پرکھنے والوں کی نگاہوں میں کتنے کھوٹے سکے کھرے بتائے! اہل بصیرت تک کو کتنے مکروفریب دیئے! وہی تو ہے جس نے لوگوں کے دل ودماغ پر جادو کرکے انہیں مختلف مذاہب اور بے شمار راہوں پر ڈال دیا، انہیں گمراہی کا ہر راستہ دکھایا یا تباہی کے ہر کھڈ میں گرایا، بتوں کی پرستش، رشتے داروں سے ترک تعلق، ماں بہنوں سے شادی اور لڑکیوں کو زندہ دفن کردینے کو اچھا بتایا، کفروفسق اور عصیان و نافرمانی کے باوجود اس نے لوگوں سے جنت کا وعدہ کیا اور ان کے لئے تعظیم کی عظیم شکل میں شرک کا چور دروازہ کھول دیا۔ اللہ تعالیٰ کی صفات عول و تکلم کو تنزیہ کا نام دیا، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے فریضہ کے چھوڑنے کو لوگوں کے ساتھ یاری و خوش اخلاقی بتایا اور اللہ کے اس قول 'عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ' (تم اپنی فکر کرو، مائدہ:۱۰۵) پر عمل درآمد اور رسول کی سنت سے اعراض

کو تقلید کے سانچے میں پیش کیا۔ (اغاثۃ اللفان ۱؍۱۳۰)

آدم علیہ السلام کو بہکانے کے لئے ابلیس نے اسی ہتھکنڈے کو استعمال کیا تھا، جس درخت کو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے حرام کر دیا تھا شیطان نے اس کا پھل کھانے کو اچھا بتایا اور آدم سے باصرار کہنے لگا یہ شجرۂ خلد ہے اس کا پھل کھالو تو ہمیشہ ہمیشہ جنت میں رہو گے یا فرشتہ بن جاؤ گے، آدم علیہ السلام نے اس کی بات مان لی انجام کار انہیں جنت سے نکلنا پڑا۔

آج شیطان نوازوں کو دیکھئے وہ لوگوں کو گمراہ کرنے کے لئے کس طرح اس ہتھکنڈے کو استعمال کر رہے ہیں۔ کیمونزم اور سوشلزم کو دیکھو لوگ کہتے ہیں کہ انہی نظریات کے ذریعہ انسانیت کو حیرانی و پریشانی، تباہی و بھکمری سے نجات مل سکتی ہے۔ پھر ان تحریکوں کو دیکھو جو عورت کو آزادی کے نام پر ''خاتون خانہ'' کی بجائے ''سبھا کی پری'' بنانے پر تلی ہوئی ہیں اور آرٹ کے نام پر ان بیہودہ ڈراموں کو اسٹیج کرنے کی روادار و علمبردار ہیں، جن میں عزت و ناموس کو پیروں تلے روندا جاتا اور اخلاقی اقدار کی دھجیاں اڑائی جاتی ہیں۔

ان افکار پر بھی نظر ڈالو جو افزائش اور وافر نفع کے نام پر زیادہ سے زیادہ نفع حاصل کرنے کے لے سودی بینکوں میں روپے جمع کروانے کے پروپیکنڈے میں مصروف ہیں۔ ان نظریات پر بھی غور کرو جن کے یہاں مذہب پر عمل درآمد قدامت پسندی، دقیانوسیت اور ملائیت ہے اور مبلغین اسلام مشرقی و مغربی ملکوں کے بجٹ۔

یہ سب شیطاطین کے اسی ہتھکنڈے کا تسلسل ہے جس کے ذریعہ اس نے بہت پہلے آدم کو بہکایا تھا یعنی باطل کو دیدہ زیب و دل فریب بنانا اور حق کے چہرے پر کالک لگا کر لوگوں کو اس سے متنفر کرنا۔

﴿تَاللّٰهِ لَقَدْ اَرْسَلْنَا اِلٰى اُمَمٍ مِنْ قَبْلِكَ فَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطَانُ اَعْمَالَهُمْ﴾ (النحل:۶۳)

''خدا کی قسم! اے نبی، تم سے پہلے بھی بہت سی قوموں میں ہم نے رسول بھیج چکے ہیں (اور پہلے بھی یہی ہوتا رہا ہے کہ) شیطان نے ان کے برے کرتوت انہیں خوشنما بنا کر دکھائے۔''

یہ بڑا ہی خطرناک حربہ ہے اس لئے کہ اگر انسان کے سامنے کوئی غلط چیز مزین کر کے پیش کر دی جائے اور وہ اسے صحیح سمجھ بیٹھے تو جس چیز کو اس نے صحیح سمجھا ہے اس کے حصول کے لئے وہ پوری قوت سے کھڑا ہو جاتا ہے خواہ اسے اس کی راہ میں اپنی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے۔

﴿قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا ○ اَلَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا○﴾ (الکهف:۱۰۳-۱۰۴)

''اے نبی ﷺ! ان سے کہو، کیا ہم تمہیں بتائیں کہ اپنے اعمال میں سب سے زیادہ ناکام و نامراد لوگ کون ہیں؟ وہ کہ دنیا کی زندگی میں جن کی ساری سعی وجہد راہ راست سے بھٹکی رہی اور وہ سمجھتے رہے کہ وہ سب کچھ ٹھیک کر رہے ہیں۔

﴿وَاِنَّهُمْ لَيَصُدُّوْنَهُمْ عَنِ السَّبِيْلِ وَيَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (الزخرف:۳۷)

''ایسے لوگ راہ راست سے روکتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی جگہ ہدایت پر ہیں۔''

یہی وجہ ہے یہ اہل کفر دنیا کو ترجیح دیتے اور آخرت سے تغافل برتتے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

﴿وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوْا لَهُمْ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ﴾ (حم السجدۃ:۲۵)

''ہم نے ان پر ایسے ساتھ مسلط کر دیئے تھے جو انہیں آگے اور پیچھے ہر چیز خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔''

آیت میں ''ساتھی'' سے مراد شیاطین ہیں، انہوں نے لوگوں کے آگے اور پیچھے ہر چیز کو خوشنما بنا کر دکھاتے تھے۔''

آیت میں ساتھی سے مراد شیاطین ہیں، انہوں نے لوگوں کے آگے یعنی دنیوی زندگی کو اتنی خوشنما بنا کر پیش کیا کہ وہ اس پر لٹو ہو گئے اور انہیں آخرت کی تکذیب پر آمادہ کیا اور ایسے حسین انداز میں کیا کہ وہ لوگ حساب کتاب، جنت، جہنم ہر چیز کا انکار کر بیٹھے۔

کالے دھندے گورے نام

شیطان کا انسان کو دھوکہ دینے اور باطل کو مزین کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جن حرام چیزوں میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہے وہ ان کا خوبصورت سا نام رکھ دیتا ہے تاکہ انسان مغالطہ میں پڑ جائے اور

حقیقت چھپی رہے۔ جیسا کہ اس نے شجرۂ ممنوعہ کا نام شجرۂ خلد رکھا تھا تاکہ آدم علیہ السلام کے لئے اس کو خوشنما بنا کر پیش کرے۔

﴿قَالَ يَا اٰدَمُ هَلْ اَدُلُّكَ عَلٰى شَجَرَةِ الْخُلْدِ وَمُلْكٍ لَّا يَبْلٰى﴾ (طٰہٰ: ۱۲۰)

شیطان نے کہا ''آدم بتاؤں تمہیں وہ درخت جس سے ابدی زندگی اور لازوال سلطنت حاصل ہوتی ہے؟''

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ شیطان ہی سے اس کے گرگوں کو یہ ہنر وراثت میں ملا کہ وہ حرام چیزوں کا ایسا نام رکھتے ہیں جس نام کی چیز کو انسان کا دل پسند کرتا ہے جیسا شراب کو ''اصل مزہ'' جوئے کو ''آرام کی روٹی'' سود کو ''لین دین'' اور ظالمانہ ٹیکس کو ''شاہی حقوق'' کا نام دے دیا گیا ہے؟

آج سود کو ''انٹرسٹ'' اور رقص و سرور، گانوں وڈراموں اور تصویروں ومجسموں کو ''آرٹ'' بتایا جارہا ہے۔

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

۲۔ افراط وتفریط

اس سلسلہ میں علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ: ''اللہ تعالیٰ جب کوئی حکم صادر کرتا ہے تو اس کے بارے میں شیطان کی دو خواہشیں ہوتی ہیں یا تو اس میں کمی وکوتاہی کی جائے یا زیادتی وغلو، اس کی بلا سے بندہ دونوں میں سے کوئی بھی غلطی کرے۔ شیطان انسان کے دل کے پاس آتا اور اسے سونگھتا ہے اگر اس میں پست ہمیت، تن آسانی اور سہل پسندی کی صفت ہوتی ہے تو وہ در دروازہ سے انسان پر حملہ کرتا ہے چنانچہ اسی حوصلہ شکنی کر کے فرائض کی انجام دہی سے روک دیتا ہے۔ اس پر تن آسانی اور آرام طلبی مسلط کر دیتا ہے اور اس کے لئے تاویل وتوجیہ کا دروازہ کھول دیتا ہے۔ پھر وہ وقت بھی آتا ہے جب انسان تمام احکام سے کلی طور پر آزاد ہو جاتا ہے۔

اگر انسان کے دل میں حقیقت پسندی، احتیاط اور جوش وولولہ ہوتا ہے اور شیطان کو اس پر اس دروازہ سے حملہ کرنے کی توقع نہیں رہتی تو وہ اسے ضرورت سے زیادہ اجتہاد کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ اس سے کہتا ہے تمہارے لئے اتنا کافی نہیں تم تو اس سے زیادہ کر سکتے ہو، تمہیں دوسروں سے زیادہ عمل کرنا چاہئے اگر وہ سوتے ہیں تو تمہیں سونا نہیں چاہئے، وہ افطار کرتے ہیں تو تمہیں افطار نہیں کرنا چاہئے، اگر کوئی اپنا ہاتھ اور چہرہ تین تین مرتبہ دھوئے تو تمہیں سات سات مرتبہ دھونا چاہئے۔ وہ نماز کے لئے وضو کرے تو تمہیں غسل کرنا چاہئے اور اسی طرح کے دوسرے کاموں میں افراط وناجائز زیادتی کی ترغیب دیتا ہے، غرض یہ کہ اسے غلو، انتہا پسندی اور صراط مستقیم سے دور رکھنا ہے پہلی صورت میں انسان صراط مستقیم تک نہیں پہنچ پاتا اور دوسری صورت میں آگے نکل جاتا ہے۔ اکثر لوگ اس فتنہ کا شکار ہوئے اس سے نجات کی صورت صرف اور صرف گہرے علم، مضبوط ایمان، شیطان کی مخالفت کی طاقت اور اعتدال کی راہ اپنانے میں ہے۔ واللہ المستعان۔ (الوابل الصیب ص ۱۹)

اقوال

☆ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کیا تم نہیں دیکھتے کہ اہل دنیا کی صبح وشام مختلف حالتیں بدلتی رہتی ہے ہیں۔ کوئی تو مرتا ہے اور اس پر لوگ روتے ہیں، کوئی زندہ ہے اس کی عیادت ہو رہی ہے۔ کوئی مبتلائے مصیبت ہے، کوئی بیمار پرسی کر رہا ہے۔ کوئی جان دے رہا ہے، کوئی دنیا کا طلب گار ہے اور موت اسے ڈھونڈ رہی ہے۔ کوئی غافل نادان غفلت میں پڑا ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ اس کے حساب لینے والا غافل نہیں ہے اور پچھلے لوگ پہلوں کے کھوج پر جارہے ہیں۔

☆ دنیا میں ہر ایک شخص امید فردا کے دل خوش کن تصورات میں مگن رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کل کا دن بہت جلد آئے تاکہ اس کے حق میں کوئی زیادہ بہتری کی صورت ظہور پذیر ہو۔ وقت گذرنے اور عمر کم ہونے کا اسے مطلق خیال نہیں ہے۔

☆ دنیا میں چھوٹے گناہ کو بھی بہت بڑا گناہ خیال کر، گندم کے ایک دانے نے آدمؑ کو فردوس سے باہر نکال دیا۔

☆ دنیا کے باغ میں ایک پتا بلکہ کانٹا بھی بیکار نہیں ہے۔ بڑے سے بڑا آدمی بھی کسی نہ کسی غرض کے لئے بنایا گیا ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ یہ راز تمہاری سمجھ میں نہ آئے۔

☆ دنیا میں انسان اپنی کفران نعمت کے باعث شکر منعم سے غافل ہے ورنہ ہر مرغ ایک ایک دانہ کے لئے زمین پر سر جھکاتا ہے۔

مقصدی طنز و مزاح

اذانِ بت کدہ

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

ہمارے ملک میں سیاسی افطار پارٹیاں بھی اپنا ایک مقام رکھتی ہیں، یہ ان فرقہ پرستوں کی طرف سے بھی ہوا کرتی ہیں جو فرقہ پرستی کے حمام میں سر سے پاؤں تک ننگے نظر آتے ہیں اور جنہیں نہ اذان اچھی لگتی ہے اور نہ نماز روزہ لیکن ازارہ سیاست یہ فرقہ پرست لوگ بھی نابالغ قسم کے مسلمانوں کو رجھانے کے لئے افطار پارٹیوں کا اہتمام کرتے ہیں۔

ان پارٹیوں میں ہندو بھائیوں کے علاوہ وہ تمام مسلمان بہ نفس نفیس شریک ہوتے ہیں جو خواب میں بھی روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کرتے۔

حسب روایت اس سال بھی ہمارے دیوبند شریف میں ایک افطار پارٹی کا اہتمام کیا گیا، یہ ان مسلمانوں کی طرف سے طے کی گئی جو نہ شکل سے مسلمان لگتے ہیں اور نہ عمل سے، اس پارٹی میں سیاسی رواداریوں کا لحاظ رکھتے ہوئے ان فرقہ پرستوں کو بھی مدعو کیا گیا جو اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت اور اذان و نماز کے خلاف ہائے ہائے کرنے ہی کو اپنا مشن سمجھتے ہیں اور جن کی زبان پر نفرت آمیز جملوں کے سوا کبھی کچھ نظر نہیں آتا، یہ لوگ بھی دھوتیاں پہن پہن کر افطار پارٹی میں دندناتے ہوئے دکھائی دیئے۔

اس سال صوفی شہتوت نے اپنے نواسے چلغوزے میاں کا پہلا روزہ رکھوایا اور شہرت حاصل کرنے کے لئے کچھ مسلم نیتاؤں کی مدد حاصل کر کے ایک سیاسی افطار پارٹی کا منصوبہ بنایا، منصوبہ بناتے وقت وہ مجھ سے بھی ملے اور بزرگانہ انداز میں فرمانے لگے کہ اہل خانہ کا اصرار تھا کہ چلغوزے میاں کے روزہ کی رسم ادا کرتے وقت افطار پارٹی کی جائے اور اس گنگا جمنی تہذیب کا احترام کرتے ہوئے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندو بھائیوں کو بھی بلالیا جائے تاکہ انہیں یہ اندازہ ہو کہ مسلمانوں میں نماز روزے کا کس قدر اہتمام ہے۔

میں نے کہا۔ میں اس طرح کی افطار پارٹیوں کے کل جغرافیہ سے اچھی طرح واقف ہوں۔ اکثر یہ ہوتا ہے کہ افطار پارٹی کرنے والے کا بھی روزہ نہیں ہوتا اور جو لوگ اس تقریب میں ذمہ داریاں نبھاتے ہیں انہوں نے زندگی میں کبھی روزہ نہیں رکھا ہوتا۔ اس طرح کی افطار پارٹیوں میں اکثر و بیشتر وہ لوگ شرکت کرتے ہیں جو رمضان میں روزے رکھنے کی غلطی بھول کر بھی نہیں کرتے، اکادکا لوگ جو بے چارے روزہ سے ہوتے ہیں وہ دھکا پیل کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں بیٹھنے کے لئے صحیح مقام بھی میسر نہیں ہوتا کیوں کہ جن حضرات کا روزہ نہیں ہوتا وہ اچھل کود کر کے ساری کرسیوں پر قبضہ کر لیتے ہیں، اس موقع پر فرقہ پرست بھی نہیں شرماتے کیوں کہ ان کا مقصد بھی کلوواشریواہی ہوتا ہے، کمال کی بات یہ ہے کہ دوران اکل و شرب اسلام کی اور اسلامی روایتوں کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور مسلمانوں کی جہالتوں اور حماقتوں پر فقرے کسے جاتے ہیں لیکن گنگا جمنی تہذیب کا بھرم باقی رکھنے کے لئے یا پھر اپنا سیاسی الو سیدھا کرنے کے لئے ایسی پارٹیوں کو رمضان میں زندہ رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے، مجھے تو اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ جو لوگ اس ملک کو اکھنڈ بھارت بنانا چاہتے ہیں، یعنی ایسا بھارت جہاں ہندو گردی کے سوا کچھ نہ ہو وہ بھی اب افطار پارٹیاں کرنے لگے ہیں اور مسلمانوں کو مزید بے وقوف بنانے کے لئے افطار پارٹی کے جلوے بکھیرنے لگے ہیں۔

صوفی شہتوت بولے۔ ہمیں ان باتوں سے انکار نہیں لیکن کیا کریں زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔

یہی تو افسوس کی بات ہے۔ ”میں نے ٹھنڈا سانس لیتے ہوئے کہا۔“ فضول رسموں اور بے جا تکلفات کی بڑی بڑی عمارتیں کھڑی کرتے وقت صرف دنیادار نہیں بلکہ مولوی اور صوفی حضرات بھی اب یہی فرمارہے ہیں کہ زمانہ کے ساتھ چلنا پڑتا ہے، اب طویل و عریض لباس پہننے والے اور بین الاقوامی قسم کی داڑھیاں رکھنے والے بھی شادیوں میں کھڑے ہو کر کھانا کھارہے ہیں اور کھڑے ہو کر ایک سانس میں پانی پی رہے ہیں اور اس طرح کی حرکتیں شرم و حیا سے بے نیاز ہو کر ہی ہوتی ہیں۔

قطع کلامی کی معافی۔ ''صوفی شہتوت نے میری بات کاٹتے ہوئے کہا۔'' ہماری افطار پارٹی میں کیا آپ تشریف لانے کی زحمت کریں گے۔

میں اس طرح کی افطار پارٹیوں میں نہیں جاتا جن میں صرف دکھاوا ہی دکھاوا ہو۔ خلوص نام کی کوئی چیز موجود ہی نہ ہو، لیکن آپ کی خاطر آپ میرے بچپن کے دوست ہیں، بادل نخواستہ حاضر ہوجاؤں گا، وہ میرا شکریہ ادا کرکے چلتے بنے۔

اور ایک دن افطار پارٹی کی تاریخ آگئی، میں عصر کے بعد اس پنڈال میں پہنچ گیا جہاں افطار پارٹی کی تقریب ہورہی تھی، بڑی بڑی شاندار داڑھی والے پنڈال میں مٹرگشت کررہے تھے۔ صوفی دلدل تو ایسے کپڑے پہن کرآئے تھے جیسے ان کی شادی ہورہی ہو۔

صوفی زلزال نے گہرے نیلے رنگ کی شیروانی پہن رکھی تھی اور وہ اتنے خوش تھے کہ جیسے جنت الفردوس کا ٹکٹ لے کر ساتویں آسمان سے اترے ہوں۔ صوفی قالوبلی جنہیں آسمان کے فرشتوں نے پچھلے سال ہی امیر الہند کا خطاب عطا کیا ہے، وہ بھی محفل میں ہشاش بشاش نظر آرہے تھے۔ میں نے ان سے علیک سلیک کی، وہ مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور کہنے لگے آپ کو تو معلوم ہی ہوگا کہ ملائکہ نے مجھے امیر الہند کا خطاب عطا کیا تھا، مجھے معلوم ہوا تھا اور یہ بھی پتہ چلا تھا کہ آپ کی کافی دیر تک ان سے بات چیت بھی چلی تھی، آپ بہت خوش نصیب ہیں اور ہمیں فخر ہے کہ ہمارے دیوبند میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں کہ جنہیں فرشتوں نے اپنے ہاتھوں سے خطاب عطا کیا ہے لیکن صوفی جی جب فرشتوں سے آپ کی بات چیت ہوئی تو آپ نے ان سے یہ نہیں پوچھا کہ آپ کی کن خدمات کی وجہ سے آپ کو یہ خطاب ملا ہے؟

فرضی بھائی! امیر الہند بننے کے لئے خدمات کی ضرورت نہیں ہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی ایک عطا ہوتی ہے۔

بہت خوب، میں نے انہیں اوپر سے نیچے تک دیکھا، خدا جھوٹ نہ بلوائے وہ کسی طرح بھی امیر الہند نہیں لگ رہے تھے بلکہ وہ تو امیر محلہ بھی نہیں لگ رہے تھے، پھر ان پر اللہ کا فضل کیوں ہوا، یہ بات میں اللہ میاں سے قیامت کے دن ہی پوچھ پاؤں گا۔

اچانک میری نظر صوفی صواد ضواد پر پڑی، یہ جامنی رنگ کا چوغا پہن کر آئے تھے اور سیاسی لوگوں سے اس طرح کھل کھلا کر باتیں کررہے تھے کہ انہیں دیکھ کر مجھے شرم آرہی تھی، حلیہ تو ایسا کہ دیکھ کر شیطان کو بھی شرم آجائے اور انداز گفتگو اتنا گھٹیا کہ بے چاری سنجیدگی خودکشی کرنے پر مجبور ہو۔ میں دانستہ ان کے قریب گیا، مجھے دیکھ کر وہ اور زیادہ غیر سنجیدہ ہوگئے، ہیجڑوں کی طرح مٹکتے ہوئے بولے۔ مجھے یقین تھا کہ آپ اس افطار پارٹی میں ضرور آئیں گے۔

محترم! میرا موڈ خراب ہوگیا مجھے تو اس طرح کی پارٹیوں میں شرکت کرنے کا کوئی شوق نہیں ہے بس صوفی شہتوت میرے بچپن کے دوست ہیں ان کی خاطر آگیا، لیکن میری روح پریشان ہے۔

روح کو کیا ہوا؟ ''انہوں نے نہایت بے شرمی کے ساتھ پوچھا۔''

افطار پارٹی اور یہ ماحول! دور دور تک اسلام کا کہیں پتہ نہیں اور دور دور تک سنجیدگی بھی نظر نہیں آتی، اس طرح کی پارٹیاں دنیا کو کیا پیغام دے سکتی ہیں۔

فرضی صاحب! آپ کو بالکل ہی دقیانوس ہوکر رہ گئے ہیں، ہر جگہ رٹی رٹائی باتوں کی جگالی نہیں کرنی چاہئے۔

مطلب؟ ''میں نے انہیں گھور کر دیکھا۔''

ارے بھئی، ان پارٹیوں سے ہندو اور مسلمانوں کا ایک دوسرے سے ملاقات ہوجاتی ہے اور اچھی اچھی ڈشیں نصیب ہوجاتی ہیں اور یہ کیا کم ہے کہ ہندو بھائیوں کو یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ مسلمان ایک پارٹی میں کتنی قسم کی ڈشیں پیش کرتے ہیں۔

ڈشوں کی قطار لگا کر کیا کوئی قوم ترقی کرسکتی ہے؟ اچھے کھانے کھانا اور کھلانا کیا مسلمانوں کا شعار ہے؟

ابھی ہماری باتیں کسی نتیجے پر نہیں پہنچی تھیں کہ صوفی اذا جاء قریب آکر بولے۔ فرضی صاحب کافی عرصہ کے بعد آپ کے دیدار ہوئے، یار کچھ دُبلے نظر آرہے ہو۔ ''انہوں نے اداءِ بے نیازی کے ساتھ کہا۔''

میاں رمضان میں روزے رکھنے والا اپنا موٹاپا کیسے باقی رکھ سکتا ہے۔ ''میں نے کہا۔''

صوفی اذا جاء نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے۔ اس طرف دیکھو۔ میں نے دیکھا تو ہاں مولوی تناور خاں کھڑے ہوئے تھے، یہ وہی حضرت ہیں جنہیں لوگ پیار سے بلڈوزر کہا کرتے ہیں، یہ اتنے موٹے

۔۔۔ بے ڈھنگے کہ انہیں دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ ان کا جسم بنانے میں دونوں فرشتوں کو محنت کرنی پڑے گی۔ صوفی اذا جاء نے کہا، ان جیسے مولویوں پر تو رمضان بھی کوئی اثر نہیں ڈال سکتے۔

لیکن یہ کیسے ثابت ہوگا۔ ''میں نے کہا'' کہ یہ روزے رکھتے بھی ہیں یا نہیں، دراصل مولوی حضرات تاویل کرنے میں ماہر ہوتے ہیں، وہ جب مسائل کی بات آتی ہے تو دم دبا کر کسی پتلی گلی سے گزر جاتے ہیں اور کراما کاتبین کو بھی یہ احساس نہیں ہونے دیتے کہ ان کے رفو چکر ہونے کی وجہ کیا ہے۔

سچ کہتے ہو، اس لئے ہم تو ببانگ دہل یہ کہتے ہیں کہ ان مسائل والوں سے فضائل والے اچھے۔ نہ ہو مسئلوں میں الجھتے ہیں اور نہ تاویل کرنے کی نوبت آتی ہے۔ کلن قصائی کے لونڈے کو دیکھو فضائل والوں میں گھس کر راتوں رات ''حضرت'' بن گیا ہے، داڑھی بھی رکھ لی ہے اور ایسی کہ اسے دیکھ کر علماء حق کی داڑھیاں بھی شرمسار ہوں، ہر وقت ہاتھ میں تسبیح، جیب میں مسواک اور ٹانگوں پر اتنا اونچا پجامہ کہ گھٹنے جھانکتے نظر آتے ہیں۔

آج اس کا حال یہ ہے کہ جو بھی اس کو دیکھتا ہے اسے ''حضرت'' کہنے پر مجبور سا ہو جاتا ہے، بے چارے مولوی حضرات اس کی عزت پر رشک کرتے ہیں اور اس کا عالم یہ ہے کہ وہ کسی عالم کو اس لئے سلام نہیں کرتا کہ وہ دعوت کے کام میں لگا ہوا نہیں ہے۔ اس طرح کے اصولوں کی وجہ سے ساری جماعت اس کو قدر کی نگاہوں سے دیکھتی ہے اور بڑے بڑے مولویوں کا قد اس کے قد کے سامنے چھوٹا لگنے لگا ہے۔

تم بھی بھٹک رہے ہو۔ میں نے ناگواری کے ساتھ کہا اور میں ان سے پیچھا چھڑا کر اس بچے کے پاس پہنچ گیا جس کا پہلا روزہ رکھوایا گیا تھا، یہ تھے چلغوزے میاں ابن الحاج صوفی شہتوت مادری ثم قادری۔

میں نے اس سے پوچھا کہ بیٹا روزہ کیسا گزرا، بھوک پیاس تو نہیں لگی۔

چلغوزے میاں بولے۔ انکل پیاس لگ رہی ہے۔

بس بیٹا تھوڑی دیر کی اور بات ہے، پھر روح افزا دبا کر پینا۔ چلغوزے کے سر پر ہاتھ رکھ کر میں کچھ آگے بڑھا اور میں نے صوفی شہتوت کو مبارک باد دی، وہ اس وقت ایک نیتا جی سے محو کلام تھے، نیتا جی تقریر کرنے کے انداز میں بول رہے تھے، اس سے ہماری گنگا جمنی تہذیب کا اندازہ ہوتا ہے اور یہی ثقافت اور کلچر تو ہندوستان کی پہچان ہے، بس مشکل یہ ہے کہ رمضان سال بھر میں صرف ایک بار آتا ہے، اگر یہ افطار پارٹیاں ہر ماہ ہوا کرتیں تو محبتیں اور رواداریاں اور بڑھتیں اور ہندو مسلم ایکتا کی روشنی میں ہمارا ہندوستان جگ مگا اٹھتا۔

صوفی تاشقند نظر نہیں آرہے ہیں، میں نے دخل در معقولات کرتے ہوئے پوچھا۔

ابھی تو میرے پاس کھڑے تھے، صوفی شہتوت نے بتایا۔ پھر وہ بولے، فرضی بھائی ٹائم ہونے والا ہے۔ آپ کرسی سنبھال لیجئے اور برائے مہربانی کھانے پینے میں تکلف مت کیجئے گا۔

آپ بے فکر رہیں، آج تکلف کرنے کا دن نہیں ہے، آج میں صوفی مسکین اور صوفی نمکین کی طرح دبا کے کھاؤں گا۔

شکریہ، یہ کہہ کر صوفی شہتوت ایک طرف کو چل دیئے اور میں وہاں بیٹھ گیا جہاں لوگ افطاری کے سامنے بیٹھ کر سائرن بجنے کا انتظار کر رہے تھے، میں نے حاضرین پر ایک اچٹتی ہوئی نظر ڈالی، زیادہ تر لوگ وہی تھے جو روزہ رکھنے کی غلطی نہیں کرتے، لیکن یہ لوگ مجھے ہر افطار پارٹی میں نظر آتے ہیں اور کھانا اتنے خشوع وخضوع کے ساتھ کھاتے ہیں کہ انہیں کھاتے پیتے دیکھ کر بار بار رشک ہوتا ہے اور یہ جی چاہتا ہے کہ ان جیسا پیٹ اور معدہ ہمارا بھی ہوتا، میرے سامنے صوفی گل بدن بیٹھے ہوئے تھے انہیں بھی بسیار خوری میں احباب کی طرف سے ایوارڈ مل چکا ہے۔ انہوں نے مجھے دیکھا تو خوش ہو کر بولے، ماشاء اللہ بہت دنوں کے بعد آپ کو دیکھا ہے، آپ یقین جانئے کہ کئی دن سے آپ بہت یاد آرہے تھے۔

شکریہ، میں نے کہا لیکن آپ تو کبھی آتے ہی نہیں، کبھی گھر تشریف لائیں اور میرے ساتھ ایک کپ چائے پیجئے۔

میں ضرور آؤں گا۔ انہوں نے اسی انداز کا وعدہ کیا، پھر زیر لب بولے۔

فرضی صاحب ان افطار پارٹی میں بس ایک کمی ہوتی ہے جو بہت کھلتی ہے۔

میں نے پوچھا۔ ''وہ کیا۔''

وہ کسی نابالغ نوجوان کی طرح شرماتے ہوئے بولے۔ ان افطار

پارٹیوں میں عورتیں نہیں بلائی جاتیں، کیا عورتیں روزے نہیں رکھتیں۔

بزرگوار! ان پارٹیوں میں صرف روزے دار کو مدعو نہیں کیا جاتا، بلکہ یہ پارٹیاں تو گنگا جمنی تہذیب کا ادھار نمٹانے کے لئے کی جاتی ہیں تا کہ روزہ دار اور غیر روزہ دار ایک دوسرے سے ملیں اور اس تہذیب کا حق ادا کریں اور تا الیکشن سیاسی ثواب حاصل کریں۔

تو پھر عورتوں کو کیوں نہیں مدعو کیا جاتا۔ اگر ان پارٹیوں میں عورتیں بھی ہوا کرتیں تو افطار پارٹیوں کا کیف دوگنا ہو جاتا۔ جدھر دیکھو داڑھیاں، لنگیاں، شرعی پجامے یا پھر کھادی پہننے والے ہی دکھائی دیتے ہیں، کاش کچھ برقعے کچھ چادریں اور کچھ بے پردہ خواتین بھی ہوتیں تو اس رونق میں اور بھی اضافہ ہو جاتا۔ فرضی صاحب جس جنت میں حوریں نہ ہوں وہ جنت کس کام کی۔

گلبدن صاحب، اذان ہونے والی ہے، ایسی باتیں مت کیجئے، کچھ دعا کر لیجئے۔

چلو ہاں دعا کر لیتے ہیں لیکن آپ میری بات پر غور و فکر کرنا اور اس کے لئے کوئی تحریک چلانا میں آپ کا ممنون رہوں گا۔

سائرن بجتے ہی لوگ کھانے پر ٹوٹ پڑے اور ہر طرف نفسانفسی کا عالم ہو گیا، صوفی آؤں تو پھر جاؤں کو میں نے دیکھا وہ دونوں ہاتھوں سے کھا رہے تھے اور ایک نام نہاد نیتا کو میں نے دیکھا وہ ایک ساتھ پورا سموسہ اپنے منہ میں ڈھانپنے کی کوشش کر رہے تھے۔

افطار پارٹیوں میں یہی وقت قابل دید ہوتا ہے، ہر شخص بہت خاموشی کے ساتھ دھکا پیل میں مصروف رہتا ہے، میں اگرچہ کھانے کے معاملہ میں بہت نکما ہوں، پھر بھی پیٹ پلیٹ کی رسمیں ادا کرنا تو مری بھی عادت رہی ہے، میرے احباب میں کچھ لوگ تو بے تحاشہ کھاتے ہیں، ان کے لقموں کی تعداد دیکھ کر یقین نہیں آتا کہ ان کی مغفرت حساب و کتاب کے بغیر کیسے ہوگی۔

مولوی بتاشے میاں زیادہ کھانے میں کئی بار ایوارڈ حاصل کر چکے ہیں اور ان کا دعویٰ یہ بھی رہا ہے کہ ڈکار نہیں لیں گے، آج بھی اتنا کھاتے ہیں کہ کراماً کاتبین تک کو حیرت ہوتی ہے، خدا ہی جانے کہ انہیں کھاتا دیکھ کر جبرائیل و میکائیل پر کیا گزرتی ہوگی۔ میں نے دیکھا وہ بھی مجلس میں موجود تھے اور کھانے میں اس طرح مشغول تھے کہ جیسے یہ کھانا ان کی زندگی کا آخری کھانا ہو۔

صوفی زلزال بھی بسیار خوری میں ید طولیٰ ہیں، ان کے بارے میں بانو نے ایک بار کہا تھا۔ خدارا ایسے دوستوں کو مت دعوت دیا کیجئے، میں تو روٹیاں پکاتے پکاتے تھک جاتی ہوں، میں نے ایک بار ان کی دعوت کی تھی، بلا مبالغہ پچاس روٹیاں ہضم کر گئے تھے اور بریانی کی پلیٹیں میں گن نہیں سکا تھا لیکن کسی دوست نے بتایا تھا کہ ۲۰ پلیٹوں کے بعد میں کسی وجہ سے گن نہیں سکا، لیکن ۲۰ پلیٹیں تو مجھے پکی یاد ہیں۔

ایسے دوستوں کے بارے میں جب میں سوچتا ہوں تو مجھے فخر ہوتا ہے کہ میرے اللہ تعالیٰ نے کیسے کیسے ہونہار اور کیسے کیسے فنکار قسم کے دوست مجھے عطا کئے ہیں، بھئی زیادہ کھانا بھی ایک فن ہے اور اگر ہم پوری ایمانداری سے کام لیں تو ایسے لوگوں کے بارے میں ہم برملا یہ کہہ سکتے ہیں۔

کہ ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشے خدائے بخشندہ

افطار پارٹی میں، میں کئی بار شریک ہوا ہوں، افطار پارٹی میں رمضان مبارک اور روزے کی جو درگت بنتی ہے وہ سبھی اہل عقل پر عیاں ہے، صرف کھانے پینے سے دلچسپی رکھنے والے لوگ افطار پارٹی کی تقریب میں آکر دندنانے لگتے ہیں اور ان میں اکثریت ان لوگوں کی ہوتی ہے جن کا روزہ نہیں ہوتا۔ اسلامی شعار اور اسلامی روایات کے ساتھ یہ اچھا خاصا ایک مذاق ہے لیکن اس مذاق کو زندہ رکھنے والے نہ صرف مسلمان بلکہ علماء کرام بھی ہیں۔ غیر تو روزے رکھتے ہی نہیں لیکن مسلمانوں کی اکثریت بھی روزے نہ رکھنے کے جرم میں مبتلا ہوتی ہے اور افطار پارٹی میں وہ سنجیدگی، وہ ادب وہ پروردگار عالم کی طرف رجوع بھی نظر نہیں آتا جو روزے کا اور رمضان کا اصل مقصد ہے، بس ایک رسم ہے اور یہ رسم صرف ہندوؤں اور مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرنے کے لئے ادا کی جاتی ہے۔ ہندو اور مسلمانوں میں قرب پیدا کرنے کے اور بھی بہت سے طریقے ہو سکتے ہیں، افطار پارٹی کر کے روزے کے تقدس اور پاکیزگی کا مذاق بنانا کہاں کی دانشمندی ہے اور اس پارٹی سے وہ خدا کیسے خوش ہو سکتا ہے جس نے منافقین کے گناہ نہ معاف کرنے کا عہد کر رکھا ہے اور ان پارٹیوں میں نوے فیصد منافقین ہی شریک ہوتے ہیں، وہ لوگ جو اسلام کے اسلامی قدروں کے مخالف ہیں وہ سب از راہ سیاست

پارٹیوں میں آتے ہیں اور ان پارٹیوں کو سراہتے ہیں۔ حیرت کی بات ہے کہ اس سال آر ایس ایس اور بھاجپا پارٹی نے بھی افطار پارٹی کے لئے کئی بار پر تولے اور اس کانگریس نے بھی افطار پارٹی کی پھر بنا رکھی جو اس طرح کی پارٹیوں سے تائب ہو چکی تھی۔ دراصل یہ سیاسی لوگ مسلمانوں کو بے وقوف سمجھتے ہیں وہ ان مسلمانوں کو اس طرح کے جھنجھنے دے کر جو نابالغ بچوں کو دیئے جاتے ہیں مسلمانوں کو خوش رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور مسلمانوں کا بھی حال یہ ہے کہ وہ اپنے قاتلوں سے اور اپنے آباؤ اجداد کے قاتلوں سے یہ کھلونے لے کر خوش ہو جاتے ہیں اور ان سے بغل گیر ہو کر فخر محسوس کرتے ہیں۔

افطار پارٹیاں صرف ایک ڈرامہ ہیں اور اس طرح کے ڈرامے اس لئے اسٹیج کئے جاتے ہیں تاکہ فرقہ پرستوں کو مسلمانوں میں اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملے اور جب کوئی بھی پارٹی الیکشن جیتنے کے بعد عہدے تقسیم کرتی ہے یا الیکشن کے لئے ٹکٹ تقسیم کرتی ہے تو پھر وہ وہی حرکتیں کرتی ہے جو وہ ہمیشہ سے کرتی آئی ہے، کھانے پینے والے ڈکار لینے سے پہلے ہی مسلمانوں کو نظرانداز کر دیتے ہیں لیکن بھائیو! بے وقوف بنانے والے قصوروار نہیں ہیں، قصوروار تو ہم ہیں کہ ہم شاندار طریقوں سے بے وقوف بنتے رہے ہیں اور اندازہ یہ ہے کہ ہم آئندہ بھی اسی طرح بے وقوف بنتے رہیں گے کیوں کہ ہمارا شعور ابھی تک بیدار نہیں ہو سکا ہے، بے شک ان افطار پارٹیوں سے بھی مسلمان کسی درجہ میں کامیاب ہو سکتا ہے بشرطیکہ وہ دل کی گہرائیوں سے اسلام کا پیغام ہندوؤں تک پہنچانے کی کوشش کرے لیکن کوشش تو کیا مسلمانوں کی تو یہ خواہش بھی نہیں ہوتی کہ وہ اسلام کے محاسن اور اسلام کی خوبیاں ہندوؤں کے سامنے رکھیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر مسلمانوں نے اسلام کا پیغام ہندوؤں تک پہنچایا ہوتا اور صحیح معنوں میں دعوت اسلام کا کام ہندوستان میں انجام دیا ہوتا تو آج ملک کی حالت دوسری ہوتی اور فرقہ پرستوں کی سوچ بھی اتنی گندی نہیں ہوتی جتنی ہے، لیکن ہم نے اپنے ہندو بھائیوں کو اسلام سے روشناس کرانے کی ادنیٰ کوشش بھی نہیں کی اور جو کچھ کوشش ہوتی رہی وہ صرف سیاسی مقاصد حاصل کرنے کے لئے، صرف اپنے اپنے الوسیدھے کرنے کے لئے اور صرف ہندو اور مسلمان دونوں کو بے وقوف بنانے کے لئے ہوتی رہی۔

افطار پارٹی سے نمٹ کر جب میں گھر واپس ہوا تو بانو نے میری طرف دیکھ کر کہا۔

خیریت؟ یہ منہ کیوں لٹکا ہوا ہے؟

بانو تمہیں تو اندازہ ہی ہوگا کہ ان افطار پارٹیوں میں کیا ہوتا ہے اور جو کچھ ہوتا ہے اس کو دیکھ کر منہ کس سمجھدار انسان کا نہیں لٹکے گا۔

بانو نے یہ سن کر جس طرح کی ہنسی ہنسی اس کا مفہوم سمجھنے اور سمجھانے سے میں قاصر ہوں، اسلئے خدا حافظ۔ (یار زندہ صحبت باقی)

اپنے شہر میں ان پتوں سے ماہنامہ طلسماتی دنیا حاصل کریں

ROSHAN DARSI KUTUBKHANA
Saleem Raza Book Seller
New House No 983, Old 551
Hajjan Rabia Manzil, Motinala
Jabalpur, 482002 M.P.

MISKEEN BOOK DEPOT
1526, Ghosiya Ka Rasta
Ramganj Bazar, Jaipur, 302003 Raj.

S.K. AHMAD
New Madina Urdu Book Seller
Near Jama Masjid, Station Road
Manecherial, 504208 Distt. Adilabad A.P.

NASEEM BOOK DEPOT
50/229, Dal Mandi
Varanasi 221001 U.P.

NATIONAL BOOK DEPOT
56, Top Khana Road, Ujjain M.P.

WAQAR BOOK CENTRE
Chowk Bazar, Nanded, 431604 M.S.

KHALEEL BOOK DEPOT
Inamdarpura, Telipura Chowk
Akola 444001 M.S.

VAKEEL BOOK DEPOT
Mohd. Ali Road, Ahmedabad Guj.

QARI WAHIDULLAH
SHAMA BOOK DEPOT
Panch Batti, Tonk, Raj. 304001

ROYAL NEWS AGENCY
Makbara Bazar, Kota, Raj.

MINAR BOOK DEPOT
Madina Masjid,
Adilabad 504001 A.P.

SAWERA BOOK DEPOT
Abdul Azeez, Kalu Tower, Nayapura
M. Ali Road, Malegaon, 423203

HAFEEZ BOOK CENTRE
Behind Plice Control Room
Kurnool 518001

NASEEM BOOK DEPOT
77, Colootola Street, Kolkata 700073

POOJA PUSTAK STORE
Subzi Mandi, Saraimeer, Azamgarh U.P.

NATIONAL BOOK HOUSE
Jameel Colony, Walgaon Road,
Amravati M.S.

NOOR NABI BOOK SELLER
News Paper Agent
Dal Mandi, Varanasi, U.P.

MEHBOOB BOOK DEPOT
Opp. Russel Market
Shivaji Nagar, Bangalore, 560051

ABDUL SATTAR BOOK SELLER
Compani Bagh, Muzaffarpur, Bihar

M.H. MULLAL
News Paper Agent C/o Moti Medical
Indi Road, Bijapur, 586101

MADINA BOOK DEPOT
Netaji Road, Raichur K.S.

HABIBI KITAB GHAR
Madani Masjid
Tikore Raod, Dharwar 580001 K.S.

KALEEM BOOK DEPOT
Khas Bazar, Ahmedabad, Guj

GULISTAN BOOK AGENCY
Urdu Bazar, 2832, Sawday Road
Mysore 570021 K.S.

QARI KITAB GHAR
Royal Nawab Complex
Shah-e-Alam Road, Ahmedabad Guj.

KITAB CENTRE
Shamshad Market, A.M.U.
Aligarh, 202002 U.P.

ASGHAR MAGAZINE CORNER
Jama Masjid, Mominpura
Nagpur 440018 M.S.

SHOQEEN BOOK DEPOT
Bahadurganj,
Shahjahanpur U.P.

MOMIN BOOK CENTRE
Bhindi Bazar,
Belgaum 590002

MOIZ BOOK STALL
Bus Stand Road,
Karimnagar 505002

JAVED AZIZI
News Paper Agent
Mohd. Ali Road,
Akola 444001 M.S.

AZEEM NEWS AGENCY
267, Near Bangali Colony
Singar Talai
Khandwa 450001 M.P.

FAIZI KITAB GHAR
Mehsol Chowk, Umar Road,
Sitamarhi, 843302 Bihar

CITY BOOK DEPOT
Qasab Pada Masjid
M. Ali Road, Malegaon, M.S.

GOHAR PRESS & BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai, T.N.

NAZEER BOOK DEPOT
323, Triplican, High Road
Chennai T.N.

MOHD. JAWED NAYYAR
BOOK SELLER
56, Nakhas Khana,
Allahabad U.P.

AFTAB BOOK DEPOT
Subzi Bagh, Patna 800004

MOON TRADERS BOOK SELLER
Delhi Gate Road,
Nagaur Raj. 341001

HAJI ABUL QAYYUM
NEW HAJI BOOK DEPOT
Basheer Ganj, Bhaji Mandi Road,
Beed, 431122 M.S.

KAMALIA BOOK DEPOT
Tatarpur, Bhagalpur 812002 Bihar

MINARA DEENI BOOK DEPOT
Masjid Road, Patel Chember
Latur 413512 M.S.

SHABNAM BOOK STALL
Machi Bazar Masjid,
Shopping Centre, Room No.2
Gali No 7, Kasab Bada,
Dhule 424001 M.S.

SALEEM BOOK CENTRE
97/1, High Road,
Pernambut 635810 T.N.

SHAIKH MEHBOOB
Agent News Paper
Baselkhi Road, Near Madina Masjid
P.o. Udgir 413517, Distt. Latur, M.S.

ABDUL WAHID & SONS
Main Road, Ranchi, Bihar 834001

SULTAN HYDER KHAN
Indori, Qannauj Sugandh Bhandar
Bus Stand, Manawar
Distt. Dhar. 454446 M.P.

M.M. KATCHI BOOK STALL
Bhandiwad Base
Hubli, 580020 K.S.

AKHLAQ AHMAD
URF CHHOTE
Moh. Qazipura,
Nea Masjid Alam Shaheed Markaz Wali,
Bahraich, 271801 U.P.

NEW KITAB MANZIL
Tatarpur,
Bhagalpur 412002, Bihar

AZKIYA BOOK SHOP
& GENERAL STORE
51, Nayapura, Indore, 452003

MOLVI MOHD. AZHAR
Husaini Kitab Ghar, P.o. Mantha
Distt. Jalna, 431504, M.S.

HABEEBUR RAHMAN FAROOQI
122, Barhamnipura
Bahraich, 271801 U.P.

AZAD KITAB GHAR
Sakchi Bazar
Jamshedpur 831001

KHAN BOOK STALL
Nizamuddin Chowk, Shah Ganj
Aurangabad, 431001 M.S.

AL FURQAN BOOK DEPOT
Darul Uloom, P.o. Porkran
Distt. Jesalmer, 345021 Raj

MUNSHI BOOK DEPOT
Sanjay Nagar, P.o. Kopar Gaon
Distt. Ahmead Nagar, 423601 M.S.

FIRDOS KITAB GHAR
No. 3, Dari Complex
Rasoolpur, Bank Road
Dharwad, 580001 K.S.

RASHEED BOOK DEPOT
Mandi Bazar
Burhanpur, 450331 M.P.

M. A. QADEER
News Agent
P.o. Bodhan, 503185
Distt. Nizamabad, A.P.

JAVED BOOK HOUSE
M.G. Chowk
Kolar 563101 K.S.

H. H. HABEEBUR RAHMAN
BOOK SELLER
P.o. Chhabra Gugor
Distt. Baran, Raj 325220

SHARMA BOOK STALL
Sadar Bazar, Nehtaur,
Bijnor U.P.

ANWAR BOOK DEPOT
Chowk Bazar, Howra Post Office
Bagban Gali, Nanded 431604 M.S.

UNIQUE STATIONARY
& BOOK SELLER
Old Bus Stand, P.o. Nirmal
Distt. Adilabad, A.P. 504106

RASHEED AHMAD
Akhbar Wale
Near Shaheen Hotel,
Kheradiyon Ka Mohalla,
Jodhpur 342001 Raj.

SIDDIQ BOOK DEPOT
37, Aminabad Park,
Lucknow U.P.

M. MANZAR ALAM
TAYYAB ATTAR HOUSE
Jama Masjid, Main Road,
P.o. Motihari,
Distt. East Chaparan, Bihar

ABDUS SATTAR
Panahkola, P.o. Madhupur
Distt. Deoghar 415353

MOHD. KHURSHEED QASMI
Maktaba Qasmia, Millat Nagar,
Bhusawal 425201 M.S.

SAYED ABID PASHA
684/16th Gate, Sayed Alam Mohalla
P.o. Channapatna 571501
Distt. Bangalore K.S.

J. MOHD. YOUSUF
National Book House,
49, Chunnam Bukar Street,
P.o. Ambur 635802
Distt. Vellore T.N.

MOHD. ARIF DANISH RAZVI
Near Dr. Parvez Ansari,
Bacside Allah Wali Masjid,
Zetunpura, Bhiwandi, Thane 480302

MOLANA MOHD. RIYAZUDDIN
Vill. Sahadullahpur
Distt. Gopalganj 841428 Bihar

SAMEER BOOK DEPOT
Near R.K. Model School
Shahid Sarai, Siwan 841226 Bihar

AB. JUNAID AHMAD
Johar News Paper Agency
M.M. Johar Ali Road
Kalamb Chowk, Yavatmal 545001

MAQBOOL NOVEL GHAR
City Chowk, Aurangabad,
431001 M.S.

NAEEM BOOK DEPOT
Sadar Bazar,
Maunath Bhanjan U.P.

VISHAL NEWS PAPER AGENT
Railway Book Stall
Nizamabad, 503001 A.P.

ABDUL MAJEED SHEKH
Ahmed Book Seller, Moh. Peth,
Near Javed Kirana, Parbhani 431401

S.I. SHAIKH
H. No. Z-3-Ac 100 1362 Nala Road
Ambedkar Nagar, P.o. Shirdi
Ta. Rahta, Distt. Ahmed Nagar M.S.
423109

SHAMS NEWS AGENCY
Beside Agra Sweet, Farmanwadi
Hyderabad 500001 A.P.

MAGAZINE CENTRE
146, D.N. Road,
Mahendra Chambers
Ground Floor, Shop No. 2
Mumbai 400001

ABDULLAH NEWS AGENCY
Lal Chowk, Ist Bridge,
Srinagar J & K 190001

MANZOORUL HASAN
Shop No. 6, Paper Mrket
Rail Bazar, Kanpur Cant
208001

SHAIKH AKRAM MANSOORI
20-4-226/8, Mahboob Chwok,
Charminar, Hyderabad 500002 T.S.

MIRZA BOOK DEPOT
Kohna Mughal Pura, Nai Sarak
Muradabad U.P. 244001

INDIA BOOK STALL
Laxmi Takis Road,
Near Sarai Jumerati,
Bhopal, 462001 M.P.

کل امر مرھون باوقاتھا (حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم)

۲۰۱۸ء کے بہترین اوقات عملیات

حضور پُرنور الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان پاک ہے کہ کل امر مرھون باوقاتھا یعنی تمام امور اپنے اوقات کے مرہون ہیں۔ فرمودۂ پاک کے بعد کسی چون وچراں کی گنجائش نہیں ہے۔ اب تمام توجہ صرف اسی پر ہے کہ علم نجوم نے مختلف اجرام فلکی کے باہم متناظر ہونے کے اوقات کو مناسب اعمال کے لئے منطبق کیا ہے۔ لہٰذا بعد از بسیار تحقیق وتدقیق ۲۰۱۸ء میں قائم ہونے والی مختلف نظریات کواکب کو استخراج کیا گیا ہے تا کہ عامل حضرات فیض یاب ہوسکیں۔

نظرات کے اثرات مندرجہ ذیل ہیں

علم النجوم کے زائچہ اور عملیات میں انہیں کو مدنظر رکھا جاتا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

یہ نظر سعد اکبر ہوتی ہے۔ یہ کامل دوستی، فاصلہ ۱۲۰ درجہ کی نظر سے بغض وعداوت مٹاتی ہے۔

اگر حصول رزق، محبت، حصول مراد وترقی وغیرہ سعد اعمال کئے جائیں تو جلدی ہی کامیابی لاتے ہیں۔

یہ نظر سعد اصغر ہوتی ہے۔ نیم دوستی اور فاصلہ ۶۰ درجہ اثرات کے لحاظ سے تثلیث سے کم درجہ پر ہے۔ سعد دنیاوی امور سرانجام دینا اور سعد عملیات میں کامیابی لاتا ہے۔

مقابلہ لہ

یہ نظر نحس اکبر اور کامل دشمنی کی نظر ہے فاصلہ ۱۸۰ درجہ جنگ وجدل، مقابلہ اور عداوت کی تاثیر ہر دو ستاروں کی منسوبات میں پائی جاتی ہے۔ دو افراد میں جدائی، نفاق، عداوت، طلاق، بیمار کرنا وغیرہ نحس اعمال کئے جائیں تو جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سعد اعمال کا نتیجہ بھی خلاف ظاہر ہوگا۔

یہ نظر نحس اصغر ہے۔ فاصلہ ۹۰ درجہ، اس کی تاثیر بدی میں نمبر ایک مقابلہ کم ہے۔ تمام نحس اعمال کئے جاسکتے ہیں۔ اگر دشمن دوست ہو چکا ہو تو اس کی تاثیر سے دشمنی کا احتمال ہوتا ہے۔

فاصلہ صفر درجہ سیارگان، سعد سیاروں کا سعد، نحس ستاروں کا نحس قران ہوتا ہے۔

سعد کواکب: قمر عطارد، زہرہ اور مشتری ہیں۔

نحس کواکب: شمس، مریخ، زحل، ہیں۔ یہ نظرات ہندوستان کے موجودہ نئے اسٹینڈرڈ ٹائم کے مطابق ہیں۔ ان میں اپنے ہاں کا تفاوت وقت جمع یا تفریق کر کے مقامی وقت نکالا جاسکتا ہے۔ یہ تمام اوقات نظر کے عین نقاط ہیں۔ قمری نظرات کا عرصہ دو گھنٹے ہے۔ ایک گھنٹہ وقت نظر سے قبل اور ایک گھنٹہ بعد جدید علم نجوم کے مطابق جنتری ہٰذا میں اہم کواکب شمس، مریخ، عطارد، مشتری، زہرہ، اور زحل میں بننے والی نظریات کی ابتداء، مکمل اور خاتمہ نظر کے اوقات بھی دیئے جارہے ہیں تا کہ عملیات میں دلچسپی رکھنے والے وقت سے بھرپور ممکنہ فیض حاصل کریں۔ اوقات رات کے ایک بجے سے شروع ہو کر دن کے ۱۲ بجے تک اور پھر دوپہر کے ایک بجے سے ۱۲ بجے رات تک ۱۳ تا ۲۴ لکھے گئے ہیں۔ ۱۳ بجے کا مطلب ہے کہ ایک بجے دوپہر اور ۱۸ بجے کا مطلب ۶ بجے شام اور رات بارہ بجے کو ۲۴ لکھا گیا ہے۔

نوٹ: قرانات مابین قمر، عطارد، زہرہ اور مشتری کے سعد ہوتے ہیں۔ باقی ستاروں کے آپس میں یا او پر والے سعد ستاروں کے ساتھ ہوں تو بھی نحس ہوں گے۔

فہرست نظرات برائے عاملین ۲۰۱۸ء

اچھے برے کام کے واسطے وقت منتخب کرنے کے لئے پچھلے صفحہ پر نظر ڈالیں۔

اکتوبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
۱؍اکتوبر	قمروزحل	مقابلہ	۴۷-۴
۲؍اکتوبر	قمروشمس	تربیع	۱۴-۱۵
۳؍اکتوبر	قمروعطارد	تربیع	۵۶-۷
۴؍اکتوبر	قمرومریخ	مقابلہ	۰۰-۱۵
۵؍اکتوبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۹-۱۶
۵؍اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۷-۱۷
۶؍اکتوبر	قمروزہرہ	تسدیس	۴۵-۲۲
۷؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۲-۱۹
۸؍اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۱۷-۱۲
۸؍اکتوبر	قمرومریخ	تثلیث	۴-۲۲
۱۰؍اکتوبر	قمروعطارد	قران	۶-۱۰
۱۱؍اکتوبر	عطاردومریخ	تربیع	۵۷-۷
۱۲؍اکتوبر	قمرومشتری	قران	۴۲-۴
۱۲؍اکتوبر	عطاردوزحل	تسدیس	۵۰-۱۳
۱۳؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۳۶-۱۲
۱۴؍اکتوبر	قمروشمس	تسدیس	۲۷-۶
۱۵؍اکتوبر	قمروزحل	قران	۱۰-۸
۱۶؍اکتوبر	عطاردوزہرہ	قران	۴۹-۱
۱۷؍اکتوبر	قمرومشتری	تسدیس	۱۹-۳
۱۸؍اکتوبر	قمروزہرہ	تربیع	۱۳-۵
۱۹؍اکتوبر	قمرومشتری	تربیع	۱۴-۱۷
۲۰؍اکتوبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۲-۱۵
۲۱؍اکتوبر	قمروعطارد	تثلیث	۴۲-۱۰
۲۲؍اکتوبر	قمروزحل	تربیع	۲۸-۲۰
۲۳؍اکتوبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۷-۱۹
۲۴؍اکتوبر	عطاردوزحل	تسدیس	۲۱-۱۸
۲۵؍اکتوبر	قمرومریخ	تربیع	۴۶-۳
۲۶؍اکتوبر	قمرومشتری	مقابلہ	۱۸-۲۰
۲۸؍اکتوبر	شمس وزحل	تثلیث	۲۱-۸
۳۱؍اکتوبر	قمرومشتری	تثلیث	۱-۵

نومبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۲-۲۰
۲؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۵۵-۸
۳؍نومبر	قمروشمس	تسدیس	۱۰-۵
۵؍نومبر	قمروزحل	تربیع	۳۲-۲۳
۶؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۲-۸
۷؍نومبر	قمروزحل	تثلیث	۸-۴
۸؍نومبر	قمرومریخ	تربیع	۱۲-۱۶
۸؍نومبر	قمرومشتری	قران	۳۶-۰۰
۹؍نومبر	زہرہ ومریخ	تثلیث	۵۱-۲۰
۱۱؍نومبر	قمروزہرہ	تسدیس	۲۵-۱
۱۱؍نومبر	قمروزحل	قران	۵۴-۲۰
۱۳؍نومبر	قمروشمس	تسدیس	۵۱-۱
۱۴؍نومبر	قمروعطارد	تسدیس	۵۳-۲۳
۱۵؍نومبر	قمروزہرہ	تثلیث	۱۰-۱
۱۶؍نومبر	قمرومشتری	تربیع	۳۹-۱۳
۱۷؍نومبر	قمروعطارد	تربیع	۹-۱۳
۱۸؍نومبر	قمروشمس	تثلیث	۳۲-۱۳
۱۹؍نومبر	قمرومشتری	تثلیث	۴۶-۱
۲۰؍نومبر	مریخ ومشتری	تربیع	۰۰-۷
۲۱؍نومبر	قمروزحل	تثلیث	۲۳-۱۷
۲۳؍نومبر	قمروشمس	مقابلہ	۸-۱۱
۲۴؍نومبر	قمروعطارد	مقابلہ	۵۸-۱
۲۵؍نومبر	قمرومریخ	تثلیث	۱۵-۲۲
۲۶؍نومبر	شمس ومشتری	قران	۲-۱۲
۲۷؍نومبر	قمروزہرہ	تربیع	۴۵-۹
۲۷؍نومبر	شمس وعطارد	قران	۴۴-۱۴
۲۸؍نومبر	مریخ وزحل	تسدیس	۰۰-۳
۲۸؍نومبر	عطاردومشتری	قران	۵۷-۳
۲۹؍نومبر	قمروعطارد	تربیع	۱۲-۲۰
۳۰؍نومبر	قمرومریخ	مقابلہ	۴۸-۷

دسمبر

تاریخ	سیارے	نظر	وقت نظر
یکم دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۴-۲۰
۲؍دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۱-۱۴
۴؍دسمبر	قمروزہرہ	قران	۳۵-۲
۶؍دسمبر	قمرومشتری	قران	۱-۲۰
۷؍دسمبر	قمروشمس	قران	۵۰-۱۲
۹؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۵۰-۰۰
۹؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۲۱-۲۳
۱۱؍دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۸-۲
۱۲؍دسمبر	قمروشمس	تسدیس	۵-۲۳
۱۴؍دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۳۹-۹
۱۴؍دسمبر	قمرومشتری	تربیع	۱۳-۱۰
۱۵؍دسمبر	قمروشمس	تربیع	۱۳-۱۷
۱۶؍دسمبر	زہرہ وزحل	تسدیس	۵۵-۱۹
۱۷؍دسمبر	قمروزحل	تربیع	۴۹-۰۰
۱۸؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۵۶-۷
۱۹؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۵۵-۸
۱۹؍دسمبر	قمروزہرہ	مقابلہ	۲۲-۱۲
۲۰؍دسمبر	قمرومریخ	تسدیس	۱۱-۶
۲۱؍دسمبر	عطاردومشتری	قران	۵-۲۳
۲۲؍دسمبر	قمرومریخ	تربیع	۹-۱۱
۲۳؍دسمبر	قمروزہرہ	تثلیث	۴۴-۲۳
۲۴؍دسمبر	قمرومریخ	تثلیث	۶-۱۴
۲۵؍دسمبر	قمرومشتری	تثلیث	۱۴-۱۵
۲۷؍دسمبر	قمروشمس	تثلیث	۳-۸
۲۷؍دسمبر	قمروزحل	تثلیث	۲۱-۱۷
۲۸؍دسمبر	قمروزہرہ	تسدیس	۲۱-۸
۲۸؍دسمبر	قمرومریخ	مقابلہ	۵۷-۲۱
۲۹؍دسمبر	قمروشمس	تربیع	۴-۱۵
۲۹؍دسمبر	قمرومشتری	تسدیس	۳۰-۲۱
۳۰؍دسمبر	قمروعطارد	تسدیس	۴۳-۱۵

شرف قمر

۲۴؍اکتوبر ۲۰۱۸ء رات ۱۱ بج کر ۴۰ منٹ سے ۲۵؍اکتوبر ۲۰۱۸ء رات ایک بج کر ۲۸ منٹ تک۔ ۲۱؍نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۸ بج کر ۴۸ منٹ سے ۲۱؍نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۱۰ بج کر ۳۵ منٹ تک۔ ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بج کر ۶ ۴ منٹ سے ۱۸؍دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۸ بج کر ۳۵ منٹ تک قمر حالت شرف میں رہے گا، یہ اوقات مثبت کاموں کے لئے بہت موثر مانے گئے ہیں، عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

ہبوط قمر

۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء دوپہر ایک بج کر ۸ منٹ سے ۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء دوپہر ۲ بج کر ۵۳ منٹ تک۔

۶؍نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۰ بج کر ۴ منٹ سے ۶؍نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۱ بج کر ۴۹ منٹ تک۔

۴؍دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۵ بج کر ایک منٹ سے ۴؍دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۶ بج کر ۴۹ منٹ تک۔

۳۱؍دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۱۰ بج کر ۳۱ منٹ سے ۳۱؍دسمبر ۲۰۱۸ء دوپہر ۱۱ بج کر ۴۰ منٹ تک قمر حالت ہبوط میں رہے گا، یہ اوقات منفی کاموں کے لئے موثر مانے گئے ہیں، ان اوقات میں عداوت ونفرت اور لوگوں کو عہدوں اور منصبوں سے گرانے کے لئے کام کئے جاسکتے ہیں، عاملین کو ان اوقات سے فائدہ اٹھانا چاہئے لیکن ناحق کسی کو ستا کر اپنی عاقبت نہیں برباد کرنی چاہئے۔

قمر در عقرب

۱۰؍اکتوبر ۲۰۱۸ء صبح ۹ بج کر ۳۹ منٹ سے ۱۲؍اکتوبر سہ پہر تین بج کر ۲۳ منٹ تک۔

۶؍نومبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بج کر ۲۳ منٹ سے ۸؍نومبر ۲۰۱۸ء رات ۱۲ بج کر ۲۹ منٹ تک۔

۴؍دسمبر ۲۰۱۸ء رات ایک بج کر ۲۵ منٹ سے ۶؍دسمبر ۲۰۱۸ء صبح ۷ بج کر ۱۹ منٹ تک قمر برج عقرب میں رہے گا، ان اوقات کو غیر مبارک مانا گیا ہے، ان اوقات میں سفر سے احتیاط برتیں، مکان کی بنیاد رکھنے سے احتیاط برتیں اور بیاہ شادی اور منگنی سے بھی پرہیز رکھیں تو بہتر ہے۔

تحویل آفتاب

۲۳؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب صبح ۷ بج کر ۲۴ منٹ پر برج عقرب میں داخل ہوگا

۲۲؍نومبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب دوپہر ۳ بج کر ۳۱ منٹ پر برج قوس میں داخل ہوگا۔

۲۱؍دسمبر ۲۰۱۸ء کو آفتاب رات ۳ بج کر ۵۳ منٹ پر برج جدی میں داخل ہوگا، یہ اوقات دعاؤں کی قبولیت کے اوقات ہیں اپنی اہم ضروریات وخواہشات اپنے رب کے حضور میں پیش کریں، انشاء اللہ دعائیں قبول ہوں گی اور دولت سکون دل سے بھی بہرہ ور ہوں گے۔

منزل شرطین

۲۲؍اکتوبر	دن ۱۲ بج کر ۲۶ منٹ پر
۱۸؍نومبر	رات ۹ بج کر ۲۴ منٹ پر
۱۶؍دسمبر	صبح ۶ بج کر ۱۳ منٹ پر

چاند منزل شرطین میں داخل ہوگا، حروف تہجی کی زکوٰۃ نکالنے والے متوجہ ہوں۔

سیاروں کی رجعت واستقامت

عطارد	۱۷؍اکتوبر	درج برج عقرب حالت استقامت	دوپہر ایک بجکر ۳۰ منٹ
عطارد	۶؍نومبر	در برج قوس حالت استقامت	رات ۱۲ بج کر ۴۹ منٹ
عطارد	۳؍دسمبر	در برج قوس حالت رجعت	دوپہر ایک بج کر ۷ منٹ

حروف تہجی کی زکوٰۃ ادا کرنے والے حضرات روزانہ ایک حرف کو ۴۴۴۴ مرتبہ پڑھیں، اگر باموکل پڑھیں تو افضل ہے۔

اوقات نظرات، عاملین کی سہولت کے لئے (اکتوبر، نومبر، دسمبر ۲۰۱۸ء)

تاریخ	نظرات	کیفیت	وقت
۹؍اکتوبر	قرانِ شمس و عطارد	مکمل	۲۳_۲
۹؍اکتوبر	تربیع زہرہ و زحل	ختم	۵۵_۱۴
۹؍اکتوبر	تربیع مریخ و زحل	شروع	۲۷_۰۰
۱۰؍اکتوبر	قرانِ شمس و عطارد	ختم	۵۴_۱۰
۱۱؍اکتوبر	تربیع مریخ و زحل	مکمل	۷_۱۹
۱۲؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	شروع	۳۹_۱۷
۱۳؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	مکمل	۳۲_۸
۱۳؍اکتوبر	تربیع مریخ و زحل	ختم	۵۷_۱۳
۱۳؍اکتوبر	تسدیس عطارد و زحل	ختم	۲۹_۲۳
۱۵؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	شروع	۳۰_۱۴
۱۶؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	مکمل	۴۳_۱۶
۱۷؍اکتوبر	تسدیس شمس و زحل	ختم	۵۷_۱۸
۱۷؍اکتوبر	قرانِ عطارد و مشتری	شروع	۲۱_۱۱
۱۸؍اکتوبر	قرانِ عطارد و مشتری	مکمل	۲۴_۱۴
۱۹؍اکتوبر	قرانِ عطارد و مشتری	ختم	۳۲_۷
۲۵؍اکتوبر	قرانِ شمس و مشتری	شروع	۵۱_۱۶
۲۶؍اکتوبر	قرانِ شمس و مشتری	مکمل	۳۹_۲۳
۲۸؍اکتوبر	قرانِ شمس و مشتری	ختم	۲۶_۶
۲؍نومبر	تسدیس زہرہ و زحل	شروع	۱۴_۱۷
۳؍نومبر	تسدیس زہرہ و زحل	مکمل	۱_۱۴
۴؍نومبر	تسدیس زہرہ و زحل	ختم	۴۸_۱۰
۱۲؍نومبر	قرانِ زہرہ و مشتری	شروع	۳۸_۱۴
۱۳؍نومبر	قرانِ زہرہ و مشتری	مکمل	۴۵_۱۳
۱۴؍نومبر	قرانِ زہرہ و مشتری	ختم	۵۱_۱۲
۱۶؍نومبر	تسدیس عطارد و مریخ	شروع	۴۷_۷
۱۷؍نومبر	تسدیس عطارد و مریخ	مکمل	۵۴_۱۹
۱۹؍نومبر	تسدیس عطارد و مریخ	ختم	۴۳_۲۰
۲۶؍نومبر	قرانِ عطارد و زحل	شروع	۷_۲۳
۲۸؍نومبر	قرانِ عطارد و زحل	مکمل	۲۸_۱۲
۵؍دسمبر	تسدیس مریخ و زحل	شروع	۳_۴
۶؍دسمبر	تسدیس عطارد و مریخ	شروع	۴۴_۰۰
۶؍دسمبر	قرانِ عطارد و زحل	ختم	۳۵_۱۷
۶؍دسمبر	تسدیس عطارد و مریخ	مکمل	۲۷_۲۱
۷؍دسمبر	تسدیس مریخ و زحل	مکمل	۵۰_۴
۷؍دسمبر	تسدیس عطارد و مریخ	ختم	۴۵_۱۵
۹؍دسمبر	تسدیس مریخ و زحل	ختم	۴۲_۱
۱۲؍دسمبر	قرانِ شمس و عطارد	شروع	۱۹_۲۱
۱۳؍دسمبر	قرانِ شمس و عطارد	مکمل	۱۸_۷
۱۴؍دسمبر	قرانِ شمس و عطارد	ختم	۱۷_۱۷
۱۵؍دسمبر	قرانِ عطارد و زہرہ	شروع	۷_۱۰
۱۵؍دسمبر	قرانِ عطارد و زہرہ	مکمل	۳۸_۱۹
۱۶؍دسمبر	قرانِ عطارد و زہرہ	ختم	۱۸_۵
۲۰؍دسمبر	قرانِ شمس و زحل	شروع	۵۹_۲۳
۲۲؍دسمبر	قرانِ شمس و زحل	مکمل	۳۸_۲
۲۳؍دسمبر	قرانِ شمس و زحل	ختم	۱۷_۵
۲۵؍دسمبر	قرانِ زہرہ و زحل	شروع	۲۲_۲
۲۵؍دسمبر	قرانِ زہرہ و زحل	مکمل	۲۵_۲۳
۲۶؍دسمبر	قرانِ زہرہ و زحل	ختم	۲۷_۲۰

نظرات سے فائدہ اٹھائیں

تسدیس شمس وزحل

اس سعد نظر کی ابتداء ۱۵؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو دن ۲ بجے ہوگی، ۱۶؍اکتوبر کو شام ۴ بجکر ۴۳ منٹ پر یہ نظر پورے شباب پر ہوگی، ۱۷؍اکتوبر کو اس سعد نظر کا وقت شام ۶ بجکر ۵۷ منٹ پر ختم ہوجائے گا۔ اس وقت میں یہ نقش حصول حاجات اور حصول ضروریات کے لئے تیار کر کے اپنے دائیں بازو پر باندھیں اور اس نقش کو ہری روشنائی سے لکھ کر ہرے کپڑے میں پیک کریں، انشاءاللہ زبردست فائدہ محسوس کریں گے۔

نقش یہ ہے۔

۱۶۰۳	۱۶۰۶	۱۶۰۹	۱۵۹۶
۱۶۰۸	۱۵۹۷	۱۶۰۲	۱۶۰۷
۱۵۹۸	۱۶۱۱	۱۶۰۴	۱۶۰۱
۱۶۰۵	۱۶۰۰	۱۵۹۹	۱۶۱۰

تسدیس زہرہ وزحل

اس سعد نظر کی شروعات ۲؍نومبر ۲۰۱۸ شام ۵ بجکر ۱۵ منٹ پر ہوگی، ۳؍نومبر کو یہ نظر مکمل ہوگی، ۴؍نومبر کو صبح ۱۰ بجکر ۴۸ منٹ پر یہ نظر ختم ہوجائے گی۔ برائے محبت اس وقت سورۂ یوسف کا یہ نقش خالی البطن گلاب وزعفران سے لکھیں اور طلاب کے دائیں بازو پر باندھیں، نقش کے درمیان خانہ میں طالب ومطلوب کے نام مع والدہ لکھیں۔

نقش یہ ہے۔

۱۲۵۹۹۴	۳۳۵۹۸۸	۴۱۹۹۸
۲۹۳۹۹۰		۲۰۹۹۹۰
۸۳۹۹۶	۱۶۷۹۹۲	۲۵۱۹۹۲

قران شمس وعطارد

اس نظر کی شروعات ۱۲؍دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۹ بجکر ۱۹ منٹ پر ہوگی، یہ نظر ۱۳؍دسمبر صبح ۷ بجکر ۱۸ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گی، ۱۳؍دسمبر کو شام ۵ بجکر ۱۷ منٹ پر یہ نظر ختم ہوجائے گی، اسی وقت یہ نقش گلاب وزعفران سے لکھیں، یہ نقش ان حضرات وعلماء کے لئے بہت مفید ثابت ہوگا جو کسی امتحان کی تیاری کر رہے ہوں، یہ نقش انٹرویو کی کامیابی حاصل کرنے کے لئے بہت موثر ثابت ہوگا۔ اس نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کر کے طالب کے گلے میں ڈالیں۔ اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کو یہ نقش گلاب وزعفران سے چینی کی پلیٹ پر لکھ کر تازہ پانی سے دھو کر بدھ کو عصر کے بعد پلائیں، انشاءاللہ کند ذہنی سے نجات ملے گی۔

نقش یہ ہے۔

۱۶۲۲	۱۶۲۶	۱۶۲۹	۱۶۱۵
۱۶۲۸	۱۶۱۶	۱۶۲۱	۱۶۲۷
۱۶۱۷	۱۶۳۱	۱۶۲۴	۱۶۲۰
۱۶۲۵	۱۶۱۹	۱۶۱۸	۱۶۳۰

قران عطارد ومشتری

اس قران کی شروعات ۱۷؍اکتوبر ۲۰۱۸ء کو رات ۹ بجکر ۲۱ منٹ پر ہوگی۔ ۱۸؍اکتوبر کو دوپہر ۲ بجکر ۲۲ منٹ پر یہ قران پایہ تکمیل کو پہنچے گا۔ ۱۹؍اکتوبر کو صبح ۷ بجکر ۳۲ منٹ پر یہ ختم ہوجائے گا۔

جو لوگ اچھے روزگار یا اچھی ملازمت کے خواہش مند ہیں یا جو لوگ کھویا ہوا وقار دوبارہ چاہتے ہیں ان کے لئے وقت بہت قیمتی ہے، مندرجہ ذیل نقش کو چاندی کے پترے پر کندہ کرا کر جس کا وزن ۹ گرام ہو اپنے پاس رکھیں، انشاءاللہ زبردست فائدے محسوس کریں گے اور مطلوبہ مقاصد میں کامیابی بہت جلد حاصل ہوگی۔

نقش یہ ہے۔

اللہ لطیف	بعبادہ	یرزق	من یشاء
۳۱۸	۴۰۱	۱۹۶	۸۳
۴۰۰	۳۱۵	۸۶	۱۹۷
۸۵	۱۹۸	۳۹۹	۳۱۶

اس کے بعد مندرجہ ذیل حروف کو اپنے نام کے حروف کے ساتھ امتزاج دیں۔

ال ل ہ ل ط ی ف ب ع ب اد ہ ی ر زق م ن ی ش اء

امتزاج کا طریقہ یہ ہے کہ پہلی سطر میں مذکورہ حروف لکھ دیں، دوسری سطر میں اپنے نام کو الگ الگ حروف میں لکھ دیں۔ تیسری سطر اس طرح بنائیں کہ ایک حرف پہلی سطر کا لیں اور دوسرا حرف دوسری سطر کا لیں، اگر کسی سطر میں حروف زیادہ ہوں تو اخیر میں وہ سب حروف لکھیں۔ اس کے بعد چار چار حروف کے کلمے بنالیں، آخری کلمہ کم یا زیادہ حروف کا بنالیں، پھر ان کلمات کو نقش کے چاروں طرف لکھ دیں، انشاء اللہ اگر ملازمت کی خواہش ہوگی ملازمت ملے گی، اگر اقتدار کی خواہش ہوگی اقتدار ملے گا۔

تسدیس زہرہ ومشتری

یہ نقش تسدیس زہرہ ومشتری کے وقت ان لوگوں کے لئے لکھنا چاہئے جن کا ستارہ مشتری یا زہرہ ہو۔ جن لوگوں کا روزگار ٹھیک نہ چل رہا ہو، ہر کام میں رکاوٹ پڑتی ہو، آمدنی میں اضافہ نہ ہوتا ہو اور عہدے اور منصب میں ترقی نہ ہورہی ہو، اگر کچھ لوگوں کی کوئی خاص مراد ایسی ہو جو پوری نہ ہورہی ہو تو ان کے لئے بھی یہ نقش موثر ثابت ہوگا۔

نقش بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ طالب اپنے نام اور اپنی والدہ کے نام کے اعداد نکلے اور ان میں ۱۱۲ کا اضافہ کرے، پھر حسب قاعدہ نقش تیار کرلے اور اس نقش کو آتشی چال سے پُر کرے، نقش کو باوضو ہوکر پر کرے اور نقش لکھنے کے بعد ۱۸۴ مرتبہ "یا باسط" پڑھ کر اس نقش پر دم کردے، اور نقش کو ہرے کپڑے میں پیک کرکے اپنے دائیں بازو پر باندھ لے، انشاء اللہ حیرت ناک نتائج ظاہر ہوں گے۔

زہرہ مشتری کی تسدیس کی شروعات ۱۵ ستمبر کو رات ایک بج کر ۳۷ منٹ پر ہوگی، ۱۶ ستمبر کو یہ نظر پایہ تکمیل کو پہنچے گی اور ۱۷ ستمبر کو زہرہ، مشتری کی تسدیس رات ۱۲ بجکر ۵۰ منٹ پر ختم ہوجائے گی، ان ہی اوقات میں "یا عزیز" کا نقش خالی البطن بھی بہت موثر ثابت ہوتا ہے، اس نقش کو گلاب وزعفران سے لکھ کر اپنے پاس رکھیں، درمیانی خانہ میں اپنا مقصد لکھیں، یہ نقش حصول حاجات، حصول روزگار، تکمیل خواہشات کے لئے بہت مفید ثابت ہوتا ہے۔

نقش یہ ہے۔

۷	۶۶	۴۱
۳۵		۵۹
۵۲	۲۸	۱۴

قران زہرہ زحل

یہ قران وقت نحس ہے اور جدائی ڈالنے کے لئے موثر ترین وقت مانا گیا ہے، ناجائز تعلقات کو ختم کرنے کے لئے اس نظر سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ اس سال یہ قران ۲۵ دسمبر کو رات ۲ بجکر ۲۲ منٹ پر شروع ہوگا۔ ۲۵ دسمبر کو یہ قران رات ۱۱ بجکر ۲۵ منٹ پر پایہ تکمیل کو پہنچے گا اور ۲۶ دسمبر کو رات ۸ بجکر ۲۷ منٹ پر ختم ہوگا۔

ناجائز تعلقات ختم کرانے کے لئے ایک آسان عمل یہ ہے۔ ایک گول بڑا سا بینگن لیں اور ایک نئی چھری پر ۳۱۳ مرتبہ یہ آیت پڑھ کر چھری پر دم کردیں وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. اس کے بعد مذکورہ اوقات میں اس بینگن کو اس تصور کے ساتھ کاٹیں کہ جس طرح اس بینگن کے دونوں ٹکڑے ایک دوسرے سے جدا ہوگئے ہیں۔ اسی طرح فلاں فلاں کے درمیان جدائی اور دوری واقع ہوجائے۔ اس کے بعد دونوں ٹکڑوں کو دو قبرستان میں دبادیں۔ بینگن کاٹتے وقت دونوں کے نام مع والدہ لیں یا ذہن میں رکھیں، آیت کے آگے پیچھے درود شریف پڑھیں۔ اس عمل کو کرنے والا عمل کے بعد کچھ صدقہ بھی کردے تاکہ اس عمل کی رجعت سے محفوظ رہے۔

☆☆☆

انسان اور شیطان کی کشمکش

اسلم راہی

یوناف اور بیوسا کو لشکر کے بیچوں بیچ آگے بڑھتے ہوئے پتہ چلا کہ بادشاہ سعد ابوکرب اس وقت اپنے خیمے میں موجود ہے لہٰذا یوناف اور بیوسا آگے بڑھے اور اس کے محافظوں سے التماس کی وہ ان کے بادشاہ سعد ابوکرب سے ملنے کے خواہش مند ہیں، محافظ اندر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ واپس یوناف کے پاس آیا اور کہنے لگا۔

''تم اندر چلے جاؤ اور بادشاہ سے مل سکتے ہو'' یوناف بیوسا کو لے کر اندر گیا۔ سعد ابوکرب نے اپنی جگہ سے اٹھ کر یوناف کے ساتھ مصافحہ کیا اور اپنی بائیں طرف ان دونوں کو بیٹھنے کا اشارہ کیا جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو سعد ابوکرب نے ان دونوں کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''اے اجنبیو! تم کون ہو اور کس مقصد کے تحت تم نے مجھ سے ملنے کی خواہش کا ارادہ کیا ہے، اس پر یوناف نے کہا۔

''اے بادشاہ! میرا نام یوناف اور میری اس ساتھی لڑکی کا نام بیوسا ہے، ہم دونوں نیکی کے نمائندے ہیں اور آپ کے پاس یہ تمنا لے کر آئے ہیں کہ آپ کے لشکر میں شامل ہوں اور یہ دیکھیں کہ آپ اپنے لشکر کے ساتھ مغرب کی طرف حملہ آور ہوتے ہوئے کیا کارہائے نمایاں انجام دیتے ہیں۔ اے بادشاہ آپ کے لشکر میں رہتے ہوئے نہ صرف یہ کہ میں آپ کا بہترین مشیر ثابت ہوسکتا ہوں بلکہ جنگ میں حصہ لیتے ہوئے آپ کے کامیاب سالار کا کردار بھی ادا کرسکتا ہوں، آپ صرف ایک دفعہ مجھے آزما کر دیکھیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں آپ کو مایوس نہیں کروں گا اور میں آپ کو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ میں دشمن کے بڑے بڑے سورماؤں کو اپنے سامنے زیر اور چت کر کے رکھ دوں گا۔''

سعد ابوکرب یوناف کا جواب سن کر خوش ہوا اور کہنے لگا۔ ''میں تم دونوں کو اپنے لشکر میں شامل ہونے کی اجازت دیتا ہوں، تمہارے لئے بہترین کھانے اور بہترین رہائش کا انتظام کروں گا اور ضرورت کے وقت میں تمہیں ضرور آزماؤں گا۔'' اس کے ساتھ ہی سعد ابوکرب نے اپنے محافظ کو بلایا اور جب وہ محافظ بھاگا بھاگا وہاں آیا تو اس نے یوناف اور بیوسا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ''ان دونوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ، ان کے لئے ایک صاف ستھرے اور بہترین خیمے کا انتظام کرو، جس میں یہ قیام کرسکیں اور ساتھ ہی ان کے لئے بہترین خوراک کا بھی بندوبست کرو، یہ دونوں لشکر میں ہمارے ساتھ رہیں گے۔'' اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا اپنی جگہ سے اٹھے اور اس محافظ کے ساتھ ہو لئے تھے، دوسرے روز سعد ابوکرب اپنے لشکر کے ساتھ وہاں سے کوچ کر گیا تھا، یوناف اور بیوسا بھی اس کے لشکر میں شامل تھے۔

☆☆☆

آگے بڑھتے ہوئے سعد ابوکرب یثرب حملہ آور ہوا اور اس شہر کو فتح کرنے کے بعد یہاں اپنے بیٹے کو حاکم مقرر کیا اور آگے بڑھ گیا لیکن وہ تھوڑی ہی دور گیا تھا کہ اسے اطلاع ملی کہ اہل یثرب نے اس کے بیٹے کو قتل کر دیا ہے لہٰذا سعد ابوکرب انتہائی غصہ اور خونخواری کی حالت میں واپس پلٹا۔ یثرب کے باہر پہنچ کر وہ خیمہ زن ہوا، وہ چاہتا تھا کہ شہر پر حملہ آور ہو کر اس کی اینٹ سے اینٹ بجادے اور کھجوروں کے پیڑ کاٹنے کے علاوہ لوگوں کو نیست و نابود کر کے رکھ دے، جس روز سعد ابوکرب نے یثرب پر اپنے لشکر کے ساتھ حملہ آور ہونا تھا اس روز شام کے وقت اس کے پہرے داروں نے یہودی علماء کو سعد ابوکرب کے سامنے پیش کیا، جب وہ دونوں یہودی عالم سعد ابوکرب کے سامنے لائے گئے اس وقت یوناف اور اس کے مشیر بھی اس کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ سعد ابوکرب نے ان دونوں یہودی علماء کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''مجھے میرے پہرے داروں نے بتایا ہے کہ تم یہودیت کے اس علاقہ کے سب سے بڑے عالم ہو، تم دونوں اس سلسلہ میں مجھ سے ملنے

کے لئے آئے ہو؟" ابوکرب کے اس سوال پر ان دونوں علماء میں سے ایک نے کہا۔

"اے بادشاہ! میرا نام کعب اور میرے ساتھی کا نام اسد ہے۔ اے بادشاہ ہم نے سنا ہے کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ ہمارے شہر پر حملہ آور ہونے کا ارادہ رکھتا ہے، دیکھ تو اپنے اس مقصد، اپنے اس عزم اور ارادے سے باز رہ اور اگر تو نے ایسا نہ کیا تو تیرے لشکر اور یثرب شہر کے درمیان کوئی نہ کوئی قوت حائل ہو جائے گی، میرا مطلب یہ ہے کہ خداوند عالم اس ساری کائنات کا حاکم اور خالق ہے وہ تجھے اس شہر کی بربادی سے روک دے گا اور ہمیں خدشہ ہے کہ تجھے تیرے لشکر کے ساتھ تباہ و برباد کر کے رکھ دے گا۔" اس پر سعد ابوکرب نے چونک کر کعب سے پوچھا۔

"ایسا کیوں ہوگا؟"

اس پر یہودی عالم کعب پھر کہنے لگا۔ "اے بادشاہ! ایسا اس لئے ہوگا کہ یہ شہر ایک آنے والے نبی کا دارالہجرت ہوگا، وہ اس کائنات پر آخری نبی ہوگا اور مکہ کے قبیلہ قریش میں نمودار ہوگا، یہ یثرب اس نبی کا گھر اور دارالہجرت ہوگا لہٰذا اے بادشاہ اگر تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی تو میں تمہیں تنبیہ کرتا ہوں کہ تو اپنے لشکر کے ساتھ تباہ و برباد ہو کر رہ جائے گا۔" اتنا کہنے کے بعد یہودی عالم رکا اور پھر کہنے لگا۔

"اے بادشاہ! موسیٰ علیہ السلام کی توریت میں اس آنے والے نبی اور اس کے دس ہزار قدسیوں کی بشارت دی گئی، زبور میں بھی اس کی بشارت دی گئی اور زرتشتیوں کے ہاں اسے اسطوط ارینا یعنی تعریف کیا گیا کے نام سے بشارت دی گئی لہٰذا میں دعویٰ کرتا ہوں، اے بادشاہ تو نے اس آنے والے نبی کے دارالہجرت پر حملہ کیا تو تو نیست و نابود ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے کہ وہ پیغمبر رسولوں کا رسول اور خداوند قدوس کا آخری فرستادہ ہوگا لہٰذا تو اپنے اس ارادے سے باز رہ اور یثرب پر حملہ آور نہ ہو۔" یہاں تک کہنے کے بعد وہ عالم خاموش ہو گیا تھا۔

اس یہودی عالم کے ان انکشافات پر سعد ابوکرب کے چہرے پر پریشانی اور فکرمندی کے آثار پھیل گئے تھے، وہ تھوڑی دیر تک بڑی خاموشی اور پریشان کن انداز میں ان یہودی علماء کی طرف دیکھتا رہا، پھر وہ اپنے دائیں طرف بیٹھے یوناف کو مخاطب کر کے پوچھنے لگا۔

"یوناف جب کہ تم نے میرے ساتھ میرے لشکر میں شامل ہو، میں نے تمہیں ایک بہترین اور مخلص جاں نثار ساتھی ہی نہیں بلکہ ایک دانش مند اور فہیم انسان بھی پایا ہے۔ یمن سے اس سرزمین کی طرف سفر کرتے ہوئے تم نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ تم کچھ غیر معمولی اور کچھ مافوق الفطرت قوتوں کے بھی مالک ہو لہٰذا بتاؤ جو کچھ ان یہودی علماء نے مجھے بتایا کہ اس پر مجھے عمل کرنا چاہئے یا نہیں؟

اس پر یوناف نے بھی تھوڑی دیر غور سے ان دونوں یہودی علماء کی طرف دیکھا پھر اس نے ایک جائزہ سعد ابوکرب کا لیا، پھر سوچنے کے سے انداز میں اس کی گردن جھک گئی تھی۔

سعد ابوکرب کے سوال کے جواب میں یوناف گردن جھکائے خاموش بیٹھا ہوا تھا، جب کہ سعد ابوکرب اس کی طرف کسی کو اس صحرا، ویران چٹیل بھوری وادیوں اور سکوت کے بے قرار سمندر کی طرح دیکھے جا رہا تھا، یہی کیفیت کعب اور اسد کی بھی تھی، تھوڑی دیر تک یوناف یوں بھی خاموش رہا پھر گویا اس کے اندر طوفانوں کا ایک خروش اٹھ کھڑا ہوا ہو، اس کے چہرے پر رنگ فطرت اور صبح جمال کی وارفتگی پھیل گئی تھی پھر اس نے آہستہ آہستہ اپنی گردن سیدھی کی اور تیز نگاہوں سے سعد ابوکرب کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

"اے بادشاہ! جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ گلستاں میں بہار آتی ہے یا خزاں جس طرح یہ ایک حقیقت ہے کہ آگ اور پانی کا ملاپ نہیں ہو سکتا اس طرح یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اس سرزمین میں سارے پیغمبروں کے بعد نبی آخرالزماں مبعوث کئے جائیں گے اور جو رسولوں کے رسول ہوں گے اور قیامت تک ان کے بعد کوئی نبی اور رسول مبعوث نہ کیا جائے گا۔ اے بادشاہ اس آخری نبی کے آنے کی بشارتیں ساری آسمانی کتب اور صحائف میں دی گئی ہیں اور اے بادشاہ چاہے تو خوش ہو یا برا مانے میں اس آنے والے رسول پر پہلے سے ہی ایمان لایا ہوا ہوں اور روز اپنے رب کے حضور دعا کرتا ہوں کہ میں اس نئے آنے والے رسول کا زمانہ دیکھ سکوں۔ پس اے بادشاہ! جو کچھ اس کعب اور اسد نے کہا ہے یہ سچ اور حقیقت ہے اور اس میں کسی بھی طرح کا جھوٹ اور کذب شامل نہیں ہے۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف تھوڑی دیر کے لئے رکا پھر وہ سعد ابوکرب کو نصیحت کرنے کے انداز میں کہنے لگا۔

اے بادشاہ! خداوند قدوس اپنی مخلوق پر ایسا مہربان ہے کہ وہ اس کی ہدایت و راہنمائی کے لئے نبی اور رسول مبعوث کرتا ہے تاکہ قیامت کے روز اس سے باز پرس کی جائے تو وہ یہ بہانہ نہ کر سکے کہ اس کی طرف کوئی راہنما نہ بھیجا گیا، جس قوم کی طرف بھی رسول بھیجا جاتا ہے اس پر گویا حجت تمام ہو کر رہ جاتی ہے اور پھر وہ اپنے آپ کو باز پرس سے بچا نہیں سکتی۔ اے بادشاہ! میں نے اپنی زندگی میں ایک طویل دور دیکھا ہے اور میرا یہ مشاہدہ بھی ہے کہ جب بھی کسی قوم کی طرف کوئی نبی بھیجا گیا تو پہلے اس قوم کے ماحول کو قبول دعوت کے لئے نہایت سازگار بنایا گیا، یعنی اسے مصائب اور آفات میں مبتلا کیا گیا، قہر، وبا و ابتلا جنگی شکست یا اس طرح کی ساری مصیبتیں ڈالی گئیں تاکہ اس کے فخر و گھمنڈ اور تکبر سے اکڑی ہوئی گردن ڈھیلی ہو، اس کا غرور، طاقت اور نشہ، دولت ٹوٹ جائے۔ اپنے ذرائع اور وسائل اور اپنی خوبیوں اور قابلیتوں کا اس کا اعتماد شکست ہو جائے اور یہ کہ اسے محسوس ہو جائے کہ اس کے اوپر کوئی اور طاقت بھی ہے جس کے ہاتھ میں اس کی قسمت کی باگیں ہیں، اس طرح اس کے کان نصیحت کے لئے کھل جائیں اور وہ اپنے خدا کے آگے عاجزی کے ساتھ جھک جانے پر آمادہ ہو جائے، پھر جب اس سارے ماحول پر بھی اس کا دل قبول حق کی طرف مائل نہیں ہوتا تو انہیں خوشحالی میں مبتلا کیا جاتا ہے اور یہاں سے اس کی بربادی کی ترغیب شروع ہو جاتی ہے، جب وہ نعمتوں سے مالا مال ہونے لگتا ہے تو اپنے برے دن بھول جاتا ہے اور اس کے رہنما اس کے ذہن میں ترقی کا یہ احمقانہ تصور بٹھاتے ہیں کہ ہلاکت کا اتار چڑھاؤ اور قسمت کا بناؤ کسی حکم کے انتظام میں اخلاقی بنیادوں پر نہیں ہو رہا بلکہ اندھی قوت بھی کبھی اچھے اور کبھی برے دن بھی لاتی رہتی ہے لہٰذا مصائب اور آفات دور کر کے خدا کے آگے رجوع کرنے اور تائب ہونے میں ایک طرح کی نفسی کمزوری ہے اور یہی وہ احمقانہ ذہنیت ہے جس کی بنا پر کسی قوم کو خداوند کی طرف سے عذاب سے دوچار کر کے نیست و نابود کر کے رکھ دیا جاتا ہے، پس اے بادشاہ! جس طرح پہلے رسول مبعوث کئے گئے اس طرح مکہ کی سرزمین میں بھی نبی آخر الزماں کو مبعوث کیا جائے گا اور وہ ہجرت کر کے یثرب کی طرف آئیں گے اور پھر قیامت تک ان کی لائی ہوئی شریعت جاری اور ساری رہے گی۔" یہاں تک کہنے کے بعد یوناف خاموش ہو گیا تھا۔

یوناف کی اس گفتگو کے جواب میں سعد ابوکرب تھوڑی دیر تک خاموش رہ کر ہلکے ہلکے اور دھیمے دھیمے انداز میں مسکراتا رہا پھر وہ یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگا۔" اے یوناف! میں خوش ہوں کہ تم نے مجھ پر سچائی کا اظہار کیا ہے، سنو اگر تم اس رسول پر پہلے سے ہی ایمان لا چکے ہو تو میں بھی آنے والے رسول پر ایمان لانے کا عہد اور اقرار کرتا ہوں اور خداوند سے یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ خداوند اس نبی کو میرے جیتے جی اس سرزمین کی طرف مبعوث کرے۔ اے یوناف! تمہاری اس زمزمہ سیال جیسی گفتگو، رنگین شعاعوں کے ملبوس جیسی حقیقت، سرمدی نغمات کی آبشاروں جیسی اس سچائی نے مجھے بے حد متاثر کیا ہے لہٰذا میں نے عہد کیا ہے کہ میں ان دونوں یہودی علماء یعنی کعب اور اسد کو اپنے ساتھ رکھوں گا تاکہ یہ میرے ساتھ رہ کر دین اور علم کے معاملہ میں میری راہنمائی کر سکیں۔"

اور سنو یوناف! اس سے قبل میں ایک بے بصر انسان تھا، مہیب اور تاریک راستوں پر چلنے والا احساس کہنہ کی شکستہ قبروں کی پیروی کرنے والا تمدن کہنہ اور نظام فرسودہ کا پابند لیکن اس ارض یثرب میں داخل ہونے کے بعد تمہاری گفتگو اور ان دونوں کے انکشافات کے میرے لئے حق آشنائی اور باطل شکنی کا کام کیا ہے، اب میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اندھیروں کے ہجوم سے نکل کر دین کی کی روشن شاہراہوں پر چل پڑا ہوں اور دل کے تراشیدہ صنم خانوں کو مٹا کر میں اب روح کے روشن دریچوں میں زندگی بسر کرنے کے قابل ہو گیا ہوں۔"

اے یوناف! یہ دونوں یہودی علماء کعب اور اسد آج کی بات میرے پڑاؤ میں آرام اور قیام کریں گے اور کل ہم یہاں سے یمن کی طرف واپس کوچ کریں گے۔ میں اس یثرب پر حملہ آور ہونے کا ارادہ ترک کر چکا ہوں، اس لئے کہ یہ میرے آنے والے اس رسول کا دار الہجرت ہوگا جس پر میں ایمان لا چکا ہوں اور سنو، اسی ایمان لانے کی خوشی میں، میں مزید فتوحات کی خاطر شمال اور جنوب کا رخ نہیں کروں گا بلکہ واپس اپنے ملک یمن کی طرف کوچ کروں گا، اب تم لوگ میرے ساتھ آؤ تاکہ اس کعب اور اسد کی رہائش کا بندوبست کیا جائے۔" اس کے ساتھ ہی یوناف اور بیوسا کعب اور اسد اٹھ کر سعد ابوکرب کے ساتھ ہو لئے تھے، دوسرے روز سعد ابوکرب اپنے لشکر کے علاوہ یوناف اور

یوسا، اسد اور کعب کے ساتھ یمن کی طرف روانہ ہو گیا تھا۔

☆☆☆

جس روز سعد ابو کرب نے اپنے لشکر کے ساتھ یثرب سے کوچ کیا، اسی روز عزازیل مکہ کے ایک نواحی قبیلے بنو ہزیل کے ہاں نمودار ہوا اور ایک جگہ لوگوں کو جمع کر کے وہ انہیں مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''سنو لوگو! تم جانتے ہوں گے کہ یمن کا بادشاہ سعد ابو کرب حملہ آور ہو چکا اس نے یثرب فتح کر لیا ہے اور اب وہ مکہ کی طرف آتا ہوا راستے میں آنے والے قبائل کو تباہ کرتا ہوا چلا آ رہا ہے لہٰذا اگر تم اس کے ہاتھوں تباہ ہونے سے بچنا چاہتے ہو تو جس وقت وہ یہاں آئے تم اپنا وفد اس کے پاس روانہ کرو اور سعد ابو کرب کو مکہ میں خدا کے گھر کعبہ پر حملہ آور ہونے کی ترغیب دو۔''

''سنو لوگو! تم چاہتے ہو کہ ماضی میں جس بادشاہ یا حکمران نے بھی کعبہ پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدی کا ارادہ کرنا چاہا یا یہاں سرکشی کا ارادہ کیا وہ برباد ہو کر رہ گیا لہٰذا تم سعد ابو کرب سے مل کر اسے یہ ترغیب دو کہ تم اسے ایسی عمارت کی نشاندہی کرتے ہو جس کے اندر بے شمار خزانے دفن ہیں اور جب وہ پوچھتے کہ وہ عمارت کونسی ہے تو اسے بتانا کہ وہ عمارت مکہ شہر میں کعبہ کی عمارت ہے جس کے اندر صدیوں پرانے دفینے موجود ہیں، لہٰذا تمہاری باتوں میں آ کر جب وہ کعبہ مکرمہ پر حملہ آور ہوگا تو وہ تباہ اور برباد ہو کر رہ جائے گا اور اس طرح تمہاری جان چھوٹ جائے گی۔''

لوگوں نے عزازیل کی اس گفتگو کو بے حد پسند کیا اور جب عزازیل نے یہ اندازہ لگایا کہ لوگ اس کی بات ماننے کے لئے متفق اور متحد ہو گئے ہیں تو وہ وہاں سے کوچ کر گیا تھا۔

جب سعد ابو کرب اپنے لشکر کے ساتھ بنو ہزیل کے پاس سے گزرنے لگا تو بنی ہزیل کا ایک وفد اس کی خدمت میں حاضر ہوا انہیں دیکھ کر سعد ابو کرب نے اپنے لشکر کو روک دیا تاکہ وہ بنی ہزیل کے وفد سے گفتگو کر سکے، اس وفد کے سرکردہ نے بادشاہ کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے بادشاہ! ہم آپ کو ایک چھپا ہوا خزانہ بتاتے ہیں جس میں موتی، زمرد، یاقوت اور سونا چاندی بکثرت موجود ہیں، ان سرزمینوں سے جو بادشاہ گزرے ہیں وہ اسے پانے سے غافل رہے ہیں۔'' اس پر سعد ابو کرب نے بڑی بے چینی اور بڑی جستجو میں بنی ہزیل کے روز کو مخاطب کر کے پوچھا۔

''بتاؤ وہ کونسی جگہ ہے جہاں یہ خزانہ دفن ہے، جس سے پہلے دور میں گزرنے والے بادشاہ غافل رہے ہیں؟'' اس پر بنی ہزیل کا ایک فرد کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! مکہ شہر میں ایک گھر ہے جسے لوگ حرم مقدس کہہ کر پکارتے ہیں وہاں کے لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں اور اس کے پاس عبادت کرنے کے ساتھ ساتھ دعائیں کرتے اس گھر میں وہ خزانے دفن ہیں جن کی ہم آپ کو نشاندہی کر چکے ہیں۔'' بنی ہزیل کے وفد کی گفتگو سن کر سعد ابو کرب، کعب اور اسد کی طرف متوجہ ہوا اور انہیں مخاطب کر کے ان سے پوچھا۔

''تم دونوں کا اس معاملے میں کیا خیال ہے؟''

اس پر کعب بادشاہ کو مخاطب کر کے کہنے لگا۔ ''اے بادشاہ تم ہرگز اس گھر پر حملہ آور ہونے کی کوشش نہ کرنا۔ ان لوگوں نے تجھے برباد کر دینے کی کوشش کی ہے، ہم اس گھر کے سوا کوئی اور گھر نہیں جانتے جو اللہ نے اس زمین پر اپنے لئے بنوایا ہو اگر تو نے ویسا ہی کیا جیسا بنی ہزیل کے لوگوں نے تجھے بتایا ہے کہ تو تیرے ساتھ جو لوگ بھی اس کام میں حصہ لیں گے برباد ہو کر رہ جائیں گے اس لئے کہ ماضی میں جس نے بھی اس شہر پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی یا بدکاری یا سرکشی و بے راہ روی کا راستہ اختیار کیا، اے بادشاہ وہ برباد اور نیست و نابود ہو کر رہ گیا۔'' اس پر سعد ابو کرب نے پوچھا۔

''پھر تم دونوں مجھے اس سلسلہ میں کیا مشورہ دیتے ہو کہ میں اس گھر کے پاس جاؤں تو کیا کروں؟''

اس پر کعب کہنے لگا۔ ''اے بادشاہ! اس گھر کے پاس لوگ جو کچھ کرتے ہیں تو بھی ایسا ہی کر، اس کا طواف کر، اس کی تعظیم اور تکریم کر، اس کے پاس اپنا سر منڈوا اور جب تک تو اس کے پاس رہے اپنے اوپر خدا کا خوف طاری رکھ۔'' اس پر سعد ابو کرب نے دریافت کیا۔

تم خود یہودی اس طرح کیوں نہیں کرتے؟'' اس پر کعب کہنے لگا۔ (باقی آئندہ)

☆☆☆

☆ خدائے رزاق ہر پرندے کو روزی دیتا ہے لیکن ان کے گھونسلے میں نہیں پھینکتا۔

خیال ہماری زندگی میں بہت اہمیت رکھتے ہیں۔ دلکش اور خوبصورت خیالات چہرے میں خوشنما خطوط پیدا کردیتے ہیں جب کہ منفی خیالات انسان کے چہرے سے دلکشی ختم کرکے اسے بے رونق بنا دیتے ہیں۔ ہر انسان کے علم میں یہ بات ہونی چاہئے کہ حسن دراصل اس کے اندر سے پیدا ہوتا ہے۔ ایک مرتبہ انگلستان کے سابق وزیر اعظم ڈزرئیلی نے کہا تھا کہ ''زندگی اتنی مختصر ہے کہ حقیر نہیں ہوسکتی'' ہم اس بات کو سمجھنے کی بجائے معمولی باتوں پر پریشان رہتے ہیں۔ خود کو غم اور فکر میں مبتلا رکھتے ہیں اور اس طرح اپنی زندگی کے بہت قیمتی لمحات کو فکروں میں رہ کر ضائع کردیتے ہیں اگر آپ اپنے خیالات کو بدل لیں تو آپ کی پوری زندگی بدل سکتی ہے۔

جن خواتین کی طبیعت میں اداسی اور چڑچڑاپن کا عنصر زیادہ ہوتا ہے ان کے چہرے اکثر بے رونق نظر آتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کی جلد اور آنکھوں کی چمک ماند پڑنے لگتی ہے۔

ایسی خواتین جو ہمیشہ مشکلات کا سامنا مسکراتے ہوئے کرتی ہیں ان کے چہرے پر عجیب سی دلکشی ہوتی ہے جو ہر دیکھنے والے کو کچھ لمحوں کے لئے مسحور کردیتی ہے۔

خواتین میں چڑچڑاپن کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ خود کو محدود رکھتی ہیں۔ کھانا پکانا، بچوں کی تیاری کرنا، گھر کی صفائی۔ یہ وہ امور ہیں جن کو خواتین نے اپنے حواس پر طاری کیا ہوتا ہے۔ اس لئے یہ ذمہ داریاں ان کے لئے مصیبت بن جاتی ہیں۔ اگر وہ ان کاموں کو خوش دلی سے کریں تو کبھی ان سے اکتائیں نہ، بلکہ یہ کام جلد بھی ختم کرلیں۔ دوسری بات خواتین میں پریشان ہونے کی عادت ہوتی ہے۔ جو خواتین ہر بات کے منفی پہلو پر زور دیتی ہیں یا پھر ہر ایک پر تنقید کرتی رہتی ہیں ان میں قوت برداشت کم ہوجاتی ہے اور وہ جلد غصہ کرنے لگتی ہیں۔ کبھی کام والی پر غصہ کبھی بچوں پر غصہ کبھی پڑوسیوں پر غصہ!

ایمان، محبت اور نرم دلی ہی تو حسن کے ارکان ثلاثہ ہیں۔ اگر آپ چاہتی ہیں کہ آپ کا چہرہ جلد کی بیماریوں سے محفوظ رہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ خود کو ذہنی تناؤ سے دور رکھیں۔ اب آپ سوچ رہی ہوں گی کہ یہ کیسے ممکن ہے؟ تو جناب یہ ممکن ہے۔ مندرجہ ذیل باتوں پر عمل کریں:

☆ باوضو رہیں اور عبادت میں دل لگائیں آپ کی اداسی خود بخود دور ہوجائے گی۔

☆ بلاوجہ پریشان ہونا چھوڑ دیں، پرسکون رہیں۔

☆ دوسروں کی بات کو سمجھنے کی عادت ڈالیں اور دوسروں کے کام کی تعریف کیا کریں۔

☆ غصے پر قابو پائیں، جب غصہ آئے تو پانی پی لیا کریں۔

☆ خود کو زیادہ سے زیادہ مصروف رکھنے کی کوشش کریں۔ لیکن آرام کا وقفہ بھی ضرور رکھیں۔

☆ فارغ اوقات میں بیٹھے رہنے یا دل نہ چاہتے ہوئے بھی ٹی وی دیکھنے کی بجائے اپنی پسند کا کام کریں مثلاً سلائی، پینٹنگ، مطالعہ، کوکنگ وغیرہ۔

☆ لوگوں پر تنقید کرنے کی عادت چھوڑ دیں۔

☆ ہلکی پھلکی ورزش کریں۔

☆ اپنے لئے وقت نکالیں، یعنی اپنی صحت اور خوبصورتی کا خیال رکھیں۔

☆ رشتہ داروں اور سہیلیوں سے بات چیت کرتی رہا کریں۔

حیدرآباد والوں کے لئے خوشخبری

محسن ملت حضرت مولانا حسن الہاشمی صاحب

(ایڈیٹر ماھنامہ طلسماتی دنیا)

محمد اجمل مفتاحی

۱۷/نومبر ۲۰۱۸ء سے ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء تک

مولانا کا قیام ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء تک رہے گا

حیدرآباد میں مقیم رہیں گے، مولانا کا یہ سفر روحانی خدمات کی وجہ سے ہورہا ہے۔ شاگرد بننے کی خواہش رکھنے والے حضرات بھی رجوع کریں۔ جو حضرات مولانا سے ملاقات کرنا چاہیں وہ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور شام ۵ بجے سے رات ۹ بجے تک تشریف لائیں۔

واضح رہے کہ اس دوران جمعہ کی چھٹی رہے گی، اس لئے جمعہ کے دن آنے کی زحمت گوارہ نہ کریں، بہتر ہوگا کہ آنے سے پہلے فون کرلیں۔

خواہش منداور ضرورت مند حضرات اس فون پر رابطہ کریں۔

فون نمبر: 09557163897,9396333123

اعلان کنندہ

انتظامیہ ہاشمی روحانی مرکز (رجسٹرڈ)

TILISMATI DUNYA(MONTHLY)
ABULMALI,DEOBAND 247554(U.P)
ISSUE October 2018
R.N.I.66796/92,RNP/SHN/61,2018-20
POSTING DATE 25-26-BEFORE EVERY MONTH

مطبوعات مکتبہ روحانی دنیا و خصوصی نمبرات

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العاملین 150/-	کشکولِ عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	اعداد بولتے ہیں 150/-
علم الاعداد 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت وافادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت 60/-	آیت الکرسی کی عظمت وافادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت وافادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت وافادیت 60/-
مجموعۂ آیاتِ قرآنی 20/-	اعمالِ ناسوتی 20/-	اعمالِ حزب البحر 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	اعداد کی دنیا 55/-	تعلقات اعداد 40/-	اذانِ بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراضِ جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمالِ شر نمبر 90/-	درود وسلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
روحانی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت نمبر 110/-

Maktaba Roohani Dunya

ماہنامہ

دیوبند

طلسماتی دُنیا

نومبر، دسمبر ۲۰۱۸ء

ایک خوفناک آپ بیتی

مشکلات سے نجات پانے کے طریقے

عورتیں کیسے شوہر کو پسند کرتی ہیں

کمزور دل والے لوگ یہ آپ بیتی نہ پڑھیں۔ ہمارا مشورہ

لوگوں کو مسخر کرنے کا گُر

RS.30/=

عارف ہاشمی
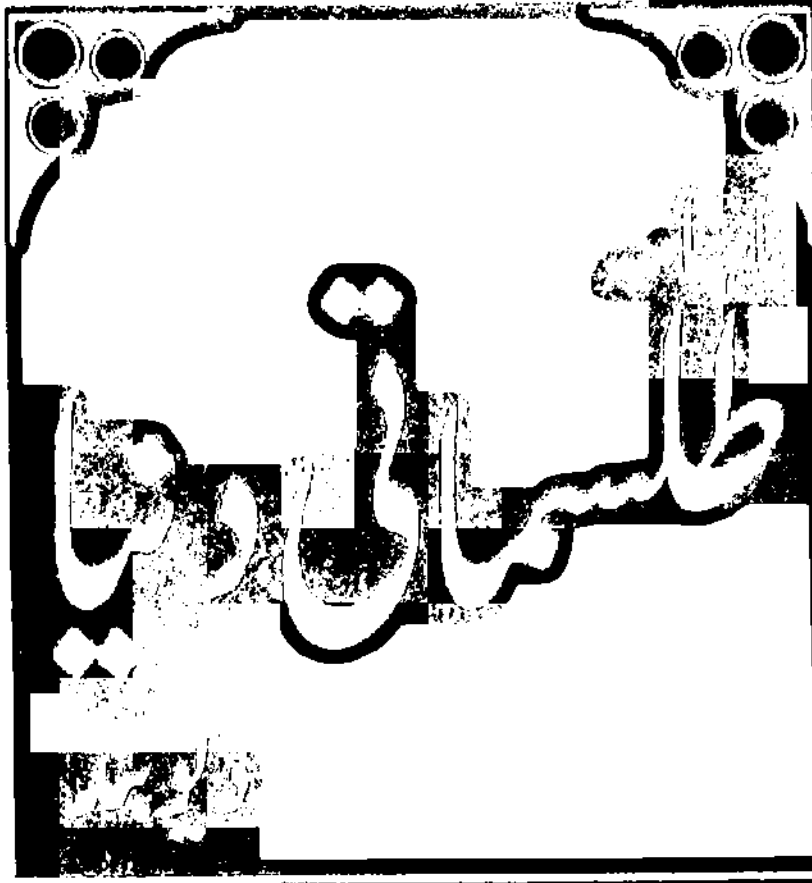
جلد نمبر ۲۵

شمارہ ۱۱-۱۲

نومبر/دسمبر ۲۰۱۸

سالانہ زرتعاون ۳۵۰ روپے سادہ ڈاک سے

فی شمارہ ۳۰ روپے

پاکستان سے
زرتعاون سالانہ
2000 روپے انڈین

اور ممالک سے
سالانہ زرتعاون
2300 سو روپے انڈین

دل میں تو ضعف عقیدت کو کبھی راہ نہ دے
کچھ نہیں بچ سکتا اگر اللہ نہ دے

یہ رسالہ دین حق کا ترجمان ہے۔ یہ کسی ایک مسلک کی وکالت نہیں کرتا۔

موبائل 09358002992

موبائل 09756726786

فون نمبر: 01336-224455
E-mail : hrmarkaz19@gmail.com

انتباہ

طلسماتی دنیا سے متعلق متنازعہ امور میں مقدمہ کی سماعت کا حق صرف دیوبند ہی کی عدالت کو ہوگا۔

(منیجر)

کمپوزنگ:
(عمر الٰہی، راشد قیصر)
ہاشمی کمپیوٹر
فون 08791792793

بینک ڈرافٹ صرف
"TILISMATI DUNYA"
کے نام سے بنوائیں

اطلاع عام

اس رسالہ میں جو کچھ بھی شائع ہوتا ہے وہ ہاشمی روحانی مرکز کی دریافت ہے اس کے کسی کلی یا جزوی مضمون کو شائع کرنے سے پہلے ہاشمی روحانی مرکز سے اجازت لینا ضروری ہے، اس رسالے میں جو تحریریں ایڈیٹر سے منسوب ہیں وہ ماہنامہ 'طلسماتی دنیا' کی ملک ہیں اس کے کل یا جز کو چھاپنے سے پہلے ایڈیٹر سے اجازت حاصل کرنا ضروری ہے خلاف ورزی کرنیوالے کے خلاف قانونی کارروائی کی جاسکتی ہے۔ (منیجر)

پتہ: **ہاشمی روحانی مرکز**
محلہ ابوالمعالی، دیوبند 247554

ہم اور ہمارا ادارہ
مجرمین قانون، ملک اور اسلام کے غداروں سے اعلان بیزاری کرتے ہیں

TILISMATI DUNYA (Monthly)
HASHMI ROOHANI MARKAZ
MOHALLA, ABUL MALI DEOBAND 247554

پرنٹر پبلشر زینب ناہید عثمانی نے شعیب آفسیٹ پریس، دہلی سے چھپوا کر ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند سے شائع کیا۔

Printer Publisher Zenab Naheed Usmani Shoaib Offset Press Delhi
Hashmi Roohani Markaz, Abul Mali, Deoband (U. P.)

کیا اور کہاں

☆☆☆

بقلم خاص

ہمارے ملک کی بربادیوں کا [illegible]

آپ سن بھی رہے ہوں گے اور دیکھ بھی رہے ہوں گے کہ ہمارا ملک اب تیزی کے ساتھ مغربی تہذیب کی طرف بڑھ رہا ہے اور افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم خود مغربی طور طریقوں کو اختیار کر رہے ہیں اور ان طریقوں کو وقت کی ضرورت اور نئے دور کا تقاضہ سمجھ رہے ہیں اور اپنی تقریبات میں ان طور طریقوں کو اہمیت دے رہے ہیں اور اس حدیث رسول کو یکسر نظر انداز کر چکے ہیں جس قوم نے جس قوم کی مشابہت اختیار کی اس کا حشر اسی قوم کے ساتھ ہوگا

بیٹھ کر کھانا اور پانی پینا سنت ہے، مسلمانوں کی تقریبات میں بیٹھ کر ہی کھانا کھلایا جاتا تھا، اس کے بعد جب میز کرسیوں پر کھانے کا سلسلہ شروع ہوا تو مسلمانوں کی اکثریت نے اس طریقہ کو پسند نہیں کیا اور عملاً اس کی مخالفت کی اور آج کی صورتِ حال یہ ہے کہ مسلمانوں کی تقریبات میں لوگ کھڑے ہو کر کھانا کھا رہے ہیں اور انہیں قطعاً اس بات کا احساس نہیں ہے کہ یہ طریقہ سنتِ رسولؐ کے سراسر خلاف ہے اور اس میں کھانے کی توہین بھی ہے اور کھانے کی بربادی بھی۔ اس طریقہ میں مہمانوں کی دُرگت بنتی ہے اور انہیں وہ عزت حاصل نہیں ہوتی جس کے وہ بجا طور پر حق دار ہوتے ہیں۔ اس طرح بڑی بڑی تقریبوں میں مہمان خود ہی اپنی پلیٹ اپنے ہاتھ میں اٹھائے ڈشوں میں جھانکتے پھرتے ہیں اور فقیروں کی طرح کھانا وصول کرنے میں لگے رہتے ہیں جو ایک طرح کی بے ادبی ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ اب نازیبا طریقہ نہ صرف مسلمانوں میں بلکہ علماء اور صلحاء میں بھی رائج ہو گیا ہے۔

ہمارا ملک بہت تیزی کے ساتھ مغربی تہذیب کی طرف بڑھ رہا ہے۔ جو افعال اخلاقِ عامہ کے خلاف تھے اب انہیں قانونی جواز حاصل ہو رہا ہے، مرد سے مرد کا ناجائز تعلق ایک شرمناک قسم کا گناہ سمجھا جاتا تھا، اسے عملِ قوم لوط سے تعبیر کیا جاتا تھا، اس عمل کی وجہ سے قوم لوط پر زبردست قسم کا عذاب بھی آیا تھا اور پوری قوم زمین میں دھنسا دی گئی تھی۔ یہ طریقہ مغربی ممالک میں برابر زور پکڑ رہا تھا اور اب ہمارے ملک کی کئی عدالتوں نے اس کو جائز قرار دیدیا ہے۔ اب کوئی بھی مرد کسی بھی مرد سے اپنے ازدواجی تعلقات قائم کر سکتا ہے اور دو مرد قانونی طور پر میاں بیوی کی سی زندگی گزار سکتے ہیں اور اس طرح کے ناجائز تعلقات کو قانون کی سرپرستی حاصل ہوگی۔

ابھی حال میں ہندوستان کی ایک بڑی عدالت نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ کسی بھی شادی شدہ عورت کے تعلقات اگر کسی مرد سے ہوں گے تو قانوناً ان پر انگلی اٹھانے کا حق نہیں ہوگا۔ اس طرح کے تعلقات پر تنقید کرنا یا ان کے خلاف کوئی آواز اٹھانا ان کی فطری آزادی میں خلل ڈالنے کے برابر ہوگا۔ اس فیصلے کے بعد اکثر لوگوں میں ناجائز تعلقات کی ریل پیل شروع ہو جائے گی اور اس کے بعد کون محفوظ رہے گا اور جو بچے خاندانوں میں پیدا ہوں گے ان کے بارے میں یہ یقین کیسے ہوگا کہ ان بچوں کا باپ کون ہے؟

ہمارا ملک بھی مغربی ممالک کے اُن طریقوں کو اپنانے کی روش اختیار کر رہا ہے اور آہستہ آہستہ اُس شرم و حیا سے چھٹکارہ حاصل کر رہا ہے جو ہزاروں گناہوں سے انسانوں کو محفوظ رکھتی ہے۔ آگے آگے دیکھئے کیا ہوتا ہے اور تہذیب و ترقی کے حمام میں ہمارے تنوں پر کتنا لباس باقی رہ جاتا ہے؟ یہ بات تو اظہر من الشمس ہو چکی ہے کہ اب وہ ہی گناہوں سے بچ سکتا ہے جو گناہ کو گناہ سمجھے اور گناہوں سے اس طرح بھاگے جس طرح انسان زہریلے جانوروں سے دور بھاگتا ہے۔

علماء کے لئے ضروری ہے کہ وہ نمازیوں کو مسائل سے واقف کرائیں اور انہیں فضائل کی بھول بھلیوں سے نکال کر دین و شریعت کی اُس چوکھٹ تک پہنچائیں جس کی پاسداری علماء حق کر رہے ہیں اور جس کے بغیر دعوتِ حق اور دین اسلام کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔ اگر ہم ان ناگفتہ بہ حالات میں بھی غافل رہے اور ہم نے ہوش کے ناخن نہیں لئے تو ہمیں ناقابلِ تلافی نقصان سے دوچار ہونا پڑے گا اور احتسابِ آخرت سے بچنا بھی ممکن نہیں ہوگا۔

(۱) دانائی کا سرچشمہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ (جامع صغیر، الحکیم)

(۲) اپنے علم کے مطابق اللہ تعالیٰ سے تقویٰ حاصل کرو۔

(بخاری شریف، وترمذی)

(۳) سختی اور آسانی دونوں حالتوں میں اللہ تعالیٰ سے ہی رجوع کرو۔ (جامع صغیر)

(۴) تم خدا سے ڈرو، آپس میں صلح وصفائی سے رہو کیوں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے درمیان قیامت کے دن صلح صفائی کرائے گا۔

(جامع صغیر، مسند احمد، حاکم)

(۵) جہاں بھی رہو اللہ تعالیٰ سے تقویٰ اختیار کرو اور اگر کبھی برائی کا ارتکاب ہو جائے تو اس کے بعد اچھائی کر دو تا کہ اس کو ختم کر دے اور لوگوں سے اچھے اخلاق سے پیش آؤ۔ (ترمذی)

(٦) کھانا کھا کر شکر کرنے والا ایسے اجر کا مستحق ہے جیسا کہ صبر کرنے والا روزے دار۔ (مسند احمد)

(۷) دنیا کی بے رغبتی، دل اور بدن کو آرام اور راحت پہنچاتی ہے اور دنیا کی طلب دل اور بدن کو بے آرامی پہنچاتی ہے۔ (طبرانی، بیہقی)

(۸) آپس میں ایک دوسرے کے لئے یہ الفاظ استعمال نہ کرو، ملعون یا خدا کی لعنت، خدا کا غضب یا خدا کی مار، دوزخی یا جہنمی۔ (ترمذی)

☆ مت چنو ایسا پھول جو خوبصورت ہو مگر اس میں خوشبو نہ ہو۔

☆ دوسروں کے چراغ سے روشنی لینے والے ہمیشہ اندھیرے میں ہی رہتے ہیں۔

☆ راستے کی ویرانی اور جلتی دھوپ سے ڈرنے والے منزل تک نہیں پہنچتے۔

چار باتوں کی فکر

حضرت ابراہیم ادھمؒ سے کسی نے عرض کیا۔ ''اگر آپ کسی وقت تشریف رکھا کریں تو ہم آپ کی خدمت میں حاضر ہو جایا کریں کہ کچھ ارشادات سنیں۔''

انہوں نے فرمایا۔ ''مجھے چار کام اس وقت درپیش ہیں، ان میں مشغول ہوں ان سے فراغت پر یہ ہو سکتا ہے۔

(۱) جب ازل میں عہد لیا گیا تو حق تعالیٰ شانہ نے ایک فریق کے متعلق فرمایا تھا کہ جنتی ہیں اور دوسرے کو فرمایا تھا کہ دوزخی ہیں۔ مجھے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ نہ معلوم میں کن میں ہوں۔

(۲) جب بچہ ماں کے پیٹ میں پرورش پانا شروع کرتا ہے تو اس وقت ایک فرشتہ جو اس نطفہ پر مقرر رہتا ہے، حق تعالیٰ شانہ سے پوچھتا ہے کہ اس کو سعید لکھوں یا بدبخت، مجھے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ نہ معلوم مجھے کیا لکھا گیا ہے۔

(۳) جب فرشتہ آدمی کی روح قبض کرتا ہے تو پوچھتا ہے کہ اس کی روح کو مسلمانوں کی روح میں رکھوں یا غیر مسلموں کی، نہ معلوم اس فرشتے کو میرے متعلق کیا جواب ملے گا۔

(۴) قیامت میں حکم ہوگا، آج مجرموں کو فرمانبرداروں سے الگ کر دو، مجھے یہ فکر رہتی ہے نہ معلوم میرا شمار کس فریق میں ہوگا، جب ان

چاروں فکروں سے امن نصیب ہو جائے۔ اس وقت دوستوں سے بے فکری سے باتیں کرنے کا وقت مل سکتا ہے۔ اب تو ہر وقت ان فکروں میں رہتا ہوں۔ کہاں اطمینان سے بیٹھ سکتا ہوں۔

☆ زندگی کے دشوار گزار راستے عورت کی رفاقت کے بغیر تہہ نہیں ہو سکتے۔

☆ انسان آنسوؤں اور مسکراہٹوں کے درمیان لٹکتا ہوا پینڈولم ہے۔

☆ محفل میں اپنی خامیاں بیان مت کیجئے آپ کے جاتے ہی یہ کام ہو جائے گا۔

☆ دوستی تو ایک اعلیٰ وارفع اور پرخلوص جذبہ ہے جو سمیٹے تو دل میں چھپ جائے، پھیلے تو کائنات کی وسعتوں سے بھی باہر نکل جائے۔ دوستی کی روشنی تو بڑی پاکیزہ ہوتی ہے، یہ اجالے تو بڑے مقدس ہوتے ہیں، ان کو مقید نہیں کیا جا سکتا۔

☆ رشتے اپنائیت کے ہوں یا خلوص کے اتنے ہی نازک ہوتے ہیں جتنے کہ آبگینے، ذرا سی ٹھیس لگی تو ٹوٹ گئے بدگمانی نے سر اُبھارا تو چکنا چور ہو گئے، پھر ان پر فخر کیسا، اعتماد کیسا، کیسا مان۔

☆ انسان کا کردار اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کس نشے سے خوش ہے۔

☆ بے وقوف اپنے باپ کی صلاح کو حقارت سے دیکھتا ہے لیکن جو نصیحت سنتا ہے عقل مند ہوتا ہے۔

☆ آنکھوں پر رنگین شیشے لگانے سے دنیا رنگین نہیں ہو جاتی۔

☆ پرانی قبر کو کھود کر کیا یہ بتایا جا سکتا ہے کہ اس میں دفن شخص اپنی زندگی میں بادشاہ تھا یا فقیر۔

☆ زندگی کا کوئی مقصد بنا لو، پھر اپنی ساری طاقت اس کے حصول پر لگا دو تم ضرور کامیاب ہو گے۔

☆ راز کو راز میں رکھنا عقلمندی ہے لیکن یہ امید رکھنا کہ دوسرے بھی اس کو راز میں رکھیں گے، سب سے بڑی بے وقوفی ہے۔

☆ سیدھی اور صاف بات کرنے سے نقصان تھوڑا مگر فائدہ زیادہ ہوتا ہے۔

☆ اپنے دوست کو ایسا تحفہ بھیجیے جس سے دو چیزیں واضح ہوں، ایک خلوص دوسرا آپ کا ذوق۔

☆ کسی پتھر دل سے محبت نہ کرو یہ نہ ہو کہ اس کے موم ہونے تک تم خود پتھر ہو جاؤ۔

☆ ظلم کا احساس اگر دل میں جاگ اٹھے تو ہر سانس عذاب ہو جاتی ہے زندگی زندگی نہیں رہتی درد بن جاتی ہے۔

☆ زندگی ایک ایسا کھیل ہے جس میں آپ جیت نہیں سکتے، پوری طرح ہار بھی نہیں سکتے اور یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ ہم نہیں کھیلتے۔

☆ محبت تاریک جنگل کی طرح ہوتی ہے ایک بار اس کے اندر چلے جاؤ تو پھر یہ باہر آنے نہیں دیتی باہر آ بھی جاؤ تو آنکھیں جنگل کی تاریکی کی اتنی عادی ہو جاتی ہیں کہ روشنی میں کچھ بھی نہیں دیکھ سکتے وہ بھی نہیں جو بالکل صاف واضح اور روشن ہوتا ہے۔

☆ آج کا کام کل پر نہ چھوڑو۔

ا کا ادب اور بچوں پر شفقت کر

بچاہو کہ تمہا مرنے کے بعد لوگ تم کو بھول نہ جائیں تو کچھ ۔۔ لکھو جو پڑھی جائیں یا ایسا کام کرو جو لکھنے کے قابل ہو۔

☆ برائی سے بچنے کا نام نیکی نہیں بلکہ نیکی یہ ہے کہ برائی کی خواہش ہی دل میں پیدا نہ ہو

☆ جن لوگوں کے ذہن میں اچھے خیالات آباد ہیں وہ کبھی تنہا نہیں ہوتے۔

☆ اگر جدوجہد کرتے ہوئے کامیابی کو صرف خدا کے حوالے کروگے تو لوگوں سے بے پرواہو جاؤ گے، یہی حقیقی استغفار ہے۔

☆ بہترین کلام وہ ہے جس میں سننے والے کو ملال اور اس پر بوجھ نہ ہو۔

☆ جب کسی احسان کا بدلہ ادا کرنے سے تیرے ہاتھ قاصر ہوں تو زبان سے اس کا شکریہ ضرور ادا کریں۔

قول
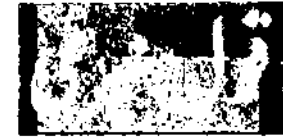
☆ اچھے دوست کو کبھی نہ آزماؤ شاید وہ کسی مجبوری کی وجہ سے آپ کی آزمائش پر پورا نہ اتر سکے۔

☆ دوست سو بھی کم جب کہ دشمن ایک بھی زیادہ ہوتا ہے۔

☆ محنت نہ کرنا محتاجی کا باعث ہے۔ (حکیم لقمانؒ)

☆ قرض لینے اور دینے سے پیسہ اور دوست دونوں ضائع ہوجاتے ہیں۔ (شیکسپیئر)

میری ڈائری سے

☆ مایوسی ناکام ہونے سے پہلے ہی ناکام کردیتی ہے۔

☆ دشمنی اگر اچھی مصلحت سے بھی ختم نہ ہو تو پھر اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے جنگ کے لئے ہر وقت تیار رہو۔

☆ زمانہ سے رابطہ ذرا ہوش وحواس قائم کرکے رکھئے گا کل کو اپنی ناکامی کا ذمہ دار زمانہ کو مت ٹھہرائیے گا۔

☆ اس فکر میں وقت ضائع مت کرو کہ کیا ہوگا، بلکہ اس بات کی فکر کرو کیا کیا ہوگا۔

☆ بڑوں کی فرمانبرداری میں ذرا مشکل تو ہے لیکن مقام بہت بڑا ہے۔

☆ علم ایک ایسے جلتے ہوئے چراغ کی مانند ہے جو تند ہواؤں اور طوفانوں کے باوجود جلتا رہتا ہے۔

☆ جو پھول جلدی کھلتے ہیں وہ جلدی مرجھا بھی جاتے ہیں۔

☆ مظلوم کی پکار سے بچو اس لئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے، اللہ کسی صاحب حق کو اس کے حق سے محروم نہیں رکھتا۔

☆ انسان کی سب سے بڑی خوبی کبھی نہ گرنے میں نہیں بلکہ گرکر اٹھنے میں ہے۔

☆ صرف گمراہ انسان ہی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوگا، نیک بندے مایوس کن حالات میں بھی پرامید رہتے ہیں۔

☆ جولوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کے مال کھاتے ہیں، درحقیقت وہ اپنے پیٹ آگ سے بھرتے ہیں اور وہ ضرور جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔

بڑی نادانیاں

☆ اپنے ماں باپ کی خدمت نہ کرنا اور اپنی اولاد سے اس کی توقع رکھنا۔

☆ بیماری میں بدپرہیزی کے ساتھ تندرستی کی توقع رکھنا۔

☆ جوکام اپنے سے نہ ہوسکے، سب کے لئے ناممکن سمجھنا۔

☆ بے کاری میں آئندہ کے لئے خیالی پلاؤ پکانا اور خوش ہونا۔

☆ تمام انسانوں کو اپنے خیال پر لگانے کی کوشش کرنا۔

☆ اپنے آپ کو سب سے زیادہ عقل مند اور لائق سمجھنا۔

☆ تمام نوجوانوں کو تجربہ کار خیال کرنا سب سے بڑی غلطیاں ہیں ان سے بچئے۔

☆ زندگی کے ہر قدم پر پھول بکھیرتے جاؤ ایک دن ہرا بھرا باغ تمہیں مل کر رہے گا۔

☆ اچھا دوست قدرت کا بہترین عطیہ ہے۔

...کر چمکتی ہے۔

...پتھر کو بھی کاٹ سکتا ہے

...جاتا ہے مشکل سے نہیں۔

...ہے۔

...واپس نہیں ...تیں۔

...سے نکلی ہوئی بات اور گزرا ہوا وقت۔

...میانہ روی اختیار ...تے ہیں، کسی کے محتاج نہیں ہوتے۔

...تعالیٰ جب ...کو بہترین سے نوازتا ہے تو بدترین سے
...ارتا ہے، اسے آزماتا ہے کہ آیا وہ اس قابل بہترین کے قابل ہے۔
...ن اس پرندے کا نہیں ہوتا جس کے پر بڑے ہوں، بلکہ
آسمان ...کا ہوتا ہے جس میں قوت پرواز ہو۔

ایک بار حضرت سلمانؓ بیمار تھے تو حضرت سعدؓ عیادت کے لئے تشریف لائے، ان کو دیکھ کر حضرت سلمانؓ رونے لگے، معلوم کیا۔ ''کیوں ...رہے ہو؟ آپ سے تو آخری وقت تک رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خوش رہے ہیں۔'' حضرت سعدؓ یہ سمجھے کہ شاید موت کے ڈر سے رو رہے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ''میں موت کے خوف یا دنیا کے لالچ کی وجہ سے نہیں رو رہا بلکہ اس وجہ سے رو رہا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سب کو مسافر کی سی زندگی گزارنے کا حکم دیا اور میرے پاس بہت سامان ہے، کل حشر کے دن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا منہ دکھاؤں گا۔'' ان کے ایک ٹب کپڑے دھونے کے لئے ایک پیالہ اور ایک لوٹا تھا اور انہیں اتنے سے مال کے ہونے پر کس قدر فکر تھی۔

اللہ اکبر، کیا آج کے اس دور میں اس زہد و تقویٰ کا تصور بھی ممکن ہے؟

☆ چاند کا وجود اس کی چاندنی ہے، پھول کا وجود اس کی خوشبو ہے مگر محبت اپنا وجود آپ ہے، اسے کسی ثبوت کی ضرورت نہیں۔

☆ انسان چاہے کسی بھی رنگ اور کسی بھی نسل کا کیوں نہ ہو، اس کے آنسو اور خون کا رنگ ایک جیسا ہوتا ہے۔

☆ آنکھیں اگر ہنستی ہوں تو ساری دنیا معصومیت اپنے اندر جذب کر لیتی ہیں، روتی ہوں تو عرش کو بھی ہلا دیتی ہیں۔

☆ روٹھنا چاہئے مگر اتنا بھی نہیں کہ منانے والا مناتے مناتے خود روٹھ جائے۔

☆ آگے بڑھنے کے جنون میں اتنے بھی آگے نہ بڑھو کہ واپسی پر اپنے ہی گھر کا راستہ بھول جاؤ۔

☆ علم لگن سے حاصل کرو، لگن کی کمی سے علم کھو جاتا ہے۔

☆ بے وجہ دعائیں دینے والی صرف ایک ہستی ہے وہ ہے ماں۔

موت و ہستی کی کشاکش میں کٹی عمر تمام
غم نے جینے نہ دیا عشق نے مرنے نہ دیا

☆

عشق میں رائے بزرگوں سے نہیں لی جاتی
آگ بجھتے ہوئے چولہوں سے نہیں لی جاتی

☆

وہ سورج کی طرح نہاتا ہوا گھر لوٹ جاتا ہے
غزل کی بارشوں میں دھوپ کے آنسو بھی ہوتے ہیں

☆

ہم بڑی سی کار سے اترے سیاست کی طرح
ان کا آنچل میرا دامن دونوں چھوٹے ہوگئے

☆

قدم قدم پہ لہو کے نشاں کیسے ہیں
یہ سرزمین تو مرے آنسوؤں نے دھوئی تھی

☆

میرے ہونٹوں کے پھول سوکھ گئے
تم نے کیا مجھ سے بے وفائی کی

☆

اس کے چاروں طرف سمندر ہے
دل بڑی خوشنما ریاست ہے

حیدرآباد والوں کے لئے خوشخبری

(ایڈیٹر ماہنامہ طلسماتی دنیا)

۱۷/نومبر ۲۰۱۸ء سے ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء تک

مولانا کا قیام ۲/دسمبر ۲۰۱۸ء تک رہے گا

حیدرآباد میں مقیم رہیں گے، مولانا کا یہ سفر روحانی خدمات کی خاطر ہو رہا ہے۔ شاگرد بننے کی خواہش رکھنے والے حضرات بھی رجوع کریں۔ جو حضرات مولانا سے ملاقات کرنا چاہیں وہ صبح ۱۰ بجے سے دوپہر ۲ بجے تک اور شام ۵ بجے سے رات ۹ بجے تک تشریف لائیں۔

اعلان کنندہ

انتظامیہ ہاشمی روحانی مرکز دیوبند (رجسٹرڈ)

رہبر کامل حضرت مولانا ذوالفقار علی نقشبندی

دہریہ نے اسلام قبول کرلیا

ہمارے حضرت پیر غلام حبیب نقش بندیؒ کا ایک واقعہ ہے، آپ بیرون ملک تشریف لے جاتے تھے، چنانچہ ایک جزیرے کے ایک عالم بیعت تھے جن کے سب بیٹے اور بیٹیاں عالم، حافظ، قاری، عالمات، حافظات، قاریات، تھے۔ ''ایں خانہ ہمہ آفتاب است'' اس گھر کا ہر ہر فرد سورج، چاند کی طرح چمکتا تھا، لیکن ایک ان کا بیٹا جس نے فرانسیسی بان پڑھی اور یونیورسٹی میں پروفیسر (Professor) لگ گیا تھا، وہ لڑکا ایسے ماحول میں پھنسا کہ سرے سے دہریہ بن گیا، اب گھرانہ علماء کا رایک بیٹا ان میں سے دہریہ، بے عمل، بے نمازی ہی نہیں بلکہ وہ سرے سے اللہ تعالیٰ کے وجود کا منکر تھا، وہ عالم، یہ واقعہ خود سنانے کے بعد کہنے لگے کہ ہم میاں بیوی راتوں کو روتے روتے سو جاتے کہ یہ ہمارے گھر میں سے ایک بچہ کیسا نکل آیا، کسی کو بتا بھی نہیں سکتے، میں مسجد کا پیش امام لوگوں میں میری اتنی عزت قدر میرے بچے اتنے نیک میری بیٹیاں اتنی نیک اور ان میں اسے ایک گھر کا فرد وہ دہریہ بن گیا، کہنے لگا ہمارے حضرت بھی آتے ہیں تو ہم شرم کے مارے ان کو بھی نہیں بتا سکتے تھے۔

مرید کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہئے! کہ جس طرح مریض کو چاہئے کہ ہر بیماری اپنے ڈاکٹر کو بتائے، تب علاج ہوگا، اسی طرح مرید کو چاہئے کہ اپنی روحانی ہر بیماری کی اطلاع اپنے شیخ کو ضرور دے، تاکہ اس کا علاج ہو سکے، اگر مریض شرم کرے کہ میں ڈاکٹر کو بیماری کیسے بتاؤں؟ تو اس کی بیماری کا علاج نہیں ہوگا، اسی طرح مرید شرم کرے کہ اپنا یہ گناہ کیسے بتاؤں؟ تو اس کا علاج نہیں ہوگا۔

ہمارے مشائخ نے کہا کہ مرید کو چاہئے کہ شیخ کے سامنے دل کا حال اس طرح کھول دے کہ جیسے کوئی لڑکی اپنی ماں کے سامنے اپنا سب غم کھول دیتی ہے۔

خیر ایک دن انہوں نے حضرت کے سامنے اپنے دل کا غم کہہ ڈالا، حضرت نے فرمایا کہ اپنے بیٹے کو بیعت کروادو، انہوں نے کہا حضرت! وہ تو دین کو مانتا ہے، نہ خدا کو مانتا ہے، وہ بیعت کہاں ہوگا، حضرت نے کہا، آپ والد ہو، اسے سمجھا بجھا کر بیعت کروادو، اب اس کے والد نے بات کی لڑکا کہنے لگا، نہ میں خدا کو مانتا ہوں، نہ نبی کو مانتا ہوں، نہ اسلام کو مانتا ہوں، میرا کیا واسطہ، والد صاحب نے کہا بیٹا ہم سب بیعت ہیں تم بھی بیعت کرلو! جب زیادہ اصرار کیا، تو وہ کہنے لگا کہ اچھا آپ لوگوں کی مجبوری سے میں بیعت تو کر لیتا ہوں مگر میں نے کرنا کرانا کچھ نہیں، انہوں نے حضرت صاحب سے پوچھا حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو کرنے کے لئے کچھ کہا بھی نہیں کہ یہ کرنا، وہ کرنا، کچھ نہ کرے، فقط بیعت کے کلمات پڑھ لے اور پھر اس کی برکت آپ دیکھئے! چنانچہ ماں باپ نے پھر اگلے دن سمجھایا، حتی کہ اس بچے نے حضرت کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر توبہ کے کلمات پڑھ لئے، وہ نہ سمجھ سکا کہ کسی اللہ والے کے پڑھانے پر جو یہ کلمات پڑھے جاتے ہیں اس توبہ کو ایک نسبت ہوتی ہے، بزرگوں کے ساتھ اب کیا ہوا کہ وہ گھر میں پہلے بھی ہوتا تھا لیکن حضرت سے ملتا ہی نہیں تھا، اب بیعت کی برکت کے بعد اس کے دل میں حضرت کی عقیدت، محبت پیدا ہونی شروع ہوگئی، چنانچہ کبھی وہ گھر سے کھانا لاکر حضرت کے سامنے دستر خوان بچھا دیتا، کبھی پانی لاکر دے دیتا، کبھی دروازہ کھول دیتا، کبھی محفل میں بیٹھ کر دو باتیں سن لیتا، اللہ تعالیٰ کی شان دیکھئے! ایک سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے اس کے دل کی دنیا کو ایسے بدلا، اس نے با قاعدہ اسلام قبول کرلیا، نمازیں شروع کیں، چہرے پر سنت سجائی، اپنی وضع قطع مسلمان والی بنائی، تہجد گزار بن گیا اور اگلے دو سالوں میں اس نے ذکر پر اتنی محنت کی کہ وہ سالوں کے بعد ہمارے حضرت نے اس کو اجازت خلافت عطا فرمائی، پھر اس نے دین کا کام کیا، اس وقت ہزاروں طلباء، نوجوانوں کے لئے وہ شیخ اور مرشد بن کے کام کر رہا ہے، یہ نسبت کی برکت ہوتی ہے کہ دہریوں سے بھی اللہ تعالیٰ پھر دین کا کام لے لیا کرتے ہیں، اس بیعت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ایمان کی حفاظت

چنانچہ ہمارے ایک دوست حافظ صاحب تھے جو بیعت تھے، انہوں نے عصر کی نماز پڑھی اور اپنے بھائی کو کہتے ہیں اس عاجز کا نام لے کر کہ حضرت صاحب کو میرا سلام دیدینا اور تم گواہ رہنا میں کلمہ پڑھ رہا ہوں ... یہ کہہ کر اس حافظ صاحب نے کلمہ پڑھا اور مسجد میں وہیں ان کی وفات ہوگئی، ایسی موت اللہ دیتے ہیں، ایمان والی، یوں اللہ تعالیٰ ایمان کی حفاظت فرماتے ہیں۔

حضرت خواجہ فضل علی قریشیؒ کا قول

ہمارے ایک دادا پیر خواجہ فضل علی قریشیؒ تھے وہ فرماتے تھے ''کہ جس بندے نے اس عاجز سے بیعت کے کلمات پڑھے اور اس عاجز نے ان کے قلب انگلی رکھ کر اللہ اللہ کہی اس کو ذکر کے بغیر موت نہیں آسکتی'' ایسی مقبول دعائیں ہمارے مشائخ کی، اس توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایمان کی حفاظت فرمالیتے ہیں۔

ایک عجیب واقعہ

ہمارے اپنے محلہ میں اس عاجز کے کلاس فیلو ہیں الحمد للہ اس عاجز کو جتنی محبت دنیا میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے ملک میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے ملک میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے شہر میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے شہر میں ملتی ہے اس سے زیادہ محبت اپنے محلہ میں ملتی ہے اور جتنی محبت اپنے محلہ میں ملتی ہے الحمد اللہ اس سے زیادہ محبت اپنے گھر میں ملتی ہے، لوگ کہتے ہیں گھر کا پیر ہلکا ہوتا ہے۔

الحمد للہ اس عاجز پر اللہ کا ایسا فضل، اللہ نے گھر میں بھی اس عاجز کو پیر بنادیا، اس عاجز کی اہلیہ (بیوی) بھی ہے اور مریدہ بھی ہے، جب وہ دیکھتی ہیں کہ محلہ کی وہ لڑکیاں جن کے ساتھ یہ عاجز پرائمری میں پڑھتا تھا یا جن کے ساتھ بچپن میں گلیوں میں کھیلتا تھا وہ آتی ہیں اور بیعت ہوتی ہیں تو عاجز کی اہلیہ بڑی حیران ہوتی ہیں، کہتی ہیں کہ بچپن کی لڑکیاں تو آدمی کی حقیقت کو جانتی ہیں کہ اس وقت بندہ چھوٹا ہوتا ہے اور طرح کی زندگی ہوتی ہے مگر اللہ تعالیٰ کی شان کہ جن گھروں میں کھیل کھیل کر یہ عاجز جوان ہوا آج ان کی بچیاں ان کی اولادیں سب کی سب الحمد للہ اس عاجز سے بیعت ہیں، اللہ رب العزت نے ایسی پاکیزہ جوانی عطا فرمائی کہ اپنے محلہ کی گلی کی بہو بیٹیاں، بچیاں، دادیاں، نانیاں سب کی سب اس عاجز سے بیعت کا تعلق رکھتی ہیں، الحمد للہ رب العالمین، تو اس عاجز کے ایک Class Fellow تھے وہ بھی اس عاجز سے بیعت اور ان کے والد صاحب بھی اس عاجز سے بیعت، حالانکہ ان کے والد تو میرے والد کی عمر کے تھے مگر اللہ تعالیٰ نے محبت دل میں ان کے ڈال دی، لہٰذا انہوں نے اس عاجز سے بیعت کرلی، اب وہ جو میرے دوست ہیں انہوں نے یہ واقعہ مسجد کے اندر باوضو ہوکر سارے نمازیوں کو سنایا، یہ واقعہ ہم نے بھی سنا، تو ہم نے ان کو بلاکر خود بھی یہ واقعہ براہ راست سنا، وہ کہنے لگے، میرے والد صاحب بیمار تھے، حتی کہ ان کے آخری لمحات شروع ہوگئے، ہم چار پانچ بھائی دو تین بہنیں، سب ان کی چارپائی کے اردگرد بیٹھ کر دعائیں کرنے لگے، رونے لگے کوئی قرآن پڑھ رہا ہے، کوئی یٰسین شریف پڑھ رہا ہے، کوئی کلمہ پڑھ رہا ہے، کوئی رو رہا ہے، عجیب کیفیت تھی اور والد صاحب آخری سانس لے رہے تھے، کہنے لگے کہ میں والد صاحب کے چہرے کے بالکل قریب ہوکر بیٹھ گیا اور میں نے اونچی آواز سے کلمہ پڑھنا شروع کردیا، اتنے میں میری ایک بہن نے اشارہ کیا، کہ ابو کے پاؤں تو بالکل ٹھنڈے بے جان ہوچکے، تھوڑی دیر اس نے اشارہ کیا کہ دیکھو! ابو کے گھٹنے بھی ڈھلک گئے، ٹانگیں ڈھلک گئیں، ہمیں ایسا لگ رہا تھا کہ جیسے ان کی روح گویا پاؤں کی طرف سے سمٹ کر گھٹنے تک آگئی، سانس اکھڑا نہیں تھا، تیز ہوگیا تھا اور لگ رہا تھا کہ بس چند منٹ کی بات ہے، کہنے لگے کہ ایسے میں، میں والد صاحب کے چہرے کو متواتر دیکھ رہا تھا، والد صاحب کے ہونٹ بند، میں کلمہ پڑھ رہا ہوں اور والد صاحب نے ایک مرتبہ بھی ہونٹ نہیں ہلائے کہ میں سوچتا کہ والد صاحب نے بھی کلمہ پڑھا، میرے دل میں یہ بات آئی اللہ! کیا میرے والد صاحب کلمہ پڑھے بغیر دنیا سے جائیں گے، اس خیال کے آتے ہی میں اتنا رویا، اتنا رویا کہ کوئی حد نہیں، کہنے لگے اللہ نے میری مدد کی میرے دل میں ایک خیال آگیا، میں نے اپنے دل میں دعا کی اے اللہ میرے والد صاحب کی بیعت کا تعلق فلاں سے ہے، اس عاجز کے بارے میں سوچا اور ان کا بیعت کا تعلق فلاں سے ہے، فلاں سے ہے اور یہ سلسلہ چلتے چلتے صدیق اکبرؓ تک پہنچتا ہے، اے اللہ! اگر ان مشائخ کا

ہوئی۔ ہے، ان کی برکت سے ان کے ایمان کی حفاظت ... نے لگے۔ ... پنے دل میں یہ دعا مانگی۔ کَلَمْحِ الْبَصَرِ پلک جھپکنے کی دیر تھی، میرے والد صاحب نے ہونٹ کھولے پانچ مرتبہ کلمہ پڑھا، پانچویں مرتبہ روح پرواز کرگئی۔

یہ چھوٹی سی بات نہیں، اللہ رب العزت ایمان پر موت عطا فرمادیتے ہیں، اس نسبت کی حفاظت ہوجاتی ہے تو اس لئے یہ بیعت ایک روحانی تعلق ہے، جو مشائخ کے ساتھ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ دنیا کی مصیبتوں سے بھی محفوظ فرمادیتے ہیں، اس کی برکت سے اللہ تعالیٰ ایمان کی بھی حفاظت فرماتے ہیں، بالخصوص جوان بچے، بچیوں کی زندگی میں انقلابی تبدیلیاں بندہ خود محسوس کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے مشائخ کی نسبت کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں ایمان پر موت عطا فرمائیں اور قیامت کے دن نبی علیہ السلام کے ہاتھوں کوثر کا جام عطا فرمائیں۔

☆ اگر آپ قرآن مجید کا ترجمہ نہیں جانتے تو تلاوت کے وقت یہ تصور کرتے جائیں کہ جن آیات میں برائی سے روکا گیا ہے۔ اے اللہ! ہمیں ان برائیوں سے بچاتا رہ! اور جن آیات میں نیکیوں کا حکم دیا گیا ہے، ہمیں ان نیکیوں پر عمل کی توفیق عطا کردے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اس کے دل میں برائیوں سے نفرت اور نیکیوں سے محبت پیدا کردے گا۔

☆ جو آدمی جوانی میں وقت برباد کرتا ہے پھر وہی وقت اسے بڑھاپے میں بھی برباد کردیتا ہے۔

☆ آپ جسے اپنا دوست بنانا چاہیں پہلے اس کے ساتھ آپ ایک طویل سفر کریں، سفر کی صعوبتیں، رفاقت اور وفاداری کے جوہر کو جلد آشکارا کردیتی ہیں۔

☆ انسان کی نجات کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آخرت میں احتساب کے جوتوں سے بچ جائے۔

☆ جس طرح تلاوت کی آواز پر ثواب ملتا ہے، اسی طرح محنت کش کے کلہاڑے کی آواز بھی ثواب بن جاتی ہے۔
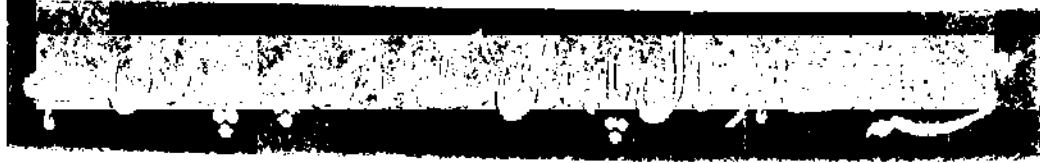
ادارہ طلسماتی دنیا

اب تک ۱۵ تقویمیں عوام کی خدمت میں پیش کر چکا ہے۔ ہر تقویم عوام وخواص کی زبردست خراج تحسین حاصل کر چکی ہے، علم ومعرفت کا یہ وہ خزانہ ہے جس کا انتظار پورے سال شائقین کرتے ہیں۔ ادارہ طلسماتی دنیا ہزاروں شائقین کی فرمائش پر ۲۰۱۹ء میں ایک بار روحانی تقویم پیش کرنے کی جرأت کر رہا ہے۔

روحانی تقویم ۲۰۱۹ء

علم نجوم، علم الاعداد، علم روحانیت، علم نفس اور دیگر کئی مخفی علوم پر مشتمل ایسی قیمتی تحریریں جو آپ کے اندر بصارت بھی پیدا کریں گی اور بصیرت بھی، شعور وآگہی کی بیش بہا دولتوں سے بہرہ ور کرنے والی علم ومعرفت کے گرانقدر خزانے لٹانے والی اور بندوں میں عبدیت اور بندگی کا شعور پیدا کرنے والی جسے آپ قابل قدر، بے مثال اور بے نظیر قرار دیں گے اور اس تقویم کو روحانیت کا انمول خزانہ سمجھ کر آپ ہمیشہ اپنے سینے سے لگا کر رکھیں گے۔
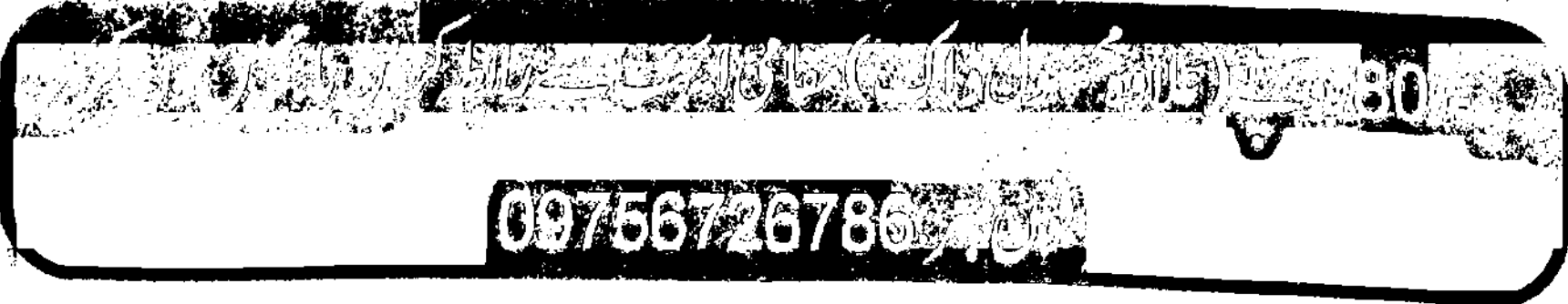
اعلان کنندہ : ادارہ طلسماتی دنیا، دیوبند

قسط نمبر: ۱۷

اسرار اعظم

حسن الہاشمی

کلمۂ تمجید، اسم اعظم

بعض اکابرین کی رائے یہ ہے کہ تیسرا کلمہ جسے کلمۂ تمجید کہا جاتا ہے وہی اسم اعظم ہے اور بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ تیسرے کلمہ ہی میں اسم اعظم پوشیدہ ہے لیکن اس کو ظاہر نہیں کیا گیا ہے اس لئے اسم اعظم سے استفادہ کرنے کے لئے پورے ہی کلمہ کا ورد کرنا چاہئے۔

کلمۂ تمجید یہ ہے : سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم۔

اکابرین فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص اس کلمہ کی تکرار روزانہ سو مرتبہ کرے تو اس کی تمام حاجتیں اور تمام ضرورتیں پوری ہوں اور وہ جن مصائب اور مشکلات کا شکار ہو ان سے کلی طور پر اس کو نجات مل جائے۔

اکثر اکابرین کا معمول یہ تھا کہ وہ عشاء کی نماز کے بعد کم سے کم ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی ضرور پڑھتے تھے اور شاید یہی وجہ ہے کہ اکثر اکابرین مستجاب الدعوات تھے، ان کی دعائیں قبول ہوتی تھیں اور ان کی دعاؤں سے پوری امت فائدہ اٹھاتی تھی۔

حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ میں عمر رسیدہ ہوگئی ہوں اور کافی ضعیف ہو چکی ہوں آپ کوئی ایسا عمل مجھے بتا دیجئے کہ میں بیٹھے بیٹھے کرلیا کروں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے سو غلام آزاد کئے اور سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے سو گھوڑے مع ساز و سامان کے برائے جہاد قربان کئے اور سو مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھ لیا کرو، یہ ایسا ہے کہ جیسے تم نے برائے قربانی سو اونٹ قربان کئے اور سو مرتبہ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ پڑھ لیا کرو اس کا ثواب ایسا ہے کہ جیسے تم نے زمین و آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ تم نے اللہ کے لئے قربان کر دیا۔

ام ہانیؓ فرماتی ہے کہ میں نے ان کلمات کو اپنے ورد میں شامل کرلیا اور میں نے ان کے اتنے فوائد محسوس کئے کہ میں بیان کرنے سے قاصر ہوں۔ بعض اکابرین تیسرے کلمہ کو اس طرح اپنے معمول میں رکھتے تھے۔

نماز فجر کے بعد سو مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھتے تھے، نماز ظہر کے بعد سو مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ پڑھتے تھے، نماز عصر کے بعد لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ سو مرتبہ پڑھتے تھے، نماز مغرب کے بعد اَللّٰہُ اَکْبَرُ سو مرتبہ پڑھتے تھے اور نماز عشاء کے بعد سو مرتبہ لاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلاَّ بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم پڑھتے تھے اور ان کلمات کی برکات ان کی زندگی میں صاف طور پر محسوس ہوا کرتی تھیں، ان کی زبانوں میں عجیب طرح کی تاثیر ہوا کرتی تھی اور ان کی دعائیں رب العالمین کی بارگاہ میں مقبول تھیں۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب معراج میں میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اے محمدؐ! اپنی امت کو میرا اسلام کہنا اور ان سے کہنا کہ جنت ایک چٹیل میدان ہے، اس میدان میں پیڑ پودے لگانے کے لئے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر بہ کثرت پڑھا کریں تاکہ ان کلمات کی برکت سے جنت میں پھلواریاں لگ جائیں اور وہ ایک خوبصورت ٹھکانہ بن جائے۔

بعض بزرگوں نے یہ فرمایا ہے کہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے سے ایک طرح کے درخت جنت میں لگائے جاتے ہیں اور یہ صلہ اس ورد کا جو بندہ اس دنیا میں کرتا ہے۔ یہاں تک کہ جنت میں باغ و بہار کا ایک منظر ہویدا ہو جاتا ہے۔ اور یہ بندوں کی اپنی محنت کا ثواب ہوتا ہے۔

اپنی خاص ضرورتوں اور خاص حاجتوں کے لئے اگر گیارہ سو مرتبہ کلمۂ تمجید کو پڑھ کر نصف شب کے بعد دعا کی جائے تو دعا قبول ہوتی ہے اور بالخصوص ان لوگوں کو اس عمل سے فائدہ ہوتا ہے جو اس کلمہ کو روزانہ سو مرتبہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔ الحاصل تیسرا کلمہ ایک عظیم الشان نعمت ہے، اس نعمت کی قدر کرنی چاہئے اور اس کو اپنے ورد میں رکھ کر دین و دنیا کی سعادتیں اور برکتیں ہمیں اپنے دامن میں سمیٹ لینی چاہئیں۔

(باقی آئندہ)

عملیاتِ اسمائے حسنیٰ

ایس ایم قادری

اَلسَّلَامُ جَلَّ جَلَالُهٗ وَجَلَّ شَانُهٗ

معنی، سلامت رکھنے والا، اعداد ابجد ۱۳۱، اعداد ملفوظی ۳۹۲۔

طبیعت جمالی، عنصر بادی، خاصیت: شفائے امراض وسلامتی۔ اسم السلام نہایت بابرکت اور بزرگ اسم ہے۔ اس کو شفائے امراض وسلامتی۔

اسم السلام نہایت بابرکت اور بزرگ اسم ہے۔ اس کو شفائے امراض از ہمہ قسم اور سلامتی کے مختلف امور میں کام میں لایا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس اسم کا ذاکر کبھی کسی خوف ناک مہلک بیماری میں نہیں مبتلا ہوتا ہے اور طویل فاصلوں، خوف کی حالت میں، دشمنوں کے نرغے، مقدمات میں یہ سلامتی کا باعث بنتا ہے۔ اور طویل فاصلوں، خوف کی حالت، دشمنوں کے مقدمات میں یہ سلامتی کا باعث بنتا ہے۔

اعمال اسم مبارک : السلام جل جلالہ وجل شانہ

بروز پیر اس کا طلوع آفتاب کے وقت بکثرت پڑھنا باعث سلامتی ہے۔ اس کو اعداد ابجد کے اعتبار سے پڑھ کر مریض کی دوا پر دم کرنے سے جلد صحت حاصل ہو۔ جو شخص خوف، گھبراہٹ اور دل کی بیماریوں میں مبتلا ہو اس کو ۱۳۱ مرتبہ پڑھ کر صبح وشام پانی پر پلانے سے ایک چلے میں کامل صحت حاصل ہو۔ برائے دوستی اور حب اس کی مداومت حاجت پورا کرتی ہے۔ عروج ماہ میں چالیس دن صبح فجر میں ۱۰۳۱۰ مرتبہ پڑھنا علم میں ایسے اضافے کا باعث بنتا ہے جو کہ بڑے

۷۸۶

۳۹	۲۵	۳۲	۳۵
۳۱	۳۶	۳۸	۲۶
۳۳	۳۰	۲۷	۴۱
۲۸	۴۰	۳۴	۲۹

بڑے عالموں کو میسر نہ ہو۔ اس کا ذاکر پانی میں ڈوب کر، آگ سے جل کر یا حادثے میں نہیں مرتا۔ خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

برائے شفائے امراض مندجہ مربع عرق گلاب اور زعفران سے لکھ کر مریض کو پلانے سے امراض دفع ہوتے ہیں اور صحت حاصل ہوتی ہے۔ برائے صحت اور سلامتی اسکو لکھ کر پاس رکھنے سے جسمانی آزار سے بچت رہتی ہے۔

جو شخص ایک چلہ کامل اس کو روزانہ ۳۱۲۵ مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے اور اپنے ہمراہ اس کا نقش درچاندی بنوا کر رکھے وہ اتنا پائے کہ حیران رہ جائے۔ ضروری ہے کہ خدا کی مخلوق کی خدمت کو اپنا شعار بنائے۔

اَلْمُؤمِنُ جَلَّ جَلَالُهٗ وَجَلَّ شَانُهٗ

معنی، بے خود کرنے والا، اعداد ابجد ۱۳۶، اعداد ملفوظی ۲۹۹۔

طبیعت جمالی، عنصر بادی، خاصیت: برائے تحفظ شر از جن وانسان۔

اسم پاک المومن کا کثرت سے ورد کرنا سلامتی ایمان کا باعث ہے۔ حاجت روا اسم ہے۔ اس اسم کا ذکر اس اسم کے حوالے سے اللہ تعالیٰ سے جو مانگے وہ عطا ہو، دعائیں قبول ہوں، مریض خفقان کے لئے اس کا ذکر کرنا باعث شفا ہے۔

اعمال اسم مبارک : المومن جل جلالہ وجل شانہ

جو شخص جھوٹ بولنے کا عادی ہو اور اپنی عادت کو توک کرنا چاہے، اس اسم کو ہر نماز کے بعد ۱۳۶ مرتبہ پڑھے۔ جھوٹ، چغل خوری، غیبت سے باز رہے گا۔ المومن کا مربع بنا کر سونے یا چاندی کی لوح پر کندہ کرا کے اپنے پاس رکھنے والا مقبول خلائق ہو، مگر اس کا مربع شرف مشتری میں تیار کرنا زیادہ نفع دیتا ہے۔ جس شخص کے نام کے اعداد اس کے مطابق ہوں، اس کے لئے یہ اسم "اسم اعظم" کی خاصیت رکھتا ہے۔

اس پاک المومن کا مربع اپنے طالع سعید میں لوح سونے یا چاندی پر تیار کرنا اور اس کا ایک چلہ ۱۳۶۰ مرتبہ ورد کرنا بعد از چلہ ۱۳۶ مرتبہ ورد کرنا بعد از چلہ ۱۳۶ مرتبہ مداومت کرنا نفع عظیم دیتا ہے۔ جس کا مشاہدہ ہی ہوسکتا ہے، قلم بیان کرنے سے عاجز اور قاصر ہے۔

۷۸۶

۴۰	۲۶	۳۳	۳۷
۳۲	۳۸	۳۹	۲۷
۳۵	۳۱	۲۸	۴۲
۲۹	۴۱	۳۶	۳۰

بہتر ہے کہ اس کا نقش درچاندی بنا کر اپنے ہمراہ رکھے تاکہ موکلین اس انسیت محسوس کریں اور جلد مدد پر آمدہ ہو جائیں۔

۔ گلفام علی حسینی

زائچہ انسان، از روئے قرآن

من عرف نفسه فقد عرف ربه ترجمہ: جس نے آپ کو پہچانا گویا نے اپنے رب کو پہچانا۔ (فرمان امیر المومنین)

لفظ ن قرآن مجید میں ۶۵ مرتبہ آیا ہے۔ تاہم خلاصہ پیش خدمت ہے۔ یہ درہے! لفظ انسان سورۃ الحمد میں نہیں، کیوں نہیں آیا، اللہ ومولا جانتے ہیں۔ مگر میرا کہنا ہے۔ کہاں انسان کہاں اس کی حمد، کے بعد ہے سورۃ بقرہ، اس میں بھی لفظ انسان نہیں آیا، کہاں جانور، کہاں انسان، اس کے بعد لفظ انسان سورۃ آلِ عمران، اس میں بھی لفظ انسان، کہاں آلِ عمران، کہاں انسان، سب سے پہلی مرتبہ لفظ انسان ترتیب تلاوت میں سورۃ النساء میں آیا ہے۔

وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا (سورۃ النساء)

ترجمہ: اورانسان بہت کمزور پیدا کیا گیا ہے۔

اورانسان کو جب کوئی (تکلیف) نقصان چھو بھی گیا تواپنے پہلو پر (لیٹا ہو) یا بیٹھا کھڑا (غرض ہر حالت میں) ہم کو پکارتا ہے۔ پھر جب ہم اس سے اس کی تکلیف کو دفع کر دیتے ہیں تو ایسا (آہستہ) کھسکتا جاتا ہے۔ کہ گویا اس نے تکلیف کے (دفع کرنے کے لئے) جو اس کو پہنچی تھی ہم کو پکارا ہی نہ تھا۔ (الزمر ۸، الفجر ۱۵، یونس ۱۲)

اور اگر ہم انسان کو اپنی رحمت کا ذائقہ چکھائیں پھر اس کو ہم اس سے چھین لیں تو (اس وقت) یقیناً بڑا بے آس اور ناشکرا ہو جاتا ہے۔ (اور ہماری) شکایت کرنے لگتا ہے۔ (سورۃ ھود آیت ۹)

انالشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ بیشک شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔ (یوسف ۵، بنی اسرائیل ۵۳) اس میں شک نہیں کہ انسان بڑا بے انصاف اور ناشکرا ہے۔ (ابراہیم آیت ۳۴، بنی اسرائیل ۶۷، الحج آیت ۶۶، الشوریٰ آیت ۴۸، زخرف آیت ۱۵) بے شک ہم نے انسان کو سڑی مٹی سے خمیر کیا اور وہ (سوکھ کر) کھنکھن ... لگی۔ (سورۃ الحجرات ۲۶، سورۃ السجدہ ۷، سورۃ الرحمٰن ۱۴) اس نطفہ سے پیدا کیا پھر وہ یکا یک (ہم ہی سے) کھلم کھلا جھگڑنے والا ہو گیا۔ (سورۃ مومنون ۱۲، سورۃ یٰسین آیت ۷۷، سورۃ طارق ۵، سورۃ النحل ۴) انسان کبھی برائی اس طرح مانگتا ہے جس طرح اپنے لئے بھلائی کی دعا کرتا ہے۔

وَكَانَ الْاِنْسَانُ عَجُوْلًا "اور آدمی تو بڑا جلد باز ہے۔"

(سورۃ بنی اسرائیل آیت ۱۱، سورۃ الانبیاء ۳۷)

وَاِذَا اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ . اور جب ہم نے انسان کو نعمت عطا فرمائی تو (الٹے) اس نے (ہم سے) منہ پھیرا اور پہلو تہی کرنے لگا اور جب اسے کوئی تکلیف چھو بھی گئی تو مایوس ہو بیٹھا۔ (بنی اسرائیل ۱۳)

وَكَانَ الْاِنْسَانُ قَتُوْرًا۔ (اے رسول ان سے) کہو کہ اگر میرے پروردگار کے رحمت کے خزانے بھی تمہارے اختیار میں ہوتے تو بھی تم خرچ ہو جانے کے ڈر سے (ان کو) بند رکھتے اور انسان بڑا تنگ دل ہے۔ (بنی اسرائیل آیت ۱۰۰)

وَكَانَ الْاِنْسَانُ اَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا. مگر انسان تو تمام مخلوقات سے زیادہ جھگڑالو ہے۔ (الکہف ۵۴) اور (بعض) آدمی تعجب سے کہا کرتا ہے کہ کیا جب میں مرجاؤں گا تو جلدی سے جیتا جاگتا (قبر سے) نکالا جاؤں گا۔ کیا وہ انسان اس کو نہیں، کہ اس کو اس سے پہلے جب وہ کچھ بھی نہ تھا پیدا کیا تھا۔ (سورۃ مریم آیات ۶۶،۶۷)

وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِلْاِنْسَانِ خَذُوْلًا. اور شیطان ہے ہی انسان کا ساتھ چھوڑنے والا (سورۃ الفرقان، آیت ۲۹)

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حُسْنًا. اور ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنے کا حکم دیا۔ (بس یہ حکم ان کا (والدین کا) نہ مانا کہ میرا شریک کوئی بنائیں۔ (سورۃ عنکبوت) سورۃ الاحقاف آیت ۱۵) اے انسان! میرا شکرادا کر اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کیا کر۔ (سورۃ لقمان آیت ۱۴) اور انسان نے اس (امانت کو بے تامل) اٹھالیا۔ بے شک انسان (اپنے حق میں) بڑا ظالم نادان ہے۔ (سورۃ احزاب آیت ۷۲) انسان، کہنے لگتا ہے کہ یہ تو صرف

ہم ز ے مجھے تو نعمتیں عطا ہوئی) (حالانکہ غلط
مائش ہے۔ سورۃ الزمر آیت ۴۹) انسان
خیر مانگنے سے تو کبھی اکتاتا نہیں۔ (سورۃ فسلت، ۴۹) اور بے
شک ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور جو خیالات اس کے دل میں
گزرتے ہیں۔ ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم تو اس کی شہ رگ سے بھی
زیادہ قریب ہیں۔ (سورۃ ق ۱۶)

وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا
ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ (سورۃ النجم ۲۴)

کَمَثَلِ الشَّیْطٰنِ اِذْقَالَ لِلْاِنْسَانِ اکْفُرْ (منافقون) کی
مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جاؤ۔ (الحشر ۱۶)

اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا بے شک انسان بڑا لالچی پیدا ہوا
ہے۔ (سورۃ المعارج، آیت ۱۹) مگر انسان تو یہ چاہتا ہے کہ اپنے آگے
بھی (ہمیشہ) برائی کرتا جائے۔ (سورہ القیٰمۃ، آیت ۵) (بات یہ ہے
کہ انسان کافر) چاہتا ہے کہ آئندہ بھی بدکاری کرتا رہے۔ انسان اپنے
نفس کا بڑا دیکھنے والا ہے۔ تو انسان کہے گا آج بھاگنے کی جگہ کہاں ہے؟
(سورۃ القیٰمۃ، آیت ۱۰) انسان کو وہ سب کچھ جتلا دیا جائے گا جو وہ
پہلے کر چکا ہے اور پیچھے ڈال چکا ہے۔ (سورۃ القیٰمۃ، آیت ۱۳) کیا
انسان یہ سمجھتا ہے کہ وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ (سورۃ القیٰمۃ، آیت
۳۶) بے شک انسان پر ایک ایسا وقت آچکا ہے کہ وہ کوئی چیز قابل ذکر
نہ تھا، ہم نے انسان کو مخلوط نطفے سے پیدا کیا اسے آزمائیں تو ہم نے
اسے سنتا دیکھتا بنایا۔ (الانسان ۱، ۲) جس دن انسان اپنے کئے کو یاد
کرے گا۔ (سورۃ النّٰزعٰت، آیت ۳۵)

قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَکْفَرَهٗ. انسان ہلاک ہو جائے وہ کیسا
ناشکرا ہے۔ (سورۃ عبس، آیت ۱۷)

فَلْیَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰی طَعَامِهٖ اب انسان کو چاہئے کہ اپنے
کھانے کی طرف غور کرے۔ (سورۃ عبس آیت ۲۴) اے انسان تجھے
اپنے رب کریم کے بارے میں کس چیز نے دھوکا دیا۔ (سورۃ الانفطار،
آیت ۶) اے انسان تو اپنے رب کے حضور میں پہنچنے کی سخت کوشش کر
نے والا ہے۔ تو اس سے جا ملے گا۔ (سورۃ انشقاق، آیت ۶)

اس دن انسان نصیحت حاصل کرے گا مگر اس وقت اس کے لئے
نصیحت حاصل کرنا کہاں (مفید ہوگا) سورۃ الفجر آیت ۲۳)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ بے شک ہم نے انسان کو
مشقت (سختی) میں رہنے والا) پیدا کیا ہے۔ (سورۃ البلد، آیت ۴)

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ. ہم نے انسان کو
بہت اچھے طریقے سے پیدا کیا۔ (سورۃ تین، آیت ۴)

خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ. اسی نے انسان کو جمے ہوئے خون
سے پیدا کیا۔ (سورۃ العلق آیت ۲) اسی نے انسان کو وہ باتیں بتائیں
جن کو کچھ جانتا ہی نہ تھا، سن رکھو۔ بے شک انسان جب اپنے کو غنی دیکھتا
ہے تو سرکش ہو جاتا ہے۔ (سورۃ علق، آیات ۵، ۶) اور ایک انسان
کہے گا اس کو (زمین) کو کیا ہو گیا ہے۔ (سورۃ الزلزال، آیت ۳)

اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَکَنُوْدٌ بے شک انسان اپنے رب کا بڑا
ناشکرا ہے۔ (سورۃ عادایت، آیت ۶)

لفظ انسان آخری مرتبہ یہاں آیا ہے۔ اِلْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ.
بے شک انسان خسارے میں ہے۔ (سورۃ العصر، آیت ۲)

لوح انسان

یہ مبارک لوح جس کے پاس ہوگی اس کے تخریبی اوصاف
مغلوب ہوں گے اور تعمیری اوصاف غالب ہوں گے۔ لوح مبارک کو
شرف زحل یا شمس، زحل کی نظر تسدیس یا تثلیث میں دھات سکہ پر کندہ
کروا کر نیلے کپڑے میں سی کر مٹی کے ڈبہ میں رکھیں۔ مریض کے لئے
کاغذ پر لکھیں۔ گلے یا بازو پر باندھیں۔ ہر روز سورۃ الانسان کی پہلی دو
آیات (۱۶۲) مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کریں۔ ان شاء اللہ ۴۰ دن
میں شفائے کاملہ ہوگی، صدقہ ضرور دیں۔ نماز کی پابندی کریں، ہر وقت
باوضو رہے۔ یاد رہے چال نقش خاکی ہے۔

۷۸۶

قول — جبرائیل

۳۲	۵۰	۶۰	۵۱
۵۹	۵۲	۳۱	۵۱
احمدؐ	باطن	ختم	۳۰
۴۹	۲۹	۵۴	۲۱
۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳	۱۹۳

میکائیل

نام سائل مع والدہ تحریر کریں

مستقل عنوان

فاضل دارالعلوم دیوبند

ہر شخص خواہ وہ طلسماتی دنیا کا خریدار ہو یا نہ ہو ایک وقت میں تین سوالات کرسکتا ہے، سوال کرنے کے لئے طلسماتی دنیا کا خریدار ہونا ضروری نہیں۔ (ایڈیٹر)

سوال از: قاری احتشام الحق علوی ـــــ گوجرانوالہ (پاکستان)

بعد گزارش یہ ہے کہ قوی امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے اور صحت بھی ٹھیک ہوگی، میں قاری احتشا الحق العلوی گوجرانوالہ پنجاب پاکستان سے ہوں یہاں پر امامت فرائض انجام دے رہا ہوں اور کچھ عرصہ سے عملیات بھی کرتا ہوں جو بھی اچھا استاد مل جائے تو کچھ سیکھ لیتا ہوں تا کہ عوام کی اچھے انداز میں کچھ خدمت کرسکوں اور ساتھ ساتھ پرانی کتابوں پر بھی دلچسپی ہے۔ مارچ میں ایک رسالے کی فوٹو کاپی ملی، حاضرات نمبر طلسماتی دنیا پڑھا تو اچھا لگا اس میں دلچسپی ہوئی اور پھر تلاش کیا، پھر کچھ عرصہ لاہور کے ایک مکتبہ سے کچھ بک ملی ان سے کافی فائدہ ملا نیٹ پر تلاش شروع کی، آپ کے رسالے مل گئے، بک کی تلاش تھی مجھے مل گئی اور میرا دل کیا میں آپ کے شاگردی اختیار کرسکتا ہوں مجھ کو تو پتہ نہیں آپ کی شاگردی کیسے اختیار کرنی ہے اور آپ مہربانی فرمائیں، آپ اپنی کتب کی اجازت عطا فرمائیں اور شاگردی میں لے لیں اور میرے لئے ایک رسالہ بھیج دیں، مہربانی ہوگی، اس کی قیمت کیسے بھیجنی ہے مجھ کو بتائیں۔ آپ کی جو بک میرے پاس ہے وہ یہ ہیں، آیت الکرسی، بسم اللہ کی عظمت وافادیت، سورۂ مزمل، سورۂ یٰسین، سورۂ رحمٰن، رۂ فاتحہ کی عظمت وافادیت اور بھی ہیں حزب البحر، اعمال ناسوتی، علم عداد وغیرہ۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھ پر کرم فرمائیں گے، آپ اپنی شاگردی کے لئے بھی قبول فرمائیں گے اور کتب کی بھی اجازت مرحمت فرمائیں، شکریہ۔

جواب

رب کریم کا شکر گزار ہوں کہ اس نے طلسماتی دنیا کی روحانی تحریک کو چہار دانگ عالم میں پھیلا دیا ہے اور آج دنیا کے گوشہ گوشہ میں لوگ اس روحانی تحریک سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

روحانی عملیات کا سلسلہ ازل ہی سے چل رہا ہے لیکن آہستہ آہستہ یہ تحریک غلط ہاتھوں میں چلی گئی تھی اور ہمارے اکابرین نے اس اندیشے سے کہ اس روحانی تحریک کا فائدہ غلط لوگ نہ اٹھائیں انہوں نے اس لائن کے قیمتی اور معتبر فارمولوں کو چھپالیا تھا اور وہ دنیا سے رخصت ہوتے وقت تک ان کو مخفی اور پوشیدہ رکھنے کے قائل رہے۔ اکابرین کی سوچ بالکل درست تھی لیکن کتمان علم کا ایک دوسرا نقصان سامنے آیا اور وہ یہ کہ غلط سلط قسم کے سفلی اور ناجائز علوم دنیا میں پھیل گئے اور شیطانی دماغ رکھنے والوں کی غلط تحریکوں کو خوب فروغ حاصل ہوا۔ اس صورت حال کو دیکھ کر جو یقیناً تکلیف دہ اور اذیت ناک تھی اللہ کے نیک بندوں کو اس بات کی توفیق ہوئی کہ انہوں نے روحانی عملیات کو جو خالصتاً آیات قرآنی اور اسماء حسنیٰ پر مبنی تھے فروغ دینے کی جدوجہد شروع کی اور اس پاکیزہ کوشش کے بعد حرزِ سلیمانی، نافع الخلائق، شمس المعارف وغیرہ جیسی کتابیں منظر عام پر آئیں علامہ غزالیؒ، حضرت شاہ ولی اللہؒ جیسے اکابرین

… ے میں اپنا معتبر لٹریچر پیش کیا اور ہمارے کتب خانوں کو نقش سیمانی سی بیشمار کتابیں عطا ہوئیں جن کو پڑھ کر عوام وخواص میں روحانی عملیات سیکھنے اور سکھانے کا جذبہ پیدا ہوا۔

یہ تمام کتابیں ایسی زبان میں تحریر تھیں کہ جنہیں سمجھنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں تھی۔ اس فن کو بہتر انداز میں پیش کرنے کے لئے حضرت کاش البرنیؒ جیسے حضرات نے بھی قدم اٹھایا اور وہ بھی اپنے مقصد میں کامیاب رہے اور حضرت شفق رام پوری مرحوم نے بھی ماہنامہ ستارہ کے ذریعہ اس لائن کو بہتر انداز میں پروان چڑھایا لیکن ماہنامہ طلسماتی دنیا کا کمال یہ رہا کہ اس نے اپنے بزرگوں کی کاوشوں کو عام فہم زبان میں پیش کیا جس کی وجہ سے اس فن سے استفادہ کرنا بہت آسان ہوگیا۔ آج کی صورت حال یہ ہے کہ معمولی سا علم رکھنے والے افراد بھی اس فن کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں اور اس سے استفادہ کرنے میں کامیاب ہوجاتے ہیں۔

ماہنامہ طلسماتی دنیا نہایت ذوق وشوق کے ساتھ پڑھا جاتا ہے اور الحمدللہ ہر طبقہ میں اس کو مقبولیت اور محبوبیت حاصل ہے اور اللہ کا فضل وکرم ہے کہ لوگوں میں روحانی مقبولیت کرنے کرانے کا شعور بیدار ہورہا ہے، کچھ لوگ ایک طویل عرصہ سے تعویذ گنڈے بھی کرتے ہیں، مسجدوں کے مؤذن اور امام، مدرسوں کے مہتمم، سفیر اور اساتذہ سبھی لوگ طلب کرنے پر تعویذ عطا کرنے کے خوگر ہیں اور حد تو یہ ہے کہ جو لوگ تعویذ گنڈوں کی مخالفت کرتے ہیں وہ بھی اپنی بزرگی اور اپنی بڑائی کا اظہار کرنے پر چھپ چھپا کر تعویذ دے ہی دیتے ہیں لیکن سیکھنے سکھانے کی دنیا تقریباً سونی ہی تھی۔ طلسماتی دنیا کی تحریک سے الحمدللہ یہ دنیا بھی آباد ہونے لگی اور لوگوں میں یہ فن سیکھنے کا ذوق پیدا ہوا، آج ہمارے ہی شاگردوں کی اچھی خاصی تعداد ہے اور دوسرے اساتذہ بھی اس فن کو عام کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

آپ نے بھی شاگرد بننے کی آرزو کا اظہار کیا ہے اس کے لئے آپ کو یہ کرنا ہوگا کہ اپنا پہچان پتر روانہ کریں، ۲ فوٹو بھجوائیں، اپنا مکمل پتہ، اپنا نام اور والدین کے نام بھجوائیں اور انڈین کرنسی میں ایک ہزار روپے کسی ذریعہ سے روانہ کریں انشاء اللہ آپ کی انٹری شاگردی میں کرلی جائے گی اور آپ کو بنیادی ریاضتوں پر مشتمل ایک کتابچہ روانہ کیا جائے گا۔

ان ریاضتوں کو کرنا آپ کے لئے ضروری ہوگا، اپنی بھی کتابوں کی اجازت ہم ان ہی شاگردوں کو دیتے ہیں جنہوں نے بنیادی ریاضتوں سے خود کو فارغ کرلیا ہو۔ جو مکمل شاگرد نہیں ہیں انہیں مشکول عملیات اور علم الاسرار کی اجازت دے دی جاتی ہے جو آپ کو بھی دے رہے ہیں۔ ہم دعا گو ہیں کہ رب العالمین آپ کو بنیادی ریاضتوں کا سفر تہہ کرنے کی توفیق دے اور آپ باقاعدہ یہ علم حاصل کر کے اللہ کے ضرورت مند بندوں کی کماحقہٗ خدمات انجام دے سکیں۔

سوال از: عبدالرشید نوری ــــــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ مندرجہ ذیل سوالوں کے روحانی جوابات ماہنامہ طلسماتی دنیا میں عطا ہو، نوازش وکرم ہوگا۔

(۱) جمعہ کے دن دونوں خطبوں کے دوران امام بیٹھتا ہے اس وقت نمازیوں کو کیا پڑھنا چاہئے، دعا مانگنا چاہئے، درود پڑھنا چاہئے یا چپ چاپ بیٹھے رہنا چاہئے۔

اکابرین نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن جب امام دونوں خطبوں کے درمیان چند سیکنڈ کے لئے بیٹھتا ہے تو اس وقت دعا قبول ہوتی ہے، کسی بھی بندے کی جو بھی خاص حاجت یا تمنا ہو اسے اپنے رب کے حضور پیش کردینی چاہئے، دعا اس وقت دل ہی دل میں کریں یا پھر اتنی آہستہ سے کریں کہ دوسرے لوگوں کی عبادت میں اور خاموشی میں خلل نہ پڑے۔ اگر کوئی دعا نہ کریں تو پھر خاموش رہیں اور اللہ کی عظمت وکبریائی پر غور وفکر کریں، ایسے خاص موقعوں پر خاموش رہنا بھی ایک عبادت ہے، ایسے واقعات پر اکثر بزرگوں نے خواہ مخواہ ہلنے جلنے کو بھی ناپسند کیا ہے کیوں کہ بے وجہ ہلنا جلنا بھی تہذیب اور ادب کے خلاف مانا گیا ہے۔ جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے بھی اگر کوئی مسجد میں داخل ہوجائے تو اس کے لئے بھی یہ ضروری ہے کہ یا تو وہ نفلیں پڑھے یا قرآن حکیم کی تلاوت کرے ورنہ خاموش رہے، باتیں کرنا یا ادھر اُدھر دیکھنا بھی بدتہذیبی اور بے ادبی تصور کیا گیا ہے۔ امام جب خطبہ کے لئے منبر پر بیٹھ جائے تمام حاضرین کے لئے ضروری ہے کہ وہ بالکل خاموش ہوجائیں ا

مرحجھا مرحطبہ سنیں، خطبہ اکثر مساجد میں عربی زبان میں ہوتا ہے اس لئے خطبہ کا سمجھنا ضروری نہیں ہے لیکن اس کا سننا واجب ہے۔ حدیہ ہے ع ہونے کے بعد نماز پڑھنا بھی جائز نہیں ہے، البتہ اگر نماز ں بیت باندھ لی اور پھر خطبہ شروع ہو جائے تو نماز کا پورا کر لینا ضروری ہے۔ بہرکیف خطبہ نہایت ادب واحترام کے ساتھ سننا چاہئے اور جب امام دونوں خطبوں کے درمیان بیٹھے تو اپنے رب سے اپنی اہم خواہش اور ضرورت کا اظہار کر دینا چاہئے، انشاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔ ہمارا سیکڑوں بار کا تجربہ ہے کہ اس وقت دعا قبول ہو جاتی ہے اور ضرورتیں پوری ہو جاتی ہیں۔

سوال از: (ایضاً)

سورۂ توبہ کس مقام پر نازل ہوئی شان نزول کیا ہے اور اول میں بسم اللہ کیوں نہیں ہے۔

جواب

سورۂ توبہ قرآن حکیم کے دسویں پارے میں ہے اور یہ سورت ایک خاص موقع پر مدینہ منورہ میں ۸ اور ۹ ہجری کے درمیان نازل ہوئی اس وقت کفار ومشرکین نے ایک خاص معاہدے کی خلاف ورزی کی تھی اور اسی وجہ سے رب العالمین نے اس سورت کی بعض آیتوں میں اپنے قہر وجلال کا اظہار بھی کیا ہے اور صاف صاف یہ فرما دیا ہے کہ اللہ کو اس بات کی کوئی پرواہ نہیں کہ اس کے بندوں میں سے اس کی نافرمانی کون کرتا ہے اور اس کے حکم کی تعمیل نہیں کرتا، اللہ کو جو کرنا ہے وہ کر کے رہے گا اور نافرمانوں کو نافرمانی کی سزا مل کر رہے گی۔

اس سورت کے شروع میں بسم اللہ کا نہ ہونا بھی اس کے قہر وجلال کی طرف ایک اشارہ ہے، تمام مسلمانوں کو یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ جہاد کسی بھی قوم کے لئے ناگزیر ہے، جو لوگ جہاد کو کوئی اہمیت نہیں دیتے وہ درحقیقت دین اسلام کی ایک بہت بڑی ضرورت کا انکار کرتے ہیں اور ایسے لوگ بھی یقیناً اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہیں۔ آج کے دور میں جہاد کے نام پر جو دہشت گردی ہو رہی ہے اس کا اسلام سے کچھ بھی لینا دینا نہیں ہے، دہشت گردی ایک جرم ہے اور اسلام اس جرم کی اجازت کسی کو بھی نہیں دے سکتا، جب کہ آج کل دنیا میں ہونے والی کسی بھی دہشت گردی کو یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کس کی طرف سے ہو رہی ہیں، کچھ یہود ونصاریٰ اور کچھ کفار ومشرکین دنیا میں دہشت گردی پھیلا رہے ہیں اس کو اسلام اور اسلام کے ماننے والوں سے جوڑ دیتے ہیں جو سراسر ظلم ہے اور ایک طرح کی بے ہودگی ہے۔

سورۂ توبہ میں ان تمام حضرات کی سرزنش کی گئی ہے جو ضرورت پڑنے پر اپنی جانیں بچانے کے لئے راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور اللہ کی اور اس کے رسول کی نافرمانی کے مرتکب ہوتے ہیں جب کہ اللہ کی راہ میں جان دینے والے صحابہ اس حقیقت کے قائل تھے کہ جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی، حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہیں ہوا۔

قرآن حکیم میں کل سورتیں ۱۱۴ ہیں اور ہر سورت سے بسم اللہ بھی نازل ہوئی ہے، لیکن سورۂ توبہ سے پہلے بسم اللہ کا نازل نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے بسم اللہ کی تعداد پوری کرنے کے لئے سورۂ نمل میں ایک بار بسم اللہ الگ سے نازل کی اور فرمایا اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَاِنَّهٗ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اس طرح بسم اللہ کی تعداد بھی ۱۱۴ ہو جاتی ہے۔ اس طرح کے بے شمار حقائق سے ہی یہ ثابت ہوتا ہے کہ قرآن حکیم اللہ ہی کی نازل کردہ کتاب ہے یہ کسی انسان کی تخلیق نہیں ہو سکتی۔

سوال از: (ایضاً)

ابلس، ابلیس، شیطان اور خناس کیا الگ الگ ہیں یا سب ایک ہیں ان سے حفاظت کا روحانی طریقہ عمل کیا ہے۔

جواب

شیطان کا اصلی نام ابلیس ہے اور بعض آسمانی کتابوں میں اس کو طاغوت بھی کہا گیا ہے۔ شیطنت کھلم کھلا اللہ کی نافرمانی کو کہتے ہیں، چونکہ کئی موقعوں پر ابلیس نے اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی کی تھی اس لئے اس کا نام شیطان پڑ گیا، اب رہتی دنیا تک یہ شیطان کے نام ہی سے مشہور رہے گا۔ بعثت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے اس کو عزازیل بھی کہتے تھے اور خناس جیسے القاب بھی اس کو اہل دنیا اور اہل عقبیٰ کی طرف سے عطا ہوئے ہیں، انسانوں سے اس کی دشمنی اور حسد واضح ہے، اس نے ازراہ

تھا، حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہیں کیا تھا، ابلیس تکبر میں ... کو گوارہ نہیں تھی کہ آگ مٹی کے سامنے اپنا سر جھکائے وہ یہ ... تھا کہ مٹی کے مقابلہ میں آگ کا مرتبہ زیادہ ہے اور اللہ نے اس کو آگ سے پیدا کیا ہے جب کہ آدم علیہ السلام کا پتلا مٹی سے بنایا گیا تھا، اس تکبر کی وجہ سے وہ آدمؑ کو سجدہ کرنے سے باز رہا اور اس نے حکم خداوندی کی توہین کر کے کھلی نافرمانی کا مظاہرہ کیا اور بعد میں بھی اپنی غلطی نہیں مانی، اس طرح ابلیس شیطان بن کر راندۂ درگاہ ہوگیا اور قیامت تک راندۂ درگاہ ہی رہے گا۔

بے شک شیطان کی چالیں بہت خطرناک ہوتی ہیں یہ صرف دنیاداروں کو ہی نہیں بلکہ دین داروں کو بھی گمراہ کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے اس لئے دوران بندگی اس سے غافل ہوجانا احتیاط کے خلاف ہے۔ اللہ کے نیک بندوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ اللہ سے پناہ مانگتے رہیں اور اپنی نیکیوں کے زعم میں مبتلا نہ رہیں۔ اس شیطان نے نبیوں کو بھی گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے، عام انسانوں کی تو بساط ہی کیا ہے۔ اگر صبح شام لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم یا اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم کو اپنا ورد بنالیں تو بہتر ہے، اللہ کی عبادتیں اور نیکیاں اپنی جگہ لیکن اپنے اصل دشمن سے غافل ہوجانا نادانی ہے اور حزم واحتیاط کے خلاف ہے۔

سوال از: (ایضاً)

گزارش یہ ہے کہ علم لدنی کے متعلق وضاحت فرمائیں علم لدنی کیا ہے؟ علم لدنی کی پہچان کیا ہے؟ علم لدنی باری تعالیٰ عطا کرتا ہے یا اس ڈیوٹی پر حضرت خضر علیہ السلام کو مقرر کیا گیا ہے، علم لدنی کس طرح حاصل ہوتا ہے۔ ذکر اذکار سے حاصل ہوتا ہے یا یہ علم عطائی ہے، حاصل کرنے کا طریقہ کیا ہے۔

جواب

''علم لدنی'' حق تعالیٰ کی ایک خاص عطا ہے، یہ دولت اللہ اپنے خاص بندوں کو عطا کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امی تھے، انہوں نے باقاعدہ کسی بھی درسگاہ میں جا کر کسی استاد سے کوئی علم حاصل نہیں کیا تھا لیکن چونکہ آپ علم لدنی کی دولت سے سرفراز تھے اور اللہ کے بعد سب سے زیادہ علم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو حاصل تھا۔

قرآن حکیم میں فرمایا گیا ہے۔ وَعَلَّمَکَ مَالَمْ تَعْلَمُ وَکَانَ فَضْلُ اللّٰہِ عَلَیْکَ عَظِیْمًا۔ اللہ نے تمہیں اس چیز کا علم دیا جس سے تم واقف نہیں تھے اور یہ تم پر اللہ کا فضل عظیم ہے۔ یہ فضل عظیم ہر ایک پر نہیں ہوسکتا، یہ فضل عظیم مانگنے سے بھی نہیں ملتا اور کوشش بسیار کے بعد بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے علم لدنی کی خواہش کرنا بے سود ہے، علم کی اگر خواہش ہو تو اس کے لئے کسی درسگاہ کے چکر لگانا اور کسی استاد کے سامنے زانوئے تلمذ تہہ کرنا ازبسکہ ضروری ہے۔

حق تعالیٰ کسی کو علم لدنی عطا کرنے کے لئے حضرت خضر علیہ السلام کے محتاج نہیں ہیں انہوں نے بغیر کسی واسطے کے کتنے ہی نبیوں کو علم لدنی سے سرفراز کیا ہے اور ضرورت سمجھی ہے تو حضرت خضر علیہ السلام جیسے فرشتوں اور رجال الغیب کا استعمال کیا ہے۔ لیکن انہوں نے جب بھی کسی نبی کا یا کسی اپنے نیک بندے کو علم لدنی عطا کرنا چاہا تو براہِ راست بھی یہ دولت انہیں عطا کردی۔ کیوں کہ ان کی قدرت دنیا کی ہر شئے پر محیط ہے اور وہ اپنی قدرت کا مظاہرہ کرنے میں قطعاً کسی کے محتاج نہیں ہیں۔ علم لدنی مسلسل عبادت، مسلسل گناہوں سے پرہیز، مسلسل پرہیزگاری اور زبردست قسم کے تقوے سے حاصل ہوسکتا ہے لیکن علم لدنی کی خواہش میں اپنی عمر گنوانا اچھا نہیں ہے، علم حاصل کرنے کے لئے وہی طریقہ اختیار کرنا چاہئے جو طریقہ اختیار کرکے لاکھوں لوگ آج بھی جہل سے علم کی طرف آرہے ہیں اور علم دین کی دولتوں سے بہرہ ور ہورہے ہیں۔
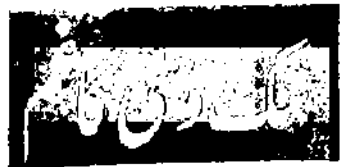
سوال از: صدیقی میڈم ـــــــــ بھوپال

گزارش یہ ہے کہ میری روزی کے دروازے بالکل بند ہوچکے ہیں، شوہر ایک سال سے بیمار ہیں، بستر پر پڑے ہوئے ہیں، لڑکا جوان ہے لیکن کوئی کام دھندہ نہیں کررہا ہے، بے حد پریشان ہوں، بچیوں کی شادی ہوچکی ہے، ایک بچی ہے شادی کے قابل ہے، گھر کا خرچ بڑی مشکل سے چل رہا ہے، دعا فرمائیں۔ روزی کے دروازے کھل جائیں، کوئی ذکر دعا بتادیں۔

آپ نمازیں تو پانچوں وقت کی پڑھتی ہی ہوں گی، بس اتنا اہتمام کریں کہ ہر فرض نماز کے بعد ایک مرتبہ آیت الکرسی، تین مرتبہ سورۂ الم نشرح، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ، تین مرتبہ سورۂ قدر پڑھ لیا کریں، عشاء کی نماز کے فوراً بعد "یَاحَاضِرُ یَانَاظِرُ یَاشَافِیُ یَاحَیُّ یَا مَالِکُ" ایک سو ایک مرتبہ پڑھا کریں، اول و آخر تین مرتبہ درود شریف پڑھا کریں، چاند کے مہینوں میں مہینے کی پہلی دوسری تیسری تاریخ کو نصف شب کے بعد "یَامُسَبِّبَ الْاَسْبَابُ" پانچ سو مرتبہ کھلے صحن میں ننگے پاؤں، ننگے سر کھڑے ہوکر پڑھا کریں، اگر گھر بند ہو تو اپنے مکان کے کسی بھی بیرونی حصہ میں یا برآمدے وغیرہ میں کھڑے ہوکر پڑھ لیا کریں۔ اس عمل کو تین ماہ تک جاری رکھیں، یعنی تین مہینے تک پہلی دوسری اور تیسری تاریخ کو پڑھ لیا کریں، جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھیں اور ایک سو بار درود شریف، انشاء اللہ ان چند اعمال کی برکت سے روزی کے دروازے کھل جائیں گے، رزق حلال حسب ضرورت میسر آئے گا۔ یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ کسی بھی عمل میں کامیابی حاصل کرنے کے لئے ایمان ویقین کا ہونا ضروری ہے، ایمان یہ ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود بھی نہیں اور کوئی مستعان بھی نہیں اور یقین یہ ہونا چاہئے کہ اللہ اپنے ہر بندے کی پکار سنتا ہے اور اس کے دامن مراد کو اپنی رحمتوں سے بھر دیتا ہے۔ ایمان ویقین کے ساتھ اگر آپ اپنا دامن پھیلائیں گی تو انشاء اللہ نامراد و ناکام نہیں رہیں گی۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ آپ کو آپ کی ضرورتوں سے زیادہ عطا کرے، آپ کے شوہر کو صحت کاملہ عطا کرے اور آپ کی بیٹی کی شادی ایسی جگہ کرادے جہاں اس کو ازدواجی زندگی کا سکھ عطا ہو

سوال از: یعقوب خاں ———— بھوپال

حضرت میری بیٹی کا نام بشریٰ اور میری بیوی کا نام گلشن ہے، میرا نام یعقوب خاں ہے، میری بیٹی کی شادی نہیں ہو پا رہی ہے، ہر جمعرات کو بچی آپ کے ہاشمی روحانی مرکز کے صابن سے نہاتی ہے، روزانہ عشاء کے بعد "یَا لَطِیْفُ" ۱۲۹ بار پڑھتی ہے۔ دعا فرمائیں شادی ہو جائے اور کوئی ذکر بتادیں۔

جواب

جن بچیوں کی شادی نہ ہو تو انہیں جمعہ کے دن سورۂ احزاب اور بدھ کے دن عصر کے بعد سورۂ یوسف پڑھنی چاہئے۔ ان سورتوں کی تلاوت سے اچھے پیغام وصول ہوتے ہیں اور شادی کے لئے راہیں کھل جاتی ہیں۔ بعض اکابرین نے فرمایا ہے کہ اگر لگاتار ۲۱ روز تک اس گھر میں عشاء کے بعد تین بار اذان دی جائے جس گھر میں لڑکیوں کے رشتے نہ آ رہے ہوں تو رشتے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ بھی اس عمل کو کر کے دیکھ لیں، انشاء اللہ اچھے رشتے موصول ہوں گے، پھر سوچ سمجھ کر کسی پیغام کو قبول کر لیں۔ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ دیندار لڑکے کو ترجیح دیں، خواہ اس کی آمدنی کم ہو، خوبصورتی اور مالداری پر نہ جائیں، ہاں اگر لڑکا دیندار ہونے کے ساتھ ساتھ خوبرو بھی ہو اور مالدار بھی ہو تو پھر سونے پر سہاگہ ہے۔

یہ بات یاد رکھیں کہ جو لوگ اللہ سے ڈرتے ہیں وہی اپنے شریک حیات کے ساتھ حسن سلوک کرنے کے روادار ہوتے ہیں، آج کل رشتوں کی تحقیق کر لینا بھی ضروری ہے، آنکھیں بند کر کے رشتے قبول کرنا بھی ٹھیک نہیں ہے، اگر آپ دینداری کو ترجیح دیں گے تو اللہ کی رحمتیں آپ پر نچھاور ہوں گی لیکن دینداری کے ساتھ ساتھ برسرروزگار لڑکوں کو اہمیت دینی چاہئے، بے روزگاری بہت بڑا سانحہ ہے اس سانحہ کے ساتھ سمجھوتہ کرنا بھی دانشمندی کے خلاف ہے، کم آمدنی گوارہ ہو سکتی ہے لیکن بے روزگاری گوارہ نہیں کی جا سکتی۔

ہماری دعا ہے کہ رب العالمین آپ کی بیٹی کے قابل قبول پیغام بھجوائے، ایسے لڑکوں کے پیغام جو روزگار سے بھی جڑے ہوئے ہوں اور دیندار بھی ہوں، ایسے پیغام آتے ہی دیر نہ کریں کسی شہزادے کے انتظار میں لڑکیوں کی عمریں خراب کرنا بھی غلط ہے، بالخصوص موجودہ دور میں لڑکیوں کی شادی میں دیر کرنا بے شمار مصلحتوں کے خلاف ہے۔ تجربات بتاتے ہیں ہاشمی روحانی مرکز کے تیار کردہ صابن سے جمعرات کو غسل کرنے سے بھی رشتے آجاتے ہیں، آپ کی صاحبزادی اگر اس کا اہتمام کرتی رہے تو بہتر ہے، عشاء کی نماز کے بعد اگر تین سو بار لڑکی "یَامُغْنِیُ" پڑھا کریں تو بہتر ہے انشاء اللہ اس تسبیح کی برکت سے بھی رشتوں کا سلسلہ شروع ہوگا۔

عملیات

سوال از: محمد قمر ــــــــ کلکتہ

حضرت میرا نام محمد قمر اور ٹی نمبر T/1232/15 ہے۔ حضرت آپ نے جو کتابچہ روانہ فرمایا تھا جو اللہ کے فضل و کرم اور آپ کی دعا سے مکمل کر چکا ہوں، اب آگے آپ سے چند عملیات کی اجازت چاہتا ہوں۔

(۱) سورۂ فاتحہ کا عمل نوچندی اتوار سے عمل شروع کرنا ہے بہ نیت زکوٰۃ ۳۳۴۷ مرتبہ پڑھنا ہے۔ ۲۸ ویں دن ۳۶۲ مرتبہ پڑھنا ہے۔

(۲) سات سلام اور چہل کاف کے عامل بننے کے لئے بھی اجازت چاہتا ہوں جس کے لئے پانچ سو روپے بھی روانہ کر رہا ہوں۔

(۳) مؤکلات نمبر صفحہ نمبر ۲۴ پر عمل نمبر ۵ حاضری بچہ مؤکل اس کی بھی اجازت چاہتا ہوں، عمل کس مہینے، کس دن سے شروع کروں اور کھانے میں کس چیز کا استعمال کروں اور پکی زمین پر حصار کرنے کا طریقہ کیا ہے اور کیا پڑھ کر حصار کروں۔

حضرت مجھے کچھ دنوں سے ایک پریشانی ہو رہی ہے، عصر کے بعد سے جسم بھاری لگ رہا ہے، دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے، سینہ میں بھی بھاری پن محسوس ہو رہا ہے، سوتے وقت جسم کبھی کبھی کانپ جاتا ہے، صبح ہونے کے بعد ٹھیک ہو جاتا ہے، پھر عصر سے یہی حالت ہو رہی ہے۔

میرا نام محمد قمر والدہ رشیدہ بیگم والد مرحوم محمد عمر، تاریخ پیدائش ۱۹۹۰/۵/۲۵

حضرت میں اپنے نام کی مناسبت سے کون سا اللہ کا صفاتی نام پڑھوں، ویسے تو میں ''یَاقَیُّوم'' کا ورد کر رہا ہوں، روزانہ نقش بھی کاپی پر لکھ رہا ہوں، آپ کی دعا سے دو سال سے مسجد میں مؤذن بھی ہوں۔

حضرت جوابی خط تو نہیں بھیج رہا ہوں پر پچاس روپیہ بھیج رہا ہوں اسپیڈ پوسٹ کے ذریعہ روانہ کرنے کے لئے اور اپنی دعاؤں میں مجھے یاد رکھئے گا۔ میری کامیابی کے لئے دعا فرمائیے۔ اللہ آپ کے علم میں عمل میں، عمر میں برکت اور ترقی نصیب فرمائے، میں بھی یہ دعا آپ کے لئے کروں گا، انشاء اللہ۔

جواب

جن عملیات کی آپ نے اجازت طلب کی ہے ان کی آپ کو اجازت دی جاتی ہے اس دعا کے ساتھ کہ اللہ آپ کو کامیابی سے ہمکنار کرے۔

ایک بات ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں کہ عمل جہاں سے بھی اٹھائیں اس کو بہت اچھی طرح غور و فکر کے ساتھ پڑھ لیا کریں، سرسری انداز سے پڑھنے کے بعد کبھی کسی عمل پر بیٹھنے کی غلطی نہ کریں اور یہ بات یاد رکھئے کہ با مؤکل عمل میں پرہیز ضروری ہوتا ہے خواہ کتاب یا رسالہ میں یہ بات تحریر ہو یا نہ ہو، جب بھی کریں عمل پورے اہتمام کے ساتھ کریں اور تمام قیود و شرائط کو ملحوظ رکھیں، با مؤکل والے عمل میں رجال الغیب کا بھی خیال رکھیں، کسی بھی دن رجال الغیب آپ کے روبرو نہیں ہونے چاہئیں۔

آپ کسی طرح کے اثر کی لپیٹ میں ہیں، بہتر ہوگا کہ پنجتن کا نقش اپنے گلے میں ڈالیں اور سات دن تک معوذتین سات سات مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں انشاء اللہ طبیعت ٹھیک ہو جائے گی۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۱۳۵	۱۴۸	۱۵۲	۱۳۸
۱۵۱	۱۳۹	۱۴۴	۱۴۹
۱۴۰	۱۵۴	۱۴۶	۱۴۳
۱۴۷	۱۴۲	۱۴۱	۱۵۳

آپ اپنے نام کی مناسبت سے جو پڑھ رہے ہیں وہ ٹھیک ہے لیکن ہمارا مشورہ یہ ہے کہ آپ روزانہ ''یَاقَوِیُّ'' ۱۱۶ مرتبہ پڑھا کریں۔

مؤکل والے کسی بھی عمل میں اگر اللہ کے فضل سے کامیابی مل جائے تو مؤکل کو بار بار حاضر کرنے کی غلطی نہ کریں، بہت ہی ضروری معاملے میں حاضرات کرنی چاہئے ورنہ مؤکل ناراض ہوتے ہیں اور پھر صحیح رہنمائی سے گریز کرتے ہیں، یا پھر عامل کا کمال یہ ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذہانت سے اور اپنے تجربات کی روشنی میں لوگوں کا علاج کرتا ہے، وہ مؤکل کا محتاج نہیں ہوتا۔ آپ ہر حال میں اللہ ہی سے رجوع کریں، اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں اور اللہ کے بعد خود اعتمادی کو بروئے کار لا کر ضرورت مندوں کی ضرورتیں پوری کریں۔ خدا کے بعد اپنی خود پر جتنا بھروسہ ہوگا کامیابی اسی قدر آپ کو نصیب ہوگی، تمام شاگردوں کے لئے ہماری دعا یہ ہے کہ رب العالمین ان میں اہلیت پیدا کرے اور انہیں خدمت خلق کرنے کی توفیق بھی دے اور صلاحیت بھی۔

از: محمد فاضل ــــــ وارانسی

چند سوالات لے کر حاضر ہوا ہوں، اس امید کے ساتھ کہ آپ میرے سوالوں کے جوابات طلسماتی دنیا میں دے کر مجھے شکریہ کا موقع دیں گے

پہلا سوال جناب ہمارے کئی دوست تعویذوں کی بہت مخالفت کرتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ تعویذ گنڈے شرک ہیں، جب کہ ہمارے گھر والے سب کے سب تعویذوں کے قائل ہیں اور میرے والد صاحب تعویذوں کو اور جھاڑ پھونک کو بہت مانتے ہیں۔ کچھ لوگ جو دعوت کے کام سے جڑے ہوئے ہیں وہ تعویذوں کی بہت مخالفت کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ جو ستر ہزار لوگ جنت میں جائیں گے وہ ہوں گے جنہوں نے کبھی تعویذ نہیں باندھا ہوگا۔ آپ سے درخواست ہے کہ ایسی باتوں پر روشنی ڈالیں، کیا آپ تعویذوں پر کتاب نہیں لکھ سکتے تا کہ ہم جیسے لوگوں کی رہنمائی ہو۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ ہمارے گھر میں بہت پریشانیاں ہیں، غربت بھی بہت ہے اور گھر میں جھگڑے بھی بہت ہیں، رشتے داروں کی طرف سے بھی بہت صدمات ملتے ہیں، ان کا کوئی علاج بتائیں اور کوئی وظیفہ بھی بتائیں۔

ہمارا تیسرا سوال یہ ہے کہ کوئی ایسا تعویذ بتائیں جس کی برکت سے ہمارے گھر کی غربت ختم ہو اور مجھے اور میرے بھائی عادل کو کوئی نوکری مل جائے، ہمارا نام فاضل ہے ہماری ماں کا نام اختری ہے، باپ کا نام سلیم احمد ہے، ہمارے باپ مزدوری کرتے ہیں اور بہت بے شمار ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ ہمارے سوالوں کا جواب دیں گے تو آپ کی مہربانی ہوگی۔

جواب

آپ کا خط پڑھا، چونکہ آپ کے لفافہ میں جوابی لفافہ موجود نہیں تھا اس لئے آپ کے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا میں دیا جا رہا ہے، آپ کی خواہش بھی یہی تھی کہ آپ کے سوالوں کا جواب طلسماتی دنیا میں دیا جائے، یہ بات تو آپ کو معلوم ہی ہوگی کہ تعویذ گنڈوں کی مخالفت دوسرے فیشنوں کی طرح ایک فیشن ہے، جس طرح کوٹ، پتلون پہننا اور جس طرح دوسرے الٹے سیدھے لباس پہننا فیشن میں داخل ہے اسی طرح تعویذوں کی اور جھاڑ پھونک کی مخالفت کرنا بھی ایک فیشن میں داخل ہے اور وہ تمام چھٹ بھیئے جو توحید وسنت کی ابجد بھی نہیں کر سکتے وہ تعویذوں کو توحید وسنت کے خلاف سمجھتے ہیں اور تعویذ گنڈوں کو شرک بتاتے ہیں، ہم دعوے سے یہ بات کہتے ہیں کہ جن لوگوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک چھوٹی سی کتاب بھی کبھی نہ پڑھی ہو اور جنہیں شرک اور توحید کی اصلیت کا علم نہ ہو یہی لوگ روحانی عملیات کے خلاف چرب وزبانی کرتے ہیں۔ ہمارے دور کی ایک مشکل یہ ہے کہ جو نئے نئے دیندار ہوتے ہیں یہ نئے نئے مال داروں کی طرح دنیا والوں کا ناک میں دم کرتے ہیں۔ چند ہفتوں کی نمازیں پڑھ کر اور چند ہفتوں دعوت کے کام میں جڑ کر جو لوگ مسلم سماج میں دندنا رہے ہیں ان کی اکثریت نہ علماء کا احترام کرتی ہے نہ اپنے بڑوں کی عزت کرتی ہے اور نہ ہی مسائل سے کوئی کوئی دلچسپی رکھتی ہے۔ یہ لوگ اس شخص کی طرح ہوتے ہیں جو ادرک کے ایک ٹکڑے کا مالک ہو کر خود کو پنساری سمجھنے کے خبط میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ جن تعویذوں میں شرکیہ کلمات ہوں اور جن تعویذوں میں استعانت اللہ کے سوا کسی اور سے طلب کی گئی ہو بے شک وہ تعویذ غلط ہوتے ہیں اور لاریب ان سے شرک کی بو آتی ہے لیکن جن تعویذوں میں رب العالمین سے استمداد طلب کی گئی ہو اور جو قرآن حکیم کی آیات پر یا اسماء حسنیٰ پر مشتمل ہوں ان تعویذوں کو بھی شرک بتانا ان ہی لوگوں کا کام ہو سکتا ہے جو کاسۂ سر میں مغز کے بجائے گوبر رکھتے ہوں اور جو چند دن پرہیزگاری کا لبادہ اوڑھ کر اتراتے پھرتے ہوں، جہاں تک غیر مقلدین کا معاملہ ہے تو وہ بے چارے اپنی طبیعت اور مزاج سے مجبور ہیں، ان کا اپنا ایک دین ہے اور ان کی اپنی ایک روش ہے، اس لئے ان کے بارے میں کوئی تبصرہ کرنا بے سود ہے لیکن وہ لوگ جو خود کو مقلد مانتے ہیں جو امام ابوحنیفہ کے پیروکار ہیں جب وہ لوگ بھی تعویذوں کی مخالفت میں غل غپاڑہ مچاتے ہیں تو حیرت ہوتی ہے اور افسوس بھی ہوتا ہے یہ جان کر کہ شیطان نام نہاد دینداروں کی دین داری کا بیڑہ غرق کس طرح کرتا ہے۔ ہمارے تمام اکابرین جن میں حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، قطب عالم حضرت

[illegible]احمد گنگوہیؒ، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ اور ولی [illegible] صدیق باندوی صاحبؒ وغیرہ تعویذوں کے قائل تھے اور تعویذوں کے ذریعہ ہی ضرورت مند بندوں کی عمر بھر خدمت انجام دیتے رہے، ان تمام حضرات کا تقویٰ ان لوگوں سے کہیں زیادہ معتبر تھا جو آج کل تعویذوں کی مخالفت میں رطب اللسان رہتے ہیں اور جنہیں دین وشریعت کی زیادہ جانکاری نہیں ہے، عقل بھی یہ کہتی ہے کہ جن تعویذوں میں قرآن حکیم کی آیات ہوں جو تعویذ اللہ کے ناموں پر مشتمل ہوں وہ ہرگز ہرگز شرک کے قبیل سے نہیں ہوسکتے۔ سورۂ فاتحہ اور سورۂ جن کے نقوش کو شرکیہ بتانا عقل کا دیوالیہ پن ہے۔

آپ سے ہماری گزارش ہے کہ اس طرح کی فضول اعتراضات پر کان دھرنا اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرنا ہے، آپ اطمینان رکھیں کہ روحانی عملیات جو قرآن اور اسماء حسنیٰ پر مبنی ہوں قطعاً درست ہیں انہیں شرک سمجھنا ظلم مبین ہے۔

اس موضوع پر ہم ایک کتاب لکھ رہے ہیں، اس طرح کے اعتراضات کی قلعی کھول دے گی۔ آپ نے اپنی گھریلو پریشانیوں کا ذکر کیا ہے جو یقیناً تشویشناک ہے۔

آپ کے لئے ہم چند اوراد نقل کررہے ہیں، روزانہ ان کی پابندی رکھیں، ان اوراد ووظائف کی پابندی سے آپ کی مشکلیں راحتوں میں بدل جائیں گے اور آپ کے لئے سکون وعافیت کے دروازے کھل جائیں گے۔

ظہر کی نماز کے بعد ''حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل'' ۴۵۰ مرتبہ پڑھا کریں۔ نماز مغرب کے بعد تین سو مرتبہ ''نَصْرٌ مِنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْب'' پڑھا کریں اور نماز فجر اور نماز عشاء کے بعد ۱۳۱ مرتبہ ''یَاسَلَامُ'' پڑھا کریں۔ اگر عموماً باوضو رہنے کی کوشش کریں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا، جمعہ کے دن کم سے کم ایک تسبیح درود کی پڑھ لیا کریں، اپنے پروردگار کے سامنے اپنا دامن مراد پھیلاتے رہیں۔ اللہ مانگنے والوں سے خوش ہوتا ہے اور انہیں ان کی طلب سے زیادہ عطا کرتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ وہ آپ کو تمام مسائل اور تمام مصائب سے نجات عطا کرے۔

اپنے تیسرے سوال میں آپ نے ایک ایسے تعویذ کی فرمائش کی ہے جس سے آپ کی زندگی میں سنہرا انقلاب آجائے اور آپ کی تنگ[illegible] کا خاتمہ ہوجائے۔

نوچندی جمعرات کو نماز فجر کے بعد تین سو مرتبہ یہ آیت پڑھیں۔ ''اَللّٰہُ لَطِیْفٌ بِعِبَادِہٖ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ وَھُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْز'' اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھیں، اشراق کی چار رکعت ادا کرنے کے بعد یہ نقش زعفران سے یا ہری روشنائی سے لکھیں۔

۷۸۶

۳۳۱	۳۲۴	۳۲۸	۳۱۴
۳۲۷	۳۱۵	۳۲۰	۳۲۵
۳۱۶	۳۳۰	۳۲۲	۳۱۹
۳۲۳	۳۱۸	۳۱۷	۳۲۹

بحق یارزاق

اس نقش کو اپنے گھر کے ہر فرد کے گلے میں ڈال دیں اور ایک نقش گھر میں لٹکادیں، یہ نقش ہرے کپڑے میں پیک کریں۔ انشاء اللہ اس نقش کی برکت سے رزق کے دروازے کھلیں گے، غربت اور تنگ دستی سے نجات ملے گی اور خوش حالی آپ کے قدم چومیں گی۔

یقین کریں کہ اپنے بزرگوں کا وہ اثاثہ جو کتابوں میں مدفون تھا ہم اللہ کی دی ہوئی توفیق سے آپ لوگوں تک پہنچارہے ہیں، اس سے آپ بھی استفادہ کریں اور ان بزرگوں کو ایصال ثواب کریں جنہوں نے دن رات کی جدوجہد سے روحانی عملیات کے قیمتی خزانے اپنی بیاضوں میں جمع کئے تھے وہ آج تک اللہ کے بندوں کے لئے مشعل راہ بنے ہوئے ہیں اور ان روحانی فارمولوں کے ذریعہ لاکھوں کروڑوں لوگوں کی آج بھی روحانی امداد ہورہی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک ہوتی رہے گی۔ لوگوں کی مدد اور بزرگوں کے اثاثہ کا پھیلاؤ ہی ہمارا مشن ہے۔

اللہ سے دعا کریں کہ یہ کوشش جاری رہے اور اللہ کے ضرورت مند بندوں کی ضرورتیں پوری ہوتی رہیں۔

طلسماتی دنیا کی سلامتی اور بقا کے لئے بھی دعا کریں، انٹرنیٹ اور موبائل کی مشغولیت نے دوسرے اردو کے رسالوں کی طرح طلسماتی دنیا کو بھی خاصا نقصان پہنچایا ہے لیکن انشاء اللہ مرتے دم تک ہم اس چراغ کو روشن رکھیں گے۔ ☆☆☆

حسن الهاشمی

عکسِ سلیمانی

استقرار حمل کے لئے

جو لوگ اولاد سے محروم ہیں ان کے لئے یہ عمل بہت کارگر ثابت ہوتا ہے، ایام حیض سے فارغ ہونے کے بعد لگاتار گیارہ دن تک یہ کلمات کاغذ پر یا پلیٹ پر گلاب و زعفران سے لکھ کر عورت کو پلائیں: بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَد.

گیارہ دن کے بعد یہ کلمات کالی روشنائی سے لکھ کر لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے گلے میں ڈال دیں۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھو ھو ھو ھو ھو ھو اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ اللّٰہ قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم قیوم و صلی اللہ علٰی خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہٖ اجمعین. اگر اس کے ساتھ اس نقش کو بھی گلے میں ڈال دیں تو بہتر ہے۔

۷۸۶

۲۷۶	۲۸۱	۲۷۴
۲۷۵	۲۱۷	۲۷۹
۲۸۰	۲۷۳	۲۰۸

برائے حفاظتِ حمل

بعض عورتوں کے حمل ٹھہر تو جاتا ہے لیکن حمل محفوظ نہیں رہتا، اگر یہ شکایت ہو تو حمل ٹھہرنے کے بعد یہ نقش عورت کے گلے میں ڈال دیں یا عورت کی کمر میں یا زیر ناف باندھ دیں، اس کو بھی لال کپڑے میں پیک کریں۔

اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْھَا حَافِظ. فَاللّٰہُ خَیْرٌ حَافِظًا وَّھُوَ
اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ اَللّٰھُمَّ احْفَظْ حَمَلَ ھٰذہ المرأۃ
جمیع الآفات بحق لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ
آمین آمین آمین

برائے حفاظت

نقش بھی حفاظت حمل کے لئے تیر بہدف ثابت ہوتا ہے، استقرارِ حمل کے بعد اس نقش کو لال کپڑے میں پیک کر کے عورت کے

گلے میں ... ں اور ... نواں مہینہ شروع ہوجائے تو اس کو اتار دیں۔

۷۸۶

۷۲	۷۵	۷۸	۶۵
۷۷	۶۶	۷۱	۷۶
۶۷	۸۰	۷۳	۷۰
۷۴	۶۹	۶۸	۷۹

برائے اولاد نرینہ

اگر کسی عورت کے صرف لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں اور اس کو لڑکے کی خواہش ہو تو اس کو چاہئے کہ جب حمل ٹھہر جائے تو تین ماہ کے اندر اندر یہ کلمات لکھ کر اپنے گلے میں ڈال لے، انشاء اللہ لڑکے کی خواہش پوری ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَبِاللّٰهِ وَمِنَ اللّٰهِ فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً قَالُوْا لَا تَخَفْ وَ بَشَّرُوْهُ بِغُلَامٍ عَلِيْمٍ فَاَقْبَلَتِ امْرَاَتُهٗ فِيْ صَرَّةٍ فَصَكَّتْ وَجْهَهَا وَ قَالَتْ عَجُوْزٌ عَقِيْمٌ.

مسان سے نجات حاصل کرنے کے لئے

بعض عورتوں کو مسان کا مرض ہوتا ہے، عورت کے رحم پر جنات کے اثرات ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے عورت حاملہ نہیں ہو پاتی اور اگر حمل ٹھہر بھی جاتا ہے تو حمل ساقط ہوجاتا ہے اور اگر بچہ پیدا ہوجاتا ہے تو دو سال کے اندر اندر مر جاتا ہے۔ بعض عورتوں کو لڑکوں کا مسان ہوتا ہے، ان کے لڑکے مر جاتے ہیں اور بعض عورتوں کو لڑکیوں کا مسان ہوتا ہے، ان کی لڑکیاں مر جاتی ہیں اور لڑکے زندہ رہتے ہیں۔ بعض عورتوں کو دونوں ہی کا مسان ہوتا ہے۔ یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ مسان کا علاج صرف روحانی علاج کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔

سان والی عورتوں کے لئے یہ علاج تیر بہدف ثابت ہوتا ہے۔ دو سو گرام اجوائن اور دو سو گرام سیاہ مرچ کو باریک پسوالیں اور اس پر چالیس بار سورۂ والشمس پڑھ کر دم کرلیں، حمل ٹھہرنے کے بعد ایک چمچہ کا چوتھائی نہار منہ اور رات کو سوتے وقت پھانک لیں اور پانی پی لیں۔ اس سلسلے کو پورے نو مہینے جاری رکھیں۔ حمل کے شروع میں ۴۱ دن تک زعفران سے یہ نقش لکھ کر عورت کو روزانہ عصر کے بعد پلائیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۶	۱	۸
۷	۵	۳
۲	۹	۴

...ادت میں آسانی کے لئے

یہ ... بوقت ولادت عورت کی مٹھی میں تھمادیں، انشاء اللہ جلد ہی بچہ پیدا ہو جائے گا اور زیادہ تکلیف بھی نہیں ہوگی۔

ج ح خ ط ظ ع غ ی ك
ل م اشتهم ١٥٥٥ س ك
ال

ناف کو اپنی جگہ پر لانے کے لئے

بعض لوگوں کی ناف بار بار ٹلتی ہے جس کی وجہ سے انہیں تکلیف ہوتی ہے اور ناقابل برداشت درد بھی ہوتا ہے۔ ناف ٹلنے کے بعد اس کو صحیح جگہ پر لانے کے لئے یہ نقش ناف کی جگہ پر باندھیں۔ انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔

۷۸۶

۶۲۲	۶۳۳	۶۲۸	۶۲۳
۶۲۷	۶۲۴	۶۲۱	۶۳۴
۶۲۵	۶۳۰	۶۳۱	۶۲۰
۶۳۲	۶۱۹	۶۲۶	۶۲۹

ایضاً

یہ نقش ناف کو صحیح مقام پر لانے کے لئے مفید ہے۔ یہ نقش بدھ کے دن پہلی ساعت میں لکھنا چاہئے، پھر اس کو ناف کی جگہ پر باندھ دیں، انشاء اللہ ناف صحیح جگہ پر آجائے گی۔

۷۸۶

۸	۵۷۳	۵۷۶	۱
۵۷۵	۲	۷	۵۷۴
۳	۵۷۸	۵۷۱	۶
۵۷۲	۵	۴	۵۷۷

ناف اپنی جگہ پر رہے

...یہ چاہیں کہ ناف اپنی جگہ پر رہے تو اس نقش کو ناف کی جگہ پر باندھیں، انشاء اللہ ٹلی ہوئی ناف صحیح جگہ پر آجائے گی اور اگر نقش

بندھا رہا تو پھر ناف ٹلے گی بھی نہیں۔بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّ اللّٰہَ یُمْسِکُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا وَلَ ۔ اَمْسَکَھُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ بَعْدِہٖ اِنَّہٗ کَانَ حَلِیْمًا غَفُوْرًا۔

احلام سے نجات کے لئے

احلام سے نجات حاصل کرنے کے لئے نوچندی منگل یا بدھ کو یہ نقش لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں، انشاءاللہ احتلام سے نجات ملے گی۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۴۲۵۱	۴۲۵۴	۴۲۵۷	۴۲۴۴
۴۲۵۶	۴۲۴۵	۴۲۵۰	۴۲۵۵
۴۲۴۶	۴۲۵۹	۴۲۵۲	۴۲۴۹
۴۲۵۳	۴۲۴۸	۴۲۴۷	۴۲۵۸

خارش سے نجات کے لئے

اگر کسی کو خارش ہو تو اس نقش کو لکھ کر پانی سے نگل جائے، انشاءاللہ لگاتار ۲ دن ایسا کرنے سے خارش سے نجات مل جائے گی۔

۷۸۶

۴۱	اللہ	۲	۸۲	۵
۱۱	عص	۳	۴ب	۸
۱۶	ل و	حب	۳	اللہ
۳	۳۸	۳	۲۷۳	۵۳۷
۵	۲۱	۱۳	۳۲	۵۶

اگر بچہ دودھ نہ پیتا ہو

بعض بچے ماں کا دودھ نہیں پیتے، ایسے بچوں کے گلے میں یہ نقش ڈالیں۔بسم اللہ الرحمن الرحیم اِنَّمَا صَنَعُوْا کَیْدُ سَاحِرٍ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی۔ اھوا ما ما ھو بابا وثر اھدیا اھیا اشراھیا۔

مسان کا ایک اور علاج

کوری ہانڈی میں ۳ مٹھی ثابت اڑد اور ۳ رنگل میخ ڈالیں اور مندرجہ ذیل کلمات لکھ کر ڈالیں، پھر ہانڈی کو بند کر کے مریض پر سے ۷ بار اتاریں اور چولہے پر چڑھا دیں۔۳ گھنٹے پکائیں، ٹھنڈی ہو جانے پر کسی چوراہے پر یا ویرانے میں دبا دیں، مریض کو غسل کرائے

...........کلمات لکھ کر جو ہانڈی میں ڈالے تھے وہی مریض کے گلے میں تعویذ تیار کر ڈالیں، انشاء اللہ مسان سے نجات مل جائے گی۔

کلمات یہ ہیں: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الحفیظ الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب الرقیب اللھم بالواحد الصادق من شر کل طارق بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم. و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہٖ محمد و آلہٖ و اصحابہ اجمعین. برحمتک یاارحم الراحمین.

تشخیص کا طریقہ

یہ معلوم کرنے کے لئے کہ مریض کس طرح کے اثر کا شکار ہے۔ اس پر سحر ہے یا آسیب، یہ نقش لکھ کر اس کے سیدھے ہاتھ میں دیں اور اس کی مٹھی بند کر دیں، مریض ہاتھ پھیلا لے اور ہاتھ کو کسی چیز پر نہ ٹیکے، گھڑی میں دیکھ کر پانچ منٹ تک نقش پکڑے رکھیں، اگر مریض کا ہاتھ بھاری ہو جائے اور اس کو یہ محسوس ہو کہ اس کے ہاتھ میں وزن دے رکھا ہے تو سمجھ لیں کہ اس پر سحر کا اثر ہے۔ اگر مریض اول فول بکنے لگے اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جائیں، اس کا جسم کانپنے لگے یا اس پر حاضری ہو جائے تو سمجھ لیں کہ اس پر آسیب ہے۔ اگر ایسا نہ ہو تو ... بیماری سمجھیں۔

نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۳۲۴	۳۲۸	۳۳۱	۳۱۷
۳۳۰	۳۱۸	۳۲۳	۳۲۹
۳۱۹	۳۳۳	۳۲۶	۳۲۲
۳۲۷	۳۲۱	۳۲۰	۳۳۲

اگر اس نقش کو پکڑنے سے بات نہ بنے تو پھر دوسرے ہاتھ میں یہ نقش پکڑا دیں۔

۷۸۶

۳۲۶	۳۳۰	۳۳۳	۳۱۹
۳۳۲	۳۲۰	۳۲۵	۳۳۱
۳۲۱	۳۳۵	۳۲۸	۳۲۴
۳۴۹	۳۲۳	۳۲۲	۳۳۴

آسیب زدہ لوگوں کا بہترین علاج

جو لوگ آسیب کا شکار ہوں ان کے گلے میں یہ دو نقش لکھ کر ڈال دیں، انشاء اللہ آسیبی اثرات سے نجات مل جائے گی۔

نقش۔

بسم اللّٰه الرحمن الرحيم الٰهی بحرمة يمليخا مكسلمينا كشفوطط اذرفطيونس كشافطيونس تبيونس يوانس بوس و كلبهم قطمير و على اللّٰه قصد السبيل ومنها جائر ولو شاء لهداكم اجمعين برحمتك لىراحمين. و صلى اللّٰه تعالىٰ على خير خلقه محمد و علىٰ آله و اصحابه اجمعين وهو ارحم الراحمين. ولا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمِ.

اس نقش کی پشت پر یہ نقش لکھیں۔

۷۸۶

۸	۶	۴	۲
۶	۴	۶	۸
۲	۸	۲	۴
۴	۲	۸	۶

اگر سحر کو رد کرنا ہو تو یہ نقش مریض کے گلے میں ڈالیں۔

۷۸۶

۸	۲۵۹۴	۲۵۹۷	۱
۲۵۹۶	۴	۷	۲۵۹۵
۳	۲۵۹۹	۲۵۹۲	۶
۲۵۹۳	۵	۴	۲۵۹۸

اعوذ بكلمات اللّٰه التامات من شرّ ما خلق. و ذراء و براء من شر ما ينزل من السماء ومن شر ما يعرج فيها ومن شر فتنة الليل والنهار و من شر كل طارق الا طارقاً يطروق بخير يارحمن، انشاء اللہ کسی بھی طرح کا جادو ہوگا جائے گا۔ اگر یہی نقش زعفران سے لکھ کر مریض کو سات دن تک پلائیں تو مریض کو جلد شفا ہو۔

جن اور سحر کے مریض کے لئے ضروری ہے کہ ایک ہفتہ تک گھر سے نہ نکلنے دیں۔ نمک مرچ کا بھی پرہیز کرائیں اور ہر طرح کے گوشت کا پرہیز رکھیں۔ ۴۰ دن تک ایسے گھر میں نہ جانے دیں جہاں کوئی موت ہوئی ہے یا کسی عورت کے بچہ ہوا ہے۔ اگر ہفتہ میں ایک بار دریا کے پانی سے نہلا دیا کریں تو اچھا ہے۔

جو لوگ جادو یا جن زدہ ہوں ان کے کپڑے نہیں دھونے چاہئیں، ان کے کپڑوں کے ساتھ دوسرے لوگوں کے کپڑے نہ دھوئیں اور اگر ان کے کھانے پینے کے برتن الگ ہوں تو بہتر ہے، خصوصاً اس وقت تک جب تک ان پر اثرات شدید ہوں، جب اثرات ختم ہو جائیں تب کوئی مضائقہ نہیں۔

مکان کی حفاظت کے لئے

کسی گھر میں جنات کے اثرات ہوں، اگر گھر سے روپے پیسے غائب ہوتے ہوں، اگر گھر میں خون یا گوشت آتا ہو یا ڈھیلے اور پتھر آتے ہوں، اگر گھر میں سانپ، بچھو بہت پیدا ہوتے ہوں تو یہ نقش لکھ کر گھر میں لٹکا دیں، انشاء اللہ ان تمام چیزوں سے نجات ملے گی۔

۷۸۶

۹۹۰۹	۹۹۲۲	۹۹۱۹	۹۹۱۶
۹۹۲۰	۹۹۱۵	۹۹۱۰	۹۹۲۱
۹۹۱۴	۹۹۱۷	۹۹۲۲	۹۹۱۱
۹۹۲۳	۹۹۱۲	۹۹۱۳	۹۹۱۸

اگر حج کرنے کی تمنا ہو

اگر کسی کو حج کی آرزو ہو اور وسائل مہیا نہ ہوں تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ **لا الٰہ الاّ اللّٰہُ الفتّاحُ الحلیمُ لرقیبُ المنانُ** پڑھا کرے، اول و آخر ایک مرتبہ درود شریف، ان شاء اللہ اس تسبیح کی برکت سے بہت جلد اس کی تمنا پوری ہوگی اور سبب حج کرنے کے راستے کھل جائیں گے۔

ذاتی مکان کی خواہش

اگر کوئی شخص کرائے کے مکان میں رہتا ہو اور اس کی خواہش ہو کہ اس کا اپنا ذاتی مکان ہو تو اس کو چاہئے کہ روزانہ پانچ تسبیحوں کا اہتمام کرے، نمازِ فجر کے بعد ایک تسبیح **یامالکُ** کی پڑھے، نماز ظہر کے بعد ایک تسبیح **یا کریمُ** کی پڑھے، عصر کے بعد ایک تسبیح **یامُغنی** کی پڑھے، مغرب کے بعد ایک تسبیح **یاصمدُ** کی پڑھے اور عشاء کے بعد ایک تسبیح **یامسببُ الاسباب** کی پڑھے، انشاء اللہ ایک سال نہیں گزرے گا کہ ذاتی مکان کے لئے راہیں کھل جائیں گی۔

قرض کی ادائیگی کے لئے

اگر کوئی شخص قرض کے بوجھ تلے دبا ہو اور وہ قرض سے نجات چاہتا ہو تو اس کو چاہئے کہ ہر فرض نماز کے بعد سات مرتبہ سورۂ قریش پڑھے، اول و آخر ایک بار درود شریف پڑھے، انشاء اللہ بہت جلد اس کا قرض ادا ہو جائے گا۔

مرحوم رشتے دار کی زیارت کے لئے

بعض لوگوں کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے مرحوم رشتے دار کی خواب میں زیارت کریں۔ اس طرح کی خواہش پوری کرنے کے لئے رات کو سونے سے پہلے ۴ رکعات نفل پڑھیں اور ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ تکاثر پڑھیں، نماز سے فارغ ہونے کے بعد

کسی سے بات نہ کریں اور درود شریف لاتعداد مرتبہ پڑھتے ہوئے سو جائیں، انشاء اللہ خواب میں مطلوبہ رشتے دار سے ملاقات:
یہ عمل نہایت مجرب ہے اور یہ عمل حضرت حسن بصریؒ سے منسوب ہے۔

استخارہ کا آسان طریقہ

پیر، بدھ یا جمعرات کو بعد نماز عشاء چھ رکعات نفل بہ نیت استخارہ پڑھیں اور اس سے پہلے چھ پرچیوں پر ۳ میں خیر اور ۳ میں شر لکھیں اور ان کو بند کرکے مصلے کے نیچے رکھ لیں اور ان کو خوب اچھی طرح ہلا دیں، پھر دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد ایک پرچی اٹھا کر جیب میں رکھ لیں، اس کے بعد پھر دو رکعت نفل پڑھیں اور دوسری پرچی اٹھا کر جیب میں رکھ لیں۔ اس طرح تیسری بار دو رکعت نفل پڑھنے کے بعد تیسری پرچی اٹھا کو ۔یب میں رکھ لیں، اس کے بعد تینوں پرچیاں کھول کر دیکھ لیں۔ اگر تینوں پرچیوں میں خیر ہو تو اس کام کو کرنے میں تاخیر نہ کریں۔ اگر دو پرچیوں میں خیر ہو تو یہ کام ۷۵ فیصد ؟؟؟ ہے اس کو بھی تھوڑی تاخیر کے بعد کر سکتے ہیں۔ اگر تینوں میں شر ہو یا دو میں شر ہو تو اس کام کو ہرگز ہرگز نہ کریں۔

اسم ''اللہ'' کی خصوصیات

یا اللہ، یہ اسم ذات ہے اور اکثر اکابرین کی رائے کے مطابق یہی اسم اعظم ہے۔ اس اسم الٰہی کی ادنیٰ سی تاثیر یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس نام کا ورد روزانہ پانچ ہزار مرتبہ کرے اور اس عمل کو ۱۴ دن تک جاری رکھے تو وہ صاحب کشف، صاحب الہام اور روشن ضمیر ہو جائے گا۔ اس کے اندر زبردست روحانیت پیدا ہوگی، بار بار زیارت رسولؐ خواب میں ہوگی اور دعائیں قبول ہوں گی۔ ورد کرنے والے کو چاہئے کہ رزق حلال کا اہتمام رکھے اور اپنی زبان کو فضول باتوں سے محفوظ رکھے۔ بعض اکابرین نے فرمایا کہ اس تعداد میں ورد کرنے والا رب العالمین کی زیارت سے بھی مشرف ہوتا ہے۔

اللہ کے اعداد ۶۶ ہیں۔ اگر کوئی شخص روزانہ اس ہندسے کو ۳۱۲۵ مرتبہ لکھے اور ان پرچیوں کو آٹے میں گولیاں بنا کر دریا میں ڈالے تو اس کی ہر جائز مراد پوری ہو اور اس کو زبردست قسم کی دولتِ تسخیر حاصل ہو۔

بعض بزرگوں نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص یا اللہ لکھ کر اپنے گھر کی کسی دیوار پر فریم میں جڑوا کر آویزاں کر لے اور روزانہ اس کو دیکھ کر ۳ بار ''یا اللہ'' پڑھے تو عمر بھی ہولِ دل سے اختلاجِ قلب سے اضطرابِ قلب سے اور دل کی ہر بیماری سے محفوظ رہے۔

سفر سے کامیاب ہو کر لوٹنے کے لئے ''اللہ'' لکھے، پھر سلیقہ سے اس کا ؟؟؟؟؟ اپنی جیب میں رکھ لے اور ''اللہ'' اپنے گھر کی کسی الماری میں رکھ لے تو انشاء اللہ جس مقصد کے لئے سفر کرے گا اس میں کامیابی ملے گی اور عافیت کے ساتھ سفر سے واپسی ہوگی۔ حروف جس قینچی سے کاٹیں اس پر ۶۶ مرتبہ ''یا اللہ'' کہہ کر دم کر لیں اور یہ عمل باوضو کریں، اس کے بعد سفر کریں اور کرشمۂ قدرت دیکھیں۔

کند ذہنی دور کرنے کے لئے

اگر کوئی بچہ کند ذہن ہو تو اس کی کند ذہنی دور کرنے کے لئے صبح کو تازہ روٹی پکا کر اس پر کسی بھی روشنائی سے ۷ بار ''یا اللہ'' لکھیں اور بچے کو کھلا دیں، اس عمل کو ۷ روز، ۱۴ روز یا ۲۱ روز تک حسبِ ضرورت جاری رکھیں۔ انشاء اللہ بچے کی کند ذہنی دور ہوگی اور اس کا قوتِ حافظہ بے مثال ہو جائے گا۔ یہ عمل بارہا کا آزمایا ہوا ہے۔

علاج بذریعہ غذا

حکیم احتشام الحق قریشی

آم

ایک ہندوستانی درخت کا پھل ہے، آم ہندوستان کا خاص میوہ ہے، دوسری ولایت میں نہیں ملتا اور دنیا کے سب میوؤں کا نچوڑ ہے، اس کا درخت ساٹھ ستر فٹ بڑا ہوتا ہے اس کا تنا سیدھا اور گولائی اس کی پندرہ فٹ ہوتی ہے، اس کے ماگھ سے جیٹھ تک چھ انچ سے نو انچ تک لمبے نوکدار پتے لگتے ہیں، یہ پتے شروع میں لال ہوتے ہیں پھر گہرے ہرے رنگ کے ہوجاتے ہیں، درخت پچاس ساٹھ برس تک پھیلتا ہے، پھل اول میں سال بہ سال بہتر ہوتا ہے اور آخر میں بالعکس اور اس کے پتوں میں بھی اس کے پھل کی سی خوشبو آتی ہے، اس میں کچھ پیلے رنگ کے خاص قسم کے خوشبو والے پھولوں کے گچھے لگتے ہیں، یہ پھول ماگھ سے چیت تک آتے ہیں، بیساکھ سے اساڑھ بلکہ اس سے بھی بعد تک پھل لگتے ہیں اس سے ایک قسم کا گوند نکلتا ہے اس کی گٹھلی کی مینگ میں سے تیل نکالا جاتا ہے، اس کا پھل ابتدا میں بہت بکسا ہوتا ہے، رفتہ رفتہ کھٹا پڑتا ہے بعد اس کے شیریں ہوجاتا ہے اس کے کچے پھل سے اچار اور مربہ وغیرہ تیار کیا جاتا ہے۔ گیلانی نے لکھا ہے کہ یمن اور افریقہ کے اطراف میں سوڈان کے شہروں کے پاس اور عمان کے جوانب میں جو آم پیدا ہوتا ہے وہ قد میں بڑے آلو بخارا اور اخروٹ اور سیب اور بڑی ناشپاتی کے ہوتا ہے اور درمیانی خربوزے کے برابر بھی ہوتا ہے، بہتر آم شیریں شاداب، بے ریشہ خوشبودار ہے، قلمی سے تخمی زیادہ لطیف ہوتا ہے اس کے پتلا ہونے سے نفخ بھی کم پیدا کرتا ہے، قلمی سے نفخ اور تبخیر زیادہ پیدا ہوتی ہے، قلمی دیر ہضم اور ثقیل ہے، یہ پھل ہندوستان کے سوا اور مقاموں میں بافراط نہیں ہوتا اور نہ ایسا مزیدار ہوتا ہے جیسا کہ ہندوستانی قلمی آم کا تخمی آم کا درخت لمبا اور دیر میں پھلتا ہے۔ ت چھوٹا اور جلد پھلتا ہے،

مزاج : پکا شیریں آم گرم وتر۔

فوائد: میٹھا آم اعضاء رئیسہ ارواح، معدہ، امعا، مثانہ، گردہ، باہ، سانس لینے کے اعضاء اور مری کو طاقت دیتا ہے، بدن کا رنگ صاف کرتا ہے، مصفی خون ہے، دردسر، بواسیر، اسہال بواسیری، سنگرہنی، قولنج، کھانسی اور حرارت صفرا دور کرتا ہے، بدن کو فربہ کرتا ہے، بدن کی سستی مٹاتا ہے، پیشاب زیادہ لاتا ہے اس سے اجابت کھل کر آتی ہے، قبض باقی نہیں رہتا، پیاس کو تسکین دیتا ہے، خفقان کے لئے نافع ہے۔ حکیم علی نے شرح مفردات قانون میں لکھا ہے کہ اس میوے کی صورت سے گردے کے ساتھ بہت مشابہت ہے، میں سمجھا کہ گردے کو طاقت بخشے گا اس لئے میں نے امراض گردہ میں استعمال کیا بہت مفید پایا یہاں تک کہ تپ دق میں بھی جو گردے کی مشارکت سے تھی، استعمال کرنے سے نفع ہوا اور تپ دق زائل ہوگئی۔

کچا آم صفرا کو تسکین دیتا بھوک پیدا کرتا ہے، بلغمی وسوداوی مزاجوں کو مضر ہے، سودا پیدا کرتا ہے، گردے اور پھیپھڑے اور باہ کو بھی نقصان پہنچاتا ہے شکر اس کی مصلح ہے، انبہ خام گردے اور مثانے کی پتھری کو توڑتا ہے اور بالخاصیت حمل کو گراتا ہے، آم کا اچار صفراوی مزاج کو مفید ہے، بھوک بڑھاتا، ورم طحال کو نافع ہے، آم کا مربہ دل اور معدے کو قوت دیتا، منہ میں خوشبو پیدا کرتا ہے، خفقان دور کرتا، بواسیر کو نافع ہے۔ آم کھا کر اوپر سے دودھ پینے سے بدن نہایت قوی ہوجاتا ہے، تراش کر کھانے سے چوسنا اچھا ہے۔

وید کہتے ہیں، پکا شیریں آم دل کو خوش رکھتا، منہ کی بے مزگی کو دور کرتا بدن کو فربہ کرتا، باہ کو قوت دیتا بلکہ تمام اعضاء کو قوت پہنچاتا ہے، اجابت کھل کر آتی ہے، بھوک خوب بڑھاتا ہے، بدن کا رنگ نکھارتا ہے، مگر بادی پیدا کرتا ہے، جسے دست آتے ہوں اسے مضر ہے، پکے آم کا

...رحم اور پھیپھڑے اور آنتوں میں سے خون کے جاری ہونے کو روکتا ہے، کچے آم کو پیس کر آنکھ پر باندھنے سے آنکھ کا درد بند ہوتا ہے، انچور اور ...مرچ نمک کو پانی ... ساتھ پیس کر لیپ کرنے سے ... رادمٹتا ہے اس کا ...چار کھانے سے تلی گھٹ جاتی ہے، ایک سال پرانے اچار کا تیل لگانے سے گنج دور ہوتا ہے۔

اخروٹ

شناخت : ایک درخت کا پھل ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے، اصلی دوسرا صحرائی، اصلی میں دو قسمیں ہیں، ایک کا درخت بویا جاتا ہے اور دوسرا ...پ ...پ لگتا ہے، بوئے ہوئے کا چھلکا پتلا ہوتا ہے، اس کو کاغذی اخروٹ کہتے ہیں اپنے آپ اگنے والے کا چھلکا موٹا ہوتا ہے، اس کا درخت ہمالیہ میں کشمیر سے لے کر منی پور تک اور دوسرے جنگلوں میں بھی ہوتا ہے، یہ درخت ایک سو فٹ سے ایک سو بیس فٹ تک اونچا ہوتا ہے، اس پیڑ کی گولائی بارہ فٹ سے اٹھائیس فٹ تک ہوتی ہے، اس کے پتے گول اور کچھ لمبائی لئے ہوتے ہیں جن کی وضع سازی ہندی کے پتوں جیسی ہوتی ہے، لکڑی سیاہی مائل بے ریشہ اور جوہر دار ہوتی ہے، اس کے پتے جاڑوں میں گر جاتے ہیں اور ماگھ کے مہینے سے چیت تک، دوسرے پتے نکل آتے ہیں اس میں سفید پھولوں میں گچھے لگتے ہیں، جن کی شکل مدن پھل کے پھولوں کی سی ہوتی ہے، یہ درخت جب تیس چالیس برس کا ہوجاتا ہے، تب اس میں پھل ے لگتے ہیں، پھلوں کو اکٹھا کرنے کے تین مہینوں کے بعد ان میں سے تیل نکالا جاتا ہے کیوں کہ اس زمانہ تک اس میں دودھ کی طرح ایک رطوبت رہتی ہے بعد اس کے وہ جم کر مینگ بن جاتی ہے، چیت بیساکھ میں اس کے پھول لگ جاتے ہیں اور اساڑھ آنے تک پھل پک جاتے ہیں۔

مزاج : گرم دوسرے درجہ میں، خشک تیسرے درجہ میں۔

فوائد : اس کی مینگ لطیف ہے، اجابت خلاصہ لاتی ہے، اعضاء رئیسہ کو قوت پہنچاتی ہے، خصوصاً دماغ کو قوت دیتی ہے، حواس کو روشن کرتی ہے، بوڑھوں کے موافق ہے، تازہ کھانا چاہئے خون صالح پیدا کرتی ہے، انزروت کے ساتھ معدے کے کیڑے نکالتی ہے، چوٹ کے نشان پر تازہ مینگ کا لیپ کرنے سے نشان جاتا رہتا ہے، اس کے لگانے سے جھائیں جاتی رہتی ہے، اس کا لیپ سداب اور شہد کے ساتھ پٹھے کے التوا کے لئے مفید ہے اس کی مینگ نہار منہ چاب کر داد پر لگا... سے جاتا رہتا ہے، اس کی مقشر مینگ بادام کی مینگ سے معدے کے زیادہ موافق ہے، پرانی مینگ معدے کے لئے ردی ہے، خاص کر پرانا جلدی فاسد ہوجاتاہ ے، خلط صفراوی اور دخانیت کی طرف مستحیل ہوجاتا ہے، اخروٹ کی مینگ باہ اور حافظہ کو قوت دیتی ہے، آتشک کی بیماروں میں مفید ہے، ریاح کو دور کرتی ہے، مادہ ردی کو تحلیل کرتی ہے، بدہضمی کو مانع ہے، بھنی ہوئی مینگ کھانسی کو فائدہ مند ہے، اس کو پیس کر ناف پر لیپ کیا جائے تو مروڑ جاتی رہتی ہے۔

اس کو پانی میں جوش دے کر پانچ روز تک پینے سے سر کا تنقیہ ہوجاتا ہے، ذہن اور فکر میں تیزی آجاتی ہے، سرکے میں پرورش کی ہوئی مینگ ضعف معدے کے لئے تریاق کا حکم رکھتی ہیں سبل اور دمعہ میں مفید ہے، اخروٹ کی پرانی مینگ کو چاب کر گوشہ چشم کے ناسور پر لگانا فائدہ مند ہے، اخروٹ کی مینگ کو منہ پر ملنے سے منہ کا تشنج دور ہوجاتا ہے، ساڑھے دس گرام اخروٹ کی مینگ ہموزن مصری کے ساتھ سات روز تک کھانے سے وجع الورک کو فائدہ ہوتا ہے، انجیر خشک اور سداب اور نمک کے ساتھ کھانے سے ہر قسم کے زہر کو نفع دیتی ہے، خاص کر کسی زہر سے قبل اسے کھالیا جائے تو زہر اثر انداز نہیں ہوتا ہے کیوں کہ اخروٹ میں ایک قسم کی تریاقیت ہے۔ ابن زہر کہتا ہے کہ انجیر کے ساتھ کھانے سے زہر اثر نہیں کرتا اگر شہد نمک اور پیاز کے ساتھ دیوانے کتے کے کاٹے ہوئے مقام پر لگائیں تو نفع دیتا ہے، اخروٹ کی مینگ قابض نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی اس میں خشونت پائی جاتی ہے، البتہ اس کے اندرونی چھلکے میں جو مینگ پر ہوتا ہے، تھوڑا سا قبض ہے لیکن وہ بھون لینے سے زیادہ قابض ہوجاتا ہے۔

علامہ گیلانی رقم طراز ہیں کہ اس درخت کے تمام اجزا میں قوت قابضہ پائی جاتی ہے اور اگر اخروٹ کے سب سے اوپر ہوئے چھلکے میں قبض ظاہر ہے اور تمام اجزا میں تلخی ہے، پرانی مینگ میں قوت جلاقوی ہوتی ہے اس کی مینگ کڑوی جلدی ہوجاتی ہے۔

ادرک

شناخت: ایک جڑ ہے، مزہ چرپرہ ہوتا ہے، زمین کے اندر پائی جاتی ہے، تر و تازہ کو ادرک اور خشک کو سونٹھ کہتے ہیں اس لئے اطبا اسے

تمیل، بولتے ہیں اور بعض نے سونٹھ کی قسم سے بتایا ہے اور بعض کے قول ظاہر ہے کہ سونٹھ سے غیر ہے، بحالت تری مشابہ سونٹھ کے ۔۔ ۔۔۔۔۔نے پر اس کے مغائر ہوتی ہے اور تر اپنے تک کامل الخواص ہے، خشک ہونے پر خفیف مگر یہ قول تحقیق کا محتاج ہے ہی کہ ادرک زیادہ قوی ہوتی ہے، ادرک میں سے ڈالیاں نکلتی ہیں، ہر ڈالی ہری اور سیدھی ہاتھ دو ہاتھ تک لمبی اور چھنگلیاں کے برابر پتلی ہوتی ہے، جڑ کے قریب اوپر کا رنگ سرخ ہوتا ہے، اس پر گنوں کے پتوں کی طرح پتے لپٹے ہوتے ہیں جو گنوں کے پتوں کی طرح ملائم اور بہت سبز ہوتے ہیں، ہر پتہ بالشت دو بالشت لمبا اور اس سے چھوٹا بھی ہوتا ہے۔

مزاج : گرم وگراں ہے۔

فوائد : ادرک ملین ہے، دماغ کو گرم کرتی ہے ہاضم ہے، اگر تحلیل غذا کے وقت کھائیں تو جلدی ہضم ہو جاتی ہے اور اگر کھانے سے قبل نمک لاہوری کے ساتھ کھائیں تو نفخ دور کر دیتی ہے، ہاضمہ کو قوت دیتی ہے، ریاح کو تحلیل کرتی ہے، بھوک کو بڑھاتی ہے، بلغم اور رطوبت معدہ کو دفع کرتی ہے، معدہ اور جگر کی قوت کو بڑھاتی ہے، اس کے رس میں شہد ملا کر چاٹنا بلغمی کھانسی کو مفید ہے اور ارد کی دال میں ڈالنا اس کی اصلاح کرتا ہے، سرد مزاج والوں کے لئے بے حد مفید ہے۔ وید کہتے ہیں کہ گرمی بدن کے موافق گرم ہے، طبیعت کو خوش کرتی ہے، ورم اعضاء سقوط اشتہا لاغری، بلغم سینے کان اور ناک کے امراض کے لئے نافع ہے، بواسیر گٹھیا اور استسقا کو دور کرتی ہے، کھانسی دمہ ثقل سمع اور خروج مقعد کو مفید ہے، مدر ہے، داء الثعلب کو مفید ہے اور ام ریحی بارد اور بائے کے لئے بے حد مفید ہے اس کا مربہ سونٹھ کے مربے سے زیادہ لذیذ ہوتا ہے اس میں بہ مقابلے اس کے گرمی بھی کم ہے۔ ادرک ساڑھے دس ماشہ پرانا گڑ ساڑھے سترہ ماشہ دونوں کو نہار منہ کئی دن استعمال کرنے سے بند آواز کھل جاتی ہے، ادرک کا دو سیر پانی پاؤ بھر تل کے تیل میں ملا کر یہاں تک جوش دیں کہ پانی خشک ہو جائے اور روغن باقی رہ جائے تو اس کی مالش درد ریاحی کے لئے اور جوڑوں کا درد اور جوڑوں کی سختی کے لئے سودمند ہے، کھانا کھانے سے پہلے ادرک کے ٹکڑوں پر نمک چھڑک کر کھانے سے کھانے کی طرف سے نفرت اور اشتہا کا نہ ہونا موقوف ہو جاتا ہے۔ بعض کا بیان ہے کہ ادرک مضعف باہ ہے، مگر یہ قول تحقیق طلب ہے کیوں کہ سونٹھ مقوی باہ ہے اور وہ ادرک سے بنتی ہے تو پھر کیا وجہ کہ ادرک مقوی باہ نہ ہو اور یہ تو نہایت تعجب کی بات ہے کہ مضعف باہ ہو، ادرک کے رس میں دودھ ملا کر سونگھنے سے ماتھے کا درد اور دوسرے امراض دفع ہو جاتے ہیں، ادرک کے رس میں شہد ملا کر چاٹنے سے قوت ہاضمہ درستی پر آجاتا ہے لیکن جس کا سبب صفرا ہو اس کے رس کی دو تین بوندیں آنکھ میں ٹپکانے سے آنکھوں کا درد رفع ہو جاتا ہے اس رس کو سونگھانے سے تپ کی بے ہوشی رفع ہو جاتی ہے۔

ادرک کے ٹکڑوں کو نمک میں لپیٹ کر دانت میں دبانے سے سردی کی وجہ سے جو دانتوں میں درد ہوتے ہیں جاتے رہتے ہیں۔ ادرک تر پھلا اور گڑ کو اکٹھا کر کے دینے سے یرقان کو نفع ہوتا ہے اس کو نمک کے ساتھ کھانے سے ضعف اشتہا جاتا رہتا ہے اس کے رس میں شہد ملا کے چٹانے سے دمہ کھانسی زکام اور بلغم مٹتے ہیں اس کے رس میں اجوائن کو پیس کر بدن پر مالش کرنے سے بادی کا درد دفع ہوتا ہے، اس کے خالص رس میں پرانا گڑ ملا کر پلانے سے سب بدن کی سوجن اترتی ہے مگر اس کے استعمال کے وقت مریض کو بکری کا دودھ استعمال کرانا چاہئے، اس کا رس نیم گرم کر کے ٹپکانے سے کان کا بادی کا درد ٹھیک ہو جاتا ہے۔

اس کا اچار کھانے سے بھوک لگتی ہے، غرض خلاصہ یہ ہے کہ ادرک اپنے اندر صدہا خصوصیات لئے ہوئے ہے۔

اروی

شناخت: یہ ایک قسم کی ترکاری ہے جس کو گھیا بھی کہتے ہیں یہ بھی جڑ ہے اس کی شاخیں ایک گز کے قریب لمبے پتے بڑے بڑے ڈھال کی طرح جن کے لب اندر کسی طرف ہوتے ہیں صاف اور چکنے کیلے کے پتوں کی طرح اس کی جڑ کی لمبائی انگلی کے برابر کوئی چھوٹی بھی ہوتی ہے۔ ہندوستان میں یہ تین قسم کی بوئی جاتی ہے اور سفید دوسری سیاہ تیسری سرخ اگرچہ کتابوں میں سات قسم کا ذکر ہے مگر اس کی اور قسمیں دیکھنے میں نہیں آئیں، جب اس کا پوست دور کیا جاتا ہے تو اندر سے سفید نکلتی ہے اس کو گوشت کے ساتھ اور تنہا بھی پکا کر کھاتے ہیں اس کے پتے بھی کئی طرح سے مستعمل ہیں، اس میں شوریت کے ساتھ قبض اور تیزی ہے جب اس کو کچا کھایا جائے تو یہ باتیں معلوم ہوتی ہیں، اس کی رطوبت منہ اور زبان

کو کاتی ہے، جوش دینے سے یہ تیزی اور شوریت جاتی رہتی ہے یہ پائی جاں ہے اور خود رو جنگلی بھی ہوتی ہے، جنگلی قسم مستعمل نہیں ہے کیوں کہ اس میں حدت اور لزوجیت بہت ہوتی ہے، ہر اروی میں شوریت اور چیپ پایا جاتا ہے حلق میں خراش پیدا کرتی ہے، پکانے سے حدت اور شوریت اور لزوجیت دور ہوجاتی ہے، صحرائی کی پہلی قسم کی حدت اور شوریت اور لزوجیت جوش دینے اور پکانے سے بھی نہیں جاتی اس لئے لوگ اسے استعمال نہیں کرتے۔

مزاج : سردی کی طرف مائل۔

فوائد : مقوی باہ ہے، منی کو گاڑھا اور پیدا کرتی ہے، گردے کے دبلے پن کو دور کرتی ہے، کھانسی اور بواسیر کو مفید ہے اور چونکہ اس میں وجیت ہے اس لئے معدے کو قوت دیتی ہے، بدن کو فربہ کرتی ہے اور بلغم بناتی ہے اور دودھ بھی پیدا کرتی ہے، آنتوں کی خراش کے لئے مفید ہے، سینے کی خشونت اور نرخرے کے کھردرے پن کو مفید ہے۔ بولس رقمطراز ہے کہ پکی ہوئی اروی معدے کے لئے مفید ہے، پیشاب آور ہے۔ بعض نے لکھا ہے کہ وہ جلد ہضم ہوجاتی ہے، آنتوں کے زخم کو اور دستوں کو مٹاتی ہے، اس کا چھلکا دستوں کے بند کرنے میں معاون ہے، استسقا کو مفید ہے لیکن جلد ہضم ہونے کا قول درست معلوم نہیں ہوتا، اس کو جوش دے کر پیس کر شہد میں ملا کر چوٹ اور درد کی جگہ باندھنے سے آرام ہوجاتا ہے، بالوں کو قوت دیتا ہے، ویدوں نے سفید وسیاہ کے علیحدہ خواص وفوائد بتائے ہیں کہتے ہیں کہ سفید اروی ہاضم ہے، اس کا مزہ شیریں مثانے کی بیماری اور پیشاب کے فساد کو دور کرتی ہے، پیٹ کے کیڑے مار ڈالتی ہے، طبیعت کو خوش رکھتی ہے، منی پیدا کرتی ہے، پاخانہ کھول کر لاتی ہے، تمام جلدی امراض میں مفید ہے، پرہیزی غذاؤں میں ہے اور سیاہ قسم بھوک گھٹاتی ہے، ہضم کے وقت گراں ہے، بادی بھی ہے، بلغم پیدا کرتی ہے، مصلح اس کا زیرہ سیاہ ہے، امراض جلد اور صفرا کو مفید ہے، آواز صاف کرتی ہے، قوت گویائی بڑھاتی ہے، قبض دور کرتی ہے، پرہیز کے لئے خوب ہے، اگر اس کو تھوڑا پانی میں مل کر گھڑی بھر رہنے دیں پھر صاف کر کے تین گھونٹ پی لیں، مسہل اچھا خاصا ہے، جب دست بند کرنا چاہیں تو پیروں کو سرد پانی میں رکھ دیں اس کے کچے پتوں میں سے رس نکال کر لگانے اور پلانے سے تمام رگوں میں سے نکلتا ہوا خون بند ہوجاتا ہے، اس کے رس کے لگاتے ہی فوراً اچھی طرح سے خون کا نکلنا بند ہوجاتا ہے اور کچھ دیر میں زخم بھر جاتا ہے کے پتے اور ان کی ڈنڈیوں سے رس نکال کے اس میں نمک ڈال کے لیپ کرنے سے گلٹیوں اور گانٹھوں کی سوجن جاتی رہتی ہے، سیاہ اروی کا رس نکال کر لگانے سے بالوں کا گرنا بند ہوجاتا ہے اور نئے اگنے لگتے ہیں، اس کا رس پلانے سے قبض رفع ہوجاتا ہے، بھڑ یا دوسرے زہریلے کیڑوں کے کاٹے ہوئے مقام پر اس کا رس لگانے سے زہر اتر جاتا ہے اور اس کا رس بواسیر کے مریض کو استعمال کرنے سے بواسیر دفع ہوجاتی ہے، جگر میں جو خون جم جاتا ہے اس کو تحلیل کرنے کے لئے اس کا رس پلاتے ہیں۔

☆☆☆

از غلام شباب

دعوت دعائے قرشیہ اور اس کے خواص

دعائے قرشیہ : بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم. قَرْشِیًا. قَرْشِیًا. وَجَلا. وَمِلا. دیوئیا. تفو. شھویا. شمونلیا. اَذرَطا طِیًا. عَنطا. عَنطِیًا. طوطا. طوطِیًا. طُوطَنطِیًا. اَھیًا. قَدْ مَہِیًا. ھَلمیًا. ھَلامِہیًا. ھَلمَرھِیًا. ھَرجُو. اھرائیلُ. ھَرجائیلُ. مَھَرجائیلُ. نَھَرجائیلُ. مَھَر طائیلُ. نَھَراطائیلُ. اَھَرنائیلُ. اَھَلائیلُ. اَھَیائیلُ. اَھَوائیلُ. اَغیائیلُ. اَکُوائیلُ. مَطُوائیلُ. مَکُوائیلُ. اَطُوائیلُ. جِھیطائیلُ. سائیلُ. سَنجیجائیلُ. مِیکائیلُ. زَوقائیلُ. سَفرسَھائیلُ. اَشرُوقِیا. اَشرُوقدا. اَسنَجبائیلُ. اَشجائیلُ. اَھَرائیلُ. اَغلائیلُ. مَنحائیلُ. رُوھائیلُ. سُھجائیلُ. ھَرکَرنُ. اَھَیائیلُ. اَکُوائیلُ. اَحمائیلُ. تَرشُوسائیلُ. زَرخُوثائیلُ. مَلخُوثائیلُ. زُوفائیلُ. خَموزائیلُ. تَدقائیلُ. تَقتائیلُ. سَرکَتائیلُ. نَرثائیلُ. نُورائیلُ. سَفرسَھائیلُ. سَفُوسُ. رَھائیلُ. مَلکائیلُ. مِیکائیلُ. اَوزَہْ. اَرایَہْ. سَرتائیلُ. بَکتائیلُ. شَدقِیلُ. اَتَمشِیلُو. ھَجدُو. اَمدقائیلُ. ھَجدوائیلُ. مَن طُوطائیلُ. مَبطُوطا. مَبطُوطِیَۃ. مَخذُورا. یَرغا. تَفوغا. مائیشُ. اَدریشُ. اَدرَہْ. اَروَہْ. وَرایَۃ. طُوطائیلُ. سَرطائیلُ. مَرطائیلُ. اَکمتَھائیلُ. مَوزَردائیلُ. شَمخائیلُ. سَخِیلُ. دَردائیلُ. جَمھائیلُ. جِبرئیلُ. بَطمَطائیلُ. شَمھائیلُ. مُنطَرِیْ. مُفطَرِیْ. مَرمائیلُ. نَھرثائیلُ. زَمائیلُ. اَنھاھِیْ. ثَبیثا. مَثیثا. ثَھیتا. مَکوِیَۃ. اَکوِیَۃ. شَھنطَرحیا. شَھطَریاتَہْ. ھاھِرِیْ. قُرَیشِ. تَشبِیثا. یَقِیسا.

یہ مضمون ہماری کتاب ''کلید رموز مخفی'' سے ماخوذ ہے۔ قدیم دعوات اور دعاؤں میں دعائے قرشیہ ایک اہم ترین دعا ہے۔ عاملین وکاملین فرماتے ہیں کہ یہ عظیم ترین دعا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اس دعا کی اسناد بے انتہا ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ یہ دعا بادشاہان اور امیر جلالت شان وحاکمان بلند مکان وزیران، باشوکت وشان کے نادر پائی جاتی تھی اور ان کے خزانوں اور گنجینوں میں رکھی جاتی تھی۔ قدیم بادشاہوں اور ان کے وزیروں نے اس کی ایک خاصیت کو آزمائش کا اور اکثر عمل تجارت متقدمین میں اس دعا پر تھا اور بجز ذخائر وخزائن میں بادشاہوں کے دوسری جگہ دریافت نہ ہوتی تھی۔ کیونکہ یہ دعا بزرگ ومحترم وعظیم الشان تحفہ خداوندی ہے۔ اب بفضل ایزدی بسہولت طالبان روحانیت کو دستیاب ہورہی ہے۔ وگرنہ زمانہ قدیم میں روحانی طالبوں کو عمر بھر کی کوشش کے بعد ہزار مشکلات کے بعد حاصل ہوتی تھی۔ وہ بھی کسی خوش بخت کو ورنہ اکثر لوگ اسے عنقاد کیمیا سمجھتے تھے۔ قدیم عاملین نے اپنی کتب ورسائل میں اس دعا کا تذکرہ فرمایا ہے۔ مثلاً عاملین کے باوا آدم حضرت شیخ محمد غوث گوالیاریؒ نے اپنی تصنیف جواہر خمسہ فارسی، فیضان مرشد کی مصنفہ حضرت بی بی رابعہ بصری نے طلسمات نادرہ کے مؤلف سید تفضیل حسین خداداد بن میر محمد حسین نے جلد چہارم میں، شیخ حبیب بن موسیٰ رضا نے اپنی تصانیف کنوز الاسرار الخفیہ فارسی، جامعہ المقاصد فارسی اور مفاتیح الاسرار فارسی میں یہ دعا اپنے اندر ۳۳ رخواص رکھتی ہے۔ پہلے ہم دعا تحریر کرتے ہیں پھر اس کے خواص کریں گے۔

دعا قرشیہ کے سریانی اسماء کے عربی معانی

سریانی اسماء	عربی معانی	سریانی اسماء	عربی معانی
قَرْشِیًا	الصمد	وَجَلا	الکبیر
وَمِلا	العلیم	دَیوْیًا	الخبیر
شَھوِیًا	مالک الملک	شَمویًا	ذوالجلال والکرام
شَمُوتَلیًا	الفرد	اَذرَطا	الباسط

ازطیا	القابض	عنطا	المقسط
نطیا	المعطی	طوطا	الباقی
تثویا	الجواد	اھیا	الحی
شراھیا	القیوم	قدمھیا	المدبر
ھلمھیا	الاول	ھلامھیا	الآخر
ھلمرھیا	الظاھر	ھرجو	الباطن
یرغا	المودب	تفوغا	السمیع
انیش	البدیع	اذریش	العلام
اذرہ. ازوہ	المومن المھیمن	ورایۃ	العزیز

دعائے قرشیہ کے خواص

(۱) جو کوئی روزانہ اس دعا کو پڑھنا اپنا معمول بنالے تو اللہ تعالیٰ اسے روشن دل اور روشن ضمیر کر دے گا اور اسے کشف کی صلاحیت حاصل ہو۔ لوگوں میں معزز ٹھہرے اور اس کے دنیاوی کام اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آسان ہوں۔

(۲) اگر کوئی روزانہ نماز فجر کے فرض اور سنتوں کے درمیان اس دعائے جلیلہ کو دس مرتبہ پڑھے تو ارواح اور پریوں کا مشاہدہ کرے۔

(۳) اگر کوئی آدمی اس دعا مبارکہ کو پڑھ کر عطر گلاب پر دم کرے اور پھر اسے اپنے چہرے پر لگائے تو جس کے پاس جائے گا وہ عزت واحترام سے پیش آئے گا۔ مہربان ہوگا اور جدائی برداشت نہ کرے گا۔

(۴) اگر کسی عورت کی پیدائش میں تکلیف ہو تو اس دعا کو کسی کوزے پر لکھیں اور پھر اس کو پانی سے لبالب بھر دیں اور پھر تین مرتبہ یہی دعا پڑھ کر پانی پر پھونک دیں۔ اب یہ پانی عورت کو پلا دیں تو ولادت میں آسانی ہوگی اور بچہ فوراً پیدا ہو جائے گا۔

(۵) کسی حاکم افسر یا جج کے سامنے پیش ہونے سے پہلے اگر دعائے قرشیہ کو پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اوپر دم کرلیں تو وہ دیکھتے ہی مہربان ہوگا اور خلاف نہ چلے گا۔

(۶) اگر اس دعا کو تین مرتبہ سرمہ پر پڑھ کر دم کریں اور پھر سرمہ آنکھوں کو لگا کر جس کسی کے پاس جائیں گے تو وہ مہربان ہوگا۔

(۷) اگر کوئی عورت بانجھ پن کا شکار ہو یا اولاد پیدا ہو کر مر جاتی ہو تو یہ دعا زعفران وگلاب سے تحریر کر کے اسے پینے کو دیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اولاد پیدا ہوگی اور زندہ رہے گی۔

(۸) اگر کسی کو اپنی محبت میں مبتلا کر کے پاس بلانے کا ارادہ ہو تو سات دانے گندھک کے لے کر ہر ایک پر سات مرتبہ دعا تلاوت اور اس کا نام مع والدہ بھی لیں اور آگ میں ڈال دیں، وہ فرد آپ کے پاس حاضر ہو جائے گا۔

(۹) اگر دشمن گھر یا شہر کے ارد گرد محاصرہ کرلیں تو اسے بھگانے کے لئے گھوڑے کے سُم کے نیچے کی مٹی پر دعا مبارک پانچ مرتبہ پڑھ کر دم کر کے اس کی طرف پھینک دیں، پس وہ بھاگ جائے گا۔

(۱۰) پانی پر دس مرتبہ پڑھ کر دم کریں اور پھر اس پانی سے سر کو دھوئیں سر کے بال لمبے ہوں گے، اگر کسی کے بال گرتے ہوں تو بھی فائدہ ہوگا۔

(۱۱) اگر دعا کو بکرے کے چمڑے پر لکھیں اور اپنے پاس رکھیں تو مخلوق میں عزت واحترام بڑھے گا، جنگ وجدل میں کامیابی ہوگی۔

(۱۲) کسی میٹھی چیز پر پانچ مرتبہ پڑھ کر ناراض مطلوب کو کھلائیں تو وہ نرم دل ہو کر آپ کی یاد میں بے چین رہے گا۔

(۱۳) اگر یہ دعا لکھ کر گھر میں آویزاں کریں تو گھر میں خیر وبرکت ہوگی اور رزق میں وسعت پیدا ہوگی، گھر میں رہنے والے وباؤں سے محفوظ رہیں گے۔

(۱۴) اگر کوئی اس دعا کو زعفران وگلاب سے لکھ کر اپنی قیمتی چیزوں میں رکھے تو وہ چوری ہونے اور آگ لگنے سے محفوظ رہیں۔

(۱۵) اگر کسی کا دشمن طاقت ور ہو اور اس سے جان کا خطرہ ہو تو منگل کے روز خم کدو لے کر اس پر دعا کو اکتالیس مرتبہ پڑھ کر دم کریں، پھر چاقو سے کدو میں ایک گڑھا سا بنا دیں، پھر تین مرتبہ دعا پڑھ کر اس گڑھے میں دم کریں اور دشمن کے ہلاک ہونے یا سخت بیمار ہونے کا پختہ تصور کریں اور پھر اس کدو کو کسی خاردار درخت پر باندھ دیں، جب کدو سوکھ جائے گا تو دشمن سخت بیمار ہو جائے گا۔

(۱۶) اگر کوئی چاہے کہ دو افراد کے درمیان جدائی یا دشمنی ڈالنی ہو تو دعا لکھ کر پھر دونوں کے نام معہ والدہ اور مقصد تحریر کریں اور کسی خاردار درخت پر لٹکا دیں، مطلوبہ افراد کے درمیان عداوت، جدائی

ن پیدا ہو جائے گی۔

(۱۷) اگر کوئی چاہے کہ اس کا دشمن گھر بار چھوڑ کر آوارہ ہو کر پریشان پھرتا رہے تو کالی بلی کے خون سے اس دعا کو لکھ کر جنگلی ے کے پر میں باندھ کر اسے چھوڑ دے، دشمن آوارہ اور پریشان ... کی ٹھوکریں کھاتا پھرے گا۔

(۱۸) اگر کوئی اس دعا کو ہرن کے چمڑے پر لکھے اور اپنے پاس رکھے تو سفر میں تھکاوٹ محسوس نہ کرے گا۔

(۱۹) اگر کوئی اس دعا مبارکہ کو لکھ کر مردے کے کفن میں رکھ دے، وہ عذاب سے محفوظ رہے گا۔

(۲۰) اگر کوئی چاہے کہ جملہ مخلوق اس کے خلاف نہ بولے وہ دعا کو لکھ کر مینڈھے کے چمڑے بند کر کے زمین میں دفن کر دے، مقصد پورا ہوگا۔

(۲۱) اگر کوئی سخت بیمار ہو اور اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا ہو تو زعفران وگلاب سے دعا لکھ کر مریض کو پلا دیں، تندرست ہو جائے گا۔

(۲۲) اگر کوئی کم فہم ہو تو دعا کو زعفران وگلاب سے لکھ کر اسے ہفتہ عشرہ تک پلائیں، فہم وفراست پیدا ہو جائے گی۔

(۲۳) اگر کسی عورت کو اولاد نہ ہوتی ہو یا بیٹا ہو کر فوت ہو جاتا ہو تو یہ دعا لکھ کر عورت کے گلے میں تعویذ بنا کر ڈال دیں، انشاء اللہ تعالیٰ فرزند طویل عمر ہوگا۔

(۲۴) اگر کسی مرد کی مردمی طاقت کسی نے باندھ دی ہو تو سات یوم تک یہ دعا لکھ کر دھو کر اسے پلائیں، اس کی مردمی طاقت کھل جائے گی۔

(۲۵) اگر کسی آسیب زدہ پر دعائے قرشیہ پڑھ کر دم کریں تو آسیب بھاگ جائے گا۔

(۲۶) اگر کوئی قرض میں مبتلا ہو اور قرض نہ اتر رہا ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کر کے نصف شب کو دعائے قرشیہ کو چند مرتبہ پڑھے اور اللہ تعالیٰ سے قرض ادا ہونے کی دعا کرے، ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ قرض ادا ہو جائے گا۔

(۲۷) اگر جنگل کے سفر میں درندوں کے خوف سے امان چاہے تو دعا کو پانچ مرتبہ پڑھ کر اپنے اردگرد دم کرے، اللہ تعالیٰ کے حکم سے محفوظ رہے گا۔

(۲۸) اگر مرد وعورت کے درمیان لڑائی، جھگڑا اور نااتفاقی ہو تو یہ دعا لکھ کر دونوں کو دھو کر پلائی جائے اور لکھ کر ان کے تکیہ میں ڈال دیں۔ دونوں میں الفت اور مہر ومحبت پیدا ہو جائے گی۔

(۲۹) اگر کسی کو سرخ باد کی تکلیف ہو تو دعا لکھ کر اس کے گلے میں ڈال دیں، صحت ہو جائے گی۔

(۳۰) اگر گھر میں وبائی امراض ہوں تو لکھ کر گھر کے دروازے پر آویزاں کر دیں، اس دعا کی برکت سے گھر محفوظ ہو جائے گا۔

(۳۱) اگر کسی چینی کے برتن پر لکھ کر سحر، جادو، ٹونہ کے مریض کو شہد سے دھو کر پلائیں تو سحر جادو ٹونہ کے اثرات ختم ہو جائیں گے اور مریض صحت مند ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆

آپ کے ناخون کیا کہتے ہیں؟

آپ کے ناخون آپ کی صحت کا آئینہ ہیں۔ یہ آپ کے کھانے پینے کا حال بتاتے ہیں۔ آپ کی صحت کا راز ان ناخونوں میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ ناخونوں میں نہ صرف آپ کی صحت کا راز ہوتا ہے بلکہ آپ کے جسم میں کس چیز کی کمی ہے، اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ ناخون آپ کی صحت کا آئینہ ہیں۔

۱۔ بھربھرے ناخون کا مطلب ہے آپ کے جسم میں بائیوٹین کی کمی ہے۔ بائیوٹین ایسٹ، مشروم، انگور، تربوز، اسٹرابیری اور کیلے میں زیادہ ہوتا ہے اس کا استعمال انسان کو زیادہ کرنا چاہئے۔ کبھی کبھی آئرن یا زنگ کی کمی سے بھی ناخون بھربھرے ہونے لگتے ہیں۔ اس سے بھی آپ کی صحت کے بارے میں معلومات ہوتی ہے۔

۲۔ اگر آپ کے ناخون سست رفتار سے بڑھ رہے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے جسم میں زنگ (تانبہ) کی کمی ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا چاہئے۔

۳۔ ناخونوں کو ٹھیک کرنے کے لئے کسی ایک وٹامن کی گولیاں نہ لیں۔ اس سے آپ کے ناخونوں کو کچھ نقصان ہو سکتا ہے۔ جہاں تک ہو سکے وٹامن کی مقدار کو پورہ کرنے کے لئے آپ نے وقت پر آرام سے پیٹ بھر کر کھانا کھائیں تاکہ وٹامنوں کی مقدار جسم میں پوری طرح مل سکے۔ کھانے کی چیزوں سے ہی ناخون اپنی اصل شکل میں ہوں گے۔ اور کھانا کھانے سے ہی ناخونوں میں مضبوطی آئے گی۔

علامہ آغا سید م حمد ابو الحسن

عمل حب سورة والناس شریف: ا۔یہ عمل بہت ہی مؤثر ہے ایک ہزار بار سورۃ الناس شریف پڑھی جائے اس طرح کہ ہر مرتبہ سورۃ الناس کے بعد یہ توکیل پڑھیں۔

حب کے لئے یہ ہے: توکل اھیا الناس وانت ایھا الخناس واحرقوا م لک الناس قلب فلاں بن فلاں بالمحبة والمودة وعظفوا قلبه علی فلاں بن فلاں بحق ھذا سورة الشریفه بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس ○ مَلِكِ النَّاس ○ اِلٰهِ النَّاس ○ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاس ○ اَلَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاس ○ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاس ○

اگر کسی سے اہم کام ہو: ۳۔توکل ایھا الوسواس وانت ایھا الخناس وضربو افلاں بن فلاں فی ھذا الساعة من بمقامه حدید وسموله حاجتی وغرفوه باسمی وکینتی اقسمت علیک یا بدوح بحق ادم نوح وموسیٰ کلیم اللّٰه وعیسیٰ الروح والنبی الھادی المصطفیٰ الممدوح ان تسلب عقل وروح فلاں بن فلاں فی محبة فلاں بن فلاں بحق اسم اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه اللّٰه ال له اللّٰه وصلی اللّٰه علیه سینا محمد ﷺ علیه وسلم۔

حب کے لئے طلسم: ۴۔اس عزیمت کو انار کی لڑکی پر لکھیں اور عدد مطلوب کے مطابق پڑھیں۔یہ لکھیں مقطش مقطش فیطش فیطش قسطولش قسطولش قبطوش قبطوش بھلیا ھیش بھلیا ھیش ھلوش ھلوش مفھو ش مفھوش کمدش کمدش کمدش احب یا خاطف ویا عبد لنار ویا میمون الغمامی واخطف قلب فلاں بن فلاں الی محبة فلاں بن فلاں حی لا بھمالھا نوم لا فی الیل ولا له نھار حتٰی یاتی الی فلاں بن فلاں الوحا ولو حاالعجل الساعة.

اگر خاوند یا بیوی سرکشی کریں تو یہ عمل بے حد مؤثر ہے: ۵۔۴۳ٹکڑے کاغذ صبح فجر کے وقت قارش قارش طرش طرش ھلطوش ھلطوش کیکموش کیکموش اطلفت الملح وودنه یا سورة الا ھودنه ولا علیح الاقلب الی محبة فلاں بن فلاں بحق ھذا الحروف ۱۱۱۱ شش بمعه درود صحیح التوکلو یا خدام ھذا اسما العظمه وھبو اوصبعوواحرفواقلب فلاں بن فلاں الی محبة فلاں بن فلاں ایافی طالب کامل خاصفا ذلیلا الوحالواحا الوحا الواح العجل العجل العجل الساعه الساعه الساعه.

حاجت کے لئے پڑھ کر دعاء کریں: ۶۔رات کو یہ عمل ۱۱ رشب متواتر کریں۔۷۵ سورۃ والناس ۲۵۵ یاحمشا یا شمشایا محلھنا.

تسخیر محبوب کے لئے: ۷۔کسی بھی شخص کے لئے عرق گلاب وزعفران سے لکھ کر میوہ دار درخت پر لٹکائیں اور خود ۱۰۸ ر مرتبہ پڑھیں اگر وہ لوہے کی زنجیروں میں بھی ہو تو آئے گا۔

الم اللّٰه لا الا ھو الحی القیوم اللّٰه اللّٰه اللّٰه یا معارج یا معارج یا معارج یا حی یاحی یا حی یا حی یا قیوم یا قیوم یا قیوم یارب یا رب یا رب برحمتک یا ارحم الراحمین وصلی اللّٰه علیٰ سیدنا محمد وآله اجمعین یا رب احرق قلب فلاں بن فلاں یحبونھم کحب اللّٰه والذین آمنو اشد حبااللّٰه لم یا عاطمحا سحابایا ھو بالحی باطمو یا در سم طعم ارباعا کسو بالو کع سا محبوب یا سح یا مطظره وحح باست یا اسح ملعو اللّٰه وطه الا صبود لا حول ولا قوة الا باللّٰه.

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہر پریشانی کا حل اور ہر مرض کی شفاء رکھی ہے۔ علم الاعداد، اور علم الجفر اور طریقہ رمل سے اس کا استعمال بہت آسان اور موثر ہے۔ لیکن عام فہم اور آسانی سے سمجھنے والا علم ابجد یعنی اعداد کا علم ہے۔ اس میں سب سے پہلے کچھ آیات موجود ہیں جن کے پہلے اور آخری عدد کے ابجد نکال کر اس کے مطابق استعمال کرنا خاص الخاص ہے کیونکہ یہ طریقہ کئی بار آزمایا جا چکا ہے۔

فالج اور لقوا کے لئے

سورۃ البقرہ آیت ۱۴۴/ قَدْ نَرَىٰ تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضَاهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُونَ ۝

"ق۱۰۰+ن۵۰=۱۵۰/۲=۷۵=۱۲=۵=۷=۲+۱=۳

یہ آیت کانسی کے برتن پر ۳ مرتبہ لکھ کر (زعفران + عرق گلاب) سے فالج کے لئے روزانہ ۳/مرتبہ ماؤف عضو کو دھوئے۔ لقوا کے لئے لقوے والا ۳ رگھنٹے اس میں دیکھے۔ صرف

برکت اور روزگار کی کشائش کے لئے

سورۃ آل عمران آیت نمبر ۷۳تا۷۴ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ۝

ق۱۰۰+م۴۰=۱۴۰/۲=۷۰=۰+۷=۷

کسی پاک صاف کاغذ پر روشنائی سے لکھ کر گھر میں سات جگہ پر رکھیں بے پناہ برکت اور بے حساب رزق آئے گا۔ (آزمودہ)

جادو کالا یا ٹونہ وغیرہ یا آسیب کے اثر کو زائل کرنے کے لئے

(سورۃ یونس آیت ۸۱تا۸۲) فَلَمَّا أَلْقَوْا قَالَ مُوسَىٰ مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ إِنَّ اللَّهَ سَيُبْطِلُهُ إِنَّ اللَّهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَيُحِقُّ اللَّهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ۝

۸۰ف+م۵۰=۱۳۰/۲=۶۵=۵+۶=۱۱=۱+۱=۲

اس آیت کو لکھ کر گھر کی دو سمت مشرق اور مغرب کی طرف [illegible] دیں۔ یا آسیب زدہ یا خوف زدہ کو دن میں دو بار پلائیں۔

ارضی وسماوی بلیات اور دشمنوں سے حفاظت کے لئے

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ وَجَعَلَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّورَ ثُمَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ يَعْدِلُونَ ۝

(ا+ن۵۰=۵۱=۵- ۲۵=۷=۵+۲=۷)

اس آیت کو روزانہ سات دفعہ پڑھ کر پھونکیں۔ تمام آفتوں [illegible] بلیات سے حفاظت ہوگی۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

کولا لیمونیڈ مشروبات ہڈیوں کے لئے نقصاندہ

لیمونڈ اور کولڈ ڈرنگ ہڈیوں کے لئے نقصان دہ ثابت ہو [illegible] ہیں۔ یہ اطلاع ایرزنینگ نامی ایک میڈیکل اخبار نے دی ہے۔ امریکہ میں کی گئی تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی لڑکیاں جو کولا اور لیمونیڈ کا کثرت سے استعمال کرتی ہیں وہ کولڈ ڈرنگ سے پرہیز کرنے والوں کے مقابلے ہڈی ٹوٹنے کے واقعات کا زیادہ شکار ہوتی ہیں۔ مضمون میں انکشاف کیا گیا ہے کہ مطالعے کے لئے جن ۴۶۰ لڑکیوں کو منتخب کیا گیا ان میں سے جنھوں نے کولا اور لیمونیڈ کا استعمال کیا وہ دیگر مشروبات استعمال کرنے والی لڑکیوں کے مقابلے تین مرتبہ زیادہ ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے ساتھ اسپتال میں داخل کی گئی۔ جو لڑکیاں صرف کولا پیتی ہیں ان میں ہڈیاں کے ٹوٹنے کا خطرہ پانچ گنا زیادہ ہوتا ہے۔ تحقیق نے اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ کولا میں فاسفیٹ کی بڑی مقدار ہوتی جو ہڈیوں کے لئے نقصان دہ ہے۔

☆☆☆ ☆☆☆

ادارہ

اس ماہ کی شخصیت

از : بھوپال

نام : ندیم احمد خان

نام والدین : محسنہ بیگم، شریف احمد خان

تاریخ پیدائش : یکم نومبر ۱۹۷۹ء

قابلیت : ہائی اسکول

آپ کا نام ۸ حروف پر مشتمل ہے ان میں سے ۲ حروف نقطے والے ہیں، باقی چھ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے ہیں۔ عنصر کے اعتبار سے آپ کے نام میں ۳ حروف خاکی، حروف بادی اور ۳ حروف آتشی ہیں، بہ اعتبار تعداد خاکی اور آتشی حروف برابر ہیں اور بہ اعتبار اعداد آپ کے نام میں آتشی حروف کو غلبہ حاصل ہے۔

آپ کے نام کا مفرد عدد ۴، مرکب عدد ۱۳ اور آپ کے نام کے مجموعی اعداد ۱۰۷ ہیں۔

۴ کا عدد ستارہ عطارد سے منسوب مانا گیا ہے۔ ۴ عدد کا شخص باتونی قسم کا انسان ہوتا ہے اور اس قدر خوش کن باتیں کرتا ہے کہ لوگ اس کی گفتگو کی گہرائی میں ڈوب کر رہ جاتے ہیں اور اس کے بارے میں کوئی حتمی رائے قائم نہیں کر پاتے، اس کی طبیعت پرلطف ہوتی ہے اس کے ساتھ جو وقت گزرتا ہے وہ مزیدار ہوتا ہے۔ اس کی لمبی صحبتوں سے بھی لوگ بور نہیں ہوتے، اس اعتبار سے اس کی شخصیت اہم اور پرکشش ہوتی ہے اور لوگ اس کا قرب تلاش کرتے ہیں لیکن ۴ عدد کے شخص میں ایک خوبی یا خامی یہ ہوتی ہے کہ یہ ہر بات کو مخالفانہ نقطہ نظر سے دیکھنے کا عادی ہوتا ہے، تنقید کرنا اس کی فطرت ہوتی ہے، بحث و مباحثہ سے اس کو خاص دلچسپی ہوتی ہے اور بحث و مباحثہ کی وجہ سے اس کے کئی اچھے دوست اس سے دور ہو جاتے ہیں، یہ دوران گفتگو ایسے دلائل پیش کرتا ہے کہ سننے والے اس کی بات ماننے پر مجبور ہو جاتے ہیں، لیکن خوشنما دلائل سے ان کے ذہن تو متاثر ہو جاتے ہیں لیکن ان کے دل مطمئن نہیں ہو پاتے، اس لئے بسا اوقات اس کی بحث، ضد اور ہٹ دھرمی کی بنا پر اور اس کی اپنی اَنج کی وجہ سے اچھے دوست اس سے بیزار ہو جاتے ہیں لیکن یہ بات بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ ۴ عدد والے شخص کا اس طرح کا مزاج کسی کا دل دکھانے یا کسی کو ستانے یا رلانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ وہ ساری دنیا کو اپنی سوچ پر لانے کی کوشش کرتا ہے اور ناکامی اس کے حصہ میں آتی ہے اور اس طرح کی سوچ کی وجہ سے بہت سے خسارے اس کو برداشت کرنے پڑتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص میں ایک خاص بات یہ بھی ہوتی ہے کہ وہ مروجہ قوانین اور برسراقتدار پارٹی کے خلاف اپنی زبان کھولتا ہی رہتا ہے اور اس کے حصہ میں ایسا کرنے سے صرف نقصان ہی آتا ہے اور نقصان نہ بھی ہو لیکن اس کو کوئی خاص فائدہ حاصل نہیں ہوتا اگر سچ یہ ہے کہ یہ تنقیدیں اور مخالفتیں جو ۴ عدد والے شخص کی زبان سے ہوتی ہیں وہ کسی لالچ کسی غرض کی وجہ سے نہیں ہوتیں بلکہ اس کی وجہ نیک نیتی اور اصلاح پسندی ہوتی ہے لیکن ساری دنیا اس بات سے واقف ہے کہ سچ ہمیشہ کڑوا ہی ہوتا ہے اور سچ بولنے والے کے دامن میں صرف کانٹے ہی آتے ہیں، عمومی طور پر لوگ جھوٹ سے خوش ہوتے ہیں اور لوگ جھوٹ بولنے والوں ہی کو سلامیاں پیش کرتے ہیں۔

۴ عدد والے لوگ اگر وکیل، جج یا پروفیسر بنیں تو انہیں زبردست شہرت اور مقبولیت ملتی ہے اور وہ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہتے ہیں۔

۴ عدد والے شخص بے جا رسومات کی زبردست مخالفت کرتا ہے، یہ دقیانوسیت بھی قابل اعتنا نہیں مانتا اگر اس کے سامنے حصول مال و دولت کی بات آئے تو یہ کوئی دلچسپی نہیں لیتا بلکہ اس کا رجحان حالات اور ماحول کی طرف رہتا ہے اور دیانت و انصاف اس کے اصل موضوع ہوتے

ھتے سورج کی پوجا کرنے کا بھی قائل نہیں ہوتا، یہ ہر حال میں قت ا۔۔۔ نیت کو اہمیت دیتا ہے اور اس کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ صداقت اور حقانیت ہی کو اہمیت دیں اور اس کے نقطہ نظر کی تائید کریں۔

۴ عدد کا شخص صبر وتحمل کا حامل ہوتا ہے لیکن غلط بات اس سے برداشت نہیں ہوتی اور زہر کو تریاق کہنا اس کے بس سے باہر ہوتا ہے، یہ شخص سید کو سفید اور کالے کو کالا کہہ کر ہی مطمئن ہوتا ہے اور چونکہ یہ شخص اپنی بات پر جما رہتا ہے تو لوگ اس کو ضدی اور ہٹ دھرم سمجھتے ہیں اور اس سے دور بھاگتے ہیں۔ ۴ عدد کے لوگ خوش گفتار ہوتے ہیں اور اکثر اپنی خوش گفتاری سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب رہتے ہیں لیکن اگر اتفاقاً ان کا سامنا کسی ایسے شخص سے ہو جائے جو خوش گفتاری میں ان سے بڑھ چڑھ کر ہو تو پھر یہ چھلک اٹھتے ہیں اور بلاوجہ کی بحث پر اتر آتے ہیں۔ ۴ عدد والے شخص کو بے وقوف بنانا آسان نہیں ہوتا یہ جلدی سے کسی کی باتوں میں نہیں آتے اور بہت جلدی سے کسی کی باتوں پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ نہیں کرتے۔

۴ عدد والے لوگوں میں ایک خوبی یہ بھی ہوتی ہے کہ کسی کی ترقی سے نہیں جلتے کسی سے کینہ نہیں رکھتے اور کسی کا پیچھا نہیں پکڑتے، یہ جب کسی محفل میں بحث کرتے ہیں تو بس اسی محفل میں بحث کو ختم کر دیتے ہیں لیکن دنیا والوں کا مزاج عام طور پر اس کے برعکس ہوتا ہے اس لئے عام لوگوں سے ۴ عدد والوں کی دیر تک نہیں پٹ پاتی اور لوگ ان سے دور ہو جاتے ہیں اور ان کی مخالفتیں شروع کر دیتے ہیں اور ان کو اہمیت دینے کے بجائے ان پر انگلیاں اٹھانے لگتے ہیں، چونکہ آپ کا مفرد عدد بھی ۴ ہے اس لئے یہ تمام خصوصیات کم وبیش آپ کے اندر بھی موجود ہوں گی۔ آپ محنتی ہیں، قابل بھروسہ ہیں، دور اندیش ہیں، صلح اور اصلاح کو پسند کرتے ہیں، مشکلات سے مقابلہ کرنے کا حوصلہ رکھتے ہیں، آپ میں بحث ومباحثہ کا مزاج تو ہے ہی لیکن آپ انتہا پسند بھی ہیں اور انتہا پسندی آپ کو خوشیوں اور اپنے دوستوں سے محروم کر دیتی ہے، آپ شاہ خرچی بھی ہیں اور شاہ خرچی اکثر آپ کو تنگ دست بنا دیتی ہے، اس شاہ خرچی کی وجہ سے اکثر آپ مقروض بھی ہو جاتے ہوں گے۔

آپ کی مبارک تاریخیں : ۴، ۱۳، ۲۲ اور ۳۱ ہیں، ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے کی کوشش کریں، انشاء اللہ کامیابی آپ کے قدم چومے گی۔

آپ کا کلی عدد ایک ہے، ایک عدد کی چیزیں اور شخصیتیں بطور خاص آپ کو راس آئیں گی، آپ کی دوستی ایک، ۶ اور ۸ عدد والوں کے ساتھ خوب جمے گی۔ ۲، ۷ اور ۹ عدد والے لوگ آپ کے لئے عام سے لوگ ہوں گے، ان لوگوں سے آپ کو نہ کوئی خاص فائدہ پہنچے گا اور نہ ذکر نقصان، یہ لوگ حالات کے ساتھ ساتھ آپ کے لئے اچھے اور برے ثابت ہوں گے۔ ۳ اور ۵ آپ کے دشمن عدد ہیں، ان عددوں کی چیزیں اور شخصیتیں آپ کو راس نہیں آئیں گی، ان چیزوں اور شخصیتوں سے اگر آپ حتی الامکان دور رہیں تو آپ کے حق میں بہتر ہوگا۔

آپ کا مرکب عدد ۱۳ ہے، یہ عدد بہت زیادہ قابل اعتبار نہیں ہوتا یہ عدد آپ کو عروج پر بھی پہنچا سکتا ہے اور یہ عدد آپ کو زوال پذیر بھی کر سکتا ہے۔ اس عدد کے اندر اچھے برے انقلاب کی زبردست صلاحیت ہوتی ہے، تجربہ کار علم الاعداد کا دعویٰ یہ ہے کہ اس عدد کا حامل اگر لوگوں کی مدد کرے اور مصیبتوں میں ان کے کام آئے تو یہ عدد اس کو ترقی اور مقبولیت کے ساتویں آسمان تک پہنچا دے گا۔ اس عدد سے فائدہ اٹھانے کے لئے آپ لوگوں سے ہمدردی کریں اور پریشان لوگوں کی دستگیری کرنے کو اپنا مشن بنالیں۔ آپ کی تاریخ پیدائش ایک ہے اور ایک آپ کا کلی عدد ہے، اس لئے اس بات کی امید ہے کہ آپ کو اکثر کاموں میں کامیابی ملتی رہے گی، آپ کی مجموعی تاریخ پیدائش کا عدد ۲ ہے اور یہ آپ کے لئے عام سا عدد ہے۔

آپ کی غیر مبارک تاریخیں : ۴، ۹، ۱۳، ۱۵، ۲۲ ہیں ان تاریخوں میں اپنے اہم کام کرنے سے گریز کریں ورنہ آپ کو ناکامیوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ایک بات قابل ذکر یہ ہے کہ نام کے مفرد عدد کی وجہ سے ۴ اور ۱۳ تاریخیں آپ کے لئے مبارک تھیں، لیکن آپ کے برج کی وجہ سے ۴ اور ۱۳ تاریخیں آپ کے لئے غیر مبارک ہیں اس لئے ۴ اور ۱۳ تاریخوں میں آپ اپنے خاص کاموں سے گریز کریں تو بہتر ہے۔

آپ کا برج عقرب اور ستارہ مریخ ہے، منگل کا دن آپ کے لئے اہم ہے، ہمیشہ اس دن کو اہمیت دیں، اس کے ساتھ ساتھ اتوار اور جمعرات بھی آپ کے لئے ہمیشہ مبارک ثابت ہوں گے، آپ

لو بھی اہمیت دیں تو بہتر ہے، البتہ عطارد چونکہ آپ کا
لئے بدھ کے دن اپنا کوئی خاص کام نہ کریں تو اچھا
...تی اور موتی آپ کی راشی کے پتھر ہیں، یہ پتھر آپ
...زندگی میں سنہرا انقلاب لا سکتے ہیں، ان میں سے کسی بھی پتھر کو جس کا
...۴ کیرٹ ہو، آپ ساڑھے چار ماشہ چاندی کی انگوٹھی میں جڑوا کر
...مال کرلیں، انشاءاللہ آپ راحت محسوس کریں گے۔

...وری، جولائی، اگست میں اپنی صحت کا بطور خاص خیال رکھیں،
...مہینوں میں اگر معمولی درجہ کی بھی کوئی بیماری آپ کو لاحق ہو تو اس کا
علاج کرانے میں غفلت سے کام نہ لیں، آپ کو عمر کے کسی بھی حصے میں
آنتوں کے امراض، خون کی خرابی اور جوڑوں کے درد کی شکایت ہو سکتی
ہے، آپ کو ٹھنڈی غذائیں ہمیشہ فائدہ پہنچائیں گی، ہمیشہ ان غذاؤں کو
ملحوظ رکھیں

...پ ے نام میں ۶ حروف، حروف صوامت سے تعلق رکھتے
ہیں، ان کے مجموعی اعداد ۹۷ ہیں۔ اگر ان میں اسم ذات الٰہی کے ۶۶
اعداد شامل کرلئے جائیں تو مجموعی اعداد ۱۶۳ ہو جاتی ہے، ان اعداد کا نقش
مربع آپ کے لئے بہر حال مفید ثابت ہوگا۔
نقش اس طرح بنے گا۔

۷۸۶

۴۰	۴۳	۴۷	۳۳
۴۶	۳۴	۳۹	۴۴
۳۵	۴۹	۴۱	۳۸
۴۲	۳۷	۳۶	۴۸

آپ کے مبارک حروف، ز، ذ، ض، ظ اور ن ہیں۔ ان حروف سے
شروع ہونے والی اشیاء آپ کو انشاءاللہ راس آئیں گی۔ گہرا، سرخ، سبز،
عنابی، انگوری اور نیلا رنگ آپ کے لئے مبارک ثابت ہوں گے، کسی بھی
طرح ان رنگوں کو اہمیت دیں۔

آپ کی فطرت میں صلح کا مادہ موجود ہے، آپ فطرتاً جھگڑوں اور
اختلافات سے دور رہنا پسند کرتے ہیں، اگر دو انسانوں میں نفرت چل
رہی ہو تو آپ کی اولین کوشش ہوتی ہے کہ آپ ان کے درمیان صلح
کرالیں۔ اس بارے میں آپ حتی الامکان کوشش بھی کرتے ہیں۔ آپ
مشورہ طلب کرنے پر لوگوں کو اچھے مشوروں سے بھی نوازتے ہیں، یہ
الگ بات ہے کہ لوگ اچھے مشوروں کو اہمیت نہ دیں اور سچائی ان سے
برداشت نہ ہو۔

آپ کی ذاتی خوبیاں یہ ہیں : صبر و تحمل، اعتماد،
احتیاط، تجسس، تحقیق، اختراع، صلح جوئی، بہترین سوچ، کشادہ مزاجی وغیرہ۔

آپ کی ذاتی خامیاں یہ ہیں : جذباتیت، انتہا
پسندی، بحث و مباحثہ، جلد غصہ آجانا، ضد، ہٹ دھرمی، اپنی بات کی اُبج
اور فضول خرچی وغیرہ۔

یہ کالم صرف آپ کے لئے لکھا گیا ہے، اس کالم کو غور و فکر کے
ساتھ پڑھیں اور ان خوبیوں میں اضافہ کرنے کی کوشش کریں جن کے
بارے میں آپ کو آگاہ کیا گیا ہے اور ان خامیوں سے اپنا پیچھا چھڑانے
کی کوشش کریں جن کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے تاکہ آپ کی شخصیت
اور زیادہ پرکشش ہو جائے اور آپ لوگوں کے لئے زیادہ قابل اعتبار بن
جائیں۔

آپ کی تاریخ پیدائش کا چارٹ یہ ہے۔

		۹۹
۱۱۱۱		۷

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ایک کا عدد چار بار آیا ہے جو
زبردست قوت اظہار کی علامت ہے، آپ بہت ہی زیادہ باتونی قسم کے
انسان ہیں اور آپ اپنی لچھے دار باتوں سے لوگوں کو متاثر کرنے میں کامیاب
رہتے ہیں، لوگوں کو لفظوں سے خوش کرنا آپ کے لئے بہت آسان ہے،
آپ اپنا مافی الضمیر بیان کرتے وقت لوگوں سے چکنی چپڑی باتیں بھی
بنا لیتے ہیں اور لوگوں کے دل و دماغ سے ایسا جادو کردیتے ہیں کہ انہیں اپنا
ہوش و حواس باقی نہیں رہتا۔ آپ کے اندر زبردست انا بھی ہے اور آپ
بہت ضدی قسم کے انسان ہیں، آپ دوران گفتگو اکثر مشتعل بھی ہو جاتے
ہیں اور اپنی اس شخصیت کا قتل بھی اپنے ہی ہاتھوں سے کردیتے ہیں کہ جس
کے پرکشش اور معتبر ہونے میں کسی کو کوئی شک نہیں ہوتا۔

آپ کے چارٹ میں ۲اور۳ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ دوسروں کے جذبات واحساسات کی زیادہ پرواہ نہیں کرتے جب کہ آپ کو دوسروں کے جذبات واحساسات کو اہمیت دینی چاہئے، یہ بات یاد رکھئے کہ خود حساس ہونا بری بات نہیں ہے لیکن دوسروں کے جذبات کے بارے میں بے حس ہونا صرف بری بات نہیں بلکہ ایک تکلیف دہ عادت ہے۔جس سے نجات حاصل کرنی چاہئے۔

۴، ۵ اور ۶ کی غیر موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عملی کاموں میں سستی دکھاتے ہیں اور بروقت کام لینے میں کبھی کبھی تساہل اور کبھی کبھی تغافل سے کام لیتے ہیں، اس کمزوری کی وجہ سے آپ کی زندگی میں ایک اختلال سا پیدا ہوجاتا ہے اور کبھی کبھی ان کمزوریوں کی وجہ سے آپ خوشیوں سے اور خوش کن نتائج سے محروم ہوجاتے ہیں، آپ کے اندر یہ خامی بھی موجود ہے کہ آپ بسااوقات اعتدال پر قائم نہیں رہتے اور افراط وتفریط کا شکار ہوکر اپنی شخصیت کو پامال کردیتے ہیں اور کئی بار لوگوں کی نظروں میں گر جاتے ہیں۔

آپ کے چارٹ میں ۷ کی موجودگی یہ ثابت کرتی ہے کہ آپ عدل وانصاف کے دلدل میں آپ ہر جگہ انصاف دیکھنا چاہتے ہیں، ظلم اور ناانصافی آپ کو کسی طور گوارہ نہیں، آپ نصیحتوں سے بیزار رہتے ہیں، خود لوگوں کو نصیحتیں کرتے ہیں لیکن اگر کوئی دوسرا آپ کو نصیحت کرے تو آپ چڑ جاتے ہیں۔

۸ کی غیر موجودگی آپ کی کاہلی اور روپے پیسے کے معاملے میں آپ کی لاپرواہی کو ظاہر کرتی ہے، آپ کی طبیعت میں استحکام ہے اور آپ کو دولت کمانے دھن بھی ہے پھر بھی کبھی کبھی آپ سستی اور لاپرواہی کا مظاہرہ کربیٹھتے ہیں جو آپ کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں ۹ دو بار آیا ہے، اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مجموعی طور پر آپ کی شخصیت مضبوط اور مستحکم ہے اور ۹ کا عدد دوبار آنا اس بات کی علامت ہے کہ آپ کے اندر فطری خوبیاں بہت زیادہ ہیں، آپ کے اندر غیرت بھی ہے اور حمیت بھی اور جذبۂ خیر سگالی بھی، آپ لوگوں سے دل کھول کر محبت کرتے ہیں اور ضرورت مندوں کی دل کھول کر مدد بھی کرتے ہیں، بے شمار خوبیوں کی وجہ سے آپ اپنے ہم عصروں میں ممتاز رہیں گے، آپ کی زندگی میں کئی انقلاب آئیں گے، عروج وزوال کی کشمکش سے آپ کو کئی بار دوچار ہونا پڑے گا لیکن آپ کی سرخروئی اور سربلندی انشاءاللہ ہر دور میں برقرار رہے گی۔

آپ کی تاریخ پیدائش کے چارٹ میں کوئی بھی لائن مکمل نہیں ہے اور درمیانی لائن جو زحل کی لائن کہلاتی ہے وہ بالکل ہی خالی ہے۔اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں ایک طرح کا ادھوراپن ہمیشہ موجود رہے گا اور جسے کہتے ہیں مکمل کامرانی اس سے آپ ہمیشہ محروم رہیں گے۔

آپ کا فوٹو آپ کی مکمل شخصیت کا عکاسی کرتا ہے اور یہ ثابت کرتا ہے کہ آپ مکمل قسم کے انسان ہیں، اگر کچھ خامیاں آپ کے اندر نہ ہوتیں تو آپ بے مثال بن جاتے۔

آپ کے دستخط یہ ثابت کرتے ہیں کہ آپ میں انسانیت اور شرافت بھرپور انداز میں موجود ہے، آپ اپنی خوبیوں کو چھپانے کی بھی کوشش کرتے ہیں لیکن آپ کی خوبیاں اور خامیاں لامحالہ ظاہر ہوجاتی ہیں۔

ہم نے اس کالم میں آپ کے لئے جو کچھ بھی لکھا ہے وہ آپ کے لئے ایک آئینہ کی مانند ہے، اس آئینہ کے روبرو کھڑے ہوکر اپنی شخصیت کے خدوخال کا جائزہ لیں اور آئندہ کی زندگی اس طرح گزاریں کہ خوبیوں میں اضافہ ہوسکے اور خامیوں سے نجات مل سکے۔ایسا کرنے سے آپ کی شخصیت میں چار چاند لگ جائیں گے اور آپ لوگوں کی نظروں میں مزید مقبول اور محبوب بن جائیں گے۔

(ص)

مختار بدری

ام ترمذیؒ نے اپنی کتاب کو امام بخاری کی طرح سیر، آداب، تفسیر، عقائد، احکام، اشراط اور مناقب جملہ ابواب کی احادیث کو لے کر جامع بنادیا ہے۔ امام ترمذیؒ کی جامع میں ایک سو اکیاون، عنوان کتب ... ہر کتاب کے تحت متعدد ابواب بھی اور اس میں ایک روایت ثلاثی بھی ہے۔ امام ترمذی کا پورا نسب یوں ہے۔ ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن سلمٰی ۲۰۹ھ میں ترمذ مقام میں پیدا ہوئے۔ آپ نے امام بخاریؒ، امام مسلم، علی بن حجر مروزی، ہناد بن سری، قتیبہ بن سعید محمد بن بشار م ابو اسحاق ابراہیم بن سعید جوہری، بشیر بن آدم، جارود بن معاذ، حاتم بن سیاہ رجاء بن محمد، زیاد بن ایوب، سعید بن عبدالرحمٰن، صالح بن عبداللہ، عباس عبدالعظیم، فضل بن سہل، محمد بن ابان، نصر بن علی، ہارون بن عبداللہ، یحییٰ بن اکثم وغیرہ بڑے بڑے محدثین سے فیض حاصل کیا۔ ۱۲/ رجب ۲۷۹ھ میں انتقال فرمایا۔

سنن ابن ماجہ، السنن امام ابن ماجہ کی مایۂ ناز اور شہرۂ آفاق تصنیف ہے۔ لاکھوں احادیث کے ذخیرے سے چار ہزار روایات کا انتخاب کر کے بتیس کتب اور پندرہ سو ابواب کے تحت پوری مناسبت کے ساتھ درج کیا ہے، اس کتاب کا شمار صحاح ستہ میں ہوتا ہے۔ امام ابوعبداللہ محمد یزید بن عبداللہ ابن ماجہ الربعی القزوینی ۲۰۹ھ میں پیدا ہوئے، ابومصعب احمد بن ابی بکر زہری، ابو اسحاق ابراہیم بن المنذر رخزامی بکر بن عبدالوہاب، ابومحمد حسن بن علی الخلال، ابوعبدالرحمٰن سلمہ بن شبیب نشیاپردی، محمد بن یحییٰ عدنی، حسین بن حسن سلمٰی، محمد بن میمون الخیاط، محرز بن سلمہ عدنی، یزید بن عبداللہ یمانی، عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ اور دیگر دو درجن سے زیادہ اساتذہ کرام سے شرف تلمذ انہیں حاصل تھا۔ ۱۲/ ماہ رمضان ۲۷۳ھ کو انتقال فرمایا۔

صحبت

انسانی فطرت ہی ایسی ہے کہ اس پر صحبت کا رنگ بہت جلد چڑھ جاتا ہے۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اچھی صحبت کی مثال عطار کی سی ہے، اگر عطر نہ ملے گا تو خوشبو ضرور پائے (اور بری صحبت کو بھٹی سے تشبیہ دی) بری صحبت سے نقصان نہ اٹھائے گا تو دھواں اور کالک تو پائے گا ہی۔

یٰوَیۡلَتٰی لَیۡتَنِیۡ لَمۡ اَتَّخِذۡ فُلَانًا خَلِیۡلًا ۝ لَقَدۡ اَضَلَّنِیۡ عَنِ الذِّکۡرِ بَعۡدَ اِذۡ جَآءَنِیۡ ؕ وَ کَانَ الشَّیۡطٰنُ لِلۡاِنۡسَانِ خَذُوۡلًا ۝

ہائے شامت میں نے فلاں کو دوست نہ بنایا ہوتا۔ اس نے مجھ کو نصیحت کے میرے پاس آنے کے بعد بہکا دیا اور شیطان وقت پر دغا دینے والا ہے۔ (۲۹/۲۷:۲۵)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "آدمی اپنے دوست کے دین اور اس کے طور طریق پر ہوتا ہے لہٰذا ضروری ہے کہ وہ دیکھے کہ کس سے دوستی رکھنی ہے۔ ایک شخص دوران طواف خانہ کعبہ میں دعا مانگ رہا تھا۔ **اللھمّ اصلح اخوانی فقیل له لم تدع لانفسك فی ھذا المقام.** اے خدا میرے بھائیوں کی اصلاح فرما، لوگوں نے پوچھا اس مقام میں تم اپنے لئے دعا کیوں نہیں مانگتے تو اس نے جواب دیا۔ **ان لی اخوان ارجع الیھم فان صلحوا صلحت معھم وان فسدوا فسدت معھم.** چونکہ میں اپنے انہی بھائیوں کی طرف واپس جاؤں گا اگر وہ درست ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ درست ہوں گا، اگر وہ خراب ہوئے تو میں بھی ان کے ساتھ خراب ہو جاؤں گا۔

صحف

اوراق، کتابیں، واحد، صحیفہ،

ہر چیز کا پھیلا ہوا حصہ صحیفہ کہلاتا ہے، چہرہ صحیفہ الوجہ ہوتا ہے۔ کتاب کے ورق کو صحیفۃ الکتاب کہتے ہیں، صحف مطہرہ سے قرآن مجید یا قرآن مجید کی مختلف صورتیں مراد ہیں جو اپنی اپنی جگہ مستقل کتاب ہیں، اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ کتابیں یعنی توریت، زبور، انجیل اور قرآن،

صحف ی کہلاتی ہیں۔

صحیفۂ اعمال

اعمال کی کتاب، انسان کے اعمال کی کتاب جسے کراماً کاتبین تحریر کرتے ہیں۔

اِقْرَأْ کِتٰبَکَ ط کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا ۝

اور ہم نے ہر انسان کے اعمال کو (بصورت کتاب) اس کے گلے میں لٹکا دیا ہے اور قیامت کے روز (وہ) کتاب نکال کر دکھائیں گے جسے وہ کھلا ہوا دیکھے گا۔ کہا جائے گا کہ اپنی کتاب پڑھ لے، آج تو ہی اپنا محاسب ہے۔ (۱۷:۱۴/۱۵)

صخرہ

سخت پتھر، الصخرہ، بیت المقدس کا وہ چٹان جس پر تمام انبیاء کرام نے نماز پڑھی اور یہیں سے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم معراج کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

صدر: سینہ، بالانشین، صدر الصدور، صدر المہام، سرداروں کا سردار، اسلامی حکومت کا وہ افسر جو قانونی افسروں کا تقرر کرتا ہے۔

صدق

سچائی، اسلام میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ آدمی ہمیشہ اور ہر حال میں سچ بولے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سچ میں نجات ہے اور جھوٹ میں ہلاکت"۔ یہ بھی فرمایا کہ جس کو یہ تمنا ہو کہ اللہ اور رسولؐ کی محبت اسے حاصل ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ جب بات کرے تو ہمیشہ سچ بولے۔ اسلام میں صدق کے معنی صرف یہ نہیں کہ سچ صرف زبان سے بولا جائے بلکہ اس میں دل کی سچائی اور عمل کی سچائی بھی شامل ہے، دل کی سچائی یہ کہ جو زبان کہے وہ دل کی تہہ سے نکلے اور عمل کی سچائی یہ کہ ظاہری اعمال ضمیر کے مطابق بھی ہوں۔

حضرت امام غزالیؒ نے چھ سچائیاں بیان کی ہیں، بات میں سچائی، نیت میں سچائی، ارادے میں سچائی، ارادے کو پورا کرنے میں سچائی، عمل میں سچائی اور دین داری میں سچائی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی اختیار کرو اگرچہ تمہیں اس میں اپنی بربادی اور موت نظر آئے۔ ابن مسعودؓ روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچائی نیکی کی طرف راہنمائی کرتی ہے اور نیکی جنت کی طرف لے جاتی ہے، آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک کہ خدا کے ہاں صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ گناہ کا راستہ دکھاتا ہے اور گناہ دوزخ کا، انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ (خدا کے ہاں) کذاب لکھا جاتا ہے (مسلم)

ایک شخص نے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ میں چار بری باتیں ہیں ایک یہ کہ میں بدکار ہوں، دوسری یہ کہ میں چوری کرتا ہوں، تیسری یہ کہ میں شراب پیتا ہوں، چوتھی یہ کہ جھوٹ بولتا ہوں، اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم حکم دیں تو آپ کی خاطر ایک بری بات چھوڑ دوں۔ ارشاد ہوا کہ جھوٹ نہ بولا کرو۔ رات ہوئی تو اس کا جی چاہا شراب پی جائے پھر بدکاری کی خواہش ہوئی لیکن خیال ہوا کہ صبح کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ تو نہ بولا جائے گا، اگر سچ کہوں گا تو شراب پینے اور بدکاری کرنے کی سزا دی جائے گی۔ اس خیال نے اسے باز رکھا، جب کافی رات ہوگئی تو چوری کا خیال دل میں پیدا ہوا لیکن پھر یہ فکر ہوئی کہ صبح کو سچ کہنا ہوگا اور چوری کی سزا بھگتنی ہوگی، اسی کشمکش میں رات گزری، صبح اس نے دربار رسالت میں حاضری دی اور عرض کیا۔ "یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہ بولنے سے میری چاروں بری عادتیں چھوٹ گئیں۔"

صدقہ

محض ثواب کی خاطر کسی کو کوئی چیز یا مال دینا صدقہ کہلاتا ہے، چونکہ ثواب کی نیت سے صدقہ دیا جاتا ہے۔ اس لئے کسی حال میں اس کی واپسی جائز نہیں اور اس کا احسان کسی پر جتایا نہ جائے اور اس میں کوئی ریاکاری نہ ہو، صدقہ جاریہ اس خیرات کو کہتے ہیں جس کا ثواب جاری رہے۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ راوی ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ (دینا ضروری ہے) تو لوگوں نے پوچھا اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ فرمایا کہ وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اور اپنی جان کو آرام دے اور صدقہ کرے لوگوں نے پوچھا، اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو، فرمایا صاحب حاجت مظلوم کی فریادرسی کرے، عرض کیا اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو، فرمایا اس کو چاہئے کہ اچھی بات پر عمل کرے اور برائی سے دور

یہی اس کے لئے صدقہ ہے

حضرت ابوذرؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے بھائی کے سامنے تیرا ہنسنا یا مسکرانا صدقہ ہے، تیری نیک بات کہنا صدقہ اور تیرا بری بات روکنا صدقہ ہے اور تیرا کسی کو بے نشان زمین میں راستہ دینا صدقہ ہے اور اندھے کو یا اس شخص کو جس کی بینائی کمزور ہے ہاتھ تھام کر لے جانا صدقہ ہے اور راستہ سے پتھر کانٹا اور ہڈی ہٹانا صدقہ ہے اور اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا صدقہ ہے۔ (ترمذی) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میری ماں کو اچانک موت آ گئی، اگر انہیں بات چیت کرنے کا موقع ملتا تو وہ ضرور صدقہ خیرات کی وصیت کرتیں لہٰذا اگر میں صدقہ دوں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ہاں" (بخاری و مسلم) حضرت سعد بن عبادہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ام سعد مر گئی ہیں کونسا صدقہ زیادہ بہتر ہے تو فرمایا "آب" سعد نے کنواں کھودا اور کہا یہ ام سعد کے لئے ہے۔ (ابوداؤد)

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی وَاتَّقٰی ○ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْیُسْرٰی ○ وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰی ○ وَکَذَّبَ بِالْحُسْنٰی ○ فَسَنُیَسِّرُہٗ لِلْعُسْرٰی ○

تو جس نے خدا کی راہ میں ڈال دیا اور پرہیزگاری کی اور نیک بات کو سچ جانا اس کو ہم آسان طریقے کی توفیق دیں گے اور جس نے بخل کیا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا اس کو سختی میں پہنچائیں گے۔ (۹۲:۵تا۱۰)

☆ جتنی بڑی ہستی کے ساتھ تقرب ہوگا وہ تقرب اسے اتنا ہی بڑا بنا دے گا۔ قرآن میں ہے وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ اللہ چونکہ سب سے بڑا ہے اس لئے اس کی یاد بھی انسان کو دوسروں سے بڑا بنا دیتی ہے۔

☆ درخت جڑ سے نہیں پہچانا جاتا، بلکہ اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ ☆☆

پتھر اور نگینے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ایک عظیم نعمت ہے۔ جس طرح دواؤں، غذاؤں اور دوسری چیزوں سے انسان کو بیماریوں سے شفاء اور تندرستی نصیب ہوتی ہے اسی طرح پتھروں کے استعمال سے بھی انسان مختلف امراض سے نجات حاصل کرتا ہے اور اس کو اللہ کے فضل و کرم سے صحت اور تندرستی نصیب ہوتی ہے۔ ہم شائقین کی فرمائش پر ہر قسم کے پتھر مہیا کر سکتے ہیں۔ ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ اگر اللہ کے فضل و کرم سے کسی بھی شخص کو کوئی پتھر راس آ جائے تو اس کی زندگی میں عظیم انقلاب برپا ہو جاتا ہے، اس کی غربت مالداری میں بدل جاتی ہے اور وہ فرش سے عرش پر بھی پہنچ سکتا ہے۔ یہ بھی کوئی ضروری نہیں کہ قیمتی پتھر ہی انسان کو راس آتے ہیں، بعض اوقات بہت معمولی قیمت کے پتھر سے انسان کی زندگی سدھر جاتی ہے۔ جس طرح آپ دواؤں، غذاؤں پر اور اسی طرح کی دوسری چیزوں پر اپنا پیسہ لگاتے ہیں اور ان چیزوں کو بطور سبب استعمال کرتے ہیں، اسی طرح ایک بار اپنے حالات بدلنے کے لئے کوئی پتھر بھی پہنیں۔ انشاء اللہ آپ کو اندازہ ہوگا کہ ہمارا مشورہ غلط نہیں تھا۔ ہمارے یہاں الماس، نیلم، پنا، یاقوت، مونگا، موتی، گارنیٹ، اوپل، سنہلا، گومید، لاجورد، عقیق وغیرہ پتھر بھی موجود رہتے ہیں اور جو پتھر نہیں ہوگا وہ فرمائش موصول ہونے پر مہیا کرا دیا جاتا ہے۔ آپ اپنا من پسند یا راشی کا پتھر حاصل کرنے کے لئے ایک بار ہمیں خدمت کا موقع دیں۔

ہمارا پتہ: ہاشمی روحانی مرکز محلّہ ابوالمعالی دیوبند، (یوپی) پن کوڈ نمبر: ۲۴۷۵۵۴

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ (۲۹ سورۂ مدثر) اس پر ۱۹ فرشتے معین ہیں

مفسرین کرام اس آیت سے جہنم کے فرشتے مراد لیتے ہیں قرآن پاک کو ۱۹۷۶ میں جب کمپیوٹرائزڈ کیا گیا تو یہ انکشاف ہوا کہ قرآن پاک کے حسبی نظام کی بنیادی اکائی ۱۹ کا ہندسہ ہے یہ تحقیق مصر کے مشہور محقق ارشاد خلیفہ نے ۱۹۷۶ میں کمپیوٹر کے گھر امریکا میں دریافت کی۔ دنیا کے سارے علوم کا معدن ومخزن قرآن پاک ہے۔ قرآن پاک کے تمام علوم کا مغز سورۂ فاتحہ میں ہے سورہ فاتحہ کا تمام نچوڑ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں ہے اور امام علیؑ فرماتے ہیں کہ میں بسم اللہ کی ب کا نقطہ ہوں۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ میں ۱۹ حروف ہیں قرآن پاک کے مفسر اہل بیت ہیں۔ محمد علی فاطمہ حسن حسین کل حروف ۱۹

احادیث آئمہ میں سے کہ صراط مستقیم سے مراد اہل بیت ہیں اهدنا الصراط المستقیم کل اعداد ۱۹

حضور پاک ﷺ کی حدیث مبارکہ ہے کہ میں دو چیزوں چھوڑے جا رہا ہوں قرآن اور اہل بیت ان سے وابستہ رہو گے تو گمراہ نہ ہو گے قرآن پاک کی صداقت ریاضی کے نظام نے بھی سچ ثابت کر دی ہے کہ یہ قرآن دنیا کے سب سے بڑی ریاضی کے خالق اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ اب ۱۹ کا ہندسے کا قرآن سے تعلق کے بارے میں مختلف مفکرین کی تحقیقات پیش خدمت ہیں۔

قرآن پاک اللہ، رحمٰن، رحیم بالترتیب جتنی دفعہ آیا ہے ۲۶۹۸، ۵۷، ۱۱۴ ان تمام اعداد ۱۹ پر تقسیم ہو جاتے ہیں۔ قرآن مقدس کی پہلی وحی اقرا باسم ربک میں پہلی ۵ آیات میں الفاظ کی تعداد ۱۹ ہے۔ حروف مقطعات کی تعداد بھی ۱۴ ہے ان کے sets کی تعداد بھی ۱۴ ہے اور ۲۹ مقامات پر ان حروف کو استعمال کیا گیا ہے۔ ۱۴+۱۴+۲۹=۵۷ یہ عدد ۱۹ پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ سورۂ ص، سورۂ اعراف اور سورہ مریم میں حرف ص ۱۵۲ مرتبہ آیا ہے جو ۱۹ پر تقسیم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ق اور ن کی تعداد بھی ۱۹ پر تقسیم ہوتی ہے۔ مثلاً ۵۷+۵۷=۱۱۴ (آیات کی تعداد کے برابر) سورہ اعراف میں بَصْطَه س اوپر س بھی لکھا ہے۔ مگر ۱۹ کا نظام س سے پورا ہوتا ہے۔ سورہ طٰہٰ، سورہ یٰسین، سورہ مریم کے حروف مقطعات بھی ۱۹ پر تقسیم ہوتے ہیں۔ حٰم، عسق کا مجموعہ ۵۷۰ ہے اسے بھی تقسیم کریں ۵۷۰/۱۹=۳۰ حروف مقطعات میں سے الم ۲۷۳=۱۷۳+۱+۶۵+ المر کی کل تعداد ۹۷۰۹ قابل تقسیم ہے۔

حٰم عسق کا ذکر ۷ آیات میں ہے مجموعہ ۲۱۶۶ ہے تقسیم کریں تو ۲۱۶۶/۱۹=۱۱۴۔ تین سیٹ والے اور چار سیٹ والے حروف مقطعات ۹۴۴ ہیں جو ۱۹ پر تقسیم ہوتے ہیں۔

۱۸

اللہ کے نیک بندے

از قلم: آصف خان

مولانا جلال الدین رومیؒ نے بڑے حسرت زدہ لہجے میں فرمایا۔

''یہ وہ ہے جسے میں بھی نہیں جانتا اور تم بھی نہیں جانتے۔''

بعض تذکرہ نویسوں نے اس واقعہ کو اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک دن مولانا رومؒ حوض کے کنارے بیٹھے ہوئے مطالعہ کرر ہے تھے، اچانک ایک اجنبی شخص آیا اور مولانا کے قریب رکھی ہوئی کتابوں کے بارے میں پوچھنے لگا کہ یہ کیا ہے؟

مولانا رومؒ نے انتہائی بے رخی سے جواب دیا۔ ''یہ وہ ہے جسے تم نہیں جانتے۔''

اجنبی نے مولانا سے مزید کوئی سوال نہیں کیا اور تمام کتابیں اٹھا کر حوض میں ڈال دیں۔

مولانا رومؒ ایک غیر مہذب اجنبی کی اس حرکت کو برداشت نہ کرسکے اور سخت طیش کے عالم میں فرمانے لگے۔ ''اے جاہل شخص! تجھے خبر ہے کہ تو نے کیسی نادر و نایاب کتابیں تباہ کرڈالیں یہ وہ قیمتی نسخے تھے جو کسی شہنشاہ کو بھی میسر نہیں ہوں گے۔''

اجنبی نے مولانا رومؒ کو شدید اضطراب میں مبتلا دیکھا تو مسکراتے ہوئے کہنے لگا۔ ''اگر یہ بات ہے تو میں تمہاری کتابیں واپس کئے دیتا ہوں۔'' اتنا کہہ کر اجنبی حوض میں اتر گیا اور تمام کتابیں نکال کر مولانا کے حوالے کردیں۔

مولانا رومؒ شدید حیرت کے عالم میں اپنی قیمتی کتابوں دیکھنے لگے، کسی کتاب کا ایک ورق بھی پانی میں نہیں بھیگا تھا۔ ''یہ کیا ہے؟'' مولانا رومؒ نے اجنبی سے پوچھا۔

اجنبی نے ایک مخصوص تبسم کے ساتھ نہایت شگفتہ لہجے میں جواب دیا۔ ''مولانا! یہ وہ ہے جسے آپ نہیں جانتے۔'' اتنا کہہ کر چلا گیا اور مولانا جلال الدین رومیؒ حوض کے کنارے دم بخود بیٹھے رہے۔

جس اجنبی شخص کی کرامت نے مولانا رومؒ جیسے نابغۂ روزگار عالم کو حیران کردیا تھا وہ مشہور بزرگ حضرت شمس تبریزؒ تھے۔

حضرت شمس تبریزؒ کی اس ملاقات نے مولانا رومؒ کی دنیا ہی بدل ڈالی، یہ ایسا زبردست انقلاب تھا کہ مولانا اپنی روش ہی بھول گئے۔ کتب خانہ بند کردیا گیا اور درس و تدریس کے تمام سلسلے ختم ہوگئے۔ اب مولانا جلال الدین رومیؒ کو بس ایک ہی کام تھا کہ ہر وقت حضرت شمس تبریزؒ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے، یہ ایک ایسی تبدیلی تھی کہ پورے شہر میں ہنگامہ برپا ہوگیا، مولانا کے ہزاروں عقیدت مند برملا کہا کرتے تھے۔

''قونیہ ویران ہوگیا اور اس ویرانی کا سبب وہ جاہل فقیر ہے جس نے ہم سے ہمارا عالم چھین لیا۔''

مولانا جلال الدین رومیؒ کے بعض عقیدت مند اور شاگرد جوش جذبات میں حد سے گزر گئے تھے اور وہ حضرت شمس تبریزؒ کے بارے میں گستاخانہ الفاظ استعمال کرتے تھے۔

''کہاں آپ جیسا فاضل انسان اور کہاں وہ بے علم کوچہ گرد؟''

مولانا رومؒ سب کچھ سنتے تھے مگر آپ پر کسی طنز اور کسی طعنہ زنی کا اثر نہیں ہوتا تھا، اگر کبھی کوئی عزیز یا دوست بہت زیادہ جرح کرتا تو بس اتنا کہہ کر خاموش ہوجاتے۔

''تم کیا جانو کہ شمس تبریز کون ہیں؟''

اب ایک مخصوص کمرہ تھا حضرت شمس تبریزؒ تھے اور مولانا روم باقی دنیا سے اب مولانا کا کوئی تعلق باقی نہیں رہا تھا پھر وہ وقت بھی آیا جب مولانا رومؒ کو گھر والوں کا بھی ہوش نہیں رہا۔ بیوی شوہر سے اور بچے باپ سے بدظن رہنے لگے، آخر مولانا رومؒ کے اہل خانہ بھی حضرت شمس تبریزؒ کو جادوگر کہہ کر پکارنے لگے۔

''تبریز کے سحر نے ہمارا گھر برباد کردیا خدا اسے غارت کردے۔''

قونیہ کا ایک ایک فرد حضرت شمس تبریزؒ کو برا بھلا کہہ رہا تھا مگر مولانا

ہم اسی مرد قلندر کی بارگاہ میں دست بستہ کھڑے تھے۔

حضرت شمس تبریزؒ کا پورا نام محمد شمس الدین تھا، شہر تبریز کے حوالے سے شہرت دوام پائی۔ حضرت شمس تبریزؒ ۵۶۰ھ میں بمقام سبزوار (عراق) پیدا ہوئے۔ آپ کے والد گرامی کا نام سید صلاح الدین محمد نور بخش تھا، حضرت شمس تبریزؒ کا سلسلۂ نسب براہ راست حضرت امام جعفر صادقؒ سے ملتا ہے، ہوش سنبھالتے ہی حضرت شمس تبریزؒ کو تعلیم و تربیت کے ان کے چچا عبدالہادیؒ کے سپرد کردیا گیا، چچا نے بھتیجے پر بہت محنت کی، یہاں تک کہ تفسیر، فقہ اور حدیث کے ساتھ دیگر علوم سے بھی راستہ کردیا۔

جب ۵۷۹ھ میں سید صلاح الدین محمد نور بخشؒ دعوت اسلام کے لئے بدخشاں کی طرف روانہ ہوئے تو حضرت شمس تبریزؒ کو بھی اپنے ساتھ لے گئے۔ اس وقت ان کی عمر انیس سال تھی، بدخشاں میں ہزاروں لوگوں کو حق کی تعلیم دی، پھر ''تبت کوچک'' کی طرف گئے اور سیکڑوں انسانوں کو دین اسلام میں داخل کیا، پھر یہاں سے باپ اور اور بیٹے نے کشمیر کا رخ کیا، اس وقت یہاں کے لوگ سورج کی پرستش کرتے تھے۔ حضرت سید صلاح الدینؒ اور حضرت شمس تبریزؒ کی کوششوں سے ہزاروں بت پرست باشندوں نے اسلام قبول کیا۔ اس علاقے کی ''چنگز'' قوم نے انہیں بہت پریشان کیا مگر بعد میں یہ لوگ بھی جلد ہی مطیع و فرماں بردار ہوگئے۔

۵۸۶ھ میں حضرت شمس تبریزؒ والد محترم کے ہمراہ واپس اپنے وطن سبزوار تشریف لے گئے، یہاں حضرت شمس تبریزؒ کی شادی ہوگئی، آپ کے دو فرزند سید نصیر الدین محمد اور سید علاء الدین احمد پیدا ہوئے، سید علاء الدین احمد ''زندہ پیر'' کے لقب سے مشہور ہوئے۔

حالات و واقعات کے اعتبار سے حضرت شمس تبریزؒ کی بہت زیادہ متنازع نظر آتی ہے، آپ نے خانہ بدوشی کی زندگی بسر کی اور تمام عمر ایک عجیب اذیت و کرب میں مبتلا رہے۔ بغداد تشریف لے گئے تو مقامی علماء کو آپ کے خیالات سے شدید اختلاف ہوگیا۔ بادشاہ وقت ان علماء کے زیر اثر تھا نتیجتاً حضرت شمس تبریزؒ کو شہر بدر ہونا پڑا تھا ابھی آپ بغداد کی حدود سے نکلے ہی تھے کہ اچانک بادشاہ کا بیٹا بیمار پڑا اور دوسرے دن مرگیا۔ بادشاہ کو خیال گزرا کہ شاید یہ المناک واقع حضرت شمس تبریزؒ سے بدسلوکی کے باعث رونما ہوا ہے، مجبوراً اس نے اپنے مشیران خاص کو حضرت شمس تبریزؒ کی تلاش میں روانہ کرتے ہوئے کہا۔

''کوئی بھی صورت ہو انہیں بغداد واپس لاؤ''

بادشاہ کا حکم پاتے ہی مشیران خاص برق رفتار گھوڑوں پر سوار ہوکر دوڑ پڑے۔ حضرت شمس تبریزؒ ابھی بغداد کے نواح میں مقیم تھے کہ شاہی قاصدوں نے انہیں جالیا اور پھر دست بستہ عرض کیا۔ ''حضور! آپ بغداد واپس تشریف لے چلیں۔''

شاہی کارندوں کی درخواست سن کر حضرت شمس تبریزؒ کے چہرے پر اذیت کا رنگ ابھر آیا۔ ''کل جس جگہ سے مجھے ذلیل کرکے نکال دیا گیا آج اسی مقام پر واپس جانے کے لئے کہہ رہے ہو؟ آخر تم لوگوں پر کیا افتاد پڑی ہے کہ مجھ خانہ بدوش کا خیال آگیا۔''

''ہمارے بادشاہ کا یہی حکم ہے۔'' شاہی کارندوں نے خوشامدانہ لہجے میں عرض کیا۔

''میں تو بس ایک بادشاہ کا حکم مانتا ہوں۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے بے نیازانہ کہا۔ ''باقی بادشاہوں کو میں نہیں جانتا۔''

حضرت شمس تبریزؒ کے انکار سے صورت حال بگڑ گئی تھی، شاہی کارندے ایک مرد قلندر کے قدموں سے لپٹ گئے اور بہت دیر تک عاجزی کا مظاہرہ کرتے رہے، آخر حضرت شمس تبریزؒ کو ان لوگوں پر رحم آگیا، پھر یہ کہتے ہوئے شاہی کارندوں کے ساتھ ہوگئے۔ ''چلو! تمہارے کہنے سے چلتا ہوں مگر بغداد کے لوگ زیادہ دن تک مجھے برداشت نہیں کرسکیں گے۔''

جب حضرت شمس تبریزؒ شاہی محل میں پہنچے تو وہاں صف ماتم بچھی ہوئی تھی، تمام درباری سیاہ لباس پہنے ہوئے اپنے ولی عہد سلطنت کی موت کا سوگ منا رہے تھے۔ بادشاہ بڑے احترام کے ساتھ پیش آیا مگر اس کے چہرے پر غم و اندوہ کا دھواں پھیلا ہوا تھا اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔

''یہ سب کچھ کیا ہے؟'' حضرت شمس تبریزؒ نے بادشاہ سے دریافت کیا۔ ''پورا شہر ماتم کدہ کیوں بنا ہوا ہے؟ کچھ دن پہلے جب میں یہاں سے گیا تھا تو بغداد کے در و دیوار کیف و نشاط سے جھوم رہے تھے مگر آج یہاں قبرستان جیسا سناٹا ہے۔''

دشاہ نے کوئی جواب نہیں دیا، خاموشی سے حضرت شمس تبریزؒ کو لے کر اس کمرے میں پہنچا جہاں اس کے محبوب بیٹے کی لاش رکھی تھی۔ حضرت شمس تبریزؒ نے سوالیہ نظروں سے بادشاہ کی طرف دیکھا۔

''یہ میرے جواں مرگ بیٹے کی میت ہے۔'' بادشاہ نے نمناک آنکھوں اور لرزتے ہوئے لہجے کے ساتھ کہا۔ ''آپ کے بغداد سے جاتے ہی یہ اچانک بیمار ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے آغوش فنا میں چلا گیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اسی گستاخی کا شاخسانہ ہے جو میں نے آپ کی شان میں روا رکھی تھی۔''

حضرت شمس تبریزؒ مسکرانے لگے۔ ''درویش کے ساتھ لوگ گستاخی سے پیش آتے ہی رہتے ہیں، مجھے آپ سے بھی کوئی شکایت نہیں۔''

بادشاہ بہت دیر تک معذرت طلب کرتا رہا۔

''میں نے گزشتہ باتوں کو فراموش کردیا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے اسی بے نیازی کے ساتھ کہا۔ ''اب آپ مجھ سے کیا چاہتے ہیں؟''

''میں سمجھتا ہوں کہ آپ کی دل آزاری کے سبب میرا بیٹا اس انجام تک پہنچا ہے۔'' شدت غم سے بادشاہ کی آواز کانپ رہی تھی۔

''فی الواقع اگر یہی بات ہے تو آپ کے بیٹے کو سزا کیوں ملی؟ گناہ تو آپ نے کیا تھا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا۔

''ممکن ہے کہ قدرت نے میرے لئے یہی سزا منتخب کی ہو کہ میں تمام عمر بیٹے کی جدائی میں تڑپتا رہوں۔'' بادشاہ کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسوؤں میں کچھ اور تیزی آگئی تھی۔

''اللہ اپنے رازوں کو خود ہی بہتر جانتا ہے میں آپ کے لئے کیا کرسکتا ہوں؟'' حضرت شمس تبریزؒ نے حاکم بغداد سے سوال کیا۔

''میری درخواست ہے کہ آپ میرے بیٹے کے حق میں دعائے خیر فرمادیں۔'' بادشاہ نے بڑے عاجزانہ لہجے میں عرض کیا۔ ''ہوسکتا ہے کہ آپ کی دعاؤں سے میرے بیٹے کو نئی زندگی مل جائے۔''

''ایسا ہوتا تو نہیں ہے جو چلا گیا سو چلا گیا۔'' حضرت شمس تبریزؒ نے فرمایا۔ ''پھر بھی تمہاری تالیف قلب کے لئے اپنے مالک کی بارگاہ میں عرض کئے دیتا ہوں۔''

یہ کہہ کر حضرت شمس تبریزؒ نے آنکھیں بند کرلیں پھر آپ کے ہونٹوں کو جنبش ہوئی۔ ''اے اللہ! اگر تو نے اس لڑکے پر میری دل آزاری کے باعث موت مسلط کردی ہے تو میں اسے معاف کرتا ہوں تو بھی اس عاجز بندے محمد شمس الدین کی خاطر اپنے بے پناہ اور بے مثال فضل و کرم کا مظاہرہ کر! اور اس بچے کو معاف فرمادے۔''

ابھی ایوان شاہی کے ایک کمرے میں حضرت شمس الدین تبریزؒ کے الفاظ کی گونج باقی تھی کہ شاہزادے کے جسم کو جنبش ہوئی پھر وہ اپنے بستر پر اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت زدہ نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

بادشاہ بغداد کچھ دیر تک حیرت و سکوت کے عالم میں کھڑا رہا کبھی وہ حضرت شمس تبریزؒ کی طرف دیکھتا اور کبھی اپنے محبوب بیٹے کی طرف جو وادی فنا میں داخل ہونے کے بعد دوبارہ اس دنیا میں لوٹ آیا تھا یکایک شاہ بغداد کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوگئیں یہ خوشی اور عقیدت کے آنسو تھے، پھر فرمانروائے بغداد حضرت شمس تبریزؒ کے قدموں میں جھک گیا۔ ''یہ سب کچھ آپ کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔''

''ہرگز نہیں!'' حضرت شمس تبریزؒ نے شاہ بغداد کو اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''یہ تو اس قادر مطلق کی کرم نوازی کا ادنیٰ مظاہرہ ہے جو اپنی ذات میں لاشریک ہے، بس اسی کا شکر ادا کرو اور اسی کی تسبیح بیان کرو۔''

یہ حضرت شمس تبریزؒ کی بڑی کرامت تھی مگر یہی کرامت ان کے لئے وبال جان بن گئی۔ جب علمائے بغداد کو حضرت شمس تبریزؒ کی واپسی اور شہزادے کے زندہ ہونے کی خبر ملی تو وہ دوبارہ ایک نئے منصوبے کے ساتھ اس مرد قلندر کے خلاف صف آراء ہوگئے کہا گیا کہ یہ شعبدہ بازی ہے اور اسلام میں شعبدہ بازی کی کوئی گنجائش نہیں۔

شاہ بغداد نے بڑے دلائل کے ساتھ حضرت شمس تبریزؒ کا دفاع کیا۔ ''اگر یہ شعبدہ بازی ہے تو پھر آپ میں سے کوئی شخص بغداد کے عوام کے سامنے ایسا کوئی مظاہرہ پیش کردے پھر میں سمجھ لوں گا کہ حضرت شمس تبریزؒ شعبدہ باز ہیں۔''

''ہم اہل ایمان ہیں اور ہمیں شعبدہ بازی سے کوئی نسبت نہیں۔'' علمائے بغداد نے بیک زبان کہا۔ ''شمس تبریزؒ نے پہلے اپنی ساحرانہ قوتوں سے شہزادے کو بے ہوش کردیا پھر خود ہی جادو کے اثرات کو زائل کردیا، نتیجتاً شہزادہ ہوش میں آگیا اور سادہ لوح عوام سمجھنے لگے کہ ولی عہد سلطنت ایک مرد خدا کی دعاؤں سے دوبارہ زندہ ہوگیا، یہ سب

نظر ہے اسی کو شعبدہ بازی ہیں اور اسی کا نام جادوگری ہے۔ اگر وہ شخص ... مستجاب الدعوات ہے تو پھر کسی قبرستان میں جا کر دعا کے ... اٹھائے اور ان مردوں کو زندہ کردے جو برسوں سے گہری نیند سو رہے ہیں۔"

عجیب کج بحثی کی فضا تھی، شاہ بغداد نے حضرت شمس تبریزؒ کی بہت حمایت کی مگر علمائے بغداد یہی کہتے رہے۔ "وہ ایک ساحر ہے اور ...لام میں ساحری حرام ہے۔" بالآخر ایک طویل بحث کے بعد علمائے بغداد نے حضرت شمس تبریزؒ پر کفر کا فتویٰ لگا دیا اور مطالبہ کیا کہ ان کی کھال کھنچوا کر بغداد سے باہر نکال دیا جائے۔

بغداد کے تمام اراکین سلطنت بھی علماء کے ہمنوا تھے، انجام کار بادشاہ کی مرضی کے خلاف بھرے مجمع میں حضرت شمس تبریزؒ کی کھال کھینچ لی گئی اور اس حالت میں بغداد سے نکال دیا کہ پورا جسم لہولہان تھا، ولی عہد سلطنت شہزادہ محمد کو حضرت شمس تبریزؒ سے بہت عقیدت تھی جب آپ شہر بدر ہوئے تو شہزادہ محمد بھی آپ کے ہمراہ تھا، رخصت ہوتے وقت اس نے اپنے امرائے سلطنت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا تھا۔

"جس ملک میں حضرت شمس تبریزؒ جیسے صاحب کمال کے ساتھ یہ سلوک کیا جائے تو ایک لعنت کدہ ہے اور میں اس لعنت کدے میں سانس لینا بھی گناہ سمجھتا ہوں۔" یہ کہہ کر شہزادہ محمد حضرت شمس تبریزؒ کے ساتھ بغداد کی حدود سے نکل گیا۔

بغداد سے نکل کر حضرت شمس تبریزؒ نے ہندوستان کا رخ کیا اور طویل مسافت طے کرکے ملتان پہنچے اور پھر اسی تاریخی شہر میں سکونت پذیر ہوگئے، اس وقت مشہور بزرگ حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ ملتانی حیات تھے، جب آپ کو حضرت شمس تبریزؒ کی آمد کی اطلاع ملی تو شیخ نے ان کی خدمت میں دودھ کا پیالہ بھیجا۔

حضرت شمس تبریزؒ نے بڑے احترام کے ساتھ پیالہ لے لیا اور پھر اس میں گلاب کا پھول ڈال کر حضرت بہاؤالدین زکریا ملتانیؒ کے خادم کو واپس کردیا۔ بعض اہل تصوف نے اس واقعے کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ دودھ کا لبریز پیالہ بھیجنے سے حضرت شیخ بہاؤالدین زکریاؒ کی مراد یہ تھی کہ ملتان میں اب کسی دوسرے درویش کی گنجائش نہیں۔ جواب میں حضرت شمس تبریزؒ نے دودھ کے پیالہ میں گلاب کا پھول ڈال دیا اس سے ان کا مقصد تھا کہ وہ ملتان میں پھول بن کر رہیں گے، یعنی ان کی ذات سے کسی کو کوئی ضرر نہیں پہنچے گا۔

حضرت شمس تبریزؒ اپنے عہد پر قائم رہے مگر ملتان کے لوگوں نے بھی اہل بغداد کی طرح آپ کی شدید مخالفت کی۔ ایک بار یوں ہوا کہ حضرت شمس تبریزؒ کو گوشت بھوننے کے لئے آگ کی ضرورت پیش آئی۔ آپ نے شہزادہ محمد کو آگ لانے کے لئے بھیجا مگر پورے شہر میں کسی نے آگ نہیں دی۔ ایک سنگ دل شخص نے تو شہزادے کو اتنا مارا کہ اس کے دلکش چہرے پر زخموں کے نشانات ابھر آئے۔

"یہ کیا ہے؟" حضرت شمس تبریزؒ نے شہزادے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ "تم تو آگ لینے گئے تھے۔"

شہزادہ محمد نے پورا واقعہ سنایا تو حضرت شمس تبریزؒ کو جلال آگیا، آپ نہایت غصے کی حالت میں اپنی خانقاہ سے نکلے، گوشت کا ٹکڑا ہاتھ میں تھا، پھر حضرت شمس تبریزؒ نے آسمان پر نظر کی اور سورج کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"تو بھی شمس! میں بھی شمس! میرے اس گوشت کے ٹکڑے کو بھون دے۔"

اتنا کہنا تھا کہ یکا یک گرمی کی شدت میں اضافہ ہوگیا پھر یہ گرمی اتنی بڑھی کہ اہل ملتان چیخ اٹھے، در و دیوار جل رہے تھے اور پورا شہر آگ کی بھٹی بن کر رہ گیا تھا۔

کچھ باخبر لوگوں نے یہ صورت حال دیکھی تو حضرت شمس تبریزؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے۔ "کیا چند نادانوں کے جرم کی سزا پورے شہر کو دے ڈالیں گے۔"

"یہ نادان نہیں، سفاک ہیں۔" حضرت شمس تبریزؒ نے غضبناک لہجے میں فرمایا۔ "آگ جیسی بے قیمت چیز نہیں دے سکے میرے محبوب کے چہرے کو زخموں سے سجا دیا۔ آخر کیا جرم تھا اس کا؟ جانتے ہو اسے یہ کون ہے؟ بغداد کا شہزادہ ہے، میری خاطر دروازے دروازے بھیک مانگنے گیا، میں اس کے زخموں کو کیسے بھول سکتا ہوں؟ جب تک سارے شہر کے جسم آبلوں سے نہیں بھر جائیں گے اس وقت تک مجھے قرار نہیں آئے گا۔" (باقی آئندہ)

☆☆☆☆

T. No.	علاقہ	نام	شمار
T/1334/16	گاؤں آگار، تحصیل شرول، ضلع کولہاپور، مہاراشٹر	حافظ حیدر علی	1284
T/1335/16	مقام و پوسٹ اوماجی، تحصیل شرول، ضلع کولہاپور، مہاراشٹر	حافظ تمیز نداف	1285
T/1336/16	گاؤں شرادھون، ضلع عثمان آباد، مہاراشٹر	محمد زبیر خان	1286
T/1337/16	گاؤں ٹلا گاؤں، پوسٹ ٹلا بازار، ضلع اوناکوٹی، تریپورہ	ماہر الزماں	1287
T/1338/16	گاؤں کتیہ، پوسٹ رتن پور، ضلع دربھنگہ، بہار	محمد ارشاد	1288
T/1339/16	گاؤں کام، ضلع کل گام، جموں وکشمیر	فیروز احمد وانی	1289
T/1340/16	گاؤں تور، تعلقہ ہنکل، ضلع بیل گام، کرناٹک	عبدالرحمٰن	1290
T/1341/16	گانجی کوپا، ایم بی نگر، کے سی پارک، دھارواڑ، کرناٹک	زبیر احمد	1291
T/1342/16	گاؤں عابد پو، مانگی، تحصیل مودی نگر، ضلع غازی آباد، یوپی	محمد نعمان بیگ	1292
T/1343/16	منا پاپلو، ضلع محبوب نگر، اے پی	شیخ خواجہ حسین	1293
T/1344/16	نزد رانگر کالونی، شانتی نگر، وڈے پلّے منڈل، محبوب نگر، اے پی	شیخ کلیم اللہ	1294
T/1345/16	سیکٹر (14/B-A/C) اورنگی ٹاؤن، شاہ خالد کالونی، کراچی، پاکستان	ضیاء الدین	1295
T/1346/16	گاؤں بہروت، تحصیل تھانہ منڈی، ضلع راجوری، جموں وکشمیر	حافظ ریاض احمد	1296
T/1347/16	رضا کاٹیج، نزد بی-ان کالج، محلہ کبیر پور، پوسٹ ناتھ نگر، ضلع بھاگلپور، بہار	حسن رضا ندوی	1297
T/1348/16	محلہ شنکر نگر، گاؤں اتھانی، ضلع بیل گام، کرناٹک	امتیاز ستاباچے	1298
T/1349/16	کڈم منڈل، پوسٹ پیدور، تعلقہ خانہ پور، ضلع عادل آباد، تیلنگانہ	حافظ محمد عبدالحق	1299
T/1350/16	گاؤں لکھورا، ضلع ایسٹ چمپارن، بہار	مناظر حسین	1300
T/1351/16	گلی معصوم علی، نرواجی پیٹ، وارنگل، تیلنگانہ	محمد خلیل احمد قادری	1301
T/1352/16	گاؤں جانتی پور، تحصیل دکاس نگر، تھانہ سہس پور، ضلع دہرہ دون، اتراکھنڈ	عبدالرحمٰن	1302
T/1353/16	آدم نگر، مالے گاؤں، ناسک، مہاراشٹر	عمران احمد	1303
T/1355/16	مسلمان بستی، گاؤں نروا، پوسٹ ترن ترا، ضلع خوردھا، اڑیسہ	میر آزاد علی	1304
T/1356/16	یسین کاتھا اسٹورس، نزد شوالیہ مندر، بارہ تنیہ، بہار	آس محمد	1305
T/1357/16	اہلیہ صلاح الدین انصاری، افضل نگر (نورا)، گونداپور نوادہ، بہار	ناظمہ شبنم	1306

شمار	نام	علاقہ	No.
1307	غلام قادر بٹ	خسمو پارٹلی، پولیس اسٹیشن پنٹھاچوک، ضلع سری نگر، جموں وکشمیر	T/1358/16
1308	محمد سلیم	محبوب نگر کالونی، گلبرگہ، کرناٹک	T/1359/16
1309	نظیر احمد خان	سیکنڈ لانسر، ایم ڈی لائنس، نزد محمدیہ میڈیکل، گولکنڈہ، حیدرآباد، تیلنگانہ	T/1360/16
1310	میر تاج الدین	گاؤں کوٹی جے پور، اڑیسہ	T/1361/17
1311	رزا شاہد بیگ	چولیہ گنج سدر کٹک، اڑیسہ	T/1362/17
1312	شیخ عبدالعزیز	پارک ویو بی ونگ، سنت سوتا مارگ نمبر 2، بائی کلہ ایسٹ ممبئی، مہاراشٹر	T/1363/17
1313	محمد عتیق انصاری	پرل اپارٹمنٹ، الحدیبیہ، دبئی، یو-اے-ای	T/1364/17
1314	محمد شاہنواز	جامی گنج ریمونا، ضلع بالاسور، اڑیسہ	T/1365/17
1315	یونس محمد	وارڈ نمبر 7، نزد جین مندر، رائے سین، ایم پی	T/1366/17
1316	عبدالرحمٰن	گرونانک نگر، اولڈ مصطفیٰ آباد، گوکل پوری، نورتھ ایسٹ، دہلی 94	T/1367/17
1317	محمد ساجد میاں	گاؤں چٹولی، پوسٹ سرونج ضلع ودیشہ، ایم پی	T/1368/17
1318	محمد نسیم	گاؤں روج رو، تحصیل گنجہ، سودا، ضلع ودیشہ، ایم پی	T/1369/17
1319	ملک نصیر الدین	بھارت نگر، باندرہ ایسٹ ممبئی، مہاراشٹر	T/1370/17
1320	محمد کاشف احمد	بوٹو گڑہ، نلگونڈہ، تیلنگانہ	T/1371/17
1321	محمد معیز الدین	محلہ مومن، وارڈ نمبر 12، ظہیر آباد، اے پی	T/1372/17
1322	مولوی محمد الطاف حسین رشادی	سائی بابا، شواجی نگر، کرنول، اے پی	T/1373/17
1323	نانا مکر محمد فاروق	کمپنی میڈوگڑیاتم، پرنام بٹ، ویلور، تمل ناڈو	T/1374/17

☆☆☆

شاگرد بننے کے لئے اپنا نام، والدین کا نام، آدھار کارڈ یا شناختی کارڈ، مکمل پتہ، فون نمبر، 4 پاسپورٹ سائز فوٹو اور

-/1000 روپے فیس روانہ کریں اور اپنی تعلیم اور قابلیت کی وضاحت بھی کریں۔

جاری کردہ: ہاشمی روحانی مرکز، محلہ ابوالمعالی، دیوبند، ضلع سہارنپور، یوپی، پن کوڈ نمبر 247554

اس ماہ کے خاص

تحریر عبد الباسط

عملیاتی روحانی وظائف واعمال

ضدی/نافرمابردار بچہ کے لئے

بوقت شرف قمر: ابتداء۔ ۲۱/نومبر ۲۰۱۸ء صبح ۸ بجکر ۴۸ منٹ
انتہا ۲۱ نومبر صبح ۱۰ بجکر ۳۵/منٹ
ابتداء ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء شام ۶ بجکر ۴۶ منٹ
انتہا ۱۸/دسمبر ۲۰۱۸ء رات ۸ بجکر ۳۵ منٹ

شرف قمر

اکثر اوقات یہ شکایات سننے کو ملتی ہیں کہ میرا بچہ بہت ضدی ہے در اپنے والدین کا کہنا نہیں مانتا۔ بچے کے ضدی پن اور نافرمانبرداری کے حوالے سے مختلف طرح کی وجوہات دیکھنے کو ملتی ہیں۔ جس میں سے اہم وجہ بچے کے پیدائشی زائچے کے آتشی گھروں میں زیادہ کواکب کی موجودگی کا طالع میں آتشی کواکب کا ہونا۔ ایسی ہی ملتی جلتی دیگر صورتوں میں بچے کے مزاج میں سختی اور تلخی بڑھ جاتی ہے اور اگر مریخ یا شمس نحس حالت میں ہوں تو مزاج میں سختی اس حد تک بڑھ جاتی ہے کہ بچہ غصہ میں چھوٹے، بڑے کی تمیز بھی بھول جاتا ہے اور حد سے بڑھ کر غلط زبان اور اقدامات اٹھاتا ہے۔ ایسی صورت میں سب سے بہتر آزمودہ اور سنتی طریقہ یہ ہے کہ بچے کا نام تبدیل کر دیا جائے جو زائچے سے مناسبت رکھنے کے ساتھ ساتھ ایسے معنی رکھتا ہو جس سے اس کے مزاج میں نرمی پیدا ہو۔ نیز درج ذیل نقش کا استعمال بھی معاملات میں بہتری کے حوالے سے نہایت اہم ہے۔

الاسماء الحسنٰی : **یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی.**

آبی چال سے ۳ نقش زعفران سے تیار کریں۔ ہر نقش بچے کو پانی میں گھول کر سات دن استعمال کروائیں۔ بائیسویں دن بادی چال والے نقش کو بچے کے گلے میں ڈال دیں۔

بادی چال

۱۴	۱	۸	۱۱
۷	۱۴	۱۳	۲
۹	۶	۳	۱۶
۴	۱۵	۱۰	۵

بادی نقش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی.

۱۰۵	۹۱	۹۸	۱۰۱
۹۷	۱۰۲	۱۰۴	۹۲
۹۹	۹۶	۹۳	۱۰۷
۹۴	۱۰۶	۱۰۰	۹۵

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی.

آبی نقش

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی

۱۰۱	۹۸	۹۱	۱۰۵
۹۲	۱۰۴	۱۰۲	۹۷
۱۰۷	۹۳	۹۶	۹۹
۹۵	۱۰۰	۱۰۶	۹۴

یا اللہ یا سمیع یالطیف یا ھادی

نقش لکھنے کے بعد درج بالا اسماء الحسنٰی کا ۲۱۰۰ مرتبہ ورد کر کے نقش پر پھونکیں۔

بخور۔ عمل کے دوران مشک اور صندل کی اگربتی سلگائیں۔

آمدنی میں اضافہ کے لئے

رزق میں برکت اور کشادگی کے لئے روزانہ بعد از فجر یا دکان کھولنے سے قبل درج ذیل آیت کو اپنے نام مع والدہ کے نام کے اعداد کے مطابق پڑھا کریں اللہ کے فضل سے آپ کا توکل مضبوط ہوگا اور رزق حلال میں اضافہ ہوگا۔ آیت: "حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ" (سورۃ التوبہ)

میاں بیوی میں محبت پیدا کرنے کے لئے

شرف قمر

ابتدا	ابتداء	اختتام
تاریخ	۱۸ دسمبر ۲۰۱۸	۱۸ دسمبر ۲۰۱۸
وقت	شام ۶ بجکر ۴۶ منٹ	رات ۸ بجکر ۳۵ منٹ

میاں بیوی میں اتفاق ومحبت پیدا کرنے کے لئے ایک آسان اور مجرب عمل پیش کیا جارہا ہے تاکہ ہر مرد وعورت اسے خود با آسانی کر سکے۔ اس عمل کو کرنے کے لئے آپ کو خود عامل کامل ہونے کی ضرورت نہیں بلکہ دئے گئے طریقے کو اپناتے ہوئے عمل کرنا ہے۔

درود شریف ۳ دفعہ
الحمد شریف ۷ دفعہ
یا اللہ یا واسع یالطیف یا جامع ۳۳۳ دفعہ
الحمد شریف ۷ دفعہ
درود شریف ۳ دفعہ

جمعہ کے روز طلوع آفتاب کے بعد درج بالا پڑھائی سوا کلو چینی پر کریں۔ کوشش کریں چینی زیادہ باریک نہ ہو۔ پڑھائی مکمل کرنے کے بعد چینی کو ۴ برابر حصوں میں تقسیم کرلیں۔

ایک حصہ کسی میٹھی چیز میں ڈال کر شوہر و بیوی دونوں استعمال کریں۔
دوسرا حصہ درختوں کی جڑوں میں ڈال دیں تاکہ حشرات کھالیں۔
تیسرا حصہ پانی میں اس طرح بہائیں کہ دونوں کے استعمال شدہ کپڑے لے کر اس میں چینی ڈال کر کسی دریا یا نہر میں پھینک دیں۔
چوتھے حصہ کو آگ میں جلا دیں۔
عمل کے دوران آپ کے ذہن میں صرف اپنا مقصد ہونا چاہئے

انشاءاللہ تین دنوں میں ہی فرق محسوس ہونے لگ جائے گا اور ساتھ ساتھ معاملہ میں بہتری آجائے گی ورد کو روز پڑھنا بنالیں اور کم از کم ۴۰ دن تک بلاناغہ پڑھیں۔

بخور: عمل کے دوران لوبان اور حب اگربتی سلگائیں۔

صدقہ: گیارہ نابالغ بچوں کو کھانا کھلائیں۔ یا گیارہ چاول بطور صدقہ دیں۔

شریک حیات کو راہ راست پر لانے کے لئے

مربع تسدیس زحل

	ابتداء	مکمل	اختتام
تاریخ	۵ دسمبر ۲۰۱۸ء	۷ دسمبر ۲۰۱۸ء	۹ دسمبر ۲۰۱۸ء
وقت	رات ۱۲ بجکر ۴۳ منٹ	رات ۲ بجکر ۵۰ منٹ	رات ایک بجکر ۲۴ منٹ

وہ خواتین جنہیں شک ہو کہ ان کا خاوند غیر عورتوں میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اور غلط راہ کی طرف اس کے قدم بڑھتے جارہے ہیں ایسی صورت حال میں یہ عمل آپ کے لئے نہایت مفید ثابت ہوگا۔ خاوند کو راہ راست پر لانے اور اس کی توجہ اپنی طرف مبذول کروانے کے لئے ایک آسان و مجرب عمل ہے۔

الاسماء الحسنٰی: یا اللہ یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

تین عدد نقش آبی چال سے تیار کریں اور ہر نقش شریک حیات کو ۳ دن پلائیں۔ خاکی چال سے تیار کئے گئے نقش کو شریک حیات کے تکئے کے میں رکھ دیں۔

آبی نقش

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

۱۲۷	۱۲۴	۱۱۷	۱۳۰
۱۱۸	۱۲۹	۱۲۸	۱۲۳
۱۳۲	۱۱۹	۱۲۲	۱۲۵
۱۲۱	۱۲۶	۱۳۱	۱۲۰

یا اللہ، یا مقسط یا ھادی یا واسع یا وکیل

خاکی نقش

یا الله، یا مقسط یا هادی یا واسع یا وکیل

۱۱۷	۱۳۰	۱۲۷	
۱۲۸	۱۲۳	۱۱۸	۱۲۹
۱۲۲	۱۲۵	۱۳۲	۱۱۹
۱۳۱	۱۲۰	۱۲۱	۱۲۶

یا الله، یا مقسط یا هادی یا واسع یا وکیل

نقش تیار کرنے کے بعد میاں دونوں کے نام مع والدہ کے اعداد کے مطابق گیارہ دن تک ورد کریں اول وآخر سات مرتبہ درود شریف پڑھیں اور آخر میں حصول مقصد کے لئے دعا کریں۔

بخور : عمل کے دوران لوبان اور عنبر کی اگربتی سلگائیں۔

صدقہ : ایک سوایک روپے روزانہ گیارہ دن صدقہ دیں۔

مشکلوں ومسائل سے دوری کے لئے

وہ لوگ جو ہر وقت کسی نہ کسی مشکل یا مسئلہ میں گھرے رہتے ہوں یا ایک مسئلہ سے باہر نکلیں تو دوسرے مسئلہ میں گھر جائیں تو ایسے لوگوں کی تکالیف اور مشکلوں سے نجات کے لئے یہ عمل نہایت ہی مجرب ہے۔ نیز وہ لوگ جن کے کام بنتے بنتے بگڑ جاتے ہوں، مخالفوں اور دشمنوں کی سازشوں سے تنگ آچکے ہوں تو ایسی صورت میں یہ عمل آپ کی مشکلات سے آپ کو نجات دلانے کے ساتھ ساتھ زندگی میں آسانیاں اور کامیابیاں بھی لے کر آئے گا۔

عبارت عمل : یا الله یا رحمن یا رحیم

یا الله یا فتاح یا حی یاقیوم

عمل کو روزانہ فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ پڑھیں اول وآخر تین تین مرتبہ درود شریف۔ کم از کم چالیس دن تک ذکر کرنا ہے۔

بخور : عمل کے دوران صندل کی اگربتی سلگائیں۔

صدقہ : جس دن عمل شروع کریں اس دن ایک مرغی بطور صدقہ آزاد چھوڑ دیں۔ ذبح نہیں کرنی۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

ذیابطیس کو ختم کرنے کے مختصر بہترین نسخے

۱۔ منڈری کی جڑ کو ایک ماشہ لے کر پیس کر ہر روز خالی پیٹ کھانے سے ذیابطیس کے مریض کو نجات حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ پچاس گرام جامن کی گٹھلی پچاس گرام سونٹھ اور سو گرام گرمار بوٹی ان سب کو کوٹ پیس کر گوار پاٹھے کے رس میں گھونٹ کر ایک دو گرام کی گولیاں تیار کرلیں اور پھر دن میں تین بار پان کے ساتھ کھائیں۔ یہ ذیابطیس کے مریضو کے لئے ایک نایاب چیز ہے۔

۳۔ پپیتا۔ کتھا۔ کھیر اور سپاری کے کاڑھے کا استعمال کریں۔ اس مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

۴۔ ابتدائی مرض (ذیابطیس) میں جامن کے چار پتے دو بار صبح اور دو بار شام میں چبا کر کھانے سے تیسرے روز فائدہ محسوس ہوگا۔

۵۔ جامن کے دس کونپل باریک، پیس کر ۱۰۰ گرام پانی میں ملا کر چھان لیں اور روزانہ صبح پی لیں اور پھر اسے ہر ایک مہینہ دس دن تک پئیں ضرور ہی فائدہ ہوگا۔

۶۔ کریلہ کے پانی سے اس مرض کو فائدہ ہوتا ہے۔

۷۔ جامن کی گٹھلیوں کو سکھا کر اس کو پیس کر اس کو چورن بنا کر رکھ لیں۔ اور صبح وشام دو چمچے کھا لیا کریں اکیس دن کے بعد ضرور فائدہ ہوگا۔

۸۔ دس گرام میتھی کے دانے لے کر تھوڑا سا کوٹ لیں۔ اور شام کو پانی میں بھگو دیں دوسرے روز اس کو کپڑے میں چھان کر بغیر چینی ملائے تین ماہ تک استعمال کریں۔ مریض ذیابطیس کے لئے مفید ہے

۹۔ سو گرام پکا ہوا جامن کا پھل پانچ سو گرام ابلتے ہوئے پانی میں ڈال کر ڈھک دیں۔ آدھے گھنٹے کے بعد مسل کر چھان لیں۔ اس کے تین حصے کرکے دن میں تین مرتبہ استعمال کریں۔ اس کے استعمال سے ذیابطیس کے مریض کو شفا ہوگی۔

[شیط]ان کی تخلیق کا فلسفہ

شیطان تمام خرابیوں اور پریشانیوں کا سرچشمہ ہے وہی دنیوی خروی بربادی کی طرف لے جاتا اور ہر طرف اور ہر جگہ اپنا جھنڈا [لہر]اتا ہے۔ وہ لوگوں کو کفر اور معصیت الٰہی کی دعوت دیتا ہے تو کیا اس کی تخلیق کے پس پشت کوئی حکمت عملی پنہاں ہے۔ آخر وہ کون سی حکمت ہے؟

اس سوال کا جواب علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب ''شفاء العلیل ص۳۲۲، میں دیا ہے، آپ فرماتے ہیں: ''ابلیس اور اس کی فوج کو پیدا کرنے میں اتنی حکمتیں پوشیدہ ہیں جن کی تفصیل صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

ا۔ شیطان اور اس کے چیلوں سے لڑنے میں عبودیت کے مراتب کی تکمیل:

پہلی حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نبیوں اور ولیوں کو عبودیت کے ان مراتب کی معراج پر پہنچانا چاہتا ہے جو اللہ کے دشمن سے لڑنے، اللہ کی خاطر اس کی مخالفت کرنے، اس کو اور اس کے ساتھیوں کو غضبناک کرنے اور اس کے مکر وفریب سے اللہ کی پناہ مانگنے پر ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔ نیز اس پر وہ بہت سے دنیوی واخروی مصالح مرتب ہوتے ہیں جو اس کے بغیر نہیں ہو سکتے۔ اور جو چیز کسی چیز پر موقوف ہو وہ اس کے بغیر ہو ہی نہیں سکتی۔

۲۔ بندوں کا گناہوں سے ڈرنا

دوسری حکمت یہ ہے کہ جب فرشتوں اور مومنوں نے ابلیس کی حالت زار اور اس کا ملکوتیت کی بلندی سے شیطنت کی پستی کی طرف انحطاط دیکھ لیا تو ان کے دل میں گناہوں کا خوف اور زیادہ مضبوط اور گہرا ہو گیا۔ اس میں شک نہیں کہ جب فرشتوں نے اس کو دیکھا تو ان کے اندر اللہ تعالیٰ کی اور عبودیت پیدا ہو گئی اور خضوع وخوف پیدا ہو گیا جیسا کہ دنیوی بادشاہ کے غلاموں کی حالت ہوتی ہے کہ جب وہ دیکھتے ہیں کہ بادشاہ نے ان میں سے کسی کو بری طرح ذلیل کیا ہے تو ان کا خوف واحتیاط اور بڑھ جاتا ہے۔

۳۔ شیطان سامان عبرت

تیسری حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کو ان لوگوں کے لئے سامانِ عبرت بنایا ہے جو اس کے احکام کی مخالفت، اس کی اطاعت سے تکبر اور اس کی نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں۔ اسی طرح اس نے ابو البشر آدم علیہ السلام کی غلطی کو ان لوگوں کے لئے سامان عبرت بنایا جو اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کا ارتکاب یا اس کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں پھر اس پر شرمندہ ہو کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جن اور انسان دونوں کے باپوں کو گناہ میں ڈال کر ان کی آزمائش کی، اس باب کو ان لوگوں کے لئے عبرت بنایا جو اپنی غلطی پر اصرار کرتے ہیں اور اس باپ کو ان لوگوں کے لئے نصیحت بنایا جو گناہ کے بعد خدا کے حضور میں توبہ واستغفار کرتے ہیں۔ اس کے اندر کی کتنی عظیم حکمتیں اور نشانیاں ہیں۔

۴۔ شیطان بندوں کے لئے فتنہ آزمائش

چوتھی حکمت یہ ہے کہ شیطان کسوٹی ہے جس کے ذریعہ اللہ نے اپنی مخلوق کا امتحان لیا ہے تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ کون اچھا ہے اور کون برا۔ اللہ نے نوع انسان کو مٹی سے پیدا کیا۔ مٹی نرم بھی ہے سخت بھی، اچھی بھی ہے بری بھی، کس کا خمیر کس مٹی سے بنایا ہے یہ ظاہر ہونا ضروری ہے جیسا کہ ترمذی کی مرفوع حدیث میں ہے کہ اللہ نے آدم کو مٹھی مٹی سے پیدا کیا جو تمام زمین سے لی گئی تھی، چنانچہ آدم کی اولاد بھی اسی پر پیدا ہوئی ہے، ان میں اچھے بھی ہیں برے بھی، سخت بھی ہیں نرم بھی، جو جس مادہ سے بنا ہو گا اس میں وہ مادہ ضرور رہے گا، اللہ کی حکمت

کا تقاضہ ہوا کہ وہ اس مادہ کو ظاہر کرے، اس کے اظہار کے لئے ایک سبب ناگزیر تھا، چنانچہ ابلیس کو کسوٹی بنایا گیا جس کے ذریعہ اچھے اور برے میں تمیز ہو سکے۔ اللہ نے انبیاء ورسل کو بھی اس کام کے لئے کسوٹی بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ. (آل عمران:۱۷۹)

"اللہ مومنوں کو اس حالت میں ہرگز نہ رہنے دے گا کہ جس میں تم لوگ اس وقت پائے جاتے ہو۔ وہ پاک لوگوں کو ناپاک لوگوں سے الگ کر کے رہے گا۔ اس نے رسولوں کو مکلف بندوں کی طرف مبعوث فرمایا ان میں اچھے بھی تھے اور برے بھی، جو اچھا تھا وہ اچھے کے ساتھ مل گیا اور جو برا تھا وہ برے کے ساتھ ہو گیا۔

اللہ کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس نے دار الامتحان یعنی دنیا میں اچھے اور برے تمام لوگوں کو ایک ساتھ رکھا جب وہ دار القرار یعنی آخرت میں منتقل ہوں گے تو اچھے اور برے کو ایک دوسرے سے علیحدہ کر دیا جائے گا۔ اس علیحدگی میں عظیم حکمت وقدرت مضمر ہے۔

۵۔ متضاد چیزوں کی تخلیق کے ذریعہ کمال قدرت کا اظہار

پانچویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جبریلؑ اور فرشتے ابلیس اور شیاطین جیسی متضاد چیزوں کو پیدا کر کے اپنی کمال قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے، یہ اس کی قدرت، مشیت اور قوت کی عظیم ترین نشانی ہے وہ آسمان وزمین، روشنی وتاریکی، جنت وجہنم، آب وآتش، سرد گرم، اور طیب وخبیث جیسی متضاد چیزوں کا خالق ہے۔

۶۔ ضد کا حسن ضد سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹی حکمت یہ ہے کہ کسی چیز کے ضد کی تخلیق اس کے ضد کے حسن کا کمال ہے کیونکہ ضد کا حسن اس کی ضد ہی سے ظاہر ہوتا ہے۔ اگر بدصورتی نہ ہوتی تو خوبصورتی کی اچھائی سمجھ میں نہ آتی اور غریبی نہ ہوتی تو امیری کی قدر نہ معلوم ہوتی۔

۷۔ شیطان کے ذریعہ آزمائش تکمیل شکر کا طریقہ

ساتویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ مختلف طریقوں سے شکر ادا کیا جائے اس میں شک نہیں کہ اللہ کے دشمن ابلیس اور اس کی فوج کے پائے جانے اور اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائش میں ڈالنے کی وجہ سے اللہ کے بندوں نے اللہ کا اتنے مختلف طریقوں سے شکر ... کہ اگر شیطان نہ ہوتا تو وہ اتنے طریقوں سے اس کا شکر ادا نہ کرتے۔ آدم علیہ السلام کے اس شکر میں جب وہ جنت میں تھے اور ابھی وہاں سے نکالے نہیں گئے تھے اور اس شکر میں جب ان کو شیطان کی آزمائش میں مبتلا کیا گیا پھر اللہ نے ان کی توبہ قبول کر لی کتنا عظیم فرق ہے۔

۸۔ تخلیق ابلیس عبودیت کی گرم بازاری کا ذریعہ

آٹھویں حکمت یہ ہے کہ محبت، انابت، توکل، صبر، رضا اور اسی طرح کی دوسری چیزیں اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبودیت ہے، اس عبودیت کی تکمیل جہاد، اللہ کے لئے ایثار وقربانی اور اس کی محبت کو ہر شخص کی محبت پر مقدم رکھنے سے ہوتی ہے۔ جہاد عبودیت کا اعلیٰ ترین مقام اور اللہ کی سب سے پسندیدہ بندگی ہے۔ شیطان اور اس کی فوج کی تخلیق میں اسی عبودیت اور اس کے ملحقات کی گرم بازاری مضمر ہے جس کے فوائد حکمتیں اور مصلحتیں صرف اللہ کو معلوم ہیں۔

۹۔ شیطان کی تخلیق اللہ کی نشانیوں کے ظہور کا ذریعہ

نویں حکمت یہ ہے کہ جو اللہ کے رسولوں کی مخالفت کرے ان کو جھٹلائے اور ان سے دشمنی رکھے ایسے شخص کی تخلیق سے اللہ کی نشانیاں اور عجیب وغریب قدرتوں کا ظہور ہوا اور ایسی چیزیں وجود میں آئیں جن کا ہونا اللہ کو زیادہ پسند اور اس کے بندوں کے لئے زیادہ نفع بخش تھا، ان کے نہ ہونے سے جیسے طوفان، لاٹھی، ید بیضاء، سمندر کا پھٹنا، ابراہیم علیہ السلام کا آگ میں ڈالنا یہ اور اس طرح کی بے شمار نشانیوں کا ظہور، ان سب نشانیوں کے لئے اسباب کا ہونا ناگزیر تھا۔

۱۰۔ اللہ کے اسماء کے متعلق کا ظہور

دسویں حکمت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے نام ہیں جن میں خَافِضٌ (پست کرنے والا) "رَافِعٌ" (بلند کرنے والا) "مُعِزٌّ" (عزت دینے والا) "مُذِلٌّ" (ذلیل کرنے والا) "حَكَمٌ" (فیصلہ کرنے والا) "عَدْلٌ" (انصاف کرنے والا) "مُنْتَقِمٌ" (بدلہ لینے والا) وغیرہ بھی ہیں۔ ان ناموں کا تقاضا ہے کہ ان کے کچھ متعلقات ہوں جو احسان، رزق اور رحمت وغیرہ معانی کی طرح ان کے معانی

خلقات یعنی مظاہر کا وجود ضروری ہے۔

۱۲۔ ابلیس کا وجود اللہ کی کمال حکمت ہے

حمت یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنے بندوں
اری، صبر، نرمی وسعت رحمت، اور جود وسخاوت کا اظہار
ں کا تقاضہ تھا کہ ایسی مخلوق پیدا کی جائے جو اللہ کے
ساتھ شرک کرے، اس کے احکام سے سرتابی کرے، اس کی مخالفت
ے اور اس کو ناراض کرنے میں کوشاں رہے بلکہ اس کی ہمسری بھی
چاہے اور ان تمام باتوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اس کو اچھی اچھی
نعمتوں سے نوازے، اس کو خیر وعافیت بخشے، اس کے لئے مختلف قسم
کے اسباب رحمت فراہم کرے، اس کی دعائیں سنے، اس کی مصیبت
دور کر ے اور اس کے ساتھ بالکل اس کے برعکس کفر وشکر کے مقابلہ
میں فضل وکرم کا معاملہ کرے، اس میں اللہ تعالیٰ کی کتنی حکمتیں اور
تعریفیں ہیں۔

ابلیس کے تاقیامت زندہ رہنے کی حکمت

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ نے ''شفاء العلیل ص ۳۲۷'' میں اس کا
بڑی وضاحت کے ساتھ جواب دیا ہے۔

بندوں کا امتحان

چنانچہ علامہ نے جو بات کہی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
شیطان کو کسوٹی اور آزمائش بنایا ہے جس سے اچھے برے اور دوست
دشمن میں تمیز ہو جائے، اسی لئے اس کی حکمت کا تقاضا تھا کہ اس کو
قیامت تک زندہ رکھا جائے تاکہ اس کی تخلیق کا جو مقصد ہے وہ پورا ہو
جائے اگر اس کو مار دیا جاتا تو وہ مقصد فوت ہو جاتا جیسا کہ حکمت کا
تقاضا تھا کہ اللہ کے کافر دشمنوں کا وجود دنیا میں تاقیامت رہے انہیں
بالکل ختم کردیا جاتا تو وہ بہت سی حکمتیں بےکار ہو جاتیں جو ان کے
رہنے میں مضمر ہیں۔ چنانچہ جس طرح خدا کی حکمت کے تقاضہ
کے مطابق ابوالبشر آدم علیہ السلام کا امتحان لیا گیا اسی طرح ان کے بعد
ان کی اولاد کا بھی امتحان ہوگا جو شیطان کی مخالفت اور اس سے دشمنی
کریگا وہ ...ت سے ہم کنار ہوگا اور جو اس کی موافقت اور اس سے
دشمنی کرے گا اس کا حشر اسی کے ساتھ ہوگا۔

سابقہ نیک اعمال کے بدلہ میں لمبی عمر

ایک حکمت یہ بھی ہے کہ چونکہ پہلے سے اللہ کے علم وحکمت میں
یہ بات تھی کی شیطان کو آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا اور چونکہ وہ
اطاعت وعبادت کر چکا ہے تو اللہ نے اس کو اس کی عبادت وطاعت کا
بدلہ دنیا ہی میں دے دیا۔ اس طرح کہ اس کو قیامت تک زندگی بخش دی
کیونکہ اللہ کسی کو اس کے عمل کی نیکی سے محروم نہیں کرتا ہے، جہاں تک
بندۂ مومن کا تعلق ہے تو اللہ اس کے نیک اعمال کا بدلہ دنیا میں بھی
دیتا ہے اور آخرت میں بھی دے گا، لیکن کافر کو اس کے نیک اعمال
کا بدلہ دنیا ہی میں مل جائے گا، آخرت میں اس کے لئے کچھ نہ ہوگا
جیسا کہ نبی کریم ﷺ سے صحیح احادیث سے یہ بات ثابت ہے۔

گناہوں میں اضافہ کے لئے لمبی عمر

شیطان کا قیامت تک زندہ رہنا اس کے حق میں عزت وکرامت
نہیں کیونکہ اگر وہ پہلے ہی مر جاتا تو یہ اس کے لئے بہتر ہوتا اس کے
عذاب میں بھی کمی ہوتی اور شر میں بھی، لیکن چونکہ معصیت پر اصرار
کرنے، جس ذات کے فیصلہ کو تسلیم کرنا چاہئے اس سے لڑنے، اس کی
حکمت پر اعتراض کرنے اور اس کے بندوں کو اس کی بندگی سے روکنے
کی وجہ سے شیطان کا جرم سنگین ترین ہو چکا ہے اس لئے اس کو اس
سنگین جرم کی سزا بھی سنگین ہی ملے گی، چنانچہ اللہ نے اس کو دنیا
میں زندہ رکھا اور خوب مہلت دیدی تاکہ اس جرم کے ساتھ اس کے
ذریعہ اور گناہوں میں اضافہ ہو جائے اور ایسی سزا کا مستحق ہو جائے جو
اس کے علاوہ کسی کو نہ دی جاسکتی ہو، چنانچہ وہ جس طرح شر اور کفر میں
شر پسندوں کا سردار تھا اسی طرح سزا میں بھی اس کو اسی طرح سزا دی
جائے گی یعنی جہنمیوں کو جو عذاب ہوا کرے گا اس کی ابتدا شیطان سے
ہوگی پھر وہ اس کے پیروکاروں تک پہنچے گا۔ یہ اللہ کا انصاف اور عظیم
حکمت ہے۔

اس کو لمبی عمر دی گئی تاکہ مجرموں پر مسلط ہو جائے

شیطان کو تاقیامت زندہ رکھنے میں ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اس

نے اپنے رب سے مخاصمہ کرتے ہو کہا تھا :

قَالَ اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ اِلَّا قَلِيْلًا (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اس کی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں گا، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا کہ آدم علیہ السلام کی ذریت میں کچھ لوگ ایسے بھی ہوں گے جو اس کے گھر میں رہنے کے قابل نہ ہوں گے ان کی وہی حیثیت ہوگی جو کوڑے کرکٹ کی ہوتی ہے اس لئے اللہ نے ان کے لئے شیطان کو زندہ رکھا اور بزبان تقدیر فرمایا کہ یہ ہیں تیرے دوست اور فرمانبردار، تو ان کے انتظار میں بیٹھ۔ جب ان میں سے کوئی تیرے پاس سے گذرے تو پکڑ لے اگر وہ میرا مطیع ہوگا تو میں اس کو تیرے قبضہ میں نہیں دوں گا کیونکہ میں مطیع اور فرمانبردار بندوں کا نگہبان ہوں۔ اور تو مجرموں کا سرپرست ہے جو میری دوستی اور خوشنودی سے بے نیاز ہیں۔ اللہ نے فرمایا: اِنَّهٗ لَيْسَ لَهٗ سُلْطَانٌ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ ۝ اِنَّمَا سُلْطَانُهٗ عَلَى الَّذِيْنَ يَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ ۝ (النحل:۹۹۔۱۰۰)

"اسے ان لوگوں پر تسلط حاصل نہیں ہوتا جو ایمان لاتے اور اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہیں اس کا زور تو انہی پر چلتا ہے جو اس کو اپنا سرپرست بناتے اور اس کے بہکانے سے شرک کرتے ہیں۔"

رہا انبیا اور رسولوں کی موت آنا تو یہ اس وجہ سے نہیں ہوا کہ وہ اللہ کے نزدیک حقیر تھے بلکہ اس لئے ہوا تا کہ وہ اللہ کی باعزت جگہ میں پہنچ جائیں اور دنیا کی مصیبتوں نیز اپنوں اور غیروں کی تکلیفوں سے چھٹکارا حاصل کرلیں اور تا کہ اللہ ان کے بعد دوسرے رسولوں کو پیدا کرے، کہ موت ان کے اور ان کی امت دونوں کے لئے ٹھیک ہے، ان کے لئے اس لئے کہ انہیں دنیا سے نجات مل گئی اور انتہائی سرور ولذت کے ساتھ رفیق اعلیٰ سے جا ملے۔ اور امت کے لئے اس لئے کہ ان کی امت صرف ان کی زندگی میں اطاعت کی پابند نہ تھی بلکہ ان کی زندگی کی طرح موت کے بعد بھی اطاعت کی پابندی تھی، نیز انبیاء کے پیروکار اپنے انبیاء کی نہیں بلکہ ان کے حکم سے اللہ کی عبادت کرتے تھے اللہ کی ذات ہمیشہ زندہ ہے اس کو کبھی موت نہیں۔ انبیاء کی موت میں ان کے اور ان کی امت کے لئے کتنی حکمتیں اور مصلحتیں ہیں؟ اسی کے ساتھ تمام انبیاء بشر تھے اور اللہ نے بشر کو دنیا میں ہمیشہ رہنے والی مخلوق بنا کر نہیں پیدا کیا بلکہ ان کو زمین میں خلیفہ یعنی جانشین بنایا کہ ایک کے بعد دوسرا اس کا قائم مقام بنے۔ اگر تمام انسانوں کو ہمیشہ زندہ رکھتا تو ان کو خلیفہ بنانے میں جو حکمت و مصلحت تھی فوت ہو جاتی اور ان کے لئے زمین کا دامن تنگ ہو جاتا، موت ہر مومن کا نقطہ کمال ہے، اگر موت نہ ہوتی تو دنیا کی زندگی میں کوئی لطف نہ ہوتا اور لوگوں کو دنیا میں کوئی خوشی نہ ہوتی، زندگی کی طرح موت میں بھی حکمت ہے۔

بنی آدم کو ہلاک کرنے میں شیطان کہاں تک کامیاب ہوا؟

جب شیطان نے آدم علیہ السلام کو سجدہ کرنے سے انکار کیا اور اللہ نے اس کو اپنی جنت و رحمت سے بے دخل کر کے اس پر غضب و لعنت بھیجی تو اس نے اللہ کے سامنے اپنے آپ سے یہ عہد کرلیا کہ وہ ہمیں گمراہ کر کے رہے گا اور ہم سے اپنی عبادت کروائے گا۔

لَعَنَهُ اللّٰهُ وَقَالَ لَاَتَّخِذَنَّ مِنْ عِبَادِكَ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا وَلَاُضِلَّنَّهُمْ وَلَاُمَنِّيَنَّهُمْ (النساء:۱۱۸۔۱۱۹)

(وہ اس شیطان کی عبادت کرتے ہیں) جس کو اللہ نے لعنت زدہ کیا ہے اور جس نے اللہ سے کہا تھا کہ میں تیرے بندوں سے ایک مقررہ حصہ لے کر رہوں گا، میں انہیں بہکاؤں گا، میں انہیں آرزوؤں میں الجھاؤں گا۔"

قَالَ اَرَاَيْتَكَ هٰذَا الَّذِىْ كَرَّمْتَ عَلَىَّ لَئِنْ اَخَّرْتَنِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَاَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهٗ اِلَّا قَلِيْلًا (الاسراء:۶۲)

پھر وہ بولا دیکھ تو سہی کیا یہ اس قابل تھا کہ تو نے اسے مجھ پر فضیلت دی؟ اگر تو مجھے قیامت کے دن تک مہلت دے تو میں اسکی پوری نسل کی بیخ کنی کر ڈالوں، بس تھوڑے ہی لوگ مجھ سے بچ سکیں گے۔"

تو شیطان بنی نوع انسان کو گمراہ کرنے کے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوا؟

تاریخ انسانیت پر نظر دوڑانے والا یہ دیکھ کر دنگ رہ جائے گا کہ کتنے لوگ گمراہ ہیں اور انہوں نے کس طرح رسولوں اور آسمانی کتابوں کو جھٹلا دیا اور اللہ کا انکار کر دیا اور اس کے ساتھ اس کی مخلوق کو شریک

اللہ نے فرمایا: وَمَا اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ (یوسف:١٠٣) ''مگر خواہ تم کتنا ہی چاہو ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہیں''

ثُمَّ اَرْسَلْنَا رُسُلَنَا تَتْرَا كُلَّ مَا جَآءَ اُمَّةً رَّسُوْلُهَا كَذَّبُوْهُ فَاَتْبَعْنَا بَعْضَهُمْ بَعْضًا وَّجَعَلْنٰهُمْ اَحَادِيْثَ فَبُعْدًا لِّقَوْمٍ لَّا يُؤْمِنُوْنَ○ (المومنون:٤٤)

''پھر ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، جس قوم کے پاس بھی اس کا رسول آیا۔ س نے اسے جھٹلا دیا اور ہم ایک کے بعد ایک قوم کو ہلاک کرتے چلے گئے حتیٰ کہ ان کو بس افسانہ ہی بنا کر چھوڑا، پھٹکار ان لوگوں پر جو ایمان نہیں لاتے۔''

عصر حاضر میں ہم جہاں کہیں دیکھیں ہر جگہ شیطان کے ماننے والوں کا شور سنائی دے گا۔ وہ شیطان کا جھنڈا اٹھائے اس کے افکار ونظریات کی تبلیغ کر رہے ہیں اور اللہ کے نیک بندوں پر ظلم وستم ڈھا رہے ہیں۔ شیطان اپنے مقصد کے حصول میں کہاں تک کامیاب ہوا اس کا پتہ اس بات سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آدم علیہ السلام کو حکم دیں گے کہ وہ اپنی ذریت میں سے جہنمی جماعت کو الگ کریں، جب آدم علیہ السلام اس جماعت کی تعداد کے متعلق پوچھیں گے تو اللہ فرمائے گا کہ ننانوے جہنم میں ایک جنت میں۔ ایک روایت میں ہے نوسو ننانوے جہنم میں اور ایک جنت میں۔

اسی سے شیطان کا اس ذریت کے بارے میں اپنا خیال صحیح ثابت ہوا، انہوں نے نہ تو اپنے باپ کے ساتھ جو ہوا اس سے عبرت پکڑی اور نہ اپنے اسلاف پر جو گزری اس سے سبق حاصل کیا اور یہ ملعون انہیں تباہی کی طرف لے جاتا رہا بلکہ بسا اوقات وہ خود جہنم کی طرف دوڑ میں شیطان سے آگے نکل گئے۔

کتنی بری بات ہے کہ ایک دشمن کا خیال اپنے دشمن کے بارے میں صحیح ثابت ہوا:

وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَيْهِمْ اِبْلِيْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِيْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ (سبا:٢٠)

''ان کے معاملہ میں ابلیس نے اپنا گمان صحیح پایا اور انہوں نے اس کی پیروی کی بجز ایک تھوڑے سے گروہ کے جو مومن تھا''

انسان کے لئے یہ خراب بات ہے کہ اس کے بارے میں شیطان کا خیال صحیح ثابت ہو یعنی وہ اس دشمن کی اطاعت کرے اور اپنے رب کا نافرمان ہو جائے۔ معاملہ اس حد تک پہنچ گیا ہے جس کا بیان یا تصور ممکن نہیں، چنانچہ عراق اور دوسرے علاقوں میں ایسی بھی جماعت ہے جو کہ اپنے آپ کو ''شیطان کے بندے'' کہتی ہے، بعض مصنفین کو بھی ہم دیکھتے ہیں کہ شیطان کی قسم کھاتے ہیں، کتنا تعجب خیز ہے، ان کا یہ رویہ!

ہلاک ہونے والوں کی کثرت سے دھوکہ نہ کھایا جائے

عقلمند انسان کو ہلاک ہونے والوں کی اکثریت سے دھوکہ نہیں کھانا چاہئے کیونکہ اللہ کی میزان میں اکثر کا کوئی اعتبار نہیں، اعتبار صرف حق کا ہے، خواہ حق پرستوں کی تعداد اقلیت میں کیوں نہ ہو۔

آپ بھی حق پرستوں میں شامل ہو جائیے جو اللہ تعالیٰ کو اپنا رب، اسلام کو اپنا دین اور محمد ﷺ کو اپنا رسول مانتے اور جانتے ہیں، جو شیطان اور اس کے پیروکاروں کو اچھی طرح سمجھ چکے ہیں اور ان سے ہر طرح سے برسر پیکار ہیں، دل سے برا مان کر، زبان سے بول کر، ہاتھ سے لکھ کر، حق پر عمل کر کے، اور سب سے پہلے اللہ کے دربار میں سربسجود ہو کر اور اس کے دین پر عامل بن کر۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ. فَاِنْ زَلَلْتُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا جَآءَتْكُمُ الْبَيِّنٰتُ فَاعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (البقرہ:٢٠٨-٢٠٩)

''اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے جو صاف صاف ہدایات تمہارے پاس آچکی ہیں اگر ان کو پانے کے بعد پھر تم نے لغزش کھائی تو خوب جان رکھو کہ اللہ سب پر غالب اور حکیم و دانا ہے۔''

اللہ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے فضل وکرم سے ان لوگوں میں شامل کرے جو پورے طور پر دائرہ اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى عَبْدِهٖ وَرَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

تحویل آفتاب کے اوقات : ۲۳رنومبر ۲۰۱۸ء

دوپہر ۳.بجکر ۳۱ منٹ پر آفتاب برج میزان میں داخل ہوگا۔اس کے بعد ۲۱ دسمبر ۲۰۱۸ء کو رات ۳.بجکر ۵۳ منٹ پر آفتاب برج جدی میں داخل ہوگا۔تحویل آفتاب کا عمل خاص طور سے دعاؤں کی قبولیت کا وقت ہے، اس وقت دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اور اپنی تمام جائز خواہشات اور ضروریات اپنے رب کے حضور میں پیش کرنی چاہئے۔دعا کرتے وقت کامل یقین ہونا ضروری ہے اور اس بات کا قلبی اعتراف بھی ضروری ہے پروردگار کا در ہی ایسا در ہے جہاں ہماری فریاد رسی ممکن ہے۔ پروردگار کے فیصلوں کی ساری دنیا محتاج ہے۔اگر اس کا حکم ہمارے حق میں ہوجائے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت ہمارا بال بینکا نہیں کرسکتی۔اگر اس کا حکم اور اذن کسی بندے کے لئے ہوجائے تو پھر کوئی بھی شخص اور کوئی بھی طاقت اس کے فیصلے میں حارج نہیں ہوسکتی، اس ایمان ویقین کے ساتھ ہر بندے کو اپنا دامن اپنے رب کے حضور پھیلانا چاہئے۔اس وقت کے لئے ایک خاص نقش لکھا جارہا ہے۔یہ نقش قید سے رہائی، دشمنوں کی زبان بندی اور جان و مال کی حفاظت کے لئے بہت موثر ثابت ہوتا ہے۔یہ نقش مذکورہ اوقات میں لکھتے وقت زبان پر "یاحکیمُ یاحفیظُ" ہونا چاہئے۔یہ اسماء لاتعداد مرتبہ پڑھتے رہیں اور نقش لکھتے رہیں۔نقش کے نیچے اپنا مقصد لکھیں۔مثلاً برائے زبان بندی فلاں ابن فلاں فی حق فلاں ابن فلاں یا یہ لکھیں برائے حفاظت فلاں بن فلاں یا مثلاً برائے حفاظت جان و مال فلاں ابن فلاں۔نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاحکیم — یاحفیظ

۱۴ غ	۱ ط	۸ ض	۱۱ ذ
۷ ذ	۱۲ ض	۱۳ ط	۲ غ
۹ ط	۶ غ	۳ ذ	۱۶ ض
۴ ض	۱۵ ذ	۱۰ غ	۵ ط

نقش شرفِ قمر

شرف قمر کے اوقات

۲۱رنومبر ۲۰۱۸ء صبح ۸.بجکر ۴۸ منٹ سے صبح ۱۰.بجکر ۳۵ منٹ تک، ۱۸ردسمبر ۲۰۱۸ء شام ۶.بجکر ۴۶ منٹ سے رات ۸.بجکر ۳۵ منٹ تک۔
ان اوقات میں برائے روزگار یہ نقش بنا کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

۲۱	۶۶	۷
۵۹	یہاں اپنا مقصد لکھیں	۳۵
۱۴	۲۸	۵۲

برائے مقبولیت عامہ اس نقش کو لکھ کر اپنے دائیں بازو پر باندھیں۔

یہ دونوں نقش ہرے کپڑے میں پیک ہوں گے، انشاءاللہ مطلوبہ مقاصد میں زبردست کامیابی ملے گی۔
نقش یہ ہے۔

۷۸۶

یاودود

۱۰۹	۱۱۲	۱۱۵	۱۰۲
۱۱۴	۱۰۳	۱۰۸	۱۱۳
۱۰۴	۱۱۷	۱۱۰	۱۰۷
۱۱۱	۱۰۶	۱۰۵	۱۱۶

یابدوح

نادِ علی کے چند مجرب اوراد

بزرگانِ دین نے فرمایا کہ نادِ علی میں اسم اعظم پوشیدہ ہے۔ خدا تعالیٰ نے بذریعہ کشف والہام سعید روحوں پر نادِ علی کو واضح کیا ہے۔ نادِ علی کا وظیفہ اور نقش دونوں بے مثال ہیں۔ آیئے نادِ علی کے روحانی فیوض کا جائزہ لیں۔

نقش نادِ علی

نقشِ نادِ علی صغیر ذیل میں دیا جارہا ہے، جو بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ نقش کو اپنے پاس رکھنا روحانی فیض کا باعث ہے۔

۷۸۶

۱۰۸۵	۱۰۸۸	۱۰۹۲	۱۰۷۸
۱۰۹۱	۱۰۷۹	۱۰۸۴	۱۰۸۹
۱۰۸۰	۱۰۹۴	۱۰۸۶	۱۰۸۳
۱۰۸۷	۱۰۸۲	۱۰۸۱	۱۰۹۳

دشمن سے حفاظت

نادِ علی کا ورد دشمن کو زیر بنادیتا ہے اور نقشِ نادِ علی دشمن کے شر سے محفوظ رکھتا ہے، دشمن سے تحفظ کے لئے کم از کم روزانہ صبح وشام ۲۱ بار ورد کریں اور نقش اپنے دائیں بازو پر باندھیں، اول و آخر درود شریف ۱۱ مرتبہ لازمی پڑھیں۔

کالے جادو سے حفاظت

کالے جادو سے تحفظ اور نجات کی خاطر ۳۳ بار نادِ علی، ۱۱ بار آیت الکرسی، ۳ بار سورۂ عبس، ۳ بار چہار قل ورد کر کے پانی پر دم کر کے صبح وشام پئیں اور نقشِ نادِ علی گلے میں ڈالیں۔

ہر بلا و آفت دور

ہر بلا و آفت سے حفاظت کے لئے صبح وشام ۱۱ بار نادِ علی، آیت الکرسی ۲۱ بار اور درود شریف ۱۱ بار پڑھ کر پانی پئیں اور سینے پر دم کریں، نقش نادِ علی گلے میں ڈالیں۔

امراض کا خاتمہ

خطرناک امراض مثلاً کالا یرقان (ہیپاٹائٹس)، جوڑوں کا درد، بواسیر، شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے لئے نادِ علی ۶۶ بار، سورۂ فاتحہ ۳۳ بار، سورۂ یٰسین ۳ بار، درود شریف ۱۱ بار صبح وشام پڑھ کر پانی پر دم کر کے پئیں، ادویاتی علاج بھی ساتھ ضروری ہے، نقش نادِ علی اپنے پاس رکھیں۔

شادی میں رکاوٹ

شادی میں رکاوٹ دور کرنے کے لئے ۲۱ بار روزانہ نادِ علی، سورۂ یٰسین ۳ بار اور ۳ بار سورۂ مزمل پڑھ کر دعا کریں، یہ ۹۰ دن کا عمل ہے۔

میاں بیوی میں محبت

میاں بیوی میں لڑائی جھگڑا ختم کرنے کے لئے اور محبت پیدا کرنے کے لئے صبح وشام ۳۳ بار نادِ علی میٹھی چیز پر دم کر کے کھلائیں، یہ ۴۰ دن کا عمل ہے۔

کاروبار میں برکت

کاروبار میں خیر و برکت کے لئے صبح وشام ۱۱ بار نادِ علی کا وظیفہ کریں، اس کے بعد اگر ایک ہزار بار یا رزاق یا کریم کا وظیفہ بھی کریں تو سونے پر سہاگہ ہوگا۔

اگر اولاد نافرمان ہو

اگر اولاد نافرمان ہو تو نادِ علی ۳۱۳ مرتبہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائیں اور نادِ علی کا نقش گلے میں ڈالیں، انشاء اللہ اولاد میں سدھار پیدا ہوگا اور اولاد میں اطاعت اور فرماں برداری کا جذبہ پیدا ہوگا۔

نادِ علی کے عملیات ہمیشہ باوضو کریں۔

حضرت فاطمہ زہراؑ فرماتی ہیں کہ میرے پدر بزرگوار نے فرمایا: "اے فاطمہ! جو کوئی بھی آپ پر درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اسے معاف کر دیتا ہے اور اسے بہشت میں میرے ساتھ جگہ دے گا۔ (فضائل اہل بیت، ج ۲، ص: ۳۱۸)

درود زہرا حسب یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی فَاطِمَةَ وَ اَبِیْهَا وَ بَعْلِهَا وَ بَنِیْهَا بِعَدَدِ مَا اَحَاطَ بِهٖ عِلْمُكَ

نقش درود زہرا: درج ذیل نقش درود زہرا حل المشکلات ہے۔ شر انسان وشیطان سے محفوظ رکھتا ہے، ایمان کی سلامتی و مضبوطی کا ضامن ہے، دافع مصائب وبلا ہے، رزق میں برکت وفراوانی کا باعث ہے، اس نقش کو مکان، دوکان یا دیگر کاروباری جگہ میں لگایئے، گلے میں پہنئے اور اس کی برکات واثرات کا مشاہدہ کیجئے۔

اَللّٰهُمَّ	صَلِّ	عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا
صَلِّ	عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ
عَلٰی	فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا
فَاطِمَةَ	وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ
وَ	اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا
اَبِیْهَا	وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ
وَ	بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ	بِهٖ
بَعْلِهَا	وَ	بَنِیْهَا	بِعَدَدِ	مَا	اَحَاطَ	بِهٖ	عِلْمُكَ

اعمال درود زہرا

برائے حصول اولاد: میاں بیوی دونوں مندرجہ بالا تعویذ گلے میں پہنیں اور نوچندی شب جمعہ سے شروع کر کے ۱۳۵ بار روزانہ درود زہرا کا ورد کر کے حصول اولاد کی دعا کریں، انشاء اللہ قبول ہوگی۔ یہ عمل شروع کرنے سے پہلے میڈیکل ٹیسٹ کروا کر یقین کر لیں کہ زوجین میں کوئی ایسا جسمانی عارضہ تو نہیں ہے جو مانع حمل ہے۔ جادو کے ذریعہ مرد، عورت کو باندھ دیا جاتا ہے اور باوجود تسلی بخش جنسی اختلاط کے حمل قرار نہیں پاتا، اس لئے مذکورہ عمل سے قبل زوجین روحانی طور پر بھی چیک کروالیں کہ وہ کسی ایسے عمل بد کا شکار تو نہیں ہیں۔

برائے ایمان محکم: درود زہرا روزانہ بعد نماز عشاء ۱۳۵ بار ورد کیا کریں۔

شر انسان و شیطان سے حفاظت کے لئے: نماز ظہر اول وقت میں ادا کرنے کے بعد ۱۳۵ بار درود زہرا کا ورد کریں

مہلک امراض کے خاتمہ کے لئے

اول وقت پہ نماز فجر ادا کرنے کے بعد درود زہرا ۱۳۵ بار پڑھیں، درود زہرا پڑھتے وقت پانی کا گلاس/بوتل رکھ لیں اور درود پڑھنے کے بعد اس پانی پہ دم کر کے وہ پانی پی لیں۔ مریض اگر یہ عمل خود نہ کر سکے تو کوئی صحیح العقیدہ مومن اول وقت پہ نماز ادا کرنے کے بعد درود زہرا ۱۳۵ بار پڑھ کر مریض پر دم کر دیں۔ دم کرتے وقت پانی کا گلاس/بوتل پاس رکھ لیں اور درود پڑھنے کے بعد اس پانی پر دم کر کے وہ پانی مریض کو پلائیں۔ یہ عمل بیماری کے خاتمہ تک جاری رکھیں۔

سفر سے بخیر و عافیت واپسی کے لئے: آغاز سفر سے قبل (۱) ۹ بار پڑھ کر دائیں پھونکیں (۲) ۹ بار بائیں پھونکیں (۳) ۹ بار پڑھ کر سامنے پھونکیں (۴) ۹ بار پڑھ کر پیچھے پھونکیں۔

عادات بد سے چھٹکارے کے لئے

عادات بد میں مبتلا شخص کے گلے اور دائیں کلائی پہ درود زہرا کی ۱۳۵ بار دم شدہ سبز ڈوری پہنائیں اور اس پر درود زہرا ۱۳۵ بار ۹ روز تک دم کریں، دم کرتے وقت پانی کی بوتل (ترجیحاً منرل واٹر) پاس رکھ لیں اور دم کے اختتام پہ اس پر ۹ مرتبہ پھونکیں مارلیا کریں۔ ۹ روز کے بعد وہ پانی اس شخص کو ۱۳۵ روز تک پلائیں

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور شرارتی بچے

بچے اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہیں لیکن والدین کی اکثریت بچوں کے حقوق سے عموماً ناواقف ہوتی ہے۔ حالانکہ بحیثیت والدین انہیں ادا کرنا ہر ذی شعور کی ذمہ داری ہے۔

ہمارے دین نے تو ان دیکھے اور پیٹ میں پلتے بچے کو بھی کچھ حقوق عطا کئے ہیں۔ انہی کی وجہ سے وراثت کی تقسیم تک رک جاتی ہے اور طلاق کا معاملہ بھی زیر التوا ہوتا ہے۔ فی الحال ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بچوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا؟ بچوں کی قدرتی ضروریات اور شراتوں پر آپ ﷺ نے کیسا رویہ پیش کیا؟ کتب سیرت عیاں کرتی ہیں کہ آپ ﷺ بچوں کے ساتھ برتاؤ کرتے ہوئے مثالی صبر، برداشت اور بھلائی کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ قرآن پاک میں ارشاد خداوندی ہے کہ اگر ایک مسلمان خدا تعالیٰ کا قرب پانا چاہتا ہے، تو اسے چاہئے کہ وہ اسوہ حسنہ کے مطابق عمل کرے۔ لہٰذا ہمیں دیکھنا ہوگا کہ جب چھوٹے بچے کوئی غلط حرکت کرتے تھے تو حضور اکرم ﷺ انھیں کس انداز میں تنبیہ فرماتے۔ آج کل تو کئی چھوٹے بچے اپنی شراتوں سے بڑوں کی قوت برداشت کا خوب امتحان لیتے اور اکثر انھیں غصے میں لے آتے ہیں۔

نوزائیدہ بچوں کے ساتھ سلوک

ایک برس سے چھوٹے بچے بڑے جاذب نظر، گول مٹول اور فرشتہ صورت ہوتے ہیں۔ انھیں دیکھتے ہی جی چاہتا ہے کہ گود میں اٹھا خوب پیار کیا جائے۔ ان کی معیت میں انسان فطری خوشیاں پاتا اور بڑا لطف اٹھاتا ہے۔ لیکن جونہی خصوصاً مرد حضرات بازو پر نمی اور ناک میں بو محسوس کریں، تو ان کی تیوری چڑھ جاتی ہے۔ وہ ناگواری کا اظہار کر کے بچے کو واپس ماں کی گود میں ڈالتے اور بک جھک کرتے غسل خانے کا رخ کرتے ہیں لیکن ایسی صورت میں آنحضور ﷺ نے کبھی اس قسم کا ناپسندیدہ رویہ پیش نہیں فرمایا۔

آپ ﷺ اکثر بچوں کو اپنی آغوش میں لیتے اور زانو پر بٹھاتے تھے۔ حالانکہ اس زمانے میں کسی قسم کا "ڈائپر" موجود نہ تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے: "ایک بار لڑکا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لایا گیا تا کہ آپ ﷺ اسے تحنیک دے دیں (یعنی کھجور چبا کر اس کے تالو پر مل دیں) اسی دوران بچے نے پیشاب کر دیا۔ تب رسول اللہ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس سے وہ جگہ دھو ڈالی جہاں بول گرا تھا۔ (صحیح بخاری)

یہ واقعہ ظاہر کرتا ہے کہ حضور ﷺ نے ناگواری یا نفرت کا اظہار نہیں فرمایا اور نہ ہی کراہت سے بچہ کو ماں کے حوالے کیا۔ حالانکہ اس نے آپ ﷺ کے بدن کو ناپاک کر ڈالا تھا۔ یہ رویہ بتاتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نوزائیدہ کی فطری ضروریات بخوبی سمجھتے تھے۔ اسی لئے ان کے ساتھ کمال درجے کے حلم و برداشت کا مظاہرہ فرماتے۔ نوزائیدہ بچہ خود پہ قابو نہیں رکھتا۔ اسی لئے کسی بھی وقت کہیں بھی پیشاب کرتا اور کبھی منہ سے دودھ نکال دیتا ہے۔ ناک بہنا بھی معمول ہے۔ رسول کریم ﷺ بچوں کی اس فطرت سے بخوبی واقف تھے۔ اسی لئے کبھی بچہ آپ ﷺ پر پیشاب بھی کر دیتا، تو رسول اللہ ﷺ گھبراہٹ یا بے چینی کا مظاہرہ نہ فرماتے۔

شرارتوں پر ردعمل

بچے جب تین سال کے ہو جائیں، تو متحرک اور متجسس ہو جاتے ہیں۔ وہ پھر طرح طرح کی شرارتیں کرتے اور انوکھے کرتب اپناتے ہیں۔

تب سیرت بتاتی ہیں کہ آنحضورﷺ اس عمر کے بچوں پر بھی شفقت فرماتے۔ ایسے بچوں کو نہ صرف مسجد کی اجازت تھی بلکہ دوران نماز اگر وہ معصوم شرارتیں کرتے، شور مچاتے یا عبادت میں مخل ہوتے تب بھی آپﷺ مثالی صبر و برداشت عیاں فرماتے۔

سنن نسائی میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن شداد سے ایک حدیث بیان ہوئی ہے۔ وہ فرماتے ہیں: ''میرے والد ایک دن نماز عشاء پڑھنے مسجد نبویﷺ تشریف لے گئے۔ جب رسول اللہﷺ امامت کرانے تشریف لائے، تو حضرت حسن رضی اللہ عنہ (یا حضرت حسین رضی اللہ عنہ) آپﷺ کے مبارک کاندھوں پر سوار تھے۔

نبی کریمﷺ نے نواسے کو اپنے قریب میں بٹھایا، تکبیر پڑھی گئی اور آپﷺ نماز پڑھانے لگے۔

''ایک بار آپﷺ کا سجدہ خاصا طویل ہو گیا۔ میرے والد کو تشویش ہوئی۔ انھوں نے سر اٹھا کر دیکھا، تو جانا کہ نواسے آپﷺ کی کمر پر سوار ہیں۔ چنانچہ وہ پھر سجدہ میں چلے گئے۔

نماز ختم ہوئی تو چند صحابہ آپﷺ کے پاس آئے اور دریافت کیا نبی کریمﷺ! دوران نماز ایک بار آپ نے اتنا طویل سجدہ کیا کہ ہم سمجھے، آپﷺ کو کچھ ہو گیا ہے۔ یا پھر آپﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔

رسول اللہﷺ نے تبسم فرمایا اور گویا ہوئے ''کچھ بھی نہیں ہوا۔ دراصل نواسے میری کمر پر سوار تھے اور میں نہیں چاہتا تھا کہ ان کے کھیل میں خلل پڑے۔ چنانچہ ان کے اترنے کا انتظار کرتا رہا۔

یہ حدیث بھی آشکارا کرتی ہے کہ حضورﷺ بچوں کی شرارتوں پر کمال ضبط اور برداشت کا مظاہرہ فرماتے تھے۔ حتیٰ کہ نبی کریمﷺ نے سجدہ طویل فرما دیا تاکہ بچہ اپنے معصوم کھیل سے لطف اندوز ہوتا رہے۔ گو سجدے کی طوالت سے صحابہ کرامؓ پریشان ہو گئے جو آپﷺ کی اقتدا میں نماز پڑھ رہے تھے۔

بچوں کی رہنمائی کا طریق

بچوں کو چوما یا محبت سے آغوش میں لیا جائے، تو وہ خوش ہوتے ہیں۔ انھیں پسند ہوتا ہے کہ ان کو مثبت انداز میں چھوا جائے۔ یہی وجہ ہے، نفسیات کی جدید تحقیق والدین کو بتاتی کہ طویل لیکچر اور پیچیدہ نصیحتیں کرنے سے بہتر ہے کہ عملی طور پر بچوں کی غلطیاں درست کی جائیں۔ نفسیات نے جو طریق کار اب دریافت کیا ہے، نبی کریمﷺ چودہ سو سال پہلے اسے بیان کر چکے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ سے مروی ہے ''ایک بار بہ موقع فصل صحابہؓ رسول اللہﷺ کی خدمت میں کھجوریں لانے لگے۔ زیادہ عرصہ نہ گزرا تھا کہ نبی کریمﷺ کے سامنے کھجوروں کا ڈھیر جمع ہو گیا۔ نزدیک ہی حضرت حسن رضی اللہ عنہ و حضرت حسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے کھیل کھیل میں ایک نواسے نے منہ میں کھجور ڈال لی۔

رسول اللہﷺ نے یہ دیکھ کر نواسے کے منہ سے ہاتھ کے ذریعہ کھجور نکالی اور فرمایا: کیا تمھیں معلوم ہے کہ ایک آل رسولﷺ کا کوئی فرد خیرات نہیں کھایا کرتا۔ (صحیح بخاری)

یہ حدیث واضح کرتی ہے کہ ایک مسئلے کے فوری اور موثر حل کی خاطر کیسی عمدہ حکمت عملی اپنانی چاہئے۔ نبی کریمﷺ نے خود نواسے کے منہ سے کھجور نکالی اور مختصر لفظوں میں وجہ بھی بیان فرما دی۔ ورنہ آپ کسی کو لاکھ کہئے، وہ کبھی اپنے منہ سے ازخود کھجور کبھی نہیں نکالے گا۔

آج کل بیشتر والدین کا وتیرہ ہے کہ وہ بچوں پر وجہ بے وجہ برستے رہتے ہیں۔ جھڑکتے ہوئے حکم دیا جاتا ہے کہ فلاں شے کو مت چھوؤ، اس جگہ مت جاؤ یا یہ کام کرو۔ عموماً بچہ یہ ہدایات نظر انداز کر دیتا ہے۔ تب انا و غصے کے مارے والدین مہمانوں کے سامنے بھی اس کی دھنائی کر ڈالتے ہیں۔

درجہ بالا حدیث والدین کو درست طریق کار بتاتی اور ان کی رہنمائی کرتی ہے۔ یہ کہ بالغ کو چاہئے کہ، وہ چیخنے کے بجائے خود اٹھے اور ہاتھ سے بچے کو خطرے سے دور کر دے۔ ساتھ ساتھ مختصر اور شستہ الفاظ میں اسے وجہ بھی بتا ڈالے۔ درج ذیل حدیث بھی اس حکمت عملی کی تائید کرتی ہے۔

ں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت تے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ بہترین اخلاق وعادات کے ے۔ ایک دن آپ ﷺ نے مجھے کسی کام سے بھیجنا چاہا۔ (میرا کو جی نہیں چاہ رہا تھا) لہٰذا میں نے کہا: ''اللہ کی قسم، میں نہیں ۔ں گا۔ لیکن میرا دل کہتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے جو حکم دیا ہے، اسے بجالاؤں۔

آخرکار میں (کام کی خاطر) باہر نکل آیا۔ گلی میں چند لڑکے کھیل رہے تھے۔ میں رک کر، انھیں دیکھنے لگا۔ اچانک نبی کریم ﷺ میرے پیچھے تشریف لے آئے اور انھوں نے مجھے گردن سے پکڑ لیا۔ میں نے مڑکر دیکھا، تو آپ ﷺ مسکرا رہے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے صغیر (ننھے) انس آپنے کام سے جاؤ۔ میں نے کہا: رسول اللہ! میں جاتا ہوں۔

یہ حدیث بتاتی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ کے استعمال اور ہلکی پھلکی ڈانٹ کے امتزاج سے ننھے حضرت انسؓ کو یاد دلایا کہ وہ کام کرنا بھول گئے۔ دراصل نبی کریم ﷺ جانتے تھے کہ گلی میں کھیلتے لڑکے دوسرے لڑکوں کی توجہ بھی کھینچ لیتے ہیں۔

سمجھانے کا بلیغ انداز

سات آٹھ برس کی عمر میں بچہ برے اور بھلے کے مابین تمیز کرنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ نبی کریم ﷺ جب کسی ایسے بچے کو غلط حرکت کرتا دیکھتے، تو اسے بہت پیار شفقت اور جامع و بلیغ الفاظ میں سمجھاتے۔ اس کو بتاتے کہ صحیح کیا ہے اور غلط کیا ہے۔ یہ نہیں کہ اسے ڈانٹ ڈپٹ کرتے اور دوسروں کے سامنے ذلیل کرتے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے، حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ کے بطن سے آپ کے چار بچے تولد ہوئے تھے۔ ۴ ہجری میں آپ ﷺ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے نکاح فرمایا، تو ان کے چاروں بچے بھی آپ ﷺ کی تولیت میں آگئے۔ تب حضرت عمر بن ابوسلمہ رضی اللہ سات آٹھ سال کے تھے۔ ان سے بخاری و مسلم میں درج ذیل روایت آئی ہے۔ ''میں لڑکے کی حیثیت سے رسول اللہ ﷺ کی نگہداشت میں تھا۔ جب کھانا کھانے لگتا تو کبھی کبھی میں دونوں ہاتھوں سے کھانے لگتا۔ ایک دن نبی کریم ﷺ نے مجھے شفقت سے فرمایا: کھانے سے پہلے اللہ کا نام لو (یعنی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو) سیدھے ہاتھ سے کھاؤ اور جو کچھ سامنے پڑا ہے، اس میں سے کھاؤ۔

چھوٹے بڑے بچے زیادہ عرصہ کسی بات یا کام کی طرف متوجہ نہیں رہتے، توانائی کی بہت زیادہ مقدار رکھتے اور انتہائی متجسس طبیعت پاتے ہیں۔ اسی لئے وہ دنیا کی ہر شے کھوجتے اور دیکھتے بھالتے ہیں جن میں بیشتر ان کے لئے نئی ہوتی ہیں لیکن بہت سے والدین غلط فہمی کے باعث اپنے بچوں کی فطری ضروریات اور رویوں کو منفی انداز میں لیتے ہیں۔ لیکن وہ صبر و برداشت کا مظاہرہ کریں اور ڈانٹ ڈپٹ کے بجائے پیار محبت سے سمجھانے کا طریقہ اپنائیں تو بچے ان کی ہدایت جلد سمجھ جائیں گے۔

یاد رکھئے بچے اور بچیاں اللہ تعالیٰ کا تحفہ ہیں۔ لہٰذا ان سے درشت و کرخت سلوک ہرگز نہ کیجئے۔ ابھی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان کے ''گناہ لکھنے شروع نہیں کئے۔ لہٰذا یہ معصوم نیک روحیں اگر دانستہ بھی کوئی برتن توڑ ڈالیں، الماری میں کسی قیمتی شے کو چھوئیں، تو انہیں سخت ہاتھ نہ لگائیے، بلکہ نرمی سے سمجھائیے اور ان کی توجہ بانٹ دیں۔ جو ماں یا باپ بچوں پر سختی کرے، ان سے درشتی کے ساتھ پیش آئے، وہ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں معتوب قرار پاتا ہے۔ یہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جو والدین اپنے چھوٹے، کمزور اور بے بس بچوں پر ظلم کرتے اور کسی قسم کی ندامت یا شرمندگی محسوس نہیں کرتے، وہ بڑھاپے میں تنہائی اور بے بسی کی تصویر بن جاتے ہیں۔ کیونکہ ظلم کا شکار اولاد ان کی نگہداشت نہیں کرتی اور یوں انتقام لیتی ہے۔ بچپن کی یادوں کے باعث وہ والدین سے نفرت کرنے لگتی ہے۔ والدین اور تمام بالغ مرد وزن کو چاہئے کہ وہ وقتاً فوقتاً اسوۂ حسنہ کا مطالعہ کریں۔ یہ پڑھیں اور جانیں کہ نبی کریم ﷺ نے بچوں کے ساتھ کس قسم کا سلوک روا رکھا ہے۔ یوں ہدایت پا کر وہ بھی بچوں کے ساتھ درست رویہ اپنائیں گے۔ اسی طرح والدین نہ صرف اولاد کے انتقام بلکہ اللہ تعالیٰ کے قہر سے بھی بچ سکتے ہیں۔

☆ دنیا میں کل ملکوں کی تعداد دو ہزار ایک سو اکیس ہے۔

☆ دنیا سب سے گرم سیارہ عطارد (بدھ) ہے۔

☆ سب سے ٹھنڈا سیارہ پلوٹو ہے۔

تسخیرات وعملیات کی روحانی دنیا

تحریر : حکیم نعیم الحسن

حاضری ملکہ بلقیس

اس عمل کو نو چندی منگل سے رات گیارہ بجے شروع کریں۔ خلوت نشین ہو کر علیحدہ کمرے میں پڑھیں۔ جگہ ہر وقت خوشبو سے معطر رہنی چاہئے۔ خود بھی پاک صاف رہیں، سفید رنگ کا لباس زیب تن کریں۔ عمل آیت لکرسی چاروں قل شریف ۳،۳ رمرتبہ پڑھ کر دائرہ کھینچ لیں، اکتالیس یوم تک گیارہ سو مرتبہ پڑھیں۔ دوران عمل اگربتی لوبان سلگائیں، اول آخر درود شریف گیارہ بار گیارہ بار پڑھیں۔ پرہیز ترک حیوانات، گوشت ہر قسم کا مچھلی، انڈا، کچا پیاز لہسن، بد بودار اشیاء گھی دودھ، دہی بازاری اشیاء، گڑ، اور جماع سے پرہیز رکھیں۔ عمل یہ ہے۔

ملکہ بلقیس داتخت لیاوے اسرافیل

تسخیر وحاضری ایمن

اس عمل کو نصف رات گیارہ بجے مسجد میں جا کر تنہائی میں بیٹھ کر کریں۔ اول آخر درود شریف گیارہ گیارہ مرتبہ، چالیس یوم کا عمل ہے چالیس دنوں میں سوالاکھ مرتبہ پڑھنا ہے یعنی ۳۱۲۵ رتین ہزار ایک سو پچیس مرتبہ، یہ عمل روزانہ وقت مقررہ پر ہی ایک جگہ پڑھیں، دوران عمل لوبان، اگربتی بخور سلگائیں جگہ ہر وقت خوشبو سے معطر رکھیں، عمل باحصار کرے۔ پرہیز جلالی جمالی، ترک حیوانات کریں، عمل کے آخر یوم تین جن حاضر ہوں گے ان سے بھائی چارے کا عہد پیمان لیں حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام کی قسم دے تابع داری کا عہد لیں، دوبارہ حاضری کی ترکیب پونچھ لیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم، عزمت علیکم واقسمت علیکم یا عبد الصمد یا عبد الواحد حاضر شو بحق لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

بغیر اجازت عمل ہرگز نہ کریں کسی عامل کامل یا سورہ مزمل کے عامل سے اجازت لیں۔ (یہ عمل گارنٹی شدہ ہے، ہدیہ ۳۵۰۰ روپے ادا کرنا ضروری ہے ورنہ کامیابی نہیں ملے گی۔

مرض کی تشخیص

اس عمل کو ہر کوئی سیکھ سکتا ہے، مرد اور عورت بآسانی؟ اول مریض کا استعمال شدہ کپڑا لیں اور اسے ناپ لیں، پھر کپڑا لپیٹ دیں اور اس پر پانچ مرتبہ سورۂ فاتحہ مکمل، بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شئی فی الارض ولا فی وھو السمیع البصیر. پانچ مرتبہ یاحی یا قیوم پانچ مرتبہ اللہ شافی اللہ کافی ایک مرتبہ پڑھ کر دم کریں پھر گرہ کھول دیں اس کی پیائش کریں۔ (۱) اگر کپڑا کم ہو جائے تو مان لیں کہ آسیب ہے۔ (۲) اگر کپڑا بڑھ جائے تو مریض جادوئی امراض میں مبتلا ہے۔ (۳) اگر کپڑا نارمل رہے اور اس کی پیائش میں کوئی فرق نہ پڑے تو مرض جسمانی ہے۔ (عمل درست آزمودہ ہے عام اجازت ہے۔

کشف القبور

تعوف ایک مقام کشف القبور ہے، یعنی مرنے کے بعد روحیں جس مقام پر رہتی ہیں وہاں وہ کس حال میں رہتی ہیں، ملاقات کے عمل کو کشف القبو کہا جاتا ہے۔ اس صلاحیت کو بیدار کرنے کے لئے باطنی نگاہ کھولنے کے لئے عمل اسم "یاباعث" کو روزانہ گیارہ سو مرتبہ اول آخر دور شریف پڑھیں۔

گیارہ مرتبہ اس عمل کو لگاتار ۴۰ ردن تک کریں۔ پھر جب کسی مرحوم رشتے دار کی کیفیت معلوم کرنی ہو تو اس عمل کو اتنی ہی تعداد میں اس کی قبر کے پاس بیٹھ کر کریں، رات کو خواب میں مرحوم سے ملاقات ہوگی۔ رات کی تنہائی میں قبرستان میں عمل کرنے سے حالت بیداری میں بھی ملاقات ممکن ہے۔ لیکن اس طرح کے عمل سے دل ودماغ کا علاج بہت ضروری ہے۔ ہمارے اکابرین نے اس طرح کے اعمال سے استفادہ کیا ہے، لیکن ان کا ایمان اور یقین بہت مضبوط تھا اور وہ روحانی طور پر بہت قوی تھے۔

اگرچہ بت ہیں زمانہ کی آستینوں میں
مجھے ہے حکم اذاں لا الٰہ الا اللہ

ابوالخیال فرضی

آج کل میری یار دوستوں سے ملاقاتیں بہت کم ہوتی ہیں، میرے یار دوست بھی اب نکمے سے ہوگئے ہیں، اب تو یہ خوابوں میں بھی کم ہی آتے ہیں ورنہ پہلے تو حال یہ تھا کہ اگر دوپہر میں بھی آنکھ لگ جاتی تھی دوستوں کی پوری پلٹن مجھے خواب میں گھیر لیتی تھی، میرے یار دوست خوابوں میں بھی میرے ساتھ گل چھرے اڑاتے تھے اور اچھی اچھی ڈشوں کے مزے لوٹتے تھے، اب جب سے موبائل کا دور شروع ہوا ہے تو ملنا جلنا تقریباً ختم سا ہو کر رہ، اب ملاقاتیں صرف موبائل ہی پر ہوتی ہیں۔ دوستوں کی بات تو چھوڑیں اب تو بیوی سے بھی قرب حاصل نہیں ہوتا وہ بھی چوبیس گھنٹے موبائل میں گھسی رہتی ہے اور میں ندیدوں کی طرح بس اسے گھورتا ہی رہتا ہوں، ان موبائلوں نے فاصلے کم کئے ہیں لیکن ایک دوسرے سے دوریاں بھی اتنی پیدا کردی ہیں کہ بس الامان والحفیظ۔

ایک دن کی بات ہے کہ میری بیوی اپنی اس سہیلی سے بات کررہی تھی جو امریکہ میں ہے، وہ دوران بات چیت بہت چہک رہی تھی اور ہنستے ہنستے دوہری بھی ہوئی جارہی تھی، ان عورتوں کا حال یہ ہے کہ اس دور میں بھی اتنا ہنس لیتی ہیں کہ جس دور میں مسکرانا بھی کسی معجزے سے کم نہیں۔

میں نے بانو سے پوچھا، کون تھا۔ اتنی لچھے دار باتیں کس سے کررہی تھیں۔ بانو نے جواب دیا، کہ میرے بچپن کی سہیلی یاسمین تھی، آج کل امریکہ میں ہے، اس موبائل کا کرم ہے کہ اتنے فاصلے پر بیٹھ کر ایک دوسرے سے ہم نزدیک اور انٹرنیٹ کے ذریعہ ایک دوسرے کی شکل دیکھ کر ایک دوسرے سے بات کررہے تھے۔

لیکن بیگم، اس موبائل کا ظلم وستم یہ ہے کہ میں تمہارے قریب ہو کر بھی تم سے دو بات کرنے کو ترستا ہوں، ایک عرصہ ہوگیا کہ ایک چھت کے نیچے ہو کر بھی ہم ایک دوسرے سے جی بھر کر بات نہیں کرسکے، رات کو موبائل لے کر لیٹ جاتی ہو اور میں کسی رانڈ بیوہ کی طرح تم سے دو باتیں کرنے کی آس لے کر سوجاتا ہوں۔

حضرت! بانو نے آنکھوں میں شرارت سمیٹتے ہوئے کہا۔ ہماری شادی کو چالیس سال گزر چکے ہیں، اب ہماری باتیں کرنے کی عمر نہیں رہی۔

یہ سن کر مجھے تاؤ آگیا اور میں نیم شریف لوگوں کی طرح جھلا کر بولا اس عمر میں اگر ہم باتیں نہیں کریں گے تو اور کیا کریں گے۔ بیگم اس عمر میں ہم باتوں کے علاوہ اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔

چھوڑیئے، میں بحث کے موڈ میں نہیں ہوں۔

یہی ہوتا ہے کہ ہمیشہ جب تم سے کوئی جواب نہیں بن پاتا تو تم یہ کہہ کر پلہ جھاڑ لیتی ہو کہ میرا موڈ بحث کرنے کا نہیں ہے۔

بانو نے مجھے اس طرح گھور کر دیکھا کہ جیسے اس بار پھر وہ مجھے بے وقوف بنا کر مطمئن ہوگئی ہو، ہم شوہروں کی یہی تو مشکل ہے کہ ہم خود کو مجازی خدا سمجھتے ہیں لیکن کوئی سی بھی دال ہماری ان بیویوں کے سامنے گل نہیں پاتی، ان بیگمات کا حال یہ ہے کہ چت بھی اپنی اور پٹ بھی اپنی اور ان عورتوں کی حقیقت یہ ہے کہ یہ اگر مسکراتی ہیں تو اس کی بھی من چاہی قیمت وصول کرتی ہیں اور اگر روتی ہیں تو اس کے بھی من چاہے دام وصول کرلیتی ہیں اور ہمارا بزعم خود مجازی خدا ہونا اور سمجھنا بس یوں سمجھئے کہ دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے، آپ کی رائے کیا ہے؟ میں جانتا ہوں کہ آپ کو بھی یہ بھرم ہوگا کہ آپ جیسے کیسے سہی لیکن آپ اور جنل قسم کے مجازی خدا ہیں اور آپ کی بیوی صبح شام بندگی کا اظہار کررہی ہے لیکن دوستو! غیرت مند قسم کے مردے اپنی قبر کا حال دوسروں پر ظاہر نہیں کرتے اور یہ بات میں بھی جانتا ہوں اور آپ بھی۔

بہرحال میں نے اپنی عافیت اسی میں سمجھی کہ میں بانو سے مزید نوک جھونک نہ کروں کیوں کہ نوک جھونک کے عتاب سے میں اچھی طرح واقف ہوں، ان بیویوں کے ہاتھ میں بہت کچھ ہے یہ چاہیں تو

شوہر کا ناک میں دم اس طرح بھی کر سکتی ہیں کہ کراماً کاتبین کو بھی یہ اندازہ نہیں ہو سکے گا کہ یہ نیکی کر رہی ہیں یا گناہ!

چند دن پہلے مجھے بیوی سے یہ معاہدہ کرنا پڑا تھا کہ میں جب بھی کسی دوست سے ملنے جاؤں گا تو پہلے بیوی سے اجازت لوں گا اور اگر اجازت ہوگی تو جاؤں گا ورنہ اپنے ارمانوں کو اپنے پیروں سے اس طرح کچل دوں گا کہ زبان پر کوئی حرفِ شکایت بھی نہیں ہوگا اور چہرے پر کسی بھی طرح کی جھلاہٹ کے آثار بھی نمایاں نہیں ہوں گے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ میں ہندوستان کی طرح آزاد ہوں اور بے لگامی اور بے راہ روی کی طرح آزادی مجھے میسر ہے لیکن کسی مجبوری کی وجہ سے یہ معاہدہ کرنا پڑ گیا تھا اور اب تو حال یہ ہے کہ اگر میں نماز کو جاتا ہوں تو مجھے بیوی سے کہنا پڑتا ہے کہ میں نماز کے لئے جا رہا ہوں۔

آج ایک دوست کی یاد بہت آ رہی تھی اس لئے ان سے ملاقات کے لئے دل بے قرار تھا اور بانو سے اجازت ملنے کے لئے تھوڑی بہت مکھن بازی کی ضرورت تھی اس لئے میں نے مزید الجھنے کے بجائے نہایت مؤدبانہ انداز میں عرض کیا۔

بیگم کچھ بھی سہی تم ایک لاجواب قسم کی بیوی ہو، تمہارے ونڈرفل ہونے میں میرے نفسِ لوامہ کو بھی کوئی شک نہیں۔

بس رہنے دیں۔" بانو نے منہ بسور کر کہا۔" مجھے یہ جھوٹی تعریفیں بالکل پسند نہیں۔

بیگم، خدا سے ڈرو، کسی کی نیت پر شک کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔

میں چالیس سال سے آپ کو برت رہی ہوں۔" بانو بولی" جب بھی کوئی بات منوانی ہوتی ہے آپ اس طرح کی چکنی چپڑی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

تم الزام لگا رہی ہو اور تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ الزام تراشی کرنا بہت بڑا گناہ ہے، میں جب بھی تمہاری تعریف کرتا ہوں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کرتا ہوں، کراماً کاتبین بھی میری عادت سے اچھی طرح واقف ہیں اور وہ ان تعریفوں کو جو میری زبان سے تمہارے لئے نکلتی ہیں ہمیشہ نیکیوں کے کالم میں لکھتے ہیں، یقین نہ آئے تو بروزِ محشر میرا نامۂ اعمال ٹٹول لینا۔

میں نے بانو کی طرف دیکھا وہ اپنی مسکراہٹ کو دبانے کی کوشش کر رہی تھی، پھر اس نے نیم رضامندی کے عالم میں کہا، فرمایئے خواہش ہے؟

اپنی خواہشوں کا اظہار کرنا کم ظرف لوگوں کا کام ہوتا ہے۔

بنئے مت، بتایئے کیا چاہتے ہیں، شام کو بریانی بناؤں یا کوفتے۔

تم کوفت پھیلا رہی ہو۔

بابا، میں آپ کی ہر خواہش پوری کرنے کو تیار ہوں ہمیشہ کی طرح، آپ کچھ بولو تو؟

کئی دن سے مجھے صوفی دیدار الٰہی کی یاد آ رہی ہے۔ دل میں بار بار یہ خیال آ رہا ہے کہ ان کے گھر کا ایک چکر لگا لو، بہت دنوں سے کہیں نظر بھی نہیں آئے، خدانخواستہ کہیں مرحوم تو نہیں ہو گئے۔

اتنی سی بات کے لئے جھوٹی سچی تعریفوں کی کیا ضرورت تھی اور آپ کے دوستوں میں صوفی دیدار الٰہی واحد ایسے انسان ہیں جو بازاری قسم کی محبت سے بہت دور رہے، ورنہ آپ کے ہر دوست کے کارناموں کی اچھی خاصی روداد ہے۔

بیگم، اب تو سب نیک ہو گئے اور میرے کئی دوست تو کچھ زیادہ ہی نیک ہو گئے ہیں اور ان کی نیکیاں مجھے کھلنے لگی ہیں۔ میرے کئی دوستوں کا عالم تو اب یہ ہے کہ وہ اپنی بیوی کو بھی بے وضو ہاتھ تو نہیں لگاتے اور صوفی اذا جاء تو اپنی بیگم سے باقاعدہ گھونگھٹ کرنے لگے ہیں۔

ان کی بیوی کوئی گلہ کرتی ہیں تو فرماتے ہیں، بیگم یہ تقویٰ ہے، اس کی قدر کرو تاکہ بے حساب جنت میں جا سکو، میں نے کئی بار ارادہ کیا ہے کہ اس طرح کی نیکیاں میں بھی کر گزروں۔

لیکن میں تم سے ڈرتا ہوں کیوں کہ میری بدنصیبی یہ ہے کہ تم دین و شریعت کو صحیح طریقہ سے سمجھتی ہو، تم میری پرہیزگاری کو زندہ نہیں رہنے دوگی، اس لئے میں صبر کرتا ہوں اور مجھے اپنی زندگی پر نظر ثانی کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

یہ سب سن کر وہ بیچ بیچ مسکرا دی اور بولی، کب جانا چاہتے ہیں۔

آج شام کو عصر کے بعد۔

چلے جائیں اور میرا بھی سلام کہہ دیجئے، آپ کے دوستوں میں بس یہی ایسے انسان ہیں کہ جن سے مجھے کوئی شکایت نہیں ہے۔

چلو بیگم تمہیں میرے دوستوں میں کوئی تو اچھا لگا۔ لیکن اگر بیگم تم

گی تو تمہیں میرے کئی دوست اچھے محسوس ہوں گے۔صوفی
تے متقی ہو گئے ہیں کہ فرشتے صبح شام ان سے مصافحہ کرنے آرہے
فتی مرواریدکے تقوے کا عالم تو اب یہ ہے کہ جنت کی حوریں
طرح طرح کی ڈشیں روانہ کررہی ہیں اور...... بانو نے پھر اس
طرح گھورا جیسے میں عراق ہوں اور وہ امریکہ، میں ڈر گیا کہ یہ تو مجھے کچا
چبالے گی، میں اس کے سامنے سے ہٹ گیا۔اور میں عصر پڑھتے ہی
صوفی دیدارالٰہی کے دولت کدہ پر پہنچ گیا، مجھے دیکھ کر ان کی باچھیں کھل
گئیں، کسی نابالغ بچے کی طرح اچھل کر وہ مجھ سے لپٹ گئے اور انہوں
نے باقاعدہ مجھ سے بوس وکنار شروع کردیا، ان کی شدتیں دیکھ کر مجھے یہ
کہنا پڑا، بس محترم اتنا مت لپیٹئے جذبات کی ایسی کی تیسی ہوجاتی ہے۔

وہ مجھ سے ہٹ کر بولے، یار روح کو تو قرار آنے دیتے۔

روح کو کبھی قرار نہیں آتا اور جسم کے قرار سے ہمارا کوئی لینا دینا
نہیں ہے۔

چند منٹ کے بعد ہم دونوں ان کی بیٹھک میں محو گفتگو تھے، میں
نے محسوس کیا کہ ان کی صحت اب بھی برقرار تھی اور ان کی آنکھوں میں آج
بھی وہی چمک تھی جو کبھی ہوا کرتی تھی۔

میں نے پوچھا، آج کل مشغلہ کیا ہے؟

پیری مریدی کررہا ہوں۔''انہوں نے بتایا''اور اس میں اتنا کمالیتا
ہوں کہ دال روٹی چل جاتی ہے۔

پیری مریدی میں دال روٹی؟''میں نے حیرت کا اظہار کیا'' پیری
مریدی میں تو وارے کے نیارے ہوجاتے ہیں۔صوفی قالو بلی کو دیکھو
چند سال پہلے سڑکوں پر پیدل چلتے تھے اور آج کئی گاڑیوں کے مالک ہیں
اور کپڑے بھی ایسے رنگ برنگے پہننے لگے ہیں کہ مال داری ظاہر ہوتی
ہے اور یہ سب پیری مریدی کا کمال ہے۔

ان کے پیر بہت مشہور ہستی ہیں، ان کی دھوم عرش تک ہے، وہ
جس کو خلافت دیتے ہیں اس کے تو بس مزے آجاتے ہیں، میرے پیر
زیادہ مشہور نہیں ہیں، ان کی خلافت سے اتنا بھلا نہیں ہوتا، لاکھ کوشش
کرنے کے بعد بھی مریدوں کی تعداد زیادہ نہیں ہوپاتی، گنے چنے مرید
ہیں اور وہ بھی غریب اور دیہاتی قسم کے، ان سے بس تو نون تیل ادرک
کے مسائل ہی حل ہوسکتے ہیں۔

جب آپ کو یہ کام کرنا ہی تو اس میں کچھ نمک مرچ لگاؤ۔''میں
نے مشورہ دیا۔''

انہوں نے حیرت زدہ ہوکر مجھے دیکھا پھر بولے، وہ کیسے؟

میں تمہیں دس بیس کرامتیں بناکر دیدوں گا تم انہیں اِدھر اُدھر
پھیلاؤ اور اپنا حلیہ بھی کچھ ایسا رکھو کہ جو دیکھئے وہ تمہارے ولی ہونے میں
شک نہ کرے۔

مگر بیوی ان چیزوں سے منع کرتی ہے وہ کہتی ہے کہ ریا سے بچو۔

ریاکاری کے بغیر کون بزرگ مشہور ہوتا ہے، جب تک تم اور
تمہارے مرید تمہاری بزرگی کا چرچا نہیں کریں گے تو اللہ کے بندوں پر
وحی اترے گی۔یا اللہ میاں خود آسمان سے اتر کر تمہاری بزرگی کی تصدیق
کریں گے، دیکھو اگر بزرگ مشہور ہونا ہے تو پھر تھوڑی بہت ریاکاری تو
کرنی ہی پڑے گی۔

مجھے کیا کرنا ہوگا؟''انہوں نے دلچسپی لی۔''

میں نے انہیں سمجھایا کہ یہ سیدھا سادا لباس نہیں چلے گا، ایسا لباس
تو ہم بھی پہنتے ہیں اسے دیکھ کر کون ایمان لائے گا، تمہارا کرتا آخری
حدوں تک نیچا ہونا چاہئے اور پاجامہ اتنا اونچا کہ پنڈلیاں صاف نظر
آئیں، سر پہ ہرے رنگ کی یا پھر زعفرانی رنگ کی پگڑی بھی ہونی
چاہئے، لوگ اس سے بہت متاثر ہوتے ہیں، ایک تسبیح گلے میں لٹکی ہونی
چاہئے اور ایک ہاتھ میں ہونی چاہئے وغیرہ اور مریدوں کے ذریعہ اپنی
کرامتیں پھیلاؤ، زیادہ سے زیادہ اور خواہ مخواہ بھی۔

لیکن کرامت؟!

پریشان مت ہو، وہ میں بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کہنا ہے اور کیا کرنا
ہے؟ فی الحال تم اتنی بات پھیلادو کہ تم سے روزانہ خواب میں شیخ عبدالقادر
جیلانی ملنے آتے ہیں اور وہ سیدھے جنت الفردوس سے آتے ہیں اور
تمہاری پگڑی پر عطر فردوس لگاتے ہیں اور پگڑی پر سچ مچ عطر لگالیا کرنا۔
مولوی قسم کے لوگ تمہارا یقین نہیں کریں گے وہ تمہاری پگڑی ضرور
سونگھیں گے، اگر انہیں خوشبو محسوس نہیں ہوئی تو تمہارے جھوٹ کا بھانڈا
پھوٹ جائے گا۔

لیکن فرضی میاں یہ تو کھلا جھوٹ ہوگا۔

بھئی اس لائن میں جو دولت کمانے کے لئے یا خود کو مشہور کرنے

لئے اختیار کی جاتی ہے اس میں اسی طرح کے جھوٹ خوب چلتے ہیں۔ اس طرح کے جھوٹوں سے اگر پرہیز کرو گے تو آسمانِ بزرگی پر زیادہ اونچے نہیں اڑسکو گے اور بات دال روٹی سے زیادہ نہیں بڑھ سکے گی۔

پھر آپ سے کب ملنا ہوگا۔'' انہوں نے کہا۔'' لگے ہاتھوں دو چار کرامتیں ابھی بتادیجئے۔

لوگوں کو بتائیے کہ جنات بھی آپ سے بیعت ہورہے ہیں، سینہ ٹھوک کر کہئے کہ ایک جن ہر رات کو آپ کی ٹانگیں دبانے آتا ہے اور جنت کی ایک حور ہر رات کو آپ کے سر میں مالش کرنے آتی ہے اور آپ کو سلانے کے لئے لوریاں بھی سناتی ہے۔

کیا لوگ یقین کرلیں گے؟'' انہوں نے پوچھا۔''

کیوں نہیں کریں گے اور کرامت تو ایسی ہی باتوں کو کہتے ہیں، آپ جتنی بھی ناقابل یقین بات کہیں گے لوگوں کی نظروں میں آپ اتنے ہی بڑے بزرگ بن جائیں گے، دوران گفتگو اپنی عبادتوں اور ریاضتوں کا بھی ذکر کیجئے لیکن اس طرح کہ لوگ ریاکاری نہ سمجھیں۔

مثلاً؟

لوگوں کو بتائیے کہ آپ روزانہ ۳۰ قرآن پڑھتے ہیں۔

روزانہ ۳۰ قرآن کون پڑھ سکتا ہے؟۔ انہوں نے کہا۔''

مجھے معلوم ہے کہ کوئی نہیں پڑھ سکتا، لیکن کرامت یہ ہے کہ آپ پڑھ لیتے ہیں، ارے بھئی آپ کو کہنا ہے، لوگوں کو یقین آئے نہ آئے اس سے آپ کو کیا لینا اور آپ یقین کریں کہ یہ مرید قسم کے لوگ ایسی ہی باتوں سے خوش ہوتے ہیں۔'' میں نے کچھ دیر چپ رہ کر کہا۔''

آپ کو بتانا ہے کہ آپ تہجد کے بعد سے فجر تک ایک قرآن ختم کرلیتے ہیں۔

اتنی دیر میں پورا قرآن کیسے ختم ہوسکتا ہے؟!

پھر وہی بات، ارے دیدارِ الٰہی میاں یہ ایک کرامت ہے، کوئی انسان ہوا میں اڑسکتا ہے نہیں اور ہرگز نہیں، لیکن کئی بزرگ ہواؤں میں اڑتے تھے، یہ ان کی کرامت تھی، میں بھی جانتا ہوں کوئی شخص ایک دو گھنٹے میں پورا قرآن نہیں پڑھ سکتا لیکن کرامت یہ ہے کہ آپ پڑھ لیتے ہیں اور یہ آپ کا روزانہ کا معمول ہے۔

فرضی صاحب! میں تو تہجد نہیں پڑھتا۔

نہیں پڑھتے نہ پڑھو، لیکن لوگوں کو یہ بتائیں کہ آپ تہجد پڑھتے ہیں۔ اگر آپ نے اس بارے میں سچ بول دیا تو لوگ اپنی بیعت آپ سے فسخ کرالیں گے، آپ نہیں جانتے لوگوں کو یہ اپنے پیروں کے بارے میں وہ خواب دیکھتے ہیں جن کا زمانہ میں کوئی چلن نہیں ہوتا، آپ کو یہ بھی بتانا ہوگا کہ فجر کے بعد اشراق، پھر چاشت، پھر ظہر، ظہر اور عصر کے درمیان پھر سوا لاکھ مرتبہ آیت کریمہ، پھر قرآن، پھر عصر کے بعد قرآن، پھر مغرب کے بعد قرآن گویا کہ آپ عبادتوں اور ریاضتوں سے کبھی تھکتے نہیں اور یہ بھی ثابت کیجئے کہ آپ فجر کی وضو سے عشاء پڑھتے ہیں۔

لیکن......؟

پھر وہی لیکن، دیکھئے اگر آپ کو ہزاروں بزرگوں کی موجودگی میں اپنا مقام بنانا ہے تو پھر آپ کو یہ سب کچھ کرنا ہوگا، لوگ کرامتوں کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ اگر آپ ایک آدھ بار یہ بھی بول دیں کہ آپ نے ہواؤں میں اڑ کر ایک دن عمرہ بھی کرلیا تھا تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں، آپ کے مریدان باتوں سے بہت خوش ہوں گے اور آپ کی یہ کرامتیں پوری دنیا میں پھیل جائیں گی، مدرسہ کے طلبہ کو بتائیے کہ آپ کو صحاح ستہ حفظ یاد ہیں، آپ بغیر دیکھے مدرسوں کا پورا نصاب پڑھ سکتے ہیں۔

اگر کوئی سننے لگے؟

کون سنے گا، کسے تحقیق کی ضرورت ہے، ہر کتاب کی دو چار احادیث یاد کرلیجئے، کوئی بے شرم قسم کا انسان سننے کی فرمائش کرے تو سنادیجئے کچھ بھی، حدیثیں کسے یاد ہوتی ہیں جو وہ صحیح یا غلط کا فیصلہ کرے گا۔ میں جانتا ہوں کہ یہ سب باتیں غلط ہیں، لیکن میں تو آپ کا خیرخواہ ہوں اور آپ کو اونچا اڑانے کے لئے یہ قیمتی مشورے دے رہا ہوں اور آپ یقین کریں کہ اس طرح کی ریاکاری اور من گھڑت کرامتوں کے بغیر آپ بزرگ مشہور نہیں ہوسکیں گے، یہ ایک واجبی سی کوشش ہے جو آپ کو کرنی پڑے گی، ورنہ پھر بیوی بچے مسور کی دال اور ارہر کی دال ہی پر زندگی گزاریں گے۔

یار اگر تم اس لائن میں آجاؤ۔'' وہ اپنی آنکھوں میں شوخیاں لاکر بولے'' تو پھر تم تو سب کا حشر خراب کردو گے تم تو ہزاروں کرامتوں کو اس طرح پھیلا دو گے کہ سچ مچ کے بزرگوں کا رنگ بھی پھیکا پڑ جائے گا۔

ارے ہماری تو طبیعت اس طرف نہیں چلتی، ورنہ ہم تو یہ تا:

...وقت کی نماز مدینہ منورہ میں پڑھتے ہیں اور حجر اسود کا بوسہ لیتے ہیں۔ اچھا ایک بات بتاؤ، میں نے

اچھا۔

وہی بات؟

ایک بار تم کسی گاؤں میں رویت ہلال کمیٹی کے ممبر بن گئے تھے، اس وقت تم نے کس طرح قوم کی خدمت کی۔

میں ممبر نہیں، کمیٹی کا صدر تھا، کیوں کہ میں ہی سب سے زیادہ پڑھا ہوا تھا۔ دراصل کمیٹی کے دس ممبران میں آدھے تو نرے جاہل تھے، دو چار پڑھے لکھے بھی تھے لیکن وہ بھی لیاقت میں مجھ سے کم تھے لیکن تھے سب باشرع اور حلیہ سب کا ایسا تھا کہ انگ انگ سے تقویٰ ٹپکتا تھا اور سب کے چہروں سے نور برستا تھا۔

چاند کے سلسلہ میں قوم کی خدمت کیسے کرتے تھے اور لوگوں کو اپنی بات کا کیسے یقین دلاتے تھے۔

فرضی صاحب۔" انہوں نے ایک ٹھنڈا سا سانس لیتے ہوئے کہا" اللہ معاف کرے بہت لوگوں کے روزے اور عبادتیں خراب کرائیں۔

کیوں؟

دراصل لوگوں کو ۲۹ کے چاند کی بڑی خواہش ہوتی تھی اور ہم نے یہ سن رکھا تھا لوگوں کی خواہشیں پوری کرنا بھی ایک کار ثواب ہے اس لئے آس پاس کے لوگوں سے چاند کے بارے میں پوچھ تاچھ کرتے تھے اور جیسے ہی کوئی آ کر ہمارے دفتر میں یہ اطلاع دیتا تھا کہ اس نے چاند دیکھ لیا ہے تو بس ہمیں اس کی تصدیق کی فکر لاحق ہو جاتی تھی، اس زمانہ میں ایسے ایسے لوگ چاند کی خبریں لاتے تھے کہ جن کی نگاہیں بہت کمزور تھیں اور جنہیں چند گز کے فاصلے کی چیز بھی صاف نہیں دکھائی دیتی تھیں لیکن ہم یہ سوچ کر اس کی بات پر یقین کرتے تھے دروغ گوئی بر گردن مخبر، وہ اگر جھوٹ بول رہا ہے تو قیامت کے دن خود بھگتے گا، ہم تو لوگوں کی حسرتیں پوری کرنے کے لئے ۲۹ کے چاند کا پروپیگنڈہ شروع کر دیا کرتے تھے۔

مگر لوگوں کو کس طرح یقین آ جاتا تھا۔

ایک بار پچاس روپے خرچ ہوتے تھے، ایک اچھا سا لیٹر پیڈ ہر دو چار مہر بنوا لی تھیں، لوگ ہماری خبر کو جب اس لیٹر پیڈ پر لکھا دیکھتے تھے اور کوئی لوگوں کے دستخط جب مہروں کے ساتھ انہیں نظر آتے تھے تو پھر وہ مجبور سے ہو جاتے تھے اور ہم اپنی خبر کو پورے ملک میں پھیلا دیتے تھے، اس طرح وہ ہماری خبر احد، مخبر متواتر بن جاتی تھی اور لوگ یہ سن کر مطمئن ہو جاتے تھے کہ دہلی سے بھی تصدیق ہو گئی، مراد آباد سے بھی تصدیق ہو گئی، لکھنؤ سے بھی خبر آ گئی، دیوبند والوں نے بھی چاند مان لیا، بریلی والے بھی کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس بھی اطلاع ہے، حالانکہ سب جگہ اطلاع ہم ہی پہنچاتے تھے۔

پڑھے لکھے لوگ بھی یقین کر لیا کرتے تھے۔

فرضی صاحب لوگوں میں اتنی عقل کہاں ہے کہ وہ غور و فکر کر سکیں اور لوگ بھیڑ چال ہوتے ہیں، کسی ایک جگہ سے آپ شوشہ چھوڑ دیں وہ پوری دنیا میں بات پھیل جائے گی اور اب تو یہ بہت آسان ہو گیا ہے، لوگوں کو گمراہ کرنا بھی بہت آسان ہے اور لوگوں کو بے وقوف بنانا بھی کچھ مشکل نہیں ہے۔

آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔" میں نے ایک سرد آہ کے ساتھ کہا۔" دنیا چاند تک پہنچ گئی ہے اور مسلمان رویت ہلال کے مسئلوں میں بھٹک رہے ہیں اور خود بھی گمراہ ہو رہے ہیں اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں۔

بزرگوار کبھی ایسا بھی تو ہوتا ہوگا کہ آپ نے عید کا چاند ۲۹ کا ثابت کر دیا لیکن بعد میں آپ کو اندازہ ہوا کہ چاند ہوا ہی نہیں تھا، اس طرح تو کروڑوں لوگوں کا ایک روزہ خراب ہو جاتا ہوگا۔

ایسا کئی بار ہوا، لیکن اپنی غلطی تسلیم کرنا کیسے ممکن تھا، لوگ ہاتھ پیر توڑ دیتے تھے اور آئندہ کے لئے ہماری رویت ہلال کمیٹی بدنام ہو کر رہ جاتی۔

اس لئے خاموش رہنے ہی میں عافیت تھی اور پھر جب ہمیں یہ اندازہ ہو گیا کہ چاند کی خبریں لانے والے محتاط نہیں ہوتے اور خود ہم بھی انہیں تسلیم کرنے میں محتاط نہیں ہوتے اور بار بار قوم کی عبادتیں اور روزے برباد ہو رہے تھے تو ہم نے یہ کام چھوڑ دیا کیوں کہ اس میں عزت تو برائے نام تھی اور آخرت میں بڑے بڑے عذاب بھگتنے کا اندیشہ تھا۔ ہم نے اس کام کو چھوڑ دیا لیکن ہم نے یہ سنا ہے کہ ۲۹ کے چاند کا ٹھیکہ اب کچھ مدرسوں نے لے رکھا ہے، وہ عصر کے بعد ہی سے لیٹر پیڈ سنبھالے بیٹھے رہتے ہیں اور سب سے پہلے ۲۹ کے چاند کا اعلان کر کے خود کو تیس مار خاں سمجھتے ہیں، اللہ ہماری حفاظت فرمائے۔

فرضی بھائی، آپ کو اس سلسلہ میں کوئی تحریک چلانی چاہئے۔
ممکن نہیں ہے کیوں کہ علم عام ہو گیا ہے اور عقلیں پہلے سے زیادہ سکڑ گئی ہیں، آیات قرآنی پر غور وفکر کرنے کا مادہ ختم ہو گیا ہے اور علماء بھی عوام کے ہاتھوں کی کٹھ پتلی بن کر رہ گئے ہیں، اس دور میں سچ ہر جگہ شرمندہ نظر آتا ہے اور جھوٹ کو اس قدر سلامیاں ملتی ہیں کہ سچ بولنے والے گھروں میں چھپ جاتے ہیں۔

جائز ناجائز کے چکر میں اب کون پڑتا ہے، ہاں میں ہاں ملانا لوگوں کی عادت بن گئی ہے، نفاق نے ہر جگہ اپنا ڈیرہ جمالیا ہے اور خوشامد پسندی نے جھوٹ بولنے والوں کے سروں پر سہرے باندھنے کو اپنا مشن بنالیا ہے، ایسے حالات میں حق بات بولنا اور اس پر جمے رہنا ہاتھوں میں انگارے پکڑنے کے برابر ہے۔

آپ کی بیگم کیسی ہیں؟'' انہوں نے شرماتے ہوئے پوچھا۔''

آپ کو سلام کہہ رہی تھیں

بحان اللہ، یہ ان کے حسن اخلاق کی بات ہے، یہ سلیقہ بھی بہت کم عورتوں میں ہوتا ہے، اپنے شوہر کے دوستوں کو یاد رکھنا اور انہیں ہدیۂ سلام پہنچانا قابل قدر بات ہے، ان سے میرا بھی سلام عرض کر دینا اور ایک بار انہیں یہاں لے کر آؤ۔

انہوں نے ایک ہی سانس میں یہ سب کچھ بول دیا، میں نے ان سے پوچھا دیدار الٰہی صاحب ایک بار آپ سدھار کمیٹی کے چیئرمین بھی تو رہے تھے، اس زمانہ میں آپ نے کتنے لوگوں کو سدھارا تھا۔

اماں، سدھرتا کون ہے، جلسے ہوتے ہیں، تقریریں ہوتی ہیں، تاہم اچھا پاس ہوتا ہے لیکن ایک شخص بھی سدھرنے کا نام نہیں لیتا، آپ خود دیکھ لیجئے دعوت کے کام سے کتنے لوگ لگے ہوئے ہیں، سدھار کہاں ہے، داڑھی رکھ لیتے ہیں، نمازیں پڑھ لیتے ہیں، سڑکوں پر تسبیح لئے پھرتے ہیں، وقتاً فوقتاً دعوت کے لئے سفر کر لیتے ہیں لیکن جسے کہتے ہیں اصلاح وہ تو کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ مستری شمشاد کو دیکھ لیجئے اب تو بیرون ملک کی جماعتوں میں جارہے ہیں لیکن بیوی ٹی بی کی مریضہ ہے اس کے علاج ومعالجہ کی بھی انہیں فکر نہیں، بس ان پر تو دعوت کا جنون سوار ہے۔

یہ تو ہم بھی دیکھتے ہیں، کہ یہ کام بھی صرف ایک رسم بن کر رہ گیا ہے اور اس میں ایسے ایسے لوگ بھی جڑ گئے ہیں جو اس کاز کو صرف نقصان پہنچارہے ہیں۔

فرضی بھائی جب ہم سماج میں سدھار لانے کی جدوجہد کررہے تھے اس وقت ہمارا حال یہ تھا کہ ہم بس جہیز کے خلاف اور شادیوں میں فضول خرچی کے خلاف بولا کرتے تھے، اگر ہم سودخوری کے خلاف زبان کھولتے تو سیکڑوں مسلمان ناراض ہو جاتے تھے کیوں کہ مسلمانوں میں بھی ایک طبقہ سودی لین دین میں مبتلا ہے جب ہم جھوٹ کے خلاف بولتے تھے تو اچھے بھلے لوگ بھی خفا ہو جاتے تھے کیوں کہ جھوٹ ان کا اوڑھنا بچھونا بنا ہوا تھا، اسی طرح ہم جب سماج میں پھیلی ہوئی غلاظتوں کے خلاف بولتے تھے تو لوگ ہم سے بیزار ہو جاتے تھے اور لوگ یہ چاہتے تھے کہ برائیوں کے خلاف زبان نہ کھولیں، بس نماز روزے کی تلقین کرتے رہیں اور ہم نے محسوس کیا تھا کہ نماز روزہ اور حج اور زکوٰۃ تو کسی نہ کسی حد تک چل ہی رہا تھا، لیکن مسلم سماج میں اس قدر گندگیاں بکھری ہوئی تھیں کہ ان کی بدبو سے پورا معاشرہ سڑ رہا تھا لیکن ان گندگیوں کے خلاف اگر ہم زبان کھولتے تھے تو لوگ ہم سے ناراض ہو جاتے تھے، بس پھر ہم نے معاشرہ میں سدھار لانے سے توبہ کر لی۔

آئندہ کیا پروگرام ہے؟

بس اب تو پیری مریدی میں لگا ہوا ہوں، اب اور باتوں کی عمر بھی نہیں رہی۔

لائن تو یہ درست ہے، اگر سلیقہ سے چلو گے تو دنیا بھی بن جائے گی اور آخرت بھی، لیکن اسی طرح چلنا جس طرح میں نے کہا تب ہی آسمان پراڑو گے ورنہ ساری زندگی ان ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر پیدل چلتے رہو گے۔

میں آپ کے مشوروں کو ہمیشہ پیش نظر رکھوں گا لیکن آپ کو خدا کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتا ہوں کہ آپ مجھے قابل حیرت قسم کی کچھ کرامتیں بتائیں اور میرے لئے یہ دعا کریں کہ انہیں بیان کرنے کا قدرت مجھے حوصلہ دے کیوں کہ میں ڈرتا ہوں کہ اگر کسی نے میرا جھوٹ پکڑ لیا تو میری خیریت میں فرق آجائے گا اور میری پیری مریدی خاک میں مل جائے گی۔

دیکھو میرے بھائی، ہماری قوم کا مزاج یہ ہے کہ یہ چھوٹے موٹے جھوٹ پر کبھی کبھی دھیان بھی دیدیتی ہے لیکن بڑے بڑے جھوٹوں کو یہ بصمیم قلب ہضم کر جاتی ہے اور یہ بات تو ہمیشہ کے لئے پلّے باندھ لینا کہ بغیر کذب اور بغیر ریاکاری کے لئے اللہ میاں کی نظروں میں تو بزرگ

نظروں میں نہیں اپنی قوم کو اپنے لباس سے بھی متاثر

ن ...یوں سے بھی۔ صوفی نورِ بدایوں کو دیکھ لیجئے کہ چند

ہی میں اتنے مشہور ہو گئے کہ آج کوہِ طور تک ان شہرت کا ڈنکا بج

ور عالم برزخ سے بھی لوگ چوری چھپے ان کے مرید بننے کے لئے

... ہیں۔ ان کے مریدوں نے یہ بات مشہور کردی تھی کہ صوفی نور

بدایوں روزانہ عصر کے بعد مدینہ منورہ پہنچ کر روضہ اقدس کی زیارت

کرتے ہیں اور عصر اور مغرب کے درمیان مسجد نبوی میں پورا قرآن پڑھ

کر لوٹتے ہیں۔

یہ کیسے ممکن ہے؟'

بھائی بزرگی میں سب ممکن ہے، دروغ برگردنِ راوی لیکن میں نے تو یہ تک سنا ہے کہ ہمارے بزرگوں میں کئی ہستیاں ایسی بھی تھیں جو یک منٹ میں ایک سپارہ پڑھ لیا کرتی تھیں اور آدھے گھنٹے میں پورا قرآن پڑھ لیتی تھیں، یہ باتیں تعجب خیز ہیں اور تعصب خیز باتوں ہی کو کرامت کہا جاتا ہے۔

کیا مجھ سے اس طرح کی کوئی کرامت ظاہر ہوسکتی ہے؟" انہوں نے پوچھا۔"

ہرگز نہیں، لیکن اس طرح کی کسی کرامت کا تم شور تو مچا سکتے ہو اور رید تو تائید کر ہی دیں گے اور اگر کوئی تمہارا یقین نہیں کرے گا تو تمہارا کیا بگڑے گا اور اگر کچھ نادانوں نے یقین کرلیا تو تمہارا بیڑہ پار ہوجائے گا، بہرحال یہ بات یاد رکھو کہ بزرگ مشہور ہونے کیلئے ریاکاری ضروری ہے۔

انہیں پیری مرید کا درس دے کر میں جب واپس گھر آیا تو بانو نے بڑے ہی خوشگوار موڈ میں پوچھا۔

کیسے ہیں دیدار الٰہی صاحب؟

اس لائن میں ابھی نابالغ ہیں۔

آپ نے کیا سمجھایا؟

میں نے انہیں بتایا کہ سچ مچ کے بزرگ اللہ کی رضا تو حاصل کرلیتے ہیں لیکن دنیا سمیٹنے میں ناکام رہتے ہیں اور اپنے بچوں کی خاطر دنیا سمیٹنا بھی ضروری ہے۔

میں نے ان سے کہا کہ تھوڑی بہت ریاکاری کرو اور میں نے دو تین پیروں کی مثالیں دیں۔ صوفی قالو بلیٰ، صوفی ہل من مزید، صوفی گل قند اور صوفی سرتاپا نور کے احوال بتائے کہ سروں پر ہری پگڑی باندھ کر کس طرح قوم کو اپنا دیوانہ بنا رہے ہیں اور ہاتھ میں ہزار تسبیح لے کر کس طرح انہیں متاثر کر رہے ہیں۔ میں نے ان سے کہا دس بیس کرامتیں نئی نئی قسم کی اپنے مریدوں کے سامنے لاؤ تاکہ مریدوں کا ایک کارواں تیار ہوسکے، سو پچاس مریدوں سے کیا بھلا ہوگا، دو وقت چولہا بھی نہیں جل سکے گا۔

میری یہ باتیں سن کر بانو بولی۔

آپ کسی کو سیدھے راستے پر چلنے نہیں دو گے۔

میں نے جواب دیا، بیگم میں اپنے دوستوں کا خیرخواہ ہوں، لوگوں کو مرید بنانے والا بھی اگر نقصان میں رہے گا تو پھر اتنا بڑا ڈرامہ کرنے کا فائدہ کیا ہے؟

کیا پیری مریدی دنیا اکٹھی کرنے کے لئے ہوتی ہے؟

نہیں ہوا کرتی تھی لیکن آج کل تو اسی لئے ہوتی ہے۔

صوفی اذا جاء کو دیکھئے کل تک سڑکوں پر پیدل چلتے تھے اب پچاس لاکھ کی گاڑی میں گھومتے ہیں، پرائمری اسکول میں تین مرتبہ فیل ہوئے تھے لیکن آج ان کا شاندار حلیہ دیکھ کر لوگ انہیں "حضرت جی" کہتے ہیں اور ایک ان کے من چلے مرید تو یہ کہہ رہے تھے کہ اگر نبوت کا سلسلہ بند نہ ہو گیا ہوتا تو ۱۲ویں صدی کے نبی بھی ہوتے۔

خدا کے لئے زبان بند کرلو، بانو نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔ اس طرح کی باتیں کرتے ہوئے آپ کو اللہ سے ڈر نہیں لگتا۔

میرے پیارے قارئین، میری بیوی بزرگوں اور کرامتوں کی مخالف ہے اس لئے اس کو سمجھانا آسان نہیں ہے، کٹر قسم کی وہابن ہے، مجھے ڈر ہے کہ یہ پل صراط پر چلتے ہوئے اِدھر اُدھر گر پڑے گی، آپ لوگ اس کے لئے دعا کرنا۔

کیونکہ اس کا جنت میں جانا بہت ضروری ہے کیوں کہ میں اس کے بغیر جنت میں بھی خوش نہیں رہ سکتا، بے شک جنت میں درجنوں حوریں عطا ہونگی جو بانو سے زیادہ خوبصورت بھی ہوں گی لیکن وہ مجھ سے تو تو میں میں نہیں کریں گی اور بیوی سے بحث کئے بغیر مجھے قرار نہیں آتا، اس لئے دعا کریں کہ بانو بھی میرے ساتھ جنت میں ہو اور ہماری نوک جھونک اور ہر وقت کی تکرار جنت میں بھی برقرار رہے۔ (یار زندہ صحبت باقی)

الحمد للہ ماہنامہ طلسماتی دنیا کے

۲۵ سال مکمل ہو چکے ہیں

جنوری فروری ۲۰۱۹ء میں

طلسماتی دنیا کا سلور جوبلی نمبر

آرہا ہے، اس نمبر میں طلسماتی دنیا کے ۲۵ سالہ روحانی خدمات کا خلاصہ پیش کیا جائیگا۔ اس نمبر میں وہ روحانی فارمولے نقل کئے جائینگے جو طلسماتی دنیا میں پیش کئے جاچکے ہیں اور ایسے مجرب فارمولے کروڑوں روپے دیکر بھی آپ کہیں سے حاصل نہیں کر سکتے۔

دولت مند بننے کے لئے، دنیا کو مسخر کرنے کے لئے، عزت وعظمت حاصل کرنے کے لئے لوگوں کی نظروں میں سرخرو بننے کے لئے اپنے دشمنوں پر غالب ہونے کے لئے شوگر ٹی بی اور کینسر جیسی مہلک بیماریوں سے چھٹکارہ پانے کے لئے وغیرہ اس طرح کے بے شمار مسئلوں پر کامیابی روحانی فارمولے ''سلور جوبلی نمبر'' نمبر میں پیش کئے جائیں گے۔ اس نمبر میں آپ وہ خاص مضامین ایک بار پھر پڑھیں گے جنہیں پڑھ کر آپ کی بصیرت میں اضافہ ہوگا اور آپ کا شعور پوری طرح بیدار ہو جائے گا۔ ''اذان بت کدہ'' میں ابوالخیال فرضی کا ایک اچھوتا مضمون جسے پڑھ کر آپ ایک بار پھر ہنسنے پر مجبور ہوں گے۔

حضرت مولانا حسن الہاشمی کے شاگردوں کی صوبہ وار تفصیل بھی اس نمبر میں پیش کی جارہی ہے اور کچھ ایسے روحانی عملیات کہ جو تمام روحانیت کا نچوڑ ہیں ''سلور جوبلی نمبر'' میں ملاحظہ فرمائیں۔ ''سلور جوبلی نمبر'' کا اداریہ قارئین کی نیند اڑادے گا لیکن نیند ان ہی لوگوں کی اڑے گی جو صاحب ایمان ہیں اور جو فکر آخرت رکھتے ہیں۔

سیاسی مہابھارت کا خطرناک کھیل

سیاسی مہابھارت کے گھمسان میں کیا بی جے پی آسانی سے اپنی شکست قبول کر لے گی، یہ خوش فہمی کہیں کانگریس کو مہنگی نہ پڑ جائے

تبسم فاطمہ

کیرانہ میں ملنے والی شکست کے بعد بوکھلائی ہوئی بی جے پی کی طرف سے یہ بیان آیا کہ اسلام جیت گیا اور ہندو ہار گیا۔ پچھلے چار برسوں میں مندر مسجد کی سیاست کی جگہ اسلام اور ہندو مذہب آمنے سامنے آگئے۔ آر ایس ایس کو اس بات کا یقین تھا کہ اب مندر مسجد شگوفے میں کسی کی بھی دلچسپی نہیں ہے لیکن سیاسی اکھاڑے میں اگر سیدھے دونوں مذہب کو اتار دیا جائے تو اس کا فائدہ مل سکتا ہے۔ اس لئے کرناٹک انتخاب میں بھی بی جے پی کی طرف سے یہ پوسٹر جاری کئے گئے کہ آپ اسلام کو ووٹ دیں گے یا رام کے نام پر مہر لگائیں گے؟۔ کیرانہ میں تبسم حسن کے خلاف بھی یہی کھیل کھیلا گیا۔ جناح یا رام؟ لیکن گنا کا معاملہ جناح کے بھوت پر بھاری پڑا۔

اس میں شک نہیں کہ کرناٹک اور کیرانہ کی فتح سے کانگریس اور اتحادی پارٹیوں کے حوصلے بلند ہوے ہیں اور ابھی سے یہ قیاس لگایا جا رہا ہے کہ اتحاد کے بل بوتے آسانی سے ۲۰۱۹ء کے پارلیمانی انتخاب کو جیتا جا سکتا ہے۔ تازہ سیاسی سروے بھی بتاتے ہیں کہ اگر یہ اتحاد قائم رہا تو یوپی میں بی جے پی کو ۸۰ میں ۱۵ سیٹ لانا مشکل ہو جائے گا۔ اور اسی طرح بہار میں لالو پرساد یادو اور تیجسوی یادو کی مقبولیت اور کانگریس کی حمایت اپنا کام کر جائے گی۔ بی جے پی، جے ڈی یو، پاسبان اور کشواہا کی حمایت کے باوجود این ڈی اے کے کھاتے میں زیادہ ووٹ نہیں آئیں گے۔ تازہ نورا کشتی میں ابھی اپیندر کشواہا اور پاسبان اور یہاں تک کہ نتیش کے بارے میں بھی کچھ کہنا مشکل لگ رہا ہے کہ ان کی پارٹی، این ڈی اے کو حمایت دے گی یا کچھ ہی مہینوں میں ان کی بغاوت کھل کر سامنے آجائے گی۔ ٹکٹ کی تقسیم پر اگر بہار میں جے ڈی یو ۲۵ سیٹیں مانگتی ہے اور پاسبان ۷ سیٹیں، کشواہا بھی اتنی ہی سیٹوں کے لئے اڑے رہتے ہیں تو پھر بی جے پی کے حصے میں کیا آئے گا۔؟

ایسا نہیں کہ امت شاہ اس حقیقت سے واقف نہیں اور اسی لئے رابطہ برائے حمایت مہم کا آغاز کرتے ہوئے بی جے پی نے نئی کھچڑی پکانی شروع کر دی ہے۔ لیکن مودی اور امت شاہ دونوں کو اس بات کا احساس بھی ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پارلمانی انتخابات میں جیت کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ جیت کو آسان بنانے کے لئے ایک ساتھ کئی فارمولوں کو لے کر چلنے کی تیاری ہے۔ مودی کا مسجد میں جانا، آر ایس ایس کا مسلمانوں کو ساتھ آنے کی دعوت دینا بھی اسی مہم کا حصہ ہے۔ اس مہم میں پہلے بی جے پی کے مسلم ونگ نے افطار پارٹی کا بھی اعلان کیا تھا لیکن پھر بی جے پی کو احساس ہوا کہ اس افطار پارٹی سے ہندو اکثریت ناراض ہو سکتی ہے۔ اس لئے افطار

ایسا نہیں کہ امت شاہ اس حقیقت سے واقف نہیں اور اسی لئے رابطہ برائے حمایت مہم کا آغاز کرتے ہوئے بی جے پی نے نئی کھچڑی پکانی شروع کر دی ہے۔ لیکن مودی اور امت شاہ دونوں کو اس بات کا احساس بھی ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پارلمانی انتخابات میں جیت کا راستہ آسان نہیں ہوگا۔ جیت کو آسان بنانے کے لئے ایک ساتھ کئی فارمولوں کو لے کر چلنے کی تیاری ہے۔ مودی کا مسجد میں جانا، آر ایس ایس کا مسلمانوں کو ساتھ آنے کی دعوت دینا بھی اسی مہم کا حصہ ہے۔

ٹی کے خیال کو مسترد کیا گیا اور کانگریس کی افطار پارٹی کو سیاسی نشانہ
ع کیا گیا ممکن ہے کانگریس افطار پارٹی کا اعلان نہ کرتی تو آر
ھا جیا افطار پارٹی کے ذریعہ بھی مسلمانوں پر نفسیاتی دباؤ
نے کا کام کرسکتی تھی۔ اب ایک رخ یہ ہے کہ پارٹی مسلمانوں کے
لئے نرم ہونا تو چاہتی ہے لیکن اکثریت کا ووٹ چھن جانے کے خوف
سے ڈرتی بھی ہے۔ اس لئے ابھی بھی بی جے پی کی نظر میں سب سے
آسان راستہ اسلام اور مسلمانوں کی مخالفت سے ہندو اکثریت کو خوش
نا ہے۔ بی جے پی ابھی بھی اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ تمام تر
ناکا۔سا کے باوجود مودی کا ہندو سمراٹ ہونا اور ہندو راشٹر کی بات کرنا
ایک بار پھر اسے ۲۰۱۹ء میں جیت سے ہمکنار کرا سکتا ہے۔ سیاسی
مہابھارت کے اس کھیل میں سیکولر پارٹیوں کو شکست دینے کے لئے
میڈیا کی طرف سے بھی اب اسلام اور مسلمانوں پر سیدھا حملہ شروع
ہو چکا ہے۔ اس سلسلے کی ایک کڑی آر ایس ایس کا خود کو سیکولر ثابت کرنا
بھی ہے۔ دامن پر لگے بدنما داغوں کو مٹانے کے لئے سابق صدر
جمہوریہ پرنب مکھرجی کو بلایا جانا اسی سلسلے کی دریافت ہے۔ اس محاذ پر
پرنب مکھرجی سے کئی غلطیاں ہوئیں۔

آر ایس ایس کے بنیاد گزار ہیڈگیوار کی شان میں سنگھ کے رجسٹر
میں انہوں نے جو توصیفی کلمات لکھے وہ سنگھ کے لئے سند کا درجہ رکھتے
ہیں اور کانگریس کے ان الزامات کو دھونے کے لئے کافی ہیں کہ ہیڈ
گیوار انگریزوں کے غلام تھے اور ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں
یہ لوگ انگریزوں سے وفاداری نبھا رہے تھے۔ اپنی تقریر میں پرنب مکھر
جی نے ہندوستان کی تاریخ بتاتے ہوئے ایک جگہ مسلمانوں کے لئے
حملہ آور کا لفظ بھی استعمال کیا۔ یہ بیان بھی آر ایس ایس کے ایجنڈے کا
حصہ ہے۔ اس لئے پرنب مکھرجی کی بیٹی اور کانگریسی لیڈر شرمشٹھا
مکھرجی کی اس بات میں وزن ہے کہ ایک دن پرنب کی تقریر بھلا دی
جائے گی اور آر ایس ایس پرنب دا کے ساتھ والی تصویروں کو نئی تاریخ کا
حصہ بنانے میں استعمال کریگی۔ اس سیاسی مہابھارت کا دوسرا پہلو اس
وقت سامنے آیا جب ایک بیان میں یہ بات کہی گئی کہ اگر این ڈی اے
کو پالیمانی انتخاب میں کم سیٹیں آتی ہیں اور حکومت بنانے کے لئے اتحاد
ی پارٹیاں مودی کے نام پر مہر نہیں لگاتی ہیں تو پرنب دا کے نام کو وزیر
اعظم کے طور پر آگے کیا جا سکتا ہے۔ یہ قیاس غلط بھی ثابت
سکتا ہے۔ لیکن یہ بات واضح ہے کہ ۲۰۱۹ء کے پیش نظر آر ایس
نے سام، دام، ڈنڈ، بھید، یعنی جیت کے لئے ہر دروازے کھلے رکھے
ہیں۔ اب اس کھیل میں ایک صفحہ مودی کے نام پر ہمدردی لہر کو لے کر
پیدا کیا گیا ہے۔ نریندر مودی کو جان سے مارنے کے لئے ماؤنوازدل
کے خط پر سیاست بھی شروع ہو گئی ہے۔ ہندو فاشزم کی سیاست پر سب
سے خطرناک تبصرہ ایک ٹویٹ میں شہلا رشید کا سامنے آیا۔ کمیونسٹ
لیڈر نے لکھا ہے کہ نیتن گڈکری اور آر ایس ایس مودی کی جان لینا
چاہتے ہیں۔ نیتن گڈکری کی دھمکی کے بعد شہلا رشید کو اپنی بات واپس
لینی پڑی لیکن یہ سوال اب بھی اٹھتا ہے کہ آخر شہلا رشید نے نیتن گڈ
کری کا نام کیوں لیا؟ کیا صرف اس لئے کہ آر ایس ایس کی نظر میں وہ
مودی سے زیادہ چہیتے مانے جاتے ہیں۔؟ اب اس سوال کو نظر انداز کرنا
بھی سیاسی بھول ہوگی۔ ایسے وقت میں جب امت شاہ یہ بھی دیکھ رہے
ہیں کہ حمایت برائے رابطہ مہم کے باوجود شیو سینا، جے ڈی یو اور دیگر
پارٹیوں کی حمایت انہیں حاصل نہیں ہے تو کیا ایک راستہ ووٹ حاصل
کرنے کے لئے ہمدردی لہر کی طرف جاتا ہے۔؟

کسانوں، جاٹوں، مسلمانوں، دلتوں، نوجوانوں، دکانداروں
اور چھوٹے چھوٹے تاجروں کے غصہ کو دیکھتے ہوئے آر ایس ایس
اور بی جے پی آگے کیا اقدامات کرسکتی ہے، اس بارے میں غور کیجئے کہ تو
ہندوستان میں سیاست کا مستقبل فرقہ پرستی کے گھنے کہرے میں نظر آ
ہے۔ آنے والے وقت میں حالات بگڑ سکتے ہیں۔ سیاسی مہابھارت
کے اس کھیل میں بی جے پی آسانی سے اپنی شکست تسلیم کرلے گی
کانگریس کی یہ خوش فہمی اسے مہنگی پڑ سکتی ہے۔ یہ قیاس لگانا مشکل نہیں
کہ آر ایس ایس مودی سے الگ بھی شطرنج کی نئی بساط پر اپنے مہرے
چل رہی ہے۔ یہ بھی کہا جا رہا ہے کہ آر ایس ایس کی طرف سے نیا
آئین تیار کیا جا چکا ہے اور آر ایس ایس ۲۰۱۹ء میں فتح کے بعد پرانے
آئین کی جگہ اب نئے آئین کو لانے کی تیاری کر رہی ہے۔

۲۰۱۹ء کا الیکشن آسان نہیں ہوگا۔ لیکن جیت کی اسٹریجی طے
کرنے میں آر ایس ایس اور امت شاہ کا پلڑا بھاری رہے گا۔

☆☆☆ ☆☆☆☆

''اے بادشاہ اللہ بلاشبہ یہ گھر ہمارے باپ ابراہیمؑ نے تعمیر کیا تھا اور اس میں کسی قسم کا شک نہیں کہ واقعی ٹھیک ویسا ہی ہے جیسا ہم نے کہا ہے لیکن وہاں کے رہنے والوں نے اس کے اطراف میں بت نصب کردیئے اور ان بتوں کے آگے قربانیاں کرنے لگے ہیں۔ یہ انہوں نے ہمارے اور اس گھر کے درمیان دیوار حائل کردی وہ نجس اور مشرک بھی ہیں، اس وجہ سے یہودی اس گھر کا رخ نہیں کرتے۔'' سعد ابوکرب ان لوگوں کی اس گفتگو اور سچائی کا قائل ہوگیا۔ بنو ہزیل کے لوگوں کو جنہوں نے اسے کعبہ پر حملہ آور ہونے کا مشورہ دیا تھا انہیں بلا کر سعد ابوکرب نے ان کے ہاتھ کاٹ دیئے، پھر وہ مکہ کی طرف روانہ ہوگیا تھا۔

مکہ پہنچ کر سعد ابوکرب نے سب سے پہلے مکہ کا طواف کیا اس کے بعد اونٹ ذبح کئے اور سر منڈوایا، اس نے چھ روز وہیں قیام کیا، اس دوران وہ جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھلاتا رہا، مکہ میں قیام کے دوران سعد ابوکرب نے خواب میں دیکھا کہ کوئی اسے خانہ کعبہ پر غلاف چڑھانے کو کہہ رہا ہے، چنانچہ اس نے بیت اللہ پر ٹاٹ کا غلاف چڑھایا اور یہ پہلا غلاف تھا جو سعد ابوکرب کے ہاتھوں کعبہ پر چڑھایا گیا۔ دوسری رات پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ اسے کہا گیا ہے کہ اس سے بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ، چنانچہ دوسرے روز قیمتی غلاف کعبہ پر چڑھایا، تیسرے روز پھر خواب میں اسے حکم دیا گیا کہ اس سے بھی بہتر غلاف کعبہ پر چڑھاؤ، سو اس نے اس سے بہتر قیمتی اور پھر اس سے اچھا غلاف کعبہ پر چڑھایا، ساتھ ہی ساتھ ابوکرب نے بنی جرہم کو جو کعبہ کے منتظمین تھے حکم دیا کہ وہ برابر خانہ کعبہ پر غلاف چڑھاتے رہیں، اس نے یہ بھی حکم دیا کہ خانہ کعبہ کے قریب نجس مردار، چیتھڑے ہرگز نہ آنے دیں، اس کے علاوہ نے خانہ کعبہ پر ایک دروازہ بھی لگوایا اور قفل کا بھی انتظام کیا تھا۔

دوسری طرف یمن میں بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی کہ یمن کے بادشاہ سعد ابوکرب نے اپنا دین ترک کر کے کوئی دوسرا اپنالیا ہے اور ساتھ ہی کسی نئے آنے والے نبی پر ایمان لا چکا ہے، لہٰذا مکہ سے کوچ کرنے کے بعد سعد ابوکرب جب یمن آیا تو یمن کے خونخوار قبیلے بنو حمیر نے سعد ابوکرب اور اس کے لشکریوں کی راہ روکتے ہوئے اسے یمن میں داخل ہونے سے روک دیا اور سعد ابوکرب کو مخاطب کر کے کہا۔

''اے بادشاہ! تو نے ہمارے دین سے چونکہ علیحدگی اختیار کرلی ہے لہٰذا تجھے ہرگز یہ حق نہیں پہنچتا کہ تو اپنے آبائی دین کو ترک کرنے ادھر داخل ہو، لہٰذا اے بادشاہ! اب تمہیں نیا دین اختیار کرنے کے بعد یمن میں داخل نہیں ہونا چاہئے تھا اور تو اپنے لشکر کے ساتھ جس طرف چاہے نکل جا اب یمن میں تیرے اور تیرے لشکریوں کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔'' اس مخاطب ہونے والے سردار کو سعد ابوکرب کوئی جواب دینے ہی والا تھا کہ بنو حمیر کا ایک اور سردار قریب آیا اور سعد ابوکرب کو مخاطب کر کے وہ کہنے لگا۔

''اے بادشاہ! تم جانتے ہو کہ ہمارے ملک میں صدیوں پرانا ایک رواج چلا آرہا ہے، وہ یہ کہ کسی شخص نے اپنے سحر، اپنے طلسم سے ایک ایسی آگ بنائی تھی جو مختلف لوگوں کے مابین فیصلے اور ثالثی کا کام انجام دیتی ہے اور اے بادشاہ! تو جانتا ہے کہ فیصلہ کرتے وقت وہ آگ ظلم اور باطل پر چڑھنے والے کو کھا جاتی ہے اور مظلوم اور نیکی کا راستہ اختیار کرنے والے کو کوئی ضرر نہیں پہنچاتی لہٰذا ہم تمہیں تمہارے لشکر کے ساتھ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جانے سے پہلے ایک موقع فراہم کرتے ہیں کہ تم اور ہم بھی آگ نکلنے کے مقام پر جا کر کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر تم برائی پر ہوئے ہم نیکی پر ہوئے تو آگ ہمیں کچھ نہ کہے گی، تمہارا کام تمام کردے گی اور اگر تم سچائی پر ہوئے اور ہم جھوٹ اور کذب پر ہوئے تو آگ ہمارا کام تمام کردے گی، لہٰذا اے بادشاہ! تو اپنے لشکر کے ساتھ

اپ[illegible] مین میں داخل ہو اور کوہستانی سلسلے کی طرف چلتے ہیں جہاں پر وہ آگ نمو[illegible] ہے اور ا[illegible] ل کے ذریعے فیصلہ کرنے کے بعد پھر کوئی عملی قدم اٹھایا جائے گا؟ سعد ابوکرب نے اس سردار کی اس تجویز کو پسند کیا پھر وہ بنوحمیر کے سردار اور سعد ابوکرب اپنے لشکر کے ساتھ کوہستانی سلسلے کے اس حصے کی طرف جارہے تھے جہاں وہ آگ نمودار ہوا کرتی تھی۔

سب لوگ اس کوہستانی سلسلے کے اس حصے میں جا بیٹھے جہاں وہ مافوق الفطرت آگ نکلا کرتی تھی، آگ کے اس دہانے کے ایک طرف بادشاہ، سعد ابوکرب دونوں یہودی علماء اور اس کے لشکری بیٹھ گئے اور دوسری طرف بنوحمیر کے سردار اور عام لوگ بیٹھے تھے، پھر جس جگہ سے وہ آگ نکلا کرتی تھی، ایک خوفناک آگ نمودار ہوئی اور جب وہ اپنے اس دہانے سے باہر آئی تو بادشاہ سعد ابوکرب اور اس کے لشکری اپنی جگہ پر جم کر بیٹھے رہے جب کہ بنوحمیر کے سردار اور دوسرے لوگ خوفزدہ ہوکر پیچھے ہٹنے لگے، اسی وقت آگ ان کے آگے والے حصوں پر چھاگئی اور انہیں جلاکر خاک کردیا اور باقی لوگ وہاں سے بھاگ کھڑے ہوئے اور اپنی جان بچائی پھر انہوں نے تسلیم کرلیا کہ سعد ابوکرب سچائی پر ہے۔ اس بنا پر انہوں نے اپنے بادشاہ، اس کے لشکریوں کو دونوں علماء سمیت داخل ہونے کی اجازت دیدی تھی۔ یوناف اور بیوسا نے بھی سعد ابوکرب کے ساتھ یمن میں رہائش اختیار کرلی تھی۔

☆☆

ملکہ ایزبل کے باعث سامریہ کی سلطنت میں جس شرک کی ابتدا بعل دیوتا کی وجہ سے ہوئی تھی، اس شرک کا خاتمہ نہ ہوسکا۔ اللہ کے پیغمبر الیاس علیہ السلام اور الیسعؑ نے اپنی ساری عمر شرک کے اس طوفان کو روکنے میں صرف کردی لیکن سامریہ کے لوگ برابر بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل رہے، اس لئے کہ ان کا حکمراں طبقہ خصوصیات کے ساتھ ملکہ ایزبل بعل دیوتا کی پرستش کی طرف مائل تھی۔ آخر جب سامریہ کی سرزمین کے لوگ اس پرستش سے باز نہ آئے تو پھر یوں ہوا کہ ان کے ہمسائے آشوریوں نے دن رات اپنی عسکری قوت میں اضافہ کرتے ہوئے بے پناہ قوت حاصل کرلی اور وہ خدا کا عذاب بن کر سامریہ کی سلطنت پر وارد ہونے لگے اور انہوں نے سامریہ پر حملے شروع کردیئے تھے، اس برے وقت میں خدا کی طرف سے دو اور پیغمبر ہوسیعؑ اور عاموسؑ سامریہ کی سرزمین کی طرف بھیجے گئے۔

ان ہی دنوں خداوند نے قوم آشور کے لئے نینوا میں یونس علیہ السلام کو مبعوث کیا، آپ نے قوم آشور کو ان کے دیوتا آشور اور دوسرے دیوتاؤں کی پوجا پاٹ ترک کرکے صرف ایک خدا کی عبادت کرنے کی تبلیغ کی، ایک عرصہ تک آپ قوم آشور کو تبلیغ فرماتے رہے اور توحید کی دعوت دیتے ہوئے خداوند تعالیٰ کی طرف بلاتے رہے لیکن انہوں نے اعلان حق پر کان نہ دھرا اور ہٹ دھرمی اور سرکشی کے ساتھ شرک اور کفر پر اصرار کرتے رہے اور گزشتہ نافرمان قوموں کی طرح خداوند کے سچے پیغمبر کی بات پر کان دھرنے کی بجائے مذاق کرتے رہے، تب مسلسل اور پیہم مخالفت وسرکشی سے متاثر ہوکر یونس علیہ السلام اپنی قوم سے خفا ہوگئے اور ان کو عذاب الٰہی کی بددعا دیتے ہوئے ان کے درمیان سے غضبناک ہوکر روانہ ہوگئے۔

قوم آشور کے مرکزی شہر نینوا سے نکل کر یونس علیہ السلام نے دریائے فرات کا رخ کیا تاکہ وہ کسی اور سرزمین کی طرف نکل جائیں، جب وہ دریا کے کنارے پہنچے تو انہوں نے دیکھا کہ دریا کے کنارے ایک کشتی مسافروں سے بھری ہوئی تیار کھڑی تھی، پس یونس علیہ السلام بھی اس کشتی میں سوار ہوگئے اور تھوڑی دیر بعد اس کشتی نے لنگر اٹھایا اور دریا میں رواں دواں ہوگئی، جب کشتی میں دریا کے بیچ گئی تب ہواؤں کا ایک زوردار طوفان اٹھا اور کشتی کو آگھیرا اور اس کشتی کی یہ حالت ہوئی کہ وہ ڈگمگانے لگی۔

کشی کے اندر جو لوگ سوار تھے ان کو یقین ہوگیا تھا کہ اب وہ بچ نہ سکیں گے اور ان کی کشتی ڈوب کر ان سب کی ہلاکت کا باعث بن جائیگی۔ اس کشتی پر جو لوگ سوار تھے وہ سب اپنے اپنے عقیدے کے مطابق کہنے لگے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کشتی میں کوئی غلام اپنے آقا سے بھاگا ہے اور جب تک اس غلام کو اس کشتی سے نہ نکالا جائے گا اس طوفان سے ہمیں نجات نہ ملے گی۔

یونس علیہ السلام نے جب کشتی میں سردار لوگوں کی یہ باتیں سنیں تو انہیں تنبیہ ہوئی اور وہ اس خیال سے کانپ اٹھے کہ وہ نینوا سے خداوند کی وحی کا انتظار کئے بغیر چلے آنا پسند نہیں آیا اور یہ جو کشتی کو طوفان نے آگھیرا ہے اور بیچ دریا میں کشتی ڈگمگانے لگی ہے تو یہ ضرور میری آزمائش کے آثار

پر یونس علیہ السلام نے کشتی کے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔
"اے کشتی کے لوگو! میری بات غور سے سنو، میں ہی وہ غلام ہوں جو اپنے آقا سے بھاگا ہوں اگر تم اس کشتی کو بچانا چاہتے ہو تو مجھے دریا میں پھینک دو۔"

لیکن چونکہ اس کشتی کے ملاح اور جو لوگ کشتی میں بیٹھے تھے وہ یونس علیہ السلام کی صداقت سے بے حد متاثر تھے اور ان کی پاکیزہ اور خوش اخلاق زندگی کے بھی قائل تھے، لہٰذا انہوں نے یونس علیہ السلام سے کہا۔ "آپ وہ غلام نہیں ہو سکتے جو اپنے آقا سے بھاگ کر آیا ہے جس کی وجہ سے یہ کشتی ڈگمگانے لگی ہے، اس بنا پر انہوں نے یونسؑ کو کشتی سے باہر نکال کر دریا میں پھینکنے سے انکار کر دیا اور فیصلہ کیا کہ قرعہ اندازی کی جائے اور قرعہ اندازی میں جس شخص کا بھی نام نکلے اسے دریا میں پھینک دیا جائے۔"

پس کشتی کے اندر جس قدر لوگ سوار تھے ان کے ناموں کی نسبت سے تین دفعہ قرعہ اندازی کی گئی اور تینوں بار یونس علیہ السلام کے نام کا قرعہ نکلا، اس طرح لوگوں نے مجبور ہو کر یونس علیہ السلام کو دریا میں ڈال دیا۔ اسی وقت خداوند کے حکم سے ایک مچھلی نے ان کو نگل لیا اور خدا نے مچھلی کو حکم دیا کہ یونس علیہ السلام کو تجھے صرف نگلنے کی اجازت ہے، وہ تیری غذا نہیں ہے، اس کے جسم کو مطلق کوئی گزند نہ پہنچے۔

یونس علیہ السلام نے جب مچھلی کے پیٹ میں اپنے آپ کو موجود پایا تو خداوند کے حضور میں اپنی اس ندامت کا اظہار کیا، کیوں کہ وحی الٰہی کا انتظار کئے اور خداوند سے اجازت لئے بغیر اپنی قوم سے ناراض ہو کر نینوا سے نکل کھڑے ہوئے تھے، لہٰذا یہ سوچنے کے بعد مچھلی کے پیٹ میں خداوند سے عرض و گزارش کرنے لگے کہ الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو ہی یکتا ہے، میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں، بلاشبہ میں ہی اپنے نفس پر ظلم کرنے والا ہوں۔

خداوند نے یونس علیہ السلام کی درد بھری آواز کو سنا اور قبول فرمایا۔ مچھلی کو حکم ہوا کہ یونس علیہ السلام کو جو تیرے پاس خداوند کی امانت ہے اگل دے، چنانچہ مچھلی نے ساحل پر یونس علیہ السلام کو اُگل دیا، مچھلی کے پیٹ میں رہنے کی وجہ سے ان کا جسم ایسا ہو گیا تھا جیسا کہ کسی پرندے کا پیدا شدہ بچہ کہ جس کا جسم بے حد نرم ہوتا ہے، بال تک نہیں ہوتے۔

غرض یونس علیہ السلام بہت نحیف اور نزار ہو کر نکلے، اس کے بعد خداوند نے ان کے لئے ایک بیل دار درخت اُگایا جس سے وہ ایک جھونپڑی بنا کر رہنے لگے مگر چند دن کے بعد ایسا ہوا کہ اس بیل کی جڑ کو کیڑا لگ گیا اور اس نے اس کو کاٹ ڈالا، جب بیل سوکھنے لگی تو یونس علیہ السلام بے حد مغموم ہوئے اور فکر مند ہوئے، اسی وقت خداوند نے وحی کے ذریعہ یونس علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرمایا۔

اے یونسؑ تمہیں اس بیل کے سوکھنے کا بہت غم ہوا جو ایک حقیر سی چیز ہے مگر تم نے یہ نہ سوچا کہ نینوا کی ایک لاکھ سے زیادہ آبادی جس میں انسان بس رہے ہیں، ان کے علاوہ جانور بھی بس رہے ہیں ان کو برباد اور ہلاک کرنے میں ہم کو کوئی ناگواری نہیں ہوگی، ہم ان کے لئے اس سے زیادہ شفیق اور مہربان نہیں ہیں جو تم کو اس بیل کے ساتھ انس ہے جو تم وحی کا انتظار کئے بغیر انہیں بد دعا دے کر ان کے درمیان سے نکل آئے، ایک نبی کی شان سے یہ نامناسب تھا کہ وہ قوم کو بد دعا کرے اور ان سے نفرت کر کے جدا ہونے میں عجلت کرے اور وحی کا بھی انتظار نہ کرے۔

دوسری طرف قوم آشور کا یہ حال تھا کہ جب یونس علیہ السلام ان کے لئے بد دعا کرنے کے بعد مرکزی شہر نینوا سے روانہ ہو گئے تو انہوں نے ان کی بد دعا کے کچھ آثار محسوس کئے، نیز یونس علیہ السلام کے بستی چھوڑ دینے پر انہیں یقین ہو گیا کہ وہ خدا کے سچے پیغمبر ہیں اور اب ان کی ہلاکت یقینی ہے، تب ہی یونس علیہ السلام ہم سے جدا ہو گئے، یہ سوچ کر بادشاہ سے لے کر رعایا تک سب کے دل خوف و دہشت سے کانپ اٹھے پھر وہ سب یونس علیہ السلام کو تلاش کرنے لگے تا کہ وہ ان کے کہنے پر اسلام کی بیعت کر لیں، ساتھ ہی سب خداوند تعالیٰ کے حضور توبہ استغفار کرنے لگے تھے۔

یوں قوم آشور کے لوگ ہر قسم کے گناہوں کے کنارا کش ہو کر شہر سے دور میدان میں نکل آئے حتیٰ کہ چوپایوں کو بھی ساتھ لے آئے اور بچوں کو بھی ماؤں سے جدا کر دیا، اسی طرح دنیاوی حالات سے کٹ کر وہ گریہ وزاری کرتے ہوئے اپنے رب سے یہ اقرار کرتے رہے کہ اے خداوند! یونس علیہ السلام جو تیرا پیغام لے کر ہم تک آئے تھے، ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اور اس پر ایمان لاتے ہیں، آخر کار خداوند نے ان کی توبہ قبول فرمائی، ان کو دولت ایمان سے نوازا اور انہیں عذاب سے بچا لیا۔

رحال یونس علیہ السلام کچھ عرصہ تک دریائے فرات کے جھونپڑے کے اندرون گزارتے رہے پھر دوبارہ آپ کو حکم ملا نینوا کا رخ کریں اور قوم میں رہ کر صراط مستقیم کی طرف ان کی رہنمائی کریں تاکہ خدا کی اس قدر کثیر مخلوق ان کی رہبری سے محروم نہ رہے، چنانچہ خداوند کے حکم کا اتباع کرکے یونس علیہ السلام واپس نینوا میں تشریف لائے، ان کی قوم نے جب انہیں دیکھا تو خوشی کا اظہار کیا اور ان کی رہنمائی میں دین و دنیا کی کامرانی حاصل کرتی رہی۔

☆☆☆

بنی اسرائیل کی دونوں سلطنتوں کے ارتقاء اور قوم آشور کے ان واقعات تک یوناف اور بیوسا نے یمن کے اندر ہی قیام رکھا، اس دوران یمن کا بادشاہ ابوکرب فوت ہو چکا تھا، تاہم اس کے بعد بھی ایک عرصہ تک یوناف اور بیوسا یمن ہی میں قیام کئے رکھا، یہاں تک کہ ربیعہ بن نصر یمن کا بادشاہ بنا۔ ربیعہ بن نصر نے ایک خواب دیکھا جس کی وجہ سے وہ خوفزدہ ہو گیا تھا، یہ خواب دیکھنے کے بعد ربیعہ بن نصر نے سب سے پہلے یوناف کو طلب کیا اس لئے کہ وہ اس کی شرافت اور اس کی ایمانداری کا قائل تھا، جب یوناف اور بیوسا دونوں ربیعہ بن نصر کے سامنے آئے تو ربیعہ بن نصر نے پہلے ان دونوں کو بڑی عزت، بڑے احترام کے ساتھ اپنے سامنے بٹھایا پھر انتہائی نرمی اور شفقت سے یوناف کی طرف دیکھتے ہوئے کہنا شروع کیا۔

''اے یوناف! میرے رفیق تو ایک عرصہ سے یمن کے اندر مقیم ہے اور میں جانتا ہوں کہ تو انتہائی شریف، نیک اور دیانت دار آدمی ہے اور تو کوئی غیر معمولی، مافوق الفطرت قوتوں کا بھی مالک ہے، لہٰذا میں نے تمہیں اس لئے بلایا ہے کہ رات میں نے بڑا خوفناک خواب دیکھا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے اس خواب کی تعبیر بتائے، لیکن میں نے یہ ارادہ کیا ہے کہ میں کسی کے سامنے اپنا خواب نہیں کہوں گا اور جو بھی مجھے خواب کی حقیقت بتانا چاہے مجھے تعبیر کے ساتھ ساتھ میرے خواب کی تفصیل بھی بتائے کہ میں نے کیسا خواب دیکھا، جس نے میرا صحیح خواب بتا دیا تو میں جانوں گا اس نے تعبیر بھی سچی بتائی ہے۔''

یوناف نے بڑی عاجزی اور انکساری سے ربیعہ بن نصر کو مخاطب کرکے۔ ''اے بادشاہ! میں آپ سے غلط بیانی سے کام نہیں لوں گا، میں بے شک مافوق الفطرت قوتوں کا مالک ہوں لیکن میں ستاروں کا علم خوابوں کی تعبیر کا علم نہیں رکھتا، لہٰذا میں نہ ہی آپ کو آپ کے خواب سے متعلق کچھ بتا سکتا ہوں اور نہ ہی آپ کے سامنے اس کی تعبیر کچھ کہہ سکتا ہوں۔ میں ایسی صورت میں آپ کو یہی مشورہ دوں گا کہ آپ اپنی سلطنت کے کسی کاہن اور ستارہ شناس سے رجوع کریں۔''

ربیعہ بن نصر یوناف کا سچائی پر مبنی یہ جواب سن کر خوش ہوا ان دونوں کے جانے کے بعد اس نے اپنے بڑے بڑے کاہنوں، جادوگروں، فال گیروں اور نجومیوں کو طلب کیا اور جب وہ سب اس کے سامنے آکر بیٹھ گئے اور ربیعہ بن نصر نے ان سب کو مخاطب کرکے کہنا شروع کیا۔

''سنو میری سلطنت کے معزز لوگو! مجھے ایک خواب نے خوفزدہ کر دیا ہے، تم مجھے اس کی تعبیر سے متعلق بھی آگاہ کرو۔'' بادشاہ کی یہ گفتگو سن کر وہ سارے کاہن، جادوگر، فال بیر، نجومی، پیش گوئیاں کرنے والے ستارہ شناس کافی دیر تک آپس میں مشورہ کرتے رہے، پھر ان میں سے ایک نے بادشاہ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

''اے بادشاہ! پہلے آپ ہم سے اپنا خواب بیان کیجئے تو ہم تعبیر بتائیں۔''

اس پر ربیعہ بن نصر کہنے لگا۔ ''اگر خواب میں نے تمہیں بتا دیا تو اس خواب سے متعلق تمہاری تفصیل پر مجھے اطمینان نہ ہوگا کیوں کہ اس کی تعبیر اس کے سوا کوئی نہیں جان سکتا جو اصل خواب پہلے بیان کر دے، لہٰذا میں تم سب سے یہ کہوں گا کہ تم سب میں سے جو بھی پہلے میرے خواب کی تعبیر بتائے تو وہ اس تعبیر کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتائے کہ میں نے کیسا اور کس طرح کا خواب دیکھا ہے۔''

(باقی آئندہ)

☆☆☆

دائمی جنتری فالنامہ

علم جفر بلاشبہ سمندر کی طرح گہرا اور آسمان کی طرح وسیع ہے اس علم سے آئمہ کرام نے مکمل استفادہ کیا ہے اور بنیاد علم جفر انبیاء کرام سے ملتی ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام علم جفر کے بانی ہیں سورۃ البقرہ میں جب تخلیق آدم کا واقعہ بیان کیا جاتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ اور اللہ نے کچھ چیزوں کے نام آدم کو سکھائے پھر فرشتوں نے عرض کیا کہ پاک ہے تیری ذات ہم نہیں جانتے سوائے اس کے جو کچھ تو نے ہمیں سکھایا بیشک تیری ذات علیم الحکیم ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ سے ان چیزوں کے نام پوچھے تو آپ نے حکم باری تعالیٰ سے بتا دیئے۔ بس یہیں سے علم جفر کی ابتداء ہوئی۔ انہی قواعد جفر سے آئمہ کرام نے اللہ کے رازوں کو پہچانا۔ ایک جفری فالنامہ پیش خدمت ہے۔

باوضو خوشبودار کمرہ میں انتہائی عقیدت اور یقین کے ساتھ قبلہ رخ بیٹھیں پھر کلمہ پڑھ کر شہادت کی انگلی آسمان کی جانب بلند کریں۔ الٰہی بصدقہ محمد ﷺ مجھے میرے جواب کا درست جواب ملے۔ اب اپنا سوال ۳ر بار دہرائیں درود پڑھتے ہوئے دیئے گئے جدول پر کہیں بھی انگلی رکھ دیں اور اس کا نتیجہ آخری میں دیکھیں جواب اچھا ملے تو شکر الٰہی بجالائیں، مزاج کے مطابق جواب نہ ہو تو دو رکعت نفل پڑھ کر اس مصیبت یا پریشانی سے بچنے کی دعا کریں ۳ر دن بعد دوبارہ فالنامہ کھول کر درج بالا طریقہ سے عمل کریں۔

(۱) ا ی: مقصد پورا ہونے والا ہے گزشتہ نقصان کا رونا دھونا چھوڑیں بہترین وقت ہے۔ حکمت عملی تیار کریں۔ روپیہ پیسہ ملنا متوقع ہے۔

(۲) ب ک: مقصد پورا ہونے میں کچھ دیر ہے۔ کچھ صبر کریں یہ وقت گزر جائے گا۔ سوموار کے دن پانی میں اناج ڈالیں۔

(۳) ج ل: جس مقصد کے لئے استخارہ کیا ہے اس کی خبر جلد مل جائیگی۔ بہتری آنے میں کچھ وقت باقی ہے۔ جلد بازی نقصان دہ ہوگی۔

(۴) د م: مقصد پورا ہوگا حصول رزق اور کاروبار کو بڑھانے کی گئی کوشش کامیاب ہوگی۔ جمعرات کے دن خیرات کریں۔

(۵) ہ ن: مقصد حاصل نہ ہوگا۔ ایک شخص کی پریشانی آپ پر مسلط ہے۔ عزیزوں سے تعلقات بہتر کرلیں ورنہ نقصان ہوسکتا ہے۔

(۶) و س: جو بات آپ کے دل میں ہے پوری ہوگی۔ خوبصورتی قسمت سے ملتی ہے۔ جس کی تلاش ہے کچھ وقت لگ سکتا ہے۔

(۷) ز ع: یہ وقت آپ کے لئے بہتر نہیں ہے۔ فوری طور پر صدقہ کریں۔ نظر بد سے بچاؤ کے لئے بزرگ سے راہنمائی لیں۔

(۸) ح ف: دشمن تعاقب میں ہے بدنامی کا اندیشہ ہے محتاط رہیں۔ نیلے رنگ کا کپڑا اپنے قد کے برابر خیرات کریں۔

(۹) ط ص: دشمنوں کی جانب سے جال بچھایا جارہا ہے۔ مالی فائدہ نہ ملے گا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ چند دنوں میں کوئی نقصان ہو۔

(۱۰) ی ق: عزت اور مرتبہ رب کی دین ہے کسی دوست سے ملنے کو طبیعت بے قرار رہے گی۔ مال و دولت کا حصول ممکن ہوگا۔

(۱۱) ا غ: جو تعاقب میں وہ آپ کے قریب ہے۔ ایک بیمار آپ کی تیمارداری کا منتظر ہے۔ فرصت ملے تو اسے دیکھ لیں۔

(۱۲) ب غ: مقصد جلد حل ہوگا اپنی نیت صاف رکھیں۔ راز کو راز رکھیں۔ بیماری بھی ختم ہوگی۔

(۱۳) ج غ: آپ کا مقصد پورا ہونے میں کچھ دیر ہے بندشیں اور رکاوٹیں پہلے بھی آپ کو خراب کرچکی ہیں۔ صدقہ کا اہتمام کریں۔

(۱۴) د غ: جس مقصد کے لئے استخارہ کیا انشاء اللہ جلد امید بر آئے گی خوشیاں ملیں گی۔ غمگین دن ختم ہونگے۔

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
ا ی	ب ک	ج ل	د م	ہ ن	و س	ز ع
۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
ح ف	ط ص	ی ق	ا غ	ب غ	ج غ	د غ

آدھار پر فیصلہ

آدھار پر سپریم کورٹ کا فیصلہ شاید ہر فریق کے لئے اطمینان کا باعث ہوگا کیونکہ سپریم کورٹ نے آدھار کی لازمیت کے تعلق سے رہنما ہدایات جاری کی ہیں ان میں عوام کے لئے بڑی راحت ہے۔ سرکاری اداروں کی طرف سے بعض معاملات میں جتنی سختی کا اظہار کیا جاتا رہا ہے وہ ان کی دشواریوں میں اضافہ ہی کرنے والی تھی۔ ۲۰۰۹ سے عدالتی التوا کو ختم کر کے عدالت نے طے کر دیا ہے کہ آدھار کی ضرورت کہاں ہے اور کہاں پر نہیں ہے، البتہ عدلیہ نے آدھار کی آئینی حیثیت کو اکثریت کے فیصلہ کے ساتھ برقرار رکھا ہے۔ بہر حال کافی وقت سے جاری تذبذب کی کیفیت ختم ہوگئی ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ راحت کے لئے بنائی گئی اسکیم زحمت کی عبارت بن گئی تھی۔

حد تو یہ ہوگئی کہ اسکولوں میں ایڈمیشن کے لئے بھی اس کی لازمیت تھی، علاوہ ازیں موبائل سم لینے اور بینک میں اکاؤنٹ کھولنے کے لئے بھی آدھار لازمی ہوگیا تھا۔ اس کا سب سے بڑا نقصان یہ تھا کہ عام آدمی کی زندگی سے متعلق معلومات ہر خاص وعام کے ہاتھوں تک پہنچنے کا خطرہ بڑھ گیا تھا۔ کئی واقعات ایسے سامنے آئے کہ آدھار کی معلومات کمپنیوں کے ذریعہ دوسروں کے قبضہ میں چلی گئیں اور ان کی پرائیویسی میں نقب لگنے لگی تھی، ہیکرس نے بھی چیلنج کیا اور وی آئی پی کی نجی معلومات کو عام کر کے بتا دیا کہ آدھار کتنا محفوظ ہے؟ جہاں تک بینکوں کا تعلق ہے انہوں نے اپنے صارفین کا جینا حرام کر دیا تھا کوئی دن ایسا نہیں جاتا تھا جب ان کی طرف سے کھاتوں کو آدھار سے لنک کرنے کی ہدایت نہ آئی ہو، وہیں صارفین کو اپنے موبائل نمبر کو آدھار سے جوڑنے پر مجبور کیا گیا، ایسا نہیں ہے کہ حکومت کی طرف سے آدھار میں دی گئی معلومات محفوظ رہنے کا یقین نہ دلایا گیا ہو لیکن اس کی لازمیت کو سرکار نے بھی ناک کا سوال بنا لیا تھا۔ وہ ہر قیمت پر تمام شعبوں میں اس کا نفاذ چاہتی تھی کبھی کبھی تو لگا کہ عدالتی ہدایت کی بھی ان دیکھی کی گئی۔ لیکن سپریم کورٹ نے کمپنیوں کو آدھار کے اعداد وشمار اکٹھا کرنے کی اجازت دینے والی شق ہی منسوخ کر دی کیونکہ اس معلومات فاش ہونے کے خطرات زیادہ تھے اور ایسا ہوا بھی یہ فیصلہ بہت اچھا ہوا جس کا خیر مقدم کیا گیا ہے۔

جہاں تک یو آئی ڈی اے آئی کا تعلق ہے اس نے اعتراف کیا ہے کہ اہم اطلاعات کو جمع کرنا پرائیویسی کے حق کی خلاف ورزی ہے، متعلقہ شخص کی رضا مندی کے بغیر تیسرا فریق یا پرائیوٹ کمپنیاں ان کا غلط استعمال کر سکتی ہیں ایسے میں آدھار کی سیکورٹی پر سوال اٹھنا لازمی ہے، دراصل آدھار کی ضرورت کانگریس کے دور حکومت میں پیدا ہوئی کہ عام شہری کی شناخت ایسی آئی ڈی بنائی جائے جو ان کی ہر طرح کی شناخت کو محفوظ کرتی ہو تو کیا آدھار اس کسوٹی پر کھرا اترتا ہے شاید نہیں، دوسری بات یہ کہ موجودہ وقت میں بھلے ہی محسوس ہو رہا ہو کہ عوام کو راحت مل گئی ہے لیکن درحقیقت ایسا نہیں ہے اگر پین کارڈ بنانے کے لئے آدھار ضروری ہے تو پھر بینک اکاؤنٹ خود بخود اس سے لنک ہو جائے گا۔ اسی طرح اسکول ایڈمیشن کے لئے لازمی نہیں لیکن انکم ٹیکس ریٹرن بھرنے کے لئے مجبوری ہے۔ یعنی ایک ہاتھ سے لے دوسرے ہاتھ سے دینے والی بات ہے۔ گویا آدھار کارڈ کے بغیر زندگی گزارنا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ بہتر یہی ہوگا کہ ہر شخص وقت رہتے آدھار کارڈ بنوالے اب اس کی تمام معلومات پر سرکار کا حق ہے اس میں کوئی دو رائے نہیں۔

☆☆☆ ☆☆☆ ☆☆☆

اسماء حسنیٰ کے ذریعہ جسمانی و روحانی علاج 300/-	تحفۃ العالمین 150/-	کشکول عملیات 90/-	جانوروں کے طبی فائدے اور خواب میں دیکھنے کی تعبیر 50/-	[illegible] 150/-
[illegible] 85/-	کرشمۂ اعداد 55/-	اعداد کا جادو 45/-	علم الحروف 70/-	پتھروں کی خصوصیات 55/-
بسم اللہ کی عظمت و افادیت 40/-	سورۂ فاتحہ کی عظمت و افادیت 60/-	آیۃ الکرسی کی عظمت و افادیت 25/-	سورۂ یٰسین کی عظمت و افادیت 30/-	سورۂ رحمٰن کی عظمت و افادیت 60/-
مجموعۂ آیات قرآنی 20/-	[illegible]	[illegible] 20/-	بچوں کے نام رکھنے کا فن 100/-	علم الاسرار 90/-
سورۂ مزمل کی عظمت 50/-	[illegible]	نقوشات اعداد 40/-	اذان بت کدہ 90/-	جادو ٹونا نمبر 110/-
امراض جسمانی نمبر 90/-	حاضرات نمبر 90/-	ہمزاد نمبر 90/-	مؤکلات نمبر 90/-	استخارہ نمبر 90/-
روحانی مسائل نمبر 90/-	روحانی ڈاک نمبر 75/-	جنات نمبر 70/-	شیطان نمبر 75/-	خاص نمبر 75/-
اعمال شر نمبر 90/-	درود و سلام نمبر 90/-	مجرب عملیات نمبر 80/-	علم جفر نمبر 80/-	دست غیب نمبر 75/-
مالی امراض نمبر 75/-	بندش نمبر 60/-	دفینہ نمبر 60/-	عملیات اکابرین نمبر 75/-	عملیات محبت 110/-